1935

جگت ٹاکیز کے کارنامے



مسٹر ایم ایم پالش والا



بابو جگت نرائن سیٹھ

جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس

بابو جگت نرائن سیٹھ شمالی ہندوستان کے سب سے پہلے اولوالعزم انسان ہیں کہ جنہوں نے فلمی تجارت کو اپنے ہاتھ میں لیکر شمالی ہندوستان کے باشندوں کے لئے ایک نئی تجارتی لائن کھول دی اور اگرچہ اس وقت دولت مند کاروباری اشخاص اس کام میں ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے تھے مگر سیٹھ صاحب موصوف کی دوربین نظروں نے اس منفعت بخش تجارت کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا اور انہوں نے جرأت و ہمت سے کام لے کر ۱۹۳۱ء میں شمالی ہندوستان کیلئے بمبئی کی مشہور و معروف

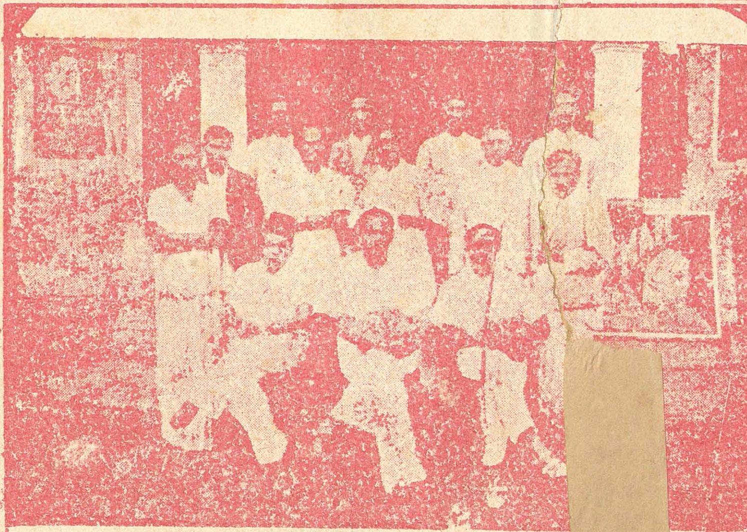


بابو گنیش داس سیٹھ

امپیریل فلم کمپنی کی سول ایجنسی لیلی اور سب سے پہلے مادھوری نامی ڈرامہ خرید کر جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس کے نام سے کاروبار شروع کر دیا اور نہایت کامیابی کیساتھ اس کاروبار کو چلایا۔

یہاں پر مسٹر ایم پالش والا جنرل منیجر جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس کا نام نہ لینا بڑا ظلم ہوگا کیونکہ وہ فلمی دنیا کے زبردست ماہر سمجھے جاتے ہیں اور ان ہی کی جدوجہد کی بدولت جگت ٹاکیز کو یہ زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

بہرحال یہ ایک یقینی امر ہے کہ شمالی ہندوستان میں اسوقت جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا ڈسٹری بیوٹرس نہیں ہے۔



... جگت ٹاکیز مال روڈ کانپور کا اسٹاف

جگت ٹاکیز
مال روڈ کانپور

جگت ٹاکیز نے اہل شہر کو بہترین فلم کمپنیوں کے جو بہترین فلم دکھائے ہیں اُن میں سے چند کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

ڈاکو کی لڑکی	پورن بھگت	راج رانی میرا
مایا مچھندر	بھولا شکار	سرحدی ڈاکو
مس ۱۹۳۳ء	بھگت پرہلاد	آکاش وانی
شیام سندری	دولاری بیوی	رنگیلا راجپوت
جلتی نشانی	ستی ساوتری	طوفان میل
نادرا	پیا پیارے	وغیرہ وغیرہ

جگت ٹاکیز کی بدولت کانپور کو یہ فخر حاصل ہوا ہے کہ کلکتہ اور بمبئی کے بعد یہاں سب سے پہلے بہترین فلم کمپنیوں کے بہترین تماشے آتے ہیں امپیریل فلم کمپنی ۔ رنجیت فلم کمپنی کے جو بہترین ڈرامہ بہت جلد جگت ٹاکیز مال روڈ کانپور میں آنے والے ہیں اُن میں سے چند کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

اندرا ایم اے	سماج کے بھول	دیوداس
انارکلی	خاکی پتلا	لیل و نہار
ناٹی گرلس	بیرسٹرز وائف	شہر کا جادو
ڈانسنگ گرل	خدائی انصاف	انوکھی محبت
انصاف کی توپ	راماین	سلور کنگ
رشک لیلے	بھگت کے بھگوان	وغیرہ وغیرہ

امپیریل فلم کمپنی کے خاص ایکٹرس

مس سلوچنا ۔ مس زبیدہ ۔ مس جیبدا ۔ راجہ سینڈو ماسٹر ہادی ۔ جمشید جی ۔ غلام محمد ۔ ڈی بلیموریا

رنجیت فلم کمپنی کے خاص ایکٹرس

مس مادھوری مس گوہر مس خاتون ماسٹر غوری چارلی ۔ وشسٹ ۔ ای بلیموریا ۔ مس شانتا

جگت ٹاکیز
مال روڈ کان پور

بابو جگت نرائن سیٹھ کی اولو... نے فلمی تجارت کی کامیابی پر صرف ... کی بلکہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء کو کان پور ما... جیون ٹیرس میں جگت ٹاکیز کے نام ... ایک ٹاکیز ہاوس کا افتتاح کیا۔

جگت ٹاکیز مال روڈ کان پور کی ... نگرانی سیٹھ صاحب موصوف کے بھائی بابو گنیش داس سیٹھ کرتے ہیں۔ جو کہ نہایت قابلیت کے ساتھ اس ٹاکیز ہاوس کو چلارہے ہیں۔

جگت ٹاکیز کان پور کی یہ بھی بڑی خوش قسمتی ہے کہ اُس کو ایک ایسے لائق اور تجربہ کار منیجر مل گئے ہیں کہ جن کو صحیح معنوں میں سینما ہاوس کا باوا آدم کہا جاسکتا ہے اور وہ ذات بابو گوری شنکر مہروترا کی ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ کان پور میں بابو گوری شنکر مہروترا منیجر جگت ٹاکیز سے زیادہ کوئی شخص بھی سینما لائن میں تجربہ نہیں رکھتا۔ اور یہ ایک ضرب المثل ہوگئی ہے کہ آپ جس سینما میں چلے جائیں۔ اُس کی کامیابی یقینی ہے۔

جگت ٹاکیز کے قیام سے پہلے کان پور میں ہندوستانی ٹاکیز صرف موتی محل ٹاکیز تھا اور کبھی کبھی الفنسٹن پکچر پیلیس میں بھی ہندوستانی ڈرامہ آجایا کرتے تھے۔ مگر اس وقت تک کانپور میں صرف لیلے مجنوں۔ شیریں فرہاد کے ٹائپ کے ڈرامہ آیا کرتے تھے۔

مگر جگت ٹاکیز مال روڈ کانپور نے شہر کے رنگ ہی کو بدل دیا اور ہندوستان کی مشہور فلم کمپنیوں کے بہترین ڈرامہ منگوا کر اہل شہر کے شوق کو پورا کیا اور بڑی حد تک اُن کے مذاق کو بھی درست کیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.



جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۵ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۵۳ھ | نمبر ۱

صبح عید

از جناب منظر صدیقی

صبح عید آئی نشاط عید برساتی ہوئی — لوح مشرق پر ہزاروں چاند چمکاتی ہوئی
آرہی ہے گل بداماں یوں سواری بہار — جسطرح چلتی ہو دولھن کوئی اٹھلاتی ہوئی
پردہ خورشید میں ہے کسکی طلعت جلوہ بار — جو کرن آتی ہے وہ آتی ہے اتراتی ہوئی
وہ عروس نو کہ جس کا ہو رہا تھا انتظار — حجلۂ مشرق سے باہر آئی شرماتی ہوئی

مستیاں موجوں پر آئیں کائنات ہوش میں
باغ جنت کھل گیا نظارہ کی آغوش میں

اللہ! اللہ! یہ تجمل یہ بہار صبح عید — یہ نشاط بے نہایت یہ وقار صبح عید
کچھ حقیقت کے سے جلوہ ہیں نمود صبح میں — ہے نگاہوں کی جوانی پردہ دار صبح عید
ہے زمیں سے آسماں تک اک ہجوم عنبریں — کاروان رنگ و بو ہے یا غبار صبح عید
کیوں افق پر آج ہے دھوکا جبین حور کا — کس کے خد و خال ہیں نقش بہار صبح عید

گرد سے گلخانۂ فطرت کا منظر صاف ہے
موج صد کوثر سحر کا مطلع شفاف ہے

دیکھنے والے سنبھلکر ساغر خورشید دیکھ — کر نہ دے بدمست، مستیٔ صبح عید دیکھ
حال میں ہے تیرے مستقبل کی باطنی جھلک — آج کچھ کل سے نیا ہے نقشہ امید دیکھ
چشم انساں اور یہ جلوے فضائے عرش کے — خط روشن پر قران ذرہ و ناہید دیکھ
صبح کے پردہ سے اور آگے نگاہوں کو بڑھا — ہاں اسی پردہ میں ہو جاتی ہے اسکی دید دیکھ

توحدیں قائم نہ کر نظروں کی وسعت کے لئے
ڈھونڈھ اک میدان آزادی بصارت کیلئے

ہاں نہ کر محدود صبح عید پرواز نظر — دور تر عزم رسائی کر بہ انداز نظر
بے صدا اک نغمہ نو کا وہاں کر انتظار — ٹوٹ جائے جس جگہ جا کر تراساز نظر
اک مجسم نغمہ بن جائے گی تیری ہر نگاہ — آئے گی تجھ کو حجاب دل سے آواز نظر
بھیڑ سے نغموں کی ابھرے گی حقیقی صبح عید — دیکھنا جبکا ہے نا ممکن بہ انداز نظر

ہے اسی کا پرتو وہ خورشید کہتے ہیں جسے
ہے اسی کا عکس صبح عید کہتے ہیں جسے

دنیائے اسلام

شاہ عراق کا مدبرانہ نظریہ

اعلیحضرت شاہ عراق نے ایک فرمان نافذ کیا ہے کہ جس کی رو سے عراق کی شرقی اور غربی حدود پر ایک عظیم الشان فوجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

اس مظاہرہ میں سفری اور حضری افواج اپنے تمام قوائے جنگ کیساتھ شریک ہوں گے۔ فوجی کالج کے طلبا بھی اُس میں باضابطہ حصہ لیں گے یہ مظاہرہ ایک حقیقی محاذ جنگ کی نقل ہو گی۔ جسمیں شاہ غازی اور بہت سے ملکی حکام شریک بھی ہوں گے اور دیکھتے ہی فوجیں، توپ خانے، رسالے، ہوائی جہاز اور ٹینک حرکت کرتے نظر آئیں گے۔

پڑوسی حکومتوں کو اس نقلی جنگ کی اطلاع دیدی گئی ہے تاکہ ان کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ پیدا ہو سکے۔

حکومت عراق کا فیصلہ

ایران وعراق کی سرحد پر حکومت عراق کی ملکیت میں مٹی کے تیل کے جو چشمے خانقین میں موجود ہیں اُن کا ٹھیکہ بھی اسی کمپنی کو دیدیا گیا ہے جو اب دوسرے عراقی چشموں کا ٹھیکہ لے چکی ہے۔

مسلمانان ٹیونس کا جہاد آزادی

ٹیونس کے مسلمانوں میں زندگی و بیداری کے شاندار آثار پیدا ہو چکے ہیں اور وہ سرگرمی کیساتھ جہاد آزادی میں مصروف ہیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس نے عوام کے خیالات کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کیلئے حزب الدستور کے مرکزی اور صوبائی دفاتر پر قبضہ کیا ہے اور اس قومی جماعت کے اخبار الادارہ کو بند کرا دیا ہے۔

آریہ سماج عراق کی کتابیں

اخبار الہدایت عراق نے آریہ سماج کی مقامی جدوجہد کو احمقوں کے فتنے سے تعبیر کرتے ہوئے حکومت عراق سے مطالبہ کیا ہے کہ آریہ سماجی لٹریچر کی اشاعت بند کر دی جائے۔ کیونکہ اس سے اختلاف اور فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے۔

ترکی کے یہودی

یہودی جرائد کا بیان ہے کہ ترکی کے یہودی بڑی سرعت کیساتھ رضاکارانہ طور پر اسپین کی طرف جلاوطن ہو رہے ہیں۔ اب تک ۷۰۰ یہودی جلاوطنی اختیار کر چکے ہیں۔ جن میں سے ۶۰۰ خاندانوں نے ولایت بارسلونا میں اقامت اختیار کر لی ہے۔

ترکی میں جدید ہوائی خط

حکومت ترکی قلمرو میں صرف ایک فضائی لائن تھی جو اسلامبول کو آسکی شہر اور انگورہ سے ملاتی تھی۔ حکومت نے ایک نئی لائن کا اضافہ کر دیا ہے جو دیار بکر کو انگورہ سے ملاتی ہے ان لائنوں پر جو ہوائی جہاز چل رہے ہیں وہ تمام ترکی کارخانوں کے تیار شدہ ہیں۔

ترکی و بلغاریہ میں اختلافات

انگورہ کا پیغام مظہر ہے کہ ترکی اور بلغاریہ میں جدید سرحدی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں خیال رکھنا چاہیئے کہ بلغاریہ نے میثاق بلقان پر دستخط نہیں کیے ہیں

مراکش کا جہاد آزادی

فرانسیسی جرائد کا بیان ہے کہ مراکش کے مجاہدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توفیق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۵ جنوری ۱۹۳۵ء | نمبر ۱

الوداع اور خیر مقدم

اگر انسانوں کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ قیامت آنا ہے اور دنیا کا نظام درہم و برہم ہونا ہے تو یہ ایک یقینی بات ہے کہ وقت فنا و بقا کے چکر سے محفوظ ہی کیونکہ دریا کی روانی رک سکتی ہے ہوا روکی جاسکتی ہے اور سب کچھ قوت عمل سے کیا جاسکتا ہے مگر وقت کو کسی صورت میں بھی نہیں روکا جاسکتا ۔ کیونکہ وقت ناقابل تقسیم ہے ۔ مگر وقت کی حدبندی نہ کرنے سے دنیا کی تاریخ کا شیرازہ درہم و برہم ہوجانے کا خوف ہے ۔ اور سال ۔ ماہ ۔ دن ۔ گھنٹہ ۔ منٹ کی تفریق نہ ہو تو ہماری زندگی نہایت آسانی سے انتشار کے حوالہ ہوسکتی ہے ۔ کیونکہ دنیا کے تمام کاروبار کا انحصار وقت کے تعین پر ہے ۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم وقت کے غلام نہیں اسلئے صحیح نہیں کہ حالات کی رفتار کا دارومدار وقت کی رفتار پر ہے اسی لحاظ سے ہم ۱۹۳۴ء کو الوداع اور ۱۹۳۵ء کا خیر مقدم کریں گے ۔

۱۹۳۴ء کا سال ہماری آرزوں اور امیدوں کے لحاظ سے اگرچہ مایوس کن سال رہا مگر ہم یہ تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ دنیا کی تاریخ میں یہ ایک اہم ترین سال تھا ۔ یہ سال ایک خوفناک زلزلے کے ساتھ شروع ہوا ۔ جس نے بہار میں تباہی و بربادی کا قیامت خیز منظر پیش کیا ۔ بہار کی یہ بدبختی تمام دنیا کے لئے آنے والی بدبختیوں کا پیش خیمہ تھی ۔ اور سب سے زیادہ ہندوستان کے مستقبل کے لئے ایک فال بد تھا

دنیا کی تاریخ میں ۱۹۳۴ء نے کچھ روشن ابواب کا اضافہ نہیں کیا ۔ تخفیف اسلحہ کا مسئلہ جسپر عالمگیر امن کا انحصار بتایا جاتا ہے ترقی معکوس کررہا ہے کیونکہ یہ اچھی طرح واضح ہوگیا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے دعوے کے پردہ میں اسلحہ سازی زور شور کے ساتھ جاری ہے اور تمام قوتیں ایک دوسرے کیساتھ نبرد آزما ہونے اور بندگان خدا کی خونریزی کرنے کے لئے ۱۹۳۴ء سے بھی زیادہ تیار ہورہی ہیں ۔

جرمنی اسپر تیار نہیں کہ اُسکی قوت برطانیہ سے کم درجہ پر ہو ۔ وہ تخفیف اسلحہ میں اس شرط کیساتھ شریک ہونے کو تیار ہے کہ اُسکو بھی اسلحہ سازی کا اسیقدر حق حاصل ہو ۔ جس قدر کہ فرانس اور برطانیہ کو حاصل ہے ۔ جاپان کو اسپر اصرار ہے کہ اسے امریکہ اور برطانیہ کے برابر بحری قوت کی آزادی ملنی چاہئے ۔ اور وہ اسقدر اسپر مُصر ہے کہ اُسنے معاہدۂ واشنگٹن کو بھی خیرباد کہدیا ہے ۔

حکومت فرانس میں شاہ یونان اور فرانسیسی وزیر کا قتل ۱۹۳۴ء کے رقت آمیز واقعات میں سے ایک واقعہ ہے ۔ آسٹریا کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر ڈلفس اور روس کے سویٹ افسر کے قتل سے دونوں ملکوں کی اندرونی بےچینی کا پتہ چلتا ہے ۔

۱۹۳۴ء کی یہ بدبختی بھی کم نہیں کہ ہندوستان کی سب سے اہم سیاسی انجمن یعنی کانگریس نے اپنے طریق کار میں تبدیلی قلب کا نمایاں ثبوت دیا مگر افسوس کہ حکومت وقت کے قلب میں اسکا کوئی خاص اثر نہیں ہوا اور اگرچہ کانگریس نے پوری جد وجہد کیساتھ اتحاد عمل اور تعاون کی پالیسی اختیار کرلی ہے ۔ مگر ملکی لیڈروں کی نظربندی ۔ گرفتاری ہنوز موجود ہے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو ۔ خان عبدالغفار خاں ڈاکٹر ستیہ پال ہنوز قید ہیں مسٹر سبھاش چندر بوس نظربند ہیں اور ڈاکٹر خان جلاوطن ہیں ۔ یہ وہ حالات ہیں کہ جو ۱۹۳۴ء اپنے جانشین کے لئے ارث میں چھوڑ رہا ہے ۔

غرضکہ شورش اور ہنگامہ کے لئے دنیا کے ہر حصہ میں ۱۹۳۴ء نے کافی سامان فراہم کردیا ہے مگر باوجود اسکے اگر ہم ۱۹۳۴ء کو لعنت کیساتھ ٹھکرانے کے بجائے رنج و افسوس کیساتھ رخصت کررہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آتشگیر مادہ کے یکجا ہونے کے باوجود اس نے شعلوں کے بھڑکنے کا موقع نہیں دیا ۔ بلکہ عقل و دلیل انسانیت اور اخلاق سے اُسے دبائے رکھا ۔

۱۹۳۴ء کا یہ بھی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ اُسنے کانگریس کی قلب ماہیت کردی اور بجائے عدم تعاون کے کانگریس پوری طاقت کے ساتھ حکومت سے تعاون اور اتحاد عمل کرنے کے لئے تیار ہوگئی ۔ ص

اس سنہ میں مہاتما گاندھی جیسی شخصیت اگرچہ کانگریس یا دوسرے لفظوں میں ہندوستان کی سیاست سے علیحدہ ہوگئی مگر انہوں نے نہایت ہی ٹھوس اور حقیقی کام دیہاتیوں کی اصلاح اور درستی کیلئے شروع کردیا ہے ۔ یہ بھی ۱۹۳۴ء کا ایک زریں کارنامہ کہا جاسکتا ہے ۔

اس سنہ کا یہ ترکہ ہے کہ ہندوستانیوں کو جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے نام سے جو دستاویز عطا کی گئی ہے وہ ملک کے اعتدال پسندوں کی نگاہ میں بھی نہ صرف رجعت پسندانہ ہے بلکہ ہندوستان کے لئے ناقابل قبول ہے ۔

۱۹۳۵ء کے متعلق بہت کچھ بری پیشگوئیاں کیجاسکتی ہیں ۔ کیونکہ اگر دنیا کے حرص و آز کا اسیقدر زور رہا تو یہ ایک یقینی امر ہے کہ ۱۹۳۵ء دنیا کو جنگی شعلوں کی آگ میں ڈالے بغیر نہ رہے گا ۔ لیکن انسان کی فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ نئے سال کو نئی امیدوں سے شروع کیا جائے ۔ نئے سال میں ہمارے لئے مسرتیں ہوں یا مایوسیاں ہم کو اس کے خلاف کہنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ ص

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کا جلسہ ۲ جنوری کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا ۔

مسٹر بشوناتھ بھارتیہ کی یہ تجویز کہ ہز اکسیلنسی گورنر کی تشریف آوری پر بورڈ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جائے اور اس مد میں ۵۰۰ روپیہ خرچ کیا جائے پنڈت رگھبر دیال بھٹ ۔ پنڈت شیو نرائن مصرا پنڈت سری رتن شوکلا اور شریمتی مسز لادیوی کے اختلاف کے باوجود منظور ہوگئی ۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ ہریجنوں کے لئے ایک سفری دواخانہ کھولا جائے ۔ اور اُس پر پچاس روپیہ ماہوار خرچ کیا جائے ۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ریلوے اسٹیشن کے نزدیک محلہ شترخانہ میں ایک ہزار مربع گز زمین گردوارہ کمیٹی کو صرف ایک روپیہ سالانہ پر اسکول لائبریری اور اسپتال کے لئے دیجاوے ۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ سنٹرل اسٹیشن اور دھرم شالہ کے نزدیک ۹۰۰ مربع گز زمین گاندھی کنیا ودیالہ کو صرف ایک روپیہ سالانہ کرایہ پر دیجاوے ۔

خطابات سال نو کے خطابات کے سلسلہ میں کانپور کے حصہ میں مندرجہ ذیل خطابات آئے ہیں :۔

مسٹر اے ۔ ایم ۔ سوٹر کو "سی ۔ آئی ۔ ای"

لالہ رامیشور پرشاد باگلا اور رائے صاحب پنڈت سمبھوناتھ مصرا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو رائے بہادر

مسٹر مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو "کنگ پولیس مڈل" عطا کیا گیا ہے ۔

ہم ان سب حضرات کی خدمت میں اس حصول اعزاز پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

ہز اکسیلنسی گورنر ہز اکسیلنسی گورنر سر ہیری ہیگ آخر ماہ رواں میں کانپور تشریف لانے والے ہیں ۔ معززین شہر کی طرف سے آپ کو ایک پارٹی دی جاوے گی ۔ اور میونسپل بورڈ امپرومنٹ ٹرسٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے خیرمقدم کے ایڈریس دیے جاویں گے ۔

مسٹر موڈی مسٹر آر ۔ الیف ۔ موڈی آئی سی ایس ۔ او بی ای ، کو حکومت نے کار خاص پر بھیجدیا ہے اور آپ آخر فروری تک وہیں رہیں گے اُس کے بعد آٹھ ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لیجاویں گے ۔ اور وہاں سے نومبر میں واپس ہوکر کانپور کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لیں گے ۔

مسٹر لوئس لائڈ مسٹر لوئس لائڈ جو کئی ماہ سے نہایت قابلیت کیساتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کے فرائض ادا کررہے ہیں ۔ اب وہ نومبر تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رہیں گے ۔

منصرم عدالت ججی رائے صاحب لالہ منی لال منصرم عدالت ڈسٹرکٹ جج یکم جنوری سے پنشن پر تشریف لے گئے اور آپ کی جگہ بابو الیشور سہائے بی اے منصرم عدالت ججی فتحپور نے کانپور کی منصرمی کا چارج لیلیا ۔

ڈاکٹر صدیقی کیپٹن ڈاکٹر یار محمد خاں صدیقی انچارج پرنس آف ویلز اسپتال نے یکم جنوری کو چارج دیدیا ۔ آپ ۳ ماہ کی رخصت پر اسلئے تشریف لے گئے ہیں کہ میڈیکل کالج لکھنؤ میں جاکر جدید معلومات کے متعلق لکچر سنیں ۔ ہر سات سال کے بعد ڈاکٹر صاحبان کو اس قسم کے لکچروں میں شریک ہونا پڑتا ہے چنانچہ اسی سلسلہ میں ڈاکٹر صدیقی بھی گئے ہیں ۔ چارج فی الحال ڈاکٹر مراد علی صاحب کو

دعوت طعام شیخ وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر نے ۲۱ رمضان المبارک کو حضرت علی علیہ السلام کی فاتحہ کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی

لالہ مول چند کا انتقال لالہ مول چند عرف تابعدار خلیفہ کا انتقال ہوگیا جنازے کے ساتھ ایک اکھاڑہ تھا اور بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ و منشی دیا نرائن نگم اسپشل مجسٹریٹ اور دیگر معززین شریک تھے ۔

لالہ صاحب موصوف نے ایک معقول رقم چھوڑی ہے اور اُس کے لئے ایک ٹرسٹ بنادیا ہے ۔ جس کے صدر بابو برجندر سروپ صاحب ایڈوکیٹ و چیرمین میونسپل بورڈ اور سکریٹری بابو سرستی پرشاد عرف بٹن بابو ہیں ۔

عید مبارک

ہر نوید روح پرور عیش کی تمہید ہو
شادمانی و خوشی میں روز اک تجدید ہو
ہے یہ رضواں کی دعا صدقہ ہلال بدر کا
مجلس احباب کو یارب مبارک عید ہو



کچھ ہندوستان پر ہی منحصر نہین، دنیا کے ہر ملک کی معاشرت مین "ساس" ایک خاص کیرکٹر رکھتی ہے جس طرح ہندوستان مین اس کی شخصیت ظلم و ناخدا ترسی، بغض و حسد، انتقام و ریشہ دوانی۔ حقارت و عدم ہمدردی، مار پیٹ، کوسنے اور گالی۔ ٹر ٹر اور بک بک وغیرہ کی مجسمہ سمجھی جاتی ہے اسی طرح ان ممالک مین بھی جو خاندانی زندگی کے بتتبع نہین ہین ساس کچھ کم اذیت کوش ہستی نہین سمجھی جاتی۔

———— ...٭... ————

چنانچہ شادی شدہ جوڑون کے مصائب کو مدنظر رکھتے ہوئے شہر بوڈاپسٹ (ہنگری) مین ایک جدید قانون نافذ کیا گیا ہے کہ وہاں ساس کو ۲۴ گھنٹے مین اپنی بہو سے صرف چار لفظ بولنے کی اجازت ہے اسکے بعد اگر بہو بات کرے تو مختصر جواب دے ورنہ منہ پر ۲۴ کا موسیلر چڑھائے بیٹھی رہی۔

اس مسئلہ پر اظہار رائے کرنے سے پہلے ہم ہندوستان کی بہوؤن کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہین۔ کیونکہ موجودہ دور کے سعادت مند شوہر کی حیثیت سے ہم بہوؤن کی دنیا مین ہر حال اپنی نیک نامی کو ٹھیس نہین پہنچانا چاہتے۔ اور دور قدیم کے سعادتمند بیٹے کا طعنہ سننے کو تیار نہین ہین۔

———— ...٭... ————

ناظرین غالباً کورٹ شپ کے لفظ سے ضرور واقف ہون گے۔ مغربی تہذیب کے مطابق شادی سے قبل کا یہ وہ زمانہ ہے جب ہونے والے میان بیوی ایک عرصہ تک آپس مین آزادی سے ملتے جلتے ہین۔ حامیان کورٹ شپ کی یہ دلیل ہے کہ اسطرح دونون کو ایک دوسرے کے عادات وخصائل اور محبت وغیرہ کا اندازہ ہوجاتا ہے اور آیندہ زندگی خوشگوار گذرتی ہے۔

لیکن واقعات شاید ہین کہ کورٹ شپ کرنیوالی قومون کے مقابلہ نہ کرنے والی قومون کی ازدواجی زندگی زیادہ خوشگوار گذرتی ہے

———— ...٭... ————

آجکل دنیا کی ہر چیز ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ کورٹ شپ نے بھی ایک قدم آگے بڑھایا ہے۔ یورپ مین یہ تحریک عام ہو رہی ہے کہ عادات وخصائل اور محبت وغیرہ کے اندازے کے علاوہ اس چیز کا "عملی تجربہ" بھی ہونا چاہیئے جس پر ازدواجی زندگی کا دار و مدار ہے اور اکثر آزاد مزاج جوڑون نے اس کو عملی جامہ بھی پہنانا شروع کر دیا ہے۔

اس تحریک کے مختلف پہلو بہت نمایان ہین۔ اسلئے ہم اپنے قلم کو مغربی بے حیائی اور گندگی سے آلودہ ناظرین کی نفاست طبع کو مجروح نہین کرنا چاہیئے۔

———— ...٭... ————

کوئی طالب علم یا اہلکار اگر مدرسے یا دفتر سے رخصت لئے بغیر غیر حاضر ہوجائے تو اسے عام طور پر فرنچ لیو (فرانسیسی رخصت) کہتے ہین۔ اس لفظ سے عرصہ سے کان آشنا تھے۔ لیکن اب سنا ہے ایک فرنچ لو (فرانسیسی محبت) بھی ہوتی ہے

یعنی مزدورون مین مناکحت کا مستقبل واسطہ سخت گران گذرتا تھا۔ اس لئے فرانس کے آزاد طبع حضرات نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ آؤ ہم تم فرنچ لو کرین۔ یعنی ہمیشہ ایک ساتھ رہنے کی کوئی پابندی نہین۔ جب جاہیں ہم اپنا راستہ لین تم اپنا راستہ لو۔ والدین کے خبر کرنے یا ان سے اجازت لینے کی بھی کوئی ضرورت نہین۔ دوران محبت مین ایک ساتھ رہنے اور عورت کے نان نفقہ کا بار اٹھانے کی بھی ضرورت نہین۔ تم اپنے گھر رہو اور کھاؤ کماؤ۔ ہم اپنے گھر رہیں اور کھائیں کمائین۔ البتہ دونون مل کر کسی ہوٹل کا ایک کمرہ لے لین۔ اور کھانے کا حساب کھلائین مقررہ اوقات پر وہان گھنٹے گذار اکرین سیر و تفریح سینما، بازار کی خرید و فروخت کیا کرین اور پھر اپنے اپنے گھر خوش

لطف یہ کہ سوسائٹی میں بھی اب یہ نئی قسم کی شادی معیوب نہین سمجھی جاتی۔

———— ...٭... ————

بلگریڈ مین برطانوی سفیر کی بدولت شہرت سوبھاش چندر بوس کی جو تذلیل ہوئی اسکے متعلق اب مسٹر جارج لینسبری پارلیمنٹ مین سوال کرنے والے ہین۔

لیکن دنیا جانتی ہے کہ کیا نتیجہ نکلے گا سر سمویل ہور اپنے سفیر کی پشت پناہی کرینگے۔ اور اسکے رویہ کو معقول قرار دین گے۔ اور اس واقعہ کو ایک معمولی سی بات گردانین گے۔ اس کے بعد مسٹر لینسبری بھی مطمئن ہو جاونیگے بات یہ ہے بین الاقوامی رواداری سے ہندوستانکی غلام قوم کا کیا تعلق ؟

———— ...٭... ————

پنجاب نے مہاتما گاندھی سے اپیل کی ہے کہ دیہاتی مفاد کے کام مین حکومت کے ساتھ تعاون کرین

بہت معقول مطالبہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حکومت مہاتما گاندھی کے ساتھ تعاون کرے گی مہاتما جی تو سب سے بڑے تعاونی ہین۔

———— ...٭... ————

ڈاکٹر انصاری نے وائسرائے کی گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوے کہا ہے کہ وائسرائے کو چاہیئے کہ مہاتما گاندھی سے مشورہ کرین۔

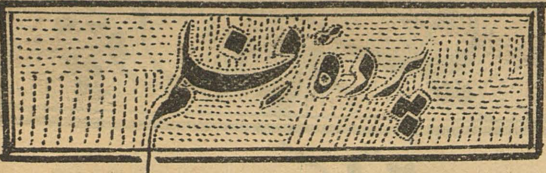
تجویز اچھی ہے مہاتما جی عنقریب دہلی کی ایک کٹیا آباد کرنے والے ہین۔ ہز ایکسیلینسی بھی کرسمس کے کھیل تماشونکے بعد غالباً دہلی واپس آجائین گے۔ ہم تجویز کرتے ہین کہ کسی سہ پہر کو چائے کی دعوت اچھی چیز ہوگی۔

———— ...٭... ————

سر کاؤس جی جہانگیر نے اپنے دوست لبرلون سے کہا ہے۔ اپنے اصولون کو صلح سے نہ تبدیل کرو۔ اس لئے کہ اس سے تمہاری پارٹی کی موت آجاوے گی اور وطن بھی لبرلون سے یہی کہتی ہے کہ آزادی کے اصول کو چھوڑ کر صلح نہ کرو۔ کیونکہ اس سے قومی خودداری فنا ہو جائے گی۔

———— ...٭... ————

یوروپ کی جدید ترین تجویز یہ ہے کہ دنیا کے قیام امن کے لئے انجمن اقوام مین ایک ٹیکس جاری کیا جائے یہ تجویز ہمارے سرجان سائمن کی ہے ہندوستان والے تو اکثر کمیٹیوں اور کانفرنسونکو تفریحی سمجھتے رہے ہین



فلم پر خود تنقید کرنا

نوشتہ ظفر قریشی بی اے دہلوی

اگر آپ فلم دیکھتے ہیں تو آپ ان کے متعلق اچھی یا بری رائے بھی ضرور رکھتے ہوں گے۔ لیکن اسے ظاہر کرنیسے یا تو شرماتے ہیں یا خائف ہیں۔ لیکن آپ کا یہ خیال بالکل غلط ہے فلم دیکھنے کے بعد ہر شخص کو خوب اچھی طرح رائے زنی کرنی چاہتے۔ اس تحریر میں بتایا گیا ہے کہ ایک فلم مین بذات خود کسطرح تنقید و تبصرہ کرسکتا ہے اور کسی فلم کی اچھائی یا برائی کا کیونکر معیار پیدا کرسکتا ہے۔

یہ تو بالکل صحیح ہے کہ آپ تصویر دیکھنے کے دوران فلم میں بعض چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور بعض چیزوں کو ناپسند۔ کسی فلم کی کہانی پسند آتی ہے تو کسی میں اچھے ساز و سامان یا گانوں یا اداکاری سے آپ مسرور و متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ہم آپ کو ایک ایسا طریقہ بتاتے ہیں جس پر عمل کرنیسے آپ خود بہت اچھے نقاد بن سکتے ہیں۔

اخباروں اور رسالوں میں فلم پر جو رائے زنی کی جاتی ہے وہ بہت ہی کم حالتوں میں جانبداری سے پاک ہوتی ہے۔ اخبار اور رسالوں کی زندگی کا دارومدار اشتہارات پر ہوتا ہے۔ اور فلم کے اشتہارات جب تک ملیں اخبار اور رسالے جن کا فلم سے خصوصی تعلق ہوتا ہے ہرگز چل ہی نہیں سکتے۔ لیکن ہمارے ملک میں کسی کمپنی کے کسی فلم پر اچھی طرح نکتہ چینی کر دی جائے تو اشتہارات ملنا بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اخبار اور رسالے والے ڈر کی وجہ سے کوئی معقول نکتہ چینی اور نام لے کر کوئی تنقید کر ہی نہیں سکتے۔ اڈیٹروں کی کمزوری اور اخبارات و رسائل کی اخلاقی جرأت کا تو یہ حال ہے ادیبوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایکٹروں کی دوستی اور ایکٹرسوں کے عشق میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگے ہیں۔ غرض ہندوستان میں تنقید اور نکتہ چینی کا تو بازار ہی سرد پڑ گیا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک کے ایکٹر و ایکٹرسیں اسبات کی متوقع رہتی ہیں کہ لوگ ان کے کام پر تنقید اور صحیح نکتہ چینی کر کے ان کو غلطیوں سے بچائیں اور پبلک جن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اُس کا حال ایکٹروں و ایکٹرسوں کو معلوم ہوتا رہے۔ لیکن یہ نکتہ چینیاں حقیقی معنوں میں سچی رائے زنی ہوتی ہے۔ بیجا طعن و تشنیع اور غلط آرا کا مجموعہ نہیں ہوتی۔ اور نہ جانبداری اور تعریفی جملوں کا مخزن ہوتی ہے۔ ہندوستان کے ایکٹر و ایکٹرسیں اپنی تعریف سن سکتی ہیں لیکن تنقید اور بے لاگ نکتہ چینی کو کبھی برداشت نہیں کرسکتیں جب تک یہ چیز پیدا نہ ہوگی اُسوقت تک کچھ نہیں ہوسکتا

نیویارک کے ایک وقیع فلمی رسالے میں ایک خاتون مس کھتر تنقید نگاری کا کام کرتی تھیں انہوں نے فلم کی تنقید اور نکتہ چینیوں کے باب میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے اپنے رسالہ میں جون کرافورڈ کے کام پر کچھ تنقید لکھی یہ زمانہ جون کرافورڈ کے کام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اس تحریر کو پڑھ

جون کرافورڈ نے مس تھر کو شکریہ کا خط لکھا کہ میں اس مشورہ پر اور بے لاگ نکتہ چینی کی قدر کرتی ہوں اور آیندہ کام کرنے کے دوران میں آپ کے مشورہ پر عمل کروں گی۔ ان باتوں پر اُس نے عمل کیا اور آخر کار ایک فلم میں اُس نے بہت اچھا کام کیا اور مس تھر نے اس فلم کی تعریف لکھی جس کا جواب جون کرفورڈ کی جانب سے آیا۔ جمیں ہمدردی اور ہمت افزائی کا شکریہ ادا کیا تھا۔ مس جون کرافورڈ اپنے اعتراف میں لکھتی ہیں کہ اگر مس تھر کی نکتہ چینیاں مجھے چوکنا نہ کر دیتیں تو میں ہرگز عمدہ آرٹسٹ نہ بن سکتی میں اُن کی تنقید نگاری کو اپنا استاد تسلیم کرتی ہیں اگرچہ ابتدا میں ان کی نکتہ چینیاں مجھے تکلیف دیتی تھیں لیکن میں انھیں تعمیری سمجھتی تھی اسلئے آخر کار مجھے ان کڑوی باتوں کا میٹھا پھل ملگیا۔ اگر ہندوستان کی ایکٹرس پر ایسی نکتہ چینی کیجائے تو وہ ہرگز تاب نہیں لاسکتی یا تو اپنے پٹھو ادیبوں اور نام نہاد فلمی رسالوں سے جوابی حملہ کرائے یا مقدمہ دائر کرے یا اور اسی قسم کی کوئی کارروائی کر گذرے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کی ایکٹرسوں کے کام کا معیار ترقی نہیں کرتا۔

ہم ان تمام جھگڑوں سے آپ کو چھڑانے کے لئے ایک طلسمی لوح دیتے ہیں۔ اس پر آپ ہر چیز کو پرکھ سکتے ہیں اچھے اور بُرے فلم فوراً معلوم ہوجائیں گے یہ فلمی تعویذ بھی مس تھر کا دیا ہوا ہے اور وہ ان کے وسیع تجربہ، مطالعہ، اور طویل فلمی مشاہدہ کا نتیجہ ہے آیندہ جب آپ کوئی فلم دیکھیں تو اس کے مطابق اُسپر رائے زنی کریں آپ کو خود بخود اچھائی برائی کا علم ہوجائے گا:۔

نقشہ نمبر فیصدی جس سے فلم کی اچھائی برائی کا اندازہ خود بخود ہو جاتا ہے:

کام	پورے نمبر فیصدی	نمبر حاصل کردہ فیصدی
پلاٹ (افسانہ)	۳۵ فیصدی	(....)
ادکار کا کام	۲۰ "	(....)
ہیرو یا ہیروین کا کام	۱۵ "	(....)
مکالمہ	۱۰ "	(....)
ڈائرکشن	۱۰ "	(....)
فوٹوگرافی، تزئین اور آواز بندی	۱۰ "	(....)
میزان	۱۰۰ نمبر	(....)

نقشہ میں جو جگہ خالی چھوڑی گئی ہے وہاں آپ اپنی سمجھ اور فیصلہ اور قوت خیال کے مطابق منصفانہ نمبر دیجئے۔ اور پھر میزان لگا کر کسی فلم کی اچھائی یا برائی یا معیار کا خود ہی اندازہ کر لیجئے۔

بچوں کی دنیا

اعتقاد کی طاقت

پیارے بچو! دنیا میں کوئی کام اعتقاد کے لغیر نہیں ہوسکتا - اگر تم تہیہ، اعتقاد اور بھروسہ نہیں کر سکتے جسقدر بڑے لوگ آجکل موجود ہیں یہ اپنے اعتقاد میں پکے ہیں -

آج ہم تمھیں اعتقاد کے سلسلہ میں ایک قصہ سناتے ہیں ایک لڑکا جب پڑھ لکھ کر فارغ ہوا تو اُسے معاش کی فکر دامنگیر ہوئی - مگر اُسے اپنی ہمت اور خدا کی ذات پر بھروسہ نہ تھا اسلئے وہ جہاں جاتا تھا مایوس ہو کر واپس آجاتا تھا - یہاں تک کہ ان کے گھر میں ایک پیسہ بھی رہا اور لڑکا اور اُس کی ماں بھوکوں مرنے لگے ایک دن وہ لڑکا حسب معمول روزگار کی تلاش میں سرگردان تھا کہ شام ہوگئی اور وہ تھک کر چور ہوگیا ایک فقیر ادھر آنکلا اور لڑکے کو اوداس دیکھ کر پوچھنے لگا بٹیا اوداس کیوں ہو؟

لڑکا بولا! بابا روزگار کی فکر میں ہوں مگر کہیں نہیں ملتا - گھر میں دانے دانے کو محتاج ہورہا ہوں

فقیر بولا! کہ اس مقام سے دس میل کے فاصلہ پر جنگل کے بیچوں بیچ ایک کنواں ہے اگر تو صبح سے شام تک اسپر صبر وقناعت سے بیٹھا رہیگا تو اللہ تیری مدد کرے گا -

فقیر کی بات کا لڑکے کو یقین ہوگیا اور اعتقاد دل میں جم گیا - چنانچہ ہمت کر کے وہ گھر پہونچا اور اپنی بوڑھی ماں کو سارا ماجرا کہہ سنایا - ماں نے منت سماجت کر کے پڑوس سے آٹا مانگ کر لڑکے کو چار روٹیاں بنادیں اور کہا کہ بٹیا جب کنویں پر بھوک لگے تو کھا لینا - لڑکا دوسرے روز سفر پر روانہ ہوگیا چلتے چلتے دوپہر ہوگئی بھوک نے تنگ کیا آخر کار وہ کنویں پر پہونچ گیا بیٹھے بیٹھے بھوک نے ستانا شروع کیا اور وہ سوچنے لگا کہ اگر میں روٹیاں کھا گیا اور کچھ ہاتھ نہ پڑا تو آئندہ کیا ہوگا اس لئے ابھی سے کچھ کھانا کل کیلئے بچا لینا چاہیئے -

اب اُس نے کنویں پر روٹیاں نکال لیں اور کہنے لگا کہ ایک کھاؤں دو کھاؤں تین کھاؤں کہ چاروں کھا جاؤں - غرضکہ کئی بار وہ اس فقرے کو دہراتا گیا - ایک دو روٹی سے اُس کا پیٹ نہ بھر سکتا تھا - اور اگر سب کھا جاتا تو پھر شام کو کیا ملتا - اسی خیال سے وہ پریشان تھا - کہتے ہیں کہ اُس کنویں پر چار پریاں رہا کرتی تھیں جب اُن کے کانوں میں لڑکے کی یہ بات پڑی تو ڈر کے مارے سہم گئیں اور سوچنے لگیں کہ اگر ہم چاروں کو یہ کھا گیا تو بڑا غضب ہوجائے گا کسی طرح اس سے جان بچانا چاہیئے -

چنانچہ وہ باہر نکل آئیں اور بولیں کہ جس قدر دولت چاہیئے لیلے مگر ہماری جان بخش دے لڑکا ڈر کے مارے وہی فقرہ دوہراتا رہا - آخرکار وہ پریاں بیشمار دولت دے کر رخصت ہوگئیں اور اسطرح وہ لڑکا ملک میں سب سے زیادہ امیر و کبیر بن گیا -

اس قصے سے ظاہر ہے کہ وشواش دنیا میں بہت زبردست چیز ہے اگر لڑکے کو فقیر کی بات کا اعتبار نہ ہوتا تو اور وہ اعتقاد سے اُسپر عمل نہ کرتا تو وہ ویسا ہی فقیر رہتا - مگر ذرا سے وشواش نے اُسے قارون کے خزانے کی کنجی دلوادی -

بچو! اگر تم اعتقاد اور بھروسہ کیساتھ اپنی تعلیم میں کوشش کروگے اور اسپر اعتماد رکھو گے کہ ہم محنت کرنے کے بعد اگر امتحان میں شامل ہونگے تو ضرور ہم کو کامیابی حاصل ہوگی - تو یقین ہے کہ تم اپنے ارادہ میں پورے اُترو گے اور امتحان میں پاس ہوجاؤ گے -

سندھ میں سروجنی نیڈو کی ہنگامہ آخیر تقریر

کراچی ۲۹ دسمبر شریمتی سروجنی نیڈو ہوم ہال حیدرآباد (سندھ) میں ایک عظیم الشان مجمع کے روبرو پرجوش تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل ملک کے کسی طبقہ نے بھی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو قبول نہیں کیا - کانگریس اس توہین کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتی - یہ ہندوستان پر ایک دھوکہ کا جال پھیلایا گیا ہے - اسمبلی میں کانگریس کے ممبروں کو پہلا حکم بھی ملا ہے کہ رپورٹ کو مسترد کردیں

مزید برآں آپ نے فرمایا کہ اگرچہ فی الحال سیاسیات میں دخل دینے سے ہم کو منع کردیا گیا ہے - مگر جب وقت آئے گا جو ممکن ہے پانچ سال تک ہی آجائے - تو کیا مہاتما جی کی فوج پیچھے رہے گی - ہمارے جیسے ہزاروں اشخاص آگ میں کود پڑینگے - نہ اب تقسیم کار ہوچکی ہے - اور ہر ایک کو اپنے اپنے حلقہ میں کام دے دیا گیا ہے - آخر میں آپ نے فرمایا کہ علیحدگی سندھ ناگزیر ہے اور سب کو متحد ہو کر رہنا چاہیئے -

آج کراچی کارپوریشن کیطرف سے مسز سروجنی نائیڈو کے اعزاز میں - ایک استقبالیہ جلسہ کیا گیا اور سپاسنامہ پیش ہوا - کراچی کے ڈپٹی میئر نے سپاسنامہ پڑھا جس میں موصوف نے سروجنی نائیڈو کو "امن اور صلح کا پیغامبر" کے نام سے یاد کیا -

اس ایڈریس کے جواب میں میسز سروجنی نائیڈو نے فرمایا - کہ میری عزت کے ذریعہ دراصل آپ نے (کراچی کارپوریشن) ملک کے خادمان عزت کی ہے آپ نے کہا ممبران کارپوریشن کو سورگیہ مسٹر وٹھل بھائی پٹیل کی اس ہدایت پر عمل کرنا چاہیئے کہ میونسپلٹیوں میں صرف خدمت کرنے کا سبق سیکھو - اور کار آزمودہ ہو کر ملک کی بھلائی کا کام کرو -

عالم نسواں

عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟

پیرس کے ایک اخبار نے اپنے مرد ناظرین سے سوال کیا تھا کہ وہ عورتوں میں کس مخصوص صفت کو پسند کرتے ہیں - جو جوابات موصول ہوتے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل اعداد و شمار میں ظاہر کیا گیا ہے - جن معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی کس خاص صفت کے حق میں کس قدر مردوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا :-

ایمانداری ۸۲۷۸ - کفایت شعاری ۷۴۹۶ شرافت ۶۷۳۶ سلیقہ ۵۰۵۲ حیا ۷۵ ۴۹ گرویدگی ۴۲ ۸۲ - خدا ترسی ۵۰۷۵ ۴۸ - عمدیت مزاج ۴۵۶۵ - ستھرائی ۳۵۹۴ - علم ۵۰ ۳۴۴ - شفقت مادرانہ ۲۷۰۳ - محنت ۲۱۲۵ - ہمت ۵۳۱۷ - تمیز ۱۶۸۷ - سادگی ۱۵۸۵ - دانائی ۱۴۱۷ - دیانت ۱۳۸۹ - خوش خلقی ۱۲۳۷ - عصمت ۱۲۳۰ - شائستگی ۹۶۹ - ایثار ۸۶۸ -

یہ امر خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے کہ کفایت شعاری اور سلیقہ فہرست میں مقدم مرتبہ رکھتے ہیں اور عصمت وایثار کو آخری درجہ ملا ہے حالانکہ توقع یہ تھی کہ عصمت اور ایثار کے حق میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہونگے کیا یہ تعجب خیز امر نہیں ہے کہ صفات نسوانی کے بہترین جوہر "وفا شعاری" کو اس فہرست میں کہیں جگہ نہیں ملی - تو کیا اس سے یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ قوت ذہنی بھرتی - بہادری اور راست بازی کیطرح وفاداری بھی ان صفات میں شامل ہے جو مردوں ہی کیلئے مخصوص ہیں -

نیز اخلاص جو مردوں کی باہمی محبت اور دوستی کا جزو اعظم تصور ہوتا ہے کیا عورت کی مخصوص صفات میں داخل نہیں ہے - کیا رائے دیتے وقت مردوں کی یہ مراد تھی کہ وفاداری اور اخلاص کی عورتوں سے توقع نہیں کی جاسکتی -

میں ایسے مردوں سے واقف ہوں جو اپنے گھروں کا نہایت عمدہ انتظام رکھے جانے کی غرض سے اپنی بیوی کو ایک اشرفی روز دیتے ہیں - مگر تنہا اپنی ذات پر کلب میں دو اشرفیاں روزانہ خرچ کر ڈالتے ہیں شوہر کو تو اختیار ہے کہ جو اس کے جی میں آئے کرے مگر بیوی کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایماندار ہو حلیم ہو ایثار و قناعت سے متصف ہو اور ہمیشہ خوش و بشاش نظر آئے - مرد اپنے یاران مشرب کے لطف و محبت سے مستفید ہو کر کتنی رات گئے اپنے مکان پر پہونچے لیکن اگر اپنی اہلیہ کو خوش مزاج، بشاش اور اپنی واپسی کا منتظر نہیں پاتے تو اُن کو گراں گذرتا ہے -

ازدواج اور مناکحت اس وقت تک ناکام ثابت ہوں گے جب تک کہ مرد اپنی اس رائے پر قائم ہوں گے کہ عقیدت، حلم، گرویدگی - خوش خلقی، بشاشت اور ایثار کی صرف عورتوں سے توقع رکھنی چاہیئے - اور جبتک یہ تسلیم نہ کر لیا جائے گا کہ جس عادت کا عورت میں پایا جانا عیب سمجھا جاتا ہے وہی عادت ایک مرد کو بھی عیب دار بنا دیتی ہے -

اسمیں شک نہیں کہ ایک مرد میں قوت ارادی بہ نسبت عورت کے زیادہ ہونا چاہیئے - اور ایک عورت کو مرد سے زیادہ شیریں مزاج ہونا چاہیئے - بعض صفات مردوں میں زیادہ قوی ہونی چاہئیں اور بعض عورتوں میں مگر ساتھ ہی جہانتک عقیدت شرافت سلیقہ حلم - محنت - تمیز - ہمت - گرویدگی - ایثار - دانائی - دیانت اخلاص - خوش مزاجی - اور وفا شعاری کا تعلق ہے ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ صفات صرف عورتوں سے مخصوص ہونا چاہیئے - حقیقت یہ ہے کہ وہ صفات ہیں جن کی مرد و عورت کو ایک دوسرے سے یکساں توقع رکھنا چاہیئے -

اکثر یہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ عورتیں بناؤ سنگار کی عادی ہوتی ہیں - اور اپنی زینت پر مردوں کی گاڑھی کمائی کا روپیہ خرچ کرنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کرتیں - مگر واقعہ یہ ہے کہ بہت سی دانشمند اور کفایت شعار مائیں اپنی لڑکیوں کو اسطرح تربیت دیتی ہیں کہ وہ خوش مزاج محتاط، کفایت شعار اور خیر خواہ بیویاں بنیں - لیکن عموماً ایسی عورتیں مرغوب طبع نہیں ہوتیں - طبیعت مائل انھیں کی طرف کی جاتی ہے جو پر تکلف پوشاک سے آراستہ ہوتی ہیں - اور اُسی پرند کو بھی پسند کیا جاتا ہے کہ جس کے پر خوبصورت ہوں - پھر یہ شکایت کیسی جس چیز کی تم کو ہوس وہ تم کو ملگئی اور تم اسی کے مستحق تھے -

عورتوں سے معصوم رہنے کا مطالبہ کرنا بجا ہے مگر عورتوں کے فرائض کی بجا آوری اور ان کے اوصاف کے استقلال کی غرض سے ایسے قوانین اور رواج مقرر کیے جائیں - جن سے مردوں کیساتھ کوئی خاص رعایت نہ ہو - مرد و عورت دونوں یکساں ازدواجی خوبیوں کے وجود پر زور دیا جائے -

راجاؤں کو پنشن دے کر وداع کر دیا جائے

احمد آباد ۲۹ دسمبر آج یہاں گجرات کے ریاستی پرجا منڈل کا اجلاس ہوا مسٹر ایس - اے بریلوی نے صدارت فرمائی آپ نے فرمایا کہ یہ جو اسقدر زیادہ تعداد حکمرانوں کی موجود ہے جن کے اختیارات کے مدارج بھی مختلف ہیں - اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ انتظام حکومت کبھی عمدہ اور بہتر نہیں ہو سکتا میرے خیال میں اس خرابی کا حل صرف یہی ہو سکتا ہے کہ علاقہ گجرات کی تمام ریاستوں جمہور کے اصول پر ایک فیڈریشن بنا دیا جاوے اور چھوٹے چھوٹے رئیسوں کو الضافاً مناسب پنشن دے کر سبکدوش کر دیا جائے تاکہ اس فیڈریشن کے خرچ جتنی حد تک ممکن ہو سکے کم ہوں - یہی حل ہندوستان کے دیگر علاقہ جات کے لئے عمل میں لایا جانا ضروری ہوگا -

کیا ہر ہٹلر قیصر جرمنی بنجائیگا

جرمن شہزادی سے شادی کا ارادہ

(پیرس سے بذریعہ ڈاک) جرمنی سے جو لوگ ہجرت کر کے فرانس آکر آباد ہوے ہیں۔ ان کے آرگن نے ہٹلر کے متعلق عجیب و غریب انکشاف کیا ہے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ ہر ہٹلر نے جرمنی میں اسقدر طاقت اور عزت حاصل کرلی ہے کہ جرمنی کے کسی بادشاہ کو بھی حاصل نہیں ہوی تھی۔ اور اب اس اقتدار کا ستارہ عروج پر پہونچا چاہتا ہے۔ جس طرح نپولین آسٹریا کی آرک ڈچز میری لوئیس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ اسی طرح اب ہر ہٹلر بھی ایک جرمن شہزادی سے شادی کر کے خود قیصر بننا چاہتا ہے۔ اور جرمنی کی حکومت اپنے خاندان کے نام ہر کرانے کی کوشش میں ہے۔ وہ اپنی پوزیشن کے مطابق ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کی نگاہ خاندان سکس کوبرگ اور گوتھا پر ہے۔ دونوں خاندان پہلے ہی انگلستان۔ سوئیڈن بلجیم رومانیہ اور بلگیریا وغیرہ کے شاہی خاندانوں سے وابستہ ہیں۔ اگرچہ ملک میں ہر ہٹلر کے خاندان کے قیام کو ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن جرمنی میں اس وقت جو بے روزگاری پائی جاتی ہے۔ اور خام اشیار کی کمی وغیرہ کی مشکلات جرمن پارلیمنٹ کے سامنے ہیں۔ وہ ہر ہٹلر کی شادی سے زیادہ اہم خیال کیجاتی ہے۔

چونکہ ہر ہٹلر نے نازیون کو ملک میں ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ اب ہٹلر ڈیوک آف جرمن اور جرمنی شہزادی کا دور اس کو لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لے گا۔ کہا جاتا ہے کہ تمام دنیا اس وقت رعب ہو رہی ہے خاص کر جرمنی کے لوگ چاہتے ہیں کہ ملک میں کوئی بادشاہ برسر اقتدار ہو اس لئے ہٹلر ڈیوک آف ایڈیف ول کہلائے۔

شاہی خاندان سے تعلقات

سکس گوبرگ اور گوتھا کے خاندان ہیں جنھوں نے ہر ہٹلر کے نیشنل سوشلزم کو قبول کرلیا۔ اور ڈیوک آف اسٹارم ٹروپس کا گروپ لیڈر بنا۔ ملکہ جب انھوں نے ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء کو پرنسس سیل کی شادی پرنس آف سویڈن سے کی ہر ہٹلر کو بھی مدعو کیا گیا۔ ڈیوک کارل ایڈورڈ کے تعلقات ہٹلر سے اسقدر بڑھ گئے کہ انگلستان نے شہزادی کی شادی پر ایلچی بھی نہ بھیجی۔

اخبار مذکور جرمنی کی ہر ایک بات کا علم رکھتا ہے اس نے اپنے معتبر ذرایع سے معلوم کرتا ہے۔ عین اغلب ہے کہ ہٹلر قیصر بنجائے۔ ہٹلر کا مشیر کار الفریڈ روزن برگ چاہتا ہے کہ ہٹلر ایک عدیم المثال خطاب اختیار کرے۔ وہ خطاب ہے ڈیوک آف دی جرمنز یعنی جرمنی کے تمام لوگوں کا ڈیوک ہٹلر کو امید ہے کہ وہ لوگوں کی سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

نازیون کا بھی یہی انتہائے مقصود ہے۔

دولھن کے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا کیونکہ ڈیوک کارل ایڈورڈ کی تمام لڑکیاں شادی شدہ ہیں لیکن ان کی دو دو چچا زاد لڑکیاں ہیں۔ جو اس کے ساتھ رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک بیوہ ہے جس کی عمر ۴۲ برس ہے پرنسس سبری عمر ۲۸ سال ہے۔ اور ایک پرنسس" جس کی عمر ۳۱ سال ہے۔ شاید ان میں سے کوئی ہٹلر کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ہٹلر کی شادی کے متعلق ایک دلیل یہ دیجاتی ہے کہ وہ اس کنوارے ہیں۔ اس سے لوگوں میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) رینالڈز کا اسپیشل نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اپنی ہنگامہ خیز زندگی میں پہلی بار ہٹلر پر آج کل خوف طاری ہے۔ اسے اپنے پیش نظر مشکلات ہی مشکلات دکھائی دیتی ہیں۔ اسے علاقہ سار کے متعلق تشویش سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اور سب سے زیادہ اسے نازی پارٹی سے تشویش ہے کیونکہ اس پارٹی کا مطالبہ ہے کہ قیام امن کے متعلق جو معاہدکر جرمنی نے کئے تھے ان پر نظر ثانی کرائی جائے۔

ہٹلر برلن میں چانسلر کے محل میں (اقامت گزین) ہے اسکے سونے کے کمرے کے ساتھ ایک کمرے میں پرسنل گارڈ ساری رات پہرے پر رہتا ہے۔ اور اس کے پیچھے اور ایک کمرے میں سلام ٹروپ کے چیدہ چیدہ ایک درجن کے قریب اشخاص ہتھیار دن سے لیس ہوکر ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔ تمام بلڈنگ پر زبردست پہرہ رہتا ہے۔ کمیونسٹ لوگوں کی مخالفانہ سرگرمیوں نے ہٹلر کو بہت محتاط بنا دیا ہے۔ اور کسی شخص کو بغیر دیکھ بھال کئے اس تک پہونچنے کی اجازت نہیں۔ وہ عملی طور پر اب سنگینوں کے پیچھے پناہ گزین ہے۔ اور اس تک وہی خبریں پہونچ سکتی ہیں۔ جو گورنگ اور گوبلز جاکر سناتے ہیں جسطرح اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ ابرسوں میں ہندنبرگ عملی طور پر "قیدی" کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اسی آج ہٹلر اس نازی پارٹی کا قیدی ہے جسے اس نے خود بنایا تھا۔

جب تک وہ تمام امور کی ذاتی طور پر روک تھام کرنے کی عادت نہیں ڈالتا تب تک وہ ان اشخاص کا جو اسکے ارد گرد و پیش رہتے ہیں۔ "قیدی" بنا رہے گا۔ اور وہ لوگ اس کے نام پر حکومت کرتے رہیں گے۔ علاقہ "سار" میں "رائے عامہ" کے سلسلہ میں جرمنی میں بہت جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ جرمنی کے لوگوں کو بجستہ یقین ہے کہ اہل سار ۵، یا ۸۰ فیصدی اس امر کے حق میں رائے دیں گے۔ کہ سار کو جرمنی کے حوالہ کیا جائے جرمنی حکام لتھولکس اور غیر جانبدار لوگوں کے درمیان امن قائم رکھنے کی غرض سے ہر ممکن تدبیر اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن غیر ملکی اصحاب کا خیال ہے کہ رائے شماری کے دن فسادات ناگزیر ہیں۔

یو۔پی پولیٹیکل کانفرنس کا اہم رزولیوشن

اٹاوہ ۳۰ دسمبر۔ یو۔ پی پولیٹیل کانفرنس نے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ اگر ایسی جنگ ہوی جسمیں برطانی حکومت حکومت بھی شامل ہوی تو ہندوستان کے لوگونکو روپیہ یا آدمی فراہم کر کے حکومت کی امداد نہ کرنی چاہیئے اس رزولیوشن کا ایک فقرہ یہ تھا کہ جنگ ہی کا زمانہ ہندوستانیونکیلئے سوراج حاصل کرنیکا موقع ہوگا۔ لیکن یہ فقرہ واپس لے لیا گیا

مصنوعی نواب

از جناب مرزا جمیل بیگ صاحب منتظر لکھنوی

ایک صاحب ہیں جنھیں صانع ازل نے یہ سمجھتے ہوے کہ بندہ سرکشی ضرور کرے گا۔ اپنی قدرت کاملہ سے انتہائی پستہ قد عطا فرمایا تاکہ مخلوق کی ایذا رسانی میں اسے آسانی نہ واقع ہو۔ برخلاف اسکے ہر شخص نہایت آسانی سے اسکی گوشمالی کرسکے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پونے پانچ فٹ والے انسان کی آفرنیش کے بغیر کون ایسا کائنات کا رازِ سربستہ تھا جو حل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ستم یہ کہ حواس خمسہ بھی کسی قسم کی کوتاہی نہ فرمائی۔ مگر یہ کہکر خاموش ہو جانا پڑتا ہے کہ وہ رحیم ہے۔ یہی کیا کم ہے کہ بابا آدم کے بیٹے ہونے کا شرف بخشا ورنہ اگر کتا بلی جو کچھ پیدا کرتا قبول تھا۔

جب ایک ہی طرح جگہ کے کئی افراد ہوتے ہیں تو عام طور سے لوگ تفریق کے لئے کوئی خاص علامت مقرر کر دیتے ہیں۔ مثلاً کالیہ۔ لمبو۔ کھترا۔ وغیرہ وغیرہ یا اگر یہ خیال مدنظر رہا کہ ناگوار خاطر نہ ہو۔ راجہ صاحب ڈاکٹر صاحب یا داروغہ صاحب کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ یا اگر ان کی غیر موجودگی میں آپس میں نام لیا تو کسی کا نام ٹینی رکھ دیا اور کسی کا نام پنکی۔ مگر نام رکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے ایسا سمجھکر نام رکھتے ہیں کہ کیا مجال جو ایک مرتبہ سن لینے سے وہ خود نہ مخاطب نہ ہو جائے۔ علی ہذالقیاس ہمارے بھی ایک مہربان تھے (لوگ یہ خیال نہ کریں کہ انتقال کر گئے) اور اتفاق سے اسی نام کے ایک دوست بھی تھے۔ مجھے انتہائی دقت پیش آتی تھی کہ جب میں دوست کا تذکرہ کروں تو لوگ مہربان کو سمجھیں اور جب مہربان کا تذکرہ کروں تو دوست کو سمجھیں۔ چنانچہ ان دونوں میں امتیاز قائم کرنے کے لئے میں اپنے مہربان کو نواب کہہ کر مخاطب کرنے لگا (حضرات یہ نہ سمجھیں آپ خدانخواستہ شاہی خاندان کے باضابطہ نواب تھے) حالانکہ ان میں کوئی ایسی صفت نہ تھی جو اس لفظ کی حامل ہوتی اور نہ وہ کچھ خوش پوشاک ہی تھے اور نہ انکے مصارف ہی نوابی تھے اور نہ کبھی انھوں نے حسبت جوڑیدار گھٹنہ اور شربتی کا انگرکھا اپنی نگاہ سے دیکھا تھا۔ مگر اس پر بھی کبھی میں نے انکو نواب کہہ کر مخاطب کیا۔ تو انھوں نے میرے اس مخاطب کرنے کو انتہائی مسرت سے سنا۔ اور اپنے ضروری کاموں کو چھوڑ کر میری مزاج پرسی اور خاطر تواضع میں اپنا وقت صرف کیا مجھے کیا خبر تھی کہ میرے منھ سے لفظ نواب نکلکر ایک قیامت برپا ہو جائے گی۔ اس کم ظرف کے خیالات میں رفتہ رفتہ ایک ہیجان اور طوفان پیدا ہو جائے گا۔ اور یہ وسعت خیال اسے ہر موقع پر ذلیل کرے گی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے کو بھول بیٹھے۔ اور آج تک یہ نوبت نہ آئی کہ کوئی حوا کی بیٹی ان کی شریک زندگی ہونے پر راضی ہوتی۔ حالانکہ ماشاء اللہ تنخواہ بھی انکی اتنی ہے کہ ان کے پدر بزرگوار کے پدر بزرگوار تک کی اتنی نہ رہی ہوگی۔ شکل و صورت میں بھی بدصورت نہیں۔ پھر بھی اس پونے پانچ فٹ کے کنوارے کے پھول کھلتے نظر نہیں آتے۔ بال تک سفید ہو گئے جسے وہ نزلہ کا سبب بتلاتے ہیں نہ کہ تقاضائے سن۔

ہمارے نواب کو انتہائی کوفت اور روحانی تکلیف خاص کر اس موقعہ پر ہوتی ہے۔ جب کسی تعلیم یافتہ شخص کو عمدہ لباس میں ملبوس دیکھتے ہیں۔ آپ کی نگاہ اس شخص پر کبھی نہیں پڑتی۔ جب تک کہ اس کے سلام کرنے کی آواز آپ کے گوش مبارک تک نہ پہونچ جائے۔ اس وقت آپ جلد جلد ورق گردانی چھوڑ دیتے ہیں اور وہ نگاہ جو اس سے قبل انتہائی مصروف بکار معلوم ہوتی تھی اب مخاطب پر پڑتے دکھائی دیتی ہے اور ایک بدنما مسکراہٹ کے ساتھ جواب سلام دیتے ہیں اور مجسم اخلاق بنجاتے ہیں۔ آپکو فخر ہے کہ آپ نے آجتک پہلے کسی کو سلام نہیں کیا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ نواب کی باتیں یوں تو خیر دلچسپ ہوتی ہی ہیں۔ مگر ہمیں خاص کر اس وقت زیادہ لطف آتا ہے۔ جب آپ کسی سے کسی معاملہ پر بحث کرتے ہیں اور ستم یہ کہ وہ بھی کسی پڑھے لکھے شخص سے بالخصوص جس کی قابلیت گورنمنٹ تک سے مستند ہو اور اس کے پاس بی اے یا انٹرنس کی سند بھی موجود ہو۔ نواب کا وہ جھٹکے دے دے کر بحث کے الفاظ کا ادا کرنا اور کبھی بہت تیز آواز کے ساتھ رفتہ رفتہ گفتگو کو آہستہ کرتے ہوے میز پر ہاتھ ٹیک کر ایک مہیب اور تیز آواز پیدا کر کے دفعتاً خاموش ہو جانا اور

میدان کارزار کی وصیتین

امریکہ کے ایک انگریزی رسالہ مین "میدان کارزار کی وصیتین" کے عنوان سے ایک دلچسپ وغریب مضمون شایع ہوا ہے چونکہ واقعات کے ساتھ اس مین کسی قدر پرلطف مذاق کی بھی آمیزش ہے۔ اسکی دلچسپی بڑھ گئی ہے لکھنے والے حضرات نے اپنے مضمون مین اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ یہ محض خوش فعلیان ہی نہین ہین۔ بلکہ واقعات بہت سچائی لئے ہوے ہین۔ ہان جدت پسند وصیت کرنے والون کی مذاق پسند طبیعت نے اس لطف کو دوبالا کر دیا ہے ناظرین کی تفریح طبع اور ان کی واقفیت مین اضافہ کے خیال سے ہم اس مضمون کا اقتباس ذیل مین درج کرتے ہین

عام طور پر انگریز سپاہی اپنی تنخواہ کی پاکٹ بک کے کسی صفحہ پر وصیت لکھدیتے ہین۔ ان وصیتون پر گواہیان نہین ہوتین جب کبھی عدالت مین پیش کرنے کا موقع آتا ہے تو عدالت بھی ان رسمیات کی پرواہ نہین کرتی۔ وصیت کرنے والے اصحاب کی آخری خواہشات پر بلاکم وکاست عمل کیا جاتا ہے۔ ہان چونکہ یہ مختلف واقعات کے زیر اثر لکھی جاتی ہین۔ اس لئے بعض اوقات ان کی نوعیت بہت عجیب وغریب ہوتی ہے

بعض مرتبہ سپاہی ہر روز نئی وصیتین کرتے ہین اور اخیر مین ان کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے خیالات مین بھی اختلافات پیدا ہو جاتا ہے۔ عوام دیکھ کر گھبرا جاتے ہین۔ مگر افسر اپنی عقل اور فہم وفراست سے غور کر کے محض اس بات پر زور دیتا ہے کہ وصیت کنندہ کی سب سے آخری تحریر کون سی ہے۔ بعض بے فکرے اپنی خیالی جائداد دین اپنے خیالی وارثون کے سپرد کر جاتے ہین۔ اور ایک شہنشاہ کی مانند بہت بڑی رقمین لوگون کے درمیان تقسیم کرنے کی وصیت کرتے ہین۔ ان رقوم مین نہ کوئی اصلیت ہوتی ہے اور نہ ان کی پابندی لازمی ہے۔ ہان تفریح طبع ضرور ہو جاتی ہے جن کو مغربی ممالک مین ایک خاص اہمیت دی گئی ہے

بعض سپاہی جو لٹریچر مین بھی کسی قدر دسترس رکھتے ہین اپنی وصیت مین خاص طور پر قافیہ بندی کرتے ہین شاعری کا رنگ پیدا کر دیتے ہین۔ اور یہ خوش فعلیان محض اس لئے کیجاتی ہین کہ گرد وپیش کے مناظر کا خوفناک اثر کم ہو جائے اور ان کی زندگی کی گھڑیان ہنستے کھیلتے لطف کے ساتھ گذر جائین۔

چنانچہ مسٹر کولاڈی نے اپنی وصیت مین لکھا "میری مان نہین۔ باپ نہین۔ بھائی نہین صرف ایک بہن ہے اور وہی میری تمام جائداد کی مالک ہے۔"

مسٹر جیکین بروم نے اپنی عجیب وغریب وصیت مین ایسے الفاظ حوالہ قلم کئے ہین۔ جن مین واقعات اور مذاق کی ایسی آمیزش کی۔ کہ اصل حالات کا معلوم کرنا بھی دشوار ہو گیا۔ وہ لکھتے ہین۔ مین اپنا جسم "میڈم اسٹاڈ" کے حوالہ کرتا ہون تاکہ لوگون پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ ایک انگریز کو کیسا ہونا چاہیئے۔ میرے کپڑے نارون پر لٹکا دیئے جائین اور میری "ہائڈ پارک" کی جاگیر "چارلی چیلپن" کو ملے میرے لین دین کا ذمہ دار سب سے قریبی رشتہ دار ہوگا۔

"میری وائلڈ صاحب اپنی وصیت مین فرماتے ہین میری ذاتی جائداد میری مان کے حوالہ کی جائے۔ اس کے سوا اگر کوئی چاہے تو تمام زندگی کا مالک ہو سکتا ہے جو مین آج چھوڑ رہا ہون۔"

"یارک شائر کے ایک سپاہی نے نہایت عجیب وصیت کی اس کے پاس بہت مختصر پونجی تھی۔ مگر نہ کوئی رشتہ دار اور نہ دوست جس کے پاس وہ روپیہ چھوڑ جاتا۔ کوئی دو آنسو بہانے والا بھی نہ تھا۔ اوسکی خواہش تھی کہ اس کی موت پر کوئی تاسف کرنے والا۔ چنانچہ اس نے ذیل کا وصیت نامہ مرتب کیا۔"

جو شخص میری وصیت کو سب سے پہلے پڑھے۔ وہی میرے مال ومتاع کا حقدار ہوگا۔ کیونکہ میرے تمام رشتہ دار اور عزیز واقارب اس جہان فانی سے چل بسے ہین۔ میرا کوئی دوست بھی نہین جس کی جانب نظر جائے۔ کچھ روپیہ بنک مین ہے اور کچھ تھوڑی سی رقم میری تنخواہ کی ہے۔ اے اجنبی اگر تم میرا سرمایہ لینا چاہتے ہو تو میرے لاشہ پر دو آنسو بہا دو

حسن اتفاق۔ ایک سارجنٹ کی نظر اس کاغذ پر پڑ گئی۔ اس نے وصیت کے بموجب اپنے آپ کو اس روپیہ کا حقدار ثابت کیا۔ مگر بنک سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہان جمع کردہ رقم ایک کثیر رقم تھی

ذیل کی وصیت سے معلوم ہوگا کہ ایک گنہگار شخص کی زندگی کتنی حسرتناک ہے۔ اور آخری وقت مین اسکو اپنے جزو حقیر فعل پر کسقدر ندامت دامنگیر ہوئی۔ آخری وقت مین انسان کسقدر اپنے ان افعال پر خجل ہوتا ہے۔ جو وہ نوجوانی کے عالم مین ضرورت سے مجبور ہو کر کر گذرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

اگر مین مرجاون تو اس وصیت کے بموجب اپنا تمام روپیہ اپنے بھائی "کرنل جان بل" کو دیتا ہون جس کر زندگی بھر مین مین نے صرف قلیل رقم کے لئے بد دیانتی کی تھی۔ آج وہی رقم مع سود در سود ادا کر رہا ہون۔ امید ہے کہ اس قرض کی ادائیگی سے اس سپاہی کے دل کو کچھ نہ کچھ تسکین ضرور ہوی ہوگی۔ کیونکہ یہ تحریر ثابت کرتی ہے کہ گذشتہ گناہون کا خیال اس کے لئے کسقدر سوہان روح تھا

اسطرح "ڈالٹن بکلے" نامی ایک سارجنٹ نے اپنی وصیت مین لکھا "آخری وقت آگیا موت سر پر کھڑی ہے حسرت و یاس برس رہی ہے اپنے کئے پر پچھتا رہا ہون۔ یہ جس قدر جائداد ہے وہ تمام کی تمام میرے ہمسایہ کی بیوی۔ مسی ڈگلس کی ہے حرص وہوس کے دام مین پھنس کر مین نے اس کا روپیہ چرا لیا تھا۔ اگرچہ وہ رقم تین پونڈ سے زیادہ نہ تھی مگر انھین تین پونڈون سے اس وقت تمام جائیداد کی مالیت پچیس ہزار پونڈ ہے۔ تمام جو نقدی میرے نام سے جمع ہے۔ مین مسی ڈگلس کے چچا زاد پوتے۔ ایم سونیجٹ کو دیتا ہون"

اخیر مین ایک ایسی سیدھی سادہ وصیت پیش کیجاتی ہے جس کی خوبی سوائے لکھنے والے کی سادہ لوحی کے اور کچھ نہین۔ اس تحریر مین نہ کوئی رنگینی ہے اور نہ استعارات وتخیل۔ کیونکہ وصیت کنندہ شاید لٹریچر پسند طبیعت نہ رکھتا تھا۔ ہان مزاج مین صداقت بہت تھی وہ اپنی معشوقہ کی نسبت لکھتا ہے کہ مین ان چند سطور مین بتا دینا چاہتا ہون کہ مین اپنی تمام جائداد "دلی گرے" کے سپرد کرتا ہون وہ فی الحقیقت نہایت حسین لڑکی ہے۔ خدا اسے نظر بد سے محفوظ رکھے!

مدراس ۳۱ دسمبر۔ امپریل پریس کانفرنس کا اجلاس ۱۳ فروری سے وسط مارچ تک ہوگا۔ مسٹر ڈیسمینڈ بنگ اسپنچ نامی جہاز کے ذریعہ کیپ ٹاؤن جائینگے جہان وہ ڈیلی گیٹ تمام جنوبی افریقہ کے پریس کے مہمان ہونگے

اسمبلی کے غیر سرکاری نامزد ممبران

نئی دہلی۔ اسمبلی کے لیے بموجودہ غیر سرکاری ممبر نامزد کئے جاتے ہین۔ ان کی فہرست تیار ہو گئی ہے۔ اور عنقریب گورنمنٹ اعلان کرنے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل اصحاب کو نامزد کیا جائے گا۔

(۱) بیگم شاہ نواز (عورتون کی طرف سے)

(۲) سر ہنری گڈنی (اینگلو انڈین اور یورپینون کی طرف سے) (۳) مسٹر این ایم۔ جوشی (لیبر)

(۴) سردار بہادر سر جواہر سنگھ (سکھ) (۵) مسٹر اے این سین (جرنلسٹ سے) (۶) سر ستیہ رنجن مکرجی (بنگال اور بہار) (۷) راؤ بہادر ایم۔ سی راجا (اچھوت) (۸) مسٹر امین خان (یوپی کے مسلمان اور زمیندار) (۹) راؤ بہادر ایس۔ آر پنڈت (۱۰) ڈاکٹر ڈی سوزا (عیسائی)

ان کے علاوہ دو اور بھی مسلمان منتخب کئے جائین گے سرکاری اعلان ۱۹۳۵ء کے آغاز مین ہو جائے گا۔

فرانس اور اٹلی مین معاہدہ ہونیوالا ہے

روم۔ ۳۰ دسمبر فرانس اور اٹلی کے درمیان گفت وشنید ایک خاص اسٹیج تک پہنچ گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ایم لاول شروع ۱۹۳۵ء مین روم مین معاہدہ پر دستخط کر دینگے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ معاہدہ اس بنیاد پر ہوگا کہ یوگوسلاویہ زکوسلاویہ اور ہنگری کو اٹلی فرانس اور برطانیہ کے ساتھ آسٹریا کی آزادی قائم رکھنے پر رضامند ہو جانا چاہیئے۔

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ نامنظور۔ نمایندہ اسمبلی کی تشریح

یو۔پی سوشلسٹ کانفرنس کی کارروائی

اٹاوہ۔ ۳۰ دسمبر آج رات کو یو۔پی سوشلسٹ کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا۔ ایک طویل رزولیوشن کسانوں اور مزدوروں کی تنظیم کے متعلق پاس کیا گیا۔ اس رزولیوشن میں یہ درج ہے کہ بغیر کسانوں اور مزدوروں کی تنظیم کے ملک بیرونی ملوکیت سے آزاد نہیں ہوسکتا۔ اسی رزولیوشن کے ایک جزو میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ گذشتہ چار سال میں جو کاشتکار بیدخل ہوئے ہیں ان کو دخل دلایا جائے اور آیندہ کے لئے بیدخلی روک دی جائے تمام لگان معاف کردیا جائے، کاشتکاروں اور حکومت کے درمیان سے دلالوں زمینداروں اور تعلقداروں کو ہٹا دیا جائے اور کاشتکاروں چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے قرضوں کو ختم کردیا جائے اور نذرانہ کو قابل سزا قرار دیا جائے۔ کھیت کے مزدوروں کو عام مزدوروں کی شرح سے اجرت کی ادائیگی کیجائے زراعتی غلامی کا خاتمہ کردیا جائے اور ہڑتال کرنے اور دھرنا دینے کے حقوق جائز قرار دے دئے جائیں۔

اس رزولیوشن میں اور بھی بہت سے مطالبات کئے گئے ہیں جن کا منشا مزدوروں کی اقتصادی اور سوشل حالت کی درستی ہے۔

اس کانفرنس میں ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ حکومت کی اس کارروائی کی مذمت کی گئی کہ اس نے مسٹر سبھاش چندر بوس پر پابندیاں عائد کردی ہیں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو بالکل نامنظور کردیا گیا۔ اس سلسلہ میں جو رزولیوشن پاس ہوا ہے اس میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ ہندوستان کا آئین وہی نمایندہ اسمبلی بنانے کا مجاز رکھتی ہے۔ جو حصول اختیارات کے بعد قائم ہو۔ اور جس میں مزدوروں اور کسانوں وغیرہ دیگر ایسے ہی اقتصادی اعتبار سے پامال شدہ طبقوں کے نمایندے شامل ہوں کسی اور جماعت کو ہندوستان کا آئین بنانے کا حق نہیں ہے

کانفرنس نے حکومت کی اس بارے میں مذمت کی کہ اس نے باوجود سخت بیماری کے مسٹر ایم۔ این رائے کو جیل میں رکھ چھوڑا ہے

کانفرنس نے پنڈت جواہر لعل نہرو کو مبارکباد دی اور ان کے ساتھ اس بارے اظہار ہمدردی کیا کہ جیل میں ہیں اور شریمتی کملا نہرو بیمار ہیں۔

بڑودہ۔ ۱۳۱ دسمبر۔ مہاراشٹر کی ادبی کانفرنس کا ۱۹واں اجلاس مسٹر جیب کار کی صدارت میں ہوا صاحب صدر نے اس بات پر زور دیا کہ تمام زبانیں ہندوستانی ملائی جائیں اور آپ نے اسپر زور دیا کہ مرہٹی لٹریچر کا معیار اونچا ہو

آل انڈیا پریس ورکرز کانفرنس کے صدر کا خطبہ صدارت

لکھنؤ ۲۹ دسمبر۔ آج آل انڈیا پریس ورکرز کا اجلاس، منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے ڈیلی گیٹوں نے شرکت کی۔ جس میں کامریڈ افضل کریم اور ڈودھگلے کار اور براڈکار۔ بمبئی، زمان اور رانی کارنت، سرکار (بنگال)، عبدالمجید لاہور۔ اور مسٹر ڈی۔ کے دصولی صدر کامگار پریس یونین بمبئی کے اسمار قابل ذکر ہیں۔

صدر موصوف نے تقریر کرتے ہوئے پریس ورکرز کی موجودہ حالت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ پریس ورکرز کی بے علمی کی وجہ سے آج تک پرنٹنگ انڈسٹری ترقی نہیں کرسکی۔ موجودہ لوٹ کھسوٹ کا مقابلہ کرنے کے لئے ورکرز کو منظم ہونے کو کہا، اور ان سے اپیل کی کہ وہ لیبر تحریک کا ساتھ دیں۔ مسٹر کے۔ این نعمان آرگنائزنگ سکریٹری نے رپورٹ پیش کی جس پر کچھ دیر تک بحث ہوی اور بعد ازاں پاس کی گئی۔ سبجکٹس کمیٹی اپنے اجلاس میں رزولیوشنوں پر بحث کرے گی۔ اور پھر ان کو کھلے اجلاس میں پیش کرے گی۔

متفقہ رائے سے کامریڈ افضل کریم دہلی کو بین الاقوامی پریس ورکرز کانفرنس جنیوا۔ میں ہندوستان کی طرف سے نمایندہ چنا گیا۔

معالج مویشیان کی آل انڈیا کانفرنس

بمبئی ۳۱۔ دسمبر معالج مویشیان کی آل انڈیا کانفرنس میں کل ایک رزولیوشن پاس ہوا جسکی رو سے بمبئی بنگال بہار اور اڑیسہ و مدراس کی حکومت سے استدعا کی گئی ہے کہ علاج مویشیان کی تعلیم کے کالج کے کورس میں اضافہ کردیں تاکہ اسکا نصاب ویسا ہی ہو جائے۔ جیسا ویٹری سرجنوں (علاج مویشیان کے سرجنوں) کے رائل شاہی کالج کا ہے۔ اور ہر صوبہ کے علاج مویشیان تعلیمی کالجوں کا الحاق یونیورسٹیوں سے کردیا جائے۔ اس کانفرنس نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ وغیرہ پر یہ پابندی لگادی جائے کہ علاج مویشیان کے لئے جو ڈاکٹر ملازم رکھے جائیں وہ اس مد کے پاس شدہ ڈاکٹر ہوں۔

برطانیہ میں ہندوستان پر لیکچر

لندن ۳۰ دسمبر۔ بونزلا کالج میں ۱۵ فروری سے ۱۸ فروری تک، ہندوستانی مسائل پر تقریریں ہونگی مارکوئس زٹلینڈ کی تقریر کا موضوع جنگ کے بعد ہندوستان میں برطانی پالیسی ہے اور سر سموئیل ہور حکومت کی موجودہ پالیسی متعلقہ ہندوستان پر تقریر کرینگے۔ اور مسٹر چرچل جواب دینگے۔

برطانیہ اور ہندوستان کی یونین نامی سوسائٹی میں نئے سال میں تقریروں کا ایک سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ سر سموئیل ہور ۲۳ جنوری کو آکسفورڈ میں تقریر کرینگے۔ سر جان ٹامسن ۲۵ جنوری کو یلاٹی بادھ میں لیکچر دینگے اور سر ہارٹ کورٹ بٹلر کی تقریر ۲۸ جنوری کو کیمبرج میں ہوگی۔

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے تعلیم نسواں شعبہ کی کارروائی

دہلی ۳۰ دسمبر کل آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس پرنسپل شیشا دھری کی صدارت انجمن کالج ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں استری شکشا کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ کانفرنس میں مس ینگ۔ مسز گگل۔ مسز شیام بہاری فیصل نے استری شکشا پر مضامین پڑھے۔

مسز گگل نے اپنے مضمون کے دوران میں یہ تجویز رکھی کہ لڑکیوں کو ایسی جسمانی تربیت دی جاوے کہ وہ اسکول اور کالج چھوڑنے کے بعد بھی ورزش قائم رکھنے کی عادت رکھیں۔ ڈاکٹر اور سنگھ نے کھیلوں کی تعلیمی اہمیت پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ ازاں بعد کانفرنس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ غیر سرکاری سکولوں کی مینیجنگ کمیٹیوں اور ٹیچروں کے درمیان تنازعات کے تصفیہ کے لئے ثالثی بورڈوں کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا۔ ازاں بعد مس چودھری نے اس امر کا رزولیوشن پیش کیا کہ تعلیمی درسگاہوں میں لڑکیوں کو علم اجسام اور علم الاجناس کی ابتدائی تعلیم دی جاوے دلشنت پرشاد فدا نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ لیکن تجویز غالب کثرت رائے سے پاس ہوگئی ہے۔ ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ یہ مشورہ دیا گیا کہ تعلیم کے جملہ مراحل پر مختلف ذات پاتوں سے اور مذہب کے درمیان اتحاد کی تعلیم دی جاوے۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جدید آئین کے ماتحت لوگوں کی زیادہ تعداد کو ووٹ دینے کا حق مل جائے گا۔ ملک کے طول و عرض میں ناخواندگی کے خلاف جہاد کرنے کے لئے اشاعت تعلیم کے شعبہ پر موجودہ رقم سے زیادہ روپیہ صرف کرے کانفرنس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جب تک تعلیم ہندوستانی زبانوں کے ذریعہ نہیں دی جائے گی۔ اسوقت تک نہ تو عوام اس سے مستفید ہوسکتے ہیں اور نہ ہی وہ تعلیمی نشوونما کی ترقی میں معاون ثابت ہوسکتی ہے اسکے بعد جلسہ ختم ہوگیا۔



خطابات سال نو

نیو دہلی۔ یکم جنوری آج وائسرائے نے سال نو کے اعزاز میں حسب ذیل اشخاص کو خطابات عطا فرمائے
جی۔ سی۔ ایس آئی۔ ہز ہائی نس راجہ سر جودھا شمشیر جنگ وزیر اعظم آف نیپال۔
کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ہز ہائی نس مہاراجہ آف اردی [illegible]
سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر ونکٹ بارٹ چیف انجینیر پی ڈبلو ڈی مدراس۔
جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ہز ہائی نس مہاراجہ اندور ہز ہائی نس مہاراجہ آف کوچین۔
کے سی۔ آئی۔ ای۔ مرالین پرنس سابق سکریٹری محکمہ بالیات گورنمنٹ انڈیا ہز ہائی نس۔ نواب آف رودھان پور دیسٹرن انڈیا مسٹر بی جے گلینسی۔ پولٹیکل سکریٹری۔ مسٹر آر۔ ایچ۔ اے چارٹر۔ ریفارم آفس۔ انڈیا آفس۔ لندن۔
کے سی۔ آئی۔ ای۔ آنریری ہز اکسیلنسی شیخ حمید بن عیسی الخلیف۔ سی۔ ایس۔ آئی شیخ بحرین پرشین گلف
سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر ایم۔ آر۔ رچرڈسن چیف انجینیر پی۔ ڈبلو۔ ڈی۔ صوبہ متحدہ۔ مسٹر ای ایم۔ سوٹر مینجنگ ڈائرکٹر مسرس فورا ینڈ سیکڈ انلڈ لمیٹڈ کانپور لفٹننٹ کرنل۔ ڈی ایم فیلڈ (اے۔ جی۔ جی) مدراس اسٹیٹ۔ مسٹر جی۔ پی برٹن کیلٹر آف جبلپور۔ رائے بہادر۔ دیارام سائنس ڈائرکٹر

اے جی۔ بردڈ اسسٹنٹ کمانڈنٹ انڈین ملیٹری اکاڈمی دہرہ دون۔ مسٹر الیف ٹامس ڈسٹرکٹ آف سولہیٹ۔ مسٹر الیف۔ جی۔ وار چیف انجینیر پی۔ ڈبلو۔ ڈی پنجاب مسٹر بی۔ سی۔ پرانس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ (ارنا کرمی) مسٹر ایل۔ جی۔ ایل اویسن پولٹیکل ایجنٹ ریاستہائے منرل راجپوتانہ (جو کہ رخصت پر ہیں) مسٹر ایس۔ اے حیدری۔ ڈپٹی سکریٹری محکمہ تعلیم آف انڈیا۔ مسٹر ای ایم۔ اسٹیفن ڈسٹرکٹ آف پبلک انفارمیشن گورنمنٹ آف انڈیا۔ مسٹر محمد عبد المومن۔ ایم اے۔ ای سابق کمشنر آف چٹاگانگ ڈویژن۔ بابو چندیشور پرشاد نرائن سنہا۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ زمیندار بہار نہ اڑفسیہ لفٹننٹ کرنل۔ ای۔ ایس۔ نیلسن۔ میڈیکل آفیسر یوروپین جنرل ہاسپٹل عدن۔ لفٹننٹ کرنل جی پولال۔ آنریری مجسٹریٹ راولپنڈی۔ لفٹننٹ کرنل اے۔ جی۔ بڑد کمانڈنٹ سرما دیلی لائٹ ہارس آسام نائٹ (سر کا خطاب) مسٹر جسٹس۔ سی۔ پی۔ ایچ کنڈل مسٹر ڈبلو۔ ایل استاپ چیف انجینیر۔ یو۔ پی مسٹر جے ولیمس۔ مسٹر جسٹس جے۔ ڈی۔ ینگ چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ۔
او۔ بی۔ ای۔ رائے بہادر لالہ برج کشور مسٹر گردھاری کوارٹر ماسٹر جنرل گوالیر آرمی میجر صاحب زادہ احمد خان ایم۔ بی۔ ای۔ مسٹر برج لال بدھوار۔ مسٹر اجودھیا وائیس پریسیڈنٹ رورل بورڈ۔ یو۔ پی۔ وغیرہ وغیرہ

خانبہادر۔ خانصاحب منشی مشتاق علیخان انڈر سکریٹری ٹو گورنمنٹ لوکل سلیف گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ یو۔ پی۔ خانصاحب سید احمد حسین اسپیشل مجسٹریٹ مظفر نگر۔ خانصاحب میر اطہر علی اسپیشل مجسٹریٹ اینڈ آنریری اسسٹنٹ کلکٹر آف سہسوان بدایوان ڈسٹرکٹ خانصاحب قاضی عظیم الحق آنریری مجسٹریٹ اینڈ منیجر آف ریاست منکرہی ضلع گورکھپور
رائے بہادر۔ چودھری رگھوراج سنگھ رئیس اسپیشل مجسٹریٹ سہارنپور ڈسٹرکٹ رائے صاحب رائے ٹیک پرشاد رئیس اگرا بنارس۔ لالہ راج نرائن۔ ایم۔ بی۔ ای۔ بابو سریندر ناتھ [illegible] رائصاحب پنڈت شمبھوناتھ۔ لالہ رامیشور پرشاد باگلا پنڈت رادھے لال چترویدی۔ ساہو گوکل داس مراد آباد پنڈت شیام منوہر ناتھ شرما۔ پنڈت دویندر ادت۔
سردار صاحب سردار سید اسنگھ ڈپٹی ریونیو منسٹر آرمی کنٹنگ ڈپارٹمنٹ
خانصاحب۔ منشی ابوالخیر سپرنٹنڈنٹ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ یو۔ پی۔ سکریٹریٹ۔ منشی محمد اصغر اللہ خان کچہری ڈسٹرکٹ۔ سید علی نقوی۔ انسپکٹر آف محمڈن اسکول منشی محمد یوسف۔ اسسٹنٹ انجینیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ حکمہ نہر حکیم سید وحید الدین احمد جعفری۔ آنریری مجسٹریٹ الہ آباد سید غلام حسین آنریری مجسٹریٹ آگرہ۔
رائے صاحب۔ بابو منوہر لال پرسنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف اگریکلچر۔ پنڈت الٹا پرشاد شرما۔ ڈپٹی کلکٹر متھرا۔ پنڈت گومتی پرشاد۔ پنڈت دسباوت جوشی لیکچرار گورنمنٹ ٹریننگ کالج الہ آباد۔ چودھری اسرار الحق مختار سہارنپور۔ بابو گیندن لال ایڈوکیٹ۔ فتح گڈھ بابو جگدیش سہائے

غیر اصولی مثالین پیش کرکے اپنے بیان کو مضبوط کرنیکی کوشش کرنا اور اگر کوئی دوست خوش قسمتی سے بیٹھا ہو اور آپ کی کئی بتریان اب تک بیٹھے بیٹھے پی چکا ہے اور ذات کا بھی ایسا ہی ویسا ہے اس سے اپنے بیان کی تائید کرانا خاص لطف پیدا کرتا ہے۔ یہ کہئیے خدا نے اپنا فضل کیا جو یہ پڑھے لکھے نہین ورنہ اس اوندھی کھوپڑی کے انسان کو سمجھانا بڑی مشکل ہو جاتا۔ مگر اس عالی ہمتی کو ملاحظہ فرمایئے کہ کوئی موضوع کسی قسم کا کوئی شخص اسے اٹھائے غیر ممکن ہے کہ یہ عقل کا پتلہ (مجسمہ جہالت) اس موضوع کے خلاف اوٹ پٹانگ نہ ہانک دے۔ خدا سمجھے اس شخص کو جس نے اس کمبخت کے دماغ مین یہ بات بسادی کہ تو کچھ ہے۔ بس پھر کیا ہے کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی بھولا۔

ذہنیت کا اندازہ کرانے کیلئے چند سطر جو نواب کی ذہنیت پر کافی روشنی ڈال سکین لکھنا نہایت ضروری ہین آپ ارشاد فرماتے ہین کہ گاندھی جی کے مقابلہ مین اگر کوئی ہستی مشہور ہے اور وقعت رکھنے والی ہے تو وہ میری نظر مین بائی منی بائی ہین۔ کیونکہ وہ سرگم کی رانی کے لقب سے مشہور ہے۔ استاد نصیر خان صحیح معنون مین استاد ہین اور مین انکی استادی کا اسطرح دل سے قائل ہون جسطرح کے غالب کی شاعری کے اور مین اس عنوان پر گھنٹون بحث کر سکتا ہون۔ کیونکہ مین فن موسیقی کا بہترین جاننے والا ہون اور ۔۔۔ میرا ۔۔۔ یہی ایمان ہے کہ مین ٹھیک کہتا ہون۔ اور بخدا اسکے خلاف مین کچھ ماننے یا سننے کیلئے تیار نہین۔ ایک ہارمونیم کا بجانے والا اتنا ہی قابل تعریف ہے جتنا کہ ایک مولوی۔ سادہ لوحی آپ کی اس درجہ یقین تک پہونچ جاتی ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے چہرے سے مکھی اڑائی اور ہمارے نواب کی نگاہ پڑ گئی تو فوراً سمجھے کہ مجکو سلام کیا اور جواب دینا فرض ہو گیا خواہ وہ سنے یا نہ سنے اور دیکھے یا نہ دیکھے۔ اگر کوئی صنف نازک انکی خوبصورتی و خوش پوشاکی (بد صورتی و بد وضعی) پر کبھی ہنس پڑی تو انکو فوراً یقین ہو گیا کہ مجھپر فدا ہے۔ بس پھر کیا ہے ہر شخص کو سگریٹ پلا پلا کر اپنی داستان محبت سنانا شروع کر دی اور مہینون آپ اس مغالطہ مین رہے کہ وہ حسن کی دیوی پھر نظر آجاوے مگر ہمیشہ مایوس ہی رہے

ایک مرتبہ سننے مین آیا کہ نواب حج کو تشریف لے گئے تھے۔ یہ سنکر ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی اور ہم اسی فکر مین رہے کہ یا الٰہی ان کے پاس اتنا روپیہ کہاں سے آیا۔ ہمین اس معاملہ مین ایک خلش سی ہو گئی کچھ عرصہ کے معلوم ہوا کہ رؤسا شہر کی طرف سے ہر سال چند غربا و مساکین حج کے لئے بھیجے جاتے ہین۔ چنانچہ آپ بھی اسی طرح ہو آئے۔ میرا کئی مرتبہ ارادہ ہوا کہ نواب صاحب کے والد نامدار کا اسم گرامی خود انھین سے دریافت کر دون۔ کیونکہ انھون نے کبھی ولدیت کا اپنی اظہار نہ کیا تھا۔ بلکہ جب کبھی ایسا موقع آتا تھا تو صاف ٹال جاتے تھے۔ لوگون سے معلوم ہوا کہ آپ جس مکان مین مقیم تھے۔ اسکے مالک جو ایک ممتاز ہستی ہے اپنے پدر بزرگوار سے منسوب کرتے ہین۔ حالانکہ یہ محض نوابی ہے یہ سنکر ہماری ہمت نہ پڑی کہ ہم اس سوال کو زبان پر لاکر بجائے خود شرمندہ ہون۔ یہ بھی سننے مین آیا ہے کہ ان کے کپڑون کا دار و مدار بالعموم قسمت کے کھیل پر منحصر رہتا ہے یعنی اگر ریس کی بازی مین کچھ رقم جیتے (جس کا شاذ و نادر ہی اتفاق پڑتا ہے)، تو اسکو سوائے اسکے کہ کپڑون پر صرف کرین اور کسی شئے پر صرف کرنا حرام سمجھتے ہین۔ یہ ہین ہمارے مہربان نواب کے وہ مختصر حالات زندگی جو پبلک کی دلچسپی کیلئے سپرد قلم کئے جاتے ہین۔ انشاء اللہ کسی خاص موقع پر نواب صاحب موصوف کی مکمل ہسٹری ناظرین کیلئے پیش کیجائے گی۔

حکومت نے اپنے رویہ مین کوئی تبدیلی نہین کی

وائسرائے کی تقریر پر ڈاکٹر انصاری کا پریس نمایندہ سے بیان

مدراس ۲۵ دسمبر ڈاکٹر انصاری نے جو ابھی حال ہی مین کلکتہ تشریف لے گئے تھے پریس کے ایک نمایندے سے وائسرائے کی حال کی وہ تقریر کا وہ حصہ جو کانگریس کے اسمبلی کے داخلہ کے متعلق ہے وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے اور امید کرتا ہے کہ کانگریس کے پروگرام مین مزید تبدیلی کر دیجائے۔ چاہے وہ وائسرائے ہو یا گورنر ہو۔ یا گورنمنٹ آف انڈیا کا ہوم ممبر ہو۔ اپنی ذہنیت سے ظاہر کرتا ہے کہ حکومت کے رویہ مین ابھی کوئی تبدیلی نہین ہوئی ہے۔ گو کہ ہم لوگون نے اپنی روش بہت بدلدی ہے اور سول نافرمانی فی الحال بالکل ختم کر دی ہے۔ ہم لوگون کو امید تھی کہ حکومت اپنے مین ضروری تبدیلی کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمین یاد ہے کہ سر ہیری ہیگ نے جبکہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم ممبر تھے اپنی ایک تقریر مین کہا تھا کہ جس روز بھی کانگریس اپنے رویہ مین تبدیلی کر دے گی گورنمنٹ کے دل مین ضرور جگہ ہو جائیگی۔ لیکن ہمین ناامیدی ہو گئی ہے کہ وہ رویہ کہان چلا گیا۔ اور تبدیلی صرف ایکسٹرنری ڈاکٹر صاحب نے ستیہ پال اور خان عبد الغفار کی سزا پر افسوس کیا آپ نے مزید فرمایا کہ حکومت نے اپنے رویہ کا ثبوت مہاتما گاندھی کو سرحد پر داخل ہونے کی اجازت نہ دیکر دید یا ہے۔

کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کا پروگرام

بنارس ۲۴ دسمبر۔ بنارس مین منعقد ہونے والی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے سرکردہ لیڈران کی میٹنگ کو بھاری سیاسی اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ اس میٹنگ مین دیگر معاملات کے تصفیہ کے علاوہ یہ فیصلہ کیا جاوے گا کہ پارٹی کے ممبران اسمبلی مین کیا رویہ اختیار کرین۔ اس سلسلہ مین یہ بات تو یقینی ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی کے سرکردہ لیڈران کانگریس سے عام اختلافات کے باوجود سوائے کمیونل ایوارڈ کے مسئلہ پر رائے شماری کے باقی تمام معاملات مین کانگریس کا ساتھ دین گے۔ لیکن اس میٹنگ مین اس فیصلہ کو پارٹی کی طرف سے رسمی طور پر منظوری دی جائیگی یہ بھی عین ممکن ہے کہ اس میٹنگ مین شری یت سرت چندر بوس (جو اسمبلی کے لئے پارٹی کے سب سے پہلے منتخب ہونے والے ممبر ہین) اس لئے پارٹی قدرتی طور پر آپ کو اسمبلی مین لانیکی کوشش کریگی۔ اس سلسلہ مین غالباً شری یت اپنے جنھین اس پارٹی کا لیڈر مقرر کیا جاویگا۔ گورنمنٹ سے خط و کتابت بھی کرینگے۔ ان تمام معاملات کے علاوہ اس میٹنگ مین کمیونل ایوارڈ کے خلاف مؤثر ایجی ٹیشن کرنے کی تدبیر پر بھی غور کیا جائے گا۔ اور تمام ہم خیال پارٹیون کو ساتھ ملانے کی کوشش کی جائے گی۔

نئی بنگال کانگریس کمیٹی کا اجلاس

کلکتہ ۳۰ دسمبر جدید قائم شدہ کانگریس کمیٹی بنگال کا اجلاس آج سہ پہر انڈین ایسوسی ایشن ہال مین زیر صدارت ڈاکٹر بی سی۔ رائے منعقد ہوا مسٹر سبھاش چندر بوس کو صدر منتخب کیا گیا مسٹر کل کرشن رائے کو سکریٹری منتخب کیا گیا

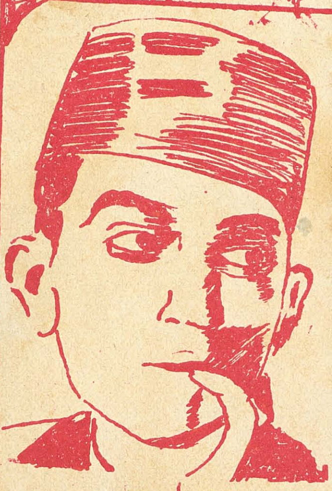
بڑودہ کے کسانون کو ریاست کی امداد

بڑودہ ۱۲۔ دسمبر ریاست بڑودہ نے ضلع امریلی کے دام نگر تعلقہ کے کسانون کی ریلیف کے لئے مزید گرانٹ دی ہے اس سے پہلے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی رقم ضلع کے کسانون کو مالگذاری کی شکل مین دی جاچکی ہے

شہر میں سنسنی پیدا کرنے والا ڈرامہ

سنیچر ۵ / جنوری ۱۹۳۷ء سے

جگت ٹاکیز مال روڈ کانپور



چارلی

اسکا اصلی نام نور محمد ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کی طرف دیکھتے ہی بیساختہ ہنسی آجاتی ہے۔

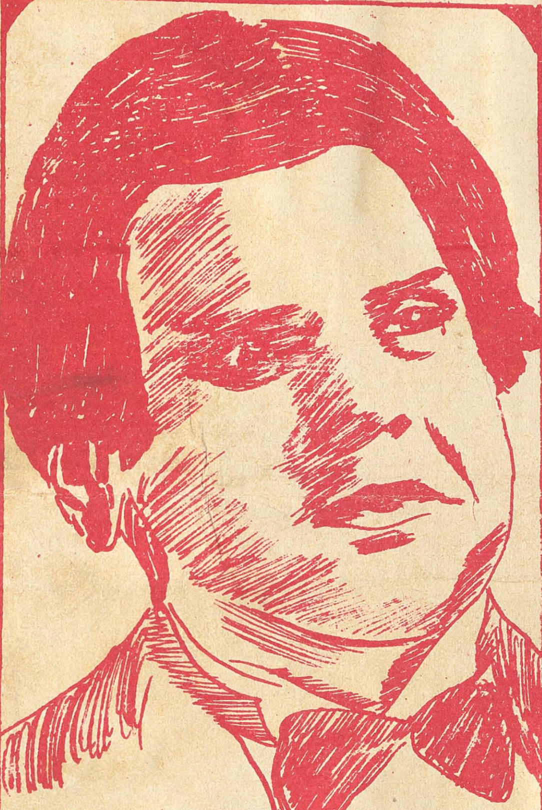


مسٹر غوری

کے چہرہ میں زعفران زار کشمیر کا اثر ہے انکے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت یہ ہنسنے والے ہیں یا شدت غم سے منھ پھیر لینے والے۔

رنجیت فلم کمپنی کا بالکل انوکھا اور تازہ ترین ڈرامہ





وِیسٹ

یہ ایک باکمال آرٹسٹ اور فلسفی ہیں۔ ان کی ظرافت عوام کے لئے ایک مستقل دلچسپی کا باعث ہے۔



ای بلیموریا

رنجیت فلم کمپنی کا خاص ہیرو ہے فلم کمپنی کے اندر اس کے داخل ہوتے ہی مسرت اور خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔

عید مبارک



مِس مادہوری

مادہوری کو ہندوستانی فلمی دنیا کا زہرہ کہا جاتا ہے۔ وہ نہایت پر مذاق اور چلبلی ہر

اسکا

دلفریب تبسم لوگوں کے دلوں میں ایک مسرت آمیز یاد چھوڑ جاتا ہے

اس کی صورت میں ایک دلکشی ہے۔ جو سچے احساسات اور جذبات کا پتہ دیتی ہے۔



مس خاتون

یہ ایک عجیب الفطرت دوشیزہ ہے کبھی خوشی اور کبھی خاموشی اس کے چلبلے پن میں ایک خاص اثر ہے۔



مس شانتا

مسٹر غوری کیساتھ خوشی کا پارٹ نہایت خوبی سے کرتی ہے اور درحقیقت کھیل کو کامیاب بنانے کی ایک کڑی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت



ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت [illegible]

نمبر ۲	کانپور، شنبہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء مطابق ۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۳ھ	جلد ۲۱

ادبیات

حضرۃ والدہ مرحومہ کے غم میں!

از حضرت مولوی سید ابو محمد ثاقب کانپوری فاضل الٰہیات

اے کہ تیری ذات سے محکم تھی بنیادِ حیات — کون اب سمجھائے گا دنیا میں رودادِ حیات
میں نے یہ مانا کہ تو اب رنج سے آزاد ہے — روح تیری جنت الفردوس میں آباد ہے
دل کہاں پائیگا لیکن تیری الفت کے مزے — مجھکو یاد آتے رہیں گے تیری شفقت کے مزے
چاندکی ہو ضو فشانی، چاندنی کیساتھ ساتھ — اور تاروں کا تبسم دلکشی کے ساتھ ساتھ
روزِ روشن شب کی تاریکی سے ہم آغوش ہو — قطرہ قطرہ بحر سے ملکر سراپا جوش ہو
نکہت گل ہو چمن کی وسعتوں میں عطر بیز — ہوں شعاعیں سطح پر دریا کی آکر عکس ریز
شمع کو نسبت ہو جلنے میں پروانوں کیساتھ — بادۂ پُر جوش وابستہ ہو پیمانوں کے ساتھ
ہاں فقط دنیا میں محرومِ محبت میں رہوں — اس فلک کے سائے میں برگشتہ قسمت میں رہوں

ہوں تسلی سے بھی ناواقف مری بیتابیاں
اُف ری یہ مجبوریاں اللہ ری مجبوریاں

موت کیا ہے یہ سمجھنے سے بشر مجبور ہے — پردہ ہائے راز میں یہ راز بھی مستور ہے
موت کیا ہے؟ زندگی کی صبح کا ہے اختتام — موت کیا ہے؟ زندگیٔ نو کا گویا ہے پیام
موت کیا ہے؟ تلخیٔ ایام کا شیریں ثمر — موت کیا ہے؟ خواب کا ہے کیف پرور اک اثر
موت کیا ہے؟ زندگی کا نغمہ خاموش ہے — موت کیا ہے؟ زندگی کی بادۂ بے جوش ہے
موت کیا ہے؟ ارتفاعِ روح کا یہ نام ہے — موت کیا ہے؟ زندگی کی صبح کی یہ شام ہے
موت کیا ہے؟ اس سے قایم ہے نظامِ کائنات — موت کیا ہے؟ روحِ افسردہ کی اک تازہ حیات
موت کیا ہے؟ عقل اس ادراک سے مجبور ہے — موت کیا ہے؟ علم بھی اس علم سے معذور ہے
دیکھتا ہوں خاکِ مرقد کو کہ وہ خاموش ہے — صاحبِ مرقد بھی اپنے حال میں مدہوش ہے

موت کی گتھی نہ سلجھی عقلِ ہرزہ کار سے — چل رہی ہے ویسی ہی یہ بیش و کم رفتار سے
مرنے والی گرچہ اپنے حال میں خاموش ہے — ہاں مگر سینے میں میرے جوشِ غم کا جوش ہے
سوچتا ہوں اس فضا میں واقعاتِ زندگی — کسقدر تھی شعلہ بر پا کائناتِ زندگی!
میں وہی ہوں، گھر وہی ہے، اُسکے بام و در وہی — ہے وہی نقشہ جہاں کا اور وہ منظر وہی
ہاں مگر دنیا کو اب بدلا ہوا پاتا ہوں میں — اس کی ہر ہر دلکشی سے آج گھبراتا ہوں میں
جی نہیں لگتا ہے اس دنیائے غم آباد میں — ہو مسرت پھر کہاں سے عالمِ برباد میں

بن گئی ہے موجبِ غم اس کی ہر اک دلکشی
"ماں" نہیں ہے اب تو ہے ویران ساری زندگی

آہ اے ماں! خاطرِ بیتاب کی تسکیں تھی تو — گو بظاہر خوش تھی لیکن دردِ سے غمگیں تھی تو
آرہا ہے یاد مجھ کو عہدِ طفلی بار بار — جب کہ تھی محدود میری زندگی مستعار
تھا سکونِ مستقل حاصل تری آغوش میں — رو کے سو جاتا تھا میں اس وسعتِ خاموش میں
عطر سے بڑھ کر تھی تیرے جسم کی خوشبو مجھے — مایۂ کونین سے افضل تھی یعنی تو مجھے
تیری ہر کروٹ میں تھا آرام کا میری خیال — تھی مری افسردگی تیرے لئے وجہِ ملال
آہ جب آتا ہوں گھر میں اور تجھے پاتا نہیں — کس قدر بیتاب ہوتا ہے دلِ اندوہ گیں
گھر کے آنے اور جانے میں مسرت اب کہاں! — تھا جو مخزن راحتوں کا اُسمیں راحت اب کہاں
دیکھتا ہوں تیری ہر اک چیز کو عبرت سے میں — اپنی آنکھوں سے لگاتا ہوں اُسے الفت سے میں
ایک حسرت دیکھتا ہوں ہر در و دیوار پر! — پہلی سی رونق نہیں ہر گوشہ ہے تاریک تر
یہ تصور بھی ہے میرا کسقدر غم آفریں — چیز تو باقی ہے لیکن آہ تو باقی نہیں
جب کبھی دنیا کے ہنگاموں سے گھبراتا ہوں میں — تیرے مرقد پر پئے سجدہ چلا آتا ہوں میں
اور رکھ دیتا ہوں پیشانی لحد کی خاک پر — ہوتا ہوں اُسوقت گویا رفعتِ افلاک پر
دلمیں برپا ہوتا ہے ہنگامۂ سوز و گداز — آسماں کے مجھ کو در وا نظر آتے ہیں باز
دیکھتا ہوں نور پاشی میں حجاب اندر حجاب — یعنی جلوے رقص و لرزش میں نقاب اندر نقاب
دیکھکر تیری عبادت کا میں یہ شیریں ثمر — غم سے اک لمحہ کو ہو جاتا ہوں اپنے بے خبر

سایہ گستر رحمتیں ہوں قبر پر تیری مدام
برکتیں نازل ہوں تیری روح پر ہر صبح و شام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء | نمبر ۲

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس

دہلی میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں ڈاکٹر زاہد حسین پی ایچ ڈی شیخ الجامعہ نے صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے جو فاضلانہ خطبہ صدارت ارشاد فرمایا اسے ہم اہمیت کے لحاظ سے ایڈیٹوریل کالم میں درج کرتے ہیں :۔

"مجھے اس تعلیمی کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی جانب سے آپ حضرات کو خوش آمدید کہنے کا منصب تفویض ہوا ہے۔ ان معمولی انتظامات کو دیکھتے ہوئے جو ہم آپکے زمانہ قیام کی آسائش کے لئے کر سکے ہیں۔ ہمیں یقین نہیں کہ آپ ہماری اس حقیقی مسرت کا احساس کر سکیں گے جو ہمیں آپ جیسے ملک کے ممتاز ماہران تعلیم اور جماعت اساتذہ کے نمائندوں کو اپنے شہر میں خوش آمدید کہنے کی وجہ سے ہوی ہے۔ لیکن بحیثیت میزبان اپنی کوتاہیوں سے واقف ہونیکے باوجود ہم اس خیال سے مطمئن ہیں کہ وہ مقام جہاں تشریف آوری پر ہم آپ کا خیر مقدم کر رہے ہیں یقینی طور پر آپ جیسے حضرات کے لئے جن کا مقدس فرض ہندوستان کی آیندہ نسلوں کو تعلیم دینا ہے دلچسپیوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ ہم اپنے عظیم الشان ملک کی راجدھانی میں آپ کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ جہاں غالباً اسوقت بھی کہ ہم یہاں مجتمع ہیں۔ ایسے مسائل کا تصفیہ اور ایسے امور کا اجرا ہو رہا ہوگا جن پر آپ کے شاگردوں کی مستقبل کی خوشی یا رنج کا بڑی حد تک انحصار ہوگا۔

ہم تاریخ کے ایسے اسٹیج پر آپ کا خیر مقدم کر رہے ہیں جہاں صدیوں ہماری قسمت کا ڈرامہ کھیلا جا چکا ہے اس شہر میں جو کارہائے نمایاں کی سربلندیوں اور رسوائیوں شاندار کامیابیوں اور ناکامیوں کے لئے مشہور ہے اس شہر میں جو بظاہر استثنار کے ساتھ عظیم الشان سلطنتوں کا آغاز اور اپنی بربادی کا تماشہ دیکھ چکا ہے ہم آپکا خیر مقدم اس شہر میں کرتے ہیں۔ جو تعلیمی اور تمدنی مساعی کا مرکز رہا ہے جس کے ہر سنگریزے پر اس انسانی کوشش کے لازوال نقوش کندہ ہیں کہ ابھی کامیابی ہے ابھی ناکامیابی کوششیں پھر بھی جاری ہیں۔ اور کامیابی پھر سامنے کھڑی نظر آتی ہے۔

"سنجیدہ مشاغل کے درمیانی وقفوں میں آپ اس شہر کی سیر کو نکلیں گے قریب قریب ہر موڑ پر ایسی اشیاء دیکھنے میں آئینگی جو ہمیں اپنی تمدنی ورثہ کے بیش بہا خزانے کی طرح محبوب ہونی چاہئیں۔ جب شاندار آثار قدیمہ آپکے پیش نظر ہوں جو زمانے کی دست برد کا مقابلہ کر چکے ہیں۔ اور جب آپ ان کی چہار دیواری کی خاموش سادگی۔ اور ان کے حسن تخیل کی تعریف کر رہے ہوں تو آپ اس حقیقت پر بھی غور کر سکتے ہیں کہ انسانی دماغ بیجان پتھروں کو دماغی قوت کے اس مخفی ذخیرہ میں منتقل کر سکتا ہے جو دوسرے دماغوں کے ساتھ اشتراک عمل سے ہوتا ہے اور کسطرح ان عالی شان عمارتوں میں اس زمانہ کی قوت محنت اور سیرت کارفرما نظر آتی ہے۔ آپ یہاں اپنے گرد و پیش لوگوں کو ایک ایسی زبان بولتے ہوئے سنیں گے۔ جس کے شاندار ادب کی انتخابی وسعت ہمارے ملک کی عظیم الشان ملتوں کی سعی و محنت کا شاندار نتیجہ ہے اور عصر حاضر کے علماء خواہ کسی مقام کو اس زبان کا منبع قرار دیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ زبان اپنے عروج و ترقی کی انتہائی بلندی پر اس مقام پر پہونچی ہے جہاں ہم آپ کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ یہیں۔ میر غالب۔ مومن۔ درد جیسے شعراء نے نغمہ سرائی کی ہے اور یہیں سید احمد خان۔ نذیر احمد۔ محمد حسین آزاد اور حالی نے وہ تصانیف کیں جن سے دنیائے ادب میں زبان اردو بھی ایک برابر کی شریک بن کر شامل ہو گئی ہے۔

آپ بڑے بڑے مدرسوں کے کھنڈر دیکھیں گے جن سے اس شاندار تعلیمی مرکز کی اس تعلیمی تنظیم کی یاد تازہ ہوتی ہے جس کو محو کرنے میں تبدیل شدہ حالات کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے ہیں۔ زمانہ ماسبق میں جس کو کم و بیش ۵ صدیاں گزر گئیں۔ اس وقت جبکہ خاندان تغلق کا دور دورہ تھا یہ شہر ایک ہزار کالجوں اور مدرسوں پر فخر کر سکتا تھا۔ ان مدارس کے لئے حکومت اور امرا کی طرف سے بڑے بڑے وقف مخصوص تھے۔

جہاں اس زمانہ کے معیار کے مطابق تعلیم کے ہر خواہشمند کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم مفت مل سکتی تھی۔ ان مدارس میں نہ صرف ہندوستان ہی علماء اور طلباء کی رجوعات تھی۔ بلکہ قریب قریب تمام براعظم ایشیا کے لوگ بکثرت یہاں آکر درس و تدریس میں مصروف رہتے تھے۔ بادشاہ اور امراء علوم کی سرپرستی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ بعض نہایت ہی مشہور تعلیمی وقف وہ تھے جو نادر بیگم اکبرآبادی بیگم۔ فتحپوری بیگم کے نام سے منسوب تھے۔ طبقہ خواتین نے اس قسم کے بکثرت وقف قائم کئے تھے۔ بلحاظ اختصار یہ چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔

ان باقاعدہ کالجوں کے علاوہ ہزارہا استاد اپنے مکان پر درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے جو اس نصاب تعلیم سے بے نیاز تھے۔ جو ایسے حضرات تیار کرتے ہیں جو بالعموم تعلیم ہی سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اور امتحانات کی کامیابیاں اور فیصدیاں ایک طریق کار رجسٹروں کی خانہ پری تبادلے اور ترقیاں اور تعلیم دفاتر کی خوشامد اور چاپلوسی ان کے فرائض میں مطلق خلل انداز نہیں ہوتی تھی اس زمانے میں پڑھانے اور پڑھنے کی آزادی کا اصول عملی طور پر ایک مسلمہ اصول تھا۔

اس شہر میں امیر روحانی بدرالدین اسحاق اور ملا عماد الدین۔ شمس الدین وبیر۔ قاضی مغیث۔ مولانا غضد الدین۔ شیخ عبداللہ۔ مولانا عبدالحق شاہ ولی اللہ کثیر التعداد اکابر روزگار میں سے صرف چند شخصیتیں ہیں جن کی بین الاقوامی شہرت رہتی دنیا تک قائم رہے گی مختلف قوموں کے طلبا کو مفت درس دیا کرتے تھے۔

آپ کا گذر چند ایسے مقامات پر ہوگا۔ جو بزرگوں کی درگاہیں کہلاتی ہیں۔ یہ بزرگ نہایت اعلیٰ پایہ کے معلم تھے اور اس حقیقت سے واقف تھے جس سے ہم سب کو واقف ہونا چاہیئے۔ تعلیم کا مشغلہ پوری عمر کی ایک مستقل خدمت ہے اور وہ قوم جو اپنی تعلیم کو فقط ایک ایسی جماعت تک محدود رکھتی ہے جو اپنا تمام وقت تعلیمی اداروں میں گزار دیں اور وہ زمانہ جبکہ تعلیم کیطرف حقیقی توجہ دیں بسر ہو جاتا ہے۔ اپنی قومی عمارت ایک کمزور بنیاد پر تعمیر کر رہی ہے۔

کالجوں اور اسکولوں کے باہر تعلیم کے ذمہ دار وہی بزرگ تھے جن کا معمولی سے معمولی طالب علم کی زندگی کے ساتھ قریبی تعلق ہوتا تھا اور ان طالب علموں کی ضرورت اور ان کے دکھ سکھ سے واقفیت کی وجہ سے وہ اپنے فرائض کو غیر معمولی کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ جس زمانہ میں وہ لوگ مخصوص طور پر ذہنی فضیلت کے حصول میں مصروف تھے۔ اکثر مسائل پر بحث کے لئے حلقے منعقد کرتے تھے۔ یہ ہر دلعزیز معلم اپنی آسان تشیاؤں اور پاکیزہ مگر قابل فہم تصریحوں دوسروں کی مدد کرنے کے لئے مستعدی مصیبت زدہ اور بیماروں کی بے غرضانہ خدمت اور ان سب باتوں کے علاوہ اپنی پاکیزہ زندگی کی غیر مشتبہ مثال سے جو سب سے زیادہ موثر ذریعہ ہے۔ عوام کو وہ سب کچھ سکھا دیتے تھے جو اعلیٰ تمدنی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ لہذا اس بات پر تعجب نہ ہونا چاہیئے کہ اگرچہ ایسے بکثرت برگزیدہ فضلائے روزگار کا اب کوئی نام بھی نہیں جانتا۔ تاہم ایک شکر گذار قوم جس میں فرقے طبقے اور عقیدے کی کوئی تفریق نہیں۔ صدیاں گذر جانے کے بعد اب بھی اپنی ارادت و عقیدت کا نذرانہ ان درگاہوں پر چڑھانے کو برا نہیں سمجھتی جہاں ان قومی محسنوں کا جسد سپرد خاک ہوا ہے اور ان میلوں اور عرسوں میں جو ان بزرگوں کے نام کے ساتھ وابستہ ہیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہر سال شریک ہوتے ہیں۔ ہم انھیں معلموں یعنی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ حضرت نظام الدین اولیاء۔ حضرت خواجہ باقی باللہ اور شیخ روشن چراغ دہلی اور ان کے علاوہ دیگر کثیر التعداد بزرگوں کے شہر میں ہم آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

ایڈیٹران غریب کی اپیل

ایڈیٹر صاحبان غریب نے جو اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دائر کی تھی اُس کی پہلی پیشی ۱۲ جنوری کو مسٹر ہنٹر ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہوئی۔

آئینہ کانپور

نماز عید الفطر ۷ جنوری کو ٹھیک ۱۰ بجے دن کو عیدگاہ میں تقریباً ۲۵ ہزار مسلمانوں نے نماز عید الفطر ادا کی۔ علاوہ اس کے جامع مسجد اور دیگر مسجدوں میں بھی نماز ادا کی گئی۔

عید کا اجتماع حسب معمول عید کے دن ۴ بجے شام کو خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی کے بنگلہ پر معززین ہندو مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور حافظ صاحب موصوف کے طرف سے ٹی پارٹی دی گئی اور شام کے قریب یہ پرلطف صحبت اختتام پزیر ہوئی۔

ٹر کا میلہ عید کے دوسرے دن چمن گنج میں ٹر کا میلہ ہوا جس میں لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۴ر جنوری کو مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر سی۔ آئی۔ ای۔ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ٹرسٹ نے مسٹر سوٹر کو سی، آئی، ای کا خطاب ملنے پر مبارکباوی کا رزولیوشن منظور کیا۔ ٹرسٹ نے یہ تجویز بھی منظور کی کہ خلاصی لین میں مزدوروں کیلئے پچاس مکانات بنائے جاویں۔ ٹرسٹ نے یہ تجویز بھی منظور کی ہزاکسلنسی کی تشریف آوری پر ٹرسٹ کی طرف سے میونسپل بورڈ کے ساتھ ہزاکسلنسی کی خدمت میں ایک خیر مقدمی ایڈریس پیش کیا جاوے۔

ناچ گھر ریانہ اسکیم گورنمنٹ سے منظور ہو کر آگئی ہے لہذا ٹرسٹ نے طے کیا ہے کہ فوراً اس ضروری اسکیم کے لئے کام شروع کر دیا جاوے۔

فروخت کا اندازہ ایک لاکھ ۳۲ ہزار روپیہ تھا مگر بعد کو ۱۰ لاکھ ۳۶ ہزار روپیہ ہو گیا۔

ہزاکسلنسی گورنر ہزاکسلنسی گورنر سر ہیری ہیگ پہلی مرتبہ کانپور تشریف لارہے ہیں اور ۳ روز کانپور میں قیام فرمائیں گے۔ اہل شہر کی طرف سے ایک شاندار گارڈن پارٹی دیے جانے کا انتظام ہو رہا ہے۔

یتیم خانہ اسلامیہ ۱۳ جنوری کو بعد نماز مغرب یتیم خانہ اسلامیہ کے ممبران کا ایک جلسہ ہوگا۔ جسمیں کہ آیندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب کیا جائے گا۔

ہندو سبھا۔ ہندو سبھا کے ایک جلسہ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کنور جگدیش پرشاد کی جگہ کسی ہندو کو ہوم ممبر مقرر کیا جائے۔

جانوروں کی نمائش ۲۷ر جنوری کو کوتن پارک (پھولباغ) میں حسب معمول انجمن انسداد جرائم بیرحمی جانوران کی جانب سے جانوروں کی نمائش ہوگی۔ اور تندرست جانوروں کے مالکان کو انعامات تقسیم کیے جائینگے۔ تانگہ و یکہ والوں کو چاہیئے کہ وہ ضرور اپنے اپنے جانوروں کو نمائش میں لیجاویں۔

شراب کی دوکانوں کا نیلام مسٹر انتظار علی عباسی اسسٹنٹ اکسائز کمشنر کی موجودگی میں عدالت کلکٹری میں شراب کی دو کانوں کا نیلام ہوا جن دوکانوں کو ۱۹۳۴ء میں ایک لاکھ ۱۷ ہزار ایکسو روپیہ میں نیلام کیا گیا تھا۔ انکو امسال ایک لاکھ ۲۹ ہزار، سو پچاس روپیہ میں

دنیائے اسلام

حج کی نئی راستہ

مشترکہ عربی اور عراقی کمیشن کی رپورٹ

معاصر ام القریٰ اطلاع نگار ہے کہ عراق و عرب کی حکومتوں کا مشترکہ کمیشن حج کی نئی راہ کے انکشاف کے سلسلہ میں مدینہ منورہ پہونچگیا۔

کمیشن کے ارکان اپنی آخری رپورٹ ترتیب دے رہے ہیں۔ اور جلد پیش کرنے والے ہیں۔ غیر رسمی طور پر حسب ذیل معلومات حاصل ہو سکی ہیں:۔

۱۔ نیا راستہ ایک قدیم تاریخی شاہراہ ہے جو زمانہ دراز سے بیکار چلا رہا ہے اور مسافروں کی آمد و رفت کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا۔

۲۔ یہ راستہ نجف اشرف سے مدینہ منورہ تک ہے اور اس سے ایران، عراق، اور ہندوستان کے عازمین حج جو براہ ایران نجف اشرف پہونچیںگے مدینہ منورہ تک جا سکیں گے۔ اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک

۳۔ مشترکہ کمیشن کے ارکان کا خیال ہے کہ اس راہ کو موٹروں کی آمد و رفت کے لئے بسہولت درست کیا جا سکتا ہے۔ صرف بعض ریگستانی حصوں میں اصلاح کی ضرورت پیش آئے گی۔

۴۔ جس مقام پر اصلاح کی خاص طور پر ضرورت ہے اسکا نام عرق المنظہو ہے اور کل راستہ ۵ کیلو میٹر ہے امید کی جاتی ہے کہ کمیشن کی رپورٹ کے پیش ہوتے ہی دونوں حکومتیں اسپر غور کریں گی۔ اور رپورٹ جلد ہی منظور کر لی جائے گی۔ رپورٹ کی منظوری کے بعد قدرتی طور پر راہ کی درستی کے لئے مزدوروں کی ایک مہم مصروف کار نظر آئے گی اور کچھ عرصہ کے بعد مسافروں کی آمد و رفت بھی جاری ہو جائے گی۔

امام معظم مکہ معظمہ میں

امیر المومنین امام معظم ابن سعود جو آجکل حدود نجد میں دورہ فرما رہے ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ عنقریب ریاض پہونچیں گے اور وہاں سے بہت جلد مکہ معظمہ تشریف لائیں گے۔ کیونکہ یہ بات اُن کی روایات میں داخل ہے کہ وہ زمانہ حج سے قبل عام انتظامات کے لئے مکہ معظمہ میں مستقل سکونت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ اس مرتبہ کساد بازاری کا شدید دورہ ختم ہو گیا ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ حاجی کثیر تعداد میں آئیں گے حکومت بھی سرگرمی کیساتھ اہم امور کی تکمیل اور تنظیم میں مصروف ہے۔

حجاز کا فوجی کالج

حکومت عربیہ کی ایک رسمی اطلاع مظہر ہے کہ وزارت جنگ نے مکہ معظمہ میں فوجی مستعمرات کے قریب ایک فوجی کالج کا افتتاح کیا ہے۔ مرادو بک اس کالج کے ناظم عمومی مقرر کیے گئے ہیں اور متعدد فوجی ماہرین کو اتاذ بنایا گیا ہے۔

ایران کے جدید انتخابات

اعلیحضرت شاہ پہلوی نے رئیس الوزراء میرزا محمد علی خاں فروغی کو ایوان شورائے ملی کی دسویں دور کے لئے انتخاب کا فرمان دیا ہے۔

بچوں کی دنیا

پڑھنے کے اصول

پیارے بچو! اچھا یہ بتاؤ کہ پڑھائی میں تم جماعت کے پیچھے پیچھے چلتے ہو یا آگے رہتے ہو۔ تم اس سوال کو سنکر حیران ہو گے کہ اسکا کیا جواب دیں یا زیادہ سے زیادہ مسکرا کر کہدو گے کہ صاحب نہ تو ہم جماعت کے پیچھے چلتے ہیں نہ آگے ہم تو اُسکے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ صرف تم ہی نہیں بلکہ عموماً تمام لڑکے اسی قسم کا جواب دینے کو تیار ہیں۔ جہاں تک میرے دیکھنے میں آیا ہے بہت کم طلبہ ایسے ہیں جو جماعت سے آگے نکلنے کی کوشش یا جرات ہی کرتے ہوں

ہندوستان کے بچوں کا تو یہی حال ہے کہ مدرسہ سے آئے کپڑے بدلے۔ منھ ہاتھ دھویا۔ تھوڑا بہت ناشتہ کیا اور پڑھنے بیٹھ گئے سب سے پہلے حساب کے سوال نکالے پھر لکھائی وغیرہ کا کام کیا۔ اور پھر مزے سے کھیل کود میں مصروف ہو گئے۔ جو سبق کل پڑھنا ہو اسکو تو شاید ہی کوئی دیکھتا ہو ہاں بہت مہربانی کریں گے تو آموختہ یاد کر لیں گے لیکن اس سے زیادہ توقع رکھنا زیادتی میں داخل ہے۔

عام طور پر ہمارے ملک کے بچوں کا یہی اصول ہے کہ اسکول سے جو کام ملا اُسے گھر پر کر لیا اگر گھر پر نہ کر سکے تو مدرسہ میں جا کر کسی ہوشیار لڑکے کی کاپی کی نقل اتار لی اور ایک آدھ ورق سیاہ کر کے ماسٹر صاحب سے دستخط کرا لئے لیکن انگلینڈ، امریکہ اور یوروپ کے اچھے اچھے ملکوں کے بچے ایسا نہیں کرتے وہ تو ہمیشہ جماعت سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں بعض اسکولوں کا تو یہ حال ہے کہ وہاں ایک سہ ماہی کے لئے کام مقرر کیا جاتا ہے اور طلبہ اس کام کو اس میعاد سے پہلے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی دو ماہ میں ختم کر دیتے ہیں۔ پھر اُنھیں اگلی سہ ماہی کا کام دیا جاتا ہے اور وہ اُسے ڈیڑھ دو ماہ میں ختم کر دیتے ہیں۔ اسی طرح چار سہ ماہیوں کا کام سات آٹھ ماہ میں ختم کر کے دوسری جماعت میں ترقی پا جاتے ہیں اس طرح سے چھ جماعتیں ۴ سال میں پاس کر لیتے ہیں۔ بہت کم طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو ایک سال کے اندر اپنا سارا کورس ختم نہ کر لیں۔ وہاں بچوں کے دلمیں یہ اصول نقش کیا جاتا ہے کہ ہمیں تعلیم کا ایک خاص سفر طے کرنا ہے اور ہر سبق کے نیچے جو سوال دیے ہیں اُن کا جواب اپنی کوشش سے دینا ہے دوسرے لفظوں میں تو کہنا چاہیئے کہ ہمارے ملک کے بچے اپنی خاطر نہیں بلکہ اُستاد کو خوش کرنے کی خاطر پڑھتے ہیں۔ اور جاپان و امریکہ کے لڑکے اپنی لیاقت بڑھانے کے لئے پڑھتے ہیں کیا ہی اچھا ہو اگر تم بھی آج سے اپنا یہ اصول بنا لو کہ اسکول میں خواہ کسی روز سبق ملے یا نہ ملے پر ضرور ہر ایک کتاب کے دو تین صفحہ پڑھ جاؤں گا۔ ہر روز اپنی کتابوں پر اپنے ہاتھ سے تاریخیں نوٹ کرتے جاؤ خدا تمہیں ہمت بخشے کہ تم اپنی تمام چھ مہینے میں ختم کر لو پھر تم ادھر اسکول کا آموختہ دیکھتے جاؤ ادھر اپنی قابلیت بڑھانے کے لئے اور نئی کتابیں خرید کر پڑھو اسیطرح حساب جغرافیہ، سائنس ڈرائنگ وغیرہ میں بھی جماعت

پردۂ فلم

جاپان کی صنعت فلم سازی

(از جناب ظفر قریشی بی اے دہلوی)

ایشیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک جاپان فلمی صنعت میں بھی پیش پیش ہے اگرچہ جاپان کے فلموں کیلئے زبان و تمدن کے مشکلات کے باعث غیر ملکی منڈی حاصل نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اندرون ملک میں اس کی تصویروں کی حیرت انگیز ترقی قابل داد ہے۔

اسوقت جاپان کی سب سے وسیع تفریحی صنعت فلم اور اسکرین کی ہے ۱۹۳۰ء کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ جاپان کی تصویر گھروں میں جانے والوں کی تعداد حسب ذیل تھی:۔

نابالغ	۵۱۹۸۰۷۹۶
بالغ	۱۴۶۱۹۴۶۵۱
میزان	۱۹۸۱۷۵۴۴۷

۱۹۳۱ء میں ۵ فیصدی تماشائیوں کا اضافہ ہو گیا اور تماشہ دیکھنے کے ٹکٹ میں ۷ فیصدی کمی کرائی گئی۔ چنانچہ اب وہاں تصویر گھروں کی ترقی کا راز یہی ہے کہ شرح ٹکٹ بہت کم ہے۔ بخلاف ہندوستانیوں کے جہاں عوام کے لئے سستے فلم بنا کر لاکھوں روپیہ کی دولت بٹوری جاتی ہے اور کوئی معقول فلم مہینوں تک پردہ پر نہیں آتا۔ لیکن سیٹھوں کی تجوریاں غریب تماشائیوں پر عائد کردہ "ٹکٹ ٹیکس" کی رقم سے لبالب بھری ہوتی ہیں۔

جاپان میں غیر ملکی فلموں کے لئے اب کوئی میدان نہیں رہا صرف ٹوکیو۔ جاپان کے دارالحکومت میں کوئی کوئی تصویر گھر یورپین فلمیں دکھاتا ہے لیکن اندرون ملک کی صنعت برابر ترقی کر رہی ہے ۱۹۳۱ء میں کل فلم جن پر احتساب دسنسر کیا گیا ۱۴۱۹۲۱۵ میٹر طویل تھے۔ کل تصویروں کی تعداد ۱۲۰۰۸ ہے جن کی چرخیاں ۶۲۵۰ تھیں۔ جاپان میں ناطق فلموں کا رواج کم ہے جاپانی لوگ بالطبع خاموشی پسند ہوتے ہیں۔ اور خاموش فلموں ہی کو پسند کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہاں اداکاری کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے کافی مہلت ملی ہے۔ بخلاف ہندوستانی نگارخانوں کے جنہوں نے چند سال تک خاموش فلم بنانے کے بعد فوراً ہی بولتے فلم بنانے شروع کر دیے اور انھیں کسی رخ سے بھی تکمیل اور فضیلت حاصل نہ ہو سکی۔

اسوقت جاپان کے حسب ذیل نگارخانے قابل ذکر ہیں:

منیپول کابو لوشکی۔ سرمایہ ۱۲۵۰۰۰۰۰ "ین" ایک ین بقدر ۱۳ آنے۔ اسکا نگارخانہ یونوما کا ئی اوٹو پر ہے۔

دوسری بڑی فلم کمپنی نشکو کابوشکی کیشا ہے اسکا سرمایہ ۲۰۰۰۰۰۰ "ین" ہے اسکا نگارخانہ بھی مندرجہ بالا مقام پر ہے۔

فوجی کنیما کیشیا کمپنی۔ اسکا سرمایہ ۵۰۰۰۰۰ ین ہے۔ ٹوکیو کے قریب اس کا نگارخانہ ہے جاپان میں تقسیم کنندگان اور فلمی دلالوں کی کمی ہے زیادہ تر فلم کمپنیاں اپنی تصویر گھروں میں اپنی ہی تصویریں چلاتی ہیں اسلئے وہاں فلمی تقسیم کنندگان کی بہت کمی ہے۔

اسوقت جاپان میں سب سے زیادہ جس قسم کے فلموں کو پسند کیا جاتا ہے وہ چینی جاپانی جنگ کے واقعات ہیں۔ مگر ہندوستانی نگارخانوں کو دل آزار فلموں "زرینہ" جیسی بیہودہ تصویروں اور لیلیٰ مجنوں" جیسے قصوں کے بنانے سے ہی فرصت نہیں جو اچھے۔ وطن پرور اور مفید عامہ کے موضوعات پر فلمیں تیار کریں۔

ہندوستان کی طرح جاپان میں بھی تاریخی اور مذہبی فلموں کو بہت پسند کیا جاتا ہے اس سے جاپان کی ذہنیت اور آیندہ ارادہ کا علم ہوتا ہے۔

بڑے بڑے جنگی فلم جن سے لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہوئی یہ تھے۔

(۱) "میجر کوگا" (۳) منچوریا کی کوچ

(۲) "تین انسانی بم" (۴) سوتیلی بہن

جاپان میں بولتے فلموں کا رواج بہت کم ہے پھر بھی کچھ نگارخانہ اچھے اچھے ناطق فلم بنا رہے ہیں، "مادام اور بیوی" نامی ناطق فلم لاکھوں انسانوں نے دیکھا ۱۹۳۲ء میں "شوکی کنیما" نے ایک اعلیٰ درجہ کا بولتا فلم تیار کر کے امریکی اور یورپین فلموں کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ ٹوکیو کی یورپین آبادی نے بھی اس فلم کو بڑی کثرت سے دیکھا۔

ناطق نگارخانوں میں زیادہ تر آر سی اے مشین کام کرتی ہے جاپان کے کسی نگارخانہ میں تھیٹر میں کام کرنے والا ایکٹر یا ایکٹرس داخل نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کے فلموں میں تھیٹری انداز نہیں ہے۔ بڑے بڑے ڈائرکٹر ایکٹر اور ایکٹرسیں سب کے سب نگارخانوں ہی کے پیداوار ہیں۔ اسٹیج سے انھیں کوئی واسطہ نہیں۔ برخلاف ہندوستانی ایکٹروں کے جو تھیٹروں کے کیس خوردہ کیڑے ہیں اور سفید کپڑے پر کیڑے کی طرح رینگنے لگے ہیں۔ چند مستثنیات کے علاوہ ہندوستانی نگارخانوں کی یہی حالت ہے۔ جاپانی فلمی صنعت کے اس سرسری مطالعہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہندوستانی فلموں کے مقابلہ پر جاپانی فلمیں بہت ترقی کر رہی ہیں۔ اور اُنکی ترقی یہ اسباب ہیں

۱۔ کمال اداکاری کیلئے خاموش فلموں کی تیاری۔

۲۔ غیر ملکی فلموں اور کمپنیوں کا بائیکاٹ ۳۔ شرح ٹکٹ میں کمی۔ ۴۔ تھیٹر کے ایکٹروں کی عدم شمولیت (۵) سرمایہ کی زیادتی۔ اگر مندرجہ بالا سطور کو غور و فکر سے دیکھا جائے تو ہندوستان میں بھی ترقی کی بہت کچھ گنجائش ہے ضرورت ہے کہ لوگ خدمت فن کا صحیح جذبہ لے کر سامنے آئیں اور محض دولت کمانے یا عیاشی کرنے ہی کو اپنا مطمح نظر نہ بنائیں۔

لبرل فیڈریشن کے کھلے اجلاس کا اہم ریزولیوشن

رائٹ آنریبل مسٹر سری نواس شاستری کی تقریر

پونہ ۲۰ دسمبر - لبرل فیڈریشن کا کھلا اجلاس آج گیارہ بجے شروع ہوگیا -

رائٹ آنریبل مسٹر سری نواس شاستری نے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا - ریزولیوشن کی عبارت حسب ذیل ہے

نیشنل لبرل فیڈریشن مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات پر زبردست افسوس کا اظہار کرتی ہے جس میں وائٹ پیپر کی ان نمایاں نقائص اور غلطیوں کو دور کرنے کے بجائے جن کو فیڈریشن نے اپنے سابقہ اجلاسوں میں واضح کیا تھا - ہندوستان کی رائے عامہ کو قطعی نظر انداز کردیا ہے جس میں برطانیہ کے ڈیلیگیشن کی رائے بھی شامل ہے اور رپورٹ میں مزید حالات حد درجہ قابل اعتراض اور رجعت پسندانہ پہلو داخل کردیئے گئے ہیں جن کی وجہ سے صوبجات میں مرکز میں ذمہ دار حکومت ناممکن ہوجائیگی اور حکومت برطانیہ ہندوستانیوں کو جو دینا چاہتی ہے وہ محض دھوکہ ہے - فیڈریشن کو یقین ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ پر مبنی آئین ہندوستان کی تمام مختلف الخیال سیاسی رائے کے لئے ناقابل قبول ہوگا - اور اس ملک کی موجودہ سیاسی بے اطمینانی میں اور بھی اضافہ ہوجائیگا اس لئے اس فیڈریشن کی رائے ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ پر مبنی کوئی قانون نہ بنایا جائے

مسٹر شاستری کی تقریر

مسٹر شاستری نے فرمایا کہ میں نے ابھی جو ریزولیشن پیش کیا ہے - اس میں فیڈریشن کی عام رائے کو ظاہر کردیا گیا ہے - اس کے بعد آپنے اپنی تقریر کا حوالہ دیا جو آپنے فیڈریشن کے اجلاس میں کی تھی اور فرمایا کہ اس وقت میں نے وائٹ پیپر کی تجاویز کے بارے میں تقریر کی تھی اور اس وقت مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا -

آپ نے مزید فرمایا کہ اس وقت میں نے کہا تھا کہ اگر میرے اختیار میں ہو تو میں وائٹ پیپر میں تجویز شدہ نئے آئین کے بغیر ہی رہنا پسند کروں - اب مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی نے اپنی رپورٹ شایع کی ہے - اس سے میری رائے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی - کیونکہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں تجویز شدہ آئین پر اطمینان اور سہولت کیساتھ عملدرآمد نہیں ہوسکتا - اگر نیا آئین نافذ کردیا تو اس سے نہ صرف ہمارے سیاسی حقوق پر اثر پڑے گا - بلکہ ہمارے روزانہ سیاسی وجود پر بھی اثر پڑے گا -

لیکن ہندوستانی رائے عامہ کو نظر انداز کرتے ہوئے حکومت نئی اسکیم پر عملدرآمد کرنے پر تلی ہوی ہے - آپنے دارالعوام میں مسٹر بالڈون کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ انھوں نے کہا تھا کہ حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں نے حکومت برطانیہ کو یقین دلادیا ہے کہ نیا آئین نہ صرف قابل درآمد ہے - بلکہ اس پر عملدرآمد کرنیکے لئے لوگ مل جائیں گے - مسٹر شاستری نے فرمایا کہ جہاں تک میرا خیال ہے اگر یہ آئین نافذ کردیا گیا تو عوام اور حکومت میں متواتر جھگڑے ہوتے رہیں گے ممکن ہے کہ اس پر عملدرآمد ہوجائے مگر ہندوستان میں آئین قائم نہیں ہوسکتے -

اور نہ ہی ہندوستان اور انگلستان کے درمیان صلح قائم ہوسکتی - بلکہ تلخی میں اضافہ ہوجائے گا -

آپ نے مزید فرمایا کہ مسٹر چرچل سے اس بارے میں پورا اتفاق ہے - جبکہ انھوں نے کہا تھا گو مختلف پیرایہ میں کہا تھا، نیا آئین ہندوستان کے لئے موزوں نہیں ہے

درجہ نوآبادیات کہاں گیا؟

مسٹر شاستری نے کہا کہ رپورٹ کی خاص خامی یہ ہے کہ اسمیں درجہ نوآبادیات کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے آپ نے مزید کہا کہ حکومت برطانیہ کی جانب سے درجہ نوآبادیات کا وعدہ کیا گیا - اس کا نہ صرف وائسرائے کی جانب سے اعلان کیا گیا - بلکہ یہ برطانیہ کے حکم رسے کیا گیا تھا -

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوے مسٹر شاستری نے تحفظات کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم صرف اسی قسم کے تحفظات منظور کرنے کے لئے تیار ہوسکتے ہیں جنکی تشریح مہاتماجی نے کی ہے - مہاتماجی اور لارڈ اروِن کے درمیان طے پایا تھا کہ صرف وہی تحفظات رکھے جائینگے جو خالصاً ہندوستان کے مفاد کے لئے ضروری ہوں - لیکن انگلستان میں حکومت تبدیل ہوگئی اور نئی گورنمنٹ نے ان وعدوں سے انحراف اور جو نئے تحفظات عائد کئے گئے ہیں وہ ہندوستان کے مفاد کے لئے نہیں - بلکہ خود سر سموئل ہور نے تسلیم کیا کہ وہ ہندوستان اور انگلستان دونوں کے مفاد کے لئے ہیں - یہ اقدام رجعت پسندانہ ہے اور یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ سابق لارڈ اروِن اور موجودہ لارڈ ولینگڈن جنھوں نے مہاتماجی کے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا، یہاں تک بہک اٹھے کہتے ہیں کہ ان عائدکردہ تحفظات میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو خود ہندوستان کے لئے ضروری نہ ہو حالانکہ یہ صریحاً خلاف واقعات ہے

سرچمن لال سیتلواد نے اس ریزولیوشن کی تائید آپ نے کہا کہ لبرل فیڈریشن کو وائٹ پیپر کی تجاویز میں اہم خامیاں اور عظیم نقائص ظاہر کرنے کے دو موقعے ملے اور دونوں دفعہ ہمنے پورا حق ادا کیا ہے - اس کے بعد مشترکہ میمورنڈم تیار کیا گیا اس کے مصنف اور پیش کرنے والے اصحاب بھی تھے جن کو خود حکومت نے ہندوستان کے نمائندے نامزد کیا تھا اور ان میں تمام جماعتوں کے اشخاص شامل تھے لیکن پھر بھی اس میمورنڈم میں پیش کردہ مشوروں میں سے ایک کو شرف قبولیت نہیں بخشا گیا اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے مجوزہ آئین میں تحفظات بدترین ہیں جن کی رو سے ہندوستان کی مجالس قانون ساز کو بالکل بے دست و پا کردیا ہے اور نہ صرف موجودہ برطانوی کمپنیوں کو ہی ان کے دائرہ اقتدار سے باہر کردیا گیا ہے بلکہ آئندہ وجود میں آنے والی کمپنیوں کو بھی اس تحفظ کا استفادہ پہنچانے کا سامان کردیا گیا ہے اس سے بڑے ستم ظریفی کی حد کیا ہے جب ان تحفظات کی موجودگی میں وہ بحری کاروبار اور باربرداری کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ہندوستانی جہاز ان کمپنیوں کو برطانوی جہاز ران کمپنیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی اجازت ہوگی

اس کے علاوہ اور بہت سی تقریریں ہوئیں - مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ کی مذمت کا ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس کیا گیا اور مجوزہ آئین کو ناقابل قبول قرار دیا گیا -

ناگپور کی خالی نشست

دہلی ۱۵؍جنوری سنا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مونجے کی وفات حسرت آیات پر جو ناگپور کی نشست خالی رہی ہے - اسکے لئے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ ڈاکٹر کھرے کو کانگریس کیطرف سے کھڑا کرے گی -

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ

الہ آباد - ۱۵؍جنوری - نئی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا پہلا جلسہ فروری کے آخر میں - یا مارچ کے شروع میں ہوگا اور اسمیں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے آفس کے عہدہ دار کا انتخاب ہوگا -

کانگرس کی ممبری کی فیس مین کمی کا مطالبہ

یو۔پی پولٹیکل کانفرنس کے اہم ریزولیوشن

الہ آباد ۲۹ دسمبر۔ آج یو۔پی پولٹیکل کانفرنس مین اہل بنگال اور اہل سرحد کے ساتھ مصائب اور سختیان برداشت کرنے پر اظہار ہمدردی کیا گیا۔

کانفرنس نے دیسی ریاستون کے بارے مین ایک ریزولیوشن پاس کیا جسمین یہ رائے ظاہر کی گئی کہ دیسی ریاستون کے حکران مطلق العنان ہین۔ ریاستون کے نظم ونسق کو پیش نظر رکھتے ہوے ان کے حکمرانون کو کسی حالت مین بھی اپنی رعایا کا نمایندہ نہین کہا جاسکتا اسی ریزولیوشن مین آل انڈیا کانگرس کمیٹی پر اس امر کے واسطے زور دیا گیا کہ دیسی ریاستونکے حکمرانون کے بجائے ان کی رعایا سے براہ راست تعلق قائم کرنا چاہیئے۔

مسٹر نرملا پرشاد سنگھ نے اس ریزولیوشن کو پیش کیا اور سمپورنانند نے اس کی تائید کی۔

ڈاکٹر انصاری کا بیان

وائسرائے کی تقریر کے جواب مین ڈاکٹر انصاری نے جو بیان شایع کیا تھا اور جس کے متعلق صبح کو سجکٹ کمیٹی ڈ کثرت رائے سے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اظہار ناپسندیدگی کیا تھا وہ رات کو کانفرنس کے کھلے اجلاس مین نا منظور ہوگیا اور اسکے بجائے ایک دوسرا ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس کیا گیا جس مین مکمل آزادی ریورن (سوراجیہ) اور اسکے حصولیابی کے واسطے ستیہ آگرہ کے ہتھیار پر کلی اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

اس ریزولیوشن کو پنڈت گووند بلبھ پنت نے پیش کیا تھا اور بابو موہن لال سکسینہ نے اس کی تائید کی

آج کانفرنس مین تقریبًا ۲ گھنٹے سے زائد تک مذکورہ بالا ریزولیوشن پر خوب گرم بحث ہوئی۔

والنٹیرون کیلئے اپیل

ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پچاس ہزار والنٹیرون کیلئے اپیل کی گئی جو کہ بتمام دن تنخواہ پر کام کرسکین۔

اس کے بعد مہاتما گاندھی۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ شریمتی سروجنی نایڈو اور دیگر سرگردہ کانگرسی لیڈرون کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے

پارلیمنٹری رپورٹ

پارلیمنٹری رپورٹ کے بارے مین کانفرنس نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس مین ہندوستان کے جو آئین دینے کی سفارش کی گئی ہے وہ وائٹ پیپر کے آئین سے بھی زیادہ خراب ہے۔ جسے ملک رجعت پسندانہ قرار دیچکا ہے

کانفرنس کی رائے مین مجوزہ آئین غلامی کی زنجیر اور زیادہ مضبوط کردے گا۔ اس لئے ملک کو قابل قبول نہین ہوسکتا۔ کانفرنس نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کردیا کہ ملک کوئی ایسا آئین منظور نہین کرسکتا۔ جس سے اسکو مکمل آزادی نہ ملے۔

ممبری کی فیس مین کمی کا مطالبہ

ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے یہ سفارش کی گئی کہ کانگرس کی ممبری کی فیس چار آنے کے بجائے ایک آنہ کردیجائے۔ تاکہ غریب کسان اور مزدور بھی کثیر تعداد مین اس کے ممبر بن سکین۔

دوسرے ریزولیوشن مین جو کہ سوشلزم کے اصولون پر مبنی تھا۔ یہ سفارش کی گئی کہ کسانون اور مزدورونکی اقتصادی حالت کو بہتر بنانیکی کوشش کیجائے۔ کئی اور ریزولیوشن پاس ہونے کے بعد کانفرنس ختم ہوگئی۔

سبجکٹس کمیٹی کی میٹنگ

آج صبح سبجکٹس کمیٹی کی میٹنگ مین ڈاکٹر انصاری کے اس بیان پر سخت نکتہ چینی کی گئی جو کہ انھون وائسرائے کی تقریر کے جواب مین شایع کیا ہے۔ چار گھنٹے کی سرگرم بحث کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا

کانفرنس نے ڈاکٹر انصاری کے اس بیان کو نہایت حیرت کیساتھ پڑھا ہے جو کہ انھون نے اسمبلی مین کانگرس کے داخلہ کے بارے مین وائسرائے کی تقریر کے جواب مین شایع کیا تھا اور اس مین جن خیالات اور جس ذہنیت کا اظہار کیا گیا ہے اسپر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے کانفرنس بیان کے اس حصہ کی خاص طور پر تردید کرتی ہے جسمین کہا گیا ہے کہ کانگرس نے اس شرط کو پورا کرنے کے لئے سول نافرمانی ترک کردی ہے جو کہ سر سیری ہیگ نے حکومت کی جانب سے پیش کی تھی۔ کانفرنس یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ کانگرس نے حکومت سے کسی توقع کی بنا پر کوئی کام نہین کیا۔ کانفرنس اس امر کو بھی افسوس کیساتھ دیکھتی ہے کہ کچھ کانگریسی کارکنون نے غیر ذمہ دارانہ طریقہ پر تجاویز پیش کرنے کا شیوہ اختیار کرلیا ہے جو کہ کانگرس کے نقطہ نظر سے نہ صرف غیر پسندیدہ بلکہ پالیسی کے اعتبار سے بالکل غلط ہے

کانگرس اہل ملک کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ وہ غیر اہم مسائل مین اپنی طاقت صرف نہ کرین۔ بلکہ برطانی ملوکیت پرستی چھیننے کیواسطے دوسری جنگ کیلئے اپنے کو تیار کرلین

اسمبلی کے مزید نامزدگان کی فہرست

نئی دہلی۔ ۰ر جنوری۔ نئی اسمبلی کی ممبری کی فہرست کو مکمل کرنیکے لئے صوبجاتی حکومتون کی طرف سے نامزدگان کی فہرست طلب کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل سرکاری ممبران منتخب کئے گئے ہین۔ مسٹر جے ماتھ اور ایچ کے کرپلانی بمبئی مسٹر بی اوڈین (یو۔پی) نواب ظفر خان (پنجاب) مسٹر ڈی۔ ایچ ڈریک (سی پی) مسٹر بی پی سنگھ (بہار واڑیسہ) مسٹر ڈبلو۔ ایل اسکاٹ (آسام) اور مسٹر ایل۔ ڈبلو۔ تو تھینک (برما) بنگال اور مدراس سے ابھی کوئی نامزد نہین ہوا ہے۔

برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان معاہدہ

لنڈن ۰ر جنوری آئرلینڈ اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ ہوگیا ہے

حیدرآباد دکن ۰ر جنوری حضور نظام نے بذریعہ فرمان سر اکبر حیدری وزیر مالیات کو ۲ سال کی توسیع عطا فرمائی

مسٹر سبھاش بوس کی یورپ کو روانگی

کلکتہ ۰ر جنوری آج سہ پہر کو مسٹر سبھاش بوس زیر نگرانی پولیس بمبئی کے لئے پی۔ این۔ آر۔ بمبئی میل سے روانہ ہوگئے۔ ان کے ایک بھائی ان کو جمشید پور تک پہونچا کر آگئے۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قواعد ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۴۶/۳۴

بعدالت جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوئم۔ ڈیراپور۔ ضلع کانپور

منشی گلزاری ولد رگھی لال قوم کائستھ، ساکن جگبنس نمبردار موضع جگبنس، بحال سندرابن، پٹی نمبر ۷ پرگنہ ڈیراپور .... مدعی

بنام بہاری و بندا پسران راج سہائے دگور پرشاد ولد سلو نرائن، اقوام برہمن ساکنان و کاشتکاران، ساقط الملکیت موضع مذکور .... مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ جنوری سنہ۱۹۳۵ء وقت ایک بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ حاضر ہون اور جوابدہی دعویٰ کی کرین۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی ؂

؂ مقدمہ کے تجویز ہوی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ دسمبر سنہ۱۹۳۴ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱و۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۱۹

بعدالت مال تحصیل اکبر پور ضلع کانپور

شیورام وغیرہ کاشتکاران اصلی موضع رائے پور کوکہٹ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعی

بنام رام بخش سنگھ ولد بیکر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع رائے پور کوکہٹ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ر ماہ جنوری ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔ ۵

اطلاع حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۸۸

بعدالت جناب لالہ شنکر سہائے صاحب گپتا آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر قنوج ضلع فرخ آباد۔

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر راجہ درگا نراین سنگھ بنام تم رام کشن وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ڈگری نمبری ۱۱۹۹ بتاریخ ۲۸ر فروری ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ 28/14/9 جو باز روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۵	۱۵	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۵	۶
میزان	۲۸	۱۴	۹

چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام کشن ولد دیبی غلام و گنگا شنکر و درگا پرشاد و الیشور سہائے پسران جمنا پرشاد و روپ کشور نابالغ ولد شیو نرائن بولایت مادر خود و پراگ نرائن ولد تلشی و گنگا دہر ولد بھگوان دین و مسماۃ زوجہ لچھمی نراین قوم برہمن ساکن ٹھٹھیا گنج کاشتکار موضع ٹھٹھیا پرگنہ تروا کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 28/14/9 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

پرگنہ تروا موضع ٹھٹھیا۔ ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۸ و ۱۹، کل ۷ قطعہ لگان ۲۲ سالانہ۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

۵ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ر ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

اطلاع حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۶۷۸

بعدالت جناب مولوی عبدالمجید خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل و مقام بلہور۔ ضلع کان پور

چونکہ بمقدمہ نالش رام چرن و رگھو نندن لال بنام تم سری کشن و آتما رام کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان تاریخ ۸ر ستمبر ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ اکیسو سات روپیہ چودہ آنہ چھ پائی 107/14/6 جو باز روئے ڈگری مذکور کے واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	[illegible]	۵	۷
خرچہ نالش	[illegible]	۵	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	[illegible]	۱۳	۳
خرچہ مشتہری	[illegible]	۶	۳
میزان	ماعہ	۱۴	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم سری کشن و آتما رام پسران بندی کورمی مزرعہ پالامئو پرگنہ بلہور ضلع کان پور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 107/14/6 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۶ جنوری ۱۹۳۵ء

پرگنہ بلہور موضع محمد نگر جنداری پٹی نمبر ۱

نمبر کھیت [illegible] کل ۵ قطعہ

رقبہ کھیت [illegible]

لگان [illegible] سالانہ

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

دیہاتوں کی اصلاح

الہ آباد۔ ۱۱ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت صوبہ متحدہ اس اسکیم پر جو سر مالکم ہیلی سابق گورنر صوبہ متحدہ نے مرتب کی ہے جلد عمل کرنے والی ہے اس اسکیم کے بموجب دیہاتوں کی اصلاح کرنے کے لئے لکھنؤ سے ایک ہفتہ وار ہندی اخبار بھی نکالا جائے گا۔

اسمبلی کے اجلاس مین شرکت کیلئے شاہی قیدی

مسٹر بوس کو حکومت بنگال سے اجازت حاصل کرنی پڑیگی

نئی دہلی، ،جنوری معلوم ہوا ہے کہ شاہی قیدی مسٹر سرت چندر بوس ممبر اسمبلی کو اس امر کے سمن ارسال کئے گئے ہین کہ وہ اسمبلی کے افتتاحی اجلاس مین جبکہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے تقریر کرین گے شرکت کرین۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ مین باقاعدہ طور پر ان سمنون کی تعمیل کی جائے گی۔ اور موصول ہونے پر مسٹر بوس حکومت سے درخواست کرین گے کہ اسمبلی کے اجلاس مین شریک ہونے کے لئے انھین اجازت دی جائے۔

واضح رہے کہ مسٹر سرت بوس بمقام کرسیونگ نظر بند ہین۔ اور آج کل رخصت لے کر کلکتہ مین آئے ہوئے ہین۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل کو مکمل کرنیکے لئے لنڈن مین مسٹر انڈریوز کا انتظار

لنڈن ۱۰ ،جنوری باخبر حلقون مین بیان کیا جاتا ہے کہ وائٹ ہال آجکل انڈیا بل کا مسودہ تیار کرنے مین مصروف ہے۔ لیکن اس بات مین کئی جگہو نپر خالی جگہ چھوڑی ہوی ہے اور اس جگہ کو انگلستان کو قابل ترین ڈرافٹ مین بھی پر نہین کر سکتے اور اگر کر بھی سکتے ہین تو اس وقت ایسا کرنے کے لئے تیار نہین ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ مسٹر اینڈریوز کے انتظار مین ہین انھین خاص مشن پر ہندوستان بھیجا گیا تھا۔ اور اب وہ واپس چلے گئے ہین جنوری کے وسط مین وسط لنڈن پہونچنے والے ہین یہ جگہ خالی انکی واپسی پر پر کیجائیگی

مسٹر موڈی کے جانشین
بمبئی ۱۰ ،جنوری۔ مسٹر ایچ۔ پی۔ موڈی۔ چیرمین بمبئی مل اونرز ایسوسی ایشن نے استعفاء دیدیا تھا۔ اسلئے موجودہ سال کیلئے سر یوسف کو انکا جانشین انتخاب کیا ہے

اسمبلی مین تمام پارٹیان متحدہ جدوجہد کرینگی

اسمبلی کا پریسیڈنٹ کس کو بنایا جائیگا؟

نئی دہلی۔ ۱۰ ،جنوری۔ ڈاکٹر انصاری پریسیڈنٹ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کوئی ایسی تحریک پیش کر رہے ہین۔ کہ جس سے تمام پارٹیان ایک کانگریس کے زیر صدارت اسمبلی کے تمام امور زیر بحث پر متحدہ کاروائی کرین گے۔ اسمبلی کے کانگریسی ممبران کا ۱۷ جنوری کو ایک جلسہ ہوگا۔ جس مین یہ فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر کانگریس کیا رویہ اختیار کرے گی اور ہاوس کی اسٹینڈنگ کمیٹیون کا بھی انتخاب کیا جاوے گا۔ پارٹی کی اگزیکیٹو کمیٹی کے عہدہ دارون کا انتخاب اور ایک سکریٹریٹ کے قیام پر بھی بحث کی جاوئے گی۔ اس بات پر بھی مباحثے ہو رہے ہین کہ کسی کانگریسی ایم۔ ایل کو اسمبلی کا صدر بنایا جاوے پارلیمنٹری بورڈ کا...... بھی جلسہ اسی وقت منعقد ہوگا۔ جس مین کانسٹی ٹیوشن اور پارٹی کے قواعد اور آنجہانی مسٹر ابھینکر کی خالی نشست کے لئے کسی امیدوار کے انتخاب پر بحث کی جاوے گی۔

شاہی خاندان کیلئے کپڑے تیار کرنے والے جولاہے

ایک وقت تھا جبکہ بینجل گرین اور اسٹیبل فیلڈ زمین ۲۰ ہزار ماہر جولاہون کی بستیان تھین اور آج سے اڑھائی سال سو پہلے یہ جولاہے یورپ کی تمام امیر گھرانون کی ضروریات کے لئے ریشمی کپڑے بنتے تھے۔ آجکل بھی اپنے آبا و اجداد کی بنائی ہوی کھڈیون پر یہان کے جولاہے بہترین پھول دار بڑے کیلئے ریشمی کپڑے بنتے ہین۔ اور نوبیاہتا جوڑون سے خراج تحسین وصول کرتے ہین۔ اسلئے گذرے زمانہ مین جبکہ ہر جگہ کلون کا بنا ہوا کپڑا استعمال کیا جا رہا ہے یہ لوگ کھڈی پر نفیس ترین کپڑا بنتے ہین۔ اور اسے شاہی خاندان کے افراد بصد شوق زیب تن کرتے ہین۔ شہزادی میرینا اور ڈیوک آف کنیٹ کے متعدد عروسی جوڑے متذکرہ جولاہون نے تیار کئے ہین۔ یہ لوگ اپنا ثانی نہین رکھتے ہین ان جولاہون نے۔ ملکہ وکٹوریہ۔ بادشاہ ایڈورڈ اور شہنشاہ جارج کی شادی کے مختلف مواقع پر ریشمی کپڑے بھینٹ کئے اور ان کے بنائے ہوے کپڑے آجکل بھی دربارون اور شاہی ضیافتون مین امرائے درباری استعمال کرتے ہین۔

پارلیمنٹری رپورٹ کو تائید حاصل نہیں ہوسکتی

یورپ سے واپسی پر مسٹر جناح کا تازہ بیان

مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات بغرض اشاعت دیا ہے "میرا خیال ہے کہ میں جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرچکا ہوں سردست میں نہیں کہہ سکتا کہ میں آئندہ کیا کرونگا اس سے قبل کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں میں دوسری جماعتوں سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں تقریباً سات ماہ میں یورپ سے لوٹا ہوں، ایسی حالت میں فوری طور پر یہ بتانا دشوار ہوگا کہ آئندہ پروگرام کیا ہوگا۔ بہرحال میں ہندوستان کے حالات و تحریکات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں اور دیکھتا رہا ہوں کہ بہت سی تبدیلیاں ہوچکی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان اس موقعہ پر متحد ہوکر کھڑا ہوگا"

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حسب ذیل بیان مسٹر جناح نے دیا۔

یہ اسکیم کامیاب نہیں ہوسکتی اور نہ ہندوستان کے کسی ایسے لیڈر کی اسے تائید حاصل ہوگی جو کہ رائے عامہ کو اپنا حامی بناسکتا ہو یقیناً اسے برطانوی ہند اور ریاستی ہند کے تعلقات بہتر نہیں ہونگے۔ اور نہ ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات بہتر ہونگے۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ برطانیہ جو بھی دستور چاہے زبردستی ہندوستان کے سر منڈھ سکتا ہے۔ اس بات پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ ہندوستان کی کمزوری سے پوری طرح فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ اس اسکیم کا خاص مقصد یہی رہا ہے کہ ہندوستان میں برطانوی تسلط اور غلبہ کو برقرار رکھا جائے اور ہندوستان کو حقیقی خودمختاری نہ دی جائے

اب یہ سوال ہے کہ کیا اب بھی ہندوستان متحد ہوکر اس اسکیم کے بجائے کوئی متحدہ اسکیم پیش کرسکتا ہے؟ اگر یہ ممکن ہو تو سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ بھی اسی طرح قصۂ پارینہ ہوجائے گی۔ جس طرح سائمن کمیشن کی رپورٹ ہوچکی ہے۔

اسمبلی کی صدارت کے لئے سر عبدالرحیم کا انتخاب

بمبئی یکم جنوری۔ مسٹر جناح نے ہندوستان میں واپسی پر اپنا سیاسی پروگرام ہنوز مرتب نہیں کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کا لیڈری پر نظر رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ سر عبدالرحیم موجودہ لیڈر انڈی پنڈنٹ پارٹی کا وہ بہت زیادہ احترام کرتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ سر عبدالرحیم کو صدارت اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہونیکا موقع دینگے۔ اگر سر عبدالرحیم کامیاب ہوگئے تو مسٹر جناح پارٹی کے لیڈر بن جائیں گے۔

سر عبدالرحیم کے علاوہ سر غلام حسین ہدایت اللہ کے انتخاب کا بھی امکان ہے۔

مبادلہ کے اصول پر ترکی اور جاپان میں تجارتی معاہدہ

جاپان ترکی سے ،، لاکھ روپے سالانہ کی روئی خریدے گا

ٹوکیو ۲۸ دسمبر جاپان اور ترکی کے درمیان مبادلہ کے اصول پر ایک معاہدہ کی تشکیل کے سلسلہ میں جو گفت وشنید ہورہی تھی وہ پایۂ تکمیل تک پہونچ گئی اور معاہدہ پر جانبین نے دستخط کردیئے۔ اس معاہدہ کی رو سے جاپان ترکی سے خام روئی اور دیگر پیداوار ہر سال ایک کروڑ ین (۵۰۰۰،، روپے) کی خریدیگا۔ جس کے بدلہ میں اسی مقدار میں جاپانی سوت اور متفرق سامان ترکی میں ہر سال درآمد ہوگا۔ اسی طرح جاپان اور جرمنی میں بھی مبادلہ کے اصول پر ایک معاہدہ کی ترتیب کے سلسلہ میں گفت وشنید ہورہی ہے اس گفتگو کے لئے سنکنگ۔ اوساکا۔ ٹوکیو اور جرمنی جنوبی بحرالکاہل کے جزائر کے درمیان زیلین استعمال کئے جائیں گے۔

رنگیجا ۲۸ دسمبر بحری گفت وشنید کے سلسلہ میں جاپان سے جو اپنے نمایندوں کے نام ہدایت موصول ہوئی ہیں ان پر جاپانی وفد اور جاپانی امیرالبحر یاماٹو کے درمیان تبادلہ خیالات ہوا۔

خواتین کانفرنس میں پارلیمنٹری رپورٹ کی مذمت

کراچی یکم جنوری۔ آل انڈیا خواتین کانفرنس کے اجلاس میں آج زبردست تقریریں کی گئیں جن حق وراثت کا مطالبہ کیا گیا۔ اور دیہاتی صنعتی تحریک پر زور مطالبہ کیا گیا کانفرنس میں مسلم خواتین نے بھی حصہ کافی طور سے لیا۔ کانفرنس میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں۔ پہلی تجویز میں تعدد ازدواج کی مخالفت کی گئی اور عورتوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ایسے مردوں سے شادی نہ کریں جن کی بیوی موجود ہو۔ مسلم خواتین نے یہ بھی کہا کہ اسلام نے شاید ضرورت کے وقت متعدد زوجات کی اجازت دی ہے

دوسری تجویز یہ تھی کہ ہندوستانی مشترکہ زبان ہونی چاہئے محرک نے کہا کہ ہندوستان کے سوا اور ملک کوئی ایسا نہیں ہے کہ جہاں غیر ملکی زبان کو تعلیم کا ذریعہ بنالیا گیا ہو۔ تیسری تجویز میں مطالبہ کیا گیا کہ تمام ہندوستان میں لازمی تعلیم جاری کردی جائے۔ چوتھی تجویز میں مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ کی اس بنا پر مذمت کی گئی کہ اسمیں خاتون کے حقوق کی رعایت نہیں کیگئی یہ بھی کہا گیا کہ اگر اس رپورٹ میں ہمارے تمام مطالبات پورے کر بھی کردیئے جاتے مگر وہ چونکہ مشترکہ ہندوستان کے خلاف مفاد ہے اس لئے وہ ناقابل قبول ہے۔ اسکے بعد ۲ ووٹ کے بجائے پچاس ووٹوں سے یہ تجویز پاس ہوگئی کہ عورتوں کی جسمانی قوت کثرت اموات اور ملک کی غربت کو مدنظر رکھتے ہوئے برتھ کنٹرول (امتناع حمل) کا طریقہ مفید ثابت ہوگا۔

مہاتما گاندھی کے جھونپڑے کے آگے ستیہ گرہ

دہلی ۵ جنوری۔ آج صبح سے ایک شخص مسمی شیام سندر نے مہاگاندھی کے جھونپڑے کے سامنے بمقام کنگزوے ستیہ گرہ کردی ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ ایک لوکل مل جو وہ فروشی کررہی ہے اور زیادہ کمیشن دے رہی ہے جسکی وجہ سے غریب جھوٹے جھوٹے ہاکروں کو نقصان پہونچ رہے ہیں۔ اس لئے اس مل کو ایسا کرنے سے روکا جائے۔ مہاتما جی دخل دینا نہیں چاہتے۔

سر آغا خان کا ورود ہند

بمبئی ۴ جنوری آج صبح یہاں سر آغا خان اور سر جان وارڈ لالمن کامران جہاز پر انگلستان سے بمبئی میں وارد ہوئے۔ سر جان بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کے ایک ڈائرکٹر ہونے کے علاوہ دارالعوام کے قدامت پسند ممبر بھی ہیں۔ وہ گورنر بمبئی کے مہمان ہونے کی حیثیت سے قصر حکومت میں قیام فرمائیں گے۔ اگرچہ سر جان کاروبار کے سلسلہ میں ہندوستان تشریف لائے ہیں۔ لیکن وہ ملک کی سیاسی حالت کا بھی مطالعہ کریں گے۔ انھوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے دوران ملاقات میں کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کہاں تک اصلاحات کا مخالف ہے

سر آغا خاں نے ایک ملاقات کے دوران میں پارلیمنٹری

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن


ہفتہ وار



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ | نمبر ۱

سرما کی بہار

ازسید ابن الحسن فکر ایم۔اے

پھر نئے انداز سے آتی ہے سرما کی بہار
فیض فطرت سے شباب اُسکا عیاں ہونیگا
تھرتھراتی ہے ہوائے سرد سے ہر ہر کلی
لاتیں پھر ٹھنڈی ہوائیں عیش و عشرت کا پیام
ذرہ ذرہ باغ کا وقت سحر ہے عطر بیز
ہر کرن سورج کی اب تو روح پرور ہو گئی
پرتکلف شان سے پہلو میں آتے ہیں حسیں
لالہ و گل سے بنا رشک ارم ہندوستاں
اسکے گلشن ہیں ہرے ہر شاخ چمن ساغر بدوش
کس سے کہئے ہجر کی پر درد باتیں ہیں طویل

ہر نئی سج دھج، نیا جلوہ، نیا اُسکا نکھار
تربیت پاکر نیا موسم جواں ہونے لگا
صبح کو پھولوں نے پھر شبنم کی چادر اوڑھ لی
بزم نائے و نوش کا ہونیگا پھر اہتمام
شام کو رنگ شفق فرش زمیں پر لالہ ریز
دھوپ انساں کیلئے زرتار چادر ہو گئی
پھر رضائی اپنی پھولوں میں بساتے ہیں حسیں
یہ زمین ہر رُت میں ہر موسم میں ہے جنت نشاں
ہر کلی ہے مشک افشاں، ہر شجر ہے گلفروش
کام کے دن مختصر، فرقت کی راتیں ہیں طویل

ایسے موسم میں تمناؤں کی موت آئی نہ ہو،
کچھ بھی ہو لیکن کسی کو رنج تنہائی نہ ہو

جُدائی کی رات

(ازجناب جوش ملیح آبادی)

چاند سے عہد وصل کی باتیں
آفتیں جمع ہیں جدائی کی
اُٹھتی رہتی ہیں بار بار آہیں
شغل مرگ و حیات کی راتیں
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو چلتی ہے
چھوڑتا ہی نہیں ہے رنج و الم!
بادلوں کی طرح برستی ہیں

ہائے فرقت کی چاندنی راتیں
چاندنی رات ہے جدائی کی
ڈھونڈھتی ہیں جمال یار آنکھیں
ہائے وہ التفات کی راتیں
آگ سی جان و دل میں جلتی ہے
اُٹھتی رہتی ہے ہوک سی ہیہم
آنکھیں دیدار کو ترستی ہیں

اس طرح صبح و شام ہوتی ہے
دل مچلتا ہے آنکھ روتی ہے

(تیج ویکلی)

دنیائے اسلام

حجاز کی سیاسی حلقوں کا بیان

حجاز کے سیاسی حلقوں کے توسط سے مصری سیاست کے متعلق کسیقدر مختلف اطلاعیں وصول ہوئی ہیں مصر سے براہ راست جو خبریں پہنچتی رہی ہیں اُنمیں اس امر کا امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ نسیم پاشا کی حکومت جماعت وفد کی عام ہمدردی حاصل کرنے کیلئے تیار ہے اور اس امر کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ جدید انتخابات عمل میں لائے جائیں اور جماعت وفد زبردست کامیابی حاصل کرے حتی کہ وزارت کا قلمدان پھر اسی جماعت کے ہاتھ میں آجائے۔

حجازی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نسیم پاشا دستور کو مسترد کر کے ڈکیٹیٹرشپ مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ غالباً وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسوقت کچھ عرصہ کیلئے مطلق العنان حکومت قائم کرنا ضروری ہے۔

جب سے نسیم پاشا وزیر اعظم ہوئے ہیں ان سے مختلف رہنماؤں نے مختلف توقعات وابستہ کی ہیں بہرحال عام خیال یہی ہے کہ وہ سنہ ۱۹۳۰ء کے دستور کو مسترد کر دیں گے۔ اور آزاد رائے کیساتھ کام کرینگے۔

اس خیال کے برعکس ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۰ء کے دستور کا مسترد ہونا بہرحال ضروری ہے۔ کیونکہ رائے عامہ بالاتفاق اس سے اختلاف رکھتی ہے نسیم پاشا بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس دستور کو ختم کر کے سنہ ۱۹۲۳ء کے اس مشہور قومی دستور کی جگہ دیجائے۔ جس سے جماعت وفد کے علاوہ اور ای دستور پسندوں کی جماعت بھی متفق ہے۔
ایک خراب نظام کو فنا کر کے مقدم ہے۔ اسلئے نسیم پاشا جگہ دینا کوئی محکوم ہوتے ہیں۔ لیکن جو طبقہ مشکوک شبہات کا اظہار کر رہا ہے وہ اب بھی اس امر پر مصر ہے اور اُسکا یہ خیال ہے کہ سنہ ۱۹۲۳ء کے دستور کو بھی بحال نہیں کیا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ نسیم پاشا کے سامنے بہت سی مشکلات ہیں۔ اور نئی نئی مشکلات پیدا ہوتی جارہی ہیں لیکن موجودہ وزیر اعظم نہ صرف اپنی نہ صرف اپنی سنجیدگی کی وجہ سے ہر دلعزیز ہیں۔ بلکہ وہ مدبر بھی ہیں اسلئے اُن کی حکومت تمام مشکلات پر غالب آجائے گی اور اگر انہوں نے قومی جماعتوں کی ہمدردی حاصل کرلی تو وہ برطانوی ہائی کمشنر کا مقابلہ بھی خوبی کیساتھ کر سکیں گے۔

فلسطین کا وفد جنیوا

بیت المقدس کی عربی مجلس تنفیذیہ نے ایک وفد جنیوا بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ وفد جنیوا کے علاوہ برلن پیرس اور روما بھی جائے گا۔ اور فلسطین کے انگریزی حکام کی یہود نوازی کیخلاف اپنا احتجاج پیش کریگا۔

روس اور یمن کا اتحاد

روس اور یمن میں حال ہی میں جو تجارتی معاہدہ عمل میں آیا ہے اس میں نہ صرف بلاد عرب میں بلکہ مشرق و مغرب کی متعدد حکومتوں کا تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے یہ مسئلہ خاص طور پر حکومت برطانیہ کے لئے اہم سمجھا جا رہا ہے۔ کیونکہ وہ عدن کے محاذ کی نگراں ہے

شام و ہندوستان کے عازمین حج

حجاز کے سرکاری حلقے اپنے عام اندازہ کے مطابق ... کرتے ہیں کہ امسال شام اور ہندوستان کے حاجیوں کی تعداد سابق سنین سے زیادہ ہوگی۔ شامی حکومت زائرین کے لئے خاص خاص سہولتیں بہم پہونچا رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء	نمبر ۳

علاقہ سار کا فیصلہ

باشندگان سار نے جرمنی سے الحاق کے حق میں اپنا فیصلہ صادر کردیا۔ سار میں ۵ لاکھ سے زائد ووٹر تھے۔ تقریبًا تمام ووٹروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ کل ۵ لاکھ ۲۸ ہزار ۵ ووٹ پڑے۔

جرمنی کے حق میں ۹۰ فیصدی موجودہ حکومت کے حق میں ۸ فیصدی۔ فرانس کے حق میں ۲ فیصدی۔ یہ فیصلہ یورپ کی بین الاقوامی سیاست میں زبردست اہمیت رکھتا ہے عرصہ سے اسکے متعلق عجیب عجیب قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں یہی وجہ ہے کہ سار کے استفسار عام کو بھی یورپ میں مشتبہ نظروں سے دیکھا جارہا تھا بلکہ اسے اعلان جنگ کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ لیکن شکر ہے کہ یہ نازک اور اہم موقع بخیر و خوبی گذر گیا۔ اور وحشت زدہ یورپ کے سر سے آئی ہوئی بلا ٹل گئی۔ جرمنی اس فیصلہ پر جتنا بھی خوش ہو کم ہے چنانچہ فیصلہ سننے کے بعد ہر ہٹلر نے فرمایا کہ اب ہمارے اور فرانس کے درمیان زمین کا کوئی مطالبہ باقی نہیں رہا اسلئے میرا خیال ہے کہ صلح و مفاہمت کا وقت اب آگیا ہے۔

علاقہ سار جرمنی اور فرانس کے درمیان ایک پرانی گتھی ہے دونوں ممالک کو دریائے رائن جدا کرتا ہے اسی کے قرب و جوار کے علاقہ کو سار کہتے ہیں۔ اسکا رقبہ ۷۳۰ مربع میل اور آبادی ۱۹۳۱ء میں ۸۰۷،۰۰۵ تھی۔ یہاں کوئلے کی زبردست کانیں ہیں اور یہی کانیں دراصل تمام جھگڑے کی جڑ ہیں دونوں ممالک چاہتے ہیں کہ یہ کانیں انکے قبضہ میں رہیں۔ علاقہ سار کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ۹۲۵ء میں اسکی بنیاد ڈالی گئی گویا ۱۹۲۵ء میں اسکو آباد ہوئے پورے ایکہزار سال گذر گئے۔ چودھویں صدی سے ۱۶۸۰ء تک یہ علاقہ جرمنی کے قبضہ میں رہا۔ ۱۶۸۰ء میں اسکا کچھ حصہ فرانس کے قبضہ میں آگیا۔ لیکن ۱۶۹۷ء میں بیشتر حصہ اسکے ہاتھ سے نکلگیا۔ انقلاب فرانس کے زمانہ میں اسپر پھر فرانسیسی افواج نے قبضہ کرلیا۔ اور ۱۸۱۴ء تک فرانس ہی کا قبضہ رہا لیکن واٹرلو میں نپولین کی شکست کے بعد سار پھر جرمنی کے ہاتھ میں آگیا۔ اسوقت سے معاہدہ ورسیلز تک سار جرمنی کے قبضہ میں رہا۔ ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ علاقہ سار پر دونو ممالک کا قبضہ رہا اور کشمکش ہوتی رہی مگر زیادہ عرصہ تک جرمنی قابض رہا۔ اسلئے یہاں کی بیشتر آبادی بھی جرمن ہے۔

معاہدہ ورسیلز جب مرتب ہوا تو فرانس نے اپنی تباہ شدہ کوئلہ کی کانوں کے بدلے میں علاقہ سار کا مطالبہ کیا۔ مگر برطانیہ اور امریکہ رضامند نہ ہوئے۔ خصوصًا پریذیڈنٹ ولسن نے اسکی سخت مخالفت کی۔ بالآخر طے ہوا کہ ۱۵ سال کیلئے سار کی کوئلہ کی کانیں فرانس کے حوالہ کردیجائیں اور علاقہ مذکور کے نظم و نسق کیلئے مختلف اقوام کے ۵ نمائندوں کی ایک حکمران جماعت لیگ اقوام کے ماتحت قائم کیجائے۔ پندرہ سال کے بعد باشندگان سار سے عام استصواب کے ذریعہ دریافت کیا جائے کہ وہ جرمنی یا فرانس میں سے کسکے ساتھ ملحق ہونا چاہتے ہیں پھر جو فیصلہ ہو اسپر عمل کیا جائے۔

۱۹۳۴ء میں پندرہ سال پورے ہوگئے چنانچہ معاہدہ کے مطابق یہ استفسار عام ترتیب دیا گیا۔ اس دوران میں بعض حالات نے اور بھی پیچیدگیاں پیدا کردیں تھیں مثلًا جرمنی میں سوشلزم کا زور ہوا۔ ہر ہٹلر برسر اقتدار آئے۔ انکی پالیسی سے خائف ہوکر بہت سے کمیونسٹ، سوشلسٹ اور یہودی جرمنی چھوڑکر علاقہ سار میں پناہ گزیں ہوئے۔ بظاہر کوئی دوسرا ملک انکو قبول کرنے کیلئے تیار نہ تھا۔ اسلئے انہوں نے لیگ اقوام کے سامنے آسمان سر پر اٹھالیا کہ ہمیں جرمنی سے خطرہ ہے ہماری حفاظت کیجائے دوسرا مسئلہ کوئلہ کی کانوں کا تھا۔ جرمنی کا دعویٰ تھا کہ فرانس کی جنگ عظیم میں تباہ شدہ کانیں اب مقابلہ میں دوگنی کامیابی کیساتھ چل رہی ہیں دوسرے اس ۱۵ سال میں فرانس نے سار کی کانوں سے نقصان سے زیادہ فائدہ اٹھالیا ہے۔ اسلئے یہ کانیں بلا کسی شرط کے اب جرمنی کے حوالہ کردی جائیں۔ فرانس کا کہنا یہ تھا کہ علاقہ سار کی کانوں میں اسکا کافی سرمایہ لگا ہوا ہے اگر کانیں جرمنی کے حوالہ کیجائیں تو ہمیں اسکا معاوضہ دلایا جائے۔ فرانس کا مطالبہ اسقدر سخت تھا کہ بظاہر جرمنی اسے ادا نہ کرسکتا تھا اسلئے فرانس کا خیال تھا کہ کانیں کسیطرح بھی جرمنی کے حوالے نہ کیے گا۔ مگر یورپ کی خوش قسمتی کہ مختلف اقوام کی کوششوں سے روم میں فرانس اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوگیا اور یہ دونوں مسئلہ صاف ہوگئے۔

استفسار عام کا انتظام کرنے کے سلسلہ میں لیگ اقوام نے تین اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی جسکے صدر ایم آئی تھے اس کمیٹی نے استفسار کے تمام مدارج کے متعلق ضروری فیصلے کئے اور امکانی تصادم یا بدامنی کے انسداد کیلئے کافی احتیاط سے کام لیا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ استفسار کے موقعہ پر حسب ذیل باقاعدہ افواج سار میں انتظام کی غرض سے موجود تھیں۔ برطانیہ ۱۵۰۰۔ اٹلی ۱۳۰۰۔ ڈچ ۲۵۰۔ سویڈن ۲۵۰۔

اب جبکہ استفسار بخیر و خوبی گذر گیا اور سار نے جرمنی کے ساتھ الحاق کے حق میں فیصلہ کردیا تو کمیٹی مذکور نے بھی لیگ اقوام کو یہ سفارش کی ہے کہ علاقہ مذکور جرمنی کے حوالے کردیا جائے۔ امید ہے کہ لیگ اقوام بھی اس سفارش کو منظور کرلے گی اور جلد از جلد سار جرمنی کے حوالے کردیا جائے گا۔ واقعات کی رفتار بتلاتی ہے کہ آئندہ بھی پیچیدگی پڑنے کا کوئی امکان نہیں ہے اسلئے گویا یورپ جنگ کے ایک زبردست پھندے سے صاف نکلگیا آگے اسکی قسمت۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو کانپور میونسپل بورڈ کی معمولی جلسہ بابو برجندر سروپ صاحب ایڈوکیٹ و چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

کارروائی شروع ہونیسے پہلے ہالسی روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں لمپ پھٹ جانے کی وجہ سے کئی آدمیوں کے زخمی اور مجروح ہوجانے کے افسوسناک واقعہ پر مباحثہ ہوا اور طے ہوا کہ بعد تحقیقات بورڈ کو رپورٹ کی جاوے۔ کہ یہ واقعہ کیسے ہوا۔

اس کے بعد بنگالی محال میں کھرنجہ لگانے، بھگوت داس گھاٹ کا نالہ پاٹنے، اور ہالسی روڈ پر کوڑہ گھر بنانے کے معاملہ انجنیر صاحب کے سپرد کئے گئے۔

پانی کے ضائع ہونے کے متعلق واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ صاحب کا نوٹ پیش ہوکر منظور ہوا۔

احاطہ سوائی سنگھ کے اسکول کو از سر نو بنانے کیلئے ۱۳ ہزار ۲۵ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔

پریڈ کے کارشیڈ میں مارکیٹ بنانے کے لئے ۶ ہزار ۳ سو ۸۵ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔ اور سال بدو پر بہر وقت

ہز اکسلنسی گورنر ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ اور لیڈی ہیگ گورنر صوبہ ۲۲ جنوری کو صبح کانپور تشریف لائیں گے اور اسی روز آپ سرکٹ ہاؤس میں ہڈن مادل ہوائے اسکاوٹ کی پریڈ کا معاینہ کریں گے اور دوپہر کو میونسپل بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ اور امپرومنٹ ٹرسٹ کے ایڈرلیس قبول کریں گے۔

۴ بجے شام کو گرین پارک میں معززین شہر کی طرف سے ایک شاندار پارٹی دی جاوے گی اور ۸ بجے رات کو سر جے۔ پی سریواستوا آپ کو ڈنر دینگے۔

۲۳ جنوری کو ہز اکسلنسی امپرومنٹ ٹرسٹ رقبہ کا معاینہ فرمائیں گے اور جگی لال کملاپت جیٹ مل زراعتی کالج اور ٹیکنیلاجیکل انسٹی ٹیوٹ کا معاینہ فرمائینگے۔ اسی روز آپ گرل گائڈ کی پریڈ بھی معاینہ فرمائیں گے اور رات کو سرکٹ ہاؤس میں ڈنر ہوگا۔

۲۴ جنوری کو ہز اکسلنسی یوپی۔ چیمبر آف کامرس کے ممبران سے ملاقات فرمائیں گے ایک بجے دن کو سر ٹامس اسمتھ کے یہاں لنچ تناول فرمائیں گے اور شام کو سودیشی کاٹن ملس اور لال املی کا معاینہ کریں گے۔ رات کو اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے ممبران کی طرف سے کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں آپ کو ڈنر دیا جائے گا۔ اور اسی روز آپ جانوروں کے اسپتال کا افتتاح بھی کریں گے۔

۲۵ جنوری کو لیڈی ہیگ صاحبہ نیو کلینگ گوالٹولی کا سنگ بنیاد رکھیں گی اور اسی روز شام کو ہز اکسلنسی گورنر لکھنؤ تشریف لیجائیں گے۔

وقف شیخ فخرالدین حیدر مرحوم معلوم ہوا ہے کہ وقف نامہ شیخ فخرالدین حیدر مرحوم کے مقدمہ کے فیصلہ کے خلاف الہ آباد ہائی کورٹ میں مولوی محمد عثمان اور خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب نے اپیل دائر کردی ہے۔

اخبار غریب کی اپیل ۱۲ جنوری کو کارکنان اخبار غریب کی اپیل عدالت ججی میں ہونے والی تھی مگر مسٹنیٹ پر نوٹس تعمیل نہ ہونے کی وجہ سے تاریخ بڑھادی گئی۔

یتیم خانہ اسلامیہ ۲۰ جنوری کی شام کو یتیم خانہ اسلامیہ کے عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کے انتخاب کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا جلسہ میں صرف ۳۱ ممبران نے شرکت کی جسمیں سے ۳۰ عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ تقریبًا سابق عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب دوبارہ ہوگیا۔ صرف دو عہدہ داران میں تبدیلی کی گئی ہے۔ یعنی مولوی غلام محی الدین صاحب خزانچی اور میاں محمد شریف صاحب جائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

غنڈہ ایکٹ غنڈہ ایکٹ کے ماتحت سید حامد علی نئی سڑک کانپور کو ۲ سال کے لئے شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

کرائیسٹ چرچ کالج کرائسٹ چرچ کالج میں ۱۷۔ ۱۸۔ اور ۱۹ جنوری کو الہ آباد یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر تاراچند پالیٹکس پر لکچر دیں گے۔

کانپور ہندو سبھا کانپور ہندو سبھا کی کارکن کمیٹی نے اجودھیا کے ہندوؤں پر ٹکس لگانے اور ٹرانڈ پولیس ٹکس کی سخت مذمت کی ہے۔

جانوروں کی نمائش ۲۷ جنوری ۳ بجے دن کو کوئن پارک میں دوسری جانوروں کی نمائش ہوگی جسمیں اچھے اور تندرست جانوروں کے مالکان کو انعامات دیے جائیں گے۔ داخلہ بلا ٹکٹ ہوگا۔

دوسری طفلاں میوزک کانفرنس ۲۶ و ۲۷ جنوری کو تلک ہال میں دوسری طفلاں میوزک کانفرنس ہوگی جسمیں بیرونجات سے بھی گانے والے لڑکے اور لڑکیاں آئیں گی

افسوسناک انتقال ۱۶ جنوری ۸ بجے صبح کو خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ کی والدہ نے بعمر ۶۲ سال انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم کو اس حادثہ میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین و خان بہادر عنایت حسین صاحبان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

کوی سمیلن ۱۴ جنوری کو سیواجی ہائی اسکول میں ایک کوی سمیلن ہوئی جسمیں سندر لال جی الہ آباد کے بھی شریک تھے آپ نے اردو، ہندی کے متعلق ایک نہایت پر زور تقریر بھی ارشاد فرمائی۔ متعدد نظمیں پڑھی گئیں۔

ہڑتال کرانے کی کوشش جگی لال کملاپت کاٹن ملس میں ہڑتال کرانے کی کوشش میں متعدد آدمی گرفتار کرکے ضمانت پر رہا کردیے گئے۔

سبد گل

یادش بخیر سر آغا خاں ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ برطانوی حکومت پر ہندوستان میں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ انگلستان، فرانس، اور سوئٹزرلینڈ کی نزہت گاہوں اور عشرت کدوں کو چھوڑ کر ہندوستان تشریف لے آتے ہیں۔ اور اپنی ... وسیع دولت کے اعجاز سے وہ وہ کارہائے نمایاں کر دکھاتے ہیں جن سے حکومت برطانیہ بھی عجز کا اعتراف کر چکتی ہے۔

فن لینڈ کی ایک عدالت نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے سوزنسن نامی ایک شخص گیارہ برس سے اپنے لڑکے کی پرورش کر رہا تھا اور اور اسکے تمام اخراجات کا کفیل تھا۔ لیکن یکایک اُسنے عدالت میں درخواست دیدی کہ یہ صاحبزادے جو گیارہ برس سے میری گردن پر سوار ہیں۔ اور میرے مال کو مال موذی نصیب غازی سمجھ کر اڑا رہے ہیں میرے بیٹے نہیں ہیں بلکہ کسی اور خوش کے فرزند ارجمند ہیں جنھیں میری بیوی کے حرم عصمت میں نقب لگانے کا موقع مل گیا تھا۔ عدالت نے اس دعوے کو یہ کہہ کر خارج کر دیا کہ نہیں یہ تمھارا ہی بیٹا ہے تمھارے گھر میں پیدا ہوا اور تمھاری بیوی کے بطن سے ہوا۔ اسپر سوزنسن نے خون کا معاینہ کرنے والے ڈاکٹروں سے رجوع کیا۔ اُنہوں نے لڑکے کا خون، اُسکی ماں کا خون۔ اور سوزنسن کا خون لیکر کیمیاوی امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی وہ سوزنسن کا بیٹا نہیں ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ اگر اس جدید نظریہ کے مطابق حلالی، حرامی کی پہچان ہونے لگی تو یورپ و امریکہ میں کتنے آدمی حلالی ثابت ہوں گے

معاصر "اسٹیٹسمین" کے ایڈیٹر سر واٹسن ۲۰ سال کی اخباری خدمت کے بعد ریٹائر ہوتے ہوئے اپنی الوداعی تقریر میں انہوں نے فرمایا کہ اب جرنلزم میں قینچی اور لیبی کا زمانہ نہیں رہا۔

لیکن شاید ہمارے جرنلزم میں سے ۵۰ فیصدی کو اس اتفاق ہو۔

ہندوستان کے سابق ممبر مالیات سر جارج شسٹر نے ایک براڈ کاسٹ اسپیچ میں فرمایا کہ جدید آئین کے نفاذ میں مرکزی حکومت کو ۳۲ لاکھ پونڈ اور صوبجاتی حکومتوں کو پانچ پانچ لاکھ پونڈ صرف کرنا ہوں گے۔

یعنی صرف! ..... نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔

ہندوستان کے ایک سابق گورنر لارڈ لائیڈ نے اپنی براڈ کاسٹ تقریر میں ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے زمانہ سے ابتک تمام برطانوی وعدوں کا فہرست پیش کی حضرت ریاض خیرآبادی نے شاید اسی سلسلہ میں فرمایا تھا کہ:

سامنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانوں کا

موجودہ اسمبلی خدا جانے کیسی منحوس ہے کہ پہلا اجلاس ہونے سے پہلے ہی تین ممبر داغ مفارقت دیگئے پہلے تو نیشنلسٹ پارٹی کے ممبر مسٹر اسمٰعیل سدھارے۔

ادب لطیف

بر بطِ بہار

(از حضرت منظر صدیقی اکبرآبادی)

برف اور کہرے کی نظر گداز حجاب دور ہوتے ہی کائنات پر بہار جھکنے لگی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہانِ آب و رنگ سے کسی نے غلاف سفید اُتار لیا ہے یا ایک دفینہ زمردیں کسی فرش مرمریں سے نکلکر نمودار ہو گیا ہے یا عروس بہار حجاب سرما سے گھبرا کر دفعتاً بے نقاب ہو گئی ہے۔

فردوس .... نہیں دنیا آغوش نگاہ میں گنجائش طلب ہے۔ دنیا .... نہیں فردوس اپنی تمام، تمام رعنائیوں کیساتھ بصارت کے پردے میں جذب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہی بہار کے دن ہیں۔ یہی جنون کا موسم ہے۔ اور انھیں دنوں میں مجھے اضطراب رہتا ہے کل تک جو کلیاں کلیاں نظر آتی تھیں وہ کل تک جو پھول، پھول معلوم ہوتے تھے۔ وہ آج کلیاں اور پھول نہیں۔ موسیقی بہار کے مختلف الصوت ساز ہیں مختلف الوضع بربط ہیں۔ ہر ساز اور ہر بربط سے نغمہ بہار طلوع ہو رہا ہے یا ٹپک رہا ہے اور ....

اور بہار ارض کائنات میں اپنی زائیدہ ملکہ بہار کی .. بوقلمونیوں اور رنگا رنگیوں خدا جانے کیا بنتی چلی جا رہی ہے بربط کا وہ نغمہ جواب سے پہلے کنوارا تھا رباب کی وہ صدا جواب سے پہلے دوشیزہ تھی چنگ کی وہ جھنکار جو اس سے پہلے معصوم تھی۔ اب اُن سب میں ایک مترنم انقلاب پیدا ہو گیا ہے نغمہ بربط سے ہم آغوش بہار ہے صدائے رباب پھولوں سے ہمکنار اور شور چنگ تو عروس بہار کیساتھ کھیل رہا ہے۔ دنیا کی وسعتیں معمور ساز نظر آتی ہیں۔ سوز صرف اسی دل میں ہے جو ان ساز دل سے نکلے ہوئے دلکش نغمہ کو سن رہا ہے۔ اور تڑپ رہا ہے جسکیلئے وہ ہر نغمہ ایک پیام وجد آفریں ہر صدا ایک نوید تپش اور ہر نوا سامان ہزار رقص ہے۔

کون ــــ عندلیب وہ شہید بہار جو خاک چمن بنکر پھر صحن چمن سے "ہر زباں از غیب دانے دیگر ست" گاتا ہوا بہار کی کسی پچھلی رات میں نمودار ہوا ہے بربط بہار کی تمام خوش نوائیاں اسی کیلئے ہیں آتش گلزار کے شعلے اسی کے نالۂ گرم سے قائم ہیں۔ اور جو ہوائیں ساز چمن سے نکل رہی ہیں انکا صحیح سمجھنے والا صرف یہی مغنی بہار ہے جب یہ سب نغمہ خاموش ہو جائینگے جب یہ سب نوائیں ساکن ہو جائیں گی۔ اور جب یہ سب ساز بیکار ہو جائینگے اوسوقت یہی بربط ناطق اپنی گلبانگ سے کھوئے ہوئے زمزموں کو دعوت تجدید دیگا اور نغمہ ہو جائے گا۔

بربط بہار کا ترنم، اور ترنم کی رنگین موج صدائے مغنی نہیں جو روح اور نگاہ کی طرح غیر مرئی ہو۔ جو ایک ابر گلریز ہے ایک سحاب رنگبار ہے۔ ادھر اٹھا، اور ادھر دنیا کو بارش رنگ و بو سے پھولوں اور کلیوں میں بدلکر رکھ دیا۔ ہر شے میں لاکھوں پھول پیدا ہوتے ہیں ہر زمزمہ میں ہزار ہا شگوفے منہ سے بولنے لگتے ہیں اور مغنیہ بہار کی ایک جنبش مضراب انگشت سیمیں کی ایک ضرب لطیف بربط کے تاروں کو چھوتے ہی زندگی کی شعاعوں کو تازہ بیولونگی رگوں میں تبدیل کر دیتی ہے یا پھولوں کی کھچی ہوئی شراب کی موجوں ہیں۔

عالم نسواں

دنیا کے مختلف حصوں میں عورت کی پوزیشن

(از مسز گراون بوس)

دنیا کے مختلف حصوں میں عورت کی حیثیت پر تبصرہ کرنے کے لئے ہم اس مختصر مضمون کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ۱- عورت کی حیثیت مغربی جمہوریت میں۔ ۲- عورت کی حیثیت مغربی فیشزم میں۔ ۳- عورت کی حیثیت مشرق میں۔ (۴) عورت کی حیثیت ہندوستان میں۔

چونکہ آجکل مغرب میں دراصل صرف تین طرح کی طرز حکومت رائج ہے۔ یعنی جمہوریت۔ فیشزم۔ اور سوشلزم اسلئے ظاہر ہے کہ اگر بعض ٹائپ کے ممالک مخصوص طور پر سامنے رکھے جائیں گے تو اُن سے عام نتیجہ نکالنے میں آسانی ہوگی۔ مثلاً جمہوریت کے لئے برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ فیشزم کے لئے اطالیہ اور جرمنی (کیونکہ جرمن حکومت بھی ایک قسم کا ہٹلری یا نازی فیشزم ہے) اور سوشلزم کے لئے روس۔ سردست روسی سوشلزم میں عورت کی جو حیثیت ہے اُسکو سر دست ایک الگ مفصل موضوع سمجھ کر ہم کسی آیندہ بحث کے لئے ملتوی کرتے ہیں۔ مشرقی ممالک میں تمثیلی اعتبار سے ہم ترکی جاپان اور چین کو کافی سمجھتے ہیں ہندوستان کو اسلئے الگ رکھا گیا ہے کہ اس موضوع کا اصلی مقصد یہی ہے کہ دوسرے ممالک کی عورتوں کی حالت اور حیثیت کا ہندوستانی عورت کے موجودہ پوزیشن سے مقابلہ کیا جائے۔

برطانیہ

یہ تو سب جانتے ہیں کہ برطانیہ میں عورتوں نے سخت جدوجہد کے بعد حق رائے دہی حاصل کرایا ہے اور اب زندگی کے تمام شعبوں میں ان کا دور دورہ ہے عورتیں پارلیمنٹ کی ممبر ہیں۔ کالجوں کی پروفیسر اور اسکولوں کی معلمہ ہیں عدالتوں میں قانونی پیشہ کرتی ہیں۔ ڈاکٹر اور نرس کی حیثیت سے کام کرتی ہیں اور ان کے علاوہ متعدد سرکاری و غیر سرکاری دفتروں میں ملازم ہیں۔ غرض یہ کہ اب ہر شعبہ میں عورتوں کو مردوں کیساتھ برابری حاصل ہے۔ صرف چند سال ہوئے ترقی یافتہ عورتوں کی ایک جماعت لیڈی اسٹر کی رہنمائی میں بچوں پر مجرمانہ مظالم کیخلاف جدوجہد کرنے میں مشغول تھی۔ اور یہ کوشش کر رہی تھی کہ لڑکیوں کی شادی کی عمر سولہ برس کر دی جائے برطانوی امپائر کے دوسرے حصوں میں بھی عورتوں کی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے اور ہندوستانی عورتوں کو اس خبر سے دلچسپی ہوگی کہ نیوزی لینڈ میں لڑکیوں کی شادی کی عمر ۱۲ برس سے ۱۶ برس کر دی گئی ہے۔ اور جنوبی افریقہ میں بھی عورتوں کی زراعتی یونین نے یہی رزولیوشن پاس کیا ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ

امریکہ کی عورتوں نے بھی سخت جدوجہد کے بعد اپنا موجودہ اسٹیٹس حاصل کیا ہے اسکی تازہ ترین مثال یہ ہے کہ مس پرکنس لیبر ڈیپارٹمنٹ میں کیبنٹ منسٹر (وزیر کابینہ) بنایا گیا ہے۔ مس رتھ برائن اوین کو کوپنہیگن میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف

بچوں کی دنیا

مفید باتیں

۱- کھانا کھانے سے پہلے اور اُس کے بعد ہاتھ ضرور دھوؤ۔

۲- داتن سے دانت ضرور صاف کرو۔

۳- کھانا خوب چبا کر کھاؤ۔

۴- ضرور کوئی نہ کوئی سبزی یا پھل روزانہ کھاؤ۔

۵- دونوں وقت صبح شام تازہ ہوا میں ضرور کھیلو، کودو۔

۶- پانی حسب ضرورت ضرور پیو

۷- اپنا سبق رٹنے کی بجائے سمجھنے کی کوشش کرو۔

۸- جو نئی یا قابل ذکر بات اپنی کتابوں میں پڑھو اُس کا ذکر ضرور اپنے بھائی بہن یا کسی رشتہ دار سے کرو۔

۹- ہمیشہ اپنے ارادوں کو بلند رکھو اور کوئی کام ایسا نہ کرو کہ جس سے تمھاری شان میں فرق آئے۔

مختصر کہانی

ایک دفعہ شاہزادی وکٹوریا چھوٹی عمر میں ملکہ ایڈی لیڈ ADE LAIDE کے یہاں مہمان تھی ملکہ نے پیار سے اُس سے کہا کہ بیٹی تم مجھ سے کوئی چیز مانگو۔ میں تمھیں ضرور دوں گی مجھے تمھاری خاطر منظور ہے۔ اگر اور کوئی ہوتا تو کوئی زیور یا کوئی اور قیمتی تحفہ مانگتا۔ شہزادی نے کہا کہ مجھے تھوڑا سا پانی منگا دو میں سامنے کی کھڑکی کے شیشے کو صاف کرنا چاہتی ہوں۔ میری ماں نے مجھے تعلیم دی ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی مفید کام کیا کرو۔

سے سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ امریکہ کی سینٹ، کانگرس اور دوسرے شعبوں میں بہت سی عورتیں موجود ہیں۔ متعدد عورتیں پروفیسر بھی ہیں ڈاکٹر بھی ہیں اور بینکر بھی۔ مسز جولیا اوڈروف جو یوگوسلاویہ میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے سفیر تھیں اب بلگریڈ میں یہی فرائض انجام دے رہی ہیں۔ آپ عورتوں کے حقوق کی بہت بڑی علمبردار ہیں اور یقین رکھتی ہیں کہ عورتیں، ملازمت، حکومت، معاشرت و زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین کام کر سکتی ہیں۔ اور اپنے ملک کو فائدہ پہونچا سکتی ہیں۔ امریکہ میں ابھی عورتوں کو معاشرتی اعتبار سے پورے حقوق حاصل نہیں ہیں۔ خصوصاً قانون طلاق اور ضبط تولید وغیرہ کے مسائل اصلاح طلب ہیں۔

باقی آیندہ

---

* پھر کانگریس پارٹی کے مسٹر ابھینکر نے ان کا ساتھ دیا اب مسلم کانفرنس لیگ مجلس کے سر ڈاکٹر عبداللہ سہروردی بھی انھیں میں تشریف لے گئے

پردۂ فلم

فلم کے فن پر محبت کا اثر!!

ہندوستان کی کامیاب ترین اداکار مس سلوچنا کے زریں خیالات

محبت ہر عورت کی زندگی کا ضروری عنصر ہے رومان کے بغیر عورت کی حیات مکمل نہیں ہو سکتی لیکن ایک فلم ایکٹریس کے لئے جس نوع کی محبت درکار ہوتی ہے وہ پامال محبت سے بہت بلند اور ارفع چیز ہوتی ہے۔ اُس کی یہ محبت پر تکلف، باوقار، اور تحریک عمل پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔

ایکٹریس کیلئے الفت کا عنصر نہایت ہی ضروری ہے۔ اسکے بغیر اُس کا آرٹ تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے محبت ایکٹرس کے دل میں گداز اور حقیقت پیدا کر دیتی ہے۔ نقالی کے فن میں بے نکلی اور مجاز کی جو بے کیفی ہوتی ہے وہ محبت کی چاشنی کے باعث دور ہو جاتی ہے۔ اسلئے ہر ایکٹریس کو اظہار جذبات پر قابو حاصل کرنے اور فن کی باریکیوں کو پورے طریق پر کیمرے کے سامنے لانے کے لئے محبت کرنے اور محبت کیے جانے کی ضرورت ہوتی ہے ہر وہ ایکٹرس جو بلندی پر جانا چاہتی ہے یا آئندہ اس لائن میں آنا چاہتی ہے اچھی طرح سمجھ لے کہ دل کو آئینۂ جذبات بنانا چاہئیے۔ اور اس کے لئے سوز محبت اور ناز عشق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

لیکن میں جس محبت کی طرف اشارہ کر رہی ہوں اُسے سطحی اور مرد و عورت کے باہمی التفات اور الفت سے نسبت نہیں۔ بلکہ ایک ایسے معیاری اور مثالی پاک جذبہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرا رہی ہوں جو ہر آرٹسٹ کے لئے ضروری ہوتا ہے آرٹ کے قدردانوں کا فن کار کے تمام، اُس کی شخصیت، اور اسکی زندگی کیساتھ وابستگی، اور والہانہ شیفتگی آرٹ کو بلند ترین مدارج اور قبولیت عام کی معراج تک پہونچا دیتی ہے اسلئے ایکٹرس کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایسی صفات پیدا کرے کہ لوگ اُس سے محبت کرنے لگیں اُس کی شخصیت اور عمل سے لوگ جسقدر زیادہ اُنس اور وابستگی پیدا کریں گے اتنا ہی اچھا ہے کیونکہ یہ عالمگیر جذبۂ محبت آرٹسٹ کے لئے بہترین نقاد اور بہترین قدردان ثابت ہوتا ہے۔ میں نے ایک عورت کی حیثیت سے محبت کی ہے لیکن اس محبت کا میرے پیشہ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ لیکن جن لوگوں نے میرے ۴

اقوال زریں

کامیاب شخص وہی ہوتا ہے جو اپنے اخراجات سے زیادہ آمدنی پیدا کرتا ہے۔

زندگی ایک معمہ ہے اور آخر کار سب لوگ اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔

جوش عمل ہی اصلی طاقت عمل ہے، اگر عقل کی رہنمائی ساتھ ہو۔

اگر تم حق پر ہو تو تمہیں غصہ نہیں آنا چاہیئے اور اگر حق پر نہیں ہو تو غصہ آنے کا کوئی سبب ہی نہیں۔

اگر کسی کو ملازم رکھو تو اُس پر اعتبار کرو۔ اگر اعتبار نہیں کرتے تو اُسے ملازم نہ رکھو۔

شوہر اور بیوی کے اکثر لڑائیاں غلط فہمی کے باعث ہوتی ہیں۔

عورت دنیا کی تمام مصیبتوں کا باعث ہو سکتی ہے لیکن عورت ہی کے باعث زندگی کی ساری مصیبتیں قابل برداشت ہو جاتی ہیں۔

اچھی عورت مرد کا حوصلہ بڑھاتی ہے ذہین عورت دلچسپی کا باعث ہوتی ہے خوبصورت عورت اُس پر جادو کرتی ہے۔ لیکن اعتدال پسند عورت اُسے اپنے قابو میں کر لیتی ہے۔

---

۴ کام کو دیکھ کر میری ذات سے شیفتگی اور تعلق خاطر کی بنیاد ڈالی۔ اُن کی قدر دانیوں، ہمت افزائیوں اور دوستانہ تنقیدوں نے مجھے کہیں سے کہیں پہونچا دیا۔ اگر آرٹسٹ سے لوگ اس وضع کی محبت کریں جو ردّ عمل نہ پیدا ہونے دے بلکہ تحریک عمل اور تحریک خیال پیدا کرے اور اس کی اندرونی صفات کو تقویت پہونچائے تو یہ چیز نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ کسی سے محبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ساری ہستی کو اُسکی ذات اور صفات میں گم اور جذب کر دے اب محبوب کا یہ فرض ہے کہ وہ اس الفت و شیفتگی کو ظاہری تعلقات تک محدود نہ کر دے بلکہ اُسکو اپنی حیات کی تعمیر میں استعمال کرے۔

میری ذات سے جن لوگوں کو الفت ہوئی میں نے اُن کی قدر دانی اور محبت سے فائدہ اُٹھایا میری دوسری ہمپیشہ ایکٹریسیں اپنے قدردانوں کی گرم جوشی اور پرتپاک خیر مقدم کا غلط مطلب سمجھتی ہیں اور اس سے غلط نتائج اخذ کرتی ہیں اسلئے اُن کے قدردان اُن کے پیشہ پر مفید اثر نہیں ڈال سکتے۔ ہاں عورت ہونیکی حیثیت سے یہ الفت اُن کیلئے سطحی طور پر کچھ جاذب توجہ ثابت ہوتی ہے۔ لیکن آرٹ کو اس سے کوئی نفع اور مدد نہیں پہونچتی ۴۴

موج تبسم

مجسٹریٹ۔ (ملزم سے) تم پر مصیبت کیونکر آئی!

ملزم۔ مصیبت تو دنیا میں دو ہی صورتوں سے آتی ہے ایک تو دولت سے جب وہ موجود نہ ہو دوسری بیوی سے جب وہ موجود ہو۔

عاشق۔ آج ایک حسین عورت مجھے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

محبوبہ۔ مجھے اسکا غم نہیں بعض آدمی تم سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہوتے ہیں۔

مجسٹریٹ۔ تم نے ایک ہفتہ میں سات مرتبہ چوری کی!

ملزم۔ ہاں اگر ہر شخص مجھ جیسا محنتی ہو تو سب لوگ خوش حال ہو جائیں۔

دوست۔ تم نے اپنی شادی تقریب میں صرف شادی شدہ لوگوں کو دعوت کیوں دی ہے۔

دولہا۔ اس لئے کہ جتنے تحفے آئیں سب نفع میں ہوں گے کسی کا بدلہ نہیں دینا ہوگا۔

---

۴۴ ہم بچوں کی طرح ہیں۔ جبتک ہم سے بار بار یہ نہ کہا جائے کہ ہم بڑے ہیں اور اچھے ہیں اُسوقت تک اعتماد نفس پیدا نہ ہوگا اور ہم کبھی یہ نہ سمجھیں گے کہ ہم بڑے اور اچھے ہیں محبت کے لطیف جذبہ سے ہمارے دلمیں نئی امنگیں پیدا ہونی چاہئیں ورنہ آرٹ کی ترقی رک جائے گی۔

خود میرے ساتھ یہ ہوا کہ مسٹر دوارکا داس نرنیدرداس مالک کوہ نور فلم کمپنی اور مسٹر بھونانی (جو پہلے امپیریل فلم کمپنی کے ڈائرکٹر تھے اور اب اجنتا کے مالک و ڈائرکٹر ہیں) کی قدردانی اور محبت اگر مجھے حاصل نہ ہوتی تو میں ہرگز ترقی نہ کر سکتی۔

ان لوگوں کو میری ذات اور صفات پر کامل اعتماد تھا انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ محبت اور ہمت افزائی کے ساتھ مجھے کام کرنے پر مجبور کیا۔ اور آخر کار مجھے ایک اچھا آرٹسٹ بنا دیا۔

اگر ان حضرات کی مہربانیاں اور ہمت افزا روش میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں اپنے پیشہ کے پہلے ہی سال میں ناکام ہو جاتی۔ مثلاً یہ کہ مجھے وہ واقعہ خوب یاد ہے کہ جب میں مسٹر خلیل احمد کیساتھ ویر بالا نامی کھیل میں شریک ہوئی یہ میرا سب سے پہلا کھیل ہے۔ اس سے پہلے میں کبھی ۴۴۴

دلچسپ معلومات

انسان نما حیوان

ناروے کے جنگلوں میں ایک قسم کا انسان نما حیوان پایا جاتا ہے۔ جو معمولی تعلیم دینے سے اچھا خاصہ ہوشمند انسان بن جاتا ہے اور انسانوں کی طرح گفتگو کرنا شروع کر دیتا ہے وہ چوپاؤں کی طرح چلتا اور انسانوں کی طرح کھاتا ہے سائینس دانوں کا خیال ہے کہ آج سے تین ہزار سال پہلے انسانوں کا ایک غول جنگلوں میں جا کر آباد ہوا تھا۔ اُن کے بال بچے جنگلی جانوروں کیساتھ مل جلکر زندگی بسر کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اوصاف سے بے بہرہ ہو گئے اور جنگلی حیوانوں کی طرح رہنے سہنے لگے انسانوں کی اس نئی برادری میں وہ تمام طریقے رائج ہیں جو آج سے دو ہزار سال پہلے کے انسانوں کے وضع کردہ تھے۔

شطرنج کا جنون

ہسپانیہ میں شطرنج کی بازیاں بعض اوقات اتنا طول کھینچتی ہیں کہ شاطر باپ مرتے وقت بیٹوں کو بازی جاری رکھنے کی وصیت کر جاتا ہے۔

جانوروں کی عدالت

وشنگٹن میں ایک عدالت کا قیام ہوا ہے جسکے جج مسٹر ٹیلین ہیں اس عدالت میں جانوروں کے مقدمات کی سماعت ہوا کریگی

---

۴۴۴ فلم کیمرے کے سامنے نہیں گئی تھی جسوقت مجھے کیمرے کے سامنے لایا گیا چاروں طرف لوگ میرے کام کو دیکھنے کے لئے کھڑے ہو گئے میں کانپ رہی اور میرا قطعی خیال تھا کہ میں کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہونگی لیکن جب میں اپنا کام کر کے کیمرے کیسامنے سے ہٹی تو لوگوں نے تالیاں بجائیں اور تعریفی الفاظ فضا میں گونجنے لگے۔ جن کی مسرت اور دل کو صحرا سے زیادہ وسیع بنا دینے والے جذبہ کو میں مدت العمر نہیں بھول سکتی۔

ہر ایکٹریس کیلئے یہ بات پیدا کرنا ضروری ہے کہ لوگ اُسکی ذات اور صفات پر کامل اعتماد کرنے لگیں اگر خود کمپنی کے لوگوں کو اسکی کامیابی کیطرف سے بے اطمینانی ہو گئی تو سمجھ لیجئے کہ دوسرے لوگوں کو اور عوام کو کب ہو سکتی ہے۔ خود میرے ساتھ یہ بات ہے کہ خان بہادر اردشیر ایرانی مالک و ڈائرکٹر امپیریل فلم کمپنی بڑی مہربانی اور شفقت سے پیش آتے ہیں اور ہمت افزا الفاظ سے میری ڈھارس بندھاتے رہتے ہیں میری پہلی بولتی فلم مادھوری ہے اسکے بنانے سے پہلے خان بہادر موصوف نے میری جسطرح ہمت افزائی کی اور مجھے جسطرح اس فلم میں کام کرنے کے لئے آمادہ کیا وہ اسی محبت و اعتماد کا نتیجہ ہے جو ہر فلم ایکٹرس کو اپنی کمپنی کے حلقہ میں پیدا کرنی چاہئے۔ اور جسکی بابت میں اس تحریر کی ابتدا میں اشارہ کر چکی ہوں۔ جن لوگوں نے مادھوری فلم دیکھا ہے اُنہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ میری یہ پہلی بولتی فلم کیا ہے اس کی کامیابی کا انحصار محض قدردانوں اور شفیق دوستوں کی مدد ہے اور اسی کے حاصل کرنے کیلئے میں ہر ایکٹریس سے اپیل کرتی ہوں۔ آرٹسٹ کی زندگی میں بیسیوں مایوسیاں اور تکالیف اور مشکلات پیش آتی ہیں۔ جبتک اُسے غیر مادی محبت اور گداز الفت کی مدد حاصل نہ ہوگی آرٹ ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے مخلص محبوں کا وہ حلقہ نہ ملتا۔ جو اسوقت مجھے حاصل ہے تو میں اسدرجہ تک نہ پہونچ سکتی جہاں اسوقت آپ مجھے دیکھ رہے ہیں

(اردو ترجمہ از ظفر قریشی بی اے دہلوی)

فیڈرل اسمبلی موجودہ اسمبلی سے کم نمائندہ ہوگی

جلگاؤں میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو لبرل لیڈر کی تقریر

جلگاؤں ۱۴ جنوری۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو پریذیڈنٹ لبرل فیڈریشن نے کل رات نئی ریفارمز کے موضوع پر ایک بھاری جلسہ میں تقریر کی نئے کانسٹی ٹیوشن کو نہایت ہی ترقی معکوس قرار دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس میں حقیقی طاقت کی کوئی چیز نہیں۔ بخلاف اسکے اسمیں کچھ وہ اختیارات بھی دے لئے گئے ہیں جو موجودہ کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت لوگوں کو حاصل ہیں۔

اسمیں پارلیمنٹ کی مداخلت کے بغیر مزید ریفارمز کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔ آپنے ریفارمز کے ماتحت کرلنی کے سوالات کا ذکر کیا اور کہا کہ بل پیش کرنے کا جو اختیار ہمیں اسوقت حاصل ہے۔ وہ بھی ہم سے چھین لیا گیا ہے۔ سول سروس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسمیں ہندوستانیوں کے داخلہ کے حق میں توسیع نہیں کیجارہی ہے کوئی قوم ایسا کانسٹی ٹیوشن منظور کرنا پسند نہیں کرے گی جسمیں نظم ونسق کا کنٹرول اُس کے ہاتھ میں نہ دیا گیا ہو۔ خواہ پالیسی مرتب کرنے کا اختیار اسمیں موجود ہو۔ پنڈت جی نے مجوزہ کانسٹی ٹیوشن میں اسمبلی کی بناوٹ کی مذمت کی اور کہا کہ نئی اسمبلی ملک کی اتنی نمائندہ بھی نہیں ہوگی جتنی کہ وہ اسوقت ہے یہ ایک نہایت ہی رجعت پسندانہ جماعت ہوگی کیونکہ یہ والیان ریاست کے نامزدگان کے ایک بہت بڑے گروپ اور فرقہ وارانہ انتخاب کی بناپر منتخب شدہ انگریزی ہندوستان کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ یہ ہندوں سے حصہ بخرے بھی کرے گی۔ ایسی تجاویز کو ماننے کے نتیجے کے طور پر ملک کے درجہ نو آبادت کی راہ پر چلنے میں بہت رکاوٹیں پیدا ہوجائیں گی۔ اسمیں ہندوستانیوں پر بے اعتمادی کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ ہمیں اپنے اختلافات کو مٹاکر متحد ہوجانا چاہئے ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء میں ہندوستانیوں کی بے عزتی ہمارے اختلافات کی وجہ سے کیگئی ہے اپنے اتحاد سے ہم برطانیہ کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ سلطنت میں مساوی حصہ دار ہونے کے متعلق ہمارا حق تسلیم کرے مہاتما گاندھی چھوت چھات کو دور کرنے اور دیہاتی صنعتوں کی بحالی کے پروگرام سے دیہات میں پڑھوں اور ان پڑھوں کو ملانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سے تعلیمیافتہ لوگ تمام ملک کی طرف سے بولنے کے قابل ہوجائیں گے۔

ہندوستان اور برطانیہ کا معاہدہ غیر ضروری ہے

مسٹر نلینی رنجن کا بیان

کلکتہ ۱۳ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس اطلاع دیتا ہے کہ حال ہی حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ طے ہوا ہے اور جس کی شرائط کو گزشتہ ہفتہ شایع کیا گیا تھا اس کی تمام ہندوستانی تجارتی کمیٹیوں نے مخالفت کی ہے اب مسٹر این آر سرکار صدر بنگال نیشنل چیمبر آف کامرس نے اسبارہ میں ایک بیان شایع کیا ہے۔ کہ جس اصول کو اس تجارتی معاہدہ میں قائم کیا ہے اس کی مخالفت ہماری طرف سے زیادہ تر اس وجہ قائم کیا ہے کہ اس معاہدہ کو محض برطانوی تجارت کو فروغ دینے کی نیت سے ترتیب دیا گیا ہے اور اس امر کی طرف بالکل توجہ نہیں دی گئی کہ ہندوستان کو اپنی تجارت کو فروغ دینے اور اپنے مفاد کی بہترین کے لئے دنیا کے تمام دیگر ممالک سے تجارتی تعلقات کا بنانا لازمی ہے آگے چلکر مسٹر سرکار لکھتے ہیں کہ اس معاہدہ کے طے کرنے میں ہندوستان کی مالی آزادی کے اصول کو قطعی نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اسطرح ہمارے ملک کے تجارتی مفاد بغیر مشورہ کئے معاہدات طے کرنے کی ایک مذموم رسم کو قائم کیا گیا ہے آپ نے مزید کہا ہے کہ اٹاوہ پیکٹ بذات خود ایک مکمل معاہد تسلیم کیا گیا تھا۔ اسکے ساتھ اس ضمنی معاہدہ کی ہرگز کوئی ضرورت نہ تھی۔

فلسفہ کانگریس کا آئندہ اجلاس

کلکتہ ۱۴ جنوری۔ انڈین فلاسفیکل کانگریس کا آئندہ جلسہ دسمبر میں کلکتہ میں ہوگا۔ کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے دعوت نامہ بھیجا ہے۔

مسلم یونیورسٹی کا جلسہ اسناد

شاہ محمد سلیمان صاحب کا خطبۂ صدارت

سر شاہ محمد سلیمان صاحب نے جنھین جلسہ کے سابق وائس چانسلر کی حیثیت سے مسلمانون کے اس واحد قومی ادارہ سے گہرا اور قوی تعلق رہا ہے اور جنھون نے ملک کے تعلیمی مسئلہ پر پورا غور کیا ہے ماہ گذشتہ مین مسلم یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم انعام مین اپنے خیالات کا اظہار کا موقع ملا اس موقع پر آپ نے موجودہ نظام تعلیم کے مایوس کن پہلو کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا۔ اور حکومت اور یونیورسٹیون کے ارباب حل وعقد کو بتادیا کہ اب ملک کی ضروریات کے لحاظ سے تعلیم کی ناؤ کو ہوا کے رخ پر چلنا چاہیئے۔ آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کے اجلاس دہلی مین جہان بڑے بڑے ماہرین فن تعلیم جمع ہوے تھے۔ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ صوبہ متحدہ کی گورمنٹ نے بھی ہائی اسکول مین صنعتی تعلیم کے شعبہ کو شامل کرنیکے لئے ایک نامکمل اسکیم شایع کر کے اس طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔ لیکن بڑا سوال روپیہ کا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ تعلیم کا مسئلہ صوبہ کا مسئلہ نہین ہے یہ تمام ہندوستان کا مسئلہ ہے اور پرائمری تعلیم ثانوی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کی تینون منزلین ایک دوسرے وابستہ ہین کہ ان مین سے اگر ایک کی اصلاح کی جاوے تو دوسرے کی اصلاح ناممکن ہے اور ناگزیر اس لئے ضرورت ہے کہ حکومت ہند نظام تعلیم اس مسئلہ کو اٹھاوے اور جدید مرکزی مجلس قانون ساز سب سے پہلا کام یہ کرتے کہ وہ ہندوستان کے خواندون کی تعداد (لٹریسی) بڑھانے کے ساتھ ساتھ یہان کی صنعت وحرفت کے میدان کو وسیع کرنے کے عناصر اسکولی تعلیم مین داخل کرنے کی طرف صوبہ کی حکومت کو اسانیان بہم پہونچاے۔ سر شاہ محمد سلیمان صاحب نے اپنے اس فاضلانہ خطبہ مین جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اس قابل ہین کہ ان پر غور کیا جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ نظام تعلیم کا سب سے زیادہ مایوس کن اور دل شکن پہلو یہ ہے کہ بہت سے نوجوان جن کی زندگی نہایت درخشان رہ چکی ہے۔ اس قابل بھی نہین ہوے کہ خاندان تو در کنار اپنا پیٹ تو پال سکین پہلے جب انگریزی خوان لوگون کی تعداد کم تھی تو اسکولون اور کالجون سے امتحان پاس کرنے کے بعد ہی سب تعلیم یافتہ نوجوان سرکاری نوکریون مین کھپ جاتے تھے۔ مگر اب میٹرکولیشن پاس اور گریجویٹ کی تعداد اس قدر زیادہ بڑھ گئی ہے کہ سب کو ملازمت ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہوگیا ہے۔ جس سے تعلیم یافتہ بیکارون کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر یہی صورت رہی تو موجودہ صورت خلاف حد درجہ کی بددلی اور نفرت پیدا ہوجائے گی۔ اور ایک ایسے ملک مین جس کی آبادی اتنی کثیر ہو اور جس کی خواندہ آبادی دس فیصدی سے بھی کم ہو اسکولوں اور کالجون مین لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد کسی طرح محدود نہین کی جاسکتی۔ بلکہ اس کے برعکس توسیع تعلیم کے لئے نئے اسکول اور کالج کھولنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے پینتیس کروڑ سے زیادہ آبادی والے ملک کے لئے یہ نہین کہا جاسکتا کہ طلبار کی تعداد انگلستان وغیرہ ملکون کے طلبار کی تعداد سے بہت کم ہے۔ اس لئے طلبار کی تعداد کی حد بندی کسی طرح جائز نہین خیال کی جاسکتی ہے۔ لیکن اپنی تعلیم کو مفید وکارآمد بنانیکے لئے موجودہ طریقہ تعلیم مین ترمیم ہونا لازمی امر ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی مدراس مین جو ادبی یا سائنٹفک تعلیم دی جاتی ہے وہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانون کو کام بہم پہونچانیکے لئے ہرگز کافی نہین ہے اس لئے موجودہ طریقہ تعلیم مین سخت ردوبدل کرنا پڑیگا اس کے متعلق فاضل مقرر نے یہ معقول مشورہ دیا ہے کہ ہمین اپنے موجودہ تعلیمی ادارات کو خالی خولی تعلیم دینے کے لئے کارخانہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت دینے کا انتظام بھی کرنا چاہیئے۔ تاکہ جس طالب علم کا جس طرف فطری رجحان ہو اسی قسم کی تعلیم یا ہنر سے وہ مستفید ہوسکے۔ آجکل اسکولی تعلیم کی یہ روش ہے کہ لڑکون سے ان کے آبائی پیشے چھڑا کر انھین لکھنا اور پڑھنا حساب کتاب تاریخ جغرافیہ سکھا دیا جاتا ہے جس سے وہ اپنا آبائی پیشہ اختیار کرنے بھی قابل نہین رہتے۔ اس لئے اگر ان ابتدائی اور سکنڈری مدرسون کے طریقہ تعلیم مین مناسب ردوبدل ہوجاوے تو لڑکے اس قابل تو ہوجائین گے کہ اسکول سے نکل کر زراعتی، صنعتی یا تجارتی مشاغل اختیار کر سکین۔ بہرحال اسکولون مین کسی نہ کسی قسم کے ہنر کی تعلیم ضرور لازمی کیجائے اور جب تک طالب علم کسی ہنر یا دستکاری مین مہارت نہ کرے۔ اسوقت تک اسکو اسکول سے ہرگز پاس نہ کیا جاوے۔ الغرض ہائی اسکول کے نصاب مین بھی پیشہ ورانہ تعلیم رکھی جائے اور امتحان کو یونیورسٹی مین داخل ہونیکا دروازہ نہ بنایا جائے۔

اس طرح اگر لڑکون کے دلون مین دستکاری اور ہنرمندی سے رغبت پیدا کردیجائے اور انھین اس قابل بنادیا جائے تو وہ اسکول چھوڑنیکے بعد بسر اوقات کر سکین تو بیکاری کا موجودہ مسئلہ بڑی حد تک حل ہوجائے گا۔

غرض سرکاری اسکولون کو رفتہ رفتہ خاص پیشونکے مدرسے بنادینا چاہیئے۔ تاکہ اس نمونہ پر پرائیویٹ اسکول بھی قائم کئے جاسکین اور اس قسم کے نیم پیشہ ورانہ اسکول ملک کے بڑے بڑے مرکزون مین کھل جائین جہان لڑکے لڑکیان تعلیم اور ہنر حاصل کرنے بعد معمولی سرمایہ سے اپنی وجہ معاش پیدا کر سکین۔

اگرچہ ملک کی یونیورسٹیان اس کے علم وادب کا گہوارہ ہین لیکن انھین یونیورسٹیون کے ساتھ اس ملک کی اقتصادی اور مادی ترقی بھی وابستہ ہونا چاہیئے۔ یونیورسٹیون کو دنیا سے الگ تھلگ مگر تارک الدنیا لوگون کی خانقاہین بننے کی ضرورت نہین، انھین ملک کی دماغی وذہنی ترقی مین حصہ لینے کے علاوہ اقتصادی نشوونما مین بھی حصہ لینا چاہیئے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یونیورسٹیان مروجہ علوم کے علاوہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کا بھی ضرور انتظام کرین۔

ابتک ہماری یونیورسٹیان صرف علم وادب کی طرف متوجہ ہین جس سے ایک گریجویٹ وکیل یا اسکول ماسٹر بن سکتا ہے۔ کسی اور قسم کا پیشہ نہین سکتا۔ لیکن اب یونیورسٹیون کو اپنے طریقہ تعلیم مین تغیر وتبدل کرنا چاہیئے کہ اس کے طلبار پاس ہونے کے بعد کسی فن یا پیشہ مین حصہ لے سکیں اور نوکریون کے لئے در در کی خاک نہ چھانتے پھرین ورنہ ایک تلخ حقیقت کہ جس قدر دولت ایک طالب العلم کو گریجویٹ ہونے مین صرف کرنی پڑتی ہے پاس ہونے کے بعد اس سے آدھی رقم بھی کما نہین سکتا۔ اس لئے یونیورسٹیون کو مقتضائے زمانہ کے مطابق بنانا چاہیئے اور انھین قائم شدہ صنعتی ادارات کے ساتھ ملکر کام کرنا چاہیئے۔

ملک کی یونیورسٹیون کی عام طریقہ تعلیم مین صنعتی شعبہ کے اجرا کی ضرورت پر زور دینے کے علاوہ قابل مقرر نے اپنے اڈریس مین یونیورسٹی اور علیگڈھ یونیورسٹی کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوے بنارس کی تعلیم کو مثال مین پیش کرتے ہوے فرمایا:۔

بنارس مین یونیورسٹی کے منتظمین نے اس امر کو ابتدا ہی مین محسوس کر لیا کہ بغیر صنعتی تعلیم کے وہ ملک مین صنعت کو ترقی نہین دے سکتے اس وجہ سے انھون نے شروع سے اپنے فنڈ کا ایک چوتھائی سے زیادہ حصہ مثل ٹیکنالوجی، میکنیکل و الکٹریکل انجینیرنگ۔ کان کنی و میٹیالوجی اپلائڈ جیوگرافی۔ سروے انگ۔ باٹنی ایگریکلچر فارموکیوٹیکل کیمسٹری اور اسی قسم کی دوسری عملی تعلیم کے حصول مین صرف کیا جس کے ذریعہ انھون نے مختلف ہنر مثل تیل۔ صابن، عطر، اینملنگ۔ الکٹروپلیٹنگ اور بے شمار دوسری دستکاری سکھائین۔

ٹیکنالوجی ڈپارٹمنٹ کا براہ راست تعلق کارخانوں سے ہے اور اس کو یو۔ پی گورنمنٹ سے اسکے واسطے ایک خاص امداد ملتی ہے

اس ڈپارٹمنٹ کی بڑی کامیابی یہ ہے کہ ہر حصہ ملک مین اسکے انجنیر ملازمت مین جاتے ہین اس کامیابی پر ہندو یونیورسٹی جس قدر بھی ناز کرے بجا ہے۔ اور مسلم یونیورسٹی کو اسکی تقلید روا ہے

آپ نے مسلم یونیورسٹی کو یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ اب بجائے کتابی تعلیم کے چھوٹے ہی پیمانہ پر

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

بحکم جناب بابو پریا چرن اگروال صاحب سشن سب جج بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ

نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت سشن سب جج کانپور

مقدمہ نمبر اجرا ۱۴۶ سنہ ۱۹۳۴ء نمبر ابتدائی ۲۰ سنہ ۱۹۲۹ء

بابو شیو دیال ولد لالہ سیتا رام قوم اگروال ساکن اٹاوہ بازار شہر کانپور مدعی

بنام محمد حنیف وغیرہ مدعا علیہ

بنام محمد حنیف و عبدالرحمن پسران حاجی عبدالغفور قوم مسلمان ساکنان احاطہ نمبری ۱۹/۴۹ موسومہ احاطہ گھمو خاں کرنیل گنج کانپور و عبدالحکیم ولد حاجی عبدالغفور قوم مسلمان ساکن حال مرکنٹائل پریس توپخانہ بازار کہنہ شہر کانپور مدیونان

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے درخواست گذرانی ہے لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم
منصرم عدالت

بمبئی۔ مسٹر زیال، مسٹر منشی اور مسٹر مہر علی بمبئی سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران منتخب ہوئے ہیں۔

بحکم جناب صاحب حاکم بٹوارہ بہادر پرگنہ بلہور ضلع کان پور

(۱) اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰

(۱) ایکٹ مالگذاری اراضی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(۲) اطلاعنامہ حسب قاعدہ (۶) سرکلر ۲۱ - مد ۲

تم مسمیان جواہر ولد خلقو قوم برہمن ساکن موضع برہول پرگنہ بلہور و گنجی لال ولد بلدیو پرشاد قوم برہمن ساکن موضع بہادر پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور کو کہ جو شریک مقالبضت موضع برہول مع آبادی پرگنہ بلہور کے ہو۔ اور درخواست بٹوارہ موضع مذکور میں جو کہ عدالت میں گذری ہے شریک نہیں ہوئے ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو بٹوارہ میں کچھ عذر ہو تو پیش کرو۔ اور بروز جمعہ تاریخ ۱۵ ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے خود یا بذریعہ مختار مجاز کے بمقام کانپور یا دورہ جہاں ہوں حاضر عدالت ہوا ہو اور بلا اجازت عدالت کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔ اگر مقدمہ ملتوی ہو گیا ہو تو بلا دریافت تاریخ پیشی کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔

۲۔ تم سے اس امر کی بھی رپورٹ طلب کی جاتی ہے کہ اگر بٹوارہ حلقہ کا پٹواری کرے تو بٹوارہ کے منظور کئے جانے کی حالت میں تم کو کچھ عذر تو نہ ہوگا۔

۳۔ اگر تم کو شریک بٹوارہ ہونا منظور ہو تو اپنی درخواست قبل تاریخ مذکورہ بالا کے پیش کرو ورنہ تمہاری درخواست بیرون میعاد متصور ہو کر خارج ہو جاوے گی اور تم شریک بٹوارہ نہ ہو سکو گے

مہر عدالت

(مہا بیر پرشاد نائب اہلمد بٹوارہ)
۱۲ ر جنوری سنہ ۱۹۳۵ء

انتخاب کی تاریخ مقرر ہو گئی

ناگپور ۱۲ ر جنوری۔ شری بت ایم دی الجینکر کی وفات سے خالی شدہ نشست کو پر کرنے کے لئے ناگپور ڈویژن کے غیر مسلم حلقہ کو حکم ہوا ہے کہ ۱۸ ر مارچ سنہ ۱۹۳۵ء یا اس سے پہلے ممبر کا انتخاب کر لیا جائے۔

امیدواروں کی نامزدگی ۳۱ ر جنوری سنہ ۱۹۳۵ء کو ہوگی اور اس کے دوسرے روز پڑتال ہوگی۔ اور پولنگ ۲۲ ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان

بابت تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب بابو جیون چندر ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی۔

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۱۴ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۴ء

کدار شیو ولد جاگیشور قوم برہمن ساکن لمہرا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا سائل نے ایک درخواست انسالونسی مورخہ ۲۷ ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء عدالت میں مشر قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے۔ اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۱۴ ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے۔

المرقوم ۵ ر جنوری سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہاں!

بحکم جناب بابو جیون چندر ملک جج خفیفہ بہادر کان پور باختیار انسالونسی۔

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

مہابیر ولد بھوانی قوم کوری ساکن ٹپکا پور برہانہ شہر کانپور۔ انسالونٹ

مطلع ہو کہ متذکرہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج داخل کی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے ۱۶ ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

اسمبلی میں مولانا شوکت علی

مسٹر جناح کی پیروی کریں گے

بمبئی ۱۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں مسلمانوں کے ایک جلسہ میں مولانا شوکت علی نے اعلان کیا کہ انھوں نے مسٹر جناح کی پارٹی میں شریک ہونے کا پورا ارادہ کر لیا ہے اور کام کریں گے۔ آپ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ میں مسلمانوں کو اسمبلی میں متحد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھوں گا۔

اسی جلسہ میں مسٹر جناح کا ایک پیغام پڑھا گیا ہے انھوں نے حاضر ہونے سے معذوری ظاہر کی ہے اور مسلمانوں کے جذبات سے اپنی کلی ہمدردی ظاہر کی ہے۔

کلکتہ ۱۴ ر جنوری برطانی سلطنت کے یونیورسٹی بورڈ کی انتظامیہ کونسل نے سنہ ۱۹۳۶ء کے لئے کلکتہ یونیورسٹی ... منتخب کر لیا ہے۔

ہندوستان کی ایک مشہور فارسی عالم کا انتقال

کلکتہ ۱۴ ر جنوری خان بہادر آغا محمد کاظم شیرازی جو ایک مشہور فارسی عالم تھے۔ اور جو کلکتہ یونیورسٹی کے اعلیٰ مدارج میں ۵۰ سال تک فارسی کے لیکچرار رہ چکے تھے کل انتقال فرما گئے۔

اچاریہ گڈوانی کا انتقال

حرکت قلب بند ہو گئی

کراچی ۱۳ ر جنوری آج رات کو اچاریہ گدوانی یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۶

دستکاری کی تعلیم دینا شروع کردے اور یہ بات نظام تعلیم میں قدرے تبدل اور تھوڑے خرچ سے اس طرح ممکن ہے کہ فزک ڈپارٹمنٹ کتابی تعلیم کے ساتھ حرفتی تعلیم مثل صابن سازی۔ روغن و عطریات بنانا سکھانا شروع کردے اسی طرح باٹنی ڈپارٹمنٹ عملی طریقہ پر کاشتکاری سکھانے میں بہت کچھ مدد دے سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مسلم یونیورسٹی کے اساتذہ کے اس جذبۂ قومی کی آپ نے تعریف فرمائی کہ انہوں نے وقت ضرورت اپنی تنخواہوں میں معقول کٹ گوارا کیا۔ اور طلبائے یونیورسٹی کو پالیٹکس سے علیحدہ رہنے اور سادہ زندگی بسر کرنے کے متعلق بہت کچھ نصائح فرمائی ہیں۔ آخر میں گریجویٹ سے خطاب فرمایا۔

آپ نے اپنی محنت سے اپنے کو یونیورسٹی ڈگری لینے کا اہل ثابت کیا۔ اور یونیورسٹی نے جو تعلیم آپ کو دی اس کا پھل آپ نے پا لیا۔ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور یہاں کی فضا میں آپ نے ایک مدت تک پرورش پائی۔ اور یہی یونیورسٹی اسپرٹ آپ میں آئی۔ معلومات سے معلوم ہو کر اب آپ دنیوی زندگی میں قدم رکھ رہے ہیں۔ جو سخت مقابلہ اور جد و جہد کی زندگی ہے اور اسمیں آپ کو اپنا راستہ بنانا ہے اس زندگی کی کامیابی اب آپ کے کیریکٹر اور مضبوط ارادہ پر منحصر ہے کیونکہ اس میں آپ کو بہت دشواری کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر مستقبل زیادہ شاندار نہیں بھی ہوتا ہے اور انتظار کی مدت بعض اوقات بہت دراز ہوتی ہے جو اشد من الموت کہی جاتی ہے۔

۴ پس ایسی صورت میں آپ کو ہرگز ہرگز بھی مایوس نہ ہونا چاہئے۔ اور آپ کی ترقی خواہ کتنی ہی آہستہ ہو پھر بھی آپ کو ثابت قدم رہنا چاہئے اور یہی اپنی زندگی کا اصول بنانا چاہئے۔

عزیز نوجوانو! آپ میں سے اکثر ملک کے لیڈر ہوں گے اور ملک کی قسمت کا فیصلہ آپ کے اختیار میں ہوگا۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی اعلےٰ قابلیت فراست سیلف ریلیکٹ کے ذریعہ اپنی اور اپنی درسگاہ مسلم یونیورسٹی کی ناموری کا باعث ہوں۔

خدا کرے کہ آپ اپنی یونیورسٹی کی ناموری کا باعث ہوں۔ اور اپنی قوم کی قوت کا سبب بنیں خدا کرے کہ آپ ملک او رتاج کے سچے باشندے ثابت ہوں۔ اور جو ڈگری کے آپ نے حاصل کی ہے اسکی عزت آپ سے ہو۔

آپ نے سادہ زندگی کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ "

"آفتاب ہال کے اصولات بلاشبہ قابل تعریف ہیں۔ اور اسی اصول کی تمام یونیورسٹیوں میں ضرورت ہے۔"

بحکم جناب مسٹر ڈی سی ہنٹر صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج کانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ

مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلئے مقرر کی جاوے

(آرڈر ۴۱ قاعدہ ۱۴)

بعدالت صاحب جج بہادر کانپور

اپیل متفرقہ نمبر ۲۶ سنہ ۱۹۳۴ء

پنڈت اشیر نرائن ولد پنڈت جاگیشر قوم برہمن ساکن رام بال ٹیکاپور کانپور — اپیلانٹ

بنام عبدالودود خاں ولد داؤد خاں قوم پٹھان ساکن ٹیکاپور کانپور — رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی فیصلہ عدالت سب جج بہادر دوم بہ اختیار خفیفہ مقام کانپور۔

مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء

بنام عبدالودود خان ولد داؤد خاں قوم پٹھان ساکن ٹیکاپور شہر کانپور — رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری اپیل حسب دفعہ ۱۹۵ سی (۳) ضابطہ فوجداری اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا۔ اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور عدالت نے تاریخ ۵ فروری سنہ ۱۹۳۵ء واسطے داخل کرنے وکالت نامہ کے مقرر کی اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں کی جائے گی

آج بتاریخ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم الشیور سہائے

سرشتہ دار عدالت ججی کانپور

(مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1494

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن



صدق

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ	نمبر ۴

نوجوانِ ہند سے خطاب

از جناب سعید الحسن صاحب دور ہاشمی کانپوری

نوجوانِ ہند آ، رازِ نہانِ علم سُن — بھول بیٹھا ہے جسے وہ داستانِ علم سُن
تیری نظروں میں ہے پوشیدہ جہانِ علم سن — تیری ہستی ہے غبارِ کاروانِ علم سُن

مغربی تعلیم کے نشہ سے ہے سرشار تو
بادۂ مشرق کی سرمستی سے ہے بیزار تو

مغربی تعلیم کیا؟ کہئے جسے قہرِ خدا — جسنے آکر کردیا ویران گلشن ہند کا
جسنے ہر ذرہ میں ڈالی بغض و نفرت کی بنا — جسکے نشے نے وطن سے تجھکو غافل کردیا

جسکی تاریخیں غلط ہیں جسکے افسانے غلط
جسکے اندازے ہیں ناقص جسکے پیمانے غلط

ہاں! وہی تعلیم جس سے امنِ عالم دور ہے — ہاں وہی تعلیم جسکے نشہ سے تو چور ہے
جسکی سرمستی سے تیری روح تک مخمور ہے — جس سے یورپ تنگ ہے، بیزار ہے مہجور ہے

ہاں وہی تعلیم جو ہے دشمن انسانیت
کردیا ویران جس نے گلشن انسانیت

مینے مانا سائنس تیرا صاحب اعجاز ہے — میں نے مانا علم تیرا کاشف ہر راز ہے
میں نے مانا تو ہوا میں مائلِ پرواز ہے — گیس مہلک گیس تیری اک ادائے ناز ہے

پھر بھی تجھ کو علم کا مقصود کچھ حاصل نہیں
جسکو تو سمجھا ہے منزل وہ تری منزل نہیں

دیکھ خود شیرازۂ مغرب پریشاں آج ہے — بے حیائی حاصلِ اخلاق انساں آج ہے
تو پشیماں ہو نہ ہو فطرت پشیماں آج ہے — علم نے اتنی ترقی کی کہ عریاں آج ہے

فیض یہ مغرب کو پہنچا علم محسوسات سے
ہوگئی انسان کو نفرت اپنے ملبوسات سے

اہل یورپ آج کتنے کاملِ تہذیب ہیں — اُن کے جو انداز ہیں سب حاصلِ تہذیب ہیں
جسقدر عریانیاں ہیں داخلِ تہذیب ہیں — جتنی بد اخلاقیاں ہیں شاملِ تہذیب ہیں

عورتوں کا زلف کٹوانا وقارِ علم ہے
کتنا عبرت خیز یہ انجامِ کارِ علم ہے

نام اسکا علم گر ہے، علم سے تو دور رہ! — لعنت ایسے علم پر، تو جہل سے مسرور رہ
بھاگ ان آزادیوں سے تو یونہی مجبور رہ — مے نہیں ملتی نہ پی تو بے پئے مخمور رہ

اور اگر پینے ہی پر مے کے تجھے اصرار ہے
بادۂ مشرق کو پی تو اس سے کیوں بیزار ہے

علم کا ہوتا ہے جس سے خوب نشہ وہ شراب — بانسری سے بن کے جو نکلی ہے نغمہ وہ شراب
ایشیا میں جسکے دم سے ہو اجالا وہ شراب — مغربی مے سے مزا جسکا ہے اچھا ہے وہ شراب

دنیائے اسلام

نسیم پاشا کی کابینہ حکمتِ عملی

قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ نسیم پاشا کی جدید وزارت نے مصری عوام کو فوری طور پر مطمئن کردیا اس وقت رائے عامہ کی نظر حال سے زیادہ مستقبل پر ہے۔ مصریوں کا خیال ہے کہ نسیمی وزارت نرمی انصاف اور اصول سے کام لے رہی ہے۔ اور اسطرح مصر ایک صحیح راستہ پر گامزن ہے۔ اور اصلاح حال کی نئی صورتیں پیدا ہو رہی ہیں۔

جماعت وفد کی کامیابی اور بر سر اقتدار آنے کا مسئلہ بھی اسوقت عوام کے سامنے اتنا نہیں ہے جسقدر یہ مسئلہ ہے کہ نسیم پاشا کی مستقل حکمت عملی کیا ہوگی۔ چونکہ وزیر اعظم خود سری سے کام نہیں لے رہے ہیں اور دستوری اصولوں کے گم شدہ اعتماد کو واپس لا رہے ہیں اسلئے ان کے متعلق ابتک حسن ظن سے کام لیا جا رہا ہے۔

نسیمی وزارت عظمیٰ کے ممتاز رکن اور وزیر تعلیم نے حال ہی میں ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں یہ تصریح کی ہے کہ ہماری وزارت جنگجو وزارت نہیں ہے بلکہ اصلاحی وزارت ہے جو ملک کو تمام آلائشوں سے پاک کردینا چاہتی ہے۔

وزیر تعلیم نے جو کچھ بیان دیا ہے وہ اسکے خلاف واقعہ نہیں ہے کیونکہ جدید وزارت نے سخت گیری اور عام مظالم کا سدباب کردیا ہے۔ صدقی پاشا کی وزارت نے جن لوگوں کے حقوق ضبط کرلئے تھے (باقی بر صفحہ ۵)

(باقی بر صفحہ ۵)

علم کا کیف نہاں مشرق کے پیمانے میں ہے
صرف جو کچھ دیر ہے وہ تیرے پی جانے میں ہے

اسکا تو اک جام پی لے پھر بہارِ علم دیکھ — اس کے نشہ میں تو ہو پھر جلوہ زارِ علم دیکھ
ذرہ ذرہ ہے یہاں پر میگسارِ علم دیکھ — اس کو کہتے ہیں جمالِ اعتبارِ علم دیکھ

علم کی تحصیل سے کب روکتا ہوں میں تجھے
عاشقِ مغرب نہ بن یہ ٹوکتا ہوں میں تجھے

علم وہ ذرہ ہے جسمیں عظمتِ صحرا ہے گم — علم وہ قطرہ ہے جسمیں وسعتِ دریا ہے گم
علم وہ جلوہ ہے جسمیں شاہدِ معنےٰ ہے گم — علم وہ پردہ ہے جسمیں مقصدِ دنیا ہے گم

علم کی صہبا میں پیہم جوش آتا جائے گا
جتنی پیتا جائے گا تو ہوش آتا جائے گا

آہ وہ کیا ہے، جو تا حدِ اثر محدود ہے — وہ بھی کیا منزل کہ جسکی رہگذر محدود ہے
علم کو تو جانتا ہے بے خبر محدود ہے — علم کب محدود ہے تیری نظر محدود ہے

علم سے تیری نظر جب آشنا ہوجائے گی
انتہا تیرے لئے اک ابتدا ہوجائے گی

علم سے ملتی ہے دل کو انبساطِ سرمدی — علم سے روحانیت لیتی ہے درسِ بندگی
علم سے ہوتی ہے انسانوں میں پیدا دوستی — علم کے مضراب سے چھڑتا ہے سازِ زندگی

چاہتا ہے تو جو اس کیفِ دوامِ علم کو
اُٹھ کے برہم کردے موجودہ نظامِ علم کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۶-فروری ۱۹۳۵ء | نمبر ۴

صوبجات متحدہ کی ہوم ممبری

صوبجات متحدہ میں مسلمانوں کی اہمیت کا لحاظ رکھتے ہوئے حکومت نے یہ ہی مناسب سمجھا کہ صوبہ ہذا کی ہوم ممبری پر مسلمانوں میں سے کسی کا تقرر کیا جایا کرے۔ چنانچہ شروع سے گذشتہ سال تک اسپر عملدرآمد بھی ہوتا رہا۔ اور مرحوم مہاراجہ صاحب محمود آباد۔ نواب صاحب ا ری اور نواب سر مزمل اللہ خاں صاحب صوبہ متحدہ کی ہوم ممبری کے جلیل القدر عہدے پر فائز المرام رہے۔

مگر گذشتہ سال نواب صاحب چھتاری کے گورنر ہونے پر حکومت نے صوبہ کی سابقہ روایات کے خلاف کنور سر جگدیش پرشاد کو ہوم ممبر مقرر کردیا جس کو قدرتی طور پر مسلمانوں نے محسوس کیا کہ حکومت صوبہ کی سابقہ روایات کے خلاف عملدرآمد کیا۔

گذشتہ اکتوبر سے یہ خبر گرم تھی کہ کنور سر جگدیش پرشاد حکومت ہند میں جانے والے ہیں۔ لہذا اس وقت سے صوبہ کی ہوم ممبری کے متعلق چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اور اب چونکہ کنور سر جگدیش پرشاد کا تقرر حکومت ہند میں ہوگیا ہے اس لئے صوبہ کی ہوم ممبری کا مسئلہ پھر در پیش ہے۔

ہمارے خیال میں صوبہ کے مسلمان حکومت سے یہ استدعا کرنے میں حق بجانب ہیں کہ سابقہ روایات کے مطابق ہوم ممبری کے جلیل القدر عہدے پر کسی مسلمان کا تقرر کیا جاوے

ہم امید کرتے ہیں کہ ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ مسلمانوں کی اس جائز خواہش کا لحاظ کرتے ہوئے کسی مسلمان کے تقرر کی سفارش کر کے مسلمانوں کو ممنون فرمائینگے۔

صوبہ میں متعدد قابل مسلمانوں میں ہمارے شہر کے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ بھی ایک ہیں جو ہر طرح سے ہوم ممبری جیسے جلیل القدر عہدہ کے قابل ہیں۔ اور جن کا احترام سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں یکساں طور پر کیا جاتا ہے۔

لہذا ہم ہز ایکسلنسی گورنر سے یہ پوری توقع کرتے ہیں کہ وہ ہوم ممبری کی سفارش کرتے وقت حافظ صاحب موصوف کو اس جلیل القدر عہدہ کے لئے نامزد فرمائیں گے۔

اگر خدانخواستہ کسی صورت میں بھی حکومت مسلمانوں میں سے کسی کو اس جلیل القدر عہدے کے لئے نامزد نہ کرے تو پھر ہماری دلی خواہش ہے کہ ہمارے شہر کے آنریبل سر جوالا پرشاد منسٹر ایجوکیشن کو ہوم ممبری کے لئے نامزد کرے کیونکہ موصوف ہندو مسلمانوں میں یکساں طور پر ہر دلعزیز ہیں۔

اور وزیر تعلیمات کے عہدے پر خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا سی، آئی۔ ای۔ ایم ایل، سی۔ کا تقرر کیا جاوے اس صورت میں مسلمانوں کی ایک گونہ اشک شوئی ہوجائے گی۔

بہر حال ہم اپنے جدید گورنر سے یہ پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ صورت حال کا غائر مطالعہ کرکے مسلمانوں کے حقوق کا پورا پورا لحاظ کریں گے۔

اسمبلی کی صدارت

لیجس لیٹو اسمبلی کی صدارت کے لئے دو امیدواروں میں ایک سر عبدالرحیم اور دوسرے لقصدق احمد خاں شیروانی ہیں۔

سر عبدالرحیم انڈی پنڈنٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور مسٹر لقصدق احمد خاں شیروانی کانگریس پارٹی سے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں سر عبدالرحیم نے جو قوم پرستانہ رویہ اختیار کیا تھا اس سے یہ پوری توقع کی جاسکتی ہے کہ قوم پرست طبقہ ان کی پوری حمایت کرے۔ مگر چونکہ کانگریس پارٹی نے خود اپنے نمائندہ یعنی لقصدق احمد خاں شروانی کو کھڑا کردیا ہے اس لئے دشواری نظر آرہی ہے۔

بہر حال یہ ایک یقینی امر ہے کہ دونوں قابل اور لائق ہیں اور ان دونوں میں سے کوئی صاحب بھی صدر اسمبلی منتخب ہوجاویں پبلک کو دونوں پر یکساں وثوق ہوگا۔

اسمبلی کی صدارت کا فیصلہ ۲۴ جنوری کو ہوجائے گا اور جو وقت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں ہوگا اسوقت فیصلہ ہوچکا ہوگا۔

بہر حال ہماری دلی خواہش ہے کہ اسمبلی کی صدارت کی وجہ سے کانگریس اور انڈی پنڈنٹ پارٹی کے تعلقات میں فرق نہ آنا چاہئے۔

راجہ رسول پور کی وفات

راجہ کپتان محمد امتیاز رسول خاں صاحب کا انتقال ۱۳ جنوری کو لکھنؤ میں ہوگیا

آئینہ کانپور

ہز ایکسلنسی گورنر کی تشریف آوری

۲۲ جنوری کو ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ گورنر صوبجات متحدہ معہ لیڈی ہیگ کے کانپور تشریف لائے۔

اڈریس۔ ۲۲ جنوری۔ ۱۲ بجے دن کو سرکٹ ہاوس میں امپرومنٹ ٹرسٹ و مینوسپل بورڈ کا مشترکہ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایڈریس دیا گیا۔

ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ و لیڈی ہیگ کا استقبال مسٹر لوئس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ مسٹر سوٹر چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ اور چودھری پیارے لال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے کیا۔ اور ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ و لیڈی ہیگ کے گلے میں سنہرے ہار پہنائے۔ ہز اکسلنسی نے امپرومنٹ ٹرسٹ و ڈسٹرکٹ بورڈ اور مینوسپل بورڈ کے ممبران سے معانقہ کیا۔ جن کا تعارف مسٹر سوٹر، بابو برجندر سروپ اور چودھری پیارے لال نے کرایا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ اور مینوسپل بورڈ کا مشترکہ ایڈریس بابو برجندر سروپ نے پڑھا جسمیں ہز اکسلنسی گورنر کی پہلی تشریف آوری کا خیر مقدم کیا گیا، اور امپرومنٹ ٹرسٹ و مینوسپل بورڈ کے مختصر طور پر حالات بیان کیے گئے تھے۔ جس کے جواب میں ہز اکسلنسی گورنر نے مینوسپل بورڈ کے موجودہ انتظامات کی بہت تعریف کی۔ اور مسٹر سوٹر چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ و رائے بہادر مسٹر سری نرائن چیف انجنیر امپرومنٹ ٹرسٹ کے حسن انتظام کی بہت داد دی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایڈریس چودھری پیارے لال صاحب چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے پڑھا۔ جسمیں ضلع کانپور کے حالات مختصر طور پر بیان کئے گئے تھے ہز اکسلنسی نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کا بھی موزوں جواب دیا۔

گارڈن پارٹی۔ ۲۲ جنوری ۴ بجے شام کو گرین پارک میں معززین شہر کی طرف سے ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ و لیڈی ہیگ کو ایک شاندار گارڈن پارٹی دی گئی۔

پارک کو گملوں اور بجلی کے قمقموں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اور پھاٹک بھی بنائے گئے تھے جو بجلی کی رنگین بلبوں سے جگمگا رہے تھے فرسٹ لائل رجمنٹ اور پولیس کے بینڈ باجے بج رہے تھے سوا چار بجے ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ اور اور لیڈی ہیگ تشریف لائے۔ ۱۶ میزبانوں سے جن کے نام دعوتی کارڈ پر چھپے ہوئے تھے ان سے ہاتھ ملایا۔ اور آنریبل جے۔ پی۔ سر لواسٹو اؤ منسٹر ایجوکیشن و مسٹر لوئس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں ان ۱۶ میزبانوں کیساتھ ہز اکسلنسی کا فوٹو بھی لیا گیا۔ اور اس کے بعد لوگوں نے چائے۔ کیک و مٹھائی وغیرہ نوش فرمائی۔ پھر ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ و لیڈی ہیگ نے گشت فرمایا۔ اگرچہ ہز اکسلنسی گورنر ۵½ ہی بجے تشریف لیگئے مگر معزز مہمانوں نے آتشبازی دیکھنے کی زحمت گوارا فرمائی۔

مولوی بشیر علی خانصاحب تحصیلدار کی انتھک کوششوں سے گارڈن پارٹی بہت کافی بارونق اور کامیاب رہی۔

دعوت۔ ۲۲ جنوری کی رات کو سر جوالا پرشاد و لیڈی سر لواسٹو نے ہز اکسلنسی گورنر کو ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ ہال میں ایک شاندار ڈنر دیا۔ جس میں تقریباً ایک سو معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا مگر مسلمانوں میں صرف خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔

۲۳ جنوری کو ہز اکسلنسی گورنر نے سر ٹامس اسمتھ کے یہاں دعوت نوش فرمائی۔ اور ۴½ بجے شام کو لال املی کلب میں ہز اکسلنسی نے چائے نوش فرمائی۔

دیگر مصروفیات ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ نے مسٹر سوٹر چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ اور مسٹر لوئس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ امپرومنٹ ٹرسٹ ایریا۔ واٹر ورکس۔ جگی لال کملاپت جوٹ ملس۔ ایگریکلچرل کالج۔ ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ سودیشی کاٹن ملس اور لال املی کا معاینہ فرمایا۔

انڈیا بل کی اشاعت

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ سرکاری کمیونک میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انڈیا بل جسے پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے اُس کی کاپیاں بازار میں ۲ فروری کو بغرض فروخت بھیج دی جائیں گی۔ اور ۱۲ آنے قیمت ادا کرنے کے بعد خرید کیا جاسکتا ہے۔ انڈیا بل کے ساتھ جو تشریحی بیان حکومت شایع کیا ہے وہ ۲۴ جنوری کو اخبارات میں شائع کردیا جائے گا۔

چانسلر اور وائس چانسلر کا انتخاب

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کی صدارت میں پرنسز چیمبر کا اجلاس شروع ہوا اور مہاراجہ پٹیالہ اور مہاراجہ دھولپور کا لعہدہ چانسلر اور وائس چانسلر انتخاب ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

راجہ امتیاز رسول خانصاحب مرحوم کی عمر ۴۹ سال کی تھی۔ انہوں نے پہلے کالون تعلقہ دار اسکول لکھنؤ میں تعلیم پائی۔ پھر دہرہ دون کالج میں فوجی تعلیم حاصل کی اور ایک عرصہ تک آپ سر ہارکورٹ بٹلر سابق گورنر صوبہ کے آنریری ایڈی کانگ رہے اور بیس سال تک تعلقہ داران اودھ کے نمائندہ کی حیثیت سے کونسل صوبجات متحدہ میں ممبر بھی رہے۔ مرحوم علم و ادب سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں آپ کے برادر مکرم راجہ سر محمد اعجاز رسول خانصاحب والی جہانگیر آباد اور آپکے صاحبزادے راجہ محمد اعتقاد رسول خانصاحب [illegible]

سبد گل

ڈائر اوڈوائر شہرت کے سرمائیکل اوڈوائر اصلاحات کے مسئلہ پر بھلا کیسے چپ رہتے۔ چنانچہ بول دیئے مگر بولے خوب۔ آپ نے فرمایا:۔

"مسٹر بالڈون کا کہنا ہے کہ اگر وائٹ پیپر کی تجاویز کو منظور نہ کیا گیا تو دو لیشتوں کے اندر ہندوستان ہمارے ہاتھ سے نکلجائے گا۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اگر ان کو منظور کر لیا گیا تو ہندوستان دو سال کے اندر ہمارے ہاتھ سے نکلجائے گا"۔

یقین کیجئے اب ہمیں اس کی ذرا بھی فکر نہ رہی کہ ہندوستان کو اصلاحات وغیرہ ملتی ہیں یا نہیں۔ بس دونوں کے منھ میں گھی شکر۔

ودیارتھی سبھا لاہور کے سالانہ جلسہ میں مقرر نے فرمایا کہ نہ کہیں خدا ہے۔ نہ روح۔ یہ سب انسانی وہم و قیاس ہے۔

عرصہ کی غلامی کے لعبد یہی حال ہوجاتا ہے ؎

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

ایک دوسرے مقرر نے فرمایا کہ اسوقت سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ عورتیں بیدار ہوں۔

لیکن اس شدید جاڑے میں علی الصباح جائے نہانے کا مطالبہ کرنا مردوں کا سراسر ظلم ہے

علاقہ سار کے استفسار عام کے موقع پر ایک عورت ووٹ پولنگ اسٹیشن پر پہونچکر جان بحق ہو گئی۔

کیا اس بنا پر فرانس فیصلہ کو ناجائز قرار دینے کی کوشش نہ کرے گا۔

ایک اینگلو انڈین معاصر کی سرخی۔ "سر اے سہروردی" "ایک نان برہمن لیڈر کی موت" معلومات عامہ کی اس فراوانی پر ہم تمام لبقراط مآب اینگلو انڈین پریس کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

؎ اب اسی بات کو میں ایک دوسرے طریقہ پر سمجھانا چاہتا ہوں دنیا سورج کے گرد جو چکر لگاتی ہے اُس کی مسافت کا قطر اٹھارہ کروڑ ۷۰ لاکھ چالیس ہزار میل ہے اس قطر کو اگر ہم ایک نقطہ کے برابر تسلیم کریں۔ تو سورج سوائے خوردبین کی مدد کے ہمیں نظر نہ آئے گا۔ اور زمین کا نقطہ تو اسقدر باریک ہوگا کہ دنیا کی کسی خوردبین کی مدد سے بھی نظر نہیں آ سکتا۔ اس پیمانہ کے مطابق اگر ہم اس ستارہ کا پتہ لگائیں جو دنیا کے سب سے زیادہ قریب ہے تو وہ پچیس گز کے فاصلہ پر ہوگا۔ اور جو ستارہ دنیا سے بعید ترین ہے وہ ہمارے کاغذ کے فرضی نقطہ سے دس لاکھ میل کے فاصلہ پر۔

اب اسطرح بچے خود اندازہ کرلیں کہ ستارے ہماری دنیا سے کسقدر دور ہیں۔ ان کی دوری کا خیال کرکے عقل حیران ہوجاتی ہے بہت سے ستارے تو ایسے ہیں جو موجودہ بڑی بڑی دوربینوں کی مدد سے بھی نظر نہیں آسکتے جسقدر زیادہ قوت کی دوربین بنتی جاتی ہیں۔ اسی قدر زیادہ ستاروں کا علم ہم کو ہوجاتا ہے۔

ادب لطیف

صبح ہوگئی ہے

(از لیڈی فلور سٹنگز)

پیاری بہن! اٹھ جاگ
صبح ہوگئی ہے۔
پرندے چہچہا رہے ہیں
کلیاں کھل رہی ہیں۔
پھولوں پر شبنم چمک رہی ہے۔
وہ دیکھو! ایک درخت کے نیچے میمنے اپنی ماتاؤں کے سامنے کود پھاند رہے ہیں۔
تالاب میں گرداب کے نیچے مچھلیاں تیر رہی ہیں
شہد کی مکھی ہر پھول پر اڑتی پھرتی ہے۔
اس خوشگوار موسم میں پھولوں سے مٹھاس حاصل کرنے کے لئے ہمہ تن معروف ہے۔
میں نے شہد کی مکھی کو کبھی کاہل اور سست نہیں دیکھا۔ وہ ننھی سی جان یہ جانتی ہے کہ کھیلنے کی بجائے کام کرنا اچھا ہوتا ہے۔
اٹھ! پیاری بہن! اٹھ
ہر ذی حیات اسوقت بشاش بشاش اپنے کام دھندے میں معروف ہے اچھے بچے کبھی کاہل و مغموم نہیں رہتے۔
پیاری بہن! خدا نے ہمیں دن شہد کی مکھیوں کی طرح کام کرنے اور ابابیل کی مانند خوش و خرم رہنے کے لئے بخشا ہے۔

(ترجمہ از ساحر، شملہ)

صرف تیرے لئے!

مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔
پھر بھی ــــ دھن دولت، عزت و شہرت کا خواہاں ہوں۔
صرف تیری نظروں میں سمانے کے لئے۔
لوگوں کی آنکھوں میں سمانا چاہتا ہوں کس لئے ــ
ــ صرف تیرے لئے۔

مجھے کسی سے محبت نہیں۔
نہ کسی کی محبت کی ضرورت ہے
میں تیری محبت خرید لے۔ تیری محبت حاصل کرنے کیلئے دوسروں سے بھی محبت کا دم بھرتا ہوں۔
کس لئے ــــ؟
صرف تیرے لئے۔

نازو نعمت میں پرورش پائی ــ دکھ نہیں دیکھا۔
پھر بھی دکھ اٹھاتا ہوں۔ کس لئے ــــ؟
صرف تیرے لئے۔ (پریمی)

عالم نسواں

دنیا کے مختلف حصوں میں

عورت کی پوزیشن

(السلسلۂ گذشتہ)

اطالیہ

یہاں فیشزم کے چودہ سالہ دور دورہ میں عورت کی پوزیشن گھٹنے لگی ہے زیادہ زور اس امر پر دیا جاتا ہے کہ عورتوں کا دائرہ عمل صرف گھر اور خانہ داری ہو اور یہ کوشش کی جارہی ہے کہ گھریلو کاموں کے لائق اور بچوں کی پرورش میں ماہر بنانے میں ان کی ہر طرح امداد کی جائے۔ لیکن ان کے لئے اور کوئی شعبہ عمل مناسب نہیں ہے ارنالڈ وکارٹیسی نے اخبار نیویارک ٹائمز کو بذریعہ وائرلیس جو مضمون بھیجا تھا اس میں لکھا تھا کہ فیشزم ایک خالص مردانہ تحریک ہے اور اس میں مردانہ خوبیوں اور طاقتوں پر اسقدر زور دیا جاتا ہے کہ موجودہ دور میں وہاں عورتیں بڑی حد تک نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ ایک تو اطالیہ کی عورتیں پہلے ہی مرفہ اور سیاسی تحریکوں میں کچھ زیادہ شریک نہیں تھیں مگر فیشزم نے ان کو مزید ایک قدم پیچھے ہٹا دیا ہے۔

فیسوں کا خیال ہے کہ خدا نے عورتوں کو صرف بچہ جننے اور آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کرنے کیلئے پیدا کیا ہے۔ نیز یہ کہ یہی کام اسقدر اہم اور وقت کا طالب ہے کہ دوسرے کاموں کے لئے ان کے پاس وقت ہی نہیں۔ یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ عورتوں کی حکومت صرف گھروں کے اندر ہے اسلئے اسی زاویۂ نگاہ سے اور ان ہی حدود کے اندر موجودہ حکومت ان کی فلاح و بہبود کے لئے بہت کچھ کر رہی ہے تاکہ وہ اچھی بیویاں اور اچھی مائیں بن سکیں اور آئندہ اطالوی نسلیں تندرست و توانا ہیں۔ خانہ داری کا انتظام اور بچوں کی پرورش و پرداخت کے متعلق تعلیم حاصل کرنے میں ان کو بہت آسانیاں بہم پہونچائی جاتی ہیں جسمانی ورزش کرنے میں بھی عورتوں کی حوصلہ افزائی کیجاتی ہے مگر اس حد تک کہ وہ زیادہ تھک نہ جائیں فیشسٹ حکام عورتوں کے کھیل کود کی نگرانی کرتے ہیں اور ٹینس جمناسٹک تیرنا گھوڑوں کی سواری کرنا وغیرہ بھی نوجوان لڑکیوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے برطانیہ اور امریکہ کی عورتیں اطالوی عورتوں کو کسقدر پسماندہ سمجھتی ہیں ظاہر ہے کہ اطالوی عورتوں کے اسٹیٹس پر پاپائے روم کی مذہبیت اور قدامت پرستی کا بھی اثر ہے۔

جرمنی

معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں ڈکٹیٹری حکومت عورتوں کے تنزل کا باعث ہو رہی ہے جرمنی میں بھی عورتیں ترقی کی منزل کی طرف نہیں بلکہ تنزل کی طرف جارہی ہیں عورتوں کی تمام انجمنوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اُنکا کوئی آرگنائزیشن باقی نہیں۔ ایک نئی انجمن کو جسمیں مختلف جماعتوں کی عورتیں شامل تھیں وزیر داخلہ نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے پھر بھی عورتیں اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوئی ہیں۔ اور ان تمام رکاوٹوں کے باوجود جد وجہد سے بعض عہدے حاصل کر لیتی ہیں مثلاً مسز سابئر جو کہ سول سروس کے ایک اعلیٰ عہدے پر ہیں وائس چیرمین بھی مقرر ہوئی ہیں۔ اسیطرح ایک جرمن ایکٹریس مس لولی ہنولیچ برلن میں ڈرامیٹک آرٹ کے سرکاری محکمہ کی ڈائرکٹر*

* بنائی گئی ہیں اکیڈیمی آف لٹریچر میں ۳۸ ممبروں میں سے چار ممبر عورتیں ہیں۔ لیکن اب تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نازی دور دورہ عورتوں کی ترقی کیلئے مفید ثابت ہوا ہے

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

ہماری زمین اور آسمان کے تارے

بچوں کو یہ تو معلوم ہے کہ جسطرح آسمان پر بہت سے چمکدار ستارے رات کو نظر آتے ہیں اسیطرح ہماری دنیا بھی ایک ستارہ ہے۔ اگر کسی دوسرے ستارے کی رہنے والے ہماری دنیا کو دیکھیں تو ان کو ہماری دنیا ایسی ہی دکھلائی دے گی۔ جسطرح ہمیں ستارے نظر آتے ہیں۔

بچوں کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہماری دنیا سورج کے گرد گھومتی رہتی ہے اور سال میں ایک مرتبہ سورج کے گرد اپنا چکر پورا کرتی ہے۔ اس بڑے چکر کے علاوہ دنیا اپنے ہی گرد لٹو کی طرح بھی گردش کرتی ہے اور اسی گھومنے سے رات اور دن ہوتے ہیں یعنی اگر دنیا لٹو کی طرح اپنے ہی گرد نہ گھومتی تو تمام دنیا میں ہمیشہ ایک وقت رہتا یہ نہ ہوتا کہ کبھی رات ہے تو کبھی دن دنیا کی طرح بہت سے سیارے سورج کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ اور اسطرح سورج اور اُسکے گرد گھومنے والے سیاروں کو نظام شمسی کہتے ہیں۔

اب بچوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ آسمان کے یہ ننھے ننھے سیارے جو ہماری گیند کے برابر نظر آتے ہیں کسطرح سورج کے گرد گھومتے ہوں گے۔ اور اُن کا ہماری اتنی بڑی دنیا سے بھلا کیا تعلق۔ لیکن میں بچوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جن ستاروں کو وہ اتنا چھوٹا سمجھتے ہیں در اصل وہ اتنے چھوٹے نہیں ہیں۔ بلکہ دنیا تو دنیا بعض یہی ننھے ننھے چھوٹے نظر آنے والے ستارے سورج سے بھی کئی گنا بڑے ہیں۔ اب تو یہ سنکر بچوں کو حیرت ہوگی کہ یہ کیا معاملہ ہے لیکن میں انھیں سمجھانا چاہتا ہوں کہ ستارے صرف اسلئے چھوٹے نظر آتے ہیں کہ یہ دنیا سے لاکھوں کروڑوں میل دور ہیں۔ سورج چونکہ ذرا کم دور ہے اسلئے دوسرے ستاروں سے بڑا نظر آتا ہے۔

بچوں کو خود بھی سوچنا چاہئے کہ اگر ستارے اتنے بڑے نہ ہوتے تو کروڑوں میل کے فاصلہ پر سے ہمیں کیسے نظر آتے۔

بچوں کو اب یہ فکر ہوگی کہ آخر آسمان کے ستارے اور سیارے ہماری دنیا سے کسقدر دور ہیں میں اُن کو یہ بات بہت سہل طریقہ پر بتانا چاہتا ہوں ان کا فاصلہ ناپنے کے لئے ہمیں ایک اندازہ کر لینا چاہئے۔ وہ اسطرح کہ دنیا میں روشنی سب سے تیزی کیساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچتی ہے تیزی میں اسکا مقابلہ نہ تو ڈاک گاڑی کر سکتی ہے نہ ہوائی جہاز۔ ذرا اس تیزی کا تو خیال کرو کہ روشنی ایک سکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار تین سو ۲۴ میل پہونچ جاتی ہے دنیا سے سورج کی دوری کا اندازہ اس سے کرو کہ سورج کی روشنی زمین تک آٹھ منٹ میں یعنی چار سو اسی سکنڈ میں پہونچتی ہے سورج دوسرے سیاروں کے مقابلہ میں دنیا سے زیادہ قریب ہے۔ لیکن جب وہ خود زمین سے اسقدر دور ہے تو دوسرے سیاروں کا کیا پوچھنا ؎

(باقی کالم ایک کے نیچے)

پردۂ فلم

فلم کے حیرت انگیز مناظر

سینما میں لعض بہت حیرت انگیز مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان خطرناک کاموں کو بالعموم فلم اسٹار انجام دیتے ہونگے لیکن نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ بہت سے وہ کام جو ناظرین کو لرزہ براندام کر دیتے ہیں۔ لسا اوقات ایسے گمنام لوگوں کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں جنہیں دنیا میں کوئی جانتا نہیں۔

لعض مخصوص کاموں کے لئے مثلاً بلندی پر سے کودنا۔ سمندر میں تیرنا۔ جلتی آگ سے نکلنا ایسے لوگوں کی خدمات معاوضہ پر حاصل کی جاتی ہیں جن کو ایسے کام میں پوری مہارت ہو۔ امریکہ میں ایک فلم تیار ہوا تھا جس میں ایک سین یہ تھا کہ ایک عورت غبارے میں پرواز کرتی ہے اور کافی بلندی پر پہونچکر وہ غبارے سے کودتی ہے اور چھتری کے ذریعہ زمین پر آجاتی ہے کسی ایسی لڑکی کے لئے جو چھتری کے زمین تک پہونچ سکتی ہے کمپنی نے اعلان کیا۔ تاریخ معینہ پر کئی درجن لڑکیاں اپنی اپنی درخواستیں لیکر آ پہونچگئیں۔ کام بہت دشوار تھا میدان میں جب رسیوں سے بندھے ہوئے عظیم الشان غبارہ کی صورت دیکھی اور یہ خیال کیا کہ اُن کو کئی ہزار فٹ کی بلندی سے ہوا میں کودنا پڑے گا۔ تو وہ بہت گھبرائیں اور انہوں نے اپنی زندگی خطرے میں ڈالنے سے انکار کر دیا۔ صرف دو لڑکیاں ہوا میں جست کرنے پر رضامند ہوئیں۔ ان میں سے بھی ایک لڑکی نے جب ہوائی چھتری کو مخصوص قسم کا نہ پایا تو غبارے میں اڑنے سے انکار کر دیا۔ اوسنے بتایا کہ اُسکو صرف ایک ہی قسم کی چھتری کے ذریعہ سے زمین پر اُترنے کی مشق ہے اب درخواست کرنے والیوں میں صرف ایک ہی لڑکی رہ گئی۔ اور وہ پچاس ڈالر کے معاوضہ میں اسبات پر تیار ہوگئی۔ کہ غبارے میں اور وہ البتہ بلندی پر سے چھتری کھول کر ہوا میں کود پڑے۔ م

اقوال زریں

خدا کے تصور میں ایک صحیح لمحۂ فکریہ برسوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

انسان نہ فرشتہ ہے نہ حیوان۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ فرشتہ بننے کی دھن میں وہ حیوان بنجاتا ہے بے عملی انسان کے گرد مکڑی کے جالے کیطرح تن جاتی ہے لیکن آخرکار یہ ضعیف جال فولادی زنجیروں کیطرح پختہ ہو جاتا ہے اور کاہل انسان اسکی قید سے آزاد نہیں ہوسکتا۔

دشمنی بھائیوں تک کو جدا کرتی ہے مگر محبت غیروں کو بھی دوست بنا دیتی ہے۔

ناامیدی سے بڑھکر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں یہ موت کا دوسرا نام ہے

کسی ایمپائر کا رتبہ جتنا زیادہ ہوتا ہے اُسیقدر اُسمیں کمزوری ہوتی ہے۔

دو شخصوں کے درمیان جب محبت ہوتی ہے تو دونوں اپنی ہستی کو ایک دوسرے میں تلاش کرتے ہیں۔

م فلم کے ڈائرکٹروں نے اسے مناسب ہدایات دیں اور سمجھایا کہ جب وہ غبارے میں سے کودے تو اُسکو جانب کودنا ہوا اس کے مخالف سمت کی ڈوری چھتری کی کھینچے۔ لڑکی نے بہت متانت کے ساتھ جواب دیا کہ مجھے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں میں سب کچھ جانتی ہوں۔

یہ لڑکی اسقدر اطمینان کیسا تھ غبارے میں لٹکی ہوئی ٹوکری میں سوار ہوئی کہ دیکھنے والوں میں حیرت ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ شاید اس لڑکی کو ہوا میں کودنے کی بہت زیادہ مشق ہے لیکن امر واقعہ یہ تھا کہ اُس لڑکی نے زندگی بھر غبارے کی شکل بھی دیکھی اسکا شیرخوار بچہ ہسپتال میں لب جان تھا۔ اور چونکہ اس کے پاس پیسہ بھی علاج کے لئے نہیں تھا اس لئے یہ پچاس ڈالر کی لالچ میں اپنی زندگی خطرے میں ہیں غبارے کی رسیاں کھولی گئیں اور ہوا میں بلند ہوا غبارہ اسقدر اونچا ہوگیا کہ وہ بالکل دھبے کیطرح نظر ×

موج تبسم

ایڈیٹر:۔ کیا آپ نے یہ غزل خود کہی ہے؟

شاعر:۔ ہاں صاحب۔ اس کا ہر ہر مصرعہ میں نے خود کہا ہے۔

ایڈیٹر:۔ تو جناب مرزا اسد اللہ خاں غالب مجھے آپ سے ملکر بڑی خوشی ہوئی میں تو سمجھا تھا کہ بہت دن پہلے آپ کا انتقال ہو چکا ہے۔

مہمان:۔ کیا آپ دوسری شادی کرنے والے ہیں۔؟

میزبان۔ ہاں!

مہمان:۔ مگر آپ کی پہلی بیوی کو مرے ہوئے ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا ہے۔

میزبان:۔ لیکن اب تو وہ ہمیشہ کیلئے مرچکی ہے

× آ تا تھا۔ غبارہ معینہ بلندی سے بھی زیادہ دور نکلگیا لیکن چھتری لوگ حیرت سے غبارہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔ دفعتہً فضا میں کوئی چھوٹی سے چیز اڑتی نظر آئی لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ لڑکی چھتری کی مدد سے نیچے اُتر رہی ہے تماشائیوں کے چہرے خوف سے زرد ہوگئے کیونکہ کیونکہ چھتری بجلی کے تاروں کے قریب جا رہی تھی۔ لڑکی نے غلط سمت کی ڈوری کھولی تھی اس کے زندہ بچنے کے اب کوئی امکان نہ تھا۔ اندیشہ تھا کہ بجلی کی لہر اسکو ہمیشہ کے لئے موت کی آغوش میں سلا دیگی۔

دلچسپ معلومات

"ایمو" جانور کا طرز عمل دوسرے پرندوں سے جدا ہے۔ انڈے پر بیٹھنے کا کام نر کے سپرد ہے اور دشمنوں سے لڑنے کا کام مادہ کرتی ہے۔

بڑا پروانہ کبھی کوئی چیز نہیں کھاتا کیونکہ اس کا منھ بند ہو جاتا ہے اور پیٹ نہیں ہوتا لیکن اُس کے بچے اپنے وزن سے ۹۰ ہزار گنا وزن کی غذا نگل جاتے ہیں۔

دریائی گھوڑے کی مادہ اپنے نر کی جیب میں انڈے دیتی ہے جو ایک تھیلی کی صورت میں اُس کی پیٹھ پر ہوتی ہے اسی سے بچے باہر نکلتے ہیں۔

دو خرگوش جب لڑتے ہیں تو اچھل کر ایک دوسرے کی پیٹھ پر سے گذر جاتے ہیں اور پیر سے ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔

مگر لڑکی خوش نصیب تھی چھتری کا رخ خود بخود برقی تاروں کی جانب سے ہٹ گیا۔ وہ صحیح سلامت اتری اور اُسنے فوٹو لینے والوں کو سلام کیا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی۔ فلم کمپنی کے ڈائرکٹر کو جب اسبات کا علم ہوا کہ اُس نے اولاد کی محبت میں کسطرح ۵۰ ڈالر کیلئے زندگی کو خطرے میں ڈالا اور انہوں نے طے شدہ معاوضہ کے علاوہ اور بھی کچھ رقم لطور انعام دی۔

دنیائے فلم میں اُسطرح کے تحیر خیز واقعات بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔

اسمبلی کے اجلاس کا پہلا روز

سابق ممبران اسمبلی کی وفات پر اظہار تعزیت۔ ممبران نے حلف وفاداری اٹھایا

دہلی ۲۱ر جنوری۔ آج دس بجے صبح سے اسمبلی ہال کے سامنے خوب رونق تھی۔ اور ہندوستان کے ہر صوبہ کے سرکردہ کانگریسی رہنما شدھ کھادی پہنے ہوئے یکے بعد دیگرے تشریف لائے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ہونے والی ہے ٹھیک ۱۱ بجے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا کانگریس پارٹی اور انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈران یعنی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر جناح جب ہاوس میں تشریف لائے تو ان کا تالیوں سے سواگت کیا گیا شروع میں مسٹر محمد رفیع سکریٹری اسمبلی ڈیپارٹمنٹ نے ممبران سے حلف وفاداری اٹھوایا۔

سب سے پہلے سر ہنری گڈنی نے جنھیں گورنر جنرل نے تا انتخاب صدر عارضی صدر نامزد کیا ہے حلف وفاداری اٹھایا۔ اس کے بعد دیگر ممبروں نے بھی حلف وفاداری اٹھایا۔ پرانے ممبروں کو بھی جب انھوں نے حلف وفاداری اُٹھایا چیئر زدیے گئے۔ ازاں بعد سر این۔ این سرکار ممبر ہند کی تحریک پر ہاؤس نے شری یت اٹھینگر، سر عبداللہ سہروردی۔ مسٹر سمنسل رائے بہادر لالہ برج کوشر اور مسٹر پرالس کی وفات پر جو اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں یا اس مرتبہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ اظہار تعزیت کیا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر کانگریس پارٹی۔ مسٹر جناح لیڈر انڈیپنڈنٹ پارٹی مسٹر غزنوی۔ سر لیسلے ہڈسن۔ مسٹر اکھل دت۔ اور سیٹھ گوونداس دیوان لالچند نول رائے اور مسٹر اظہر علی نے اس تحریک پر تقریریں کیں کہ سیٹھ گوونداس جی نے جو سرہری سنگھ گوڑ کے مقابلہ میں برسل پور کے حلقہ سے منتخب ہوگئے ہیں۔ سری یت اٹھینگر کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں اُن شاندار خدمات کا تذکرہ کیا جو سورگیہ اٹھینگر نے اپنی زندگی میں کی ہیں۔ سی پی کے دیگر ممبروں نے سورگیہ دلیش بھگت کو اپنا اظہار عقیدت پیش کیا۔

بنگال کے تقریباً جملہ ممبروں نے مسٹر سمنسل کی وفات پر شوک پرگٹ کیا صاحب صدر نے مقررین کے ریمارک سے اتفاق رکھتے ہوئے فرمایا کہ مسٹر اٹھینگر کی موت نے کانگریس پارٹی سے ایک بے خوف شخص کو چھین لیا جسکے اندر اپنے سیاسی اعتقادات کے مطابق عمل کرنے کی قوت موجود تھی۔

مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التواء

ازاں بعد مسٹر ستیہ مورتی کی وہ تحریک التواء پیش ہوئی جسکا انہوں نے دیہاتی صنعتوں کو از سر نو زندہ کرنے کیلئے مہاتما جی کی اسکیم کے مطابق مقامی حکومتوں کے نام حکومت ہند کے سرکلر کی جسمیں مقامی حکومتوں کو اس تحریک کے متعلق مخالفانہ رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے مذمت کرنے کیلئے نوٹس دیا ہے صاحب صدر نے مسٹر ستیہ مورتی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آیا وہ اس امر کی وضاحت کر سکتے ہیں کہ اُن کا اس تحریک کو پیش کرنے کیلئے کس خاص چیز کی مذمت کرنا مقصود ہے مسٹر ستیہ مورتی نے فرمایا کہ جب اس تحریک پر بحث ہوگی تو وہ اپنے وجوہات پیش کریں گے۔ گذشتہ اسمبلی کے ٹوٹنے کے بعد اس قسم کی کسی تحریک کو پیش کرنے کا یہ پہلا موقع ہے اور میں نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا ہے۔

مسٹر ستیہ مورتی نے اپنی تحریک کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ اس تحریک کو پیش کرنے سے میرا یہ مدعا ہے کہ اُس رویہ پر بحث کی جائے جو حکومت نے اس سرکلر میں مقامی حکومتوں کو مہاتما گاندھی کی اس بے ضرر تحریک کے متعلق اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے یہی خاص چیز ہے جس پر میں بحث کرنا چاہتا ہوں۔

سر ہنری گڈنی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت ہند اس سرکلر کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

اس پر ہنری کریک ہوم ممبر حکومت ہند نے حکومت کی جانب سے اعلان کیا وہ اس تحریک پر بحث کا خیر مقدم کریں گے۔

ازاں بعد صاحب صدر نے دریافت کیا کہ کوئی ممبر اس تحریک پر بحث کے خلاف تو نہیں ہے۔ سردار سنت سنگھ ممبر اسمبلی کھڑے ہوگئے۔ صاحب صدر نے اُن سے دریافت کیا کہ آیا وہ تحریک التوا کے خلاف ہیں۔ لیکن انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر خوب ہی قہقہے لگائے گئے اور صاحب صدر نے تحریک التوا کو منظور کر لیا۔

اس پر بحث کے لئے چار بجے کا وقت مقرر کیا گیا امید کی جاتی ہے کہ تحریک مذا پر خوب گرما گرم بحث ہوگی۔

نسیم پاشا کی کامیاب حکمت عملی

بقیہ صفحہ اول

وہ سب واپس دیدیے گئے ہیں۔ مصر کے قائد اعظم نحاس پاشا کی ضبط شدہ پنشن بھی واپس دیدی گئی ہے معمولی سیاسی اختلافات کی بنا پر جن ملازموں کو علیحدہ کر دیا گیا تھا اُن کو پھر دفاتر میں جگہ دیدی گئی

عام رائے یہ ہے کہ نسیم پاشا نے اپنی وزارت کے قیام کے وقت جن امور کا ذکر کیا تھا اُن کو پورا کیا جا رہا ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ موجودہ وزیر اعظم اپنے قول و فعل میں پوری پوری مطابقت پیدا کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

نسیم پاشا ۱۹۳۰ء کے دستور کو منسوخ کر کے ۱۹۲۳ء کے دستور کو کسی جگہ دیں گے یا نہیں۔ اسکے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ عام اخباری بیانات کی طرح ایک نئے اخباری بیان میں تسلیم کیا گیا ہے کہ نسیم پاشا ایک راستباز دستوری انسان ہیں جو عوام کے شہری حقوق کے لئے پناہ گاہ کا کام دے رہے ہیں۔ اور اُن کے رفقائے حقیقی صحیح معنوں میں حکم رانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اگرچہ سابق روایات کے مطابق قصر شاہی کے ارکان حکومت کے کام میں مداخلت کرنے کے عادی تھے۔

اسمبلی میں کانگریس پارٹی کیساتھ تعاون کرو

آزاد مسلم کانفرنس کا قیام

لاہور۔ ۱۲ رجنوری۔ آزاد خیال کے قوم پرست مسلمانوں کی کل ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں آزاد کانفرنس کے نام کی ایک پارٹی قائم کی گئی۔ مسٹر حسین علی شاہ بخاری پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

میٹنگ نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس کے ذریعہ مسٹر جناح۔ کے ایل گوبا۔ اور مولانا شوکت علی سے اپیل کیگئی ہے کہ وہ اسمبلی میں کانگریس پارٹی سے تعاون کریں۔ اور مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ کو نامنظور کرنے خدائی خدمتگاروں پر سے پابندی اُٹھانے اور سیاسی اسیروں کو رہا کرانے میں تو ان کو خاص طور پر تعاون کرنا چاہیئے۔

ریزولیوشن مذکورہ ممبران اسمبلی اور ڈاکٹر انصاری کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔

مسٹر شیروانی کو پارلیمنٹری بورڈ

نیشلسٹ پارٹی اور یونٹی بورڈ کی امداد

دہلی ۱۱ رجنوری۔ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے جلسہ میں جسمیں نیشنلسٹ پارٹی کے ممبر موجود تھے یہ طے پایا کہ مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی جانب سے اسمبلی کی صدارت کیلئے پیش کیا جائے۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مسٹر سی۔ آر۔ ریڈی کو مدراس کونسل کی اس نشست کے لئے کھڑا کیا جائے جو چتور کے مسٹر پی منی سوامی نائیڈو کے انتقال کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی موجب مسرت ہے کہ مسلم یونٹی بورڈ نے بھی مسٹر شروانی کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ریزرو بنک کے حصص

آیندہ مارچ میں جاری ہوں گے

حکومت ہند کا اعلان۔

نئی دہلی۔ ۱۲ رجنوری۔ حکومت ہند کے فائننس ڈیپارٹمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ حکومت کا ارادہ یہ ہے کہ ریزرو بنک کے حصص موسم بہار کے شروع میں جاری کر دیئے جائیں۔ لیکن تفصیلات اور تاریخوں کا تعین ابھی نہیں ہوا ہے۔ حصوں کے جاری ہونے کے بارے میں بہت کافی اشاعت کی جائے گی۔ اور خریداروں کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہونچائی جائیں گی۔ جو اصحاب ابھی سے اپنی درخواستیں ریزرو بنک کے افسروں کے پاس بھیج رہے ہیں وہ فضول اپنے پیسے ضائع کر رہے ہیں کیونکہ ان کی درخواستوں پر ابھی غور نہیں کیا جاسکتا۔

مسٹر شیروانی اسمبلی کے صدر بلامقابلہ منتخب ہونگے

دہلی۔ ۲۲ رجنوری اسمبلی کی صدارت کے لئے کانگریس پارٹی نے مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کو کھڑا کیا ہے اور آج صبح کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے ہیں۔ اب تک اسمبلی ڈیپارٹمنٹ میں اس کے سوائے اور کوئی کاغذ نامزدگی موصول نہیں ہوا ہے اور نامزدگی کل دوپہر کو بند ہو جائے گی۔

سر عبدالرحیم سے کھڑے ہونے کی درخواست

دہلی ۱۲ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے ۲۰ سے زائد مسلم ممبران کی جن میں مسٹر جناح بھی شامل ہیں آج شام کو میٹنگ منعقد ہوئی اور ان کی عام رائے یہ تھی کہ سر عبدالرحیم کو اسمبلی کی صدارت کے لئے کھڑا ہونے کو کہا جائے۔

دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کی میٹنگ

مہاتما جی ۲۸ رجنوری کو روانہ ہو جائینگے

بمبئی ۱۲ رجنوری معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کا دوسرا اجلاس ۳۱ رجنوری کو واردھا میں منعقد ہوگا۔ مہاتما گاندھی دہلی سے غالباً ۲۸ رجنوری کو واردھا کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔

مکتوب ووکنگ انگلستان

ایک جلیل القدر اطالوی نواب کا قبول اسلام

برطانیہ عظمیٰ کی مسلم سوسائٹی نے مورخہ ۱۰ رجنوری ۱۹۳۵ء جناب ثناء اللہ صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی کے اعزاز میں ایک "ایٹ ہوم" دیا۔ جس میں سوسائٹی مذکورہ نے صاحب موصوف سفر مکہ معظمہ پر جانے کے لئے الوداعی ایڈریس دیا۔ عالیجناب رائٹ آنریبل لارڈ ھیڈلے بالقابہ اس کے صدر تھے انہوں نے فرمایا کہ لندن میں نظامیہ مسجد کی تعمیر کے لئے ۲۰۰۰۰ پونڈ کا ایک ٹکڑا زمین خریدا جاچکا ہے تعمیر عمارت کے لئے -/۳۲۰۰۰ پونڈ محفوظ پڑا ہے اس "ایٹ ہوم" کی سعید تقریب کو اطالوی نواب صاحب بہادر اور اُن کی لڑکی کے قبول اسلام نے چار چاند لگا دیئے۔

مولوی آفتاب الدین (بی اے)
امام شاہجہاں مسجد ووکنگ۔ انگلستان

جدید اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

حکومت کو سخت مقابلہ سے واسطہ

نئی دہلی ۔ ۲۱ جنوری ۔ آج ایوان اسمبلی میں داخل ہوتے ہی جس خیال سے ہر شخص متاثر ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ ہندوستان کی اس پانچویں اسمبلی نے اس سیاسی فضا کو بالکل ہی بدل دیا ہے ۔ جو گزشتہ اسمبلی کے ساتھ جو پچھلے ۵ سالوں میں جاری رہی ہے ۔ جس کی بڑی وجہ تو موجودہ ہاؤس کی ترتیب ہے جس میں کانگریس اور قوم پرستوں نے بہت سی نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔

حلف وفاداری کی دلچسپیاں

آج حلف وفاداری کی یہ رسم ادا ہوئی کہ جس میں بہت سے دلچسپ واقعات ظہور پذیر ہوئے اس قسم کے اجلاس میں پہلے پہل شرکت سے اکثر ممبران کے چہروں سے گھبراہٹ کے آثار نمایاں تھے ۔ اور بعض پرانے کھلاڑی بھی اس گھبراہٹ کے شکار نظر آتے تھے ۔

سر ہنری گڈنی نہایت طمانیت کیساتھ کرسی صدارت پر متمکن ہو گئے ۔ اور جو ممبر کرسی کے نزدیک پہنچے اُن سے انہوں نے مصافحہ کیا اور تقریباً ہر ایک سے خیر مقدم کے الفاظ کہے ۔

سب سے ہاؤس کے لیڈر سر نریندر ناتھ سرکار کا نام پکارا گیا ۔ بجائے اس کے کہ وہ سکریٹری صاحبان کی میز کی جانب جاتے انہوں نے صدر کی کرسی کی جانب جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنا شروع کیا ۔ لیکن جلد ہی اُن کو ضابطہ یاد آ گیا اور اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے وہ واپس اُتر آئے ۔

سر جیمز گرگ فائنینس ممبر حکومت ہند اپنی گھبراہٹ میں ممبری کے کاغذات پر دستخط کرنا ہی بھول گئے ۔

غیر سرکاری ممبران

اس کے بعد منتخب شدہ ممبران کی باری آئی معلوم ہوتا ہے کہ کانگریسی ممبران بالارادہ ایک جماعت کی شکل میں صرف ایک ہی منٹ پیشتر داخل ہوئے تھے یہ انتظام کرنا بھول گئے تھے کہ اپنی پارٹی کے ممبران کے حلف اٹھاتے وقت تالیاں بجائیں ۔ ایسا ہر یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ ان کو حلف اٹھاتے وقت کے قواعد نہیں معلوم ہیں ۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے چند ممبران کو چیئرز نہیں ملے اور انہوں نے قواعد و ضوابط کی ناواقفیت کا مظاہرہ بھی خوب کیا ۔ لیکن جلد ہی انہوں نے اسکی تلافی بھی کر لی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ سکریٹری نے بھی ممبران کے اسمائے گرامی کو پڑھکر اچھی طرح زبان زد نہیں کیا تھا کیونکہ انہیں نام لینے میں دقت پیش آئی ۔ بالخصوص احاطہ مدراس کے ممبران کے نام وہ صحیح طریق پر ادا نہیں کر سکے ۔ جب مسٹر ستیہ مورتی کا نام پکارا گیا تو اکثر سرکاری ممبران نے ان کی طرف خاص توجہ سے نظر ڈالی کیونکہ آپ مخالف پارٹی کے سب سے بڑے بحث کرنے والے ممبر سمجھے جاتے ہیں وہ دیسی ملبوسات میں تھے ان سے ان کے رعب و داب میں کچھ فرق نہیں آیا ۔ مسٹر گری کی آواز بہت مدہم تھی ۔ جسے شاید وہ خود بھی نہ سن سکے ہوں ڈاکٹر خان صاحب سب سے زیادہ اطمینان میں تھے ۔ انہوں نے نہایت سکون کیساتھ حلف اٹھایا ۔

ہندوستانی عیسائی ممبر مسٹر سیموئیل ایرن کو یہ خیال ہوا کہ شاید حلف اٹھاتے وقت انھیں اپنی گاندھی ٹوپی اتار لینا چاہئے ۔ چنانچہ ممبری کے رجسٹر پر دستخط کرتے وقت انہوں نے ایسا ہی کیا ۔

جب سید مرتضےٰ صاحب حلف لینے کے لئے آگے گئے تو تالیوں سے ان کا خیر مقدم کیا گیا ۔ کیونکہ ان کے متعلق یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ وہ جب چاہیں اپنی اعلیٰ درجہ کی تقریر کو نہایت موثر بنا سکتے ہیں ۔

آپ کے بعد مسٹر وینکٹا اچالم چیٹی حلف اُٹھانے کیلئے آگے بڑھے ۔ کانگریسی ممبران نے ان کو خوب چیئرز دیئے اور سرکاری ممبروں میں یہ کانا پھوسی شروع ہو گئی کہ یہ وہی شخص ہے جنے سر شنمکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی کو شکست دی ۔ سر وینکٹا اچالم چیٹی نہایت صاف لباس میں ملبوس تھے اور انہوں نے حلف بھی بہت شاندار طریقہ پر اٹھایا ۔ شاید مسٹر لال چند نول رائے پہلے شخص تھے جن کی آواز اسمبلی ہال میں اسجانب صاف سنائی دی اگرچہ سرکاری ممبران آپ کے متعدد سوالوں اور طویل تقریروں سے پریشان ہو جاتے ہیں تاہم انہوں نے بھی آپ کو خاص طور پر خوش آمدید کہا ۔

ان کے بعد مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی آگے بڑھے اور مخالف پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے اُن کا کافی احترام کیا گیا ۔ اور ان کی صاف آواز کو جملہ ممبران نے بہت پسند کیا ۔

مسٹر ابراہیم جعفری کے حلف وفاداری اٹھاتے وقت کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ لمبے لمبے قدم بڑھاتے ہوئے نہایت بیباکی سے سکریٹری کی میز پر آپہونچے ۔

اسکے بعد مسٹر جناح کی باری آئی جو حلف وفاداری کی رسم شروع ہو جانے کے بعد تشریف لائے تھے ان کی وضع ایسی تھی جو بہترین پارلیمنٹری وضع سمجھی جاتی ہے ۔

سیٹھ عبداللہ ہارون جو اوٹاوہ پیکٹ کے بانی و مبانی سمجھے جاتے ہیں جب آگے بڑھے تو سر جوزف بھور اور سر لیسلی ہڈسن نے تالیاں بجائیں لیکن جب وہ اپنی نشست کی جانب جا رہے تھے تو مسٹر بی داس نے ان سے کہا کہ آیئے اور ہمارے ساتھ شریک ہو جایئے جسکے باعث وہ ایک مرتبہ ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے ۔

سر غلام حسین ہدایت اللہ کو تنگ راستے گذرتے ہوئے دقت تو پیش آئی ۔ ممبران آپ و سر عبدالرحیم و نیز مسٹر تصدق احمد خاں شروانی کی طرف خصوصیت سے دیکھتے رہے ۔ کیونکہ ان ہی تینوں میں سے ایک کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے والے ہیں ۔ سیٹھ بجوریہ جب آگے بڑھے تو انہوں نے سرکاری ممبران کو جھک کر سلام کیا ۔

سب سے دلکش نظارہ ڈاکٹر بھگوان داس کا تھا جو کہ لمبی سی قبا پہنے ہوئے تھے ۔ ان کو یہ لاثانی خصوصیت حاصل تھی کہ ان کے ہمراہ اُن کے سکریٹری پرکاش بھی تھے ۔ منشی ایشور سرن جو اپنی شیریں زبانی اور شائستگی کیلئے مشہور ہیں خاص طور سے جاذب نظر بڑھے ہوئے تھے ۔ کانگریسی ممبران میں سردار جوگندر سنگھ ہی ایسے ممبر تھے جنہوں نے دستار باندھی ہوئی تھی آپ بحیثیت سکھ ہونے کے اسکے حقدار ہیں آپ نہایت صاف لباس میں ملبوس تھے اور کانگریسی ممبران میں ایک علیحدہ اور ممتاز شخصیت کے مالک نظر آتے تھے ۔

چہل تن مولینا شوکت علی بھی عام بنچوں پر بیٹھے ہوتے تھے ۔ لیکن جب آپ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے محسوس کیا کہ تن و توش میں کوئی ممبر آپ سے لگا نہیں جاتا ۔ اور آپ اپنی طرز کے واحد فرد ہیں ۔ آپ کی آواز یقیناً سارے ہال میں بخوبی سنائی دی آپ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین کی باری آئی ۔ آپ پر اس قدر گھبراہٹ طاری تھی کہ آپ "سچے وفادار رہو گے" الفاظ کہہ اٹھے ۔

جب بھائی پرمانند آگے بڑھے تو پرانے ممبران نے آپکا خیر مقدم کیا ۔ اور جب آپ چودھری عبدالمتین کے پاس سے گذرے تو انہوں نے بھائی جی کو پیار سے ایک چپت رسید کیا ۔

مسٹر ایل کے مگا یا حلف لیتے وقت بوکھلا گئے اور جب اپنی نشست کی طرف آئے تب بھی گڑبڑ میں پڑ گئے ۔

نواب سر شاہ اگرچہ انگریزی نہیں پڑھ سکتے تاہم آپ نے حلف کو انگریزی ہی میں پڑھنا پسند کیا اور آپ کی آواز مطلق سنائی نہ دیتی تھی ۔ اور چونکہ مخدوم رحمٰن بخش شاہ اسمبلی کے نادر ہونے کا فخر رکھتے ہیں اور چلنے سے معذور ہیں اسلئے آپ کو یہ رعایت دی گئی کہ آپ نشست ہی سے حلف وفاداری پڑھ دیں اسی وجہ سے سر ہنری کریک نے آپ سے ہمدردی کا اظہار کیا ۔ اور مسٹر شیروانی نے بھی سر ہنری کے تقلید کی جس کی بابت کچھ حضرات نے خیال کیا کہ ان کی یہ حرکت اپنی صدارت کے متعلق تھی ۔

سردار سنت سنگھ ۔ مسٹر بی داس ۔ اور مسٹر اظہر علی اُن چند ممبران میں سے ہیں جو پروگریسو پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں ۔ اور ان کا خیر مقدم بھی خاص تھا ۔ مسٹر بی داس پر ایک قسم کی رقت طاری ہو گئی اور حلف لیتے وقت آپ گھبرا سے گئے تھے ۔

مسٹر دیپ نارائن کا رویہ اور طرز بھی خاص وضع کی تھی اور اس سے سورگیہ پنڈت موتی لال نہرو کی یاد تازہ ہوتی تھی ۔ سیٹھ گوند داس اور سیٹھ شیو داس اگرچہ انگریزی خواں ہیں لیکن انہوں نے حلف وفاداری ہندی میں پڑھنا پسند کیا ۔ جب چودھری عبدالمتین کو مولوی عبدالمتین کے نام سے پکارا گیا تو ممبران نے دلچسپی کا اظہار کیا ۔

اسکے بعد مسٹر آصف علی نے حلف لیا آپ کا طرز نہایت مہذب تھا آگے کی نشست والوں نے آپ کا بھی تالیوں سے خیر مقدم کیا تو آپ دو مرتبہ تعظیماً جھکے اسکے بعد ڈاکٹر خان بڑھے تو مسٹر میٹکاف سکریٹری امور خارجہ نے چیئرز دینے میں پیشقدمی کی ۔ برما کے ڈاکٹر تھین مونگ اپنی وضع کے باعث سب سے الگ نظر آتے تھے ۔ غیر کانگریسی ممبران میں صرف لالہ فقیر چند نے گاندھی ٹوپی پہنی ہوئی تھی ۔ آج مندرجہ ذیل صرف ۱۱ ممبر غیر حاضر تھے ۔

ڈاکٹر ڈیش مکھ ۔ مسٹر ایچ پی موڈی ۔ مسٹر سرت چندر بوس سر لنڈے ۔ مسٹر بدیع الزماں ۔ راجہ ہری پرشاد ۔ مسٹر لوبا ۔ مسٹر سی یو ۔ مسٹر رچرڈس ۔ مسٹر اینے مسٹر جوشی

اس دفعہ گذشتہ مواقع کی نسبت افتتاح اجلاس کے دن سب سے زیادہ ممبران نے حلف وفاداری لیا ہے ۔ گیلریوں خاصی بھیڑ تھی ۔ اور ان میں مسز سروجنی نائیڈو اور شریمتی راجگوپال اچاریہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ لیڈی سرکار نے بھی پہلے مرتبہ اپنے خاوند کو بحیثیت لیڈر کام کرتے

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵)

نمبر مقدمہ ۳۸ ۶ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت اڈیشنل منصف بنارس ضلع بنارس

پھاؤ لوہار ولد بھیکو لوہار ساکن محلہ راہان پورہ شہر بنارس ... ... مدعی

بنام ہرشنکر پرشاد بنرجی وشیو شنکر پرشاد بنرجی ولد ہر شیو ناتھ بنرجی ساکن محلہ رامان پورہ شہر بنارس۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو، اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ اور کوئی شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دنیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ حاضری بغیر آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی بنارس

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر ہری پال درشنی منصف صاحب درجہ اکبر پور مقام کانپور

سمن بنابر تنقیح مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵)

نمبر مقدمہ ۶۷۰ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

دی مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ کانپور واقع سٹیشن روڈ کانپور مدعی

بنام فرم مظہر الحسن عبدالصمد واقع تپتی سڑک کانپور بذریعہ مظہر الحسن ولد نا معلوم قوم مسلمان بابت از مالکان فرم مذکور

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں بس آپ کو لازم ہے کہ اسی دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) بحکم ضامن علی منصرم عدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

کہا جاتا ہے کہ بہت کچھ مسٹر ... کے جانشین ... ابھی تک اس بارے میں اسمبلی کانگریس پارٹی کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے مسٹر ایرنے اور پنڈت مالویہ کا انتظار ہے نیشنلسٹ پارٹی مسٹر غزنوی کی صدارت میں قائم ہوگی اسکے علاوہ یورپین گروپ ہوگا اسی طرح نئی اسمبلی میں پانچ پارٹیاں ہوں گی۔

انڈیپنڈنٹ پارٹی کا قیام

نئی دہلی۔ ۲۰ جنوری آج اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کا جلسہ ہوا اور ایک دوسری پارٹی سے بھی کنوسنگ ہوئی کانگریس پارٹی کا جلسہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی جائے رہائش پر ہوا جس میں ان تجاویز پر بھی غور ہوا جو تحریک التوا کے متعلق ہیں اور جن کی خبر پہلے دی جا چکی ہے مسٹر جناح نے انڈیپنڈنٹ پارٹی بنائی ہے اور اسکے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اس پارٹی کے تین غیر مسلم ممبر سر کاوس جی جہانگیر مسٹر ایچ۔ پی مودی اور مسٹر ڈی۔ کے لاہری چودھری اگر سکھ ممبران اسمبلی میں شریک ہوگئے تو نیشنلسٹ پارٹی بھی بن جائے گی۔ غالباً بھائی پرمانند بھی اسمیں شریک۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے   احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے   سمجھو رہ

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور، شنبہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۷ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ	نمبر ۵

تجلیات

از نقاش غم سید محمد اکرم اکرم ہمایونی

حسن کو بے نقاب دیکھ لیا — رات کو آفتاب دیکھ لیا!
تمہیں کیا محوِ خواب دیکھ لیا — گویا خوابِ شباب دیکھ لیا
کچھ بتاؤ تو وجہِ بیتابی — کیا مرا اضطراب دیکھ لیا
کچھ نہ پوچھو غضبِ فراق کا حال — شکر ہے آفتاب دیکھ لیا
ہم نے کہتے تھے موت ہی تسکیں — دلِ پُر اضطراب دیکھ لیا
جس کی تعبیر ہی نہیں کوئی — آج ایسا ہی خواب دیکھ لیا
جسکا بچپن شباب عالم تھا — آج اُسکا شباب دیکھ لیا

اپنی ہستی سمجھ گئے اکرم
بحر میں جب حباب دیکھ لیا

نغمۂ اتحاد

از جناب روشن لال گپتا بی اے

کیا بتاؤں ہمنشیں تجھکو کہ کیا ہے اتحاد — روحِ آزادی ہے اور جانِ وفا ہے اتحاد
پار ہونا ورطۂ آفات سے مشکل نہیں — کشتیٔ قوم و وطن کا ناخدا ہے اتحاد
اُس کے اعجازِ مسیحائی سے ہیں سب آشنا — غیرتِ اکسیر، رشکِ کیمیا ہے اتحاد
صاف باطن ہو گئے دلکی کدورت دُھل گئی — درحقیقت شیشۂ دل کی جلا ہے اتحاد
بے پئے ہی جو بنا دیتا ہے مخمورِ نشاط — مستیٔ صہبائے کوثر سے سِوا ہے اتحاد
دشمنی، نا اتفاقی، تفرقہ، فتنہ، دغا — ملک کے ہر روگ کی بس اک دوا ہے اتحاد
صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا ہے نام اِسکے بغیر — بہر اقوامِ جہاں آبِ بقا ہے اتحاد
زندگانی کا غریبوں کی ہے سچا پاسباں — بے نواؤں، بیکسوں کا آسرا ہے اتحاد
روح تازہ بھرتا ہے مردہ تنوں میں سربسر — فرح بخش و جاں نواز و جانفزا ہے اتحاد

ظلمتِ نفرت ہوئی کافور روشن دہر پر
کیونکہ تنویرِ محبت کی ضیا ہے اتحاد

شام کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ ہائی کمشنر پیرس سے نئے اقتصادی پروگرام کے ساتھ واپس آ گئے ہیں۔ ان کے عزائم بہت بلند ہیں اور اس نئے پروگرام کو قابل عمل سمجھتے ہیں۔

دنیائے اسلام

آزادی خواہوں کی رہائی کا امکان

معلوم ہوا ہے کہ شامی کانگریس کے ارکان قومی تحریک کے متعلق اپنے اصولوں پر قائم ہیں تاہم حکومت کی روش میں تبدیلی ہو گئی ہے اور وہ سیاسی اسیروں کو رہا کر دینا چاہتی ہے امید کیجاتی ہے کہ آجکل میں سیاسی قیدیوں کی کی رہائی کا اعلان ہو جائے گا۔

لبنان کا صدر اسمبلی

شارل ڈالبں بیگ صدر اسمبلی لبنان نے سیاسی زندگی سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے آپ نے اپنا استعفےٰ صدر جمہوریہ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

ترکی کا انگریزی قرضہ

انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ترکی حکومت پر جنگ سے قبل انگریزی کمپنیوں کا جو قرضہ تھا اُسکی دوسری قسط حکومت ترکی کی طرف سے ادا کر دی گئی ہے۔ یہ قرضہ ۲۰ ہزار پونڈ ہے اور اس کو ۱۹۲۰ء کے معاہدہ کی رو سے متعدد قسطوں میں ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ پہلی قسط کے بعد دوسری قسط ادا کر دی گئی۔

روابط یونان و ترکی

جمہوریہ ترکی میں جو نئے اور دلچسپ قانون نافذ کئے جا رہے ہیں ان میں سے ایک قانون لباس بھی ہے اس کی رو سے تمام مذاہب کے اشخاص میں سے صرف ایک ایک شخص کو مذہبی لباس استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ مسلمانوں کا صدر امور مذہبی، قدیم قسم کا لباس استعمال کر سکے گا۔ اسی طرح عیسائیوں کا لاٹ پادری اور یہودیوں کا روحانی رہنما۔

پوپ کا احتجاج

مسلمانوں نے مجبوراً اس حکم کو تسلیم کر لیا ہے اور یہودی بھی خاموش ہیں۔ البتہ عیسائی اس حکم کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ انھوں نے پوپ کی حکومت سے مداخلت کی درخواست کی تھی۔ لیکن غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے پوپ کو لکھ بھیجا ہے کہ ترکی حکومت "لادینی" ہے یعنی وہ مذہبی معاملات سے باضابطہ تعلق نہیں رکھتی۔ اسلئے وہ اس بارہ میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی۔

یونان میں برہمی

یونان کے عیسائی اس حکم سے بہت برہم ہیں حکومت یونان نے ترکی سے دوستانہ روابط کا ذکر کرتے ہوئے قانون لباس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا تھا لیکن اس کو نامنظور کر دیا گیا۔ اب حکومت یونان نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے تاکہ وہ اس مسئلہ پر غور کر کے اپنا مشورہ حکومت کے سامنے پیش کرے۔

ایرانی قالین کا تحفظ

وزیر مالیہ ایران نے ایک نیا قانون ایران کی صنعت قالین بافی کے تحفظ کے لئے منظور کرایا ہے اس قانون کی رو سے غیر ملکی قالینوں کی درآمد پر خاص پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔

عراق و ایران

ایرانی۔عراقی حدود کے سلسلہ میں حکومت عراق نے اپنا احتجاج مجلس اقوام کے سامنے پیش کر دیا ہے اس احتجاج کی ایک نقل ایران کے دفتر خارجہ کو بھی موصول ہوئی ہے۔ جس کو ایرانی جرائد نے شائع کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲ر فروری ۱۹۳۵ء | نمبر ۵

اسمبلی میں تجارتی معاہدہ پر بحث

۲۰ر جنوری کے اجلاس اسمبلی میں مسٹر جیمز نے ہندوستان اور برطانیہ کے جدید تجارتی معاہدہ پر بحث کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کی پالیسی امتیازی تحفظ کی ہے وہ بیجا نفع بازی سے کام لینا نہیں چاہتی - مزید برآں امتیازی تحفظ جوابی سلوک پر مبنی ہے -

سیٹھ گوبند داس نے اس معاہدہ کی اصولی اور پالیسی دونوں لحاظ سے مخالفت کی کیونکہ اس معاہدہ کی رو سے حکومت ہند نے سیاسی ترجیح کو مکمل طور پر منظور کر لیا ہے -

مسٹر موڈی نے اس معاہدہ کو حق بجانب ٹھہراتے ہوئے کہا کہ اس معاہدہ میں کوئی نئی بات نہیں ہے - بلکہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان موجودہ تعلقات کی تعریف کر دی گئی ہے - اور جو کچھ عملاً ہو رہا ہے اُسے تحریری شکل دیدی گئی ہے

مسٹر جناح نے اس معاہدہ پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر اس معاہدہ سے ہندوستان کی صنعتوں کا تحفظ نہیں ہوتا تو یہ مسلمہ اصولوں کے سراسر خلاف ہے - اور تحفظ کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان کی چیزیں معقول قیمتوں پر فروخت ہو سکیں -

آپ نے ایک دفعہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان آزادی کیساتھ اس دفعہ کی رو سے دوسرے ممالک کیساتھ تجارتی معاہدہ نہیں کر سکتا ٹیرف بورڈ کے متعلق برطانوی صنعتوں کے حق تحقیقات کے بارے میں کہا کہ کیا یہی حق ہندوستان کو برطانیہ میں ہندوستانی مال کی ڈیوٹی پر تحقیقات کے بارے میں حاصل ہو سکتا ہے -

بہرحال ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے اُس پر سر جوزف بھور نے جو تقریر کی ہے وہ ہندوستان کی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لئے کافی نہیں - جیسا کہ اسمبلی کی کارروائی اور لیڈروں کی آراء سے ظاہر ہوتا ہے - اور مسٹر گابا کی یہ تجویز کہ اس معاہدہ کو فوراً ختم ہو جانا چاہئے اور اس مسئلہ کے متعلق ہندوستان کے تجارتی طبقہ کی آراء حاصل کرنا چاہئے بڑی حد تک حق بجانب ہے -

امتیازی تحفظ کی پالیسی کے متعلق بلاشبہ یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ اگر غیر ملکی مال کے مقابلہ میں برطانیہ پر کم محصول عائد کرنے سے ہندوستان کی صنعتوں کے تحفظ پر اچھا اثر پڑتا ہو تو برطانیہ کو بڑے شوق سے رعایت دینا چاہئے -

اگر بخلاف اس کے ہندوستان کو کوئی فائدہ نہ پہونچے تو اس صورت میں ترجیحی پالیسی سے ہندوستان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے بلکہ تجارتی طبقہ کا یہ خیال ہے کہ اس معاہدہ کی رو سے خود ہندوستان اپنے مال کیساتھ برطانیہ کو مقابلہ کرنے کا موقع دینے پر مجبور ہوگا -

بہرحال اگر انڈو برٹش معاہدہ گورنمنٹ کے نزدیک ہندوستان کے لئے مضر نہیں ہے بلکہ مفید ہے تو پھر اس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ اس معاہدہ پر ہندوستان کے تجارتی طبقہ کی رائے حاصل کر لیجاوے تاکہ ہندوستان کی رائے عامہ مطمئن ہو سکے -

انگلستان کے لبرل

مسٹر چرچل پارلیمنٹری رپورٹ کی مخالفت میں نہایت سرگرمی کیساتھ مصروف ہیں اور انھیں یہ توقع ہے کہ وہ اس رپورٹ میں اپنے حسب منشا ترمیم کرا لینگے - چنانچہ انہوں نے برسٹل میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مباحثہ کے دوران میں سلطنت برطانیہ کی حق تلفیوں کا بڑی حد تک تدارک کرا لینگے مسٹر چرچل اور آپکے ساتھیوں کا مقصد یہ ہے کہ مرکز کو ذرا بھی ذمہ داری نہ دی جائے اور وفاقی نظام کو آئین سے خارج کر کے صرف صوبجاتی خود مختاری تک محدود کر دیا جائے -

مسٹر آئزک فٹ کی ایک تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعتدال پسند جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر نکتہ چینی کرینگے - اور بتائینگے کہ مجوزہ اصلاحات ناکافی ہیں - مسٹر آئزک فٹ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات سے اصولاً تقریباً تمام برطانوی جماعتوں کو اتفاق ہے -

اہل ہند کا یہ توقع کرنا کہ لبرل جماعت جوائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ میں ہندوستان کی خواہشات کے مطابق ترمیم کرا لے گی اپنے نفس کو فریب دینے کے برابر ہے -

جہاں تک ہندوستان کو درجہ مستعمرات عطا کرنے کا سوال ہے اس پر تو تمام برطانوی مدبرین متفق ہیں - مگر اس سے آگے بڑھنا لبرل جماعت کے اختیار سے باہر ہے -

بہرحال یہ یقینی امر ہے کہ لبرل جماعت کے طرز عمل سے ہندوستان کو اگرچہ حقیقی فائدہ نہیں مگر اخلاقی فائدہ ضرور پہونچتا ہے -

آئینہ کانپور

میونسپل سب کمیٹیوں کا انتخاب

۳۰ر جنوری ۱۹۳۵ء کو میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں بورڈ نے طے کیا کہ واٹر ورکس - سلج فارم اسکول بلڈنگ - نالیاں اور پرمٹ - سمگ اسٹیشن بنانے و درست کرنے کے لئے گورمنٹ سے پانچ لاکھ روپیہ ۴½ فی صدی سود پر قرض لیا جائے -

چیرمین صاحب نے فرمایا کہ کونسل میں سنگل ٹرانسفر ایبل ووٹ کی اسکیم پاس ہو گئی ہے اور اگرچہ قانونی صورت اس نے نہیں اختیار کی ہے مگر گورمنٹ کا خط آگیا ہے لہذا میں توقع کرتا ہوں کہ بورڈ منارٹی پارٹی کے حقوق کا لحاظ رکھے گا - چنانچہ ہر کمیٹی میں منارٹی پارٹی کے ممبران کا انتخاب ہوا ہے -

آئندہ سال کے لئے سینیر وائس چیرمین مسٹر محمد بشیر اور جونیر وائس چیرمین مسز سوشیلا دیوی سرلی استوا کا انتخاب عمل میں آیا ہے - اور مندرجہ ذیل اصحاب کمیٹیوں کے چیرمین منتخب ہوئے ہیں :-

	کمیٹی	چیرمین
۱-	پبلک ورکس کمیٹی	حاجی محمد اسمٰعیل
۲-	روڈ اینڈ ٹیمپنٹ "	سردار اندر سنگھ
۳	گنگا جل سدھار "	بابو رام رتن ورما کھتا
۴-	پبلک ہیلتھ کمیٹی	خان بہادر سید بشیر الدین
۵-	واٹر ورکس "	مسٹر رائن
۶-	سول الین ٹکس "	ڈاکٹر پریم نرائن
۷-	سٹی ٹیکس "	شیخ وحید احمد
۸-	بلڈنگ اپلیکیشن "	میاں محمد سعید
۹-	ٹاؤن امپرومنٹ "	بھائی کروری مل
۱۰-	اسکول کمیٹی	پنڈت شیو نرائن مصر
۱۱-	ایجوکیشن کمیٹی	بابو رام نرائن گرگ
۱۲-	فنانس کمیٹی	لالہ منی لال لوٹیا

میونسپل بورڈ جن انسٹی ٹیوشنوں کو امداد دیتا ہے اُن کی معائنہ کیلئے کل ممبران بورڈ کا انتخاب ہوا ہے -

لیسنس افسران کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کا انتخاب عمل میں آیا ہے :-

(۱) لالہ بشوناتھ بھارتیہ - ۲- بابو رام رتن ورما - ۳- مسٹر منظور علی - ۴- پنڈت پیارے کشن رائنہ -

مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشنوں کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب بورڈ کے قائم مقام منتخب کئے گئے ہیں -

کنگ ایڈورڈ میموریل ہال کمیٹی - (۱) شیخ وحید احمد (۲) مسز سرلا دیوی -

۲- ڈفرن اسپتال کمیٹی - ۱- مسز سوشیلا دیوی سرلی استوا - ۲- مسز بھٹناگر - ۳- مسز سرلا دیوی -

۳- سرسیا گھاٹ کمیٹی - ۱- لالہ بشوناتھ بھارتیہ - ۲- پنڈت سری رتن شوکلا -

۴- فیمیل ایجوکیشن کمیٹی - ۱- مسز بھٹناگر ۲- مسز سرلا دیوی -

یو پی اڈوائزری کمیٹی آف ایسٹ انڈیا ریلوے کیلئے قائم مقام کا انتخاب آئندہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا ہے - ایجوکیشن کمیٹی کے سکریٹری کا انتخاب بھی آئندہ ہوگا جسکے لئے سید احمد حسین صاحب بی اے علیگ کا منتخب ہونا ...

گرل اسکول کا افتتاح

۲۶ر جنوری کو ۳½ بجے مسٹر آر - ایف - موڈی آئی - سی - ایس - اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (؟) ایم ایل - سی نے انند باغ سیسہ مئو میں سری جوالا دیوی - ودیا مندر گرل اسکول کا افتتاح کیا - جسمیں یوروپین و ہندوستانی حکام اور شہر کے معزز ہندو اور مسلمانوں نے شرکت کی - افتتاحی رسم کے بعد ایک شاندار ٹی پارٹی دیگئی

یہ اسکول ہمارے شہر کے ایک معزز رکن یعنی بابو نند لال ڈپٹی کلکٹر نے بنوایا ہے - جس کے لئے وہ تعریف کے مستحق ہیں - ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بابو صاحب موصوف اس اسکول میں مروجہ نصاب نہیں رکھنا چاہتے - بلکہ وہ ایسا نصاب تعلیم رکھنا چاہتے ہیں جو لڑکیوں کے لئے عملی طور پر زیادہ مفید ثابت ہو -

بابو صاحب موصوف کا یہ خیال بھی نہایت محمود اور مبارک ہے اور ہم کو امید ہے کہ اہل شہر بابو صاحب موصوف کے اس خیال کو پورا کرنے میں ہر قسم کی امکانی امداد کریں گے -

ایڈیٹران غریب کا مقدمہ

۲۶ر جنوری کو ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت میں ایڈیٹران غریب کا مقدمہ پیش ہوا اور معافی نامہ پیش ہوا - مگر عدالت نے معافی نامہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا - اور آئندہ پیشی کی تاریخ ۹ر فروری مقرر کی ہے -

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کے اس فیصلہ کی نگرانی ہائی کورٹ میں کی جاوے گی -

ذاتیات

۲۷ر جنوری کو سید احمد حسین صاحب بی اے (علیگ) سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ کی دختر نیک اختر کا عقد ہوا - جس میں معززین شہر ہی شریک تھے عقد کے بعد پرتکلف کھانوں سے شرکاء کی خاطر و مدارات کی گئی -

ہندو مہاسبھا

ہندو مہاسبھا کا اجلاس کانپور میں ۱۵-۱۶-۱۷ر مارچ کو ہونا طے ہوا ہے -

یو پی پراونشل ہندو مہاسبھا کمیٹی نے صدارت کے لئے راور بیند او ٹاما پنڈت مدن موہن مالویہ - مسٹر ایم - ایس - اینے - مسٹر ایس - بی ٹامبے - اور سی وائی چنتا منی کے نام تجویز کیے ہیں -

یوم آزادی

۲۶ر جنوری کو کانپور میں یوم آزادی منایا گیا ہے اور ایک جلوس نکالا گیا اور شام کو خورد محل پارک میں جلسہ بھی ہوا -

عطیہ

مولوی غلام محی الدین صاحب تاجر چرم نے جامع مسجد کو ایک سو روپیہ کا عطیہ دیا ہے -

ایڈوکیٹ کو سزا

منشی منوہن دیال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے پنڈت رام کمار ایڈوکیٹ اور اس کے ساتھ ۳ دیگر اشخاص کو زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۳۳ تعزیرات ہند - دو سو روپیہ - تیس روپیہ اور بیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے -

سبد گل

اس ہفتہ نئی اسمبلی کے واقعات میں سب سے زیادہ دلچسپ واقعہ حلف وفاداری کا تھا اکثر ممبروں نے غلطیاں کیں اور ان غلطیوں کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ ابھی تو ممبران کی تعداد کم ہے لیکن جب فیڈریشن اپنی شان وشوکت سے جلوہ گر ہوگا، تو ۴۰۰ ممبران ہوں گے۔ اگر ہر ممبر نے حلف وفاداری لینے میں دو دو منٹ غلطی کی تو چار گھنٹے کا صفایا ہو جائے گا۔ ایک معاصر کی یہ تجویز غالباً قابل غور ہے کہ اب حلف وفاداری کا کام صرف صدر اسمبلی انجام دے۔ اور لوگ اس امام یا پجاری کے پیچھے آمین کہتے چلے جائیں۔

بابو راجندر پرشاد نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "صرف کتابیں پڑھنا اور امتحان پاس کر لینا کافی نہیں۔

یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ اصلی کام تلاش معاش ہے اور تعلیم یافتہ بیکاری بہت بڑھ گئی ہے۔

حاکم اور محکوم قوموں کے درمیان جس چیز کا نام معاہدہ ہے وہ بہت دلچسپ ہوا کرتا ہے اسی طرح کا ایک معاہدہ اطالیہ اور ابی سینیا (حبش) کے درمیان ہوا ہے۔ جسکا اصلی جزو یہ ہے کہ موجودہ حالت قائم رہے گی۔

بجا اور درست ہے! موجودہ حالت قائم رہے گی یعنی شیر بکری کو نگلتا رہے گا۔

مشہور سائنس داں پروفیسر اینسٹن کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ عالم کائنات غیر محدود ہو۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اس غیر محدود عالم میں بیکاروں کے لئے کہیں کام یا ملازمت ہے یا نہیں

مسٹر موڈی کہتے ہیں کہ اینگلو برٹش تجارتی معاہدہ نے ہندوستان کو معاہدہ کرنے والے فریق کا ایک بلند اسٹیٹس دیدیا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ انڈو جاپانی معاہدہ نے ہندوستان کے اسٹیٹس کو جس بلندی پر پہونچا دیا ہے ابھی تو وہ اسی پہاڑ کی چوٹی تک نہیں پہونچا ہے اب دیکھئے اس نئے اسٹیٹس کے بلند آسمان تک کون پہونچ سکتا ہے۔

اینگلو انڈین تجارتی معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک انگلو انڈین معاصر لکھتا ہے کہ اب تجارتی معاہدہ مضبوط نہیں ہو سکتا۔ جسمیں کسی فریق کو کچھ مالی فائدہ نہ ہوتا ہو۔

یہ بالکل صحیح ہے لیکن معاہدہ مذکور کی خوبی تو یہ ہے کہ صرف ایک ہی فریق کو سب کچھ ملتا ہے اور ہندوستان کو کچھ نہیں۔

سار کے مسئلہ کے متعلق خبر ہے کہ جرمنی کے تمام کلیساؤں کے گھنٹے بجنگے اور دعا کیجائیگی کہ "انصاف قائم رہے۔"

اسکا مطلب غالباً نازی قسم کا انصاف ہے جسکا کاپی رائٹ یا جملہ حقوق بنام ہر ہٹلر محفوظ ہیں۔

ادب لطیف

جوان شہزادہ

(از خواجہ اکرام الدین لکھنوی)

اماں! جوان شہزادہ ہمارے دروازے کے پاس سے گذرنے والا ہے آج میں اپنے کام میں کیونکر مصروف رہ سکتی ہوں۔

مجھے بتاؤ کہ میں اپنے بال کو کیونکر بناؤں اور کون سا لباس زیب تن کروں۔

اماں! تم متحیر ہو کر میری طرف کیوں دیکھتی ہو!۔

میں خوب جانتی ہوں کہ وہ میری کھڑکی کی طرف ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہ دیکھے گا۔ میں جانتی ہوں کہ وہ چشم زدن میں میری نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔

صرف بانسری کی جلد جلد فنا ہونے والی تانیں سسکیاں بھرتی ہوئی دور سے مجھ تک آئیں گی لیکن جوان شہزادہ ہمارے دروازہ سے گذرے گا مجھے اس لمحہ کیلئے سب سے قیمتی لباس پہننا چاہیے

اماں! جوان شہزادہ ہمارے دروازہ سے گذر گیا اور آفتاب صبح کا ہی اس کے رتھ کے ساتھ چمکا۔ میں نے اپنے منہ سے نقاب اٹھا دی اور زنجیر یاقوت کی اپنے گلے سے اتار کر اس کے راستہ میں ڈالدی۔

اماں! تم حیران ہو کر میری طرف کیوں دیکھتی ہو۔

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے میری زنجیر نہیں اٹھائی۔

میں جانتی ہوں کہ وہ خاک ایک سرخ نشان چھوڑتی ہوئی اس کے رتھ کے پہیوں کے نیچے پس گئی۔ کوئی نہیں جانتا کہ میرا حقیر تحفہ کیا تھا اور کس لئے!

لیکن جوان شہزادہ ہمارے دروازے کے پاس سے گذرا اور میں نے اپنے سینہ سے ہیرا نکال کر اس کی راہ میں ڈالدیا۔

(ترجمہ)

مسٹر امرندر ناتھ چٹرجی کا انتخاب

کلکتہ ۲۴ر جنوری۔ مسٹر بی۔ این بسمل کی وفات سے اسمبلی میں جو نشست خالی ہو گئی تھی اس کے ضمنی انتخاب میں بردوان ڈویژن غیر مسلم حلقہ سے نیشنلسٹ پارٹی کے امیدوار مسٹر امرندر ناتھ چٹرجی کامیاب ہوگئے ہیں۔

آل انڈیا لائبریری کانفرنس

تعطیلات ایسٹر میں لکھنؤ میں منعقد ہوگی

لکھنؤ ۲۱ر جنوری آل انڈیا لائبریری ایسوسی ایشن کا آئندہ جلسہ ۱۹ر مارچ سے ۲۱ر مارچ تک لکھنؤ میں منایا جائیگا۔ استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے اس کے صدر ڈاکٹر مکرجی ہیں۔

عالم نسواں

دنیا کے مختلف حصوں میں

عورت کی پوزیشن

بسلسلۂ ماسبق

ترکی

ترکی عورتیں بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہیں اور اپنا سر ادنچا کر کے جدید تہذیب تمدن کی شاہراہ پر جا رہی ہیں۔ قدیم مذہبی پابندیوں اور مسلم روایات سے اپنی دس سالہ آزادی کا انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ وہ نڈر اور بے خوف ہو کر زندگی کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور اب جبکہ آزادی کا ابتدائی جوش وخروش کم ہو گیا ہے تو ٹھنڈے دل سے وہ روزانہ کی زندگی کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور تعلیمی اقتصادی واصلاحی کاموں کی طرف رجوع ہو رہی ہیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی حیرت انگیز اصلاحات میں یہ سب سے بڑی اصلاح تھی کہ انھوں نے عورتوں کو روائتی پردہ اور برقعہ ونقاب کی لعنتوں سے بالکل آزاد کر دیا ہے۔ اور اب وہ حرم کی قیدی باقی نہیں رہیں۔ جوں ہی غازی نے عورتوں سے کہا کہ "تم لوگ دنیا کو اپنا منہ دکھاؤ۔ اور دنیا کا منہ ہمت سے دیکھو" تو لاکھوں عورتوں نے نقاب اتار پھینکی اور دلی جوش کے ساتھ گھروں کی چار دیواری سے باہر نکلتے ہی ان کو آزادی کا ایک نشہ سا ہو گیا تھا پردے کے پیچھے بیٹھ کر ناول پڑھنے والیاں خود ہیروین بننے لگیں۔ شادیوں کی تعداد کم ہو گئی اور طلاقوں کی تعداد بڑھ گئی۔ فرانس سے کثیر مقدار میں نئے فیشن کے لباس عطر اور سینٹ، پینٹ اور پاوڈر منگائے جانے لگے۔ رقص وسرود کی محفلیں گرم ہوئیں اور عیش وعشرت دور دورہ شروع ہوا۔

لیکن اب ترکی میں عورتوں کی صحیح اور معقول ذہنیت واپس آ رہی ہے۔ اور اپنی آزادی سے وہ اقتصادی بہبودی اور عام ترقی کے کاموں کی طرف رجوع ہو رہی ہیں۔ نئی نسل کی لڑکیاں اپنی ماؤں کی لہو ولعب کو پسندیدہ نہیں سمجھتیں۔ نوجوان اور لڑکیوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے۔ ملک ان کا ہے اور ان کی تمام سیاسی واقتصادی گتھیاں انھیں کو سلجھانی پڑتی ہیں۔

۱۹۱۳ء سے لیکر اب تک اسکولوں میں لڑکیوں کی تعداد دہ گنی ہو گئی ہے ترکی عورتیں بہت قابل، پروفیسر، قانون داں اور مصنف ہیں اور اب بنک کا کاروبار بھی کرنے لگی ہیں۔ خدیجہ خانم دہ لڑکیوں کی ماں ہے اور اپنی خانہ داری کا پورا انتظام کرنے کے باوجود ترکی کے سب سے بڑے بنک یعنی "ایش بنک" کی سب ڈائرکٹر ہیں اور اس کے فرائض نہایت کامیابی سے انجام دیتی ہیں۔

(باقی آیندہ)

بلغاریہ کے کیبنٹ نے استعفےٰ دیدیا

صوفیہ ۲۲ر جنوری بلغاریہ کے کیبنٹ نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ جنرل زلوتاف وزیر جنگ نیا کیبنٹ بنا رہے ہیں

بچوں کی دنیا

ریل کے ٹکٹ

ارشد نے اپنے ابا جان سے پوچھا کہ ریل گاڑیاں تو چھوٹی بھی ہوتی ہیں اور بڑی بھی مگر ریلوے کے ٹکٹ سب ایک سے کیوں ہوتے ہیں۔ ارشد کے ابا جان خود بھی اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اس وقت بات کو ٹال کر ریل کے اسٹیشن پر جا کر دریافت کیا مگر بابو بھی اس کا جواب نہ دے سکے۔ آخر اسٹیشن ماسٹر کے پاس گئے۔ بڈھے اسٹیشن ماسٹر نے کہا کہ ریل کے بہت کم نوکر اس کا جواب دے سکتے ہیں مگر مجھے اسکا جواب اس لئے معلوم ہے کہ میرے لڑکے نے بھی ایک مرتبہ مجھ سے ایسا ہی سوال کیا تھا اور میں اُس کا جواب نہ دے سکا تھا۔ بات یہ ہے کہ لندن کے ایک شخص ٹامس ایڈمیڈسین نے پہلے پہلے یہ ٹکٹ ایجاد کیے تھے۔ اس سے پہلے ٹکٹ کے طور پر کاغذ کے پرزے ملتے تھے۔ جب اُسنے ٹکٹ ریل والوں کو دکھائے تو اُن کو بہت پسند آئے۔ اور اس شخص کو ٹکٹ تیار کرنے کا ٹھیکہ دیدیا۔ اب ان ٹکٹوں کے رکھنے کے لئے الماریاں بنیں۔ جو ہر اسٹیشن پر ٹکٹ بانٹنے کی جگہ رکھی رہتی ہیں۔ پہلے ٹکٹوں پر قلم ہی سے سب کچھ لکھا جاتا تھا۔ اُس کے بعد ٹکٹ چھپنے لگے۔ ان پر نمبر پڑنے لگے۔ اور تاریخ ڈالنے کی مشین ایجاد ہو گئی۔ یہ سب کچھ تو ہوا لیکن ٹکٹ اسی قسم کے رہے اس لئے کہ اگر ٹکٹوں کی شکل کو بدلا گیا تو نئی الماریاں بنوانی پڑتیں۔

چونکہ بڑے بڑے اسٹیشنوں پر سب گاڑیوں کے ٹکٹ بٹتے ہیں چاہے وہ چھوٹی لائن پر چلتی ہوں یا بڑی لائن پر۔ چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی۔ اور ایک ہی قسم کی الماریاں اسکے ٹکٹوں کیلئے کافی ہوتی ہیں اس لئے ایک ہی نمونہ کے سب ٹکٹ رکھنے پڑتے ہیں۔ ارشد کے والد نے دوسرے دن ارشد سے کہا کہ بھئی تم کل کیا پوچھ رہے تھے۔ تو اُس نے سوال کو دُہرایا اور ارشد کے والد نے یہ جو کچھ اسٹیشن ماسٹر سے سمجھ کر آئے تھے۔ اُسے سمجھا دیا۔ لیکن ارشد کے والد کو بچے کو سمجھانے میں خاصی دشواری ہوئی اسلئے کہ وہ بچہ تھا لیکن چونکہ اسکا باپ جانتا تھا کہ بچوں کو سمجھانا بڑوں کو سمجھانے سے مشکل ہے۔ اسلئے اُس نے سمجھا دیا

ٹراونکور اسمبلی کی کارروائی

ٹرایونڈرم ۲۳ر جنوری۔ ٹراونکور کی اسمبلی نے ٹراونکور کی کمپنیوں کے ضابطہ کا ترمیمی بل آج صبح پاس کر دیا۔

سوالات کے وقت چیف انجینر نے جواب دیا کہ ناگر کوئل میونسپلٹی جنوبی ٹراونکور میں پانی کی قلت کی وجہ سے حکومت توجہ کر رہی ہے۔

نوجی بارہ کے تالاب میں پانی کی کمی کے مسئلہ پر تحریک التوار اجلاس پیش کی گئی تھی لیکن صدر اسمبلی نے اسے نامنظور کر دیا۔

اجمیر ۲۳ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ سازش بیکانیر کے قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

پردۂ فلم

متحرک تصاویر

از جناب شیخ افتخار الرسول صاحب بدر بی اے بیرسٹر لا۔

متحرک تصاویر کی حیرت انگیز ترقی اور مقبولیت کا راز یہ ہے کہ بچے سے لیکر بوڑھے تک اسے دیکھتے ہیں۔ شہری ہو یا دیہاتی اسے سب پسند کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سنیما ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہر شخص کے مذاق کے مطابق دلچسپی کی باتیں پیش کر سکتا ہے۔ کچھ لوگ اسے ہنسنے کا بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔ کچھ فنون لطیفہ کا ایک بڑا جزو۔ معلموں نے اسے تعلیم دینے اور معلومات کے بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی ہر دلعزیزی کے اور بھی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً کہانی کا ماحول اور واقعات کے گرد و پیش کی فضا تصویر کی دلکشی میں اضافہ کرتی ہے۔ دیہات کے رہنے والوں کو جب مختلف ممالک کے دلکش منظر وہاں کے باشندوں کے اوضاع و اطوار و طرز معاشرت کے سین دکھلائے جاتے ہیں۔ تو وہ انہیں دیکھ کر بے انتہا خوش ہوتے ہیں۔

غرضیکہ سنیما ایک ایسے معراج کمال کو پہونچ گیا ہے کہ اسکی طرف بے توجہی کرنا یا اُسے حقیر سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سنیما اخلاق عامہ پر بُرا اثر ڈالتا ہے وہ یقیناً متعصب اور تنگ نظر ہیں اور ملک و قوم کی بہبودی اور ترقی کے خواہاں نہیں۔ سنیما ایک ایسی صنعت ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ اُنھیں اپنے بہادرانہ کارناموں سے آگاہ کر سکتے ہیں انھیں سبق آموز قصے پڑھا سکتے ہیں۔ اور وہ معلومات جنھیں عامۃ الناس اپنی مجبوریوں اور مصروفیتوں کے باعث حاصل کر سکتے نہیں۔ پردہ فلم پر وہ تین گھنٹوں میں دکھلائے جا سکتے ہیں۔

ہندوستان نے جہاں اور چیزوں میں ترقی حاصل کی ہے فنون لطیفہ کی طرف اتنی توجہ نہیں دی۔ یہاں ایک شاعر کو مہمل گو، موسیقی داں کو میراثی او ایک فلم ایکٹر کو نقال کے خطابات سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ ہندوستان کی صنعت فلم سازی کی ناکامیابی کچھ ہماری غیر ذمہ دار پبلک کی ذہنیت کی رہین منت ہے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر فن کے نشو و نما اس کے عروج یا زوال کا راز پبلک کی قدر و منزلت یا حوصلہ افزائی پر منحصر ہوتا ہے جب تک پبلک اس میں حصہ نہ لے تب تک کامیابی مشکل ہوتی ہے اسیطرح ایک ایکٹر یا ایکٹرس کی ہر دلعزیزی بھی پبلک کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب تک اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے اسکا کامیاب ہونا ناممکن ہے مجھ سے اکثر یہی سوال کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی فلموں میں وہی رعنائیاں، دلفریبیاں اور سحر بیانیاں کیوں نظر نہیں آتی۔ جو ایک امریکن اور یوروپین فلم میں دیکھی جاتی ہے۔ میں اسکا یہ جواب دیتا ہوں کہ جب تک صنعت کی ترقی کے صحیح وسائل مہیا نہ کیے جائیں گے ہماری ہندوستانی فلمیں ناره اور ناکامیاب ہونگی یورپ اور امریکہ کی فلموں کی ترقی کا ایک راز یہ ہے کہ وہ اپنی فلموں کو اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ مشتہر کرتے ہیں۔ اپنے ایکٹروں کی تعریف میں کالم کے کالم پر کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ پبلک ان رسالوں کو شوق سے

اقوال زریں

ہندوستان میں ہمارے لئے اب ایسا وقت آگیا ہے کہ ہمیں پیچھے پھر کر نہیں دیکھنا چاہیئے۔

(مسٹر آصف علی)

اگر اقلیتوں کو واقعی کسی طرح کے تحفظ کی ضرورت ہے تو مخلوط انتخاب جداگانہ انتخاب سے بہتر ہے جداگانہ انتخاب جمہوریت کے منافی ہے۔

(مسٹر ستیہ مورتی)

اتنی زیادہ اولاد پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ معقول اور صحیح معیار پر زندگی بسر نہ کر سکیں آخر کار ہم کو حساب سے کام لینے ہی پڑے گا۔

(سر چارلس کلوز)

جدید تعلیم نے زندگی کا ایک غلط معیار قائم کر دیا ہے۔ جس کے ساتھ شدید دماغی تکلیفیں ہیں اور خلوص کی بنیاد کمزور ہو گئی ہے۔

(مسٹر ریمس بوتھم)

صرف وہی کام روحانی صفائی پیدا کرتا ہے جو بغیر کسی ذاتی غرض کے کیا جائے اور جس میں شہرت اعتراف عامہ اور دنیوی ترقی کی خواہش نہ ہو۔

آروبندو گھوش

جب تک انسانی ذہانت کی آندھی سے مقلوی رکاوٹیں دور نہیں کی جائیں گی۔ بے کاری کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

(مسٹر ڈیوس ایم پی)

(۲) پڑھتی اور ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لیتی ہے وہ ان نقائص کو محسوس کر کے اُن کی اصلاح کی طرف توجہ مبذول کرتی ہے۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں لوگوں کو نہ اخبار پڑھنے کا شوق ہے اور نہ ملک کی صنعت کی ترقی کا خیال۔ یہاں اخبارات اور رسالے حشرات الارض کی طرح نکلتے اور بند ہو جاتے ہیں بیچارے مالکوں کا صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے۔

چونکہ ہندوستان میں پبلک کی طرف سے ایکٹر ایکٹریسوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ تعلیمیافتہ لوگ اس میں شامل ہوتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ میرے پاس روزانہ کئی ایسے خطوط آتے ہیں جس میں شریف خاندان کے لڑکے اور لڑکیاں محض پبلک کی لعنت و نفرین کے وجہ سے اس صنعت میں حصہ لینے سے گھبراتے ہیں۔

بہت عرصہ سوچنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اسکا علاج سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ قلم اور تحریر کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اس فن کی شستگی لطافت اور اقتصادیت کا پروپگنڈا کیا جائے۔ لوگوں کے دلوں میں اس کے صحیح خیالات اور احساسات پیدا کیے جائیں اور نوجوان تعلیمیافتہ لوگوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ سوسائٹی کی تنگ و تاریک دیواروں کو چھوڑ کر باہر نکلیں اور اس میں حصہ لیں۔ تب کہیں ہندوستان بدنامی کے گڑھے سے نکل سکتا ہے۔ ورنہ اور تو مجھے کوئی صورت حال نظر نہیں آتی۔

موج تبسم

معشوقہ - خاموشی سے تنگ آکر۔ کیا تم محبت کی باتیں کرنا نہیں جانتے؟

شرمیلا عاشق - ہاں! خدا انسان سے محبت کرتا ہے۔

استاد - تم یہ کیونکر ثابت کر سکتے ہو کہ دنیا گول ہے۔

شاگرد - میں نے کب کہا ہے کہ دنیا گول ہے

ایک دوست - فلم مسخروں کی تنخواہ کابینہ وزارت کے ممبروں کی تنخواہ سے زیادہ ہوتی ہے۔

دوسرا دوست - اسکا سبب یہ ہے کہ کابینہ وزارت کے مسخروں سے بھی وہ بڑا مسخرا ہوتا ہے۔

ماہر مسمریزم - تماشائیوں سے - اب میں اپنے معمول پر ایسا اثر ڈالتا ہوں کہ یہ سب پرانی باتیں بھول جائے گا۔

ایک تماشائی - خدا کے لئے ایسا نہ کیجئے اسنے مجھ سے ۱۰ روپیہ قرض لئے تھے۔

لڑکی :- کیا یہ گڑیاں اماں! اماں کہتی ہیں۔

دوکاندار - نہیں یہ جرمنی کی بنی ہوئی ہیں صرف "ہٹلر" "ہٹلر" کہتی ہیں۔

دلچسپ معلومات

جاپان نے ایک جدید قسم کی کشتی تیار کی ہے جو تباہ کن اور آب دوز ہے۔ جسکو ایک آدمی چلاتا ہے اور جہاز کو تباہ کرنے کے بعد خود بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔

آدمی کی ران کی ہڈی عام طور پر ۳۴۰۰ پونڈ کا وزن برداشت کر لیتی ہے۔

سنہ ۱۹۰۳ء میں سینٹ پیٹرز برگ کے چند سائنسداں سائبیریا گئے تھے۔ اور وہاں ایک ایسے جانور کا گوشت کھایا تھا۔ جو ایک لاکھ برس پہلے کا تھا۔

سیام کے بنکوں میں چاندی کے کھرے کھوٹے سکے پرکھنے کا کام بندروں سے لیا جاتا ہے ان بندروں کو اس کام کے لئے خاص طور پر تعلیم دی جاتی ہے۔

"گلوب مچھلی" جب دشمن سے مقابلہ کرتی ہے تو ہوا پی کر غصہ میں پھول جاتی ہے۔

ایک جدید چائے دانی میں چند خانے ہوتے ہیں جن کے باعث بہترین چائے تیار ہوتی ہے۔

جدید گورنمنٹ آف انڈیا بل کی وضاحت میں سرکاری میمورنڈم

انڈیا بل کے تین اہم جزو، موجودہ آئین سے فرق

گورنر جنرل اور گورنروں کے خاص اختیارات۔ وزراء کی پوزیشن

۲ رفروری کو جو گورنمنٹ آف انڈیا بل شائع ہونے والا ہے اُس کے متعلق حسب ذیل سرکاری میمورنڈم شائع ہوا ہے۔

یہ بل جو ظاہراً طویل ہے مگر حقیقتاً نہیں مندرجہ ذیل تین علیحدہ علیحدہ چیزوں کے متعلق ہے۔

۱۔ ہندوستانی فیڈریشن۔

۲۔ وہ ہندوستانی صوبجات جن سے ملکر ریاستیں فیڈریشن بنائے گی۔

۳۔ برما۔

وہ دفعات جو فیڈرل اگزیکٹیو سے متعلق ہیں ۱۱۱ اور ۲۷) اول تو ہندوستان کے صوبجاتی اگزیکٹیو۔ اور لیجسلیچر اور دوم برما کے صوبجاتی اگزیکٹیو اور لیجسلیچر کے سلسلہ میں یکساں صورت اور ایک بڑی حد تک یکساں ہوتے ہیں دہرادی گئی ہیں۔ پھر بھی لیجسلیٹو اختیارات انتظامی۔ تعلقات۔ مالیات۔ ریلوے جوڈیچر۔ سول سروس وزیر ہند مع محکمہ اور معاملات مندرجہ حصہ ۱۲ جو متفرق اور عمومی بتائے گئے ہیں۔ ان سب کے متعلق دفعات درج کرنے کے بعد ضروتاً قریب قریب اس ہی تمام کو قدرے اصلاح کے ساتھ برما کے سلسلہ میں دوہرا دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان ۴۵۰ دفعات میں سے جو برما سے متعلق ہیں ان دفعات کو چھوڑ کر جو برما سے مخصوص ہیں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے کہ جو کسی نہ کسی سلسلہ میں بل کے حصہ ابتدائی میں نہ آچکی ہو۔

۲۔ اس چیز کو دور کرنے میں جو وجوہات مانع ہوتیں اول تو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ برما سے متعلق دفعات (یعنی بل کا کل چودہواں حصہ) جو برما کا آئندہ دستور لئے ہوئے ہیں۔ مکمل ہونی چاہئیں۔ کیونکہ یہ ظاہراً نامناسب ہوگا کہ ایک علیحدہ ملک برما کے دستور کے لئے ان دفعات کو تلاش کیا جائے جو حکومت ہند سے متعلق ہیں۔ دوسرے جہاں تک ہندوستان کے مرکزی اور صوبجاتی دستوروں کا تعلق ہے ہر چند جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے یہ دفعات ایسی ہیں کہ ایک بڑی حد تک اول تو فیڈریشن اور دوسرے صوبجات کے سلسلہ میں نمودار ہوتی ہیں۔ تاہم یہ دفعات اس تعلق کے لحاظ سے جو انہیں فیڈریشن اور صوبجات سے باعتبار جزئیات اپنے مابین اہم اختلافات رکھتی ہیں۔ اور صوبجاتی دستوروں کو فیڈرل دستور کے حوالے سے ترتیب دینے یا اُس کے بالکل برعکس کرنیکی کوشش سے صورت حال بہت پیچیدہ اور مبہم ہوجاتی ہے۔

۳۔ چنانچہ بل میں جو ترتیب اختیار کی گئی ہے اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ گو دفعات کے تواتر کو شمار کرتے ہوئے اس میں کل ۴۵۰ دفعات ہیں۔ لیکن ہم اسے نہایت آسانی سے ۲۲۵ دفعات (یعنی کل بل سے نصف صفحات) کا بل کہہ سکتے ہیں۔

۴۔ نہ تو بل کے عام مقصد کی جزوی تشریح کی ضرورت ہے اور نہ اس دستور کی وضع و قماش کی توضیح درکار ہے جو ہندوستان اور برما کے لئے تیار کیا گیا ہے یہ باتیں جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں (جکی ایک آئینی صورت یہ بل ہے۔) پوری طرح ظاہر کردی گئی ہیں (چنانچہ مستثنیات کو چھوڑ کر (جیسے یہ دفعہ کہ فیڈرل عدالت دہلی اپیلیں قبول کرے جو دستوری ایکٹ سے متعلق ہوں اور وہ نہیں جو ان قوانین سے متعلق ہوں جو فیڈرل لیجسلیچر نے اپنے مخصوص قانونی اختیارات سے کام لیتے ہوئے پاس کر لئے ہوں) اور چند ایزادی جزویات کے ساتھ جن پر کمیٹی نے بحث نہیں کی تھی۔ یہ بل کمیٹی کی رپورٹ ہی کی پیروی کرتا ہے۔

۵۔ لیکن گو مندرجہ بالا وجوہ سے بل کی جزوی تشریح میں غیر ضروری ہے تاہم دو ایک نکات ایسے ہیں جن کا بیان کردینا بہت ضروری ہے۔ تاکہ بل کی تشکیل آسانی سے ذہن نشین ہوسکے۔ موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ تاج کو حکومت ہند تفویض کرنے اور وہ تمام اختیارات جو کہ ۱۸۵۸ء تک ایسٹ انڈیا کمپنی کو حاصل تھے۔ ملک معظم کو سونپ دینے کے بعد ایک مستند جماعت موسومہ "وزیر ہند مع کونسل آف انڈیا" کے ہاتھوں میں ان تمام معاملات اور قوانین کا کنٹرول رکھدیتا ہے جو ہندوستان کی حکومت اور اُس کے مالیانہ سے متعلق ہوں۔ پھر موجودہ ایکٹ گورنر جنرل مع کونسل کو ہندوستان کی سول اور فوجی حکومت سپرد کرتا ہے۔ اور گورنروں کو صوبوں کی حکومت تفویض کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی صوبجاتی حکومتوں کو وزیر ہند مع کونسل کی ماتحتی میں دیتا ہے جس سے وزیر ہند مع کونسل صرف اس قابل ہوجاتا ہے کہ جہانتک صوبوں میں آئینی قواعد کے "تفویض شدہ محکمجات" کا تعلق ہے وہ اپنی نگرانی یا اختیارات کو ہٹا سکتا ہے یا ہلکا کرسکتا ہے۔

۶۔ اس بل کا مدعا یہ ہے کہ ہندوستان سے تعلق یا ہندوستان کے وہ تمام اختیارات جو پہلے کسی قوت کے زیر استعمال تھے۔ دوبارہ ملک معظم کے اختیارات میں دیدیے جائیں (دفعہ ۲) اور پھر اس کے بعد اُن اختیارات کا استعمال (جس حد تک ایکٹ کی رو سے تقسیم ہوسکتا ہے۔) ان قوتوں میں بانٹ دیا جائے جو اس سے قائم ہوں۔ اور ہز میجسٹی کو اس کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے کہ ان اختیارات میں سے وہ اختیارات جو سختی کے ساتھ ایکٹ کے دائرہ کے اندر نہیں آتے گورنر جنرل یا گورنروں کو اپنا نمائندہ بنا کر انہیں کہدیں۔

چنانچہ اس بل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فیڈرل اگزیکٹیو اور ہر صوبہ جاتی اگزیکٹیو تاج کے براہ راست نمائندے بن بادشاہ کی طرف سے ان اختیارات کا استعمال کرسکیں گے۔ گو بعض سمتوں میں جو ذیل میں بتلائی گئی ہیں وہ وزیر ہند گورنر جنرل یا گورنر کی نگرانی میں ہوںگے

ریاستوں کا داخلہ فیڈریشن

ریاستوں کے داخلہ مجلس وفاق یا فیڈریشن پر بل کی شق نمبر ۶ اور دیگر دفعات میں بحث کی گئی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جبکہ وہ ریاستیں جو فیڈریشن میں شمولیت پر رضامند ہوں تمام ایکٹ کو منظور کریں گی وہ اختیارات جو فیڈرل اگزیکٹو اور لیجسلیچر کو وفاقی ریاستوں کے سلسلہ میں حاصل ہوسکتی ہیں۔ والیان ریاست کے وثیقہ تاجپوشی کے ماتحت ہونگے۔ جو لیجسلیٹو فہرستوں میں ان معاملات میں جگہ متعین کرے گا جس کو وہ اپنی ریاست کے اندر یا ریاست کے سلسلہ میں وفاقی تصور کرتا ہے وہ حد جہاں تک ہر والی ریاست شمولیت پر رضامندی ظاہر کرے گا۔ پارلیمنٹ کے علم میں لائی جائیں گی۔ پیشتر اس کے کہ پارلیمنٹ اپنے دونوں ایوانوں کی اقراری تجاویز سے ملک معظم کو فیڈریشن کا افتتاحی اعلان کرنے کی دعوت دے۔

لیجسلیٹو اختیارات

۸۔ ان لیجسلیٹو اختیارات کی آئینی تعریف جو فیڈریشن اور صوبوں کو تفویض ہوئی ہیں۔ بل کے پانچویں حصے میں کی گئی ہے جو ملحقہ ضمنی سات کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ واقعات کے ذرائع کی تقسیم کچھ تو لیجسلیٹو اختیارات سے کی گئی ہے اور کچھ ساتویں حصے کی دفعات کی ہے۔

۹۔ فیڈریشن میں اگزیکٹیو اختیارات گورنر جنرل استعمال کرے گا اور صوبوں گورنر۔ لیکن وزراء کی ایک کونسل گورنر جنرل اور گورنروں کو اختیارات کے استعمال میں مدد دیگی۔ اس سلسلہ میں ان دو اصطلاحات کے معانی اور اثرات کو سمجھ لینا چاہئے جو بل میں شروع سے آخر تک استعمال کی گئی ہیں۔

وزراء کا فرض یہ بتایا گیا ہے کہ وہ گورنر جنرل یا گورنر کو اختیارات کے استعمال میں مدد دیں گے سوائے اس وقت کے جب وہ اس ایکٹ کے رو سے اپنے اختیارات تمیزی استعمال کرنے پر مجبور ہو۔

بل کی دوسری دفعہ چاہتی ہے کہ گورنر جنرل ان تین محکمجات یعنی خارجہ۔ حفاظت ملکی اور امور مذہبی کے سلسلہ میں اپنے اختیارات تمیزی استعمال کرے دیگر مختلف اختیارات کے متعلق بل نے گورنر جنرل کے تفویض کئے ہیں۔ یہی بتایا گیا ہے کہ ان کا استعمال قوت تمیزی پر منحصر ہوگا۔

وزراء کا محدود اختیار

۱۰۔ نتیجہ یہ ہے کہ مذکورہ اختیارات و فرائض کے متعلق وزراء کو اسبات کا کوئی دستوری حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ صلاح و مشورہ دے سکیں لیکن اس کے علاوہ ان امور میں جن پر گورنر جنرل یا گورنر کے خاص اختیارات کو حاوی ہونا نہیں بیان کیا گیا ہے۔ وزراء کو صلاح و مشورے یعنی تجاویز پیش کرنے کا حق ہوگا۔ دوسری اصطلاح جو اس سلسلہ میں تمام بل میں مستعمل ہوئی ہے۔ "اپنی ذاتی رائے پر عمل پیرا ہونا" اس اصطلاح کا جسکا اطلاق اُن امور پر بھی ہوتا ہے۔ جو وزراء کے دائرہ عمل میں بھی ہیں یہ مطلب ہے کہ گورنر جنرل یا گورنر اس کا مجاز ہے کہ وزراء کے مشورے پر غور کرنے کے بعد جو کچھ مناسب سمجھے کرے یعنی یہ ضروری نہیں کہ وہ وزراء کی صلاح کو مانے۔ گورنر جنرل یا گورنر کے ایسا کرنا روا ہے جب کہ (۱) اس کی خاص ذمہ داریوں۔ مندرجہ دفعہ ۱۲ (۱۵۲) میں سے کسی ذمہ داری کا سوال درمیان میں ہو

ب۔ ایکٹ کی تفویض شدہ اختیارات اسے انفرادی یا ذاتی رائے پر عملدرآمد کرنے پر مجبور کرتے ہوں جب کبھی گورنر جنرل یا گورنر اپنی ذاتی رائے پر عملدرآمد کرے گا یا اپنا اختیار استعمال کرے گا وہ وزیر ہند کی نگرانی کا پابند ہوگا۔ (دفعہ ۱۴ تا ۵۴)

وثیقہ ہدایات میں جو تاج کی طرف سے پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد جاری ہوگا۔ گورنر جنرل اور گورنر کو

مکمل ہدایات دی جائیں گی۔ یہ وثیقہ گو ایسے اختیارات تو تفویض نہیں کر سکے گا جو ایکٹ میں نہیں ہیں مگر اُن اختیارات کو ضرور منظم کرے گا جو ایکٹ کی رو سے تفویض ہوئے ہیں۔ اور گو یہ دستاویز اور باتوں پر بھی مشتمل ہوگی۔ مگر وہ ہدایات بہت اہم اور ضروری ہوں گی جو گورنر اور وزراء کے باہمی تعلقات سے متعلق ہونگی۔

منجملہ اور اہم باتوں کے جنکا تذکرہ اس وثیقہ، ہدایات میں ہوگا ذیل کے امور بھی ہیں فیڈرل ایگزیکٹو کی کارگذاری کے سلسلہ میں گورنر جنرل، کونسلروں اور اس کے وزرار کی مشاورت اس طرز عمل کی تشریح جو گورنر جنرل اور گورنروں کو اپنے خاص اختیارات کو استعمال میں اختیارات کرنا پڑے گا۔ وثیقہ ان ریاستوں کے حقوق کی وضع و تماش بھی بتائے گا جنہیں حفاظت کی ضرورت ہے۔

نیز اس طرز عمل کی بھی وضاحت کرے گا جو کہ گورنر جنرل کو بعض دفعہ قانون سازی جیسے مالیاتی قوانین کا وضع کیا جانا۔ اور بالخصوص اُن قوانین کے سلسلہ میں اختیار کرنا پڑے گا جو انکم ٹکس پر زائد فیڈرل ٹیکس لگائے لیکن وضع ہوں گے۔ (دفعہ ۱۵۵) بیشتر اس کے کہ کمیٹی بل کی جزئیات پر بحث کرے۔ ہر دو ایوانہائے پارلیمنٹ کی اطلاع دہی کے لئے ایک مسترد مسودہ کے لئے دستیاب ہوسکیگا۔

بل کے مختلف حصوں کا نفاذ

۱۱۔ جہاں تک بل کے مختلف حصوں کے نافذ ہونیکا تعلق ہے بل کے دوسرے حصہ کو چھوڑ کر جو فیڈریشن سے متعلق ہے باقی بل اسی تاریخ کو تاریخ کو نافذ ہوجاے گا جو ملک معظم مع کونسل مقرر کریں گے۔

اور حصہ دوم باقی بل کے نافذ ہوجانے کے بعد کسی ایسی تاریخ کو نفاذ پذیر ہوگا جس کی درخواست پارلیمنٹ کسی ایسی تجویز کے ذریعہ سے کرے جسکا گذشتہ پیراگراف میں حوالہ دیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں جب کہ بل پر حصہ دوم کو چھوڑ کر عمل ہوگا) وہ تغیر پذیر دفعات مندرجہ حصہ ۱۳ ضمنی ۹ سے متعلق ہیں مرکزی حکومت کے اختیارات کی تنظیم کریں گی۔ حصہ ۱۳ کی دفعات کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ ایکٹ کی ان دفعات کو مرکزی ایگزیکٹو اور لیجسلیچر سے متعلق ہیں۔ یعنی ضروری ترمیموں کیساتھ زیر عمل لایا جائے۔ اور وہ ترمیمیں کیجائیں جو بل کے زیر عمل حصوں کے ماتحت اس قوت کے اختیارات میں ضروری ہیں۔

یہ بھی مطلب ہے کہ کونسل آف انڈیا کو ختم کرتے وقت (جیسی کہ وہ اسوقت ہے) وزیر ہند اور مشیران کو (جو اسکی رو سے ممبران انڈیا کونسل کی جگہ لیں گے) صوبجاتی خود اختیاری حکومت کے آغاز اور فیڈریشن کے قیام کے درمیانی عرصہ میں مرکزی معاملات کے مالی معاملہ پر اتنا ہی کنٹرول رہنا چاہئے جتنا کہ اس وقت وزیر ہند کونسل کو ہے

۱۲۔ بل میں ضرورتاً ایسی دفعات رکھی گئی ہیں کہ (۲۰۷ اور ۴۲۶) جو علیحدگی برما کے فوراً بعد کے زمانہ میں ہندوستان اور برما کے درمیان تجارتی تعلقات کی تنظیم کا اختیار دیتی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ برما کو اس مالیاتی برہمی سے محفوظ رکھا جائے جو اس صورت کے بغیر ممکن ہے، اپنی موجودہ صورت میں یہ دفعات شروط سمجھنی چاہئے کیونکہ معاملات پر بحث ابھی جاری ہیں۔ اور اُن کے خاتمہ سے پہلے اسکا یقین کرنا مشکل ہے کہ اس طرز کی شرطیں جو اسوقت بل کا خاصہ ہے کافی طور سے صحیح ہیں۔ اور ان کے خاتمہ سے پہلے اسکا یقین کرنا مشکل ہے کہ مگر اُن اختیارات کی جو ملک معظم مع کونسل کو بل کے ذریعہ سے تفویض ہوں کچھ بھی صورت ہو یہ نیت نہیں ہے کہ ان کا استعمال اسطرح جس سے کہ ہندوستان کی گذشتہ مالی خود اختیاری پر ضرب لگے

حق رائے دہی

۱۳۔ صوبجاتی کونسلوں کیلئے جو حق رائے دہی تجویز ہوا ہے وہ وہی ہے جو وائٹ پیپر میں بیان کیا گیا تھا مگر اس میں جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے ترمیم کردی ہے یہ محسوس کیا جائے گا کہ بل کے ضمنوں میں اس کی جزئیات موجود نہیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بل اس مجوزہ طریقے کے ماتحت تیار کیا گیا ہے کہ اصطلاحی ہونے کے سبب یہ معاملات اور متعدد معاملات کی طرح جو جزئیات سے متعلق ہیں، کونسل کے ان احکامات سے وجود پذیر ہوں گے جو بل کے پاس ہونے کے بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی منظوری سے صادر ہوں گے اگر یہ معلوم ہوا کہ پارلیمنٹ اس امر کو ترجیح دیتی ہے کہ ارضی حلقہ ہائے انتخاب کے لئے دفعات بل کی ضمنوں میں شامل کیجائیں۔ تو اس غرض کے لئے ایک یا ایک زیادہ ضمنیوں کے لئے تحریک ہو سکے گی۔

بل کا صرفہ

۱۴۔ رہا بل کا صرفہ جو جہانتک برطانی مالیہ سے اسکا تعلق ہے وہ علیحدہ ایک میمورنڈم میں بیان کردیا گیا ہے۔ جو بل کے ساتھ منسلک ہے۔ ہندوستانی مالیہ کی بابتہ یہ کہ قبل از وقت کوئی صحیح اور درست اندازہ لگانا بہت دشوار ہے تاہم اس صرفہ کی عمومی کیفیت کا اندازہ ان اعداد و شمار سے ہوسکتا ہے جو جائنٹ کمیٹی میں پیش ہوئے اور جنکا تذکرہ رپورٹ کے پیراگراف ۲۶۷ تا ۲۷۲ میں ہے

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۵ دفعہ ۶۶

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹمپور مقام و ضلع کانپور

سری ٹھاکر رادھا کرشن مہاراجی سربراہ کاری رام لال ولد شنکر لال ولیش ساکن جرنیلگنج شہر کانپور　　مدعی

بنام　مانک سنگھ وغیرہ　　مدعاعلیہم

بنام مانک سنگھ ولد ہرناتھ سنگھ و ٹھکر و سنگھ ولد پتیم سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان بیرپور تحصیل گھاٹمپور ضلع کانپور　　مدعاعلیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بیدخلی دفعہ ۴۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۹ر فروری ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر کیا گیا ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

✻

بحکم جناب مسٹر ہری پال درشنی منصف صاحب بہادر اکبرپور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۷۰۲ ۱۹۳۴ء

بعدالت منصف صاحب بہادر اکبرپور مقام کانپور

سخاوت حسین وغیرہ　　مدعیان

بنام معین الدین وغیرہ　　مدعاعلیہمان

ہرگاہ مدعیان نے اپنی جانب سے و نیز دیگر مسلمانان احاطہ کی جانب سے نالش مندرجہ بالا بابتہ حق آمد و رفت انسانی و نکلنے پانی نالی و آمد و رفت مسجد بغرض ادائے نماز خلاف مدعاعلیہم دائر کی ہے لہذا احاطہ جات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ محلہ ڈپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور کے مسلمانان کو عام طور پر اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ شریک نالش ہونا چاہتے ہوں تو عدالت میں حاضر ہوکر تاریخ ۲۳ر فروری ۱۹۳۵ء تک مدعی بن سکتے ہیں۔ ورنہ اُن کی خاطر نہ آنے پر سمجھا جاوے گا کہ دیگر مسلمانان احاطہ مدعیان مقدمہ ہذا کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ اُن کی طرف سے پیروی مقدمہ کریں عدالت کے فیصلہ کے مدعیان و نیز دیگر مسلمانان باشندگان احاطہ جات مذکور پابند ہوں گے

المرقوم ۱۰ر جنوری ۱۹۳۵ء

مہر عدالت　　بحکم ضامن علی
منصرم عدالت منصفی اکبرپور
مقام کانپور

✻ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ر جنوری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

اسمبلی میں التوا کی تحریک پاس ہوگئی

مسٹر سرت چندر بوس کی مسلسل نظربندی کی پرزور مذمت

دہلی ۔ ۲۲ر جنوری آج آٹھ سال کے طویل عرصہ کے بعد تاریخ نے اپنے آپ کو دوہرایا۔ اور کانگریس پارٹی کی وہ تحریک التوا جسکا منشا بنگال کے جلاوطن محب وطن مسٹر سوبھاش چندر بوس کے بھائی مسٹر سرت چندر بوس کی نظربندی کی مذمت کرنا تھا۔ "مہاتما گاندھی کی جے" کے نعروں کے درمیان ۵۴ ووٹوں کے مقابلہ میں اٹھاون ووٹوں کی کثرت سے پاس ہوگئی۔ مسٹر جناح اور اُن کی پارٹی کے اکثر اراکین غیر جانبدار رہے۔ منتخب ممبروں میں سے اجمیر کے سیٹھ بھاگ چند سونی۔ راجہ کنلنگو۔ مسٹر غزنوی۔ مسٹر انوار العظیم مہاراجہ جلالد وزنیگرام۔ مسٹر مہر شاہ۔ مسٹر ابج ایم عبداللہ مسٹر نے حکومت کیساتھ ووٹ دیا۔

مولانا شوکت علی۔ سید مرتضے بہادر۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ اور مسٹر کے ایل گوبانے کانگریس پارٹی کا ساتھ دیا تحریک پر بحث کے دوران مسٹر جناح نے ایک نہایت پرجوش تقریر فرمائی۔ جس کے آخر میں انہوں نے حکومت کو تنبیہ کردی کہ اگر حکومت نے مسٹر سرت چندر بوس پر مقدمہ چلانے کا چیلنج منظور نہیں کیا۔ تو انہیں مجبوراً تحریک کے حق میں ووٹ دینا پڑیگا۔

رائے شماری کا منظر قابل دید تھا۔ کانگریس پارٹی کے چیف وہپ۔ مسٹر آصف علی تحریک کے حق میں کنویسنگ کرنے میں مشغول نظر آتے تھے۔ رائے شماری کے نتیجہ کا دونوں فریق تشویش کے ساتھ انتظار کر رہے تھے جونہی صاحب صدر سر ہنری گڈنی نے رائے شماری کے نتیجہ کا اعلان کیا۔ مسٹر ستیہ مورتی نے مہاتما گاندھی کی جے کا نعرہ لگایا اور پھر جملہ کانگریسی ممبروں نے مسٹر ستیہ مورتی کی تقلید کی۔

مسٹر ستیہ مورتی نے ایک پرجوش تقریر کے دوران میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی جرم کی پاداش میں اپنی سزا بھگت رہا ہو۔ اور اُسپر کوئی سمن تعمیل کیا جائے تو اُسے بھی جیلخانہ سے عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اسلئے ایک ایسے شخص کو جسے کسی جرم میں سزا نہیں ہوئی ہے اس ہاؤس میں آکر اپنے فرض کو ادا کرنے کا حق ہے سر کاوس جی جہانگیر نے ایک پرمذاق تقریر کے دوران میں فرمایا کہ اسمبلی کے قواعد کے ماتحت کسی امیدوار کا زرضمانت کا پانچ روپیہ حلف وفاداری اٹھانے کے بعد واپس کیا جاتا ہے لیکن مسٹر سرت چندر بوس کو یہاں حلف اٹھانے کا موقع دیا نہیں گیا۔ اسلئے وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اُن کا روپیہ ہوم ممبر صاحب سرکاری ممبروں میں تقسیم کردیں گے یا انہیں واپس کر دیا جائیگا۔

غیر جانبدار ممبر

مسٹر عبدالستار۔ سر کاوس جی۔ مسٹر ابراہیم جعفر مسٹر جناح۔ سر بھٹو۔ حاجی عبداللہ ہارون۔ مسٹر ایچ پی مودی۔ سر عبدالرحیم۔ مسٹر لقائی۔ سر محمد یعقوب۔ ڈاکٹر ضیاءالدین۔ مسٹر اظہر علی۔ سید غلام بھیک نیرنگ۔

کس کس نے تحریک کی حمایت کی!

۱۔ مسٹر ستیہ مورتی ۲۔ مسٹر ڈی۔ وی۔ گری (۳) مسٹر نگیشور راؤ ۔ ۴۔ این سی رنگا ۔ ۵ مسٹر انتھانم آئینگر ۶۔ مسٹر اون شنلگم چیٹی ۔ ۷۔ مسٹر سیموئیل ارین۔ ۸۔ ڈاکٹر راجنی ۔ ۹۔ مسٹر متھرانگا مدلیار۔ مسٹر کمار سوامی راجہ ۱۱۔ سید مرتضے بہادر۔ ۱۲۔ سوامی وینکٹا چالم چیٹی ۔ ۱۳۔ دیوان لال چند نوال رائے۔ ۱۴۔ مسٹر بھولا بھائی۔ ۱۵۔ مسٹر کے ایم جید ھے ۔ ۱۶۔ مسٹر گیڈ گل ۱۷۔ مسٹر ہوسمانی ۔ ۱۸۔ مسٹر متھراداس فرسن جی ۱۹ سر غلام حسین ہدایت اللہ ۲۱ ڈاکٹر بنیرجی ۔ ۲۲۔ مسٹر ایل کے مترا ۔ ۲۲۔ مسٹر ایس کے سوم ۲۳۔ مسٹر اکھل دت ۲۴۔ مسٹر فضل حق ۔ ۲۵۔ مسٹر لاہری ۔ ۲۶۔ مسٹر پی بجوریہ۔ ۲۷۔ ڈاکٹر بھگوان داس۔ (۲۸) چودھری ۴

بحکم جناب مسٹر منظور احمد خاں صاحب جج بہادر دوم کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ

نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶۔

بعدالت سب ججی دوم کانپور

نمبر مقدمہ اجراء ۹۳ بابت سنہ ۱۹۳۴ء

مرلی ولد منال ومنگلی ولد للیئی وچھوٹے لال ولد سوجن وموتی لال ولد ملا اقوام کورمی سکنان موضع بھرتی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعیان

بنام کلو وغیرہ مدعاعلیہم

بنام کلو ولد رادھا کشن ساکن گہار نہرولی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور وشیو کمار ولد رادھا کرشن مختار عدالت تحصیل بلہور ضلع کانپور وبابو لال تعلقہ دار ولد بالمکند عرف کنہیا لال برفاقت بھگوانداس عرف بھکو لال وساکٹ رام ولد اجودھیا پرشاد وبھگوان داس عرف بھگولال ولد جگناتھ اقوام ویش ساکن جنرل گنج شہر کانپور مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مرلی وغیرہ ڈگری دار نے واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۱ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔



بحکم

انوپ سنگھ جین

منصرم عدالت سب ججی دوم کانپور

۳۔ رگھبیر۔ کرشن دت ۔ گووند بلبھ پنت ۔ سری پرکاش ۔ ایوزن ۳۳۔ موہن لال ۔ سردار جوگیندر سنگھ ۔ مولانا شوکت علی ۔ مسٹر لقدق احمد خاں ۔ لالہ شیام لال ۔ فقیر چند ۔ بھائی پرمانند مسٹر گوبا ۔ سردار سنگل سنگھ ۔ سردار سنت سنگھ ۔ مسٹر ستیہ نراین

نوٹس حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت مال تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۳۴ء

ٹھاکر راجیندر بہادر سنگھ زمیندار موضع چندول کشن پور محال رگھوناتھ سنگھ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی

بنام مسماۃ جانکی کنور زوجہ گوند سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع چندول کشن پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔ مدعاعلیہ

جو کہ تم موضع مذکور میں کاشتکار ہو اور تمھارے ذمہ مبلغ ۔/۱۲ ۱ با بت مطالبہ لقایا لگان یافتنی مدعی بابت سنہ ۱۳۳۹ف لغایتہ سنہ ۱۳۴۱ف لقایا ہے اور جبکہ تم نے باوجود طلب و تقاضہ کے ادا نہیں کیا ہے لہذا تم کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ اندر پندرہ یوم کے کل مطالبہ ادا کرو ورنہ اراضی ذیل سے بیدخل کر دیے جاؤ گے ورنہ جو کچھ عذر اندر پندرہ یوم عدالت ہذا میں پیش کرو۔

سنہ	نمبر	رقبہ	لگان	مطالبہ	وصول	باقی	سود	جملہ
سنہ ۱۳۳۹ف	۱۳۱	ایکڑ	ہے ر	۹ ر۱۲	۹ ر۱۴	۱۴ر	۲ر	لعہ ر
	۱۶۸/۱	ایکڑ	۹ ر۱۲					
	۱۶۸/۲	ایکڑ	″					
سنہ ۱۳۴۰ف	۳ قطعہ	۱۲ر	۹ ر۱۲	۹ ر۱۲	۲ر	۹ ر۵	۸ ر	۲ ر
سنہ ۱۳۴۱ف	″		″	۱۲ ر	×	۹ ر۱۲	۹ ر۷	۶ ر۱۲
				۳ ر۱۲	۹ ر۵	۶ ر	۱۰ ر	۶ ر۱۰

تاریخ پیشی ۷ رفروری سنہ ۱۹۳۵ء

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

سر عبدالرحیم ۷ ووٹ سے منتخب ہو گئے

نئی دہلی ۲۴ رجنوری لیجسلیٹو اسمبلی کی صدارت کا انتخاب آج عمل میں آیا صدارت کیلئے کانگریس کی طرف سے مسٹر شیروانی اور مسلمانوں و آزاد خیال ممبروں کی جانب سے سر عبدالرحیم پیش کئے گئے تھے۔ اس سال کسی مسلمان ہی کو صدارت کے لئے منتخب کرنا ضروری تھا۔ رائے شماری کے وقت عام خیال یہ تھا کہ ووٹ مساوی تعداد میں ہوں گے مگر سر کاوس جی جہانگیر نے فرمایا کہ سر عبدالرحیم ۹ ووٹ سے کامیاب ہوں گے رائے شماری جب کی گئی تو ان کی پیشگوئی صحیح ثابت ہوئی ایک ووٹ خراب گیا سر عبدالرحیم ۷۰ ووٹ کی موافقت اور ۶۲ کی مخالفت سے صدر منتخب کئے گئے۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریر

نئی دہلی ۲۴ رجنوری۔ سر گڈنی کی صدارت میں لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ اور صدر اسمبلی کا انتخاب کے بعد ملتوی کر دیا گیا۔ اجلاس دوبارہ سر عبدالرحیم کی صدارت میں شروع ہوا۔ اور ہز اکسلنسی وائسرائے شاہانہ عز و جاہ کیساتھ تشریف لائے۔ اور ۵ منٹ تک تقریر فرمائی۔ ہز اکسلنسی نے ممبران اسمبلی کو خوش آمدید کہا اور فرمایا ممکن ہے کہ ممبران کو حکومت سے اختلاف ہو مگر حکومت اور ممبران دونوں حکومت کے بہی خواہ ہیں۔ امید ظاہر کی کہ ممبران اسمبلی کام میں خاطر خواہ امداد دیں گے۔ آپ نے غیر ممالک سے تعلقات کا ذکر کرنے کے بعد ہندوستان کی حالت اور دیگر مسائل کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اصلاحات کے سلسلہ میں جو کچھ دیا جا رہا ہے اس سے ہندوستان اپنا مقصد حاصل کر سکے گا۔ اسلئے ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ ضروری سمجھتے ہوئے اسکی خامیوں کو دور کرانے اور اسمیں ترمیم کرانے میں متحد ہو کر کام کریں۔ مگر میرا مشورہ ہے کہ وہ اسکو آل انڈیا فیڈریشن کا زینہ سمجھیں۔ آخر میں ہز اکسلنسی نے اپنی اس تمنا کا اظہار کیا کہ میں ہندوستان کو ان ممالک کا ہم پلہ دیکھ سکوں جو برطانوی مملکت میں مساوی حیثیت سے شامل ہیں۔ ہز اکسلنسی کی تقریر کے بعد پر زور تالیاں بجائی گئیں۔ ممبران کانگریس انتہائی غور کے ساتھ تقریر سنتے رہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سمبھی رہ

ہفتہ وار صداقت

قیمت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۹ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۴ ذیقعد ۱۳۵۳ھ | نمبر ۶

حشرِ جذبات

از حضرت ثاقب کانپوری

اب بچ کے کہاں جائے دل حیرِ امکاں سے
امید سنی رہتی ہے ہر وقت قفس میں یہ
دھوکا ہے یہ آنکھوں کا یا مشقِ تصور ہے
اک حشر سا برپا ہے جذباتِ محبت میں
آوارۂ منزل کو منزل سے نہیں مطلب
اک کیفِ حقیقت ہے ہر لحظہ مجھے حاصل
کس بات کی حسرت ہے کیا میری تمنا ہے
کیوں محو کیا تو نے گلکاریٔ خونِ دل
کچھ بھی نہ سہی لیکن کیا کم ہے یہ الفت میں
اے جوشِ جنوں مجھ میں طاقت ہی اگر ہوتی

جلوے تو وہ پیدا ہیں اس حسنِ پشیماں سے
شاید کہ ہوا آئے پھر صحنِ گلستاں سے
جلوے نظر آتے ہیں اب مجھ کو نمایاں سے
شاید کہ پیام آیا پھر صحنِ گلستاں سے
آواز نہ دے تو اب اس خاکِ بیاباں سے
سنتا ہوں میں وہ نغمہ اس تارِ رگِ جاں سے
اے کاش سمجھتے تم اندازِ پریشاں سے
عبرت کا سبق ملتا ہے انگیختیٔ زنداں سے
نسبت ہے مرے دل کو کچھ تو ترے مژگاں سے
میں خود ہی ملا دیتا دامن کو گریباں سے

کافر نہ کہو ثاقب ان دیر نشینوں کو
اک خاص تعلق ہے جب کفر کو ایماں سے

سلور جوبلی کے موقع پر
پانچ نئے بادشاہ بنیں گے؟

اخبار سنڈے اکسپریس رقمطراز ہے کہ اس سال برطانی مملکت کے اندر ۵ نئے بادشاہ بنیں گے یعنی ہندوستان کے پانچ بڑے بڑے والیان ریاست بادشاہ کے نام سے مشہور ہوں گے جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

نظام دکن۔ گیلوار۔ بڑودہ۔ مہاراجہ میسور۔ مہاراجہ گوالیار۔

شاہی دربار میں سلور جوبلی کے موقع پر جو دہلی میں منعقد ہوگا اس میں یہ انعامات دیے جائیں گے۔

ان جدید بادشاہوں کو برطانیہ کلاں میں اپنا سفیر رکھنے کا موقع ہوگا۔ اور براہ راست ملک معظم سے مراسلت کا حق ہوگا۔

سر جان سائمن کی آمدنی

انگلینڈ کے فارن سکریٹری سر جان سائمن جب ۵۵ برس کے تھے۔ تو انہوں نے وکالت کو چھوڑ کر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۵ء کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے شاہی کمیشن کا صدر بننا منظور کیا تھا۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اسوقت انہوں نے ۴۰ ہزار پونڈ سالانہ آمدنی کو ترک کیا تھا۔ وہ انگلینڈ کے نہایت قابل وکیل تسلیم کیے گئے ہیں۔

مسٹر وٹلے کی وفات

لندن ۳ فروری۔ رائٹ آنریبل جان ہنری وٹلے کا انتقال ہوگیا۔ آپ دار العلوم کے صدر رہ چکے ہیں اور ۱۹۲۹ء میں ہندوستان کے مزدوروں کی حالت کے بارے میں جو رائل کمیشن مقرر ہوا تھا آپ اسکے چیرمین تھے۔

دنیائے اسلام

مصری کارخانوں کی ترقی

بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ چند سال میں مصر کی صنعتوں نے خاطر خواہ ترقی کی۔ مصر کے جو کارخانے مال برابر مال بناتے رہے وہ برابر فروخت ہوتا رہا اور پسند کیا گیا۔ چونکہ ان کارخانوں کا کام روبہ ترقی ہے اسلئے حکومت مصر نے وزارت تجارت کا قیام منظور کیا تاکہ وزارت مالیہ اب تک ضمنی طور پر جن خدمات کو انجام دیتی رہی اسکو ایک مستقل وزارت کے سپرد کر دیا جائے۔

بصرہ کویت ریلوے لائن

حکومت عراق نے بصرہ اور کویت کے درمیان ریلوے لائن بنانے کا فرمان نافذ کیا ہے یہ خط دو سو کیومیٹر ہوگا۔ اور اس کے اخراجات وزارت مالیہ بغداد برداشت کرے گی۔

صوبہ بدخشاں کی تعمیرات عامہ

حکومت افغانستان کی منظوری سے رستاق کی سڑک تیار کی جا رہی ہے۔ یہ سڑک صوبہ قطغن و بدخشاں کے دار الحکومت کو رستاق کے دار الحکومت سے ملا دیتی ہے۔ مرتبہ نقشہ ۳۰ کوس تک سڑک تعمیر ہو چکی ہے اور علیش علی سے دار الحکومت تک آمد و رفت جاری ہے۔

دوسری طرف یکہ توت سے صوبہ کے مستقر تک سڑک بن گئی ہے جاہ آب کی تحصیل کو بھی مرکزی حکومت سے ملا دیا گیا ہے۔ مشرقی سمت بدخشاں کی کلکٹری میں سڑکیں زیر تعمیر ہیں۔ جن کی تیاری سے صوبہ کے باشندوں کو بہت سہولت ہو جائے گی۔

صوبہ کے حکام شکستہ نہری پلوں کی اصلاح کے لئے نئے پل بھی تیار کر رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے تمام علاقوں میں آمد و رفت کی سہولت میسر ہو جائیگی

بدخشاں میں ٹیلیفون

صوبہ کی حکومت نے تجارتی حلقوں کو اطلاع دی ہے کہ بدخشاں کا ٹیلیفون جو سیلاب کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔ از سر نو درست کیا جا رہا ہے چنانچہ بدخشاں سے تالقان تک ٹیلیفون کی لائن قائم ہو چکی ہے اور دوسرے علاقوں تک یہی سلسلہ جلد از جلد مربوط ہونے والا ہے۔

عراق کا فوجی ساز و سامان

حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگی ساز و سامان باہر سے منگانے کے بجائے خود عراق میں تیار کیا جائے اس مقصد کے لئے وزارت جنگ عراق نے بغداد میں ایک کارخانہ قائم کیا ہے۔ جسمیں توپ کے گولے بندوق کی گولیاں اور بارود وغیرہ کثیر اور کافی مقدار میں تیار کیا جائیگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کارخانوں کے قیام سے انگریزی کارخانوں کو کافی نقصان پہونچیگا

کابل میں مصری سفارتخانہ

حکومت افغانستان مصری ممالک سے روابط قائم کرنے کے لئے خاص طور پر ساعی ہے چنانچہ حکومت کی طرف سے مصر میں عرصہ سے سفارتخانہ قائم ہے۔ لیکن مصر کا سفارتخانہ ابتک کابل میں قائم نہیں ہوا۔

آقائی مجددی جناب ملا صاحب شور بازار سفیر کابل متعینہ مصر کی سعی سے حکومت مصر نے فیصلہ کر لیا ہے کہ نئے سال میں اپنا سفیر کابل میں مقرر کرے گی۔ حکومت مصر نے اپنے سفارت خانہ افغانستان کے لئے جدید بجٹ کی منظوری دیدی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پہ تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۶ فروری ۱۹۳۵ء | نمبر ۶

دارالعوام میں وزیر ہند کا اعلان

وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ برطانوی حکومت درجہ نوآبادیات کے عہد پر بدستور قائم ہے اس اعلان سے ان شکوک کا رفع ہوجانا یقینی ہے ـ جو پارلیمنٹری رپورٹ میں درجہ نوآبادیات کا ذکر نہ ہونے اور انڈیا بل میں ہندوستان کی منزل مقصود کی وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے اہل ہند کے دلوں میں پیدا ہو گئی تھی ـ اس اعلان کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ لبرل اور اعتدال پسند حضرات جو کہ وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے بدظن ہو گئے تھے وہ اب مطمئن ہو جاویں گے ـ اگر واقعی دولت برطانیہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کو تیار ہے تو پھر جدید ایکٹ میں اسکا ذکر کیوں نہیں کیا گیا ـ اور اسقدر عظیم الشان غلطی کیسے ہو گئی ـ جس سے اہل ہند نہ صرف بدظن ہو گئے بلکہ حکومت کے وعدوں کو وہ محض لفظی وعدہ سمجھنے لگے ـ بہر حال اب اس فروگذاشت کا صرف ایک ہی ردعمل ہے کہ درجہ نوآبادیات کی تشریح کر کے اُسکو جدید ایکٹ کے دیباچہ کے طور پر شائع کر دیا جائے اور اُسکو جدید ایکٹ کا ایک جزو سمجھا جائے ـ وزیر ہند کا اعلان ہم ذیل میں درج

لندن ۱۰ فروری آج جبوقت انڈیا بل کی دوسری خواندگی دارالعوام میں وزیر ہند سر سموئیل ہور نے پیش کی اُسوقت ممبروں کی نشستوں کے علاوہ وزیٹروں کی گیلریاں بھی خوب بھری ہوئی تھیں ـ یہ بل آیندہ ۶ ماہ کے اندر تیسری خواندگی کے لئے پیش ہو جائے گا ـ جو اس کی مکمل شدہ شکل ہوگی ـ اور جو آخری خواندگی ہوگی ـ

وزیر ہند نے اپنی تقریر مجوزہ انڈیا بل سے پہلے باب میں تشریح سے شروع کی ـ جو فیڈریشن سے متعلق ہے ـ اور کہا کہ بات لازمی ہے کہ فیڈرل نظام حکومت مرکزی نظام حکومت کے مقابلہ میں زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے اور آل انڈیا فیڈریشن اور بھی زیادہ پیچیدہ ہے ـ کیونکہ اس کے اجزا ایک دوسرے سے اتنے ہی مختلف ہوں گے جتنی کہ دیسی ریاستوں برطانی ہندوستان کے صوبوں سے مختلف ہوتی ہیں ـ

ان پیچیدگیوں کی وجہ سے سخت دشواریاں حائل ہو گئی ہے ـ لیکن سر سموئیل ہور نے فرمایا کہ دارالعوام میں ۹۹ فیصدی ممبر فیڈریشن کے ہندوستان کی منزل سمجھتے ہیں ـ خواہ وہ اسے قریب سمجھیں یا بعید ـ

علاوہ ازیں یہ مشکلات تو پیش آتی ہیں خواہ فیڈریشن کا نفاذ اس سال کیا جائے ـ آیندہ سال کیا جائے یا بیس سال کے بعد ہو ـ

آپ نے آئین کی توضیح کے لئے فیڈرل عدالت کے قیام کی ضرورت بتانے کے بعد ریزرو بنک کا ذکر کیا اور ریلوے بورڈ کا حوالہ دیا ـ اور فرمایا کہ صرف ایک مسئلہ غور طلب ہوگا ـ کہ یہ جماعتیں سیاسی پیمانہ پر قائم کی جائیں یا تجارتی پیمانہ پر ـ آپ نے کہا کہ میں نے یہ مشکلات فیڈریشن کے باب سے نمونہ کے طور پر پیش کی ہیں ـ صوبجات کے متعلق جو باب ہے اس میں زیادہ تر الفاظ و دفعات کا اعادہ کیا گیا ہے جو فیڈریشن کے باب میں ہیں ـ

آپ کے خیال میں یہ عقلمندی کی کارروائی ہوگی کہ صوبجات کیساتھ انصاف کرنے کے لئے ان کے نظام حکومت کے متعلق دفعات ایسے ہوں جن کا انحصار دوسری دفعات پر نہ ہو ـ میں یقین کرتا ہوں کہ اس ایوان کا ہر ممبر صوبجاتی حکومت خود اختیاری کی موافقت میں ہے اور سوال یہ ہے کہ محکمہ امن و قانون کو منتقل کئے بغیر صوبجاتی خود اختیاری حکومت کا قیام امن و قانون کے محکموں کو یعنی عدالت اور پولیس کے محکموں کو منتقل کیے بغیر ناممکن ہے ـ اور ایوان کو اس بات پر غور کرنا ہے کہ اس بل میں جو اسکیم درج کی گئی ہے آیا وہ پولیس کی تنظیم ـ اُس کے خفیہ صیغہ اور اُس کے انتظام کے تحفظ کے لئے مناسب ہے یا نہیں ـ

سر سموئیل ہور نے اپنی تقریر میں رابنسن کروسو کے قصہ کا حوالہ دیا ہے جنے سمندر کے کنارے ایک بڑی بھاری کشتی تن و تنہا بنائی تھی ـ لیکن یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ اسکو پانی میں کیسے ڈالا جائے ـ سر سموئیل ہور نے کہا کہ کیا ہماری بھی یہی حالت ہے ہمیں بھی اپنی اسکیم تیار کرنے سے زیادہ اپنی اسکیم چلانے میں دشواری ہو رہی ہے میں اس مسئلہ پر آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں ہر ممبر کے دماغ میں یہی مسئلہ ہے ـ

سر سموئیل ہور نے فرمایا کہ فیڈریشن کے متعلق باب پر بحث کے دوران میں جو دشواریاں پیش آئیں گی وہ زیادہ تر اصولی نہ ہوں گی بلکہ محض ضابطہ کے متعلق ہوں گی مثال کے طور پر آپ نے بالواسطہ اور بلاواسطہ انتخاب کا ذکر کیا ـ

سر سموئیل ہور نے صوبجاتی ایوان ثانی کے قیام کے بارے میں فرمایا کہ اس بارے میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات منظور کرنے کے معقول وجوہات موجود ہیں سوائے انتقال محکمہ جات امن و قانون اور قیام ایوان ثانی کے اور کوئی بات صوبجاتی خود مختاری کے متعلق متنازعہ نہیں ہے ـ

اس کے بعد سر سموئیل ہور نے اُن مسائل کا تذکرہ شروع کیا جو صوبجات اور فیڈریشن دونوں سے متعلق ہیں آپ نے کہا کہ گذشتہ چند سال میں ان مسائل کے بارے میں ہمارے اختلافات بہت کم ہو گئے ہیں ـ اور اتفاق رائے حیرت انگیز ہے ـ مرکزی حکومت کے متعلق بالعموم اسپر اتفاق رائے کہ فوجوں کا محکمہ (باقی صفحہ ۶ پر)

آئینہ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ یکم فروری ۱۹۳۵ء کو مسٹر ای ایم سوٹر سی آئی ای چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا ـ اور مندرجہ ذیل امور طے پائے :-

فکٹری ورک مین رقبہ میں دو پارک بنائے جاویں جو کہ میں ہمیر پور روڈ پر اور فکٹری ورک مین رقبہ میں بجلی کی روشنی کیجاوے ـ

رائے پورہ کے لئے نظر ثانی کی ہوئی اسکیم پیش ہوئی جسمیں گندہ ٹینریوں TANNERIES سے اس رقبہ کو صاف کرنے اور اُسمیں پارک بنانے اور سڑکیں بنانے کا انتظام ہے ـ

سیسہ مئو پوسٹل رقبہ کے نزدیک بھی ایک پارک بنانے کی تجویز منظور کی گئی ـ

خلاصی لین میں پچاس مزدوروں کے لئے کوارٹر بنانے کے واسطے ٹنڈر منظور کئے گئے ـ

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۴ فروری کو بابو برج سروپ صاحب ایڈوکیٹ چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا ـ اور مندرجہ ذیل امورات طے کئے گئے :-

نہر کی پٹریوں کے متعلق بورڈ نے یہ طے کیا کہ گورنمنٹ کو لکھا جاوے کہ سڑک کے دونوں طرف ۶ فٹ پٹری چھوڑ دی جائے ـ

بورڈ نے طے کیا ہے کہ چیرمینوں و ممبروں کے پاس بلا اُن کی منظوری کے فائل و کاغذات اُن کے گھر نہ بھیجے جاویں ـ

بورڈ نے طے کیا ہے کہ بقیہ تینوں وارڈوں میں جبریہ تعلیم جاری کرنے کے لئے آیندہ سال کیلئے گورنمنٹ کو لکھا جائے ـ

تلک میموریل ہال کو بورڈ نے جو امداد دی ہے اس کے متعلق گورنمنٹ سے دوبارہ منظوری کی درخواست کی جاوے ـ اور اس کے وجوہات لکھے جاویں ـ

سیر سیا گھاٹ روڈ کے تکونے پلاٹ پر آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کا اسٹیچو بنانے کے منظوری کیلئے گورنمنٹ سے دوبارہ درخواست کی جائے ـ

گھوسیانہ اسکیم کے متعلق طے ہوا ہے کہ چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کے مشورہ سے یہ معاملہ طے کیا جاوے

بورڈ نے مسٹر بی ـ پی سرواستوا اور مسٹر بھٹناگر کو بورڈ کے قائم مقام کی حیثیت سے دہلی میں وائسرائے کے بنگلہ پر ہونے والے سنٹرل ڈفرن فنڈ کی جوبلی میٹنگ میں بھیجنا طے کیا ہے ـ اور یہ بھی طے ہوا ہے کہ اس کے اخراجات یہ خود برداشت کریں ـ

یو پی چیمبر آف کامرس

یو ـ پی ـ چیمبر آف کامرس کانپور نے ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلگراف کو ایک درخواست بھیجکر یہ درخواست کی ہے کہ ایک آنہ کے لفافہ کا وزن ایک تولہ کر دیا جائے ـ اور پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسہ کر دی جاوے ـ

انڈین فیڈریشن

انڈین فیڈریشن ـ لالہ کملاپت سنگھانیہ

وائس پریسیڈنٹ انڈین فیڈریشن چیمبر آف کامرس نے انڈو برٹش ٹریڈ اگریمنٹ" کے متعلق کہا کہ یہ مسودہ اسمبلی کی نامنظوری کا مستحق تھا کیونکہ اس مسودہ کے متعلق ہندوستانی تجارتی طبقہ سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا تھا ـ اور یہ کسی اصول پر مبنی نہ تھا ـ

بورڈ آف انڈسٹریز

بورڈ آف انڈسٹریز یو پی کی طرف سے کانپور کی ایک کمپنی کو دو ہزار روپیہ کی امداد انڈیپنڈنٹ قلم بنانے اور نب بنانے کی مشین کی خریداری کے لئے ـ اور ایک کارخانے کو یو پی کمرشل ڈائرکٹری تیار کرنے کیلئے ایکٹا اور کیمیکل کرنے کے لئے چار سو روپیہ کی امداد اور لکھنؤ کے ایک کارخانہ کو ایک ہزار روپیہ کی امداد کپڑے کی بنائی کی مشین کی خریداری کے لئے ـ اور نجیب آباد کی ایک سوسائٹی کو کیمیکل کی صنعت کے لئے اور سنڈیلہ کی ایک سوسائٹی کو کھرگھہ کے کام کیلئے ایک ایک ہزار روپیہ کی امداد دینا طے ہوا ہے ـ

بالکا ودیالہ

بالکا ودیالہ کا اکیسواں سالانہ اجلاس اسکول ہال میں ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو مسز بانکے لال سنگھانیا کی صدارت میں منعقد ہوا ـ اور اسی روز ایک ڈرامہ بھی ہوا ـ

تحقیقاتی کمیشن

گورنمنٹ نے گورنمنٹ لیدر ورکنگ اسکول کے طلبا کی شکایات کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیشن کا تقرر کیا ہے جس نے تحقیقات شروع کر دی ہے ـ

مسلم بینک میں غبن

کہا جاتا ہے کہ مسلم بنک میں پانچہزار روپیہ کا غبن ہوا ہے ـ اس سلسلہ میں غلام محمد لیجر کیپر اور سردار محمد خزانچی کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں ـ

جلسہ

۷ فروری کی شام کو غازی خضر محمد صاحب کی صدارت میں کانگریس کا ایک جلسہ خورد محل پارک میں منعقد ہوا جسمیں جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف تجویز پاس کیگئی

دعوت ولیمہ ـ خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب رئیس و اسپشل مجسٹریٹ نے اپنے صاحبزادہ شیخ یوسف علیصاحب بی اے کی شادی کے سلسلہ میں ۱۰ فروری بروز اتوار کو تقریباً پانچسو ہندو مسلمان عمائدین شہر کو ایک پرتکلف دعوت دینے والے ہیں

سبد گل

ڈاکٹر ماڈراوڈن نے کہا ہے کہ خان عبد الغفار خاں حق پرست ہیں۔ امن پسند ہیں۔ اور مہاتما گاندہی کے ایسے پیرو ہیں کہ ایک مکھی بھی نہیں مار سکتے۔

بہت ممکن ہے کہ قانون وامن کی نگاہوں میں یہ تینوں جرم ہیں۔ (۱) حق پرست وہ ہے جو قومی حقوق کا زندہ اور اعلےٰ احساس رکھے (۲) بیبی فسٹ یعنی امن پسند وہ ہے جو جنگ کا مخالف ہو۔ لیکن دنیا جنگ پسند نظر آتی ہے۔ ۳۔ مہاتما گاندہی کی اہنسا کی پیروی کے متعلق حکومت کا جدید سرکلر ملاحظہ فرمائیے۔

مسٹر آئزک فوٹ کا بیان ہے کہ ہندوستان کی قسمت خود ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے

معنوی اعتبار سے یہ صحیح ہے لیکن سردست ہندوستان کی قسمت تو سر سیموئیل ہور کے ہاتھ میں دکھائی دیتی ہے۔

سی۔ پی کے گورنر فرماتے ہیں کہ جبتک ہم دیہاتوں کی حالت اور اُسکے علاج میں انقلاب نہ پیدا کریں۔ مستقل صحتیابی ممکن نہیں ہے۔

انقلاب کا لفظ استعمال کرتے وقت کچھ سوچنا بھی چاہئے۔ حکومت ہند کو تو اس کے صرف ایک ہی معنی معلوم ہیں۔

سابق قیصر جرمنی نے دوڑن میں خود اپنے ہی ہاتھوں سے لکڑیاں کاٹ کر غریبوں کو دی ہیں۔

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس کلہاڑی سے لکڑی کاٹی ہے وہ ہر ہٹلر کے ہاتھ میں دیدی ہے

ایک اطلاع ہے کہ پیرس سے لندن تک پرواز کے دوران میں ایک ہوائی جہاز سے سونے کی چند اینٹیں جن کی قیمت ۱۴ ہزار پونڈ تھی سمندر میں گر کر غرق ہو گئیں۔ ہندوستان میں اب سونا کہاں ہے کہ ان خبروں سے دلچسپی لیجائے۔ سونا وہی جو اپنے پاس ہو۔ جب نکل گیا تو غرق ہی سمجھنا چاہیئے۔

✻ تقریباً ۴۴ عورتیں ممبر کی حیثیت سے بیٹھیں گی۔ ہندوستانی عورتوں کی بیداری کا ایک نہایت مفید حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ تمام عورتیں بلا امتیاز مذہب وملت فرقہ وارانہ نیابت کی مخالف اور مخلوط انتخاب کی حامی ہیں اور اُن کے پرزور پروٹسٹ کے باوجود موجودہ "ایوارڈ" کے سر پر تھوپ دیا گیا ہے۔

ہندوستانی عورتوں کا دائرۂ عمل صرف سیاسی میدان ہی نہیں۔ بلکہ وہ تعلیم، سوشل اصلاح۔ اور دیگر مفید کاموں میں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ اکثر عورتیں قانون داں، ڈاکٹر، اور پروفیسر ہیں۔ متعدد بڑے شہروں مثلاً کلکتہ بمبئی اور مدراس میں بہت سی عورتیں مجسٹریٹ مقرر ہوئی ہیں۔ میونسپلٹی اور کارپوریشن وغیرہ میں بھی عورتیں داخل ہو رہی ہیں۔ ہندوستانی عورتوں نے محسوس کر لیا ہے کہ وہ بھی قوم کی ایک جزو ہیں اور انسانی زندگی وارتقاء میں ان کا ایک خاص مشن ہے اگرچہ ان کی ترقی کی راہ میں بہت رکاوٹیں اب بھی موجود ہیں تاہم امید کیجاتی ہے کہ کافی کوشش سے وہ اس لائق ہو جائیں گی کہ ہر شعبہ زندگی میں وہ مردوں کے دوش بدوش۔ کام کر سکیں۔

ادب لطیف

آرزو!

گو تمہاری ہی باتیں میرے کاشانہ حیات میں بسنت کے راگ کی طرح گونج رہی ہیں۔

گو تمہارے ہی عشق کی تپش سے میرے دل کا خون پھول بن کر کھلا ہوا ہے۔

گو یہ بھونرا تمہارے ہی محبت کے نشہ میں سرشار ہو کر تم کو گھیرے ہوئے بھنبھنا رہا ہے اور گو تصور میں بسنت کے پھولوں کی طرح میرے پژمردہ دل کا شگوفہ کھلا ہوا ہے۔

مگر پھر بھی میری آرزو بہت بے پایاں ہے میں تمہارے تصور کو چھوڑ کر تم کو پانا چاہتا ہوں اور تمہارے لب لعلین پر ایک پرجوش بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

تم کہاں ہو! آؤ میرے نزدیک آؤ! اور میرے سینہ کی خشک زمین پر ایک ہرا بھرا باغ لگا دو

بقیہ کالم ۴۔

ہندوستان

مغرب میں ہندوستانی عورتوں کے متعلق جو عام خیال پھیلا ہوا ہے اُس کے بالکل برعکس ہندوستان میں عورتوں کو ہمیشہ احترام کا ایک خاص درجہ حاصل رہا ہے۔ ہم یہ کہکر جھوٹی تسلی کو دینا نہیں چاہتے کہ ہندوستانی عورتیں اجتماعی اعتبار سے تعلیم وترقی کی اعلےٰ منزلوں پر پہونچ گئی ہیں۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انفرادی طور پر قدیم وجدید دونوں زمانوں میں ہندوستانی عورتوں کی علمی ومذہبی، واخلاقی بہبودی میں بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ اور ملک وقوم کو فائدہ پہونچایا ہے منظم عمل اور اجتماعی تحریکوں سے ہندوستانی عورتیں اسلئے الگ رہیں کہ ان کو اس کے مواقع بہت کم نہیں پہونچائے گئے۔ اور پردہ کے رواج اور تعلیم کی کمی نے ان کے دائرہ عمل کو زیادہ تر گھروں کے اندر محدود رکھا۔ لیکن اب ہندوستانی عورتیں بھی تعلیم وترقی کی راہ پر لگ گئی ہیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ عورتوں نے سیاسی میدان میں منظم طریقہ پر قدم رکھا ہے۔ قومی آزادی کے حصول میں عورتوں نے مردوں کے دوش بدوش قدم رکھا ہے۔ وہی عورتیں جنہوں نے گھر کی چار دیواری کے باہر کبھی قدم نہیں رکھا جب حب وطن کے جذبات سے متاثر ہو کر میدان میں آئیں تو انہوں نے ثابت کر دیا کہ ان کو برابر کے حقوق ملنے چاہئیں عورتوں کے لئے حق رائے دہی کی تحریک کی ابتدا ۱۹۱۷ء میں ہوئی۔ جب آل انڈیا زنانہ ڈیپوٹیشن نے وزیر ہند مسٹر مانٹیگو سے ملاقات کر کے اپنے مطالبات پیش کئے اگرچہ مرکزی لیجسلیچر کے لئے اُن کو حق رائے دہی نہیں دیا گیا۔ مگر صوبجاتی حکومتوں کو اختیار دیدیا گیا کہ وہ عورتوں کو حق رائے دہی عطا کر سکتی ہیں۔ اس سلسلہ میں تقریباً ۱۰ لاکھ عورتوں نے حق رائے دہی ملگیا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبہ مدراس کی لیجسلیٹو کونسل میں مسٹر ریڈی وائس پریسیڈنٹ مقرر ہوئیں۔

گول میز کانفرنس میں بھی ہندوستانی عورتوں کو نمائندگی کا حق حاصل تھا موجودہ اسکیم کی رو سے تقریباً ۶۰ لاکھ عورتوں کو حق رائے دہی حاصل ہوگا اور صوبجاتی لیجسلیچروں میں ✻

عالم نسواں

دنیا کے مختلف حصّوں میں
عورت کی پوزیشن

گذشتہ سے پیوستہ

جاپان

چونکہ مشرقی ممالک میں جدید تمدن کے اعتبار سے جاپان سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے اسلئے مشرقی عورتوں میں جاپانی عورتیں بھی بہت ترقی یافتہ ہیں۔ اور ملک وقوم کے ہر شعبہ زندگی کام کر رہی ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ان میں بھی ایک طبقہ اب تک قدامت پسند ہے پھر بھی تعلیم کی روشنی نے تمام تاریکیوں کو دور کر دیا ہے اور آزادی کی فضا نے عورتوں کو نہایت زندہ دل اور دلیر بنا دیا ہے۔ ان کی زندہ دلی کا یہ عالم ہے جاڑوں کے اختتام اور موسم گرما کی پہلی خوشگوار نسیم کے آتے ہی نوجوان لڑکیاں پر فضا میدانوں اور سیرگاہوں کی طرف چلی جاتی ہیں۔ اور ہر جگہ اُن کی ٹولیاں خوشیاں مناتی اور رقص کرتی ہوئی دکھاتی دیتی ہیں۔ اگرچہ شہروں میں جدید مغربی قسم کے رقص کا رواج ہوتا جارہا ہے تاہم دیہات کی عورتیں اب تک قدیمی قومی رقص میں دلچسپی لیتی ہیں۔

جاپانی عورتیں ہر کاروبار میں حصہ لیتی ہیں وہ دفتروں میں بھی ملازم ہیں۔ ریلوے۔ ڈاک موٹر سروس وغیرہ کے محکموں میں بھی نوکر ہیں سیاسی لیڈر بھی ہیں۔ مصنف بھی ہیں۔ ٹیچر بھی ہیں۔ ڈاکٹر بھی اور پروفیسر بھی ہیں۔ جاپانی لڑکیوں کا نصاب تعلیم بہت ہی مفید ہے ان کو جسمانی ورزشیں سکھلائی جاتی ہیں اسکول کی چھتوں پر اسکیٹنگ کی مشق بھی ہوتی ہے۔ اکثر اسکولوں میں ان کو بہترین طاقت بخش غذائیں دیجاتی ہیں۔ تاکہ گھر کے کھانے میں اگر کوئی کمی رہی ہو تو وہ پوری ہو جائے۔ اور لڑکیاں تندرست وتوانا ہو سکیں۔

اعلیٰ تعلیم گاہوں میں بھی نصاب کے علاوہ جسمانی اور روحانی تعلیم کا بہت لحاظ رکھا جاتا ہے اور طالبات کو زراعت تیر اندازی۔ زرہ دوزی جمناسٹک، قواعد وسدکاری وغیرہ کے علاوہ جوڈو یا جیوجیتو کا ہنر بھی سکھلایا جاتا ہے۔ تاکہ حملہ کے وقت وہ اپنے آپ کو بچا سکیں۔

ڈرامہ اور سنیما کی لائن میں بھی جاپانی عورتوں نے بہت ترقی کی ہے۔ اور اکثر جاپانی فلم اسٹار ایکٹنگ یعنی تمثیل نگاری میں معزز فلم اسٹاروں کے برابر سمجھی جاتی ہیں۔

چین

چین میں عورتیں بہت زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں لیکن اب رفتہ رفتہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو رہی ہیں بہت سی لڑکیاں اسوقت اسکولوں میں تعلیم پا رہی ہیں اور ان سے توقع کیجاتی ہے کہ تعلیم کی تکمیل کے بعد یہ عورتیں وہ تمام فرائض انجام دیں گی جن کی قوم وملک کو ضرورت ہے۔ چین میں زنانہ پولیس کا رواج پہلے پہل شہر ہنکاؤ میں ہوا۔ جہاں ۱۹۳۱ء میں آٹھ عورتوں کا ایک پولیس دستہ قائم کیا گیا۔ اور اُس کے بعد اس میں اضافہ کیا گیا اسکے بعد دوسرے شہروں نے بھی اسکی تقلید کی اور اب شہر پائیننگ میں ایک بہترین پولیس دستہ موجود ہے جسکو ناروے کے ایک افسر نے تعلیم دی ہے عورتوں کی ایک بڑی تعداد چینی افسروں کے تحت میں پولیس کے کاموں کی تعلیم پا رہی ہے۔

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

بچوں کی دنیا

محبت

(از شری یت ماسٹر بہاری لال جی رام تالا مہرولی)

۱۔ ایک بچہ گھر میں ہے ہنستا کھیلتا ہے۔ خوش رہتا ہے۔ تکلیف ہوتی ہے جھٹ ماں کیطرف دوڑتا ہے۔ وہی بچہ بھیڑ میں گم ہو جاتے تو روتا ہے چلاتا ہے۔ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے۔ گھر میں تھوڑے آدمی تھے میلے میں بہت سے آدمی ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ بچہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے۔ گھر میں ماں باپ بھائی بہن سب اُس کو پیار کرنے والے نظر آتے ہیں میلے میں اُسکو ایک آدمی ایسا نظر نہیں آتا کہ جو وہ یہ سمجھے کہ یہ مجھ سے محبت کرے گا۔

۲۔ ماں باپ گھر میں مٹھائی اور پھل لاتے ہیں کیوں اُن کو بچوں سے محبت ہے جو بچے سب میں بانٹ کر کھاتے ہیں دوسروں سے زیادہ لینا نہیں چاہتے بلکہ دوسروں کو زیادہ دینا چاہتے ہیں وہ بڑے پیارے لگتے ہیں۔ لیکن جو بچے سب کچھ آپ ہی کھانا چاہتے ہیں اُن سے گھر میں کوئی پیار نہیں کرتا۔ دوسروں کو کھلانے سے پریم بڑھتا ہے۔

۳۔ گھر میں آگ لگ گئی۔ بچہ کوٹھے پر سو رہا ہے ماں اس حالت کو دیکھتی ہے۔ جلتی آگ میں دوڑی چلی جاتی ہے اپنی جان کی پروا نہیں کرتی۔ جھٹ بچے کو گود میں اُٹھا لیتی ہے کیوں ماں کو بچے سے پریم ہے۔

۴۔ گاؤں میں ایک بند ہے اس میں پانی بھرا ہوا ہے۔ بند میں سے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں تو غلہ پیدا ہوتا ہے رات کا وقت ہے بند ٹوٹ جاتا ہے ایک لڑکا بلرام وہاں موجود ہے۔ اُسے کوئی آدمی نہیں دکھائی دیتا بند کو بند کرنا بھی مشکل ہے۔ لڑکا سوراخ کے منھ پر بیٹھ جاتا ہے پانی رک جاتا ہے۔ رات بھر بیٹھا رہتا ہے۔ صبح گاؤں والے آتے ہیں لڑکے کو اُٹھا کر چھاتی سے لگاتے ہیں۔ اور بند کا سوراخ بند کرتے ہیں۔ لڑکے نے ایسا کیوں کیا وہ جانتا تھا کہ اگر بند ٹوٹ گیا۔ کھیتی کو پانی نہیں ملے گا۔ گاؤں والے بھوکوں مریں گے اُسے گاؤں والوں سے پریم تھا گاؤں والوں کو بھی اُس سے محبت ہوگئی۔

۵۔ ضلع حصار میں قحط پڑتا ہے۔ لوگ بھوکوں مرتے ہیں۔ دوسرے شہروں کے آدمی روپیہ خیرات کرتے ہیں۔ چند بچے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم ایک مہینہ تک پھل نہیں کھائیں گے اور اسطرح جو بچت ہوگی اُسے اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے بھیجیں گے۔ جو قحط سے دکھی ہیں۔ کیوں شہر کے لوگ گاؤں کے مصیبت زدہ لوگوں کے دکھ سے دکھی ہوئے۔ بچوں کو بھی اُن کا دکھ اپنا دکھ دکھائی دیا۔ ان سب کے دل میں گاؤں کے دُکھیا آدمیوں کے لئے پریم پیدا ہو گیا۔

پردۂ فلم

بولتی تصویر کیونکر بنتی ہے؟

نگار خانہ کی ایک جھلک

جو لوگ فلم اور بالخصوص بولتی تصویریں دیکھتے ہیں انھیں اسبات کی کے جاننے کی ضرورت ہوگی کہ بولتی تصویریں کیوں کر بنتی ہیں۔ ہم یہاں ایک مختصر تذکرہ لکھتے ہیں جو لوگ نگار خانوں میں جا کر بنتا ہوا فلم اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے یہ مضمون دلچسپی اور مفید معلومات کا باعث ہوگا۔

نگار خانہ بالعموم آبادی سے دور بنایا جاتا ہے یا کم از کم خاموشی کے ماحول میں بنایا جاتا ہے تاکہ دن رات کے شور و شغب اور آباد حصۂ شہر کی آمد و رفت وغیرہ نگار خانے کی فضا کو متاثر نہ بنا سکے۔ اور آواز بھرنے کے آلے اپنا پورا کام کر سکیں۔

کسی ایکٹر یا ایکٹرس کے کام کرانے سے قبل اُسے پوری طرح کام سکھایا جاتا ہے۔ اور مشق کرائی جاتی ہے جسے ری ہرسل کرتے ہیں۔ کیمرہ کے سامنے لانے سے قبل ہر ڈائرکٹر ہر ایکٹر یا ایکٹریس کے کام کی خالی آزمائش کر لیتا ہے۔ مکالمہ اور گانے وغیرہ یاد کرائے جاتے ہیں اور ان کی صحت و درستی کا اندازہ اچھی طرح لگا لیا جاتا ہے۔

ہر نگار خانے میں روشنی کے بڑے بڑے ہنڈے اور لیمپ نصب ہوتے ہیں۔ اور جلنے بجھنے والے لیمپ بھی ہوتے ہیں۔ جس وقت فلم بنتے ہیں تو ایکٹر یا ایکٹرس کے چہرے کو منور بنانے کے لئے تیز روشنی ڈالی جاتی ہے یہ اسقدر تیز اور گرم ہوتی ہے کہ جاڑوں میں بھی پسینہ آجاتا ہے۔ اور بعض اوقات آنکھیں بھی چندھیانے لگتی ہیں۔ یہ اکثر دیکھا ہوگا کہ کام کرنے والے کو آنکھیں چندھیانے لگتی ہیں۔ اور ان کے چہرے سے اضمحلال ظاہر ہوتا ہے یہ سب اُن برقی لیمپوں کی وجہ سے ہوتا ہے اگر اسقدر تیز روشنی نہ ڈالی جائے تو کام کرنے والوں کی شکلیں کالی کالی دکھائی دیں۔

فلم بندی کو اصطلاح میں "شوٹنگ" (Shooting) کہتے ہیں۔ اس عمل سے پہلے آرائش یا سیٹنگ Setting کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جس قسم کے مناظر بنانے ہوتے ہیں۔ عموماً ان کا انتظام نگار خانوں ہی میں کیا جاتا ہے یورپ اور امریکہ کے نگار خانوں میں تو تاج محل اور صحرائے اعظم تک مصنوعی بنائے جاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی۔ نگار خانہ وہی مکمل سمجھا جاتا ہے جسے حتی الوسع باہر سے مناظر بندی کی ضرورت نہ پڑے

ڈائرکٹر کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ ایکٹروں یا ایکٹرسیوں کو خود کام بتاتا رہتا ہے۔ ان کو سمجھاتا جاتا ہے اور اسی کی نگہداشت اور ہدایتوں پر سب لوگ کام کرتے ہیں۔

"عکس کار" کیمرامین کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مناظر کو کیمرہ کے ذریعہ فلم بند کرے۔ وہ جس زاویہ سے کسی فلم کو بند کرنا چاہے گا اُسی سے اچھا ہوگا۔ مناظر کو عکس بند کرنے میں بھی بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کے بعد آواز کے ماہر یعنی ساونڈ انجنیر کی باری آتی ہے آواز بند کرنے والے آلے میں ایک باریک فیتہ

اقوال زریں

تمام مذاہب کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کا سب سے بہتر اور یقینی طریقہ یہ ہے کہ اُس کے غریب بندوں کی خدمت کی جائے۔

(مہاتما گاندھی)

کچھ لوگ اپنی جدت پسندی پر فخر کرتے ہیں۔ میں بھی جدید روشنی کا آدمی ہوں۔ لیکن وہ شخص جو ماضی کا احترام نہ کرے جدید نہیں ہو سکتا۔

(مسٹر میکڈانلڈ)

اگر انگلستان میں کوئی تبدیلی ہوگی تو وہ جرمنی کی طرح انقلابی نہ ہوگی۔ پھر بھی یہ امکان ہے کہ انگلستان میں انقلاب آئے گا۔

(لارڈ سنوڈن)

ضبط نفس وہ نیکی ہے جو سکون و اطمینان سے معمور ہے مگر نفس پرستی ایک اجنبی مہمان کو بلا لاتی ہے۔ جس سے ہلاکت کا خطرہ ہے

(روٹسن)

دنیا میں کوئی شے بھی ایسی مضرت رساں نہیں۔ جیسا کہ اپنے وقت کو فضول ضائع کرنا۔

(لقمان)

ہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ جو اصلی فلم کے ساتھ ساتھ دوڑتا رہتا ہے۔ اور اس باریک فیتہ میں آواز بھری جاتی ہے ماہر آواز کا فرض ہے کہ وہ اسبات کا لحاظ رکھے کہ کام کرنے والے کی حرکات و سکنات اور اُسکی آوازیں یکساں و متوازی رہیں۔ ورنہ معاملہ بگڑ جائے گا۔

جس وقت کوئی ایکٹر یا ایکٹرس بولتی ہے تو آواز ایک آلۂ ایمپلی فائر (یا گونجارہ) میں جاتی ہے اُس کے بعد ساونڈ ریکارڈنگ یا صدابندی کے آلہ میں جاتی ہے اگر آواز ہلکی ہو تو گونجارہ اُسے تیز کر دیتا ہے۔

ایک آلہ "مائیکروفون" یا "آلۂ ضبط صوت" کہلاتا ہے۔ اسکی حالت انسانی جان کی طرح ہوتی ہے۔ خفیف سے خفیف آواز کو یہ فوراً سن لیتا ہے اسلئے کوشش کیجاتی ہے کہ کام کرنے والا جس وقت گفتگو شروع کرے اُس وقت کوئی بیرونی آواز نہ آئے۔ اگر کوئی اور آواز پیدا ہوگی تو مائیکروفون فوراً اُسے ریکارڈ میں پہونچا دے گا۔ اور ساونڈ انجنیر کٹ کا نعرہ بلند کریگا اور مشین بند کر کے بیکار حصہ فوراً کترنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ صدابندی کی جگہوں کو آواز سے محفوظ رکھنے والے آلات سے مرتب کیا جاتا ہے۔

ایک اور آلہ ہیڈفون کہلاتا ہے یہ وہ آلے ہوتے ہیں جو ٹیلیفون سننے والے آلوں کی مانند ہوتے ہیں اور انجنیر کے کان سے لگے رہتے ہیں۔ وہ ہر آواز اس آلہ کے ذریعہ سنتا رہتا ہے۔ اگر آواز ہلکی بھاری ہو تو اسے حسب دستور کم و بیش کر سکتا ہے۔

نگار خانہ میں جب فلم تیار ہو جائے گا تو تجربہ گاہ لیبارٹیری میں بھیجی جاتی ہے جہاں فوٹو کے ماہروں کا مجمع ان فلموں کو جو خام ہوتے ہیں پختہ کرتے ہیں۔

موج تبسم

دولہن کی سہیلی:۔ کیا تمھارے شوہر کو یہ توقع ہے کہ تم اس کی فرمانبرداری کروگی۔

دولہن! نہیں! نہیں۔ ان کی ایک شادی تو پہلے بھی ہو چکی تھی۔

ایک دوست:۔ بیشک وہ لڑکی بہت خوبصورت اور ذہین ہے۔ اور اُس کی عقل دو آدمیوں کی عقل کے برابر ہے۔

دوسرا دوست۔ پھر تو تمھیں اس سے شادی کر لینا چاہئے۔

پڑوسن:۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تمھارے شوہر نے اپنے وصیت نامہ میں لکھ دیا تھا کہ اگر تم دوسری شادی کروگی تو اُس کے چھوڑی ہوئی سب دولت اُس کے بھائی کو مل جائے گی۔

بیوہ۔ اسی لئے تو میں اُس کے بھائی سے شادی کر رہی ہوں۔

عاشق۔ پیاری اگر تم مجھ سے شادی کروگی تو مجھ جیسا مضبوط آدمی ہر وقت تمھارے گھر کی حفاظت کرتا رہے گا۔

محبوبہ۔ مجھے تو ایسا شوہر چاہئے جو اکثر گھر سے غائب رہا کرے۔

نوجوان:۔ (بوڑھے دوست سے) مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ شادی کرنے والے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ خوش رہیں گے۔

بوڑھا دوست:۔ کیوں نہیں۔ میں تو جنگ عظیم بھی دیکھ چکا اور مسرور رہا۔

شوہر۔ میرا جی چاہتا ہے کہ کوئی ایسا خوش ذائقہ کھانا کھایا جائے۔ جیسا کہ میری والدہ میرے لئے پکاتی تھیں۔

بیوی۔ میرا جی چاہتا ہے کہ کوئی اچھا کپڑا پہنتی۔ جیسا میرے والد میرے لئے لایا کرتے تھے۔

یہ کمرہ بالکل سیاہ ہوتا ہے اور بہت محنت کیساتھ اصل فلم سے کاپیاں تیار کی جاتی ہیں۔

اگر فلم کی بندش کے وقت ایکٹر یا ایکٹرس حرکت میں ہو تو مائیکروفون آلہ بھی حرکت کرتا ہے۔ اس لئے ایک وقت میں کئی کئی مائکروفون لگائے جاتے ہیں اور اس انداز سے انھیں منھ کے سامنے رکھا جاتا ہے کہ کیمرہ اسے عکس بند نہ کر سکے۔ مثلاً کمرہ کا منظر ہے تو اسے کسی میز یا پردہ پر یا بجلی کے بلب وغیرہ کی آڑ میں لگا دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات فرش کے نیچے۔ گلدان کے پیچھے یا کسی اور طریقے سے چھپا دیا جاتا ہے چلنے کی حالت میں مائکروفون کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اگر تیز رفتار چیز کا منظر ہو مثلاً ریل۔ ہوائی جہاز۔ یا موٹر وغیرہ تو بہت بڑے اور زیادہ طاقت والے مائکروفون لگا دئے جاتے ہیں۔ غرضکہ بولتی تصویر کے بنانے میں بڑی دقتیں پڑتی ہیں۔ تب جا کر آپ کی تفریح کے لئے ایک تصویر بنائی جاتی ہے۔

دلچسپ معلومات

انسومنیا! یعنی نیند نہ آنے کے مریضوں کو پولینڈ کے ہسپتالوں میں شب خوابی کے لئے ایسے پاجامے دیے جاتے ہیں جن میں کلوفارم لگا ہوتا ہے۔ ایسے اثر سے مریض رات بھر آرام سے سوتا ہے۔

لندن میڈیکل نمائش میں ایک چھوٹا سا برقی آلہ ہے جن کو دانت پر لگا دینے سے بہرا آدمی باتیں سننے اور سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے ذریعہ جب بجلی کی لہریں دانت کی ہڈی سے مس کرتی ہیں۔ تو آواز کی لہریں بن کر سماعت پیدا کرتی ہیں۔

جزائر غرب الہند میں ایک قسم کا جگنو ہوتا ہے جس کے سر کی طرف سبز رنگ کی دو روشنیاں اور پیچھے کی طرف سرخ رنگ کی ایک روشنی چمکتی رہتی ہے اور بالکل ایسا ہوتا ہے جیسے کسی ریل گاڑی کو چلنے آنے اور رک جانے کا سگنل دیا جا رہا ہو۔

اونٹریو ایک شخص نے گیس کا چولھا خریدا۔ لیکن جونہی اُسے جلایا تو وہ باتیں کرنے لگا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس چولھے کی دھات پر ریڈیو براڈکاسٹنگ کا اثر ہوتا ہے اور جب وہ جلایا جاتا ہے تو اس کے ذریعہ تمام پروگرام سنا جا سکتا ہے۔

بروسیلز کے ایک باشندے نے ایک دعوت میں اپنے مہمانوں کو یہ چیزیں کھلائیں۔

۱۔ تین ہزار برس پہلے کے گیہوں کے آٹے کی روٹی۔ یہ گیہوں اہرام مصری سے لایا گیا تھا۔

۲۔ ملکہ الزبتھ کے زمانہ کا مکھن

۳۔ شہر پومپیائی کا سیب۔ جو اس کی تباہی سے پہلے لایا گیا تھا۔

مسٹر اکھل چندر دت

ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی منتخب ہوئے

نئی دہلی۔ ۵ر فروری آج جب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا جو ڈپٹی پریذیڈنٹ کے انتخاب کے لئے منعقد ہوا تو کئی غیر سرکاری تجاویز زیر بحث تھیں۔ مسٹر ایم سی راجہ پہلے ہی اپنا نام واپس لے چکے تھے۔ اب ڈپٹی پریذیڈنٹ کی جگہ کے لئے صرف دو امیدوار رہ گئے تھے۔ یعنی مسٹر اکھل چندر دت (کانگریس نیشنلسٹ پارٹی) اور مسٹر لاہری چودھری۔

چونکہ آخر الذکر نے اپنا نام واپس لے لیا لہذا مسٹر اکھل چندر دت بلامقابلہ منتخب ہو گئے اور سر عبدالرحیم نے بحیثیت صدر اسمبلی اسکا اعلان کر دیا

ملک معظم کی سلور جوبلی

وفاداری کا ثبوت

دہلی ۸ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ جے پور نے ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ میں ۵۰ ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

مہاراجہ کیمبے نے ۲ ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

اسمبلی میں غیر سرکاری کامیابیاں

اور ان کا سبق

مسٹر ستیہ مورتی کا اہم بیان

نئی دہلی ۵ ؍ فروری ۔ مسٹر ستیہ مورتی نے اسمبلی میں آج غیر سرکاری کامیابی کے متعلق جو خدائی خدمتگار پرسے پابندی اٹھانے کے بارے میں ہے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں :۔

"اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہندو اور مسلمان اسمبلی میں ہمیشہ ایک ہو کر کام کریں تو ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں میں پوری امید رکھتا ہوں کہ یہ سبق عوام یا ممبران اسمبلی کبھی نہ بھولیں گے ۔ مجوزہ آئین کے تحفظات پر اس اسپرٹ میں ہم غور کرنے کو کہا جاتا ہے ۔ کہ ان کے استعمال کی نوبت نہ آئے گی ۔ اسمبلی کا اجلاس شروع ہوئے ابھی پندرہ روز ہی گذرے ہیں لیکن اسی عرصہ میں منتخب شدہ ممبران کے تین رزولیوشن پاس ہو چکے ہیں جن میں سے پہلا مسٹر سرت چندر بوس کی رہائی ۔ دوسرا انڈو برٹش معاہدہ کی نامنظوری اور تیسرا سرخ قمیص والوں پر سے پابندی ہٹانے کے بارے میں تھا ۔ کیا حکومت ان میں سے تین یا ایک مطالبات کو منظور کرلے گی ۔ اسی سے اسبات کا اندازہ ہو جائے گا کہ حکومت نئے آئین پر کس اسپرٹ میں عملدرآمد کرنا چاہتی ہے

کونسل آف اسٹیٹ کا آیندہ اجلاس

ریلوے اور جنرل بجٹ پر بحث

نئی دہلی ۶ ؍ فروری ۔ کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ ۱۸ فروری کو پیش ہوگا ۔ اور عام بجٹ ۲۸ فروری کو پیش ہوگا ۔ بحث ۲ ؍ مارچ کو ہوگی ۔

رائے بہادر لالہ جگدیش پرشاد کی جانب سے مجوزہ آئین کے متعلق ایک رزولیوشن پیش ہوگا ۔ کہ یہ آئین ہندوستانیوں کے لئے ناقابل قبول ہے ۔ لہذا اس میں حکومت درجہ مستعمرات (ڈومنین اسٹیٹس) کا ذکر کیا جا اور آئین برطانی ہند کے ڈیلیگیٹوں کے مشترکہ میمورنڈم کے مطالبات کے بموجب مرتب کیا جائے ۔

ریزرو بنک کمیٹی کا انتخاب

مسٹر شری پرکاش منتخب ہوئے

نئی دہلی ۵ ؍ فروری ۔ سڑکوں کے متعلق اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل ممبران کا انتخاب ہوا ہے :۔

مسٹر شیام لال ۔ مسٹر جی ہارگن ۔ کپتان لال چند ۔ مسٹر دیپ نرائن ۔ مسٹر عمر علی شاہ اور سردار منگل سنگھ ریزرو بنک آف انڈیا کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل ممبران منتخب ہوئے ہیں ۔

مسٹر سری پرکاش اور سیٹھ عبداللہ ہارون ۔

سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف

بحال کردی جائیگی

حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۴ ؍ فروری ۔ حکومت ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن شائع کیا گیا ہے ۔

حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ۳۱ ؍ مارچ ۱۹۳۵ء کو جب سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف کی میعاد ختم ہو جائے گی تو تخفیف کو جاری نہیں رکھا جائے گا ۔ یہ فیصلہ آل انڈیا ملازموں نیز ان تمام سرکاری ملازمین کے لئے ہے جنمیں وہ لوگ بھی شامل جن کی تنخواہیں ڈیفنس اور محکمہ ریلوے میں جمع کی جاتی ہیں ۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت کا ارادہ یہ تھا کہ آج اسمبلی میں ایک ممبر کے سوال کے جواب میں اس کے بارے میں اعلان کردے لیکن چونکہ صدر اسمبلی نے آج سوالات کی اجازت نہیں دی اسلئے حکومت کو اعلان کرنا پڑا اور اس کے متعلق لوکل گورنمنٹوں کو مطلع کر دیا گیا ہے

کانگرس سوشلسٹ پارٹی کا سکریٹری گرفتار

احمد آباد ۔ یکم فروری ۔ یزدجانی سکریٹری مقامی کانگرس سوشلسٹ پارٹی اور اس پارٹی کے دو دیگر ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے وہ ملوں کے علاقہ میں تھے ۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ بقایا لگان ۲؍ ۱۳۲

بعدالت مال حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

رائے بہادر تواری بلبھدر پرشاد   مدعی

بنام مسماۃ سہودرا کنور وغیرہ   مدعا علیہ

بنام مسماۃ سہودرا کنور بیوہ مہا دیو قوم برہمن ساکن موضع اوریری پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور   مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے ۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۹ ؍ ماہ فروری ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے

حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو ۔ پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ؍ فروری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم عدالت ۔   مہر عدالت

جگاؤں ۶ ؍ فروری موضع بناجوری کے ۱۱ نوجوان کل کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیے گئے ۔

سمن لغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۲۶ ۱۹۳۴ء

عدالت دیوانی شمالی منصفی ہردوئی مقام ہردوئی

چھوٹے لال وغیرہ   مدعیان

بنام شیو نرائن وغیرہ   مدعا علیہان

بنام شیو نرائن و ہرنرائن عرف چھٹکو پسران شیو بھجن لال اقوام برہمنان ساکنان موضع دھوبیا پرگنہ گوپامئو تحصیل و ضلع ہردوئی مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعیان نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ دعوے ہرجہ تعدادی ۳۰ ؍ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ؍ ماہ فروری ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے مدعی مذکور کی کرو ۔ اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمھاری غیر حاضری میں مسموع اور منفصل ہوگا ۔

آج بتاریخ ۷ ؍ ماہ فروری ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم محمد جواد علی منصرم

عدالت شمالی منصفی

مہر عدالت

بحکم جناب مولوی محمد احمد انصاری صاحب بہادر سب جج فتح گڈھ ضلع فرخ آباد

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت سب ججی فرخ آباد مقام فتحگڈھ ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر ۔ نمبر اجراء ۹۵ ۱۹۳۴ء

رام ادہار و رام گوپال پسران جیوا لال قوم برہمن شوکل ساکنان قصبہ سرائے میراں پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد ۔   مدعی

بنام راج نرائن ولد پرشوتم نرائن قوم برہمن ساکن شہر کانپور محلہ بنگالی ۔ متصل تیج بہادر بارک   مدعا علیہ

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان رام ادہار وغیرہ ڈگریداران نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۳ ؍ فروری ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے ۔

آج بتاریخ ۹ ؍ ماہ فروری ۱۹۳۵ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

بحکم

محمد نسیم

منصرم عدالت سب ججی فتحگڈھ

مہر عدالت

اور فیڈریشن سے تعلق رکھا تو یہ ان کے حق میں مہلک ثابت ہوگا اور اہل برطانیہ کی ہمدردی کھو بیٹھیں گے ۔

دارالعوام میں وزیر ہند کا اعلان

(بقیہ صفحہ ۲)

رزولیشن حکومت کے مخصوص اختیارات کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور اسی سے لازمی طور پر یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ امور خارجیہ کو بھی رزرو یا محفوظ صیغہ ہونا چاہیئے۔

تعین میعاد

ایک سوال یہ بھی اوٹھایا گیا ہے کہ آیا تحفظات کے بارے میں کوئی تعین میعاد کیا جاسکتا ہے یا نہیں ہم نے اس مسئلہ پر بار بار غور کیا ہے اور اگرچہ ہماری یہ پوری خواہش ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ہندوستان کی امداد کریں۔ لیکن کسی بل میں ایسی شرط کے اعادہ کر دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ جو پارلیمنٹ کے اختیارات خصوصی میں ہوں۔ مخصوص ذمہ داری کے متعلق سر سموئیل ہور نے کہا کہ اس بارے میں حکومت کی تجاویز کے پس پشت بہت بڑی اکثریت ہے۔

بحث کے شروع سے حق مداخلت کی دفعات پر بہت زور دیا جارہا ہے اور ہندوستان کی موجودہ حالت میں اس کی ضرورت بھی سخت ہے۔ مخصوص ذمہ داریوں کے متعلق جو دشواریاں درپیش ہیں۔ وہ چنداں اُن کے عملدرآمد سے متعلق نہیں ہیں جتنا کہ اُن کی تعریف کے متعلق ہے۔

تجارتی امتیاز

تجارتی امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ یہ بات ہر شخص مانے گا کہ موجودہ حالات میں اس بارے میں کچھ نہ کچھ تحفظات کی ضرورت ہے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی اکثریت کی یہ رائے تھی کہ اس معاملہ کو لیبر پارٹی کی تجویز سے زیادہ واضح کرنے کی ضرورت ہے اسی لئے انڈیا بل میں مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ کی سفارشات کی موافقت کی گئی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں دو باتیں خاص ہیں۔ ایک تو حق مداخلت اور دوسرے ہندوستانی اور برطانوی تاجروں کا جوابی سلوک۔ مداخلت اسی وقت کی جائے گی جب برطانوی تجارتی مفاد کو نقصان پہونچانے کی کوشش ہوگی۔ ورنہ ہندوستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ ان دفعات پر جس اسپرٹ سے عملدرآمد کرنا ہے ان کا ذکر وثیقہ ہدایات میں صاف طور پر کر دیا جائے گا۔ فی الحال میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک ٹیرف کا سوال ہے ہندوستان کو وہی مالی خود مختاری حاصل ہوگی۔ جو اُسے گذشتہ ۱۴ سال سے حاصل ہے مجھے امید ہے کہ ہندوستان میں برطانوی درآمد کا ویسا ہی خیال رکھا جائے گا جیسا کہ اب تک موجودہ معاہدوں کی رو سے۔ اختیارات خصوصی کا موقعہ آیا تو وہ کافی ہوں گے۔

سر سموئیل ہور نے کہا کہ جہانتک میں نہیں سمجھتا کہ ان حالات میں کوئی ممبر نہ جانے گا کہ ہندوستان کی مالی خودمختاری میں مداخلت کی جائے۔ جب سے مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کا نفاذ ہوا ہے اسوقت سے اب تک کسی ممبر نے ایسا مطالبہ نہیں کیا سر اور کہا کہ برطانیہ میں ٹیرف نافذ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان میں برطانوی تجارت کو لازمی طور پر تباہ کر دیا جائے۔

ملازمتیں

بل کی چالیس دفعات ملازمتوں کے متعلق ہیں خاص سوال یہ ہے کہ آیا بھرتی موجودہ طریقہ پر جاری رہے یا نہ رہے۔ کمیٹی نے بہت عقلمندی سے یہ طے کیا ہے کہ مجوزہ بل کا نفاذ موزوں حالات میں کیا جائے۔ ضروری بھی یہی تھا کہ اس تغیر کے زمانہ میں ہمیں جن ملازمتوں پر انحصار کرنا ہے انھیں چھیڑا نہ جائے۔

مالیات کا سوال تمام اسکیم کی جان ہے نئی فیڈرل اسکیم کا تمام خرچہ ۵ لاکھ پونڈ سالانہ خیال کیا جاتا ہے اور نئی صوبجاتی مشنری میں بھی تقریباً اتنا ہی صرف ہوگا۔ فیڈرل بجٹ میں ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ کا صرفہ کوئی نیا صرفہ نہیں ہے بلکہ اخراجات کو مرکزی صیغہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہمیں اسکیم کی مالی بنیاد کی جانب سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

برما

برما کی علیحدگی کے متعلق سب سے خاص بات اس کی اقتصادی حالت ہوگی۔

گورنر جنرل اور گورنروں کے وثیقہ ہدایات

گورنر جنرل اور گورنروں کے وثیقہ ہدایات کے بارے میں آپ نے کہا کہ مناسب مرحلہ پر میں مسودہ کو وائٹ پیپر کی صورت میں گشت کرانے کو تیار ہوں اس کے جاری کرنے کے لئے ہر دو ایوانہائے پارلیمنٹ کی منظوری کی ضرورت ہوگی

بل کی اہمیت

آپ نے کہا کہ یہ بل ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے لئے یکساں اہم ہے آپ نے کہا کہ یہ بل چار گیا یعنی سات سات کی محنت کا نتیجہ ہے اور اس میں سلکٹ کمیٹی کی سفارشات ہی زیادہ دفعات کی شکل میں داخل کی گئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ جیسا میں نے پہلے کہا تھا اب بھی میرا خیال ہے کہ ہندوستانیوں کی کثرت اس بل پر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہوگی۔

اسمبلی کی بحث اور انڈو برٹش معاہدہ کے خلاف رزولیشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ اسے ہندوستانی ہماری نیت کو غلط طور پر سمجھتے ہیں مجھے ان نکتہ چینیوں کا علم ہے جو ہندوستان میں اس بل پر کی گئی ہیں۔ بہت سے ہندوستانی ایسا خیال کرتے ہیں کہ یہ کارروائی برطانیہ نے عالمانہ انداز میں کی ہے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ہندوستانیوں سے مشورہ کا نتیجہ ہی اور ہندوستانی ہماری رضامندی پر مبنی ہیں۔

اس موقعہ پر آپ نے کانگرس پارٹی کے ممبران کا ذکر کیا جو صرف ایسے ہی آئین کو منظور کرنے کو کہتے ہیں جو ایک نمائندہ اسمبلی مرتب کرے۔

دوسری جانب صوبجات میں بہت معقول بحثیں ہوئی ہیں۔ صوبجات ہی پر فیڈریشن کی کارروائی کا بہت کچھ انحصار ہوگا۔ والیان ریاست اسی پوزیشن پر قائم ہیں جو چار سال پہلے تھی۔ وہ اپنی رائے نفی یا اثبات میں دینے سے قبل بل کو آخری شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان میں حقیقی خطرہ کانگرسی یا کمیشن یا غلط حکومت سے نہیں بلکہ غیر ذمہ داری سے ہے جبتک ہندوستانیوں کو ذمہ داری حاصل ہے اُسوقت تک وہ ایجیٹیشن کرتے رہیں گے ص

ص سر سموئیل ہور نے اس کے بعد مختلف پہلوؤں سے موجودہ بل کی مدح سرائی کی۔ کہ اس میں متضاد پارٹیوں اور متضاد میعاد کے درمیان توازن رکھا گیا ہے۔ آپ نے ہندوستانیوں کے جذبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہتری کی کارروائی چاہتے ہیں۔ اور کہا کہ احتیاط اور بہتری دونوں کی ضرورت ہے

آپ نے آخر میں یہ بھی کہا کہ والیان ریاست کو تو اختیار ہے کہ بل کو منظور یا نامنظور کریں لیکن برطانوی ہندوستان کو ایسا کوئی اختیار تمیزی حاصل نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ گورنر جنرل کو نئے آئین کے بموجب ہندوستانیوں کے خلاف امتیازی سلوک کا کوئی حق نہ حاصل ہوگا۔ آپ نے کہا کہ جس طرح ہندوستان کی خارجی پالیسی میں برطانیہ کا اختیار ہوگا کیونکہ وہ ہندوستانی افواج کو مالی امداد دیتی ہے اسیطرح ہماری غیر ملکی پالیسی میں بھی ہندوستان کو آواز اٹھانے کا حق ہونا چاہیئے۔

دارالعوام میں انڈیا بل کی دوسری خواندگی

برطانوی راج قائم رہیگا تاوقتیکہ اسکی ضرورت ختم ہوجائے

مسٹر بالڈون کی براڈکاسٹ تقریر

رگبی۔ ۶ ؍ فروری آج دارالعوام میں سرگرم بحث ہوئی۔ جب کہ وزیر ہند سر سموئیل ہور نے انڈیا بل کی دوسری خواندگی کی تحریک پیش کی۔

مختلف طبقہ خیال کے لیڈروں کی تقریر کو براڈکاسٹ کرنے سے ہندوستان کی جدید اصلاحات کے بارے میں عوام میں خاصی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔

مسٹر بالڈون کی تقریر گذشتہ شب ختم ہوگئی انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان کے واسطے جو اصلاحات دی گئی ہیں وہ برطانیہ مختلف حکومتوں کی براہ راست اور قدرتی پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ہم ایجیٹیشن کے خوف سے کسی سمجھوتہ پر رضامند ہونے کے لئے تیار ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کہ ہندوستان کو اپنے خاص حالات کی وجہ سے اپنے نصب العین تک پہونچنے میں دیگر نوآبادیات کے مقابلہ میں زیادہ وقت لگے گا۔ اسلئے برطانوی راج اسوقت تک وہاں قائم رہے گا۔ جب تک کہ اس کی ضرورت ختم نہ ہو جائے گی۔

لندن ۵ ؍ فروری۔ مسٹر بالڈون نے ان براڈکاسٹ تقریروں کا سلسلہ ختم کر دیا جو انہوں نے ہندوستانی اصلاحات کے بارے میں جاری کر رکھا تھا۔ اپنی آخری تقریر میں آپ نے فرمایا کہ پارلیمنٹ موجودہ ہندوستانی پالیسی اختیار کر کے ملوکیت پرستی کے بہترین اور جب اسکا نفاذ ہوجائے گا تو ہمیں یہ خیال کرنے کی ضرورت نہ رہے گی کہ برطانوی سلطنت کے بہترین دن گذر چکے ہیں۔ ہم نے تجربہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اگر ہم سلطنت کے مختلف اجزا کو آزادی کی صحیح مقدار صحیح طریقہ اور صحیح وقت پر دیتے رہے تو ہم سلطنت کے تحفظ میں کامیاب رہیں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔

معاہدہ ورسیلز کو خیرباد

سر جان سائمن کا بیان

پیرس ۳ ؍ فروری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان باہمی معاہدہ ورسیلز کے تکمیل قریب ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ معاہدہ ورسیلز منسوخ ہو جائے گا۔ صرف وہ حصہ باقی رہے گا جو دریائے راہن کے بائیں ساحل پر افواج نہ رکھنے کے متعلق ہے فرانس اور برطانیہ کے درمیان ہوائی پرواز کے متعلق ایک تحفظانہ معاہدہ ہوگیا ہے۔

اس خبر کی تصدیق بھی لندن سے ہوگئی ہے کہ معاہدہ میں دفعہ ۱۹۳ کے بموجب اسلحہ کو محدود کر دیا گیا ہے۔ معاہدہ اور سیلز اس طریق پر جزو امر ہو جائے گا۔ سہ پہر کو برطانیہ اور فرانس کے درمیان پھر گفت وشنید ہوگی۔ فی الحال تمام تفصیلات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ البتہ اُس کا لب لباب حسب ذیل خیال کیا جاتا ہے:۔

جرمنی پھر لیگ اقوام میں شریک ہوجائیگا۔ جرمنی فرانس اور اٹلی سے برطانیہ اور فرانس کے محافظانہ معاہدہ کا احترام کرایا جائے گا۔ ہوائی پرواز اور دریائے ڈینوب کی مشرقی سلطنتوں کے معاہدہ پر دستخط ہوں گے۔

جرمنی کی فوجی طاقت

فرانس کے وزیر اعظم مسٹر ایم لاحل نے کل برطانی حکومت کے دفتر وزارت واقع ۱۰ ڈاوننگ اسٹریٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں جرمن اقوام کی فوجی طاقت کا ذکر ہے یہ مسئلہ آج لندن کی گفت وشنید کے دوران میں پیش ہوگا۔ فرانس نے یہ اعداد وشمار اپنے محکمہ خارجیہ کے ذریعہ فراہم کئے ہیں۔ مسٹر لاول نے لکھا ہے کہ اگر ہم فرانسیسی دو سال تک اپنی فوجی طاقت بڑھاتے رہیں۔ تب بھی ہمیں جرمنی کے برابر قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کا اثر برطانیہ پر بہت پڑا ہے۔ حاشیہ آرائیاں یہ کی جارہی ہے کہ اس کا اخلاقی اثر ہوگا۔ یعنی باہمی اتحاد کی اسپرٹ بجائے کاغذی معاہدوں کے زیادہ کام کرے گی۔

لیکن بھی محسوس کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کو نوآبادیات کی حکومتوں کا بھی لحاظ رکھنا ہے۔ لہذا وہ کوئی تیزی کی کارروائی نہیں کر سکتا۔ فرانسیسی بھی برطانیہ کی مشکلات کا اندازہ کرتے ہیں۔ اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی ہوائی قوت زیادہ ہو جیسے برطانیہ نہ صرف فرانس کیلئے بلکہ اپنے لئے بھی خطرہ محسوس کرتا ہے انگلستان وفرانس کے درمیان گفتگو رات کو دیر تک جاری رہی۔ رات ۹½ بجے سے پھر گفتگو شروع ہوگی۔ کیونکہ مسائل ابھی نامکمل رہ گئے ہیں سر جان سائمن سے جب اخبارے میں انٹرویو کیا گیا تو آپ نے کہا کہ ہم ابھی تھکے نہیں ہیں۔ معاملات بہ سہولت چل رہے ہیں۔

صبح کے وقت کیبنٹ کا جلسہ ہوا تھا اس کی کارروائی کی بنیاد پر نجی طور پر گفتگو ہوتی رہی انگریزوں اور فرانسیسیوں میں خاص خاص مسائل پر اتفاق رائے ہوگیا اس بارے میں جلد ہی ایک سرکاری کمیونک شائع ہوگا مسٹر لاول نے اپنے روانگی سوموار کے دن تک کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

نئے آئین کا نام فیڈریشن آف انڈیا ہوگا

گورنر جنرل گورنر ڈکٹیٹر بن جائینگے

گورنر جنرل اور والیسرائے دو مختلف شخص ہوا کرینگے

فیڈرل ایگزیکٹیو

فیڈرل ایگزیکیٹو کے بارے میں یہ سفارش کیگئی ہے کہ وزراء کی کونسل دس سے زیادہ اصحاب پر مشتمل نہو اور وزراء کی تنخواہوں میں کونسل کے میعاد حیات کے دوران میں کسی قسم کی قطع و برید نہ کی جائے۔ مشیران کار کونسلر کی تعداد بھی جن کو گورنر جنرل مقرر کرے گا تین سے زیادہ نہیں ہوگی۔ ماسوائے پہلے مالی مشیر کے۔ گورنر جنرل اس کے انتخاب کے متعلق اپنے وزراء سے مشورہ کرے گا اور فیڈریشن کے واسطے ایک ایڈوکیٹ جنرل مقرر کریگا

مجلس آئین ساز کے ممبران

مجلس آئین ساز کے ممبران کے لئے جو معیار لیاقت مقرر کیا گیا ہے اُس کے ماتحت تاج برطانیہ کا ملازم دیسی ریاست میں ملازمت کی حالت میں بھی مجلس آئین ساز کا ممبر ہوسکے گا۔

ممبران لیجسلیچر کے بارے میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ ان کے موجودہ حقوق قائم رہیں اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ الوانات کو اس امر پر مجبور کیا جائے کہ وہ کسی ممبر کو حاضر ہونے پر مجبور کریں اور اُن آج کل جو تحریری اختیارات حاصل ہیں اُن کے سوائے اور کسی نئے اختیار کے استعمال کا حق نہ ہوگا۔

سالانہ بجٹ میں وہ رقوم بھی شامل ہوں گی جن کو گورنر جنرل اپنی مخصوص ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ضروری خیال کریں۔

گورنر جنرل کو آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار

گورنر جنرل کو مجلس آئین ساز کی معطلی کے ایام میں آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار ہوگا۔ مجلس آئین ساز کا اجلاس منعقد ہونے پر یا اس سے قبل اگر ہر دو ایوانات نافذ شدہ آرڈیننس کو ناپسند کریں۔ تو آرڈیننس ۶ ہفتہ بعد ختم ہو جاوے گا۔ اور گورنر جنرل کو اپنی مخصوص ذمہ داریوں کی ادائیگی کے واسطے ایک سال تک کے لئے آرڈیننس نافذ کرنے اور مجلس آئین ساز کو ایک ماہ کا نوٹس دینے کے بعد ایکٹ نافذ کرنے کا اختیار ہوگا۔

آئینی مشنری کے فیل ہوجانے پر گورنر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ایک اعلان کے ذریعہ ماسوائے کورٹ فیڈریشن کے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں۔

والیان ریاست کی فیڈریشن میں شمولیت کے بارے میں مندرجہ ذیل سفارشات کی گئی ہیں۔

۱۔ فیڈریشن میں شامل ہونے والی ریاستوں کے والیان کو اپنے و نیز اپنے جانشینوں کی جانب سے فیڈریشن میں شمولیت کا اعلان کرنا پڑے گا جس کیلئے ملک معظم کی منظوری ضروری ہے۔

(الف) فیڈریشن میں شامل ہونے والی ریاستوں کے والیان ریاست کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اس امر کا اعلان کریں کہ وہ اپنی ریاست نیز اپنی رعایا کے واسطے اس قانون کو منظور کرتے ہیں۔ جس ماتحت ملک معظم گورنر جنرل۔ فیڈرل لیجسلیچر۔ فیڈرل کورٹ یا کسی اور باختیار شخص کو جسے فیڈریشن کے سلسلہ میں مقرر کیا جائے ان کی، یا سب و نیز ان کی رعایا کے لئے احکام صادر کرنے کا اختیار ہوگا۔

ب۔ والیان ریاست کو اس امر کے متعلق بھی اعلان کرنا ہوگا کہ فیڈرل قوانین کی فہرست میں درج شدہ معاملات میں سے کن کے بارے میں یہ منظور کرتے ہیں کہ فیڈرل مجلس آئین ساز ان کی ریاست و نیز ان کی رعایا کے واسطے قانون بنائے اور کن کو وہ مشروط طور پر منظور کرتے ہیں۔

۲۔ والیان ریاست کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ایک ضمنی اعلان کے لئے جس کے لئے ملک معظم کی منظوری لینا ہوگی۔ یہ واضح کردیں کہ وہ دیگر معاملات کے بارے میں جو کہ فیڈرل لیجسلیچر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشروط یا غیر مشروط طور پر یہ منظور کرتے ہیں کہ فیڈرل لیجسلیچر ان کی ریاست اور ان کی رعایا کے لئے قانون بنائے۔

۳۔ یہ اعلان اسوقت تک جائز نہ سمجھا جائے گا جب تک کہ والی ریاست خود نہ اعلان کرے۔

۴۔ فیڈریشن قائم ہو جانے کے بعد اگر کوئی والی ریاست یہ درخواست کرے گا کہ اس کی ریاست فیڈریشن میں شامل کرلی جائے۔ تو اس درخواست کو گورنر جنرل کی معرفت ملک معظم کے پاس بھیجدیا جائے گا۔ اور اگر فیڈریشن کے قیام کے ۲۰ سال بعد اس قسم کی درخواست کی جائے گی تو اسے گورنر جنرل اسوقت تک ملک معظم کے پاس نہیں بھیجے گا۔ جب تک کہ ہر دو ایوانات یہ سفارش نہ کریں کہ درخواست دینے والی ریاست کو فیڈریشن میں شامل کرلیا جائے

صوبجات کی تشریح

برٹش ہندوستان کے صوبجات جن میں گورنر ہوں گے مندرجہ ذیل ہیں۔ مدراس، بمبئی، بنگال، یوپی پنجاب، بہار، سی پی۔ برار۔ آسام۔ صوبہ شمال مغربی سرحدی اڑیسہ۔ سندھ اور دیگر ایسے صوبجات جو اس ایکٹ کے تحت میں بنائے جائیں گے۔ برار کے متعلق بل میں درج ہے کہ چونکہ اعلیٰحضرت حضور نظام اور حکومت ہند میں برار کے متعلق ایک معاہدہ زیر تجویز ہے کہ جس کی رو سے برار پر اعلیٰحضرت کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے تجویز ہے کہ برار اور سی۔ پی کو ملا کر ایک گورنر کا صوبہ بنا دیا جائے جسکو صوبہ متوسط اور برار کا نام لیا جائے۔ اگر ایسا معاہدہ تکمیل نہو۔ یا تکمیل ہوکر بعد ازاں اُس پر عملدرآمد بند کردیا جائے تو اس بنا پر بل میں ترمیم کی جائے گی

وزرا کی تعداد

اس بل کے تحت میں وزرا کی تعداد کا تعین نہیں کیا جاتا ہے لیکن وزرا کی تنخواہوں میں دوران حیات مجالس کمی بیشی نہ کی جاسکے گی۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ کیجئے)

علاوہ ان خاص ذمہ داریوں کے جو یکساں طور پر کل دیگر گورنر صوبجات پر عائد ہوتی ہوں صوبہ متوسط کے گورنر کو اختیار ہوگا کہ وہ صوبہ کے مالیانہ میں سے ایک مناسب حصہ برار میں خرچ کر سکیں۔ بنگال اور آسام کے گورنروں کو ان علاقہ جات کے متعلق خاص اختیارات حاصل ہونگے جو ویسے تو ان صوبجات میں شامل نہیں ہیں لیکن ان کے زیر اثر ہوں۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے گورنر کو قبائل کے علاقہ اور سندھ کے گورنر کو سکھر بیرج کے مناسب انتظام کے لئے خاص اختیارات حاصل ہوں گے۔

۱۔ اگر کسی صوبہ کے گورنر کی رائے میں کسی علاقہ کے یا طبقہ کی طرف سے کوئی ایسی کارروائی کیجا رہی ہے یا کرنے کی سازش یا تیاری یا کوشش ہو رہی ہے جسمیں تشدد آمیز جرائم کی وجہ سے گورنر خیال کرتا ہو کہ قانونی طور پر قائم شدہ حکومت کو الٹنے کی کوشش ہے تو اس بل میں یہ رعایت رکھی گئی ہے تو گورنر حسب ضرورت ان کارروائیوں کی مداخلت کے لئے یہ ضروری کارروائی اس حد تک کر سکے کا جس کی ضرورت محسوس کی جائے اور اس کارروائی کی حد کا تعین وہ اپنے اعلان میں کر دے گا اور اس میں حسب حالات کمی و بیشی ہو سکے گی۔

۲ نیز یہ رعایت بھی رکھی گئی ہے کہ ان خاص احکام پر عملدرآمد کے زمانہ میں گورنر کسی سرکاری عہدیدار کو مجلس قانون ساز میں بولنے یا اسکی کارروائی میں حصہ لینے کا اختیار دیدے اور ایسا ہر مجاز افسر مجالس کے عام و بالائی ایوانوں یا اُن کے متعلق قائم کی گئی کمیٹیوں میں یا ان ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کر سکے گا۔ اور اُن کی کارروائیوں میں حصہ لے سکیگا۔ جن کے متعلق اُسکو یہ اختیار دیا گیا ہو

لیکن اُسکو حق رائے دہی حاصل نہ ہو۔

۳۔ اس دفعہ کے تحت گورنر اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے متعلق قانون بنانے کا مختار ہوگا۔

خفیہ اطلاعات

جن ذرائع سے اطلاعات بہم آتی ہوں ان کے اظہار متعلق اس بل میں مندرجہ ذیل دستور العمل وضع کیا گیا ہے گورنر کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اپنی رائے کے مطابق ایسے قواعد مناسب طور پر بنا دے جس کی رو سے محکمہ پولیس کے افسر انسپکٹر جنرل پولیس کے حکم کے بغیر پولیس کے دیگر افراد کو کوئی ایسی اطلاع نہ دیں گے نہ بتائیں گے جو بالائی دفعہ میں تشریح کی گئی کارروائیوں کے متعلق ہو۔ جنکا مقصد حکومت کو تشدد آمیز جرائم کے ذریعہ الٹنا یا اس کی کوشش کرنا یا اس کی تیاری کرنا یا اس کے متعلق سازش کرنا ہوتا ہو۔ اور ان معاملات سے متعلق کوئی تحریریں یا دستاویزات ظاہر نہیں کی جائیں گی۔ اور نہ ہی کوئی افسر محکمہ پولیس بلا حکم یا ہدایت گورنر صوبہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو ان اطلاعات کے ذرائع حصول کے متعلق کوئی اطلاع دیگا یا بتائے گا یا کوئی تحریری شے دیگا۔ اور ان احکام کے اجرا میں گورنر کو کلی اختیارات ہوں گے۔

مجالس قانون ساز

صوبجاتی مرکزی مجالس کے نام علیحدہ علیحدہ قائم کئے جائیں۔ مرکز کا بالائی ایوان بدستور کونسل آف اسٹیٹ کہلائے گا۔ اور ایوان زیریں کو فیڈرل اسمبلی کہا جائیگا۔ اور صوبجات میں بالائی مجلس کو لیجسلیٹو اور مجلس زیریں لیجسلیٹو اسمبلی کہلائیں گی۔

یورپین اور اینگلو انڈین

اس بل میں ہندوستان میں آباد یورپین اور اینگلو انڈین فرقوں کی تعلیم و تعلیم کے لئے اخراجات کے مہیا کرنے کے متعلق بھی تحفظ قائم کر دیا گیا ہے۔ اور جبتک اسمبلی کے ممبران کی دو تہائی اس کے خلاف رائے نہ دیں یہ اختیار بھی گورنر جنرل کو حاصل رہے گا لیکن یہ دفعہ گورنر کے اقلیت کے جائز مفاد کے تحفظ سے متعلق خاص اختیارات پر اثر انداز نہ ہوگی۔

جس قسم کے اختیارات گورنر جنرل کو قانون بنانے یا بذریعہ اعلان اختیارات لیکر کارروائی کرنے کے اس بل میں دیئے جائیں گے۔ قریباً اسی قسم کے اختیارات گورنروں کو بھی دو قسم کے آرڈیننس یا احکام کے اجرا کے متعلق ایسی صورت میں حاصل ہوں گے جبکہ آئینی مشینری فیل ہو جائے۔ لیکن ہائی کورٹ عدالتیں مستثنےٰ رہیں گی۔

صوبجات چیف کمشنر

مندرجہ ذیل صوبجات میں چیف کمشنر ہوں گے برٹش بلوچستان۔ دہلی۔ اجمیر۔ مارواڑ کرگ۔ جزیرہ انڈمان۔ جزائر نکوبار۔ اور وہ علاقہ جو پنتھ پیپلو دہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

عدن کی علیحدگی

اس کے بعد علاقہ عدن حکومت ہند کے ماتحت نہ رہیگا۔ اور سلطنت ہند کا حصہ شمار نہ ہوگا۔

چیف کمشنران

چیف کمشنران کا تقرر ملک معظم خود اپنے اختیار سے کریں گے۔ جس حد تک مناسب سمجھیں گے اس حد تک وہ بذریعہ چیف کمشنران صوبجات کا انتظام کرنے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

اختیارات مجالس قانون ساز

اس بل میں مجالس قانون کے اختیارات کے تحت میں درج ہے کہ فیڈرل مجلس قانون ساز ایسا کوئی قانون پاس کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ جو دیسی ریاستوں یا اُن کی رعایا کے مفاد سے وابستہ ہو۔ ماسوائے اس کے کہ ایک ایسا قانون بنایا جا سکے گا کہ جو ایسی ریاستوں کے حقوق شمولیت سے متعلق ضابطہ اور اس کے تحت شرائط سے متعلق ہو۔ صوبجاتی اور فیڈرل مجالس میں نزاع کی صورت میں گورنر جنرل فیصلہ کرنے کا اختیار رکھے گا۔ سلطنت متحدہ میں آباد برطانوی رعایا اور بری رعایا جو ہندوستان میں آباد ہو اُن کے خلاف کسی امتیازی قانون کے نافذ کئے جانے کے خلاف واضح ضابطہ بنا دیا گیا ہے۔ جسمیں یہ بھی درج ہے کہ ایسی کوئی تجارتی کمپنی کسی گرانٹ یا امداد کی حقدار نہ ہی جائے گی جو اس قانون کے نافذ ہوتے وقت برطانوی ہند میں اپنا کاروبار نہ کر رہی ہوتا وقتیکہ

(الف) یہ کمپنی برطانوی ہند کے قوانین کے مطابق یا اُن کے تحت میں بنائی جائے اور

ب۔ اس کے دائرکٹران کی جیسا کہ اس قانون میں درج ہو کم از کم نصف تعداد تک ممبران ملک معظم کی ہندوستان رعایا کے افراد نہ ہوں اور

جر۔ وہ کمپنی حسب قاعدہ ہندوستانی باشندوں کو مناسب آسانیاں کام سیکھنے کی مہیا نہ کرے۔

تجارتی تشریح

ایسی ہر کمپنی ہندوستان میں کاروبار کرنے والی متصور ہوگی جو ایسے جہاز رکھتی ہو کہ جو ہندوستان کی بندرگاہوں میں عام طور پر مال لاتے یا وہاں سے مال لیجاتے ہیں

ملازمتیں اور پیشے

اس مودہ قانون میں چار پیشوں اور خصوصاً میڈیکل پیشوں کے متعلق قابلیت جن کا ہونا ضروری ہے مشرح تذکرہ کر دیا گیا ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قواعد ۱ و ۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۹۸/۱۲۳ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت تحصیل کانپور

کالی شنکر مدعی

بنام رام ناتھ مدعاعلیہ

بنام رام ناتھ ولد مداری قوم برہمن ساکن موضع لوسر پرگنہ و ضلع کانپور۔ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع بجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

روزانہ ۲ تماشے — موتی محل ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور — ۶½ اور ۹½ بجے رات

میں

عظیم الشان مختلف الاقسام ڈانس کا پروگرام

بدھ و جمعرات ۱۳ و ۱۴ فروری | **بدھ و جمعرات ۱۳ و ۱۴ فروری**



ایک نادر موقعہ — **نہ دیکھنے کا افسوس رہیگا**

کان پور میں بہت سی ڈانسنگ پارٹیوں کے ناچ آپ نے دیکھے ہوں گے مگر ۱۳ و ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء کو موتی محل ٹاکیز میں آپ جس ڈانسنگ پارٹی سے لطف اندوز ہوں گے اس کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ڈانسنگ پارٹی بین الاقوامی شہرت کی مالک ہے **مس حسن جہاں بیگم** سانپ کا ڈانس کرتی ہیں اور یہ مس حسن جہاں بیگم وہی ہیں جنہوں نے لندن میں جا کر پرنس آف ویلز اور وہاں کے بڑے بڑے لارڈوں، امراء، رؤساء، اور عام پبلک سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اور اہل لندن کو اپنے رقص کے کمالات سے محو کر دیا تھا۔ بمبئی، کلکتہ اور لندن کے وقیع اخبارات نے مس حسن جہاں بیگم کے رقص کے کمالات کی تعریف لکھی تھی۔ چنانچہ اُن میں سے بعض اخبارات کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

"اسٹیٹسمین۔ انگلشمین۔ منصوری ٹائمس۔ ٹائمس آف انڈیا۔ نیوز کرانیکل (لندن) سنڈے مرکری (برمنگھم) دی ایر (لندن) ڈیلی ہیرلڈ (لندن)"

علاوہ مس حسن جہاں بیگم کے ماسٹر برد ھن اور رضیہ بیگم کے رقص کے کمالات بھی قابل تعریف اور آپ کو محو حیرت کر دیں گے۔



پورا پروگرام یہ ہے

۱۔ آرچیسٹرا	باجہ
۲۔ شمالی ناچ	حسن جہاں بیگم۔ ہندی دکھنی
۳۔ ٹھمری	رضیہ بیگم کا گانا۔
۴۔ اجنٹا ناچ	منی بردھن ناچیں گے
۵۔ تتلی والا ناچ	حسن جہاں بیگم
۶۔ ستار اور بانسری	جے چودھری اور اے بی چودھری بجاویں گے۔
۷۔ ناگا پہاڑی ناچ	منی بردھن کریں گے
۸۔ جنگلی ناچ	حسن جہاں بیگم
انٹرول	
۹۔ آرچیسٹرا	ڈی راج اور کارنس کرینگے
۱۰۔ سوم دیو ناچ	منی بردھن ناچیں گے۔
۱۱۔ ٹھمری	رضیہ بیگم گاویں گی
۱۲۔ مارواڑی ناچ	حسن جہاں بیگم
۱۳۔ انگریزی ناچ	"
۱۴۔ گنڈہرا ناچ	منی بردھن
۱۵۔ غزل	رضیہ بیگم
۱۶۔ سانپ والا ناچ	مس حسن جہاں بیگم۔ ناچیں گی۔

مختلف ڈانسوں کی مختصر تاریخ

ان ڈانسوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہر ڈانس اپنے اندر ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے

اجنٹا ڈانس۔ اس ڈانس میں ناچنے والا مہاتما بدھ کے وقت کا لباس پہنے گا۔ اور آپ کی نظروں کے سامنے ہزاروں سال قبل کا نقشہ کھینچ جائے گا۔

تتلی والا ناچ۔ اس ناچ کو مس حسن جہاں بیگم ناچیں گی۔ اور ناچنے والی تتلی کے قدرتی نازو انداز کو ایک حسین عورت کے رنگ میں ظاہر کرے گی۔

جنگلی ناچ۔ اس ڈانس کی خصوصیت یہ ہے کہ سورج کو جنگل کے ہرے بھرے درخت سلام کرینگے۔ اور زبان حال سے سورج کے گن گائینگے جسکو مس حسن جہاں رقص سے ظاہر کریں گی۔

سوم دیو ناچ۔ یہ ناچ دیوتاؤں کی شادی بیاہ کے وقت ہوا کرتا تھا جسکو آپ اس موقع پر دیکھ سکیں گے۔

سانپ والا ناچ

سانپ موسیقی سے جسقدر مست ہو جاتا ہے اُس سے تقریباً ہر شخص واقف ہے۔ سانپ کی قدرتی مستی کو مس حسن جہاں بیگم اپنے انداز رقص میں ظاہر کرکے آپ کو محو کر دینگی

NOTE. نوٹ

۱۔ بہت سی سیٹیں رزرو ہو چکی ہیں آپ بھی جلدی کیجئے ورنہ بعد کو جگہ نہ ملنے پر آپ کو افسوس ہوگا کیونکہ ہر موقعہ پر ایسے کمالات نہیں دیکھے جا سکتے۔ ۲۔ منیجر کو پروگرام بدلنے کا ہر وقت اختیار ہے ۳۔ طالب علموں کو صرف آرچیسٹرا۔ رزرو۔ اور فرسٹ کلاس میں کنسیشن دیا جائے گا۔ بشرطیکہ پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کی تصدیق ہو۔ ۴۔ فری پاس بالکل نہیں دیئے جاویں گے۔ ۵۔ اسی پروگرام میں ہم بنگالی گانے کرانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔

آرہے ہیں } ماما مچھندر (آخری ترمیم) نند بھوجائی۔ سلیمہ۔ سوتیلی ماں

سنیچر ۹ فروری ۱۹۳۵ء سے **میرا ایمان** مشہور ڈرامہ ہوگا ضرور ملاحظہ فرمایئے

انڈیا بل

(بقیہ صفحہ ۶)

براڈ کاسٹنگ

خاص دفعہ کے ذریعہ براڈ کاسٹنگ سے متعلق معاملات کی وضاحت کر دی گئی ہے جن رو سے صوبجات اور دیسی ریاستوں کو کچھ حقوق عطا کئے گئے ہیں۔

اخراجات وشاہی اختیارات

اس بل میں درج ہے کہ فیڈریشن کی حکومت ملک معظم کی حکومت کو وہ کل صرفہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوگی جو دیسی ریاستوں سے متعلق معاملات کے لئے ملک معظم کی حکومت کو کرنے پڑتے ہوں۔

نیز اسمیں درج ہے کہ ملک معظم کی ایسی کل رقوم جو دیسی ریاستیں ادا کرتی ہیں فیڈریشن کی حکومت کو دیدے گی لیکن ملک معظم کو یہ حق حاصل رہے گا کہ وہ ان ریاستوں سے وصول ہونے والی رقوم کو کلی یا جزوی جب چاہیں معاف کردیں۔

فیڈریشن میں شمولیت کا معاہدہ

چند شرائط کے تحت ملک معظم کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی ریاست کے فیڈریشن میں شمولیت کے معاہدہ کو منظور کرتے وقت ایک خاص عرصہ کے لئے جو بیس سال سے زائد نہ ہوسکے گا۔ شمولیت کی تاریخ سے اس رقم کی معافی دیدیں۔ جو ریاست سے وصول ہوئی ہوں فیڈریشن کی حکومت بھی کسی شامل شدہ ریاست کو قرض دینے یا کسی قرض کی ضمانت دینے کی مجاز ہوگی۔

تقرری آڈیٹران

آڈیٹر جنرل ہند و آڈیٹر جنرل صوبجات کی تقرری ملک معظم کریں گے۔ اس بل میں یہ انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

کہ ملک معظم کی حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ گورنر جنرل کی وساطت سے پیش کئے جانے والے معاملات انجام دہی کے لئے بین الصوبجاتی کونسل مقرر کردے اور اس میں یہ رعایت بھی رکھی گئی ہے کہ جس کی رو سے دیسی ریاستوں کے نمائندے بھی اس میں اشتراک عمل کرسکیں گے اور اس کی کارروائی اور فیصلہ جات میں حصہ لے سکیں گے

فیڈرل ریلوے بورڈ

اس میں سات ممبر ہوں گے جن میں سے تین کا تقرر گورنر جنرل فرمائیں اور گورنر جنرل کو اختیار ہوگا کہ وان سات ممبروں میں سے جس کو چاہیں اس بورڈ کا صدر مقرر کردیں۔

فیڈرل عدالت

اس عدالت میں ایک چیف جسٹس اور ۶ جج ہونگے اور ان کے لئے موجودہ ہائیکورٹ کے ججوں کی میعاد عمر ملازمت ساٹھ سال کے بجائے ۶۵ سال ہوگی۔ نیز انڈین سول سروس کے افیسران ہائیکورٹوں اور فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس بنائے جاسکیں گے۔

عرصہ درمیانی کیلئے ضابطہ

فیڈریشن کے قیام تک کے عرصہ کے لئے موجودہ ایکٹ حکومت ہند میں مناسب ترامیم کرکے حکومت کا ضابطہ بنادیا گیا ہے۔

گورنروں کی خاص ذمہ داری

گورنر اس کی خاص ذمہ داریاں حسب ذیل ہوں گی۔

الف۔ صوبہ یا اس کے کسی حصہ میں خلل امن کے امکانات کو روکنا اور

ب۔ اقلیت کے جائز حقوق کی حفاظت کرنا۔

ج۔ پبلک ملازمتوں کے افیسران کے ان حقوق کی حفاظت کرنا جو اس ایکٹ کی رو سے انھیں حاصل ہوں

یا عطا کئے جائیں۔ نیز اُن کے جائز مفاد کا تحفظ کرنا۔

د۔ ایگزیکٹو عمل کے دائرہ میں اس ایکٹ کے باب سوم فصل پنجم کے منشا کے مطابق قانون سازی کی نگرانی کرنا۔

ہ۔ ایسے کل علاقہ جات میں امن قائم رکھنا اور عمدہ طرز کی حکومت چلانا جو کہ اس ایکٹ کے تحت جزوی طور پر خارجی علاقہ جات قرار دیئے گئے ہیں۔

ذ۔ دیسی ریاستوں کے حقوق کی حفاظت کرنا۔

ح۔ جو احکامات گورنر جنرل اپنے اختیار سے نافذ فرمائیں اُن پر اس ایکٹ کی باب ششم کی منشا کے مطابق عمل کرنا اور اُن پر عملدر آمد کرانا۔

امتیازی تحفظات

اس مسودہ قانون کے باب سوم میں امتیازی تحفظات کا مشرح بیان درج ہے۔

ا۔ اس باب کے تحت وضع کئے گئے ضابطہ کے مطابق ایسا ہر فرد جو برطانوی رعایا ہو اور سلطنت متحدہ کا باشندہ ہو ایسے فیڈرل اور صوبجاتی قوانین کے عمل سے مستثنےٰ رہے گا۔

الف۔ جبکا منشا برطانوی ہند میں داخلہ پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنا ہو۔

ب۔ جائے پیدائش قوم ونسل۔ زبان۔ مذہب وطن یا عرصہ رہائش کے باعث اسپر نقل وحرکت رہائش یا جائداد کے حصول یا ملازمت یا کسی پیشہ۔ تجارت یا کاروبار وغیرہ کے متعلق کسی قسم کی پابندی یا شرط یا ذمہ داری عائد کرنا ہو۔ ماسوائے اس صورت کے وہی شرائط ان امور کے متعلق اسپر بھی عائد ہوں گی جو کہ ملک کی برطانوی ہند کی رعایا پر ان ہی معاملات میں عائد ہوتی ہوں۔

برما کا آئین

بل کے بیس سے زیادہ صفحات برما کے علیحدہ آئین کی ترتیب کے لئے وقف ہیں۔ ملک معظم برما کا گورنر مقرر کریں گے۔ برما کو ملک معظم کی جانب سے بحری و بری اور ہوائی افواج کا کنٹرول حاصل ہوگا۔ نیز وہ تمام حق اختیار اور مجاز حاصل ہوگا جو ملک معظم کو معاہدہ اور مروجہ قواعد کی رو سے ان علاقوں کے متعلق حاصل ہے جو ملک معظم کی مملکت کا جزو نہیں ہیں۔ وزرا کی ایک کونسل ہوگی جو دس سے زیادہ وزرا پر مشتمل ہوگی۔ یہ کونسل بجز ان امور کے جن کا تعلق گورنر کے صیغہ سے ہوگا باقی تمام امور میں گورنر کی امداد کرے گی اور اسکو مشورہ دے گی

وزرا کی تنخواہ میں ان کے عہدہ کے میعاد کے دوران میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی۔

گورنر کے اختیارات

گورنر کے خاص اختیارات ذیل کے امور سے متعلق ہوں گے ڈیفنس۔ مذہبی معاملات۔ مال پالیسی۔ کرنسی سکہ ان امور میں اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے گورنر کونسلر (مشیر) مقرر کرسکے گا۔ جن کی تعداد تین سے زیادہ نہ ہوگی اور اپنے خاص اختیارات کے استعمال میں گورنر کو اس ہدایت نامہ کی پابندی کرنا ہوگی جو ملک معظم جاری فرمائیں گے نیز گورنر کو سکریٹری آف اسٹیٹ کی ہدایات کی بھی پابندی کرنا ہوں گی۔ وزرا کے مشورہ کے بعد گورنر مالی مشیر بھی مقرر کرسکتا ہے حکومت برما کو قانونی معاملات میں مشورہ دینے کے لئے ایڈوکیٹ جنرل ہوگا۔

اس کے بعد صوبجاتی گورنروں کو تشدد آمیز جرائم کے مقابلہ کیلئے کافی اختیارات ملے ہیں۔ برما میں ایک ریلوے بورڈ الگ قائم کیا جائے گا۔ پھر ہندوستان کے متعلق کچھ ذکر کیا گیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۱۶ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۷

بسنت کی بہار

(از جناب فکر ایم اے)

بن کر بہار ہند پہ پھر چھا گئی بسنت
ہر شاخ گل ہی ہاتھ میں ساغر لیے ہوئے
زریں شعاعیں اور بسنتی ہوائیں ہیں
مخلوط رنگ و حسن میں ڈوبی ہوائے سرد
دل کھینچتی ہیں طائروں کی نغمہ سنجیاں
گل کی کٹوریوں سے پیدا صدائے چنگ
نرگس کی آنکھ فرط مسرت سے وا ہوئی
دل کے کنول کھلائے لگی ہی ہوا کی موج

سرما کا دور ختم ہوا، آ گئی بسنت
ہر ذرہ عکس مہر منور لیے ہوئے
رنگت ہے زعفرانی، سنہری فضائیں ہیں
سبزہ ہے سبز، سرخ ہی گل، زعفران زرد
کوئل کی کوک اور پپیہے کی پی کہاں
منقار عندلیب سے بجتا ہے جلترنگ
سوسن زبان حال سے نغمہ سرا ہوئی
سرسوں کا پھولنا ہی طلائی فضا کی موج

رنگین چمن ہے اور زمیں زرنگار ہے
قصہ یہ مختصر ہے کہ فصل بہار ہے

بسنت رُت

(از جناب پنڈت وِستہ پرشاد فدا بی اے)

پھر نمایاں ہو گیا فطرت کے پردے پر بسنت
جس طرف دیکھو بہار جانفزا جوبن پہ ہے
پھول آتے ہیں نظر جس سمت اٹھتی ہے نظر
لال بھی پیلے بھی اور نیلوفری اودے بھی ہیں
مہر و لالہ دیکھ کر گل ہائے سرشف کی بہار

ہے سو پہلے سی بھی اس سال جانپرور بسنت
ہو رہا ہے نو عروس دہر کا زیور بسنت
خوب ہے بن بر سارا ہے مہرباں ہو کر بسنت
سحر کاروں میں ہوا ہے سب سے کار گر نسبت
اب تو کر دیگا زمیں کو مجھ سے روشن تر بسنت

آمد فصل بہاری کا یہ سارا جوش ہے
نذر کرتا ہے سر گلزار پر افسر بسنت

ے جماعت و طبقات کے اختلاف کے باوجود متحدہ طور پر ہم آہنگی کے ساتھ یہودیوں کے داخلہ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ ہمارا فیصلہ ہے کہ جو شخص بھی یہودیوں کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ رکھے گا۔ وہ وطن کا غدار اور قوم کا خائن قرار دیا جائے گا۔

چونکہ یہودیوں کے خلاف احتجاج کی روح بہت ترقی پذیر ہے۔ اسلئے یہودیوں کے انگریز دوست آج کل پریشان ہیں۔ اگرچہ اُن کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے احتجاج کی خاص پرواہ نہیں کریں گے

دنیائے اسلام

ترکی کا پنجسالہ پروگرام

حکومت انگورہ کے ۵ سالہ اقتصادی پروگرام نے ترکی قلمرو کو کارخانوں میں تبدیل کرنا شروع کیا ہے۔ اور تیزی کیساتھ صناعوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ باکر کوئی کے کارخانہ کو حال ہی میں توسیع دی گئی۔ اب اس کارخانے میں ۹ ہزار کاریگر ہیں پارچہ بافی میں مصروف ہیں۔

کاغذ کا کارخانہ

سمرنا میں کاغذسازی کا پہلا کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔ اور اُس پر بیس لاکھ پونڈ صرف کیے گئے ہیں۔ اس کارخانے سے اب تک ۲۰ ہزار ٹن کاغذ تیار ہو کر فروخت ہو چکا ہے۔

شیشہ سازی کا کارخانہ بھی قائم کر دیا گیا ہے اور ایک فولادی اشیاء کا کارخانہ حال ہی میں جاری ہونے والا ہے۔

پارچہ بافی کے کام کو زیادہ ترقی دینے کے لئے قیصری میں ایک اور کارخانہ بن رہا ہے جس میں ۶۵ ہزار پانچسو ساٹھ مشینیں کام کریں گی جن میں سے زیادہ تر روسی ساخت کی ہوں گی۔ اور کچھ انگریزی ساخت کی ہوں گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سنین میں ترکی کی روئی باہر نہ جا سکے گی۔ کیونکہ ان کارخانوں کے لئے روئی کی بڑی مقدار کی ضرورت ہوگی۔

آہنی اور جنگی اشیاء کارخانہ حال ہی میں جاری ہونے والا ہے اس پر ۹ لاکھ پونڈ صرف ہوئے ہیں۔ اس کارخانہ کی مشینیں جرمنی کے ایک مکمل کارخانہ کو خرید کر بہم پہونچائی گئی ہیں۔

ترکی کی یونانی اقلیتیں

قانون لباس کے اجراء کے ترکی کی یونانی اقلیتوں کا

کا مسئلہ خاص طور پر سامنے آ چکا ہے اس سلسلہ میں حال ہی میں ترکی کے وزیر خارجہ توفیق رشدی بے اور یونانی وزیر خارجہ موسیو میکسموس کے درمیان تبادلہ خیال ہوا۔

توفیق بے نے حکومت ترکیہ کی طرف سے صورت حال ترکیہ کی طرف سے صورت حال کی وضاحت کی اور گفتگو کے بعد سرکاری اعلان شائع کیا گیا۔

وزرا کے اجتماع کا مسئلہ نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس مسئلہ کو دوستانہ روح کے ساتھ طے کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ اور یقین ہے کہ دونوں حکومتوں پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔

وزرا بلقانی اتحاد کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جس کے لئے دونوں حکومتوں کے خوشگوار تعلقات کا استحکام ضروری ہے۔

توفیق رشدی بے نے گفتگو کے بعد ایک خاص برقیہ شائع کیا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میں ترکی اور یونان کے اتحاد کا خاص طور پر حامی ہوں۔

بلغاریہ و یونان

معلوم ہوا ہے کہ یونانی سرحد پر بلغاریہ کی طرف سے جو مداخلت ہوئی ہے اُس کو بلغاری مسلمانوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اسی لئے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت ترکی اس بارے مداخلت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسئلہ سرحد کے متعلق ایک آخری فیصلہ پر غور کیا جائے گا۔

شام و لبنان کا فیصلہ

شام و لبنان کے ساحلی علاقہ کے عمائدین نے مجلس اقوام کے نام حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے:۔

"ہم ساحلی باشندے، مسلک و خیال اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۶ فروری ۱۹۳۵ء | نمبر ۷

اسمبلی میں قوم پروروں کی شاندار فتح

موجودہ اسمبلی صحیح معنوں میں نمایندہ اسمبلی کہلانے کی مستحق ہے۔ اور قوم پرور ارکان کی موجودگی میں کوئی قومی وملکی مسئلہ قومی نقطۂ نظر کے خلاف منظور نہیں ہو رہا ہے۔ چنانچہ موجودہ اسمبلی کی مختصر تاریخ میں حکومت کو چار مرتبہ شکست ہو چکی ہے۔

حکومت کو پہلی شکست مسٹر سرت چندر بوس کے معاملہ میں ہوئی دوسری شکست انگلستان اور ہندوستان کے جدید تجارتی معاہدہ کے متعلق ہوئی تیسری شکست سرحد کے سرخ پوشوں کے معاملہ میں ہوئی اور چوتھی شکست جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات کے متعلق ہوئی۔

جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر تین روز تک ہنگامہ خیز مباحثہ رہا اور بالآخر اسمبلی نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات کو مسترد کر دیا۔

بحث ومباحثہ کے بعد مسٹر ڈیسائی کی ترمیم پر جب ووٹ لیے گئے تو اس کے موافق ۶۱ اور اس کے خلاف ۷۲ ووٹ آئے۔ لہذا یہ ترمیم مسترد ہو گئی۔ اس ترمیم کے الفاظ یہ تھے کہ:۔

"ملک معظم کی حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر ہندوستان کی آئینی اصلاح کے سلسلہ میں کوئی مسودۂ قانون پارلیمنٹ میں پیش نہ کرے کیونکہ نہ تو یہ ہندوستان کی خواہشات کے مطابق ہیں اور نہ ان سے ہندوستان کے آئینی واقتصادی مفاد کو تقویت پہونچتی ہے"

چونکہ اس ترمیم کا مقصد یہ تھا کہ رپورٹ کی سفارشات مکمل طور پر مسترد کر دی جاویں اس لئے کل قوم پرور ارکان اس پر متفق نہ ہو سکے اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ارکان بھی اس کی موافقت میں ووٹ نہ دے سکے لہذا یہ ترمیم منظور نہ ہو سکی۔

بخلاف اس کے مسٹر جناح کی ترمیم کے دوسرے حصہ پر ووٹ لیے گئے تو ۵۰ ووٹ کی مخالفت اور ۷۴ ووٹ کی موافقت سے منظور ہو گئی۔ اس ترمیم کے الفاظ یہ ہیں:۔

"الف۔ اس ایوان کی رائے میں صوبوں کی حکومتوں کے متعلق جو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں پیش کی گئی ہے وہ غیر تسلی بخش اور یاس انگیز ہے کیونکہ اس میں کئی باتیں قابل اعتراض ہیں علی الخصوص ایوان ہائے ثانی کا قیام۔ گورنروں کے غیر معمولی اور خاص اختیارات۔ پولیس کے متعلق قواعد جو انتظامی افسروں اور مجلس قانون ساز کے اختیارات اور ذمہ داری کو بے اثر بنا دیتے ہیں۔ جب تک ان قابل اعتراض باتوں کو رپورٹ سے نہ نکال دیا جائے گا۔ اُس وقت تک مجوزہ آئین ہندوستان کے کسی طبقہ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

ب۔ نظام وفاق کے قیام کی تجویز بنیادی طور پر ناقص اور اہل ہند کے لئے ناقابل قبول ہے اسلئے یہ اسمبلی چاہتی ہے کہ اس اسکیم کی بنا پر کوئی قانون نہ بنایا جائے۔ نیز یہ ایوان حکومت برطانیہ سے سفارش کرتا ہے کہ اس مسئلہ پر فوری توجہ مبذول کی جائے۔ کہ برطانی ہند میں مکمل ذمہ دار حکومت کس طرح قائم کی جائے۔ اور اہل ہند کے مشورہ سے تمام صورت حالات پر از سر نو غور کیا جائے۔

مسٹر جناح کی اس ترمیم میں اچھی طرح سے واضح ہوتا ہے کہ باشندگان ہند صوبجاتی خود مختاری اور وفاق ہند کی موجودہ اسکیم کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور موجودہ اصلاحات صرف اسی صورت میں منظور کی جا سکتی ہیں کہ ان میں بنیادی تغیر وتبدل عمل میں لایا جائے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق مسٹر ڈیسائی نے کانگرس کی طرف سے یہ تحریک پیش کی اسمبلی بھی فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق غیر جانبدار رہے۔ لیکن اُن کی یہ تحریک بھی بکثرت آراء نامنظور ہو گئی۔

لیکن جب مسٹر جناح کی ترمیم کے حصۂ اول یعنی فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق رائے شماری کی گئی تو وہ ۴۵ ووٹ کی مخالفت اور ۶۸ ووٹ کی موافقت سے منظور ہو گئی۔ جس میں حسب ذیل رائے کا اظہار کیا گیا تھا:۔

"یہ اسمبلی فرقہ وار فیصلہ کو اس کی موجودہ شکل میں اُس وقت تک کے لئے منظور کرتی ہے جب تک کہ مختلف الخیال جماعتیں اس کا کوئی نعم البدل نہ تلاش کر لیں"

بہر حال یہ ایک یقینی امر ہے کہ مسٹر جناح کی ترمیم کی منظوری کو ہم قوم پروروں کی شاندار فتح اور حکومت کی کھلی ہوئی شکست سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

ص سید منظور علی۔ مسٹر ایم اے صمد۔ مسز سرلا دیوی۔ مسٹر بھٹناگر۔ پنڈت شیو نرائن مصرا۔ سردار اندر سنگھ۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت پرمانند مصرا۔ مسٹر بی اینیر شو کو اپٹیڈ:۔ مسٹر ایس این کانجو

(باقی بر صفحہ ۷)

آئینہ کانپور

مینوسپل بورڈ کا بجٹ

۲۴ جنوری کو بابو برجندر سروپ صاحب ایڈووکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں آئندہ سال کے بجٹ کے لئے ایک جلسہ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا اور آئندہ سال کے لئے بجٹ پیش ہو کر منظور ہوا۔

آئندہ سال یعنی ۳۶-۱۹۳۵ء کی آمدنی کا تخمینہ ۲۷ لاکھ ۹۴ ہزار ۱۶۴ روپیہ اور خرچ ۲۹ لاکھ ۷۶ ہزار ۹۳۴ روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔

یعنی آمدنی سے بقدر ایک لاکھ اسی ہزار ۷۷۰ روپیہ زیادہ آئندہ سال کے لئے۔ جو ہاتھ میں بقایا ہوگی اسکا اندازہ ۳ لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا کیا جاتا ہے یعنی آمدنی وبقایا ملا کر بورڈ کے پاس آئندہ سال کے لئے ۳۱ لاکھ ۴۶ ہزار ۱۶۴ روپیہ ہوگا۔ جسمیں سے ۲۹ لاکھ ۷۶ ہزار ۳۴۹ روپیہ خرچ کرنے کے بعد سنہ کے اختتام پر ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۷۷۰ روپیہ بورڈ کے پاس بچے گا۔

مینوسپل بورڈ کی تعلیمی (ایجوکیشن) کمیٹی

مینوسپل بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل عہدے داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے:۔

سکریٹری:۔ سید احمد حسین بی اے (علیگ)

جائنٹ سکریٹری۔ مسز سرلا دیوی۔

وائس پریسیڈنٹ پنڈت سری رتن شوکلا اور مسٹر بی کے بھٹناگر۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کیخلاف جلسہ

۱۰ فروری کو بابو نرائن پرشاد نگم ایڈووکیٹ کی صدارت میں فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف ایک جلسہ ہوا۔ جس میں فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف تجویز پاس کی گئی۔ اور متعدد مقرروں نے اس فرقہ وارانہ فیصلہ کو ہندؤں پر ظلم کیے جانے کا مترادف قرار دیا۔

غریب کا مقدمہ

ایڈیٹر صاحب غریب کے مقدمہ کی اپیل کی تاریخ بڑھا کر ۲۴ فروری کر دی گئی ہے۔

نگرانی خارج

مسٹر شوکت علی ایڈیٹر غریب نے ڈسٹرکٹ جج کے حکم کے خلاف جو نگرانی مسٹر جسٹس گنگا ناتھ جج ہائی کورٹ الہ آباد کے یہاں دائر کر رکھی تھی وہ خارج کر دی گئی۔

ذاتیات

۱۰ فروری کو شیخ محمد ابراہیم صاحب رئیس واسپشل مجسٹریٹ نے اپنے صاحبزادے شیخ یوسف علی صاحب بی اے۔ کی شادی کے تقریب کے سلسلہ میں شہر کے تقریبًا پانچو ہندو ومسلمان معززین کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔ علاوہ کانپور کے لکھنو ودیگر مقامات کے بعض معززین نے بھی دعوت میں شرکت فرمائی۔

یو۔ پی ٹریڈ یونین کانفرنس

۹ و ۱۰ مارچ کو یو۔ پی ٹریڈ یونین کانفرنس مزدور سبھا گراونڈ میں منعقد ہوگی۔ جس کی صدارت کے لئے مسٹر آر۔ ایس رو یکر ...

ناگپور والے منتخب ہوئے ہیں۔

ہندو مہاسبھا

۱۵ سے ۱۶ مارچ تک ہندو مہاسبھا کا اجلاس کانپور میں ہونا طے ہوا صدارت کے لئے ۵ نام آچکے ہیں مگر امید کی جاتی ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ منتخب ہوں گے۔

اونی صنعت کے ماہرین کی کانفرنس

۱۰ فروری کو مسٹر جی وی لوئس کی صدارت میں لال املی کلب میں ہندوستان کے مختلف صوبجات کے اونی صنعت وحرفت کے ماہرین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔

جس میں اونی صنعت وحرفت کی ترقی کے مختلف مسائل اور ترقی کی رکاوٹ اور گرنے کے مسائل پر غور وخوض ہوا۔ اور ہندوستان کے مال کی نکاسی۔ ترقی اور خرچ کے مسئلہ پر نظر ڈالی گئی۔

امید کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس سے اونی صنعت وحرفت کی ترقی میں خاصی مدد ملے گی۔

سر تن سے جدا

علاقہ مئو سے انگر میں مسمی رامیشور کھیتوں میں فصل کی نگرانی کر رہا تھا کہ چند آدمیوں نے اُس پر حملہ کر دیا اور اُس کے سر کو تن سے جدا کر ڈالا۔ پولیس نعش کو ڈاکٹری معاینہ کے لئے لے گئی ہے۔

سیوا سمتی بوائے اسکاوٹ

۱۷ فروری کو کوتن پارک میں سیوا سمتی بوائے اسکاوٹ کا سالانہ جلسہ مسز آنریبل سر جوالا پرشاد وزیر تعلیمات کی صدارت میں منعقد ہوگا

مینوسپل بورڈ کی سب کمیٹیاں

مینوسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کے چیرمینوں کے نام ہم ۲ فروری کے پرچہ میں شائع کر چکے ہیں آج ممبران کے نام بھی درج کیے جاتے ہیں:۔

پبلک ورکس کمیٹی۔ چیرمین۔ حاجی محمد اسمٰعیل ممبران۔ حاجی قمر الدین۔ سید منظور علی۔ بابو رام رتن ورما۔ مسز سرلا دیوی۔ چودھری مہیشری پرشاد نگم بابو بھگوانداس اہیر دار۔ پنڈت سری رتن شوکلا۔ سردار اندر سنگھ۔ کو اپٹیڈ ممبران پنڈت شیو نندن مصرا۔ بابو پرمانند گرگ۔ مسٹر تفضل حسین خاں

روڈ پیمنٹ کمیٹی۔ چیرمین۔ سردار اندر سنگھ ممبران۔ لالہ بشونا تھ بھارتیہ۔ پنڈت سری رتن شوکلا۔ مسز سرلا دیوی۔ خان بہادر سید بشیر الدین حاجی محمد اسمٰعیل۔ بابو درگا شنکر سوال۔ بابو لال مصرا

گنگا جل سدھار کمیٹی چیرمین بابو رام رتن ورما۔ ممبران لالہ منی لال نوٹیا۔ لالہ بشونا تھ بھارتیہ۔ پنڈت شیو نرائن مصرا۔ سید امجد علی بھائی کرورٹی مل۔ بابو بھگوانداس اہیر دار۔ مسٹر ایم اے صمد۔ شیخ وحید احمد۔ کو اپٹیڈ ممبران بابو مدن گوپال وکیل۔ لالہ بجناتھ چاول والے شیخ محمد بخش۔

پبلک ہیلتھ کمیٹی۔ چیرمین۔ خان بہادر سید بشیر الدین۔ ممبران۔ میاں محمد سعید پنجابی ص

سبد گل

کسی مسٹر پین نے اخبارات کو لکھا ہے کہ دوسری نوآبادیوں کو ڈومنین اسٹیٹس اسوقت ملا تھا جب انھوں نے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا تھا ہندوستان کو بھی چاہئے کہ متحد ہو کر کام کرے یہ رائے بری نہیں - جے۔پی اسکیم کو نامنظور کر کے ہندوستان یہی ثبوت پیش کرنے والا ہے۔

لندن میں یہ افواہ ہے کہ برطانی وزراسے جرمن اسلحہ میں اضافہ کے بہت سے حالات چھپا رکھے گئے۔

اگر حکومتوں کا نیا نظریہ دیکھنا ہو تو جے پی سی اسکیم کو دیکھ لیجئے۔ جس کی رو سے ہندوستانی وزرا بھی بہت سی مفید باتیں بصیغہ راز رکھی جاتی ہیں۔

ایک اینگلو انڈین معاصر کہتا ہے کہ برطانیہ کی نیشنل حکومت نے ہندوستان کے ساتھ بڑی سخاوت کی ہے - یہ سخاوت صرف گورنمنٹ آف انڈیا بل سے ظاہر ہے جیسا کہ ایک دوسرے معاصر نے مقابلہ کیا ہے :-

---

شمالی امریکہ کا قانون	۱۴۷	دفعات
آسٹریلیا کا قانون	۱۲۸	دفعات
جنوبی افریقہ کا قانون	۱۵۲	دفعات
گورنمنٹ آف انڈیا بل	۴۵۱	دفعات

لیکن معاصر موصوف نے اس سخاوت کا پورا اندازہ کیا نہیں - مزید چیزیں بھی اس کا ثبوت پیش کرتی ہیں - مثلاً :-

وائٹ پیپر کی ہزاروں جلدیں -
جے پی سی رپورٹ کے کئی ٹن کاغذ
کانفرنسوں اور کمیٹیوں کی متعدد میزیں جو کہ بکثرت استعمال سے ٹوٹ گئیں -

---

ایک دوسرا اینگلو انڈین معاصر کہتا ہے کہ "گورنمنٹ آف انڈیا بل کی جسامت اور دفعات کی بھرمار ہی سے ظاہر ہے کہ ہمارے سامنے وسیع اور اہم کام تھا -

ہم سمجھتے ہیں کہ اس غذا میں فائدہ کچھ نہیں اور مقدار حد سے زیادہ ہے - اس لئے تو پیٹ میں درد پیدا ہوگا -

---

انجمن انسداد بیرحمی جانوران کی رپورٹ کہتی ہے کہ سال کے اندر ۸۰,۴۹ چوپائے جانوروں کے پیر میں نعل جڑی گئی - اس عدد کو اگر چار سے تقسیم کیا جائے تو دو ہندسہ باقی رہ جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوپایہ جانور کے بھی نعل لگائی گئی ہے - ممکن ہے ایسا کوئی جانور دفتر ہی میں ملگیا ہو -

کلکتہ کے ایک اخبار کی سرخی ہے "سانپ کے کاٹنے سے اموات کی کثرت" ایک خوشگوار خدمت "ایسے ہی اخبار کو تو پنج کی زبان میں خون کا پیاسا کہتے ہیں -

ادب لطیف

کب سے ؟

اندھیری رات ـــــ خاموشی ـــــ بالکل خاموشی ـــــ میں تمھارے انتظار میں ندی کے اُس پار کھڑا ہوں - ـــــ مجھے امید تھی کہ تم آؤگے اور مجھ سے پوچھوگے - کہ تم کب سے یہاں کھڑے ہو ؟

تب میں نہایت آہستہ سے سر جھکا کر کہوں گا جب سے تمھیں پہلی بار یہاں دیکھا تھا -

رات بیت گئی ، میں وہاں ہی کھڑا ہوں -

دن بیت گیا - سورج آیا اور چلا گیا - لیکن تم نہ آئے وہی اندھیری رات پھر آئی - اور بیت گئی ـــــ لیکن تم نہ آئے -

کتنی ہی راتیں آئیں اور بیت گئیں اور میں تمھارے انتظار میں کھڑا ہوں -

مجھے ابھی تک یہی امید ہے کہ تم آؤگے اور پوچھوگے تم کب سے یہاں کھڑے ہو ؟

از دیوانہ لائل پوری

بسنت

بسنت آئی اور چلی گئی - پھول کھلے اور مرجھا گئے ـــــ رُت بدلی اور سردی معتدل ہوگئی مگر آہ تو نے اپنی حالت نہ بدلی - تیری حالت میں کوئی تبدیلی پیدا نہوئی - تو اپنے موجودہ مرکز سے ایک انچہ آگے نہ بڑھا -

تو کیا تجھ میں حرکت نہیں ؟ ـــــ کیا تجھ میں روح نہیں ہے ؟ ـــــ کیا تجھے قدرت نے ہاتھ اور پاؤں اور دل و دماغ نہیں دیا ہے ؟ ـــــ کیا تو فصل اور موسم سے بھی زیادہ کمزور اور بے حس ہے ؟

بسنت پھولی - تمام جنگل زرد پھولوں سے بھرے ہوئے - بسنت پہلے بیج میں پوشیدہ تھی پھر سبز پتوں میں اُس نے پرورش پائی - پھر زرد زرد پھولوں میں وہ جلوہ گر ہوگئی - لوگوں نے اُسے دیکھا پہچانا - نگاہیں اُسے دیکھ کر مسرور ہوئیں اور ہر دل میں ایک نئی امنگ ، ہر عضو میں ایک نئی چُستی پیدا ہونے لگی -

تو بھی ماں کے پیٹ میں تھا ـــــ پھر یاد آیا ـــــ ماں کی ہری بھری گود میں تھا - پروان چڑھا - تو کیا اب دنیا تجھے دیکھ کر مسرور ہے ؟ کیا تیری زندگی نے کوئی خاص رنگ اختیار کر لیا ہے ؟ کیا تو دنیا کی نگاہوں میں کوئی امتیاز رکھتا ہے ؟ اگر نہیں تو کیا تیری حقیقت بسنت کے فانی پودوں سے بھی کم ہے - ؟ -

غافل انسان اپنی حقیقت کو پہچان ، اپنی ہستی پر غور کر اپنی پیدائش کے سبب پر گہری فکرمند نظر ڈال اور دنیا کے کسی کام کا بن جا - تیری زندگی کا مقصد پودوں اور پھولوں کی طرح گمنام اور فنا ہو جانا نہیں ہے - تو ہستی کے باغ کا ایک سدا بہار پھول بن تاکہ تجھے مٹنے اور گمنام ہونے کا خوف نہ رہے -

عالم نسواں

عورتوں کے حق رائے دہی کی تحریک

(از شری شنکر دیالو سری واستو ایم اے)

چونکہ انگلستان میں اس تحریک نے بہت اہمیت حاصل کر لی تھی - اسلئے اس کا ذکر شروع کیا گیا - ورنہ درحقیقت سب سے پہلے یہ تحریک امریکہ میں شروع ہوئی - ۱۸۵۰ء سے کچھ پہلے ہی یہ تحریک وہاں شروع ہوگئی تھی - اہل انگلستان کو اسبات کا فخر حاصل نہیں ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے اپنے ملک کی عورتوں کو رائے دینے کا حق دیا - ۱۹۱۸ء سے بہت پہلے ہی یہ تحریک تین چار ملکوں میں عورتوں کو رائے دینے کا حق مل چکا تھا -

۱۸۹۳ء میں نیوزی لینڈ ۱۹۰۲ء میں آسٹریلیا ۱۹۰۶ء میں فن لینڈ اور ۱۹۰۷ء میں ناروے کی عورتوں کو رائے دینے کا حق دیا گیا -

عورتوں کو رائے دینے کے حق کی تحریک اگرچہ سب سے امریکہ میں شروع ہوئی - مگر یہاں تحریک شروع ہونے سے بھی پہلے کئی ملکوں میں عورتوں کے لئے رائے دینے کا حق تسلیم کر لیا گیا تھا - امریکہ کے محرکوں اور لیڈروں کو اس تحریک کے کامیاب بنانے میں زیادہ عرصہ کیوں لگا اس کی ایک خاص وجہ ہے - امریکہ میں متحدہ حکومت ہے جسمیں ۴۸ حکومتیں شامل ہیں - قانون میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں کی کانگریس یارلیمنٹ دونوں انجمنوں کے دو تہائی ممبران اس کے حق میں ووٹ دیں - نیز دو تہائی ممبران کی منظوری کے بعد بھی ترمیم قانون میں اسوقت تک شامل نہیں کی جا سکتی - جبتک متحدہ حکومت کے تین چوتھائی ممبران اس پر اپنی مہر تصدیق ثبت نہ کر دیں - اسی دشواری کی وجہ سے ۱۸۵۰ء سے پہلے شروع ہونے والی تحریک امریکہ میں ۱۹۲۰ء میں کامیاب ہوئی - اور اس طرح سے ایک تحریک کو کامیاب بنانے میں پورے ستر برس لگ گئے -

اسی دوران میں ۱۸۶۱ء سے لیکر ۱۸۶۵ء تک جو جنگ ہوئی - اس کی وجہ سے تحریک کو بڑا دھکا لگا مسٹر روزولٹ ہی راشٹرپتی کے عہدہ کے لئے وہ پہلے کر امیدوار تھے - جنہوں نے اپنے انتخابی مینی فسٹو میں عورتوں کے حق رائے دہی کو بڑی اہمیت دی ۱۹۱۶ء اور ۱۹۲۰ء میں اس عہدہ کے لئے جتنے امیدوار کھڑے تھے - سب ہی اس تحریک کے بڑے حامی تھے - جونہی ۱۹۱۶ء میں عورتوں کو رائے دہی کا حق دینے کے لئے نمائندہ اسمبلی میں پاس ہوا اور اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد سینیٹ نے بھی اسے پاس کر دیا -

آخر میں یہ ترمیم جو انیسویں مرتبہ پیش کی گئی تھی ۲۸ دسمبر ۱۹۲۰ء کو متحدہ حکومت کے تین چوتھائی ممبروں کی منظوری سے قانون میں شامل کر کے قانونی شکل دی گئی اب امریکہ میں ۲۱ یا اس سے زیادہ عمر والی عورت جو رائے دینے کی قابلیت رکھتی ہو انتخاب میں حصہ لے سکتی ہے -

---

الہ آباد - ۷ فروری - معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی صحت اب پہلے سے بہت ٹھیک ہے -

بچوں کی دنیا

صحت

(از ماسٹر بہاری لال جی - رام تالاب - دہلی)

جب گھڑی کے اندر میل جم جاتا ہے تو اس کی صفائی کراتے ہیں - جب کوئی پرزہ ٹوٹ جاتا ہے تو اس کی مرمت کراتے ہیں - جسم بھی گھڑی کی طرح ہے یہ اندر ہی اندر کام کرتا رہتا ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا - جب جسم میں کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو میل جم جاتا ہے آدمی بیمار پڑ جاتا ہے یا اُس کے جسم پر کوئی پھوڑا پیدا یا زخم پیدا ہو جاتا ہے - ایسی حالت میں کہا جاتا ہے کہ آدمی بیمار ہے - اگر ہم احتیاط کریں تو اپنی گھڑی کو صاف رکھ سکتے ہیں - اسیطرح اگر جسم کو احتیاط سے رکھ سکتے ہیں اُسے بیماری سے بچا سکتے ہیں

صفائی - اچھی عادات ، تازہ ہوا ، صفا پانی - اچھی خوراک سے جسم تندرست رہتا ہے - جب تم منھ دھوتے ہو تو منھ کی میل اور پسینہ صاف کرتے ہو اگر ایسا نہ کرو تو جسم پر میل جم جائے - روزمرہ داتن کرنیسے دانتوں کی میل صاف ہو جاتی ہے -

جب کپڑے پہنتے ہو تو جسم کا میل کپڑوں پر جم جاتا ہے باہر کی گرد بھی اُن پر پڑ جاتی ہے - میلے کپڑے پہننے سے جسم بھی میلا رہتا ہے - اسلئے کپڑوں کو صاف رکھنا چاہئے -

صحت کے لئے صاف غذا بھی بہت ضروری ہے جو غذا صاف نہیں اُس میں میل ہے یہ میل ہمارے جسم کے اندر جائے گا اور زہر کا اثر کرے گا -

گھر کو بھی صاف ستھرا رکھو - گھر گندہ ہو ، تو گھر کی ہوا بھی گندی ہو جائے گی - اسمیں بو آئے گی اسی لئے گندے گھر میں آدمی نہیں گھس سکتی - کیونکہ اس میں بو آتی ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ گھر میں گندگی ہے اور اس کی گھر بھی ہوا گندی ہوتی ہے - ہر قسم کی گندگی سے بیماری پیدا ہوتی ہے - گندگی طبیعت کو ناخوش کرتی ہے - اور نقصان ہو نچاتی ہے سکول میں گندے لڑکے کے پاس بیٹھنا کوئی پسند نہیں کرتا -

جو لڑکا تمباکو نہیں پیتا اور جو آدمی شراب نہیں پیتا وہ تندرست رہ سکتا - جو لڑکے پوری نیند نہیں سوتے وہ کمزور اور بیمار رہتے ہیں - نیک عادتیں انسان کی عادت کو اچھا بنا دیتی ہیں -

جو ہوا ہم سانس کے ذریعہ اندر لے جاتے ہیں صحت کے لئے ضروری ہے اگر یہ ہوا صاف ہے تو خون کو صاف کرتی ہے - اور تازہ ہوا صحت کے لئے مفید ہے سانس کے ذریعہ ہوا گندی ہو جاتی ہے اس ہوا میں سانس لینا صحت کے لئے مضر ہے - اگر گھر میں گندگی ہو تو بھی ہوا خراب ہو جاتی ہے جو صحت پر بُرا اثر ڈالتی ہے کمرے میں سورج کی کرنیں ڈالکر معلوم کر سکتے ہیں کہ آیا ہوا صاف ہے یا گندی جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا میں رہو - اور اپنے کمرے میں بھی صاف ہوا رکھو -

پاخانہ خواہ گھر میں جاؤ - یا جنگل میں ہمیشہ اُس پر مٹی ڈالدو اسطرح ہوا خراب نہ ہوگی - نہ دوسرے کو نفرت ہوگی - صاف پانی صحت کے لئے ضروری ہے جس پانی میں بدبو آتی ہو یا بھاری ہو - اُسمیں کوئی خراب مادہ ملا ہوا ہے - کھانے کے ساتھ پانی نہ پیو ورنہ کھانا دیر میں ہضم ہوگا کھانے ایک گھنٹہ بعد پیو - دن بھر میں دس بارہ گلاس پانی پی جاؤ

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں کی زبان

(از ظفر قریشی)

جوں جوں غور کرتا ہوں۔ ہندوستان کی صنعت فلم سازی کی نقائص کی فہرست طویل تر دکھائی دیتی ہے آج کی گفتگو کا موضوع دیسی فلموں کی عنوان اور زبان کی خرابیاں بیان کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بولتی تصویروں کے ایجاد کے باعث زبان کا مسئلہ بہت ہی اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ تجربہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ہندوستان میں ہندوستانی زبان ہی کام دے سکتی ہے لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔ معدودے چند تصویروں کے علاوہ جسقدر بھی فلم آئے ہیں اُن کی زبان یا تو بہت زیادہ مشکل ہندی یا بہت زیادہ مشکل اردو ان فلموں کو قدرتی طور پر ایک خاص حلقہ کی مقبولیت حاصل ہوئی۔

زبان کے معاملہ میں ایک ایسی راہ نکالنے کی ضرورت ہے جبپر کسی کو اعتراض نہ ہو۔ مشکل نویسی کو دور کر کے عمدہ زبان رائج کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ترجمہ کیے ہوئے مکالمہ درج نہ کئے جائیں۔ مثلاً بعض فلم کمپنیاں اس پر عامل ہیں کہ ان کے ڈائرکٹر یا افسانہ نویس مکالمہ انگریزی یا گجراتی میں تحریر کر دیتے ہیں اور اس کے بعد اسکا اردو یا ہندی میں ترجمہ کر دیا جاتا ہے یہ طریقہ مکالمہ نویسی بھی غلط ہے۔

مذہبی فلموں کے مقابلہ میں زبان کے مشکل ہوجانے کا بہت بڑا احتمال ہے کیونکہ مکالمہ نویس اپنا زور قلم اس بات پر صرف کر دیتا ہے کہ مشکل سے مشکل الفاظ دماغ سے اتار کر اور لغت سے نکالکر لائیں اور مرصع عبارتیں اداکاروں سے ادا کرائیں۔ اکثر و بیشتر ادکار زبان سے نااہل ہوتے ہیں۔ اور ان مشکل عبارتوں کے جیسے نادر نادر تلفظ کرتے ہیں وہ ہم سب نے سنیما گھروں میں سن رکھے ہیں۔ اگر مکالمہ نویس حضرات مشکل نگاری کو چھوڑ دیں۔ اور ملی جلی ہندی اردو میں مکالمہ تحریر کریں تو کسی طرح تلفظ کی خرابیاں پیدا نہوں۔

ملی جلی اردو ہندی یا خالص ہندوستانی زبان رائج کرنے کے لئے فلم کمپنوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اچھی زبان رائج کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جن فسانہ نگاروں سے کہانیاں حاصل کی جائیں اگر وہ مکالمہ تحریر کر سکتے ہوں تو اُن ہی سے مکالمہ بھی لکھوایا جائے۔

اچھے مکالموں کی فہرست بہت زیادہ طویل نہیں ہے۔ یہودی کی لڑکی۔ سلطانہ۔ طوفان میل مادھوری۔ فرزند ہند وغیرہ فلموں کی زبان اچھی تھی لیکن ان میں بھی اصلاح و ترقی کی بہت گنجائش ہے اگر ہندوستان کے مشہور مصنفوں سے آسان مکالمے تحریر کرائے جائیں تو مکالموں کی دقت بہت حد تک دور ہو سکتی ہے۔ لاہور میں بہت سے عمدہ عمدہ مصنف موجود ہیں۔ دہلی، لاہور، آگرہ، لکھنو، بمبئی، وغیرہ مقامات پر بہت سے اچھے اچھے مصنف اور شعرا اردو زبان کے اچھے مکالمے لکھنے والے مل سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زبان کی عمدگی کی طرف کی جائے نیز دیکھنے والی پبلک اور تقسیم کنندگان شمالی ہندان ※

اقوال زریں

عالم جاہل کو اسلئے پہچانتا ہے کہ وہ بھی جاہل رہ چکا ہے۔ اور جاہل عالم کو اس لئے نہیں پہچانتا کہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔

(ارسطو)

موت کو آسان سمجھو کیونکہ اُس کی تلخی صرف اُس کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔

(سقراط)

شر کو شر سے دفع کرنا بہادری ہے اور شر کو خیر سے دفع کرنا فضیلت۔

(ارسطو)

مرد قانون بناتے ہیں اور اخلاق عورتیں۔

(کوندرسیہ)

خوبصورت عورت آنکھوں کی مسرت ہے اور خوش اخلاق دل کی۔

(نپولین)

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار نہ جانے دو۔

(اڈیسن)

وہی قومیں آزادی حاصل کر سکتی جو مصائب و آلام برداشت کرنے کی اہل ہیں۔

(گمبٹا)

※ مالکان فلم کمپنی کو اچھی طرح بتائیں کہ فلم زیادہ تر شمالی ہندہی میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور جب تک اُن کی زبان کی عمدگی اور صحت کی طرف توجہ نہ کی جائے گی اسوقت تک تجارتی اور فنی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی

فلموں کی زبان کے بعد دوسرا مسئلہ فلموں کے عنوانات یا ناموں کا آجاتا ہے غیر ممالک میں فلم تیار ہو جانے کے بعد فلموں کے نام مقرر کیے جاتے ہیں اور بعض بعض ماہرین صرف اچھے اچھے نام بتانے اور تجویز کرنے کے کام پر ہی مامور ہیں۔ مشہور جنگی فلم "دوزخ کے فرشتے" نام تجویز کرنے والے کو کئی ہزار ڈالر اس سیٹھ نے دیے تھے جنے یہ فلم اپنے صرف سے تیار کرایا تھا۔

ہندوستان میں پہلے نام مقرر کر لیے جاتے ہیں اور اُس کے بعد کوشش کی جاتی ہے کہ خواہ مخواہ اس عنوان پر فٹ ہونے والا افسانہ تیار کیا جائے۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے اگر فلم تیار کرنے کے بعد نام تجویز کیے جائیں یا تیاری کے دوران میں کامل غور خوض کے بعد نام تجویز کیے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ہندوستان میں شاذ و نادر اچھے فلم ہیں اور اگر اچھے بھی ہیں تو اُن کے عنوان اچھے نہیں ہوتے ہیں اس وقت تک بہت کم فلم کمپنیاں اچھے نام رکھنے کی اہمیت کو محسوس کرتی ہیں۔

نام رکھنے میں تقلید کا مادہ بہت کام کرتا ہے ایک فلم کمپنی نے جس قسم کا نام رکھا اور وہ کامیاب ہو گیا تو جھٹ سے اُس سے ملتا جلتا نام رکھ لیا جائیگا۔ ص

موج تبسم

مریض۔ ایک ہفتہ ہوا آپ نے مجھے درد کی جگہ پر لگانے کے لئے ایک پلاسٹر دیا تھا تاکہ درد سے نجات حاصل ہو۔

ڈاکٹر۔ ہاں۔

مریض۔ تو اب مجھے کوئی ایسی دوا دیجئے کہ پلاسٹر سے نجات حاصل ہو۔

مالک۔ تم آج آئے ہو۔ نوکروں کے ساتھ رہ کر یہاں کا کام سیکھ لو۔

نوکر۔ حضور اگر آپ اپنے پاس رکھ کر مجھے چک (Cheqe) پر دستخط کرنا سکھا دیں تو آپ ہر وقت کی تکلیف سے نجات پا جائیں گے۔

منیجر۔ تم آفس میں روزانہ دیر سے کیوں آتے ہو کیا تمھارے پاس گھڑی نہیں ہے۔

کلرک۔ نہیں جناب۔ اب سگرٹ کے صرف دس کوپن جمع کرنے باقی ہیں۔

---

۴ انگریزی میں جو نام تجویز کیے جاتے ہیں وہ کافی معقول ہوتے ہیں۔ مثلاً مایا مچھندر کا انگریزی عنوان "ایلوژن" کافی اچھا نام تھا۔ سلوچنا عرف ٹمپل بیلز بھی اچھا عنوان تھا۔ اسی طرح اور بھی کئی فلموں کے نام عمدہ عمدہ رکھے گئے۔ اگر اردو میں اچھے نام نہیں رکھ سکتے تو انگریزی کا نام ہی کا ترجمہ کر دیا کریں۔ مطلب یہ ہے کہ انگریزی ٹائیٹل اور ہندوستانی ٹائیٹل میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ وہ نہو اگر ایک ہی موضوع پر کوئی فلم کمپنی کئی فلم تیار کرے یا کئی فلم کمپنیاں الگ الگ تیار کریں۔ تو انھیں دیگر جدتوں کے ساتھ اس کا بھی بہت لحاظ رکھنا چاہیئے کہ نام قطعی نیا اور نادر ہو۔

جب کوئی عمدہ نام تجویز نہیں ہو سکتا تو فلم کمپنیاں فلم کے ہیرو یا ہیروین کے نام پر تصویر کا عنوان مقرر کر دیتی ہیں۔ حالانکہ عنوان کا تعلق کیرکٹر کے نام پر مقرر کرنا اسبات کا اعلان کرتا ہے کہ ہم کوئی اچھا عنوان اس موضوع پر تراش ہی نہیں سکتے اگر کبھی واقعی طور پر کسی کیرکٹر کے نام سے نفس مطلب کا تعلق ہو تو نام رکھدینا کچھ مضائقہ کی بات نہیں مثلاً حال ہی میں سلطانہ نامی ایک فلم آیا ہے جو بہت اچھا فلم ہے۔ اسمیں بردہ فروشی کی محبت اور زندگی دکھائی گئی ہے۔ اسکا عنوان حسب معمول ہیروین کے نام پر رکھ دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس فلم کو "رقاصۂ صحرا" یا "کنیز محبت" کا عنوان دیا جا سکتا تھا۔

امرت منتھن کو بھی بہترین عنوان ملنے سے زیادہ کامیابی حاصل ہو سکتی تھی۔ اگر نام رکھنے کے دوران میں مشہور اور خاص کیرکٹر کے نام کو نہ استعمال کیا جائے بلکہ محض مطلب سے متعلق یا کہانی کے اخلاق یا حالات زیب داستان کی جائے تو بہت ہی اچھا ہو۔

اوپر کی تمام گفتگو سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ تصویر کا نام اور تصویر کی زبان کا مسئلہ بہت زیادہ قابل توجہ ہے۔

دلچسپ معلومات

ایک لاکھ سال بعد کا انسان

روڈ لینڈ۔ دار التجارب کے ناظم مسٹر ڈی وارڈ کیسٹر نے انسانی آبادی میں ایک لاکھ سال بعد رونما ہونے والے تغیرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی حالت آج سے ایک لاکھ سال بعد کیا ہوگی۔ کہ جو آج نظر آتی ہے

اس مسئلہ پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر موصوف بیان کرتے ہیں کہ آئندہ لاکھ سال کے طویل عرصہ میں انسان کے قوائے جسمانی میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوگا۔ لیکن انسانی دماغ اور ذہن ترقی کے مدارج طے کرتے ہوئے انتہائی ترقی پر پہونچ جائیں گے اس دور کے انسان کی پیشانی بھی موجودہ انسان سے قدرے بڑی ہوگی۔

آپ نے اس بات کی پرزور تائید کی کہ آئندہ لاکھ سال میں انسان کے بہت سے اعضائے جسمانی غائب ہو جائیں گے۔ مثلاً پنجے جن کے متعلق عام سائنس داں لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بالکل بیکار اور جسم انسانی کا فضول جزو ہیں۔ یا یہ کہ پیچھے سائیکل یا اسی قسم کی دوسری مشینوں کو چلاتے چلاتے گھس جائیں گے اور انسان اپنی ٹانگوں کے استعمال کو بھولجائے گا جو بالکل قابل استعمال نہیں ہو سکتا ہے۔

آپ نے اپنے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوے فرمایا کہ بسا اوقات ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جن کی چھوٹی سی دم ہوتی ہے جسے ڈاکٹر کاٹ دیتے ہیں۔ لیکن عرصہ ہوا جب نسل انسانی نے دموں کا استعمال تلاش کیا۔ ڈاکٹر کسٹر نے سائینسدانوں کے بہت سے تجربات کو فضولیات سے منسوب کرتے ہوئے اس امر سے اتفاق کیا نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ان بچوں کی دمیں تمام مدت حیات ان کے جسم کا جزو رہیں تو عجب نہیں کہ مستقبل قریب میں نسل انسانی پھر دمدار ہو جائے

دنیا کا سب سے طویل پُل

دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ قیمتی پل فرانسسکو کی خلیج اور اوکلینڈ کے درمیان بنایا جا رہا ہے۔ اسپر ۱۹۰۰۰۰۰ پونڈ صرف آئے گا اور سنہ ۱۹۳۷ء میں اس کی ساخت ختم ہوگی۔

سمندر میں کروڑوں ٹن لوہا ڈالکر اس کی بنیادیں بختہ کی جا رہی ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے انجنیر اور خصوصاً مسٹر ولیم الیس ریڈ اس کام کی سرانجام دہی میں لگے ہوئے ہیں۔

جنوبی بوہیمیا کے باشندے جوزف لوٹنی نے جو کسی وقت میں شیروں کو سدھاتا تھا اب چوہوں کو لکھنا سکھلایا ہے۔ چوہے اپنے پنجوں کو سیاہی میں ڈبو دیتے ہیں اور مالک کے اشارے کے مطابق لکیروں اور نقطوں میں کاغذ پر لکھتے ہیں۔

سکندریہ کا منارہ دنیا کا سب سے قدیم ساحلی منارہ ہے جو اپنی روشنی سے جہازوں کی رہنمائی کرتا تھا۔

ایک ٹماٹر میں ایک گلاس دودھ سے زیادہ پانی کی مقدار ہوتی ہے۔

حکومت ہند کا ہوم ڈیپارٹمنٹ

حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں اہم تبدیلیاں ہونگی مسٹر ہالیٹ سکریٹری کی میعاد ملازمت ختم ہونے والی ہے ان کی جگہ مسٹر لونس مقرر ہوں گے ۔ مسٹر ترویدی ڈپٹی سکریٹری اپنے صوبہ کو چلے جائیں گے ۔ یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ان کی جگہ کوئی یوروپین سویلین مقرر کیا

صدر اسمبلی کے اعزاز میں پارٹی

سرکردہ اصحاب کی شرکت

نئی دہلی ۱۰ر فروری ۔ آج دوپہر کے بعد اسمبلی کی پریس گیلری کمیٹی نے آنریبل سر عبدالرحیم کے اعزاز میں پارٹی دی۔

پارٹی میں جو اصحاب شریک ہوئے اُن مندرجہ ذیل کے نام قابل ذکر ہیں:۔

آنریبل سر مانک جی دادابھائی صدر کونسل آف سٹیٹ - آنریبل فضل - آنریبل سر این این سرکار آنریبل سر فرینک نائس - مسٹر بھولابھائی ڈیسائی مسٹر اینے - مسٹر اکھل چندر دت - مسٹر ساہنی - مسٹر کوہلی اور لالہ دلیش بندھو گپتا -

اسمبلی نے موجودہ اصلاحات کو نامنظور کر دیا

مسٹر جناح کی تینوں ترمیمیں پاس ہو گئیں

جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر اسمبلی میں ۴۔ ۶۔ اور سات فروری کو مباحثہ ہوا۔ پرسوں آخری دن رائے شماری ہوئی۔ مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ کانگریس پارٹی کی تجویز جس میں کمیونل ایوارڈ پر غیر جانبداری کا اور اصلاحات سنہ پر ناپسندیدگی کا ساتھ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ نامنظور ہو گئی۔

اس کے مقابلہ میں مسٹر جناح کی تجویز کے تین حصہ تھے پہلا حصہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق تھا۔ دوسرا اصولوں کی خود مختاری اور تیسرا انڈین فیڈریشن۔ مسٹر جناح کی تحریک پر پہلے حصہ پر الگ رائے شماری کی گئی۔ اور دوسرے تیسرے پر الگ۔

کمیونل ایوارڈ کے متعلق مسٹر جناح کی تجویز یہ تھی کہ جب تک ہم آپس میں کوئی فیصلہ نہ کریں کمیونل ایوارڈ قائم رہے گا۔ اور اسے اسمبلی قبول کرتی ہے اس تجویز پر کانگریس غیر جانبدار رہی۔ اور اس نے اسے منظور ہو جانے دیا اس تجویز کے حق میں ۶۸ ووٹ آئے اور مخالفت میں ۱۵ ووٹ آئے۔ اس میں صرف ڈاکٹر دلیش سنگھ کانگریسی شامل تھے۔

اس کے بعد مسٹر جناح کے دوسرے اور تیسرے حصوں پر رائے شماری کی گئی۔ دوسرے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ صوبجات میں خود مختاری کی جو اسکیم ہے وہ بیحد مایوس کن اور حد درجہ غیر اطمینان بخش ہے۔ اور اس میں گورنروں کے مخصوص اختیارات کو واضح کر کے یہ دکھایا گیا ہے کہ وہ محض فریب ہے۔

تیسرے حصہ میں فیڈرل اسکیم کو برطانوی ہند کے باشندوں کے لئے ناقابل قبول قرار دیا گیا ہے ان دونوں پر بیک وقت رائے لی گئی۔ کانگریس پارٹی نے مسٹر جناح کی تائید میں ووٹ دیئے دونوں کی تعداد مسٹر جناح کی موافقت میں ۷۴، اور مخالفت میں ۵۸ تھی۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی ترمیم کا پہلا حصہ آئینی اصلاحات کے متعلق تھا جس میں گورنر جنرل با جلاس کونسل سے سفارش کی گئی تھی کہ مجوزہ اسکیم ملک کے لئے ۵۔ اس لئے اسکی بنیاد پر کوئی دستور نہ بنایا جائے اس کے حق میں ۶۱ ووٹ اور مخالفت میں ۷۲ ووٹ آئے۔

دوسرا حصہ جو کمیونل ایوارڈ کے متعلق تھا اس کے حق میں صرف کانگریس نے رائے دی۔ چنانچہ وہ ۴۵ کے مقابلہ میں ۸۴ سے مسترد ہو گئی۔

مسلح جرمنی امن کی سب سے بڑی گارنٹی ہے

کپتان گیورنگ کا اظہار خیال

ڈرلیڈن ۱۰ر فروری۔ کپتان گیورنگ نے اپنے دورہ کے درمیان میں ایک تقریر میں اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ایک مسلح جرمنی یورپ میں امن کی سب سے بڑی گارنٹی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جب ایک انگریز اعلا افسر نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ جرمنی امن کے لئے کیا کر رہا ہے تو میں نے جواب دیا کہ اس کے لئے سب سے بڑا کام جو جرمنی کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جرمنی دوبارہ مسلح ہو جائے جب تلوار گم ہو گئی تو امن بھی جاتا رہا۔

آپ نے شکایت کی کہ گو جرمنی امن کے لئے بڑی زبردست کوشش کر رہا ہے لیکن دوسرے ممالک ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔ ہم صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہیں لیکن امن کسی ہاتھ میں محفوظ نہیں ہے۔

یو۔ پی ہومیوپیتھک کانفرنس

آگرہ ۹ر فروری۔ یو۔ پی ہومیوپیتھک کانفرنس ۲۳۔ اور ۲۴ر ماہ حال کو آگرہ میں منعقد ہوگی۔ ڈاکٹر انصاری کانفرنس کے صدر مقرر ہوئے ہیں کانفرنس کے متعلق مفصل حالات جنرل سکریٹری بیلو اگنج آگرہ چھاونی سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔

کلکتہ یونیورسٹی کی درخواست

لوکل گورنمنٹ نے مسترد کر دی

کلکتہ ۹ر فروری۔ پروفیسروں۔ لیکچراروں اور آفس اسٹاف کی تنخواہوں پر نظرثانی کرنے کے خیال سے کلکتہ یونیورسٹی کے ذمہ داروں نے بنگال گورنمنٹ سے گرانٹ میں تقریباً چھ ہزار روپیہ کے اضافہ کے لئے درخواست کی ہے مگر بنگال گورنمنٹ نے مالی مشکلات کی وجہ سے یونیورسٹی کی درخواست کو نامنظور کر دیا ہے۔

زیجوبک ۱۰ر فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مچھلیاں پکڑنے والی ایک کشتی موسومہ "نگلس" کے مسافر ڈوب گئے۔

اطلاع نامہ بنام دائنان

درباره ادخال درخواست بریت

(دفعہ ۱۴ (۱) ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۰ء)

بعدالت جناب سید خورشید حسین صاحب جج خفیفہ بہادر لکھنؤ

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۳۲ء

بمقدمہ قرار دیئے جانے دیوالیہ مسمی شرلیشچندر گھوش ساکن نمبر ۱۸ امین الدولہ پارک لکھنؤ بنام لالہ اچھل داس بینکر قوم رستوگی ساکن اشرف آباد تھانہ چوک شہر لکھنؤ۔ مدعا علیہ

مطلع ہو کہ دیوالیہ مذکور الصدر نے اپنی بریت کی درخواست عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ اور عدالت ہذا نے سماعت درخواست کے واسطے تاریخ ۲۰ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن مقرر کی ہے۔

تاریخ ۷ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم منصرم
عدالت خفیفہ لکھنؤ

مہر عدالت

نوٹس بنام قرضخواہان

بابتہ تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۵ء

بمقدمہ دیبی چرن ولد ہر شنکر قوم کایستھ نگم ساکن چھپر محال شہر کانپور سائل۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں دیبی چرن سائل نے بذریعہ درخواست انسالونسی مورخہ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۳۵ء استدعا کی ہے کہ وہ دیوالیہ قرار دیا جائے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۱۵ر مارچ سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان کو اطلاع دیجاتی ہے۔

المرقوم ۸ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری لال
منصرم خفیفہ کانپور

مہر عدالت

اسمبلی کے فیصلے سے برطانی پارلیمنٹ میں گھبراہٹ

لندن - ۸ فروری لارڈ ونٹرٹن نے جو پیشتر نائب وزیر ہند رہ چکے ہیں - تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب تک تمام عقلمندوں کا یہی خیال رہا ہے کہ حکومت ہند کو فیڈریشن کی جانب وسعت دی جائے - حکومت ہند میں بھی عقلمند سے عقلمند اشخاص اس کے قائل ہیں -

آپ نے کہا کہ جو کنسرویٹو اس انڈیا بل کے خلاف ہیں اُن کی تعداد اپنی پارٹی میں بھی زیادہ سے زیادہ نصف ہے - آپ اس کی پرزور تردید کی کہ والیان ریاست پر فیڈریشن میں شریک ہونے کے لئے دباؤ ڈالا گیا ہے -

آپ نے مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ پٹیالہ کی تقریروں کا حوالہ دیا اور اس کی پرزور تردید کی کہ ہندوستان میں کوئی اس بل کو نہیں چاہتا - آپ نے لارڈ سالبری کی اسکیم کی مخالفت کی ڈومنین اسٹیٹس حکومت درجہ مستعمرات کے متعلق آپ نے کہا کہ اس میں سلطنت سے الگ ہو جانے کا قانونی حق شامل نہیں ہے اس موقعہ پر آپ سے اور مسٹر چرچل سے کسیقدر جھڑپ ہو گئی -

آخر میں ارل ونٹرٹن نے کہا کہ ہم اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو خیرباد نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ ایک عظیم الشان آزاد سلطنت کے مرکزی جماعت ایک ایسے رشتہ اخوت کو مضبوط کرنا چاہتی ہے جو نسلی ذات اور رنگ سے بالاتر ہے -

مسٹر پیج گرافٹ

مسٹر پیج گرافٹ نے اسمبلی کی بحث کا حوالہ دیا آپ نے ڈومنین اسٹیٹس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ہندوستان کو بہت نقصان پہونچے گا - آپ نے کہا کہ بہت سے ہندوستانی ڈومنین اسٹیٹس پر اسی لئے زور دے رہے ہیں کہ اس میں سلطنت سے الگ ہو جانے کا حق شامل ہے -

آپ نے کہا کہ وائسرائے نے یہ تو تسلیم ہی کر لیا ہے کہ فیڈریشن میں شریک ہونے کے لئے والیان ریاست کو انہوں نے مشورہ دیا ہے - لیکن انہوں نے مار دیگر بھی انھیں ذاتی گفتگو کے لئے بلایا - وائسرائے ہندوستان میں ملک معظم کے نمائندے ہیں - جب وہ اطلاع سے والیان ریاست کو تار دیکر بلائے گا تو کیا والیان ریاست سے دباؤ نہ سمجھے گا -

مسٹر پیج گرافٹ نے تجارتی اعتبار سے انڈیا بل پر اعتراض کیا اور کہا کہ لنکاشائر کی تجارت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے - آپ نے اسمبلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس فیصلہ کو دیکھتے ہوئے پارلیمنٹ میں انڈیا بل پر بحث ملتوی کر دینی چاہیئے - آپ نے تقریر کے دوران میں سر سیمول ہور نے یہ دبا کہ اسی بحث میں تبلا دیگا -

آپ نے کہا کہ ہم نے ہندوستان کو خوش حال بنایا ہے - کم سے کم سود پر قرض دیا - ہندوستان کی تعمیر میں ہم نے اپنی دولت لگا دی - اور اب ہندوستان کا نمبر دنیا کی تجارت میں آٹھواں ہے اور ہم کو پورا حق ہے کہ اپنے لئے بھی انصاف طلب کریں - تجارت جوابی سلوک کی بنیاد پر ہونی چاہیئے - آپ نے کہا کہ کانگریس یہ کہتی ہے کہ تجارت کی بنیاد نیک اعتمادی پر ہونا چاہیئے - ہم بھی اس سے متفق ہیں لیکن ہم لنکاشائر کی تجارت کو قربان نہیں کر سکتے - حکومت برطانیہ کی موجودہ پالیسی ہمیں مصیبت کے منہ میں لئے جا رہی ہے -

مسٹر گاڈفرے نکلسن

مسٹر گاڈفرے نکلسن نے مسٹر پیج گرافٹ کے بیان کی تردید کی اور کہا کہ انہوں نے ہندوستان کے انگریزوں کی رائے نہیں معلوم کی ہے جو ہندوستان سے واپس آئے ہیں اور ڈیفنس آف انڈیا لیگ کے ممبر ہیں -

مسٹر گاڈفرے میں بھی ہندوستان ہو کر آیا ہوں میرا خیال بالکل مختلف ہے اگر بل کو نامنظور کر دیا گیا تو یہ صرف بے وقوفی ہی نہیں بلکہ باعث مصیبت بھی ہوگا -

ہیمرسلے

مسٹر ہیمرسلے نے کہا کہ لنکاشائر انڈیا بل کے راستہ میں روڑے نہیں اٹکانا چاہتا - بلکہ صرف اپنی ہی ربورٹ کو نقصان سے بچانا چاہتا ہے - آپ نے ہندوستانی لیڈروں کے اس بیان کی تردید کی کہ حکومت ہند لنکاشائر کے فائدے کے لئے کام کرتی ہے - آپ نے اس بات پر لنکاشائر کی ناراضگی کا اظہار کیا کہ اسمبلی نے انڈو برٹش معاہدہ کو ٹھکرا دیا ہے - لیکن لنکاشائر اس ناراضگی کی وجہ سے باہمی اتحاد اور نیک اعتمادی میں فرق نہ آنے دے گا -

میجر ملنر

میجر ملنر نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر بل میں درجہ نو آبادیات شامل کر دیا گیا تو ہندوستان کی ایک بھی اکثریت مطمئن ہو جائے گی - آپ نے حق رائے دہی بالغان کی حمایت کی - آپ نے کہا کہ جب میں ہندوستان میں تھا - تو حکومت ہند بلاواسطہ انتخاب کے حق میں تھی - میں نہیں سمجھا کہ اب حکومت نے اپنی رائے کیوں مسترد کر دی -

میجر ملنر نے مزید کہا کہ مزدوروں کی ناکافی نمایندگی دی گئی ہے - حکومت نے عوام کو حقیقی ذمہ داری نہیں دی ہے -

مسٹر بٹلر کی جوابی تقریر

بحث کو ختم کرتے ہوئے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے فرمایا کہ حکومت نے جو وعدے کیے ہیں وہ ان کی پابند ہے - لیکن وہ تمام وعدے سلطنت کے اندر رہتے ہوئے کئے گئے ہیں - اس لئے ہندوستان کے سلطنت سے علیحدہ ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - کسانوں کی پوزیشن اور ان کی قوت خرید کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بٹلر نے فرمایا کہ مرکزی مجلس آئین ساز برطانی ہند میں خریداروں کی بالواسطہ طور پر نمایندگی سے صرف ڈیوٹی لگاتے وقت خریداروں کے مفاد کا خیال رکھیگا

بقیہ آئینہ کانپور

واٹر ورکس کمیٹی - چیرمین مسٹر جے جی رائن ممبران - سردار اندر سنگھ - بابو رام نرائن گرگ - پنڈت سری رتن شوکلا - مسز بھٹناگر - سید منظور علی - بابو درگا شنکر سوال - خانصاحب شیخ محمد ابراہیم - سید احمد حسین حاجی قمر الدین - چودھری مہیشری پرشاد نگم - کوآپٹیڈ پنڈت دیرندر شرما -

سول لین ٹکس کمیٹی - چیرمین - ڈاکٹر پریم نرائن ممبران - مسز بھٹناگر - مسز مسر لادیوی - حاجی محمد اسمٰعیل سید منظور علی - چودھری مہیشری پرشاد - بابو کاشی ناتھ بھلا کوآپٹیڈ شیخ حمید احمد -

سٹی ٹکس کمیٹی - چیرمین - شیخ وحید احمد - ممبران - میاں محمد سعید پنجابی - پنڈت شیو نرائن مصرا بابو رام رتن ورما - پنڈت منی لال لوٹیا - مسٹر ایم اے صمد پنڈت پرمانند مصرا - کوآپٹیڈ - شیخ مبارک علی

بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی - چیرمین - میاں محمد سعید پنجابی ممبران - سید امجد علی - ڈاکٹر پریم نرائن - لالہ منی لال لوٹیا - بابو رام رتن ورما - پنڈت پرمانند مصرا - بابو بھگوانداس اہروا - بھائی کروڑی مل - حاجی قمر الدین کوآپٹیڈ - مسٹر داد بخش - مسٹر جے کشن لال -

ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی - چیرمین - بھائی کروڑی مل ممبران - بابو رام رتن مختار - لالہ منی لال لوٹیا - خان بہادر سید بشیر الدین - مسز پی سریواستو - بابو وواکا پرشاد سنگھ - کوآپٹیڈ - بابو سیتلا چرن - شیخ شفیق احمد

اسکول کمیٹی - چیرمین - پنڈت شیو نرائن مصرا ممبران - بابو رام رتن ورما مختار - بھائی کروڑی مل - سید احمد حسین - سید منظور علی - حاجی محمد اسمٰعیل پنڈت پرمانند مصرا - مسٹر ایم اے صمد - بابو بھگوانداس اہروا - کوآپٹیڈ - پنڈت دیرندر شرما -

فنانس کمیٹی - چیرمین لالہ منی لال لوٹیا -

ممبران - سردار اندر سنگھ مسز مسر لادیوی - بابو رام نرائن گرگ - لالہ لبھو ناتھ بھارتیہ - پنڈت شیو نرائن مصرا - پنڈت سری رتن شوکلا - خانصاحب شیخ محمد ابراہیم خان بہادر سید بشیر الدین - شیخ وحید احمد ✲

اسمبلی نے مجوّزہ اصلاحات کو ٹھکرا دیا

مسٹر جناح کی ترمیم پاس ہوگئی

دہلی، ۷ر فروری ۱۹۳۵ء۔ اگرچہ صوبجاتی کانسلوں میں حکومت کے رویہ کے برعکس اسمبلی میں مرکزی حکومت میں ووٹنگ میں حصہ لیا تھا۔ تاہم اُسے پھر ایک مرتبہ عوام کے نمایندوں کے ہاتھوں شکست کھانی پڑی اور اس شکست کی اہمیت پہلی تین شکستوں سے کہیں زیادہ ہے جو کہ گذشتہ دو ہفتہ کے اندر ہوئی ہیں۔ کیونکہ اسکا تعلق آئینی مسئلہ سے ہے جو کہ ملک کے مستقبل سے براہ راست تعلق نہیں رکھتا

حکومت کی ناکامی

مجوزہ اصلاحات کو نامنظور کرنے نیز کمونل اوارڈ کے متعلق کانگریس پارٹی کی ترمیمیں پاس نہ ہوسکیں کیونکہ دونوں ترمیموں پر مسٹر جناح کی انڈیپنڈنٹ پارٹی نے نیز موخرالذکر پر نیشنلسٹ پارٹی نے بھی مخالفت میں رائے دی مگر مسٹر جناح کی وہ ترمیم کانگریس نیشنلسٹ اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کی مشترکہ حمایت سے پاس ہوگئی ہے۔ جسکا منشا مجموعی حیثیت سے مجوزہ اصلاحات کو ٹھکرانے کا ہے اس طریق پر حکومت کو اپنے آپ یہ تسلی دینے کا موقعہ نہ مل سکا کہ وہ کانگریس کی تدبیروں کو ناکام بنانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ کیونکہ خود لارڈ ممبر کے قول کے مطابق مسٹر جناح کی ترمیم کانگریس کا عنصر غالب ہے

وزیر ہند کی تدبیر بے سود

یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزیر ہند نے کل دارالعوام میں جو تقریر کی تھی اُس کے ایک حصہ کو جس میں درجہ نوآبادیات کے عہد کا اعادہ کیا گیا ہے آج ہوم ممبر نے اسمبلی میں پڑھ کر سنایا۔ مگر بجز سر کاوس جی جہانگیر اور سر محمد یعقوب کے جو ہر حالت میں سرکار کی حمایت پر تلے بیٹھے رہتے مخالف بنچوں پر اس کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ اور ان کا یہ خیال بدستور قائم رہا کہ جدید آئین لغویت کی خوفناک یادگار ہے۔

اصلاحات جنوری ۱۹۳۷ء میں جاری ہونگی

حکومت کیطرف سے یو۔پی گورنمنٹ کو سرکلر

لکھنؤ۔ ۹ر فروری۔ اصلاحات کے دیر میں جاری ہونے کے متعلق جو قیاس آرائیاں پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعہ ہوتی رہی ہیں وہ کچھ ٹھیک معلوم ہوتی ہیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی طرف سے حکومت یو۔پی کو ایک سرکلر موصول ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ نئی اصلاحات جاری کرنے کے متعلق زیادہ جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اصلاحات جنوری ۱۹۳۷ء سے پہلے جاری نہ ہوسکیں گی۔ باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس صوبہ کے عام انتخابات ۱۹۳۶ء میں ہونگے اور یوپی کونسل کی میعاد میں ایک سال کی توسیع یقینی معلوم ہوتی ہے۔

فائنیس ممبر تخفیف کی بحالی میں

اسمبلی میں سوالات کی بوچھار

آج اسمبلی کے اجلاس میں سر محمد یعقوب کی تحریک التوا، اجلاس میں اس بنیاد پر پیش ہونا تھی کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی بجٹ کے متعلق صدر نے جو ضابطہ اختیار کیا اس رویہ سے مخالفت ظاہر کی جائے۔ لیکن سر عبدالرحیم نے اسے خلاف قاعدہ قرار دیدیا۔ سر عبدالرحیم نے اسے دارالعوام کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی کارروائی کو حق بجانب ٹھہرایا۔ ہنری آپ نے ہنری مین پارلیمنٹری ضابطہ کی کتاب کا حوالہ دیا کہ صدر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہوسکتی ہے۔ لیکن اس بنیاد پر تحریک التوا اجلاس پیش نہیں ہوسکتی۔

نئی دہلی ۱۱ر۔ فروری آج غیر سرکاری کارروائیوں کے لئے اسمبلی کا اجلاس ہوا۔

مسٹر گرگ نے مسٹر موہن لال سکسینہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۱ء سے ۱۲ر جنوری ۱۹۳۵ء تک ہندوستان سے ۲۷۵۰۰۰۰ اونس سونا ہندوستان کے باہر جاچکا ہے۔

مسٹر موہن لال سکسینہ:۔ کیا حکومت سونے کی برآمد پر پابندیاں عائد کرنے کے لئے برآمد پر ڈیوٹی عائد کرے گی۔

مسٹر گرگ۔ حکومت اپنے ارادوں کے متعلق کہ وہ کیا ٹیکس عائد کرے گی پہلے سے کوئی نوٹس نہیں دینا چاہتی۔

مسٹر ستیہ مورتی نے تنخواہوں کی بحالی کے متعلق سوال کیا۔

مسٹر گرگ:۔ اس بارے میں میرے پیشرو نے وعدہ کر رکھا تھا۔ حکومت ہند امسال بالکل متوازن بجٹ پیش کرنا چاہتی ہے۔

مسٹر ستیہ مورتی:۔ ٹیکس دہندوں کو ریلیف دینے کے متعلق جو وعدے کئے گئے تھے۔ اسکا کیا ہوا۔

مسٹر گرگ میں نے اُن تمام وعدوں کا مطالعہ کیا ہے اور اُس کے بعد یہی خیال قائم کیا ہے کہ تنخواہوں میں تخفیف کی بحالی کا وعدہ پہلے پورا ہونا چاہئے۔ ٹیکس دہندوں سے جو وعدہ کیا گیا ہے اُسکا نمبر بعد کو ہے۔

نیڈت گووند بلبھ پنت۔ کیا مالی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ قابل ٹیکس آمدنی کی سطح کو مانند کرے گی

گرگ۔ آنریبل ممبر کو ۲۸ر فروری تک اس کا انتظار کرنا چاہئے۔

فوجی ٹرننگ کیلئے ایک لاکھ کا دان

ناگپور۔ ۷ر فروری۔ خانہ بیش کے سیٹھ پرتاب چند نامی ایک رئیس نے ناگپور کے فوجی ٹریننگ کے اسکول کے لئے ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان

بابتہ تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۲۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۵ء

مقدمہ کالکا پرشاد ولد جواہر لال قوم برہمن ساکن

مولا گنج شہر کانپور قرضدار سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں تمذاکرہ بالا سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشعر قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے۔ اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۱۵ر مارچ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے

المرقوم ۴ر فروری ۱۹۳۵ء۔

بحکم شیام بہاری لال

منصرم خفیفہ کانپور

مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — سمبھی رح

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن

صدق

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور، شنبہ ۲۳ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۸

ادبیات

روحِ تغزل

رنگِ جدید

(از جناب برق دہلوی بی اے منشی فاضل)

ترنم آفریں ہر جنبشِ تارِ رگِ دل ہے
انہی دونوں کے جلووں سے جہاں فردوس منزل ہے
جہانِ معرفت ہے، گو بظاہر پارۂ دل ہے
قریبِ چشمِ ظاہر بیں سراب نقشِ باطل ہے
مسافر ہوں برابر مجھ کو قرب و بعدِ منزل ہے
حقیقت بیں نظر سے دیکھ اگر احساس کامل ہے
کرشمہ سازیٔ حسنِ نظر دنیا کی محفل ہے
نہ وارفتہ کوئی بزمِ عالم میں یہ مشکل ہے
شکستہ پا ہوں، طوفاں دیدہ بحرِ حوادث ہوں
ہیں لبریز نوائے راز پردے سازِ ہستی کے
عبث بیتاب ہے وقفِ طلسمِ آرزو ہو کر
بیاضِ صبح پر ہے نقشِ سوز و ساز کا منظر
حجابِ کعبۂ مقصود ہے نیرنگیٔ عالم
محرک کوشش برباد ہے سعیٔ مکرر کی
حجابِ جہل سے محروم ہیں ہم خود شناسی سے

یہ وہ نغمہ ہے گوشِ ہوش سے سننے کے قابل ہے
محبت شمعِ محفل، حسنِ مطلق رنگِ محفل ہے
فرازِ عرش سے ٹوٹا ہوا تارا مرا دل ہے
اگر وا دیدۂ دل ہوں نہ دریا ہے نہ ساحل ہے
شکستہ پائے ہمت کیا ہو جرأت آزما دل ہے
ہر اک ذرہ کے پہلو میں تڑپنے کے لئے دل ہے
اس آئینہ میں عکسِ جلوۂ نیرنگیٔ دل ہے
متاعِ ہوش لٹجاتے ہیں جب جا یہ وہ منزل ہے
مجھے تو حلقۂ گرداب بھی دامانِ ساحل ہے
کہ پیدا ذرہ ذرہ سے صدائے بربطِ دل ہے
سکونِ قلب ترکِ لذتِ دنیا کا حاصل ہے
شکستہ ہیں پرِ پروانۂ کشتۂ شمعِ محفل ہے
نظر کے سامنے حائل غبارِ راہِ منزل ہے
مرا ہر داغِ ناکامی چراغِ راہِ منزل ہے
جو یہ پردہ اُٹھے ذاتِ بشر تکمیل حاصل ہے

فصاحت سے پڑھوں ہیں برق یا رنگِ ترنم سے
مرے ہر شعرِ تر میں نغمۂ فردوس منزل ہے

صلح کی گفتگو اور سر یعقوب

ہوئیں جناح اور راجندر میں جب صلح کی باتیں
تو سر یعقوب کے دل میں ہوئی پیدا پریشانی
یہ کہتے ہیں کہ کچھ حاصل نہیں ہے ایسی باتوں سے
مسلمانوں کا اس رخ ملتفت ہونا ہے نادانی
نہیں مرغوب باتیں صلح کی یعقوب صاحب کو
بجا ہے منہ میں گر ان کو کہئے چرچل ثانی

(تیج)

دنیائے اسلام

مسلمانانِ ہنگری اور اُن کے حقوق

ڈاکٹر عبدالکریم گرمانوس ہنگری کے مشہور مستشرق ہیں۔ آپ جامع ازہر میں اسلامی علوم کی تحقیقات کے شعبہ میں داخل ہوں گے آپ نے قاہرہ پہونچکر ہنگری کے مسلمانوں کے متعلق حسب ذیل بیان دیا ہے۔

ہنگری ایک چھوٹی سی حکومت ہے لیکن وہاں ایک ہزار مسلمان آباد ہیں۔ جن میں سے دارالسلطنت بوڈاپسٹ میں تین سو مسلمان رہتے ہیں میرا اغلب خیال یہ ہے کہ یہ لوگ ہنگری الاصل نہیں ہیں۔ بلکہ باہر سے آکر متوطن ہوگئے ہیں۔

ہنگری کے مسلمان زیادہ تر متوسط حال طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حصہ غریبوں اور مزدوروں کا بھی ہے۔

مسلمانوں کے مقاصد کی حفاظت کے لئے ۱۹۳۰ء میں جماعت اسلامیہ کے نام سے ایک سوسائٹی قائم کی گئی تھی۔ اس جماعت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلام کو سرکاری طور پر ایک مذہب تسلیم کیا جائے اور اس کے حقوق کا اعتراف کیا جائے۔

انجمن کو اس مقصد میں کامیابی ہوئی اور حکومت نے اس شرط پر اسلام کو تسلیم کر لیا کہ اس کے قوانین کی پیروی کیساتھ ہنگری کے اصولی قوانین پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ مسلمانوں کی شادی شرعی طریقہ پر بھی ہوتی ہے اور حکومت کے قوانین کے مطابق سرکاری اصولوں کی پابندی بھی کیجاتی ہے۔

انجمن اسلامی کے قیام کا مقصد ایک مسجد کی تعمیر اور ایک مہمان خانہ کا قیام تھا۔ مہمان خانہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اقطار عالم کے مسلمان طلبہ بوڈاپسٹ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور اُن کو قیام کے متعلق ابتداء ہی سے دشواریاں پیش آجاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو حلال کھانا بھی نہیں میسر آتا ہے۔

ہنگری میں جول بابا کی شہادت گاہ خاص اور مقدس مقام ہے جول بابا مشہور روحانی مسلمان ہیں ان کا نام ابوالوردتھا اور وہ فتح بوڈاپسٹ کے وقت سلیمان قانونی کے ہمراہ ۱۵۲۶ء میں ہنگری میں تشریف لائے تھے وہ نماز جمعہ میں فوت ہوئے اور مسجد کے ایک حصہ میں مدفون ہوئے۔

سلاطین و امراء عالم کے پیامات

سلطان ابن سعود کے یوم جلوس کی تقریب میں حسب ذیل پیغامات تبریک بھیجے ہیں۔ اور ہر پیغام میں عمیق تعلق کا اظہار کیا گیا ہے۔

رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران

صاحب الجلالۃ مملکت عربیہ!

جشن جلوس پر بے انتہا اظہار مسرت کرتا ہوں دل کی گہرائی سے تبریک و تحسین کے احساسات پیش کرتا ہوں۔

مصطفےٰ کمال پاشا

صاحب الجلالۃ۔

آپ کے سریر آرائے سلطنت ہونے کی یادگاروں پر آپ کی اور آپ کی عزیز قوم کے لئے فلاح کا خواستگار ہوں

شاہ برطانیہ

مجھے آپ کے جلوس کی یادگار تقریب سے غیر معمولی مسرت ہے آپ کی صحت و فلاح کے لئے میری پسندیدہ اور خالص تبریک حاضر ہے۔ میں آپ کی مملکت کی بہبودی اور آپ کی قوم کی بہتری کے لئے صداقت ساتھ آرزومند ہوں۔

شاہ غازی عراق

عید کے جلوس کے موقع پر گرمجوشی کے ساتھ اپنی آرزوئے تبریک کی تکمیل کرتا ہوں۔ آپ کی ذاتی بہتری اور آپ کی قوم کی بہتری کی ترقی کا آرزومند ہوں۔

صدر جمہوریہ فرانس

آپ کی تخت نشینی کے دن اپنی خالص اور قلبی مسرت اور مبارکباد کا پیام پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کی ترقی فلاح اور مملکت کی بہبودی کا خواہشمند ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۳ - فروری ۱۹۳۵ء	نمبر ۸

گورنر جنرل اور گورنروں کو ہدایات

جدید انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنر جنرل اور گورنروں کو جن ہدایات کے مطابق عمل کرنا ہوگا اُن کا مسودہ ہندوستان میں بھی شائع کر دیا گیا ہے یہ مسودہ بے ضابطہ طور پر پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے اور باضابطہ طور پر اُس وقت پیش ہوگا جب انڈیا بل ایکٹ کی صورت اختیار کر لے گا - یہ ہدایات چونکہ ایکٹ کے دائرہ ہی تک محدود ہوتی ہیں - اس لئے اب تک ان کیلئے پارلیمنٹ کی منظوری لینا غیر ضروری سمجھا جاتا تھا - ملک معظم کی حکومت ان کو مرتب کرتی اور ملک معظم کی طرف ان کا اجراء کیا جاتا تھا - چونکہ جدید آئین میں ملک معظم کے نمائندوں یعنی گورنروں اور گورنر جنرل کی پوزیشن غیر معمولی اہمیت اور ذمہ داری کی حامل ہوگی اسلئے پارلیمنٹری کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ سفارش کی تھی کہ اب کی مرتبہ وثیقہ ہدایات پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد جاری کرنا چاہئے - چنانچہ انڈیا بل پاس ہو جانے کے بعد پارلیمنٹ میں باضابطہ طریق پر یہ پیش ہوگا اور منظور ہو جانے کے بعد ملک معظم کی طرف سے جاری کیا جائیگا - وثیقہ ہدایات کا مطلب یہ ہے کہ ملک معظم کی نمائندوں کو اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داری کی تکمیل کا طریقہ واضح طور پر معلوم ہو جائے حقیقتاً یہ وثیقہ ہدایات ان کے لئے اختیارات اور فرائض کی تکمیل کیلئے واضح عمل کا ایک پروانہ ہے -

گورنر جنرل کیلئے جن خاص اختیارات اور ذمہ داریوں کے متعلق ہدایات جاری کی جاویں گی وہ مندرجہ ذیل امور پر منطبق ہوں گی :-

مالی استحکام - اقلیتوں کا تحفظ - سرکاری ملازموں کا تحفظ - برطانوی تجارت کا تحفظ - ریاستوں کے حقوق کا تحفظ - ڈیفنس (مداخلت)

ان کے علاوہ فیڈریشن صوبجات اور ریاستوں سے تعلق رکھنے والے متعدد امور ہیں - جن کے متعلق گورنر جنرل کو یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو کس طرح استعمال کرے گا -

اس وثیقہ ہدایات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل تجارتی معاملات میں اپنے اختیارات استعمال کرتے وقت اسباب کا پورا پورا لحاظ رکھے گا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان مساوی حصہ داری قائم رہے اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنر جنرل اس عام کے مفاد کے خیال سے لیجسلیچر میں کسی خاص بل پر بحث و مباحثہ کو روک سکے گا - اور اگرچہ اس اختیار کا استعمال اس صورت میں کیا جا سکے گا کہ جب یہ یقین کرنے کے اسباب موجود ہوں کہ بل متعلقہ پر بحث کرنا پبلک مفاد کے خلاف ہے -

صوبجاتی گورنروں کے اختیارات بجنسہ وہی ہونگے جیسے کہ گورنر جنرل کو حاصل ہوں گے -

اس وثیقہ ہدایات میں جابجا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ملک معظم کے نمائندے حتی الامکان وزرا کے مشورے سے کام کریں گے اور اپنے خاص اختیارات کا استعمال نہایت احتیاط اور نیک نیتی کے ساتھ کریں گے -

اس وثیقہ ہدایات سے یہ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ نئے آئین میں گورنر جنرل اور گورنروں کے اختیارات کس قدر وسیع ہوں گے - اور اُن کو کس قدر خود مختاری حاصل ہوگی - اور اس کے بخلاف وزراء کی ذمہ داری اور خود مختاری کسقدر محدود ہوگی اور مجالس آئین ساز کی مرضی گورنر جنرل اور گورنروں کے مقابلہ میں کسقدر حقیر ہوگی -

تعلیم نسواں اور ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

حال میں مسٹر ہیرپ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن یوپی نے ترواہانی اسکول میں تقریر کرتے ہوئے تعلیم نسواں کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے کہ :-

"ہندوستان کی سوشل لائف کا ایک بڑا نقص میں بیان کرنا چاہتا ہوں - اور جس سے مجھے بڑی ہمدردی ہے - وہ تعلیم نسواں کا فقدان ہے مجھ کو افسوس ہے کہ دیہات میں خواتین تعلیم میں بہت پیچھے ہیں آپ نے کہا کہ حکومت تعلیم کی عملی فراوانی بھی کرنا چاہتی ہے مگر موجودہ تعلیم میں ایک یہ بھی نقص بتایا جاتا ہے کہ طلبا جو تعلیم حاصل کرتے ہیں اُس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا - اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد تقریباً ہر شخص ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر مجھے امید ہے کہ وہ دن جلد آئے گا کہ جب ایسی تعلیم دیجاویگی جس کی ہندوستان کو ضرورت ہے - اور جو ملک کیلئے مفید ثابت ہوگی -

میں نے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری کے سلسلہ میں سر جارج اینڈرسن ایجوکیشن کمشنر دہلی سے بھی گفتگو کی ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کسی طرح بارو‌زگار بنایا جاسکتا ہے - غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ سر تیج بہادر سپرو کی ان ایمپلائمنٹ کمیٹی مرتب ہو چکی ہے جو اس مسئلہ پر غور و خوض کر رہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ سال دو سال میں یہ مسئلہ بھی حل ہو جائیگا"

ہم مسٹر ہیرپ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے تعلیم نسواں اور تعلیمیافتہ نوجوانوں کی بیکاری جیسے اہم مسائل پر توجہ کی اور نہایت دل خوش کن اور امید افزا الفاظ میں ان مسائل کے حل ہو جانے کی امید دلائی ہے - مگر ہم کو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ تجربہ کی بنیاد پر ہم ان دل خوش الفاظ سے زیادہ متاثر نہیں ہو سکتے - کیونکہ بارہا ایسا ہو چکا ہے کہ پبلک انسٹرکشن ڈپارٹمنٹ کے افسر اعلے نے اپنی تقریروں میں نہایت شاندار الفاظ کیساتھ اعلے اسکیموں کا اعادہ کیا ہے - مگر ہندوستان ابتک اس قابل نہیں ہوا کہ اسکا دوسرے ممالک کیساتھ مقابلہ کیا جا سکے -

تقریباً پچاس سال میں بھی پبلک انسٹرکشن ہندوستان میں پندرہ فیصدی سے زیادہ اہل علم نہیں پیدا کر سکا - بخلاف اسکے دیگر ممالک اس مدت میں کہاں سے کہاں پہونچ گئے -

بہرحال ہم مسٹر ہیرپ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنی اسکیموں کو جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں - تاکہ ہندوستان حقیقی تعلیم سے بہرہ ور ہو سکے اور تعلیم یافتہ نوجوان لڑکے و لڑکیاں ملک کے لئے مفید ثابت ہوں -

آئینہ کانپور

اولمپک کھیلوں کا افتتاح ۱۹ ار فروری کو گرین پارک میں آنریبل نواب سر محمد یوسف منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ نے اولمپک کھیلوں کا افتتاح فرمایا - کھیل میں شرکت کرنے کے لئے صوبہ متحدہ کے متعدد اضلاع سے طلبہ آئے تھے -

ہز اکسلنسی گورنر نے اولمپک کھیلوں کے انعامات اپنے ہاتھ سے تقسیم کیے - اولمپک ایسوسی ایشن کی طرف سے گرین پارک میں ایک ٹی پارٹی بھی دیگئی

سیوا سمتی بوائے اسکاوٹ سیوا سمتی بوائے اسکاوٹ کا سالانہ اجتماع گرین پارک میں ہوا - اس جلسہ کی صدارت آنریبل سر جوالا پرشاد سری واستو منسٹر ایجوکیشن نے فرمائی -

سر سہراب جی سر سہراب جی پوکھا نوالہ منیجنگ ڈائرکٹر سنٹرل بینک آف انڈیا لمیٹیڈ و چیرمین یوپی انڈسٹریل فنانس کمیٹی یہاں تشریف لائے اور آپ کے اعزاز میں ۱۹ ار فروری کی رات کو مرچنٹس چیمبر آف دی یونائیٹڈ پراونسیس کی طرف سے ایک شاندار ڈنر دیا گیا -

۲۰ ار فروری ۴ بجے شام کو سر سہراب جی کو میونسپل بورڈ نے ایڈریس دیا - جسکو مسٹر محمد بشیر سینیر وائس چیرمین نے پڑھا اور گوٹے کا ہار پہنایا گیا اور ایڈریس چاندی کی تشتری میں رکھ کر پیش کیا گیا - سر سہراب جی ایڈریس کا موزوں جواب دیا اور ہندوستانیوں کو شکر وغیرہ کی تجارت پر خاص طور پر توجہ دلائی - اسی روز شام کو یو - پی چیمبر آف کامرس کی طرف سے سہراب جی کو ایک ٹی پارٹی دی گئی -

بالکا ودیالہ ۱۸ ار فروری کو بالکا ودیالہ انٹرمیڈیٹ کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات آنریبل سر جوالا پرشاد سری واستو منسٹر ایجوکیشن کی صدارت میں منعقد ہوا -

مولانا حسرت موہانی مولانا حسرت موہانی معہ اپنی بیگم صاحبہ کے امسال بھی حج کے لئے تشریف لے گئے ہیں -

مزدوروں کا جلسہ ۱۶ ار فروری کی رات کو جگی لال کملاپت کاٹن ملس کے دروازہ پر مزدور جلسہ کر رہے تھے - کہ دوسرے مزدوروں کی مداخلت سے شور غل مچ گیا اور مار پیٹ ہونے ہی والی تھی کہ مزدور سبھا کے کارکن وقت پر پہونچ گئے اور فساد نہیں ہونے پایا - اور جلسہ برخاست ہو گیا

ہندو مہا سبھا کی استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی استقبالیہ کمیٹی کا چندہ ہو رہا ہے آخری فہرست حسب ذیل ہے :-

لالہ کملاپت جی ۵۰۱ روپیہ - رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا ۱۵۰۳ روپیہ - رائے بہادر پنڈت بلبھدر پرشاد تواری ۱۵۰۲ روپیہ - بابو رام رتن گپتا ۲۰۱ روپیہ - رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ۱۰۱ روپیہ - لالہ کاشی رام جی ۱۰۱ روپیہ - لالہ رام سروپ بھارتی ۱۰۱ روپیہ لالہ متھرا پرشاد ماتادین ۱۰۱ روپیہ - لالہ رام ادھین رانجن شوکل ۱۰۱ روپیہ - لالہ بھولچند جین ۱۰۱ روپیہ - سردار اندر سنگھ ۱۰۱ روپیہ - لالہ پیارے لال کنجن لال ۱۰۱ روپیہ -

ریویو

ڈابر کلنڈر

ڈابر لمیٹیڈ کلکتہ - یعنی ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ ہندوستان کے مشہور و معروف پیٹنٹ دوا فروش ہیں - اور تقریباً ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے فرم سے واقف ہے - اور دوائیں بھی نہایت مفید اور کارآمد ہوتی ہیں -

امسال فرم مذکور نے نہایت خوبصورت رنگین کلنڈر شائع کیا گیا ہے - جو غالباً اپنے خریداروں کو مفت دیا جاتا ہے -

مثل سابق جنتری بھی شائع کی گئی ہے -

نیشنل انشورنس

نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کلکتہ نے حسب معمول امسال بھی خوبصورت کلنڈر شائع کیا ہے اس فرم کے قائم مقام کانپور مسٹن روڈ میں بابو رادھکا کمار نگم ہیں جو اپنی خوش اخلاقی اور کاروباری قابلیت کے لئے مشہور ہیں -

سبد گل

حکومت بنگال نے حکومت ہند کی پیروی کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں جو تھوڑی سے ہنگامی تخفیف باقی رہ گئی ہے وہ بحال کر دی جائے۔ اور اب ان کی جیبوں کا کوئی گوشہ خالی نہ رہے۔

کیا وقت آگیا ہے کہ لوگوں کو نئے ٹکس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

سکریٹری آف اسٹیٹ نے دارالعوام میں کہا ہے کہ انڈو برٹش تجارتی معاہدہ کو مسترد کرنے کی تجویز حکومت ہند منظور نہیں کرے گی۔

یہ تو ہمیں بہت پہلے سے معلوم تھا لیکن ہندوستان کی رائے عامہ اسمبلی کے ذریعہ ظاہر ہو چکی ہے۔

اس سلسلہ میں سر سمویل ہور کے دو مقولے قابل آفریں ہیں:-

"۱- حکومت ہند انڈو برٹش تجارتی معاہدہ کے خلاف اسمبلی کے ریزولیوشن کو منظور نہیں کرے گی"

"۲- ہندوستان کے ساتھ برطانی تجارت کو تباہ کرنے کا یقینی ذریعہ تو یہی ہے کہ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان پر فرد محصولات عائد کی جائیں"

کتنا خوبصورت اجتماع ضدین ہے۔

جنرل گورنگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے لئے سب سے بڑا کام یہی ہے کہ وہ مسلح ہو جائے جو وقت تلوار ضائع ہو گی امن ختم ہو جائے گا"

قیصر جرمنی بھی یہی کہا کرتے تھے لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ دنیا کا امن بھی کھو گیا اور اُن کا تخت بھی کھو گیا

برطانیہ سے جے۔ پی۔ سی اسکیم کی تائید میں بیسیوں تقریریں براڈکاسٹ کی گئیں۔ لیکن جب مس ریتھ بون نے پارلیمنٹ میں یہ تجویز کی کہ ہندوستان کا زاویہ نگاہ بھی براڈکاسٹ کیا جائے۔ تو سر سمویل ہونے اس سے اتفاق نہیں کیا۔

غرض یہ کہ ان کی باتیں سب کچھ تو ہم سن لیں اور یہ ہماری کچھ نہ سنیں۔ یہ طرفہ ماجرا ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور نے بنارس میں کہا ہے کہ تعلیم کا مقصد ہے کہ دماغوں کو دنیا کی فطرت سے آشنا کیا جائے

یہ نظریہ صحیح ہے مگر موجودہ تعلیم تو دماغوں بیکاری کی دنیا سے آشنا کر رہی ہے۔

کلکتہ کے روٹری کلب میں ایک تقریر ہوئی جسمیں کہا گیا کہ برطانوی امپائر کا دوسرا شہر فقیروں اور بھکاریوں سے بھرا ہوا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ تیسرا شہر کون ہے مگر دہلی میں بھی پرماتما کی عنایت سے فقیروں کی کمی نہیں ہے جس جگہ دیکھئے بھکاری مرد۔ عورتیں اور لڑکے لوگوں کا دامن پکڑنے کو دوڑتے ہیں۔

مگر یہ تو صرف چند شہروں کا حال ہے کیا سارا ہندوستان غربت و افلاس کی طرف تیزی سے نہیں جا رہا ہے۔

ادب لطیف

محبت

محبت وہ شے ہے جس کی نظیر آجتک دنیا میں نہ ہوئی نہ آیندہ ہو سکتی ہے۔ قدرت نے لفظ محبت کے اندر وہ جوہر شیریں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے کہ محبت اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

محبت کی کیفیت کسی اہل دل سے دریافت کیجئے۔ محبت کی خوبی بار ارمان دل سے پوچھئے محبت کا مزہ کسی بامراد پر کیف دل سے پوچھئے۔ محبت کا لطف اُس عاشق کامیاب تمنا سے معلوم کیجئے جس کو کسی نے ایک بار محبت کی نظر سے دیکھ لیا ہو۔ انگلستان کے مشہور شاعر والٹر اسکاٹ نے کہا ہے کہ خدا محبت ہے اور محبت خدا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

محبت وہ انمول موتی وہ جوہر بے بہا وہ گوہر نایاب ہے جس کی قدر و منزلت صرف اہل دل حضرات کر سکتے ہیں۔ دنیا میں ہر انسان کو کسی نہ کسی شے سے محبت ہوتی ہے۔ جسکو کسی سے محبت نہ ہو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں۔ بقول شاعر ؎

جس دل میں کسی کی یاد نہیں
اک گھر ہے جو آباد نہیں

محبت وہ جادو ہے جسکا اتار غیر ممکن۔ محبت وہ پر کیف نشہ ہے۔ جسکا لطف وہی خوب جان سکتا ہے جو اس کے خمار میں سرشار ہو۔ کبھی محبت ہی زینہ بن کر انسان کو خدا تک پہونچا دیتی ہے۔ محبت کی خوبی بیان کرنا انسان کے قبضہ سے باہر ہے۔ اس کا رتبہ نہایت ارفع و اعلے ہے۔

(نجم الدین صدیقی)

عالم جُدائی میں

جب میں اُن سنہرے ایام کی یاد کرتا ہوں جو کہ اے پیارے ——— میں نے تیرے ساتھ گذارے تھے مگر ——— اب جدائی کی خلیج ہمارے درمیان حائل ہے۔

میں کیسے خوش و خرم رہ سکتا ہوں۔؟

اے سست دن! تو کس قدر آہستہ حرکت کرتا ہے۔

جیسے کہ تو افسردہ اور تھکا ماندہ ہے۔

تو پہلے تو ایسا معلوم نہیں ہوتا تھا۔

——— جبکہ میں اپنے محبوب کے قدموں میں تھا۔ (ترجمہ)

(شاعر دہلوی)

سی۔ پی کونسل کی منتخب کمیٹی نے غور خوض کے بعد یہ معلوم کر لیا ہے کہ بڑا شکار اور چھوٹا شکار کسے کہتے ہیں۔ اب ہماری ناچیز رائے بھی سنیئے۔

جب شکاری لوگ کونسل میں اپنا عمل شروع کریں تو ایگزیکٹو ممبر یا وزیر کا عہدہ حاصل کرنا بڑا شکار ہے اور لوکل بورڈ میونسپلٹیوں میں نامزد ہونا چھوٹا شکار ہے۔

عالم نسواں

جدید جاپانی عورتیں

جاپان میں گذشتہ چند سال سے زنانہ طبقہ نے اتنی ترقی کی ہے اور آزاد خیال آزادی پسند اور دلیر عورتوں کی اتنی کثرت ہو گئی ہے کہ اب وہ مردوں کی جماعت سے الگ نہیں سمجھی جاتیں۔ بلکہ عامۃ الناس کا ایک جزو بن گئی ہیں۔ اور اقتصادی آزادی کی بھی طالب ہیں۔ وہ لوگ جو کسی زمانہ میں تعلیم نسواں کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے تھے اور اپنے کو ماہر اخلاق سمجھ کر عورتوں کو آزادی دینے کے حق میں نہ تھے انہوں نے بھی اب آزاد عورتوں کے خلاف اپنی جنگ بند کر دی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب انہوں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ دنیا کے جدید نظام میں عورتوں کی جو پوزیشن ہونے والی ہے اُسے کسی طرح نہیں روکا جا سکتا۔

قدیم ہندوستان کی طرح جاپان میں بھی ایک مقولہ تھا کہ "بزرگوں نے کہا ہے کہ لڑکی جب سات برس کی ہو جائے تو اُسے ہرگز لڑکوں کے ساتھ نہ رہنا چاہیئے"۔

ایک دوسرا مقولہ ہے کہ عورت کو کبھی گھر سے باہر جانا نہ چاہیئے۔ کیونکہ اُسکا فرض یہ ہے کہ گھر بار دیکھتی رہے"۔ اگر جاپان کی عورتیں اُن ہی پرانے طریقوں پر پابند رہتیں تو آج وہ اپنے حقوق حاصل نہیں کر سکتی تھیں۔

جاپان کی نوجوان لڑکیوں نے بھی محسوس یا غیر محسوس طریقہ پر یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اب وہ مردوں کی ناجائز حکمرانی کو برداشت نہ کریں گی۔ بلکہ شریفانہ اخلاق و عادات کی پیرو رہ کر مردوں کے دوش بدوش کام کریں گی۔ اور اپنی رائے۔ اپنے خیالات اپنی معاشرت کو محکومی کا شکار نہ ہونے دیں گی۔ اب وہ یہ چاہتی ہیں کہ اُنھیں ایسی عزت و شرافت حاصل ہو جو آزادی سے حاصل ہو سکے۔

بڑے شہروں میں عورتیں، دفتروں تجارتی فرموں اور چھاپے خانوں وغیرہ میں کام کرتی ہیں اور شام کو فرصت پا کر وہ خود کو وقت کی مالک سمجھتی ہیں اُن کا مقولہ ہے کہ جس سوسائٹی میں مرد و عورت کا رشتہ آقا اور لونڈی کا ہو اور جس معاشرت کا نظام عہد وسطےٰ کے فیوڈل سسٹم سے ملتا جلتا ہو۔ اس میں عورت کو کبھی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جاپانی عورتیں آزادی کی طالب ہیں اور وہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ آزادی اُن کا حق ہے بعض عورتیں یہ بھی ضروری سمجھتی ہیں کہ اپنا ذریعہ معاش خود ہی حاصل کریں۔ اور اس لئے یا تو وہ ملازمت کر لیتی ہیں یا کوئی نہ کوئی دستکاری اپنے لئے منتخب کر لیتی ہیں۔

پچھلے دنوں سن شو یونیورسٹی کے اقتصادی ریسرچ سوسائٹی میں جو مباحثہ ہوا تھا اس میں جاپانی عورتوں نے اپنے صنعتی خود داری کا ثبوت میں جو کچھ کہا وہ قابل غور ہے اس جلسہ میں ۱۶ نوجوان عورتیں اور طالبات شریک تھیں اور ان میں اکثر ایسی تھیں جن کی شادی نہیں ہوئی تھیں۔

(باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

کتنا سونا ملک سے باہر گیا

(از جناب ماسٹر بہاری لال جی مہردلی۔ دہلی)

جب سے سونا ملک سے باہر نکلنا شروع ہوا ہے ۱۵ جنوری تک کل سونے کا اندازہ قریبًا دو ارب پندرہ کروڑ کا ہے۔ سونے کا بھاؤ تیس روپے سے بڑھ کر مختلف رہا ہے اسلئے ہم سو روپے کا تین تولہ سونا لگا کر اسی کا حساب کرتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ ملک سے کسقدر سونا اب تک باہر گیا ہے۔

۱- سو روپے کے سونے کا وزن ۳ تولہ ہوا۔

۲- دو ارب ۱۵ کروڑ روپے کا سونا چھ کروڑ ۴۵ لاکھ تولے ہوا۔ یعنی ۲۰۱۵۶ من ۱۰ اسیر سونا ملک سے باہر گیا۔

۳- اگر ایک گاڑی یا چھکڑے میں ۲۰ من بوجھ لادا جائے تو قریبا ۱۰۰۸ چھکڑوں میں کل سونا آئے گا

۴- اگر ایک چھکڑا معہ بیل ۱۰ فٹ لمبا ہو تو ۱۰۰۸۰ فٹ یا ۳۳۶۰ گز یعنی قریبًا دو میل لمبی چھکڑوں کی قطاریں یہ سونا آئے گا۔

۵- ایک مکعب فٹ پانی کا وزن ایک ہزار اونس ہوتا ہے سونے کا وزن مخصوص ۱۹ ہے اسلئے ایک مکعب فٹ سونے کا وزن ۱۹۰۰۰ اونس ہوا۔ یعنی ۱۴ من ۳۹ پونڈ ۸ اونس یا ۱۴ من ¼ ۱۹ اسیر

۶- کل سونے کا حجم ۲۰۱۵۶ من ۱۰ اسیر ÷ ۱۴ من ¼ ۱۹ اسیر = ۰۰۰۰۰ ۲۹ چھٹانک ÷ ۹۲۶۸ چھٹانک = ۱۳۹۲ مکعب فٹ تقریبًا۔

۷- ایک مکعب فٹ سونے سے ۱۳ انچ موٹی ۳ انچ چوڑی اور ۱۶ فٹ لمبا شہتیر بنتا ہے۔

۸- ۱۳۹۲ مکعب فٹ سے ۱۳۹۲ × ۱۶ = ۲۲۲۷۲ فٹ لمبا یا ۷۴۲۴ گز یا ۴ میل ۳۸۴ گز لمبا شہتیر بنا۔ پس اس سونے سے ۳ انچ موٹا ۳ انچ چوڑا سونے کا شہتیر ۴ میل سے زیادہ کی لمبائی تک رکھا جا سکتا ہے۔

۹- اگر ایک کمرہ ۱۳،۹۲ فٹ لمبا ۱۰ فٹ چوڑا اور ۱۰ فٹ اونچا ہوا۔ تو اس سونے سے لبالب بھر سکتا ہے

۱۰- آج کل جو اینٹیں مکانات بنانے جاتے ہیں استعمال ہوتی ہیں وہ ¼ ۲ × ½ ۴ × ۹ یا ۹×۹×۹ / ۴×۲×۴ = ۲۷/۵۱۲ مکعب فٹ حجم کی ہوتی ہیں۔

۱۱- کل سونے سے ایسی اینٹیں ۱۳۹۲ × ۵۱۲ / ۲۷ = ۷۱۲۷۰۴ / ۲۷ = ۲۶۲۹۶ بن سکتی ہے۔

(۱۲) اگر ایک کوٹھری میں چار ہزار اینٹیں درکار ہوں تو قریبًا سات کوٹھریاں ان سونے کی اینٹوں کی بن سکتی ہیں۔

۱۳- ایک مکعب فٹ سونے سے ایسی اینٹیں انیس بنتی ہیں۔ ہر ایک اینٹ کا وزن ایک ہزار اونس یا ½ ۳۰ سیر ہوگا۔

مولینا آزاد سبحانی رہا ہو گئے

لکھنؤ ۱۴ فروری۔ مولینا آزاد سبحانی جو گذشتہ ستمبر میں لکھنؤ کی ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے آج ۶ ماہ قید کی میعاد پوری کر کے رہا ہو گئے۔ آپ فروری میں مکہ معظمہ جا رہے ہیں

پردۂ فلم

صنعت فلمسازی

(از مسٹر ظفر قریشی)

فلمسازی ہی نہیں بلکہ ہر شعبہ صنعت و تجارت میں اہل ہند کا یہ حال ہے کہ وہ تقسیم عمل اور تنظیم محنت کے قائل نہیں ہیں۔ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ الاپا جاتا ہے۔ ہمیں اور کسی سے تو سر دست بحث نہیں ہمارا موضوع گفتگو فلم ہے۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ آج کی اشاعت میں اسپر نظر ڈالیں۔

ہندوستان میں فلم کمپنیوں کی تعداد خدا کے فضل سے بہت کافی ہے اور آئے دن کوئی نہ کوئی فلم کمپنی کھلتی رہتی ہے۔ آپ کو یہ سنکر بھی تعجب ہوگا کہ ہندوستان میں جسقدر فلمی ادارے ہیں ہالی وڈ میں بھی نہیں۔ ہالی وڈ صنعت فلم سازی کا تمام دنیا میں سب سے بڑا مرکز اور مخزن ہے۔

اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہاں فلم کمپنیاں دھڑا دھڑ قائم کرنے کی دھن نہیں ہے بلکہ صنعت کو ترقی دینے کے لئے تنظیم عمل کی فکر زیادہ رہتی ہے وہاں یہ ہوتا ہے کہ کچھ ادارے صرف عکاسی میں فوٹو گرافی کا سامان اور اُس کے متعلقات کا ذخیرہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ جس فلم ساز کو عکاسی کے ماہروں یا اُس کے سامان کی یا عکاسی کے عمل کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان اداروں اور عکاسی نگارخانوں کی امداد حاصل کر لیتا ہے۔

اسی طرح بعض نگارخانوں میں محض آواز بھرنے کے آلات نصب ہوتے ہیں۔ اور صرف اس ہی کام کے لئے لوگ وہاں جاتے ہیں۔ اپنے فلموں کی آوازیں بھرنے کے لئے آلات۔ مسٹرک مشین۔ مائیکروفون وغیرہ کرایہ پر حاصل کیا جاتا ہے انجنیروں کو روزانہ یا ہفتہ واری سسٹم پر کرایہ پر لیا اور کام شروع کر دیا۔ اس ہی طرح کیمیاوی نگارخانے اور دوری خانے اور میک اپ یا چہرہ سازی کے ماہروں کے ادارے علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں اس طرح تقسیم عمل کرنے سے بہت سے فوائد حاصل ہو جاتے ہیں سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ علم اقتصاد کے ماہروں کی رائے سے مطابق تقسیم عمل سے حسن و خوبی پیدا ہو جاتی ہے اگر ایک ہی مقام پر ساری گڑبڑ جمع کر دی جائے تو تنظیم اور اہتمام قائم نہیں رہ سکتا۔ نہ کوئی ادارہ کامل فضیلت اور خصوصیت حاصل کر سکتا ہے۔

مرکزیت کا یہ عالم ہے کہ سوائے ہالی وڈ کے اور نیویارک کے کسی اور جگہ شاید ہی کوئی نگارخانہ اعلیٰ پیمانہ پر ہو۔ اس مرکزیت کا فائدہ یہ ہے کہ بیک وقت ساری قوتیں ایک نقطہ پر مجتمع کیجا سکتی ہے۔ اور فن کی ترقی کے لئے ماہروں کا یکجا موجود ہونا بالکل آسان کام ہے وہاں رقابتیں اور تجارتی چپقلش بھی نہیں ہے علاوہ ازیں وہاں کے فلم سازوں اور تقسیم کنندگان میں بھی بڑا ربط ہے۔ یہ سب چیزیں ہمارے ہاں مفقود ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں فلم سازی کے اداروں کثرت کے باوجود کوئی معقول ترقی معیار کے لحاظ سے نہیں ہو سکی

ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ ایک ادارہ قائم ہوتا ہے تو اس کے کوشش یہ ہوتی ہے کہ تمام ملک کے بہترین ایکٹرس اور ایکٹرسیں اُس کے احاطہ میں جمع ہو جائیں اسباب میں بہت سی ترغیبات دی جاتی ہیں اور روپیہ ✻

✻ پانی کی طرح بہا دیا جاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے یہاں چندہ کام کرنے والے جمع ہو جاتے ہیں لیکن معاہدہ ختم ہونے کے بعد یہ ہری چگ لوگ کہیں اور جا کر اپنا ڈیرہ جماتے ہیں۔ ایک جگہ اچھے اداکاروں نے ملکر سٹیم بنائی تھی وہ تتر بتر ہونے کے بعد عمدہ کام سے محروم ہو جاتی ہے علی میر کمار نے "پورن بھگت" میں اور نواب کشمیری نے "یہودی کی لڑکی" میں مس سلوچنا نے مادھوری میں اور آدما نے "چنڈی داس" میں جیسا کام کیا ہے وہ یادگار سمجھا جاتا ہے۔

ان اداکاروں کے اور بھی فلم بنے اور بنیں گے لیکن ان مشہور فلموں میں ان کے ساتھ کام کرنے والی جو اسٹیم تھی وہ چونکہ ہر مقام پر قائم و ثابت نہیں رہ سکی اس لئے وہ معیار قائم نہ رہ سکا اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ معاہدے نئے پرانے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں یہ چیز اسقدر عام سر جلیع اور بے محل حدتک پہونچ چکی ہے کہ اگر اداکاروں کو اپنی تنظیم کا خیال ہو تو انھیں

چاہیئے کہ وہ سب سے پہلے اس کی کوشش کریں کہ ایک انجمن بن جائے۔ اس سے قبل کوشش کی گئی تھی لیکن آپس کی ضرب المثل ناچاقیوں نے اس گفتگو کو کسی قابل ذکر درجہ تک پہونچنے نہ دیا۔ اب تنظیم کی ضرورت ہے اور سب سے پہلے تمام اداکاروں کو ایک مرکزی انجمن بنا کر اپنی حالت درست کرنا چاہیئے

بہت سے اداکار اگر چاہیں تو اپنی فرصت کے وقت فن کی کتابیں لکھنے اور دیگر تحریری کام کرنے میں بھی صرف کر سکتے اس کے بعد تمام فلم سازوں کا کام یہ ہے کہ وہ بھی اپنی جگہ منظم ہو جائیں۔ آپس کی تجارتی رقابتیں مٹا دیں ہر ادارہ کو کسی نہ کسی خاص قسم کے فلم بنانے میں تخصیص کر لینی چاہیئے اور ایسا کرنے سے ہزاروں فائدے ہو سکتے ہیں

اقوال زریں

۱۔ اسکو یاد رکھو کہ چالاکی بڑائی کی منافی ہے رومن امپائر کی طرح برطانوی امپائر بیوقوفوں کا تعمیر کیا ہوا ہے۔

۲۔ انسانی موجودہ زندگی صرف اس شوق کی نقل ہے کہ زندگی کیسی ہونی چاہیئے۔ محل سے لیکر غریب کے جھونپڑے تک اس کے اوپر برف پڑ گئی ہے۔

۳۔ جدید سوسائٹی کے دماغی اعضا میں صرف دو چیزیں داخل ہیں اخبار اور کتاب۔

۴۔ روپیہ اور کریڈٹ بھی اسیطرح کی مشین ہے جیسی کے بائیسکل۔ ہر مشین کی طرح یہ بھی نامکمل اور اصلاح طلب ہے۔

۵۔ دنیا غلطی پر ہے لوگ دولت سے بھی اسیطرح برباد ہو سکتے ہیں جیسے کہ عزبت سے۔

۶۔ وہ قابل ماں جو اپنے لڑکوں کو بہترین بنا سکے ہر حکومت کے لئے بہترین ہے۔

موج تبسم

بیوی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اتنی مختلف اور متعدد دوکانوں سے چیزیں کیوں ادھار لیتے ہو۔

شوہر۔ اسلئے کہ بقایا کی رقمیں چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہوں اور وصولی کے لئے زیادہ تقاضے نہ ہوں

ایک دوست۔ رات کو جب میری بیوی کوئی آواز سنتی تھی تو ڈر جاتی تھی۔ لیکن میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ جب چور آتے ہیں تو کوئی آواز نہیں آتی۔

دوسرا دوست۔ اب تو تمھاری بیوی مطمئن ہو گئی ہو گی۔

پہلا دوست۔ نہیں اب تو خاموش راتوں میں رات بھر ڈرتی رہتی ہے۔

جیک۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹام نے مجھ سے جو ۲۰ روپے اودھار لئے تھے وہ اُسے یاد نہیں رہے۔

ڈک۔ ایسا کیوں سمجھتے ہو۔

جیک کیونکہ جب وہ مجھ سے ملتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے

دلچسپ معلومات

یورپ کے بعض ماہرین طب کہتے ہیں کہ ہوائی سفر سے کئی اعصابی امراض اچھے ہو جاتے ہیں۔ برٹش ریڈ کراس سوسائٹی نے ایک ہوائی ایمبولنس سروس بھی قائم کی ہے کیونکہ ہوائی جہاز پر سفر کرنے سے مریض کو تکلیف بہت کم ہوتی ہے۔

ایک یورپین عورت مسز وائٹ کی چھ اولاد ایک ہی روز سالگرہ مناتی ہے یہ تمام لڑکے ۲۰ جولائی کو پیدا ہوئے تھے دو لڑکے ایک مرتبہ۔ تین لڑکے ایک مرتبہ اور ایک لڑکا تنہا۔

چین میں "دروازہ امید" کے نام سے ایک انجمن ہے جو لڑکیوں کو کام کاج سکھلا کر ان کی شادی کا انتظام کر دیتی ہے۔

ہونے والی دولہنوں کی تصویریں دیوار پر چسپاں رہتی ہیں اور شادی کے امیدوار انھیں دیکھ کر انتخاب کرتے ہیں۔



اسمبلی میں وائسرائے کا پیغام سُناتے وقت ممبروں کا واک آوٹ

کھڑے کئے جانے کیخلاف احتجاج

نئی دہلی - ۱۲ فروری - مسٹر سری پرکاش نے صدر اسمبلی کو ایک چھٹی لکھ کر دریافت کیا تھا کہ جب کبھی وائسرائے کا کوئی حکم یا پیغام سنایا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ممبران اسمبلی کے لئے لازمی ہو کہ وہ کھڑے ہو کر اسکو سنیں - صدر نے مسٹر سری پرکاش کو جواباً لکھا کہ وہ اس کا جواب سوچ بچار کر دیں گے - لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر وہ جبکہ وائسرائے کا پیغام سنایا جاتا ہو کھڑے ہونا پسند نہ کرتے ہوں تو اُن کو اختیار ہے کہ وہ اسوقت وہاں سے تشریف لیجائیں -

چنانچہ آج جب کہ اسمبلی میں صاحب صدر نے یہ اعلان پڑھا کہ جنرل بجٹ تو سر جیمس گریگ اور ریلوے بجٹ سر جوزف بھور پیش کریں گے - تو مسٹر سری پرکاش وہاں سے اُٹھ کر باہر چلے آئے - آپ کے علاوہ مسٹر سری کرشن دت پالیوال اور مسٹر موہن لال سکسینہ بھی باہر آگئے - لیکن اس پیغام کے سنائے جاچکنے کے بعد ہی واپس ہوگئے

عورتوں کو ممبر بننے کا حق دیا جائے

سرحدی کونسل میں رزولیوشن

پشاور ۱۰ فروری - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عبدالغفور خاں ممبر کونسل نے سرحدی کونسل میں ایک رزولیوشن پیش کیا ہے جس کے ذریعہ کونسل کی ممبری کے لئے جنسی پابندی کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے - وقت کافی ہونے کی وجہ سے ریزولیوشن پر بحث کی اجازت مل جائے گی - ریزولیوشن پشاور کے لئے خاص دلچسپی کا باعث رکھتا ہے - کیونکہ وہاں عورتوں کے پردہ باغ کی مخالفت کی جارہی ہے -

یوپی گورنمنٹ کا آیندہ بجٹ

نئے ٹکسوں کی تجویز

الہ آباد - ۱۸ فروری معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ کے آیندہ بجٹ میں چالیس ہزار روپیہ سلور جوبلی فنڈ کے لئے رکھا جائے گا - اس سال تقریباً پندرہ لاکھ روپے کا خسارہ رہے گا - یہ بجٹ پھر بھی گذشتہ سال سے غنیمت ہے - علاوہ اکسیچنج سٹامپ کورٹ فیس وغیرہ کے تمباکو پر بھی ٹکس عائد ہوگا -

علیگڈھ ۱۰ فروری - نواب بہادر سر مزمل اللہ خاں دو درجن ملازموں کے ہمراہ حج کو جارہے ہیں -

اسمبلی میں تحریک التوائے اجلاس کی

اجازت نہیں دیگئی

نئی دہلی ۱۸ فروری - اسمبلی میں مسٹر ستیہ مورتی کے کانسلوں کی میعاد میں توسیع کے سوال کے جواب میں سر این - این سرکار نے بیان کیا کہ ۱۹۳۴ء سے توسیع کے متعلق کوئی مشورہ نہیں کیا گیا - اور یہ درست ہے کہ بعض کونسلوں کی میعاد دو گنا تک ہوگئی ہے -

تحریک التوائے اجلاس

مسٹر سری پرکاش نے تحریک التوائے اجلاس پیش کرنی چاہی - کیونکہ حکومت نے آل انڈین ہندوستانی سیوادل اور پریم مہاودیالیہ برندابن پر سے پابندی اُٹھانے سے انکار کردیا - لیکن پریزیڈنٹ نے اسے منظور نہیں کیا اور سر ہنری کریک کے بیان کو منظور کرلیا - کہ یہ معاملہ حال ہی کا پیدا شدہ نہیں ہے گو مسٹر سینت نے کہا کہ مسلسل پابندی کی وجہ سے یہ سوال پیدا نہیں ہوا بلکہ سر کریک نے ۱۲ فروری کو پابندی ہٹانے سے انکار کیا تھا اُس سے یہ سوال پیدا ہوا - سوالات کے بعد سر جوزف بھور نے ریلوے بجٹ پیش کیا -

سر کریک نے ضابطہ دیوانی بابتہ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۶۰ میں ترمیم کا بل پیش کیا آپ نے ضابطہ دیوانی میں مزید ترمیم کرنے کے بل کو مشتہر کرنے کی تحریک پیش کی - جسکا مقصد یہ ہے کہ عدم ادائیگی قرضہ پر کسی مقروض کو جیل نہ بھیجا جائے - یہ منظور کیا گیا -

سر فرینک نوئس نے کارخانوں نے مزدوروں کی اجرتوں کی ادائیگی کے متعلق بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تجویز کی - بل پر بحث جاری ہی تھی کہ ہاوس کل کے لئے ملتوی ہوگیا -

ریلوے بورڈ کے مطالبہ کو منظور کرنیسے انکار

نئی دہلی ۱۸ فروری - اسمبلی میں سر جوزف بھور کے ریلوے بجٹ پیش کرنے کے بعد ریلوے بورڈ کے متعلق مانگ میں تخفیف کے تقریباً ۲۰۰ نوٹس موصول ہو چکے ہیں -

مسٹر ستیہ مورتی اور بھولا بھائی ڈیسائی نے تخفیف کی تحریک کا نوٹس دیا ہے جس میں ریلوے بورڈ کو سپلائی سے قطعی انکار کیا ہے - تخفیف کی بہت سی تحریکوں میں ممبران نے ریلوں کی ہندوستانی بنانے ریلوے کا سامان خریدنے اور بنانے کی پالیسی اور تیسرے درجہ کے مسافروں کی دقتوں کا ذکر کیا گیا ہے -

مجوزہ انڈیا بل

کمیٹی اسٹیج میں

رگبی - ۱۸ فروری - انڈیا بل کی دوسری خواندگی ہو چکنے پر اسکو کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا - اور کمیٹی میں اس پر غور کیلئے بالاتفاق رائے تمام پارٹیوں نے ۳ پارلیمنٹری دن مخصوص کیے ہیں - آج کمیٹی کا اجلاس شروع ہوگیا - کمیٹی کے غور کے عرصہ میں یہ بل وزیر ہند سر سموئیل ہور کے چارج میں رہیگا - اس مجوزہ انڈیا بل کے باب اول و دوم میں ۵۴ کلازیں ہیں ان میں سے ۳۷ کے متعلق ترامیم پیش کیے جانے کے نوٹس موصول ہو چکے ہیں -

اسمبلی کی سٹینڈنگ فائننس کمیٹی کی میٹنگ

دہلی - ۱۵ر فروری آج صبح سر جیمز گرگ ممبر مالیات کی زیر صدارت اسٹینڈنگ فائنینس کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی جسمیں کل ۱۲ ممبران موجود تھے۔

کمیٹی نے کل ضمنی مطالبات کو منظور کر لیا۔

جو کہ صدر کی تنخواہ و ممبران کونسل آف اسٹیٹ کو الاونس بابتہ ۳۵-۱۹۳۴ء سے تعلق رکھتے ہیں دونوں مدوں کے واسطے ۳۶۰۰۰ روپیہ منظور کیا گیا۔

ممبران اسمبلی کے سفر خرچ اور دیگر الاونس کے لئے ۱۳۰۰۰ روپیہ منظور کیا گیا۔

جزائر انڈمان و نکوبار اور دہلی میں پولیس کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے ۱۳۶۰۰ روپیہ اور دہلی پولیس کے لئے مکانات وغیرہ کے واسطے ۲۰۷۰۰ روپیہ منظور کیا گیا۔

زراعتی ریسرچ کی امپریل کونسل کے لئے ۱۵ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا۔

محکمہ جنگلات کے لئے ۵۲۰۰ روپیہ اور جزائر انڈمان کے محکمہ جنگلات کے فولادی مینار کی تعمیر کے واسطے ۴۸۶۰۰ روپیہ منظور کیا گیا۔ اور عزت نگر میں انجکشن کی ادویات بنانے کے لئے ۴۶۴۰۰ روپیہ منظور کیا گیا

جو ممبران میٹنگ میں موجود تھے ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

میجر نواب احمد نواز خاں۔ مسٹر مورگن - سر مکرجی سر لیسلی ہڈسن - مسٹر سری کرشنا سنہا - محمد نعمان - کیپٹن لعل چند نول رائے - مسٹر متھرا داس جی پنڈت گوبند بلبھ پنت اور مسٹر اوناتھ جیٹی

کمیٹی کی دیاسلائی کے بنڈول بنانے کے واسطے تین لاکھ ۱۴ ہزار روپیہ اور مقام کچھ کی سرحد پر عارضی اسٹاف رکھنے کے واسطے ۱۰۳۰۰۰ روپیہ منظور کیا گیا۔

پولیٹکل ڈپارٹمنٹ سکریٹریٹ میں فیڈرل برانچ قائم کرنے کے لئے تقریباً ۳۵۰۰۰ ہزار روپیہ منظور کیا گیا

نئی دہلی میں تعمیری کام کے واسطے تقریباً ۹۰ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا۔

اس کے بعد میٹنگ ملتوی ہو گئی۔

بہار کونسل کا اجلاس

لوکل بورڈوں میں نمائندگی کا مسئلہ

پٹنہ ۱۴ر فروری - مسٹر عبد الغنی بہار کونسل میں دو بل پیش کرنے والے ہیں۔ جو ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ اور میونسپل ایکٹ کی ترمیمات کے متعلق ہیں ان ترمیمات کی رو سے جداگانہ انتخاب کے ذریعہ مسلمانوں کی کافی نمائندگی مطلوب ہے۔ بابو کلیان سنگھ نے میونسپل ایکٹ میں جو ترمیم ٹھیلہ والوں کے حق رائے دہی نہ ہونے کے متعلق پیش کی تھی وہ سلیکٹ کمیٹی کو بھیجدی گئی ہے۔

بحکم جناب مولوی سید عمر صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳۹ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور مقام گھاٹمپور ضلع کانپور

مادہو پرشاد وغیرہ زمینداران محمد پور گھاٹم پور مدعیان

بنام رام چیلا وغیرہ مدعا علیہم۔

بنام رام چیلا و سردار پسران کھیالی قوم کوری ساکنان موضع محمد پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام گھاٹمپور یا مقام دورہ دہر مسلور پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو کہ تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دنیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

نوٹس حسب دفعہ ۸۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت مال تحصیل اکبر پور ضلع کانپور نمبر مقدمہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۳۴ء

ٹھاکر راجیندر بہادر سنگھ زمیندار موضع چندول کشن پور محال رگھوناتھ سنگھ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعی

بنام مسماۃ جانکی کنور زوجہ گوند سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع چندول کشن پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعا علیہ

جو کہ تم موضع مذکور میں کاشتکار ہو اور تمہارے ذمہ مبلغ 23/10/6 مطالبہ بقایا لگان یا فتنی مدعی بابتہ سنہ ۱۳۳۹ف لغایتہ سنہ ۱۳۴۱ف بقایا ہے اور جبکہ تم نے باوجود طلب و تقاضہ کے اب تک ادا نہیں کیا ہے لہذا تم کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ اندر پندرہ یوم کے کل مطالبہ ادا کرو ورنہ اراضی ذیل سے بیدخل کر دیئے جاؤگے۔ ورنہ جو کچھ عذر ہو اندر پندرہ یوم کے عدالت ہذا میں پیش کرو۔

سنہ	نمبر	رقبہ	لگان	مطالبہ	وصول	باقی	سود	جملہ
سنہ ۱۳۳۹ف	۱۳۱	۱۱ اکھ	سے ر	۹ ۱۲	۹ر ۱۴	۱۴ ر	۲ ر	لعہ ر
	۱۶۸/۱	۱۱ اکر	۹ ۱۲					
	۱۶۸/۲	۱۱ اکر	"					
سنہ ۱۳۴۰ف، سنہ ۱۳۴۱ف	۳ قطعہ	۱۱ اکر	۹ ۱۲	۹ ۱۲ / ۱۲	۲ / ×	۹ ۵ / ۹ ۱۲	۲ / ۹ر ۷	۶ ر / ۶ ۱۲
				۶ر ۳	۹ر ۵	۶ ر	۱۰ ر	۶ر ۱۰

تاریخ پیشی ۲۷ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء - مہر عدالت - دستخط حاکم عدالت

مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ پر غور نہ کرینگی

بمبئی کونسل کا فیصلہ

بمبئی - ۱۵ر فروری - آج دوپہر کے وقت مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ پر بمبئی کونسل میں بحث ہونا تھی اصل رزولیوشن ہوم ممبر کا تھا - اور اسپر ۱۴ ترمیمات تھیں ہوم ممبر کی یہ تجویز کہ ایوان مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرے اس کے مقابلہ میں ۳۰ ووٹ سے نامنظور ہو گئی۔

سڑکوں کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے نئے ممبران

نئی دہلی ۱۵ر فروری - سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے لقیہ عرصہ کے لئے مندرجہ ذیل ممبران اسمبلی سڑکوں کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر بنائے گئے ہیں لالہ شام لال - مسٹر سی مورگن - آنریری کپتان راؤ بہادر چودہری لال چند - چودہری دیپ نرائن سنگھ مسٹر امام علی شاہ سردار منگل سنگھ - اور مسٹر ایل رون

منشی پریم چند کالاجواب و سنسنی خیز ڈرامہ

جسمیں

محنت اور سرمایہ کی کشمکش اور مزدوروں کی ہولناک مصیبتوں کا حقیقی نقشہ

روزانہ ۲ تماشے ۶½ بجے شام اور ۹½ بجے رات

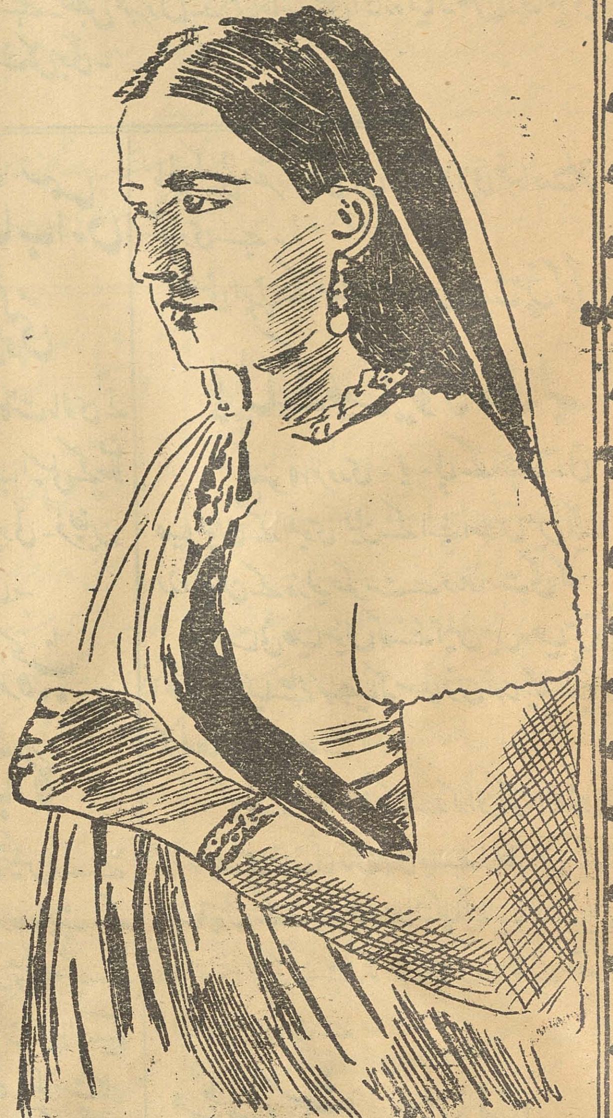
سینٹرل ٹاکیز کلکٹر گنج کانپور

مٹنی شو ہر اتوار کو ایک تیسرا تماشہ ۳ بجے دن سے

سنیچر ۲۳ فروری سنہ ۱۹۳۵ء سے

اجنٹا سنی ٹون کا عدیم النظیر پیشکش





مس ببو ـــــ مس تارابائی ـــــ مس اینہ ـــــ
ـــــ ایس نیام بلی ـــــ بی جے راج ـــــ خلیل آفتاب
ایس این پراشیر ـــــ ایف ایس شاہ ـــــ ایس ال پوری
ـــــ بھورو اڈوانی ـــــ ابوبکر وغیرہ

مل

THE MILL

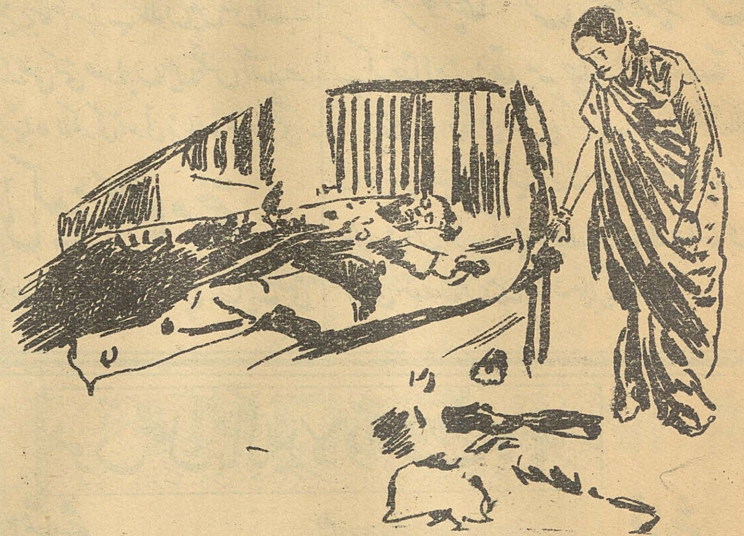
یعنی

مزدور

ہندوستان میں

اپنی نوعیت کا پہلا فلم ہے - جسکا ایک ایک سین

آپ کو عبرت کا سبق دیگا



وطن کی اقتصادی حالت پر روشنی ڈالکر بتایا گیا ہے کہ غریب مزدوروں کو حصول معاش کیلئے کس قدر ہولناک مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے - ہڑتال اور اس کے جوابی سلوک کے منظر دیکھ کر آپ کے جسم میں لرزہ پیدا ہو جائیگا



خلاصہ تماشہ

ہنسراج مل کے غریب دوست اور رحمدل مالک کے انتقال کے بعد اسکا عیاش لڑکا مزدوروں کے ساتھ وحشیانہ مظالم اور طرح طرح ناروا سلوک کرتا ہے - مزدوران سختیوں سے تنگ آکر ہڑتال کر دیتے ہیں - اس بیکاری کے زمانہ میں نیکی اور شرافت کی پتلی پدما اپنے زیوارات بیچکر غریب مزدوروں کی مدد کرتی ہے - بالآخر ایک پنچایتی بورڈ بیچ میں پڑ کر ہڑتال کا خاتمہ کراتا ہے - لیکن مالک کارخانہ کی ایک شرمناک حرکت کی شکایت مزدور جب مینیجر سے کرتے ہیں تو وہ آنسو پونچھنے کے بدلے اُن سے مارپیٹ کا سلوک کرتا ہے مزدور مشتعل ہو کر مینیجر سے انتقام لینے کوشش کرتے ہیں - مگر عیاش مالک اُن کو اپنے پستول کا نشانہ بناتا ہے - پولیس قاتل کو گرفتار کر کے جیل بھیجدیتی ہے - اور کارخانہ کا انتظام اسکی بہن پدما کے ہاتھ میں آتا ہے جو اپنی خوش معاملگی اور رحمدلی کی بدولت مزدوروں کے دل میں جگہ پیدا کر لیتی ہے - اور مل کا کاروبار اعلےٰ پیمانہ پر پہونچ جاتا ہے -

انڈیا بل کا پہلا حصہ کمیٹی میں پاس ہو گیا

جملہ ترمیمات مسترد

لندن ۱۹ فروری۔ انڈیا بل کی دوسری دفعہ بھی مختصر سی ترمیم کیساتھ منظور ہو گئی۔ یہ ترمیم سر جنبلڈ کریڈک کی تھی۔ اسطرح پر دیگر چار مجوزہ ترمیمات ختم ہو گئیں۔

اس کے بعد تیسری دفعہ پر غور ہوا جس کے بعد گورنر جنرل نے حکومت ہند اور دیسی ریاستوں کے تعلق کا ذکر کیا۔

سر رابرٹ بارن نے یہ تجویز پیش کی کہ گورنر جنرل کا تقرر پریوی کونسل کی کمیٹی سے مشورہ لینے کے بعد کیا جایا کرے۔ اور اس کمیٹی کا نام ہندوستان کی مشاورتی کمیٹی رکھا جائے۔

سر سموئیل ہور نے کہا کہ حکومت اس ترمیم کو منظور نہیں کر سکتی لیکن ممبروں کی رائے سننا پسند کرے گی۔

مسٹر مارگن جونز نے کہا کہ اگر لیبر پارٹی آئندہ ہندوستان کے لئے وائسرائے کا تقرر کرے گی تو ایسا ہی وائسرائے مقرر ہوگا جس کا نقطۂ نظر ہندوستان کے بارے میں لیبر پارٹی کے موافق ہو۔ بحث کے بعد مسٹر بارن نے تجویز واپس لے لی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے کرنل ویجوڈ کی پیشکردہ ترمیم ہی جس کا منشا یہ تھا کہ آیا فیڈریشن میں دیسی ریاستوں کو شامل کیا جائے گا یا صرف برطانی ہندوستان تک محدود رہیگا۔ بحث کے بعد کرنل ویجوڈ نے کہا کہ میں اس معاملہ کو اور وقت پیش کروں گا۔

مسٹر والمر نے یہ ترمیم پیش کی کہ وائسرائے اسوقت تک اپنے عہدے پر محفوظ رہے گا جب تک پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشورے پر ملک معظم کی حکومت اسے برطرف نہ کرے۔

سر سموئیل ہور نے کہا کہ اس ترمیم کو منظور نہیں کیا جا سکتا یہ بڑی غلطی ہو گی جس کے نتائج مصیبتناک ہونگے میں اس سے بدتر کوئی بات خیال نہیں کر سکتا۔ کہ وائسرائے کے عہدے کا انحصار پارلیمنٹ کی رائے پر ہو۔

مسٹر وولمر کی ترمیم ۳۲۴ کے مقابلہ میں ۴۵ ووٹ سے نامنظور ہو گئی۔

مسٹر اے سومرویل نے یہ تجویز کی کہ دفعہ ۳ کی ضمنی تین اڑا دی جائے۔

مسٹر بٹلر نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دونوں عہدوں کی علیحدگی سے بڑی دشواری ہو جائے گی۔ چوتھی دفعات کے لئے کوئی ترمیمات نہ تھیں چار گھنٹہ کے بعد باب اول کی بحث ختم ہوئی۔

جب باب دوم پر بحث شروع ہوئی تو مسٹر چرچل نے دفعات ۵ و ۶ کو ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی سر سموئیل ہور نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا اس پر ڈھائی گھنٹہ تک بحث رہی۔ اور بالآخر ترمیم ۲۱ کے مقابلہ میں ۲۹۰ رائے سے نامنظور ہو گئی۔

مسٹر وولمر نے دوران بحث میں اپنی ترمیم کے متعلق یہ کہا کہ حکومت وائسرائے کو ایک ناممکن کام دے رہی ہے۔ اسے غیر معمولی طور پر پارلیمنٹری تجربہ ہونا چاہئے اسے غیر معمولی طور پر پارلیمنٹری تجربہ ہونا چاہئے۔ اور انتظامی قابلیت بھی ہونی چاہئے۔ گویا وہ چارلس اول ہو رلینگ اور بائبلے کا مجموعہ ہو گا۔

اس بحث کے دوران میں سامرسن نے دریافت کیا کہ وائسرائے کا ٹائیٹل کیوں نہیں استعمال کیا جاتا۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ یہ لفظ آئینی طور پر استعمال ہی نہیں ہوا۔ یہ تو محض ایک تکلفاتی فقرہ ہے اور یوں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

مسٹر وولمر نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ دیسی ریاستوں اور برطانی ہندوستان کو ملا کر دو سو نمائندے ہونے چاہئیں جن کی ایک مشاورتی کمیٹی ہو۔ جو برابر گورنر جنرل کو عام معاملات میں مشورہ دیتی رہے آپ نے کہا کہ اس بارے میں اگر سائمن کمیشن کی سفارشات منظور کر لی جائیں تو دھوکہ بازی نہ رہے گی۔ یعنی ایک ایسی نقلی فیڈریشن کی جمہوریت نہ رہے گی جسمیں حقیقی اختیارات ہی نہوں

مسٹر وولمر نے کہا کہ صوبجات میں ہندوستانی سیاسی مدبروں کے ہاتھ میں اہم محکمے دیکر تجربہ کیا جا سکتا ہے صوبجات اور دیسی ریاستوں کے مابین معاملات وائسرائے اور ان کی مشاورتی کونسل کے سپرد ہیں۔ ہنوز اس بارے میں بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ اجلاس کل کیلئے ملتوی ہوا۔

کسان سبھا ضلع میرٹھ

مسٹر پالیوال کا صدارتی ایڈریس

میرٹھ ۱۰ فروری۔ کل ضلع میرٹھ دورالہ ضلع کسان سبھا کے جلسہ کی صدارت پنڈت سری کرشن دت پالیوال ممبر اسمبلی نے کی۔

چودھری خیر سنگھ چیرمین استقبالیہ کمیٹی کی تقریر کے بعد پالیوال جی نے اپنی تقریر میں کسانوں کی حالت زار اور اُن کے حقوق و فرائض کا ذکر کیا۔ آپنے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ قسمت کے بھروسہ نہ بیٹھے رہیں بلکہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کریں آپ نے یہ بھی کہا کہ ان میں منظم ہو کر زراعت کے بہترین طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ تاکہ پیداوار زیادہ ہو۔ اس کے بعد حسب ذیل چودھری وجے پال سنگھ کی تجویز اور مسٹر یوسف لال۔ پردھان رام سنگھ پروفیسر کاشی چند اور چودھری رگھبیر سنگھ کی تائید سے پاس ہوا۔

سات آدمیوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو عام کسانوں اور بالخصوص شکر کے کارخانہ والوں کو ہار کرنے والے کسانوں کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے کانسٹی ٹیوشن بنائے کوئی کسان شکر کے کارخانوں میں اپنے کارخانوں کے ایجنٹوں کے ذریعہ فروخت نہ کرے اور ضلع کسان سبھا کے زیر اہتمام ایک ہفتہ وار اخبار شائع کیا جائے۔

برطانوی بجٹ ۱۵ اپریل کو پیش ہوگا

لندن ۱۰ فروری۔ اگرچہ وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کرنے کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا ہے لیکن خیال ہے کہ ۱۵ اپریل کو بجٹ پیش کیا جائیگا۔ خیال ہے کہ بجٹ کے متعلق بیان پڑھے جانے کے بعد بجٹ کو کمیٹی کے ذریعہ پاس کرا لیا جائے۔ تاکہ ایسٹر کی چھٹیوں سے جو ۱۸ اپریل کو شروع ہوں گی پیشتر ہی یہ کام مکمل ہو جائے

بمبئی کونسل میں سال آئندہ کا بجٹ

غیر سرکاری مخالفت

بمبئی ۱۸ فروری آج بمبئی کونسل میں بجٹ کی تجاویز پر بحث شروع ہوئی ممبروں نے اسبات پر بہت اعتراض کیا کہ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف بغیر کونسل کی منظوری کے کیوں بحال کی گئی بعض ممبروں نے کاشتکاروں کو امداد دینے پر زور دیا حکومت کی اس تجویز پر اظہار پسندیدگی کیا گیا کہ دیہات میں اراضیات رہن کے بنک کھولے جانے کی تجویز در پیش ہے۔ حکومت سے یہ بھی درخواست کی گئی کہ وہ سلور جوبلی فنڈ کو کاشتکاروں کو دیدیں۔ اور حکومت ملتوی شدہ لگان معاف کر دے حکومت بمبئی نے تخفیف بحال کرکے چودہ لاکھ روپیہ کا خرچہ بڑھا لیا ہے۔ بعض ممبروں نے اس جانب بھی اشارہ کیا کہ ممکن ہے مجموعی طور پر بجٹ نامنظور کر دیا جائے۔ باقی بحث کل ہوگی۔

منشی ایشور سرن کے انتخاب اسمبلی کیخلاف سماعت شروع ہو گئی

بنارس ۹ فروری۔ پنڈت کرشن کانت مالوی نے جو اپیل منشی ایشور سرن کیخلاف انتخاب اسمبلی کے خلاف دائر کر رکھی تھی۔ اس کی سماعت کل ہوئی۔ فریقین کے بیانات کے بعد تنقیحات قائم کی گئیں۔

یو پی گورنمنٹ کا آئندہ بجٹ

تمباکو پر ٹکس لگایا جائے گا

لکھنو ۱۹ فروری۔ یو پی گورنمنٹ ٹیکس کے لئے نئے نئے صیغہ دریافت کر رہی ہے موجودہ بجٹ کے اجلاس میں تمباکو پر ٹکس لگانے کا بل پیش ہو گیا ہے یہ بل میونسپلٹی اور رقبہ جات مشتہرہ ٹاؤن ایریا اور ریلوے اسٹیشنوں کی تمباکو کے متعلق ہوگا۔ حکومت کا یہ کہنا ہے کہ اس چیز پر تمام مہذب ملکوں میں ٹکس لگتا ہے اور ہندوستان کے بھی کئی صوبوں میں ٹکس لگتا ہے اس صیغہ سے تقریباً ۵ لاکھ کی آمدنی زیادہ ہو جائیگی

صنعتی مالی کمیٹی کا کام ختم

لکھنو ۱۹ فروری۔ حکومت یو۔پی نے ایک صنعتی مالی کمیٹی مقرر کی تھی جس نے آج اپنی شہادت ختم کر دی ہے۔

کمیٹی اپریل کے تیسرے ہفتہ میں رپورٹ پیش کر یگی

یوپی کے عیسائیوں کا مطالبہ

لکھنو ۱۹ فروری۔ یو۔پی کے ہندوستانی عیسائیوں کے ایسوسی ایشن کے اپنے اجلاس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی کہ:۔ ہندوستانی عیسائیوں کو نئے آئین میں ویسا ہی اپنی تحفظ عطا کیا جائے جیسا کہ مسلمانوں اور اینگلو انڈینوں کو عطا کیا گیا ہے۔

کمیٹی نے مزید مطالبہ کیا ہے کہ ان کو ملازمتوں میں ۴½ فیصدی نمائندگی حاصل ہونی چاہئے۔ جلسہ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ انڈیا بل میں یہ شامل کر دیا جائے کہ ہندوستان کا منزل مقصود درجہ نو آبادیات ہے۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس

کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

لندن ۱۸ فروری۔ ڈیلی اکسپریس کے نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کے خلاف اس تقریر کی بنا پر جو کہ انہوں نے حال ہی میں کی تھی ہندوستان میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

مسٹر جناح کا اہم بیان

نئی دہلی ۱۰ فروری - مسٹر جناح نے کل اخبار ہندوستان ٹائمز کے نمایندے کو انٹرویو دیا۔ نمایندہ مذکور نے اخبار اسٹیٹسمن کی ایک کاپی آپ کو دکھائی جس میں یہ درج تھا کہ آپ نے کانگریس کے صدر کی پیش کردہ شرائط پر اُن کی حرف گیری کی - اخبار اسٹیٹسمن نے یہ لکھا تھا کہ مسٹر جناح نے کانگریس پارٹی کے لئے چند شرائط پیش کی ہے جن کی منظوری کے بعد وہ معاملہ کو اپنے فرقہ کے سامنے رکھیں گے۔

مسٹر جناح نے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ میں نے صدر کانگریس کے اقتدار یا اُن کے خلوص پر ذرا بھی شبہ کیا - بلکہ میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ میں فرقہ وارانہ معاملات پر بابو راجندر پرشاد جیسے شخص سے تبادلہ خیالات کر رہا ہوں - جن کے لئے میرے دل میں نہایت عزت ہے یہ بھی غلط ہے کہ میں نے کانگریس کے لئے کوئی شرائط عائد کیں - کہ اُن کے پورا ہونے کو ہر حالات کو مسلمانوں کے روبرو پیش کیا جائے گا - ہم دونوں کو اس کی نہایت فکر ہے کہ کسی فکر سے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ہو جائے - میں امید کرتا ہوں کہ اخبار ہمارے راستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے غیر مصدقہ بیانات شائع نہ کریں گے

دوسرے لوگوں کے ساتھ اور بالخصوص کانگریسی حلقوں سے گفت و شنید کرنے میں مجھے ذرا بھی خیال پیدا نہیں ہوتا کہ صورت حالات مایوس کن ہے اخبار اسٹیٹسمن کی یہ پیشگوئی بے بنیاد ہے کہ یہ گفتگو جوں کی توں رہ جائے گی

کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس

نئی دہلی - ۱۰ فروری - کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ پیش ہونے کے علاوہ آج دو بل بھی پیش ہوئے - جو کہ اسمبلی کے پاس کردہ تھے۔

ایک تو اُن میں سے غیر ملکیوں کے حقوق شہریت کے حاصل کرنے کے بارے میں تھا - اور دوسرا سینما ایکٹ کا ترمیمی بل تھا جس میں سینما کے قابل اعتراض پوسٹروں کی بندش مدنظر ہے اس کارروائی کے بعد جلسہ ملتوی ہوا۔

کونسل آف اسٹیٹ کا ضمنی انتخاب
مسٹر شانتی داس اسکرن کی کامیابی

بمبئی ۱۰ فروری - بمبئی سے کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر سر سومی مہتہ کے استعفے کی وجہ سے جو جگہ خالی ہوئی تھی اُس کے ضمنی انتخاب میں مسٹر شانتی داس اسکرن کامیاب ہوئے آپ کو ۸۶۷ ووٹ ملے سر شاپور جی بلیموریہ اور سر گووندراو پردھان سابق ممبر مالیات کو ۴۳۰ اور ۲۵۴ ووٹ ملے -

دار العوام سوال و جواب
سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد ۷۰ ہے

لنڈن ۱۰ فروری - دار العوام میں مسٹر سیاک گورن نے سوال کیا کہ ہندوستان میں قومی مطالبات لگنے اور آزادی کے کتنے طلبگار بغاوت یا بلووں کے الزامات میں جیلوں میں ہیں۔

سر سیموئل ہور نے جواب دیا کہ سوال کچھ اس قسم کا ہے کہ اس کے اعداد بتانا بہت مشکل ہے بہر حال اس وقت سول نافرمانی کے الزام میں صرف ۷۰ اشخاص جیلوں میں ہیں -

مسٹر تھاپ نے وزیر ہند کی توجہ اس جانب دلائی کہ اخبارات میں یہ شائع ہوا ہے کہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کا سرکاری سرکلر جو خفیہ تھا وہ ظاہر ہو گیا۔

آپ نے دریافت کیا کہ آیندہ ایسی کارروائیوں کو روکنے کے لئے حکومت کی نظر میں کیا تدابیر ہیں۔

سر سیموئل ہور نے کہا کہ ۳۱ جنوری کو ہوم ممبر حکومت ہند نے اسمبلی میں جو کچھ کہا تھا اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا -

صدر ایوان تجارت برطانیہ کا بیان

لنڈن ۱۰ فروری - برطانوی ایوان تجارت کے صدر مسٹر السمین نے ایک دعوت کے موقعہ پر بیان کیا کہ برطانیہ اور پولینڈ کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہونے والا ہے جس کی رو سے برطانیہ اور بالخصوص ویلز کے کوئلے کی دس لاکھ ٹن کھپت اور زیادہ ہو جائے گی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء

بموجب دفعہ ۳۶ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اطلاع دیجاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک ترمیم شدہ عام ترقی وسٹرک کی اسکیم نمبری ۴۲-اے موسومہ رائے پوروہ اسکیم محدودہ ذیل تیار کی ہے:-

جانب شمال ومغرب۔ کالپی روڈ
جانب مشرق۔ ہمیرپور روڈ
جانب جنوب۔ گرانڈ ٹرنک روڈ

اس اسکیم کے نقشے اور مزید حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور اس اسکیم کے متعلق نوٹس ہذا سے ۶۰ یوم کے اندر عذرداری دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کیجاسکتی ہے۔

ای۔ ایم سوٹر۔ سی، آئی، ای
چیرمین۔ امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

صدر اسمبلی کے نام

مسٹر سری پرکاش کا خط؟

نئی دہلی-۵ افروری۔ مسٹر سری پرکاش ممبر اسمبلی نے صدر اسمبلی کو ایک خط لکھا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ جب صدر اسمبلی والسرائے کا کوئی اعلان پڑھتا ہے تب ممبروں کو کھڑا کیوں کیا جاتا ہے اور والیسرائے کی تقریر کے دوران میں کسی خاص وقت ممبروں کوایوان میں کیوں بٹھایا جاتا ہے۔

ابھی تک مسٹر سری پرکاش کو اس کا کوئی جواب نہ ملا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ صدر اسمبلی اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خط ایوان کے ایک طبقہ کے اس جذبہ کا نتیجہ ہے کہ ممبروں کے حق آزادی میں بیجا مداخلت کی جاتی ہے۔

حکومت سی پی کا بجٹ

ایک لاکھ کے خسارہ کا اندازہ!

جبلپور-۵ افروری۔ سرکاری افسروں کی تنخواہیں میں تخفیف کے بحال ہوجانے کی وجہ سے حکومت سی پی کے بجٹ میں ۱۳۳۰۰۰ روپیہ کے خسارہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

آمدنی کا اندازہ ۴۸۰۷۳۰۰۰ روپیہ کا اور خرچ کا اندازہ ۴۷۵۲۶۰۰۰ روپیہ کا ہے۔

دہلی ۵ افروری۔ ہوائی جہاز ارتھوزہ آج صبح یہاں پہونچگیا۔ اور کاچوروالہ آباد کے راستہ سے کلکتہ روانہ ہوگیا

بحکم جناب پنڈت رام رتن چوبے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۱۸۰

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر شمبر سنگھ بنام تم کنچن سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ لگان کے بتاریخ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ 69/10/9 جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۴	۰	۳
خرچہ نالش	۱۴	۸	۹
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۲	۵	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۶	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۶	۹
میزان	۶۹	۱۰	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کنچن سنگھ ولد امرار سنگھ ٹھاکر ساکن سہاگ پور مزرعہ جانپور پرگنہ ڈیراپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 69/10/9 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔ ھ

ھ تاریخ پیشی ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۵ء مقرر ہے
پرگنہ ڈیراپور محال امرار سنگھ موضع

نمبر	رقبہ	لگان
۵۶۶	۱ بگھہ	للوعہ
۸۰۳	۹ بسوہ ۱۸	″
۱۱۱۰	[illegible]	″
۳ قطعہ	[illegible]	للوعہ

مہر عدالت
(دستخط حاکم عدالت)

بعدالت جناب اے۔ بی ہارڈی صاحب بہادر مہتمم نیلام کانپور

بمقدمہ نمبر ۶۵/۱۰۰

مولچند سکھی لال ولال من ولد منان لال اقوام ویش ساکنان موضع ریپال پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعی

بنام شیر سنگھ

اطلاعنامہ

بنام شیر سنگھ ولد پوکھر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع بھٹوا متو پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہ

چونکہ حاکم پرگنہ صاحب بہادر اکبرپور نے واسطے نیلام حقوق ومرافق زمینداری تعدادی ۱۰ پائی ۸ نفس اپ جوبی نمبر ۲۔ (۲) حقیت زمینداری تعدادی ۸ نفس بی نمبر ۷۔ مدیون ڈگری واقع موضع بھٹوا متو محال ارجن سنگھ پرگنہ اکبرپور کے ہدایت کی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۵ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ھ ڈگری کے کرنا منظور ہو۔ مقرر ہوئی ہے۔ بتاریخ مقررہ تجویز حصہ حسب دفعہ ۱۰۱ اریونیو مینول ہوگا۔ اگر تم بتاریخ مذکورہ بالا حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمھاری غیر حاضری میں طے ہوجائے گا۔ اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمھارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائے گا۔

آج بتاریخ ۱۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سمبھی رہ

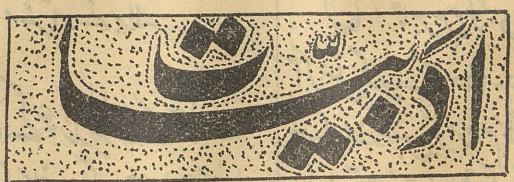


صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۔ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۹



ادبیات

جذبات دور

از جناب دورؔ ہاشمی

ہر ایک ذرّے سے ہے شانِ دلبری پیدا
جو دل ہے سینہ میں کر دل میں درد بھی پیدا
گلوں سے رنگِ چمن سے شگفتگی پیدا
نظامِ حسنِ فسوں ساز کا خدا حافظ
ہم اہلِ درد کی ایذا پسندیاں توبہ!
تبسمِ نگہِ یار کی دوہائی ہے
یہ مرگِ عشق بھی کیا مرگِ عشق ہے یارب
خودی کی منزلِ نازک جہاں تمام ہوئی
جو ہو چکا کبھی حاصل نگاہ ساقی سے
کسے فراغ ہے دنیا میں عشق کے ہاتھوں
یہ کس نے پھیر لیں نظریں کہ آج دنیا میں
حوادثات کی آغوش میں پلا ہوں میں
ہماری شامِ شبِ ہجر کو خدا رکھے
مری جبیں کو ودیعت ہوا ہے سجدۂ عشق
جبین و سجدہ کی افراط ہے زمانے میں
ہر آستیں میں ہے اک دشنہ نہاں اے دورؔ

کرے کوئی تو یہ اندازِ بے خودی پیدا
خوشی ہے غم کی نمو غم سے ہے خوشی پیدا
ہر ایک شئی کے عوض تیری دلکشی پیدا
ہوئی ہے زلفِ محبت میں برہمی پیدا
ترے کرم سے بھی ہے لطفِ برہمی پیدا
جنونِ عشق میں ہونے لگی کمی پیدا
کہ ہر نفس سے ہے اک تازہ زندگی پیدا
وہیں سے ہو گئی اک راہِ بے خودی پیدا
کہاں سے کیجئے وہ لطفِ میکشی پیدا
کہ دل کیساتھ ہوا ہے یہ درد بھی پیدا
ہے ذرہ ذرہ سے اک شانِ برہمی پیدا
ہوئی ہے مجھ سے حقیقت میں زندگی پیدا
یہیں سے ہوگی کبھی صبحِ دلبری پیدا
ہوئی ہے میرے لئے شانِ بندگی پیدا
کچھ اور کیجئے اب طرزِ بندگی پیدا
کوئی جہاں میں کرے کس سے دوستی پیدا

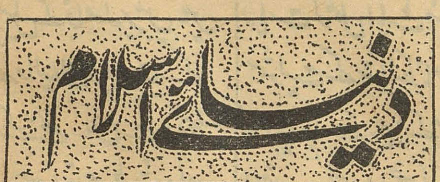
وطن

نتیجۂ فکر جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمیؔ۔ از کانپور

مر چکا ہجرِ وطن میں جبکہ شیدائے وطن
جنت الفردوس کی دلچسپیاں کیا یاد آئیں
ہم جو چاہینگے تو آہن بھی طلا ہو جائے گا
آرزو ہیں ایک ہوں سب کی تو پھر بنجائے کام
ہر طرف جاری ہو دورِ ساغرِ صہبائے امن
اسکا ہر سنگریزہ مجھکو ہے جاں سے عزیز

گور سے آئی صدا ہائے وطن ہائے وطن
دل کے بہلانے کو کافی ہے تماشائے وطن
کم نہیں اکسیر سے ہے خاکِ صحرائے وطن
کاش یکدل، یکزباں ہو جائیں ابنائے وطن
کاش پیدا ہو کوئی پھر بزم آرائے وطن
کوئی مجھ سے آکے پوچھے کیا ہے دنیائے وطن

قیس کی مانند بزمیؔ ہر بشر دیوانہ ہو!
ہو سروں میں سبکے پیدا کاش سودائے وطن



دنیائے اسلام

مسجد ایا صوفیا کی مرمت

آجکل ترکی میں آثار قدیمہ کی مرمت اور تنظیم ہو رہی ہے۔ جس کے باعث استنبول عنقریب آثار و اعدال کے اعتبار سے مشرقی شہروں میں ایک خاص درجہ حاصل کریگا۔ ترکی میں مسجد ایا صوفیہ عربی آثار کا نمونہ ہے اور جس کے بعض حصوں کی مرمت عنقریب ہونے والی ہے۔ مسجد ایا صوفیہ میں جو آثار نبوی محفوظ ہیں مثلاً سجادہ نبوی اور بال وہ طوب قابو کے محل میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔

جاپان اور ترکی کا تجارتی معاہدہ

ترکی اور جاپانی تجارتی معاہدہ پر جانبین نے دستخط کر دیے ہیں اور یہ طے پایا ہے کہ جاپان ایک کروڑ ین کا ترکی تمباکو، روئی اور دیگر اشیا ہر سال خریدے گا۔ اور اسی طرح ترکی بھی اسی مقدار میں جاپانی کپڑا معاوضہ میں لیگا۔

اس معاہدہ کی میعاد ۵ سال مقرر کیگئی ہے

ترکی میں عہدوں اور اخبارات کے نام تبدیل کر دیے گئے

حکومت جمہوریہ ترکیہ نے ترکی زبان کی اصلاح کے لئے جو قدم اوٹھایا تھا اب اُسکی تکمیل کر دیگئی انجمن لسان ترک نے اس خصوصی بڑی سرگرمی سے کام کیا ہے اُس نے اپنی نگرانی میں عربی فارسی یونانی میں اور انگریزی اور جملہ اجنبی زبان کے الفاظ کو خارج کر کے ان کی جگہ خالص ترکی الفاظ رائج کیے۔ اور مصطلحات جدیدہ کے جدید الفاظ وضع کر کے ترکی زبان کو رائج کر دیا۔ اور اُسے سرمایہ دار بنا دیا ترکی میں اب تک سرکاری اداروں کے نام عربی تھے مثلاً وزارت معارف، وزارت حربیہ مرافعہ ملیہ۔ وغیرہ ان کو ترک کر کے ان کی جگہ خالص ترکی نام تجویز کر لئے گئے ہیں۔ علی ہذا القیاس عہدوں کے عربی ناموں کو بھی ترکی ناموں سے تبدیل کر لیا گیا ہے مثلاً

صدر اعظم کی جگہ	باش باقان
وزیر خارجہ	طیش باقان
وزیر داخلہ	اتج باقان
وزیر مدافعت ملیہ	سوباتان

سرکاری حکم نافذ کر دیا گیا ہے کہ خاندانی القاب کو بھی ترکی میں تبدیل کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ اخبارات کے نام بھی ترکی میں تبدیل کر دیے گئے ہیں ترکی اخبار" اکیت ملیہ کا نام اولس رکھا گیا ہے اخبار ملیت نے اپنا نام قان رکھنے کا اعلان کر دیا ہے دیگر ترکی اخبارات بھی عربی اور فارسی ناموں ترکی ناموں سے تبدیل کر رہے ہیں۔

حجاز میں افغانی سفیر کا تقرر

دولتین میں روابط کا مزید استحکام

حکومت عربیہ سعودیہ اور حکومت افغانستان کے درمیان دوستی اور مودت کا معاہدہ مرتب ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی ایک سوال باقی تھا کہ دولتین میں سفرا کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

معاصر اصلاح کابل سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی حکومت کے لئے اپنی جانب سے جلالتماب محمد صادق خاں مجددی کو سفیر مقرر کیا ہے جس کو حکومت حجاز نے بھی منظور فرما لیا ہے۔ محمد صادق خاں مجددی افغانستان کی طرف سے مصر میں بھی وزیر مختار ہیں۔ توقع ہے کہ اس تقرر سے ملت نجیبہ افغانستان اور ملت حجازیہ کے درمیان صادقہ روابط و ضوابط میں مزید استحکام حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲ر مارچ ۱۹۳۵ء	نمبر ۹

والیان ریاست کے فیصلہ پر وزیر ہند کا بیان

مسٹر چرچل نے انڈیا بل کے مباحثہ کے شروع ہونے پر یہ تحریک کی کہ چونکہ والیان ریاست نے فیڈریشن میں داخل ہونے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اسلئے بل پر غور و خوض کرنے کے لئے اسکو سر دست ملتوی کر دیا جائے۔

مسٹر چرچل کی تحریک کے جواب میں سر سموئیل ہور وزیر ہند نے فرمایا کہ:۔

"اس قسم کے پیچیدہ مسئلہ کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو جانا حیرت کی بات نہیں ہے خاصکر ایسی صورت میں جبکہ والیان ریاست ۶ ہزار میل کے فاصلہ پر ہیں میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ حکومت نے والیان ریاست کے نمایندوں کے ساتھ جو فیصلے کئے تھے۔ ان سے وہ منحرف ہو گی۔ اگر بل کے مسودہ میں سہواً تمام طے شدہ امور بجنسہ شامل ہونیسے رہ گئے تو میری یہ کوشش ہوگی کہ انہیں شامل رکھا جائے۔ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ والیان ریاست نے آل انڈیا فیڈریشن کے متعلق اپنا خیال بدل دیا ہے لیکن اگر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے تو ہر شخص کو اس اصلی صورت حال کا جسقدر جلدی علم ہو جائے اتنا ہی جملہ فریقوں کے لئے بہتر ہوگا۔

یہ فرض کرتے ہوئے کہ والیان ریاست اور خود ہم لوگ اب بھی آل انڈیا فیڈریشن کے قیام پر تلے ہوئے ہیں میں نہایت غور و خوض کے بعد یہ کہہ سکتا ہوں کہ متنازعہ امور کے طے نہ ہو سکنے کی کوئی وجہ نہیں مجھے یقین ہے کہ اکثر امور تو اب بھی بل میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ اور والیان ریاست کو اب تک تفصیلی طور پر یہ احساس نہیں ہوا ہے کہ انکی جائز خواہشات کو کس حد تک پورا کیا گیا ہے

جو امور باقی رہ گئے ہیں اُن کے متعلق میں وعدہ کر چکا ہوں کہ ان کی تکمیل کی جائے گی اندریں حالات کوئی وجہ نہیں ہے کہ کمیٹی بل کو التوا میں ڈالے۔ والیان ریاست کا حق نکات سے تعلق ہے۔ ان میں سے اکثر آیندہ مرحلہ پر زیر غور آئینگے والیان ریاست نے فیڈریشن کے متعلق سر دست اپنا خیال تبدیل نہیں کیا ہے اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی ناقابل مفاہمت اختلافات ہیں والیان ریاست کا رزولیوشن ایک معنی میں بل کی اسکیم کے خلاف فیصلہ نہیں ہے۔

مجھے یقین ہے کہ والیان ریاست اور برطانی حکومت کے پیش نظر ایک ہی مقصد ہے دونوں کی خواہش یہ ہے کہ فیڈریشن میں والیان ریاست کی شمولیت کے یہ معنی ہونا چاہیئے کہ انھیں فیڈرل نظام میں موثر دخل حاصل ہوگا۔ اس امر کا فیصلہ خود والی ریاست کے ہاتھ میں ہوگا۔ کہ فیڈرل حکومت اس کی ریاست کے اندر کہاں تک دخل دے سکے گی۔ یہ ضرور ہے کہ کسی بھی والی ریاست کی شمولیت کا انحصار ملک معظم کی منظوری پر ہوگا۔ حکومت کی تجویز یہ ہے کہ والیان ریاست کو مکمل ایکٹ منظور کر لینا چاہیئے اور اُسکے بعد شمولیت کے شرائط نامہ میں انھیں ایسے امور کی وضاحت کر دینا چاہیئے۔ جن کے متعلق وہ ایکٹ تسلیم کرتے ہیں انھیں یہ بھی واضح کر دینا چاہیئے کہ ایکٹ کا دوسرے امور سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ایکٹ کسی دوسرے طریقہ پر والیان ریاست کی شاہی حیثیت میں دخل انداز ہوگا۔ حکومت بل کا فیڈریشن ڈھانچہ قائم رکھتے ہوئے والیان ریاست کی پوزیشن کی پوری پوری حفاظت کے لئے تیار ہے۔ حکومت پہلے کی طرح اب بھی نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ واضح کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ تاج برطانیہ اور ہندوستانی ریاستوں کے درمیان معاہدات کو ناقابل ترمیم سمجھتی ہے۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں کوئی اعتراض اصولی نہیں ہے اور تفصیلی امور کا فیصلہ سہولت اور آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

اسمبلی میں ریلوے بجٹ

۲۶ر فروری کو اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر بحث ختم ہو گئی بجٹ مذکور پر مندرجہ ذیل ۶ تخفیف کی تحریکیں منظور ہوتی ہیں:۔

(۱) مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی تحریک جسمیں انہوں نے یہ سفارش کی تھی کہ ریلوے بورڈ کے مطالبہ میں کمی کیجائے اُسے صرف ایک روپیہ دیا جائے۔

۲۔ مسٹر اینے کی تحریک جسمیں انہوں نے سفارش کی تھی کہ ریلوے کے اخراجات میں سو روپیہ کی کمی کیجائے اور ریلوے ملازمتوں میں ہندوستانی عنصر داخل کیا جائے۔

۳۔ مولوی شفیع داؤدی کی تحریک کہ ریلوے اخراجات میں ۱۰۰ روپیہ کی کمی کیجائے اور تیسرے درجہ کے مسافروں کو زیادہ سہولتیں دیجائیں۔

(۴) پنڈت گووند بلبھ پنت کی تحریک کہ ریلوے کے اخراجات میں ۱۰۰ روپیہ کی کمی کی جائے اور جسمیں ریلوے پالیسی کی مذمت کی گئی تھی۔

(۵) مسٹر جوشی کی تحریک جسمیں ۱۰۰ روپیہ کی تخفیف کیلئے سفارش کی تھی اور حکومت پر زور دیا تھا کہ مزدوروں کے متعلق واٹلے کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد کیا جائے۔

۶۔ کیپٹن لال چند کی تحریک جسمیں انہوں نے

آئینہ کانپور

مرچنٹس چیمبر کے عہدیداران کا انتخاب

۲۵ر فروری کو مرچنٹس چیمبر آف یو پی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ۔ لالہ کملاپت سنگھانیا

وائس پریسیڈنٹ:۔ مسٹر ایس ایم بشیر (سینیر) سردار اندر سنگھ (جونیر)

ممبران انتظامیہ۔ بابو گور پرشاد کپور۔ بابو رام نرائن گرگ۔ بابو جنگ بہادر مہروترا۔ مسٹر ایچ جی مصرا۔ مسٹر اقبال کرشن آغا مسٹر دیوی سنگھ بہارگوا رائیصاحب لالہ روپ چند جین۔ لالہ جواہر لال جین لالہ میا لال۔ مسٹر رام رتن گپتا۔ لالہ رام دیو مرولیا۔ لالہ رادھے لال گرگ۔ مسٹر محمد اسمٰعیل مسٹر شانتی نرائن۔ مسٹر آر کے برلا۔

کانپور سنگیت سماج کے عہدیداران کا جلسہ

۲۵ر فروری کو کانپور سنگیت سماج کا جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا:۔

پریسیڈنٹ۔ رائیصاحب بابو گوپی ناتھ

وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر بی۔ پی سریواستوا۔ مسز بی پی سریواستوا۔ لالہ پدم پت سنگھانیا۔ مسٹر ایچ بی سراف۔

سکریٹریز۔ مسٹر جادو سنگھ۔ مسٹر ایس۔ ایس ٹوڈن۔

خزانچی۔ مسٹر ایس این ٹنڈن اور مسٹر کے۔ بی موری

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

۲۲ر فروری کو اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کا سینتالیسواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں مسٹر ٹی گیون جونس ایم ایل سی پریسیڈنٹ منتخب ہوئے اور مندرجہ ذیل ممبران انتظامیہ کا انتخاب ہوا:۔

مسرس کے جے ڈی پرائس۔ ایچ اے ولکسن بی ایل گرے۔ جے ٹنکر۔ جی دی لوئس۔ رائے بہادر رام نرائن۔

سر ٹامس اسمتھ سابق پریسیڈنٹ جو کہ اب ولایت میں قیام فرما ہیں اُن کے لئے شکریہ کا ووٹ پاس کیا گیا۔

گرانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن

کانپور گرانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے:۔

پریسیڈنٹ۔ لالہ کاشی رام۔ وائس پریسیڈنٹ لالہ منی لال۔ لالہ بدری ناتھ۔ لالہ سیتا نرائن۔ لالہ کانگ لال۔ جنرل سکریٹری:۔ لالہ کرشن لال گپتا۔ جائنٹ سکریٹری:۔ لالہ نرنجن لال اسسٹنٹ سکریٹری۔ پنڈت چندر بھوشن مصرا۔ خزانچی:۔ لالہ لال من۔

کرائسٹ چرچ کالج

۲۵ر فروری کو کرائسٹ چرچ کالج کا سالانہ انعامی جلسہ لیڈی کیلاش سریواستوا ایم ایل سی کی صدارت میں ہوا

حکام!

رائیصاحب چودھری بابو رام یادو ڈپٹی کلکٹر یکم اپریل یا کسی اور تاریخ سے ۶ ماہ کی رخصت پر جانے والے ہیں۔

مسٹر ٹی۔ پی بھلا اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس یکم مارچ سے ۸ ماہ کی رخصت پر تشریف لیگئے

مسٹر ٹی ایل کوچر

۲۵ر فروری کو مسٹر تلوکی ناتھ کوچر خلف مسٹر ٹی۔ ڈی کوچر میونسپل انجینیر بغرض حصول تعلیم انجنیری ولایت تشریف لیگئے۔

ٹکسٹائل اسکول

یکم مارچ ۵ بجے شام کو مسٹر جی وی لوئس مینجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ کانپور کی صدارت میں گورنمنٹ ٹکسٹائل اسکول کانپور کا پہلا کنووکیشن کا جلسہ ہوا۔

قتل

۲۸ر فروری کی رات کو شیخ ننھے مرحوم تاجر چرم کو کسی نامعلوم شخص نے رات کو آکر قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ رات کو بدمعاشوں نے گھر کے اندر گھس کر مرحوم کا گلا گھونٹ دیا۔ اور اُس کے بعد آہنی صندوق کو توڑنے کی کوشش کی جس میں کئی ہزار روپیہ تھا۔ مگر اسمیں کامیاب نہیں ہوئے البتہ ایک الماری کا قفل توڑ کر جسمیں دو تین سو روپیہ تھا لیکر فرار ہو گئے۔ اسی دن شام کو چمڑہ بازار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی اور قتل پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

ایسوسی ایشن نے یہ بھی طے کیا ہے کہ جو شخص قاتل کا پتہ لگا کر گرفتار کرائے گا اُسکو پانچسو روپیہ انعام دیا جائیگا۔

وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم

۲۳ر فروری کو وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم کے متعلق ڈسٹرکٹ جج نے مندرجہ ذیل حکم دیا ہے کہ:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ نے مقدمہ کی کارروائی ملتوی رکھنے کا حکم صادر نہیں فرمایا ہے بلکہ صرف یہ کہ موجودہ حالت میں سرکاری رسیور کو قائم رہنے کا حکم دیا ہے۔ اسلئے میں ان آٹھ حضرات کو جنہیں مسلمانوں نے اسلئے منتخب کیا ہے کہ متولی کو وقف کے انتظامات میں امداد دیں مقرر کرتا ہوں اگر کسی شخص کی جگہ خالی ہو جائے تو ممبران کمیٹی مجھے مطلع کریں گے۔ کہ کسطرح وہ جگہ پُر کی جائے۔ پھر میں اس جگہ کو پُر کرا دونگا۔ اس حکم کی نقل صدر جلسہ مولانا محمد یوسف صاحب۔ وقف کے متولی حاجی محمد حمزہ صاحب اور تولیت کے دونوں دعویداران (شیخ محمد ابراہیم اور مولوی محمد عثمان) کو بھیجدی جائے۔"

دستخط ڈی سی ہنٹر۔ ڈسٹرکٹ جج　مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۳۵ء

کمیٹی کے ممبران کے نام حسب ذیل ہیں:۔

مولانا عبد الرزاق۔ مولوی احمد حلیم۔ خواجہ عبد الواحد مولینا حسرت موہانی۔ حکیم محمد ابو العلا ناطق۔ شیخ محمد قاسم۔ سید ذاکر علی ایڈوکیٹ۔ حاجی محمد رفیع مالک مجیدی

خان بہادر حافظ ہدایت حسین

امسال حج بیت اللہ شریف کے لئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای ایم ایل سی تشریف لیگئے ہیں

سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کیلئے کانپور میونسپلبورڈ کا بجٹ

کانپور میونسپل بورڈ نے سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کیلئے جو بجٹ منظور کیا ہے اُس کی آمدنی کا اندازہ معہ لقایا سالگذشتہ (۳ لاکھ ۵۰ ہزار) کے ۳۱ لاکھ ۲۲ ہزار ۱۶۴ روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۲۹ لاکھ ۳۶ ہزار ۹۳۹ روپیہ ہے - اور آخر سال میں جو رقم بورڈ کے ہاتھ میں ہوگی وہ ایک لاکھ ۸۵ ہزار ۲۲۵ روپیہ ہوگی -

بجٹ کی آمد و خرچ کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں :-

آمدنی

	روپیہ
چونگی	۳۰۰۰۰
تشخیص مکان و زمین	۲۵۵۰۰۰
گاڑیوں پر ٹکس	۹۰۰۰۰
واٹر ٹکس	۴۴۰۰۰۰
صفائی کا ٹکس	۴۰۰۰
ٹرمینل ٹکس	۷۵۰۰۰۰
ٹرمینل ٹول	۹۱۰۰۰
کانجی ہاوس	۴۰۰۰
ہکنی کیرج	۵۵۰۰
شراب و دوا کے لائسنس	۲۵۰
دیگر ذرائع	۵۰۰۰
مکان و زمین کا کرایہ	۱۰۰۰۰۰
زمین کی پیداوار	۴۰۰۰
صفائی کی آمدنی	۶۵۰۰
صیغہ تعلیم کی فیس	۱۰۰۰۰
بازار	۴۶۰۰۰
مذبح خانے	۸۰۰۰
بس سروس	۳۰۰۰۰
پانی کی قیمت	۲۰۰۰۰۰
میٹر کا کرایہ	۱۹۰۰۰
دیگر آئیٹم	۸۰۰۰
نقل کی فیس	۱۰۰۰
رجسٹری کی فیس	۵۰
متفرقات	۵۰۰۰۰
جرمانے	۱۶۰۰۰
سود	۱۵۰۰۰
صیغہ ڈاکٹری کے سرمایہ کا سود	۳۸۵
گورنمنٹ کی امداد	۵۸۹۱
گورنمنٹ کی تعلیمی امداد	۵۶۵۸۸
دوسری امدادیں	
پرائیوٹ لوگوں کے کام	۱۰۰۰
دیگر آئیٹم	۲۰۰۰
تمسک کی فروخت و واپسی	۲۴۸۵۶۵
گورنمنٹ سے قرض	۵۰۰۰۰۰
پیشگی	۱۰۰۰۰
ڈپازٹ	۳۰۰۰۰
میزان	۲۷۷۲۱۶۴

خرچ

	روپیہ
جنرل اڈمنسٹریشن	۷۹۵۰۰
وصولی ٹکس	۹۰۰۰۰
زمین کی پیمائش	۶۵۰۰
واپسی	۸۰۰۰
پنشن و انعام	۲۰۰
آگ بجھانے کا عملہ	۱۸۳۰۰
روشنی	۲۹۰۰۰
پولیس	۱۰۰
جانوروں کی تباہی کیلئے انعام	۱۰۰
سرمایہ واٹر سپلائی	۵۰۰۰۰
واٹر سپلائی کا عملہ	۲۳۰۰۰۰
نالیوں کی تعمیر	۲۱۲۰۰۰
نالیوں کا عملہ	۳۸۷۲۹
صفائی کا ماتحت عملہ	۱۵۰۰۰۰
جانوروں کی خوراک	۵۳۰۰
پلانٹ و متفرق	۶۴۰۰۰
چھڑکاؤ سڑک	۹۰۰۰
محکمہ صحت کا صرفہ	۲۶۴۰۰
اسپتال و دواخانے	۹۴۳۰۰
طاعون کا خرچہ	۲۰۰۰
ٹیکہ	۷۰۰۰
سینٹری ضروریات	۱۱۱۰۰۰
بازار و مذبح خانے	۵۷۷۰۰
کانجی ہاوس	۲۵۰۰
آربوریکلچر	۶۹۰۰۰
ویٹری چارج	۷۲۰۰
رجسٹری موت و پیدائش	۹۵۰۰
محکمہ پبلک ورکس	۴۶۰۰۰
عمارتیں	۷۰۰۰
سڑکیں	۲۰۰۰۰۰
اسٹور	۱۰۰۰۰
اسکول و کالج	۴۲۶۵۸۸
اسکولوں کی تعمیر و مرمت	۲۰۰۰۰
زمین کی خرید کا معاوضہ	۱۰۰۰۰
چندے	۵۵۰۰
لائبریریاں	۱۵۰۰۰
چندہ	۸۵۰۰۰
قرضہ کا سود	۱۵۵۰۰
پرائیوٹ لوگوں کے کام	۱۰۰۰
چھپائی کا خرچ	۱۲۰۰۰
قانونی مصارف	۷۰۰۰
پراویڈنٹ فنڈ	۳۵۰۰۰
نزول کی آمدنی کا گورنمنٹ کا حصہ	۳۰۰۰۰
متفرقات	۱۵۲۰۰۰
ادائیگی قرض	۲۵۰۲۲
دیگر پیشگی اڈوانس	۱۰۰۰۰
ڈپازٹ	۳۳۰۰۰
میزان	۲۹۳۶۹۳۹
باقی	۱۸۵۲۲۵
میزان کل	۳۱۲۲۱۶۴

والیان ریاست کی میٹنگ کا متفقہ ریزولیوشن

مہاراجہ پٹیالہ کا اہم بیان

بنیادی ترمیم کا مطالبہ

بمبئی - ۲۵ فروری - والیان ریاست اور ان کے وزرار کی آج مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی - مہاراجہ پٹیالہ نے کانفرنس کی صدارت فرمائی -

کانفرنس میں انڈیا بل کے بارے میں وزرار کی کمیٹی کی رپورٹ اور مشیروں کے مشورہ پر غور کیا گیا اور گرم بحث ہوئی جس میں نواب بھوپال - مہاراجہ بیکانیر مہاراجہ پٹیالہ - مہاراجہ ریواں - نواب سر اکبر حیدری - اور سر سی - پی رام سوامی آئر نے حصہ لیا -

کانفرنس میں اس امر پر زور دیا گیا کہ انڈیا بل کو دیسی ریاستوں کے واسطے قابل قبول بنانے کے لئے یہ لازمی ہے کہ اس کے چند ضروری پہلوؤں میں ترمیم کر دی جائے -

کانفرنس نے وزرار کی کمیٹی کی سفارشات کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا اور ان کی سفارش کے مطابق انڈیا بل میں چند ترمیمیں پیش کرنے کا فیصلہ کیا -

علاوہ بریں ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا جسمیں مجوزہ اصلاحات کے بارے میں سخت الفاظ میں ریاستوں کی رائے کا اظہار کیا گیا - ریزولیوشن حسب ذیل ہے :- جس کو مہاراجہ پٹیالہ نے پیش کیا اور نواب صاحب بھوپال اور مہاراجہ بیکانیر نے اس کی تائید کی -

والیان ریاست اور ان کے نمایندگاں نے گورنمنٹ آف انڈیا بل اور فیڈریشن کی شمولیت کی شرائط کے مسودہ وغیرہ اس رپورٹ پر غور کیا کہ جس کو وزرا کی کمیٹی نے جسکے صدر نواب سر اکبر حیدری تھے پیش کیا ہے - اُنھوں نے اپنے قانونی مشیروں اور ماہرین آئین کی رائے پر بھی غور کیا ہے -

مزید غور و خوض اور نکتہ چینی کے حق کو محفوظ رکھتے ہوئے والیان ریاست اور ان کے نمایندوں کی یہ کانفرنس اس رائے اور نکتہ چینی سے اتفاق رائے کا اظہار کرتی ہے جو کہ وزرار کی کمیٹی کی رپورٹ میں درج ہیں کانفرنس اس امر پر زور دینا چاہتی ہے کہ بل اور فیڈریشن کی شمولیت کی شرائط کی اکثر دفعات میں ان وعدوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے جو کہ ملک معظم کی حکومت کی جانب سے دیسی ریاستوں کے نمایندوں سے کئے گئے ہیں - کانفرنس اس امر پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ بل اور فیڈریشن کی شمولیت کی شرائط میں وہ شرائط موجود نہیں ہیں جو کہ ان کے مفاد کے لئے ضروری ہیں اور جن پر وہ برابر زور دیتے رہے ہیں - اس کانفرنس کی یہ صاف اور واضح رائے ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل اور فیڈریشن میں شمولیت کی شرائط بشکل موجودہ اور اطمینان بخش ترمیمات کے بغیر دیسی ریاستوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکیں - وائسرائے کو کانفرنس کے فیصلہ سے مطلع کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ان کو وزیر ہند کے پاس برائے غور و خوض بھیج دیئے جائیں -

(اپ)

اسمبلی میں حکومت اور مخالف پارٹی میں اتفاق

نئی دہلی ۲۵ فروری - موجودہ اسمبلی کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ حکومت اور مخالف پارٹی ایکدائے پر متفق ہوئی - اس غیر معمولی صورت حالات کی وجہ یوروپین گروپ کی تحریک تخفیف تھی جس کے ذریعہ یوروپین پارٹی نے جہازی کمپنیوں کے مقابلہ میں ریلوے کا کرایہ کم کرنے کے متعلق ریلوے کی پالیسی کی مذمت کی تھی - ریلوے بورڈ کی جانب سے مسٹر غزنوی نے جواب دیا آپ نے کہا کہ جہازی کمپنیاں برطانی ہیں اور ریلوے کے ذریعہ جو روپیہ وصول ہوتا ہے وہ کم سے کم ہندوستان میں رہتا ہے مسٹر بی داس نے زبردست امداد کی جبکہ آپ نے فیڈریشن انڈین چیمبر آف کامرس کی نظریہ پیش کیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب یوروپین گروپ نے چاروں طرف سے اپنی مخالفت دیکھی تو اس کو رائے شماری کا مطالبہ کرنے تک کی ہمت نہ ہوئی -

حکومت کو شکست

مسٹر اینے لیڈر کانگریس نیشنلسٹ پارٹی نے ریلوے کی ملازمتوں کو ہندوستانی بنانے کے غیر تسلی بخش طریقہ پر بحث کرنے کے لئے اخراجات کی مد میں تخفیف کی تحریک پیش کی جو ۴۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۷۱ ووٹ سے منظور ہوگئی - اس موقع پر کانگریسی ممبران نے اپنے خیالات کا پورے طور پر اظہار کیا - ڈاکٹر کھرے نے اپنے کو مسٹر ابھینکر کا جانشین ثابت کر دیا آپ نے برطانی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈینگ مارنا یہی برطانی پالیسی ہے - مسٹر رام نراین سنگھ نے یہ کہکر ہاؤس کے چیز حاصل کئے کہ اختیار حاصل ہوئے بغیر ہندوستانی بنانا ہندو آزادی کے لئے خطرناک ثابت ہوگا - بعد ازاں ہاؤس ملتوی کیلئے ملتوی [illegible]

ملک کا مستقبل زمینداروں کے ہاتھ ہے؟

گورنر مدراس کی تقریر

مدراس ۲۴ فروری - گورنر مدراس لارڈ ارسکن کو مدراس کے زمینداروں کی ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک دعوت دی گئی اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ :-

ہندوستان ایک جمہوری قسم کی حکومت میں قدم رکھنے والا ہے - اسکے لئے لیڈری کی ضرورت ہے اور مجھے بالکل یقین ہے کہ آیندہ سالہا سال تک لیڈری ہندوستان کے قدیم روساکے ہی ہاتھ میں رہے گی - ہندوستان کے زمینداروں کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ ملک کا مستقبل ان کے ہاتھ میں ہے اور اگر وہ سیاسیات میں داخل ہو کر مختلف پارٹیوں کی رہنمائی کریں تو مستقبل پر ان کا شاندار اثر پڑ سکتا ہے -

سبد گل

ایک عرصہ ہوا کہ جرمنی لیگ اقوام سے کنارہ کش ہو گیا تھا کیونکہ لیگ اُس کے مساوات کے دعوے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی ۔ اور قرضہ جنگ کی ادائیگی پر اصرار کر رہی تھی ۔ پھر جاپان اور چین میں جب جھڑپ ہوئی تو جاپان بھی لیگ اقوام کو منھ چڑا کر الگ جا کھڑا ہوا ۔

ادھر عرصے سے بولیویا اور پیراگوا میں جنگ جاری تھی اور امن و امان کی علمبردار لیگ اقوام ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم بر عامل تھی ۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ پیراگوا نے بھی لیگ کو انگوٹھا دکھا دیا ۔ اور اس سے کھٹ پٹ کر لینے کا اعلان کر دیا ۔

لیگ اقوام کی بھی وہی مثل ہے کہ ؎

بھرم کھونا کہیں اے دل نہ عشق معتبر ہو کر
گزر جا ! ہاں گزر جا حسن سے بھی بیخبر ہو کر

سر کاوس جی جہانگیر نے اسمبلی میں فرمایا کہ وہ لوگ جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں ملک کیلئے ایک مستقل خطرہ ہیں ۔

غالباً اس سے ان کا یہ مقصد ان لوگوں سے نہیں ہے جو لبرل فیڈریشن کے اجلاس میں رپورٹ کی سخت مذمت اور مخالفت کرتے ہیں ۔ اور اسمبلی میں اس کی حمایت میں ووٹ دیتے ہیں ۔

کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر مہروترا نے سوال کیا کہ :-

"اس تار کا کیا مضمون ہے جو حکومت ہند نے اسمبلی کے رپورٹ والے فیصلہ کے متعلق انگلستان کو بھیجا تھا ۔"

مسٹر ہیلٹ ۔ میں اسکا مسودہ پیش کرنے سے معذور ہوں

مسٹر مہروترا ۔ کیا قباحت ہے ؟

مسٹر ہیلٹ ۔ یہ رواج نہیں ہے ۔

سچ ہے کہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

گذشتہ اگست میں برما کونسل نے اپنے صدر کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا تھا ۔ لیکن وہ ڈٹے رہے حتی کہ اب عدم اعتماد کا رزولیوشن دوبارہ ہو گیا ۔

طوعاً و کرہاً گورنر صاحب کو اس مرتبہ منظور ہی کرنا پڑا ۔ اور صدر صاحب ٹھنڈے ٹھنڈے سدھار گئے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

انڈیا بل کے مباحثہ کے سلسلہ میں دار العوام میں وائسرائے کے تقرر کے متعلق کئی تجویزیں پیش ہوئیں چنانچہ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ گورنر جنرل کا تقرر وزیر اعظم نہیں ملکہ اُترے شخصوں (ریٹائرڈ وائسرائوں) کی ایک کمیٹی کیا کرے ۔

سر سمویل ہور نے اس بنا پر اس تجویز کی مخالفت کی کہ اس عہدہ کا تقرر تمام سیاسیات سے بالاتر ہونا چاہیئے ۔

گویا وہ خود تمام سیاسیات سے بالاتر ہیں ۔

ادب لطیف

تم کون ہو ؟

دور ـــــــ درختوں کی تاریک دنیا سے امرت میں ڈوبے ہوئے تیر چلانے والے ـــــ ـــــ تم کون ہو ؟ ۔

اس لہلہاتے ہوئے کھیت میں ۔ اس پھولوں بھرے باغ میں ، وہ سامنے جنگل کی ساکن فضا میں اسطرف آبادی کے کان بہرے کر دینے والے ہنگامو‌ں میں ہنسنے والے ـــــ تم کون ہو ؟

صبح عیش سے طلوع ہوتے ہوتے آفتاب کی سرخی میں ۔ رات کی ظلمت میں ۔ لا انتہا چاندنی بکھیرنے والے ـــــ تم کون ہو ؟

سورج کو دیکھ کر کنول کھلتا ہے ۔ بجلی چمکتی ہے ـــــ بادل گھر آتے ہیں ۔ مور ناچنے لگتے ہیں ، دفعتاً کوئی آنسو بہانے لگ جاتا ہے ، کوئل "کو کو" کرنے لگتی ہے ۔ پپیہا پی ، پی رٹنے لگتا ہے ۔ سیاہ چادر پھٹ جاتی ہے اور "چکور" چاند کو دیکھ کر گانے لگتا ہے ۔ یہ سب کھیل کھیلنے والے ـــــ ـــــ تم کون ہو ؟ ۔

بہتے ہوئے آبشار میں ۔ کھلتے ہوئے پھولوں میں شاعر کی گیتوں میں ۔ بانسری کے سروں پر ناچنے والے ـــــ تم کون ہو ؟

برسات میں ، بسنت میں ، سردی میں گرمی میں ۔ صبح میں ۔ دوپہر میں ، شام میں ، رات میں ایک حالت میں رہنے والے ـــــ ـــــ تم کون ہو ؟ ۔

دور ـــــ بہت دور پہاڑوں کی پھیلی ہوئی بستی سے دودھ کی ندی بہانے والے ـــــ ـــــ تم کون ہو ؟

بادلوں کی گرج ، بجلی کی چمک ، بارش کے ننھے قطروں میں میں نے تمھیں بارہا دیکھا ہے ۔ پوس کی اندھیری راتوں میں تاریکیوں کا سایہ بن کر تم اکثر میرے آنگن میں پھرا کرتے ہو ۔ میرے خوابوں کی دنیا تم سے آباد ہے ۔ ہر رات تم اس کی رونق بڑھانے آیا کرتے ہو ـــــ

لیکن میں اب تک نہ سمجھ سکی میرے پریتم ـــــ تم کون ہو ؟ ۔ (از نشتر)

عالم نسواں

جدید جاپانی عورت

بسلسلۂ گذشتہ

مس شیزوئی نے کہا کہ جب میں نے ایک ہوٹل میں خادمہ کی حیثیت سے ملازمت کی تو میرے تمام رشتہ داروں نے میرا اس حرکت کو ناپسند کیا لیکن اب میں ہی اپنے خاندان کا خرچ چلاتی ہوں کیونکہ میرا بھائی باہر چلا گیا ہے اسیطرح ۶۰ فیصدی عورتیں نوکری کر کے اپنے گھرانے کی امداد کرتی ہیں ۔

مس زورو کو نے جو کچھ کہا وہ اقتصادی زاویہ نگاہ سے اور بھی زیادہ قابل توجہ ہے "میں تین سال سے کام کر کے اپنے گھرانے کی امداد کر رہی ہوں اگر میں کام نہ کروں تو میرا گھر تباہ و برباد ہو جائے گا کیونکہ میرا باپ مر چکا ہے اور میں ہی اس لائق ہوں کہ کام کر کے باقی لوگوں کا پیٹ پال سکوں ۔ لیکن شادی نہ کرنے کے باعث باوجود اس کے کہ میرا ذریعہ معاش نہایت باعزت اور شریفانہ ہے لوگ خاطر خواہ میری عزت نہیں کرتے اسلئے میں نے مضبوط ارادہ کر لیا ہے کہ میں بہت جلد شادی کروں گی ۔

مس نگاگو نے کہا کہ میں شادی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ بلکہ میں ایک چھوٹا سا ہوٹل قائم کرنے کا بندوبست کر رہی ہوں ۔ لوگ کہتے ہیں کہ عورت کی جگہ گھر کے اندر ہے لیکن یہ اُس شخص پر منحصر ہے جو اسکا شوہر ہو ۔ ایک نالائق شوہر کے ساتھ گھر کے اندر رہنے کا مسئلہ میں مجھے کچھ شبہ ہے ۔

یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جاپان کی عورتیں مطالبہ آزادی کے باوجود نیک سیرت اور حیادار ہیں یہ کہنا مبالغہ ہے کہ وہ مردوں کے مقابلہ پر کھڑی ہو گئی ہیں جاپان کی قومی زندگی میں فیملی یعنی گھرانے کی بہت بڑی اہمیت ہے ۔ اور چونکہ عزت و شرافت ہی ایک مشترک خاندان کی روح رواں ہوتی ہے اسلئے گھرانے اور اُس کے ہر فرد کی عزت و شرافت کبھی نظر انداز نہیں کی جاتی ۔ ہر جدید جاپانی عورت اس کو اپنا فرض سمجھتی ہے کہ اپنے اور اپنے معزز گھرانے کے نام کو بٹہ نہ لگنے دے ۔ اسکو تمام باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور یہ احساس موجود رہتا ہے کہ عزت و عصمت اس کا سب سے زیادہ قیمتی زیور ہے ۔ جدید جاپانی عورت دل کے معاملات کا بہت زیادہ احترام کرتی ہے اور کسی شخص کے دل سے کھیلنا اور جھوٹی باتیں بنانا اسکا وطیرہ نہیں ۔ اس اقتصادی دور میں سب سے پہلی فکر ہر شخص کو یہی ہے کہ وہ ذریعہ معاش پیدا کرے ۔

مگر اتنا ضرور ہے کہ آج جدید جاپانی عورت میں وہ بزدلی اور کمزوری نہیں پائی جاتی ۔ جو جائز کاموں میں بھی نکتہ چینی کو برداشت کر لیتی ہے آزادی حاصل کرنے کے لئے اس نے ہمت اور دلیری سے کام لیا ہے ۔ اور اخبارات بھی اس کی مخالفت نہیں کرتے عورتیں اب برابری کی راہ میں اسطرح سے چل رہی ہیں کہ ان کا مسئلہ اب مردوں کے مسئلہ سے الگ نہیں رہا اور اب اُن کے افسانے کو کوئی امتیاز حاصل ہے جاپانی عورتیں پوری محنت کرتی ہیں اور اپنی ضروریات زندگی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے گھرانے ☚

☛ کی امداد بھی کرتی ہیں ۔

اب جاپانی عورت اتنی خوددار اور ہوشیار ہے کہ کسی نفس پرست مرد کے پھندے میں نہیں آسکتی اگرچہ ہر عورت میں زنانہ فطری حیا اور نزاکت موجود ہے مگر ہمت اور دلیری نے اُسے ڈرپوک نہیں رکھا ہے ۔ اسکے دماغ میں "کامن سنس" اور حکمت عملی دونوں موجود ہیں ۔ ایسا نہیں کرتی کہ ہر پھول کو دیکھ کر فریفتہ ہو جائے ۔ بلکہ وہ جانتی ہے کہ اس دنیا میں بہتر سے بہتر پھول موجود ہیں ۔ اپنے شادی کے لئے شوہر کے انتخاب میں اُسے آزادی ہے حق رائے دہی اور مردوں کیساتھ برابر حقوق اس کے دل کو عزیز ہیں اور ملک کی اقتصادیات میں اسکو دخل ہے ۔

بچوں کی دنیا

تار !

(از ماسٹر بہاری لال جی)

۱ - ایک آدمی دہلی میں رہتا ہے اُس کا لڑکا لاہور میں ملازم ہے وہ آدمی سخت بیمار ہو جاتا ہے اسلئے چاہتا ہے کہ اپنے لڑکے کو فوراً اطلاع دے اگر چٹھی بھیجے تو ایک دن کے بعد پہونچے گی اسلئے وہ انگریزی میں مضمون لکھ کر ملازم کو تار گھر بھیجتا ہے تار بابو تار کا مضمون لے لیتا ہے اور فیس کی رقم بھی لے لیتا ہے ۔

آجکل بارہ لفظ یا کم کے لئے فیس تیرہ آنے ہے اور زیادہ کے لئے ایک آنہ فی لفظ اور دینا پڑتا ہے ۔ تار بابو تار کی چابی پر گٹ گر گر گٹ کی آواز کرتا ہے اُس کی اطلاع لاہور پہونچتی ہے ۔ لاہور کا تار بابو اس آواز کے ذریعہ لفظ بنا کر کاغذ پر نقل کرتا ہے اور اُسے تار لیجانے والے آدمی کے حوالے کر دیتا ہے ۔

یہ شخص تار کا مضمون لیکر سائیکل پر سوار ہو کر فوراً تار کا مضمون لڑکے کے پاس پہونچا دیتا ہے لڑکا تار پڑھتے ہی رات کو ریل میں سوار ہو کر اگلے روز صبح ہی دہلی پہونچ جاتا ہے ۔ یا کوئی اور بندوبست کر دیتا ہے اسطرح بہت سی ضروری خبریں دم کے دم میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچ جاتی ہیں امریکہ ۔ انگلینڈ کے تار روزانہ اخباروں میں چھپتے ہیں اور ہم ہزاروں میل کی خبریاں گھر بیٹھے پڑھ لیتے ہیں ۔ اگر تم سفر میں دور گئے ہوئے ہو اور تمھارے پاس روپیہ ختم ہو گیا ہے تو تم تار کے ذریعہ فوراً روپیہ منگا سکتے ہو ۔

۲ - فرض کرو تم کلکتہ میں ہو اور تمھیں دہلی سے روپیہ منگوانا ہے تم دہلی میں تار دو کہ میرے پاس اس قدر روپیہ بذریعہ تار بھیجدو ۔ دہلی والے منی آرڈر بذریعہ تار کرائیں منی آرڈر کی فیس کے علاوہ تار کی فیس دیدیں گے اسطرح تار دہلی سے کلکتہ تار گھر کے نام چلا جائے گا ۔ اور ڈاک خانہ میں اطلاع پہونچ جائے گی ۔ ڈاک خانہ والے آپ کو روپیہ دیدیں گے اسطرح تمھیں کوئی تکلیف نہ ہوگی ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کا امکان

الہ آباد ۔ ۲۴ فروری ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں میں یہ امید کیجا رہی ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی کے موقعہ پر حسب رواج قیدیوں کو رہا کیا جائیگا ۔ اور اُن میں غالباً پنڈت جواہر لال نہرو بھی ہوں گے ۔

سرحد میں شریعت کانفرنس

پشاور ۔ ۲۳ فروری ۔ شریعت کانفرنس میں مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیت علماء ہند کی صدارتی تقریر ہوئی تھی ۔ آج اس کانفرنس میں اس بارے میں یہ رزولیوشن پاس ہوئے کہ شرعی قانون کو سرحد کونسل سے پاس کرایا جائے ۔

مختلف صوبجات کی سی۔ آئی۔ ڈی۔ رپورٹوں کا مجموعہ

بمبئی ۱۲ر فروری - نمائندہ تیج کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سرکار ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ نے مختلف صوبجات کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی سے اسمبلی کے کانگریسی اور نیشنلسٹ ممبروں کے متعلق رپورٹیں طلب کی ہیں تاکہ ان کی بنیاد پر سرکار ہند کی رہنمائی کے لئے ان کے سیاسی اعمالنامے ایک خفیہ کتاب کی شکل میں مرتب کر دیے جائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب کی تیاری شروع ہو گئی ہے اور اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے خاتمہ سے پہلے ہی یہ کتاب سرکاری ممبروں کے ہاتھوں میں پہونچ جائے گی۔ اسمبلی کی تاریخ میں شاید یہ پہلا موقع ہے کہ اس طرح کی تصنیف کی ضرورت محسوس کی گئی۔

سر جوزف بھور کا مستقبل
ہندوستان کے ہائی کمشنر بنا دیے جائینگے

نئی دہلی - ۱۲ر فروری - کونسل آف اسٹیٹ کے صدر سر مانک جی دادا بھائی اور مسٹر ملر نے آج سر جوزف بھور کے مستقبل کے متعلق اشارۃً جو کچھ کہا اس سے لابی میں یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ سر بھور اپنے عہدہ سے دست برداری کے بعد جب کچھ عرصہ آرام کر یں گے تو سر بھوپندر ناتھ مترا کی جگہ آپ کو لندن میں ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔

برطانی سلطنت کے تحفظ کیلئے ۱/۲ ۱ کروڑ سالانہ
جزائر ملایا کا عطیہ

رنگبی - ۱۲ر فروری - ملایا کی لیجسلیٹو کونسل نے برطانی سلطنت کے تحفظ کے لئے مشترکہ طور پر پانچ لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے پہلے بھی اتنی ہی رقم منظور کی جا چکی ہے۔ یہ رقم اس چار لاکھ پونڈ کی رقم کی علاوہ جو اس نو آبادی کو اپنے فوجی اخراجات کے لئے ادا کرنی پڑتی ہے۔

اسمبلی میں ریلوے بجٹ
دو کروڑ کا خسارہ

نئی دہلی ۱۸ر فروری - آج سر جوزف بھور نے اور سر گتھری رسل نے کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ برائے ۳۶-۱۹۳۵ء پیش کر دیا۔ ۳۵-۱۹۳۴ء کیلئے جو تخمینہ لگایا گیا تھا اس میں جو خسارہ ظاہر کیا گیا تھا وہ ٹریفک کے ذریعہ آمدنی بڑھ جانے سے ایک کروڑ روپیہ کم ہو گیا۔

۳۶-۱۹۳۵ء کے بجٹ میں دو کروڑ روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ نئے سال کے لئے تعمیرات کے لئے پندرہ کروڑ کی رقم منظور کی گئی ہے اس پروگرام میں ۵ ہزار نئی گاڑیاں خریدنے کی بھی سکیم شامل ہے تاکہ ترقی پذیر ٹریفک کی مانگ پوری ہو سکے۔

سر جوزف بھور کا یہ آخری بجٹ تھا۔ آپ نے اپنی بجٹ تقریر میں ہندوستانی ریلوں کی کساد بازاری - ٹریفک اور مسافروں کے ذریعہ آمدنی میں اضافہ وغیرہ کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ اس سال میں حالات اور بھی زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔

دی نیو کایستھ میوچول فیملی پنشن فنڈ آف انڈیا کانپور

ریونیو اکاونٹ بابتہ ۱۹۳۴ء

	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
تعداد فنڈ بر شروع سال				۲	۴	۵۵۵
نصف فیس داخلہ				۰	۰	۵۴
پریمیم وصول شدہ	۰	۰	۱۰۱۵			
" واجب الوصول	۰	۰	۴۵۱			
	۰	۰	۱۴۶۶			
" منہائی بقایا سالگذشتہ	۰	۰	۳۶۱	۰	۰	۱۱۰۵
چندہ وصول شدہ	۰	۱۲	۲۵۶			
" واجب الوصول	۰	۱۵	۱۱۲			
	۰	۱۱	۳۶۹			
منہائی بقایا سالگذشتہ	۰	۱۰	۹۱	۰	۱	۲۷۸
سارٹیفکٹ فیس				۰	۰	۲۸
تاوان وصول شدہ	۰	۵	۵			
" واجب الوصول	۰	۱۳	۷			
	۰	۲	۱۳			
" منہائی بقایا سالگذشتہ	۰	۱۲	۵	۰	۶	۷
سود از سیونگ بنک پوسٹ آفس کانپور				۷	۱	۲۳
متفرقات از زیر زرو فنڈ				۰	۰	۹۰۰
				۹	۱۲	۲۹۵۰

	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
تقسیم عطیہ فوتی	۹	۱۰	۸۱۲			
سود عطیہ امانت	۰	۹	۶			
عطیہ جمع ہوا بوجہ نابالغی	۰	۰	۶۳			
	۹	۳	۸۸۲			
منہائی عطیہ جمع شدہ ۱۹۳۲ء	۰	۶	۸۷	۹	۱۳	۷۹۴
تنخواہ ایجنٹ و کلرک و چپراسی				۰	۰	۲۴۹
صرفہ مشتہری				۰	۱۲	۹۰
سفر خرچ ایجنٹ				۰	۸	۱۳۴
کمیشن ایجنٹ				۰	۰	۳۸
چھپائی فارم و نوٹس وغیرہ				۰	۰	۲۹
پوسٹیج و کمیشن منی آرڈر				۶	۱۳	۵۶
فرنیچر				۶	۹	۱۲۸
فیس آڈیٹر				۰	۰	۲۵
کرایہ دفتر				۰	۰	۲۰
اسٹیشنری				۳	۴	۹
سرٹفکٹ اسٹامپ				۰	۰	۲۱
متفرقات				۰	۳	۲
منتقلی بمد رزرو فنڈ				۳	۱۱	۷۲۶
تعداد فنڈ بر خاتمہ سال				۶	۱	۶۲۵
میزان				۹	۱۲	۲۹۵۰

بیلنس شیٹ ۱۹۳۴ء

	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
مطالبہ جو بمد امانت بوجہ نابالغی وارثان کے جمع ہیں بابتہ ۱۹۳۱ء	۰	۸	۳۶			
" ۱۹۳۴ء	۰	۰	۶۳	۰	۸	۹۹
امانت کھاتہ				۰	۸	۴۳
رزرو فنڈ سال گذشتہ	۹	۸	۱۶۹۹			
جو سال حال میں منتقل ہوا	۳	۱۱	۷۲۶			
دیگر رقوم از قسم نصف فیس داخلہ وغیرہ	۰	۴	۱۰۶			
	۰	۸	۲۵۳۲			
منہائی رقوم جو رزرو فنڈ سے حسب اجازت بورڈ منتقل ہوئیں	۰	۰	۹۰۰	۰	۸	۱۶۳۲
تعداد فنڈ بر خاتمہ سال				۶	۱	۶۲۵
میزان				۶	۹	۲۴۰۰

	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
پوسٹل کیش سرٹیفکٹ قیمت خرید				۰	۸	۱۱۰۱
واجب الوصول چندہ و پریمیم و تاوان				۰	۱۲	۵۷۱
کیش پوسٹ آفس سیونگ بنک کانپور	۳	۴	۶۰۰			
نقد نزد سکریٹری	۳	۵	۶۳			
" " ایجنٹ	۰	۱۲	۶۳	۶	۵	۷۲۷
میزان	۶				۹	۲۴۰۰

ریمارک آڈیٹر - واوچر و رسیدات و رجسٹر ہائے فنڈ سے جانچا اور معلومات کی اور حساب فنڈ صحیح پایا

دستخط سی پی نگم اینڈ کو رجسٹرڈ اکاونٹس اینڈ آڈیٹرس — دستخط اوما شنکر سریواستوا سکریٹری

دستخط ڈایرکٹران رائے صاحب ڈاکٹر رام نرائن لال سکسینہ - بابو فتح بہادر نگم - مسٹر بابو لال سریواستوا

یوپی کونسل کے نئے سال کا افتتاح

۱۷ لاکھ کا خسارہ

لکھنو ۲۲ فروری - آج بعد دوپہر ممبر مالیات سر ایڈورڈ بلنٹ نے ۳۶-۱۹۳۵ء کا بجٹ یو-پی-کونسل میں پیش کر دیا اس کے مطابق اس سال میں حکومت کو ۱۷ لاکھ کا خسارہ رہیگا - اس میں یہ اعلان بھی درج ہے کہ جو تخفیف سرکاری ملازمان کی تنخواہوں میں کی گئی تھی - وہ بحال کی جاتی ہے -

اس خسارہ کی تشریح کرتے ہوئے سر ایڈورڈ نے کہا کہ سال گذشتہ کے تخمینہ میں ہم نے ریونیو کی مد میں ½ ۵ لاکھ اور صوبجاتی سرمایہ میں ½ ۷ لاکھ کی زیادتی وصولی کی - جس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ صوبہ کی آمدنی میں ¾ ۵۱ لاکھ کی بچت ہونی چاہئے تھی - لیکن وصولی اس سے بہت کم ہوئی اور ۲۶ لاکھ سے زائد خسارہ رہا اور سارے بجٹ کی مدوں میں صرف ۵۰ ہزار کی بچت ہوسکی - اس طرح بجائے اس کے کہ دو لاکھ کی بچت ہوتی ¼ ۶ لاکھ کا خسارہ ہوگیا -

جس کی وجہ سب سے بڑی یہ تھی کہ جو لگان وصول ہوا وہ تخمینہ کردہ رقم سے بہت ہی کم رہا -

سال آئندہ کے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ موجودہ ٹکسوں کی بنا پر ۱۲ کروڑ ۹۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے - جو کہ سال گذشتہ کی نسبت ½ ۳ لاکھ زائد ہوتا ہے اور ہم نے اس میں اخراجات ۱۷ لاکھ زائد کا تخمینہ کیا ہے -

تنخواہوں میں تخفیف کی بحالی کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ اب ہم صوبہ کی حکومت کے ماتحت ملازمان کی تنخواہوں میں تخفیف قائم نہیں رکھ سکتے خاصکر اس حالت میں جبکہ مرکزی حکومت نے یہ تخفیف منسوخ کر کے تنخواہوں کو بحال کر دیا ہے اس بجٹ میں جن نئے ٹکسوں کے عائد کرنے کی تجویز ہے وہ اسٹامپ ڈیوٹی میں پھر اضافہ کر دیا جائے اور تمباکو پر ٹیکس لگایا جائے - اس طرح تقریباً ۱۵ لاکھ وصول ہو جائینگے - امید ہے جس سے کمی یا خسارہ بجائے ۳۲ لاکھ کے صرف ۱۷ لاکھ رہ جائیگا -

اٹلی اور حبش کے جھگڑے کا تصفیہ

لندن ۱۲ فروری - اٹلی اور حبش کے حالات روبہ اصلاح ہیں - ہر دو حکومتوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ دونوں سرحدوں کے درمیان ایک غیر جانبدارانہ علاقہ تجویز کیا جائے -

ریلوے میں مسلمانوں کو ۲۵ فیصدی نیابت

سر جھور کا وعدہ

نئی دہلی ۲۲ فروری - آج کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں ریلوے بجٹ پر بحث میں متعدد ممبروں نے حصہ لیا - بعض مسلمان ممبران نے شکایت کی کہ حکومت نے مسلمانوں کو ملازمتوں میں ۲۵ فیصدی آئینی نیابت دینے کا اعلان کر دیا ہے تاہم محکمہ ریلوے میں مسلمانوں کو بہت کم نمائندگی حاصل ہے -

سر جوزف بھور نے اس ضمن میں مسلمان ممبروں کو اطمینان دلایا کہ ریلوں کے چیف کمشنر سر گتھری رسل نمائندہ ماہ دہلی میں منعقد ہونے والی ریلوں کے ایجنٹوں کی کانفرنس میں اس امر پر بحث و تمحیص کریں گے - یہ اعلان کے مطابق مسلمانوں کو کم از کم ۲۵ فیصدی ملازمتیں دینے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کئے جائیں -

پرتگال کا صدر

لزبن ۲۰ فروری - جنرل کارموں کو کثرت رائے سے پرتگال کا صدر منتخب کیا گیا ہے -

مسلمانو! اپنے یتیم مہمانوں کی خبر لو!

بھائیو ورثہ اسلاف کے حقدار ہو تم
صاحب عقل ہو دانا ہو سمجھدار ہو تم
اپنے مہمانوں سے پھر کس لئے ایسی غفلت
اکرموا الضیف سے آخر تو خبردار ہو تم

پیارے بھائیو اور قومی درد دلوں میں رکھنے والے بھائیو!

آپ نے یہ تو سنا ہوگا اور ضرور سنا ہوگا کہ صوبہ بہار کے تباہ شدہ علاقہ مظفر پور اور مونگیر وغیرہ میں جو ہزارہا مسلم گھرانے زلزلے کی تباہ کاریوں سے تہ خاک ہو گئے اور ہزارہا آپ کے کلمہ گو بھائی لقمۂ اجل بن گئے اور اُن کی عورتیں اور بچے ہمیشہ کے لئے موت کی گہری نیند سو گئے - اُن ہی کے چند بچے بجائے چشم و چراغ و لاوارث یتیم بچے جن کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ کے شہر میں لائے گئے اور مسلم یتیم خانہ کانپور میں رکھے گئے - ان کے بھولے بھالے معصوم چہرے اور اُن کی اشکبار آنکھیں اُن کی پر درد داستان غم سنا رہی ہیں - اور اُن کے ٹوٹے ہوئے شیشہ ہائے دل اُنکی مصیبت اور بیکسی کے دلگداز منظر نگاہوں کے سامنے لا رہی ہیں - کون دل ہے جو ان کو دیکھ کر تڑپ نہ جائیگا ؟ اور کون آنکھ ہے جو ان کے حال زار پر بے تحاشہ اشکبار ہو جانے کو بیقرار نہ ہو جاتے گی ؟ آیئے ! آیئے !! ذرا مسلم یتیم خانہ میں تشریف لایئے - اور اپنے ان بیکس اور یتیم مہمانوں کی حالت زار دیکھیئے - خدائے جبار کی قدرت کاملہ اور مشیت عاملہ کا یہیں سے پتہ چلتا ہے - کہ اُس نے کس طرح سے ان یتیموں کو اپنے قہر و غضب کے بے پناہ عالم میں بھی محفوظ رکھا اور اُن کو آپ کے شہر میں پہونچا کر آپ کا مہمان بنایا -

مسلمانو! یہ سب کھیل اُسی خدائے برتر کے ہیں - جسنے ہم کو اور آپ کو ان بچوں کی خبرگیری اور پرورش کے لئے ان ہولناک زلزلہ کے اثر سے بچا لیا - اور یہ پاک خدمت ہمارے اور آپ کے سپرد کی - اُٹھو! آؤ اور اب ان یتیم بچوں کی خدمت میں لگ جاؤ - ہمارے اور تمھارے بھی اولادیں ہیں اور نہیں معلوم اُن کے لئے مشیت ایزدی میں کیا ہے ؟ آج اگر ہم ان یتیم مہمانوں کی دلجوئی اور اشک شوئی میں کوشاں ہوں گے تو ہمیں بھی کل ایسی ہی امید کا حق ہوگا - لہذا اب سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کی کوئی بات نہیں ہے اُٹھئے اور جلد اُٹھئے - نقد و جنس پارچہ یا لباس جس قسم کی امداد آپ کے امکان میں ہو ان کے لئے پیش کیجئے -

یہ مہمان یتیم خانہ کے نہیں اور نہ کسی فرد واحد کے ہیں - بلکہ کل مسلمانان کانپور کے مہمان ہیں اسلئے ہر امیر و غریب اعلیٰ و ادنیٰ سب پر اُن کی خبرگیری فرض اور اُن کی مہمانداری لازم ہے - اُٹھئے ! اُٹھئے ! بس اب دیر نہ کیجئے اور اس امر خیر میں حتی الوسع سعی مشکور فرمایئے - خود دیجئے اور اپنے احباب و اعزہ سے دلانے کی سعی کیجئے -

(حاجی مولوی) سید فضل حسین
آنریری جنرل سکریٹری - یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

پردۂ فلم

فن اداکاری اور تمثیل
(از ڈائرکٹر جوتش بنرجی)

اسٹیج اور اسکرین اور زبان کی خوبیوں، گفتگو کے حسن اور مکالمہ کی دلکشی کے محتاج رہتے ہیں لیکن اگر اسٹیج اور اسکرین کے فن میں صرف یہی جزء شامل ہوتی تو ہر اچھا مقرر۔ خطیب اور صاحب زبان اس فن کا ماہر سمجھا جاتا۔ حالانکہ حالات اس کے خلاف ہیں۔ معمولی غور کرنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ ایکٹنگ میں کمال پیدا کرنا صرف مکالمہ گوئی ہی پر منحصر نہیں بلکہ ایکٹنگ کا وہ حصہ جسے ایکشن یا جوش وحرکت سے تعبیر کرتے ہیں سب سے زیادہ اہم ثابت ہوتا ہے۔ ایکٹنگ میں اگر مکالمہ اور صحت زبان و ادائیگی خاص ایک روح ہے تو اس کا جسم ایکشن یا جوش وحرکت ہے۔ اسٹیج اور اسکرین دونوں کا آرٹ اس جوش حرکت کے متوازن و متناسب جزو کا طلبگار رہتا ہے۔ خواہ اسٹیج کا ایکٹر ہو یا اسکرین کا آرٹسٹ۔ دونوں کیلئے جوش وحرکت کا متوازن انہا اصل ہنر مانا گیا ہے جوش وحرکت یا ایکشن دراصل مشتمل ہے ان دو چیزوں پر (۱) ایک حرکات وسکنات جسم کا متوازن و مربوط طریقہ پر ظاہر ہونا گویا جسم سے شاعری ٹپک رہی ہے (۲) حرکات جسمانی موسیقی کے توازن کی طرح مربوط ہو اور اظہار جذبات کیساتھ زبان وبیان کی شگفتگی ادائیگی مطالب پر حاوی ہو۔

اظہار جذبات کیلئے چونکہ الفاظ کا طلسم اور آواز کی خوبیاں بہت کام دیتی ہیں اسلئے پہلے اسی مسئلہ پر بحث کی جاتی ہے۔ اگرچہ آواز کی کشش اور خوبی بیان بعض اوقات قدرتی اوصاف پر مبنی ہوتی ہے لیکن ٹریننگ یعنی تربیت کی ذریعہ بھی اُسے ابھارا جاسکتا ہے عمدہ طرز بیان اور دل لبھانیوالا طریقہ گفتگو۔ گلے کی ساخت اور آواز پیدا کرنے والی گلٹیوں پر موقوف ہے۔ رعنائی اور حسن ادا پیدا کرنے کے لئے لوگ خاص طور سے اپنے گلوں کو تربیت دیتے ہیں۔ اور آخر کار ان کی آواز ایک سحر بن جاتی ہے جکو سن کر سامعین پر ایک وجد طاری ہوجاتا ہے۔ جو شخص اچھا ایکٹر بننا چاہتا ہے اُسکو اپنے گلے کی تربیت کے طریقہ سیکھنے چاہیئے۔ ایکٹر کو جاننا چاہیے کہ باریک و شیریں آواز کا استعمال کسوقت کیا جاتا ہے گرجدار اور پر رعب آواز کا محل کیا ہے۔ مختلف جذبات کے اظہار کیلئے جسطرح وہ جسم میں مدوجزر پیدا کرتا ہے اُسیطرح اُسے آواز میں بھی زیروبم پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جبتک ایکٹر ان امور سے ناواقف رہیگا تب تک ایکٹنگ میں ایکشن کی خوبیاں تشنہ رہیں گی۔

ایکشن کا دوسرا حصہ حرکات سے متعلق ہے۔ یعنی جو الفاظ ومطالب زبان سے پیدا ہوں بالکل اسی جیسی حرکات جسم کے ہر اُس عضو سے جسکا اُس جذبہ سے تعلق ہو ظاہر کی جائیں۔ ایک عاشق کی دالہانہ حرکات۔ ایک بادشاہ کا پر تمکنت خرام ایک شرابی کی سرمستی۔ ایک لیڈر اور خطیب کا بیباکانہ طرز زندگی۔ غرض ہر قسم کے کیرکیٹر کیلئے اُس کو اپنے اعضا سے کام لینا چاہیئے جن اعضا سے کام نہ لیا جائے اُنھیں بھی معطل نہ رہنے دیا جائے۔ بلکہ کسی نہ کسی طریقہ پر اُنھیں بھی نظم میں ۵

۵ شامل کرلیا جائے۔ تمام حرکات جسمانی بالخصوص چہرہ کی حرکت کا زبان سے متحد ومتفق رہنا بہت ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ چہرے سے اور جذبات ظاہر ہورہے ہوں اور زبان کچھ اور ادا کررہی ہو۔ یا اس کے برعکس۔ اسی سلسلہ میں ہم اس بات سے بھی متنبہ کردینا چاہتے ہیں کہ اداکاری کی حد سے آگے نہ بڑھا جائے۔ جیسے کہ رواجاً (over Acting) اُوور ایکٹنگ کہتے ہیں نیز اس بات کا بھی دھیان رہے کہ خواہ مخواہ مٹکنے یا ایک ہی عضو کی مختلف حرکتیں دکھانے اور بار بار نمائش کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس بات کا دھیان رہے کہ صرف غیر متعلق حرکات ہی نہوں بلکہ جو حرکات ضروری ہیں وہ بھی ضرورت سے زیادہ ظاہر نہ کیجائیں۔ ورنہ وہ ایک ایسا تھکا دینے والا منظر ہوگا جسے دیکھ کر لوگ مذاق اُڑائیں گے۔

اوپر کی گفتگو سے یہ صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ ایکٹنگ دراصل ان ہی دو چیزوں کا نام ہے گفتگو اور مکالمہ کا صحیح تلفظ اور مخرج اور صحیح جذبات کے مطابق ادا ہونا اور دوسرے یہ کہ جسم کے مناسب جذبات کا مناسب وقتوں اور متناسب حالت میں ظاہر ہونا اور ان دونوں حالتوں اور خوبیوں میں ایک مستقل جوش اور ولولہ کامرانی پایا جانا ہی حقیقی ایکٹنگ ہے۔ (ترجمہ از ظفر قریشی بی اے)

اقوال زریں

ہمارا خیال اچھا ہو یا بُرا۔ مادہ اور جسم کا جامہ پہنا رہتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد ایک حقیقت بن کر جلوہ گر ہوتا ہے۔

ہم وہ ہیں جو ہم اپنے آپ کو بناتے ہیں۔ ہم وہ نہیں جو حالات ہمیں بناتے ہیں۔

غصہ حماقت میں شروع ہوتا ہے اور ندامت میں ختم۔

معصومیت مسرت کی بنیاد ہے۔

وقعت محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

علمی جنت خیالی جنت سے بہتر ہے۔

خاموشی۔ بزرگی میں اضافہ کرتی ہے۔

مسکراہٹ اظہار تشکر کا ایک لطیف ذریعہ ہے

محبت کا راز مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے۔

انسان کے خصائل کا عزم اس کے قلم کی جنبش میں پوشیدہ ہے۔

شکر گذاری شرافت کی جان ہے۔

تقریر کھو جاتی ہے۔ تحریر نہیں کھوتی

موج تبسم

جج (چور سے) تم اس مکان میں کیوں داخل ہوئے تھے؟

چور۔ میں نے یہ خیال کیا کہ یہ میرا مکان ہے۔

جج۔ لیکن جب گھر کی مالکہ آئی تو تم کھڑکیوں سے کود کر کیوں بھاگے۔

چور۔ جی! میں سمجھا کہ میری بیوی آگئی۔

بدھو۔ کیا تم آواگون میں اعتقاد رکھتے ہو؟

نتھو! ہاں میرا خیال ہے کہ میں پہلے گدھا تھا

بدھو! وہ کب؟

نتھو! جب میں نے تمھیں پچیس روپے قرض دیئے تھے۔

مجسٹریٹ۔ ملزم سے۔ تمھیں ایک ماہ کی قید اور بیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم۔ حضور جرمانہ تو میرے پاس کچھ بھی نہیں۔

مجسٹریٹ۔ اچھا تو بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید مزید۔

ملزم۔ جناب میں ہمیشہ قید رہنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ میرے ورثا کو بیس روپیہ ماہوار دلواتے رہیں

.*. اور اسطرح سے ہر اہم تقریر شہر برلن کے گوشہ گوشہ میں سن لیجاتی ہے۔

دلچسپ معلومات

پُراسرار منارے

پیرس سے باہر سینٹ ڈینس اسٹیشن کے قریب بہت سے منارے بنائے گئے ہیں ہر منار کے اوپر ایک مکان ہے۔ جس میں ایک پلیٹ فارم پر سرچ لائٹ نصب کی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ریلوے یارڈ کو روشن کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں لیکن اس کی روشنی کی طاقت اور بلندی کہتی ہے کہ آئندہ جنگ میں ان پراسرار میناروں سے دور کے حالات معلوم کرنے اور شہر کے تحفظ کا کام لیا جائیگا۔

نئی وضع کا تنور

امریکہ میں اس قسم کا ایک تنور ایجاد کیا گیا ہے جس میں ڈبل روٹیاں اور کیک وغیرہ پک گھومنے والے جالدار بیرل کے ذریعہ باہر آجاتے ہیں اور یہ دیکھ لیا جاسکتا ہے کہ چیزیں پک گئی ہیں یا کچی ہیں اگر کچی ہوتی ہیں تو بیرل کو چکر دیکر پھر تنور کے اندر کردیا جاتا ہے۔

لاوڈ اسپیکر

جرمنی ان دنوں انقلابات کا گھر بنا ہوا ہے جب ہر ہٹلر یا کسی دوسرے بڑے رہنما کی تقریر ہوتی ہے تو لاکھوں آدمی اس کو اسطرح سے سنتے ہیں کہ مذکور بالا قسم کے سینکڑوں لاوڈ اسپیکر نصب کردیے جاتے ہیں اور زمین کے اندر ہی اندر بہت سے تار مقرر کے مائکروفون آلہ سے لگے ہوتے ہیں .*.

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۵ء

بمقدمہ رامچندر ولد بابو اجودھیا پرشاد قوم کالیستھ ساکن محلہ انور گنج شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں متذکرہ بالا سائل نے بذریعہ درخواست انسالونسی مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۵ء استدعا کی ہے کہ وہ دیوالیہ قرار دیا جاوے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۲۰ر مارچ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے مرقوم ۲۳ر فروری ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۱۴ نمبر انسالونسی ۱۹۳۵ء

بمقدمہ منی لال اوستھی ولد پنڈت رام دیال اوستھی قوم برہمن ساکن نوگھرا شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں منی لال اوستھی نے ایک درخواست انسالونسی مشعر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۲۸ر مارچ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ مرقوم ۲۳ر فروری ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

نوٹس ثبوت قرضہ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶۷ نمبر انسالونسی ۱۹۳۴ء

عظمت اللہ ولد رحیم اللہ قوم شیخ ساکن مسٹن روڈ شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں عظمت اللہ عدالت ہذا سے بتاریخ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۴ء دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور عدالت سے اسکو ایک سال کی میعاد بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج عطا ہوئی تھی اب عدالت نے ۱۷ر اپریل ۱۹۳۵ء بغرض ثبوت قرضہ مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ ثابت کرے مرقوم ۲۳ر فروری ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

بحکم رائے صاحب اے۔ ڈی بنرجی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول پرگنہ بلہور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸ ۱۹۳۵ء

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بلہور مقام کانپور

اجودھیا پرشاد ولد کیدار ناتھ قوم کورمی ساکن بیری پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعی

بنام

سری نراین مدعاعلیہ

بنام:۔ سری نراین ولد کیدار ناتھ قوم کورمی ساکن بیری پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت منافع دفعہ ۲۲۶ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور یا دورہ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ر ماہ فروری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

بحکم جناب قاضی غلام نذیر صاحب بہادر منصف منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۹ ۱۹۳۴ء

بعدالت منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

صدیق حسن ولد مقصود الحسن قوم شیخ ساکن قنوج محلہ شیخانہ پرگنہ قنوج

بنام حافظ حبیب شیخ سعید الدین وغیرہ

سید حسن و محمد اسمٰعیل و مختار احمد و علی احمد و نیاز احمد پسران واجد حسین و مسماۃ سلیما بیوہ واجد حسین اقوام شیخ ساکنان فتح پور ہنسوہ محلہ مسوانی +

۳ لغایتہ ۷ مقام شہر کانپور محلہ چمن گنج نزد مکان سید زاہد علی اہلمد نمبری سب ججی کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت الماری ۱۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ر ماہ مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ر ماہ فروری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم
عدالت منصفی قنوج

آئینہ کانپور

(بقیہ صفحہ ۲)

دعوت ۲۴ر فروری کو سید عبدالرحمن صاحب ایڈوکیٹ نے اپنے صاحبزادے کی شادی کی خوشی میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

ہندو مہاسبھا خیال کیا جاتا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں یہ طے ہوگا کہ ہندو مہاسبھا کا ایک وفد انگلستان جاوے جس میں پنڈت مالویہ۔ مسٹر چنتامنی۔ مسٹر راما چٹرجی وغیرہ شامل ہوں گے۔

۱۸ر مارچ سے جو ہندو مہاسبھا کا اجلاس ہونے والا ہے اُس کی صدارت کیلئے مجلس استقبالیہ نے بھیکو آنا کا نام تجویز کیا ہے۔

ڈیوڑھا درجہ سپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈین ریلوے نے اعلان کیا ہے کہ جی۔ آئی۔ پی کی گاڑیوں میں کانپور اور لکھنؤ کے درمیان ڈیوڑھا درجہ بھی ہوا کریگا

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ

بعدالت مال ڈیراپور ضلع کانپور

منشی گلزاری لال ساکن جگنس و نمبردار موضع جگنس پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام بہاری و بندرابن پسران رام سہائے برہمن ساکن جگنس پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعاعلیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ر مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ر ماہ فروری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

بحکم جناب جے این ڈکنٹ صاحب بہادر جج خفیفہ میرٹھ

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۴۳۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت خفیفہ ججی میرٹھ ضلع میرٹھ۔

لالہ نانک چند پسر لالہ نتھول قوم ویش اگروال ساکن کیمپ میرٹھ — مدعی

بنام جگت پرشاد پسر لالہ جوالا پرشاد قوم ویش اگروال ساکن میرٹھ محلہ ٹھٹھیرواڑہ — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ میرٹھ

بحکم جناب مسٹر جگت بنس کشور ٹنڈن صاحب منصف بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی کانپور مقام و ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۰۶۹ سنہ ۱۹۲۹ء

۳۵۶ نمبر اجرا سنہ ۱۹۳۴ء

کانپور میونسپل بورڈ بذریعہ ایس این تواری ایگزکیٹو افسر — مدعی ڈگریدار

بنام نتھول ولد پیربخش قوم مسلمان ساکن محلہ قلی بازار شہر کانپور — مدعا علیہ

بنام الہ دین۔ جمن۔ نور محمد۔ پسران نتھول متوفی ساکنان قلی بازار بوچڑ خانہ کلاں شہر کانپور و مسماۃ منیرن بیوہ نتھول ساکن محلہ کرنیل گنج شہر کانپور متصل سٹر ۔ — مدیونان

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے آج بتاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت

بحکم رانیشر دیال منصرم
عدالت منصفی کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء

بموجب دفعہ ۳۶ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اطلاع دیجاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک ترمیم شدہ عام ترقی و سڑک کی اسکیم نمبری ۴۲ ۔اے موسومہ رائے پورہ اسکیم محدودہ ذیل تیار کی ہے:۔

جانب شمال و مغرب	کالپی روڈ
جانب مشرق	ہمیر پور روڈ
جانب جنوب	گرانڈ ٹرنک روڈ

اس اسکیم کے متعلق نقشے اور مزید حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور اس اسکیم کے متعلق نوٹس ہذا سے ۶۰ یوم کے اندر عذرداری دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کی جاسکتی ہے۔

ای۔ ایم۔ سوٹر۔ سی۔ آئی۔ ای
چیرمین۔ امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

گیتا کی تعلیم کی ہمہ گیری

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کی تقریر

ملتان (بذریعہ ڈاک) ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے پنجاب گیتا کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ گیتا ہندو فلسفہ کی روح ہے۔ آپ نے چودھری روشن لال چیرمین استقبالیہ کمیٹی کی بہت تعریف کی اُن کو گیتا زبانی یاد ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آپ کی سنسکرت کی قابلیت اس قابل ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں آپ کو چیر دی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ گیتا ویدوں کی طرح بین الاقوامی نمائش میں رکھنے کی چیز ہے۔ مہاتما گاندھی گیتا پڑھ کر ہی تمام مشکلات پر عبور پاتے ہیں۔ گیتا اپنشدوں کا ست ہے۔ ویدوں کے پڑھنے والے کم ہوتے جاتے ہیں لیکن گیتا کے پڑھنے والوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ گیتا میں فرقہ بندی کی تعلیم نہیں ہے۔ ہر ملت و مذہب کا انسان اُس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ گیتا آتما کو امر بنا کر بے خوفی سکھاتا ہے اس میں فرض کی تعلیم ہے۔ نشکام کرم سکھایا گیا ہے۔ اس میں عالمگیر محبت کی تلقین ہے اور دل کی صفائی پر زور دیا گیا ہے ہمیں اپنا تحفظ کرتے ہوئے دوسروں کو نقصان نہ پہنچانا چاہئے

کسانوں کے مفاد کو ترقی دینے کی کوشش

بنک کھولنے کی تجویز

حیدر آباد (دکن) ۱۹ فروری۔ حیدر آباد سنٹرل کواپریٹو یونین کی سالانہ کانفرنس زیر صدارت سر اکبر حیدری منعقد ہوئی جسمیں ایک رزولیوشن کے ذریعہ یونین کے مطالبہ کیا گیا کہ مزارعان کے مفاد کو تقویت پہنچانے کے لئے ریاست میں زمین رہن رکھنے والے بنک قائم کئے جائیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمال پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت



ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۰	کانپور، شنبہ ۹ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ	جلد ۲۱

ادبیات

محبّت کی قسم

ازجناب خلیق فیض آبادی

یاس و حرماں کی قسم، نالۂ فرقت کی قسم
اک قیامت ہی ترا ہجر قیامت کی قسم

ایک جام مئے عرفان و حقیقت ساقی
تجھ کو اپنی نگہِ لطف و عنایت کی قسم

قصد کرتا ہوں جو فریاد کا رکتی ہے زباں
جیسے دیتا ہے کوئی اپنی محبت کی قسم

آج ہر جام نظر آتا ہے بے کیف مجھے
شامِ غربت کی قسم صبحِ قیامت کی قسم

نام کو بھی نہیں دنیا میں کہیں بوئے وفا
عہد و پیماں کی قسم رسمِ محبت کی قسم

تجھ کو دیکھا ہے کچھ اسطرح کہ دیکھا ہی نہیں
تیری صورت کی قسم دیدۂ حیرت کی قسم

جلوۂ دوست کا پرتو ہے بتوں میں بھی خلیق
اپنی آنکھوں کی قسم حسنِ حقیقت کی قسم

وطن

(از ایم اے رشید شغف سیناتی سیمابی)

یاد آتے ہیں جو غربت میں تماشائے وطن
دفعتاً جوش میں کہہ اٹھتا ہوں ہائے وطن

ساری دنیا سے ہے بہتر مری دنیائے وطن
مجھ پہ شیدا ہے وطن میں بھی ہوں شیدائے وطن

رشکِ گلزارِ ارم نزہتِ صحرائے وطن
غیرتِ نخلِ جناں خشک شجر ہائے وطن

خاک اکسیر دُر و لعل ہر اک پارۂ سنگ
آبِ حیواں سے سوا آبِ مصفائے وطن

جسمیں ایمان نہو، جسمیں نہو بوئے وفا
جسکی طینت ہو بُری خاک اُسے بھائے وطن

جس سے موجودہ کشاکش سے رہائی ملجائی
ایسی صورت کوئی پیدا کریں ابنائے وطن

ہیں تصور کی نگاہوں میں بہاریں رقصاں
اور بہاروں کے تصور میں تماشائے وطن

اے شغف خوبیٔ تقدیر اسے کہتے ہیں
یہ غریب الوطنی اور یہ تمنائے وطن

* اور چار سو نمایندوں کے مجلس کبیر ترکیہ کی نشستوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ بیس خواتین میں سے ۱۸ خواتین بھی منتخب ہوگئی ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ ترکی خواتین کو پارلیمنٹ میں حق نیابت دیا گیا ہے۔

بغداد حکومت عراق نے اپنا جدید موازنہ بابۃ ۳۶-۱۹۳۵ء منظور کیا ہے آمدنی کی مقدار ۵۰۰،۰۰۰، ۳۹ دینا اور مصارف کی مقدار ۸۹۹،۰۰۰، ۳۹۶ دینار بتلائی گئی ہے۔ اسمرتبہ قیام مدارس جدیدہ کے سبب سے مصارف تعلیمی میں اضافہ کیا گیا ہے۔

دنیائے اسلام

حجاز کے سیاسی مخرجین کیلئے

عفو عام

معاصر ام القرے نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

میں عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود اللہ تعالے پر توکل کرنے کے بعد حسب ذیل اعلان کرتا ہوں کہ حجاز میں امن قائم کرنے کیلئے سابق میں جن غیر ممالک میں رہنے والے حجازیوں پر قیود عائد کی گئی تھیں اور ان کو وطن واپس آنے کے لئے ممالغت کردی گئی تھی اب اُن کو بعض شروط کے ماتحت حجاز میں واپس آنے کی اجازت دیجاتی ہے جو حجازی اپنے وطن میں واپس آنے کے خواہشمند ہوں گے اُن کو اجازت دیدی جائے گی۔

جو شخص اس عام عفو سے استفادہ کرنا چاہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ معاودت وطن کے لئے حکومت سے یا حکومت حجاز کے سفرا سے درخواست کرے تاکہ اُس کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں۔ ہمارے داخلی اور خارجی وزرا پر لازم ہے کہ وہ ہمارے اس حکم عام کی اطلاع عام لوگوں کو دیدیں۔

شام اور عراق پر

یہودیوں کا دھاوا

جریدہ "الہدایۃ" لکھتا ہے کہ یہودیوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ فلسطین اور شرق اردن پر قبضہ کیا جائے۔ اور جب اس میں کامیابی حاصل کرلیں تو شام اور عراق کو اپنا وطن بنایا جائے۔ اسوقت یہودیوں نے فلسطین کے بعد شرق اردن پر دھاوا بول دیا ہے یہودیوں کے ایک وفد نے شرق اردن اور شام میں دورہ کرکے اراضی خریدنے کی اسکیم تیار کی ہے عراق میں بھی یہ لوگ اپنا اثر بتدریج بڑھا رہے ہیں اور شور وغل کے بغیر زمینوں اور جائدادوں کو رہن رکھ کر قبضہ جمانے کی تدبیر عمل میں لا رہے ہیں۔

شاہان عالم کے پیامات تبریک

حجاز میں تخت نشینی کی سالگرہ

حجاز میں امسال سلطان ابن سعود کا جشن تخت نشینی نہایت جوش و خروش سے منایا گیا اور ساتھ ہی اسراف اور فرنگی آداب سے بھی احتراز کیا اس موقعہ پر جلالۃ الملک کی خدمت میں سلطان ہائے عالم کی طرف سے پیغامات تہنیت موصول ہوئے۔ جن کا جواب والی حجاز کی طرف سے دیا گیا۔

شاہ ایران، مصطفے کمال پاشا، شاہ انگلستان، شاہ عراق، صدر جمہوریہ فرانس، ملکہ ہالینڈ وغیرہ نے سلطان ابن سعود کو اس مبارک تقریب پر مبارک باد دی۔ اور حکومت کی سلامتی کے لئے اپنی خواہشات کا اظہار کیا۔

نجف اور مدینہ منورہ کے درمیان سڑک

نجف اور مدینہ منورہ کے درمیان جن سڑکوں کی تعمیر و تعیین کے لئے سعودی وفد روانہ ہوا تھا وہ اپنا کام پورا کرکے واپس آگیا ہے۔ توقع ہے کہ مدینہ منورہ اور نجف کے درمیان سڑک کی عظیم الشان تعمیر کے لئے جلد از جلد کام شروع کردیا جائیگا۔

ترکی حکومت کا نیا حکم

ملازمین کے نام

ترکی حکومت نے وزارت داخلہ کے ذریعہ پولیس افسروں کے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے کوئی پولیس کا سپاہی یا افسر غیر ملکی عورت سے شادی نہیں کرسکتا۔ حکم میں مزید لکھا ہے کہ جو سرکاری ملازم اس حکم کی پابندی نہیں کریگا۔ اُسکو ملازمت سے برطرف کردیا جائے گا۔

ترکی پارلیمنٹ کیلئے خواتین کا انتخاب

ترکی پارلیمنٹ کے انتخابات ختم ہوگئے ہیں اور *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۹ - مارچ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰

حکومت ہند کا سالانہ بجٹ

سر جیمس گرگ ممبر مالیات نے اسمبلی میں ایک مختصر مگر واضح تبصرہ کیساتھ حکومت ہند کا بجٹ پیش کیا۔

آپ نے فرمایا کہ میں قیاس آرائیوں سے احتراز کرتے ہوئے کم سے کم پیشین گوئی پر قناعت کروں گا۔

آپ نے موجودہ بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ حکومت کی آمدنی میں ۳۸۷ لاکھ کا اضافہ ہوگا اور ۷۰ لاکھ روپیہ مختلف قسم کی خرابیوں اور نقصانات وغیرہ پر صرف ہوگا۔

آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ ہم کو دونوں سالوں کے بجٹ میں تقریبًا ۳۸۹ لاکھ روپیہ کی بچت کی توقع ہے جسکا مندرجہ ذیل مدات میں خرچ کرنے کا ارادہ ہے۔

ایک کرور روپیہ مختلف صوبجات کو اقتصادی ترقی اور دیہاتوں کی ترقی کیلئے دیا جائے گا۔ اور باقی ۸۵ اور ۹۰ لاکھ روپیہ مندرجہ ذیل شرائط کیساتھ دیہاتوں کو آبادی کی بنا پر تقسیم کیا جائے گا۔ اور یہ روپیہ صرف حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں کی منظور شدہ اسکیموں کے مطابق خرچ کیا جائے گا۔ مگر یہ لازمی نہیں کہ یہ سب روپیہ ایک ہی سال میں صرف کر ڈالا جاوے۔

۸۰ لاکھ روپیہ سڑکوں کے فنڈ میں رکھا گیا ہے اور اسمیں صوبہ آسام کی حکومتوں کو ترجیح ہوگی۔ ۲۵ لاکھ روپیہ صوبہ سرحد کی سڑکوں کیلئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

۲۰ لاکھ روپیہ سے دہلی اور مدراس میں براڈ کاسٹنگ اسٹیشن بنائے جائیں گے۔ اور کلکتہ و بمبئی کے اسٹیشنوں میں ترقی دیجائے گی۔

۷،۵ لاکھ روپیہ قرضہ کی تحقیقات پر صرف ہوگا اور ۱۲۹ لاکھ روپیہ انسٹی ٹیوٹ دہلی کو منتقل اور سول ہوائی پرواز کی ترقی کے پروگرام پر صرف کیا جائیگا۔

اس کے بعد آپ نے ۳۶-۱۹۳۵ء کے بجٹ کے تخمینوں پر تبصرہ کیا اور کہا کہ ریلوں کے سوا باقی تمام صنعتوں میں ۹۰ کروڑ ۱۹ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا اندازہ کیا گیا ہے یعنی سال رواں کی آمدنی کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اُس کے مقابلہ میں ۱۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی کم ہوگی۔

ریلوں کے سوائے باقی تمام مدات میں خرچ کا اندازہ ۸۸ کرور ۶۹ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے یعنی تنخواہوں کی تخفیف بحال کر دینے سے ۹۶ لاکھ روپیہ کے صرفہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔

آپ نے کہا کہ یکم اپریل سے کچی کھالوں پر برآمد ڈیوٹی منسوخ کر دینے سے ۸ لاکھ روپیہ کا خرچ ہوگا۔

ایک کروڑ ۳۶ لاکھ روپیہ حسب وعدہ سابق ممبر مال انکم ٹیکس و سپر ٹیکس میں ایک تہائی تخفیف کرنے میں صرف ہوگا اور ایک ہزار و دو ہزار روپیہ کے درمیان انکم ٹیکس پر بھی ایک تہائی کی تخفیف کیجاوے گی۔ اسطرح سے آئندہ سال کیلئے صرف ۶ لاکھ روپیہ بچے گا۔

ممبر مالیات صاحب نے فرمایا کہ چاندی پر ڈیوٹی ۵ آنہ سے گھٹا کر ۲ آنہ کر دی گئی ہے تاکہ سستی چاندی درآمد نہ ہو سکے۔

آپنے فرمایا کہ اگرچہ میں ذاتی طور پر نمک پر اڈیشنل ڈیوٹی منسوخ کرنے کے حق میں ہوں مگر بعض مصالح کی بنا پر ایک سال کیلئے مزید توسیع کر دی گئی ہے لیکن اگر ہاؤس نے اسکو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ اسکو منظور کر لینگے۔

سر جیمس گرگ نے اپنے تبصرہ کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ سال آئندہ کے پیش کردہ بجٹ سے صرف چند ہی اشخاص مطمئن ہو سکیں گے۔ اور اس سے خود میرا بھی اطمینان نہیں ہے اور ایسے بہت سے اصحاب ہونگے کہ وہ کہیں گے کہ بجٹ کی آمدنی میں ہنگامی ٹیکس کو پوری طرح ہٹایا نہیں گیا۔ اور میں خود مایوس ہوں کہ ٹیرف میں کمی نہیں کیجاسکی جو واقعی بہت زیادہ ہے۔

سر جیمس ممبر مالیات نے جس کشادہ دلی اور صفائی کیساتھ ۳۶-۱۹۳۵ء کے بجٹ پر اپنی مایوسی اور بے اطمینانی کا اظہار فرمایا ہے اس سے اُن کی بلند نظری ثابت ہونے کے علاوہ اُن کے نکتہ چینوں کے جوش و جذبات کو بھی ٹھنڈا کر دے گا۔

بہر حال یہ مسلمہ امر ہے کہ بجٹ اطمینان بخش نہیں اور جسکا خود سر جیمس گرگ نے دیانت دارانہ اعتراف کیا ہے۔ ہم کو امید ہے کہ سر جیمس گرگ آئندہ سال اطمینان بخش بجٹ بنانے کی کوشش کرینگے

تقرر کہا جاتا ہے کہ بابو انندسروپ ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر ولینڈا کوزیشن افسر امپرومنٹ ٹرسٹ کو اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول بنانے کے لئے سفارش کی گئی ہے۔

یوم بیکاری ۵ مارچ کو آل انڈیا یونین کی تحریک پر یوم بیکاری منانے کے لئے ایک عام جلسہ ہوا جس میں ایک تجویز پاس کر کے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یا تو بیکاروں کو کام دیا جائے اور یا اُن کی گذر اوقات کے لئے وظیفہ دیا جاوے۔ جیسا کہ دوسرے ممالک میں رواج ہے۔

ٹریبونل خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپشل مجسٹریٹ و رئیس کو حکومت نے آئندہ تین سال کیلئے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے ٹریبونل کا رکن منتخب کیا ہے۔

ٹریڈ یونین کانگریس صوبجاتی ٹریڈ یونین کانگریس کا دو سالانہ اجلاس ۹ و ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو مزدور سبھا

آئینہ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ مسٹر ای ایم سوٹر سی آئی ای کی صدارت میں ۲ مارچ ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا۔

وبائی امراض کے اسپتال کے نزدیک بنیا جھابر سے ایلن گنج کے نزدیک بھٹور روڈ تک تقریبًا ایک میل لمبی سڑک بنانے کے اور اُسی سڑک کو اُسی رقبہ میں ملانے کیلئے دوسری سڑک بنانے اور سیسہ مئو کے رقبہ کے بلاک "او" (O) اور "کیو ۱" (Q1) کے رعایتی قیمت کے رقبہ میں سڑکیں اور گلیاں بنانے کیلئے تخمینے منظور ہوئے۔

میکرابرٹ گنج کے نزدیک ایک پارک بنانے کے واسطے میونسپل بورڈ کا رزولیوشن منظور ہوا۔

بھو پوروہ اور لال پوروہ کے بیدخل کئے ہوئے لوگوں کو گوہٹیا کے نزدیک چھوٹے چھوٹے پلاٹوں میں جگہ دینے کی تجویز بھی منظور ہوئی۔

خلاصی لائن کی آبادی کے باشندوں کی طرف سے آئی ہوئی درخواست پر طے ہوا کہ نصف میل کے قریب لمبائی کا گلیوں کے بجائے سڑک بنائی جائے۔

۸۰ ہزار روپیہ تک کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔ یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے اسوقت تک ۱۳۱۹۰۰۰ روپیہ کی زمین فروخت ہو چکی ہے۔

معمولی جلسہ کے بعد بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء کے پاس کرنے کیلئے خاص جلسہ ہوا۔ بجٹ میں ۶۶۷،۹۶۰ روپیہ کی آمدنی اور ۹۲،۲۰۰،۱۰ روپیہ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے کمی کو سرمایہ کے روپیہ سے پورا کیا جائیگا۔

فکٹری رقبہ جنوب کی طرف شہر کو بڑھانے کی اسکیم گوہٹیا اسکیم، نارج گھر بربانہ اسکیم، رائے پوروہ اسکیم، زمین حاصل کرنے اور بھول والی گلی کو چوڑا کرنے کے واسطے انتظام کرنا طے ہوا ہے۔

شہر کے نالوں کی پوری پیمائش کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ منظور ہوا ہے۔ اس سے شہر کا گندہ پانی بہانے کی اسکیم بنائی جاویگی۔ بشرطیکہ میونسپل بورڈ اسکیم کی مالی مدد کرنا منظور کرے۔

بجٹ میں سب اسکیموں کے انجنیرنگ کاموں کے واسطے ۴،۶۸،۵۰۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔

میونسپل بورڈ ۶ مارچ کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

میور ملس کے ڈائرکٹر سر ٹامس سمتھ ولایت جا رہے ہیں اسلئے بورڈ نے اُن کو اور لیڈی اسمتھ کو گرین پارک میں ۱۲ مارچ کو ایک ایڈریس دینا طے کیا ہے اور اسکے صرفہ کے لئے ایک سو روپیہ منظور کیا ہے۔

اسی ماہ کے آخر میں سر تیج بہادر سپرو بیکاری کمیٹی کی تحقیقات کیلئے کانپور آنے والے ہیں لہذا بورڈ نے ان کو بھی ایڈریس دینا منظور کیا ہے۔

صوبہ کی کل میونسپلیٹیوں کی کانفرنس کے لئے بورڈ نے ۵۰۰ روپیہ خرچ کرنے کی تجویز منظور کی ہے۔

کانپور کے گندے نالوں کے انتظام پر اچھی طرح غور کرنے کے لئے گنگا کے پانی کو گندگی سے پاک رکھنے کے لئے بورڈ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو امپرومنٹ ٹرسٹ

اور پبلک ہیلتھ کمیٹی کی رائے سے ایک اسکیم بنائے گی۔

سرسیا گھاٹ پر ایک عارضی پل بنانے کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ نے بورڈ پر یہ الزام لگایا ہے نہر کی پٹری صاف نہیں رکھی جاتی۔ اس پر بورڈ میں بحث کیگئی اور بورڈ نے اس اعتراض کو منظور نہیں کیا۔

لالہ ہری شنکر باگلا نے بورڈ کو نوٹس دیا ہے کہ سلور جوبلی میں بورڈ دس ہزار روپیہ چندہ دے۔

سید امجد علی صاحب وکیل نے بورڈ کو نوٹس دیا ہے کہ بورڈ عورتوں کی صنعتی تعلیم اور تعلیم کیلئے علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں بنائے۔ اور شہر کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ۳ ٹکس کمیٹیاں بنائے۔

استعفٰی ہم کو معلوم ہوا ہے کہ رائے بہادر بابو رام نرائن گرگ نے اپنی کاروباری مصروفیت کی بنا پر اسپشل مجسٹریٹ کے عہدے سے استعفٰی دیدیا ہے۔ (باقی کالم ۱۲ کے نیچے)

کاروان حیات

نیو تھیٹرس لیمٹڈ کلکتہ ہندوستانی فلم کمپنیوں میں خاص شہرت کی مالک ہے اس کمپنی کے مالکان کو اس امر کا خاص طور پر خیال رہتا ہے کہ پبلک کا مذاق خراب نہ ہونے پائے چنانچہ اس کے جسقدر تماشے مثلاً "یہودی کی لڑکی۔ روپ لیکھا۔ چنڈی داس۔ راج رانی میرا۔ پورن بھگت وغیرہ" آتے ہیں وہ اس کے حامل ہیں اور پبلک نے بھی اُن کو بہت پسند کیا ہے۔

کاروان حیات اسی شہرۂ آفاق فلم کمپنی کا ڈرامہ ہے جو چترا ٹاکیز میں چل رہا ہے اور جسکا دوسرا ہفتہ گذشتہ جمعہ سے شروع ہوا ہے۔

یہ ڈرامہ حکیم احمد شجاع مشہور ڈرامہ نویس کا لکھا ہوا ہے اور کمپنی کے مشہور و معروف ایکٹروں نے اس میں کام کیا ہے۔

اس ڈرامہ میں اداکاروں نے فطرتی جذبات کو اس خوبی سے ادا کیا ہے کہ اصل و نقل میں فرق کرنا نہ صرف مشکل بلکہ دشوار ہے۔

ڈرامہ کی سلیس اور شستہ اردو نے ڈرامہ میں ایک خاص خوبی پیدا کر دی ہے۔

اسمیں سیگل کے جانفزا نغمے اور ملینہ کے دلفریب رقص کے علاوہ مناظر بھی نہایت دلچسپ ہیں۔ اگر آپ نے اب تک کاروان حیات کو نہ دیکھا ہو تو ضرور اس لاجواب ڈرامہ کو دیکھکر لطف اندوز ہوجئے اس ڈرامہ کے ایکٹروں کی اداکاری میں آپ کو یورپ کے اداکاروں کا لطف آئے گا۔

گردن توڑ بخار گردن توڑ بخار سے محفوظ رہنے کے لئے میڈیکل افسر آف ہیلتھ نے مندرجہ ذیل ہدایات شائع کی ہیں۔

سبدِ گل

ولایت کے ایک کالج میں اس مضمون پر بحث ہوئی کہ بے ایمانی ہی بہترین پالیسی ہے زیادہ تر لڑکیوں نے بے ایمانی کے حق میں تقریر کی۔ اور بالآخر کثرت رائے سے جسمیں مرد بھی شریک تھے یہی تجویز پاس ہوئی۔

اسکو کہتے ہیں قول وفعل میں یکسانیت"

شاہ الفانسو کے دوسرے صاحبزادے نے بھی پہلے کی تقلید کرتے ہوئے ایک عام عورت سے شادی کرلی۔ اور تخت سے دست بردار ہوگئے۔

سچ ہے اگر ایک سچا محکوم مل جائے تو وہ لاکھوں غدار محکوموں سے بہتر ہے۔

گورنر مدراس نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہندوستان ایک نئے دور میں داخل ہورہا ہے اور اسکا مستقبل زیدو بکر اور ... کے ہاتھ میں ہے۔

تو پھر کس نوں کے نام پر فاتحہ پڑھ لینا چاہیئے۔

مسٹر میک الوان ممبر پارلیمنٹ کی رائے ہے کہ ہندوستان ایک ہاتھی کے مانند بڑا بھاری بھرکم۔ لیکن ذرا آسانی سے قابو کیا جانے والا جانور ہے۔ مگر یہ ہاتھی اگر مست ہوجائے تو کوہ آتش فشاں کی طرح تباہ کن ہے

کیا اس سال ادبی نوبل پرائز ان ہی کو ملنے والا ہے؟۔

سنا ہے کہ اسمبلی میں حکومتوں کی شکستوں کی تعداد کو دیکھ کر ممبروں نے طے کیا ہے کہ حکومت کو ایک شکست روزانہ سے زیادہ نہ دی جائے، ورنہ شکستوں کی اہمیت کم ہوجائے گی۔

معاصر ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے بجٹ کے متعلق لکھتا ہے کہ صوبہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

لیکن ٹکس دہندوں کے لئے نہ کہ سرکاری افسروں کے لئے جن کی تنخواہوں کی تخفیف بحال کردی گئی ہے۔

ایک خبر کی سرخی ہے "انقلاب کا جوش غلامی" معلوم نہیں غلاموں میں جوش انقلاب کب پیدا ہوگا؟

کارخانہ امرت دھارا لاہور

ہم اپنے ناظرین کی توجہ شمالی ہندوستان کے سب سے بڑے دواخانہ یعنی امرت دھارا فارمیسی کے اعلان کی طرف دلانا چاہتے ہیں جو کہ ۳۴ سال سے لاہور میں قائم ہے۔

حسب معمول اس سال بھی ماہ مارچ کے واسطے اس کارخانہ نے اپنی شہرۂ آفاق دوائی "امرت دھارا"، اور اس کے مرکبات نیز دیگر کتب وادویات میں کافی رعایت کردی ہے۔

(دوسری جگہ اشتہار سے مفصل معلوم ہوگا)

ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین اس رعایت سے پورا فائدہ اٹھاویں گے۔

ادبِ لطیف

رازِ محبت؟

(آسکر وائلڈ کے ایک جواہر پارے کا ترجمہ)

(از عابد چونیانی)

نرگس ... ... حسین نرگس مرگئی ... ...

چشمہ کا پانی آب شیریں سے آب شور بن گیا ... ...

... جنگل کی حسین پریاں آنسو بہاتی نکلیں ...

وہ رو رہی تھیں، خون کے آنسو ... ... ان کے چہرے یاس انگیز تھے ... ... ان کے نالوں سے نغموں کی صدا سنائی دیتی تھی ... ... وہ اپنے نالوں ... حسرت آمیز ... غم زُبا نالوں سے اس بدنصیب چشمے کو تسکین دینا چاہتی تھیں۔

انھوں نے دیکھا کہ چشمہ کے شیریں پانی کی جگہ آنسوؤں نے لے لی ہے۔ ... وہ آنسوؤں سے لبریز ہے ... انھوں نے اپنی مشکبار زلفیں کھولدیں ... واقعی، نرگس اتنی حسین تھی کہ اُسکے ماتم میں تمھارے یہ آنسو ... یہ گریہ وزاری تعجب خیز نہیں معلوم ہوتی ... ... وہ رو رو کر کہہ رہی تھیں۔

... کیا نرگس حسین تھی ... ... چشمے نے آنسو بہاتے ہوئے پوچھا؟۔

ہاں ... ... کیا تمھیں نہیں معلوم ... ...

تم سے بہتر اس حقیقت کو اور کون جان سکتا ہے۔

... ہماری طرف تو وہ بھول کر بھی نہ دیکھتی تھی

... ... اُس نے تمھاری تلاش کی ... ...

تمھاری محبت میں وہ بیقرار تھی ... ... وہ تمھارے کنارے جلوہ افروز ہوئی ... ... اور تمھارے ہی آبدار آئینہ میں اپنے رخ منور ... ... اور حسن کا مشاہدہ کرتی تھی۔

اچھا ... ... لیکن میں اُس سے اسلئے محبت کرتا تھا ... ... کہ جب وہ اپنی حسین آنکھوں سے جھانکتی تو مجھے اُن میں اپنے ہی چہرے کا عکس نظر آتا تھا۔

حکومت ہنگری مستعفی ہوگئی

نئے کابینہ کی تیاریاں

بڈاپیسٹ - ۴ مارچ - آج حکومت ہنگری نے اپنا استعفےٰ داخل کردیا حکومت کی اس نئی کارروائی کو نئی کابینہ کی ترتیب کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر گمبو سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ نئی کابینہ مرتب کریں۔

ڈیوک آف کینٹ ہندوستان کو

دہلی ۴ مارچ - لندن کا اخبار ہیل لکھتا ہے کہ ملک معظم کے چھوٹے صاحبزادے ڈیوک آف کینٹ کو جنکی شادی حال میں ہوئی - سلور جوبلی کی تقاریب کے سلسلہ میں ہندوستان بھیجا جائے گا آپ دہلی دربار میں ملک معظم کا پیغام پڑھ کر سنائینگے۔

اسموقعہ پر قیدیوں کی رہائی کا اعلان بھی کردیا گیا ہے آپ کی بیوی شہزادی میرینا بھی آپ کے ساتھ ہونگی

عالمِ نسواں

جاپانی عورتیں!

از پنڈت آنندی پرشاد مصرا، جرنلسٹ، مرادآبادی۔

ایشیا کے مشرق میں بحرالکاہل نامی سمندر واقع ہے - جس میں الیتو، نیوفون، شیکوک اور کیشو نامی چار بڑے اوران کے علاوہ دیگر چھوٹے چھوٹے جزیروں سے مرکب ایک ملک ہے - جو جاپان کے نام سے مشہور ہے - جاپان ایک بالکل چھوٹا سا ملک ہے جو ہندوستان کے دسویں حصہ کے برابر ہے - اور جسکی آبادی تقریباً ساڑھے چار کروڑ ہے۔

یہ بات یقیناً تعجب خیز ہے کہ اس ملک نے جو مختلف جزیروں کا مجموعہ ہے چند ہی دنوں میں اسقدر شہرت حاصل کرلی اور اس کا دنیا کے مہذب اور شائستہ ممالک میں شمار ہونے لگا - کچھ عرصہ پہلے کوئی شخص اس کے نام سے اتنا واقف نہ تھا جتنا کہ یہ آج کل زبان زد خلق ہے - سب سے پہلے چین کی جنگ میں اس نے کامیابی حاصل کی وہ اس کی شہرت کی پہلی وجہ تھی - لیکن دراصل روس جیسی عظیم الشان سلطنت سے جنگ کرکے اس نے جس بے نظیر شجاعت اور عزم راسخ کا ثبوت دیا اور فتح پائی اُس نے اسکی شہرت کو دوبالا کردیا - اس کامیابی کا سہرا دراصل عورتوں ہی کے سر باندھا جاسکتا ہے - کیونکہ ان ہی کی مساعی جمیلہ اور جد وجہد کا نتیجہ یہ تھا کہ دوران جنگ میں مردوں کی شجاعت اور جذبات حب الوطنی میں ایک تلاطم پیدا ہوگیا تھا اور ملک کا ہر فرد کیا بوڑھا اور کیا بچہ مادر وطن کی خدمت کے لئے تیار ہوگیا تھا۔

جاپانی عورتوں کو یہ غیر معمولی ترقی دراصل عمدہ تعلیم کا نتیجہ ہے - کیونکہ جاپانی مدارس میں لڑکوں سے زیادہ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - اور بچپن ہی سے انھیں اس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ ہر ایک بات کو اچھی طرح سے سمجھنے لگتی ہیں - یہ لکیر کی فقیر نہیں رہتیں جہاں اس طبقہ نے اپنی بہتری کی کوشش کی وہاں صنف نازک نے بھی اپنی اصلاحات میں نمایاں حصہ لیا - خود ملکہ جاپان نے تعلیم نسواں کی اشاعت میں کافی جد وجہد کی یہی باعث ہے کہ وہاں عورتیں تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ شاعرہ - مصورہ - معلمہ - وغیرہ نظر آتی ہیں۔

ان کی نظروں میں جو رسم ورواج بیکار اور غیر مفید معلوم ہوتے ہیں فوراً ترک کرکے اُن کی بجائے دیگر رسوم جو سود مند نظر آئیں اختیار کرتی ہیں - جاپانی نقطہ نظر سے بھی پردہ سسٹم ایک بیکار سی شے تھی - اسلئے پردہ کا رواج وہاں نظر نہیں آتا - بلکہ اعلےٰ اور شریف خاندانوں کی عورتیں اپنے شوہروں کے ہمراہ ہر جگہ آتی جاتی رہتی ہیں - اور یہ کچھ شرم اور ذلت کی بات نہیں سمجھی جاتی مگر وہ یورپین عورتوں کی طرح آزاد بھی نہیں سمجھی جاتیں کہ جہاں چاہیں چلیں پھریں - بلکہ وہ اپنے شوہروں کے سوا کسی عزیز کے ساتھ بھی کہیں نہیں آتی جاتیں - البتہ شوہر کی موجودگی میں وہ ہر شخص سے ملاقات اور گفتگو کر سکتی ہیں جلسوں میں شریک ہوسکتی ہیں

جاپان میں نسوانی جذبات وخیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قسم کی تعلیم دیجاتی ہے کہ وہ آگے جاکر زندگی میں ممد ومعاون ہوسکے - (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

تھرما میٹر

دیکھو سامنے بستر پر بیمار پڑا ہوا ہے - اُسے بخار چڑھ رہا ہے - کس طرح معلوم کریں کہ اسے کتنا بخار ہے - تم کہو گے کہ ہاتھ سے معلوم کریں - مگر ہاتھ سے بخار ٹھیک معلوم نہیں ہوتا ہے تمھارا ہاتھ ٹھنڈا ہو اور میرا ہاتھ گرم تو تمھارے ہاتھ کو تو بیمار کا ہاتھ بہت بہت زیادہ گرم معلوم ہوگا اور مجھے زیادہ گرم نہ معلوم ہوگا۔

دیکھو یہ ایک آلہ ہے! اسے تھرما میٹر کہتے ہیں اس سے معلوم کرسکتے ہیں کہ بخار کی گرمی کتنی ہے اسلئے اسکو گھر میں رکھنا اچھا ہے - وقت پر کام دے جاتا ہے - اس تھرما میٹر پر پچانوے سے ایک سو دس تک درجے لگے ہوئے ہیں - اور ۹۸ سے اوپر ایک نشان ہے یہ صحت کے درجہ ظاہر کرتا ہے - ایک درجہ کے بعد ایک پوری لکیر ہے ہر ایک درجہ پانچ درجوں میں منقسم ہے۔

یہ تھرما میٹر کئی قسم کے ہوتے ہیں - کسی کو آدھ منٹ تک لگانا پڑتا ہے کسی کو تین منٹ تک لگاتی ہیں - تھرما میٹر کو منھ میں لگاتے ہیں یا بغل میں - منھ کی گرمی بغل سے آدھا درجہ زائد ہوتی ہے عام طور پر تھرما میٹر کو صبح سات آٹھ بجے یا شام کو ۵ - ۶ بجے لگاتے ہیں - لیکن اگر ضرورت پڑجائے تو ہر وقت لگا سکتے ہیں۔

جب تھرما میٹر لگانا چاہو تو اُسے ٹھنڈے پانی سے دھولو - کیونکہ گرم پانی سے دھونے سے تھرما میٹر بعض دفعہ ٹوٹ جاتا ہے - پھر اُسے ہاتھ سے جھٹک کر دیکھ لو کہ تھرما میٹر کا پارہ ۹۵ درجہ سے نیچے اُتر گیا ہے پھر تھرما میٹر کو منھ میں اسطرح رکھو کہ پارہ والا حصہ منھ میں زبان کے تلے رہے اور اگر بغل میں لگانا ہو تو بغل کا پسینہ خشک کرکے تھرما میٹر کے پارے والا حصہ کو بغل کے اندر رکھو - اور بازو کو - بغل میں منھ سے کچھ زیادہ دیر دبائے رہو۔

انڈیا بل کے متعلق دربار میسور کی رائے

بنگلور - ۴ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ میسور دربار نے گورنمنٹ آف انڈیا بل اور فیڈریشن میں شمولیت کی شرائط کے بارے میں اپنی رائے حکومت ہند کے پاس بھیج دی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دربار نے انڈیا بل کی خاص خاص دفعات کو منظور کرلیا ہے اور اسمیں چند ترمیمیں کرنے کی سفارش کی ہے جو کہ دیسی ریاستوں کے نقطہ نظر سے بہت اہم سمجھی جاتی ہیں۔

سردار پٹیل کو وانا سے دعوت

بمبئی - سردار ولبھ بھائی پٹیل کو وانا سے ہندوستانیوں کی طرف سے مدعو کیا گیا ہے - تاکہ آپ وانا تشریف لے جائیں اور اس تقریب میں شامل ہوں جو آپ کے بڑے بھائی بی۔ جے پٹیل کے بت کی نقاب کشائی کے سلسلہ میں ہونے والی ہے

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمسازی
کا
سرسری جائزہ

(از مس مہ جبین — نازؔ)

میں نہ کوئی ادیبہ ہوں اور نہ انشا پرداز ہیں گیا اور میرے خیالات کیا۔ البتہ الجھے ہوئے خیالات ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ظاہر کر دیا کرتی ہوں۔ ہندوستانی فلمسازی پر میرے ناچیز خیالات نامعلوم نہیں ہیں اب سے پہلے کئی بار ہندوستانی فلموں۔ فلمی صنعت اور فلمی سماجیات پر اپنی ناچیز رائے پیش کر چکی ہوں۔

شاید میرا یہ کہنا بار اول نہیں ہے کہ میں اگرچہ فلمی دنیا میں اقتصادی نقطہ نظر سے شامل ہوں لیکن میں اپنے مفاد سے قطع نظر ہندوستانی صنعت فلم سازی کے نشیب و فراز کا ہمیشہ بنظر غائر مطالعہ کرتی رہتی ہوں میں اپنے مختصر لیکن عمیق مطالعہ کی بنا پر جس نتیجہ تک پہونچی ہوں اسکے بعض پہلوؤں پر بالاختصار اپنے حقیر خیالات کا اظہار کرتی ہوں۔

آرٹ یا انڈسٹری

یہ سوال بے سود ہے کہ فلم سازی آرٹ ہے یا انڈسٹری؟ اس بحث سے فلم سازی کو خواہ اُسے کچھ بھی تسلیم کر لیا جائے کوئی معتدبہ فائدہ نہیں ہو سکتا ہے لیکن جہاں تک وقت کا سوال ہے میرے خیال میں آرٹ اور انڈسٹری میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے خاص کر مفلس ہندوستان میں جہاں ہر آرٹ کی تہ میں مالی مفاد کا ہاتھ موشگافی کرتا ہے۔ آرٹ اپنی آخری منزل مقصود پر پہونچکر انڈسٹری سے قریب تر ہو جاتا ہے لیکن ہندوستان نے فلم سازی کو انڈسٹری کی حیثیت سے قبول کیا ہے اور یہ مقصد بلحاظ نوعیت آرٹ کے مقابلہ میں زیادہ وسعت اور قریب ہے اس سے قطعی انکار نہیں کہ فلمسازی کو آرٹ سے جتنا تعلق ہے اُس سے کہیں زیادہ اُسکو انڈسٹری سے تعلق ہے۔ اگر آرٹ یا انڈسٹری سوال کے ذریعہ اسمیں تخصیص پیدا کر دی جائے تو بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ فلمسازی صرف انڈسٹری ہے۔

ہندوستانی فلمسازی

ہندوستان میں فلمسازی ابھی ابتدائی دور میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہے لیکن اسکی رفتار بنیادی رکاوٹوں کے باوجود بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل قریب میں فلم ہندوستانی زندگی کا لازمہ بن کر رہے گا۔

(بنیادی رکاوٹوں کا ذکر کرتے ہوئے مس موصوف نے ہندوستان کی توہم پرستی کی طرف بھی اشارہ کیا ہے اور اُسے بھی اسکے لئے بنیادی رکاوٹ بتایا ہے)

ہندوستانی سوسائٹی فلموں سے پوری طرح لطف اندوز ہونے کے باوجود اسکو کم از کم اقتصادی نقطہ نگاہ سے قبول بھی نہیں کرتی۔

بعض رکاوٹیں جو خود فلمی متعلقات ہیں مثلاً ناظر سامان سرمایہ اور حوصلوں کی قلت، اتھاریٹی کی بے عنوانیاں، منتظمین کی لاپروائیاں، اداکاروں کی قلت کے علاوہ افسانہ نگار۔ اور ڈائرکٹر بھی کم ذمہ دار نہیں (باقی آئندہ)

اقوال زریں

عزم استقلال کی کنجی ہے

پہلا گناہ انسان کو دلیر بنا دیتا ہے۔

ایک مستقل ارادہ ہر چیز پر غالب آسکتا ہے حتیٰ کہ زمانہ کی چال کو بھی پلٹ سکتا ہے۔

ہمارا کمزور ارادہ ہی ہم کو ضعیف بنا دیتا ہے ورنہ قوی آرزو کا پیدا ہونا اسباب کی دلیل ہے کہ ہمارے اندر اس کے [illegible] کافی قدرت ہے۔

اگر تم کسی عملی آدمی کو خوش کرنا چاہتے ہو تو اس کے سامنے اُن کاموں کا ذکر نہ کرو جو وہ کر چکا ہے بلکہ اُسکا جو وہ ابھی اور کر سکتا ہے۔

دنیا میں صرف ایک ہی چیز یقینی ہے! موت

انسان دنیا میں آتا ہے تو سینکڑوں کو ہنساتا ہے اور جب جاتا ہے تو سینکڑوں کو رولاتا ہے۔

ہم دنیا میں آتے ہوئے بھی روتے ہیں اور جاتے ہوئے بھی۔

موج تبسم

ایک دوست - ایک ماہر طب نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر ہم چند گھونٹ پانی اور چند بادام کھا لیا کریں تو سو برس تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

دوسرا دوست ! اگر زندہ نہ بھی رہیں تو معلوم ایسا ہی ہوگا کہ ہم سو برس کے ہیں۔

ایک یہودی موٹر پر سفر کر رہا تھا کہ اُس نے دیکھا کہ دیہات کے مکان پر لکھا ہوا ہے برائے فروخت اسنے ایک دیہاتی سے پوچھا اس کی قیمت کیا ہے۔

دیہاتی - ہم لوگ کسی یہودی کو اس دیہات میں بسنے نہیں دیتے۔

یہودی - اسی لئے تو یہ دیہات ہے ورنہ شہر نہ ہو جاتا

مالک - غصہ کی حالت میں۔ دیکھو جی! تم نے میری سکریٹری سے کہا تھا کہ تم مجھ سے زندگی اور موت کے کسی سوال پر گفتگو کرنا چاہتے ہو۔

نوجوان - ہاں جناب! میں آپ کی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہوں۔

باپ - رتو تم میری ہر ایک بات کو سنکر ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے اڑا دیتے ہو۔

رمو - ابا میں ایسا کیوں نہ کروں۔ جبکہ پرماتما نے ہمیں دو کان دیے ہیں۔

دلچسپ معلومات

اڈنبرا میں ایک کلب کے پریسیڈنٹ کے انتخاب یوں ہوا کہ ایک شخص نے اتنی زور سے چھینکا کہ اُس کی عینک دس گز کے فاصلہ پر جا گری۔ لوگوں نے فوراً اُسے صدر منتخب کر لیا۔

ماسکو کے ایک کارخانہ میں دنیا کا سب سے بڑا ہوائی جہاز تیار کیا جا رہا ہے اُس کے بازو ستر گز لمبے ہیں اسمیں کھانے کا کمرہ پڑھنے کا کمرہ اور ۴۰ آدمیوں کے سونے کا ایک کمرہ ہے۔

بودھ مذہب کی زبان، پالی، تھی جو پچھلے دنوں یورپین پیروان بودھ کی پہلی کانفرنس میں استعمال کی گئی۔ انگلستان میں بودھ مذہب پھیل رہا ہے اور اس وقت ۶۰ ہزار بدھسٹ وہاں موجود ہیں

ایک سائنس داں نے دریافت کیا ہے کہ ریڈیو کی لہروں پر بھی کھانا پکایا جا سکتا ہے چنانچہ اُسنے انڈے پکا کر اسکا تجربہ کر لیا ہے۔

نیوزیلینڈ کے چڑیا گھر کا ایک پرندہ دنیا کے تمام پرندوں سے بڑا انڈا دیتا ہے اسکا انڈا شتر مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا ہے سب سے عجیب بات یہ ہے کہ انڈا دینے کے بعد ماہ بیہوش ہو جاتی ہے اُسے ہوش میں لانے کو زبردستی ہوا دی جاتی ہے

راجندر بابو و مسٹر جناح کی گفتگو ختم

مفاہمت کی ناکامی پر مشترکہ بیان

نئی دہلی ۔ ۲ مارچ مسٹر جناح اور راجندر پرشاد صدر کانگریس کے درمیان فرقہ وارانہ مسائل پر جو گفتگو ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے اس کے متعلق دونوں رہنماؤں کے دستخطوں سے ذیل کا بیان شائع ہوا ہے :۔

"ہم نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا ایک ایسا حل تلاش کرنے کی سعی کی جو تمام متعلقہ فریقوں کے لئے قابل اطمینان ہو۔ ہمیں افسوس ہے کہ اپنی بہترین کوششوں کے باوجود ہم اس قسم کا فارمولا وضع نہ کر سکے ۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے فرقہ وارانہ اتحاد بہت ضروری ہے اور توقع ہے کہ اس مقصد کے لئے ایسی قوتیں پیدا ہوں گی جو فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے آئندہ کوششوں کو زیادہ بارآور بنائیں گی ۔

مسٹر جناح کی شرطیں

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے جو تجاویز پیش کی تھیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل تھا جن پر یقین تھا کہ اگر ہندو راضی ہو جائے تو سمجھوتہ ہو جاتا ۔

(۱) حق رائے دہی اس طرح دیا جائے کہ مختلف فرقوں سے زیادہ سے زیادہ آبادی کو حاصل ہو اور حلقہ ہائے انتخاب ایک دوسرے کو خلط ملط نہ ہو سکیں ۔

(۲) پنجاب میں بیلے سکھ اُن نشستوں کے واسطے جو کہ اُن کو کونسل اوارڈ میں ملی ہیں چند حلقے منتخب کریں اور اس کے بعد ہندو منتخب کریں اور باقی حلقے مسلمانوں کو دیئے جائیں ۔

۳۔ بنگال کے ہندو اور مسلمانوں میں یہ طے پایا ہے کہ اگر یورپینوں سے کچھ نشستیں مل جائیں تو ان کو آبادی کے تناسب سے لحاظ سے ہندوؤں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے ہندو اور مسلمان دونوں یورپینوں سے نشستیں حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔

۴۔ دیگر صوبجات میں مسلمانوں کو اتنی نشستیں دی جائیں جتنی ان کو کمیونل اوارڈ میں حاصل ہیں ۔

۵۔ اسی طرح مرکزی مجالس قانون ساز میں بھی وہ تمام نشستیں دی جائیں جو کہ ان کو کمیونل اوارڈ میں ملی ہیں ۔ اگر یہ شرائط منظور کر لی گئیں تو فرقہ وارانہ نیابت کے بجائے مخلوط طریقہ انتخاب رائج کیا جائے ۔

اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شمال کے ہندو اسباب پر راضی نہ ہوئے کہ وہ مسلمانوں کو کوئی مزید نشست دیں گے ۔ پنجاب کے متعلق اندازہ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی گو سکھ راضی نہ تھے تاہم امید کی جاتی تھی کہ اگر بنگال کے ہندو آمادہ ہو جاتے تو وہ بھی مان لیتے ۔

جہاز کا بائلر پھٹ گیا

ٹیونس ۲۷ فروری ۔ فرانسیسی جہاز کا بائلر پھٹ جانے کی وجہ سے ۱۵ اشخاص ہلاک اور کئی ایک مجروح ہو گئے بائلر کے پھٹتے ہی جہاز میں آگ لگ گئی جس کو فوراً بجھا دیا گیا

بحکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۲۹۱

ہرپال سنگھ ولد پردو سنگھ ٹھاکر موضع سرہ پٹہ تگائیتر و زمیندار موضع لچھمن پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور　مدعی

بنام لالہ سنگھ ولد مولی سنگھ و شہزادہ سنگھ و نواب سنگھ پسران گلزاری سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان انجوارام و برجھان ولد گلاب اہیر ساکن دگرہا رام پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور　مدعا علیہان

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

برطانیہ کے فوجی اخراجات میں زبردست اضافہ

فوج کو موزوں حال بنانے کی کوشش

لندن ۸ مارچ ۱۹۳۵ء کے لئے فوجی اخراجات کا تخمینہ آج صبح شائع ہو گیا ہے ۔ ادر صیغہ ہوا کے متعلق تخمینہ کل شائع ہو جائے گا ۔ اور بحری اخراجات کا تخمینہ بدھ وار کو شائع ہوا کرے گا ۔

۱۹۳۵ء کے لئے فوجی اخراجات کا جو تخمینہ شائع ہوا ہے وہ گذشتہ سال کے اخراجات سے ۳۹۵۰۰۰ پونڈ زیادہ ہے اور آدمیوں کی تعداد بھی گذشتہ سال سے ۲۰۰۰ زیادہ ہے یعنی ۱۹۳۵ء کے اخراجات کا اندازہ ۴ کروڑ ۳۵ لاکھ لاکھ پونڈ ہے ۔

وزیر جنگ لارڈ ہیلشم نے اپنے میمورنڈم میں لکھا ہے کہ حکومت کا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے جبکہ برطانیہ کی فوجی تیاریاں زیادہ جدید پیمانہ پر ہونی چاہئیں ۔ فوج کی ترتیب کے جانب زیادہ دھیان دینے کی توجہ کی ہے ۔

والیان ریاست کے فیصلہ سے ہلچل

فیڈریشن کی پوری اسکیم ٹوٹ گئی

لندن ۲۷ فروری ۔ والیان ریاست نے فیڈریشن میں شریک نہ ہونے کے متعلق جو فیصلہ بمبئی میں کیا ہے وہ یہاں بم کے گولے کی طرح آ کر پڑا ہے اور تمام سیاسی حلقوں میں سنسنی پیدا ہو گئی ہے ۔

انڈیا ڈیفنس لیگ کی ایگزیکٹیو نے ایک خاص ... کے بعد اعلان کیا ہے کہ والیان ریاست کے فیصلے ... صورت حال بدل دی ہے ۔ لارڈ لائڈ نے کہا ہے ... مہاراجگان نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بم کے گولے کی حیثیت رکھتا ہے ۔ سر ہوئل ہور نے بار بار یہ کہا ہے کہ ساری اسکیم کا دارومدار فیڈریشن پر ہے مہاراجگان کے فیصلہ کے بعد فیڈریشن باقی نہیں رہتی ۔

سر آغا خاں اور مریدوں کی رقم

ایک اصلاح پسند خوجہ کا تار

کراچی سے مسٹر کریم غلام نے نواب چھتاری اور دوسرے مسلم لیڈران کے نام مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے :۔

"آپ اپنے اثر سے کام لیکر مذہب کے نام سے اپنے مریدوں سے روپیہ اینٹھنے سے سر آغا خاں کو روکئے ۔

یہ بات روشن ہے کہ سر آغا خاں کے مرید قرآن کریم کو نہیں مانتے اور نہ اسلامی طریقہ پر عبادت کرتے ہیں بلکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ آغا خاں وشنو کے دسویں اوتار ہیں ۔ کامل وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ سر آغا خاں اپنے مریدوں سے ہر سال کروڑ ڈیڑھ کروڑ روپیہ وصول کرتے ہیں ۔

بحکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۶۲

لبعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ کنور گھنشیام سنگھ بنام تم گوری شنکر کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ لگان بتاریخ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ 98/8/6 جو ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۷۱	۷	۰
خرچہ نالش	۱۰	۱۲	۳
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۳	۱۲	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۲	۸	۹
میزان	۹۸	۸	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم گوری شنکر ولد ٹھاکر پرشاد برہمن ساکن موتنگیاپور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 98/8/6 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۲؍ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء مقرر ہے

پرگنہ ڈیراپور موضع موتنگیاپور

نمبر	رقبہ	لگان
۵	[illegible]	[illegible]
۴۹	[illegible]	[illegible]
۲۹۵	۵؍	شامل
۳۱۶	[illegible]	"

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

اسمبلی اور پارلیمنٹ کی خبریں!

لندن یکم مارچ۔ کل دارالعوام نے ۴۰ آرار کے مقابلہ میں ۲۱۱ آرار کی حمایت سے انڈیا بل کی دفعہ ۶ منظور کر لی۔ یہ دفعہ والیان ریاست کی شرکت وفاق (فیڈریشن) سے تعلق رکھتی ہے۔

وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں اس افواہ کی تردید کی کہ انہوں نے مہاراجہ پٹیالہ کو فون کیا تھا اور انہوں نے والیان ریاست کے نمائندوں کو لندن مدعو کیا ہے۔ تاکہ فیڈریشن کے معاملہ میں ان سے تبادلہ خیالات کیا جا سکے۔

نئی دہلی یکم مارچ۔ بجٹ میں بڑی تخفیف

اب تک دو سو تحریکیں پیش کی جا چکی ہیں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ ایگزیکٹو کونسل کی مد سے ماتحت مطالبہ زر کی رقم کم کر کے سو روپیہ کر دی جائے۔ تاکہ حکومت کی تشدد آمیز پالیسی پر بحث کی جا سکے۔

گذشتہ ہفتہ اسمبلی میں حکومت کو بار بار شکستیں ہو چکی ہیں لیکن حکومت نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اسلئے اسمبلی کے ارکان نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ایسی جامع تحریک پیش کی جائے جس میں حکومت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا جا سکے۔

ناگپور یکم اپریل آج سی کونسل میں سیٹھ ٹھاکر داس کے نظم ونسق اور انصاف کی مد میں ۵۹۰۰۶ کی تخفیف کی تحریک ۴۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۷ ووٹوں سے پاس ہو گئی اور اسطرح حکومت کو شکست اٹھانا پڑی

دہلی یکم مارچ اس سال کے بجٹ میں ایک نیا مطالبہ شامل ہے یہ مطالبہ اڑیسہ اور سندھ کو علیحدہ صوبہ بنائے جانے کے سلسلہ میں ہے ہر دو صوبوں میں سرکاری عمارات کی تعمیر کے لئے گرانٹ دی گئی ہے ہر صوبہ کے لئے دس دس لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

پریوی کونسل سے غازی عبدالقیوم کی اپیل

کراچی یکم مارچ۔ غازی عبدالقیوم کو ایک بدزبان آریہ نتھو رام کے قتل کے الزام میں موت کی سزا دی گئی تھی۔ جسکا اپیل پریوی کونسل میں دائر کیا گیا تھا۔ وہ خارج ہو گیا ہے۔ اور وائسرائے نے بھی درخواست رحم کو مسترد کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ غازی عبدالقیوم کو اے۔ کلاس سے منتقل کر دیا گیا ہے۔

اسمبلی میں ۳۶-۱۹۳۵ء کا بجٹ پیش ہو گیا

کسانوں کی اصلاح پر ایک کروڑ روپیہ صرف کیا جائیگا

صوبہ سرحد میں سیاسی سڑکوں کی تعمیر

دہلی۔ یکم مارچ۔ کل سر جیمز گرگ رکن مالیات حکومت ہند نے اپنا پہلا بجٹ بابتہ ۱۹۳۵ء و ۱۹۳۶ء اسمبلی میں پیش کیا۔ اس بجٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کے محصول میں تین آنہ فی اونس کی کمی۔ انکم ٹکس اور سپر ٹکس میں تخفیف۔ کھالوں پر محصول برآمد میں منسوخی۔ تنخواہوں کی بحالی اور نمک کے محصول میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

رکن مالیات نے بتایا کہ سال رواں کی آمدنی میں ۳۲۷ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور خرچ میں ۷۰ لاکھ کی کمی ہوئی ہے آپ نے مزید کہا کہ آئندہ مارچ کے آخر تک دو بجٹ ہوں گے۔ ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۴ء کی ۶۲ لاکھ روپیہ کی اور ۱۹۳۴ء و ۱۹۳۵ء کی ۳۲۷ لاکھ روپیہ کی یعنی کل ۳۸۹ لاکھ روپیہ کی بچت ہو گی۔ جسکو ذیل کی مدات پر خرچ کیا جائیگا:۔

۱۔ ایک کروڑ کی رقم صوبجاتی حکومتوں کو اسلئے دی جائیگی کہ وہ دیہاتی علاقوں کی اقتصادی و تعمیری اصلاح پر صرف کریں۔ یعنی گاندھی جی کی دیہاتی اسکیم کا مقابلہ کیا جائے گا۔

۲۔ چالیس لاکھ روپیہ کی رقم سڑکوں کی ترقی کے اصلاح میں فنڈ میں شامل کیجائے گی۔ سب سے زیادہ آسام کا کیا جائے گا۔

۳۔ ۲۵ لاکھ کی رقم صوبہ سرحد میں سڑکوں کی ترقی پر صرف کی جائے گی۔ جہاں سڑکوں کی تعمیر مالی و سیاسی اسباب کی بنا پر ہے اور غالباً یہ پالیسی ایک خطرہ عظیم کو ہندوستان کی طاقت میں مدغم کر دے گی۔

۴۔ براڈ کاسٹ پر بیس لاکھ روپیہ صرف کئے جائینگے دہلی میں آلہ نشر الصوت لگایا جائے گا۔

۵۔ زراعتی انسٹی ٹیوٹ کی دہلی میں تبدیلی اور شہری پرواز کے پروگرام پر ۱۲۹ لاکھ روپے رقم صرف کیجائیگی

۳۶-۱۹۳۵ء کا بجٹ

اس کے بعد رکن مالیات نے ۱۹۳۵ء و ۳۶ء کے بجٹ کا تخمینہ آمد و خرچ پیش کیا۔ جس کا نقشہ حسب ذیل ہے:۔

مارچ ۳۵ء میں کل بچت	۳۸۵۰۰۰۰۰
دیہات کی ترقی کیلئے	ایک کروڑ روپیہ
سڑکوں کے فنڈ میں	۴۰ لاکھ "
صوبہ سرحد کی سڑکوں پر	۲۵ لاکھ "
براڈکاسٹنگ کیلئے	۲۰ لاکھ "
قرضہ کی تخفیف کیلئے	۷۵ لاکھ "
پونہ انسٹی ٹیوٹ۔ اور ہوائی پرواز	ایک کروڑ ۲۹ لاکھ
۳۶-۱۹۳۵ء کی آمدنی کا تخمینہ	۸۸۶۹۰۰۰۰ "
کھالونکے محصول برآمد کی تنسیخ پر	۱۵۰۰۰۰۰ "
انکم ٹکس و سپر ٹکس میں کمی پر	۱۳۶۰۰۰۰ "
آخر میں بچت	۴۰۰۰۰۰ "

رکن مالیات نے امید ظاہر کی کی مخلصانہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انھیں ۲۵ کروڑ روپیہ سے زائد قرض لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

صوبہ سرحد کا بجٹ

مرکز میں امداد میں توسیع کا مطالبہ

پشاور ۵ مارچ سرحدی کونسل کا اجلاس آج سے شروع ہو گیا۔

بجٹ پیش ہو گیا

مسٹر جی۔ سی کننگھم ممبر مالیات نے آئندہ سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہماری غیر یقینی آمدنی ہماری موجودہ ضروریات کے لئے بمشکل کافی ہوتی ہے۔ اور ترقی کا ہمیں بہت کم موقع دیتی ہے۔

گذشتہ سال کی مالی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے ممبر مالیات نے بیان کیا کہ مالیانہ اور آب پاشی کے صیغہ جات کو تخمینہ سے ۱½۳ لاکھ روپیہ کی آمدنی زیادہ ہوئی ہے۔

علاوہ بریں محکمہ آب کاری اور سول گنٹری کی آمدنی میں بھی لصف لاکھ کا اضافہ ہوا ہے جب سے کل آمدنی میں تخمینہ کے مقابلہ میں تقریباً ۴ لاکھ سے زائد کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ص

۲ آئندہ سال کے بجٹ پر تذکرہ کرتے ہوئے ممبر مالیات نے بیان کیا کہ آمدنی کا اندازہ ۵۵۵۰۰۰۰ روپیہ کا اور اخراجات کا اندازہ ۶۳۲۰۰۰۰ روپیہ کا لگایا گیا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ اخراجات کی مد بہت طویل ہے۔ پشاور میں گورنمنٹ ہاؤس کی تعمیر پر ۲۰۰۰۰۰ ۲۶ روپیہ اور دریائے کابل کے پل کی مرمت پر ۲۵۰۰۰ روپیہ اور سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف بحال ہو جانے کی وجہ سے ۱۹۲۰۰۰ روپیہ کا مزید صرفہ ہو گا۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے مرکز سے امداد میں توسیع کا مطالبہ کیا۔

۱۷ افراد کی گرفتاری

احمد آباد۔ ۵ مارچ۔ موضع نکول میں ضلع احمد آباد میں مسلح ڈاکہ کے سلسلہ میں پولیس نے ۱۷ افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور بہت سامال مسروقہ بھی برآمد کیا ہے۔

فوجی پالیسی کی مذمت

لیبر پارٹی کی تحریک ملامت

لندن ۷ مارچ۔ لیبر پارٹی کی حکومت کے خلاف ملامت کی تحریک پیش کریگی۔ جبکہ سوموار سے دار العوام میں مسئلہ ڈیفنس پر بحث شروع ہو گی۔ پارٹی ہذا ہاؤس کے روبرو یہ رائے ظاہر کرے گی ڈیفنس کے بارے میں حکومت کی پالیسی اس اسپرٹ کے قطعی خلاف ہے جس میں بین الاقوامی لیگ امن عالمگیر امن قائم کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس سے تخفیف اسلحہ کے متعلق سمجھوتہ ہونے کی توقع مفقود ہو جائے گی۔ اور قومی تحفظ کا کوئی یقین نہ رہے گا۔ اور اس سے اسلحہ جات کی بین الاقوامی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

اور بالآخر جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

یوپی میں کہاں کہاں زلزلہ آیا!

الہ آباد ۷ مارچ۔ مغربی یوپی کے متعدد شہروں میں سے جن میں میرٹھ۔ مراد آباد۔ بریلی۔ دہرہ دون۔ لکھنؤ نجیب آباد۔ نینی تال۔ لینس ڈاؤن اور مکیشر شامل ہیں کل صبح زلزلہ آنے کی اطلاع موصول ہوئی۔

میرٹھ میں زلزلے کے ۴ شدید جھٹکے محسوس کئے گئے مکانوں کے دروازے بجنے لگے۔ اور منیر کرسیاں وغیرہ ہلنے لگیں۔ جانی نقصان ہونے کی کہیں سے اطلاع نہیں ملی الہ آباد میں جھٹکہ محسوس نہیں کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس میرٹھ

میرٹھ ۵ مارچ استقبالیہ کمیٹی ضلع میرٹھ پولیٹیکل کانفرنس کا انتخاب بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۳۵ء بروز اتوار دفتر کانگریس کمیٹی میں ہوا حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

پردھان استقبالیہ کمیٹی ستیہ رام گوپال

سکریٹری چودھری وہن سنگھ

اسسٹنٹ سکریٹری۔ چودھری کندن سنگھ، پنڈت پرتاب سنگھ

خزانچی لالہ لچھانہ مل۔ سورج بھان۔

اڈیٹر۔ ضلع کانگریس کا اڈیٹر ہو گا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء

بموجب دفعہ ۳۶ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء ممالک متحدہ آگرہ واودھ اطلاع دیجاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک ترمیم شدہ عام ترقی وسڑک کی اسکیم نمبری ۲۲ اے موسومہ رائے پوروہ اسکیم محدودہ ذیل تیار کی ہے۔

جانب شمال ومغرب — کالپی روڈ

جانب مشرق — ہمیر پور روڈ

جانب جنوب — گرانڈ ٹرنک روڈ

اس اسکیم کے متعلق نقشے اور مزید حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں اور اسکیم ہذا کے متعلق نوٹس ہذا سے ۶۰ یوم کے اندر عذرداری دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کیجاسکتی ہے۔

ای - ایم - سوٹر سی - آئی - ای

چیرمین: - امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

مشتہری بلافیس

نوٹس بنام قرضخواہان بابتہ منسوخی حکم دلوالیہ

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالونسی نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۹۳۳ء

بمقدمہ نقیرے ولد بھیم راج قوم کلوار ساکن کھٹکانہ انورگنج شہر کانپور — انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت ہذا نے تاریخ ۱۲ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء حکم دیوالیہ مورخہ ۹ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۴ء بمقابلہ نقیرے انسالونٹ منسوخ کردیا۔

المرقوم ۲۶ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مشتہری بلافیس

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶، نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

بمقدمہ ڈبلو - ای ہنی بال - ولد ایس ہنی بال قوم یورپین ساکن چھاونی کانپور — انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت نے ۱۰ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء کو حکم دلوالیہ مورخہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء بمقابلہ ڈبلو ای ہنی بال انسالونٹ منسوخ کردیا کیونکہ انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج نہیں داخل کی۔

مرقوم ۲۵ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مشتہری بلافیس

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

نمبر مقدمہ انسالونسی ۴۸ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بمقدمہ پیارے لال ولد مولچند قوم ویش ساکن موضع بلکھ لچھمن پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور — انسالونٹ

چونکہ متذکرہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج اندر میعاد نہیں داخل کی چنانچہ عدالت نے حکم دیوالیہ مورخہ ۵ ؍ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء بمقابلہ متذکرہ بالا انسالونٹ تباریخ ۱۰ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء کو منسوخ کردیا - لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے

المرقوم ۲۳ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور (مہر عدالت)

مشتہری بلافیس

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان بابتہ منسوخی حکم دیوالیہ

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کان پور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۸، نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

بمقدمہ اوسان ولد گوردین قوم پاسی ساکن جوہی کی جریب کانپور — انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت نے ۲۱ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء کو درخواست توسیع ڈسچارج بعدم پیروی ڈسمس کرکے حکم دلوالیہ مورخہ ۸ ؍ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء بمقابلہ اوسان انسالونٹ منسوخ کردیا۔ المرقوم ۲۵ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

بحکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر اکبرپور ضلع کان پور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

مسماۃ گلاب دیبی زمیندار یہ موضع کوبٹ کٹرہ پرگنہ اکبرپور — مدعیہ

بنام مسماۃ جانکی کنور بیوہ رودہن قوم اہیر ساکن موضع کوبت کٹرہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ لقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی

مشتہری بلافیس

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

نمبر مقدمہ انسالونسی 1 سنہ ۱۹۳۲ء

مقدمہ للو ولد بلدیو پرشاد قوم سونار ساکن موضع بنی پارہ پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور — انسالونٹ

چونکہ متذکرہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج اندر میعاد داخل نہیں کی چنانچہ عدالت نے حکم دلوالیہ ۲۶ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بمقابلہ متذکرہ بالا انسالونٹ تباریخ ۵ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء منسوخ کردیا - لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے

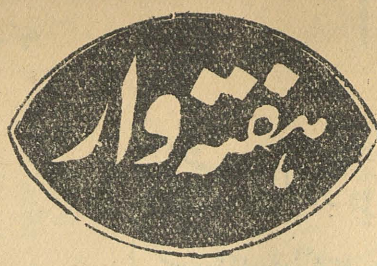
مرقوم ۲۳ ؍ فروری سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — سبھی



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۱۱

ادبیات

حریم قدس میں آوارۂ وطن کی صدا

از حضرت جوش ملیح آبادی

خدا کیواسطے اے حاجیو نہ دیر کرو — حریم ناز میں کوئی پکار کر کہہ دو!
کہ پھر کوئی وطن آوارہ و جگر افگار — ملول و بیکس و مجنون و غم کش و بیمار
جگر کو خون کئے سختیاں اٹھائی ہوئے — در حضور پہ حاضر ہو سر جھکائی ہوئے
دھڑک رہا کلیجہ ہر ایک آنسو میں — پکارتا ہے کہ اب دل نہیں ہے قابو میں
جبیں کہ نقش میں رنگ سجود بھر نیکو — ہوا ہوں دور سے حاضر سلام کرنے کو
مرا رفیق نہیں کوئی بھی خدائی میں — زمیں جگہ نہیں دیتی تری جدائی میں

فنا کا جام اب ان انکھڑیوں سے پینے دے
نظر وہ ڈال جواب جوش کو نہ جینے دے

سابق شاہ امان اللہ کی اٹلی سے روانگی

سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں

روم ۱۰ مارچ۔ اٹلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سابق شاہ امان اللہ خاں حج کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔ سیاسی حلقوں میں اس اطلاع کو بڑی اہمیت دیجا رہی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ حج کے بہانے سے شاہ امان اللہ خاں کے بہت سے حامی مکہ میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ جہاں شاہ امان اللہ خاں کی افغانستان کی واپسی کے امکانات پر غور کیا جائے گا۔ سرکاری حلقوں میں حالات پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے اور بڑی احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے سنا ہے کہ حکومت افغانستان نے بھی چند افسر حج کے بہانے سے امان اللہ خاں کی نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔

دنیائے اسلام

یورپ کے متعلق ترکی حکومت کی حکمت عملی

توفیق رشدی بے وزیر خارجہ ترکی جو حال ہی میں فرانس گئے تھے۔ واپس روانہ ہو چکے ہیں۔ آجکل ترکی کے سامنے یورپ کی سیاسی حکمت عملی اور یورپین معاہدوں کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور یہ سفر اسی سلسلہ میں پیش آیا آپ کی معیت میں موسیو ٹیٹولسکو بھی ہیں آپ بلقان کی ایک مشہور ریاست کے وزیر ہیں اور میثاق بلقان کی تدوین میں خاص حصہ لے چکے ہیں اور صحیح طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ ترکی ریاست ہائے بلقان کے اتحاد کے زبردست حامی ہیں۔

توفیق رشدی بے نے اپنے رفیق کے ہمراہ موسیو فلانڈن اور موسیو لاول سے کئی ملاقاتیں یوروپین سیاست کے بارے میں کی ہیں۔ خاص طور پر مشرقی حدود کے بارے میں یہ خیال زیر بحث رہا ہے کہ ترکی اور بلقان دونوں کسی کے خلاف تعرض نہ کریں۔

موسیو لیٹونوف روسی نمائندے ہیں ان کی شخصیت جنیوا میں خاص توجہ کا مرکز رہی ہے اور وہ ترکی سیاسیات میں ایک ہمدرد مشیر کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔

مشرقی حدود کے بارے میں روسی نمائندہ ترکی کے نظریہ کا حامی ہے اور اسکی اخلاقی امداد کر رہا ہے لیٹونوف کا خیال ہے کہ ترکی و فرانس کا حدود کے متعلق معاہدہ ہو جانا اس لئے بھی مناسب ہے کہ اس سے معاہدہ لوکارنو میں خاطر خواہ امداد حاصل ہو سکے گی۔

اتحاد صغیر کی اصلاح عام طور پر بلقان کی ان ریاستوں کیلئے استعمال کیجا رہی ہے جو ترکی کے زیر اثر ہیں اور رشدی بے کی سیاست سے متفق ہیں ان ریاستوں میں یونان، رومانیہ، یوگوسلاویہ، کا نام خاص طور پر ممتاز ہے البانیہ بھی ان ریاستوں شامل ہے۔

یہ اصلاح یورپ کی ان چھوٹی چھوٹی حکومتوں پر بھی صادق آسکتی ہے جو کہ فرانس کے زیر اثر ہیں مختصر یہ کہ رشدی بے اتحاد صغیر کے ارکان کے مستقل اتحاد کو بھی ایک خاص موضوع قرار دے رہے ہیں۔

موسیو ٹیٹولسکو کیساتھ اُن کی رفاقت کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر مرحلہ پر..... بلقان کی ریاستوں کیلئے کھلی ہوئی حقیقت ہے ان دونوں میں جو گفتگو ہو رہی ہے اُسکا حاصل یہ ہے کہ دونوں ایک ایسے معاہدہ کے امکان پر غور کر رہے ہیں۔ جس سے حکومت ترکی کی داخلی سیاست اور بلقان کی آئندہ تشکیلات میں دخل دینے کی جرات نہ ہو سکے۔

توفیق رشدی نے اپنے سفر پیرس میں ان امکانات کو دریافت کر لیا ہے جو فرانس اور ترکی کیلئے معاہدہ کی اساس بن سکتے ہیں۔

یہ سوال کہ ترکی فرانس کیطرف کیوں مائل ہے اسکا جواب جزیرہ روس میں اٹلی کا طرز عمل ہے۔ ترکی روس ایران اور بلقان کے حدود سے مطمئن ہو جانے کے بعد ایک ایسے حلیف کا متلاشی ہے جو یورپ کے مرکز میں اس کی رفاقت کرے اور وہ اٹلی کے مقابلہ میں فرانس ہو سکتا ہے۔

ترکی فرانس کی دوستی کا اسلئے بھی خواہشمند ہے کہ اسے درِ دانیال کے متعلق اپنے خیالات کو درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک حامی حکومت کی ضرورت ہے رشدی بے اس مسئلہ میں کسی سے مشورہ لینا بھی گوارا نہیں کرتے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ درِ دانیال کے بارے میں ترکی کو اپنی آزادانہ رائے پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ درِ دانیال اور آبنائے باسفورس کامل طور پر ترکی کے قبضہ اور اختیار میں رہنگے اور انھیں اس معاملہ میں فرانس سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ وہ اسکی حمایت کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱

فوج کو ہندوستانی بنانے کا مطالبہ

ہندوستانیوں کی یہ دلی اور قدرتی خواہش ہے کہ ہندوستان کی فوج ہندوستانی ہو چنانچہ موجودہ اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق بہت زیادہ چرچا ہو رہا ہے اور اسی سلسلہ میں جس کثرت سے سوالات دریافت کئے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانیوں کو اپنے ملک کی حفاظت سے کس قدر عمیق دلچسپی ہے اور ان کو اپنی مدافعت کی جائز ضرورت کا کس قدر احساس ہے اور وہ اپنے ڈیفنس کو اپنے ہاتھوں میں لینا اپنی خودداری کے لئے کس قدر ضروری سمجھتے ہیں۔

سوالات کی بوچھاڑ نے فوجی سکریٹری کو پریشان بنا دیا اور بکثرت سوالات کا اُن پر اس حد تک اثر ہوا کہ وہ اعتدال اور توازن کو بھی قائم نہ رکھ سکے بلکہ معمولی اخلاقی معیار کو بھی کھو دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے جواب کے دوران میں فرمایا کہ:۔

"کوئی شخص بھی جو فطرتاً احمق واقع نہیں ہوا ہے یہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ فوج کبھی بھی مکمل طور پر ہندوستانی نہ بن سکے گی"

مسٹر ٹاٹنھم آرمی سکریٹری نے جن الفاظ کے ساتھ ہندوستانی فوج بننے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ یقینی طور پر اخلاق اور تہذیب کے معیار سے بہت پست ہیں۔ مگر اس سے ضرور پتہ چلتا ہے کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق حکومت کے خیالات کیا ہیں؟ اور ہندوستانی نقطہ نظر اور برطانوی نقطہ نظر میں کسقدر بین تفاوت ہے۔

آرمی سکریٹری نے جس اخلاق سے گرے ہوئے رنگ میں فوج کو ہندوستانی بننے کے متعلق جواب دیا اس سے یہ خوف پیدا ہو سکتا ہے کہ ہندوستانیوں کے قلوب میں تلخی پیدا ہوگی۔ اس کو ہمارے انگلو انڈین معاصر اسٹیٹمن نے بھی محسوس کیا، اُسکے اثرات کو دور کرنے اور صفائی کے طور پر ایک ایڈیٹوریل نوٹ لکھنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ معاصر مذکور لکھتا ہے کہ:۔

"فوج کو ہندوستانی بنانے کے مسئلہ کی صحیح صورت کیا ہے، آگے چلکر معاصر مذکور لکھتا ہے کہ فوج کے دو حصے ہیں ایک برطانی اور دوسرا ہندوستانی، برطانوی حصہ ۶۰ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے اور ہندوستانی اس سے دو چند۔ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں پر۔ جب ہم فوج کو ہندوستانی بنانے کا سوال اُٹھاتے ہیں تو ہماری مراد ہندوستانی فوج سے ہوتی ہے جسکے عہدے دار و افسر انگریز ہیں۔

رہا انگریزی فوج کا سوال تو اس کو ہندوستانی فوج بنانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ جب ریاستوں کے حکومت بالادست کیساتھ معاہدات قائم ہیں تو انگریزی فوج کا یہاں رہنا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ خود ہندوستان کی حفاظت کیلئے بھی انگریزی فوج کا ہونا ضروری ہے۔"

ہمعصر اسٹیٹسمن نے نہایت مہذب اور با اخلاق طریقہ سے ہندوستانی فوج کے دو حصے کر کے ہندوستانیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے مگر واقعی اگر معاصر اسٹیٹمین کا یہ خیال صحیح ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستانیوں کا یہ مطالبہ کہ ہندوستانی فوج کو مکمل طور پر ہندوستانی بنایا جائے بالکل فضول اور بے معنی ہے اور اسی اصول کو تسلیم کر لینے کے بعد وقت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

بہرحال آرمی سکریٹری اور آپکے ہمخیال لوگوں کو اسمبلی کی بحث سے یہ ضرور پتہ چلگیا ہوگا کہ ہندوستانی اس مطالبہ کو اپنی قومی آزادی اور قومی خودداری اور قومی حفاظت کیلئے بہت ضروری سمجھتے ہیں۔

چنانچہ اسمبلی میں چودھری عبدالمتین کی پیش کردہ تحریک تخفیف پر بحث کے دوران میں یوبقین مانگ نے کہا کہ برما کی افواج کو خالص برمی بنایا جائے۔

مولینا شوکت علی نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ جہانتک ہندوستان کی حفاظت کا سوال ہے ہندوستانیوں کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا موقع دیا جائے۔

سردار منگل سنگھ نے فوج میں سے والسرے کے کمیشن عہدوں کے بند کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا۔

مسٹر ٹونٹھم نے حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پالیسی نہ کبھی رہی ہے اور نہ اب ہے اور نہ آیندہ کبھی ہوگی کہ کل ہندوستانی فوج کو خالصتہ ہندوستانی کر دیا جائے۔

بہرحال کافی بحث و مباحثہ کے بعد یہ تخفیف کی تحریک ۸۰ کے مقابلہ میں ۹۷ ووٹوں کی کثرت سے منظور ہو گئی۔

آرمی سکریٹری صاحب چونکہ نہایت واضح الفاظ میں حکومت کی پالیسی کی تشریح کر چکے ہیں اسلئے یہ ظاہر ہے کہ تخفیف کی تحریک کی منظوری کا کیا حشر ہوگا۔ مگر حکومت پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ضرور ہو جائے گی کہ اس مسئلہ پر ہندوستانیوں کے جذبات اور خیالات کیا ہیں اور فوج کو ہندوستانی بنانے کے سوال کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش بالکل فضول ہے اور اب اس مسئلہ کو زیادہ ✲

✲ دلوں تک محض سرسری طور پر ٹالا نہیں جا سکے گا۔

ہمیں شک نہیں کہ فوجی اخراجات میں جسقدر کمی واقع ہوگی وہ ہندوستان جیسے مفلس ملک کیلئے نہایت ضروری ہے۔ مگر اس سے زیادہ اہم مسئلہ قومی خودداری کا ہے ہر قوم کی خودداری کیلئے سب سے مقدم سوال یہ ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی حفاظت خود کرنے کی اہلیت ہو کیا ہندوستان میں کبھی بھی یہ اہلیت پیدا نہیں ہوگی۔ کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت کر سکے؟

بہرحال یہ ایک اہم اور ضروری سوال ہے جس پر حکومت کو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۳ مارچ کو بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا۔ سر تیج بہادر سپرو کا خط پڑھا گیا۔ جس میں سر تیج بہادر سپرو نے بورڈ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خوش آمدید کا ادریس قبول کرنیسے انکار کر دیا۔

سلور جوبلی کے فنڈ میں روپیہ دینے کے متعلق مسٹر باگلا کی ایک تجویز تھی مگر اُن کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ تجویز پیش نہ کی جا سکی۔

خان بہادر سید بشیر الدین صاحب کی تحریک پر سلور جوبلی میں ڈھائی ہزار روپیہ بورڈ نے دینا طے کیا ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے اڈوائزری کمیٹی کیلئے بڑی زبردست جد و جہد ہو رہی تھی مگر بورڈ نے بابو جگل بہادر مہروترا کو منتخب کر دیا۔

مصنوعی فساد

حسب معمول امسال بھی ۱۳ مارچ کو مصنوعی طور پر فساد روکنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں شہر کے تمام ناکوں پر پولیس اور فوج کا پہرہ لگایا گیا تھا۔ مسلح پولیس اور مسلح موٹروں نے سارے شہر کا گشت لگایا اور متعدد مقامات پر مصنوعی فساد برپا کر کے اس کی روک تھام کیگئی اس موقع پر تمام افسران ضلع نے بھی شرکت کی۔

سر طامس اسمتھ

سر طامس اسمتھ ڈائرکٹر میور ملس کاروباری مصروفیت سے علیحدہ ہو کر ولایت تشریف لیے جا رہے ہیں۔ آپ کے تعلقات ہندوستانیوں کے ساتھ نہایت کافی اور بہت اچھے تھے۔ چنانچہ آپ کے ہندوستان سے تشریف لے جانے پر اہل شہر نے بھی کافی دلچسپی کا اظہار کیا اور متعدد ڈنر آپ کے اعزاز میں دیے گئے۔ لالہ کملاپت نے بھی آپ کو ایک شاندار ڈنر دیا۔

۱۲ مارچ کو میونسپل بورڈ کی طرف سے آپ کو گرین پارک میں ایڈریس بھی دیا گیا اور اسی دن شام کو ۵ بجے اہل شہر کی طرف سے آپ کو ایک شاندار گارڈن پارٹی بھی دیگئی۔

ذاتیات

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ و ایم۔ ایل۔ سی کے صاحبزادہ یعنی مسٹر نریندر جیت سنگھ کی شادی ۶ مارچ کو جموں میں ہو گئی اور ۹ مارچ کو بذریعہ اسپیشل ٹرین بارات واپس آ گئی کہا جاتا ہے کہ لڑکی کو ۵۰ ہزار روپیہ کی ایک چک دیگئی ہے

ٹریڈ یونین کانگریس

۱۰ مارچ کو مسٹر رویکر کی صدارت میں یو۔ پی پراونشل کانگریس کے چھٹے اجلاس میں بہت سی تجاویز منظور کی گئیں۔

ایک رزولیوشن میں آل انڈیا ٹریڈ یونین کی مساعی جمیلہ کی تعریف کی گئی جو ٹریڈ یونین کی تحریک میں اتحاد پیدا کرنے کیلئے جاری ہیں۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں حکومت بنگال کی اس کارروائی کی مذمت کی گئی کہ اُس نے کئی ٹریڈ یونین کی جماعتوں کو ناجائز قرار دیدیا نیز حکومت ہند سے یہ گلہ کیا گیا کہ اس نے بین الاقوامی لیبر کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ نہیں پہنایا۔

ایک اور تجویز میں مزدوروں کی اُجرت کو کم کرنے اور سرمایہ داروں کو روڑا اٹکانے کی مذمت کی گئی ایک اور تجویز میں جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کو مسترد کر دیا گیا۔ اور ایک اور تجویز میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے کوشش کرنا تجویز کیا گیا۔

کانفرنس نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ بیماروں کے بیمہ کی اسکیم چلائے اور یو پی کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ مزدورنیوں کے لئے ایام زچگی میں رعایت رکھی جائے۔

اسمبلی کے ممبروں سے کانگریس نے مطالبہ کیا کہ وہ حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ جب تک کپڑے کے کارخانہ والے ٹریڈ یونین کو نہ تسلیم کر لیں اور جب تک وہ تخفیف نہ بحال کر دیں جو ۱۹۲۹ء سے اب ابتک ہوئی ہے اسوقت تک ان کو کوئی تجارت کا فائدہ نہ دیا جاوے۔

ریداس کانفرنس

ریداسوں کی ایک کانفرنس ڈاکٹر ٹھاکر چند کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں مندرجہ ذیل مفہوم کی تجاویز منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ جلسہ حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ ریداس نوجوانوں کو جو تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بے کار ہیں با کار بنایا جاوے۔

۲۔ یہ کانفرنس طے کرتی ہے کہ بادشاہ سلامت کی سلور جوبلی کی تقریب کو منایا جاوے۔

۳۔ آل انڈیا ریداس کانفرنس کا جو جلسہ یہاں ہونے والا ہے ہم کو اس پر اعتماد نہیں ہے

ڈاکہ!

موضع گڑ اٹھانہ سچینڈی میں ۱۵-۱۶ ڈاکوؤں نے نرائن کمار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ اور تمام مال و اسباب لے کر رفوچکر ہو گئے۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

موٹر تصادم

شیوراج پور کے نزدیک ایک موٹر کار ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ ایک لڑکا مجروح ہو کر انتقال کر گیا

عید مبارک

کارکنان صداقت کیطرف سے ناظرین کرام کی خدمت میں عید الضحیٰ کے موقع پر ہدیہ مبارکباد پیش کیا جاتا ہے

سبد گل

کونسل آف اسٹیٹ میں یہ ثابت کرنے کیلئے کہ ہندوستان کے فوجی اخراجات بہت زیادہ نہیں ہیں کمانڈر انچیف فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں فوجی اخراجات فی کس ۱۲؍ پڑتے ہیں۔ انگلستان میں فی کس بتیس روپیہ اور جاپان میں فی کس آٹھ روپیہ۔

کاش کہ وہ یہ بھی تبلا دیتے کہ ان تینوں ممالک میں فی کس آمدنی کیا ہے۔

بمبئی کونسل کے ایک ممبر نے کونسل میں یہ شکایت پیش کی کہ حکومت کو ملک کی اقتصادی بدحالی کا احساس نہیں ہے۔

یہ غلط ہے حکومت نے محسوس کر لیا ہے کہ اس کے ملازمین اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہیں اسی لئے تنخواہ میں ۵ فیصدی کمی پوری کر دی گئی۔

مسٹر چرچل کہتے ہیں کہ "انڈیا بل ایک نقلی دیو پیکر یادگار ہے۔ جسے بہت چھوٹے آدمیوں نے بنایا ہے"

اس سے تو بہتر یہ تھا کہ یوں کہتے کہ انڈیا بل ایک نہایت حقیر اور چھوٹی یادگار ہے۔ جسے دیو پیکر آدمیوں نے بنایا ہے۔"

ایک اینگلو انڈین اخبار کہتا ہے کہ "فرقہ وارانہ مفاہمت کی گفت و شنید ختم ہو جانے پر بابو راجندرا پرشاد اور مسٹر جناح کو بہت افسوس ہوا ہوگا۔

یہ تو صحیح ہے مگر سوال یہ ہے کہ اینگلو انڈین اخبارات کو افسوس ہوا یا خوشی ہوئی۔ جواب دینے سے پہلے دل پر ہاتھ رکھ لینا۔

پھر اخبار مذکور کہتا ہے کہ "مایوسی کی کوئی بات نہیں اتحاد رفتہ رفتہ ہو جائے گا"۔

غالباً اوسیطرح جسطرح کہ ڈومنین اسٹیٹس رفتہ رفتہ آرہا ہے۔"

مسٹر رام سہائے مکند لال وزیر اعظم برطانیہ نے بری، بحری، اور ہوائی فوجی اخراجات کے متعلق ایک سرکاری اعلان شایع کیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ ہم تخفیف اسلحہ کے دل سے حامی ہیں لیکن قومی حفاظت کیلئے اسلحہ میں بغیر اضافہ کے نہیں رہ سکتے۔

منھ میں رام، بغل میں اینٹ

بلبل ہند فرماتی ہیں کہ اب عورتیں مردوں کے کھلونے نہیں رہیں۔

اس لئے مردوں کو عورتوں کا کھلونا بننا چاہئے، تاکہ ؎

کھیل خوباں سے چلا جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

سر ہنری گڈنی انگریزی فوج کی شان میں رطب اللسان ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر فوج نہ ہوتی تو آج کو اسمبلی کے ممبر یہاں جمع بھی نہ ہو سکتے۔

واقعی یہ نیا انکشاف ہے۔ ہمیں آج معلوم ہوا کہ ان سب کو فوج پکڑ پکڑ کر لائی ہے۔

ادب لطیف

تمھاری یاد

از جناب حکیم محمد اصغر صاحب کامل لدھیانوی

اس وقت ــــــ جبکہ آسمان ابر آلود ہوتا ہے۔ اور پرندے نیرنگی قدرت کا مشاہدہ کرتے ہوئے بے ساختہ مالک حقیقی کی تعریف و توصیف کے گیت گاتے ہیں۔ میخواروں کی طرح جھومتے ہوئے ہوا میں اُڑتے ہیں۔

اُس وقت ــــــ جبکہ ساون کی کالی کالی گھنگھور گھٹائیں افق فلک پر جھومتی ہوئی اٹھتی ہیں

اُس وقت ــــــ جبکہ ابر رحمت چھم چھم برستا ہے اس بہار رنگال میں مجھ کو بے چین کرنے والی ــــــ بیتاب رکھنے والی

بیقرار بنانے والی اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف ــــــ تمھاری یاد

صبح صادق کے وقت سورج کی کرنیں جب تاریک دنیا کو اپنی سنہری ــــــ زریں اداؤں سے منور کرتی ہیں۔ اس پر کیف اور دلدوز سمے سے مخلوق خدا شاد و خرم ہوتی ہے لیکن بیقراری اسوقت بھی فزوں ہوتی ہے ــــــ شاید تم سمجھ گئے ہو

ــــــ کہ کیوں؟ ــــــ اگر نہیں سمجھے تو بتائے دیتے ہیں کہ صرف ــــــ تمھاری یاد

میرا تخیل آسمان کی بلندیوں پر پہونچتا ہے۔ گاہے پہاڑوں کی پر فزا اور سرسبز وادی کی طرف لیجاتا ہے اگر ان مقامات میں دلچسپی کے بہترین سامان پائے جاتے ہیں مگر ــــــ تمھاری یاد کی قسم میری طبیعت اُن سے مانوس نہیں ہوتی اگر کچھ ہوتا ہے تو وہ صرف ــــــ تمھاری یاد۔

رات کے وقت ماہتاب اپنی داستان دلربائی سے جلوہ افروز ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے پیغام انبساط لاتا ہے میرے لئے ــــــ تمھاری یاد۔

رات کی سیاہی اپنی ڈراونی شکل سے دنیا پر غالب آجاتی ہے مخلوق خدا اس سے خائف ہو کر آنکھیں بند کر لیتی ہے لیکن تمھاری زلف شبگوں کی قسم میرے لئے وہ بھی اگر کچھ لاتی ہے تو ــــــ تمھاری یاد

غرض کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے میرے پاس اگر کچھ ہے تو تمھاری یاد۔

بنگال کونسل میں بجٹ پر بحث

کلکتہ ۸ مارچ۔ آج بنگال کونسل میں ترقی اراضیات بنگال کا بل زیر بحث رہا۔ اور کثرت رائے سے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

اس سال ہندوستانی سائنس کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ہونے والا ہے۔

ممبر مالیات نے ۲۵۰۰ روپیہ کی منظوری کا مطالبہ کیا ہے تاکہ حکومت بنگال اس کانگریس کے اخراجات کیلئے گرانٹ دے سکے یہ مطالبہ منظور کیا گیا۔ اس کے بعد کونسل کا اجلاس ۱۳ مارچ تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اور آئندہ اجلاس میں بجٹ پر بحث کا سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔

عالم نسواں

جاپانی عورتیں

(از قلم پنڈت آنندی پرشاد مصرا جرنلسٹ)

بسلسلۂ گذشتہ

اور انہیں ان باتوں کا اسقدر عادی بنا دیا جاتا ہے کہ وہ بڑی ہو کر بزرگوں کا احکام ماننے اور تکالیف برداشت کرنے اور گھر میں کام کاج کرنے میں مستقل مزاجی سے مصروف رہتی ہیں۔

شریف خاندان کی عورتیں امور خانہ داری کو بڑے شوق اور سرگرمی سے انجام دیتی ہیں۔ اور اس میں انھیں کوئی عار نہیں معلوم ہوتی۔ وہ گھر کے کام کاج عورتوں پر نہیں چھوڑتیں اور اپنی مثال سے اپنی لڑکیوں کو بھی تمام خانہ داری امور مثلاً کھانا پکانے بازار سے چیزیں خرید لے۔ قیمت خریدنے۔ قیمت ادا کرنے۔ کپڑے سینے اور دھونے اور اُن کی کندی و استری کرنے۔ مہمانوں کی میزبانی وغیرہ کا کام لڑکیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور ان کی خدمت کرنے میں وہ اپنی ذلت نہیں سمجھتیں بلکہ عزت تصور کرتی ہیں۔ اور نوکروں کے بجائے تمام کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیتی ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ لڑکیوں کو یورپ کے طرز پر تعلیم نہیں دیجاتی بلکہ اُن کا طریقہ تعلیم بالکل پرانی طرز ہے۔

جاپانی عورتیں جب کبھی میکے سے سسرال جاتی ہیں تو اپنے شوہر کو ساس سسروں سے علیحدہ نہیں کرتیں بلکہ ہندوستان کی عورتوں کی طرح اپنے شوہر کے خاندان یعنی سسرال والوں کیساتھ زندگی بسر کرنا نہایت بہتر سمجھتی ہیں۔ کیونکہ شوہر اور اُس کے رشتہ داروں کو عزت کی نظر سے دیکھنا خوش نصیبی کی علامت تصور کرتی ہیں اور وہ اپنے لئے یا اپنے شوہر کیلئے یہ کبھی گوارا نہیں کرتیں کہ وہ آزادانہ زندگی بسر کریں۔ وہ ساس سسروں کے احکام کو تہ دل سے بجا لاتی ہیں۔

کھانا پکانے اور کھا چکنے کے بعد دیگر ضروری چیزیں مثلاً کپڑے، کتاب، بید، چھتری وغیرہ شوہر کے سامنے حاضر کرتی ہیں۔ بعد ازاں گھر کے کام کاج میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ بیوی اپنے ہاتھوں سے کھانا پکاتی ہیں اور کھاتے وقت خود موجود رہتی ہے۔

جاپانی لڑکے اپنے ماؤں کی بڑی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔ وہ جب کہیں باہر جانا چاہتے ہیں تو پہلے اپنی والدہ سے اجازت طلب کر لیتے ہیں۔ اگر والدہ کہیں گئی ہوں تو جب وہ واپس آتی ہیں تو تمام لڑکے دروازے پر آکر سر جھکا کر استقبال کرتے ہیں۔ یہ دستور کسی زمانہ میں ہندوستان میں بھی رائج تھا۔ اور اب بھی کہیں کہیں یہ طریقہ نظر آجاتا ہے۔

جاپان کی آب و ہوا عورتوں کو بہت جلد ضعیف کر دیتی ہے۔ لیکن وہ اپنے چہروں، جھرلوں سفید بالوں، اور بیٹھے ہوئے رخساروں کو بناوٹ اور سجاوٹ سے نہیں چھپاتیں بلکہ اسپر صابر و شاکر رہتی ہیں۔ اور ہمہ تن امور خانہ داری اور لڑکے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف و مشغول رہتی ہیں۔ اور زندگی کے آخری دور عبادت گذاری اور خدمت وطن میں صرف کرتی ہیں

بچوں کی دنیا

گھر کی محبت

(از قلم ماسٹر بہاری لال جی رام تالاب مہرولی دہلی)

لڑکو! تم نے دیکھا ہوگا۔ یہ چڑیاں کس طرح ایک ایک تنکا چونچ سے اُٹھا کر گھونسلا بناتی ہیں۔ سب جانور رہنے کے لئے گھر بناتے ہیں۔ بیا اپنا گھونسلا بڑا خوبصورت بناتا ہے۔ چوہے اپنا بل بناتے ہیں۔ شیر اپنا غار بناتے ہیں۔ سب جانوروں کو اپنے گھر سے محبت ہوتی ہے کتنے بھی اگر گھر سے دور چلے جائیں تو لمبا فاصلہ طے کر کے پھر گھر واپس آتے ہیں۔ گائے جنگل سے چر چگ کر گھر واپس آتی ہے۔ اس سے گھر کی محبت کا پتہ لگتا ہے

اپنا گھر کیا ہے؟

گھر مکان کا نام نہیں۔ اگر ہم دوسرا مکان تبدیل کر لیں تو پہلے گھر کو اپنا گھر نہیں کہتے۔ اسباب بھی گھر کو ظاہر نہیں کیا۔ گھر وہ ہے جہاں ہمارے ماں باپ بھائی بہن رہتے ہیں۔ یہ سب مل کر کنبہ بناتے ہیں ان کی موجودگی اور محبت گھر کو بناتی ہے۔ بڑے عالیشان مکان اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ بھی گھر کو نہیں بناتے ہیں ان کی موجودگی دنیا میں طرح طرح کے مکانات ہیں جنمیں کنبے بستے ہیں۔ کوئی گھر کچا ہوتا ہے، کوئی پکا کوئی جھونپڑی میں بستا ہے کوئی محل میں رہتا ہے کوئی خیموں ہی میں زندگی بسر کرتا ہے ان سب مقاموں میں اپنا گھر رہتا ہے

ہم اپنے گھر سے محبت کیوں کریں

بچے گھر ہی سے خوراک حاصل کرتے ہیں گھر کے آدمی اُن سے پیار کرتے ہیں گھر کے سایہ میں مینھ اور آندھی سے محفوظ رہتے ہیں۔ گھر کے اندر ہی بستر پر سوتے ہیں۔ جہاں سے اُن کو یہ سب ملے اُسی سے اُن کو محبت کرنی چاہئیں۔ بڑے بڑے شہروں میں بعض یتیم بچے رہتے ہیں۔ اُن کا کوئی نہ گھر ہے نہ در بے گھر ہونا کتنے دکھ کی بات ہے۔ ہمارے ماں باپ گھروں میں رہتے ہیں جہاں ماں باپ رہیں وہی جگہ ہمارے رہنے کے لئے سب سے بہتر ہے۔ ماں باپ کی محنت و مشقت کام کاج نے ہی گھر کو بنایا ہے۔ ماں باپ کے موجودگی کی وجہ سے ہمیں گھر سے محبت کرنی چاہئے۔

ہم گھر سے محبت کسطرح کریں

ہم گھر میں رہ کر خوشی محسوس کریں اور اپنے گھر پر صابر رہیں۔ کسی امیر کے گھر کو دیکھ کر بے صبر نہ بنجائیں نہ کسی راجہ کے محل کے آسایش و آرام کی پروا کریں، ہمیں اپنے گھر میں ہی فخر نہ ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ ٹوٹا پھوٹا جھونپڑا ہی کیوں نہ ہو۔

ہمیں چاہئے اپنے گھر کو خوبصورت بنائیں۔ گھر میں تصویریں لٹکاتے ہیں۔ لیکن تصاویر اور اسباب سے ہی گھر خوبصورت نہیں۔ بلکہ ہمیں چاہیئے گھر کو صاف و ستھرا رکھیں۔ چیزیں سب ترتیب سے رکھیں بچے چیزوں کو بے ترتیب پھینک دیتے ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ اپنا سامان ترتیب سے رکھیں۔ ماں باپ اور عزیزوں کا کہنا مانیں۔ گھر میں شور غل نہ مچائیں جس گھر میں جھگڑا ہو وہاں شانتی کہاں رہ سکتی ہے۔ خوش و خرم بچوں کے ہنستے ہوئے چہرے گھر کا سب سے بڑا زیور ہے جواہرات جڑاؤ گہنے۔ گھر کا سنگھار نہیں ہیں بلکہ یہ خوش باش بچے ہی گھر کے جواہرات ہیں۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمسازی
کا
سرسری جائزہ

(از مس مہ جبیں نازؔ)

سلسلہ گذشتہ

بلکہ رول میں اُن کی ذمہ داریاں سب سے زیادہ ہیں۔ اگر بنظر تعمیق دیکھا جائے تو ایک فلم کی کامیابی اور ناکامی کے ذمہ دار سب سے زیادہ افسانہ نگار اور ڈائرکٹر ہوتے ہیں۔ ایک اداکار محض خاص ہدایات اور خاص ماحول کا پابند ہوتا ہے لیکن افسانہ نگاروں اور ڈائرکٹروں کے فرائض حقیقی اور وسیع ہوتے ہیں۔ میں نے درجنوں فلموں میں کام کیا ہے اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر افسوس کیساتھ کہہ سکتی ہوں کہ واقفیت اور ڈائرکشن کے لحاظ سے مجھے ایک فلم بھی پسند نہ آیا۔

کامیابی یا ناکامی

ہندوستان نے کامیاب یا ناکام فلموں کا کوئی معیار مقرر نہیں کیا اسکا سبب یہ ہے کہ ہندوستانی فلم سازی اب تک ملک کے بہترین دماغوں کی توجہ جذب نہیں کرسکی ہے۔ اب تک کامیاب یا ناکام کا معیار عوام الناس کا مذاق فلمی پریس کا پروپگنڈا سمجھا جاتا ہے عوام کے مذاق کی بے اعتدالی ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے جس پر مزید استدلال کی ضرورت ہے۔ (باقی بر صفحہ)

اقوال زریں

موت کے سامنے شاہ و گدا برابر ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ! جن کی آخری گھڑیاں اطمینان سے گذریں۔

مصنف بننا چاہتے ہو تو پہلے طالب علم ہو

عالمگیر وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو فتح کیا ہو۔

حقیقی ترقی کے لئے قلب کو نورانی شعاعوں سے منور کرو۔ اور ان شعاعوں سے پوچھو کہ ترقی کیلئے تمھیں ترقی کا سیدھا راستہ ملجائیگا۔

سخاوت و صداقت لازم و ملزوم ہیں جس انسان میں سخاوت کا عنصر غالب ہو اس کی فطرت میں صداقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

تمھارا محبت آمیز سلوک تمھیں دائرہ احباب کا مرکز بنادے گا۔ اپنے تئیں پاک اور دلکش بنائے رکھو ایک عالم کو تمھارے ساتھ بے غرض محبت اور حقیقی عشق پیدا ہوجائے گا۔

الفت آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے

ناکامی۔ کامیابی کی قدر کو دوبالا کرتی ہے۔

موج تبسم

کتب فروش - آپ یہ کتاب ضرور خرید لیجئے۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو تمام دنیا کی باتیں معلوم ہوجائیں گی۔

گاہک :- اپنی بیوی کی موجودگی میں مجھے کسی ایسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

پریس کا منیجر - آپ نے اتنی بڑی ڈکشنری کیوں تصنیف کی۔

مصنف :- یہ کام تو ایسا تھا کہ جیسے کوئی اپنی بیوی سے لڑ رہا ہو۔ ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ نکلتا چلا آیا۔

گاہک - مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے لڑکے نے آپ سے کچھ کپڑے خریدے تھے۔ جن کی قیمت ۳ سال سے باقی ہے۔

کپڑے کا تاجر - جی ہاں۔ کیا آپ وہ رقم ادا کرنے آئے ہیں۔

گاہک - جی نہیں۔ بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسی شرط پر آپ سے کچھ کپڑے اور خریدوں

محبوبہ - کیا جب میرے بال سفید ہوجائیں گے جب بھی تم مجھ سے اسی طرح محبت کروگے۔

عاشق - کیوں نہیں۔ تم نے بہت سے رنگ بدلے اور اب بھی میں تمھیں پیار کرتا ہوں۔

دلچسپ معلومات

جہازوں کی ترسیل بذریعہ پارسل

انگلستان کے ایک کارخانہ جہاز سازی نے ایک سرکاری جہاز جس کا نام سینڈ پائیپر ہے چین کو بذریعہ پارسل پی اینڈ او کمپنی کے ایک بڑے جہاز چترال نامی کے ذریعہ سے بھیجا ہے

سینڈ پائپر کے علیحدہ علیحدہ ٹکڑے ۴۴ صندوقوں میں بند کردیے گئے۔ یہ ٹکڑے شنگہائی میں جوڑ لئے جائیں گے۔ اور اس طرح جینگی کشتی جو ۱۴۰ فٹ لمبی ہے دریائے یانگسی میں کام کرنے کے قابل ہوجائے گی۔ چار سو سال ہوئے اسی طریقہ سے ایک چار سو فیٹ کا اسٹیمر جو تقریباً ڈیڑھ ہزار فٹ کا تھا۔ لورپول سے مالنڈو لایا گیا۔

ایک نجومی کا مہلک انجام

یورپ کے علاقہ میں لوئی ٹز فنڈ نامی ایک نجومی نے لوگوں قسمت دیکھ دیکھ کر اتنا روپیہ جمع کرلیا کہ ایک دن اُسے خیال آیا کہ دیکھوں میری قسمت میں کیا ہے جب زائچہ دیکھنے سے اُسے اپنے نام دیکھا اور انجام اچھا نظر نہ آیا تو اُس کی پریشانی اور خوف کی کوئی انتہا نہ رہی۔

چنانچہ اس نے اپنے تمام احباب کو بلایا اور اُن میں اپنی جائداد تقسیم کردی دوسرے روز لوگوں نے یہ سنکر حیران رہ گئے کہ نجومی اس دار فانی سے رحلت کرگیا۔

کرنسی اطلاع

عام اطلاع کے لئے یہ شائع کیا جاتا ہے کہ پہلی اپریل ۱۹۳۵ء سے رزرو بنک کھلجانے کے بعد سے ٹرانسفر رسید۔ سپلائی بل اور کرنسی ٹرانسفر میں مندرجہ ذیل باتوں کو چھوڑ کر کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ وہ باتیں یہ ہیں:—

۱۔ ٹرانسفر رسیدیں۔ سپلائی بل۔ اور کرنسی ٹیلی گراف ٹرانسفر، بمبئی، کلکتہ دہلی، مدراس اور رنگون میں امپریل بنک کے بجائے ریزرو بنک میں جاری ہوا کریں گے۔

۲۔ کانپور، لاہور اور کراچی سے سپلائی بل اور کرنسی ٹرانسفر رزرو بنک سے جاری ہوں گے اور بے منٹ کرنسی آفس سے ہوگا۔ یہ بات ان جگہوں کے امپریل بنک کے بھگتان اور رسیدوں پر عائد نہیں ہے۔ اور وہاں ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اب ہے۔

۳۔ سپلائی بل، اور کرنسی تار ٹرانسفر، کانپور لاہور، کراچی اور دہلی کے رزرو بنکوں سے بلا غرانے کے دخل دیئے جاری کئے جاویں گے۔

جے، ڈبلو، کیلے
آفیشئٹنگ کنٹرولر آف دی کرنسی۔

برطانیہ کا بجٹ

لندن ۶ر مارچ محکمہ بحری کے اخراجات کا تخمینہ شائع ہونیسے سول اور ڈیفنس کے اخراجات کا تخمینہ مکمل ہوگیا ہے ان سب کو ملاکر بجٹ پر دو کروڑ دس لاکھ سٹرلنگ کا بار بڑھ جائے گا۔

سلور جوبلی

گورنمنٹ کے ایک کمیونک میں ظاہر کیا گیا ہے کہ:—

"معلوم ہوا ہے کہ ہز میجسٹی ملک معظم بادشاہ کی خواہش ہے کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر ہندوستان میں واحد لوگوں یا پبلک جماعتوں کی طرف بادشاہ سلامت کی خدمت میں مبارکباد کے ایڈریس پیش کئے جائیں۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس موقعہ پر کوئی نذرانہ بھی نہ پیش کیا جاوے اسلئے گورنمنٹ ہند کے خدمت میں انگلستان روانہ کرنے کے واسطے کوئی ایڈریس یا نذرانہ نہ پیش کیا جاوے۔

یہ درخواست کی جاتی ہے کہ گورنر معہ کاونسل کی اجازت سے یہ فیصلے پبلک کو آگاہی کے لئے شائع کئے جاویں۔ گورنمنٹ ہند نے اس فیصلہ کو ظاہر کرنے کے لئے کمیونک مناسب سمجھا ہے اور یقین کرتی ہے کہ لوکل گورنمنٹیں اس فیصلہ کو ظاہر کرنے کے لئے دیگر مناسب کارروائیاں کرینگی۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

آگرہ ۷ر مارچ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس ہولی کی تعطیل میں ۲۰،۱۹ اور ۲۱ مارچ کو بصدارت فخر قوم ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی، آئی، ای ایم ایل اے منعقد ہونگے۔ ممبران کانفرنس جو باہر سے تشریف لائیں گے رسیپشن کمیٹی کے مہمان ہوں گے جن کے قیام وطعام کا اہتمام منجانب کمیٹی۔ ہمدرد قوم اصحاب وحامیان تعلیم سے استدعا ہے کہ وہ اپنی تاریخ تشریف آوری سے جلد سکریٹری کو اطلاع بخشیں۔ ممبران کانفرنس سے وہ اصحاب مراد ہیں جو حسب قواعد کانفرنس مبلغ ۵ روپیہ کانفرنس کو عنایت فرماویں۔

اسمبلی میں گرما گرم بحث!

مسٹر ستیہ مورتی اور مسٹر اکھل چندر دت کی زبردست تقریریں

دہلی ۷ر مارچ۔ آج اسمبلی میں بحث ہوئی جبکہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر کانگریس پارٹی نے ایگزیکٹو کونسل کے مطالبہ کی تخفیف کی تحریک پیش کی۔ اور یہ تجویز کیا کہ اُسے صرفہ کیواسطے صرف ایک روپیہ دیا جائے۔

مسٹر ڈیسائی نے حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور اُسے متنبہ کیا کہ اُس کی موجودہ پالیسی سے اجتماعی انقلاب برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسٹر اکھل دت نے تحریک کی حمایت کرتے ہوئے حکومت کی پالیسی ہنگامی ٹیکسوں کو برقرار رکھنے اور سیاسی اسیروں کو نظر بند رکھنے رائے عامہ کیخلاف غیر ممالک سے تجارتی معاہدہ کرنے اور کمیونل اوارڈ کی حمایت کرنے کی سخت مذمت کی

مسٹر جنہ نے دریافت کیا کہ کانگریس پارٹی اسمبلی میں کیا پارٹ ادا کرنیکا ارادہ رکھتی ہے انہوں نے کانگریس پارٹی کی موجودہ پابندیوں کی بھی یاد دہانی کرائی جن کے ماتحت حکومت کو آجکل کام کرنا پڑتا ہے۔

مسٹر شیام لال نے جواب دیا کہ کانگریس اُسوقت تک حکومت کیساتھ اشتراک عمل نہیں کرے گی جبتک کہ وہ اپنے قلب میں نہیں کرے گی۔ اور عوام سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی پالیسی ترک کریگی۔

سر جوزف بھور نے فرمایا کہ تاوقتیکہ حکومت موجودہ آئین کے ماتحت وزیر ہند کے ذمہ رہیگی۔ سر کاوس جی نے بھی اسی انداز میں کہا،

مسٹر ستیہ مورتی نے جواب دیا کہ ہم حکومت کے خلاف تحریک ملامت اس لئے نہیں پیش کرتے ہیں کہ وہ موجودہ آئین کے ماتحت ہماری ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمارے فیصلوں کا ہمدردانہ جواب دیتی نہیں سر اینی این سرکار لامسیر نے موجودہ آئین کی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے حکومت کی پالیسی کی حمایت کی

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی جوابی تقریر کے بعد تحریک پر رائے شماری ہوئی تحریک ۵۰ کے مقابلہ میں ۶۷ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی۔

بالواسطہ طریق انتخاب کی سخت مخالفت

جدید اصلاحات کے ماتحت دلتونکی مشکلات

لکھنؤ۔ ۱۰ مارچ آل انڈیا آدی ہندو دولت کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے ہز اکسلینسی کے پاس ایک میموریل بھیجا ہے جسمیں بیان کیا ہے کہ جدید اصلاحات کے ماتحت بالواسطہ طریق انتخاب کے رائج ہوجانے سے دلتوں کی صوبجاتی کونسلوں کے انتخاب میں حصہ لینے میں کس قدر دقتوں کا سامنا ہوگا۔ کمیٹی نے اسپر اصرار کیا کہ ان کے واسطے جو نشستیں مخصوص ہیں ان کو مناسب طور پر شہری اور حلقوں دیہاتی میں تقسیم کردیا جائے میمورنڈم میں بیان کیا گیا ہے کہ دلتوں کی مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے اُن کے لئے بالواسطہ طریق انتخاب مناسب ثابت نہیں ہوگا۔ اگر حلقہ ہائے انتخاب کی حجامت کو کم کردیا جائے تو اغلب ہے کہ دلت امیدوار انتخاب میں کامیابی حاصل کریں اور آسانی سے حصہ لے سکیں۔

کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ اُن حلقہ ہائے انتخاب میں جن میں دلتوں کے واسطے نشستیں مخصوص کی جائیں ان کو دلتوں کا بالخصوص حلقہ تصور کیا جائے۔ اور اُن علاقوں میں جو دلت رائے دہندگان آباد ہوں وہ ابتدائی انتخاب کے واسطے انتخابی جماعتیں قائم کریں۔ اس سے دلت امیدواروں کو انتخاب میں حصہ لینے میں سہولیت ہوجائے گی۔

آج اس امر پر زور دیا گیا کہ دیہاتی اور شہری دونوں حلقوں کو برابر نشستیں دیجائیں۔

سنٹرل مارکٹنگ بورڈ

ممبروں کا انتخاب

دہلی ۹ مارچ مندرجہ ذیل اصحاب دہلی مارکٹنگ بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں:-

مسٹر اے ایم لونگ اسٹون ڈپٹی ایگریکلچرل مشیر ... مسٹر اے ایم ٹامسن۔ مسٹر سی بی سمویل۔ اور مسٹر ایچ آر جواریہ۔

سینیر مارکٹنگ افسر

مسٹر پی بی بھارگو۔ ڈاکٹر ٹی۔ جی شرنیم۔ اور مسٹر ڈی ایم کھردوتی۔

مارکٹنگ افسر

مسٹر تریوگی پرشاد۔ ایس الف اے شاہ۔ پی ایل ٹنڈن۔ حکمت خاں۔ کے سی چیٹی۔ ایس سی چکرورتی ای۔ ایم۔ بی کے گوپالن۔ سنگ کانت۔ مفضل حق سید نور الاسلام۔ اور مسٹر وائی ٹی ڈلیانی۔

ریزرو بنک کے حصے

دہلی ۹ مارچ۔ ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے کہ رزرو بنک کا پراسپکٹس شائع ہوتے ہی حصوں کیلئے درخواستیں دیجاسکتی ہیں لیکن انپر وقت معینہ کے پہلے غور نہ کیا جائے گا۔

آسام کونسل اور انڈیا بل

غور کرنے سے بھی انکار کر دیا

شیلانگ۔ ۹ مارچ۔ آج آسام کونسل میں مسٹر لائنے ممبر مالیات نے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی اور انڈیا بل پر غور کرنے کا رزولیوشن پیش کیا۔

مسٹر روہنی چودہری نے یہ ترمیم پیش کی کہ ان چیزوں پر غور نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا زمانہ گذر چکا یہ ترمیم مخالف بنچوں کی تالیوں کی گونج کے درمیاں پاس ہوئی۔ اس کے بعد کونسل آئندہ جون تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔

اخبار لیڈر کی سلور جوبلی

متعدد اصحاب کے پیغامات موصول ہوئے

احمد آباد۔ ۱۰ مارچ۔ اخبار لیڈر نے آج سلور جوبلی منائی۔ اخبار کو والسرائے یو۔ پی۔ آسام اور پنجاب کے گورنروں۔ مہاراجہ بیکانیر۔ مہاتما گاندھی ڈاکٹر ٹیگور سر میلکم ہیلی۔ لارڈ دہلی فکس اور متعدد دوستوں کی جانب سے پیغامات موصول ہوئے پنڈت مالویہ کی علالت کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے۔ لیکن آپ نے مسٹر چنتامنی کو بھیجا ہے۔

مسلم لیگ کی جلسہ کا اہتمام

صدر مسٹر محمد علی جناح ہونگے۔

لاہور۔ ۷ مارچ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس اپریل ۱۹۳۵ء کے تیسرے ہفتہ میں ہوگا اس کے صدر مسٹر جناح ہونگے فنڈ جمع کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوگئی ہے استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کا چندہ پانچ روپیہ ہے۔ چندے سر فیروز خاں نون وزیر تعلیم پنجاب وغیرہ کے پاس پہونچیں گے استقبالیہ کمیٹی کا پہلا جلسہ ۱۷ مارچ کو ۳ بجے شام کے وقت برکت علی محمڈن ہال موچی گیٹ لاہور میں ہوگا۔

امریکہ میں بیکاروں کی تعداد

پچاس لاکھ ڈالر یومیہ کا صرفہ

واشنگٹن ۶ مارچ۔ جبکہ سینیٹ پریسیڈنٹ روزویلٹ کے ریلیف ورک بل کی قیمت کے متعلق غور کر رہی ہے ریلیف ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ دو کروڑ ۲۰ لاکھ اشخاص کو حکومت کی جانب سے امداد مل رہی ہے جسکا اوسط ۵۰ لاکھ ڈالر یومیہ ہے

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان

بابتہ ثبوت قرضہ

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی
عدالت خفیفہ کانپور
۹۱ نمبر انسالونسی ۱۹۳۴ء

بمقدمہ لڑتیا ولد جھنگا قوم سنار ساکن
رائے پوروہ شہر کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں لڑتیا عدالت ہذا سے ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور عدالت نے اُس کو ایک سال کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا کی تھی اب عدالت ہذا سے ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء بغرض ثبوت قرضہ قرضخواہان مقرر ہوئی ہے لہٰذا جس کسی کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو۔ بتاریخ معینہ ثابت کرے

المرقوم ۸ مارچ ۱۹۳۵ء

بحکم
شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

انگلستان میں سڑک کو نیز بچوں کا تحفظ

اسپیشل کمیشن کا تقرر

رگبی ۶ مارچ برطانیہ میں ایک بین المحکمہ جاتی کمیٹی اس لئے قائم ہوئی ہے کہ انگلستان اور ویلز میں بچوں کے سڑک محفوظ رہنے کے لئے ہدایات مرتب کرے

اس کمیٹی کے ممبروں میں تعلیم ٹرانسپورٹ وزارت محکمہ داخلی لوکل جماعتوں اور اسکولی مدرسوں کے نمایندے ہوں گے - اور شہادت موٹر کے کارخانہ کے لوگوں سے یا دیگر ایسے ہی شعبوں سے لی جائے گی -

مقامی تعلیمی محکموں کی درخواست پر سڑک پر آمدورفت کی دیکھ بھال کرنے والے پولیس افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ راستہ کو خطرات پر مختصر لیکچر ابتدائی اسکولوں میں دیں - اور اسکولوں میں سینما بھی دکھائے جائیں - اسکاٹ لینڈ میں بھی ایک ایسی کمیٹی قائم کی جائے گی

برطانی تعلیم کا بجٹ

مصارف میں اضافہ

رگبی، ۷ مارچ - امسال برطانی بجٹ میں تعلیم پر خرچہ گذشتہ سال سے ۱۰۴۴۳۶۴ پونڈ زیادہ رکھا گیا ہے یعنی اس سال کا تخمینہ ۵۱۰۳۹۵۹ پونڈ ہے جبکہ ۱۹۳۴ء کا تخمینہ ۵۰۳۰۲۹۵۹۵ پونڈ تھا اس میں سب سے زیادہ اضافہ تعلیمی بورڈ کے صرفہ کا ہوا ہے اعلیٰ اور ابتدائی تعلیم کیلئے رقوم میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے ۲۶۹۰۰ پونڈ کی رقم سائنس کی ایجادات کے لئے رکھی گئی ہے - ماسٹروں کی پنشن میں ۸۰۲۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے - یعنی امسال پنشنوں کا تخمینہ ۶۹۶۵۰۰۰ پونڈ ہے

سردار ولبھ بھائی پٹیل دیہات کے دورہ کیلئے روانہ ہو گئے

احمد آباد - ۷ مارچ - سردار ولبھ بھائی پٹیل آج ضلع کھیڑہ کے دیہات کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

...رہ کے بعد آپ مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کی غرض سے واردھا جائیں گے۔

بلغاریہ کے مسلمانوں کی ہجرت

ترکی کی مداخلت۔

جنیوا ۱۰ مارچ۔ بلقان میں بلغاریہ اور ترکی کے نمائندوں کے رویہ کی وجہ سے ایک ہیجان برپا ہو گیا ہے اگرچہ جنگ کا ارادہ ان میں سے کسی کا نہیں معلوم ہوتا۔ بالخصوص بلغاریہ کا جس کے پاس فوج میں صرف ۲۰ ہزار اشخاص ہیں۔ ترکی دراصل بحیرہ روم کے ساحل کی ایک اور قوم سے اندیشہ ہے چونکہ اسکے تعلقات روس سے بہت رہے ہیں۔ لہذا سرحد سے تھریس کو بآسانی پہونچائی جا سکتی ہیں۔ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان کشیدگی کی خاص وجہ یہ خیال کی جاتی ہے کہ حال میں بلغاریہ کے بہت سے مسلم باشندے بلغاریہ سے ہجرت کر گئے ہیں اور حال ہی متنازعہ صرف ایک گشت کا ہے جسکے لئے ترکی مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔

وزیر ترکی کا بیان

جنیوا ۸ مارچ وزیر ترکی کا بیان ہے کہ صورت حالات آج زیادہ پرسکون ہے بلغاریہ نے ترکی کی توجہ سرحد پر فوجوں کے جمع ہونے کی جانب دلائی تھی۔

آج ہی شب کو بلغاریہ کے نمائندے نے بیان کیا کہ بلغاریہ کو ترکی کی صلح جوئی میں کوئی شبہ نہیں ہے نمائندہ رائٹر سے ترکی وزیر نے کہا کہ مجھے بلغاریہ کی کارروائی سے تعجب ہے کیونکہ ترکی اور دول بلقان کا معاہدہ بھی تھا۔ کہ حالات کو بدستور قائم کیا جائے گا۔

(بقیہ صفحہ ۴ کالم اول)

ہندوستانی فلم سازی

فلموں کی نوعیت

متمدن دنیا میں خاصکر روس جرمنی اور زیکوسلاویکیا وغیرہ یوروپین ممالک میں فلموں سے ملک و قوم کی فلاح و بہبود اور تعلیم معاشرت کو ترقی دینے کا کام لیا جاتا ہے حال ہی میں جرمنی کے وزیر تعلیم رسٹ ہر رسٹ نے ایک نقشہ تیار کیا ہے جس کے ماتحت جرمنی کے تمام اسکول جن کی تعداد پچاس ہزار ہے سینما میں منتقل کر دیے جائیں گے اور تعلیم فلموں کے ذریعہ ہوگی۔ چنانچہ اس اسکیم پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اور یقین ہے کہ فروری کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے جرمنی کے دو ہزار اسکول سینما بن جائیں گے۔ وزیر تعلیم کا بیان ہے کہ اس سے تعلیم میں آسانی اور جامعیت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن ہندوستان میں فلم اب تک لہو و لعب بنا ہوا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اکثر فلموں کے مناظر اخلاق و معاشرت کو چیلنج کرتے ہیں اب ہندوستان میں جو فلم تیار ہوئے وہ ان چار انواع کے ماتحت آتے ہیں تاریخی، مذہبی، معاشرتی، افسانوی۔ تاریخی اور مذہبی فلم مجموعی طور سے ناکام رہے ہیں اور ان کی ناکامی کی ذمہ داری فلمی مصنفوں کے سر عائد ہوتی ہے۔ جو نہ تاریخ سے واقف اور نہ مذہب کی صحیح اسپرٹ اور معلومات کو کماحقہ سمجھتے ہیں۔ اس کے باوجود فلم کے لئے تاریخی اور مذہبی مضامین لکھنے کی جرأت کر بیٹھتے ہیں۔

معاشرتی فلم بھی زیادہ اپیل نہیں کرتے اور بہت کم تیار کیے جاتے ہیں لبا اور رقات واقعات و حالات میں تصادم ہو جاتا ہے اور اکثر غیر فطری مناظر پیش کیے جاتے ہیں۔ افسانوی فلموں کا کیا ذکر؛ بدقسمتی سے یہاں زیادہ تر افسانوی فلم تیار کیے جاتے ہیں افسانوں میں معاشرت بھی پیش کیجا سکتی ہے لیکن ہندوستانی فلموں کا رنگ جداگانہ ہے جس سے لہو و لعب کے سوا کوئی سبق نہیں ملسکتا ہیں اقتصادی نقطہ نظر سے فلم سازی کو ہندوستان کیلئے مفید سمجھتی ہوں۔ اور شاید بہت سے لوگ اس سے متفق ہوں گے۔ لہذا ضرورت ہے کہ فلم سازی کو انڈسٹری کی حیثیت سے ترقی دیکر زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی جائے میرے خیال میں ہندوستانی فلم سازی کی ترقی و عروج کے لئے حسب ذیل امور قابل توجہ ہیں۔

اور کوئی وجہ نہیں کہ سوسائٹی فلم سے بالواسطہ لطف اندوز ہو رہی ہو۔ میدان میں اشتراک و تعاون سے احتراز کرے

۲۔ ہر طبقے کے افراد کو فلم سازی کی صنعت میں تعاون کرنا چاہیئے۔ ۳۔ اداکاروں کی عام معاشرت بلند ہونا چاہیئے اور عموماً اداکار تعلیمیافتہ طبقہ سے لئے جاویں۔

۴۔ ڈائرکٹر نہ صرف تعلیمیافتہ اور اعلیٰ طبقہ سے ہوں بلکہ ان کے انتخاب کا ایک معیار مقرر ہونا چاہیئے۔

۵۔ اسٹوری ملک کے مشہور اہل قلم اور اہل علم سے حاصل کرنے کی کوشش کیجائے۔ ۶۔ زیادہ تر معاشرتی اور تعلیمی فلمیں تیار کیجائیں۔ تاریخی فلم بھی بنائے جائیں بشرطیکہ ان کا مصنف تاریخ پر پوری طرح عبور رکھتا ہو۔ اور فلم فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھانے کی بجائے جماعتی اتحاد و اتفاق کی ترقی کا باعث ہو۔

۷۔ افسانوی فلم اگر افسانوں کی صورت میں اخلاق معاشرت

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل بن رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۱۲

ادبیات

ہولی

(از افتخار الشعرا جناب منشی مہاراج بہادر برق بی اے منشی فاضل)

زیب چمن دہر بصد ناز ہے ہولی
ہاتھ آگیا مستوں کے مسرت کا بہانہ
یہ روح نئی پھونکتی ہے مردہ دلونمیں
رنگینیاں ہولی کی ہیں چہرونسے نمایاں
پچکاریاں ہاتھونمیں لئے پھرتے ہیں بچے
ہولی کا مزہ جب ہے کہ تہذیب سے کھیلیں
جو بادہ پرستی میں لٹاتے ہیں زر اپنا
ہر ساز پہ اس نغمے کا انداز جدا ہے
اس رت میں ہیں گلکاریاں قدرت کی نمایاں
شادابی گلزار ہے اب دید کے قابل
کھیتونمیں یہی فصل کے پکنے کا ہے موسم
پہلاد کی بھگتی کا نہاں اسمیں ہے اسرار

ہنگامہ فزا ہے طرب انداز ہے ہولی
رندان قدح خوار کی دمساز ہے ہولی
جادو ہے کرشمہ ہے کہ اعجاز ہے ہولی
آئینۂ رخسار ہے غماز ہے ہولی
اک دور طرب ہر تگ و تاز ہے ہولی
پاکیزہ ہو اسلوب تو ممتاز ہے ہولی
انسیوں کے لئے خانہ بر انداز ہے ہولی
تاثیر میں ڈوبی ہوئی آواز ہے ہولی
فردوس نظر ہر نظر باز ہے ہولی
ہر خندۂ گل میں اثر انداز ہے ہولی
قدرت کا ہے تہوار سر افراز ہے ہولی
عرفان و تصوف کا کھلا راز ہے ہولی

یہ محفل احباب یہ تہوار مبارک
ہولی کا یہ دن برق کے اشعار مبارک

دنیائے اسلام

فلسطین کی موتمر عام
کا شاندار اجلاس

علماء فلسطین کی ایک موتمر (کانفرنس) فلسطین میں منعقد ہوئی - اس کانفرنس کے داعی قدس کے مفتی اکبر امین حسینی تھے اس کانفرنس میں جو تجاویز منظور ہوئیں ان کا خلاصہ حب ذیل ہے :-

۱- یہودیوں کی ہجرت کے سلسلہ کو بند کیا جائے اور ان کے ہاتھ زمین کا کوئی حصہ فروخت نہ کیا جائے

۲- فلسطین میں ایک انجمن جمعیۃ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کے نام سے قائم کی جائے اور اسکا مرکز قدس شریف کو قرار دیا جائے - اس کی شاخیں تمام ملک میں پھیلائی جائیں -

۳- اسلامی سلاطین کے نام مکتوب ارسال کئے جائیں اور ان کو فلسطین کے معاملات کی طرف متوجہ کیا جائے -

۴- جو مسلمان خفیہ طور پر یہودیوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ان کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے اور ایک فتوےٰ شائع کیا جائے جسمیں یہ تصریح ہو کہ جو مسلمان یہودیوں کے ہاتھ اپنی زمین فروخت کرے گا یا فروخت کرانے میں دوسرے کی امداد کرے گا یا بالذات اور بالواسطہ کوئی تعلق رکھے گا اور یہودیوں کے لئے کسی قسم کی سہولت بہم پہونچائے گا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑہی جائے گی - اور نہ ایسی ملعون میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے گا - نیز ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا اور ان سے ملنا جلنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام و ممنوع ہوگا -

۵ - غیر ملکی مصنوعات کا مقاطعہ اور دیسی مصنوعات کی ترویج -

حکومت حجاز
کا مفید اور بے نظیر اقدام

حجاز مقدس کے مدیر امن عام مہدی بک نے حکومت کے پاس ایک تجویز ارسال کی تھی کہ ایک ایسی عمارت کی تعمیر کی جائے - جسمیں بے کار اپاہج اور مریضوں کے علاج اور قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے اس کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ حجاز مقدس کے بہت سے غربا اور اپاہج موسم حج میں مکہ معظمہ چلے آتے ہیں اور حجاج سے سوال کر کے ان کو تنگ کرتے ہیں - اسلئے ضروری ہوا کہ ایسے لوگوں کے قیام و طعام کا انتظام حکومت کی طرف سے کیا جائے

معاصر صوت الحجاز سے معلوم ہوا ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے نائب امیر فیصل نے اس تجویز کو قبول فرما لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اپاہجوں، بیکاروں اور مریضوں کے لئے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں -

چنانچہ باب الصفا کے قریب پندرہ سو محتاجوں کے قیام و طعام کا انتظام کر دیا گیا ہے اور ان کے لئے ضروری اسباب مہیا کر دیئے گئے ہیں اس وقت تک ڈیڑھ سو اپاہج داخل ہو چکے ہیں - ڈاکٹروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر ہفتہ ان لوگوں کا طبی معائنہ کیا کریں اور ان کی صحت کے متعلق باضابطہ رپورٹ مرتب کر کے حکومت کے پاس ارسال کریں -

عراق میں جبریہ شادی کا قانون
پیدائش کی قلت - قحبہ خانوں کی کثرت

عراق کی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے جسکا منشاء یہ ہے کہ شادی کو ہر شخص کے لئے جبریہ قرار دیدیا جائے - عراقی اخبارات نے پرزور مقالات میں اس بل کی حمایت کی ہے اور اسکیلئے دلائل ص

ص دلائل دیئے ہیں - پہلی دلیل یہ ہے کہ اگر اجباری شادی کا قانون نافذ ہو گیا تو اس سے زناکاری کا انسداد ہو جائے گا - کیونکہ جب سے عراق میں مغربی تہذیب نے اثر کیا ہے تمام ملک میں قحبہ خانے کھل گئے ہیں اور نوجوان مرد اپنی عصمت خراب کر بیٹھے ہیں -

دوسری دلیل یہ ہے کہ عراق کی آبادی بہت قلیل ہے اور پیدائش کا اوسط بہت کم ہے مزید براں بعض اسباب کی بنا پر روز بروز پیدائش میں کمی واقع ہوتی جارہی ہے اگر یہ قانون منظور ہو گیا تو اس قسم کے مفاسد کا سدباب ہو جائے گا - اور نوجوان بداخلاقی کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں گے -

امریکہ میں یہودیوں کی سکونت
شہری حقوق کا اعلان

یہودیوں کا اخبار بارٹس رقمطراز ہے کہ یہودیوں کا جو وفد جنوبی امریکہ میں حکومت سے یہودیوں کی سکونت کے بارے میں گفت و شنید کرنے کیلئے گیا تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲

کراچی کا اندوہناک واقعہ

ناظرین کو یاد ہوگا کو لالہ ناتھو رام نے "تاریخ اسلام" کے نام سے ایک کتاب قلمبند کی تھی جسکو مسلمانوں نے اسلام کی توہین سمجھا اور اس توہین کو غازی عبد القیوم برداشت نہ کر سکے اس قتل کے جرم میں بالآخر اُن کو ۱۹ مارچ کی صبح کو کراچی جیل میں پھانسی دیدی گئی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کراچی کے مسلمانوں میں ایک زبردست جوش پھیلا ہوا تھا۔ اور اُن کا یہ مطالبہ تھا کہ غازی عبد القیوم کی لاش تجہیز و تکفین کے لئے ان کے حوالہ کر دی جائے۔ مگر کراچی کے حکام کا اصرار تھا کہ وہ نعش کو نہیں دیں گے کیونکہ اس سے شدید نقص امن کا خوف ہے۔

مگر ہمارے نزدیک کراچی کے حکام کی یہ رائے اسلئے صحیح نہیں تھی کہ پنجاب میں علیم الدین مرحوم کی لاش کے متعلق بھی مسلمانوں کا یہی مطالبہ تھا کہ نعش اُن کے حوالے کر دی جائے چنانچہ حکام نے مسلمانوں کے جذبات واحساسات کا لحاظ کرتے ہوئے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا اور مرحوم علیم الدین کی نعش مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ اور تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کیساتھ جنازہ لاہور کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گیا اور نماز جنازہ ادا کی مگر ایک انسان کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اور نہایت امن وامان کیساتھ مرحوم علیم الدین کی تجہیز و تکفین ہوگئی۔

پنجاب کی اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے حکام کراچی کا یہ خوف کہ جنازہ دینے سے نقص امن کا اندیشہ ہے بالکل فضول اور لغو تھا۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر کراچی کی حکومت ذرا تدبر اور دور اندیشی سے کام لیتی تو کسی ہنگامہ اور فساد کی نوبت نہ آتی۔

بہر حال حکومت کراچی کی اس غیر مدبرانہ روش کی بدولت کراچی میں زبردست اور نہایت اندوہ ناک ہنگامہ ہوگیا۔ اور ۳۵ مسلمان اس موقع پر شہید ہوئے اور تقریباً دو سو زخمی۔ جسکی تمام تر ذمہ داری حکام کراچی پر ہے۔

کراچی کے اندوہناک واقعہ سے اسمبلی بھی بلا متاثر ہوتے نہ رہ سکی۔ اور مسٹر خالد لطیف گوبا نے کراچی کے واقعہ فاجعہ کے متعلق اسمبلی کے اجلاس ملتوی کرنے کی تحریک پیش کی اور یہ مطالبہ کیا کہ اس کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے

مسٹر ڈیسائی نے بھی تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کی تائید کی اور ووٹنگ لینے پر ۷۱ کی موافقت اور ۵۲ کی مخالفت سے تجویز پاس ہوگئی۔

ہم کو حکومت سے پوری امید ہے کہ وہ اسمبلی کی اس تجویز کو کہ کراچی کے واقعہ فاجعہ کی تحقیقات کیجائے منظور کر کے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات بلکہ اسمبلی کی خواہش کو بھی پورا کرے گی۔

اور اس واقعہ فاجعہ کے سلسلہ میں جن لوگوں کا نقصان جان ہوا ہے ان کے اعزہ کو مالی یا کسی اور قسم کی امداد دے کر مسلمانوں کی اشک شوئی کریگی

سلطان ابن سعود پر حملہ!

سلطان ابن سعود والی نجد و حجاز پر عین طواف کے موقعہ پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا وہ ہر صورت سے اس قابل ہے کہ اس کی پر زور مذمت کی جائے۔

یہ سنکر مسلمانوں کو افسوس ہوگا کہ حملہ آور زیدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنی اس شرمناک تجویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے یمن سے آئے تھے۔

گذشتہ سال یمن کی زیدی حکومت اور حجازی حکومت میں جنگ ہوئی تھی۔ اور حکومت یمن کو شکست اٹھانا پڑی تھی۔ یمن کے مشہور بندرگاہ حدیدہ پر بھی حجاز کا قبضہ ہوگیا تھا۔ مگر سلطان ابن سعود نے بلند نظری سے کام لے کر حکومت یمن کیساتھ مساویانہ صلح کر کے بندرگاہ و دیگر مقبوضات کو واپس کر دیا۔

مگر اس قاتلانہ حملہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ابھی یمن کے علاقوں میں انتقامی جذبہ موجود ہے۔

اگر حملہ آور خدانخواستہ اپنے شرمناک ارادہ میں کامیاب ہو جاتے تو یقین تھا کہ حجاز میں انقلاب ہو جاتا اور اس موقع پر حجاز پر کیا گذرتی اسکا حال خدا ہی کو معلوم ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ حملہ آور ناکامیاب رہے اور خود موت کے گھاٹ اُتار دیے گئے۔

اس وقت حجاز مقدس کی سیاست جس رنگ میں جا رہی ہے اُس سے امید کی جا سکتی ہے کہ اگر خدا نے چاہا تو چند ہی سال میں بہت کچھ ترقی ہو جائیگی۔

سلطان ابن سعود کے سامنے سب سے زیادہ اہم جو کام ہے وہ اتحاد عرب کی تحریک کو کامیاب بنانا ہے سلطان کا ارادہ یہ ہے کہ عرب کی چھوٹی اور بڑی ریاستوں ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک کر دیا جائے اور اگر سلطان ابن سعود اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوگئے تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی جس سے سرزمین عرب کو جس قدر شاندار فوائد حاصل ہوں گے وہ ظاہر ہیں۔

آئینۂ کانپور

عید الاضحیٰ

خدا کا شکر ہے کہ کانپور میں عید الاضحیٰ بغیر کسی بیچینی کے نہایت امن واطمینان کیساتھ ختم ہوگئی جس کیلئے کانپور کے ہندو مسلمان مبارکباد کے مستحق ہیں

عید کے دن خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے بنگلہ پر معزز مسلمانوں کا اجتماع ہوتا تھا مگر اب کی حافظ صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ خیال تھا کہ یہ اجتماع نہ ہو سکیگا اور لوگوں کو نہایت آسانی کیساتھ عید ملنے کا جو موقع ملجاتا ہے اسمیں تکلیف ہوگی۔ اس تکلیف کو محسوس کر کے مسٹر واجد حسین نے حسب معمول عید کے دن اسکا انتظام کیا اور لوگوں کو مطلع کر دیا۔ چنانچہ حسب معمول عید کے دن سہ پہر کو معززین شہر کا حافظ صاحب کے یہاں اجتماع ہوا اور چاء، کیک، مٹھائی اور فواکہات وغیرہ سے لوگوں کی خاطر ومدارات بھی کیگئی۔

ہولی

ہولی ۲۰ مارچ کی رات کو جلائی گئی اور یہ تہوار بھی بفضلہ بخیر وعافیت منایا جا رہا ہے۔

کانپور میں ہولی کے موقعہ پر تقریباً ایک ہفتہ بازار بند رہتا ہے۔ اور رنگ کھیلا جاتا ہے اور ہر سال یہ کوشش بھی کیجاتی ہے کہ ایک ہفتہ کا الجھانہ ہو اور صرف دو تین روز میں بازار کھلجائے۔ چنانچہ امسال بھی اسکی زبردست کوشش ہوئی۔ مگر لوگوں نے اسکو تسلیم نہیں کیا اور حسب معمول ۲۵ مارچ کو گنگا کا میلہ قرار پایا ہے۔

انٹرکمیونل ڈنر

رائے صاحب گوپی ناتھ صاحب نے ۲۱ مارچ کی رات کو تلک ہال میں ہولی کی تقریب کی خوشی میں معززین شہر کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ غذائے روحی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

ہم رائے صاحب کی اس تجویز کو نہایت محمود اور مبارک سمجھتے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ اس سلسلہ کو ذرا اور وسعت کیساتھ انجام دیا جائے۔ اور ہندو مسلمانوں کے تہواروں میں اس قسم کے مشترکہ دعوتوں سے اہل شہر کے تعلقات میں زیادہ خوشگواری اور محبت پیدا ہوگی۔

حادثات

بقر عید کے دن رام نرائن کی بازار میں نشہ کی حالت میں ایک نوجوان مسلمان نے دوسرے نوجوان مسلمان پر حملہ کر دیا جسکی وجہ سے وہ اسپتال میں جا کر انتقال کر گیا۔

ہولی کے دن رام نرائن کی بازار میں دو ہندوؤں میں آپس میں جھگڑا ہوگیا۔ اور منگلی نے دولارے پر قرولی سے حملہ کر دیا۔ مجروح اسپتال میں جا کر انتقال کر گیا۔

گرفتاری

پولیس نے سیتا رام ولیش ساکن سرکی محال کو اس حالت میں گرفتار کیا کہ وہ تلوار لے کر کہیں جا رہا تھا۔

کمیٹی انسداد بیکاری

کمیٹی انسداد بیکاری کے ممبران سر سبرو کی رہنمائی میں کانپور تشریف لائے اور متعدد لوگوں کی شہادت لے کر یہاں سے چلے گئے۔

تاجران چرم کا جلسہ

حاجی محمد حمزہ صاحب تاجر چرم کی صدارت میں تاجران چرم کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ایک تجویز پاس کر کے حکومت سے استدعا کی گئی ہے کہ چمڑہ کی برآمد پر جو محصول لگایا گیا ہے وہ اٹھا لیا جائے۔

اس تجویز کی نقل مسٹر جناح کو بھیجکر اُن سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ اسمبلی میں اس کے متعلق کوشش کریں۔

سودیشی نمائش

۵ اپریل سے ۳۰ اپریل تک "گریٹ انڈسٹریل اگزیبیشن" کے نام سے سودیشی اشیاء کی نمائش مری کمپنی کے میدان میں ہونے والی ہے۔

کراچی کے متعلق جلسہ

۲۲ مارچ کو جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ کراچی کے واقعہ کے متعلق ایک جلسہ ہوا جسمیں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:۔

۱۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام کراچی کے حادثہ جانکاہ پر غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے اور گولی چلانے کے فعل کی مذمت کرتا ہے اور شہدائے کراچی کے پسماندگان اور مجروحین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے پُر زور استدعا کرتا ہے کہ ایک آزاد کمیشن کا تقرر کر کے حادثۂ کراچی کی جسمیں کافی تعداد مسلمانوں کی مقتول و مجروح ہوئی ہے تحقیقات کرائے اور جن افسران کی غفلت سے یہ حادثہ جانکاہ پیش آیا ہے اُن سے بازپُرس کرے۔

۲۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ ان کانگریسی ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس اہم مسئلہ میں مسلمانوں کا ساتھ دے کر اپنی حق پسندی کا اظہار کیا ہے۔

مسٹر شیروانی کا انتقال

نئی دہلی۔ ۲۲ مارچ۔ آج صبح ۶ بجے مسٹر تصدق احمد خاں شروانی بیرسٹرایٹ لا ممبر لیجسلیٹیو اسمبلی کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہر میں جہاں جہاں قومی جھنڈے نصب تھے وہ تعظیماً سرنگوں کر دیے گئے۔ نعش بذریعہ موٹر علیگڈھ لائی گئی اور بعد نماز جنازہ مسلم یونیورسٹی کے قبرستان میں دفن کر دی گئی۔



تصدق احمد خاں شروانی مرحوم

سبد گل

محترمہ خالدہ ادیب خانم نے ہندوستان سے روانگی کے وقت فرمایا کہ ہندو مسلم سوال ایک ایسا سوال ہے جس میں ہندوستان کے باہر کے کسی شخص کو یا کسی غیر ہندوستانی کو بولنے کا کوئی حق نہیں۔

اس سے ان کا مقصد اپنی ذات سے تھا سر کار دولت مدار سے نہ تھا۔ غالباً کمیونل اوارڈ کانفرنس کو اس سے اتفاق ہوگا۔

اتفاق دیکھئے اس مرتبہ اکثر ہندو مسلم تہوار ساتھ ساتھ پڑ رہے ہیں۔ مثلاً دیوالی اور شب برات ساتھ ساتھ ہوئی۔ عید قرباں اور ہولی قریب قریب ساتھ ہی ساتھ رہی ہے اور آئندہ سال بھی اور محرم ایک ساتھ پڑے گا۔ پھر لطف یہ کہ اینٹی کمیونل اوارڈ کانفرنس کا مقام اجلاس بھی ایک ہی ہے۔

یہ گویا قدرت اتحاد و اتفاق کے مواقع بہم پہونچاتی ہے نتیجہ دونوں کی استعداد پر منحصر ہے

ڈاکٹر خانصاحب نے اسمبلی میں سرحد کے پبلسٹی افسر کے خلاف چند الزامات لگائے تھے اسیر صاحب بہادر بہت ہی چراغ پا ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اسمبلی کی چار دیواری کے اندر ڈاکٹر خان صاحب کو جو قانونی تحفظ حاصل ہے اُسکا انہوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اس کے بعد آپ نے اپنی غلاظت دھونے اور خانصاحب پر اوچھالنے کی کوشش کی ہے اور آخر میں چیلنج دیا ہے کہ ذرا باہر نکلکر میدان میں آؤ۔ اور یہی الفاظ وہراؤ تو مزا چکھاؤنگا یہ دم خم! ذرا دیکھنا گلے تک کس کھونٹے پر کود رہی ہے۔

سر لسلی ہڈسن نے بجٹ کی تقریروں کے دوران کہا کہ ریلوے کے متعلق سر جوزف بھور نے جو احتیاط کی پالیسی اختیار کی ہے وہ بہت اچھی ہے۔

ہاں بالخصوص وہ احتیاط جو تھرڈ کلاس کے مسافروں کو آرام پہونچانے اور ملازمتوں کو ہندوستانی بنانے میں برتی گئی ہے۔

دیہاتوں کی ترقی کے لئے حکومت کی طرف سے براڈ کاسٹنگ کا سلسلہ شروع کیا جانے والا ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے دیہاتوں کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ غریب کسانوں کے پاس براڈ کاسٹنگ کے لئے ریڈیو سٹ کہاں سے آئے گا۔

کہا جاتا ہے اسمبلی میں اس بات پر بحث ہوگی کہ وائسرائے نے مہاتما گاندھی کی ملاقات سے مسلسل کیوں انکار کر دیا۔

اسکا جواب سرکاری بنچوں سے ملنا مشکل ہے بکنگھم پیلس سے دریافت کرنا چاہئے۔

مرادآباد۔ بذریعہ ڈاک ٹیچرس کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو پونے ۵ بجے پارکر ہائی اسکول میں منعقد ہوگا۔

ادب لطیف

تم کون ہو؟

(از من موہن دیوانہ)

میں اپنے دل کا دکھڑا ... کسی کو سنانا چاہتا تھا۔ میرے دل میں ایک ... گیت تھا۔ درد سے بھرا ہوا ... سوز سے لبریز ... میں کسی کو سنانا چاہتا تھا۔ لیکن آہ ... کسی نے بھی سننا گوارا نہ کیا۔

میرے ساز کے تاروں کو ... دنیا والوں کی بے رخی نے ... مایوس کر دیا اور وہ ... زنگ آلود ہو گئے۔ میں ... بے خبر تھا۔ اور یہی سمجھتا تھا کہ اب کوئی آئے گا اور ... میرا گیت سننے کو کہے گا۔ تب میرا ساز ... اس سنسان وادی میں ... لرزہ پیدا کر دے گا۔ اور میرا ... گیت سنکر کوئی مجھ سے ... پوچھے گا ... تم کون ہو؟

میں نے دور سے کسی کو ... اپنی طرف آتے دیکھا ... وہی تھا ... جسے میں اپنے دل کا دکھڑا سنانا چاہتا تھا۔ وہ ... میرے قریب پہونچ گیا ... میں نے پہچان لیا کہ ... اُس نے میرے ساز کی طرف ... اشارہ کیا۔ میں نے ساز پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اُسکے تمام تار ایسے گر گئے جیسے سوکھی ہوئی گھاس کے ٹکڑے۔

میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن بول نہ سکا وہ چلا گیا۔ آہ اُس نے اتنا بھی نہ پوچھا کہ ... تم کون ہو۔

ناامید دل سے

آجتک تیری رضا پر چلکر۔ بدنام، ناکارہ اور کاہل ہی نہیں بنا۔ بلکہ تو نے میری منزل مقصود کا راستہ بھی دیکھنے نہیں دیا۔ لیکن اب سمجھ لے کہ میں آندھی ہوں ... سیلاب ہوں ... طوفان ہوں ... دیکھ لوں گا آنیوالی رکاوٹوں کو ... ذرہ ذرہ کر دوں گا راستہ میں آنے والے پہاڑوں کو۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دوں ان تاریکیوں کو ... دیکھوں گا کہ کس کی طاقت، کس کی مجال۔ اور کس کا حوصلہ ہے جو میرے آگے ٹھہرے

آہ تو نے مجھے پاگل بنا دیا ہے .. لوگ مجھ سے تنگ آکر مجھے دیوانہ کہتے ہیں۔ لیکن انہیں کیا پتہ کہ ... میں کس قدر بے انتہا ... کبھی ختم نہ ہونے والا ... ہمیشہ آگے کو بڑھنے والا ... ایشور کی گرجتی، کڑکتی، گونجتی ہوئی شکتی ہوں۔ پہاڑی ندی اور جلتا ہوا ہمالیہ ہوں .. بس ... اب نہیں رکونگا ... نہیں ڈگمگاؤں گا .. نہیں گھبراؤں گا۔ ناامیدی دھجیاں اُڑا دوں گا۔

(رام لال آدمپوری)

عالم نسواں

جاپانی عورتوں کی سرگرمیاں

از مسٹر چمن لال جرنلسٹ مقیم جاپان

جاپان کی عورتیں اپنے مستقبل کو بنانے میں بڑا نمایاں حصہ لے رہی ہیں۔ یہاں ایک جاپانی لڑکی کی کہانی درج کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا یہ لڑکی آج ریڈیو کے ذریعہ تقریباً ایک لاکھ جاپانی عورتوں کو خانہ داری اور فیشن کی تعلیم دیتی ہے۔ اسکا نام کردوا ہے اور یہ خانہ داری کے جملہ پروگراموں کو جو براڈ کاسٹ کئے جاتے ہیں انچارج ہے یہ اسکول کے پرنسپل کیطرح سبق دیتی ہے۔ ریڈیو اسٹیشن پر خود تو بہت کم جاتی ہے بلکہ یہ تمام باتیں جو براڈ کاسٹ کی جاتی ہیں ریڈیو والوں کو بتا دیتی ہے۔ اس کا دفتر ریڈیو اسٹیشن کے پیچھے ہی ہے فیشن سے متعلق خبریں بھی بناتی ہے جو زیادہ تر پیرس نیویارک اور ٹوکیو کے بارے میں ہوتی ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھی یہ لیکچر تیار کرتی ہے۔ نیز عورتوں کو خوبصورتی تعلیم اور بناؤ کے متعلق بھی ہدایات دیتی ہے۔

کھانا بنانے کے طریقوں میں یہ جاپان چین۔ کوریا اور دیگر غیر ممالک کے طریقے شامل کرتی ہے۔ یہ ہی لڑکی آج جاپان کی عورتوں کی زندگی میں نئی نئی دلچسپیاں بناتی ہے جاپان کی بہت سی عورتیں اخبار نہیں پڑھ سکتیں۔ مگر ریڈیو کے ذریعہ انھیں فیشن، بچوں کی تربیت، خانہ داری کے طریقہ سے پوری واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کردوا براڈ کاسٹ کے ذریعہ پہلے اپنا پیغام عورتوں تک پہونچاتی ہے پھر شہر کی عورتوں کو سناتی ہے۔ اس لڑکی کا بیان ہے کہ شہر کی عورتیں سائنٹیفک دلائل میں بہت دلچسپی لیتی ہیں چنانچہ انھیں وٹامنز کے متعلق بھی بتانا پڑتا ہے یہ لڑکی مصنف بھی ہے اور پہاڑ پر چڑھنے کے بھی آرٹ میں اسے اچھی مہارت ہے۔ اس لڑکی نے پہاڑ پر چڑھنے کے واقعات بھی بیان کیے ہیں اور کہا ہے کہ جاپان کی عورتوں کو کھیلوں میں بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔

یہ لڑکی کرنبو اور کبو تو پہاڑ پر چڑھی وہ ان فلک بوس چوٹیوں پر چڑھنے والی پہلی لڑکی تھی ان پہاڑوں کی اونچائی کا تذکرہ کرتے ہوئے اُسنے بتایا کہ وہ کسطرح کامیاب ہوئی۔ یہ لڑکی یہاں کی تند اور تیز ہواؤں اور برفانی جھونکوں پر خوب زور سے ہنسی جسوقت اُس نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا تو یہ نیلے لباس میں ملبوس تھی۔ اور اس کی وضع سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی پہاڑی لڑکی ہے ان کی پارٹی میں ۴ آدمی شامل تھے اسکا خادم یہ اور دو آدمی۔ اور یہ پارٹی بارہ گھنٹے میں پہاڑ پر چڑھ گئی۔ مگر کبو تو پر چڑھنے میں انھیں دو روز لگ گئے۔ اسوقت سردی کا بڑا زور تھا مگر یہ لڑکی مردانہ وار سردی کا مقابلہ کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھنے میں ذرا بھی نہ جھجکی اور برابر پہاڑ پر چڑھتی چلی گئی۔

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

ادب

نیک اطوار۔ صبح اٹھ کر ماں باپ کو سلام کرو اسکول میں جاؤ تو اپنے استاد کو سلام کرو۔ جب کوئی بزرگ گلی یا راستہ میں ملجائے تو اُسکو سلام کرو جب کسی سے کوئی چیز مانگو تو کہو کہ مہربانی کر کے مجھے یہ چیز عنایت کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر مجھے تھوڑی دیر کے لئے یہ چیز عنایت کریں گے۔ جو بچے اس طرح سے سلوک کرتے ہیں باادب گنے جاتے ہیں۔

صاف کپڑے پہنو۔ منہ ہاتھ صاف رکھو۔ بزرگوں کے سامنے پھٹے پرانے اور میلے کپڑے پہن کر نہ جاؤ تمہارے ہاتھ گندے نہ ہوں۔ آنکھوں میں ڈھیڈ نہ ہوں۔ جب گھر پر مہمان یا اور کوئی آدمی آئے تو اُسے سلام کرو۔ صاف ستھرے بن کر اُن کے سامنے جاؤ۔ جب اسکول میں جاؤ تو صاف ستھرے رہو کپڑوں اور ہاتھوں کو سیاہی سے خراب نہ کرو۔ صاف ستھرا لکھو۔ تختی یا کاپی پر دھبے مت ڈالو۔ بے ڈھنگے حرف بھی نہ لکھو۔ جو کام کرو دل لگا کر کرو۔ اچھی طرح سے ہنسی خوشی کرو۔

کھانا کھاتے وقت جب کوئی چیز مانگو تو ادب سے مانگو۔ مہربانی کر کے ایک روٹی دیدو میں آپ کا مشکور ہوں یہ بھی خیال رکھو کہ دوسروں کو بھی ٹھیک چیز مل رہی ہے اپنی ہی خیال مت کرو۔

جب ماں باپ استاد ڈاکٹر وغیرہ لوگوں سے ملو تو مودب ہو کر سلام کرو۔ لڑکوں کو چاہئے کہ جب عورتیں اور لڑکیاں کمرے سے باہر جائیں تو اٹھ کر ان کے لئے دروازہ کھولدیں اُن کو آگے جانے دیں آپ پیچھے رہیں اور جب خود بیٹھے ہوں کوئی لڑکی یا عورت آجائے تو کھڑے ہو کر اُس کے لئے جگہ چھوڑ دو کمرے میں داخل ہوتے وقت عورتوں کی عزت کا سب سے پہلے خیال رکھو اور بعد میں مردوں سے ہاتھ ملاؤ۔

ادب کے فائدے۔ باادب لڑکوں کو سب آدمی پسند کرتے ہیں۔ دوکاندار اپنا اسباب چن کر الماری میں لگاتے ہیں تاکہ گاہک کھنچ کر آئیں اسی طرح بہترین ادب سے لوگ ہم سے مانوس ہو جاتے ہیں بے ادب لڑکوں اور لڑکیوں کو کوئی بھی پاس بٹھانا گوارا نہیں کرتا۔ اور کتنی ہی اچھی باتیں ان میں ہوں بے ادب لڑکے گستاخ گنے جاتے ہیں۔ مہربانی کر کے مجھے یہ چیز دو اس طرح بولنے میں دوسروں کی طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔

ہمارا ادب۔ ہمارا نیک سلوک دوسروں کیلئے خوشی کا باعث ہوتا ہے جن آدمیوں سے ہم کہتے ہیں میں آپکا مشکور ہوں وہ ہماری بات سننا پسند کرتے ہیں۔ جن کو ادب سے سلام کرتے ہیں وہ ہم سے خوش ہوتے ہیں ادب ایک طرح کی رحمدلی دل کی نرمی ہے ہم کو چاہئے کہ ہر ایک کے ساتھ ادب سے پیش آئیں۔ بعض اوقات آدمی ان ہی لوگوں کیساتھ ادب کا برتاؤ کرتے ہیں جنکو اپنے سے مالدار خیال کرتے ہیں۔ یا غلطی ہے بچوں کو گلی کے فقیر سے بھی اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ نیک اطوار اور نیک سلوک سے ہمارا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔

(از ماسٹر بہاری لال جی)

پردۂ فلم

ہندوستان

اور

تعلیمی فلمیں

دوسرے ممالک کی طرح سنیما ہندوستان میں بھی ہندوستانیوں کی زندگی کا ایک اہم جزو بن چکا ہے۔ اور کئی سالوں سے یہ سوال زیر بحث رہا ہے کہ ہندوستانی فلم کمپنیاں ایسی تعلیمی اور اصلاحی فلمیں تیار کریں اور انھیں رواج دیں جو سنیما جانیوالے ذکی الحس بچوں اور خاصکر طلبا کی تعلیم میں مدد دیں اور ان کی ذہنی و دماغی ترقیوں کو امداد پہونچا سکیں آجکل جبکہ ہر شعبہ میں سائنٹیفک اصول برتے جاتے ہیں۔ مغربی ممالک کے علمبرداران تعلیم کی توجہ تعلیمی اور اصلاحی فلموں کی طرف ہو چکی ہے اور انہوں نے تجربات اسبات کو پایہ ثبوت تک پہونچا دیا ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تعلیمی اور اصلاحی فلموں سے بڑھ کر کوئی احسن طریقہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ انگلستان میں ایسی تعلیمی فلموں کی نمائش طلبا کے باقاعدہ نصاب میں شامل ہے۔

اگر ایسی تعلیمی اور اصلاحی فلموں کی تیاری کا انتظام ہو جائے تو وہ دن دور نہیں جب کہ ہمارے تعلیمیافتہ نوجوان اور بوڑھے احسن طریقہ پر تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ پڑھی ہوئی چیز بھولی جا سکتی ہے مگر آنکھوں کی دیکھی نہیں بھولا کرتی۔ خاصکر جب کہ متکلم فلم کے ذریعہ دیکھی اور سنی بھی جائے۔ تعلیم کیلئے اس سے اعلی اور افضل طریقہ تصور میں نہیں آ سکتا۔ طلبا کیلئے خصوصًا ایسا انتظام کیا جائے کہ مہینہ میں ایک یا دوبار ضرور انھیں اساتذہ اور پروفیسروں کی معیت میں مقامی متکلم سنیماؤں میں لیجایا جائے۔ جہاں ایسی تعلیمی اور اصلاحی فلمیں دکھائی جا رہی ہوں جس سے کہ طلبا کے خیالات میں وسعت اور پاکیزگی پیدا ہو اور تاریخی واقعات سے ان کے حوصلے بڑھیں اور ان میں جرأت و مردانگی پیدا ہو جائے۔ امید ہے کہ ہماری یہ گذارش صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی۔ اور ہندوستان میں اس کی اہمیت کو محسوس کیا جائیگا اور اسکو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہماری فلم کمپنیاں اس معاملہ میں مستعدی و سرگرمی سے اپنے ہاتھ میں لیں گی اور جلد سے جلد تعلیمی فلمیں تیار کر کے اس کمی کو پورا کریں گی جو ہندوستانی طلبا اور عوام کے لئے اشد ضروری ہے

تعلیمی اور اصلاحی فلمیں تیار کرنے میں فلم کمپنیوں کو کسی صورت میں بھی خسارہ سے دوچار ہونا نہیں پڑیگا ایسی ہندوستانی فلمیں ملک میں علیحدہ ایک آل انڈیا مارکیٹ قائم کر دیں گی۔ جس سے فلمساز کمپنیوں کو کافی مالی فائدہ ہوگا۔ ہندوستانی تعلیمی اور اصلاحی متکلم فلموں کے ارتقا کیساتھ بیرونی فلموں کی مانگ روز بروز کم ہوتی چلی جائے گی۔ کیونکہ طلبا کا اکثر حصہ مغربی فلموں کی غیر زبان کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکتا اور ان کے تلفظ سے ناواقف ہوتا ہے۔ ہندوستانی طلبا ایسی فلموں کی متمنی ہوں جو ان کی اپنی تہذیب و تمدن کی آئینہ دار ہوں۔

اقوال زریں

کسی نے آجتک اتنی ہمت نہیں کی کہ محبت کے افسانہ کو مکمل طور پر بیان کر دے۔

ایچ - جی - ویلز

ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس تک بھیڑ کی مانند زندہ رہنے سے بدرجہا بہتر ہے

(اسائینور مسولینی)

دنیا کا کام بغیر نکتہ چینیوں کے نہیں چلسکتا ہے مگر کام کرنے والوں کے بغیر دنیا کا کام نہیں چلسکتا

(ہر ہٹلر)

ہندوستان کا کسان بھکاری نہیں ہے وہ کسی سے خیرات کا طالب نہیں ہے بلکہ وہ تو اپنے حق میں انصاف چاہتا ہے۔ (پروفیسر کالے)

شیطان کے پاس پہونچنے کا سیدھا راستہ شیطان ہے۔

کوئی چیز بھی ایسی نقصان دہ نہیں ہے جتنا کہ وقت کو فضول ضائع کرنا ہے۔ (لقمان)

تمام مذاہب کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کا سب سے بہتر اور یقینی طریقہ یہی ہے کہ اس کے غریب بندوں کی خدمت کی جائے۔

(مہاتما گاندھی)

آزادی کی عظیم جدوجہد میں فتح حاصل کرنا صرف دلیر رہنماؤں کی عقل اور پیش بینی ہی پر منحصر نہیں بلکہ۔ فوج کی ہمت۔ ڈسپلن اور صفائی پر منحصر ہے۔　　سروجنی نائڈو

بڑا آدمی کبھی مغرور نہیں ہوا کرتا بلکہ ہمیشہ چھوٹا ہی آدمی مغرور ہوتا ہے۔

ہر وہ شخص جو اپنے ذات پر حکومت کر کے اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔ صحیح معنوں میں دوسروں پر حکومت کرنے کا مجاز ہے۔

ہر شخص تندرست و توانا جو صبح دم کے خاموش اور بے بہا لمحات کو نیند کے خمار میں ضائع کرتا ہے ہرگز عظیم الشان رفعت حاصل نہیں کر سکتا۔

جیسے سورج کی روشنی سے ایک نابینا شخص محروم رہتا ہے اسی طرح صداقت کے ضیا پاش نور سے محض وہ شخص محروم رہتے ہیں جن کی بصیرت پر خود غرضی نے چھاپہ مار کر انھیں بصیرت سے محروم کر دیا ہو۔

ذوق عمل دو چیزوں سے پیدا ہوتا ہے موجودہ خیالات کو بدلنے کی ضرورت سے اور اس قوت کے احساس سے کہ ہم تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔

موج تبسم

سوداگر۔ دیکھئے صاحب آپ نے میرا بل سال بھر سے ادا نہیں کیا لیکن خیر میں آدھی رقم چھوڑ کر آدھے پر فیصلہ کرنے کو تیار ہوں۔

خریدار۔ بہت اچھا۔ آدھی رقم میں چھوڑے دیتا ہوں۔

مالک - جب تم کام نہیں جانتے تو اتنی مزدوری کیوں مانگ رہے ہوں۔

کاریگر۔ کام نہ جاننے کی وجہ ہی سے تو مجھے سخت محنت کرنا پڑے گی۔ جناب!

کریم - چونکہ تم تھیٹر میں کام کرتے ہو اس لئے کچھ ٹکٹ دلواؤ۔

رحیم۔ بالکل ٹھیک! تبادلے میں کوئی برائی نہیں۔ چونکہ تم بنیک میں کام کرتے ہو اس لئے کچھ نوٹ دلواؤ۔

نظیر۔ امی مجھے چڑیا گھر بندر دیکھنے جانا ہے

ماں۔ نظیر بیٹا۔ سوچو تو۔ چڑیا گھر میں بندر دیکھنے سے کیا حاصل جب تمھاری خالہ گھر میں آئی ہوئی ہیں۔

دلچسپ معلومات

کلوں کی تیار کرنے کا سب سے بڑا کارخانہ

روس میں کلوں کے تیار کرنے کا ایک عظیم الشان کارخانہ حال ہی میں کھولا گیا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا کا کوئی کارخانہ کام کی نوعیت اور اہمیت کے اعتبار سے اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا اس کی بھٹیوں میں ۷۰ ہزار ٹن سالانہ اور مشین تیار کرنے والے ورکشاپوں میں ۳۵ ہزار ٹن سالانہ مال تیار کرنے کی گنجائش ہے اگرچہ اس کارخانہ کو جاری ہوئے ابھی صرف ۱۶ ماہ ہوئے ہیں لیکن اس نے قلیل عرصہ کے اندر ایسی بڑی اور کارآمد کلیں تیار کر لیں جو پہلے دوسرے ممالک سے منگوانی پڑتی تھیں۔

کاشیرا میں ایک اور بہت بڑا کارخانہ جاری ہونے والا ہے اسمیں بجلی سے چلنے والے ریلوے انجن تیار کیے جائیں گے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ کارخانہ ہر سال چار سو انجن تیار کریگا۔ ان چار سو میں سے تین سو بڑی لائن پر چلا کریں گے۔

عمیق ترین کان

جنوبی افریقہ میں ایک کان کھودی جا رہی ہے جو ۱۹۳۶ء میں ختم ہوگی۔ اس کان کی گہرائی ۹ ہزار ۳۰۰ فٹ ہوگی

سر جان سائمن کا عزم روانگی

لندن ۱۸ مارچ سر جان سائمن معہ کپتان ایٹونی ایڈن لارڈ پرلوی سیل سے اتوار کے نام کو برلن کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۱۴

بعدالت جناب تحصیلدار بہادر کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش رائے سرج نرائن گرڈو بنام بابو لال ولکھنا وگلزاری ولد کندھئی قوم لوہیہ ساکن بہیرج پورہ مزرعہ موضع نوبستہ پرگنہ وضلع کانپور کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری لقایا لگان بابتہ ۱۳۴۰ف ۶۷/۵/۹ بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ 83/3/3 جو ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶۷	۵	۹
خرچہ نالش	۱۰	۲	۶
سود بابتہ زراصل وخرچہ نالش	۱	۱۱	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۰	۰
میزان	۸۳	۳	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفاء رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم گلزاری لوہیہ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 3/3/83 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ لقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳ اپریل ۱۹۳۵ء

پرگنہ کانپور موضع بھیم سین

۱۹۷۵/۲ ۵ ار ۲۰۰۳ ۱۴ ار
۱۹۹۶ بیالر ۲۰۰۴ ۳ کر
۱۰۱۰ بیالر ۲۰۰۶ ۳ کر
۱۹۹۷ ۴ ار ۲۰۱۱ ۱۴ ار
۱۹۹۸ ۹ ر ۲۰۱۲ ۳ کر
۲۰۰۰ ۱۴ ار ۲۰۱۷ ۲ کر
۲۰۰۱ ۹ ر ۲۰۱۹ ۴ کر میزان ۵ اقطعہ لیسکہ
۲۰۲۰ ۵ کر ۱۴ ار

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ اوہ)

نمبر مقدمہ ۲۲۹

بعدالت مال تحصیل اکبر پور ضلع کانپور

شیو رام وغیرہ کاشتکاران اصلی موضع رائے پور کوکھٹ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعی

بنام لشمبھر سنگھ ولداو جاگر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن چرا نہ مزرعہ موضع لسیاہک پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعاعلیہ۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرارواقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ اوہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۷۷

بعدالت مال تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

چودھری رام سہائے — مدعی

بنام گجراج سنگھ ولداو جاگر سنگھ ٹھاکر ساکن اٹیا رائی پور پرگنہ ڈیراپور وحال سکونت شہر کانپور جھانسی لین چوبی کا میدان — مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان -/۱۵/37 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرارواقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مولوی سید محمد نصیر الدین صاحب علوی علیگ ایم اے ایل ایل بی منصف بہادر باندہ

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ اوہ)

نمبر مقدمہ منصفی باندہ ۱۷۷ سنہ ۱۹۳۴ء

عدالت منصفی باندہ ضلع باندہ

رام ناتھ ولد رام جیاون عمر ۴۵ سال قوم ٹھاکر ساکن موضع لوہرا پرگنہ وضلع باندہ — مدعی

بنام ۱۔ کنور بہادر سنگھ عمر تخمیناً ۱۲ سال۔ ۲۔ لال بہادر سنگھ بعمر ۱۰ سال۔ ۳۔ بجے بہادر سنگھ بعمر ۴ سال نابالغان پسران لعل سنگھ بولایت لال سنگھ پدر خود اقوام ٹھاکر ساکن موضع لکھی پور پرگنہ ہنگاؤں تحصیل کھاگا ضلع فتحپور — مدعاعلیہان۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرارواقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم مفرم عدالت
منصفی باندہ

مہر عدالت

سر جان سائمن کا عزم روانگی

لنڈن۔ سر جان سائمن مع کپتان ایڈنی۔ لارڈ پریوی سیل سے اتوار کی شام کو برلن کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

اخبار "زمیندار" کی ضبطی ضمانت کیخلاف درخواست نامنظور

لاہور ۱۵ مارچ - مشہور روزنامہ زمیندار لاہور کیطرف سے ہائیکورٹ میں درخواست گذرانی گئی تھی کہ پنجاب گورنمنٹ کا ۶ نومبر ۱۹۳۴ء کا آرڈر زیر دفعہ ۴ الف پریس ایمرجنسی ایکٹ جس کی رو سے زمیندار کے پریس کو ضبط کیا گیا تھا منسوخ کیا جائے - آج ہائیکورٹ کے ایک فل بنچ نے جو چیف جسٹس دلیپ سنگھ اور مسٹر ایڈیلی پر مشتمل تھا اس درخواست کا فیصلہ سنا دیا اور درخواست کو نامنظور کر دیا۔

متحدہ قومیت کے نشو و نما کے لئے اپنی جان بھی قربان کردو

اہل ہند سے خالدہ خانم کی اپیل

بمبئی ۱۴ مارچ - "میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ لوگ جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں آخر دم تک متحدہ قومیت کے نشو و نما کے لئے لڑتے رہیں گے اور اپنی جان تک دینے میں گریز نہیں کریں گے۔"

یہ ہیں وہ روح افزا الفاظ جس میں ترکی کی مشہور خاتون خالدہ ادیب خانم نے ہندوستان کی روانگی سے قبل گذشتہ شب ایک بین الملی دعوت کے موقع پر ہندوؤں اور مسلمانوں کو اپنا الوداعی پیغام سنایا

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں ہندو مسلم مسئلہ پر کوئی تقریر کرنا نہیں چاہتی کیونکہ میرے خیال میں ہندوستان کے اندر اس قسم کا سوال موجود ہی نہیں ہے کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ اس جگہ ہندو مسلمان عیسائی پارسی سب ہی موجود ہیں تو محض اس اصول پر اعتقاد رکھتی ہوں کہ ہر ایک انسان ایک دوسرے کا بھائی ہے شاید آپ لوگ اسے محض ایک خواب سمجھتے ہوں - لیکن میں یہ ایک پختہ اعتقاد رکھتی ہوں۔ کہ ہر ایک انسان ایک دوسرے کا بھائی ہے -

وزیر اعظم انگلستان کے ریٹائر ہونیکا امکان

لندن ۱۲ مارچ - وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کی صحت کے بارے میں سرکاری بیان شائع ہونے کے باوجود جس میں ان کی حالت اطمینان بخش بتائی جاتی ہے ہر قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں - اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے ریٹائر ہو جانے کا امکان ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال میں وہ پارلیمنٹ سے بہت کچھ کنارہ کش ہو گئے ہیں - لیکن ان کے سکریٹری کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر بھی ان کو کام کرنے سے باز نہیں رکھ سکے - کہا جاتا ہے کہ وہ ملک معظم کی سلور جوبلی سے قبل ریٹائر نہیں ہوں گے۔

مجوزہ آئین کے متعلق دوسرا وائٹ پیپر

وزیر ہند کا اہم تشریحی مراسلہ

نئی دہلی۔ ۱۸ مارچ۔ مجوزہ آئین کے متعلق وزیر ہند نے دارالعوام میں ایک دوسرا وائٹ پیپر پیش کیا جو شائع کیا گیا ہے اسمیں مندرجہ ذیل دستاویزات شامل ہیں:۔

۱۔ وزیر ہند کا تمہیدی نوٹ۔

۲۔ سر برٹرینڈ گلنسی کے نام سر اکبر حیدری کا خط جسمیں وزیروں کی کمیٹی کی رپورٹ درج ہے۔

۳۔ والیان ریاست کی کانفرنس کے پاس شدہ ریزولیشن جو ۲۶ فروری کو پاس کئے گئے تھے۔

۴۔ مہاراجہ پٹیالہ نواب بھوپال۔ مہاراجہ بیکانیر کا ۲۰ فروری کا خط۔

۵۔ اسکے ساتھ ملحقہ نوٹ۔

۶۔ وزیر ہند کا مراسلہ جو ۱۴ مارچ کو حکومت ہند کو بھیجا تھا۔

۷۔ اس کے ساتھ ملحقہ میمورنڈم۔

۸۔ فیڈریشن میں شمولیت کے متعلق وثیقہ ہدایات کا عارضی مسودہ۔

وائٹ پیپر کا سب سے زیادہ دلچسپ حصہ سکریٹری کا ۱۶ مارچ کا مکتوب اور اس سے ملحقہ وہ میمورنڈم ہے جسمیں وزیر ہند نے اسبات کو واضح کیا ہے کہ اگرچہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ حکومت بالادست کے فوائد کو تسلیم کرتی ہے لیکن اس قسم کے بیانات کہ ریاستیں فیڈریشن میں شامل ہونا چاہتی ہیں یا ہیں۔ عذر و خوض سے ارادوں کا عملی جامہ نہیں بن سکتے بھی کسی انفرادی ریاست کے ریاست کے ایسے حقوق کے تصفیہ کے لئے جن کا ذکر مہاراجگان کے خط میں آیا ہے۔ کسی زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہے اور ان کے حقوق کا تصفیہ نہایت آسانی سے ہوسکتا ہے۔

وزیر ہند نے مہاراجگان کے قانونی مشیروں کو خوش آمدید کہا ہے اور بل کی ترتیب سے متعلقہ مشکلات میں اپنا اعتماد ظاہر کیا کہ ان مشکلات کا نہایت آسانی سے تسلی بخش طور پر تصفیہ ہوسکتا ہے۔ وزیر ہند کے میمورنڈم میں جس میں مہاراجگان کی اختیار کی گئی پوزیشن کا جواب دیا گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ فیڈریشن چند مشترکہ مقاصد کے لئے چند سیاسی جماعتوں کے اتحاد کا نام ہے اور ہر ایسی یونین میں ضروری طور پر ہر اُس جماعت کے اختیارات شامل ہوتے ہیں جو اس فیڈریشن میں شامل ہوتی ہے اور اُسکے بعد ہر ایسی فیڈریشن پر مرکزی حکومت کی امداد سے عمل کیا جائے گا۔ فیڈریشن اور فیڈریشن میں شامل ہونے والی ہر نمائندہ جماعت اور مرکزی حکومت کے مابین ایک عنصری تعلق ہے جو فیڈریشن کو ایک محض عہد و پیمان سے مختلف کر دیتا ہے۔

ہز مجسٹی کی گورنمنٹ نے بھی یہ خیال نہیں کیا کہ ہندوستان کی فیڈریشن محض ایسی ایسوسی ایشن ہے جسمیں ایک طرف برطانوی ہندوستان اور دوسری طرف ہندوستانی ریاستیں مشترکہ معاملات کے سلسلہ میں ایک تھیٹر کے سوانگ سے زیادہ نہ بھریں اور تفریح طبع اور لہو لعب کی نسبت اس سے زیادہ فائدہ نہ اُٹھائیں گی۔

ابتدائی مرحلوں کے بحث و مباحثہ سے ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کو اسبات کا خیال پیدا ہوا تھا کہ ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ہندوستان میں فیڈرل گورنمنٹ اور مجالس آئین ساز کے ساتھ ساتھ مذکورہ عنصری رشتہ پیدا کیا جائے۔ جس میں مشترکہ مقاصد پر غور و خوض کیا جا سکے۔

فیڈریشن میں شمولیت کے ہدایت نامہ کا خلاصہ

چونکہ ہندوستانی فیڈریشن جسمیں وہ ہندوستان ریاستیں جو شامل ہونا چاہیں اور برطانی ہند کے خود مختار صوبجات شامل ہوں گے کے قیام کے بارے میں تجاویز پر برطانی پارلیمنٹ۔ برطانی ہند اور والیان ریاست کے نمائندوں کے درمیان غور کیا جا چکا ہے اور چونکہ فیڈریشن کے متعلق ایک آئین کو پارلیمنٹ منظور کر چکی ہے اور اُسکو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء میں شامل کر دیا گیا ہے لیکن اس ایکٹ کی رو سے اُسوقت تک قیام نہیں ہوگا جب تک کہ اعلان کے ذریعہ ملک معظم کی حکومت اس کے قیام کی تاریخ مقرر نہ کر دے اور چونکہ ایکٹ ہذا کا کسی ریاست پر اُسوقت تک اطلاق نہیں ہو سکتا۔ جب وہ فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے رضامند نہ ہو۔ اور چونکہ وہ مذکورہ فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ملک معظم کی حکومت کی منظور کرے اور ایکٹ ہذا کی دفعات کو منظور کرتا ہے جن کا اطلاق اس کی ریاست کا ہوگا جن کی رو سے ہندوستان کا گورنر جنرل فیڈرل لیجسلیچر فیڈرل کورٹ اور کوئی فیڈرل اتھارٹی جو فیڈریشن کے سلسلہ میں مقرر ہو۔ ان کی ریاست اور رعایا پر ایسے اختیارات کا استعمال کر سکے اسکو مذکورہ ایکٹ کی رو سے حاصل ہوں۔

۲۔ یہ کہ والی ریاست یہ اقرار کرتا ہے کہ اس وثیقہ کی شرائط مندرجہ فہرست اول کو منظور کرتا ہے اور یہ کہ جہاں تک ان معاملات مندرجہ فہرست مذکورہ کا تعلق ہے۔ فیڈرل مجلس قانون ساز کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس کی ریاست اور رعایا کے متعلق قانون بنائیں لیکن ایسے ہر معاملہ میں جو شرائط اس فہرست میں درج کر دی گئی ہیں ان کی پابندی فیڈرل مجلس قانون ساز پر لازم ہوگی اسکو والی ریاست یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنی ریاست میں اس ایکٹ پر عملدر آمد کرانے کا ذمہ اس حد تک لیتا ہے کہ جس حد تک وہ اس وثیقہ کی رو سے اس کی ریاست پر اطلاق پذیر ہوتا ہے۔

۴۔ یہ کہ والی ریاست یہ اقرار کرتا ہے کہ مراعات وحقوق (جن کی وضاحت اس ایکٹ کے باب ہفتم میں کہ دی گئی ہے جو اس کو حاصل ہیں ان کا ذکر اس وثیقہ کی فہرست سوم میں بفصل درج کر دیا گیا ہے اور کہ ان کی آمدنی جہانتک اس میں کمی بیشی کا امکان نہیں ہے۔ اتنی ہی ہے جتنی کہ اس فہرست میں درج کر دی گئی ہے اور کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ آمدنی جو کہ کم و بیش ہوتی رہی ہے یا جو یقینی اور مقررہ نہیں کہی جاسکتی ہیں کے متعلق اس فہرست یا شیڈول کی شرائط کے مطابق وقتاً فوقتاً یقین کیا جاتا رہے گا۔

۵۔ اور یہ کہ والیان ریاست اقرار کرتا ہے کہ وہ وثیقہ کی شرائط کا پابندی اسی تاریخ سے سمجھا جائے گا۔ کہ جس تاریخ سے ملک معظم اسکی منظوری دیدیں گے کہ جس تاریخ سے ملک معظم اس کی منظوری دیدیں گے لیکن اگر یہ فیڈریشن تاریخ .... ماہ .... سنہ تک معرض وجود میں نہ لایا جا سکے گا تو یہ وثیقہ شمولیت بیکار اور بے عمل ہو جائے گا۔

۶۔ والی ریاست اقرار کرتا ہے کہ وہ یہ اقرار اس کا اعلان اپنی ذات خاص اپنے وارثان اور جانشینان کی طرف سے کر رہا ہے اور کہ اس لئے اس وثیقہ کی دفعات کے متعلق امور میں وہ خود اور اُسکے وارثان و جانشینان پابند ہوں گے اور اس میں شامل سمجھے جائیں گے۔

فہرست یا شیڈول

مندرجہ ذیل آرٹیکل اس وثیقہ میں صرف ان ریاستوں کے متعلق اس ایکٹ میں شامل سمجھا جائے گا کہ جنکا ذکر وثیقہ شمولیت فیڈریشن میں کیا جا چکا ہے اور جو اس ضابطہ کی دفعہ ۱۲۴ کے تحت اس میں شمار کی جاتی ہوں۔ اور چونکہ والی ریاست کی خواہش ہے کہ فیڈریشن کے وہ قواعد و ضوابط جو اس کی ریاست پر اطلاق پذیر ہوتے ہوں ان پر وہ خود اور بذریعہ آفیسران ریاست عمل کرے گا اور کرائے گا۔ اور اس کے متعلق اس میں اور گورنر جنرل ہند میں تصفیہ ہو چکا ہے اور اسکا تصفیہ فہرست دوم میں پیش کیا جا چکا اس لئے والی ریاست اقراری ہے ہے کہ وہ اس فیڈریشن میں اس شرط پر شامل ہوتا ہے کہ ایسا عہد نامہ کرایا جائے گا اور جب یہ عہد نامہ ہو چکے گا تو وہ اس وثیقہ شمولیت میں شمار ہوگا اور اسمیں اس کا اندراج کرا لیا جائے گا۔

ایک سابق منصف کا دلچسپ بیان

سرکاری غبن کے الزام میں سزا

ژنگوبار۔ ۱۸ مارچ۔ آج موضع تردڈی کا زی میں سابق منصف راجو پیائی نے جن کو ۵۰۰ روپیہ کی سرکاری رقم خرد برد کرنے کے الزام میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت سے ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے عدالت میں اپنے بیان کے دوران میں تسلیم کیا کہ وہ ۶ ماہ تک لکڑی کے صندوق میں بند رہا۔

حکومت نے اس غبن کے بعد ہی ملزم کی گرفتاری کا حکم دیا۔ چنانچہ پولیس اس کے مکان کی تلاشی لینے پہونچی لیکن وہ کہیں نہ ملا۔ پولیس کو لکڑی کے ایک صندوق پر شبہ گذرا جب صندوق کھولا گیا تو اس کے اس کے اندر ملزم نکلا۔

ملزم نے اپنا بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں گرفتاری کے خوف سے ۶ ماہ تک صندوق کے اندر بند رہا۔ میں صرف رات کو باہر نکلا کرتا تھا۔

دہلی۔ ۱۸ مارچ آج ۴ بجے شام کو پنڈت مدن موہن مالوی ڈاک گاڑی سے الہ آباد روانہ ہو گئے سٹیشن پر آپ کو مقامی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے کارکنوں نے الوداع کہی۔

ہندوستان کا آیندہ وائسرائے کون ہوگا؟

جنرل سمٹس یا سر جان اینڈرسن

بمبئی ۔ ۸ مارچ ۔ لارڈ ولنگڈن کا عہد وائسرائلٹی ۱۹۳۶ء کے آغاز میں ختم ہو رہا ہے لندن سے آمدہ پرائیوٹ اطلاعات کی رو سے لارڈ ولنگڈن کے جانشین کے انتخاب نے برطانوی کابینہ کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رکھا ہے ۔ اور اس سلسلہ میں جنرل سمٹس اور سر جان اینڈرسن کے نام بالعموم لئے جا رہے ہیں ۔

یہ بھی عین ممکن معلوم ہوتا ہے کہ قرعہ انتخاب جنرل اسمٹس کے نام پڑے کیونکہ برطانوی گورنمنٹ ہندوستان میں اب ایک ایسا شخص بھیجنے کے لئے بیتاب نظر آرہی ہے جسکو برطانیہ کی تمام پولیٹکل جماعتوں کا اعتماد حاصل ہو ۔ اور جسکو سیاست دانوں کی تمام جماعتوں میں فخر اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو ۔ اگر کسی وجہ سے جنرل اسمٹس ہندوستان کی عنان حکومت لینے کے لئے رضامند نہ ہوئے تو دوسرا قرعہ سر جان اینڈرسن پر پڑے گا ۔ جنہوں نے معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی میں اپنے دورہ انگلستان میں سر سموئیل ہور پر بہت اثر ڈالا ۔

دارالعوام میں لیبر کی تحریک نامنظور

نوجوانوں میں کمی نہ ہوگی

لندن ۱۹ مارچ ۔ دارالعوام میں مخالف بنچوں کی جانب سے یہ تحریک پیش کی گئی کہ فوجوں میں تین ہزار کی کمی کر دیجائے لیکن یہ تحریک ۸۸ کے مقابلہ میں ۲۰۶ ووٹوں سے نامنظور ہو گئی ۔ اور فوج کے متعلق باقی باتیں بلا اختلاف رائے منظور ہو گئیں ۔

انڈیا بل پر بحث بدھ کے دن کے لئے رکھی گئی تھی ۔ لیکن اب اس کے بجائے مسٹر لانبری کے مطالبہ کی بموجب جرمنی کے اعلان سے پیدا شدہ حالات پر بحث ہوگی ۔

ریاستی وزرا کی کانفرنس

سر اکبر حیدری کی صدارت

دہلی ۔ ۱۹ مارچ ۔ سر اکبر حیدری کی صدارت میں ہندوستانی ریاستی وزرا کی کانفرنس نظام بلڈنگ نئی دہلی میں ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ مارچ کو ہوگی ۔ سر اکبر حیدری کل حیدرآباد سے روانہ ہو جائیں گے ۔ اور ۲۲ تاریخ کو آگرہ میں ٹھہر کر ۲۳ تاریخ کو نئی دہلی پہونچ جائیں گے آپ ۲۶ تاریخ کو دہلی سے واپس ہو جائیں گے ۔

حبش اور اٹلی کی گفت و شنید

منقطع ہو گئی

جنیوا ۱۸ مارچ ۔ جمعیت اقوام کو حکومت حبش کا ایک تار موصول ہوا ہے جسمیں لیگ سے درخواست کی گئی ہے کہ اُسنے حکومت اٹلی سے گفت و شنید منقطع ہو جانے پر ۱۷ ویں آرٹیکل کے ماتحت جو اپیل کی ہے اُسپر جلد از جلد غور کیا جائے ۔

قیاس غالب ہے کہ شاید اسکی وجہ سے لیگ کی کونسل کی میٹنگ جو کہ پیشتر ماہ مئی میں ہونے والی تھی طلب کی جائے ۔

انگلستان تک کی تعلیمی پرواز

بمبئی فلائنگ کلب کی اسکیم

بمبئی ۱۸ مارچ ۔ بمبئی فلائنگ کلب کے جانب سے انگلستان تک کی دوسری تعلیمی پرواز کا انتظام کیا جا رہا ہے اس غرض سے انگلستان سے ایک ہوائی جہاز خرید جائے گا اس سلسلہ میں محکمہ پرواز کے لفٹننٹ نیلے نے انگلستان کا کامیاب سفر گذشتہ سال کیا تھا ۔ اس کے بعد بمبئی کے قریب جوہو کے ہوائی مستقر پر آپ کو ایک حادثہ پیش آیا ۔

بحکم جناب سید خادم علی صاحب بہادر جج خفیفہ اکبر پور ضلع فیض آباد

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۱ خفیفہ ۱۹۳۵ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر اکبر پور ضلع فیض آباد

فرم ست نرائن لال رام گوپال بذریعہ رام نرنجن مدعی

بنام لچھمی نرائن اگروال مدعا علیہ

بنام لچھمی نرائن اگروال ولد کشوری لال ساکن بازار حیدر گڈھ پرگنہ و تحصیل وڈاکخانہ حیدر گڈھ ضلع بارہ بنکی مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ ۶/۹/۸۲ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوے کی دو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت

بحکم عطا حسین منصرم

عدالت جج خفیفہ اکبر پور ضلع فیض آباد

جنوری ۱۹۳۵ء کا

رسالہ ”زمانہ“ کانپور

زمانہ بالائی ہند کا ایک مشہور و معروف اور سب سے پرانا اردو میگزین ہے اسکے جنوری ۳۵ء کے نمبر کا افتتاح سید مقبول حسین بی اے کے فاضلانہ مضمون ”ٹیگور کی شاعری“ سے ہوتا ہے جسمیں ہندوستان کے شاعر اعظم ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی شاعری، رفعت تخیل اور خصوصیات پر ادیبانہ روشنی ڈالی گئی ہے دوسرا مضمون ”مذہب میں حکومت کی مداخلت“ مسٹر ایم ڈی جین بی اے بی ٹی کا لکھا ہوا ہے جسمیں اصلاح معاشرت کے معاملہ میں حکومت کی قانون سازی پر بحث کی گئی ہے ۔ رائزادہ منشی گوبند پرشاد آفتاب بی اے نے ”بھوپال کے دفینوں“ پر ایک دلچسپ تاریخی مضمون لکھا ہے جناب سحر ہنگامی نے ہندی نثر کے بانی بابو ہریشچندر بھارتیندو کے متعلق ایک دلچسپ و پر از معلومات مضمون لکھا ہے مسٹر ولی اللہ بی اے ایل ایل بی نے ”آجکل کی ادبی بدعتیں“ لکھکر ہمیشہ طریقہ پر ان خود ساختہ اور بر خود غلط ادبا و شعرا اردو کی قلعی کھولدی ہے جو اپنے زیر مشق موضوع سے بھی واقف نہیں ہوتے ۔ مگر تصنیف و تالیف و مضمون نگاری کے دلچسپ مشاغل اختیار کر لیتے ہیں ۔ خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی نے محمد علی شاہ فرمانروائے اودھ کے چھوٹے شاہزادہ ”مرزا رفیع الشان“ کی سوانحعمری لکھی ہے ۔ ایک دلچسپ مختصر فسانہ اور حسب معمول علمی خبروں اور نوٹوں کے علاوہ علاقہ سار اور ہندوستان کی تحریک نسواں پر اڈیٹوریل مضامین ہیں ۔

حصہ نظم ہندوستان کے ممتاز و سربرآوردہ شعرائے اردو ۔ مثلاً حضرات جوش ملیح آبادی ۔ محروم ۔ طالب کاشمیری وغیرہ کے جواہر پاروں سے جگمگا رہا ہے بہر حال یہ نمبر ان جملہ خصوصیات کا پوری طرح سے حامل ہے جو ہمیشہ سے ”زمانہ“ کا طرۂ امتیاز و سرمایہ شہرت رہے ہیں ۔ رسالہ ”زمانہ“ جو تیتیس سال سے منشی دیانرائن نگم کی اڈیٹری میں شائع ہو رہا ہے ۔ اپنی ادبی خصوصیات اور اعلی معیار کیلئے ہمیشہ مشہور و ممتاز رہا ہے ہمارے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ پرانا رسالہ ابھی تک اُردو کی توسیع و ترقی میں روز افزوں جوش و سرگرمی کے ساتھ نمایاں حصہ لے رہا ہے ہم اس رسالہ کے تمام شائقین اردو ادب سے سفارش کرتے ہیں ۔

زمانہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ اور ایک پرچہ کی قیمت ۸ آنہ ہے ۔ منیجر صاحب رسالہ زمانہ کانپور سے طلب فرمایئے ۔



مرحوم عبدالقیوم کو پھانسی دیئے جانے کے بعد کراچی میں ہنگامہ

پچیس ہزار کے مجمع پر پولیس نے گولی چلادی

۲۳ اشخاص ہلاک اور ۷۰ مجروح

کراچی - ۲۰ مارچ - مرحوم عبدالقیوم کو (جنہوں نے ایک ہندو ناتھو رام کو توہین رسول کے جرم میں قتل کر دیا تھا - اور جس کی پاداش میں ان کو جوڈیشنل کمشنر کی عدالت سے سزائے موت دی گئی تھی کل صبح ۴ بجے کراچی سنٹرل جیل میں پھانسی کے تختہ پر لٹکا کر سزائے موت دیدی گئی - اس کے لئے مسلمانوں کے ایک کثیر مجمع پر پولیس اور فوج نے گولیاں برسائیں - جس سے ۲۳ مسلمان ہلاک اور ستر سے زائد زخمی ہوئے - (لیکن غیر سرکاری اطلاع ہے کہ زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے) تفصیلات مظہر ہیں کہ کل صبح پھانسی کے بعد شہید عبدالقیوم کی لاش سٹی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حوالہ کر دی گئی - جنہوں نے پولیس پارٹی کے ہمراہ اسکو میوہ شاہ کے قبرستان میں پہونچادیا - اور لاش کو ورثا کے حوالے کر دیا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کوشش کی کہ لاش کو علی الاعلان جلد از جلد دفن کر دیا جائے - لیکن بہت سے لوگ موقعہ پر پہونچ گئے اور انہوں نے مرحوم کا چہرہ دیکھنے پر اصرار کیا جتنی دیر ہوتی گئی اسیقدر مجمع بھی بڑھتا گیا - آخر کار لاش کو قبر میں رکھ کر اوپر مٹی ڈالدی گئی - لیکن کسی بار پھر کھودا گیا - کیونکہ ہزار ہا آدمی مرحوم کا چہرہ دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا تھا - آخر پولیس کے اصرار پر مجمع کو منتشر ہونا پڑا - لیکن اس کے بعد یہ خبر آناً فاناً ملیباری اور شہر میں پھیل گئی اور چاروں طرف سے ہزاروں مسلمان قبرستان میں آنا شروع ہو گئے - جب مجمع کافی ہوگیا تو فیصلہ کیا گیا کہ قبر سے اکھاڑ کر لاش کا جلوس شہر میں نکالا جائے - اور وہاں اسکو دفن کیا جائے - چنانچہ لوگوں کا مجمع جب بے قابو ہوچلا تھا جنازہ کو کندھوں پر اٹھا کر شہر کی طرف چلا - اور پولیس کی پیش نہ گئی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مزید پولیس طلب کی اور وہ جلد پہونچ گئی - مگر مجمع پھر بھی لاٹھیاں کھا کر اور سنگ باری کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا - تین انگریز مجسٹریٹ بھی پتھروں سے زخمی ہوگئے -

مجمع پر فائر

آخر فوج بلائی گئی - لیکن جب مجمع اس سے بھی نہ رکا تو گولیاں چلائی گئیں - جسمیں ۲۳ مسلمان ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے - اسپر بھی مجمع قابو میں نہ آیا - تو مزید فوج موقع پر پہونچ گئی - اور لوگوں کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا -

کل ۳ بجے سہ پہر تک ۲۳ اشخاص ہلاک اور ۷۰ زخمی ہو چلے تھے اندازہ لگایا گیا ہے کہ مجمع میں ۲۵ ہزار مسلمان شریک تھے - آخر کار لاش میوہ شاہ کے قبرستان میں دفن کر دی گئی - فوج اور مسلح پولیس کا پہرہ تمام شہر میں لگا ہوا ہے آخری اطلاع ہے کہ زخمیوں کی تعداد ۲ سو کے قریب ہے -

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس

تحریک التوائے اجلاس پاس ہوگئی

نئی دہلی - ۲۱ مارچ - ۶ یوم کے التوا کے بعد سر عبدالرحیم کی صدارت میں لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں فائننس بل پر آج مباحثہ شروع ہوا - موافقت اور مخالفت میں تقاریر جاری تھیں - کہ مسٹر خالد لطیف گوبا نے یہ تجویز پیش کی کہ اجلاس ملتوی کیا جائے - تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں فرقہ وارانہ سوال اٹھانا نہیں چاہتا اور نہ عبدالقیوم کے فعل کی تائید کرتا ہوں - بلکہ سوال یہ ہے کہ پھانسی کیا کسی اور طریقہ سے نہ دیجا سکتی تھی جو یہ حادثہ پیش آیا - حکام کو حالات کا یکم مارچ سے علم تھا لاہور میں اسی قسم کا ایک واقعہ ہوا تھا حکام نے مسلمان رہنماؤں پر اعتماد کیا لاش کا جلوس نکالا گیا اور بدامنی نہیں ہوئی - اگر حکومت نے مسلمان رہنماؤں پر اعتماد کیا ہوتا تو یہ حادثہ ہرگز پیش نہ ہوتا - میں ہوم ممبر سے صرف سوال کرتا ہوں - ا - کیا گولی چلانا انتہائی ضروری تھا - اور اگر ضروری تھا تو کیا کم سے کم تعداد میں گولیاں چلائی گئیں - یہ بتادینا کہ ان حالات میں گولی چلائی گئی لے کار ہے یہ بتایا جائے کہ حکام نے اجتماع کے حکام نے روکنے کے لئے اور شہر کی جانب جانے کے سلسلہ میں کیا کیا انتظامات کئے تھے - یہ غلط ہے کہ مسلمانوں کا مجمع ہندوں کو لوٹنا چاہتا تھا اسلئے اگر ایسا ہوتا تو ہندو رہنما فوراً اسپتال میں مسلمان مجروحین کی دیکھ بھال نہ کرتے میں نے آجتک نہیں سنا کہ نتھو رام کے قتل کے سلسلہ میں ہندو رہنمائے عبدالقیوم کی رحم درخواست پر دستخط کرنے کی آمادگی ظاہر کی تھی -

میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے اگر حکام نے غلطی نہیں کی ہے تو حکومت کو تحقیقات سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے - گولیوں سے ۴۰ مسلمانوں کا شہید ہونا ۱۰۰ کا مجروح ہونا اس امر کا مطالبہ کر رہا ہے کہ تحقیقات کیجائے اور اگر کسی افسر کی غلطی ہو تو اُسے سزا دی جائے -

مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکام کو لاہور اور دہلی کے واقعات میں سے سبق لینا چاہیئے تھا حکام نے ۲۰ ہزار مسلمانوں کے اجتماع کو روکنے کی کیا تدبیر اختیار کی تھی - کیا یہ صحیح تھا کہ احتیاط یقیناً علاج سے بہتر ہے -

جب نعش شہر کے ۲ میل کے فاصلہ پر اعزہ کے سپرد کی گئی تو تمام راستہ بند کر کے اجتماع کو کیوں نہ روکا گیا میں انصاف، انسانیت اور تہذیب یافتہ گورنمنٹ کے نام اپیل کرتا ہوں کہ حکومت اپنا احترام قائم رکھنے کیلئے فوراً ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے -

مسٹر ڈیسائی نے فرمایا کہ جب حالت خطرناک تھی تو حکام کو لاش سپرد ہی نہ کرنا چاہیئے تھا تحقیقات ضرور ہونا چاہیئے تاکہ عوام میں اعتماد پیدا ہو سکے -

حاجی عبداللہ ہارون نے فرمایا کہ مسلمانوں نے نمائندہ جلسہ میں تجویز پاس کر کے مطالبہ کیا ہے کہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے - تجویز ۶۷ ووٹ کی موافقت اور ۵۲ ووٹ کی مخالفت سے پاس ہوگئی مہاسبھائی ہندوؤں نے تجویز کے خلاف رائے دی -

حرم مقدس میں

والی حجاز و ولیعہد پر قاتلانہ حملہ

حملہ آوروں کو موقع ہی پر گولی سے اڑا دیا گیا

لندن ۱۷ مارچ - جلالت الملک سلطان ابن سعود والی حجاز اور آپ کے ولیعہد امیر سعود پر جمعہ کی صبح کو قاتلانہ حملہ کیا گیا - اور اللہ تعالے ان دونوں کو دشمنوں کے حملہ سے بال بال بچایا - سلطان حجاز اور آپ کے شہزادے امیر سعود کعبۃ اللہ میں حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت چوتھی بار طواف کر رہے تھے کہ چند آدمی جو خنجروں سے مسلح تھے اُن پر ٹوٹ پڑے اور قاتلانہ حملہ کی کوشش کی - لیکن ولی عہد بڑی جانبازی کے ساتھ حملہ کو روکا - اور باڈی گارڈ نے حملہ آوروں کے سرغنہ کو قبل اس کے کہ وہ دوسری بار حملہ کرے گولی مار کر ٹھنڈا کر دیا - اور اسی طرح دوسرے حملہ آور نے ولیعہد پر حملہ کرنے کی کوشش کی - لیکن قبل اس کے کہ وہ امیر سعود کو کسی قسم کا نقصان پہونچائیں گولی مار کر ہلاک کر دیئے گئے - خدا کا شکر ہے کہ نہ تو سلطان ابن سعود کو کوئی چشم زخم پہونچا اور نہ امیر سعود ولی عہد کو کوئی زخم آیا اس کے بعد والی حجاز اور ولی عہد دونوں نے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کر کے نہایت اطمینان وسکون کیساتھ اپنے فرض کی تکمیل کی معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور یمن کے زیدی ہیں -

ولیعہد کی جرأت

تفصیلات مظہر ہیں کہ شاہ ابن سعود جب حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے قریب پہونچے تو حملہ آوروں کے سرغنہ نے اُن پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن ولی عہد امیر سعود نے اُسے مضبوطی سے پکڑ لیا اور اُسے دھکا دیکر چاروں خانے چت گرا دیا - اور قبل اسکے کہ وہ دوبارہ حملہ آور ہو باڈی گارڈ (محافظ دستہ) کے ایک سپاہی نے اسی گولی مار کر ہلاک کر دیا - دوسرے حملہ آور نے امیر سعود (ولی عہد) پر حملہ کیا لیکن اُن کو چشم زخم پہونچانے سے قبل شاہی محافظ فوج نے اُسے بھی گولی سے اُڑا دیا - حملہ کے بعد دونوں نے اپنے فرائض کی تکمیل کی اور تمام دن نہایت اطمینان کیساتھ حسب دستور معمولی طور پر پھرتے رہے - اور ان وفود کو شرف باریابی بخشا جو عید الضحیٰ پر ہدیہ تحریک وتہنیت پیش کرنے کی غرض سے آئے تھے -

حملہ آور یمن سے آئے تھے جو زیدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ لوگ گذشتہ سال ماہ اپریل میں سلطان ابن سعود کے ساتھ برسر پیکار رہ چکے ہیں جس میں یمنی افواج کو زبردست شکست ہوئی تھی - لیکن قبل اس کے کہ یمن کا تمام علاقہ سعودی قلمرو میں شامل کر لیا جائے آپس میں مساویانہ معیار پر صلح ہو گئی تھی -

پیرس - برلن سے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی اب مجلس اقوام میں شریک ہو جائے گا -

انڈیا بل کیخلاف پروٹسٹ

لندن میں مسٹر جمنا داس مہتہ کی تقریر

ترامیم کرانے کی کوشش

لندن - ۱۵ مارچ - مسٹر جمنا داس مہتہ جو آج کل جنیوا میں بین الاقوامی لیبر کانفرنس کی میٹنگ شریک ہونے کے بعد یہاں تشریف لائے وہ ۱۸ مارچ کو یہاں اور ۲۶ مارچ کو جنیوا سے ہندوستان کو روانہ ہوں گے انہوں نے تقریباً ۸ ہفتہ یہاں قیام کیا - اس دوران میں انہوں نے کئی جلسوں میں تقریریں کیں - جن میں انہوں نے انڈیا بل کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے -

انہوں نے ٹریڈ یونین کانگریس اور پارلیمنٹری کمیٹی کے سرکردہ ممبران سے بھی تبادلہ خیالات کیا اور ان کو یہ تبلایا کہ انڈیا بل میں کس قسم کی ترمیمیں ہو جانے سے ہندوستانی مزدوروں کو فائدہ پہونچ سکتا ہے

نئے کرنسی نوٹوں کا اجراء

نئی دہلی - ۱۶ مارچ عوام کی اطلاع کے لئے یہ اعلان شائع کیا گیا ہے کہ کچھ عرصہ میں نئے نوٹ شائع ہونے والے ہیں - جن پر نئے کنٹرولر آف کرنسی دستخط ہونگے - اسکے علاوہ اور کوئی تبدیلی نہ ہوگی

ریاست الور کے نئے وزیر اعظم

میجر کیمپل جو کہ پیشتر مغربی ہند کی ریاستوں کے ایجنٹ کے سکریٹری تھے آپ کے جانشین مقرر ہوئے ہیں انہوں نے ۵ ماہ حال کو چارج لیلیا ہے -

بحکم جناب مولوی سید محمد نصیر الدین صاحب علوی علیگ ایم اے ایل - ایل - بی منصف بہادر باندہ

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی باندہ مقام باندہ

مقدمہ نمبر ۱۷۷ بابتہ ۱۹۳۴ء

رام ناتھ سنگھ ولد رام جیاون — مدعی

بنام کنور بہادر سنگھ وغیرہ — مدعا علیہم

بنام لعل بہادر سنگھ بعمر ۱۰ سال - ۲ - بجے بہادر سنگھ بعمر ۴ سال مدعا علیہم نابالغان دنول سنگھ اقوام ٹھاکر ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور ساکن کھی پور پرگنہ ہتگاؤں تحصیل کھاگا ضلع فتحپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے لہذا تم نول سنگھ ولی کو اسکی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۲۵ مارچ ۱۹۳۵ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت کے اندر نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کرے گی -

آج تاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

مہر عدالت

بحکم منصرم

عدالت منصفی باندا

شاہ امان اللہ خاں مکہ جانیکی افواہ

کابل کے سرکاری حلقوں میں تشویش

پشاور ۔ ۱۵ مارچ ۔ کابل کی اطلاع ہے کہ سابق شاہ افغانستان امیر امان اللہ خاں کے حج کیلئے روانہ ہونے کی اطلاع سے افغانستان کے سرکاری حلقوں میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے ۔ کیونکہ حج کے دنوں میں حجاز مسلمانان عالم کا مرکز ہوتا ہے ہر ملک کے مسلمان وہاں موجود ہوتے ہیں اور بین الاقوامی پروپیگنڈے اور سازش کی اسکیمیں تیار ہوتی ہیں کابل کے سرکاری حلقوں میں تشویش کا اظہار اس لئے ہو رہا ہے کہ کہیں امان اللہ خاں حجاز میں ہو کر کسی ایسی تحریک کا موجب نہ ہو ۔ جو افغانستان کے لئے ضرر رساں ثابت ہو ۔

۱۹۳۲ء میں جب امان اللہ خاں حج کے لئے حجاز گئے تھے تو حکومت افغانستان نے پیش بندی کے طور پر اپنے آدمی بھی رکھے تھے ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت افغانستان نے حجاز میں اپنے آدمیوں کو امان اللہ خاں نقل و حرکت کی نگرانی کرنے کی ہدایات بھیجدی ہیں ۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اکبر پور مقام کان پور!

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۶۶ ۱۹۳۴ء

بعدالت منصف بہادر اکبر پور مقام کانپور

میونسپل بورڈ کانپور بذریعہ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور مدعی

بنام سماۃ رفیق النساء عرف دلدارن دختر اللہ دادخاں قوم مسلمان ساکن لایٹ پریس بجڑا محال شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتی ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہونگی تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا ۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا ۔ بحکم ضامن علی منصرم عدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

(مہر عدالت)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نیچے لکھے ہوئے کاموں کیلئے سر بمہر ٹنڈر لئے جاویں گے :۔

۱ ۔ گٹھیا اسکیم میں کانپور بٹھور روڈ سے جی ٹی روڈ تک ساٹھ فٹ چوڑی ای روڈ لاگت تخمیناً ۔/39,174 روپیہ

۲ ۔ گٹھیا اسکیم میں بی روڈ سے ای روڈ تک پچاس فٹ چوڑی ڈی روڈ ۔ لاگت تخمیناً ۔/8023 روپیہ ۔

۳ ۔ جوہی کے گندے پانی کو نکالنے کیلئے معہ تالاب اور پمپ ہاؤس کے دو فٹ (زمین کے اندر) گول نالہ ۔ لاگت تخمیناً ۔ /555,11

۴ ۔ سیسہ مئو پچھم میں I / Q بلاک میں سڑک ، اور گلیاں ۔

۵ ۔ ۳۶-۱۹۳۵ء میں مختلف چھوٹے چھوٹے کام (پیٹی ورکس) ہر ایک کام کی لاگت تخمیناً ۔/2,000 روپیہ سے زائد نہ ہوگی ۔

ٹنڈر ۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء ۲ بجے دن تک امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں لئے جاویں گے ۔ مزید حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔ کوئی خط و کتابت نہ کیجاتے گی ۔

رسالہ "عارف" کی خصوصیات

عارف ہندوستان کا پہلا رسالہ ہے جو دہریت و الحاد کی تردید میں نکالا گیا ہے ۔

عارف کے مذہبی مضامین فلسفیانہ ٹھوس اور بلند معیار کے ہوتے ہیں ۔

عارف میں بہترین تاریخی ، ادبی ، اور علمی مضامین شائع کئے جاتے ہیں ۔

عارف کا حصہ نظم ہندوستان کے ہر رسالہ سے بڑھا ہوا ہوتا ہے ۔

عارف کو ایسے مضمون نگاروں اور ایسے شاعروں کی اعانت حاصل ہے جو ہندوستان میں چوٹی کے شمار کئے جاتے ہیں (منیجر رسالہ "عارف" ہمایوں باغ کانپور)

عارف میں براہ راست عربی فارسی ہندی انگریزی اور فرانسیسی افسانوں کے تراجم شائع ہوتے ہیں ۔

عارف میں ہر ماہ مسلسل ناول کے آٹھ صفحات شائع ہوتے ہیں آجکل رائڈر ہیگرڈ کی مشہور ناول "قلوپطرا" کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے ۔ عارف کے افسانے بھی اپنی نوعیت و افادیت میں لاجواب ہوتے ہیں ۔

عارف میں کوئی مضمون بھرتی کا شائع نہیں کیا جاتا کام کے اور معلومات سے پُر مضامین شائع کئے جاتے ہیں ۔

عارف کی قیمت معیار کے لحاظ سے ہندوستان کے تمام رسالوں سے کم ہے نمونہ ۳ ماہ کے پرچہ م ر آنے ٹکٹ آنے پر ارسال کیے جاتے ہیں قیمت سالانہ ۶ فی پرچہ ۳ ر اپنے شہر کے ایجنٹ سے تازہ پرچہ خرید نے

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۱۳

ادبیات

جگر پارے

(از حضرت جگرؔ مرادآبادی)

ہر دم دعائیں کرنا، ہر لحظہ آہیں بھرنا
حاصل کسکو ہے میسر یہ کام کر گذرنا
جو زیست کو نہ سمجھیں، جو موت کو نہ جانیں
ہر ذرہ آہ جس کا لبریز تشنگی ہے
اے کاش کوئی سمجھے اے کاش کوئی سیکھے
ساحل کے لب سے پوچھو، دریا کے دل سے سمجھو
اے شوق تیری قرباں پہونچا دیا کہاں تک
رنگینیاں نہیں تو رعنائیاں بھی کیسی
اے جانِ ناز آجا آنکھوں کی راہ دل میں
ہم بیخودانِ غم سے یہ راز کوئی سیکھے
تیری عنایتوں سے مجھکو بھی آچلا ہے
دریا کی زندگی پر صدقے ہزار جانیں
کچھ آرہی ہے آہٹ اُس پائے نازکی سی

ان کا بھی کام کرنا، اپنا بھی کام کرنا
اک بانکپن سے جینا، اک بانکپن سے مرنا
جینا انھیں کا جینا، مرنا انھیں کا مرنا
اُس خاک کی بھی جانب اے ابرِ تر گذرنا
اپنی حیات جینا، اپنی حیات مرنا
اک موجِ تہ نشیں کا مدت کے بعد اُبھرنا
اے عشق تیرے صدقے جینا ہے اب نہ مرنا
شبنم سے نازنیں کو آتا نہیں سنورنا
ان خشک ندیوں سے مشکل ہی کیا گذرنا
جینا مگر نہ جینا، مرنا مگر نہ مرنا
تیری حمایتوں میں ہر ہر قدم گذرنا
مجھ کو نہیں گوارا، ساحل کی موت مرنا
تجھ پر خدا کی رحمت اے دل ذرا ٹھہرنا

خونِ جگر کا حاصل اک شعرِ تر کی صورت
اپنا ہی عکس جسمیں اپنا ہی رنگ بھرنا

دنیائے اسلام

حج کی نئی شاہراہ

عراق و عرب کا باہمی معاہدہ

نجف اشرف اور مدینہ منورہ کی قدیم راہ سے حج کے لئے جو نئی شاہراہ جاری ہوئی ہے اُسکا آغاز اس سال سے ہوچکا ہے اور یہ حسن اتفاق قابل لحاظ ہے کہ امسال جو حاجی پہلی مرتبہ اس راہ سے عازم حج ہوئے ہیں اُن کو حج اکبر کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

چونکہ یقین ہے کہ آئندہ اس راستہ کو زبردست اہمیت حاصل ہوجائے گی اور ایران و عراق کے حاجیوں کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے حاجی بھی براہ بصرہ اسی راہ سے سفر کریں گے اس لئے عراق عرب کی حکومتوں نے آپس میں معاہدہ کرلیا ہے۔ معاہدہ کا متن حسب ذیل ہے

متن معاہدہ

دفعہ اول۔ حکومت عراق اور حکومت عرب (سعودی) دونوں بری راہ حج کی اصلاح پر اتفاق کرتی ہیں اور وعدہ کرتی ہیں کہ وہ اپنی اپنی حدود اور علاقوں میں راستہ کے امن و نظم کا انتظام کریں گی۔

دفعہ ۲۔ دونوں حکومتیں عہد کرتی ہیں کہ موٹروں اور قافلہ کی رہنمائی کے لئے اپنی اپنی حدود میں واقف کار رہنما مقرر کریں گی۔

دفعہ ۳۔ قافلہ کی روانگی کے وقت تین روز قبل ذمہ دار محکمہ کو اطلاع دیجائے گی۔ اگر قافلہ عراق سے روانہ ہوگا تو حائل کے دفتر کو مطلع کیا جائے گا اور اگر حائل سے روانہ ہوگا تو نجف کے دفتر کو اطلاع دی جائے گی۔

دفعہ ۴۔ دونوں حکومتیں عہد کرتی ہیں کہ نجف حائل اور مدینہ منورہ میں پٹرول، موبل آئل، اور ضروری سامان سفر کا انتظام کریں گی۔ اور ایسے تمام اوزار موجود رکھے جائیں گے جو موٹروں کی درستی کے لئے ضروری ہیں۔

دفعہ ۵۔ حکومت عربیہ سعودیہ عراقی موٹروں کو حاجیوں کی نقل و حرکت کے لئے اپنی حدود میں مدینہ منورہ تک نقل و حرکت کی اجازت دیتی ہے اور عہد کرتی ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک حاجیوں کی نقل و حرکت کے لئے ضرورت کے مطابق موٹروں کا انتظام کرے گی۔

دفعہ ۶۔ حکومت عراق سعودی موٹروں کو حاجیوں کی نقل و حرکت کے لئے نجف تک آمد و رفت کی اجازت دیتی ہے اور وہ عہد کرتی ہے کہ حدود عراق میں حاجیوں کو نجف تک پہونچانے کے لئے کافی موٹروں کا انتظام کرے گی۔

دفعہ ۷۔ حکومت عربیہ سعودیہ شخصی اور خاص موٹروں کے مالکوں اور متعلقین کو مکہ مکرمہ تک جانے اور آنے کی اجازت دیتی ہے۔ اور اس قسم کی موٹروں کو دفعہ ۵ اور دفعہ ۶ سے مستثنیٰ کرتی ہے۔

دفعہ ۸ و ۹

جو لوگ بری راہ سے سفر کریں گے ان کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ دونوں حکومتوں کو علیحدہ علیحدہ حسب ذیل رقم ادا کریں

۱۔ معاوضہ قرنطینہ	ایک پونڈ (۱۰ اغرش امیری طلائی)
۲۔ حق جواز سفر	۵ شلنگ
۳۔ حق راہ	۲ پونڈ

کل ۳ پونڈ ۵ شلنگ

اس رقم سے موٹر ڈرائیور اور امراء قافلہ مستثنیٰ ہوں گے

دفعہ ۱۰۔ اس دفعہ میں قافلہ سالاروں مستثنیٰ کیا گیا اور ان کی یہ تعریف کی گئی کہ وہ لوگ سرکاری طور پر متعلقہ دفاتر سے ہر قافلہ کے ساتھ ... مقرر کیے جائینگے

دفعہ ۱۱۔ حکومت عربیہ سعودیہ عراقی سیاروں موٹروں کے جواز سفر کی رجسٹری کے لیے حسب ذیل رقم وصول کرے گی۔

(باقی بر صفحہ ۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق جو مستقیم میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳

تعلقہ داران اودھ کا مطالبہ

ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ گورنر صوبجات متحدہ کو خوش آمدید کہنے کیلئے تعلقہ داران اودھ کیطرف سے قیصر باغ بارہ دری میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔

اس ایڈریس میں ایک خاص نکتہ یہ بھی واضح کیا گیا کہ حال ہی میں مقروضوں کی امداد کے لئے جو امدادی قوانین کونسل میں پاس ہوتے ہیں۔ وہ صوبہ کے مقروض کاشتکاروں کیلئے چنداں مفید خدمات سرانجام نہ دے سکیں گے۔ اقتصادی بدحالی اور قیمتوں میں نمایاں کمی نے زراعت پیشہ لوگوں پر جس بری طرح سے اثر ڈالا ہے اُس سلسلہ میں ایڈریس میں یہ ظاہر کیا گیا کہ گورنمنٹ نے مالیانہ کی معافی کی جو فیصدی شرح مقرر کی ہے۔ وہ کافی نہیں ہے اور اقتصادی مخالف حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مالیانہ میں جو معافی دیگئی ہے وہ اس معافی سے بھی کم تر ہے جو قانون مہیا کر سکتا ہے۔

ایڈریس میں ہز اکسلنسی کو اسبات کا یقین دلایا گیا کہ نئے آئین کو چلانے کیلئے تعلقداران اودھ تہ دل سے ان کی حمایت اور تعاون کریں گے۔

تعلقداروں کی جائداد کو مستند کرنے کے لئے گورنمنٹ سند منظور کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں تعلقداروں کی حالت کو بیان کرتے ہوئے ایڈریس میں ذکر کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ کی سندوں کی منظوری سے اُن تعلقہ داروں کی حالت صوبہ کے دیگر لینڈ لارڈوں سے بالکل مختلف ہو جاتی ہے۔ اسلئے آئینی ایکٹ میں ایسی شرائط ملحوظ رکھی جانی چاہیئے۔ جن سے اُن کی مراعات اور اُن کے حقوق کی تنسیخ پر ہز میجسٹی ملک معظم کی خاص منظوری کے بغیر جائز قرار نہ دی جا سکے۔ اس سلسلہ میں اس امر کی یاد دہانی بھی کرادی گئی کہ ایک سے زیادہ موقعوں پر گورنمنٹ اسبات کو ریکارڈ پر رکھ چکی ہے۔ کہ گورنمنٹ تعلقداروں کی مرضی کے خلاف اُن کے حقوق میں ردوبدل نہیں کر سکتی اور یہ امر واقعہ ہے کہ اُن کے مملوکہ اور مقبوضہ حقوق پر اثر پذیر ہونے والے تمام قوانین کی ساخت میں ہمیشہ اُن سے مشورہ لیا جاتا رہا ہے۔ اور اُن رضامندی کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا رہا ہے۔ نیز اس ایڈریس میں ہز اکسلنسی کی توجہ اُن کی کوشش کیطرف مبذول کرائی گئی جو ہندوستان میں کمیونزم اور بالشویزم کے خیالات کے پروپگنڈہ کیلئے عرصہ سے کیجارہی ہیں۔ اور جنگلی رو سے تعلقداروں کو کئی قسم کی دھمکیاں دیجاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں گورنر سے درخواست کیگئی کہ اُن تعلقہ داروں سے کسی حالت میں بھی ناانصافی نہ ہونے پائے۔

آخر میں اس ایڈریس میں مطالبہ کیا گیا کہ نئی کونسل میں تناسب کے لحاظ سے اُن کی نمائندگی میں بھی اضافہ کیا جائے اور صوبہ کی کیبنٹ میں انھیں موزوں نمائندگی دی جائے۔

ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ نے تعلقداران اودھ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسوقت عوام اور زرعی آبادی کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے اور دیہاتیوں اور کسانوں کے کاز کی حمایت کرنے اور زمانہ کی رفتار کے مطابق سرگرم حرکت کرنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ دیہاتوں کی زندگی میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور دیہاتیوں کو امداد اور رہنمائی کی خاص ضرورت ہے۔ تم دیہاتیوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اُن کی بہت امداد کر سکتے ہو۔ اور اگر تم ان دیہاتیوں کی ذاتی ہمدردی سے امداد کرو تو مجھے یقین ہے کہ تمھیں اسکا دیہاتیوں کی وفاداری میں بہت معاوضہ ملیگا۔ اسلئے میں آپ کو مجبور کرونگا کہ آپ اپنے مزارعین کی حقیقی رہنمائی کرنے کیلئے میدان عمل میں آگے بڑھیں اور اگر تم ان مزارعین کے لیڈر بنو تو پہلے تمھیں خود اعتمادی پیدا کرنی پڑے گی۔ اور تمھیں خود میں اعتماد پیدا کرنا ہوگا تم مستقبل کو خوف اور فکر کی نگاہوں سے نہ دیکھو اور یہ نہ خیال کرو کہ تم ان فوجوں کے خلاف ہراول میں لڑ رہے ہو۔ جو جلد یا بدیر تم پر فتح پائینگی۔

اپنے اُن مواقع کو پہچانو جو تمھاری پوزیشن تمھیں ان دیہاتیوں کی خدمت کیلئے پیش کرتی ہے اور اپنے اوپر اور مستقبل پر بھروسہ کر کے دیہاتی آبادی کی خوشی اور فارغ البالی کے لئے دیہاتیوں کی رہنمائی کرو۔ اور میدان عمل میں آگے بڑھو۔

ایڈریس پیش کنندگان کے تحفظات کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل ان دنوں پارلیمنٹ کے روبرو پیش ہے چند تحفظات مخصوص کئے گئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں جسکا اس بات میں اعتماد ہو کہ اصلاحی یا اقتصادی نظام میں انقلابی تبدیلیوں کی سخت ضرورت ہے۔

آخر میں آپ نے خواہش ظاہر کی اودھ کا صوبہ ترقی کرے اور آپ نے تعلقداروں کو کہا کہ انھیں اپنے مقاصد کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

دی گریٹ انڈین سرکس

یہ ایک مشہور و معروف سرکس ہے جو آجکل کانپور میں اپنا کھیل دکھا رہا ہے اسکے تماشہ بہت اچھے ہیں توپ کے منہ سے آدمی گولے کیطرح چھوٹتا ہے جانوروں کے تماشے اور ناچ بے مثل ہیں ٹکٹوں پر بذریعہ لاٹری انعامات بھی دیئے جاتے ہیں

وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم

۲۷ مارچ کو مسٹر جسٹس گنگا ناتھ جج ہائیکورٹ الہ آباد کی عدالت میں وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم کے مقدمہ کے متعلق مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی :-

۱- حافظ مشتاق احمد ایڈوکیٹ نے شیخ محمد ابراہیم صاحب کی درخواست اس استدعا کیساتھ پیش کی کہ شیخ صاحب کو مقدمہ مذکور میں مدعا علیہ بنایا جائے۔ مگر مولوی محمد عثمان صاحب کے وکیل نے اسپر اعتراض کیا اسلئے عدالت نے حکم دیا کہ یہ درخواست اُسوقت پیش کیجائے جب شیخ محمد ابراہیم صاحب کی اپیل عدالت میں پیش ہو۔

۲- حاجی محمد حمزہ صاحب کو جائداد موقوفہ پر قبضہ دینے کے متعلق مولوی محمد عثمان صاحب کے وکیل نے اعتراض کیا اور کہا کہ حاجی محمد حمزہ صاحب کو جائداد پر قبضہ دینے سے جائداد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے حاجی صاحب موصوف کے وکیل نے حلفنامہ کے ذریعہ اس کو غلط بتایا مگر چونکہ مولوی محمد عثمان صاحب کے وکیل نے دوسرا حلفنامہ داخل کر دیا اسلئے عدالت نے حکم دیا کہ ۲ یوم کے اندر دوسرا حلفنامہ حاجی محمد حمزہ صاحب کیطرف سے داخل کیا جائے۔

کمیٹی انسداد بیکاری

ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو چیرمین

کمیٹی انسداد بیکاری کے سامنے شہر کے بعض معززین نے شہادت دی تھی جن میں سے بعض کے خیالات مندرجہ ذیل ہیں :-

مسٹر ایلن ڈائرکٹر زراعت نے فرمایا کہ مشکل یہ ہے کہ اعلٰے تعلیم یافتہ شہری نوجوان سے زراعت کا کام نہیں ہو سکتا لہذا دیہاتی لڑکے جو کہ شہر میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں اگر اُن کو نوآبادی کی اسکیم میں بھرتی کیا جاوے تو کامیابی یقینی ہے۔

مسٹر لو پرنسپل ایگریکلچر کالج نے فرمایا کہ بڑا غضب یہ ہے کہ کالج کے لڑکوں کی زیادہ تعداد ایسی ہے جنکا مقصد صرف ملازمت حاصل کرنا ہے لہذا کالج میں طلبا کی تعداد محدود کرنے کی ضرورت ہے۔

مسٹر ڈیوک قائمقام ڈائرکٹر صنعت و حرفت نے فرمایا کہ یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنیکے بعد لڑکے کسی کام کے نہیں رہتے ہیں۔ لہذا ابتدائی کنڈر گارٹن اسکول کھولکر بچوں کو حرفتی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔

مسٹر راجن سکریٹری اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے فرمایا کہ ہندوستانی لڑکوں کی طبیعت دستکاری کی طرف عموماً اسلئے راغب نہیں ہوتی کہ وہ ہاتھ کی محنت کو ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس خیال کو دل سے دور کرنے کی کوشش کیجائے۔

مسٹر پدم پت سنگھانیہ نے فرمایا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ درسگاہوں اور کارخانوں کے درمیان گہرے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کیجائے۔ آپنے انٹرمیڈیٹ امتحانوں کو بھی ملک کیلئے بیکار بتلاتے ہوئے کہا کہ ان کو موقوف کر دیا جائے۔

مسٹر چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج نے موجودہ طرز تعلیم کو ناقص بتاتے ہوئے اسمیں اہم تبدیلیوں کی سفارش کی۔

آئینہ کانپور

گورنمنٹ ہائی اسکول

حال میں مسٹر جے پی مکرجی نے گورنمنٹ ہائی اسکول کی ہیڈ ماسٹری کا چارج لیا ہے۔ موصوف ایک قابل اور ہمدرد انسان ہیں۔ اور آپ کی خواہش ہے کہ اسکول کے تعلیمی معاملات میں بچوں کے والدین کا مشورہ بھی شامل ہو۔ تاکہ اتحاد عمل سے بچوں کی تعلیمی حالت بہتر سے بہتر ہو سکے۔ چنانچہ آپ نے ایک انجمن کی بنیاد ڈالدی ہے اور اسکی ایک کمیٹی بھی بنادی گئی ہے ہم کو امید ہے کہ مکرجی موصوف کے دور میں اسکول کافی اور خاطر خواہ ترقی کرے گا۔

حکام

مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس آئی سی ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ کے سٹی مجسٹریٹ ہو کر جا رہے ہیں۔ اور جلد وہ چار ماہ کے لئے ڈپٹی کمشنر ہوں گے۔

مسٹر جگ راج ماتھر ڈپٹی کلکٹر ہو کر کانپور آئے ہیں

سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر ایک ماہ کی رخصت پر یکم اپریل سے جا رہے ہیں۔

اڈیشنل ڈسٹرکٹ ججی کے متعلق خبر ہے کہ وہ جلد توڑ دیجائے گی۔

اڈیشنل منصفی اپریل کے پہلے ہفتہ سے قائم ہونے والی ہے۔

میونسپل بورڈ

۲۸ مارچ کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا جسمیں مسٹر تصدق احمد خاں شروانی بار ایٹ لا ایم ایل اے کی وفات پر تعزیت کا رزولیوشن پاس ہوا۔ اور بورڈ آپ کے غم میں آیندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

آنجہانی گنیش شنکر

۲۹ مارچ کو آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی برسی منائی جائے گی۔ اور شام کو خوزد محل پارک میں ایک عام جلسہ ہوگا۔

امید ہے کہ اہل شہر ہندو مسلم اتحاد کے فدائی اور ہمدرد نوع انسان کے ماتم میں شریک ہو کر اپنا ملکی و قومی فرض ادا کریں گے۔

سلور جوبلی

ملک معظم کی سلور جوبلی کے متعلق کانپور میں جو انتظامات ہو رہے ہیں اُس کی مفصل کارروائی کسی دوسری جگہ درج ہے۔

ہم کو امید ہے کہ ضلع کانپور کے باشندگان بھی سلور جوبلی کے متعلق کافی دلچسپی کا اظہار کریں گے۔

ہولی کا میلہ!

۲۵ مارچ کو ہولی کے اچھے ختم ہو کر شام کو سرسیا گھاٹ میں میلہ ہو گیا۔ جہاں کافی چہل پہل رہی

قتل

موضع محمد پور تھانہ بھوگنی پور میں اہیروں اور دھنکوں میں فساد ہو جانے کی وجہ سے ایک دھنک عورت قتل کر دی گئی۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے

جلسہ

۲۳ مارچ کی شام کو خوزد محل پارک میں پنڈت سری رتن شکلا صدر کانگریس کمیٹی کی صدارت میں اہل شہر کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر تصدق احمد

سبدِ گل

لندن میں پارلیمنٹ کا ابھی تک ضمنی انتخاب ہوا تھا۔ جس میں چرچل امیدوار تھے انھوں نے ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کو انتخاب کا مسئلہ بنایا تھا۔ اب دوسرا ضمنی انتخاب ہوا تو امیدواروں نے حمایت امن کو انتخاب کا مسئلہ بنا دیا۔

اس پر لندن کا ایک معاصر لکھتا ہے کہ ہندوستان کا جگہ امن نے لے لی۔

گویا ہندوستان اور امن دو متضاد چیزیں ہیں غلام ممالک شاید اس کی تائید کریں۔

حال ہی میں اسمبلی میں مسٹر جناح اور ہوم ممبر میں ایک دلچسپ جھڑپ ہوگئی۔ مسٹر جناح تقریر کر رہے تھے کہ ہوم ممبر نے لقمہ دیا

ہوم ممبر۔ آپ کیا جانتے ہیں۔

مسٹر جناح۔ میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں

ہوم ممبر۔ آپ کچھ نہیں جانتے

مسٹر جناح۔ آپ بھی کچھ نہیں جانتے۔

تعجب ہے کہ ہوم ممبر کے یہ کہنے کے بعد بھی کہ وہ اسٹیٹسمن نہیں پڑھتے اور ماڈرن ریویو کا انھوں نے نام بھی نہیں سنا۔ مسٹر جناح کو ان کی معلومات کے متعلق شکایت ہے۔

مدراس کے دو کانگریسی ممبروں کی تحریک پر بیرونی چاول اور دھان کی درآمد پر اسمبلی نے جو محصول لگانا تجویز کیا تھا وائسرائے نے اسے بھی نامنظور کر دیا۔

کیونکہ اس سے باہر کے ملکوں میں ہندوستانی پر حرف آتا تھا۔

کراچی کی فائرنگ پر اعتراض کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے دار العوام میں کہا کہ حکومت نے گولی چلانے کے بجائے رلانے والی گیس کیوں نہ استعمال کی۔

موقع کی مناسبت سے یہ چیز بھی حسب حال ہوتی جنازہ کا جلوس منتشر کرنے کے لئے رولانے والی اور شادی کا جلوس منتشر کرنے کے لئے ہنسانے والی گیس واقعی موزوں ہوگی۔

گورنمنٹ فرانس نے حکم دیا ہے کہ پیرس کے پبلک باغات میں جو نوجوان مرد اور عورت فلموں کی سی طویل بوسہ بازی کرتے ہوئے یا دیر تک آپس میں گلے لگائے ہوئے پائے جائیں انھیں گرفتار کر کے ان کا چالان کر دیا جائے۔

یعنی جپٹے سے بوسہ لیکر علیحدہ ہو جانے میں اور جسطرح ریلیں آپس میں لڑتی ہیں بار اسکی تکرار کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ مطمئن کرنے کے بجائے حکومت فرانس غالباً آتش شوق کو تیز تر کرنے کی قائل ہے۔

معاصر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ "اسمبلی کے مباحثہ میں اس مرتبہ فوجی معاملات کا بہت حصہ رہا۔

شاید معاصر موصوف کو بھی تلوار کے دھنی کی طرح یہ تسلیم نہیں ہے کہ ہندوستانی بجٹ میں فوجی مصارف کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ادب لطیف

محبت

مسافر سمندر میں جہاں کہیں جائے ستارے اُس کا ساتھ دیتے ہیں۔ ماہتاب اپنے وقت کا پابند ہے آفتاب فلک پر چمکنے میں کبھی خطا نہیں کرتا۔

تمام دنیا میں سرسبز زمین اور سمندر پر یہ انسان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ اسیطرح عاشق کہیں بھی چلا جائے۔ محبت اُسکے ساتھ ضرور رہے گی۔

وہ کہیں بھی ہو ہر صبح ستارے ماند پڑ جائیں گے چاند چھپ جائیگا۔ سورج شام کو غروب ہو جائے گا مگر بے غرضانہ اور سچی محبت اُس کی غیر حاضری میں بھی روشن رہے گی۔

اس کے فیض سے شب شب تاریک نہ ہوگی اور دن زیادہ روشن ہوگا۔

قدرت

آؤ کہ ہم ان مسرتوں کا لطف اٹھائیں جن کا مزہ صرف دانا اور عقلمند لوگ ہی اُٹھاتے ہیں۔ آفتاب کی پاکیزہ روشنی ہمیں کھیتوں کی طرف بلاتی ہے جہاں معصوم اور سادہ مسرت ہماری منتظر ہے۔

آؤ! کہ ہم پھولوں کی بھری ہوئی وادی میں چہل قدمی کریں۔ اور اپنے خالق کے گیت سنیں۔

نسیم آہستہ آہستہ جھاڑیوں کے ساز پر اپنے راگ الاپ رہی ہے ایک ڈالی پر خوبصورت ننھے ننھے پرند چہچہا رہے ہیں۔ ان کی مسرت بھری آنکھوں میں خوشی کی چمک ہے۔

اے گھنے کنجو! اے پہاڑو۔ تم پر قدرت کی کس قدر عنایتیں ہیں۔ اور تمھارا منظر کس طرح پاکیزہ روح کو اطمینان اور مسرت بخشتا ہے۔

ملک معظم کی سلور جوبلی

نظربندوں کی رہائی کا امکان

کلکتہ۔ ۲۵ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ممکن کہ کچھ ایسے نظربندوں کو جو کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت زیر حراست لیا ان کو ملک معظم کی سلور جوبلی کے موقع پر رہا کر دیا جائے

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کے پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ نے ایسے نظربندوں کے سرپرستوں کی جو کہ کم خطرناک سمجھے جاتے ہیں مطلع کیا ہے کہ اُن کے رشتہ دار رہا کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ایک سال تک نیک چلن رہنے کے واسطے ذاتی مچلکے داخل کرنے کو تیار ہوں۔

چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ان کے رشتہ داروں سے خط و کتابت بھی شروع کر دی ہے۔

قیاس غالب ہے کہ جن کا جیل کا ریکارڈ خراب نہیں ہوگا اُن کو غیر مشروط طریقہ پر رہا کر دیا جائیگا۔

لندن ۲۴ مارچ لینا گولڈ فیلڈ کمپنی نے حکومت سوویٹ کی منظوری سے روس کی تمام کانوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے اور باقساط ۳۰ لاکھ پونڈ ادا کرے گی

عالم نسواں

ہندوستانی مائیں

از شریمتی ارونا آصف علی۔

اس کے متعلق بہت کچھ کہا اور لکھا جا چکا ہے کہ عورت ہی قوم کی تعمیر کرنے والی اور نسلوں کی قسمت بنانے والی ہوتی ہے اور یہ دعوے اس دلیل پر مبنی ہوتے ہیں کہ بچپن میں انسان کی پرورش اور نگرانی اُس کے سپرد ہوتی ہے لیکن یہ مبہم بیانات جو عورتوں کے فرائض ظاہر کرتے ہیں۔ اُن میں ذمہ داری پیدا کرنے کا کوئی احساس پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتے۔ اور یہ ذمہ ہندوستانی عورتوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔

معاشرتی اصلاح کرنے والے اور سیاسی رہنما اس کو نہیں سمجھتے کہ تعلیمیافتہ عورتیں بھی فرائض کی ان یاد دہانیوں سے بہت کم اور بہت دیر میں متاثر ہوتی ہیں زیادہ سے زیادہ وہ یہ کرتی ہیں کہ عارضی جوش میں آ کر اپنے اولاد کی جسمانی ضرورتوں پر زیادہ توجہ کرتی ہیں لیکن ایک روشن خیال ماں کا اصلی مقصد صرف یہی نہیں۔ اولاد کے جسمانی آرام کا خیال کرنا ایک ایسا عمل ہے جس کی پیروی فطری طور پر ساری حیوانی آبادی کر لیتی ہے اور یہ کوئی ایسا کمال نہیں ہے جو خاص تعریف یا توجہ کا مستحق ہو۔ عورتوں کو ان کے فرائض کی یاد دہانی کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ اولاد کی جسمانی اور مادی بہبودی ہو بلکہ اس سے کہیں بلند ہے بیدار عورتوں کا اصلی فرض اپنی اولاد کی جو آئندہ نسل کی آبادی ہوگی۔ دماغی تربیت اور کیریکٹر کی تعمیر ہے۔ مغرب میں مائیں اپنی اولاد کی روحانی اور ذہنی ترقی یعنی دل و دماغ کے اوصاف کی تعمیر کے لئے اپنی اخلاقی ذمہ داری محسوس کرتی ہیں۔ مشرق کی عورتیں فطرتاً اس احساس سے اور اعلیٰ مقاصد کے خیال سے بالکل عاری ہیں ماضی کے حالات جو کچھ بھی ہوں مگر موجودہ زمانہ میں ہندوستانی ماؤں کی اکثریت اپنے پیدا کئے ہوئے بچوں کی دماغی اور اخلاقی تعلیم کی طرف سے بالکل بے پروا ہوتی ہے یہ بات بہت حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہندوستان اپنی روحانیت کے لئے مشہور ہے اور اس سے بالکل برعکس نتائج کی توقع کی جاتی ہے

کہا جا چکا ہے کہ ہندوستانی مائیں اپنے بچوں کی دماغی نشو و نما میں کوئی دلچسپی نہیں لیتیں۔ بلکہ صرف اُن کی جسمانی اور مادی ضرورتوں کا خیال رکھتی ہیں۔ جس وقت بچہ اس عمر کو پہونچتا ہے کہ اُسکو کسی طرح کی تعلیم دیجائے۔ کوئی پنڈت یا مولوی رکھ لیا جاتا ہے جو بچوں کو اسیطرح کی اخلاقی مذہبی تعلیم دیتا ہے جو والدین کو حاصل ہے بچہ کو پہلے سبق وہ اجنبی لوگ سکھاتے ہیں جو بچہ کے خیال میں ایک ڈراونی شخصیت رکھتے ہیں اور جن کا فرض صرف تعلیم دینا ہے ڈر کا احساس فوراً اسکے دل میں عمل کرنے لگتا ہے اور اس کے بعد اُستاد صرف ایک ڈر یا خوف کی چیز بن کر رہ جاتا ہے۔ پڑھائے ہوئے سبق کی حیثیت بھی صرف سخت مشوروں کی سی ہوتی ہے جسے لڑکا اپنی زندگی سے غیر متعلق سمجھتا ہے اور اپنے معلم کے گھر ہی پر چھوڑ آتا ہے اسلئے اخلاقی اور مذہبی تعلیم کا اصلی مقصد جو روزمرہ کی زندگی اور اخلاق پر اچھا اثر ڈالتا ہے، فوت ہو جاتا ہے اگر یہی سبق بچوں کو خود اُن کی مائیں سکھلائیں جو امداد کے لئے مجسم حسن اور رحم

بچوں کی دنیا

وہمی خیالات

از ماسٹر بہاری لال جی۔ دہلی

۱۔ جب تک آدمی زندہ ہے اُس کے بدن میں جان ہے وہ ہر ایک کام کر سکتا ہے چلتا ہے پھرتا ہے۔ کھاتا ہے، پیتا ہے۔ جب مر جاتا ہے تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اُس کے ہاتھ پیر کاٹو اُسے دکھ بھی نہیں ہوتا۔ لوگ اُسے جلا دیتے ہیں۔ گاڑ دیتے ہیں۔ مردے میں طاقت کہاں۔ بھوت پریت بھی کوئی چیز نہیں۔ زندہ آدمی کو مردے سے کیا ڈر ہے یہ وہم ہے اسے دل سے نکالدو۔

۲۔ لڑکو تم نے گھڑی دیکھی ہے جب اس میں گرد و غبار پڑ جاتا ہے یا اس کوئی پرزہ خراب ہو جاتا ہے تو اُسے گھڑی ساز سے درست کراتے ہیں وہ اسے صاف کر دیتا ہے اُسمیں سے خراب پرزے کو نکالکر صاف پرزہ ڈالدیتا ہے۔ اسی طرح جب انسان زیادہ کھا لیتا ہے یا انسان کی آنکھ میں میل پڑ جاتا ہے یا گندہ پانی پی لیتا ہے یا گندی ہوا میں رہتا ہے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ حکیم ڈاکٹر یا وید کے پاس جا کر دوا لینی چاہیئے۔ بعض آدمی سیانے کے پاس جاتے ہیں وہ کہہ دیتا ہے آسیب ہو گیا ہے تم اتنے برہمنوں کو کھانا کھلاؤ اور اتنے جپ کراؤ۔ اور اسقدر دان دو۔ بھلا کسی کو کھلانے جپ کرنے اور روپیہ پیسہ دینے سے جسم کی میل کسطرح دور ہوگی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں تم ان پر یقین نہ کرو۔

محبت ہوتی ہیں اور جن کی نگہداشت پر ان کی ابتدائی زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے تو اسکا اثر قطعاً مختلف ہوگا وہی سچائی، ایمانداری اور دلیرانہ کاموں کے نئے معنی ان کے ارتقا کی پہلی منزل میں ان پر اثر انداز ہونے لگیں اور اخلاقی اور مذہبی اصولوں کو ان کے اثر پذیر دماغ پر سکہ بیٹھتا جائے گا۔ بچہ کا دماغ باغ کی اس زمین کی طرح ہوتا ہے جس پر پودے نہیں لگائے گئے ہیں اگر نرم اور شفیق ہاتھوں سے اُس زمین حسین اور لطیف خیالات بوئے جائیں گے تو خوشبو اور خوش رنگ پھول پیدا ہوں گے۔ لیکن سختی کے سلوک سے زمین بنجر رہ جائے گی۔ صرف ماں ہی کی ہستی اس لائق ہوتی ہے جو ان نازک آلات موسیقی سے سریلے نغمے پیدا کر سکے وہ مائیں جو اپنے فرض کو بھولجاتی ہیں اور لڑکوں کو تنخواہ دار معلموں کے سپرد کر دیتی ہیں۔ جو ان سے کوئی اصلی ہمدردی نہیں رکھتے وہ بڑی غلطی کی مرتکب ہوتی ہیں اور اپنی مقدس امانت برباد کر دیتی ہیں۔

اس فرض کی ادائیگی بہت کچھ خود ماؤں کے دماغی نشو و نما پر موقوف ہے صرف تعلیمیافتہ اور روشن خیال مائیں اپنی بچوں کی تعلیم کی لئے ذمہ دار ہو سکتی ہیں۔ یہ حقیقت نہایت واضح ہے کہ اگر مائیں اپنے خالص مذہبی خیالات اور اخلاقی کو ڈرکھتی ہیں اگر ان کو وہ دلچسپ کہانیوں کی صورت میں بیان کریں تو بچوں پر زیادہ اثر ہوگا۔ اور نتیجہ بہتر ہوگا ان کی قابلیت خواہ کچھ بھی ہو لیکن اگر وہ سمجھ لیں گی کہ یہ بھی اُن کے فرائض کا ایک جزو ہے تو عملی ذرائع پیدا ہو جائیں گے۔

باقی آئندہ

پردۂ فلم

روس کی صنعت فلمسازی

(از مسٹر ظفر قریشی بی اے)

روس کا بہترین نگارخانہ جو اسوقت تمام یورپ میں بہترین اور وسیع ترین نگارخانہ تسلیم کیا جاتا ہے "کیف سینما اسٹڈیو" ہے یہ نگارخانہ ۱۹۲۸ء میں قائم ہوا تھا۔ اسکے بعد اسکے ماتحت کئی نگارخانہ قائم ہو چکے ہیں اسوقت روس کی صنعت فلمسازی دراصل ایک عظیم الشان سلسلہ کا نتیجہ ہے۔ مرکزی نگارخانہ Keiv الشرا کے مقام پر ہے۔ اسمیں خاموش فلمیں بنانے کے لئے ایک بہت بڑا احاطہ اور مختلف حجرے بنے ہوئے ہیں۔ مشینیں فوٹو کے آلات، رنگ کے کارخانہ، پوشاک کے کمرے وغیرہ جو ضروری ہیں سب وہیں ملتی ہیں۔ یورپ کی بہترین ساخت کی چیزیں۔ بجلی کے آلات اور دیگر سامانوں کی عمدگی اور اخراجات کے اعتبار سے یورپ کا کوئی نگارخانہ کیف سینما اسٹڈیو کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

یہ نگارخانہ دراصل اس سرکاری اسکیم کا نتیجہ ہے جو لینن۔ سوویٹ۔ اور سٹالن سوویٹ حکومتوں نے تیار کی تھیں۔ روس کی ساری حکومت پروپگنڈے پر منحصر ہوگئی ہے۔ اور اس نگارخانے کے فلموں کے ذریعہ حکومت جیسا پروپگنڈہ کرتی ہے اس سے روس کے نوجوانوں میں بیداری پیدا کرتی ہے اسکا حال آیندہ بتایا جائیگا۔

روس میں جسطرح اور چیزیں سخت پابندی اور سرکاری نگرانی میں عمل میں آتی ہیں۔ اسیطرح سینما کی حکومت پر بھی بالشویکی حکومت کا اثر ہے اس نگارخانہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ تمام تر سرکاری محکمہ ہی کا معلوم ہوتا ہے۔ دوسری فلم کمپنیاں بھی سرکاری اثر اور نقطہ نظر کو پیش کرنے کے لئے مجبور ہوتی ہے اور کوئی منظرنامہ یا فلمی افسانہ بغیر سرکاری احتساب کے ڈائرکٹرول کے پاس نہیں بھیجا جاسکتا۔

اس نگارخانہ کے ذریعہ مزدوروں کی حالت دکہائی جاتی ہے اسکا ہر فلم کسی نہ کسی مخصوص روسی مسئلہ کے لئے وقف ہوتا ہے۔ بچوں کی تربیت روسی فوج کی تنظیم اور بالشویکی حکومت کے کارناموں کو دیہات کے لئے دکہانا ان فلموں کا خاص موضوع بحث ہوتا ہے اشتراکی حمایت میں فلم بنانا اشتراکی حکومت کے خیالات کو پیش کرنا نگارخانے کا خاص کام ہے۔

اشتراکیت کے مخالف جراثیم روس میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ اور وہ بھی فلم کے ذریعہ کچھ نہ کچھ پروپگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ اس پابندی کے باوجود روس کی یوکیسرین فلم اسٹڈیوز نے دوچار قابل اعتراض فلم بنا ہی ڈالے مثلاً "کارمیلوک" (ایک باغی لیڈر کا نام) یا "جلاد" "تماشہ کی جھلک" "آخری حکم" وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ فلمی صنعت بڑی حد تک روسی اقتدار کا شکار ہے اسلئے آرٹسٹ کی وہ بے پناہ رعنائیاں جو صرف آزاد فکری اور وسعت عمل ہی سے پیدا ہوسکتی ہیں روسی فلموں میں مفقود نظر آتی ہیں۔ اسباب میں امریکہ کی ایک مثال قابل تقلید ہے۔ روس کے اس نگارخانہ کو چونکہ کمیونسٹ بہت مدد دیتے ہیں اور حکومت بھی اس کی امداد کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہاتی ہے اسلئے یہ نگارخانہ ہر اعتبار سے مکمل اور دوسرے نگارخانوں پر فوقیت رکھتا ہے ص

اقوال زریں

انسان کی اچھوتی روح ایک گہرے برتن کیطرح ہے۔ اگر وہ پہلے قطرے جو اسمیں ڈالے جائیں ناپاک ہوں تو چاہے اُسے سات سمندروں کے پانی سے دھوئیں اُسکی انتہاہ گہرائی کسیطرح صاف نہیں ہوسکتی۔
کارلائل

تعلیم میں بنیادی چیز یہ ہے کہ ہم فیصلہ کرلیں کہ ہمارا کون سا عقیدہ ہے جسپر ہم اپنی جان قربان کرسکتے ہیں۔ (مسٹر ایم سیڈلا)

کیرکٹر کی تعمیر دوسروں کی مثال سے زیادہ ہوتی ہے اور اپنی ذات سے کم ہوتی ہے۔
(انڈیل)

ناامیدی سے بڑھکر دنیا میں کوئی چیز نہیں جو موت کا دوسرا نام ہے۔ (لینن)

ص اس نگارخانہ کا روح رواں روس کا مشہور ڈائرکٹر آلف کافلرز ہے۔ جس نے اوڈیسا سٹوڈیو میں رہ کر کافی ناموری حاصل کی اور جس کے کمالات فن کا ہر شخص معترف ہے۔ اس کے ماتحت آٹھ اور ڈائرکٹر بھی کام کرتے ہیں۔ ہر بڑے ڈائرکٹر کے ساتھ مختلف شعبہ ہائے فلم کے نہایت ہوشیار ماہر بطور ماتحت ڈائرکٹر کے کام کرتے ہیں۔ کوئی اسٹوری بغیر کافلرز کے پاس گئے۔ کسی ڈائرکٹر کے حوالہ نہیں کی جاتی ہے یہ ڈائرکٹر جنرل دراصل کمیونسٹ حکومت کا بہت بڑا طرفدار اور معتمد ہے اسی لئے اتنے بڑے کاروبار کو سنبھالنے میں کامیاب بنا ہوا ہے۔ آج کل یہ ڈائرکٹر ول مزدوروں کے ایک لیڈر "بریشف کی نوٹ" نامی کی ایک فلم تیار کر رہا ہے جسکا عنوان "شعلہ زندگی" ہوگا۔

مارکس، لینن، اور اسٹالن کی تاریخی زندگی قومی بیداری کے جتنے سبق ملتے ہیں وہ سب اسمیں دکہائے جائینگے۔ سائبریا میں رہنے والی مخالف قوم پولکرین کے طرز زندگی اور ان کے خیالات بھی اس فلم کا حصہ ہوں گے۔

ایک اور ڈائرکٹر اسٹاری ژراک ہے یہ ایک فلم "می" بنا رہا ہے۔ یہ ایک نوجوان ادیب ہے اور اس کے منظرنامے امریکہ میں بھی مقبول ہیں اس نے اوڈیسا کی فلم فکٹری میں رہ کر فلم سازی نگرانی اور ترتیب وفلمکاری کی بابت بہت اچھی استعداد پیدا کی ہے اور امید ہے کہ یہ فلم بھی روسی فلمیات کا بہت معقول عنصر ثابت ہوگا۔ اس فلم کو روس سے باہر دکھانے کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ اور انگریزی و فرانسیسی زبانوں میں بھی اس کی صدابندی کی جارہی ہے تاکہ یہ بین الاقوامی بازار میں جاکر روسی خیالات اور اشتراکی پرچار کا ذریعہ ثابت ہو۔

ایک فلم میں دکہایا گیا ہے کہ ایک زمیندار عورت اپنا کھیت جمہوریت کیلئے دینے سے انکار کر دیتی ہے وہ ایک ان پڑھ اور معمولی عورت ہے اُسے معلوم نہیں کہ اب روس کی حالت بدل چکی ہے اور اب وہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ ہر چیز قوم اور معاشرت کیلئے ضبط یا استعمال کی جاسکتی ہے *

موج تبسم

ایک دوست۔ تم اپنی بیوی کو گھر کے اندر کیوں حکمرانی کرنے دیتے ہو۔
دوسرا دوست۔ اس لئے کہ اگر حکمرانی نہ کرنے دوں تو سخت طوفان بپا ہوجائے گا۔

بیوی۔ اگر گھر کا کام کاج کرنے کے لئے ہم کسی ملازمہ کو نہ رکھیں گے تو پڑوس والے ہمیں کیا کہیں گے۔
شوہر۔ جب ملازمہ ہی نہ ہوگی تو ہمیں یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ لوگ کیا کہتے ہیں؟

"تمہارا مکان کہاں ہے؟"
"جہاں میں رہتا ہوں"
"تم کہاں رہتے ہو"
"جہاں میرا مکان ہے"

استاد۔ گوپال! آج تم اتنی دیر سے کیوں آئے۔
گوپال۔ جناب! یہ میرا قصور نہیں ہے یہ اس چپراسی کا قصور ہے جو میرے آنے سے پہلے ہی گھنٹی بجا دیتا ہے۔

* اس پر بہت سخت بحث ہوتی ہے سپاہیوں سے عورت کا جھگڑا اور ذاتی ملکیت کے حق دیہاتی دلائل سننے کے قابل ہوتے ہیں۔ غرض کہ عام طور پر جو کشمکش عوام اور حکومت کے مابین ہوتی ہے اُسے اس فلم میں بحسن وخوبی دکھلایا گیا ہے۔

ڈائرکٹر کرآم نے حال ہی میں ایک اور فلم کی شوٹنگ ختم کی ہے اس میں دکہایا گیا ہے کہ ۱۹۱۸ء میں بحر اسود میں جب روس کے شہنشاہی بیڑا اور سائبیریا کے لوکر یلنطین باغیوں کے درمیان معرکہ ہوا تو کیا حالت تھی۔ اور اُس وقت باغیوں نے کس طرح سے شہنشاہیت کو نقصان پہونچایا تھا۔ اس فلم کو خاص اہمیت دیجا رہی ہے اور اسے اعلیٰ پیمانہ پر اُٹھانے کے لئے حکومت انتظام کر رہی ہے۔ اس کا مناظرنامہ (سیزلو) اے کاردون اور اے کارن نیک نے تحریر کیا ہے آخر الذکر مصنف نے اسی فلم کو ایک تھیٹری ڈرامہ کی صورت میں بھی قلم بند کیا ہے اور حکومت نے تھیٹروں کے ذریعہ سرکاری پروپگنڈا کا بھی انتظام کیا ہے اور اسکے لئے جو انعامات مقرر کیے ہیں اس میں ڈرامہ دوسرے نمبر کا انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے اس فلم میں کام کرنے کے لئے روس کا مشہور کیرکٹر ایکٹر "سینٹ شاگدیا" اور مشہور فلم اسٹار "ناصبوا" کام کر رہے ہیں۔

بچوں کے لئے فلم تیار کرنے کی بھی حکومت روس خواہش مند رہتی ہے حال ہی میں ایک فلم طلسمی باغ نامی بچوں کے لئے بنایا گیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے فلموں کے ذریعہ بچوں کو روسی حکومت کی تعریف اس کے احوال اور مختلف سیاسی معلومات چھوٹی چھوٹی کہانیوں اور مختصر خوبصورت تمثیلوں کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

غرضکہ روس کی صنعت فلمسازی حکومت کے پروپگنڈے اور قومی وسیاسی ضرورتوں کا عکس ہوکر رہ گئی ہے۔

دلچسپ معلومات

جرمنی نے مکانات کی تعمیر کا ایک جدید طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس میں چھت اور دیواریں ملاکر ایک پہئے کی شکل بنجاتی ہے اس طرح کا مکان زلزلہ سے بالکل محفوظ رہتا ہے۔

کیلف (سانفرانسسکو) میں پیرا کی سکھانے کے لئے شاگردوں کے کان میں ایرفون لگا دیا جاتا ہے اور اُستاد کنارے بیٹھ کر ہدایت کرتا ہے۔

دنیا کی سب سے زیادہ حیرت انگیز ڈکشنری جس میں قدیم مصر کے "ہیروگلیفی" الفاظ درج ہیں یہ کتاب ایک سو جلدوں پر مشتمل ہے۔

کریٹ میں جب دو آدمیوں میں ملاقات ہوتی ہے تو سلام کے بجائے اپنا اپنا کان پکڑکر زبان کو باہر نکالدیتے ہیں۔

انگلستان کے مشہور ڈرامائسٹ مسٹر جارج برنارڈ شا اپنی اکثر ڈرامے چلتی ہوئی موٹر بسوں کی چھت پر بیٹھ کر شارٹ ہینڈ میں لکھتے ہیں۔

پیرو میں ایک درخت ہے جو سال بھر ہوا سے رطوبت جذب کرتا ہے اور خشک سالی کے وقت دس پندرہ گیلن پانی روز برساتا ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے سینما کی متحرک تصاویر ایک گھوڑے کے ذریعہ بنائی گئی تھی جو دوڑ کر فوٹو کیمرا کی ایک قطار کے سامنے سے گذرتا ہے اور تار ول کے ٹوٹ جانے کے کیمرا اُسکی تصویر لے لیتا تھا۔

سلور جوبلی فنڈ کا مصرف

ہز ایکسلنسی گورنر جنرل وائسرائے بہادر نے سلور جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں ۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کو جو اپیل شائع کی تھی اسمیں لکھا ہے کہ بادشاہ سلامت کی منظوری سے اس فنڈ کا روپیہ جن خیراتی انسٹی ٹیوشنوں میں لگایا جائیگا۔ اُنمیں انڈین ریڈ کراس سوسائٹی۔ سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن، کاؤنٹس ڈفرن فنڈ۔ اور نیشنل ایسوسی ایشن خاص ہیں۔ اسکے علاوہ مقامی چندہ کا زیادہ روپیہ اسی مقام ہسپتال کی اصلاح کرنے یا نیا اسپتال قائم کرنے کیلئے خرچ کیا جائیگا۔ اور ایک مقام کے چندہ سے اسی مقام کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔ ان انسٹی ٹیوشنوں کی صوبہ وار شاخوں اور مقامی شاخوں کو اپنی مرضی سے ضرورت کے مطابق خرچ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ایکسرے کا انتظام بھی ہسپتالوں میں اسی فنڈ سے کیا جائیگا۔ پورے چندہ کی رقم جمع ہوجانے اور ہر صوبہ کا حصہ معلوم ہونے اُسکے لئے پروگرام بنایا جائے گا۔ لیکن یہ بات بلا تامل تسلیم کرلینا چاہئے کہ جو کچھ بھی اس فنڈ میں دیا جائیگا وہ ہندوستانیوں کے آرام وسرسبزی میں اضافہ کرنے کا باعث ہوگا

یوپی کونسل میں محکمہ پی ڈبلو ڈی کے مطالبہ پر بحث

ٹیوب ویل کی اسکیم منظور

لکھنؤ ۲۵ رمارچ - آج یو - پی کونسل میں خان بہادر عبید الرحمن نے سوال اٹھایا کہ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں مسلمانوں کی نیابت نہایت ہی ناکافی اور قلیل ہے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اس محکمہ میں مسلمانوں کو مزید ملازمتیں دیکر مسلمانوں کی اس دیرینہ شکایت کو رفع کرنا چاہیئے -

مسٹر راجیشور بالی نے اس بات پر زور دیا کہ ملازمتوں میں تقرر کے سلسلہ میں بہتر اور موزوں اشخاص سے برمحی سلوک کیا جانا چاہیئے -

ہوم ممبر کنور جگدیش پرشاد نے بیان کیا کہ انجینیرنگ کی ملازمت میں مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل ہے جو ملازمت کی ضروری قابلیت کے اہل ہیں - اسکے ساتھ ہی آپ نے محرک تحریک کو اس بات کا یقین دلایا کہ گورنمنٹ عام پالیسی کی رو سے ملازمتوں کے تقرر کے سلسلہ میں تمام اقوام کے جائز حقوق مستند کر دیے جائیں گے -

تحریک آخرکار واپس لے لی گئی -

صوبہ کے چند اضلاع میں ٹیوب ویل لگانے کی گورنمنٹ اسکیم کے متعلق آج یو پی کونسل میں چیف انجینیر سر ولیم سٹمپ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ یونہی اصل نتائج سے یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ٹیوب ویل یا تجارتی یا اراضی وجوہات سے ناکام ثابت نہ ہوں گے - پانی کے یہ ذرائع یعنی ویل گورنمنٹ کے اخراجات پر تیار کیے جائیں گے - اور آبپاشی کے لیے کوئی مزید محاصل نہ لی جائیں گی - سر ولیم سٹمپ نے ہاؤس کو مطلع کیا ہے کہ بنجر علاقوں میں ٹیوب ویل لگانے اور ان کی توسیع کے سوال پر محکمہ آبپاشی بڑی احتیاط سے غور و خوض کر رہا ہے - ان کنوؤں کی تعمیر کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے سر ولیم اسٹمپ نے کہا کہ اس اسکیم کی کامیابی کا انحصار دو باتوں پر ہے ایک تو زمین کے نیچے پانی کی موجودگی - دوسرے اس پانی کو باہر نکالنے کے لیے طاقت -

آپ نے مزید کہا کہ صوبہ کے مشرقی اضلاع میں بھی تحقیق جاری ہے کہ کیا وہاں یہ دونوں حالتیں فراہم ہو سکتی ہیں - اور اگر ان کی کوشش مشرقی اضلاع میں کامیاب رہیں تو وہ صوبہ کے دیگر حصوں میں بھی اسی طرح کی اسکیم کو شروع کریں گے - اور گورنمنٹ ٹیوب ویل کی اس اسکیم پر ۵۶ء۱۲ لاکھ روپیہ صرف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

مطالبہ زر کی تمام تحریکات جن کی مجموعی تعداد ۹۸۰ء ۴۲۵ روپیہ ہے پاس ہو گئیں

عدن میں ہندوستانی مفاد کے تحفظ

کا مطالبہ

انجمن امپیریل سٹیزن شپ کا وائسرائے کو تار

بمبئی ۱۰ مارچ یونائیٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ امپیریل سٹیزن شپ ایسوسی ایشن (انجمن امپیریل شہریت) نے ہز اکسلنسی والسرائے ہند کو تار دیا ہے اور آپ کی توجہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی رپورٹ کے فقرہ نمبر ۱۹۲ کی طرف مبذول کرائی ہے - یہ فقرہ عدن میں ہندوستان مفاد کے متعلق ہے اور اس تار کے ذریعہ درخواست کی گئی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل میں بموجب دفعہ ۲۴۰ جس طرح برطانوی مفاد کے تحفظ کا انتظام کیا گیا ہے - اسی طرح عدن میں ہندوستانی مفاد کے تحفظ کا انتظام غیر مبہم طریق پر کیا جانا چاہیئے - موجودہ بل میں عدن میں کاروبار کرنے والی کمپنیوں دیگر مفاد کے تحفظ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی رپورٹ کی اس بارہ میں سفارش کو نظر انداز کر دیا گیا ہے

سلور جوبلی فنڈ میں پچاس ہزار روپیہ چندہ

نئی دہلی ۲۵ رمارچ - یہ اعلان کیا گیا ہے کہ مہاراجہ بیکانیر ملک معظم کے سلور جوبلی فنڈ میں پچاس ہزار روپیہ چندہ دیں گے اور اسی طرح مہارانی صاحبہ بیکانیر بھی دس ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیں گی -

بلجیم کی آئندہ حکومت

بروسیلز ۲۴ رمارچ - ایم وان زیلینڈ کی سرکردگی میں بلجیم میں قومی گورنمنٹ قائم ہونے والی ہے مسٹر زیلینڈ اور کیتھولک لبرل اور سوشلسٹ پارٹیوں کے درمیان گفتگو ہو چکی ہے لیکن ابھی تک کیبنٹ کے ممبروں کی نامزدگی کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے

سردار پٹیل کا پروگرام

کانفرنس میں شرکت اور دورہ

احمد آباد ۲۵ رمارچ - آج سردار ولبھ بھائی پٹیل گودھرا کے لیے روانہ ہو گئے ہیں - آپ کسان کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے اور بعد ازاں دیہات کا دورہ کریں گے

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۶۱

بعدالت مال مقام گھاٹمپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مسماۃ رانی کنور ڈگریدار بنام تم رام ادھار سنگھ وغیرہ مدیونان کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۳۹ف لغایتہ قسط اول وقت ۱۳۴۱ف بتاریخ ۱۳ ارجنوری سنہ ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ -/۳/۵۰ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۲	۱۵	۹
خرچہ نالش	۶	۲	۳
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۱	۱۰	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۵	۰
سود بابتہ زر اصل وخرچہ اجرائے ڈگری	۱	۸	۶
طلبانہ گزٹ و نوٹس	۵	۱۵	۹
	۵۰	۳	۰
وصول	۲۰	۱	۰
میزان	۳۰	۲	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفاء رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ مہراجا کنور بیوہ بہجت سنگھ ساکن موضع گوچیلا پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ -/۳/۵۰ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ -

تاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء

پرگنہ گھاٹمپور موضع سیولال لکی پور محال درگا پرشاد

نمبر	رقبہ	لگان
۶۲۳	۲ بیگھہ	۵ ؏
۶۲۹	اھر	شامل ۶۲۳
۶۳۰	۱۲ ار	"
۶۳۲/۱	۹ ر	"
۶۳۲/۲	۱۰ ار	"
۶۳۳	۳ ر	"
۶۳۵	۸ ر	"
۶۷۳/۲	۱۱ ر	"
۶۸۰	۱۶ ار	"
۶۸۲/۲	۱۳ ار ۱۰	"
۶۸۳/۳	۳ ر	"
۶۸۳/۲	۳ ر	"
۶۸۴	۱۵ ار	"
۶۹۴	۱۱ ر	"
۱۲۴۶/۲	۱۷ ار	"
۱۲۴۷/۳	۵ ار بیگھہ	"
۱۲۴۷	۵ ر بیگھہ	"
۱۷ قطعہ	بیگھہ ۱۱ ار	۵ ؏ ۱۱ ر

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

ملک معظم کی سلور جوبلی کے متعلق انتظامات

کانپور ۲۸ مارچ کو ۱۰ ½ بجے معززین شہر کا ایک جلسہ کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ کے انتظامات کے متعلق غور کرنے کے لئے منعقد ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ کل شہر و چھاونی کو ۱۷ حلقوں میں تقسیم کر کے اسی حلقہ کے سربرآوردہ حضرات کو اپنے اپنے حلقہ کے لئے فنڈ کی وصولیابی کا ذمہ قرار دیا جاوے اور وہ چندہ وصول کر کے براہ راست الہ آباد بینک میں جمع کریں گے اور اُس کی تفصیل رائے بہادر ڈاکٹر ایس این تواری لوکل آنریری خزانچی کے پاس بھیجدیں گے اور یہ بھی طے ہوا کہ کلکٹر صاحب مختلف انجمنوں سے چندہ کی اپیل کریں گے۔ اور بابو کشن لال گپتا ایسی انجمنوں اور اُن کے عہدہ داران کی فہرست بہم پہونچائیں گے۔

حلقوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

حلقے	اصحاب
۱۔ رام نرائن بازار۔ کورسوال۔ پٹکاپور	سید خاقان حسین صاحب۔ خان بہادر حاجی عبدالقیوم صاحب لالہ گجولال صاحب۔
۲۔ فیل خانہ بازار	سر جے۔ پی۔ شریواستو۔ سر سی۔ شیشر ناتھ مولچند
۳۔ سبزی منڈی۔ کلکٹر گنج۔ قلی بازار۔ بڑا بوچڑ خانہ	رائے بہادر بابو بھگوان داس۔ رائے بہادر لالہ رگھبر دیال۔ مسٹر محمد سعید پنجابی
۴۔ چوک، ہٹیہ۔ صرافہ / ۵۔ نیا گنج / ۶۔ جنرل گنج / ۷۔ نواب گنج / ۸۔ گوالٹولی۔ پرانہ کانپور / ۹۔ مسٹن روڈ	بابو کالکا پرشاد صاحب۔ بابو جنگ بہادر بابو کشن لال گپتا صاحب۔ لالہ کاشی رام صاحب رائے بہادر رامیشور پرشاد صاحب باگلا۔ بابو گور پرشاد صاحب بابو درگا شنکر میوال صاحب رائے بہادر پنڈت بلبھدر پرشاد صاحب تواری۔ نواب علی صاحب رائے صاحب لالہ روپ چند جین صاحب۔ شیخ وحید احمد صاحب
۱۰۔ لاٹوش روڈ۔ انور گنج۔ بانس منڈی	سردار اندر سنگھ صاحب۔ مشتاق احمد صاحب مسٹر جاگیشور پرشاد صاحب۔
۱۱۔ کرنیل گنج۔	حاجی دلدار خاں صاحب۔ سید محمد رضا صاحب مسٹر عبدالصمد صاحب۔ بابو دیا نرائن نگم صاحب
۱۲۔ مصری بازار۔ نیا چوک۔ مکھنیاں بازار۔ لبساطی بازار	حافظ محمد صدیق صاحب۔ شیخ محمد حنیف صاحب۔ مولوی غلام محی الدین صاحب حاجی محمد حمزہ صاحب
۱۳۔ بیچ باغ۔ ہیرامن کا پوروہ / ۱۴۔ مال روڈ سول لائن۔	بابو برجندر سروپ صاحب رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب مسٹر ای ایم سوٹر سی۔ آئی۔ ای
۱۵۔ چمن گنج۔ سیسہ مئو۔ شفیع آباد وغیرہ / ۱۶۔ چھاونی	بابو نند لال صاحب۔ حاجی ہیم الدین صاحب ریورنڈ مسٹر لوکمین۔ مسٹر اے ہون۔ مسٹر سرکار
۱۷۔ نہر پار	بابو لچھمی نرائن صاحب۔ گوپی ناتھ مہروترا صاحب حاجی محمد اسمعیل لکڑی والا۔

حج کی شاہراہ جدید

بقیہ صفحہ اول

چار نشستوں کی موٹر سے	دو پونڈ
چھ نشستوں کی موٹر سے	۳ پونڈ
لاری سے	۵ پونڈ

یہ رقم صرف ایک دفعہ لیجائے گی۔

دفعہ ۱۲۔ اس دفعہ کی رو سے حکومت عراق مستحق ہوگی کہ وہ اتنی ہی رقم حجازی موٹروں کی رجسٹری اور جواز سفر کے حق کے طور پر وصول کرے۔

دفعہ ۱۳۔ یہ دفعہ معمولی امور اور پٹرول کے متعلق ہے۔

دفعہ ۱۴۔

دونوں حکومتیں عہد کرتی ہیں کہ وہ اس معاہدہ کے مطابق موٹروں کی آمد و رفت کا پروگرام بنائیں گی دفعہ ۱۶ و دفعہ ۱۵ معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۔ دونوں حکومتیں عہد کرتی ہیں کہ وہ اس معاہدہ کے مطابق نجف اور مدینہ کی بری راہ کو ۱۳۵۳ھ میں جاری کریں گی۔

دستخط۔ اس معاہدہ پر جدہ میں ۸ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء کو دستخط ثبت ہوئے۔ عراق کی طرف سے کامل گیلانی سفیر متعینہ جدہ نے اور حکومت عربیہ سعودیہ کی طرف سے عبداللہ السلیمان الحمدان وزیر نے دستخط کئے۔

ریلوے بورڈ اور محکمہ فوج کے مطالبات

گورنر جنرل نے تخفیف بحال کردی

دہلی ۲۵ مارچ۔ آج سر جیمز گرگ ممبر مالیات نے فائنس پر بحث کا جواب دینے سے قبل یہ اعلان کیا کہ گورنر جنرل نے ریلوے بورڈ اور محکمہ فوج کے مطالبہ میں ان تخفیفوں کو بحال کر دیا ہے جو اسمبلی نے پاس کی تھیں۔ اور جن کے ماتحت ان کے اخراجات کے واسطے صرف ایک ایک روپیہ منظور ہوا تھا۔

کئی ممبران نے جن میں زیادہ تر کانگریسی شامل ہیں اس اعلان کو سننے کے بعد شرم شرم کے نعرے بلند کیے۔

سکھر ۲۲ مارچ۔ آج یہاں ایک مکان کے گر جانے سے ایک خاندان کے ۶ ممبر دفن ہو گئے۔ ان میں سے دو کو کسی نہ کسی طرح نکال لیا گیا لیکن باقی دو مردہ پائے گئے۔

ہر ہٹلر اور سر سائمن میں گفت و شنید شروع ہو گئی

لندن ۲۵ مارچ۔ برلن سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آج چانسلر کے دفتر میں سر جان سائمن مسٹر انیتھونی ایڈن اور سر ایرک فلپس اور ہر ہٹلر اور وان نیورتھ میں گفتگو ۱۰ ½ بجے شروع ہوئی۔ بعد میں وان ربن ٹراپ بھی آ گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تخفیف اسلحہ اور جبریہ بھرتی کے مسائل پر خاص طور پر تبادلہ خیال ہو رہا ہے۔ یہ گفت و شنید سہ پہر کے بعد تک جاری رہے گی۔ صرف درمیان میں لنچ کے لئے کچھ وقفہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد سر جان سائمن دیگر پریس کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔

آج کے بعد یہ گفتگو بدھ کے روز تک جاری رہے گی۔ جس کے بعد سر جان سائمن بذریعہ ہوائی جہاز لندن واپس چلے جائیں گے اور مسٹر ایڈن ماسکو کے لئے روانہ ہو جائیں گے وہاں سے وہ وارسا ہو کر پراگ سے جائیں گے توقع کی جاتی ہے کہ آپ ۸ اپریل تک واپس لندن پہونچ جائیں گے۔ ان تمام ملاقاتوں کے نتائج کی رپورٹ برطانیہ کی کیبنٹ کو کر دی جائے گی۔ خیال ہے کہ ۱۱ اپریل تک برطانوی وزرا موسیو مسولینی اور ایم لاول اور سر جان سائمن کی گفتگو بھی ہو چکے گی۔

لبعد ازاں سب معاملات اور نتائج کے پیش نظر غور کیا جائے گا۔ اور ۱۸ اپریل کا دن کونسل کی خاص میٹنگ بلانے کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

قومی ہفتہ کو مت بھولو

صدر کانگریس کی اپیل

الہ آباد۔ ۲۵ فروری۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے اپنے اہل وطن کے نام ایک اپیل شائع کی ہے جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ انھیں قومی ہفتہ کو جسے ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نہیں بھولنا چاہیے۔ کیونکہ قومی بیداری کو قائم رکھنا اُن کا سب سے مقدم اور مقدس فرض ہے۔

ایڈیٹر خادم پر ۲۰ ہزار کی ڈگری

مس کجن کیخلاف ہتک آمیز مضمون کا شاخسانہ

کلکتہ ۲۴ مارچ۔ مدن تھیٹرز لمیٹڈ نے مسٹر ایس ایم جعفری ایڈیٹر خادم کے خلاف جہاں آرا بیگم عرف مس کجن کو خلاف توہین آمیز مضمون لکھنے کے سلسلہ میں دعوے دائر کیا تھا۔ آج ہائی کورٹ نے پانچ ہزار روپیہ کی ڈگری دیدی۔ جہاں آرا بیگم نے مدعا علیہ کے خلاف دعوے کیا تھا اس میں بھی ہائیکورٹ نے ۲۵ ہزار کی ڈگری دیدی تھی۔

ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

حسنِ انتظام

نوشتہ امجد علیخاں نصرت سابق ایڈیٹر ترجمان وصدائے وطن یوپی حال وارد کرنیلگنج

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب صحیفہ صداقت کانپور۔ تسلیم

میں خود حاضر ہوکر جذبات کی صحیح ترجمانی کرتا لیکن میری طویل علالت نے مجھے مجبور کر رکھا ہے۔ سطور مندرجہ ذیل بغرض اندراج صداقت ارسال خدمت ہیں امید ہے کہ کسی قریبی اشاعت میں شائع فرماکر مجھ پردیسی کو رہین منت فرمائیے گا۔

ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے سہولت اور نفع ہوجانے کی غرض سے ہزارہا شعبہ مختلف ضروریات کے کھول رکھے ہیں۔ جن سے ہر شخص مستفید ہوتا ہے۔ منجملہ دیگر شعبوں کے اسپتال کا شعبہ انسانی ضروریات کیلئے ایک بہترین شعبہ ہے۔ ہر شعبہ کو بہترین شعبہ تو اسوقت کہا جاسکتا ہے جبکہ اُس میں رہ کر واقفیت حاصل کیجاوے مگر سر دست ہم کانپور کے اس اسپتال کا ذکر کرتے ہیں جو پرنس آف ویلز ہاسپٹال کے نام سے موسوم ہے اپنے وطن مالوف میں میں یہ سنا کرتا تھا کہ اسپتال مذکور کا انتظام اور اسٹاف قابل تعریف ہے لہذا اوقات دل کی مراد بہت جلد پوری ہوتی ہے حسن اتفاق کہئے یا مقدر۔ مجھے فیچرل ھرنیا کی شکایت ہوگئی۔ میڈیکل کالج لکھنؤ میں دکھلایا مگر آپریشن کے لئے دل نہ چاہا مجبوراً جب تکلیف زیادہ ہوئی تو کانپور آیا۔ جس ذریعہ سے داخلہ ہوا اور جس اہتمام سے میرا اپریشن ہوا بعد کلوروفارم دینے کے میری کیا حالت ہوگئی یہ تو ایک داستان طول ہے جسکو کسی دوسرے موقعہ پر عرض کروں گا سردست ایک ہلکی سی روشنی اسپتال کے حسن انتظام پر اور خصوصیت کے ساتھ اپنے مہربان کیپٹن گوئل انچارج اسپتال پر ڈال رہا ہوں میری نگاہوں نے ڈاکٹر اور کمپاونڈر دونوں کے اخلاق کا جائزہ لیا۔ جس طرح اور جن الفاظوں میں تعریف سنا کرتا تھا موجودہ وقت میں ویسا ہی بہترین انتظام پایا عہد گذشتہ میں جو کچھ بھی ہو لیکن کیپٹن گوئل جو اسپتال کے نگراں ہیں ابھی حال ہی میں الہ آباد سے تبدیل ہوکر آئے ہیں آپ کا اخلاق اس قدر وسیع ہے کہ ہر شخص بلاتکلف اپنی تکلیف بیان کرسکتا ہے مجھ کو حسن اتفاق پڑا ڈاکٹر صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے میری مصیبت اور تکلیف کی کہانی سنی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے فن میں ماہر ہیں اور میرا تو خیال ہے اس اسپتال میں ایسی بہترین قابلیت کا کوئی ڈاکٹر نہیں آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسپتال میں جو حیرت انگیز آپریشن کئے ہیں اُن کو ہم آئندہ اشاعت میں تفصیل کیساتھ ذکر کریں گے۔

کانپور کی پبلک کی خوش قسمتی سے اسپتال میں مسٹر گوئل کے علاوہ اور دوسرے ڈاکٹر صاحبان بھی اپنی توجہ فرماتے ہیں۔ اسپتال مذکور کے اور دیگر ملازمین کمپاونڈر وغیرہ ان کی خدمات کا ذکر آئندہ کسی اشاعت میں تفصیل کیساتھ تحریر کروں گا۔

کونسل آف اسٹیٹ میں بے کاری

کام نہونے کے باعث اجلاس ملتوی

نئی دہلی ۲۵ مارچ چونکہ اسمبلی سے کوئی بل وغیرہ پاس ہوکر کونسل آف اسٹیٹ میں موصول نہیں ہوا ہے اسلئے وہاں کوئی کام نہ ہونے کی وجہ سے کونسل کا جو اجلاس آج ہونا تھا وہ ملتوی کردیا گیا ہے اب کونسل کا اجلاس اُس وقت بلایا جائے گا جب اسمبلی کوئی بل پاس کرکے کونسل میں بھیجدے گی۔

تار برقی کے ذریعہ تصویر

لندن ۲۴ مارچ برلن میں سب سے پہلے وہ تار برقی شروع ہوئی ہے جس میں تصویر نظر آتی ہے

کانپور سودیشی لیگ

کی

ضروری اطلاع

ادھر کچھ دنوں سے ہمارے پاس باہر کے بہت سے دوکانداروں کے خطوط آرہے ہیں جن میں وہ کانپور میں ہونے والی نمائش کے متعلق دریافت کررہے ہیں۔ چونکہ ہر ایک دوکاندار اور پبلک کو الگ الگ جواب دینا ناممکن ہے اس لئے ہم یہ اطلاع اخباروں میں شائع کررہے ہیں۔

کانپور سودیشی لیگ کا کانپور میں All India great Industrial Exhebition کے نام سے اپریل میں ہونے والی نمائش سے قطعی کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اس نمائش میں صرف سودیشی ہی سامان ہوگا۔

ایک نمائش اس سے پہلے بھی کانپور میں All India fine art Exhebation کے نام سے ہوئی تھی اس میں باہر کے دوکانداروں کو بے حد تکلیف ہوئی اور بہت سے دوکاندار سودیشی لیگ کے دھوکے سے چلے آئے تھے ایسے دوکانداروں کے لئے خاص طور سے یہ اطلاع شائع کی جارہی ہے۔

ڈاکٹر ایس این سین

پریسیڈنٹ :- سودیشی لیگ کانپور

گورنر جنرل کا ایک اور کارنامہ

چاول پر درآمدی ڈیوٹی کو نامنظور کردیا

نئی دہلی۔ ۲۵ مارچ۔ گورنر جنرل نے مسٹر این جی رنگا اور مسٹر اوناش سنگھ چیٹیار کی ان ترمیمات کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی ہے جن کے ذریعہ انھوں نے سرحوزت بطور کے پیش کردہ ٹیرف بل میں چاول اور دھان پر درآمدی ڈیوٹیوں میں اضافہ کرنا تجویز کیا تھا۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا اجلاس

مسٹر دت بطور مشیر مالکان شریک ہونگے

کلکتہ ۲۵ مارچ اطلاع ملی ہے کہ ہندوستانی کان کنوں کی فیڈریشن کے سابق صدر مسٹر کے دت کو حکومت ہند نے مالکان کا مشیر منتخب کیا ہے۔ اور آپ بین الاقوامی کانفرنس میں اس حیثیت سے جائیں گے جو کہ ماہ جون کی ۴ تاریخ سے جنیوا میں ہونے والی ہے۔

مہاتما گاندھی

ہندوستان کا دورہ کریں گے

احمدآباد ۲۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے دیہاتی صنعتوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے سلسلہ میں تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کا فیصلہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے آپ گجرات سے اپنا دورہ شروع کریں گے ان کے دورہ کا پروگرام سردار پٹیل کے مشورہ سے تیار کیا جارہا ہے۔

دنیا میں امن قائم رکھنے کی کوشش

سر جان سائمن برلن کو روانہ ہوگئے

لندن ۲۴ مارچ آج سرجان سائمن نے رائٹر کے نمایندہ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے جبکہ وہ برلن کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہورہے تھے کہا کہ وہ ناگہانی فیصلوں کی توقع نہ کریں معاملات بہت پیچیدہ اور مشکل ہیں لیکن ہم دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے اپنی تمام طاقت سے جدوجہد کرتے رہیں گے

انڈیا بل واپس لیلو!

ہندوستانی رائے عامہ اسکے خلاف ہے

لارڈ ہیوسسل کا برطانی پارلیمنٹ کا مشورہ

لندن ۲۵ رمارچ - لارڈ ہیوسسل نے اخبار ٹائمز کو ایک خط لکھا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ عام طور پر حکومت کا منشا یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہندوستانیوں کے مطالبہ خودمختاری کو پورا کیا جائے - لیکن بدہ کی بحث سننے سے (جو دارالعوام میں ہوئی تھی) یہ معلوم ہوا کہ حکومت والیان ریاست کی ہمدردی تو حاصل کر سکتی ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسمبلی کے منتخب شدہ عوام اور ہندوستان کی بلند آہنگ رائے عامہ اس کے خلاف ہے - جن بنیادوں پر یہ بل اور سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ مبنی تھی اُسے خیر باد کہہ دیا گیا ہے - میری رائے میں تو والیان ریاست اور اسمبلی سے یہ دریافت کر لینا چاہئے کہ کیا وہ چاہتے ہیں کہ اس بل کو چھوڑ دیا جائے - اگر وہ یہی کہیں تو حکومت کو چاہئے کہ اس بل کو واپس لے لے - اس بات پر اعتراضات کئے جاتے ہیں یہ مشکل سے قابل اطمینان ہیں -

سر ٹامس انسکپ کے خیال میں والیان ریاست ایک صاف سوال کا صاف جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں - پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ یا تو اس بل کو واپس لے لیا جائے یا اس پر اُس وقت تک عملدرآمد نہ کیا جائے جب والیان ریاست اور اسمبلی کے ممبر اسے منظور نہ کرلیں -

معاہدہ ورسیلز اور جرمنی

دارالعوام میں سوالات

رگبی ۲۵ رمارچ وزیر خارجہ کی عدم موجودگی میں دارالعوام میں اُن کی جانب سے وزیراعظم نے سوالات کا جواب دیا - دریافت کیا گیا کہ آیا معاہدہ ورسیلز کو ترک کرنے کے متعلق جرمن گورنمنٹ کے فعل کا نتیجہ فوجی کلازوں کے سوائے اور دفعات پر بھی اثر انداز ہونے لگا ہے - مسٹر میکڈانلڈ نے جواب دیا کہ معاہدہ ورسیلز میں ایسی کوئی دفعہ نہیں ہے جس کے ذریعہ اس پر دستخط کرنے والوں کو اسکو ترک کرنے کا اختیار ہو -

اور یہ فرض کر لینا قطعی غلطی ہے کہ جرمن گورنمنٹ یا کسی اور گورنمنٹ کے انفرادی حیثیت سے کوئی کارروائی کرنے کا یہ اثر ہوگا کہ اس کو ترک کر دیا گیا ہے جرمن گورنمنٹ کے ۱۶ رمارچ کے فیصلے کے بارے میں حکومت برطانیہ کے نظریہ کی پہلے ہی وضاحت کی جاچکی ہے - آپ نے مزید کہا کہ جہانتک مجھے علم ہے معاہدہ کے اور کسی کلاز پر جرمنی کے فعل سے اثر نہیں پڑا ہے یہ دریافت کرنے پر کہ گذشتہ پچاس سال میں ایسے کتنے معاہدوں کو ترک کر دیا گیا ہے جن میں برطانیہ بھی شامل تھا - وزیر اعظم نے جواب دیا کہ ۱۸۸۶ء میں روس نے معاہدہ برلن کے آرٹیکل ۵۹ کو ترک کر دیا تھا اسکے علاوہ مجھے معلوم نہیں ایسے واقعات ہوئے ہیں جبکہ ترک کرنے کے باضابطہ اعلان کے بغیر معاہدات کی خلاف ورزی کی گئی - اس کے علاوہ بہت سے تجارتی معاہدوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے -

بحکم جناب مولوی محبوب علی صاحب، بابو کالی پرشاد گپتا صاحب و مولوی سید فخرالدین حسین صاحب آنریری منصفان سٹی بنچ الہ آباد

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۰۴ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت آنریری منصفان سٹی بنچ ضلع الہ آباد

رام دیال ولد میکو لال قوم بقال ساکن موضع کنوار پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد		مدعی

بنام ہرپال سنگھ ولد اننتو سنگھ قوم چھتری ساکن موضع جردلی پرگنہ غازی پور ضلع فتحپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی آپ نے ایک نالش بابت ؎۴۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۴ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں -

آپ کو اطلاع بجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہو گا

قرضخواہوں کو

درخواست ڈسچارج داخل ہونیکی نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت جج خفیفہ بہادر بمقام کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۳۳ء

بمقدمہ ننکی ولد درجن قوم جلوریہ ساکن مکراوٹ گنج کانپور		انسالونٹ

بنام مدنموہن رستوگی ساکن اشرف آباد شہر لکھنو

مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے تاریخ ۵ ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے -

(مہر عدالت)

بحکم سشیام بہاری
سفرم عدالت خفیفہ کانپور

انگارہ ۲۴ رمارچ سے جمعیتہ الاقوام کی کونسل کا ایک غیر اجلاس ۱۵ اپریل کو ہوگا جس میں جرمنی کی جبریہ بھرتی کے خلاف فرانس کے پروٹسٹ پر غور و خوض کیا جائیگا -

---

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا -

(مہر عدالت)

بحکم سفرم
عدالت آنریری منصفان سٹی بنچ
الہ آباد

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سیمبھی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۶ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۳۵۴ھ	نمبر ۱۴

ادبیات

نیت کا پھل

از شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

عجب وہ زمانہ تھا جب نسلِ انساں
نہ ہاتھوں میں خنجر نہ تیغیں کمر میں!
فلک راحتیں لے طلب دیر رہا تھا
ہر اک قطرۂ آب اُگلتا تھا موتی
ہر اک آنکھ میں حسن لیتا تھا لہریں
مسرت کی میٹھی ندی تھی خراماں
سرِ بزمِ عالم بشاشت کی دیوی
نمو ریشے ریشے میں دوڑا ہوا تھا
ہواؤں کی رو سے برستا تھا امرت
فضا سے ٹپکتی تھیں صہبا کی موجیں

بلندی پہ چڑھتی چلی جا رہی تھی
ترانے مگر فتح کے گا رہی تھی
زمیں خود سے عقدوں کو سلجھا رہی تھی
ہر اک خار سے بوئے گل آ رہی تھی
ہر اک دوش پر زلف بل کھا رہی تھی
فراغت کی ٹھنڈی ہوا آ رہی تھی
بصد دلبری ناز فرما رہی تھی
صبا غنچے غنچے کو چٹکا رہی تھی
گھٹا زندگی کی جھلکی آ رہی تھی
صبا موجِ کوثر کو شرما رہی تھی

کہ اتنے میں بدلی جو نیت ہماری
پلٹ دی مشیت نے قسمت ہماری

(۲)

زمانہ سے رخصت ہوئیں برکتیں
شگوفہ ہر اک سرنگوں ہو گیا
ہوا تند چلنے لگی دہر میں
مسرت کا ہم نے تعاقب کیا
بڑھایا جو انساں نے دستِ ہوس
جو گلچیں کا سایہ پڑا شاخ پر
نگاہیں حقیقت سے جب پھر گئیں
لہو جب گلستاں میں بہنے لگا
جو شمعِ ہوس ہم جلانے لگے

گھٹا تیرہ بختی کی چھانے لگی
ہر اک شاخ گوشے گرانے لگی
چراغوں کی لو جھلملانے لگی
مسرت سوئے چرخ جانے لگی
خوشی اپنا دامن بچانے لگی
سمٹ کر کلی منہ چھپانے لگی
فراغت بھی آنکھیں چرانے لگی
خزاں رنگ اپنا جمانے لگی
تو صبحِ طرب مسکرانے لگی

وہ مطرب نہیں اب وہ مجلس نہیں
مگر ابنِ آدم تجھے حس نہیں

دنیائے اسلام

بندر حیفا و لیدا!

بلادِ اسلامی میں انگریزی مداخلت

اسلامی دنیا کے خطۂ مقدسہ فلسطین میں انگریزی حکومت کے قیام کے بعد سے حیفا و لیدا میں دو بندرگاہ زیرِ تعمیر تھے۔ یہ دونوں بندرگاہ تیار ہو گئے ہیں اور اب انگریزی فوجیں بحرِ روم سے فلسطین و شام و عراق و حجاز، یمن، اور ہندوستان پر اپنا اثر ڈال سکیں گی۔

فلسطین کے مسلمان حجازِ مقدس کے مستقبل کی وجہ سے بہت پریشان نظر آتے ہیں۔ اور وہ حیرت میں ہیں کہ برطانوی حکومت ان عربوں کے ساتھ یہ معاملہ کر رہی ہے جنہوں نے ترکوں کے مقابلہ میں انگریزی میں اپنا قیمتی خون اس لئے نثار کیا تھا کہ انھیں اپنی آزاد حکومت قائم کرنے کا موقع ملے گا۔

ترکی سے مشن کالجوں کا خاتمہ

جمہوریہ ترکیہ کے جدید قوانین نے عیسائی پادریوں کی تمام تبلیغی کوششوں کو ناممکن العمل بنا دیا ہے چونکہ ان کی عیاریوں کا طلسم ٹوٹ چکا ہے اسلئے اب عیسائی مبلغ ترکی میں رہنا بیکار تصور کرتے ہیں اور اپنے تبلیغی کالجوں کو فروخت کر کے ترکی سے خارج البلد ہو جانا چاہتے ہیں۔ حکومت نے ان تمام کالجوں کو خریدنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ سازشوں کا یہ سلسلہ جلد ختم ہو جائے۔

مصر و انگلستان

قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مصری اور انگریزی اقتصادیات میں ارتباط پیدا کرنے کے لئے ایک جدید کوشش زیرِ عمل آ رہی ہے۔ حکومتِ مصر نے ایک وفد انگلستان روانہ کیا ہے جو دو ممالک کے اقتصادی معاملات پر اہم گفتگو کرے گا۔

حکومتِ حبش اور مسلمانانِ حبش

حبش کے مسلمان اپنے ہم وطن عیسائی فرمانروا کی ہر ممکن امداد کے لئے تیار ہیں۔ بادشاہ بھی اپنے رعایا کا سچا بہی خواہ ہے اور مسلمانوں کو دوست رکھتا ہے معلوم ہوا ہے کہ اطالوی حبشی اختلافات کے سلسلہ میں جاپان کی طرف حکومتِ حبش کی اخلاقی امداد کی جائے گی۔

طرابلس کا بین الملی بازار

حکومتِ مصر کی شرکت

شہر طرابلس میں بین الملی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ چونکہ اس نمائش میں تجارتی ترقی کے امکانات وابستہ ہیں۔ اسلئے حکومتِ مصر بھی شرکت کا قصد رکھتی ہے۔

روئی کا عجائب گھر

مصر کی جدت

مصر اپنی روئی کے اعتبار سے مشہور ہے اور اس کی موجودہ تجارتی اہمیت اسی روئی کی وجہ سے ہے۔ اس لئے حکومتِ مصر نے ارادہ کیا ہے کہ قاہرہ میں روئی کا عجائب گھر قائم کیا جائے۔ جس میں دنیا کے ہر خطے کی روئی رکھی جائے اور اس کے ساتھ اس روئی کی خصوصیات کو بھی محفوظ رکھا جائے۔

مصر و زیکوسلاویہ

مصری اعزاز اور زن

حکومتِ مصر نے موسیو کارل ہالور سابق سفیر زیکوسلاویکیہ متعینۂ مصر کو "نشانِ عالی نیل" کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE.
جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۶ر اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴

واقعۂ کراچی اور کونسل آف اسٹیٹ

راجہ غضنفر علیخاں صاحب رکن کونسل آف اسٹیٹ نے حادثہ فاجعہ کراچی کے متعلق چند مزید سوالات کا فوری نوٹس دیا ہے آپ کے استفسارات حسب ذیل ہیں:۔

کیا حکومت سوالات کا جواب دینا گوارا کرے گی؟

کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۲۰ مارچ کو کراچی کے مقتدر مسلم زعما کے ایک وفد نے زیر قیادت شیخ عبدالمجید ایم ایل سی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اُنکے قیام گاہ پر ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ پھانسی کے بعد غازی عبدالقیوم کی نعش تجہیز و تکفین کیلئے اُن کے سپرد کر دیجائے۔ اور مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ وہ اس درخواست کو بدیں وجہ منظور نہیں کر سکتے کہ عبدالقیوم کے رشتہ داروں کو نعش صوبہ سرحد میں لیجانیکی اجازت دیجا چکی ہے۔؟

۲۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جب ۱۲ر مارچ کو یہی وفد نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کی تو ارکان کو بتایا گیا کہ پھانسی کی تاریخ ملتوی کر دیگئی ہے اور دوبارہ مقرر کردہ تاریخ کی اطلاع انہیں ضرور دیجائے گی۔ اگر یہ امر واقعہ ہے تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنا وعدہ کیوں نہ ایفا کیا۔؟

۳۔ کیا یہ درست ہے کہ ۱۹ر مارچ کو کراچی جیل کے سامنے لوگوں کا اجتماع ہو گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ غازی عبدالقیوم کو کھڑکی میں لایا جائے تاکہ وہ انھیں دیکھ کر اطمینان حاصل کر سکیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شیخ عبدالمجید کو غازی عبدالقیوم کیساتھ ملاقات کیلئے اس شرط پر منتخب کیا کہ اجتماع منتشر کر دیا جائے اگر یہ ٹھیک ہے تو مجسٹریٹ نے اپنا ارادہ کیوں بدلا اور اُن لوگوں کو جو پہلے ہی سے منتشر ہو چکے تھے منتشر کرنے کیلئے فوج کیوں بلالی۔؟

۴۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ غازی عبدالقیوم کے رشتہ داروں کو اطمینان دلایا گیا تھا کہ پھانسی کے بعد نعش اُن کے حوالے کر دی جائیگی۔ جبکہ انہوں نے ۱۳ر مارچ کو سٹی مجسٹریٹ کے نام درخواست میں شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ انھیں نعش بذریعہ کراچی میل لیجانیکی اجازت دیجائے اور اس درخواست کی نقول وائسرائے اور گورنر بمبئی کو بھی ارسال کیں۔؟

۵۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۷ر مارچ کو سٹی مجسٹریٹ نے عبدالقیوم کے چچا کو اطلاع دی کہ اُسکی درخواست کا جواب مناسب وقت پر دیدیا جائیگا اگر یہ صحیح ہے تو پھر ۱۹ر مارچ کی صبح تک انھیں کیوں اطلاع نہ دیگئی۔ بلکہ ۱۹ر مارچ کی صبح کو انھیں یکایک بیدار کر کے میوہ شاہ کے قبرستان میں پہونچا دیا گیا۔ حالانکہ عبدالقیوم کو کافی دیر پہلے پھانسی دیجا چکی تھی۔ اور اُسے اپنے رشتہ داروں سے آخری ملاقات کا موقع بھی نہ دیا گیا تھا۔؟

۶۔ کیا درست ہے کہ ۷ بجے صبح قبرستان میں چند مرد اور عورتیں جمع ہو گئے۔ تاکہ غازی عبدالقیوم کی نعش کی زیارت کر سکیں۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ عام نماز جنازہ کیلئے کھلے میدان میں لیجائی جائے۔ تاکہ سب مسلمان نماز میں شریک ہو سکیں۔ اگر یہ درست ہے تو پولیس نے ان کو اس سے کیوں نہ روکا؟۔

۷۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حکام نے دم بدم بڑھنے والے اجتماع کو روکنے کیلئے کوئی انتظام نہ کیا اور پولیس قبرستان سے چپ چاپ چلدی۔؟

۸۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حکام نے جلوس کو چکی واڑہ کی عیدگاہ کی طرف جانیسے روکنے کی مطلق کوشش نہ کی حتی کہ جلوس عیدگاہ کے بالکل قریب پہونچگیا۔ جہاں لوگ نماز ادا کرنا چاہتے تھے۔؟

۹۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گولی چلانیسے پہلے لوگوں کو انتباہ نہیں کیا گیا۔ اور باوجود اسکے کہ وہاں کئی مجسٹریٹ موجود تھے گولی چلانے کا حکم پلٹن کے کمانڈر نے دیا؟

۱۰۔ کیا یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت نہیں کہ جلوس کراچی کے ایک ایسے حصہ سے پرامن طور پر گذر گیا جہاں کئی دکانیں تھیں جن کے مالک ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی لیکن فوج یا پولیس کا انتظام نہونے کے باوجود کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوا؟۔

۱۱۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گولی اسوقت چلائی گئی جبکہ جلوس اُن دو سڑکوں کے اتصال پہونچا جنمیں سے ایک شہر کو جاتی ہے دوسری عیدگاہ کی طرف۔ اگر یہ درست ہے تو حکام نے یہ معلوم کرنے کیلئے انتظار کیوں نہ کیا کہ آیا جلوس شہر کی طرف جاتا ہے یا عیدگاہ کی طرف جہاں پہونچکر صرف نماز جنازہ ادا کر کے منتشر ہو جانیکا ارادہ تھا

۱۲۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ اگر حکام چاہتے تو جلوس کو عیدگاہ کی طرف جانیسے بھی روک سکتے تھے یہی ایک راستہ دریائے لیاری سے گذرتا تھا اور اسکو بآسانی مسدود کیا جا سکتا تھا کیونکہ باقی حصہ میں پانی تھا۔

۱۳۔ کراچی میں مسلح اور غیر مسلح پولیس کی تعداد کیا ہے؟

۱۴۔ گولی چلانے کیلئے جو فوج طلب کی گئی تھی وہ کتنی تھی اور اُسکے بجائے مسلح یا غیر مسلح پولیس کو کیوں ناکافی سمجھا گیا؟۔

۱۵۔ کیا حکومت اسکی تحقیق کیلئے تیار ہے کہ آیا نہتے ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے گولیوں کے بجائے گیس یا دیگر ذرائع استعمال کئے جا سکتے تھے جن سے نقصان جان کم ہو؟

۱۶۔ کیا حکومت اس حادثہ کے متعلق اپنی مکمل معلومات ایوان کے سامنے پیش کر سکتی ہے؟

۱۷۔ کیا حکومت حادثہ کراچی کی تحقیقات کیلئے ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کیلئے تیار ہے۔؟

آئینہ کانپور

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر اے۔ ایم۔ سوٹر سی، آئی، ای چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۹ر مارچ کو منعقد ہوا۔

جس میں زمین کی فروخت ایک لاکھ ۱۹ ہزار روپیہ کی منظوری ہوئی جسکو ملا کر اس سال کل ۵ لاکھ دس ہزار روپیہ کی زمین فروخت ہوئی۔

مغربی سیسہ مئو کے Q/1 اور R/2 بلاکوں کا LAYOUT دوبارہ منظور ہوا۔ ان بلاکوں میں F اور R سڑکوں کے چورا ہے پر ۴۷۵×۴۳۰ فٹ طویل کھیل کا میدان بنانا تجویز ہوا ہے۔

ان بلاکوں کے پلاٹ پبلک کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے۔

کچہری کمپاؤنڈ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا نیا دفتر اور نکلڈی رقبہ میں ایک نیا رسیور بنانے کیلئے تخمینے منظور ہوئے۔ اور کچہری کمپاؤنڈ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا نیا دفتر بنانے اور پی اسپل لانی گوہٹیا میں نئی سڑکیں اور مغربی سیسہ مئو کے بلاک Q/1 کی دوسری سڑکیں اور گلیاں بنانے کیلئے ٹنڈر منظور ہوئے گوتوالی اسکیم کی زمین کی فروخت کی قیمت بھی منظور ہوئی۔

بعض مندروں کو بچانے کیلئے ناچ گھر، برہانہ اسکیم کی جدید خاص سڑک کا نقشہ دوسرا منظور ہوا۔

اخبارات کا اجرا

اخبارات کی کثرت اس امر کی بین دلیل ہے کہ اہل ملک میں احساس بیداری پیدا ہو رہا ہے پریس ہی کو یہ عزت حاصل ہے کہ وہ ملک میں صحیح احساس ملکی و قومی پیدا کر کے اہل ملک کو تیار کرے چنانچہ تمام دنیا میں پریس ہی کی بدولت قومی ترقی کے مدارج طے کیے جا رہے ہیں۔

کانپور احساسات ملکی کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے مگر روز افزوں اخبارات کا اجرا اس امر کی دلیل ہے کہ کانپور میں بھی احساسات ملکی و قومی پیدا ہو چلا ہے۔ جس کیلئے ہر ایک شہری کو خوش ہونا چاہیئے کانپور میں حال ہی میں دو جدید اخبارات یعنی "اخبار قومی" ہفتہ وار اور "نوجوان" سہ روزہ کا اجرا ہوا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ یہ دونوں نئے ہمعصر ملک و قوم اور شہر کی ضروریات کی صحیح ترجمانی کر کے نہ صرف اپنے فرض کو ادا کریں گے۔ بلکہ ملک و قوم کو ممنون بھی بنائینگے بہرحال ہم اپنے جدید ہمعصروں کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔

ذاتیات

شیخ عبدالغنی و شیخ عبدالشکور مالکان فرم شمس الدین اینڈ سنس آرمی کنٹرکٹرز چھاؤنی نے اپنے صاحبزادے کی تقریب ختنہ کی خوشی میں ۳۱ر مارچ کو معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

اعزاز

ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ رائے بہادر لالہ رگھبر دیال کے بھتیجے لالہ گیا پرشاد آنندسو ہا ضلع اوناؤ کو حکومت نے آنریری مجسٹریٹ کے عہدہ پر سرفراز کیا ہے ہم اس حصول اعزاز پر رائے بہادر صاحب کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

میونسپل بورڈ

۳۰ر مارچ اور ۳ر اپریل کو میونسپل بورڈ کے معمولی جلسے بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوئے اور متعدد مفید تجاویز پر غور و خوض ہوا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۳۰ر مارچ کو چودھری پیارے لال صاحب چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا۔ جسمیں تصدق احمد خاں شروانی مرحوم کی وفات پر تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا گیا خان بہادر سید بشیر الدین احمد خانصاحب کی تحریک پر سلور جوبلی کے لئے پانچ سو روپیہ منظور کیا گیا۔

آتش زدگی

اس ہفتہ میں متعدد عمارتوں میں آگ لگنے کی وجہ سے ہزاروں روپیہ کے نقصان کے علاوہ دو جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

۲ر اپریل کو مال روڈ پر انڈین امپوریم اور لارنس کا لامیک کی عمارتوں میں آگ لگ گئی اور دونوں عمارتیں جلکر خاکستر ہو گئیں۔ آگ بجھانے والے انجن دو گھنٹہ تک جد و جہد کرتے رہے اور ان کی کوششوں سے آگ قرب و جوار کی دوکانوں کو نقصان نہ پہونچا سکی۔

نقصان کا اندازہ بہت کافی ہے کہا جاتا ہے کہ عمارت کے ایک حصہ کا انشورنس تھا۔

مسجد بخشو پیادہ

۳۱ر مارچ کو مسجد بخشو پیادہ کی تولیت کے انتخاب کے متعلق جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں بالاتفاق حاجی بابو محمد حمزہ صاحب کو مسجد مذکور کا متولی مقرر کیا گیا۔

غبن

مسرس ایم نزونا اینڈ سنس کے فرم کے خزانچی پنڈت شیو دولارے کو ۳-۹-۵۲۶۳ روپیہ کے غبن کے سلسلہ میں پولیس نے گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا۔

اتفاقی اموات

منشی عبدالعزیز سب انسپکٹر تھانہ اکبر پور بسلسلہ امتحان گھوڑے سے گر گئے اور اسپتال میں جا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

علاقہ چھاؤنی میں ایک عورت پانی بھرتے ہوتے کنوئیں میں گر کر مر گئی۔

مال روڈ پر مسٹر مہادیو پرشاد کے مکان میں آگ لگ جانے کی وجہ سے دو آدمی زخمی ہو کر اسپتال میں داخل کئے گئے تھے وہ دونوں مجروح اسپتال میں انتقال کر گئے

مسماۃ بجوا عمر ۷۰ سال جو اندھی تھی اور نہر پر روزانہ نہانے کے لئے جایا کرتی تھی نہر میں ڈوب کر مر گئی۔

ڈاکہ زنی

تھانہ بٹھور کی پولیس نے ڈاکہ زنی کے الزام میں پانچ اشخاص کو گرفتار کر کے جیل بھیجا ہے۔

سبد گل

مسٹر جسٹس لینگٹن نے ہالی ووڈ کی ایک فلم اسٹار کے جس نے طلاق کے معاملہ میں دنیا کا رکارڈ مات کر دیا تھا۔ اور نو دس شوہروں کی بیوی رہ چکی تھی ایک لطیفہ بیان کیا۔

اس ایکٹریس نے اپنے لئے ایک عظیم الشان مقبرہ تیار کرایا تھا۔ اور جسٹس موصوف سے فرمائش کی تھی کہ اُس کے لوح مزار کے لئے کوئی تحریر لکھدیں۔ انہوں نے صرف یہ چار الفاظ لکھدیے:۔

"آخر کار اکیلی سو گئی"

تمام فلم ایکٹریسوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے

مسٹر اے۔ کے فضل حق کا بیان ہے کہ اپنے طریق عمل سے سرکاری افسروں نے ہندوستان کے ہر فرقہ وطبقہ کی ہمدردی کھودی۔

ممکن ہے! لیکن یوربین فرقہ اور اپنے طبقہ کی ہمدردی نہیں کھوئی ہے دونوں ایک دوسرے کی غمگسار ہیں۔

معاصر رینالڈز لندن رقمطراز ہے کہ کرنل ویجوڈ لیبر ممبر پارلیمنٹ کو اُنکے ہندوستانی مداح پنڈت کا خطاب دینے کو تیار ہیں

گرہمیں مکتب است وایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

ادب لطیف

گلچیں کی غلطی

صبح کا سہانا وقت تھا میں مہاراج کے باغ میں پہونچا وہاں ایک آدمی پھول توڑ رہا تھا۔

میری آنکھیں غصہ سے سرخ ہوگئیں آگے بڑھکر اُس کی گردن پر ہاتھ رکھا اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا تو کون ہے جو اس باغ میں داخل ہونے کی جرأت کرسکا۔

وہ مجرم کی طرح کھڑا ہوگیا اور ہوا میں ہلتے ہوئے کیلے کے پتے کے مانند سر سے پاؤں تک لرز کر بولا مجھ سے غلطی ہوگئی اب دوبارہ یہ خطا نہ ہوگی یہ کہکر اُسنے اپنی محنت سے جمع کیے ہوئے پھول میرے قدموں پر رکھدیے اور اُس کی نگاہوں نے مجھ سے معافی مانگی۔

مَیں نے پھول گلے میں ڈلے اور اُسے دھکے دیکر نکال دیا۔ تھوڑی دیر بعد میں مہاراج کے پاس پہونچا اور میری حیرت کا ٹھکانا نہ تھا کہ وہ اجنبی خود مہاراج تھے۔ میں خوف سے کانپ رہا تھا مگر مہاراج میری اور ان پھولوں کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے

یکایک مجھے اُن میں اور اپنے میں فرق محسوس ہوا میں کوئی غلطی دیکھ کر آگ بگولا دیکھ کر آگ بگولا ہوجاتا ہوں اور وہ صرف مسکرا دیتے ہیں۔

عالم نسواں

هندوستانی مائیں

از مسز آصف علی

بسلسلۂ گذشتہ

سب سے زیادہ مجرم وہ مائیں ہیں جو خود جدید تعلیم کے تمام فوائد حاصل کرنے کے بعد اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت اور اپنے فرض سے غافل ہو جاتی ہیں۔ اور اپنی کم تعلیمیافتہ بہنوں کی امداد نہیں کرتیں۔ وہ اپنی مختصر دنیا سے جو اُن کیلئے آرام دہ معلوم ہوتی ہے۔ باہر دیکھنا نہیں چاہتیں ان کی اکثریت تو سائنس کے اصولوں کا مطالعہ بھی نہیں کرتی۔ جو بچوں کی پرورش وپرداخت کے لئے ضروری ہیں۔ وہ مغربی تمدن کے ظاہری پہلوؤں سے متاثر ہوجاتی ہیں۔ اور اس کے باطنی فائدوں کو فراموش کردیتی ہیں۔ اگر وہ ان معاملات پر اچھی طرح غور کریں تو یقیناً وہ اپنی غیر تعلیمیافتہ اور بدنصیب بہنوں کی امداد کرنے لگیں گی۔

ایک ایسی آزاد قوم کا خواب جو دلیر سچے اور نڈر مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہو ہر عورت کا خواب ہونا چاہئے۔ جب تک وہ اس امر کو محسوس نہ کرے کہ وہ قوم جو دماغی اور جسمانی حیثیت سے کمزور ہے دنیا کی طاقتور قوموں کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اور جب تک وہ اچھے اوصاف والے طاقتور ہندوستانیوں کو میدان عمل میں بھیجنے کی کوشش نہ کرے گی یہ خواب کبھی اصلیت نہیں بن سکتا۔ ان ہی پر یہ تین ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کہ سیاسی معاشرتی اور خانگی حلقوں میں کام کرکے ان زہریلے جراثیم کو جو سوسائٹی کی زندگی کی تمام شاخوں کو کھائے جارہے ہیں بیخ وبن سے ناپید کردے منزل مقصود تک پہونچنے سے پہلے ان کی راہ میں ایسی رکاوٹیں ہیں کہ نہایت پرجوش، باعمل جہاد کرنے والیوں کی ایک فوج کی ضرورت ہے۔ سیاسی اور اخلاقی دائروں میں وقت طاقت روپیہ اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خانگی حلقہ میں صرف اس ارادہ کی صرف ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسی تنگدست ایماندار اور روشن خیال قوم پیدا کریں۔ جو ملک کے ہر نازک وقت میں اس کے کام آئیں۔ اور ملکی کاز کیلئے قابلیت پیدا کریں اور باعزت مقاصد اپنے پیش نظر رکھیں یہ کام علاوہ بریں عورتوں کیلئے آسان تو ہے تاہم سوسائٹی کی عمارت کی بنیاد بھی اسی پر ہے۔ ہندوستانی عورتوں کو ترقی کی راہ میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ ان کو بھی یہ دیکھنا چاہیئے کہ عورتوں کی بیداری کا دور شروع ہوگیا ہے۔ اور وہ بھی مردوں کی طرح دنیا کی بہبودی اور تمدن کے لئے ذمہ دار ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے فرائض کامل نگرانی اور شرافت کیساتھ ادا کریں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

الہ آباد۔ ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے سر بھولا بھائی ڈیسائی پنڈت گوبند بلبھ پنت اور ڈاکٹر خان صاحب کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کی دعوت دی ہے۔

بچوں کی دنیا

چھوٹے بچوں کو کیسے ورزش کرنا چاہیئے

پنڈت سومدت جی سے ایک ملاقات کے سلسلہ میں فاتح عالم گاما پہلوان نے بچوں کی ورزش کے متعلق روشنی ڈالی ہے اور پنڈت جی کے سوالات کے جو جوابات دیے ہیں وہ حسب ذیل ہے:۔

پنڈت جی:۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ چھوٹے بچوں کو جن کی عمر ۶، ۷، ۸ سال تک کی ہو۔ ورزش ڈنڈ۔ بیٹھک وغیرہ نہ کرنا چاہیئے۔

گاما۔ چھوٹے بچوں کو ورزش کرانے میں کوئی نقصان نہیں ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ بہت زیادہ تھک نہ جائیں۔ ساتھ ہی اُن کو خوراک بھی اچھی ملنی چاہئے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے بلکہ بیہوشی کی حالت سے میں ورزش کرنے لگا تھا۔

پنڈت جی۔ یہ تو آپ پہلوانوں کی بات چیت ہوئی جو لڑکے اسکول میں پڑھتے ہیں اور جنکو پہلوانی کا پیشہ نہیں کرنا ہے ان کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔

گاما۔ بچوں کو زیادہ ڈنڈ بیٹھک نہ کراکر تھوڑی سی ورزش کرانا عمدہ بات ہے ۵، ڈنڈ ۵، بیٹھک اور بھاگنا دوڑنا ہی اُن کیلئے مفید ہے۔

لیکن جن بچوں کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہو جائے۔ اُن کو کشتی اور کافی ڈنڈ بیٹھک وغیرہ کرانے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

پنڈت جی۔ پروفیسر رام مورتی لکھتے ہیں کہ ورزش کرچکنے کے بعد جب پسینہ ٹپک رہا ہو اُسی حالت میں ایک دم پانی میں کود پڑنا چاہیئے۔ لیکن پہلوانوں کی رائے میں اس سے نقصان ہوتا ہے پسینہ سوکھنے کے بعد آرام کرکے نہانا چاہئے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

گاما۔ رام مورتی کی بات تو ہم نہیں کاٹتے وہ بڑے آدمی ہیں لیکن جرمن والوں کا طریقہ ہے۔ ہماری رائے میں تو ورزش کرنے کے بعد خوب آرام کرکے دودھ اور بادام رگڑ کر پینے چاہئے۔ اور بعد میں نہانا چاہیے تھوڑی ورزش کرنے کی حالت میں تھوڑا اور زیادہ ورزش کرنے کی حالت میں زیادہ دیر آرام کرنا چاہیے

پنڈت جی۔ کیا سردی کے موسم میں بھی بادام رگڑ کر پینے کی آپ صلاح دیتے ہیں۔

گاما۔ تھوڑے بادام رگڑے ہوئے ٹھنڈک کرتے ہیں اور اگر بادام زیادہ رگڑے جائیں تو وہ ٹھنڈک نہیں کرتے۔ آپ کے گروکل میں بچوں کو داخل کرتے وقت مذہب کی تو کوئی قید نہیں؟

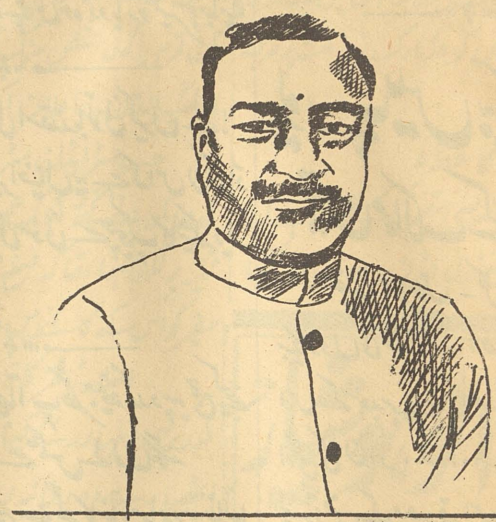
پنڈت جی۔ جی نہیں۔ ہر مذہب والے کو ہم داخل کرلیتے ہیں

گاما۔ آپ کے بچے غیر مذہب والوں سے نفرت تو نہیں کرتے۔ کیونکہ آپکے جھگڑوں نے ہمارے ملک کو تباہ کردیا ہے۔

پنڈت جی۔ جی نہیں ہمارے یہاں کے پڑھکر نکلے ہوئے بچوں میں مذہبی رواداری بہت ہوتی ہے۔

اسکے بعد گاما کے ہندو مسلمان شاگردوں نے اپنا ورزشی سامان دکھایا۔

لالہ پدم پت سنگھانیا آف کانپور



لالہ پدم پت سنگھانیا نہ صرف کانپور بلکہ صوبہ کے ملک التجار لالہ کملاپت سنگھانیا کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

لالہ پدم پت سنگھانیا کا شمار ہندوستان کے مشہور اور ممتاز انڈسٹریلیسٹ میں ہے موصوف سال آیندہ کے لئے انڈین فیڈریشن چیمبر آف کامرس انڈسٹری کے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

حکومت ہند کا دفتر شملہ

نئی دہلی۔ ۲ اپریل۔ حکومت ہند کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ اس کا دفتر دہلی میں، ۱۱ اپریل کو بند ہو جائے گا۔ اور ۱۸ اپریل کو شملہ میں کھلے گا۔

کشمیر اسمبلی کا اجلاس

سیالکوٹ۔ اسمبلی کاشمیر کا دوسرا اجلاس دربار گڈھ میں سر برجور دیال کی زیر صدارت سنیچر وار سے شروع ہوگا۔

دوابہ ہندو سبھا کانفرنس

جالندھر۔ یکم اپریل دوآبہ ہندو سبھا کانفرنس کے آیندہ اجلاس کی لالہ بھگت رام الوان پوری ممبر کونسل صدارت کریں گے۔

یہ کانفرنس ۱۶ و ۱۷ اپریل تک ہوگی

جبلپور یکم اپریل۔ آج سہ پہر کو مقامی لوکو شیڈ کے تالاب میں ایک لاش تیرتی ہوئی ملی۔ پولیس نے اسے قبضہ میں لیلیا ہے۔

پردۂ فلم

فلم آرٹ کی ایک کمزوری

از لجناب محمد رفیق نظر عابدی کانپور

زمانہ جدت پسند ہے۔ انسان کی طبیعت ہمیشہ ایک ہی چیز سے دلچسپی نہیں لیتی۔ دنیا کے مدوجزر کیساتھ اُسکا معیار مذاق بھی پست و بلند ہوتا رہتا ہے۔

نصف صدی پہلے عوام کا مذاق تفریح بہت پست تھا۔ بھوت پلیت کے بے بنیاد قصے حسن و عشق کے مبالغہ آمیز افسانے اور سحر و طلسم کے واقعات مرغوب طبع تھے۔ مگر آج وہی ناگوار اور بے لطف ہیں اسلئے کہ جب صورت حال تبدیل ہوگئی تو عوام کا مذاق بھی بدل گیا فلاسفر کے فلسفے نئے رنگ میں ڈوب گئے اور شاعر کے خیالات بھی۔ پہلے شاعر کا خطاب تھا "مداح حسن و عشق" مگر اب "مصور جذبات" اور "مفسر فطرت" اُسکا نظریہ اب بہت بلند ہے وہ اپنی تبدیلی کا اظہار اسطرح کرتا ہے ؎

نہیں آتا چکانا مجھ کو جھگڑا بلبل و گل کا
کہ تفسیر روایات سلف ہے داستاں میری

جس فلم کو دیکھو، بادشاہوں، شہزادوں، جادوگروں پر مشتمل، حسن و عشق یا طلسمی واقعات سے لبریز، اُن ہی دقیانوسی خیالات و بے سروپا واقعات کی عکس کشی کی جاتی ہے جو عوام کے مذاق سے بہت پست ہیں۔ پرانے من گھڑت قصے اب دلچسپی کا باعث نہیں بن سکتے۔ بلکہ واقعات وحقیقت کیساتھ جدید اور صورت حال کے مطابق اصلاحی تصویریں بنائی جائیں تو عوام میں مقبول بھی ہوسکتی ہیں۔ اسطرح مالکان کمپنی کو آمدنی بھی معقول ہوگی اور ملک و قوم کی خدمت کا فرض بھی پورا ہوتا رہیگا

ہندوستان نے ابھی تک اس کمزوری کو نہیں محسوس کیا مگر یورپ نے عرصہ ہوا کہ اس راز کو سمجھ لیا ہے اور اسی سے وہ کامیاب ہیں اُنکی صنعت مکمل ہوچکی ہے۔ ہماری نامکمل اور نامکمل رہے گی جب تک اس کمی کو پورا نہ کیا جائے گا

اس کے ذمہ دار مالکان و ڈائرکٹران کے علاوہ افسانہ نویس بھی ہیں۔ جو اپنے اخلاقی فرض کو محسوس نہیں کرتے ان کا مقصد صرف روپیہ پیدا کرنا ہے قوم کی فلاح و بہبود سے کیا سروکار۔ مگر یہ واضح رہے کہ اب عوام بھی اُتنے بیوقوف نہیں رہے۔ بھلائی برائی کا احساس اُن میں پیدا ہوچکا ہے۔ ہندوستان میں ہزاروں فلم تیار ہوئے مگر معدودے چند ایسے ہیں جن کو کامیاب کہا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہوئی دلیل ہے پبلک کی بلند نظری کی۔ اور یہی وجہ ہے کہ کمپنیاں قائم ہوہوکر فنا ہوجاتی ہیں۔ یا جو ہیں بھی وہ نہ ہونے کے برابر۔

تعجب کی بات ہے کہ رہبران فلم اس خطرناک کمزوری کو محسوس کیوں نہیں کرتے یا اگر سمجھتے ہیں تو شاید قوم کی ترقی کے خواہاں نہیں۔ اگر یہی صورت حال قائم رہی تو انڈین فلم انڈسٹری صدیوں میں بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچ سکتی۔

نیو تھیٹرس کا "چندی داس" امپریل کا "اندرا ایم اے" ایجنٹا کا "مزدور" نیز "الو کھا پریم" "پریم پرکشا" وغیرہ ایسے فلم ہیں جو ایک طرف پبلک کے مذاق کی اصلاح کرتے ہیں تو دوسری طرف تہذیب اور وطن پرستی کا سبق دیتے ہیں۔ کاش! تمام فلم کمپنیاں ایسے ہی اصلاحی اور اخلاقی فلم بنانے کا عہد کرلیں تو ملک کی موجودہ مکدر فضا ع

اقوال زریں

اپنے ملک کے تحفظ کا کافی انتظام کرنا ہر قوم کا پہلا بین الاقوامی فرض ہے۔ (مسٹر ایل ایس امری)

—

جب تک کہ انسانی ذہانت کی آندھی سے اقتصادی رکاوٹیں دور نہیں کیجائیں گی بیکاری کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ مسٹر ڈویس ایم پی۔

—

جنگ کی موجودہ دھمکیوں کی بنیاد اس جدوجہد پر ہے جو غیر ملکی تجارتی بازار حاصل کرنے کیلئے کیجارہی ہے

—

مانچسٹر کی یہ تحریک ہندوستانی حکومت اور لجیلیچر پر دباؤ ڈالا جانا کامیاب ثابت ہوگی۔ (سر ہربرٹ سیمویل)

—

انتقام لینے والے کو صرف ایک دن مسرت ہوتی ہے لیکن معاف کرنے والے کو ہمیشہ خوشی ہوتی ہے۔

—

اگر لوگ دوسروں کے عیب دیکھنے کے بجائے خود اپنا عیب دیکھا کریں تو دنیا جنت ہوجائے۔

—

کوشش سے دولت حاصل ہوتی ہے اور کاہلی سے افلاس آتا ہے۔

—

ع بہت جلد خوشگوار ہوجائے یہاں کے باشندوں کے دلوں میں حب الوطنی کے جذبات پیدا ہوجائیں۔ وطن پرستی ملک کو خوشحال بناتی ہے جب ملک خوش حال ہوگا تو لازمی ہے کہ فلم آرٹ کی تکمیل بھی ہوگی۔ اسکے خلاف لکیر کے فقیر بنے رہنے سے ناکامی اور بدحالی ہمیشہ مسلط رہے گی۔ نہ روپیہ ہی حاصل ہوسکے گا نہ فلاح ملک و قوم۔

عوام کا معیار مذاق اب بلند ہوچلا ہے وہ ایسے فلم پسند کرتے ہیں جو رنگ جدید میں ڈوبے ہوئے ہوں اور تہذیب نو پر روشنی ڈالیں۔ اس مقصد کے لئے فلم کمپنیوں کو چاہیئے کہ ملک کے مشہور اور وطن پرست ادیبوں کی خدمات حاصل کریں اور۔ قابل و موزوں ڈائرکٹروں کی ہدایات کے حصول کی کوشش کریں۔ مہذب اور تعلیمیافتہ اداکاروں کو کام کرنے کا موقع دیا جائے ورنہ جب تک صنعت فلم سازی نااہل اور ناکارہ حضرات کے ہاتھوں میں رہے گی کامیابی کا خواب بھی نہیں دیکھا جاسکتا۔

اس سلسلہ میں مالکان فلم کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے، کہ افسانے کے انتخاب میں کافی غور و احتیاط سے کام لیں صرف اُن ہی افسانوں کو فلم بند کریں جو قابل اور مشہور ادیبوں کے مرہون قلم ہوں، مکالمہ صاف اور سلیس ہو۔ واقعات کا تسلسل صحیح اور آسانی سے سمجھ میں آنیوالا ہو ساتھ ہی ساتھ تہذیب جدید کی روشنی میں لکھا گیا ہو۔ مجنوں کا عشق، اور فرہاد کی دیوانگی جیسے لغویات سے آلودہ نہ ہو۔ اداکاروں کی زبان کا شستہ ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ الفاظ کا غلط تلفظ بھی بدمزگی پیدا کردیتا ہے۔ سب سے پہلے اس بنیادی کمزوری کو رفع کیا جائے اور اپنا مطمع نظر حصول زر کے بجائے فلاح قوم قرار دیا جائے تو چند ہی دنوں میں دوسری کمزوریاں بھی رفع ہوجائینگی اور انڈین فلم انڈسٹری بھی دیگر ممالک ص

موج تبسم

پیشینگو نجومی۔ آپ ایک اچھے مقرر ہیں جب آپ کچھ کہتے ہیں جو لوگ حیرت سے منھ کھولکر آپکی بات سنتے ہیں۔

موکل۔ ٹھیک ہے میں دنداں ساز ہوں۔

—

ایک دوست:۔ کیا صبح کے ناشتہ سے پہلے تم بہت دور تک سیر کیا کرتے ہو۔

دوسرا دوست:۔ مگر یہ اس امر پر منحصر ہے کہ موٹرکار کس کی ہے۔

—

شوہر۔ کل سے میں اپنا کھانا بالکل بدلدوں گا روٹی، کیک، بسکٹ کچھ نہیں کھاؤنگا۔ صرف پھل ہی پھل کھاؤں گا۔

بیوی۔ کیا ڈاکٹر نے ایسا مشورہ دیا ہے۔

شوہر۔ نہیں روٹی والے نے اودھار دینا بند کردیا ہے۔ اور پھل والا ابھی اودھار دینے پر راضی ہے

—

مالکہ۔ دیکھو تو پیانو پر کس قدر گرد پڑی ہوئی ہے غالباً چھ ہفتہ سے اسکو صاف نہیں کیا گیا ہے

ملازمہ۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میں نے تو صرف چار ہفتہ آپکی ملازمت کی ہے۔

—

گارڈ (مسافر سے) جس اسٹیشن پر آپ اُترنا چاہتے ہیں اُسکے متعلق ابھی خبر آئی ہے کہ وہ جل کر خاک ہوگیا۔

مسافر۔ لیکن امید ہے کہ جب تک تمھاری یہ سست ریل گاڑی وہاں تک پہونچے گی وہ دوبارہ تعمیر ہوجائیگا

—

مہمان۔ آپ کی لڑکی اسقدر باتونی کیوں ہے!

میزبان۔ میزبان میرا خیال یہ ہے کہ اس لڑکی اور اسکی ماں کو گراموفون کی سوئی سے چیچک کا ٹیکہ دیا گیا تھا۔

—

ٹیکس کلکٹر۔ اچھا آپ گھر بیٹھ کر روپیہ جمع کیجئے میں آیندہ ہفتہ میں آپ سے ٹیکس لے لوں گا۔

ٹیکس دہندہ۔ میرے گھر کا بنایا ہوا روپیہ غالباً خزانہ میں قبول نہ کیا جائے گا۔

—

ایک دوست۔ میرا خیال ہے کہ عورت کوئی راز پوشیدہ نہیں رکھ سکتی۔

دوسرا دوست۔ غلط ہے میری شادی کو ۱۰ سال ہوچکے اور ایک مرتبہ بھی میری بیوی نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ روپیہ کی اُسے کیوں ضرورت ہوا کرتی ہے۔

—

ہوٹل کا خانساماں۔ آپ نے چائے لانے کا حکم کس طرح دیا تھا۔

گاہک۔ (انتظار سے گھبراکر) میں نے ایک ملازم کو زبانی حکم دیا تھا کہ چائے لاؤ۔ مگر بہتر تو یہ ہوتا کہ دو ہفتہ پہلے ایک پوسٹ کارڈ لکھ بھیجتا۔

—

ص کے مقابلہ کے لائق ہوسکے گی۔

دلچسپ معلومات

امریکہ کے قومی جھنڈے میں تیرہ نشان اسلئے ہیں کہ وہاں پہلے پہل تیرہ ریاستیں قائم ہوئی تھیں بعد کو جو ریاستیں وجود میں آئیں ان کے لئے ستارے بنادیئے جاتے ہیں۔

—

گھڑی میں سکنڈ کی سوئی سترھویں صدی میں انگلستان کے ایک ڈاکٹر نے ایجاد کی تھی تاکہ وہ اپنے مریضوں کی نبض دیکھ سکے۔

—

شکاگو (امریکہ) میں ایک ہوائی فائر بریگیڈ قائم ہوا ہے۔ آتش زدہ مکانوں کی آگ ہوائی جہاز سے بجھانے کے لئے کیمیاوی اجزا کر بجھائی جاسکتی ہے

—

دنیا میں سب سے زیادہ تیز ہوا نیوزیلینڈ کے شہر ولنگٹن میں چلتی ہے۔

—

مسٹر ولفرڈ برٹن کا دعوےٰ ہے کہ وہ دنیا کا سب سے مضبوط بیس سالہ نوجوان ہے وہ سات ٹن کی موٹرکار کو رسی باندھکر اپنے دانتوں سے کھینچ لیتا ہے۔

—

کاغذ کے نوٹوں کی ایجاد سب سے پہلے ملک چین میں سنہ ۱۲۰۰ء میں ہوئی تھی۔

—

دنیا کا سب سے پست قد انسان لیسیار ٹلے تھا جسکا قد صرف ڈھائی انچ تھا۔

—

یورپ میں بیکاروں کی تعداد

تین ممالک کے اعداد و شمار

جنیوا ۱۲ اپریل۔ کل کی اشاعت میں جرمنی میں بیکاروں کی تعداد ۲۷۶۵۰۰۰ درج کیجا چکی ہے اس کے بعد برطانیہ کی تعداد ۲۲۷۲۰۰۰ ہے اور اٹلی کی تعداد ۱۰۱۱۰۰۰ ہے یہ اعداد بین الاقوامی لیبر آفس کے مصدقہ اس لحاظ سے بیکاروں کی تعداد یورپ کے تمام ملکوں میں جرمنی میں سب سے زیادہ اور برطانیہ دوسرے نمبر پر ہے۔

کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا اجلاس

اہم معاملات پر غور خوض ہوگا

الہ آباد۔ یکم اپریل۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں جبلپور میں کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جسمیں آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے ممبران کی ایک کثیر تعداد بھی شامل ہوگی۔ اس لئے سوشلسٹ پارٹی نے یہ طے کیا ہے کہ جبلپور میں ۲۱-۲۲ اپریل کو کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا ایک جلسہ منعقد کیا جائے جس میں بہت سے اہم معاملات پر غور خوض کیا جائے گا۔

رنگون۔ ۱۲ اپریل۔ گذشتہ اتوار کی شب کو تقریباً ۲ بجے رنگون میں زلزلہ کا ایک خفیف جھٹکا محسوس ہوا ہے۔

مسٹر سٹیلن کی نظر میں

صورت حالات ۱۹۱۴ء سے بھی خراب ہے!

لندن یکم اپریل۔ مسٹر ایڈن کے دورۂ ماسکو کا یہ نتیجہ ہے کہ روس اور برطانیہ کے باہمی معاہدہ کے متعلق قیاس آرائی کی جا رہی ہے۔ برلن کی جو خبر موصول ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی جرمن فوج کی طاقت نہایت زبردست ہے۔ یعنی اس میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے اور جنگی تیاریاں بھی زبردست پیمانہ پر ہو رہی ہیں۔

اب جرمن فوج کی تعداد ساڑھے سات لاکھ خیال کی جا رہی ہے۔ قومی تحفظ کے لئے ایک ڈیفنس پارٹی قائم کی جائے گی جس میں قیصر پارٹی کے جنرل لڈنڈورف اور وان سیکٹ بڑے موثر ممبر ہوں گے۔ اسطرح پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنرل لڈنڈورف اور نازی حکومت کے درمیان جھگڑا ختم ہو گیا۔ ۱۹۱۵ء کے تمام فوجی آج پیش ہوں گے جن کی تعداد ۵ لاکھ ۸۰ ہزار ہے۔ جن میں سے تین لاکھ زیر کمان لائے جائیں گے آئندہ چند سال میں ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۰ء تک کے فوجی بلائے جائیں گے اور انھیں آٹھ آٹھ ہفتہ کی مختصر فوجی تعلیم دی جائے گی ۱۹۱۰ء کے فوجی یکم اکتوبر اور اُس کے بعد یکم اپریل کو بلائے جائیں گے

جرمن بحری اور ہوائی بیڑے کے لئے چونکہ کثیر رقمیں صرف کی جا رہی ہیں لہٰذا جرمن محکمہ مالیات اس فکر میں ہے کہ بجٹ کو متوازن کسطرح کیا جائے۔ فی الحال یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وزیر محکمہ مالیات کو گارنٹی حاصل کرنے کے متعلق اختیارات خصوصی دید لئے گئے ہیں مثلاً جرمن کی برآمد کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ۲۰ کروڑ مارک کی امداد دینے کی اجازت ہوگی۔ اس میں سے دس کروڑ تمام صنعتوں پر اور دس کروڑ مارک زراعت پر صرف ہوں گے۔

جنگ کا خطرہ

ٹائمز کا نامہ نگار خصوصی مقیم ماسکو لکھتا ہے کہ ایم اسٹیلن نے مسٹر اینٹونی ایڈن سے دریافت کیا کہ کیا اُن کے خیال میں جنگ کا خطرہ ۱۹۱۴ء سے زیادہ ہے یا کم!

مسٹر اینٹونی نے جواب دیا کہ میرے خیال میں کم ہے لیکن مسٹر اسٹیلن کی رائے اس سے مختلف تھی۔ مسٹر اسٹیلن نے کہا کہ ۱۹۱۴ء میں صرف ایک ہی قوم تھی جس کی ہوس ملک گیری کی بڑھی ہوئی تھی لیکن آج دو ایسی قومیں ہیں۔ یعنی جرمنی اور جاپان۔

اس گفتگو کے اثناء میں ایک دفعہ مسٹر اسٹیلن نے نقشہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ دیکھو اس میں انگلستان ایک ذرا سا نشان ہے۔ لیکن روس کو اتنی وسعت حاصل ہے۔ لیکن کیا عجیب بات ہے کہ اس ذرا سے خطہ پر صلح و جنگ کی گفت و شنید کا انحصار ہے۔

ماسکو میں برطانی وزیروں کو برطانی پالیسی کے متعلق اس سے بھی زیادہ شبہات نظر آئے جتنا کہ وہ خیال کرتے تھے۔ ان شبہات کی وجہ چند پرایویٹ مگر باثر اصحاب کا رویہ چند برطانوی اخبارات کا نظریہ اور کیبنٹ کے وزراء کا بعض معاملات میں باہمی اختلاف تھا۔ مسٹر ایڈن کا منجملہ اور باتوں کے یہ بھی اہم کام تھا کہ ان اندیشوں کو دور کریں۔ اس شبہ کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جرمنی کے رویہ کی وجہ سے برطانیہ اپنی مشرقی مصالحت کی پالیسی میں کسقدر ڈگمگا رہا ہے جو جرمنی کے لئے قابل پابندی ہو۔ کمیونزم کے متعلق روسیوں کا یہ خیال ہے کہ ۱۹۲۵ء میں عالمگیر انقلاب کے مقابلہ میں جنگ کا خطرہ کہیں زیادہ ہے کوئی قوم یا کوئی شخص جنگ کا اعلان کر سکتا ہے لیکن عالمگیر انقلاب اعلان ایک قوم یا ایک ہستی نہیں کر سکتی

جب مسٹر ایڈن مسٹر لٹونوف کے دیہاتی مکان میں کھانا کھانے گئے تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا مکھن کی ٹکیہ پر لکھا ہوا تھا کہ صلح ناقابل تقسیم ہے اور سویٹ سفیر کو اس کے کاٹنے میں ذرا جھجک ہوئی۔

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار دیگر لکھتا ہے کہ عام طور پر یہی اظہار رائے کیا جا رہا ہے کہ اب تو جو کچھ انحصار ہے وہ برطانیہ پر ہے۔ اور اسنے اب کسی کو اپنے دماغ میں اب بارے میں شبہ رکھنے کی گنجائش نہ چھوڑنی چاہئے کہ اگر کسی نے دیدہ و دانستہ صلح شکنی کی تو برطانیہ کا رویہ کیا ہوگا۔ لیکن ہر گوشہ میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ برطانوی پالیسی کے اس اعلان میں ناقابل عبور دشواریاں ہیں اسلئے بہت سے اہل الرائے یہ خیال کر رہے ہیں کہ ترقی معکوس کی رفتار کو روکنا چاہئے اسطرح پر اعلان کی صفائی سے جنگ اور صلح کے امکانات پر کوئی نمایاں اثر نہ پڑے گا۔

کانگریس کی ایک اور فتح

بمبئی یکم اپریل۔ آج مسٹر حسین علی رحمت اللہ کے زیر صدارت جو کہ کل میئر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہو گئے بمبئی کارپوریشن کے لئے میئر کا انتخاب ہوا۔ بمبئی کے مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر کے ایف نریمان کو ۵۰۔ مسٹر ایس مہتہ کو ۲۶ اور مسٹر کنہیا کو کل ۱۳ ووٹ ملے۔

یوپی کونسل نے عدالتوں کی فیس ترمیمی کا بل نامنظور کر دیا

غیر سرکاری ممبران ٹکسوں کی مذمت میں

لکھنو ۲۱ اپریل۔ آج یوپی کونسل نے تمام دن کی بحث و تمحیص کے بعد بھاری کثرت رائے سے عدالتوں کی فیس کے ترمیمی بل کو نامنظور کر دیا۔ حکومت نے اس بل کو موجودہ سال کے بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کیلئے پیش کیا ہے۔

مخالف پارٹی کے قریب قریب تمام ممبران نے یکے بعد دیگرے بل کی مذمت کی۔ غیر سرکاری ممبروں میں صرف مسٹر احمد شاہ نے جو کہ نامزد شدہ ممبروں نے یکے بعد دیگرے بل کی مذمت کی ہے غیر سرکاری ممبروں میں سے صرف مسٹر احمد شاہ نے بل کی حمایت کی۔

مخالف پارٹی نے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کی تخفیف بحال کرنے کے فیصلہ اور ۱۹۳۱ء کی تحقیقی کمیٹی کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے پر سخت نکتہ چینی کی اور حکومت پر یہ واضح کیا گیا کہ عوام ٹکسوں کے گرانبار سے اسقدر دبے ہوئے ہیں کہ اب ان میں مزید ٹکس دینے کی مطلق طاقت نہیں رہی۔

ہوم ممبر کنور سر مہاراج سنگھ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ محض حکومت ہی موجودہ صورت حالات کے لئے ذمہ دار ہے آپ نے بیان کیا کہ حکومت نے گذشتہ چار سال کے اندر اپنے اخراجات میں بہت کچھ کمی کر دی ہے۔ اور آئندہ اور زیادہ کمی کرنے کی کوشش کرے گی۔

آخر کار بل ۵ کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹوں سے نامنظور ہو گیا۔

جرمن حکومت کا ایک قانون

ہٹلر گورنمنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے تمام شہریوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ کسی بھی جانور مثلاً گھوڑے وغیرہ سے چار گھنٹے سے زیادہ کام نہ لیں جو شخص اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جائے گا اُسے ۲ سال کی سزا دیجائے گی

سی پی۔ مزدور کسان کانفرنس

جبلپور۔ یکم اپریل۔ شریمتی کملا دیوی چٹوپادیا نے سی پی مزدور کسان کانفرنس کے جلسہ میں ۲۷ اپریل کو صدارت کریں گی۔ یہی آل زنانہ آل انڈیا کانفرنس اور ورکنگ کمیٹی کے جلسوں کا ہوگا۔

موجودہ اسمبلی میں حکومت کو تیرہ مرتبہ شکست

دار العوام میں نائب وزیر ہند کا اعتراف

لندن یکم اپریل۔ دار العوام میں سر ٹسلی سر ول نے یہ سوال کیا کہ بنگال میں آئی، سی، ایس مجسٹریٹوں کی جگہ پر ۵ ریٹائرڈ فوجی افسر کیوں مقرر کئے گئے۔

مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ یہ افسران ان افسروں کی جگہ مقرر ہوئے ہیں جنھیں دہشت انگیزوں نے مار ڈالا اور ان کے تقرر کو مارچ ۱۹۳۴ء میں منظور کیا گیا تھا۔ چونکہ اسوقت دوسرے صوبوں سے آئی سی ایس افسر آسانی سے دستیاب نہ ہو سکتے تھے۔ اور ان فوجی افسروں کو ان خطہ ملک سے پوری واقفیت ہے لہٰذا ان ہی کو مقرر کر دیا گیا ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا کہ حکومت کو اس بار اسمبلی میں تیرہ مرتبہ شکست ہوئی۔ یہ ریکارڈ جدید انتخاب کے بعد کا ہے یہ نہیں معلوم کہ رائے شماری کتنے معاملات میں ہوئی ہے

مسٹر ناکس نے سوال کیا کہ اب جبکہ موجودہ اسمبلی میں ۱۴۵ میں سے چالیس نامزد شدہ ممبر ہیں تب تو حال ہے اور آئندہ اسمبلی میں پورے چار سو ہوں گے اور اتنے ممبر بہت کم ہوں گے اس کے لئے تو یہ فال نیک نہیں ہے۔

مسٹر بٹلر نے کہا کہ ایسے عام نتائج کا نکالنا ٹھیک نہیں ہے موجودہ طریق کار ظاہر کرتا ہے کہ مرکزی حکومت غیر ذمہ دار ہے۔

فرانس میں جنگی تیاریاں

پیرس یکم اپریل۔ فرانسیسی وزیر جنگ نے جرمنی ہوائی بیڑہ کے مقابلہ میں فرانسیسی ہوائی بیڑہ تیار کرنے کے لئے بل پیش کر دیا اس کی رو سے ۱۹۳۵ء کے آخر تک فرانس کی ہوائی طاقت جرمنی کے برابر ہو جائے گی۔

یہ بل بغیر اختلاف رائے کے منظور ہو گیا وزیر جنگ نے یہ بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ فرانس کو ہوائی معاہدہ سے اُمیدیں نہیں ہیں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ جارحانہ کارروائی کی گئی تو وہ تنہا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے

یونان کی سینٹ توڑ دی گئی!

لندن یکم اپریل۔ یونان کی سینٹ اس بنا پر توڑ دی گئی کہ اس نے پبلک کے اعتماد کو کھو دیا ہے۔

بحکم جناب بابو کرشن پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ۔ بھوگنی پور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱و ۵ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۳۸۹

بعدالت مال مقام پکھرایاں ضلع کانپور

رائے بہادر بابو شیام لال ۔ مدعی

بنام جگناتھ سنگھ وغیرہ ۔ مدعا علیہ

بنام ۱۔ جگناتھ سنگھ ولد گنیش سنگھ قوم ٹھاکر ساکن سنایا کھیڑہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ۔ ۲۔ نہال سنگھ ولد گنیش سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سنایا کھیڑہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ۔ ۳۔ لچھوا ولد گھسٹوا قوم چمار ساکن موضع سنایا کھیڑہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ۔ مدعا علیہمان

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۵ر اپریل ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام پکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو ۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو ۴۔ پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ر ماہ مارچ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

ملک معظم کی سلور جوبلی

ڈی ولیرا نے شرکت سے انکار کر دیا

لندن ۳۰ر مارچ ۔ مسٹر ڈی ولیرا نے آج ڈبل کو مطلع کیا ہے کہ سرکاری طور پر اسکو ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریبات میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ اس نے اس سلسلہ میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو اطلاع دی ہے کہ موجودہ حالات میں یہ ناممکن تھا ۔ آئرش فری اسٹیٹ کی طرف سے ہائی کمشنر شرکت کریں گے ۔

ہندوستان سے عدن کی علیحدگی

نئی دہلی ۔ ۳۱ر مارچ ۔ ہندوستان سے عدن کی مجوزہ علیحدگی کی وجہ سے نمک کا مسئلہ ہندوستان کے روبرو پھر پیش ہوگیا ۔ چونکہ اب تک سیاسی طور سے عدن ہند کا حصہ تھا اسلئے اب تک وہ بنگال اور برما کو بغیر کسی محصول کے نمک بھیجا کرتا تھا ۔ مگر اب یہ رعایت حاصل نہ رہے گی ۔

اپنے لئے کھادی خود تیار کرو

گاؤں والوں کو مہاتما جی کا مشورہ

مدراس ۲۷ر مارچ ۔ مہاتما گاندھی آج کے ہریجن اخبار میں لکھتے ہیں کہ :۔

شری شنکر لال جی بنکر دیہات میں اس غرض سے دورہ کر رہے ہیں کہ معلوم کریں کہ آیا دیہاتی لوگ اپنے استعمال کیلئے خود کھادی تیار کریں ۔ اور اس کے علاوہ کتنی صنعتیں جن کو دیہات میں فروغ دیا جاسکتا ہے دیہاتیوں کے خود کھادی تیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دیہات میں ہی اسکو کاتا جائے ۔ اور دیہات میں ہی اسکو بنا جائے ۔ کھادی کا اصل مقصد بھی یہی ہے اس مقصد میں اس حالت میں کامیابی ہو سکتی ہے کہ جب دیہاتیوں کیساتھ انسانی تعلق متواتر جاری رہے ۔ اس طریقہ پر جو کھادی تیار کی جائے گی وہ دیہاتیوں کے رہن سہن کے مطابق ہوگی ۔ اس پر پالش یا اسے دھونے کی ضرورت نہیں رہے گی ۔ کیونکہ دیہاتی لوگ اسے خود دھو سکیں گے ۔ اس طریقہ پر جو کھادی تیار کی جائے گی وہ تمام کپڑوں سے سستی ہوگی ۔ شہروں میں جو کھادی تیار کی جاتی ہے اس پر بہت سے فالتو خرچ ہوتے ہیں ۔ مثلاً کمیشن ۔ محصول سفر خرچ وغیرہ ۔ لیکن دیہات میں جو کھادی تیار کی جائے گی وہ ان اخراجات سے بچی رہے گی ۔ دیہات سے جو کھادی بچ رہے گی وہ شہروں میں بھیجی جاسکتی ہے

اکھل بھارتیہ چرخہ سنگھ کے بھنڈار کو کپڑے کی وضع کے بجائے نوعیت کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے بھنڈاروں کو دیہاتی آرٹ شہروں میں پھیلانا چاہیئے

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۹۴ نمبر انسالونسی ۱۹۲۷ء

بمقدمہ محمود علی انسالونٹ بنام مرزا محمد جواد ولد مرزا محمد عباس ساکن بوچڑ خانہ نئی سڑک شہر کانپور حال مقیم میلا عالم شاہ پرگنہ بانگرمئو تحصیل صفی پور ضلع اوناؤ ۔

چونکہ مقدمہ ہذا میں حاجی محمد شفیع و حاجی محمد رفیع و حاجی محمد سمیع پسران حاجی محمد سعید مرحوم و مسماۃ رقیہ بیگم بیوہ حاجی محمد سعید و مسماۃ ولیہ بیگم زوجہ مولوی عبد الشہید ساکن ٹپکا پور شہر کانپور نے درخواست گذرانی ہے کہ مرزا جواد نے اپنا قرضہ ہم لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے لہذا ہم لوگوں کا نام درج شیڈول قرضخواہان کیا جائے چنانچہ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم کو جو کچھ عذر اس کی بابتہ ہو تاریخ ۵ر اپریل ۱۹۳۵ء روبرو عدالت ہذا پیش کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی

المرقوم ۲۵ر مارچ ۱۹۳۵ء

مہر عدالت

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

کسی روز ان کو ضرور کامیابی حاصل ہوگی ۔ ہمیں خوب صورتی کے بجائے مضبوطی کا زیادہ دھیان رکھنا چاہیئے

پنڈت جواہر لال کی مراعات پر پابندی

الہ آباد ۔ یکم اپریل ۔ اخبار "آج" کو معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اپنے دھرم پتنی سے ملنے کی جو مراعات حاصل ہیں وہ واپس لے لیجائیں گی ۔

مشتہری بلافیس

نوٹس بنام قرضخواہان بابتہ منسوخی حکم دیوالیہ

بحکم جناب بابو جیون چندر ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالونسی نمبر ۹ سنہ ۱۹۳۳ء

بمقدمہ راجکمار سنگھ ولد بھیکھاں سنگھ قوم ٹھاکر ساکن محلہ انور گنج شہر کانپور ۔ انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت ہذا نے بتاریخ ۲۷ر مارچ ۱۹۳۵ء حکم دیوالیہ مورخہ ۹ر مارچ ۱۹۳۴ء بمقابلہ راجکمار سنگھ انسالونٹ بوجہ عدم ادخال درخواست ڈسچارج منسوخ کر دیا ۔ المرقوم ۲۷ر مارچ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری

مہر عدالت

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مشتہری بلافیس

نوٹس بنام قرضخواہان بابتہ منسوخی حکم دیوالیہ

بحکم جناب بابو جیون چندر ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالونسی نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۹۳۳ء

بمقدمہ رام لال ولد بہادر قوم مہتر ساکن بہنا جھابر شہر کانپور ۔ انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت ہذا نے بتاریخ ۱۸ر فروری ۱۹۳۵ء حکم دیوالیہ مورخہ ۵ار دسمبر ۱۹۳۳ء بمقابلہ رام لال مہتر انسالونٹ منسوخ کر دیا ۔ مرقوم ۲۶ر مارچ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری

مہر عدالت

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

سر فضل حسین کا مستقبل

پنجاب کونسل میں داخل ہونیکی کوشش

لاہور ۔ ۳ اپریل ۔ سر فضل حسین گورنمنٹ آف انڈیا سے پنجاب واپس آ گئے ہیں ۔ آپ کا آئندہ پروگرام کیا ہوگا ۔ اس کے متعلق ان کے احباب اور دوسرے لوگوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ پنجاب کونسل میں ان کے لئے جگہ پیدا کیجائے جس کے لئے ایک مسلمان ممبر کو استعفے دینا پڑے گا ۔ پنجاب کونسل میں شامل ہو کر آپ ایک زبردست پارٹی بنائیں گے ۔ تاکہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن میں اپنے لئے جگہ پیدا کر سکیں ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ اس سلسلہ میں چند ہندو ممبروں سے سمجھوتہ کی کوشش کریں گے تاکہ ان کے تعاون سے ممبران کی پوزیشن زیادہ مضبوط ہو جائے ۔

مقروضین کی تحفظ کا بل

حکومت پنجاب کا اعلان

لاہور ۔ ۲ اپریل ۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے اپنے ۹ مارچ کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ مقروضین کے تحفظ کے بل مشتہر کیا جائے تاکہ اس بل کے متعلق عوام کی رائے معلوم ہو سکے تمام پبلک انجمنیں اور دیگر اشخاص جو اس بل کے متعلق اپنی رائے ارسال کرنا چاہتے ہیں سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل لاہور کو ارسال کر سکتے ہیں ۔

بل کی نقول پنجاب لیجسلیٹو کونسل لاہور کے دفتر سے درخواست کرنے پر مہیا ہو سکتی ہیں ۔

قرض خواہوں کو

درخواست ڈسچارج داخل ہونیکی نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت جج خفیفہ بہادر مقام کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۴۶ سنہ ۱۹۳۳ء

بمقدمہ تلشی رام ولد سورج بلی قوم کاچھی ساکن احاطہ موہن بابو شہر کانپور انسالونٹ

مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کیلئے تاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے ۔

مورخہ ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بدھ گیا مندر بل

گزٹ میں شائع کرنے کی درخواست

نئی دہلی ۲ اپریل ۔ بدھ گیا مندر بل چونکہ وقت نہ ملنے کے باعث اسمبلی کے اس اجلاس میں پیش نہیں کیا جا سکا اسلئے مسٹر متھن مانگ اور ڈاکٹر بھگین مانگ نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ بل کو گزٹ میں شائع کر دیا جائے اگر گورنر جنرل نے درخواست منظور کر لی تو بل کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی ۔

حکومت یوپی کو ایک دن میں دو شکستیں

اسٹامپ ایکٹ کا ترمیمی بل اور تمباکو کے متعلق بل نامنظور

لکھنو ۔ ۳ اپریل ۔ آج صبح یو ۔ پی کونسل میں مس شیپرڈ کے اخراجات کے متعلق ۵۰۰۰ روپیہ کے ضمنی مطالبہ پر گورنمنٹ کو مخالف پارٹی پر بڑی شاندار فتح حاصل ہوئی ۔ جبکہ متذکرہ ضمنی مطالبہ ۱۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۹ ووٹوں کی اکثریت سے منظور کر لیا گیا ۔

سر جے ۔ پی ۔ سریواستوا نے مس شیپرڈ کی سرگرمیوں کی بڑے طویل پیرایہ میں وضاحت کی تاکہ وہ ہاؤس کو مس مذکور کے کام کے متعلق احساس کرا سکیں آپ نے کہا کہ اس حقیر رقم سے زر مطالبہ کیلئے تنگ آ کر پیش کیا گیا ہے ۔

گورنمنٹ کی فتح دراصل بالکل مختصر العمر ہوئی ۔ کیونکہ بعد میں گورنمنٹ کو ٹیکسوں کے معاملہ پر بالترتیب دو مرتبہ شکست کھانی پڑی ۔ ہاؤس نے بل ترمیم اسٹامپ ایکٹ کو نامنظور کر دیا اور تمباکو بل ۵۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۴ ووٹوں کی اقلیت سے خود بخود نامنظور ہو گیا ۔

تمام مخالف پارٹیاں آج بھر گذشتہ روز کے بل ترمیم ایکٹ فیس کورٹ کی طرح گورنمنٹ کو شکست فاش دینے کے لئے متحد ہو گئیں ۔

بل پر غور و خوض کی تحریک کرتے ہوئے ہوم ممبر کنور سر مہاراج سنگھ نے کہا کہ یہ بل بھی بالکل اسی بل کی طرح ہے جو گذشتہ روز ہاؤس میں نامنظور کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ اس سے صرف ۲½ لاکھ روپیہ ریونیو کی توقع کی جا سکتی تھی ۔ گورنمنٹ کو ٹیکسوں کے یہ ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت کیوں پڑی اس کی وجہ یہ ہے کہ بجٹ میں بہت زیادہ خسارہ ہو رہا ہے اور اسکو اقتصادی ذرائع سے دور کرنا بالکل ناممکن ہے ۔

سید علی ظہیر نے جو کہ مخالف پارٹی کی باگ ڈور تھے کہا کہ یہ وقت پبلک پر ٹیکسوں کا مزید بوجھ لادنے کے لحاظ سے بالکل بے محل اور بے موقع ہے کیونکہ پبلک پہلے ہی سے ٹیکسوں کے نیچے دبی ہوئی ہے جہاں تک تخفیف کے ذرائع کا تعلق ہے اگر گورنمنٹ ان ذرائع سے بری ہوتی تو تب گورنمنٹ کی اس ٹیکس کے عائد کرنے کی پالیسی کو سفیہانہ قرار دیا جا سکتا تھا ۔

سر کنور مہاراج سنگھ نے تب تمباکو بل پر غور و خوض کی تحریک کرتے ہوئے سلکٹ کمیٹی کی تبدیلیوں کی تشریح کی کہ اس نتیجہ سے ۵ لاکھ روپیہ کا تخمینہ کم ہو کر ۲ یا ۲½ لاکھ رہ گیا آپ نے کہا کہ یہ بل بے ضرر ہے اور پولیس کا اس کے ساتھ چنداں تعلق نہ ہوگا ع

ع ہوم ممبر نے مزید کہا کہ اگرچہ وہ تخفیف اور کفایت شعاری کے کسی اور ذریعہ پر عمل کرنے کے لئے گورنمنٹ کو کچھ کہنے کا گناہ نہیں کر سکتے ۔ لیکن اگر ہاؤس گورنمنٹ کو پندرہ لاکھ روپیہ دیدے جیسا کہ گورنمنٹ نے ٹیکسوں کے ذریعہ تخمینہ لگایا ہے تو بجٹ کا خسارہ فوراً پورا ہو سکتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ کو کچھ مزید امداد بھی ہم پہونچ سکتی ہے صرف مسٹر احمد شاہ (نامزد ممبر) نے اس بل کی حمایت کی لیکن بل نامنظور ہو گیا ۔

مسٹر شروانی کی نشست

مسٹر فیاض خاں امیدوار ہیں

آگرہ ۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کی وفات سے آگرہ ڈویژن کے دیہاتی حلقہ سے جو نشست خالی ہوئی ہے اس کے لئے مسٹر فیاض خاں آگرہ سے کھڑے ہو رہے ہیں ۔

مسٹر فیاض خاں سابق ایم ۔ ایل ۔ اے ہیں اور کسی خاص پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ۔

چالیس لاکھ پونڈ کا فنڈ

جوبلی ٹرسٹ ہمیشہ کیلئے قائم رہے گا

لندن ۳ اپریل ۔ کنگ جارج جوبلی ٹرسٹ جو شہزادہ ویلز نے بطور برطانی قومی فنڈ کے قائم کیا تھا اس کے زیر اہتمام ۴۰ لاکھ پونڈ جمع کیا جائیگا ۔ اور یہ روپیہ برطانیہ کے نوجوانوں کی بہبودی کیلئے صرف کیا جائیگا ۔

یہ فنڈ ایک دائمی فنڈ ہوگا اس فنڈ میں کینڈا ہندوستان اور مشرق بعید نے چندہ دیا ہے ۔

بحکم جناب بابو جگ موہن کشور ٹنڈن منصف بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی کانپور مقام و ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۳۳۶ سنہ ۱۹۳۳ء

متفرقہ نمبر سنہ ۱۹۳۵ء

شیو دیال ولد ہردین قوم دیش ساکن موضع سوندھیلا پرگنہ و ضلع کانپور سائل

بنام اَبل سنگھ ولد پھول سنگھ ۔ ۲ ۔ گجراج سنگھ ولد درگج سنگھ ۳ ۔ جسونت سنگھ عرف جمال سنگھ ولد ہزاری سنگھ ۴ ۔ للو سنگھ ولد کنور سنگھ ۵ ۔ فتح سنگھ و ۔ ۶ ۔ مہان سنگھ پسران نول سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع نپوری پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہم

چونکہ شیو دیال سائل نے درخواست اس عدالت میں حسب آرڈر ۲۴ رول ۵ ضابطہ دیوانی گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں ۔

آج بتاریخ ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

(دستخط حاکم عدالت)

مہر عدالت

اطلاع نامہ حسب دفعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۱۱

بعدالت مال تحصیل مقام اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ اچھے لال زمیندار موضع مدارپور و تصدق علی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔ بنام تم شبیر علی کے جو عدالت میں فیصلہ ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ سنہ ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ف بتاریخ ۲۹ اگست سنہ ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ 3/4/21 جو از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹	۱۲	۳
خرچہ نالش	۳	۰	۹
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش		۵	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱	۰
میزان	۱۵	۳ ۱۳	۳ ۶
	۱۶	۱	۹
	۵	۳	۶
	۲۱	۴	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم شبیر علی ولد عاشق علی قوم مسلمان ساکن موضع مدارپور تصدق علی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 3-4-21 جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں۔ اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ

تاریخ پیشی ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت پرگنہ اکبرپور موضع مدارپور تصدق علی محال

محال تلک کنور۔ ۳۰ - ۱ ایکڑ - ۰۹ - ۱ ایکہ ۱۴ - ۲۱ قطعہ ۵

منشی ایشور سرن کی نشست

پنڈت کرشن کانت مالویہ کھڑے ہونگے

الہ آباد۔ یکم اپریل۔ منشی ایشور سرن کیخلاف پنڈت کرشن کانت مالویہ نے جو انتخابی درخواست دی تھی اور جسکی رو سے منشی ایشور سرن اب اسمبلی کے ممبر نہیں رہے اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ پنڈت کرشن کانت مالویہ کو جیتنے کے لئے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا اگرچہ منشی ایشور سرن نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا کہ اب اس نشست کیلئے کھڑے ہوں گے بھی یا نہیں۔

اس بیان کی کوئی صداقت نہیں ہے کہ پنڈت کرشن کانت مالویہ کے بجائے پنڈت مالویہ جی اس نشست کیلئے کھڑے ہوں گے

سندھ میں ہزاروں نابالغوں کی شادیاں

کراچی۔ یکم اپریل۔ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء میں سندھ میں تقریباً ۹ ہزار یاں شادیاں ہوئیں جن میں سے زیادہ تر نابالغ لڑکوں اور لڑکیوں کی تھیں شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی بہت کی گئی۔ قانون کی زد سے بچنے کے لئے زیادہ تر شادیاں خیرپور کی ریاست میں کی گئیں

اسمبلی کا ضمنی انتخاب

آگرہ۔ یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر اختر عادل ساکن آگرہ اسمبلی کی نشست کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوتے ہیں جو کہ مسٹر شیروانی کی وفات سے خالی ہوئی ہے۔

سنہ ۱۹۳۵ء کا دوسرا آرڈیننس

انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وصولیابی کسطرح ہوگی!

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ وائسرائے گورنر جنرل ہندوستان نے سنہ ۱۹۳۵ء کا آرڈیننس نمبر ۲ جاری کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ یہ آرڈیننس انکم ٹیکس، اور سپر ٹیکس لگانے کیلئے عارضی طور پر جاری کیا گیا ہے۔

چونکہ ایک ہنگامی صورت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ انکم ٹکس ایکٹ بابت سنہ ۱۹۲۲ء کی سیکشن ۱۰ کی شرائط کے ماتحت انکم ٹکس اور سپر ٹکس لگایا جائے گا۔ گورنر جنرل نے اپنے اختیارات خصوصی کے ذریعہ مندرجہ ذیل آرڈیننس جاری کیا ہے:۔

۱۔ یہ آرڈیننس انڈین انکم ٹیکس آرڈیننس کہلائے گا۔ ۲۔ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۵ء سے بل مالیات بابت سنہ ۱۹۳۵ء کے پاس ہونے تک قائم رہے گا اس کی رو سے انکم ٹکس اور سپر ٹکس کی وصولی کے لئے وہی شرح ہوگی جو سنہ ۱۹۳۴ء کے قانون مالیات کے شیڈول ۲ میں درج ہے یعنی شرح کا ½ جو اضافہ کیا گیا ہے وہ جاری رہے گا۔ اس میں فرق صرف یہ ہوگا کہ دو ہزار سے کم کی آمدنی پر ½ کا اضافہ نہیں ہوگا۔ بلکہ دو ہزار سے کم کی آمدنی پر شرح کا ½ کی کمی کردی جائے گی۔

برطانیہ میں خوش حالی کا دور

بجٹ میں توقع سے دس گنا بچت

رگبی ۳۱ مارچ۔ برطانیہ کا مالی سال گذشتہ رات ختم ہوگیا۔ اس میں خرچ سے ۷،۶۲۰۰۰ پونڈ آمدنی زیادہ رہی۔ گذشتہ سال کے بجٹ میں جو بچت رہی تھی اس سال کی بچت اُس سے دس گنا زیادہ ہے۔

بجٹ کے اندازہ سے آمدنی ایک کروڑ پونڈ زیادہ ہوئی چونکہ ۱۲۰۰۰۰۰ پونڈ قرضہ کی ادائیگی میں دیے اس لئے بچت ۲۰۰۰۰۰۰ رہی۔

اخبارات کا یہ خیال ہے کہ بچت کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹکسوں میں کمی کردی جائے گی۔ اور تنخواہوں میں تخفیف کی بحالی کردی جائے گی۔

اہل امریکہ کا مطالبہ ہے کہ اب برطانیہ کی ایسی پوزیشن ہوگئی ہے کہ وہ جنگ کا قرضہ ادا کرے۔

مہاراجہ کشمیر لندن کو

جموں۔ ۳۰ مارچ مہاراجہ کشمیر آج شام بذریعہ ہوائی جہاز کراچی کے لئے روانہ ہوگئے ہیں جہاں سے آپ سلور جوبلی میں شامل ہونے کیلئے لندن جائیں گے۔

بلجیم نے طلائی معیار ترک کردیا

برسلز۔ ۳۰ مارچ۔ بلجیم کی پارلیمنٹ نے تمام رات کی بحث وتمحیص کے بعد ۴۳ کے مقابلہ میں ۱۰۷ ووٹوں سے طلائی معیار کا تعطل اور سلگا نام سکہ کی قیمت کو کم کرنا طے کیا اور حکومت کو ایک سال تک کے لئے خاص اختیارات دیے گئے۔ ۱۳ ممبروں نے کوئی رائے نہیں دی۔ نصف کیتھولک اور نصف لبرل ممبروں نے حکومت کے خلاف رائے دی۔

مسٹر جناح پھر لندن کو

دہلی سے روانگی

دہلی۔ یکم اپریل۔ مسٹر جناح کل بمبئی کو روانہ ہوگئے جہاں سے وہ ۹ مئی کو لندن تشریف لیجائیں گے وہ اسمبلی کی باقی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکیں گے ابھی یہ انقطاعی طور پر نہیں کہا سکتا کہ آیا وہ اسمبلی کے شملہ سشن میں بھی شریک ہوسکیں گے یا نہیں۔

راجندر بابو کی چھپرہ کو روانگی

پٹنہ یکم اپریل۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس آج شام کو چھپرہ کے لئے روانہ ہورہے ہیں۔ جہاں سے آپ ۳ اپریل کو دورہ پنجاب کو روانہ ہوجائینگے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبداللہ السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

شہید کربلا

از جناب ماہر القادری صاحب

اے شہید کربلا اے راحت جان نبیؐ
اے سراپا جوش حق اے پیکر عزم و ثبات
تیرے پائے استقامت میں ذرا جنبش نہ تھی
تو نے کب باطل کے آگے سر کیا تھا اپنا خم
خشک ہونٹوں نے ترے دریا بہائے صبر کے
کربلا کی ریت فردوس حقیقت بن گئی
تیری خودداری نے کھولا دہر میں راز حیات
ایک اک ذرہ پہ تو نے کھینچ دی تصویر عشق
موت کی دھمکی ڈرا سکتی ہی مسلم کو کہیں
تیرے افسانہ میں مضمر عظمت ہستی کا راز
فاتح ملک جفا اے کامگار ارجمند
بارک اللہ! دولت دنیا کو سمجھا تو حقیر

نور چشم فاطمہؓ اے جوہر تیغ علیؓ
اے اساس زندگی اے مرکز نظم حیات
لاش تڑپا کی اگرچہ اکبر خونیں اکی
اصغر گلرو کے ننھے سے جنازے کی قسم
حق پرستی نے تری ویراں کئے ظلمت کدے
آبشار زیست تیری خوں کی اک اک دھار تھی
ریت کا تودہ تری نظروں میں تھی موج فرات
کربلا کی خاک گویا بن گئی تفسیر عشق
تو نے بتلایا کہ حق باطل سے دب سکتا نہیں
اک زمانہ ہی کہ تیری ذات پر کرتا ہی ناز
تو نے سطح زندگی کو کر دیا کتنا بلند
سچ تو یہ ہی تیرا منت کش ہی انسانی ضمیر

تیرا افسانہ سکون قلب پریشاں کیلئے
تیری قربانی سبق ہے اہل ایماں کیلئے

آبنائے باسفورس

استنبول ۲ مارچ ـ ایک خاص کمیٹی نے بحر اسود اور دیگر آب ناؤں میں دول خارجہ کی بحری قوتوں کی تنقیح کا کام ختم کر دیا ہے رپورٹ زیر تدوین ہے اور مکمل ہوتے ہی جمعیت اقوام میں پیش کر دی جائے گی۔

روابط فرانس و ترکی

انقرہ ۱۳ مارچ تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ فرانس نے اپنے اور ترکی کے درمیان تجارتی توازن قائم کرنے کی غرض سے اپنے اجناس کے بدلے میں ایک کروڑ پونڈ کی مالیت کا کوئلہ اور تانبہ ترکی سے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے

ذیل اسلام

مشاہیر عصر مکہ میں

معاصر ام القرےٰ اپنے ایک مقالہ میں لکھتا ہے کہ امسال موسم حج کے موقع پر دنیائے اسلام کے مشاہیر کی شرکت سے ظاہر ہو گیا کہ حج ہی حقیقی معنی میں مؤتمر اسلامی ہے امسال دنیائے اسلام کے جن بزرگوں نے شرکت کی ہے اُن کی تفصیلی فہرست یہ ہے :۔

مشاہیر ہند

ملکہ دکن، شہریار بھاولپور، نواب سر مزمل اللہ خاں سر عمر حیات خاں ـ علامہ یوسف علی، مولینا ثناء اللہ سید افضال حسینی، خان بہادر ڈپٹی حبیب اللہ علیگڈھ خان بہادر ڈاکٹر ہدایت اللہ ـ کرنل احمد حسین، میجر سلطان احمد ـ پروفیسر احسان الحق، پیر جماعت علی شاہ، صاحبزادہ حسن دین ـ مولانا محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند ـ مولانا محمد نعیم لدھیانوی ـ مولانا مفتی مہدی حسن ـ مولانا عبد الرحیم مفتی سرحد۔

مشاہیر مصر

علامہ سید محمد غنیمی تفتازانی ـ سیدہ قوت القلوب سید حفیظ خانم الفید ـ صالح پاشا حقی ـ پروفیسر محمد محمود حمدی ـ کمال الدین بے اسمٰعیل ـ فاضل فواد شاکر صحفی

مشاہیر افریقہ

فاضل محمد داؤد مدیر مجلہ السلام ـ عبد اللہ الزواوی صدر نادی الادبی الاسلامی ـ فاضل علامہ شیخ نیفر تونسی ـ علامہ مبارک مراکشی ـ فاضل قاسم بن جلول خزاری شیخ مدنی القباجی مراکشی ـ احمد خیر تاجر اعظم ٹیونس ـ فرحات پاشا جزائری ـ سید حبیب بن عبد المالک مفتی تلمسان الحاج احمد بن ابراہیم مفتی الجزائر۔

مشاہیر بیروت و شام

بدر آفندی الغندور، عبد القادر آفندی الغندور، عادل آفندی شعرا ـ عارف آفندی حکمت ـ الشاشیبی الاستاذ محمد وحبہ آفندی ـ شیخ الاسلام البانیہ اسعد آفندی مفتی البانیہ

حکومت حجاز کی یادداشت

یمن کے نام

حکومت حجاز نے حکومت یمن کے نام ایک یادداشت ارسال کی ہے کہ جسمیں مذکور ہے کہ چونکہ جلالۃ الملک ابن سعود کے حملہ آوروں کو حکومت یمن کے بعض عہدیداروں نے ترغیب دی تھی اور وہ اس سازش کے محرک تھے اسلئے اس معاملہ کی پوری تحقیقات کیجائے اور اس کے نتائج سے حکومت حجاز کو مطلع کیا جائے اس یادداشت سے حکومت یمن نے خاص اثر قبول کیا ہے اور معاملہ کی فوری تحقیقات کیلئے احکام نافذ کر دیے ہیں۔

ترکی کے جدید انتخابات

پر ہدیہ تبریک

ترکی کے جدید انتخاب میں مصطفےٰ کمال پاشا کثرت آرائے سے پھر صدر منتخب ہو گئے۔ عصمت پاشا وزیر اعظم کے منصب جلیلہ پر بدستور فائز ہو گئے اور توفیق رشدی بے بھی وزیر امور خارجہ مقرر کر دیے گئے اس انتخاب پر شاہ افغانستان نے مصطفےٰ کمال پاشا کے نام بذریعہ تار تہنیت نامہ ارسال کیا جسکا جواب کمال پاشا کی طرف سے مندرجہ ذیل الفاظ میں موصول ہوا۔

آپ نے انتخاب جدید پر جو تبریک نامہ ارسال کیا ہے اسپر میری جانب سے شکریہ قبول فرمائیے میں ملت افاغنہ اور حکومت آنجناب کی لئے دعاگو ہوں

مصطفےٰ اتاترک

اسیطرح توفیق رشدی بے کی طرف سے بھی موصول ہوا ہے۔

مصر کا جدید ہوائی اسٹیشن

حکومت مصر نے رسیوط میں ہوائی جہازوں کیلئے ایک جدید اسٹیشن قائم کیا ہے اسکی تقریب افتتاحی مصری بنک کے افسر اعلےٰ نے ایک عظیم اجتماع میں انجام دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵

جنگ کی تیاریاں

دول کے معاہدوں کے اختتام اور آیندہ جنگ کے متعلق ٹوکیو کا ایک اخباری نامہ نگار اس طرح نقشہ کھینچتا ہے کہ یورپ کی جنگ عظیم کے بعد جو معاہدات ہوئے تھے وہ اب اسطرح ختم ہو رہے ہیں جس طرح بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔

جنگ عظیم کے بعد صلح کا غلغلہ نہ صرف بلند تھا بلکہ اس کی آواز میں قوت تھی اور نہ صرف کمزور طاقتیں بلکہ مسلح اور طاقتور حکومتوں کو بھی صلح کی ضرورت تھی۔ اور وہ صلح کے نام پر زندہ تھیں مسٹر ولسن کے اصول کا ہر طرف چرچا تھا۔ ایک طرف تو مجبوراً جرمنی، آسٹریا، بلغاریہ، اور ترکی اپنی قسمت پر صبر کر چکے تھے۔ اور دوسری طرف فرانس و برطانیہ کے رکن اعلیٰ موسیو پوانیکارے۔ موسیو برانڈ۔ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر چیمبرلین بھی مصالحت کو اپنا نصب العین قرار دے رہے تھے۔

آج کل جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۱۴ء کی صلح آیندہ جنگ کا پیش خیمہ تھی۔ موجودہ صورت حالات پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت اپنی خستہ حالی اور تباہی کو از سر نو دور کرنے کے کیلئے سوائے صلح کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا تاکہ اس کے بعد ان کو موقع ملے کہ وہ آیندہ ہولناک جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور حکومتیں اسلحہ کی تیاری کو پایہ تکمیل تک پہونچا دیں۔

جرمنی نے وارسیلز کے معاہدہ صلح پر بہت غور و فکر کے بعد دستخط کئے تھے۔ انسان جب مجبور ہو جاتا ہے تو ہر کام کے لئے تیار ہو جاتا ہے اسطرح جرمنی نے حالات سے مجبور ہو کر نہایت صبر و سکون کیساتھ صلح نامہ پر دستخط کر دیے۔ اور خاموشی کیساتھ وقت کا انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وان ہنڈنبرگ۔ وان پاپن۔ اور وان شلیچر کی حکومتوں نے ہر ہٹلر کے سامنے ہتھیار ڈالدیے۔ کیونکہ سوشلزم کے اختلافات نے ملک کی قوت کو تسخیر کر رکھا تھا۔

جرمنی نے فوجی تیاری جب مکمل کر لی اور سار کے علاقہ کو واپس لے لیا تو ہر ہٹلر نے معاہدہ ورسیلز کو تار عنکبوت سمجھ کر ٹھکرا دیا۔ اور اس امر کا اعلان کر دیا کہ جرمنی فوجی تیاریوں کے سلسلہ میں کسی قسم کی پابندی نہیں قبول کر سکتا جنگ عظیم کی یادگار معاہدہ وارسیلز آج بھی موجود ہے اس معاہدہ کی بہت سی دفعات ایسی ہیں کہ جن پر کبھی بھی عمل نہ کیا گیا۔ لیکن اس معاہدہ کی سب سے اہم دفعہ یہ تھی کہ جرمنی ایک مقررہ تعداد سے زیادہ اسلحہ نہیں تیار کر سکے گا اور جرمنی کی فوجیں بھی محدود رہیں گی۔ اور اس معاہدہ کی اہم دفعہ اب اس صورت سے ختم ہو گئی کہ جرمنی نے اس کی تعمیل سے انکار کر دیا اور فرانس کی مجلس نمایندگان اور برطانوی پارلیمنٹ نے صرف یہ اعلان کر دیا کہ جرمنی نے معاہدۂ وارسیلز کی فوجی پابندیوں سے آزادی حاصل کر لی ہے اور دنیا اس اعلان سے صرف اس قدر سمجھ سکی ہے کہ جرمنی نے فوجی تیاریاں زور شور کے ساتھ شروع کر دی ہیں۔ اور آیندہ ہولناک جنگ کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

جرمنی، اٹلی، آسٹریا۔ برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے بجٹ دیکھنے سے یہ اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ طاقتیں کس طرف تیزی کے ساتھ جا رہی ہیں۔ اور ان حکومتوں کی حدود میں لاکھوں فوجوں کی نقل و حرکت ہو رہی ہے۔

غالباً جرمنی کے مشہور و معروف جنرل لوونڈروف کی یہ پیشین گوئی صحیح ہو کر رہے گی کہ صلح کی کوششوں کے باوجود ۱۹۳۶ء میں جنگ کا ہونا ایک یقینی بات ہے۔

دنیا کا مطلع نہایت غبار آلود نظر آتا ہے دیکھئے آیندہ جنگ دنیا کو کس طرح تباہ و برباد کر کے نقشہ کو تبدیل کرتی ہے۔

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ جو محض تعلیمی درسگاہ ہے اور جس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے۔ وہ بھی مسلمانوں کی بدقسمتی سے اختلافات کا شکار ہو رہی ہے۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ پرو وائس چانسلری کے عہدہ کے قائم رہنے اور نہ رہنے کے متعلق دو پارٹیاں تھیں۔ بالآخر وہ پارٹی کامیاب ہو گئی جو پرو وائس چانسلری کے عہدہ کے قیام کے مخالف تھی۔ اور اس طرح اس پارٹی کی بدولت ۴۸ ہزار روپیہ سالانہ کی بچت بھی ہوئی۔

سر راس مسعود کے استعفے کے بعد سے وائس چانسلری کے عہدہ کے متعلق بھی کسی موزوں شخص کے انتخاب کی ضرورت ہے۔ ۱۹ اور ۲۰ اپریل کو ہونے والے جلسہ میں ٭ (باقی کالم ۴ کے نیچے)

آئینہ کانپور

لوکل بورڈوں کا الکشن

صوبہ کی کونسل نے طے کر دیا ہے کہ امسال ڈسٹرکٹ بورڈ اور مینوسپل بورڈ کا الکشن کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا الکشن ہونا تو یقینی تھا مگر مینوسپل بورڈ کے الکشن کے متعلق شبہ تھا کیونکہ جدید الکشن کو دسمبر ۱۹۳۵ء تک تین سال ہوں گے مگر حکومت نے کانپور کے الکشن کو بھی ایک لیبل پر لانے کے لئے امسال ہی الکشن کا اعلان کر دیا۔

سنا جاتا ہے کہ امسال کانپور کے لوکل بورڈوں کا الکشن پارٹی بندی کی بنیاد پر ہو گا۔ کانگریس نے بھی طے کر دیا ہے کہ انتخابات میں حصہ لیا جائے۔

دو تین ماہ کے بعد کانپور میں انتخابات کی چہل پہل شروع ہو جائے گی اور امید کیجاتی ہے کہ موجودہ ممبران میں کافی رد و بدل ہو جائے گا۔

حافظ ھدایت حسین

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا، سی آئی، ای، ایم، ایل، سی، ۱۰ اپریل کو پنجاب میل سے بعد ادائے فریضہ حج واپس تشریف لائے۔ اور اسٹیشن پر معززین شہر نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور ہار وغیرہ پہنائے۔

مولینا حسرت موہانی

مولینا حسرت موہانی چونکہ مدینہ منورہ بذریعہ اونٹ کی سواری کے تشریف لے گئے ہیں اسلئے وہ مئی کے پہلے ہفتہ سے قبل واپس نہ ہو سکیں گے۔

وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم

وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم کا مقدمہ ۱۱ اپریل ۳۵ء کو ہائیکورٹ میں پیش ہونے والا تھا مگر پیش نہ ہو سکا۔

صنعتی نمایش

آل انڈیا گریٹ اگزیبیشن کا افتتاح اب بجائے ۵ اپریل کے ۱۸ اپریل کو ہو گا۔ اور ۵ مئی تک نمایش ہو گی۔

ھندو مہاسبھا

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا جو سالانہ اجلاس یہاں ہونے والا تھا اس میں دو پارٹیاں ہو گئیں ہیں اور کافی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ پنڈت جگد مبا پرشاد ہتیشی مخالف پارٹی کے لیڈر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ چونکہ وہ پبلسٹی سکریٹری تھے لہٰذا وہ کاغذات نہیں دیتے یہ بھی خبر ہے کہ شاید پولیس کو اس کی رپورٹ بھی کیگئی ہے

بہر حال اب معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ہتیشی جی کو بذریعہ تار بنارس بلایا ہے تاکہ آپس میں مصالحت کرا دی جائے۔ ہتیشی جی بنارس روانہ ہو گئے ہیں۔

محرم

محرم کے جلوسوں کا سلسلہ ۴ محرم سے حسب معمول شروع ہو گیا ہے افسران پولیس اور حکام نہایت مستعدی کیساتھ انتظامات کر رہے ہیں مسٹر لوئس لانڈ، مسٹر ہنکاکس، اور مسٹر اسٹور بھی بذات خود جلوسوں کی نگرانی کرتے ہیں۔

قومی ہفتہ

کانپور میں قومی ہفتہ منایا جا رہا ہے اور کھدر کی فروخت کافی ہو رہی ہے۔

صدر ھندو مہاسبھا کو ایڈریس

بابو رام رتن مختار نے مینوسپل کو اس امر کا نوٹس دیا ہے کہ کانپور میں ہونے والی سولہویں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر اونما کو ایڈریس دیا جاوے اور اس کے لئے دو سو روپیہ منظور کیا جائے

یوتھ کانفرنس

سکنڈ آل انڈیا یوتھ کانفرنس ۲۱ و ۲۲ اپریل ۳۵ء کو آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے پنڈال میں ہو گی۔

واٹر ورکس

۱۷ اپریل ۷ بجے شام کو پریڈ کے قریب کنکشن کیا جائے گا اور اگرچہ رات ہی کو کنکشن درست کر دیا جائے گا مگر اتفاقات کا لحاظ کرتے ہوئے چیرمین صاحب بورڈ نے پبلک سے استدعا کی ہے کہ وہ پانی کی فراہمی کا انتظام کر لیں۔

مزدور بال منڈل

کانپور مزدور سبھا بال مندر کا پہلا جلسہ گوالٹولی میں ۹ اپریل کو زیر صدارت پنڈت سیتارام مصرا منعقد ہوا۔ اور متعدد لوگوں نے تقریریں کیں۔

مجلس شام غریباں

۱۵ اپریل روز دو شنبہ ۶ ۱/۲ بجے شام کو امام باڑہ حکیم سید محمد یوسف مرحوم واقع ٹپکا پور میں حسب معمول مجلس شام غریباں منعقد ہو گی۔

رہائی

۶ اپریل کو پنڈت برنیدر ناتھ پانڈے اپنی میعاد سزا پوری کرنے کے بعد رہا کر دیے گئے اور شہر میں آپ کا جلوس نکالا گیا۔

سانڈ کی بدولت موت

ایک دھوبی کی افسوسناک طور پر موت ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ دھوبن کپڑوں کی گٹھری لئے ہوئے جا رہی تھی کہ اُس پر ایک سانڈ نے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ عورت اسپتال جا کر مر گئی۔

ایٹ ہوم

آنریبل سر جوالا پرشاد منسٹر ایجوکیشن و پریسیڈنٹ آل انڈیا کایستھ کانفرنس ۱۳ اپریل کو شہر کے سر بر آوردہ کایستھوں کو ایک ایٹ ہوم دے رہے ہیں۔

٭ اس عہدہ پر کسی شخص کا تقرر ہو گا۔ وائس چانسلری کے عہدوں کے لئے بھی دو شخصوں کے نام پیش کیے جاتے ہیں ایک تو نواب محمد اسمعیل خاں جو عارضی طور پر اس عہدہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور دوسرا نام ڈاکٹر ضیاء الدین کا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین آج سے سات آٹھ سال قبل اس عہدہ پر فائز تھے۔ مگر حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ رحمت اللہ خاں کمیٹی کے تقرر کی ضرورت پیش آئی۔ اور بالآخر رحمت اللہ کمیٹی کی سفارش کے مطابق ڈاکٹر ضیاء الدین کو وائس چانسلری سے استعفے دینا پڑا۔ نواب محمد اسمعیل کی موافقت میں مولینا شوکت علی وغیرہ اور ڈاکٹر ضیاء الدین کی موافقت میں میاں سر فضل حسین ہیں۔ ان حالات سے متاثر ہو کر نواب صاحب بھوپال نے بھی چانسلری سے استعفے دیدیا ہے جو بجائے خود نہایت افسوسناک ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ محض ذاتیات کی بنا پر مسلمانوں کی ا[illegible]

سبدگل

فرانس میں زبردست جنگ کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں عنقریب وہاں کی ہوائی طاقت تین گنی ہو جائے گی اور حملہ آور قوت دوگنی - چنانچہ جنرل ڈینین نے فرانس کی ہوائی مدافعت کی کانگریس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امن کی زمانہ میں بھی ہم برابر آسمان کی حفاظت کریں گے۔

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیزہ پرداختی

کل حکومت کو اسمبلی میں تین بار شکست ہوئی غالباً اس کے بعد مرغ نے بانگ دی ہوگی کہ کیا حضرت مسیح کی پیشنگوئی درست ہوگی۔

لفافہ پر ۵ پیسے کے بجائے ۴ پیسے محصول ڈاک لینے کے معاملہ میں تمام یوروپین ممبروں نے بھی کانگریس کے ساتھ ووٹ دیا۔ لیکن جب کارڈ پر تین پیسے کے بجائے دو پیسے محصول ڈاک لینے کا معاملہ پیش ہوا تو سب منھ موڑ گئے۔

اسلئے کہ صاحب بہادر کارڈ تو لکھتے ہیں نہیں۔ انھیں غریبوں کی نمائندگی سے کیا واسطہ۔ من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا۔

سر جیمز گرگ نے صاحب صدر کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ اسمبلی میں جو سوالات کئے جاتے ہیں - ان کے جواب دینے میں فی سوال ۵، روپیہ خرچ ہوتا ہے

اسلئے سر جیمز تو دعا کرتے ہوں گے کہ جتنے زیادہ سوالات کئے جائیں اچھا ہے - بشرطیکہ ضمنی سوالوں کی بوچھار نہ ہو۔

دہلی میں آریہ پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا جس میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ اسمبلی میں حکومت کو ۵ مرتبہ شکست ہوئی۔ پھر بھی وہ دستوری اصول کے مطابق مستعفی نہ ہوئی۔ اسلئے کیوں نہ اسمبلی توڑ دی جائے جس سے دنیا کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ ہندوستان میں نمائندہ اور جمہوری حکومت قائم ہے۔

لیکن ہماری رائے میں تو خوباں سے چھیڑ جاری ہی رکھنے میں مزہ ہے ؎

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

پارلیمنٹ مذکور میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسمبلی تو ایک قسم کا مشاعرہ ہے جہاں لوگ اپنی اپنی غزلیں پڑھ کر سنایا کرتے ہیں۔

اور جہاں سر ابن۔ ابن سرکار اکثر بے طرح کلام ہا کرتے ہیں اور حکومت ان کے کلام کی داد دیتی ہے اور غیر سرکاری ممبروں پر بیداد کرتی ہے۔

ایک معزز معاصر لکھتا ہے کہ:۔

مالوی جی اور ان کے بیٹے کو اسمبلی میں لانے کی سعی"

خبر کے متن میں پنڈت کرشن کانت مالویہ کا تذکرہ ہے انگلستان کے کسی اخبار میں یہ خبر شائع ہوتی تو ہندوستانی اس لاعلمی پر ہنستے۔

ادب لطیف

دل کا پھول

توڑ لے ——————
اس نازک پھول کو ——————
اور —— لے لے ——————
دیر نہ کر ——————

میں ڈرتا ہوں کہ یہ مرجھا نہ جائے اور گر کر خاک میں نہ مل جائے شاید یہ تیرے ہار میں کوئی جگہ نہ پائے۔

مگر اس کی عزت افزائی کر اسکو چھو کر اس کو توڑ لے ——————

مجھکو ڈر ہے کہ دن ختم نہ ہو جائے۔ پیشتر اس کے کہ میں گہرے خواب سے جاگوں اور —— تیرے مندر پر پھول چڑھانے کا وقت نکل جائے۔

حالانکہ اسکا رنگ کھلتا ہوا نہیں ہے اور اسکی خوشبو بھینی بھینی نہیں ہے ——————

مگر میری اس نذر کو قبول کر اور اسے توڑ لے اسی وقت جب کہ بلیدان دینے کا وقت ہے۔

مترجمہ:۔ از شاعر دہلوی

بیوہ کی فریاد

آؤ میرے پران ناتھ آؤ۔ میری سنو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ مجھ پر کیا گذرتی ہے؟ نہ میں کوئی رنگین کپڑا پہنتی ہوں۔ نہ زیور کو چھوتی ہوں۔ نہ کسی تہوار میں شرکت کرتی ہوں دن بھر محنت کا کام کرتی ہوں، تنہائی کی زندگی گذارتی ہوں اسپر بھی مجھ سے نفرت سب کو مجھ سے نفرت۔ کوئی نہیں بولتا ہے اگر بولتا ہے تو غصہ سے۔ گھر والے مجھے منحوس خیال کرتے ہیں رشتہ دار بدنامی کا داغ سمجھتے ہیں۔ سہیلیوں کے لئے غبار ہوں۔ اُن کے دلکا محلے والوں کیلئے مرکز ہوں طعنہ و تشنیع کا۔ اور قوم کے لئے نشانہ ہوں اُنکے ظلم کا ؎

اور یہ سب محض اسلئے کہ تم نے میری طرف سے آنکھ بند کرلیں۔ ہمیشہ کیلئے آنکھ بند کرلی۔ اور چلیگئے جب تم میرے ساتھ تھے۔ گھر والے بھی میرے ساتھ تھے۔ رشتہ دار بھی میرے ہمدرد تھے۔ محلہ والے جاں نثار تھے قوم بھی باوفا تھی اور جب تم میرے شریک زندگی نہ رہے تو اب سب کو نفرت ہوگئی۔ کیا قوم میرا ادھار سکتی ہے

سرکاری طور پر تحقیقات کیجائے

مسٹر گوبا کا بیان

دہلی - ۸ اپریل - مسٹر خالد لطیف گوبا ممبر اسمبلی نے ایک بیان دیا ہے جس کے ذریعہ کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک سرکاری تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

بیان کے دوران میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر اب تک کوئی غیر سرکاری کمیٹی مقرر نہیں کی گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو ایک سرکاری تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کا پورا موقع دیا گیا ہے لیکن مسلمان اس سانحہ کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جس میں بہت سی جانیں ضائع ہوگئی ہیں۔

گورنر بہار نے پٹنہ عجائب گھر کو ایک ہزار روپیہ دان دیا ہے۔ اس سے پرانے زمانے کے سکے وغیرہ خریدے جائینگے۔

عالم نسواں

بیوہ عورت کی حیثیت

مختلف ملکوں میں

ظہور اسلام سے پیشتر کم و بیش دنیا کے ہر ملک میں بیوہ عورت ایک قابل نفرت چیز سمجھی جاتی تھی اس کے قریب قریب عزیز بھی اُسے حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور اُس کی ساری عمر جھڑکیاں سہتے اور آہیں بھرتے بسر ہو جاتی تھی۔

بعض ملکوں میں تو لوگوں نے یہ انوکھا عقیدہ تراش رکھا تھا کہ شوہر کے انتقال کے بعد عورت کو دنیا کی فضا میں سانس لینے کا کوئی حق حاصل نہیں چنانچہ جب کوئی شخص مرتا تھا تو اس کی بیوی بھی جان دے دیتی تھی۔ ہندوستان میں ستی کی رسم ہزارہا سال تک رہی۔ عورت مردہ شوہر کا سر گود میں رکھ کر چتا میں بیٹھ جاتی تھی اور آگ کے شعلے آن کی آن میں دونوں کو بھسم کر ڈالتے تھے۔ اکبر اعظم نے اس رسم کو حکماً ممنوع قرار دیا لیکن پھر بھی اکثر مقامات میں اس پر عمل ہوتا رہا ہے آخر لارڈ ولیم بنٹنگ نے اپنے حسن تدبیر سے اس رسم کی بیخ کنی کی۔ اور کوئی سو سال ہونے کو آئے ہیں کہ یہ رسم مٹ چکی ہے لیکن اب بھی کبھی کبھار ایسے واقعات سننے میں آجاتے ہیں۔ چنانچہ کوئی چھ ہی سال کا عرصہ ہوگا کہ بہار کے علاقہ میں ایک عورت ستی ہوگئی تھی۔

یہ کچھ ہندوستان ہی پر موقوف نہیں دوسرے کئی ملکوں میں بھی ستی سے ملتی جلتی رسمیں موجود تھیں مغربی افریقہ اور چین میں عرصہ تک بیوہ عورتوں کو ہلاک کر ڈالنے کی رسم رہی ہیر دہیں یہ دستور تھا کہ جب کسی قبیلے کا سردار مر جاتا تھا تو اُس کی چہیتی بیویوں کو اور لونڈیوں کو جن کی تعداد بعض اوقات کئی کئی سو تک ہو پہنچتی تھی اُس کی قبر پر قتل کر ڈالا جاتا تھا جزیرہ فجی میں بیوہ عورتوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا یا گلا گھونٹ کر مار ڈالا جاتا تھا۔

پچھلے دنوں بعض محققوں نے شہر اُر کے شاہی گورستان کو کھودا تو ایک مستطیل کمرہ برآمد ہوا جو ستائیس فٹ لمبا اور پچیس فٹ چوڑا تھا اس میں ۶۸ عورتوں اور چھ مردوں کی لاشیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے بعض عورتوں کے سر لندن کے برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں اُن کے سروں کے ارد گرد جڑاؤ حلقے اور ان پیتل کے نازک پھول پتے لپٹے ہوئے ہیں محققین کا خیال ہے کہ یہ عورتیں بڑے بڑے سرداروں کی عورتیں تھیں اُن کی موت کے بعد انھیں بھی قتل کر دیا گیا۔ تاکہ وہ اگلی دنیا کے سفر میں اپنے شوہروں کیساتھ رہیں۔

یہ عقیدہ اسطرح پیدا ہوا کہ اگلے زمانہ کے توہم پرست لوگ یہ سمجھتے تھے کہ موت کے بعد زندگی کا جو دور شروع ہوتا ہے وہ موجودہ زندگی سے پوری پوری مشابہت رکھتا ہے۔ اُس زندگی میں انسان کو دنیاوی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ بعض مقامات پر تو قبروں میں کھانے پینے کے برتن اور خزانہ اور ہتھیار تک ملتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

دو بھائیوں کی لڑائی

از بابو جنگ بہادر صاحب بی اے آنرز

ہندو مسلمانوں کے جھگڑوں کا ذکر چھیڑتے ہوئے مجھے بڑی جھجک ہوتی ہے آپ ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں اور آپ کے پاک و صاف اور معصوم دل ابھی ان برائیوں سے پاک ہیں مگر کیا کیا جائے بغیر ذکر کئے بھی بن نہیں پڑتا اسلئے کہ اگر کسی طرح یہ بات آپ کی سمجھ میں آجائے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی ماتا کے سپوت ایک ہی ملک کے رہنے والے ایک ہی سرزمین میں پلکر بڑھے ہیں اسی میں انھیں پیدا ہونا۔ جینا اور مرنا ہے تو پھر ایسی حالت میں یہ لڑائی جھگڑا یہ آئے دن کی سر پھٹول بغض و عداوت سخت حماقت نہیں تو کیا ہے۔ اگر یہ بات آپ کے دلمیں جم جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ قوم اور ملک کی بگڑی بات بن جائے کیوں کہ آپ ہی تو ہیں جو کچھ دنوں کے بعد جوان ہو کر قوم کی کشتی کے ناخدا بنیں گے۔ اگر آپ کے دل ان برائیوں سے پاک ہوں گے اگر آپ عقلمندی سے سمجھ لیں گے کہ ملک اور قوم کو مصیبتوں سے نجات اُسی وقت ملے گی جب سب ہندو اور مسلمان بھائی سچائی اور خلوص سے ایک دوسرے کیساتھ ملکر کام کریں۔ تو سچ جانئے کہ ہندوستانیوں کے دن پھر جائیں اور انہیں دوسرے آزاد ملکوں کے مقابلہ میں شرم سے سر نہ نیچا کرنا پڑے

آخر آپ بھی تو سوچئے کہ ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی گتھی کیوں نہیں سلجھتی۔ کیوں مذہبی دشمنی کی گانٹھیں کھلکر قوم اتحاد کا ایسا نفیس اور مضبوط تار نہیں بنجاتیں جس میں ہم ہندوستانی محبت کے پھول آسانی اور خوبصورتی سے پرو سکیں ہمارے اور آپ کے شاعر اقبال نے ایک بار بڑی بلند آواز میں کہا تھا کہ مذہب نہیں آپس میں بیر رکھنا نہیں سکھاتا اور یہ کہہ کر وہ چپ نہیں ہوگئے تھے بلکہ انھوں نے ایک نیا اور نرالا شوالہ بنانے کی صلاح دی تھی۔ جہاں بے روک ٹوک سب ہی سجدہ کریں۔ یہ سبق اور رہبروں نے بھی قوم کو پڑھانے کی کوشش کی آپ اسے سمجھکر اگر عمل کریں تو قوم اور ملک کے دن پھر سکتے ہیں۔

ہندو مسلمانوں میں روٹی، بیٹی کا تعلق ہو جائے تو میں خوشی کے مارے اپنی جھونپڑی کے سامنے بینڈ بجواؤں لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس سے بھی یہ الجھی ہوئی گتھی نہ سلجھے گی۔ تو پھر آخر کیا کیا جائے بات بہت ہی آسان ہے۔ اگر آپ جی کڑا کر کے اسے سن سکیں وہ کہ تمام غلط باتیں جو خود غرضوں کی خود غرضی کی وجہ سے مذہب میں شامل ہوگئی ہیں یکقلم اڑا دی جائیں۔ کوئی سچا مذہب اسبات کا روادار نہیں کہ اس کے ماننے والوں میں دوسر لوگوں سے بغض و عناد پایا جائے

پھر لوگوں میں یہ دیوانگی اور پاگل پن کیوں ہے بات یہ ہے کہ برسہا برس سے انھیں غلط مذہب کی افیم کھلائی جارہی ہے پہلے یہ پرانے طریقہ سے ٹیڑھی ترچھی گندی گولیوں کی شکل میں دیجاتی تھی۔ اور اب نئے طریقہ سے چپتی تلی کونین کی گولیوں کی شکل میں کھانڈ میں لپیٹ کر دی جاتی ہے مگر یہ سب کسکے اشارہ پر جو اپنے نفع کی خاطر اور اپنے روپیہ پیسہ کے بل پر لوگوں سے جیسا چاہتے ہیں ناچ نچواتے ہیں۔

پردۂ فلم

اسکرین اور اسٹیج

از جناب محمد رفیق صاحب نظر عابدی کانپور

ناطق فلموں کے رائج ہونے سے پہلے ہندوستان میں اسٹیج ایک ایسی جگہ تھی جہاں تمثیل نگاروں اور اداکاروں کو اپنے کمالات ظاہر کرنے کا موقع ملتا تھا۔ اور فنی نوادر عوام کے سامنے پیش کرنے کیلئے ماہرین کے پاس یہی ایک ذریعہ تھا کہ وہ کسی تھیٹر کمپنی سے اپنا الحاق کرلیں۔ اسوقت اسٹیج کے محدود لوازمات کی مناسبت سے اظہار جذبات کیلئے چند مخصوص طریقوں پر کاربند ہونا لازمی خیال کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اس کے بغیر اداکار کیلئے ناظرین کو متاثر بنانے میں بڑی دشواری لاحق ہوتی تھی۔ چنانچہ خیالات کا اظہار زبان سے کرنیکے ساتھ ہی جذبات کے مطابق اعضائے جسمانی کو حرکت میں لانا اور جنبش اعضا کی مناسبت سے الفاظ میں ایک خاص وزن پیدا کرنا بہت ضروری تھا کوئی اداکار اس اصول کیخلاف فطری طریقہ پر صرف چہرے کے تغیر و تبدل سے اپنے احساسات کا اظہار کرنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ وسیع ہال میں بیٹھنے والے تماشائیوں کو اسٹیج پر ایکٹ کرنے والے اداکار کا منہ بھی صاف طور پر نہیں دکھائی دیتا چہ جائیکہ چہرے کا اُتار چڑھاؤ۔

لیکن ہندوستان میں ناطق فلموں کی ابتدا ہوتے ہی عوام کی نظریں اسٹیج سے ہٹکر اسکرین پر جم گئیں اور ملک میں جس دلچسپی کیساتھ بولتی ہوئی تصویر کا خیر مقدم کیا گیا اُسنے تھوڑے ہی عرصہ میں اسکرین کو اسٹیج سے زیادہ کامیاب بنادیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ماہرین فن تمثیل کیلئے بھی ترقی کا راستہ کھلگیا اور اُن کی قدر و قیمت میں اتنا اضافہ ہوگیا جو اسٹیج پر صدیوں میں محال تھا۔

کیمرے کے سامنے اظہار جذبات کا طریقہ تھیٹر سے بالکل متضاد ہے وہاں احساسات کو ظاہر کرنیکے لئے زبان کیساتھ جسم کو بھی کام کرنا پڑتا تھا لیکن یہاں صرف چہرے کو دلی تاثرات کا آئینہ بنانا پڑتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے اسٹیج پر صرف نقالی کرنا پڑتی تھی اور اسکرین میں فطری جذبات کو بھی بے نقاب کرنا پڑتا ہے اس اہم تبدیلی کے بعد طرز کلام اور لہجہ گفتگو کا بدلنا بھی ایک اشد ضروری چیز تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اداکاروں نے ابھی تک اس عیب کو دور نہیں کیا اور طرز کلام ہنوز اسٹیج ہی کا سا ہے ایکٹر ویسے ہی وزن دار لہجہ میں اور اُسی طرح ناپ تول کر مکالمہ کو ادا کرتے ہیں جو تھیٹر کیلئے موزوں تھا مگر اسکرین پر ناگوار اور بدنما معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک معمولی سپاہی بادشاہ کے سامنے جو الفاظ منھ سے نکالتا ہے وہ ایک خاص وزن دار لہجہ میں۔ اُتار چڑھاؤ کیساتھ۔ اور بادشاہ سلامت بھی جواب دیتے ہیں تو فقروں کو تول تول کر اور ہاتھ پیر ہلا ہلا کر حالانکہ شاہی دربار میں ایک ادنیٰ سپاہی کا طرز گفتگو نہایت آہستہ اور مودب ہونا چاہیئے اسیطرح بادشاہ کا جواب متانت کیساتھ باوقار لہجہ میں بظاہر یہ بالکل معمولی سی بات ہے ع

ع مگر حقیقتاً اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمثیل نگاری سے اصلیت کا رنگ فنا ہوجاتا ہے اور کھلی ہوئی نقالی معلوم ہونے لگتی ہے۔ اداکار اگر چاہیں تو معمولی سی کوشش سے اس عیب کو دور کرسکتے ہیں اور طرز کلام کو نیچرل بناکر جذبات نگاری میں چار چاند لگاسکتے ہیں لیکن معلوم نہیں کیوں اُنھیں اسطرف ابھی تک توجہ نہیں ہوئی۔

ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ نیو تھیٹرس لمیٹیڈ کلکتہ نے جو اسوقت ہندوستانی فلم کمپنیوں میں سب سے زیادہ کامیاب اور شائستہ ہے اس کمزوری کو بڑی حد تک محسوس کرکے اپنے تماشوں کو حتی الامکان اس عیب سے بچانے کی کوشش کی ہے چنانچہ کمپنی مذکور کا تازہ شاہکار "کاروانِ حیات" اس دعوے کی ثبوت میں پیش کیا جاسکتا ہے جو بناوٹی طرز گفتگو اور جسم کی نامعقول حرکتوں سے قطعی مبرا ہے اور اُس کے متعلق بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اردو زبان اور فطری جذبات نگاری کے لحاظ سے ہندوستان کا بہترین فلم ہے۔

ہم کو امید ہے کہ دوسری فلم کمپنیاں بھی نیو تھیٹرس کی تقلید میں قدم اٹھاکر اپنے احساس ترقی اور فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں گی۔ اور اس کھلے ہوئے نقص کو دور کرکے ہندوستانی تمثیل نگاری میں حقیقت کی لہر پیدا کرکے دکھائیں گی تاکہ عوام کو اسٹیج اور اسکرین میں نمایاں فرق نظر آنے لگے۔

اقوالِ زریں

ہندوستان کا کسان بھکاری نہیں وہ کسی خیرات کا طالب نہیں بلکہ اپنے حق میں انصاف چاہتا ہے۔ (پروفیسر کالے)

موجودہ زمانہ کے لٹریچر، ڈرامہ، اور سینما میں بہت سی چیزیں ایسی داخل کردی گئی ہیں جو انسان کی نفسانی خواہشات کو اُبھارتی ہیں (گراہم لیسٹون)

ظلم کے دور میں لوگ آزادی کے طالب ہوتے ہیں اور آزادی کے دور میں ظلم و سخت گیری چاہتا ہے (ایک ہسپانوی مصنف)

دنیا نکتہ چینوں کے بغیر چلائی جاسکتی ہے لیکن کام کرنے والوں کے بغیر نہیں چلائی جاسکتی۔ (ہر ہٹلر)

کامیاب شخص وہی ہوتا ہے جو اپنے اخراجات سے زیادہ آمدنی پیدا کرے۔ (میکڈانلڈ)

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار نہ جانے دو۔ (ہنری فورڈ)

سب سے محبت کرو اور کسی سے بگاڑ نہ پیدا کرو اسکے بعد تم دیکھو گے کہ تم فرشتہ بن گئے۔ (شکسپیر)

موجِ تبسم

گاہک۔ (ہوٹل کے ملازم سے) دیکھو کھانا بہت بدمزہ ہے میں اسے نہیں کھا سکتا۔ منیجر کو بلاؤ

ملازم۔ ان کو بلانا بیکار ہے وہ بھی اسے نہیں کھائیں گے۔

شنکر۔ مجھے خوشی ہے کہ کالج ڈرامائک سوسائٹی نے تمھیں ہیرو کا پارٹ دیا ہے کیا اس پارٹ میں بہت سی تقریریں ہیں۔

ہیرالال۔ نہیں مجھے شوہر کا پارٹ دیا گیا ہے اسلئے خاموش رہنا ہے۔

وکیل۔ گواہ سے جرح کرتے ہوئے۔ گاڑی ہانکتے ہو نا؟

گواہ۔ جی نہیں

وکیل۔ لیکن ابھی تو تم نے حلف اٹھا کر بیان کیا ہے کہ میں گاڑیبان ہوں۔

گواہ! جی ہاں! لیکن میں گاڑی نہیں ہانکتا بلکہ گھوڑا ہانکتا ہوں۔

ڈاکٹر بھاگ سنگھ گرفتار کرلئے گئے

جالندھر ۵ اپریل۔ ڈاکٹر بھاگ سنگھ پی ایچ ڈی جو کہ حال ہی میں کناڈا سے واپس آئے تھے اور جنھیں ان کے موضع میں نظربند کردیا گیا تھا۔ آج قانون ترمیم ضابطہ فوجداری پنجاب کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے۔

کمانڈر انچیف ریٹائر ہوں گے

جانشین کا تقرر

نئی دہلی ۵ اپریل۔ ملک معظم شاہ جارج پنجم نے سر فلپ چیٹ وڈ کی جگہ جنرل ساربرٹ آرچیبالڈ کسلز کو کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے سر فلپ چیٹ وڈ عنقریب ہی ملازمت سے ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔ سر ساربرٹ آرچیبالڈ کسلیز وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے ممبر بھی مقرر ہوتے ہیں۔

مصری وزرا کا وفد لندن کو

اقتصادی تحقیقات کے منصوبے

لندن ۵ اپریل۔ اقتصادی تحقیقات کا مصری مشن برطانوی گورنمنٹ کی دعوت پر آج شام کو لندن پہونچا۔ بحری وزیر خارجہ کے نمائندگان تجارتی بورڈ کے صدر اور کالونی کے وفد کا گورنمنٹ کی طرف سے استقبال کیا۔ برطانوی صنعت و حرفت کی فیڈریشن کے ممبران اور برطانوی تجارتی چیمبرز کے ممبران نے مصری وزیر سے باہم تبادلہ خیالات کیا۔

ملک معظم کی سلور جوبلی

پرنس آف ویلز نے چندہ دیا

لندن ۵ اپریل۔ پرنس آف ویلز نے کنگ جارج جوبلی ٹرسٹ فنڈ کو ۲۵ سو روپیہ پونڈ چندہ دیا ہے یہ فنڈ ملک کے نوجوانوں کی بہتری کے لئے ہوگا۔

دلچسپ معلومات

جو ستارے ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان کی روشنی بیس ہزار سال میں ہم تک پہونچتی ہے۔ روشنی ۱۸۶۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔

اس حساب سے ایسے ستارے ہم سے ۰۰۰۰۰۰ ۴۸۰۰۰ میل دور ہیں۔ مگر کائنات میں ایسے بھی ستارے موجود ہیں جن کی روشنی ۴۰ ہزار سال میں ہم تک پہونچتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نپولین بونا پارٹ عربی نسل سے تھا۔ اور اس کا خاندانی نام بونا پارٹ دراصل "بنو فارس" کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ بنو فارس عربی میں ایک قبیلے کا نام ہے۔

برطانیہ کو چھوڑ کر دنیا کی کسی سلطنت کی سالانہ آمدنی امریکہ کی خیراتی انجمنوں کی سالانہ آمدنی کے برابر بھی نہیں ہے۔

پچھلے سال امریکہ کے دولت مندوں نے چھ ارب ۶۵ کروڑ ۹ لاکھ روپیہ خیراتی انجمنوں کو دیا سلطنت فرانس یا جرمنی کی سالانہ آمدنی اس رقم سے ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ سے کم ہے۔

دیگر ممالک کے باشندوں کے مقابلہ میں جینیوں پر تبدیلی آب و ہوا کا اثر کم ہوتا ہے۔

تقریر کرنے کے

دس (۱۰) اہم اصول

فرانس کے مشہور ماہر فن تقریر و خطابت نے حسب ذیل "احکام عشرہ" (یعنی دس اصول) اس فن کے بتائے ہیں:۔

۱۔ ہمیشہ نرم اور آہستہ آواز سے بولنا شروع کرو رفتہ رفتہ آواز کو بلند کرو۔

۲۔ ہر لفظ کو زبان اور لب کی پوری حرکت سے صاف صاف ادا کرو۔

۳۔ ہر لفظ دوسرے سے علیحدہ کرکے بولو تاکہ وہ الگ الگ رہیں۔ اور ایک دوسرے سے مل کر خراب آوازیں اور غلط مطلب پیدا نہ کریں۔

۴۔ ٹھہر ٹھہر کر، گہرا سانس لے کر، تقریر کرو۔ اور ایسا کبھی نہ ہو کہ تم کچھ بول رہے ہو اور تمھارے دانت بند ہوں۔

۵۔ اپنے سامنے سننے والوں کی طرف دیکھتے رہو اور اگر کوئی تحریر پڑھ رہے ہو تو کوشش کرو کہ آواز کی موج کا رخ سننے والوں کی طرف سے نہ ہٹے۔

۶۔ جب تقریر کرو پوری طرح تن کر کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔

۷۔ تقریر کرتے وقت کبھی تنگ اور چست کپڑے نہ استعمال کرو

۸۔ کھانا کھانے کے بعد تقریر کرنے سے بچو۔

۹۔ میٹھی چیزیں زیادہ نہ استعمال کرو۔

۱۰۔ اور اگر ان تمام احتیاطوں کے باوجود تمھاری آواز کام نہیں دیتی تو کسی طبیب کے پاس جاؤ

افسانہ

زندہ نعش

از جناب وجاہت سندیلوی

پروفیسر جمشید جی راجہ پرتاب کے والد راجہ مہراب سنگھ کے گہرے دوست تھے اُن کو عجائبات کا بہت شوق تھا اور انھوں نے اپنے گھر پر ایک اپنا ذاتی عجائب خانہ قائم کیا تھا۔ دہ سال ہوئے جب وہ تلاش عجائبات کے سلسلہ میں مصر چلے گئے تھے مصر سے واپسی پر اُن کو راجہ مہراب سنگھ کی موت کا حال معلوم ہوا اور وہ بمبئی سے سیدھے تعزیت کے لئے راجہ پرتاب سنگھ صاحب کے پاس چلے گئے مصر سے جو عجائبات وہ لاتے تھے ان میں ایک دو ہزار سال قبل مسیح کی ممی بھی تھی۔ پروفیسر جمشید جی کو اس ممی پر بڑا ناز تھا اور اپنے ایک ہفتہ کے قیام میں وہ اکثر راجہ پرتاب سنگھ سے کہہ چکے کہ ان کو ممی کی جو بارہ ہزار روپیہ قیمت دینا پڑی ہے اُسمیں بھی یہ اتنی سستی ہے کہ بیسے مفت

(۲)

پروفیسر جمشید جی جانے کیلئے بالکل تیار کھڑے تھے کہ راجہ پرتاب سنگھ اپنے کمرے سے بالکل گھبرائے ہوئے نکلے ان کے ہاتھ میں ایک ٹائپ شدہ خط تھا قبل اسکے کہ وہ کچھ کہیں پروفیسر نے خط اُن کے ہاتھ سے لیلیا اور چونکہ کوئی اور کمرے میں موجود نہ تھا باواز بلند پڑھنے لگے۔

مکرمی راجہ صاحب بہادر تسلیم

حال ہی میں آپ کے گاؤں سرور پور سے آپ کو جواہرات کا ایک نایاب ذخیرہ دستیاب ہوا ہے یہ جواہرات وہاں محمود غزنوی کے زمانہ سے دفن تھے محمود خود اپنے سوانح حیات میں لکھتا ہے کہ:۔

"گوکھر رہنماؤں کی رہبری میں جب یہ خبہ پیدا ہوا کہ وہ راہ بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں احتیاطاً ایک فولادی بکس میں اپنے بیش قیمت جواہرات رکھ کر (جمیں آدھے سے زیادہ سومناتھ کے مندر سے دستیاب ہوتے تھے) رات کو معتمد خاں کی ہمراہی میں سرائے پور نامی ایک پہاڑی گاؤں کے قریب دفن کرآیا"

یہ محمود کا آخری حملہ تھا۔ ایک جگہ وہ اور لکھتا ہے "معتمد خاں مرگیا۔ کاش میں ہندوستان جاکر اپنے جواہرات واپس لاسکتا"

میں نے بڑی تاریخی چھان بین کی اور آخر میں ان تاریخی جواہرات کا پتہ لگالیا لیکن میرے پہونچنے سے چند دن پیشتر نہ معلوم کیسے یہ اتفاقیہ آپ کو مل گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جواہرات میرے ہیں میں اپنے کئی بیش قیمت سال ضائع کئے ہیں۔ محض اتفاق سے آپ اتنے بڑے خزانے کے مالک نہیں ہوسکتے ۲۲ دسمبر ۱۲ بجے رات کو میں اپنی امانت آپ سے وصول کرلوں گا چون وچرا کی گنجائش نہیں۔

خاکسار دلیر بہادر

پروفیسر! یعنی آج بارہ بجے رات کو

راجہ صاحب! جی آج آج نہ جائیں کیا یہ ممکن ہے!

پروفیسر! دلیر بہادر سے میں واقف نہیں میں خود کس قابل ہوں لیکن آپکے کہنے سے میں رُک جاؤنگا۔

راجہ صاحب! کیا واقعی ایسا ممکن ہے۔ کیا انتظام کیا جاوے۔

پروفیسر! گھر میں کتنے ملازم ہیں۔

راجہ صاحب! سولہ ۱۶

پروفیسر! بہت کافی ہیں میں انتظام کرلونگا

راجہ صاحب! پولیس نہ بلائی جاوے!

پروفیسر! بالکل بیکار اچھا آپ کو کسی ملازم پر تو شبہ نہیں

راجہ صاحب! نہیں وہ سب والد صاحب کے وقت کے ملازم ہیں اور ہمیشہ نمک حلال رہے۔

پروفیسر۔ بس ٹھیک ہے۔

(۳)

شام ہی سے مہراب بھون کے پھاٹک بند کردیے گئے پروفیسر صاحب کے احکام کے مطابق چار ملازم کوٹھی کے چاروں طرف باغ میں گئے۔ رانی صاحبہ میکے جا چکی تھیں۔ کوٹھی کے سب کمرے مقفل کردیے گئے۔ اور لقبیہ ملازمین خاص مقامات پر متعین کر دیے گئے۔ راجہ صاحب کی فرمائش پر راجہ صاحب نے اپنے مصری عجائبات بھی تہ خانہ میں رکھدیے۔ جہاں تجوری میں راجہ صاحب کے جواہرات کا نایاب ذخیرہ رکھا تھا۔ عین تہ خانے کے دروازے کے پاس راجہ صاحب و پروفیسر صاحب ریوالور لیکر لیٹ گئے۔ چار ملازمین پہرہ دینے پر متعینات ہوئے۔ رات کو نیند کسے آتی ہر ہر سکنڈ پر دلیر بہادر کی آمد کا انتظار رہا۔ لیکن ایک پتا بھی نہ کھڑکا۔

(۴)

۲۴ دسمبر کی صبح کو ۸ بجے کی گاڑی سے پروفیسر صاحب اپنے وطن جانیوالے تھے۔ راجہ صاحب بھی اپنے کامیابی پر بہت محظوظ تھے۔ ۷½ بجے موٹر آگئی اور پروفیسر صاحب اور اپنا اسباب اور ممی لیکر اسٹیشن روانہ ہوگئے راجہ صاحب نے یہ طے پایا کہ وہ اپنے جواہرات بنک میں داخل کردیں۔ راجہ صاحب تہ خانے میں گئے تجوری بلائی تو اسے کھلا پایا۔ پٹ کھولا تو وہ بالکل خالی تھی آہ کی چیخ مار کر راجہ صاحب بیٹھ گئے۔ شوفر نے اسٹیشن سے آکر ایک خط پیش کیا:۔

مکرمی راجہ صاحب بہادر

پروفیسر جمشید جی ابھی مصر میں ہیں۔ خادم حسب وعدہ جواہرات لئے جاتا ہے کہئے کیسی رہی۔ ممی تو بکس سے نکالکر بستر میں لپیٹ دی۔ اپنا آدمی بکس میں بند کرکے تہ خانہ میں پہونچا دیا۔ کچھ سمجھے پروفیسر جمشید جی کی چھوٹی ممی بائیں باغ کے نالے میں پڑی ہے میرا آدمی جواہرات لئے میرے پاس بیٹھا ہے۔ مذاق اچھا رہا۔

خاکسار

"دلیر بہادر۔ یا جمشید جی"

مسلم یونیورسٹی کی چانسلری سے استعفےٰ

دہلی ۷ اراپریل۔ معتبر طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ نواب بھوپال نے مسلم یونیورسٹی کی چانسلری سے استعفےٰ دیدیا اس خبر سے یونیورسٹی کے حلقوں میں استعجاب پھیلگیا ہے۔ اس استعفے پر خاص طور سے حاشیہ آرائیاں کی جارہی ہیں۔

دہلی یونیورسٹی کورٹ کے نئے ممبر

نئی دہلی ۔ ۵ راپریل ۔ مندرجہ ذیل اصحاب دہلی یونیورسٹی کے کورٹ کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں :
خانصاحب مولوی محمد فضل الدین ۔ سر محمد امین الدین خان سر عبد الرحمان ۔ رائے بہادر بی مکرجی ۔ لیڈی اگرگ ۔ سی آئی مسز خانصاحب محمد زماں خاں ۔ شیخ صفدر علی ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ممبر اسمبلی ۔ مرزا محمد سعید ۔ حاجی رشید احمد ۔ ڈاکٹر رلٹن

لئے ۔ اسکول ۔ لائبریریاں ۔ ریڈنگ روم ۔ ہوسٹل وغیرہ کھولنے کے لئے حکومت غیر سرکاری انجمنوں اور لوکل بورڈوں کی مالی امداد کرے گی ۔

اس کے علاوہ دلت طلبا کو ۲۳۰۰ وظیفے دیے جائیں گے تمام اسکیم پر ۷۵،۰۰۰ روپیہ صرف ہوگا ۔

وائسرائے کی سفارش کو

اسمبلی نے منظور نہیں کیا

نئی دہلی ۔ ۶ راپریل ۔ آج اسمبلی میں ممبر مالیات کو زبردست شکست ہوئی ۔ ۴۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۴ ووٹوں سے ہاؤس نے گورنر جنرل کی بل مالیات کو منظور کرنیسے انکار کر دیا ۔ اور اس طریقہ پر ایک مرتبہ پھر پبلک کی آنکھوں میں اپنی پوزیشن کو بڑھا دیا ممبر مالیات کی جانب سے بل پر تصدیق کی مہر لگانے کی جو دھمکی دی جارہی تھی ۔ اس نے تمام مخالف پارٹیوں کو متحد کرنے کا کام دیا ۔

سر کاوس جی جہانگیر کا پروٹسٹ

سر کاوس جی جہانگیر اور ان کی پارٹی جس نے پہلے نمک پر محصول کم کرنے کے خلاف ووٹ دیا تھا آج حکومت کے رویہ کے خلاف پر لبطور پروٹسٹ غیر جانبدار رہی ۔ یورپین گروپ نے بھی حکومت کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ۔

صرف چار منتخب شدہ ممبروں نے حکومت کا ساتھ دیا ۔ یعنی مہاراجکمار روز یانگرام ۔ راجہ اماون ۔ سر محمد یعقوب اور سر مہر شاہ

مسٹر جوشی نے آج مخالف پارٹی کے ساتھ ووٹ دیا ۔

یوپی کے دلتوں کو مزید سہولتیں

حکومت یوپی کی اسکیم ۔ ۷۵،۰۰۰ ہزار روپیہ منظور کیا گیا

لکھنو ۔ ۲ راپریل ۔ دلتوں کی تعلیمی سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے حکومت یو ۔ پی نے مستحکم قدم اٹھایا ہے اس بارے میں ایک کمیونک شائع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ " ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل بورڈوں میں جہاں کہ لازمی تعلیم شروع کر دی گئی ہے نگرانی افسر مقرر کیے جائیں گے جو کہ دلتوں کو تعلیم کے فوائد بتلائیں گے اور ان کو ان سہولتوں سے مطلع کریں گے جو حکومت اور لوکل باڈیز کی جانب سے پیدا کی گئی ہیں اس کے علاوہ دلتوں کے بچوں کو اسکول میں داخل کریں گے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ صرف صوبہ کے ہر ایک ضلع میں ایک غیر سرکاری دلت تعلیمی کمیٹی مقرر کی جائے جو دلتوں کی تعلیم کے بارے میں ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں میں مشورہ دے گی اور ان کو تعلیم کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے اور مشکلات دور کرنے کے متعلق تجاویز پیش کرے گی حکومت دلتوں کے غریب بچوں کو مفت کتابیں دینے کا بھی انتظام کرے گی اور دلتوں کے

مسلم یونیورسٹی کی چانسلری سے
نواب صاحب بھوپال کا استعفیٰ

تازہ ترین خبر یہ ہے کہ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کی چانسلری سے ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال مستعفی ہوگئے لوگوں کی یاد سے ابھی یہ واقعہ محو نہ ہوا ہوگا کہ ہز ہائی نس کی والدہ محترمہ خلد آشیاں بیگم صاحبہ بھوپال جب چانسلر تھی تو ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال جو کہ اسوقت ولیعہد اور پرنس حمید اللہ تھے کی کوششوں سے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ جس کی صدارت سر ابراہیم رحمت اللہ نے کی تھی کہ وہ یونیورسٹی کی بدنظمیوں اور خرابیوں کی تحقیقات کی بنا پر اُس کی اصلاح کی تدابیر بتائے کہتے ہیں کہ ادھر چند ماہ سے ایک مخصوص جماعت کی طرف سے اسبات کی کوشش کی جارہی تھی کہ وہ ان تمام اصلاحات کو جو رحمت اللہ کمیٹی کی سفارشات کے ماتحت عمل میں آچکی تھیں یا آرہی تھیں اور جن کی تکمیل کے لئے نواب صاحب بھوپال پوری سرگرمی سے کام کر رہے تھے ناکام کیا جائے ظاہر ہے کہ ہز ہائی نس کے لئے ان حالات میں چانسلر رہنا دشوار تھا اور انہوں نے آخر کار اس سے سبکدوشی حاصل کرلی۔

اسی سلسلہ میں یہ امر بھی خصوصیت سے قابل لحاظ ہے کہ کمیٹی مذکورہ ہی کی سفارش کی بنا پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب یونیورسٹی کے عہدہ پرو وائس چانسلر سے الگ ہوئے تھے جو اب وائس چانسلر کے عہدہ کے لئے امیدوار ہیں۔

مسلم یونیورسٹی کو پچاس ہزار کا عطیہ
سر راس مسعود کی کوشش

سر راس مسعود سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی کوششوں سے دربار جوناگڑھ نے علی گڈہ مسلم یونیورسٹی کی کوششوں سے دربار جوناگڈھ نے علی گڈہ مسلم یونیورسٹی کو پچاس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ منظور کیا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے ٹکنیکل شاخ پر خرچ کیا جائے

سلور جوبلی کے موقع پر
سیاسی اسیروں کو رہا نہ کیا جائیگا

لندن ۱۰ اپریل دارالعوام میں مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سلور جوبلی کی تقریب کے سلسلہ میں ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کو رہا نہ کیا جائے گا۔

دسمبر میں صوبہ سندھ کی علیحدگی

بمبئی ۔ ۹ اپریل ۔ ٹائمز آف انڈیا کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ سندھ کو نومبر یا دسمبر ۱۹۳۵ء میں بمبئی سے الگ کرکے ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا ابھی سے اس نوزائیدہ صوبہ کی گورنری کے ضمن میں قیاس رائیاں ہورہی ہیں۔

امیدواروں میں سر جیمز ڈینٹ ریفارم کمشنر و سر لنکالٹ گراہم سکریٹری لیجلیٹو ڈپارٹمنٹ اور بمبئی کے سرکردہ اصول افسر کے نام قابل ذکر ہیں۔

پنجاب کے قانون قرضہ کی منظوری
گورنر جنرل نے تصدیق کردی

نئی دہلی ۹ اپریل پنجاب کونسل نے زمینداروں اور کاشتکاروں کو ساہوکاروں کے مظالم سے بچانے کے لئے اور بھاری قرضے سے ایک بڑی حد تک نجات دلانے کے لئے جو مسودہ قانون منظور کیا تھا اسپر گورنر جنرل نے اپنی مہر تصدیق ثبت کردی ہے

کانپور میونسپلٹی
پبلک نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ نمبر ۲۶ مین (26 MAIN) جو کہ پریڈ کے قریب ہے کنکشن کیلئے ۷ اپریل ۱۹۳۵ء روز بدھ ۷ بجے شام کو کھولا جائے گا۔ اور یہ امید کیجاتی ہے کہ ۸ اپریل ۱۹۳۵ء جمعرات کی صبح تک مکمل ہوجائے گا۔ مگر ایسے غیر متوقع اسباب پیش آسکتے ہیں کہ جن کی وجہ سے ۸ اپریل جمعرات کی صبح کو چند گھنٹوں کیلئے پانی کی سپلائی رک جائے

لہذا عوام سے استدعا کی جاتی ہے کہ ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو پانی کی فراہمی کا انتظام کرلیں

دستخط برجندر سروپ
ایڈوکیٹ ۔ بی اے ایل ۔ ایل ۔ بی
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

فرانس کی جنگی کونسل کا نیا فیصلہ

پیرس ۔ ۸ اپریل ۔ سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس کی اعلےٰ جنگی کونسل نے یہ تجویز منظور کی ہے کہ جبریہ بھرتی والی افواج میں جن سپاہیوں کو چھ ماہ کی تربیت کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ انھیں کم از کم تین ماہ کے لئے اور روکا جائے۔ ان لوگوں کی میعاد ۱۳ ارمئی کو ختم ہونے والی تھی۔

مدراس کونسل میں
کانگرس کی کامیابی

مدراس ۱۰ اپریل ۔ مسز لکشمی پتی کانگرسی امیدوار شہر کے ضمنی انتخاب میں ۹۴۳ ۲ آرا کے مقابلہ پر ۳۹۰۷ آرا سے منتخب ہوگئی ہیں آپ نے اس طرح اپنے حریف مسٹر ایس جی رنگا افنو جم (جسٹس پارٹی کے امیدوار کو ۵۶۴ ۱ آرا کی بھاری اکثریت سے شکست دی۔

سابق صدر اسمبلی
کوچین کے دیوان مقرر ہوگئے

کوچین ۹ اپریل ۔ کل سر شنمکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی ریاست کوچین کے دیوان مقرر کردیے گئے مہاراجہ نے آپ کو خلعت سے سرفراز فرمایا

اسمبلی کے نئی نشست کیلئے
پنڈت مالویہ کھڑے ہونگے

الہ آباد ۔ بنارس ۔ گورکھپور کے حلقہ سے اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے اُس کے لئے پنڈت کرشن کانت مالویہ خود کھڑے ہونا نہیں چاہتے بلکہ پنڈت مالویہ کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔

ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسمبلی کی یہ نشست منشی ایشور سرن کے انتخاب کے ناجائز ہونے سے خالی ہوئی ہے۔

نوٹس بنام گوکل بابتہ
سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور
۱۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۵ء

۱۔ رام داس عمرہ ۵۵ سال ولد کالکا پرشاد قوم برہمن ساکن ہربنس محال شہر کانپور ۔ ۲۔ سرور خاں کابلی عمر ۴۲ سال ولد عبدالحمید خاں قوم پٹھان ساکن ریل بازار چھاونی کانپور سائلان

بنام گوکل عمرہ ۲۵ سال ولد فان قوم حجام ساکن ہربنس محال شہر کانپور ۔ فریق ثانی

بنام گوکل قرضدار فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا سائلان نے ایک درخواست انسالونسی داخل کی ہے کہ گوکل فریق ثانی دیوالیہ قرار دیا جائے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔

لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم کو جو کچھ اعتراض ہو بتاریخ معینہ پیش کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

المرقوم ۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

اخبار آزاد سے بھی ضمانت
طلب کرلی گئی

بمبئی ۱۸ اپریل ۔ بمبئی کے روزانہ اخبار الہلال سے ضمانت طلب کی گئی جس کے باعث اخبار بند کر دیا گیا تھا اور اُسکی جگہ علی بہادر خاں نے اخبار آزاد جاری کردیا تھا معلوم ہوا ہے کہ حکومت سے اخبار آزاد سے بھی چھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کرلی ہے یہ ضمانت ۲۲ ۔ ۲۳ مارچ کی اشاعتوں کے سلسلہ میں طلب کیگئی ہے جن میں حادثہ کراچی پر مقالہ افتتاحیہ لکھے گئے تھے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر ۔ کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل کانپور مقام کانپور
نمبر مقدمہ ۱۵۰

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت چھیالال بنام تم شیو نرائن وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ لگان صادر ہوئی اور مبلغ 33/2/6 جو بازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۳	۱۳	۶
خرچہ نالش	۹	۱	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۶	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۴	۰
	۵	۱۴	۰
	۴۳	۲	۶
	۱۰	۰	۰
	۳۳	۲	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم شیو نرائن ولد لالتا پرشاد سرسیا گھاٹ شہر کانپور و رادھا کشن و بٹیا و لدیا گیرسی ساکنان پتارا پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 33/2/6 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء

پرگنہ کانپور موضع دسہای ادجا گرلال

۵۲ ۱۸ ار
۵۳ ۱۶ ار
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴

(دستخط حاکم عدالت)

اجلاس جناب مولوی عبدالمجید خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ دوم بلہور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ - قواعد ۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۵۶۳ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت مال تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

بابو راج کمار و تیج کمار نابالغان پسران منشی بشن نرائن بعجار گولولایت شریمتی جانکی کنور ساکن شہر لکھنؤ
مدعی

بنام رام لال ولد رامن قوم برہمن ساکن موضع مکرو پرگنہ بلہور ضلع کانپور
مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ دوم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱۵)

نمبر مقدمہ ۲۰۸ / ۳۴ء

بعدالت آنریری اسسٹنٹ کلکٹری ڈیراپور ضلع کانپور

منشی گلزاری لال ساکن جگبنس و نمبردار موضع جگبنس پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور
مدعی

بنام بہاری و نندا ابن پسران رام سہائے برہمن ساکن جگبنس پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۶ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

فرم دیبی سہائے بلدیو سہائے واقع جرنیلگنج شہر کانپور بذریعہ دیبی سہائے ولد بلدیو سہائے قوم کھتری سکنہ مہیشری محال کانپور مالک فرم
مدعی

بنام خیال خاں ولد لال خاں و براتی خاں ولد خیال خاں اقوام پٹھان ساکنان ڈیپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور
مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ -/310 روپیہ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری
منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

کوہ ایورسٹ پر چڑھائی

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ کوہ ایورسٹ کمیٹی نے حکومت ہند اور بوہر ہند کی معرفت حکومت تبت سے کوہ ایورسٹ پر دوبارہ مہم چڑھنے کی اجازت حاصل کرلی ہے۔

مراسلہ

نامہ نگار کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں

پرنس آف ویلز اسپتال

میں

کیپٹن کے این گویل کے حیرت انگیز آپریشن

مسٹر گویل بلحاظ قابلیت اپنے فن میں جسقدر مہارت اور کمال رکھتے ہیں وہ ان حیرت انگیز آپریشنوں سے ظاہر ہوگا جو صاحب موصوف نے اسپتال میں کئے ہیں۔ ایک شخص مسمی جنو جو قریب ہی گاؤں میں رہتا تھا اتفاقاً سر کے بل گر گیا جس سے اُس کے دماغ کی ہڈی چور ہوکر نیچے پر منجمد ہوگئی۔ تکلیف شدید کے باعث جب وہ اسپتال آیا تو مسٹر گویل نے اُس سے سوال کیا کہ تم کو کیا تکلیف ہے۔ شخص مذکور جو پیدائشی گونگا تھا اس لئے اس نے اپنی عادت کے موافق سر پر ہاتھ رکھکر اپنی تکلیف کو ظاہر کردیا۔ غور فرمائیے کہ اسکے اشارے سے کیا سمجھ میں آسکتا ہے اور معالج کہاں تک صحیح نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ مگر کیپٹن گویل نے اپنی قابلیت سے کام لیکر یہ تجویز کیا کہ دماغ کی ہڈی چور ہوکر نیچے پر منجمد ہو رہی ہے۔ ایسے مریض کا علاج سوائے آپریشن اور کیا ہوسکتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی قابلیت سے اس کے دماغ کا اس خوبی کے ساتھ آپریشن کیا کہ وہ تھوڑے ہی دنوں میں صحتیاب ہوکر اپنے گھر واپس چلا گیا اور کچھ کچھ زبان سے بولنے بھی لگا۔ جہانتک سُنا گیا ہے دماغ کے آپریشن سے موت ہی واقعہ ہوتی ہے۔ ایسے نازک آپریشن کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

اسکے علاوہ ابھی حال ہی میں ایک عورت کا آپریشن ہوا ہے جس کو شہر کے مختلف ڈاکٹروں نے حمل تجویز کر رکھا تھا لیکن درحقیقت اس کے پیٹ میں معمولی فٹبال کے برابر پھوڑی تھی۔ مسٹر گویل نے اسکو پھوڑی ہی تجویز کرکے آپریشن کیا اور اسکے پیٹ سے پھوڑی ہی نکلی۔ اب وہ مریضہ نسبتاً اچھی ہے۔ تیسرا آپریشن ایک ضعیف العمر ۷۲ سالہ آدمی کا تھا جس کے مثانہ سے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۱۳۲ پتھر برآمد کئے جو عام طور سے سڑکوں پر ہوتے ہیں۔ خواہشمند حضرات خود دیکھ سکتے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سے کامیاب آپریشن ہیں جنکو کسی اور موقعہ پر ظاہر کرونگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمائے پر تو حق عزم مستقل میں رہے (احسن)
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے (سبھی)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

ادا شناس ہوں فطرت کا رازدار ہوں میں

از حضرت کوکب شاہجہاپوری

سمند عمر فنا سیر پر سوار ہوں میں
غبار جادۂ ہستی مستعار ہوں میں

الم پرست! الم دوست! الم نگار ہوں میں
ادا شناس ہوں فطرت کا رازدار ہوں میں

اک اضطراب مسلسل ہے زندگی میری
دل فگار ہوں میں روح بیقرار ہوں میں

اب اور مجھ میں رہا کیا ہے حسرتوں کے سوا
نگاہ شوق ہوں آغوش انتظار ہوں میں

شگفتگی کسے کہتے ہیں انبساط ہے کیا؟
خزاں نصیب ہوں بیگانۂ بہار ہوں میں

سوائے تہمت ہستی نہیں وجود مرا
سر بدشت ہوں میں نقش رہگذار ہوں میں

فروغ شعلہ خس ہوں ضیائے شمع سحر
شبیہ درد ہوں تصویر اضطرار ہوں میں

بقدر ذوق تمنا کہاں ہے فرصت عمر
نمود برق ہوں میں جلوۂ شرار ہوں میں

چھپا سکا نہ حجاب سکوت سوز دروں!
برنگ شعلہ فروزاں تہِ غبار ہوں میں

ستم یہ ہے کہ شکایت بھی کر نہیں سکتا
فریب خوردۂ مہر و وفائی یار ہوں میں

سرورِ غم ہے نہ کیف نشاط اے کوکب
گذشتہ عہد کی افسردہ یادگار ہوں میں

---

* اداروں کی ترقیات کو تفصیلی طور پر پیش کیا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت کے تمام ارکان فرض شناسی اور یکجہتی کیساتھ ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ داخلی امن و امان موجودہ حکومت کا سب سے بڑا اور بہترین کارنامہ ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت عوام کی مدد سے اپنے پروگرام کو ترقی دے رہی ہے۔

عراقی اطالوی معاہدہ

بغداد ۱۱ مارچ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جبوقت نوری پاشا سعید روم میں تھے تو اطالیہ اور عراق کے درمیان ایک معاہدہ صداقت و مودت قرار پایا تھا۔ اس معاہدہ میں عراق کے لئے چند در چند سیاسی اور اقتصادی منفعات مضمر ہیں

دنیائے اسلام

افغانستان کا عہد ترقی
سال گذشتہ کی رپورٹ

حکومت افغانستان نے شہریار معظم المتوکل علے اللہ محمد ظاہر خاں کے عہد کی برکات کو پیش کرتے ہوئے گذشتہ سال کی ترقی کی تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:-

وزارت خارجہ

۱۔ وزارت خارجہ نے ملک کے مشہور مفکر و مدبر سردار معظم فیض محمد خاں کی نگرانی میں زبردست اہمیت حاصل کی۔ گذشتہ سال میں اُن کی وزارت کے عہد میں افغانستان نے اپنی سیاسی زندگی کا ایک اہم ورق اولٹا۔ اور دنیا نے دیکھا کہ افغانستان تمام اقوام و ملل کی مشترکہ رائے سے مجلس اقوام کا رکن منتخب کیا گیا۔ اور اس طرح اس کے تعلقات تمام دنیا سے براہ راست قائم ہوگئے۔

۲۔ اسی سال میں پہلی مرتبہ افغانستان کے سیاسی تعلقات جاپان سے قائم ہوئے اور پہلے جاپانی سفیر جلالت مآب مسٹر کیتاوا نے وزیر مختار کی حیثیت سے شہریار افغانستان کے دربار میں باریابی حاصل کی۔

۳۔ اسی سال افغانستان و حجاز میں باہمی معاہدہ ہوا۔ اور آقائی مجددی وزیر افغان متعینہ مصر سفیر حجاز کی حیثیت سے سودی حکومت کے دربار میں بار یاب ہوئے۔

۴۔ سفارت خانہ افغانستان موجودہ ایران کے توسط سے افغانستان کے تعلقات پہلی مرتبہ عراق سے قائم ہوئے اور دونوں ملک کے فرمانرواؤں نے سیاسی روابط کے قیام پر تبرکی پیغامات کا تبادلہ کیا۔

۵۔ افغانستان نے اپنے طرز عمل سے صلح کے امکانات کو تقویت پہونچائی۔ اور حدود کے متعلق ایران سے گفتگوئے مصالحت کی۔

وزارت داخلہ

افغانستان کی وزارت داخلہ نے ملکی امن و نظم اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ترقی پرور قدم اُٹھائے۔ کابل پولیس نے خاطر خواہ ترقی کی۔ مزار شریف، تاسقرقان، شہر بلخ، اور دوسرے اہم علاقوں میں پولیس فورس میں اضافہ کیا گیا۔ قیدخانوں میں طبی اصولوں پر اصلاح کی گئی۔ قیدیوں کے لئے موسم کے لحاظ سے اُن کے ضروریات کا انتظام کیا گیا اور اصلاح اخلاق کے لئے علما کا تقرر کیا گیا۔ اور وزارت کی طرف سے پاسپورٹس کے متعلق اصول وضع کئے گئے۔ اور علاقوں کی تنظیم جدید عمل میں لائی گئی۔

تعمیرات

تعمیرات کے سلسلہ میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ سال بالکل شاندار رہا۔ مشہور تاریخی شہر غزنی میں بلدی اصلاحات عمل میں لائی گئیں۔ شاعر شہیر حکیم سنائی نامی روڈ پر ایک کارواں سرائے تعمیر کی گئی۔ جس میں دو منزل عمارت اور ۲۵ کمرے بنائے گئے۔ غزنی کے باہر شلگر دروازہ کے قریب ایک اور سرائے بنائی گئی ہے جس میں بہت سے کمروں کے علاوہ ۲۳ موٹروں کے قیام کی جگہ رکھی گئی ہے

جدید بازار

غزنی کا جدید بازار تیار کیا گیا۔ جس میں دو منزل کی ایک سو چونسٹھ دوکانیں بنائیں۔

سرکاری دفاتر

وزارت داخلہ نے کلکٹروں تحصیلوں اور کمشنریوں کے لئے شاندار عمارتیں بھی تیار کی ہیں اور وہ حکومت کے شایان شان ہیں۔

زیر نظر رپورٹ میں وزارت عدلیہ۔ وزارت تعمیرات عامہ۔ محکمہ صحت اور دوسرے اعلے *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۰ - اپریل ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۶

ایشیا ایشیائیوں کیلئے

مشرق اقصیٰ میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں اُن کی اہمیت کا احساس اب ہو رہا ہے - لارڈ لوتھین کی جو چٹھی ٹائمز میں شائع ہوئی ہے اور جس میں اسبات کی وضاحت کی گئی تھی کہ جاپان اور چین کے اتحاد سے کیا نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اس نے ٹوکیو میں نہ صرف ایک سنسنی پیدا کر دی بلکہ ٹوکیو میں ان نتائج سے بھی انکار کیا گیا جن پر ٹائمز پہونچا تھا - حال ہی میں ایسپر دار الامرا میں مباحثہ بھی ہوا اور جس میں لارڈ ہیل نے ایک نہایت دلچسپ اور پر از معلومات تقریر کی - اور کہا کہ جاپان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشرق اقصےٰ میں قوت فائقہ بن جائے - چین پر اپنا کامل اقتدار قائم کرلے - اور بتدریج یورپ اور امریکہ کے اثر کو چین سے بالکل زائل اور اُن کے مفاد کو ملیامیٹ کرے -

اس صورت حال کو دولت برطانیہ خاموشی سے نہیں دیکھ سکتی - اُس نے تیس کروڑ پونڈ مختلف شکلوں میں چین میں لگا رکھے ہیں - اسلئے اب سوال یہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اگر ۹ سلطنتوں کے معاہدہ پر دستخط کرنے والوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے تو اُسے شاید جاپان بر ہم ملے۔ غالبًا برطانیہ کیلئے جسنے آج سے سو سال قبل چین کا دروازہ کھولنے میں پیش قدمی کی تھی - اور جسپر اس بے اطمینانی کی ذمہ داری کسی حدتک عائد ہوتی ہے جو غیر ملکی خیالات کے چین میں پہونچنے اور چینیوں کے قلب پر اثر انداز ہونے کا نتیجہ ہے - وہ آگے بڑھ کر اہل چین سے کہہ سکتا ہے کہ میں بحیثیت ایک دوست کے تمھارے اندرونی جھگڑوں کو مٹانے آیا ہوں - کیونکہ چین کی موجودہ بدنظمی مغربی خیالات کے پھیلنے کا نتیجہ ہیں جنھیں چین میں لانے کی ذمہ داری مجھ پر بھی عائد ہوتی ہے - اور بحیثیت دوست کے میرا بھی حق ہے کہ تمھارے ملک کے حالات و واقعات سے باخبر رہوں اور تمھارے مستقبل کی تشکیل میں مدد دوں۔

اسلئے چین اندرونی خرخشوں کا ثالث بالخیر بننے کا خیال اچھا خیال ہے مگر مشکل یہ ہے کہ جیسا کہ حال ہی میں برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک موقع پر کہا کہ سوال یہ ہے کہ اس تجویز کو جامہ عملی پہنانے کے لئے کیا شکل اختیار کی جائے چین کو اب اسبات پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ یوروپین مشیر رکھے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ جاپان بیچ میں آگھسا ہے وہ نہ خود کسی کی بات سنتا ہے اور نہ ہی چین کو سننے دیتا ہے - مانچوریا کے مسئلہ میں نہ صرف ۹ معاہد سلطنتوں نے بلکہ مجلس اقوام نے بھی اس غاصبانہ دست برد کے خلاف آواز بلند کی - جو کہ بالکل صدا الصحرا ثابت ہوئی اسکے بعد جب اُسکی خواہش پر مانچوکو کے برائے نام حکومت نے امتیازات کا اجارہ دار جاپان ہی کو بنا دیا اور دوسری سلطنتوں پر ہر قسم کے مراعات بند کر دیئے تو پھر سختی کے ساتھ ہر طرف سے صدائے احتجاج بلند ہوئی مگر جاپان کی یہ اجارہ داری بدستور تا حال قائم ہے اگر چین کے دوسرے علاقوں میں بھی جاپان وہی روش اختیار کرے جو اُس نے مانچوریہ میں کی تو چین میں دول یورپ کے تمام مفاد ختم ہو جائیں گے - اور جس طرح منچوریہ کے متعلق دول کچھ نہ کر سکے اُسیطرح چین کے دوسرے علاقوں میں اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے کچھ نہ کر سکیں گی امر واقعہ یہ ہے کہ مشرق میں جاپان کی وہی حیثیت ہے جو جرمنی کی یورپ میں ہے اکثر لوگ تو یہ کہتے ہوئے بھی سنے گئے ہیں کہ جرمنی اور جاپان میں کوئی خفیہ معاہدہ بھی ہو گیا ہے جس کی رو سے وہ ہر اقدام میں اشتراک عمل سے کام کریں گی ہر دو ممالک ہنگامہ طرازی کے معتقد ہیں جاپان نے مقبوضات کو وسعت نہ دینے کی حکمت عملی پر کاربند ہونے میں تمام دنیا کے مشوروں اور تمام حکومتوں کے احتجاج کو ٹھکرا دیا ہے - جرمنی نے بھی ایک خوفناک شکست کے بعد پھر اپنی طاقتوں کو منظم کر لیا ہے - اور سال بھر میں وہ بہت طاقتور ہو جائے گا - پہلے دول نے ثالث بالخیر بنکر حالات کو روبراہ کرنے کی بہت کوشش کی اور یہ ثالثانہ کوششیں دیر تک جاری رہیں - اس تاخیر و التوا سے بھی جرمنی و جاپان ہی نے فائدہ اٹھایا کیونکہ اس عرصہ میں انھوں نے ان طاقتوں کو منظم کر لیا ہے اور تمام دنیا کو دعوت جنگ دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں لارڈ ہیل کہتے ہیں کہ جاپان کا نعرہ اسوقت یہ ہے کہ "ایشیا، ایشیائیوں کیلئے ہے" جسکا مفہوم اصلی یہ ہے کہ "ایشیا، جاپانیوں کے لئے ہے"

ان تمام واقعات سے چین کا تعلق نہیں - اُس کے دل میں جاپانیوں کی محبت نہیں ہے مگر واقعات خود اُسے جاپان کی آغوش میں پناہ لینے پر مجبور کر رہے ہیں جب چین کے علاقہ پر حملہ ہوا تو مجلس اقوام اسکو بچا نہیں کوئی مدد نہ دے سکی اور بالکل بیکار ثابت ہوئی - چین نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اگر جاپان دول مغرب کے ان مفاد پر جو مشرق اقصےٰ سے وابستہ ہیں - کوئی غاصبانہ دست برد کرے تو دول زبانی احتجاج کے سوا کچھ کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتیں - چین کو معلوم ہوا ہے کہ اگر اس نے جاپان کے اثر و اقتدار کے سیلاب کو روکنے کی کوشش کی تو جاپان حملہ کر کے یکے بعد دیگرے اُس کے تمام صوبے اس سے چھین لیگا - اور جاپان کی اس تعدی کیخلاف کوئی چین کی حمایت کو آگے نہ بڑھے گا - مگر جاپان کے اقتدار کو قبول کرنے سے اُسے یہ فائدہ پہونچے گا کہ دوسری سلطنتوں کا جوا اپنی گردن سے اُتار پھینکے گا - جاپانی افواج اسے غیر ملکی اثر سے بھی محفوظ کر دیں گی جس نے عرصہ سے چین کو خانہ جنگی کا اڈا بنا رکھا ہے اسیطرح جاپانی سرمایہ دول مغرب کے سرمایہ کی جگہ لیکر اپنی مغربی سرمایہ داری سے چین کو نجات دلا دے گا - چین جانتا ہے کہ مغربی سرمایہ داروں کو جو مراعات اُس نے دی رکھی ہیں اگر انھیں گفت و شنید سے منسوخ کرنے کی کوشش کی گئی تو اس میں کئی سال لگیں گے لیکن جاپان کے ساتھ معاہدہ کرنے سے فورًا یہ مراعات و امتیازات ختم ہو جائیں گے چینی وطن پرستوں کو بھی یہ محسوس ہو گیا ہو گا کہ مجلس اقوام چین کو جاپان کے دست تطاول سے بچا نہیں سکتی اس لئے وہ بھی جاپان کے ساتھ مصالحانہ روش اختیار کرنے کی حکمت کو محاربانہ عزائم پر ترجیح دینے لگے ہوں گے۔

بہر حال کچھ بھی ہو یہ ظاہر ہے کہ ایشیا میں ایک بہت بڑی سلطنت ظہور میں آرہی ہے جسکا قبضہ صرف جاپان ہی کے محال پر نہیں ہو گا بلکہ جس کی مٹھی میں چین کے تمام ذرائع ہوں گے - اور جس کے تابع فرمان چین کی تمام آبادی ہو گی -

آئینہ کانپور

عشرۂ محرم کانپور میں حسب معمول محرم کے جلوس نہایت تزک و احتشام کیساتھ اُٹھے - ساتویں محرم کو شب میں مہدی بھی نہایت شان و شوکت سے اٹھائی گئی -

مسٹر لوئس لانڈ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ - مسٹر ہنکاکس ایڈیشنل مجسٹریٹ اور مسٹر اسٹور جائنٹ مجسٹریٹ اور خان بہادر امتیاز محمد خاں کوتوال شہر نے تمام انتظامات نہایت مستعدی و قابلیت کے ساتھ انجام دیے اور نہایت حسن و خوبی کیساتھ محرم کے مراسم اختتام پذیر ہوئے -

شاندار عطیہ خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب رئیس و اسپشل مجسٹریٹ نے بسلسلہ سلور جوبلی ملک معظم مبلغ دو ہزار روپیہ 2000/- اس غرض سے دیا ہے کہ :-

(۱) ایک ہزار روپیہ سے حلیم مسلم اسکول کانپور میں کمرے تعمیر کئے جاویں اور وہ کمرے طلبا کی رہائش میں استعمال ہوں تو طلبہ سے کرایہ نہ لیا جاوے -

(۲) اور ایک ہزار روپیہ سے شہر کے ڈفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) میں مریضوں کی رہائش کیلئے وارڈ بنا دیا جاوے -

شیخ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان دونوں عمارتوں پر ان کے جد امجد کا اسم گرامی کندہ کر کے نصب کیا جائے

حلیم مسلم ہائی اسکول اور زنانہ اسپتال کی ضروریات سے اہل شہر بخوبی واقف ہیں ان دونوں انسٹی ٹیوشنوں کو روپیہ کی اشد ضرورت ہے - شیخ صاحب نے ان دونوں انسٹی ٹیوشنوں کو عطیہ دیکر ایک بہترین اقدام کیا ہے - جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں ہم کو امید ہے کہ دیگر روسا شہر بھی اس طرف توجہ کر کے ان انسٹی ٹیوشنوں کی ضروریات کو پورا کریں گے -

میونسپل بورڈ ۱۷ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ زیر صدارت بابو برجندر سروپ صاحب ایڈوکیٹ و چیرمین بورڈ منعقد ہوا -

خان بہادر سید بشیر الدین احمد صاحب کی تحریک پر لالہ پدم پت سنگھانیا کو فیڈریشن آف انڈیا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کے اعزاز میں ایڈریس دینا طے ہوا ہے -

بابو رام رتن مختار کی تحریک پر ریو بھکشو اوٹاما پریسیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو ایڈریس دیا جانا طے ہوا ہے -

دونوں ایڈریسوں کے لئے دو سو روپیہ خرچ منظور ہوا اور انتظامات چیرمین صاحب کے سپرد کیے گئے ہیں -

چودھری مہیشری پرشاد مختار کی تحریک پر طے ہوا کہ امپرومنٹ ٹرسٹ سے استدعا کیجاوے کہ وہ مثل دیگر پوروں کے بنگالی پوروہ کے باشندوں کے لئے بھی مکانات کیلئے زمین کا انتظام کرے -

لالہ منی لال نوٹیا کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ نیا گنج و کلکٹر گنج کے چوراہے پر ایک نئی جرھی بنوائی جاوے -

زنانہ گھاٹ کی توسیع کے لئے کلکٹر صاحب کے بنگلہ سے جس زمین کے حصول کی درخواست کی گئی تھی اُسکو حکومت نے منظور کر لیا ہے - اس زمین پر جو عمارت بنے گی اُسکو لالہ بھیروں پرشاد اپنے صرفہ سے بنوائیں گے اور اسپر اُن کے نام کا پتھر لگا دیا جائے گا - اس کو بورڈ نے منظور کر لیا ہے -

امپرومنٹ ٹرسٹ نے بورڈ سے درخواست کی تھی کہ ٹرسٹ کے رقبہ کو ۹ انچ کا MAIN دیا جاوے مگر بورڈ نے اس درخواست کو اس لئے نامنظور کر دیا ہے کہ واٹر ورکس اسقدر پانی نہیں سپلائی کر سکتا اگر تھوڑے پانی کی درخواست کیجائے گی تو وہ منظور کی جا سکتی ہے

شہر میں آگ بجھانے کے لئے ہائیڈرنٹ (آگ بجھانے والے پائپ) لگانے کی اسکیم بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جسمیں مندرجہ ذیل حضرات ہیں :-

۱ - چیرمین صاحب بورڈ - ۲ - مسٹر رائن - ۳ - خان بہادر سید بشیر الدین صاحب -

ڈپرسڈ کلاس کانفرنس اچھوت ذاتوں کی کانفرنس نے مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی ہیں کہ :-

۱ - اچھوت اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی تفریق کو مٹانے کے لئے اعلےٰ ذات کے ہندوؤں سے اپیل کیجاوے -

۲ - حکومت سے نیچ ذات والوں کی تعلیم کے لئے روپیہ دینے اور تعلیم کا اسٹینڈرڈ دیگر قوموں کے مقابلہ میں کچھ کم کرنے کی درخواست کی ہے -

۳ - انڈیا بل کے خلاف ایک تجویز منظور کی گئی ہے -

۴ - ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں مبارکباد دیگئی ہے - اور حکومت نے نیچ ذات والوں کیلئے جو مفید کام کئے ہیں اُسکے لئے حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا ہے

آل انڈیا ہندو مہا سبھا آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا اجلاس ۲۰ - ۲۱ - اور ۲۲ اپریل کو ریو بھکشو اوٹاما کی صدارت میں پھول باغ میں منعقد ہو گا -

لالہ پدم پت لالہ جگی لال کملاپت کے مختلف کارخانوں کی طرف سے لالہ پدم پت کو فیڈریشن کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کے اعزاز میں ۱۴ اپریل کو ایڈریس دیا گیا -

لیڈیز کانفرنس ۲۳ اپریل کو ہندو مہاسبھا کے پنڈال میں لیڈیز کانفرنس ہو گی جسکی صدارت شریمتی شنو دیوی کنیا دیا لیہ

سبدِ گل

پروفیسر برنیڈیل کیتھ کا بیان ہے کہ ہندوستان کے لئے ڈومنین اسٹیٹس تو پہلے ہی سے اگست ۱۹۱۷ء کے اعلان میں پنہاں ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جو کچھ پنہاں ہے وہ پیدا کیوں نہیں ہوتا۔

کلکتہ کے چیف پریسی ڈنسی مجسٹریٹ آنریبل مسٹر ایس کے سنہا نے ایک موٹر لاری ڈرائیور کو رہا کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کانسٹبل کی شہادت اعتماد کے قابل نہیں بھلا ہندوستان میں اور ایسی بات

خرچ کمی کرنے کے خیال سے کپور تھلہ ریاست نے کمانڈر انچیف کے عہدہ کو توڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے فیلڈ مارشل سر فلپ چیٹووڈ خوش ہیں کہ برطانی ہند میں ایسی کوئی چیز نہیں کی جارہی ہے۔

مسٹر آقلو کا خیال ہے کہ گذشتہ سال میں بیکار اشخاص کی تعداد میں صرف ۲½ فیصدی کی کمی ہوئی ہے لیکن ایک جگہ سے انسان بیکار ہوتا ہے تو اُس کے لئے دس نوکریاں تیار ہوتی ہیں کاش ہم بھی انگریز ہوتے!

✻ دنیا کے ہر ملک میں کوئی نہ کوئی ایسی رسم ضرور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوہ عورتوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اور اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس رسم کے مٹانے میں اسلام کی تعلیمات کا اثر بالواسطہ یا بلاواسطہ ضرور شریک رہا ہے۔

اسلام نے بیوہ عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بیوہ عورتوں سے مساوی کرکے اُن کا رتبہ بڑھایا۔ اور ایک قابل تقلید نمونہ چھوڑ گئے۔ اور وراثت کے قوانین اس طرح مرتب کئے گئے کہ عورت شوہر کے وفات کے بعد بھی اپنی زندگی آرام سے بسر کرسکے۔

مسلمان توحید اور رسالت کا پیغام لیکر ساری دنیا میں پھیل گئے۔ کروڑوں انسانوں نے اسلام قبول کیا اور ان عجیب وغریب توہمات سے توبہ کی لیکن جن لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ انھوں نے بھی مسلمانوں کے میل جول سے اسلام کی بہت سی خوبیاں اپنے اندر جذب کرلیں۔

مسلمانوں کی دیکھا دیکھی بہت سوں نے اکثر اپنی رسمیں ترک کردیں آج دنیا کے اکثر ملکوں میں عورت کو سوسائٹی میں جو درجہ حاصل ہے وہ بہت حد تک اسلام کے اثرات کا شرمندۂ احسان ہے

ادبِ لطیف

مصوّر کا شاہکار

از جناب محمد رفیق صاحب ناظر عابدی

جمیل مصوّر تھا ... ... بڑا مشاق مصوّر ... اُس کے قلم کی نوک نے کاغذ کے صفحوں پر ... ہزاروں دلفریب مناظر بنائے تھے۔ ... ... ایسے دلفریب ..... جنکو دیکھ کر ... ... عاشق کا دل بے چین ہوجائے ... ... شاعر کے حسیات جاگ اُٹھیں ... اور مطرب کی روح جھومنے لگے۔

جب اُس کی پتلی اور لمبی انگلیاں ... ... کسی ہرے بھرے باغ کا منظر کھینچتیں تو ... ... فطرت کی ساری رنگینیاں بے نقاب معلوم ہوتی تھیں۔ ... ... اور جب اُس کے لوچ دار ملائم ہاتھ ... ... کسی دریا کا نقشہ اُتارتے تو ... ... پانی کی مصنوعی موجیں اپنی حقیقی دلفریبیوں کا آئینہ بن جاتیں۔ ... ... اور اگر وہ ... ... کسی بھولی بھالی دوشیزہ کی شکل بناتا تو معلوم ہوتا تھا کہ اُس کا قلم ... ... حُسن کے لطیف جلوؤں سے کھیل رہا ہے۔

ساون کی ایک متوالی شام کو ... ... جب کالی کالی گھٹائیں پانی برسا کر ... ... کچھ دیر کے لئے ... آسمان کو دنیا پر نظر ڈالنے کی مہلت دے چکی تھیں ... . مصوّر باغ کی طرف روانہ ہوگیا ... ... آج وہ بہت خوش تھا۔ ... ... قدرت نے ایسے سامان فراہم کردیے تھے کہ وہ ... ... اپنی صنعت کا بہترین نمونہ عوام کے سامنے پیش کرسکے ... ... جمیل جانتا تھا کہ ... آج وہ ایسے انوکھے منظر کو تلاش کرے گا ... ... جسکی عکس کشی کے بعد ... ... اُس کے البم میں ... ... ایک قیمتی شاہکار کا اضافہ ہوجائے گا۔

چمن کی ایک روش پر پہونچکر .... وہ ٹھٹکا ... ... نظریں اُٹھائیں ... ... اور ... ... مدہوش ہوگیا ... اُسکی آنکھوں کے سامنے ایسا منظر تھا ... ... جس نے خود اُسی کو تصویرِ حیرت بنادیا ... ... اُسکی روح بیتاب ہوگئی اور جذبات مچلنے لگے ... ... ایک موہنی صورت والی معصوم دوشیزہ ...... جس کے نازک ہونٹوں پر تبسم کھیل رہا تھا۔ اور .... گلاب کے پھول کو شرمانے والے گالوں پر ... ... بجلیاں رقصاں تھیں ... ... صحنِ گلشن میں کھلے ہوئے ... ... بے زبان اور خوبصورت پھولوں سے شوخیاں کررہی تھی۔ ... ... مصوّر کا دل بیتاب تھا۔ مگر جسم بے حرکت ... ... اُسکی محوِ حیرت آنکھوں نے محسوس کیا کہ ... حسین لڑکی نے اُس پر سر سے پیر تک نظر ڈالی۔ اور مسکراکر چلتی ہوئی۔

جمیل اپنے دل میں ایک ہلکی سی کسک لئے ہوئے واپس لوٹا۔ وہ متوالا ہورہا تھا۔ جیسے اُسنے شراب پی ہو۔ گھر پہونچتے ہی اُس نے بساط پھیلادی۔ اور دل کا نقش صفحہ کاغذ پر منتقل کرنے میں مصروف ہوگیا۔ کئی راتیں آئیں اور گذر گئیں مگر وہ دیوانہ وار تصویر مکمل کرنیکی دھن میں لگا ہوا تھا۔ بالکل حیرت انگیز طریقہ پر ... ... جوں جوں تصویر مکمل ہورہی تھی۔ اُسکی بینائی جواب دے رہی تھی۔ وہ سمجھا ... ... شاید مسلسل محنت اسکا باعث ہو۔ مگر جب

ص اُسکا قلم تصویر کے چہرہ پر گردش کررہا تھا تو اُسکی آنکھوں کے سامنے سیاہی کی ایک گہری چادر حائل ہوگئی مصوّر نے آنکھیں ملکر ایک بار پھر کوشش کی اور جب وہ تصویر کی دونوں آنکھیں مکمل کرچکا۔ تو اُسکی آنکھیں روشنی سے محروم ہوگئیں۔ جمیل اب اندھا تھا۔ مگر تصویر کی آنکھیں حیرت انگیز طور پر چمک رہی تھیں۔

یہ تھا مصوّر کا وہ عدیم النظیر شاہکار! جسکی قیمت دنیا کی بڑی سے بڑی رقم بھی نہیں ہوسکتی۔

عالمِ نسواں

بیوہ عورت کی حیثیت

مختلف ملکوں میں

گذشتہ سے پیوستہ

بیوہ عورتوں کو قتل کرنے کی رسم تو مٹ چکی۔ لیکن اکثر ملکوں میں ابھی تک ان سے بے حد نفرت کی جاتی ہے۔ اور انھیں سوسائٹی میں کوئی درجہ حاصل نہیں ہے۔ آج بھی مرکزی آسٹریا کے ایک قبیلہ ارنتا میں یہ رسم ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد اُس کی بیویاں اپنے چہروں اور بالوں پر مٹی ملتی ہیں۔ اور خاموش رہنے کا عہد کرلیتی ہیں۔ انھیں بعض اوقات سال بھر تک اسی قطع وضعیت میں رہنا پڑتا ہے جب انھیں کچھ کہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہاتھ اور آنکھ کے اشارے سے اپنا مطلب ادا کرتی ہیں۔

یوروبا میں بیوہ عورتیں تین تین ماہ تک کپڑے نہیں بدلتیں۔ اس زمانے میں انھیں غسل یا بالوں میں کنگھی کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ وہ دن بھر اپنے جھونپڑے سے باہر نہیں نکلتیں البتہ رات کو انھیں باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ اور وہ بھی شاذ ونادر۔

پالوا میں بیوہ اپنے شوہر کی قبر کے پاس تین مہینے تک بیٹھی رہتی ہے مغربی افریقہ کے ساحلی علاقہ میں اُسے ۶ ماہ تک اپنے جھونپڑے سے نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لاش جھونپڑے میں دفن کی جاتی ہے بعض مقامات پر یہ دستور ہے کہ جب تک لاش کی صرف ہڈیاں نہ رہ جائیں۔ بیوہ برابر قبر کا پہرہ دیتی رہے۔

تکلی نامی ایک وحشی قبیلہ میں یہ دستور ہے کہ عورت کو چتا پر لٹا دیا جاتا ہے اور جب آگ کی حدت ناقابل برداشت ہوجاتی ہے تو اُسے اُٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ پھر وہ راکھ مٹھی میں ایک ٹوکری میں رکھ لیتی ہے اور دو تین سال تک اُسے لئے لئے پھرتی ہے مشرقی افریقہ اور کانگو کے بالائی حصہ میں اس سے ملتی جلتی رسمیں رائج ہیں۔

دور کیوں جائیے! ہندوستان ہی کو دیکھئے یہاں سے ستی کی رسم تو دور ہوچکی ہے لیکن بیوہ کی زندگی جو مصیبت میں کٹتی ہے اُس سے تو موت ہی بھلی اُس کے لئے دنیا کی خوشیوں میں حصہ لینا۔ اچھے کپڑے پہننا اور اچھے کھانے کھانا ممنوع ہے۔ گھر میں بیاہ شادی کی تقریب ہو تو بیوہ کو اُس میں حصہ نہیں لینے دیا جاتا۔ ودھوا بواہ (عقد بیوگان) ابھی تک گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اور جو بیوہ عورتیں دوبارہ شادی کرلیتی ہیں اُنھیں ذات برادری سے خارج کردیا جاتا ہے۔

ہندوستان کے بعض حصوں میں تو ابھی تک یہ رسم ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کا سر مونڈ دیا جاتا ہے اور وہ ساری عمر لونڈیوں کی طرح سسرال والوں کی خدمت کیا کرتی ہیں۔ بعض بیوہ عورتیں دنیا دنیا چھوڑکر کسی تیرتھ پر چلی جاتی ہیں۔ اور باقی عمر تنہائی میں بسر کردیتی ہیں۔

جن قوموں میں یہ عجیب رسمیں رائج ہیں وہ در حقیقت شوہر کی موت کو بیوی کا قصور سمجھتی ہیں اور یہ رسمیں اس گناہ کے کفارے کی حیثیت ہیں۔ صرف چند ہی قوموں اور ملکوں کی یہ حالت نہیں بلکہ تقریبًا ✻

بچوں کی دنیا

آخری قدم

آؤ! آج تمھیں ایک بہت اچھے آدمی کا حال سنائیں۔ جسے اُس کے جیتے جی لوگ بُرا بُرا کہتے تھے اور مرنے کے بعد بھی اُسکی نیکی کا حال وہی جانتے ہیں جن کے ساتھ اُس نے بھلائی کی۔ اور شاید بعضے تو ان میں سے بھی بھول گئے ہوں گے۔

اس نیک آدمی کے پاس بڑی دولت تھی مگر یہ ان لوگوں میں تھا جو اپنی دھن دولت کو اپنا نہیں سمجھتے بلکہ اللہ میاں کی دولت جانتے ہیں۔ جو بس اس لئے اُن کے سپرد کی جاتی ہے کہ اُسے اس کے بندوں پر صرف کریں۔ خود اُن کی یہ اجرت ہے کہ اُس میں سے یہ بھی موٹا جھوٹا پہن لیں اور دال دلیا کھاکر گذر کر لیا کریں۔

ہاں تو یہ نیک آدمی بھی اپنے دولت سے خود بہت کم فائدہ اٹھاتا تھا۔ ایک صاف سے مگر بہت چھوٹے مکان میں رہتا تھا۔ گزی گاڑھے کے بہت معمولی کپڑے پہنتا تھا۔ اور کھانے کا کیا بتاؤں۔ کبھی چنے چاب لئے۔ کبھی مکا کی کھیلیں کھالیں۔ ایک وقت ہنڈیا چڑھی تو تین وقت کے کھانے کا انتظام ہوگیا دوست احباب جنھیں اس کے حال کی خبر نہ تھی اسے طرح طرح کی رنگ رلیوں میں گھسیٹنا چاہتے تھے۔ مگر یہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ بہانا کرکے ٹال دیتا تھا۔ آخر کو سب میں بڑا کنجوس مشہور ہوگیا۔ اور اس کے دوست اسے پیسا مکھی چوس کہا کرتے تھے۔ بعض دوست اس کی دولت کی وجہ سے بھی جلتے تھے۔ وہ اسے اور بھی چھیڑتے اور بدنام کرتے تھے۔ مگر یہ دھن کا پکا تھا برابر چھپ چھپ چھپاتے اپنی دولت سے کسی نہ کسی مستحق کی مدد کرتا ہی رہتا تھا۔ اور اسطرح کہ سیدھے ہاتھ سے دیتا تو اُلٹے ہاتھ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ زبان پر آلے کا تو ذکر ہی کیا۔

نہ جانے کتنی بیوائیں اُس کے روپیہ سے پلتی تھیں کتنے یتیم اُس کی مدد سے پڑھ پڑھ کر اچھے اچھے کاموں میں لگ گئے تھے۔ کتنے مدرسے اُس کی سخاوت سے چل رہے تھے۔ کتنے قومی کام کرنے والوں کو اُس کی روٹی کپڑے سے بے فکر کردیا تھا۔ اور وہ پاک سوئی سے اپنی اپنی دھن میں لگے ہوتے تھے۔ کئی شفاخانوں میں دوا کا سارا خرچ اُس نے اپنے ذمہ لیلیا تھا اور ہزاروں دکھی بیماروں کو بے جانے اُس کے روپیہ سے روز آرام پہونچتا تھا۔ لیکن مشہور تھا وہی "مکھی چوس"۔ "دنیا کا کتا نہ اپنے کام آئے اور نہ کسی اور کے"۔ کوئی اُس پر ہنستا تھا۔ کوئی خفا ہوتا تھا سب اسے بُرا ہی سمجھتے تھے۔

آدمی کتنا ہی نیک ہو دوسروں کے ہر دم بُرا کہنے سے جی دکھتا ہی ہے اس کے دل کے بھی کبھی کبھی بڑی ٹھیس لگتی تھی۔ جھنجلاتا تھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر بھر آتے تھے مگر پھر صبر کرلیتا تھا۔

اس کے پاس ایک خوبصورت سی کتاب تھی۔ چکنا چگنا موٹا کاغذ۔ نیلے کپڑے کی نبک سی جلد پشتہ پر سنہرے حرفوں میں لکھا ہوا تھا "حساب امانت"

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

ھندوستانی فلموں کے ناقص افسانے

(ترجمہ از ظفر قریشی بی اے دھلوی)

فلموں کے نقائص اور محاسن پر بہت کچھ اشاعت ہو چکی ہے۔ لیکن ہر فریق اس حقیقت سے بیخبر معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلم کس حد قومی زندگی کے ہر شعبہ میں کار آمد ہو سکتے ہیں۔ فلم در اصل کسی خاص عہد اور کسی خاص سماج کی حالت کا آئینہ ہوتے ہیں۔ روشن دماغ ایکٹر اور ایکٹرسیں کرداروں کے لباس میں کسی عہد و معاشرت کی فطری تصویر پیش کر سکتے ہیں۔ اگر اداکار فطری رونق و شائستگی فلموں میں پیدا نہ کر سکیں تو اُن کا کام کامیاب نہیں ہے۔ ہندوستانی فلموں کے معیار کو دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی حد تک بھی قومی حیات کے لئے مفید نہیں ہیں۔ ہندوستان ایک تنگ خیال و قدامت پرست ملک ہے۔ تعصبات و توہمات کا سیاہ سایہ اسپر ہمیشہ مسلط رہتا ہے۔ اس لئے جب تک تمدن روشنی اور تعلیمی بیداری پیدا نہ ہوگی کوئی حقیقی ترقی اور نمایاں تبدیلی پیدا ہونے کا امکان نہیں۔ ہندوستانی فلموں کے نقائص کی بڑی وجہ ہندوستانیوں کی نقل پسندی عادت اور لکیر کا فقیر رہنے کی خصلت بھی ہے ہندوستانی صنعت فلم سازی میں اُسوقت تک ترقی اور تبدیلی کی راہ پر گامزن نہیں ہوگی رجب تک اس کے افسانوں کا معیار بلند اور موضوعات فلمی میں تبدیلی نہ ہوگا۔ بنیادی طور پر افسانہ کا موضوع اور اُسکی خوبی ہی پر کسی تصویر کی خوبی اور کامیابی کا انحصار ہوتا ہے لیکن ہمارے فلمساز موضوع فلم یعنی افسانے کے انتخاب میں اسقدر سخت غلطی کرتے ہیں۔ کہ ساری کوششیں برباد ہو جاتی ہیں بالعموم ہندوستانی فلموں کے تین موضوع عام ہیں یا تو فلم مذہبی اور نیم مذہبی ہوگا۔ یا نہایت پست درجہ کا معاشرتی ورنہ تاریخی۔ آخرالذکر فلموں میں تاریخی حالات کو حد درجہ مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے وہ سب کو معلوم ہے ہندوستانی فلموں کو کامیاب بنانے کیلئے بس یہ کافی سمجھا جاتا ہے کہ ایکٹر اوچھل کود کے مظاہرے کریں۔ اور ایکٹرسیں ناز و نخرے اور بوسہ بازی سے ناظرین کو محظوظ کریں۔

مذہبی فلم اسوجہ سے کامیاب ہوتے ہیں کہ ہندوستان کے فلمی ناظرین کا زیادہ حصّہ قدیم خیال اور مذہب پرست ہوتا ہے اور اسی قسم کے دلخوش کن مذہبی افسانے پسند کرتے ہیں۔ لیکن ان فلموں میں صرف چند مستثنیات کے علاوہ جسقدر بھی فلم بنے اُن میں اداکاری بہت پست درجہ کی تھی۔ اور فلم قدیم ہند کی عظمت و شان کو بٹہ لگانے والے ثابت ہوئے۔

معاشرتی فلم ان سے بھی زیادہ خراب بنائے جاتے ہیں۔ ان فلموں میں مکالمے تو بہت بیہودہ اور شرمناک ہوتے ہیں۔ اداکاری عام فلموں کے معیار سے بھی گری ہوئی ہوتی ہے معاشرتی فلموں میں ہندوستانی سوسائٹی کے ہر پہلو اور فلم سازی کی فنی خصوصیات کو سمجھنے کی جسقدر ضرورت ہوتی ہے وہ زیادہ تر فلمسازوں میں مفقود ہوتی ہے۔ معاشرتی فلموں میں چہرہ سازی (میک اپ) پر اسقدر زور دیا جاتا ہے کہ دوسرے فنون لطیفہ (فائن آرٹس) پر پردہ پڑ جاتا ہے اور کوئی اعلیٰ معیاری امتیازی پیدا نہیں ہونے پاتا۔ ان فلموں میں

۵۔ افسانے کے خراب ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری فنی غلطیاں بھی شامل ہیں۔ مثلاً موسیقی اور گانوں کا غلط استعمال۔ ڈرامہ کے موقع اور حالات کس چیز کے متقاضی ہیں۔ اور نگراں صاحب اداکار سے گانا گوا رہے ہیں۔ مثلاً لیلے مجنوں فلم میں خودکشی کرنے سے پہلے خنجر ہاتھ میں لیکر بڑے ناز و انداز کے ساتھ مسہری پر لیٹ کر ایک چیز گاتی ہیں اور اُس کے بعد ہیروئن خودکشی فرماتی ہیں۔

اسیطرح ہمیں یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ تاریخی فلم دوسرے فلموں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ناقص ہوتے ہیں اور انھیں کسی تعلیمی مقصد کے لئے محفوظ نہیں کہا جا سکتا ان کی اداکاری طفلانہ۔ ان کے افسانے مسخ شدہ اور مکالمے دلآزار اور بیہودہ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ فلمساز کسی پرانے اور کامیاب فلم کی ہوبہو نقل اوتارنے پر توجہ دیتے ہیں اور کسی نئے خیال و نئے موضوع پر روپیہ لگا کر تجارتی خطرہ برداشت کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ چندی داس کے بعد اسکی بیہودہ نقلیں جسقدر کی گئیں ہیں۔ وہ اس خیال کی تائید میں بطور مثال پیش کی جا سکتی ہیں۔

سینما کی صنعت ہمارے قومی ارتقا میں بڑی حد تک ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ اور ہندوستان کا اسطرف توجہ دینا اچھے مستقبل کی علامت ہے مگر اس جذبہ کو اچھی طرح استعمال کرنا چاہئیے۔ ہندوستانی صنعت فلم سازی ابھی عالم طفلی میں ہے اور اسکی قسمت کا فیصلہ فلمسازوں کے اختیار میں ہے۔ افسانہ کا عمدہ انتخاب۔ فن کی خوبی اور نگرانی کرنے والا ایک اعلیٰ و حساس دماغ ہمارے فلموں کے معیار کو بلند کر سکتے ہیں ہمارے فلموں کا موضوع ہمارے ملکی حالات اور قومی مباحث و حقائق ہونا چاہئیے کیونکہ ان پر جن فلموں کی بنیاد ہوگی وہ سینما کی صنعت میں بین الاقوامی حیثیت اختیار کر سکیں۔

اقوال زریں

اُس نے زندگی کا کوئی سبق حاصل نہیں کیا جو دن میں کم از کم ایک مرتبہ کسی خوف کو مغلوب نہیں کر لیتا۔ زندگی کے خوفوں کو فتح کر لو۔ پھر کامیابی یقینی ہے۔ (ایمرسن)

یہ کہنا کہ انسان حالات سے بنتا ہے درست نہیں ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ انسان خود اپنے حالات تعمیر کرتا ہے۔ انسان کا اپنا کردار حالات کے مسالہ سے کامیابی کا قصر بناتا ہے بس بڑا وہی ہے جمیں حالات زندگی اور اپنے ماحول کو اپنے تعمیر و ترقی کے لئے استعمال کرنے میں زیادہ سے زیادہ صلاحیت شائستگی اور سلیقہ ہو۔ (جارج ایس لیوس)

اپنے لبوں کو اکثر بند رکھا کرو۔ اسطرح جیسے کسی محل کے دروازے بند رکھے جاتے ہیں تاکہ بادشاہ جو محل میں ہے دنیا کے حملوں سے محفوظ رہے۔ (ایڈورڈ۔ آرنلڈ)

برطانوی پارلیمنٹ ایک نہایت مضحکہ انگیز ادارہ ہے جہاں ایک جماعت اسلئے بھیجی جاتی ہے کہ حکمرانی کرے اور دوسری جماعت اسلئے کہ پہلی جماعت کو حکمرانی کرنے سے روکے (جارج برنارڈ شا)

موج تبسم

موجودہ زمانہ کے آرٹسٹ غروب آفتاب کے منظر کی تصویر بنانے میں کیوں کمال رکھتے ہیں؟

" چونکہ وہ اتنا سویرے سو کر نہیں اُٹھتے کہ طلوع آفتاب کا منظر دیکھ سکیں

ایک دوست! نوجوان ملازمہ کبھی گھر کے مالک کا روپیہ چرا کر فرار نہیں ہوتی۔

دوسرا دوست! ہاں صحیح ہے لیکن جب کبھی ایسا کرتی ہے تو مالک کو بھی ساتھ لے بھاگتی ہے۔

شوہر یہ کیا غضب کیا تم نے دو قیمتی ساڑیاں منگالیں۔ تم جانتی ہو کہ ہم لوگ سر سے پیر تک قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

بیوی۔ (مسکرا کر) ہاں لیکن پارچہ فروش اسبات کو نہیں جانتا۔

موٹر چلانے والی حسینہ! مجھے اس حادثہ پر سخت افسوس ہے لیکن میں نے تو اپنا ہاتھ گاڑی سے باہر نکالکر اشارہ کر دیا تھا۔

حسن پرست زخمی! آہ لیکن آپ کا ہاتھ اتنا چھوٹا اور نازک ہے کہ میں اُسے دیکھ نہ سکا۔

زن مرید شوہر (بیوی کو ماما پر ظلم کرتے اور سخت و سست کہتے ہوتے دیکھ کر۔ ماما مجھے تمہاری حالت سے پوری ہمدردی ہے میری اور تمھاری حیثیت ایک ہی ہے۔

ماما! نہیں بابوجی میں نے ایک ہفتہ کا نوٹس دیدیا ہے آپ کی قسمت میں تو عمر قید ہے۔

دلچسپ معلومات

گیس کے پائپ اگر کہیں سے ٹپکنے لگتے ہیں تو اس نقص کو تلاش کرنے کے لئے دور دور تک زمین کھودنی پڑتی ہے اب امریکہ میں ایک آلہ ایجاد ہوا ہے جو ڈاکٹروں کے "اسٹیتھکوپ" کی طرح ہے اور جسے کان میں لگا کر معلوم ہو جاتا ہے کہ پائپ کہاں ٹپکتا ہے۔

ایک نئی موٹر کا ڈھانچہ ایک امریکن نے تعمیر کیا ہے جسکا وزن صرف ۶ پونڈ ہے یہ گاڑی صرف ایک گیلن پٹرول سے ستر میل تک ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا سکے گی۔

بجلی کے بلب کو چوری سے بچانے کے لئے آجکل اوپر سے تاروں کا ایک جال لگانا پڑتا ہے اب ایک چابی ایجاد ہوئی ہے جو بلب کو ساکٹ میں مقفل کر دیتی ہے۔

دانت کے امراض والوں کو ایک نو ایجاد آلے کے ذریعہ بے حسی کی دوا دی جاتی ہے۔ مریض خود ضرورت کے موافق دوا لے لیتا ہے۔ تاکہ بیہوشی بھی نہ ہو اور اپریشن کی تکلیف بھی محسوس نہ ہو۔

ایک برطانوی ماہر سائنس نے ایک نئی مشین ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ پھیپھڑے کے مریضوں کو سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے اور یہ مشین ایک ہی بار پمپ کرنے سے ہفتہ عشرہ تک چلتی رہتی ہے

ایک نو ایجاد پنسل کے سرے کے اندر پچکش ہے جو آسانی نکالکر کام میں لایا جا سکتا ہے۔

افسانہ

اپریل فول

مزاحیہ

لفافہ کو چاک کرتے ہوتے ہمارا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ تھرتھراتے ہوتے ہاتھوں سے خط کو نکالا اور گل نرگس کی طرح گھور گھور کر دیکھا۔ نرگس نے لکھا تھا:

"مجھے عشق آباد آنے میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن والدین اس رشتہ کے مخالف ہیں، وہ کسی مالدار نوجوان سے میری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ پہلی اپریل کو "پریم نگر" کے اسٹیشن پر تشریف لے آئیے اور مگر ایک شرط ہے کہ آپ اپنے دوستوں میں سے دو تین احباب کو ضرور ساتھ رکھئے۔ تاکہ میرے فرار ہونے کی اطلاع پر میرے عزیز واقارب سے دنگا فساد کی نوبت آئے تو دونوں طرف برابر برابر کی چوٹیں چلیں۔ میں اسٹیشن پر قہقہوں سے آپ کو خوش آمدید کہوں گی اور پھر ہم دونوں عشق آباد چلے جائیں گے"

خط ملتے ہی نصیر و کریم سے روداد محبت ہنس ہنس کر سنائی۔ اور انھیں بھی پریم نگر چلنے پر آمادہ کرلیا۔ تیسرے روز ہم سب پریم نگر روانہ ہوگئے خیال نے ایک کمسن نازک بدن، خوبصورت، الھڑ نازنین میرے سامنے پیش کردی جس کے تصور کے مزے رات بھر لیتا رہا۔ جی چاہتا تھا کہ بس محبت کے پروں پر اڑتا ہوا جلد پہونچ جاؤں۔

خدا خدا کرکے یکم اپریل کو ۱۰ بجے پریم نگر پہونچے اسٹیشن پر پہونچکر نظریں کسی کی متلاشی تھیں لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ آنے میں کچھ دیر ہوگئی مسافر خانہ میں ٹھہر کر انتظار کی روح فرسا اذیت اٹھانے لگا۔ نصیر اور کریم بھی جو شہر کی سیر کو جانا چاہتے تھے روکے رکھا۔ ۱۲ بجے ایک نوجوان لڑکا آیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ کیا آپ ہی کا اسم گرامی اختر ہے میں ایک اجنبی نوجوان سے اپنا نام سنکر چونک پڑا کہاں کسی ماہوش اور حسین کا تصور اور کہاں یہ مونچھوں والا لڑکا۔ باہر جو نگاہ پڑی دس بارہ کالج کے لڑکے کھڑے نظر آئے۔ پریشانی اور خوف سے میری زبان سے نکلا

ہاں۔ ہاں۔ میرا ہی نا۔۔ نام اخ۔۔ اختر ہے

لڑکے نے یہ سنکر جیب سے ایک ملاقاتی کارڈ نکالکر جس پر خوبصورت حرفوں سے لکھا تھا "نرگس" میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ کارڈ کے دوسرے رخ پر نگاہ پڑی "اپریل فول" اور تمام لڑکے تالیاں بجانے لگے اور اپریل فول کی چیخ و پکار کانوں میں گونجنے لگی مارے شرم کے میں زمین میں دھنس گیا کاش واقعی میں زمین میں دھنس گیا ہوتا۔ لڑکوں کے شور و پکار سے جم غفیر ہوگیا اس شوخ لڑکے نے جس نے کہ ملاقاتی کارڈ دیا تھا میرے کان میں زور سے چلا کر کہا دیکھو اختر یہ لڑکے احمق ہیں۔ انھیں چلانے دو۔ لیکن تم اپنے دماغ کو ضرور طبی معائنہ کراؤ۔ اسلئے کہ کہیں تمھارے سنہرے خواب کی یہ تعبیر تمھاری تمناؤں کو مایوس بناکر تمھیں پاگل نہ کردے۔ لیکن پاگل ہونے پر بھی نرگس کو بھول نہ جانا۔ جس نے قہقہوں کی کیسا تھ تمھاری پیشوائی کو اسٹیشن تک آنے تک کی زحمت گوارا کی

اس شعر کو گنگناتے ہوئے کہ

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

میں دیوانہ وار ریل کا انتظار کئے بغیر سرپٹ بھاگا اور ایک پتھر سے ٹھوکر کھاکر گرا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ پلنگ کے بجائے میں فرش پر آگیا ہوں اور صبح ہوگئی ہے۔ میز کی جنتری پر نگاہ پڑی تو یکم اپریل تاریخ نظر آئی۔ اور کانوں میں اپریل فول کی آواز گونجنے لگی۔ اور دل و دماغ میں ملاقاتی کارڈ کے حسین الفاظ "اپریل فول" منقش تھے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس
شملہ میں شروع ہوگا

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ۱۹ اگست سے شملہ میں شروع ہوگا اور ۵ ہفتے کے بعد ختم ہوجائے گا۔

جاپان کی خوفناک تیاریاں
کل آمدنی کا نصف حصہ فوج کیلئے مخصوص

لندن کی خبر ہے کہ حال ہی میں دارالامرا میں یہ تجویز جو پیش ہوئی تھی۔ نہ برطانیہ کو جاپان اور چین کے مابین صلح کرا دینی چاہیئے۔ اس کے جاپان کے سپاہی اور سرکاری حلقوں میں شدید بے چینی بڑھ رہی ہے اور عام خیال ہے کہ اسمیں برطانیہ کا کوئی ذاتی مفاد پنہاں ہے۔ یورپ کی تازہ صورت حالات سے بھی جاپان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ چنانچہ اسوقت جاپان کا جو بجٹ بنایا گیا۔ اس میں آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ ۹۳۸۰ ۴۴ ۲۲۱۹۰۶ میں رہے۔ اور ان میں سے ۰۰۰۰، ۲۲۴ ۱۰ میں فوجی اخراجات کے لئے مخصوص کیے گئے ہیں۔ بحری فوج کو سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء کی نسبت اب ۰۰۰۰۰، ۳ین زائد ملیں گے۔ ساتھ بریامیں خرچ کرنے کے لئے تقریباً ۰۰۰۰۰، ۱۴۸ ین علیحدہ نہ کئے گئے ہیں۔ اس کے پیش نظر یہاں یہ نتیجہ اخذ کیا جارہا ہے کہ جاپان برطانیہ کے بیان کی آڑ میں خوفناک جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ گذشتہ ۲۵ سالوں میں شاید یہ پہلا موقع ہے کہ جاپان نے اپنی آمدنی کا تقریباً نصف حصہ فوجی خرچ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

شیخ عبدالمجید سندھی کا استعفیٰ

کراچی ۱۰ اپریل۔ حکومت بمبئی نے کراچی فائرنگ کی تحقیقات کرنیسے انکار کردیا۔ اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے شیخ عبدالمجید ممبر بمبئی کونسل نے ممبری سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ گورنر کو جو خط لکھا گیا ہے اسمیں تحریر ہے کہ مسلمانوں کے اس ادنےٰ مطالبہ کو کہ غیر مسلم تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے نامنظور کردیا گیا۔ کمیونک میں تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا ہے اگر اسپر تنقید کیجائے گی تو یہ ثابت ہوگا کہ غلط تدابیر اختیار کیگئیں اور نہ مجمع منتشر کرنے کیلئے انسانی طریقہ اختیار کیا گیا

کانگرس سرکاری عہدے قبول کرلے گی

معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کے خیدسر کردہ لیڈر اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ ایک نئی پارٹی قائم کی جائے جسکا کام یہ ہوگا کہ نئی کونسلوں اور اسمبلی پر قبضہ کرلیا جائے اور جدید دستور اسی کے ماتحت عہدے بھی منظور کرلیے جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تحریک کو نہ صرف چند سرکردہ کانگرسی لیڈران کی حمایت بھی حاصل ہے بلکہ اسمبلی کے کانگرسی اور قوم پرست ممبر بھی اس تحریک پر خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اور اس تحریک کو خوش آمدید کہنے کے لئے دہلی کے اسمبلی کے ممبروں کا ایک جلسہ بھی ہوا جمیں عہدہ منظور کرلینے کے سوال پر غور کیا گیا ہے۔

جرمنی میثاق مشرق میں شریک ہوگا
سر جان سائمن کا حیرت انگیز اعلان

اسٹریسا۔ آج سر جان سائمن برطانوی وزیر خارجہ نے وول غلانہ کی کانفرنس میں یہ اعلان کرکے ایک حیرت پیدا کردی کہ جرمنی میثاق مشرق میں شریک ہونے کے لئے آمادہ ہے خواہ بعض ممالک باہمی امداد کے معاہدے کرکے ایک جدا دستاویزات پیش کریں۔

بیرن وان نیورتھ نے اس مضمون کی اطلاع برلن میں مقیم برطانوی سفیر کو دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ نے اسٹریلیا کانفرنس میں یہ تحریک پیش کرکے کہ جرمنی جمعیۃ اقوام میں واپس لانے کے امکانات پر غور کیا جائے۔ کانفرنس کی کامیابی کے اسباب میں ایک اہم سبب کا اضافہ کردیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ۔ یورپ کے متعلق کسی قطعی فیصلے پر پہونچنے سے قبل جرمنی کے ساتھ تعلقات پیدا کرے گی۔

کونسل آف اسٹیٹ میں
حکومت کی مذمت

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ سفارش کردہ صورت میں فائننس بل پر غور کرنے کے لئے آج کونسل آف اسٹیٹ کا ہنگامی فضا میں اجلاس منعقد ہوا۔

بل پر غور کرنے کے متعلق مسٹر ہیلٹ کی تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے مسٹر سپرو نے حکومت کے فعل کی مذمت کی کہ اس نے گورنر جنرل کو بل کی تصدیق کرنیکا مشورہ دیا اور تمام سیاسی پارٹیوں کی رائے کا ٹھکرا اور ترمیمات نامنظور کردیں۔ آپ نے کہا کہ ایسا کرکے حکومت نے ان سیاسی پارٹیوں کی حوصلہ افزائی کی ہے جو فرقہ وارانہ طریقوں میں اعتقاد رکھتی ہیں لا ممبر نے حکومت کے فعل کی حمایت کی۔

مسٹر شانتی داس نے کہا کہ بل کی تصدیق ملک کیلئے نیک فال نہیں ہے۔ مسٹر گلاس نے حکومت کے غیر مصالحانہ رویہ کی مذمت کی۔ مہاراجہ دربھنگہ نے آپ کی تائید کی۔

حکام اعلیٰ کی روانگی

لکھنو ۱۱ اپریل۔ یوپی سکریٹریٹ دوشنبہ کو بند ہوگئی اور تمام اعلیٰ حکام نینی تال روانہ ہوگئے۔

قبائل کے ہاتھوں پولیٹکل ایجنٹ مالاکنڈ قتل کردئیے گئے
فقیر علی نگر کا لشکر منتشر ہو رہا ہے

پشاور ۱۳ اپریل حملہ آور قبائل جو فقیر علی نگر کے لشکر میں شامل ہوکر سرکاری فوج کے خلاف اقدام کر رہے تھے اب انھوں نے مالاکنڈ کے رقبہ کو خالی کرنا شروع کردیا ہے اور اپنے مرکز سے منتشر ہو رہے ہیں۔ مالاکنڈ کے حالات تفصیلی طور پر ابھی معلوم نہیں ہوئے مالاکنڈ کے رقبہ میں کل دوپہر سے شدید بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف کل صبح پشاور پہونچے اور تھوڑے وقفہ کے بعد وہ درگائی روانہ ہوگئے۔ جہاں آپ نے گولہ باری کے اُس مقام کا معائنہ کیا ہے جو آگرہ کے رقبہ میں واقع ہے۔ ہز اکسلنسی شام کو پشاور واپس آگئے اور بذریعہ ریل راولپنڈی روانہ ہوگئے۔ پشاور کی خبر ہے کہ مسٹر بیسٹ آئی، سی، ایس، پولیٹکل ایجنٹ مالاکنڈ فقیر علی نگر کے لشکر کے ہاتھوں قتل کردیے گئے آپ کے ساتھ بہت سے سپاہی بھی مجروح ہوئے۔ آپ کے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کردیا گیا۔

صوبجات میں بہ یک وقت
اصلاحات کا نفاذ

لندن ۱۲ اپریل۔ دار العوام میں نائب وزیر ہند کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہ کبھی ارادہ نہیں ہوا کہ صوبوں کے ساتھ مختلف سلوک کیا جائے اور صوبجاتی خودمختاری مختلف تاریخوں میں نافذ کی جائے۔ جدید دستور نافذ ہونے کے بعد تمام صوبجات میں اصلاحات بہ یک وقت نافذ ہونگی۔

مسٹر کلے نے چارج لے لیا

لکھنو ۱۰ اپریل۔ سرکاری کمیونک شائع کرکے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر کلے نے ۹ اپریل کو فائننس ممبری کا چارج لیلیا۔

ایک اخبار کے چھ ڈیکلریشن
سوراجیہ دہلی کا جوبلی نمبر

دہلی۔ سوراجیہ ہفتہ وار ملک معظم کی سلور جوبلی پر ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے چھ پریسوں اسکو چھپانے کے لئے مقامی حکومت نے ڈیکلریشن منظور کیا ہے۔ ہندوستان میں یہ پہلی مثال ہے۔

تنخواہیں پوری کردیجائیں

الہ آباد۔ ۱۰ اپریل۔ حکومت صوبہ متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ تنخواہوں میں جو تخفیف کیگئی ہے اُسے واپس لے لیا جائے گا اور یکم اپریل سے پوری تنخواہیں دیجائیں گی۔

فیروز آباد میں ذوالجناح کے جلوس پر خشت باری کے خوفناک نتائج

آگرہ ۱۴ اپریل - آگرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۳ بجے اور ۹ بجے کے درمیان ذوالجناح کا جلوس بازار میں سے جارہا تھا جوقت جلوس بازار میں سے مہندر مندر کے پاس سے گذرا اور ذرا آگے بڑھا تو ہندوں نے مکانوں کی چھتوں پر سے پتھر اینٹیں برسانا شروع کیں - جس سے اہل جلوس میں بڑا جوش پیدا ہوگیا اور ان میں سے بعض کے جذبات حد درجہ مشتعل ہوگئے، چنانچہ دونوں جماعتوں میں فساد ہوگیا - ایک ہندو ڈاکٹر جیوارام کے مکان کو آگ لگادی گئی - جس میں گیارہ ہندو جلکر مرگئے - اس اثنا میں ایس ڈی او پولیس کی ایک ساتھ جائے وقوع پر پہونچ گیا - اور ہجوم کو منتشر ہوجانے کا حکم دیا - مگر لوگوں نے منتشر ہونے سے انکار کردیا چنانچہ ایس ڈی او نے فیر کرنے کا حکم دیدیا - جس سے ایک مسلمان مرگیا اور کئی مجروح ہوگئے - اتنے میں شہر کے دوسرے اور حصوں میں بھی فساد ہوگیا - دو اور مقامات پر بھی پولیس کو گولی چلاکر ہجوم منتشر کرنا پڑا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ساڑھے گیارہ بجے جائے وقوع پر پہونچ گئے - اور امن قائم ہوگیا قصبہ میں کرفیو آرڈر کو نافذ کردیا گیا ہے اور زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند ہر قسم کا اجتماع اور اپنے ساتھ لاٹھی یا کوئی اور ہتھیار لے جانا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے پولیس کی گولیوں سے ایک مسلمان مرا - اور سات مجروح ہوئے - اور فساد میں ایک ہندو ہلاک ہوگیا دونوں جماعتوں کے ۳۵ - افراد زخمی ہوئے - ایس ڈی او مسعود خاں اور سرکل انسپکٹر بھی مجروح ہوگئے

کونسل آف اسٹیٹ میں التوائے اجلاس کی تحریک

نئی دہلی ۱۵ اپریل آنریبل مسٹر جے سی بنرجی رکن کونسل آف اسٹیٹ کل کے اجلاس میں التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں - تاکہ اس امر پر غور خوض کیا جاسکے کہ محرم کے سلسلہ میں حکومت نے پہلے ہی فوجی انتظامات کیوں نہ کرلئے تاکہ فیروزآباد اور دیگر مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات نہ ہوتے۔

سنگاپور ۱۳ اپریل - الی لیہ اور ایپے سینا کے قضیہ کا فیصلہ کرنے کے لئے مصالحتی کمیٹی کا اجلاس ۱۵ مئی میں منعقد ہوگا۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کا دورہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل ۔ ہز اکسلنسی وائسرائے پنجاب کا دورہ کرنے کے لئے اتوار کو لاہور روانہ ہوجائینگے ۱۴ اپریل کو لاہور سے پشاور تشریف لیجائینگے اور وہاں سے ۲۰ اپریل کو شملہ پہونچیں گے

مسلم لیگ کا جلسہ

کراچی ۔ ۱۱ اپریل ۔ مسلم لیگ کا جلسہ گذشتہ شب میں ہوا اور بمبئی حکومت کے فیصلہ پر اظہار ناراضگی کیا گیا یہ بھی طے پایا کہ ۱۹ اپریل کو تمام ہندوستان میں جلسہ کرکے اس فیصلہ کے خلاف اظہار ناراضگی کیا جائے ۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا
اس اجلاس کی خصوصیات

نئی دہلی کی خبر ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ۹ اپریل کو ختم ہوگیا ۔ اسمبلی کا یہ اجلاس گذشتہ جلسوں کی بہ نسبت متعدد خصوصیات کا حامل تھا جو حسب ذیل ہیں :۔

۱ ۔ اس اجلاس میں ۲۰۰۲ سوالات حکومت سے کئے گئے ۔

۲ ۔ تماشائیوں کا کثیر ہجوم تھا جسکی تفصیل یہ ہے کہ عام گیلری میں ۱۶۵۰۰ حضرات تھے خواتین کی گیلری میں ۔ ۵۰۰ حضرات نے نشست اختیار کی تھی ۔

۳ ۔ ممبران کی حاضری کا اوسط بہت زیادہ تھا تقریباً ۱۲۵ ممبران روزانہ شرکت کے لئے آئے ۔

۴ ۔ ایک نشست میں ۱۳۵ ممبران موجود تھے ۔

۵ ۔ ۴۰ بار رائے شماری کی گئی ۔ جس میں ۱۰ بار حکومت کو فتح اور ۳۰ بار شکست ہوئی ۔

۶ ۔ پہلی بار فنانس بل ۳۱ مارچ سے قبل پاس نہ ہوسکا اور سرکاری ٹیکس بذریعہ اختیارات خصوصی قبول کیا جارہا ہے ۔

۷ ۔ کثرت سے التوائے اجلاس کے نوٹس پیش کئے گئے

۸ ۔ اسمبلی کے متعدد ممبران قلیل مدت میں مرگئے

انڈیا بل کی جملہ دفعات منظور

لندن ۱۲ اپریل ۔ کل شب کو جب دار العوام کا اجلاس ختم ہوا تو انڈیا بل کی دفعہ ۴۵۰ تک منظور ہوچکی تھیں اب صرف ایک دفعہ باقی رہ گئی ہے اس کے علاوہ چند نئی دفعات ہیں جو محذوف دفعات کی جگہ شامل کی گئی ہیں ۔

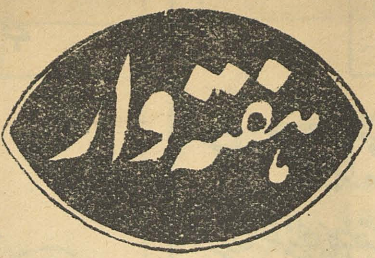
کوملا ۔ ۱۲ اپریل ۔ مولوی اشرف الدین احمد چودہری وکیل اور چھ دیگر اشخاص کو اسلئے گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے عوام کو سلور جوبلی میں چندہ دینے سے منع کیا تھا

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے ـ احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے ـ سمبھی







صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ - محرم الحرام سنہ ۱۳۵۴ھ	نمبر ۱۷

ادبیات

وطن پرست ہندوستانی

(از جناب پنڈت دلستہ پرشاد فدا ۔ لاہور)

وفا سے آشنا، پندار سے بیگانہ رہتا ہے ـ سر اُسکا جنس حرمت کیلئے بیعانہ رہتا ہے
پئے انوارِ محفل جسطرح پروانہ رہتا ہے

دل سوزاں سے وہ ذرات آتشبار رہتا ہے ـ وطن کے درد سے بیتاب اور بیزار رہتا ہے
کہ دیواریں بھی کہتی ہیں یہاں دیوانہ رہتا ہے

غرورِ حسن ہے اُسکو نہ زعمِ دل فریبی ہے ـ نہ سودائے جمال یار ہی ہے ناشکیبی ہے
وہ لیلایانہ رہتا ہے وہ مجنونانہ رہتا ہے

بسر کرتا ہے وہ اوقات اپنے آب و آتش میں ـ اُسے تقدیر زیر آسماں رکھتی ہے گردش میں
بھری محفل میں جیسے ساغر میخانہ رہتا ہے

اُسے دوری ہے کعبہ سے نہ بتخانے سے رغبت ہے ـ اُسے مسلم سے الفت ہے نہ ہندو ہی سے نفرت ہے
یہ وہ کعبہ ہے جسکے دلمیں اک بتخانہ رہتا ہے

سمندر میں وہ غوطے کھا رہا ہے یا دِ ساحل میں ـ مچلتی ہیں ہزاروں طرح کی بیتابیاں دلمیں
زباں پر اُس کے اک حسرت بھرا افسانہ رہتا ہے

نہ یہ ڈر ہے کہ کوئی مجھکو مارے گا تو کیا ہوگا ـ نہ سودا ہے، کوئی جاگیر دیدیگا تو کیا ہوگا؟
وہ بے باکانہ رہتا ہے وہ بے غرضانہ رہتا ہے

وطن کے اوج کا سینے میں وہ احساس رکھتا ہے ـ وہ دلمیں آمدِ صبحِ وطن کا پاس رکھتا ہے
وطن کا لب پہ اُسکے نعرہ مستانہ رہتا ہے

غریبی میں اُسے ہر طرح کی راحت میسر ہے ـ نظر اُسکی ہمیشہ سود و بہبود وطن پر ہے
گدا ہوکر بھی وہ باشوکت شاہانہ رہتا ہے

وہ اپنا سکھ وطن کے نام پر قربان کرتا ہے ـ وطن کی مشکلیں وہ آئے دن آسان کرتا ہے
اسی جوش وطن پر وہ فدا روزانہ رہتا ہے

ترکی میں سونے کی کانیں

کمیشن کی جدو جہد سے شمالی ترکی میں اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ یہاں کثیر مقدار میں سونا موجود ہے ابتدائی کارروائی کے لئے انجنیروں کی ایک جماعت کو روانہ کیا گیا ہے

ترکی کے ۲۱۹ اخبارات

جمہوریہ ترکیہ کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے کہ قلمروئے ترکیہ سے مختلف زبانوں میں ۲۱۹ جرائد شائع ہوتے ہیں ان میں سے ۳۸ روزانہ ہیں ۔

دنیائے اسلام

اجتماع مکہ

امام معظم کی تقریر

اس سال مکہ میں جمیع اقطار اسلامی سے آتے ہوئے کم و بیش بیس ہزار حاجیوں کا اژدہام تھا جن میں مشاہیر عصر بکثرت تھے ۔ جلالۃ الملک عبد العزیز آل سعود ریاض سے ۹ مارچ کو مکہ وارد ہوئے جہاں آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا ۔

جلالۃ الملک نے حسب معمول بڑے بڑے حجاج کی دعوت کی تھی ۔ اسمیں آٹھ سو سے زائد حجاج شریک تھے ۔

ختم طعام پر جلالت الملک نے ہر سال کی طرح حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے مسلمانوں کے مسائل حاضرہ اور سیاست موجودہ پر تقریر کی پھر فرمایا کہ برادران امت آپ لوگ میری سیرت سے واقف ہوگئے ہوں گے میرا مقصد اور کچھ نہیں ہے سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ خدا کا کلام بلند ہو ۔ ہم ابتدا سے جادہ راستی پر گامزن ہیں ۔ مال و جان کی پروا نہیں کرتے ۔ ہم اہل بادیہ ہیں آج خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہم پر برکت نازل کی ہے ہم اعلائے کلمہ حق کا خدا سے عہد کر چکے ہیں اور نتائج کو اسی کے سپرد کر چکے ہیں ۔ ہم نے خدا سے عہد کیا ہے اور اماموں کے درمیان افتراق و اختلاف نہ کیا ۔ ہر امام اچھے راستہ پر لیجانے والے ہیں ۔

ان میں جو کچھ اختلاف ہے وہ مسائل صغیرہ میں ہے مگر اصولوں میں کوئی اختلاف نہیں کلمہ توحید احکام خدا و سنت رسول میں شامل ہے ۔

ہم کو بڑی آرزو ہے کہ مسلمانوں کے قلوب ایک دوسرے کی محبت سے لبریز ہو جائیں اور پھر جزیرۃ العرب میں وحدت پیدا ہو جائے ۔ اور سب کے سب ایک ہی راستہ پر چلیں

ملکہ دکن کا شاہانہ عطیہ

سلطان حجاز کی سلامتی پر مالی قربانی

اتحاد عرب کے علمبردار جلالۃ الملک سلطان ابن سعود پر بیت الامین میں طواف کے وقت جو حملہ کیا گیا تھا اُس پر تمام عالم اسلامی کو سخت تاسف تھا ۔ اس موقع پر حضرت ملکہ دولت آصفیہ نے حسب ذیل صدقات و انعامات تقسیم فرمائے ۔

(۱) برائے سلامتی جلالت الملک سلطان ابن سعود ایک ہزار روپیہ صدقہ

(۲) ان سپاہیوں کو جنہوں نے حملہ کے دوران میں اپنی بیدار مغزی کا ثبوت دیا ۔ ۵۰۰ روپیہ

(۳) برائے سلامتی امیر سعود ولی عہد ۵۰۰ روپیہ

اسکے علاوہ ملکہ دکن نے مختلف اعمال خیر کے لئے جو عطایا مرحمت فرماتے ہیں اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے

جمعیۃ طیران (محکمہ پرواز) کے لئے ۱۰۰۰ روپیہ نہر زبیدہ کے لئے ۵۰۰ روپیہ ۔ محکمہ معارف کے لئے ۵۰۰ روپیہ ۔ فقراء کے لئے ۱۵۰۰ روپیہ ۔ دواخانہ کے لئے ۵۰۰ روپیہ ۔ دار الغرباء کے لئے ۱۰۰۰ روپیہ ۔ اسی طرح حیدرآباد کی دیگر خواتین نے بھی مختلف اعمال خیر کیلئے مجموعی طور پر ۷ ہزار روپیہ دیا ہے ۔

حکومت حجاز کی زبردست مزاحمت

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار خصوصی مقیم عمان اطلاع دیتا ہے کہ عمان میں جنرل مانگڈ وارد ہوئے اور شرق اردن میں برطانوی دفاع کے وسائل پر غور کیا ۔ آپ اس امر کے منتظر ہیں کہ برطانیہ اور حکومت حجاز کے درمیان حدود کا تصفیہ ہو جائے ۔ مگر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اس امر پر راضی نہیں ہیں کہ موجودہ حدود میں سے کسی قسم کا بھی تغیر کیا جائے اور وہ نہیں چاہتے کہ عقبہ اور معان کو شرق اردن کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمیں ہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۷

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس ۲۰-۲۱ و ۲۲ اپریل کو زیر صدارت ریوند بھکشو اوتما کانپور میں منعقد ہوا۔

ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں جو تجاویز منظور کی گئی ہیں وہ سخت فرقہ وارانہ اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کرنے والی ہیں۔

مہاسبھا کی منظور شدہ تجاویز میں سب سے زیادہ قابل نفرت اور حوصلہ شکن یہ تجویز ہے کہ:-

"آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس حکام کراچی کی بروقت کارروائی پر اظہار پسندیدگی کرتا ہے ورنہ شدید فرقہ وارانہ فساد کا اندیشہ تھا۔ مہاسبھا اس امر سے مطمئن ہے کہ حکومت کے پاس اور کوئی چارۂ کار باقی نہ تھا۔ مہاسبھا کو کانگریس پارٹی اور بالخصوص ان کے لیڈر کے اس رویے سے سخت صدمہ پہونچا ہے جو کہ انہوں نے اسمبلی میں سانحہ کراچی پر بحث کے دوران میں اختیار کیا۔"

اس تجویز میں کراچی کے افسوسناک واقعہ کی نہ صرف تائید بلکہ گولی چلانے والوں کی مستعدی اور موقع شناسی کی تعریف و توصیف کرنے کے علاوہ اپنے اطمینان قلب کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے ارکان خصوصی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ بھی ہندوستان ہی کے رہنے والے ہیں اور ایسے مواقع بھی آسکتے ہیں کہ ان کی ہم قوم اور ہم خیال لوگوں پر بھی اسی قسم کے واقعات گذریں اس وقت وہ کیا اسکو پسند کریں گے کہ ہندوستان کی دیگر قومیں ان واقعات پر اطمینان و مسرت کا اظہار کریں۔

کیا نہتے مجمع پر گولیاں چلانے کا واقعہ اس قدر اطمینان بخش ہے کہ اُس کے لئے کسی آزاد تحقیقات کی بھی ضرورت نہیں۔؟

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے ارکان خصوصی کی ذہنیت اس واقعہ سے اور زیادہ بے نقاب ہوتی ہے جو کہ اُس نے پولٹیکل ایجنٹ کے قتل پر علاقہ غیر کے تمام باشندوں کو مجرم بنانے کا مشورہ حکومت کو دیا ہے اور حکومت کو لکھا ہے کہ آزاد علاقہ کے باشندوں سے اسکا انتقام لیا جائے۔

آزاد علاقہ کے اصول پر کاربند ہوتے ہوئے کیا آل انڈیا ہندو مہاسبھا حکومت کو بنگال کے افسوسناک واقعات کے متعلق بھی اسی قسم کا مشورہ دے سکتی ہے؟ دیگر تجاویز میں بھی اسی قسم کی عفونت اور گندگی کا اظہار کیا گیا ہے۔

ہمیں نہایت افسوس اور قلق ہے کہ ہندو مہاسبھا نے ایسے نازک ترین وقت میں جبکہ ہندوستان کو اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت ہے اس قسم کی فتنہ انگیز تجاویز پاس کر کے سخت غلطی اور ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی تعجب اور رنج ہوتا ہے کہ اس کانپور کے اجلاس میں وہ حضرات بھی شریک تھے جو اپنے کو نیشنلسٹ کہتے ہیں اور فرقہ وارانہ عفونت کو بہت بری نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اور بڑا افسوس یہ ہے کہ ان میں سے ایک صاحب تو کانگریس کی تحریک کے زمانہ میں کانگریس کے ڈکٹیٹر بھی رہ چکے ہیں۔

آل انڈیا مہاسبھا کے کانپور کے اجلاس کی حیاسوز کارروائی کے بعد ہندوستان کے کسی باشندے کو چاہے وہ ہندو ہو یا مسلم یا سکھ ہم کسی کو بھی فرقہ پرست نہیں کہہ سکتے بلکہ مہاسبھا کے نظریہ کے مطابق تو ہر شخص نیشنلسٹ اور کانگریسی ہو گیا اور ہندوستان سے فرقہ پرستی کا جنازہ نکل گیا۔

کانپور کے اجلاس میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے جس ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے اور فرقہ وارانہ کشمکش کو جس جرات و دلیری کے ساتھ دعوت دی ہے اُس کے نتائج بدنصیب ہندوستان کے لئے کیا ہونگے اور ہمارے ملک کا مستقبل کیا ہو گا۔ اس کی شکل نہایت ڈراؤنی اور خوفناک نظر آتی ہے۔

ہم محب وطن ہندو بھائیوں سے یہ پوری توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کرنیکی کوشش کریں گے کہ مہاسبھا کے خیالات کو ہندوؤں کی اکثریت سے کوئی تعلق نہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ

لاہور میں ۱۲ اپریل کو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ نواب سر احمد سعید خاں صاحب آف چھتاری کی صدارت میں حادثہ کراچی کے متعلق منعقد ہوا جسمیں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:-

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا یہ جلسہ لیگ کے سالانہ اجلاس کو جو ایسٹر کی تعطیلات میں منعقد ہونے والا تھا۔ لیگ کے پریسیڈنٹ مسٹر جناح کی خواہش کے مطابق سردست ملتوی کرتا ہے۔

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل اُن نہتے مسلمانوں کے رشتہ داروں کیساتھ اظہار ہمدردی کرتی ہے جو کہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء کو (غازی) عبدالقیوم (شہید) کے جنازے میں پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے ※

آئینہ کانپور

شیخ محمد ابراہیم صاحب کا عطیہ

حاجی محمد حمزہ صاحب آنریری سکریٹری کانپور مسلم ایسوسی ایشن مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء کو کانپور مسلم ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپیشل مجسٹریٹ کانپور کا ایک خط مورخہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء معہ ایک قطعہ چک مبلغ ایک ہزار روپیہ کے پیش ہوا۔ اور بالاتفاق طے پایا کہ:-

(۱) جناب خانصاحب نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب کی یہ انجمن تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ جناب ممدوح نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ برائے تعمیر حلیم مسلم ہائی اسکول مرحمت فرما کر قومی ہمدردی کا عملی ثبوت دیا ہے۔ اور دل سے دعا کرتی ہے کہ جناب ممدوح کو خداوند تعالےٰ اجر جمیل عطا فرمائے۔

(۲) مذکورہ بالا رقم صرف تعمیر اسکول میں صرف کی جائے۔ اگر ہوسٹل کی تعمیر میں صرف کی جائے تو ہوسٹل کا کرایہ طلبا سے نہ لیا جائے۔

(۳) جب کمرہ تیار ہو جائے تو جناب نواب صاحب ممدوح کے مشورہ سے ایک کتبہ موزوں مقام پر دیوار میں نصب کیا جاوے کمرہ۔ اسکول کالج، یا ہوسٹل کا ہو۔

(۴) مذکورہ بالا رزولیوشن کی ایک نقل جناب نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب کی خدمت میں بھیجی جاوے اور ایک نقل بغرض اشاعت اخبارات کو دیدی جائے۔

سلور جوبلی

ملک معظم کے سلور جوبلی فنڈ میں مندرجہ ذیل چندہ کا اعلان ہوا ہے:-

۱۔ سودیشی کاٹن ملس — ۵ ہزار روپیہ
۲۔ برٹش انڈیا کارپوریشن — ۵ ہزار روپیہ
۳۔ سر طامس اسمتھ — ۵ ہزار روپیہ
۴۔ میور ملس لمیٹڈ — ۵ ہزار روپیہ
۵۔ لالہ جگی لال کملاپت سنگھانیا — ۵ ہزار روپیہ
۶۔ بھوانی پرشاد گروہاری لال — ۲ ہزار روپیہ
۷۔ نیو وکٹوریہ ملس — ۲ ہزار روپیہ
۸۔ نواب سید خاقان حسین — ۵۰ روپیہ
۹۔ دیگر اشخاص — ۸۱ روپیہ

حکام

مسٹر ایس۔ ڈبلو ببب اسکوائر S.W. BABB. Esq. ڈپٹی کلکٹر فرخ آباد کا کانپور کو تبادلہ ہوا ہے۔

یونائیٹڈ سروس کلب

۱۷ اپریل کو یونائیٹڈ سروس کلب کی سالانہ میٹنگ ہوئی اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ:- رائے بہادر مسٹر سری نرائن
سکریٹری:- مسٹر ایچ بی۔ ورشی

مندرجہ ذیل حضرات اگزیکیٹو کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مسٹر اے جی انصاری۔ رائے بہادر ڈاکٹر ایس این تواری۔ مسٹر بی۔ پی اگروال۔ سردار اندر سنگھ اور سید افتخار حسین۔ ڈاکٹر آر بی گپتا آڈیٹر منتخب ہوئے؟

سودیشی نمائش کا افتتاح

۲۱ اپریل ۶ بجے شام کو آل انڈیا گریٹ انڈسٹریل اگزیبیشن کا افتتاح مسٹر لادو رام زنتشی نے کیا۔ افتتاح کے دن ہندو مسلم معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔

ایڈریس

۲۲ اپریل ۹ بجے صبح کو میونسپل بورڈ کی طرف سے ریوند بھکشو اوتما پریسیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو میونسپل ہال میں ایڈریس دیا گیا۔

ڈگمبر جین مندر اور دیگر انٹی ٹیوشنوں کی طرف سے بھی اوتما صاحب کو ایڈریس دیئے گئے۔

ذاتیات

منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد کے چھوٹے صاحبزادے مسٹر برج نرائن نگم ایم اے (ڈی ایس۔ پی) کی بارات ۲۹ اپریل کو لکھنو جاوے گی۔ جس میں منشی جی نے اپنے ہندو مسلمان دوستوں کو بارات میں چلنے کی دعوت دی ہے۔

حاجی حافظ ہدایت حسین صاحب

خان بہادر حافظ حاجی ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل سی کو خود حافظ صاحب کے بنگلہ پر انجمن اسلامیہ کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔

ہندو مسلم فساد

گذشتہ فساد کانپور کے سلسلہ میں بنگالی محال کا ایک شخص مسمی پریاگ نرائن عرف منوگرو مفرور تھا اسکو ڈسٹرکٹ سشن جج صاحب بہادر نے متعدد الزامات کے جرم میں حبس دوام کی سزا دی۔

وبائی امراض

ہیلتھ افیسر کی اطلاعات کے بموجب یکم جنوری سنہ ۱۹۳۵ء سے ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء تک شہر میں ۲۵۴ اشخاص گردن توڑ بخار میں مبتلا ہوئے جنمیں سے ۹۳ مر گئے اور ۱۳۱ اشخاص طاعون کے مرض میں مبتلا ہوئے جس میں سے ۷۰ مر گئے۔

ہندو مہاسبھا

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا سولہواں اجلاس پھول باغ میں ۲۱، ۲۲ و ۲۳ اپریل کو ریوند بھکشو اوتما کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب صدر و بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے اپنے خطبہ صدارت پڑھے۔ جو انگریزی اور ہندی میں چھپے ہوتے تھے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان بھر سے تقریباً ۲ سو ڈیلیگیٹوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ جن میں ڈاکٹر مونجے بھائی پرمانند راجہ نریندر ناتھ۔ مسٹر وجے رگھو چاریہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

※ اور حکومت کے اس فعل پر نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتا ہے کہ اُسنے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنیسے انکار کر دیا ہے۔ اس کونسل کی رائے میں اگر مقامی حکام ضروری صبر اور دور اندیشی سے کام لیتے تو یقیناً خونریزی نہ ہوتی ہمارے خیال میں حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ مقامی حکام کے چال چلن کے متعلق عوام کو مطمئن کرے اور اسکے لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ہند کو ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی چاہیے جسمیں اسمبلی کے غیر سرکاری منتخبہ ارکان کی اکثریت ہو جو کراچی میں اس امر کی تحقیقات کرے کہ گولی کس حد تک چلانی ضروری تھی۔ اور گولی چلانے والے اس فعل میں کہانتک حق بجانب تھے۔

ہماری رائے میں حکومت نے گولی چلانے اور اس موقع پر فوجی طاقت کو استعمال کرنے کے متعلق اپنی کارروائی

سبد گل

مولینا شفیع داؤدی کہتے ہیں کہ میں نے گورنمنٹ آف انڈیا کے حکام پر سانحہ کراچی کی تحقیقات کی اہمیت کو اچھی طرح جتلادیا ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے حکام پر اثر ڈالنے کا خیال کہیں بر خود غلط ثابت نہ ہو۔

٭

برطانی بجٹ دارالعوام میں پیش کرتے ہوے مسٹر نوائل چیمبرلین نے کہا کہ برطانیہ کے باشندوں نے سال میں اسی ہزار ٹن مزید شکر استعمال کرکے اپنی زندگی کو شیریں بنالیا ہے۔

غالباً یہ سبب ہے کہ بجٹ پیش کرتے وقت مسٹر چیمبرلین کے چہرے پر ایک شیریں تبسم کھیل رہا تھا

٭

پشاور کی ایک اطلاع کہتی ہے کہ حکام کا بیان ہے کہ درۂ خیبر آمدورفت کے لئے قطعی کھلا ہوا ہے اس میں شک نہیں۔ مگر اس بات پر اتنا زور کیوں دیا جارہا ہے۔

٭

ایک اینگلو انڈین اخبار کہتا ہے کہ اسمبلی کے بجٹ کے سلسلہ میں ٹکس کی تخفیف کے لئے انتہا پسندوں کے غیر ذمہ دارانہ تجویزوں کو لظر انداز کرتے ہوئے حکومت کو یہ چاہیئے تھا کہ اعتدال پسندوں کی تجویزیں قبول کرے۔

ہمارے معاصر کو غالباً یہ معلوم نہیں کہ جب ٹکس کی تخفیف کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو حکومت کی نگاہ میں سب کے سب انتہا پسند ہی معلوم ہوتے ہیں۔

٭

اسمبلی کے گذشتہ اجلاس کے متعلق پروفیسر شا کہتے ہیں کہ کانگریس جماعت میں سفید کھدر کی ٹوپیاں بہت نمایاں تھیں۔ اور تمام سرکاری بنچوں پر لوگ یورپین لباس میں رہا کرتے تھے۔

یہ فطری عمل ہے کہ ان لوگوں کو بات کا جواب بات سے اور لباس کا جواب لباس سے دینا پڑا

٭

اس سے زیادہ دلچسپ تصویر انڈیپینڈنٹ یعنی آزاد پارٹی کی کھینچی گئی وہ کہتے ہیں کہ آزاد پارٹی ہر طرح آزاد تھی۔ اپنے اصولوں سے بھی آزاد اور اپنے رہنماؤں سے بھی آزاد۔

ہمارا خیال ہے کہ ان پارٹی کے رہنماؤں اور ممبروں کا خیال یہ تھا کہ ہر شخص ایک دوسرے کی پابندی سے آزاد تھا۔

٭

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا فیصلہ
ڈاکٹر ضیاءالدین وائس چانسلر منتخب ہوگئے

علی گڈھ ۲۰ر اپریل۔ کل مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی کورٹ کے ارکان کا جلسہ منعقد ہوا۔ علی گڈھ کالج اور یونیورسٹی کے سابق طلبا اور بعض دیگر غیر سرکاری حضرات ۴۶ آراء کے مقابلہ میں ۱۰۷ کی اکثریت سے ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب کو وائس چانسلر منتخب کردیا انتخاب میں کافی سرگرمی تھی۔ اور دور دور سے ملک بھر ٭ کے خطاب یافتگان آکر جمع ہورہے تھے کورٹ کے اجلاس میں آجتک اُتنے ارکان شریک نہیں ہوئے۔ دور دراز مقامات سے ۱۷ اکی تعداد اس انتخاب کے لئے آئی تھی۔ جلسہ کی صدارت الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر سلیمان نے کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نواب اسمعیل خاں کو ۴۶ اور ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب کو ۱۰۷ ووٹ ملے کورٹ نے اعلیحضرت نواب بھوپال کے استعفے پر بھی غور کیا۔ اور فیصلہ کیا کہ ایک وفد جو سر سلیمان، نواب صاحب چھتاری۔ ڈاکٹر انصاری پر مشتمل ہو اعلیحضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر اُن سے درخواست کرے ٭ کہ وہ اپنا استعفے واپس لے لیں۔ ڈاکٹر ضیاءالدین کے انتخاب پر وائسرائے نے بھی منظوری دیدی ہے

ادب لطیف

تو کہاں ہے؟

جگدیشور چندر صاحب عشی دہلوی

میں تجھے ڈھونڈھ رہا ہوں۔ میری تجسس بھری نگاہیں تیرے دیکھنے کیلئے بیتاب ہیں۔ بتا تو کہاں ہے

٭

جب لیلائے شب اپنی سیاہ اور دراز گیسو فضائے عالم پر پھیلا دیتی ہے اور کائنات کی ہر شے سکوت کا جامہ پہن لیتی ہے۔ میں تجھے دیکھنے کیلئے بیقرار ہوجاتا ہوں۔ بتا تو کہاں ہے؟

٭

جب نیلگوں آسمان کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مجھے ڈراتے ہیں میرے دل پر خوف طاری ہوتا ہے اسوقت بھی میں بصد حسرت و یاس تیرا متلاشی رہتا ہوں لیکن تو نظر نہیں آتا۔ بتا تو کہاں ہے؟

٭

جب نور کا تڑکا ہوتا ہے لوگ اپنے اپنے محبوب کو سامنے رکھ کر قشقہ و صندل لگاتے ہیں۔ بناتے ہیں سنوارتے ہیں تو اُسوقت میرا دل بے چین ہوجاتا ہے کاش تو میرے پاس ہوتا۔ بتا تو کہاں ہے؟

٭

رات کے پرسکون لمحات میں جب عالم خاموش اور مدہوش ہوتا ہے تیری یاد میں آہ نالہ کرتا ہوا دیوانہ وار پھرا کرتا ہوں مگر تو نہیں ملتا۔ بتا تو کہاں ہے

٭

جب شام کے وقت پھولوں کی مہک سے تمام گلشن کائنات معطر ہوتا ہے تو میں اُس میں تیری بو پاکر دیوانوں کی طرح تجھے پکارتا ہوں۔ میرے محبوب تو کہاں ہے۔

٭

جب میری نگاہیں گلشن میں رقص کرتی ہیں تو میں اس خوشنما منظر کو دیکھ کر تیری عدم موجودگی میرے لئے اضطراب کا باعث ہوتی ہے اور متجسس نگاہیں تیرے لئے بیقرار ہوجاتی ہیں۔ تو کہاں ہے؟

٭

اے بانسری والے پریتم۔ تیری منموہن بانسری کا سریلا راگ اب تک میرے کانوں میں گونج رہا ہے میرے مالک پھر ایک مرتبہ وہی مدہوش کرنیوالا راگ الاپ یا ——— بتا کہ تو کہاں ہے۔

عالم نسواں

مسز کملا دیوی چٹو پادھیا

آپ مہا کوشل صوبہ جاتی کسان کانفرنس کی صدر مقرر ہوئی ہیں۔

شریمتی کملا نہرو

آپ کی صحت اب پہلے سے اچھی ہے پنڈت جواہر لال نہرو نے اس ہفتہ پھر آپ سے ملاقات کی۔

مسز تلیار خاں

آپ سال رواں کے لئے بمبئی پریزیڈنسی کی خواتین کونسل کی صدر منتخب ہوئی ہیں

کونسل لیگ کے ایوان سے جاپان کی نشست اُٹھا دیگئی

جنیوا ۱۷ر اپریل۔ گذشتہ دوشنبہ کو لیگ کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جاپان کے استعفا کے بعد یہ پہلا اجلاس تھا کونسل کی میز پر جاپانی نمایندہ کی کرسی جو کہ دو سال سے خالی پڑی تھی آج اٹھادی گئی۔ موسیو لٹوِنوف نمایندہ روس کو سر جان سائمن کے بائیں ہاتھ جگہ دیگئی ہے۔

بچوں کی دنیا

آخری قدم

گذشتہ سے پیوستہ

اس کتاب میں یہ اپنا ایک ایک پیسہ کا حساب لکھا کرتا تھا۔ جس کسی کو کبھی جو کچھ دیا تھا وہ سب اس میں درج تھا۔ کہیں کہیں کیفیت کے خانہ میں بڑی بڑی دلچسپ باتیں لکھا کرتی تھیں یہ سب بعد کو لکھی گئیں تھیں۔ کسی یتیم کو پڑھنے کے لئے وظیفہ دیا ہے ۱۵ سال کے بعد تاریخ دیکر کیفیت کے خانہ میں درج ہے " اب احمد آباد میں ڈاکٹر ہیں اور وہاں کے یتیم خانہ کے ناظم " کتابوں کے ایک کاروبار کو سخت پریشانی کے زمانہ میں دو ہزار روپیہ دیئے ہیں۔ کئی سال بعد کے خانہ میں لکھا ہے کہ آج خط آیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک نہایت صاف سادہ زبان میں لکھوا کر ایک لاکھ نسخہ طلبا میں مفت تقسیم کیے ہیں " خدا جزائے خیر دے " دلی کے ایک مدرسے کو ایسے وقت جب کہ اُسکا کوئی مددگار نہیں تھا دس ہزار روپیہ دیئے۔ اندراج رقم کے سامنے کیفیت میں لکھا تھا " سالانہ رپورٹ پڑھی۔ ہر صوبہ میں اس کی ایک ایک شاخ قائم ہوگئی ہے اس صوبہ میں تو گاؤں گاؤں میں تعلیمی مرکز قائم کردیے ہیں یہ کام نہوتا تو اس ملک میں مسلمانوں کی تمدنی ہستی کبھی کی ختم ہوچکی ہوتی "

اسی قسم کے بیشمار اندراجات تھے۔ اس کتاب کو یہ اکثر اٹھاکر پڑھنے لگتا تھا خصوصاً جب کسی نادان دوست کی زبان سے دل دکھتا تو ضرور اس کتاب کی ورق گردانی کیجاتی تھی۔ اسے دیکھ کر کبھی کبھی مسکراتا بھی تھا۔ اسکا ارادہ تھا کہ مرتے وقت یہ کتاب ان لوگوں کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔ جو عمر بھر مجھے بہجائے بغیر میرا دل دکھاتے رہے۔ اس ارادہ سے اسے بڑی تسکین ہوتی تھی۔ سو سنار کی ایک لوہار کی۔ انہوں نے ہزار دفعہ میرا جی خون کیا ہے میں ایک دفعہ انھیں ایسا شرماؤں گا کہ سر نہ اُٹھے گا۔ یہ سوچتا تھا اور خوش ہوتا تھا۔ ہوتے ہوتے بڑھاپا آن پہونچا۔ بدن جواب دینے لگا۔ روز کوئی نہ کوئی بیماری کھڑی رہتی تھی ایک دفعہ دسمبر کا مہینہ تھا۔ سخت بیمار ہوا۔ بخار اور کھانسی ایک دن۔ دو دن۔ تیسرے دن سینہ میں سخت درد شروع ہوا۔ نمونیہ کا حملہ تھا۔ شام سے حالت غیر ہونے لگی۔ بار بار غفلت ہوجاتی۔ تھوڑی دیر کو ہوش آتا پھر غفلت کوئی چار بجے کے قریب ہوش آیا۔ تو اُسکی سمجھ میں آگیا کہ اب وہ وقت آگیا جو سب کیلئے آتا ہے۔ چارپائی کے پاس میز پر وہی نیلی کتاب " حساب امانت " رکھی تھی جسے دو دن پہلے ہی بیماری میں پڑھا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اُسے اُٹھانا چاہا۔ کئی مرتبہ کوشش سے اُٹھا پایا۔ پھر کچھ سوچ میں پڑ گیا آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ " یہ عظیم الشان گھڑی اور یہ چھوٹا خیال ان کو شرماکر تجھے کیا ملے گا تو اپنا کام کر چلا۔ اپنے کام سے کام۔ منزل آپہونچی۔ آخری قدم کیوں ڈگمگائے۔ دونوں ہاتھوں میں کتاب تھامی ہاتھ تھر تھرا رہے تھے۔ ناتوان جسم کی ساری قوت صرف کرکے کتاب کو پاس والی بڑی آنگیٹھی میں پھینک دیا جسمیں کوئی ڈھائی بجے نوکر نے بہت سے کوئلے ڈالے تھے کتاب جلنے لگی۔ آگ کے شعلہ کی روشنی میں

پردہ فلم

فلموں کا پروپگنڈا

جسطرح اور صنعتوں کے لئے شہرت، اشاعت، چرچے کی ضرورت ہوتی ہے فلمی صنعت کیلئے بھی ضروری ہے بلکہ اسکو تو اور زیادہ شہرت دہی کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اسکا تعلق عوام سے زیادہ اور ہروقت پڑتا ہے اگر اس کے لئے مناسب پروپگنڈا اور پبلسٹی نہ کیجاتے تو یہ صنعت اس رونق کو قائم نہیں رکھ سکتی جسکی اسے قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔ اس تحریر کا مقصد فلمی صنعت اور اور اُس کے کارکنوں کی شہرت اور پبلٹی کے امور کو واضح کرنا ہے۔

پبلٹی یا اشاعت کا کام ہندوستان میں بھی ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ ہر فلم کمپنی کے ہاں ایک عہدہ دار الاشاعت اور پروپگنڈے کا کام کرنے کے لئے مقرر ہوتا ہے۔ اسکا کام اشتہار دینا۔ اشتہار بنانا۔ اور اطلاعات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر فلم کمپنیاں غلط طریقہ پر اور پامال طریقہ پر پروپگنڈا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لاکھوں روپیہ پبلسٹی کے کام پر خرچ کرنے کے باوجود ہندوستانی صنعت کی وہ شہرت اور وہ پائیدار خصوصیات پیدا نہیں ہو سکیں جو ہونی چاہئیں تھیں۔

پبلسٹی افسران زیادہ تر انگریزی طرز کی پبلٹی کرتے ہیں۔ اور اُسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے

(باقی صفحہ)

اقوال زریں

نام وہ ہے جو انسان خود پیدا کرے۔ والدین کا رکھا ہوا نام فرضی ہوتا ہے۔۔ افلاطون

دوست سے قرض۔ طالب علم سے کتاب۔ بیوقوف سے صلاح اور جاہل طبیب سے دوا کبھی مت لو۔

جن مصیبتوں کو ہم دور نہیں کر سکتے انھیں خوشی سے برداشت کرنا ہی بہت اچھا ہے۔

کامیابی کا زینہ متواتر ناکامیوں کی سیڑھیوں سے ملکر بنا ہے۔

عورت انسان کا سایہ ہے۔ جس قدر انسان عورت کی طرف بڑھتا ہے وہ پیچھے ہٹتی ہے۔

تنگدستی کے وقت آنسو اسطرح مہنگے ہو جاتے ہیں جسطرح صراحی خالی ہونے سے پیمانہ ہو جاتا ہے اسلئے انسان کیلئے ضروری ہے کہ فضول خرچی سے بچکر۔ بیکاری۔ بیماری۔ اور قحط کے ایام کے واسطے کچھ نہ کچھ ضرور بچا رکھے۔

رات کو سونے سے پہلے اپنے دن کے کام کی پڑتال کرنا گناہوں سے بچنے کا ایک مجرب نسخہ ہے۔

موج تبسم

جج - ملزم سے - تم بے قصور ثابت ہوئے اسلئے تم کو رہا کرتا ہوں۔

ملزم - مگر مجھے ایک ماہ تک حراست میں رکھا گیا ہے کیا اس سزا کے عوض میں کوئی چھوٹا سا جرم کر سکتا ہوں۔

مجسٹریٹ - تم کہتے ہو کہ ملزم نے دو ماہ قبل تمھاری چھتری چرائی تھی۔

مستغیث جی ہاں

مجسٹریٹ - پھر تم نے استغاثہ دائر کرنے میں اتنی دیر کیوں کی۔

مستغیث - اس لئے کہ وہ چھتری کی مرمت کرائے

پروفیسر - انسان نے کون سی سب سے زیادہ موثر آبی طاقت ایجاد کی ہے۔

لڑکا - عورت کے آنسو۔

پہلی عورت - میں غلی کی آواز سنکر کھڑی ہو گئی اور پلنگ کے نیچے میں نے ایک آدمی کے پیر دیکھے۔

دوسری - اوہو! تو کیا وہ چور تھا۔

پہلی عورت - نہیں میرا خاوند تھا۔ اُس نے غل سن لیا تھا۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں اندھوں کی تعداد تین کروڑ ہے ان میں سے ۶۵ فیصدی ہندوستان اور چین میں بستے ہیں۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ مادر زاد اندھوں کو چھوڑ کر باقی اندھوں کی بڑی وجہ خرابی خوراک ہے۔

جزیرہ برطانیہ میں ہر سال تقریباً ۳ بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے دُم ہوتی ہے۔

گانگو کی وادی میں ایک ایسے نئے پودہ کی دریافت ہوئی ہے کہ جو جانوروں کو کھاتا ہے اگر کوئی پرندہ اس کی شاخوں پر بیٹھ جاتا ہے تو پتے اس کے گرد لپٹ جاتے ہیں اور اُسے اُسوقت تک نہیں چھوڑتے جب تک سوکھ کر اُس کی ہڈیاں نہ رہ جائیں۔

جرمنی میں ایک سائنس داں نے ایسی دوائی تیار کی ہے جو ملزم کو کھلانے سے اُس سے تمام واقعات صحیح کہلوا دیتی ہے مگر جب انسان اسکی پیدا کردہ غنودگی سے بیدار ہوتا ہے تو اُسے کچھ یاد نہیں رہتا کہ اُس نے کیا کہا تھا۔

برطانیہ کے علاوہ۔ دنیا کی کسی سلطنت کی آمدنی امریکہ کی خیراتی انجمنوں کے برابر بھی نہیں۔

افسانہ

پراسرار تصویر!

ایک جاپانی افسانے کا عکس لطیف

بابو کشن چندر ماتھر تسلیم دہلوی

جاپان کے ایک دیہات میں ابھی تک آئینہ کا گذر نہیں ہوا تھا۔ کوئی شخص اپنی شکل وصورت کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ عورتیں اپنے پریمیوں سے اپنے حسن کے بارے میں جو کچھ سن لیتی تھیں اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھنے لگتی تھیں۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ دنیا میں آئینہ بھی کوئی چیز ہے۔ جو انسان کی شکل ناظر کے روبرو پیش کر دیتا ہے۔

گکٹم ایک سادہ لوح انسان تھا اتفاق سے اُسے راہ میں ایک آئینہ پڑا ہوا مل گیا ہے اُسنے نہایت غور و حیرت سے اُس پر نظر کی۔

"ارے یہ کیا؟ یہ تو میرے والد آنجہانی کی تصویر ہے یہ کیسے یہاں آگئی۔ ضرور ہمارے خاندان پر کوئی بلا نازل ہوا چاہتی ہے"

گکٹم نے آئینہ اپنے رومال میں لپیٹ لیا اور گھر میں پہونچکر ایک بڑی الماری میں احتیاط کیساتھ چھپا دیا۔ اُسکے دانست میں اس تصویر کا ملنا ایک زبردست بلا کے نازل ہونے کا پیش خیمہ تھا۔

گکٹم نہایت حیران و پریشان تھا وہ اپنے دفتر سے دو بار آتا اور اپنے والد مرحوم کی تصویر نکالکر دیکھتا۔ اس کی بیوی للٹسی نہایت شکی مزاج واقع ہوئی تھی اُس کے نزدیک اس کے خاوند کا دفتر سے بار بار آنا اور اپنے کمرہ میں دس دس منٹ بیٹھا رہنا بہت درجہ اہمیت رکھتا تھا۔

للٹسی ایک روز اپنے خاوند کے پیچھے پیچھے اُس کمرے میں داخل ہوگئی۔ اور دروازے کے پیچھے اپنے آپ کو پوشیدہ کرلیا۔ اس نے غور سے اپنے خاوند کی نقل وحرکت کو دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ اُسکا خاوند الماری میں سے کوئی چیز نکالکر دیکھ رہا ہے اُسکا کھٹکا ٹھنکا اور اُسکے واپس جانے کا انتظار کرنے لگی۔

جب گکسٹم اپنے دفتر چلا گیا۔ للٹسی دبے پاؤں اُس کے کمرے میں داخل ہوئی بڑی احتیاط سے اُس نے الماری کھولی اور رومال میں لپٹا ہوا آئینہ اپنے مقابل رکھ لیا۔

مجھے بھی ایسا ہی شبہ تھا ضرور وہ اسی چڑیل کے عشق میں مبتلا ہے۔ لیکن دیکھو تو اتنا بھدہ چہرہ چیچک کے داغ کھا ہوا سر کے بال بکھرے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں وہ مجھ ایسی پری چہرہ عورت کے مقابلے میں اس چڑیل کو ترجیح دیتا ہے......."؟

آئینہ کا کیا قصور وہ تو جیسی شکل ہوتی ہے ویسی پیش کر دیتا ہے۔

رقابت کا جوش۔ سوتیا ڈاہ۔ اور عورت کی فطرت تینوں طاقتیں جوش میں آگئیں۔ اس غریب کو کیا معلوم کہ آئینہ نے اس کی شکل اُسی کے پیش نظر کر دی ہے۔

للٹسی قہر مجسم بنی ہوئی تھی۔ آنکھیں قہر مجسم بنی ہوئی تھیں۔ غم وغصہ جوش پر تھا۔ اس نے اپنے خاوند کو پوری سزا دینے کا تہیہ کرلیا تھا اُسی روز شام کو اُس نے کھانا تک نہیں کھایا۔

گکٹم شام کو دفتر سے واپس آیا تو چولھا ٹھنڈا تھا۔ للٹسی ایک پلنگڑی پر پڑی سسکیاں لے رہی تھی۔

"کیا بات ہے آج ابھی تک کھانا نہیں بنایا" گکٹم نے محبت کے انداز میں پوچھا۔

"اُسی مونڈھی کالی کے گھر جاؤ" وہی تمھیں کھانا کھلائے گی"

گکلٹم کے بدن پر سانپ لوٹ گیا۔

"میں تمھارا مطلب نہیں سمجھا۔

اب کیوں سمجھو گے۔ میں کہتی ہوں کھانا تمھیں وہی دیگی۔ جس کو تم پیار کرتے ہو۔ اور جس کی تصویر تم نے اپنے رومال میں چھپا کر الماری میں رکھی ہے"۔

"الماری میں تو میرے والد مرحوم کی تصویر ہے"

"ایسے بھلاوے کسی اور کو دینا کیا میں عورت اور مرد کی شکل میں بھی تمیز نہیں کرسکتی۔ بھلا بکھرے ہوئے بال تمھارے والد مرحوم کے ہی تو تھے۔

"کیا کہہ رہی ہو للٹسی"

میں تمھارے چکمہ میں نہیں آونگی"

گفتگو نے نازک صورت اختیار کرلی۔ شور سنکر ایک پادری صاحب گھر میں امن قائم کرنے کی کوشش میں داخل ہوئے۔

"خدا کے نیک بندو کیوں لڑ رہے ہو"؟

"پادری صاحب میری بیوی مجھ پر زبردستی اتہام لگا رہی ہے"*

دارالعوام میں انڈیا بل کا پروگرام

لندن - ۱۷ر اپریل - آج دارالعوام میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے اعلان کیا کہ انڈیا بل پر آئندہ ۲۹ر اپریل کو بحث ہوگی - اور اگلے سہ شنبہ اور جمعہ تک جاری رہیگی -

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ کلکتہ!

سرکلر نمبر ۶

جناب والا

کاروبار کی ترقی کی وجہ سے دواؤں وغیرہ کی تیاری کے لئے سابقہ عمارت چونکہ ناکافی تھی اسلئے ہم کو ایک دوسری وسیع عمارت لتعمیر کرنا پڑی جو کہ ہمارے لئے زیادہ موزوں و مناسب ہے اور ہم اپنے خریداروں کی پہلے سے زیادہ خدمت کر سکیں گے۔

لہذا آپ مہربانی فرماکر اس بات کو نوٹ کر لیں کہ ہم نے نئی عمارت میں ۱۲ر جنوری ۱۹۳۵ء سے کاروبار شروع کر دیا ہے اور ہمارے دواخانہ کے ساتھ ہی ہمارا رجسٹرڈ آفس بھی جدید عمارت میں منتقل ہو کر آگیا ہے اسلئے کمپنی سے ہر طرح کی خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجاوے

"ڈابر ہاوس (ڈاکٹر ایس کے برمن) رہش بہاری روڈ کالی گھاٹ کلکتہ" یا

"ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ"

اپنے خریداروں کی آسانی کے لئے دواؤں کی فروخت کرنے کا کچھ انتظام اسی سابقہ عمارت میں بھی رکھا ہے جو کہ تاراچند دت روڈ نمبر ۱۴ پر واقع ہے اور جہاں پر ہماری مشہور دوائیاں اور دیگر سامان فروخت ہوتا ہے اسکے علاوہ ہمارے ایجنٹوں کے آرڈرس وغیرہ جدید عمارت میں پیک کر کے روانہ کئے جاویں گے۔

ایجنٹ اور خریدار صاحبان سے ہماری دلی درخواست ہے کہ جب کبھی وہ کلکتہ تشریف لاویں۔ تو وہ جدید عمارت میں تشریف لاکر ہم کو ممنون فرماویں۔

ہمارے نئے دفتر کا راستہ

موٹر یا ٹرام سے جو حضرات ہماری جدید عمارت میں تشریف لانا چاہیں وہ کالی گھاٹ سے ٹرام ڈپارٹمنٹ میں اتریں جہاں سے ہمارا دفتر دس منٹ کے راستہ پر ہے - لیکن جو لوگ باہر سے تشریف لاویں وہ بیلی گنج ٹرام پر اتر سکتے ہیں۔ وہاں سے رہش بہاری روڈ سے جاتے ہوئے اُن کو ہمارا دفتر داہنی طرف ملے گا

آپ کا خادم

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لیمیٹڈ

کلکتہ

مسلمانوں کے لئے

سلور جبلی سے علیحدگی کا مشورہ

مولینا قطب الدین عبدالوالی صاحب کا بیان

لکھنو - حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی فرنگی محلی نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:-

"اب جبکہ حکومت نے حادثہ کراچی کے متعلق ہمارے متفقہ مطالبہ کو مسترد اور تحقیقاتی کمیٹی کی تقرری سے انکار کر دیا ہے جس سے ثابت ہو گیا ہے کہ حکومت اس خون کی کوئی قیمت محسوس نہیں کرتی جو کراچی میں بہا اسلئے ہمیں سلور جوبلی کی شرکت سے قطعی انکار کر دینا چاہیئے۔

میں اپنے بھائیوں سے صاف صاف کہتا ہوں کہ کوئی صدقہ اور خیرات جو خالصتاً لوجہ اللہ نہو مقبول نہ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس موقع پر روپیہ سے جوبلی کی امداد خالص اللہ کے واسطے نہیں ہوسکتی - بلکہ اس حکومت کے واسطے ہوگی جس کے حکام کراچی کے اندر ہمارے نہتے بھائیوں، مردوں، اور عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا باعث بنے اور حکومت اپنے اعمال کا کھلم کھلا اور آزادانہ تحقیقات سے بھی گریز کرتی ہے اگر مسلمان ان حالات کے باوجود سلور جوبلی میں شرکت کرینگے تو وہ ارتکاب معصیت کے علاوہ اپنی بے غیرتی کا ثبوت دینگے -

سلور جوبلی کیلئے چندہ

بمبئی کی خبر ہے کہ ۱۷ر اپریل تک صوبہ بمبئی میں تقریب سلور جبلی کے سلسلہ میں ۳ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے

منبع الطب کالج لکھنو

کا

سالانہ امتحان

حسب اعلان سابق ۲۶ لغایتہ ۲۹ر مارچ ۱۹۳۵ء چار روز مسلسل ۲ بجے سے ۴ بجے شام تک منبع الطب کالج لکھنو کا سالانہ امتحان لیا گیا۔ سوالات کے مطبوعہ پرچے امتحان گاہ میں ٹھیک وقت پر تقسیم کئے گئے۔ مقامی و غیر مقامی مشاہیر اطباء جناب مولوی حکیم واجد علی صاحب موہانی لکھنوی - حکیم ڈاکٹر متین حسین صاحب متین قزلباش لکھنوی - حکیم مولوی محمد حبیب رضا صاحب ماہر فاضل مشرقیات لکھنوی جناب ڈاکٹر شیخ احمد حسن صاحب گورنمنٹ پنشنر لکھنو حکیم عزیز احمد صاحب خیرآبادی - حکیم محمد اسمعیل صاحب رحیا روڈ بریلی - اور خود جناب حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر سکریٹری منبع الطب کالج لکھنو نے نگرانی فرمائی -

امسال ۳۵-۱۹۳۴ء کے امتحان میں اکیاون طلبا شریک امتحان ہوئے - جسمیں ہر مذہب و ملت سنی شیعہ اور ہندو طلباء شامل تھے اختتام امتحان کے بعد عالیجناب آزیری سکریٹری صاحب منبع الطب کالج نے جمیع طلاب و اسٹاف اور منتظمین حضرات کے سامنے ایک مغز و امید افزا تقریر فرمائی - اور منجانب کالج اساتذہ، منتظمین، اسٹاف، و طلاب کا فوٹو لیا گیا آخر میں ایک مختصر الوداعی ٹی پارٹی دی گئی - نتیجہ امتحان عنقریب شائع کیا جاوے گا۔

امیکا پرشاد کلرک

منبع الطب کالج - لکھنو

جرمن لیڈروں کی پراسرار نقل و حرکت

کیا جرمنی کوئی نیا قدم اٹھانے والا ہے

برلن ۲۳ اپریل - پیشتر کی اطلاعات کے قطعی برعکس اب یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہر ہٹلر اور ڈان ڈیٹرچ پرائیوٹ کام سے میونچ تشریف لئے جارہے ہیں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وان نیورتھ اور وان ربن ٹرپ میں سے کوئی بھی اسوقت وہاں موجود نہیں ہے۔

گذشتہ چند روز سے سیاسی لیڈروں کی جو نقل و حرکت شروع ہوگئی ہے اُسے سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دیجارہی ہے اور اب امور خارجہ میں جرمنی کے نئے اقدام کے بارے میں اسطرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جارہی ہے

کہا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر نے الیٹری لتعطیلات کا بیشتر حصہ صورت حالات کے مطالبہ میں صرف کیا۔ عین اغلب ہے کہ مستقبل قریب میں کابینہ کی میٹنگ طلب کی جائے اور اُس کے بعد کوئی سرکاری اعلان کیا جائے۔

کانگریس سے شری راجگوپال اچاری کی علیحدگی کی تجویز!

اندور ۲۳ اپریل - شری یت راجگوپال اچاری کے کانگریس سے رٹائر ہونے کے فیصلہ پر مہاتما گاندھی کے کیمپ میں بڑی فکر مندی کا اظہار کیا جارہا ہے۔

جب مہاتما جی سے پوچھا گیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ سوائے اخباری رپورٹ کے کوئی خاص اطلاع نہیں ہے۔

شری یت مہادیو ڈیسائی نے کانگریس کے نمائندے سے کہا کہ اگر شری یت راجگوپال اچاری کانگریس سے رٹائر ہوجائینگے تو یہ بات نہایت قابل افسوس ہوگی۔ ہر کانگریس مین کا فرض ہے کہ وہ انکو کانگریس میں رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر میری طاقت ہے تو میں بھی کوشش کروں اسبارے میں مہاتما گاندھی اور شری یت راجگوپال اچاری میں خط و کتابت ہورہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ مہاتما جی نے شری یت راجگوپال اچاری کو یہ مشورہ دیا ہے کہ فیصلہ کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں۔

معائنہ درسگاہ شمشادیہ نو فہمی

کانپور

جناب عبدالحمید خاں صاحب بی۔اے بی ٹی (گولڈ میڈلسٹ) ہیڈ ماسٹر حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور نے درسگاہ شمشادیہ نہ ماہی تعلیم القرآن رجسٹرڈ صدر مقام لاٹوش روڈ کی شاخ ۲ فہیم آباد کا معائنہ فرما کر حسب ذیل خیالات قلمبند فرمائے آپ کے ہمراہ جناب ایم فہیم الدین صاحب رئیس فہیم آباد اور جناب محمد معین صاحب بی کام ایل۔ٹی۔ ماسٹر حلیم مسلم ہائی اسکول بھی تشریف لائے تھے۔

سید شمشاد حسین بانی درسگاہ

"فہیم آباد - ۲۱ اپریل - آج میں نے مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی تعلیم القرآن شاخ ۲ فہیم آباد کا معائنہ کیا بچونکو پڑھتے ہوئے آج ۶ ماہ ہوئے ہیں مختلف بچوں سے زبانی پاک مختلف جگہوں سے سنا یا گیا۔ بچے نہایت صحت الفاظی سے سمجھکر پڑھتے ہیں۔ اور اسوقت بہت سے ایسے طلبا ہیں جو دو دو تین تین سال سے کلام پاک پڑھ رہے ہیں انھیں یہ استعداد نہیں کہ جہاں سے چاہیے پڑھوا لیجئے۔ شمشاد حسین صاحب کی یہ خدمت نہایت قابل قدر ہے اللہ انھیں جزائے خیر دے۔ لیکن والدین کو بھی آپکی خدمات سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ بچونکی زندگی کے بہت سے قیمتی سال جو دوسرے مقامات پر تعلیم حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں شمشاد حسین صاحب کی محنت سے بچائے جاسکتے ہیں"

فلمی پروپیگنڈا (بقیہ صفحہ ۴)

انگریزی جرائد میں طویل و عریض اشتہارات دیتے ہیں اور پوسٹر اور پمفلٹ وغیرہ بھی غیر زبان میں شائع کرتے ہیں گے اس کے مقابلہ پر دیسی زبانوں کے اخبارات و رسائل میں اس کا عشر عشیر بھی شائع نہیں ہوتا حالانکہ عوام کے ہاتھوں تک پہونچنے والی جو چیز ہے وہ دراصل عام دیسی زبانوں کے اخبارات و رسائل ہیں۔ پھر یہ کہ انگریزی جرائد میں جس حکمت اور خوبی کے ساتھ اشتہارات دیے جاتے ہیں دیسی زبان کے اشتہارات ویسے نہیں ہوتے۔ اسکی اصلی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پبلسٹی افسر اردو و ہندی زبانوں سے بالعموم نابلد ہوتے ہیں پچھلے ۵ سال کے فائل دیکھئے۔ ہر ضلع کے فلم کے لئے ہر جگہ تقریباً ایک ہی قسم کے مضامین اور اسلوب بیان نظر آئیں گے۔

ضرورت ہے کہ پبلسٹی کا کام کرنے والے اچھے اشتہار نویسوں کی خدمات کریں اور نت نئے طریقوں سے اخبارات و رسائل میں اشتہار دینے کی تدبیریں سوچیں دہلی کے تقسیم کنندگان چونکہ اس صنعت کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں اسلئے اردو زبان میں فلموں کا نہایت وسیع پروپگنڈا کریں اور اچھی تحریریں شائع کرنے کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ ان کی وطنی زبان کی خدمت بھی ہے اور تجارتی لحاظ سے بھی ان کیلئے مفید ثابت ہوگا غیر ممالک میں بھی پبلک اور پریس پروپگنڈے کا کام بڑے اہتمام سے کرتے ہیں اور رائے عامہ کو صحیح طور پر معلوم کرنے کے لئے پبلک اور پریس کی رائے کو ہی دیکھا جاتا ہے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت کا بیان

اسمبلی کے کانگریسی ممبر عہدے ہرگز قبول نہ کرینگے

جبلپور ۲۴ اپریل - پنڈت گوبند بلبھ پنت سے یونائیٹڈ پریس کے نمائندے نے دریافت کیا کہ کیا سر سری پرکاش یا بابو بھگوانداس کو رٹائر کرکے اسمبلی میں مالوی جی کے لئے جگہ خالی کیجائیگی۔ پنڈت جی نے کہا کہ اس بارے میں بورڈ نے بھی کچھ طے نہیں کیا ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ یہ افواہ اور سوشلسٹوں کا یہ اندیشہ کہاں تک صحیح ہے کہ اسمبلی کے کانگریسی ممبر سرکاری عہدے قبول کرنے کو تیار ہوں گے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ یہ اندیشے قطعاً باطل ہیں ہمارا عہد مصمم ہے کہ ہم عہدے قبول نہ کریں گے۔

بورڈ نے ابھی تک صوبجاتی کونسلوں کے انتخابات کے لڑنے کے متعلق بھی کچھ طے نہیں کیا ہے۔

جبلپور میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ہنگامہ خیز اجلاس ہوگا!

جبلپور ۲۳ اپریل - کانگریس سوشلسٹوں کی ورکنگ کمیٹی کا آج رات کو بند کمرے میں اجلاس ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ سوشلسٹ اب اس بات کی کوشش کریں گے کہ انھوں نے اپنے بمبئی کے اجلاس میں جو رزولیوشن پاس کئے تھے ان میں تجویز شدہ طریقوں کو استعمال کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں مہاتما گاندھی شریک نہ ہوں گے اس لئے اس مرتبہ اجلاس ہنگامہ خیز ہوگا کیونکہ ہر ایک ممبر اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لئے بالکل آزاد ہوگا۔

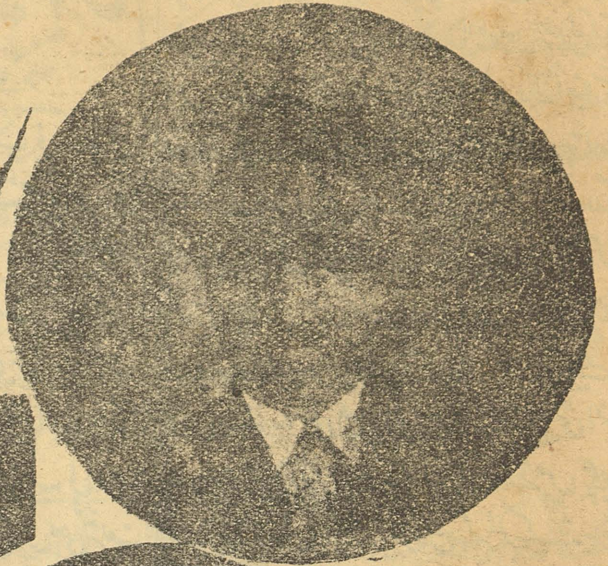
کلکتہ کارپوریشن کا پہلا مسلمان میئر کانگریس کی طرف سے نامزد ہوگیا

کلکتہ - ۲۴ اپریل - بنگال کے کانگریسیوں کی دونوں پارٹیوں کا ایک مشترکہ اجلاس آج شام کو ڈاکٹر بدھان چندر رائے کے مکان پر ڈاکٹر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا اور مسٹر فضل حق ایم ایل اے کو کانگریس کی طرف سے کلکتہ کارپوریشن کا آئندہ سال کے لئے میئر منتخب کیا گیا ہے یاد رہے کہ مسٹر فضل حق پہلے مسلمان ہیں جنھیں کلکتہ میں کارپوریشن کے منصب کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے۔

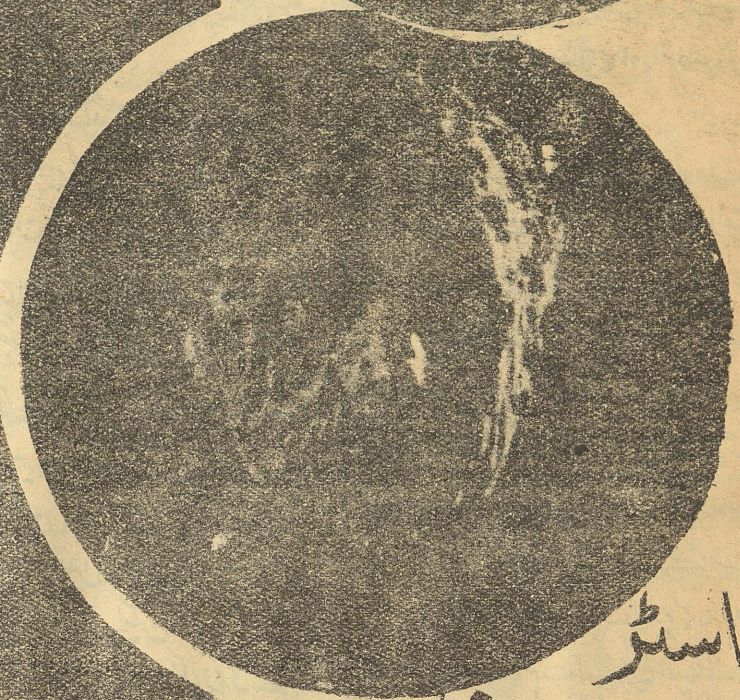
موتی محل ٹاکیز ہوسٹن روڈ کانپور

"NIGHT-BIRD" بہت جلد آرہاہی

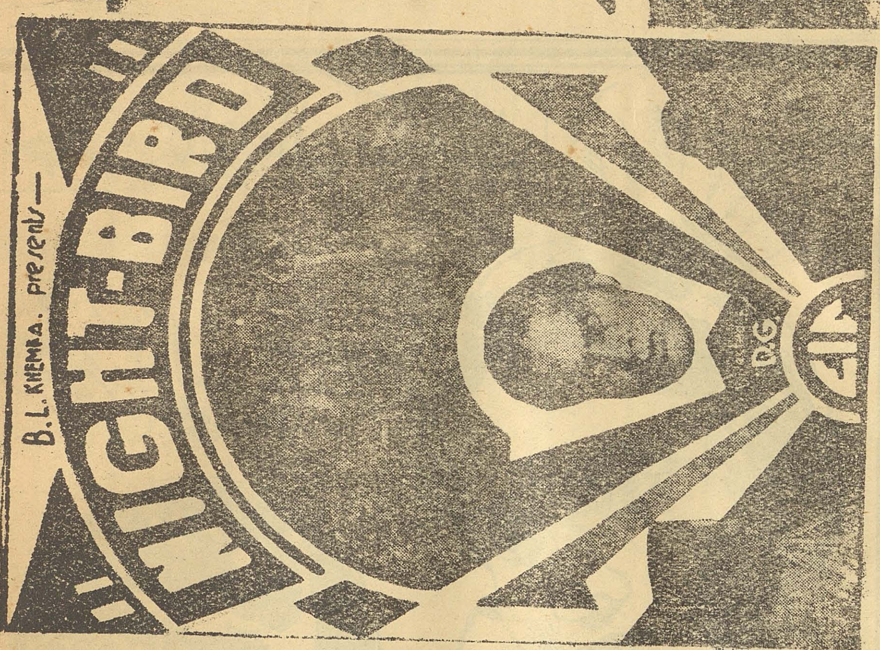




رات کا ڈاکو
عرف بہادر لٹیرا



ماسٹر مظہر خاں
چھ مختلف شکلوں میں



ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ



خوفناک موت سے ہوشیار

کافو REGD.

(اصل عرق کافور، ہیضہ گرمی کے دست، پیٹ کے درد، سوء ہضم، وغیرہ روکنے اور آرام کرنیکی ہندوستانی بیجوڑ دوا) ہیضہ کے اچانک حملوں سے بچنے کیلئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو ہمیشہ سے کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو اس کے ایک دو بوند استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونیکا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ جاتی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے ہوشیار
قیمت فی شیشی چھ آنے ۶/ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے ۷/

REGD. یورا

پیشاب اوتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جاتا ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے ایسے مواقع پر اسے استعمال کرنے سے پیشاب کھلکر آنے لگتا ہے اس لیے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جانے تو استعمال کریں فائدہ ہوگا۔
قیمت فی شیشی چھ آنے ڈاک محصول سات آنے ۷/

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈمارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

کانپور نیا گنج کے ایجنٹ:۔ محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

دنیا کے گوشہ گوشہ سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں۔ اور ہر قسم کی کمزوری سستی خون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ عہ/

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلا)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی خرابی۔ عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت وقت عضو میں آجاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ/

سواس کاساری اولیہ

دمہ۔ سوانس۔ کھانسی۔ سردی۔ درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج فی ڈبیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشوجی۔ ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

مقامی ایجنٹ
گنگا پرشاد باجپئی۔ نیا گنج چورستہ

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ	نمبر ۱۸

ادبیات

ترے حضور سے اُٹھے ترے حضور آئے

از حضرت جگر مراد آبادی

ادا جو آئے وہ بے عیب و بے قصور آئے
نکل کے عشق جو حد ادب سے دور آئے

چلوں میں راہ محبت میں بے نیازانہ
ہزار سجدے کرے رات رات بھر زاہد

خود اپنی منزل دل محو ہوتی جاتی ہے
پیئیں وہ شوق سے تنہا، مگر یہ کیا ممکن!

کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا
نظر ہی اپنی نہ اب دل ہی رہ گیا اپنا

اجل جو آئی ہے آئے مگر اسی صورت
مجاز ہو کہ حقیقت یہاں تو حال یہ ہے

انھیں ہے عشق سے چشمک مگر یہ کون کہے
مری طرف سے بھی اے کاروان شوق سلام

خدا وہ دن نہ کرے آپ کو غرور آئے
ادھر سے کعبہ چلے اُسطرف سے طور آئے

مری بلا سے اگر وہ بھی ناصبور آئے
جو دل ہی صاف ہو گیا جبین پہ نور آئے

نظر میں جب سے مقامات دور دور آئے
ہمیں سرور نہ آئے انھیں سرور آئے

کہ جیسے حافظ شیراز چور چور آئے
سزا ملی ہے کہ ہم کیوں ترے حضور آئے

کہ جیسے بال پریشان رشک حور آئے
ترے حضور سے اُٹھے ترے حضور آئے

وہ خود حسین ہیں اُسکو نہ کیوں غرور آئے
کہیں جو راہ طلب میں مقام طور آئے

ہزار بار لکھے تو نیاز نامۂ شوق
ترے بلائے جگر آتے وہ ضرور آتے

دنیائے اسلام

ابن سعود مکہ۔

جمیع ستائش اس خدائے بزرگ و توانا کی جس نے میرے دینی بھائی جلالت الملک کو دشمنوں سے بچالیا۔ تحقیقات کی جارہی ہے۔

عقبہ کا مستقبل

جزیرہ عرب میں انگریزی افواج کا استحکام

عمان شرق اردن کے سیاسی حلقے اس خبر کی بڑی تائید کرتے ہیں کہ امیر عبد اللہ والی شرق اردن کی موجودگی میں ہائی کمشنر فلسطین کے مکان پر بیت المقدس میں ایک اہم اجتماع ہوا۔ جس میں برطانوی ہائی کمشنر معتمد برطانیہ برائے شرق اردن۔ کرنل کوکس جنرل سر آر جیبالڈ مونٹگمری، رئیس ارکان حرب برطانی اور کرنل لنڈا وغیرہ شریک تھے۔ اس اجتماع میں طے پایا کہ عقبہ میں انگریزوں کو مدافعت کے لئے قوت مہیا کرنی چاہیئے لہذا عنقریب وہاں محافظ انگریزی عسکر روانہ ہوگا تاکہ اعمال دفاع اور تنظیم فوجی کے سلسلہ میں صورت حال پر غور کرے۔

ترکی سیاست!

مجلس اتحاد بلقانی کے جلسے شروع ہوگئے

القرہ اس ہفتہ یہاں مجلس اتحاد بلقانی اقتصادی کے جلسہ شروع ہو چکے ہیں۔ نمائندوں کے استقبال کے لئے عظیم الشان تیاریاں شروع ہو چکی ہیں یوگو سلاویہ، رومانیہ اور یونان کے مندوبین جوق جوق چلے آرہے ہیں۔ بعض اقتصادی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس مجلس میں تخفیف رسوم کے مسائل بھی پیش ہوں گے اور دول بلقانی کے واردات اور صادرات پر محاصل بہت کم ہو جائیں گے جس سے تجارت و صنعت کو فروغ ہوگا۔

اسکندرونہ کا قانونی مستقبل؟

ترکی حکومت میں شرکت

دمشق موسیو دی مارتل اور حکومت القرہ کے درمیان جو گفتگو ہو رہی ہے اس کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ اسکندرونہ کو ترکی میں شامل کر دینے کے متعلق موافق تصفیہ ہو چکا ہے۔ جنیوا میں بھی اس فیصلہ کی تائید کی جارہی ہے۔

جزیرۂ مالدیپ کا جاہل سلطان

باشندگان جزیرہ میں اضطراب

کولمبو سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلطان محمود شمس الدین جن کو قوانین اساسی سے اختلافات کی بناپر معزول کر دیا گیا ہے ان کی جگہ شہزادہ اگاگمی مانی سولا کو سلطان مقرر کیا گیا تھا جدید سلطان بالکل جاہل ہے اس لئے تمام باشندگان جزیرہ اس کے خلاف ہیں اور باقی شہزادے بھی اس کو پسند نہیں کرتے۔

چونکہ جزائر برطانیہ کی ملک گیری کی وجہ سے اس کی سیادت میں ہیں اسلئے انگریزی حکومت اس سلسلہ میں مداخلت کر رہی ہے اور فی الحال سلطنت کا نظام مجلس وزرا کے سپرد کیا گیا ہے۔

مسٹر فورڈ کابل میں

افغانستان کی عالمگیر اہمیت

اطلاع مظہر ہے کہ مشہور امریکن مسٹر ای ایچ فورڈ چند روز ہوتے کابل وارد ہوئے تھے اور قیام کے بعد عازم ایران ہو چکے ہیں۔

ملک ابن سعود کے نام

امام یمن کا برقیہ

صنعا، براہ اسمرہ، ، بجے شام منجانب ملک یمن امام یحیٰی ابن محمد حمید الدین بخدمت جلالت الملک عبد العزیز

عراق و برطانیہ

بغداد میں دوسرا انگریزی سفیر

سر فرانسز ہمفریز عراق میں پہلے برطانوی سفیر تھے آپ مشرق اور اسلامی ممالک کی سیاست کے ماہر تسلیم کیے جاتے تھے اور عام طور پر اسلامی ممالک میں اپنی حکومت کی خدمت انجام دے چکے ہیں لیکن حال ہی میں آپ کو سفارت عراق سے سبکدوش کر دیا گیا ہے اور آپ کی جگہ دوسرے برطانوی وزیر مختار آرچی بالڈ کلارک بطور سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

عقبہ میں برطانوی جنرل

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار متعینہ عمان رقم طراز ہے کہ جنرل ماسنگ یہاں پہونچ گئے ہیں اور شرق اردن میں برطانوی دفاع کے مسائل کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں موصوف اس بات کی کوشش میں ہیں کہ برطانیہ اور مملکت ابن سعود کے درمیان حدود عقبہ کا فیصلہ ہو جائے لیکن سلطان ابن سعود اس پر رضا مند نہیں ہیں کہ موجودہ حدود میں کوئی تغیر کیا جائے۔

طہران میں جدید عراقی سفیر کا تقرر

بغداد۔ حکومت عراق نے خالد بیگ سلیمان کو ایران میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔ خالد بے اب تک عراق کے ڈاکخانوں کے افسر اعلےٰ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۴ - مئی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸

یورپ کی آئندہ جنگ

جنگ عظیم کے بعد جرمنی کی جو خراب حالت ہوگئی تھی اس غار سے وہ نکلچکا ہے۔ اور اب اُسنے نہایت سرعت کیساتھ اپنی بحری و بری قوتوں کو بڑہانا شروع کردیا ہے۔ ہر ہٹلر کی قیادت میں جرمنی کے تمام فوجی شعبوں میں زبردست اضافہ اور اصلاح ہورہی ہے سامان جنگ کی فراہمی، جدید آلات، گیسوں کی ایجاد، ہوائی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کی ساخت اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کی بھرتی غرضکہ اس مادیت اور سائنس کے زمانہ میں فوجی استحکامات کو مضبوط کرنے اور انسانوں کی خونریزی اور تباہ کاری کے لئے جرمنی جو کچھ کرسکتا تھا وہ کر رہا ہے۔

جرمنی نے تمام دول یورپ کو یہ بتادیا ہے کہ وہ موجودہ حالت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسنے عرصے سے جنگی تیاریاں شروع کردی تھیں۔ اور اسی مصلحت سے وہ بین الاقوامی انجمن سے بھی علیحدہ ہوچکا ہے۔ جرمنی نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ "اچھا جو کچھ تم کہتے ہو وہی سہی مگر ہم محض منطقی موشگافیوں میں پڑکر اپنے فوجی استحکامات کو ترک نہیں کرسکتے"۔

باوجود اس کے جب کبھی بھی جرمنی کی فوجی تیاریوں کے متعلق کوئی خبر آتی ہے تو اٹلی و فرانس کے اخبارات میں تہلکہ مچ جاتا ہے اور ان اخبارات میں نہایت ہی سنسنی خیز مضامین شائع ہونے لگتے ہیں۔

چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں اسی قسم کا ایک سنسنی خیز مضمون اٹلی کے ایک اخبار میں لکھا گیا ہے کہ جرمنی اپنی فوجی قوت کو ۱۹۳۴ء کے مقابلے سہ گنی کر رہا ہے اور اس اجمال کی تفصیل بھی دیدی گئی ہے کہ:-

"جرمنی میں دو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں جنمیں سے ہر جہاز بیس ہزار ٹن کا ہوگا۔ دو کشتیاں ہوں گی جنکی مجموعی قوت ۹ اور ۱۰ ہزار ٹن کے درمیان ہوگی۔ سولہ بڑے تباہ کن جنگی جہاز ہوں گے۔ اور ایک ہزار چار سو دس ایسے چھوٹے جہاز ہوں گے جو بحری بیڑے کے آگے بطور مقدمۃ الجیش کے چلتے ہیں ان میں سے ہر جہاز ۸ ہزار ٹن کا ہوگا۔ ۱۲ سے زیادہ آبدوز کشتیاں ہونگی جن میں سے ہر ایک کشتی ۴ سو اور ۵ سو ٹن کے درمیان ہوگی۔ ان نئے جنگی جہازوں پر گیارہ انچ کے دہانوں کی توپیں لگی ہوں گی اور ان کی رفتار بہت تیز ہوگی علاوہ اسکے اسی اٹلی کے اخبار نے جرمنی کی فوجی طاقت کے متعلق اور بہت کچھ لکھا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جرمنی کی فوجی قوت سال رواں کے لئے نہایت خوفناک ہے۔

جرمنی کی اس فوجی قوت کے اضافہ کی وجہ سے برطانیہ بھی پریشان ہے اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ برطانوی وزارت کا ایک فوری اجلاس منعقد ہوا اور اُسمیں تمام حالات پر بغور غور کیا گیا اور ممبران نے بہت سے سوالات وزرائے برطانیہ سے کیے جن کے متعلق عنقریب دار العوام میں کوئی بیان دیا جانے والا ہے۔

جرمنی کی فوجی قوت کے اضافہ کی خبروں سے برطانوی پبلک کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوگیا کہ جرمنی برطانیہ سے بڑھنے نہ پاوے چنانچہ برطانوی اخبارات نے اپنی حکومت سے یہ مطالبہ شروع کردیا ہے کہ وہ اپنی بحری اور ہوائی قوتوں میں مزید اضافہ کرے اور خصوصاً بحری قوت کے متعلق برطانیہ کو اسکا یہ وعدہ یاد دلایا جارہا ہے کہ وہ اپنے بحری بیڑے سے کسی دوسرے قوت کے بحری بیڑے کو ہرگز نہیں بڑھنے دیگی اور جب کوئی دوسری قوت اس کی سعی کرے گی کہ وہ اپنے بحری بیڑے کو برطانوی بحری قوت سے بڑھالیجائے تو برطانیہ اُسی نسبت سے اپنی قوت میں بھی اضافہ کردے گی۔

ان اخباروں کی یہ رائے ہے کہ ہمارا یہ مطالبہ حکومت سے بالکل حق بجانب ہے کیونکہ ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ ایک طے شدہ مسئلہ ہے اور نہ کوئی نئی بات ہے اور نہ جرمنی کے لئے چیلنج ہے۔

جرمنی کی قوت نہ بڑھنے کے متعلق صرف یہی کہا جاتا ہے کہ اگر جرمنی نے اپنی قوت زیادہ بڑھالی تو یورپ کا امن وامان خطرہ میں پڑجائے گا لہذا یورپ کے امن وامان کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے دول اپنی فوجی طاقت کو جرمنی کے برابر کرتے رہیں۔ لیکن عجیب تماشہ ہے کہ بجنسہٖ یہی بات جرمنی بھی کہتا ہے۔ چنانچہ ہر ہٹلر نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ ہم جنگ یا بدامنی کے خواہشمند نہیں ہیں جطرح ہم نے خود اپنی حکومت کے اندر امن وامان قائم رکھا ہے اسی طرح ہم تمام دنیا کے لئے امن وامان چاہتے ہیں۔ قیام امن یورپ کی تمام طاقتیں چاہتی ہیں پھر نہ معلوم یورپ کی کونسی طاقت بدامنی کی خواہش مند ہے۔

بہر حال بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی جنگ عظیم کے بعد جو حالت ہوگئی تھی وہ اس سے نکلنا چاہتا ہے اور یہ بات یورپ کے دوسرے دول کو منظور نہیں اور اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر طاقت اپنی بحری بری اور ہوائی قوت کو بڑھارہی ہے جو بطور خود ایک دوسری عظیم الشان جنگ کا پیش خیمہ ہے اور یہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جنگ ناگزیر ہے اور ہوکر رہے گی۔

آئینہ کانپور

سلور جبلی کا انتظامات

ملک معظم کی سلور جبلی کے انتظامات کیلئے اور وصولی چندہ کیلئے مسٹر لوئس لائنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی چیرمینی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس نے مندرجہ ذیل پروگرام مقرر کیا ہے:-

۶ مئی ۶ بجے صبح کو فوج - پولیس اور امدادی فوج کی مشترکہ پریڈ چھاؤنی پولو کے میدان میں ہوگی

۸½ اور ۱۰½ بجے صبح کے درمیان گرین پارک میں اسکول کے بچوں کی پریڈ ہوگی

۹½ بجے رات کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں دربار ہوگا - اور وہیں اسناد و تمغے تقسیم کیے جاوینگے۔

۷ مئی - صبح کو غریبوں کو کھانا تقسیم کیا جائے گا

۹½ بجے رات کو کوتن گارڈن (پھولباغ) میں ہوائی گیند وغیرہ کا تماشہ ہوگا

چندہ تقریباً ۵۴ ہزار روپیہ جمع ہوگیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ:-

سوویشی کاٹن ملس ۵ ہزار روپیہ - برٹش انڈیا کارپوریشن ۵ ہزار روپیہ - میور ملس ۵ ہزار روپیہ - مسر طامس اسمتھ ۵ ہزار روپیہ - جگی لال کملاپت ملس ۵ ہزار روپیہ - کانپور الکٹرک سپلائی کمپنی ۵ ہزار روپیہ بیگ سدرلینڈ کمپنی ۵ ہزار روپیہ - نیو وکٹوریہ ملس ۲ ہزار روپیہ - بابو بھوانی پرشاد گرددھاری لال ۲ ہزار روپیہ - خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب ایک ہزار روپیہ کانپور شوگر ملس ۲½ ہزار روپیہ

۴ مئی کو مسٹر لوئس لائنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی سرپرستی میں برسٹل رسٹورنٹ میں ایک ڈانس ہوگا جس کی آمدنی ملک معظم کی سلور جبلی کے فنڈ میں دیجاوے گی۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ یکم مئی کو بابو برجندر سروپ صاحب ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں شیخ وحید احمد صاحب کی تحریک سے شیخ محمد رفیق مرحوم کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

اس کے بعد آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کا اسٹیچو کچہری کے پاس پارک میں بنانے کی منظوری دینے سے انکار کے بابت کلکٹر صاحب کا خط پیش ہوا، بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء پر دوبارہ غور کرنے کا معاملہ ملتوی ہوا۔

پرمٹ کے احاطہ کو حاصل کرکے پارک بنانیکا رزولیوشن مسٹر سوشیلا سرلیاستوا کا پیش ہوا اور اسپر رپورٹ طلب کی گئی

طوائفوں کو شہر سے نکالنے کے متعلق اگزکیٹو افسر کو ہدایت کی گئی کہ وہ طوائفوں کو بسانے کے لئے کوئی مناسب مقام تجویز کریں۔

بورڈ نے گورنر صاحب صوبہ سے ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ درخواست کی ہے کہ الکشن کے متعلق جو بل کی منظوری نہ عطا فرماویں کہ جس کے ذریعہ سے آئندہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں کانپور میں میونسپل بورڈ کا الکشن ہونے والا ہے کیونکہ اس بل کی وجہ سے کانپور میونسپل بورڈ کی زندگی ایک سال کم ہوجائے گی یا ایسا کوئی حکم دیں کہ جس سے اس بورڈ کی حق تلفی نہ ہونے پائے اور اسکو پھر پورے چار سال مل جاویں۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی معہ اپنی بیگم صاحبہ کے ۳ مئی کو ۷ بجے شام کی ٹرین سے تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کے مخلص دوستوں نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

عظیم الشان جلسہ

۳ مئی کی رات کو یتیم خانہ اسلامیہ میں خان بہادر حاجی حافظ ہدایت حسین صاحب بارایٹ لا سی آئی ای - ایم - ایل - سی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں جناب صدر نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہندو مہاسبھا کی تجاویز کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کانپور بھی اس مسئلہ پر غور کریں کہ مسلمان کس طرح قوی ہوسکتے ہیں مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے موجودہ حالات رونما ہورہے ہیں اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی معاشرتی اور اقتصادی حالت کو جلد سے جلد بہتر بنانے کی کوشش کریں - چند تجاویز جلسہ میں بالاتفاق منظور کی گئیں:-

ایک دوسرا جلسہ

اس جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد ایک دوسرا جلسہ اسی مقام پر ینگ مسلم ایسوسی ایشن کی سرپرستی اور جناب حکیم ابو العلا ناطق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں مسٹر محمد فاروق سکریٹری ینگ مسلم ایسوسی ایشن نے سلور جوبلی کے بائیکاٹ کی تجویز پیش کی - جس کی تائید میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے ایک تقریر کی اور تجویز منظور کی گئی -

ایڈیٹران غریب کا فیصلہ

ہم کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ ایڈیٹران غریب کی اپیل کا فیصلہ جج صاحب نے سنادیا اور عدالت ماتحت کے حکم کو بحال رکھتے ہوئے اپیل کو خارج کردیا۔

ذاتیات

یکم مئی ۵ بجے شام کو حاجی بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم کی دختر نیک اختر کا عقد ہوا۔ اور اسی سلسلہ میں بابو صاحب موصوف نے ۲ مئی کی رات کو عمائدین شہر کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

۲۹ مئی کو منشی دیانرائن نگم صاحب ایڈیٹر زمانہ و آزاد کے چھوٹے صاحبزادے مسٹر برج نرائن ڈی ایس - پی جھانسی کی شادی لکھنو کے کیپٹن لال بہاری نگم کی دختر نیک اختر کے ساتھ ہوئی - بارات میں کانپور کے حکام، تجار، اور معززین شہر سب ہی نے شرکت کی -

ہم ان دونوں تقریبوں کے بخوشی انجام پانے پر حاجی بابو محمد حمزہ صاحب و منشی دیانرائن نگم صاحب کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔

کانگریس اور الکشن

کانگریس کمیٹی کانپور نے طے کیا ہے کہ میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے آئندہ الکشن میں کانگریس کمیٹی پوری طرح حصہ لے اور اپنے امیدوار کھڑے کرے

سبد گل

بعض عورتیں اپنی جاکٹوں میں مچھلی پکڑنے کے کانٹے سلوالیتی ہیں - یہ کانٹے شانوں کے قریب خفیہ طور پر لگے ہوتے ہیں - جہاں کسی منچلے نے محبت سے شانوں پر ہاتھ رکھا کہ زور سے کانٹا لگا اور وہ اوچک کر جا کھڑے ہوئے -

اکثر عورتیں ورزش کر کے خاص طور سے اپنی انگلیاں اتنی سخت بنالیتی ہیں کہ جہاں کسی مرد نے ہاتھ ملا اور خدا یاد آگیا لیکن سوال یہ ہے کہ جو راہ انھیں چلنا نہیں اُس کے کوس کا ہے کو گننا - یہ بھی ایک عشوہ ہے -

فرانس کے میدانوں میں جنگ عظیم کی لاشوں کی تلاش جاری ہے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۴ء تک ۳۶½ ہزار سپاہیوں کے پنجر مل چکے ہیں -

یہ سلسلہ شاید ختم ہونے والا ہے جب ہی یورپ نے دوسری جنگ عظیم کی تیاری شروع کردی ہے -

پیرس میں عورتوں کی ایک انجمن قائم کی گئی ہے جو طلاق حاصل کرنے والی عورتوں کی مدد کرتی ہے انجمن کی ممبرانوں کا عقیدہ ہے کہ شادی نہ کرنا چاہیئے چنانچہ جنھوں شادی نہیں کی ہے انھیں زچگی کی تکالیف سے ڈرانا چاہیئے - اور جنھوں نے کرلی ہے انھیں مردوں کے پنجہ سے نجات دلانا چاہیئے -

کیا ہمارا کرۂ ارض بھی چاند کی طرح انسانی حیات سے صحرا ہونے والا ہے مردوں کو اسکا جوابی پروپیگنڈا شروع کردینا چاہیئے -

یورپ میں انسانی اعضا کی خرید و فروخت بھی کپڑے گڈی کی طرح ہوتی ہے حال ہی میں ایک فرانسیسی سرجن نے اشتہار شائع کیا ہے کہ انسانی پاؤں کو انگلیوں کی ضرورت ہے جس پر بہت سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں اور امریکہ میں ایک اشتہار شائع ہوا تھا کہ کسی تندرست عورت کی ایک خوبصورت انگلی کی ضرورت ہے جس کے لئے ایک سو پونڈ دیا جائے گا - اسی طرح ایک عورت کے کان کے لئے ایک ہزار ڈالر پیش کئے گئے تھے -

یہ سب روپے کے کرشمے اور دولت کے چونچلے ہیں بہر حال یہ سلسلہ اپنے اندر بہت سی رنگینیاں بھی رکھتا ہے ناظرین حسب توقع قیاس آرائی کرسکتے ہیں -

اٹلی کے نائب وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اب جنگ کو نہیں روک سکتی - چند دنوں کے اندر ہی یورپ میدان جنگ بن جائے گا -

یہ دم خم اگر سلامت ہے تو ایک دن دل کی آرزو میں بر آکر رہیں گی - پوت کے پاؤں پالنے میں نظر آرہے ہیں

آل انڈیا کانگریس سشن کہاں ہوگا

لکھنو ۲۷ راپریل صوبہ کانگریس کمیٹی کا آئندہ اجلاس لکھنو میں ماہ مئی کی ۹ - ۱۰ - ۱۱ کو منعقد ہونے والا ہے اس جلسہ میں سب سے اہم مسئلہ آل انڈیا کانگریس سیشن کا ہوگا .... جس میں یہ طے کیا جائے گا کہ آئندہ سشن لکھنو میں منعقد کیا جائے یا آگرہ اور بنارس میں خیال ہے کہ اس جلسہ میں اکثر آل انڈیا کانگریس کے لیڈران بھی شریک ہونگے -

ادب لطیف

مجھے تم سے محبت ہے

حکیم محمد اصغر کامل لدھیانوی

اے مجھ کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز، ہر لمحہ، ہر ساعت - اور ہر پل تمھارے خیالات کے دریائے عمیق میں غرق رہتا ہوں ——— اُٹھتے بیٹھتے تمھیں اور صرف تم ہی کو یاد کرتا ہوں ——— کیوں؟ ——— اسلئے کہ مجھے تم سے محبت ہے -

دن کیوقت جب خوبصورت انسان پر نظر ڈالتا ہوں مجھے اس کی شکل تمھارے ہی نقش و نگار سے مزین معلوم ہوتی ہے - اور میں اُسے ہی سمجھتا ہوں کہ تم ہو ——— کیوں ——— صرف اس لئے کہ مجھے تم سے محبت ہے!

کائنات کے عجائبات میں سے جب صنعت پروردگار پر نگاہ پڑتی ہے - اُسمیں تمھاری ہی جھلک پائی جاتی ہے اور میں ہر اُس چیز کو اچانک نظر آجائے جب بغور دیکھتا ہوں تو مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے - میری روح کو سکون - دل کو قرار چشم کو ٹھنڈک پہنچتی ——— کیوں؟ ——— اسلئے کہ مجھے تم سے محبت ہے -

آسمان کی آبی سطح پر ستارے دیکھ دیکھ کر میں تمھارے اُن آبدار موتیوں کو یاد کرتا ہوں جو کسی وقت تمھاری پیشانی پر نمودار ہوتے تھے - کیوں ——— صرف اسلئے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں -

چاند کی خوبصورت نوری شعاعیں جب کائنات کو منور کرتی ہیں تو میں بغور دیکھتا ہوں اور بڑی محبت سے تعریف کرتا ہوں - اسلئے کہ وہ تمھارے حسن دل افروز کی پاکیزہ شعاعوں سے بالکل مشابہ ہیں ——— کیوں ——— صرف اسلئے کہ مجھے تم سے محبت ہے -

گلستاں میں جاکر رنگین گلوں کے عارض پرنور کی زیارت کرتا ہوں - کیونکہ تمھارے رخساروں کی قسم وہ بالکل ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسے تمھارے رنگین رخسار - مجھے اُن کو دیکھ کر جس قدر راحت نصیب ہوتی ہے اور اُسکا اظہار یقیناً مشکل ہے ——— کیوں ——— صرف اس لئے کہ مجھے تم محبت ہے -

میں چاہتا ہوں کہ تجھے دل کے پاک و صاف مندر میں رکھ کر ہمیشہ اور ہمیشہ تیری پرستش کرتا ہوں یا آنکھوں میں بٹھا کر اپنی دیوی بناؤں کیوں ——— صرف اس لئے کہ مجھے تم سے محبت ہے

مولینا عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

عدالت سے ۶ ماہ قید کی سزا کا حکم

لاہور ۲۷ر اپریل - گورداسپور سے بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج صبح احراری لیڈر مولینا عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سنادیا گیا - جو ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند گذشتہ سال احرار کانفرنس میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں چل رہا تھا -

مولانا موصوف کو ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے اور بی کلاس دینے کی سفارش کردی گئی ہے -

عالم نسواں

ہندوستان کی لڑکیاں

لڑکیاں عموماً تیز طبیعت، ذی فہم، نرم دل، اور متجسس طبیعت ہوتی ہیں - اور ان کو یہ تمام خصلتیں قدرت کی جانب سے ودیعت ہوتی ہیں - اگر لڑکیوں کی ذہنیت کو تبدیل نہ کیا جائے اور ان کے ملائم قلوب میں وہ خصوصیات داخل نہ کیجائیں - جن پر اُن کو اپنی زندگی میں آئندہ گامزن ہونا پڑے گا بلکہ ان کی دماغی قوتوں کے نشوونما کو محض قدرت کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے اور بے شک وہ دنیا میں ایسا اولوالعزم اور نتجمند ہستیاں بن سکتی ہیں - اور ان کی نازک خیالیاں مردوں کی دماغ سوزیوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ثابت ہوسکتی ہیں - کیونکہ بچپن میں ہی وہ قدرتاً لڑکوں سے زیادہ سمجھدار اور سلیقہ شعار ہوتی ہیں - بہ نسبت لڑکوں کے وہ جلد اپنی توتلی زبان میں اپنے مافی الضمیر کو اپنے والدین اور اسرپرستوں پر ظاہر کرنے لگتی ہیں - اور چونکہ ان میں تجسس اور تحقیقات کا موجود ہوتا ہے - اسلئے اپنے سامنے اشیاء سے جلد واقف ہوتے ہیں - ان کے نام زبان یا اشاروں سے سمجھانا شروع کردیتی ہیں -

جب ذرا کچھ بڑی ہوجاتی ہیں تب تو ایسے ایسے سوالات کرنا شروع کردیتی ہے جس سے مخاطب کی عقل دنگ ہوجاتی ہے - اور وہ معاً ان کی ذہانت اور متجسس طبیعت کا قائل ہوجاتا ہے - باتیں اسقدر میٹھی کرتی ہیں کہ خواہ مخواہ ہر شخص کاجی ان کو پیار کرنے کو چاہتا ہے - ان کی طفلانہ اور معصومانہ حرکتیں اور دل لبھانے والی ادائیں جو بناوٹ اور تصنع کی آمیزش سے پاک ہوتی ہیں - گھر اور باہر والوں پر جادو کا اثر کرتی ہیں - اگر ان میں ایسی باتیں اور کشش مقناطیسی نہ ہو تو شاید ان سے کوئی مخاطب بھی نہ ہو - اور ان کی پرورش بھی مشکل ہوجائے - یہ لڑکیاں ان ویرانگناؤں کا دیر کشم سرپا ہیں جو ایک دن دنیا کے بہادروں، دلاوروں اور رلفیارمروں وغیرہ بڑی بڑی شخصیتوں کو وجود میں لاتی ہیں - لیکن سوال یہ ہے کہ قوم ان کیساتھ کیا سلوک روا رکھتی ہے - ایک وہ زمانہ تھا کہ ملک میں دختر کشی بڑے زوروں کیساتھ رائج تھی - ادھر پیدا لڑکی ہوئی اور اودھر اُسکا گلا دبا دیا گیا اس قاتلانہ رسم کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ قریب قریب تمام فرقی قوموں کا اسوقت ہی نہیں بلکہ اب تک عام عقیدہ یہ ہے کہ لڑکی کے بیاہ کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے اس گھر کے آدمیوں کی تابعدار غلام اور زیر ہوجاتی ہے - جس گھر میں وہ لڑکی بیاہی جاتی ہے اور محض اس ذلت سے بچنے کے لئے ان عقل کے دشمنوں نے یہ تدبیر سوچی تھی کہ گھروں سے لڑکیوں کے وجود ہی کو معدوم کردیا جائے - گورنمنٹ نے قانوناً اس مذموم اور وحشیانہ رسم کو بند کردیا - بالکل اسی قسم کا خیال رکھنے والے دوسرا گروہ اور بھی تھا جو کہ دختر کشی کا مرتکب تو نہ ہوتا تھا لیکن بےزبان لڑکیوں کے گلشن ہستی کو پامال کرنے کی اُس نے بھی قسم کھائی ہوئی تھی - اور یہ جارحانہ فعل تقریباً جملہ مہذب اقوام کا ایک پسندیدہ طریقہ تھا - جسکا منظر اکثر محلوں اور گھروں میں اس طور پر دیکھنے میں آتا تھا کہ جوان لڑکیاں غیر شادی شدہ پائی جاتی تھیں -

باقی آئندہ

بچوں کی دنیا

نئے چین کے کچھ بچے

ابدرالدین صاحب چلبی بی اے

آج آپ کو میں چینی بچوں کا کچھ حال سناتا ہوں یہ باتیں میں نے اُن ہی کی پیاری زبانوں سے سنی ہیں یہ سب ایک ہی مدرسہ کے پڑھنے والے ہیں - اور ان کے گھر بھی پاس ہی پاس ہیں - مگر آپ کو ان سب باتوں سے کیا مطلب آپ تو بس یہ سمجھئے کہ یہ پرانے چین کے نہیں بلکہ نئے چین کے رہنے والے ہیں ذرا ان کی صورتیں تو دیکھئے کیسی مردانگی اور کیسا جوش ٹپک رہا ہے اللہ نے چاہا تو یہی ننھے ننھے سورما آگے چلکر بڑے بڑے کام کریں گے - اور چاہے کیسی ہی مشکلیں ان کو پیش آئیں - وہ ان کی ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے آج اُن کے استاد نے اس سے بڑی ہمت دلانے والی باتیں کہی ہیں - ان ہی باتوں کو وہ اپنے ساتھی سے دوہرا رہا ہے - وہ کہہ رہا ہے بھائی - آج ماسٹر صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ہمارے ملک میں نجات ان نوجوانوں اور بچوں کے ہاتھ میں ہے جو اب جوان ہورہے ہیں یا ہونے والی ہے - میں نے کہا ماسٹر صاحب آپ یہ کیا فرمارہے ہیں - بھلا ہم اور ہمارے ساتھیوں کے باپ اور چچا ہم سے کہیں زیادہ قوت رکھتے ہیں اور کیا وہ اپنے پیارے ملک کیلئے کچھ نہیں کرسکتے ماسٹر صاحب نے کہا کہ بے شک وہ کچھ نہیں کرسکتے - اُن کے جسم کمزور ہیں جب چلتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شرابی لڑکھڑاتا ہوا آرہا ہے - گھر میں بیٹھ کر افیونیوں کی طرح جھومتے ہیں حد سے زیادہ کاہل اور آرام طلب ہیں اور ذرا ذرا سی محنت کے کاموں سے جی چراتے ہیں - میرے بیٹے تمھیں معلوم ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے ماں باپ جاہل تھے - انھیں نہیں معلوم تھا کہ بچوں کو کس طرح پالا پوسا جاتا ہے کس طرح اُن کو پڑھایا لکھایا جاتا ہے اور کس طرح بچوں کو تربیت دی جاتی ہے اُس زمانہ کا کچھ چلن ہی ایسا تھا - کہ کھاؤ پیو - اور چین کرو - ملک پر آفت آئے - قوم مصیبت میں پھنسے اُن کی بلا سے - خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اپنے بڑوں کی دیکھا دیکھی یہ عادتیں تمھارے باپ اور چچا اور ان کی عمر کے دوسرے لوگوں میں بھی پیدا ہوگئیں - اور تم جانو میرے بیٹے جب کسی میں کوئی بری عادت پیدا ہوجاتی ہے تو مشکل ہی سے چھٹتی ہے ان لوگوں کا بھی یہی حال ہوا - اور اسکا جو اثر قوم پر ہوا وہ سب ہی جانتے ہیں - آج ہمارا ملک چین اس لیے کمزور ہے کہ چین کے ہر ایک رہنے والے کا دل و دماغ اور جسم غرضکہ ہر ایک چیز کمزور ہے - چین ان ہی چینیوں کی کمزوری کی وجہ سے یہ ذلت اٹھا رہا ہے اور مصیبت بھگت رہا ہے اور دوسرے ملکوں کے پنجے میں پھنسا ہوا ہے -

میں نے کہا کہ ماسٹر صاحب ہم اتنے چھوٹے ہیں ہم سے کیا بن آئے گا - ماسٹر صاحب نے کہا کہ تم ابھی چھوٹے ہو مگر کچھ دنوں کے بعد بہت بڑے آدمی بن جاؤگے - میں تم سے یہ تھوڑا ہی کہتا ہوں کہ توپ بندوق لے کر دشمن پر پل پڑو -

باقی آئندہ

پردۂ فلم

اداکاری اور وضعداری

یہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کو اب یہ تسلیم کرنا ہی ہوگا کہ بھارتی اداکار ایک حد تک اپنے فرض کو سمجھ رہے ہیں اور رفتار زمانہ نے آہستہ آہستہ تمثیل نگاری کا ہر پہلو ان کے ذہن نشین کر دیا ہے۔

ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ان کی مساعی دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے جو قابل ستائش ہے مگر ایک آفت سے انھیں ابھی چھٹکارا نہیں ملا ہے وہ بلائے بے درماں ان کی وضعداری ہے۔

ایسے تو وضعداری کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں مگر یہاں پر مجھے اپنے ہم وطن ماہران تمثیل اور مکالمہ نویسوں کی وضعداری سے کچھ شکایت ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ سینما یا فلم ناطق کا وجود دنیا میں تو کیا بلکہ علامہ اڈیسن کے دماغ لطیف میں بھی نہ ہوگا۔ مگر جب بھی ہندوستان اپنی اداکاری کے اعلیٰ شاہکار ناٹک اور تھیٹر کی صورت میں پیش کیا کرتا تھا۔ یہ بھی فراموش نہ کرنا چاہئے کہ اس سے پہلے ایک وہ زمانہ بھی گذر چکا ہے جبکہ دنیا رسم الخط سے بھی بالکل واقف نہ تھی اور ہر مصنف کا یہ فرض ہوتا تھا کہ وہ اپنی تصنیف کو منظم پیش کرے تاکہ ہر کس و ناکس عجلت کے ساتھ یاد کر سکے۔ چنانچہ مکالمہ نویس بھی اپنے ہر قصہ کو اشعار کی صورت میں ڈھالا کرتے تھے اور اداکار اُسکو اچھی طرح یاد کر کے عوام کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔ دوسرے الفاظ میں اگر یوں کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا کہ اگر ایک غلام بادولت کے حضور میں اپنے عرضداشت سروں میں پیش کرتا تھا تو بادشاہ وقت بھی اُسکا جواب اگر ویسی سریلی آواز میں نہیں تو مدھم پنچم کا ضرور خیال رکھتے ہوئے دیتے تھے یہ نہ خیال کیجئے کہ آجکل کی طرح یہ بات بھی عیوب میں شامل تھی۔ بلکہ بہت سی باتیں ان کے لیے آڑے آتی تھیں جس کی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر مجبور تھے اور اب سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ ہے یہ تو آپ سب جانتے ہیں کہ بھارت ماتا کے لعل فطرتی اداکار ہیں اس وجہ سے ان کے پاس مکالمہ کا ذخیرہ کسی نہ کسی صورت میں رہتا ہی تھا اس کا آسان طریقہ صرف حفظ کر لینا تھا جو نہ صرف درحقیقت اس زمانہ میں بلکہ فی زمانہ بھی ہمارے دوسرے مشاغل میں کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ ہمیں زمانہ قدیم کے لوگوں سے اس امر میں کوئی شکایت نہیں ہے کیونکہ وہ مجبوراً ایسا کرتے تھے ہاں دور جدید میں ہم اس امر کے بے حد شاکی ہیں زمانہ بدل چکا ہے اور اُس کا اب کچھ بدلگیا۔ یا یہ کہئے کہ زمانہ نے وہ پرانا لباس ہی بدل ڈالا مگر مکالمہ نویس نہ صرف چھوٹے بلکہ بڑے بڑے کالیداس اور شکسپیر جیسے بھی وہی عبا زیب تن کیے ہوتے ہیں۔ اگرچہ کچھ کچھ اصلاح ہوگئی ہے۔ مگر بھی "جبل گردد جبلی نہ گردد" کے مصداق جب موقع پاتے ہیں تو عاشق و معشوقہ کو ایک ہی تال و سر میں گانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

ذرا خیال تو فرمائیے کہ دو شخص مدت مدید کے بعد ملنے فوراً ایک ہی سر میں تانے لڑائی شروع کر دیں گے اور لطف یہ کہ نظم کا مفہوم ایک دوسرے کی شکوہ و ...

※ ہوں تو بھلا وہ کون بیوقوف ہے جو اس عمل کو تصنع اور اُن کو میاں مٹھو نہ کہے گا۔ یاد رکھئے کہ یہ ناٹک ہی وہ وضعداری ہے جو دور قدیم سے زمانہ جدید کے مکالمہ نویسوں کو ورثہ میں ملی ہے بے شک ان کو یہ ورثہ مبارک ہو اور ہم بھی ان مبارکباد کہتے کو تیار ہیں مگر لبیک ہرگز نہ کہیں گے۔

عرصہ سے ملک کے ہر گوشہ سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ اداکاروں کو اساتذہ تمثیل اور بعض وقت بے محل گانے یا ماتم کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

خیر اداکار تو اپنا دامن ان بزرگ اساتذہ کی آڑ میں بچا گئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان بیچاروں کے لئے اس اساتذہ کا حکم ماننا ہر حالت میں ایسا ہی لازم ہے جیسا کہ بوقت مرگ کسی ہندی نوجوان کو ایک گھونٹ فرنگی گا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ اداکار اپنی تقریر پر وہ پرا کر ادا کرتا ہے مگر بالکل ایک پتھر کا مجسمہ بن کر۔ میں نے بہت سے اداکاروں کو غصہ کے وقت اسطرح ٹہلتے دیکھا ہے جیسے یو ٹی سی مجبر مارچ کر رہے ہیں۔ اسیطرح مرنے والا اپنے عزیز و اقارب کو وصیت کر رہا ہے اور وصیت کرتے کرتے گردن تکیہ سے لگ گئی نہ ہچکی آئی۔ نہ سسکی لی اور ملک الموت پالکی میں لیکر روانہ ہوگئے۔

آقائے فہم و دانش اسکو بھی فروگذاشت۔ سمجھئے یہ دوسرا ورثہ ہے جو ماضی کی طرف سے حال کو ملا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ جسم انسانی خصوصاً چہرے کی بروقت موزوں حرکات اور آواز کے اتار چڑھاؤ کا ہی نام تمثیل نگاری ہے۔

زیادہ چیخنے اور منہ چڑھانے کو اداکاری نہیں کہتے وہ ایک بھونڈا سا سوانگ ہو جائے گا۔ جو دیہاتی بھرا کرتے ہیں۔

اقوال زریں

مسخراپن جہاں دوسروں کے خوش کرنے کا ذریعہ ہے وہاں اپنی عزت کھونے کا بھی ایک بہترین وسیلہ ہے۔

وعدہ کم کرو۔ اور اگر کرو۔ تو اُسے پورا کرو

خیال رکھو کہ تم کھانے کے لئے زندہ نہیں ہو۔ بلکہ کھانا صرف زندگی کے قائم رکھنے کے لئے ہے۔

صاف اور تازہ ہوا کو ہمیشہ سچا دوست سمجھو۔

اگر تم خوشحال بننا چاہتے ہو تو دولت ہونے میں جلدی نہ کرو۔

مشکلات ہی انسان کی کسوٹی ہیں ہر ایک انسان ملاح کا کام کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ سمندر میں طوفان برپا نہ ہو۔ لیکن ملاح وہی ہے جو اسوقت بھی کشتی کو صحیح و سلامت کنارے پر لیجاتے جبکہ طوفان برپا ہو۔

کبھی غمگین مت رہو۔ فکر جسم کو ناس کر دیتی ہے۔

دنیا میں اسطرح رہو۔ جسطرح تالاب میں کنول کا پھول۔ دنیا کے اندر بھی۔ اور دنیا کے الگ بھی۔

موج تبسم

سُندر۔ تم نے مصوری چھوڑ کر ڈاکٹری کیوں سیکھی ہے۔

اِندر۔ مصور کی ناکامیابی اس کے سامنے رہتی ہے اور ڈاکٹر کی ناکامیابی دفن کر دی جاتی ہے

پہلا دوست۔ آپ چشمہ کیوں لگاتے ہیں۔

دوسرا دوست۔ تاکہ دور کی چیزیں نظر آئیں

پہلا دوست۔ تو بتلایئے کہ قیامت میں آپ کو دوزخ نصیب ہوگی یا جنت

مجسٹریٹ۔ گواہ سے۔ تم نے ملزم کو کبھی شراب خانہ میں دیکھا تھا

گواہ۔ جی حضور۔ میری پہلی ملاقات وہاں ہی ہوئی تھی

اجنبی۔ کیوں جناب اسپتال پہونچنے کا آسان راستہ کونسا ہے

مسخرا۔ چلتی گاڑی کے نیچے دب جایئے۔

پہلی سہیلی۔ آپ کے خاوند نے ڈاڑھی بڑھانی شروع کر دی ہے۔

دوسری سہیلی۔ وہ تو کیوں بڑھانے لگے تھے میں نے بڑھوانی شروع کر دی ہے۔

پہلی سہیلی۔ خوب آخر کیوں؟

دوسری۔ تم بہت ہی ناسمجھ معلوم ہوتی ہو۔

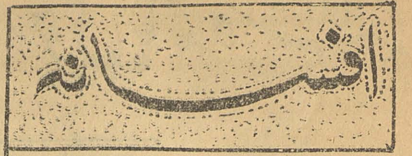
دلچسپ معلومات

درخت اخبار بن گئے

حال میں ایک پریس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کاغذ بننے کے ابتدائی مرحلے سے کر اخبار کے تیار ہو جانے تک بالعموم کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے اور اس غرض کے لئے ایک نادر تجربہ کیا گیا ہرے بھرے درختوں کو اخبار کی صورت میں تبدیل کرنے کا یہ عجیب و غریب تجربہ یورپ کی مشینی زندگی اور عجلت پسند انسانی آبادی کی جدتوں کا ایک دلچسپ نمونہ ہے۔

صبح کو سات بج کر ۳۵ منٹ پر تین درخت چیرے گئے۔ اور ۹ بجے ۳۴ منٹ پر درختوں کی چھال اُتار کر اور کاٹ کاٹ کر ٹکڑے کر دیے گئے۔ اور ان کا گودہ بھی بنا لیا گیا۔ گودے کا فوراً ہی کاغذ تیار کیا گیا اور یہ کاغذ فکٹری سے فوراً ہی پریس کو بھیج دیا گیا۔ یہاں پر طباعت کی مشینوں نے اسے فوراً چھاپنا شروع کر دیا ۳۲ صفحہ کے اخبار کی پہلی پہلی کاپی جب مشین سے بالکل تیار طے شدہ نکلی تو دس بج گئے تھے۔ معلوم ہوا کہ ۱۴۵ منٹ میں درخت اخباروں کی شکل میں تبدیل کر دیے گئے۔

شملہ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء۔ کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے



پرتیما!

ازجناب ایس حامد علی گردش لکھیم پوری

گرمی کی شدت سے اُس کی گائے پیاسی ہو چکی تھی اور وہ خود بھی پیاسی تھی۔ اُس نے اپنی گائے کو دریا کی طرف ہانکنا شروع کر دیا۔ گائے جلدی جلدی دریا کی طرف بڑھتی رہی حتیٰ کہ دریا کے کنارے تک پہونچ گئی اور لمبی لمبی سانسوں سے پانی پینا شروع کر دیا۔ وہ بھی دریا کے کنارے بیٹھ گئی۔ پہلے صاف و شفاف پانی میں اپنے چہرے کا عکس دیکھا پھر منھ بھر کر پانی پیا۔ پانی پینے کے بعد وہ پاس ہی کے ایک سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرنے لگی۔ اُس کی گائے بھی اُس کے پیچھے تھی۔ جیوں ہی وہ درخت کے سایہ کے نیچے پہونچی۔ اُس کے نزدیک ایک خون آلود کپڑا پڑا ہوا تھا وہ اور زیادہ قریب گئی دیکھا تو دراصل کپڑے پر خون کے دھبے تھے اُس نے غور کیا لیکن کسی نتیجہ پر نہ پہونچ سکی۔ اور اپنی چھڑی سے اُس کپڑے کو ایک طرف پھینکدیا درخت کے سایہ میں وہ شاداب گھانس پر بیٹھی اور پھر لیٹ گئی اُس کی گائے بھی پاس ہی بیٹھ گئی۔ لیٹے لیٹے وہ گھانس کو اپنی صندلیں اور نازک انگلیوں سے چھیڑنے لگی۔ اُس نے دیہاتی زبان میں ایک ترنم ریز نغمہ گانا شروع کر دیا۔ جس سے اس سبزہ کی سبز فضا میں ایک فردوسی منظر پیدا ہو گیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس قطعہ ارضی پر جنت سے کوئی حور اُتر آئی ہے۔ اور اپنے مدھ بھرے نغموں سے ساری کائنات کو مسحور و بیخود بنا دینا چاہتی ہے۔ وہ گاتی رہی اور اپنی انگلیوں کو کو سبز گھاس پر پھیرتی کہ دفعتاً اُس کی اُنگلی میں کوئی سخت سی چیز لگی۔ اُس نے خیال کیا کہ کوئی پتھر کا چھوٹا ٹکڑا ہوگا۔

...... وہ بدستور نغمہ ریز رہی۔ اور اپنی انگلیاں سے بار بار گھانس کی پتیوں کو چھیڑ رہی تھی۔ کہ دفعتاً پھر وہی چیز اُس کی انگلیوں میں لگی۔ ....

..... کوئی چیز بار بار اُس کی انگلیوں میں لگ رہی تھی اب وہ اپنے اُلجھے ہوئے بالوں کو جو اس کے عارض رنگیں پر بکھر بکھر کر گھٹائیں پیدا کر رہے تھے اپنے بائیں ہاتھ سے پیچھے پھینکتی ہوئی اُٹھی اور دوسرا ہاتھ اس جگہ بڑھا کر دیکھا کوئی سخت اور گول چیز معلوم ہوتی اُس نے اُسے اُٹھا لیا اور دیکھا تو ایک سنہرے رنگ کی چمکدار انگوٹھی تھی۔ جس ایک خوبصورت نگ جڑا ہوا تھا وہ بہت خوش ہوئی اور اُس نے اپنے آہو نگار اور مے فروش آنکھوں کو جلد جلد جھپکاتے ہوئے کہا۔

.... "یہ تو سونے کی معلوم ہوتی ہے اور اسکا نگ کتنا چمکدار ہے ایں اسپر تو کچھ لکھا بھی ہے غالباً اس کے مالک کا نام ہوگا ہاں ہاں ہندی میں صاف "پرتیما" لکھا ہے۔ اُس نے اپنے دانتوں کی برق سامان قطاروں کے نیچے ایک انگلی دبائی اور کچھ دیر خاموش رہی پھر اپنی سبز ساری کو سنبھالتے ہوئے اُٹھی۔ اور اپنے گاؤں کی طرف چلدی۔

(۲)

میرے غم نصیب آنکھوں کے نور میرے پیارے پتی شیام تم دیکھتے ہو کہ میں کسقدر نحیف و کمزور ہو چکی ہوں .... میں اب چند لمحوں کی ... ... مہمان ہوں ... ... آہ! ... ... میں تمھارے ساتھ ... ... کچھ نہ کرسکی پیارے شیام! ... ہر چند کہ ... ... میری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے ... لیکن ... ... میں تمھیں ... ... دیکھ کر ... ... زندہ ... رہنے کی خواہش ... ہوتی ہے ... ... میرے بعد شب عروسی میں دی ہوئی میری ... ... انگوٹھی ... ... تمھیں کبھی کبھی میری یاد دلاتی رہے گی ... ... وہ انگوٹھی ...

... کہاں ہے ... شیام!

شیام! پرتیما پیاری ... ... تمھاری زندگی ... میری زندگی ہے۔ لیکن میری شریک زندگی میں تمھارے بغیر کیوں کر زندہ رہوں گا۔ اعزہ و اقربا مجھ سے آنکھیں پھیرلیں اور دولت و ثروت تباہ و برباد ہو جائے میں زندہ رہ سکتا ہوں لیکن اے میری ارضی جنت کی فردوسی حور تم نہ ہو اور میں جیوں ... یہ غیر ممکن ہے۔ لعنت ہے ایسی زندگی پر ... ... پرتیما تم مجھے ایسے الفاظ کہہ کر رنجیدہ نہ کرو۔!

پرتیما۔ شیام پیارے شیام ... ... اب جبکہ میرا جام زندگی لبریز ہو چکا ہے تم ... ... مجھے اپنی محبت کا ... ... لالچ دلا کر ... ... زندہ رہنے کی ہوس ... ... بڑھا رہے ہو ... ... وہ دیکھو شیام .... موت کا بھیانک ... فرشتہ میری ... نگاہوں کے سامنے ... ... کھڑا ہے آج تک ... ... میں تم کو اپنی ... ... زندگی کا ... ... مالک سمجھتی تھی ... لیکن ... ... تم مجھے موت کے پنجے ... ... سے رہائی نہیں دلا سکتے ... ایشور کا فیصلہ ... اٹل ہے لیکن کیا تم مجھے وہ انگوٹھی نہ دکھلاؤ گے۔

شیام! نازآفریں پرتیما! تم مجھے معاف کرو میں وہ انگوٹھی کھو چکا۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوا جب کہ میں شکار کو گیا تھا دریا کے کنارے بیٹھ کر چاقو سے ایک سیب کاٹنے لگا کہ دفعتاً چاقو کی تیز دھار اسی انگلی میں پیوست ہو گئی۔ جس میں تمھاری دی ہوئی انگوٹھی پہنے تھا۔ زخم کچھ اسطرح لگا تھا کہ مجھے انگوٹھی اُتار دینی پڑی چنانچہ میں نے انگوٹھی اُتار کر گھانس پر ڈالدی اور انگلی سے خون صاف کر کے زخم پر ایک کپڑا باندھ دینا پڑا وہاں سے چلتے وقت مجھے انگوٹھی کا مطلق خیال نہ رہا اور واپس مکان چلا آیا۔ اسکے بعد کئی مرتبہ تلاش کرنے کے لئے گیا مگر نہ ملی۔ دیکھو اس انگلی میں اب تک زخم ہے ... ...

پرتیما! لیکن اب تک تم نے مجھے اس واقعہ سے آگاہ کیوں نہ کیا ... ...؟

شیام۔ اسلئے کہ تمھیں کوئی صدمہ نہ پہونچے کیونکہ تمھاری طبیعت ناساز تھی۔

پرتیما! تو پھر وہ انگوٹھی نہ ملے گی۔ ... ... تم اُسے تلاش کرنا ... ... وہ بڑی ... ... قیمتی انگوٹھی ہے۔ شیام اب مجھ میں زیادہ بات چیت کی طاقت نہیں لیکن انگوٹھی ضرور تلاش کرنا۔ ... ... ایشور سے پرارتھنا ہے کہ تمھاری گمشدہ انگوٹھی تمھیں ملجائے اسکے بعد پرتیما نے آنکھیں بند کرلیں شیام دیوانہ وار اُسے آوازیں دیں لیکن وہ نہ بولی۔ پھر شیام نے اُس کے شانے کو جنبش دیتے ہوئے اسکو جگانا چاہا۔ لیکن بے سود۔ وہ ابدی نیند سو چکی تھی۔ شیام نے اسطرح اپنی دنیا کو اجڑتے نہ دیکھا تھا وہ چکرا کر زمین پر گرا اور بیہوش ہو گیا

باقی آئندہ

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے کی

گفتگو کا اہم انکشاف

لندن ۲۶ اپریل۔ مسٹر مارس پیلولوگ نامی ریٹائرشدہ جرمن سیاسی ماہر نے اخبار ریو آف ڈکسموڈیز میں ایک مضمون دیا ہے کہ جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۱۳ء میں یعنی گذشتہ جنگ عظیم کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے جرمنی کو لکھدیا تھا۔ اگر جرمنی اور فرانس میں جنگ ہوئی تو انگلستان فرانس کا ساتھ دیگا اس زمانہ میں مسٹر پیلولوگ محکمہ خارجہ میں تھے۔ اور جب پرنس ہنری پہلی فروری ۱۹۱۳ء کو ونڈسر میں تشریف لائے اسوقت بھی یہ ذکر تھا کہ فرانس اور جرمنی میں جنگ عظیم ہونے والی ہے۔ آسٹریا اور روس کے درمیان بھی جنگ کا امکان خیال کیا جا رہا تھا۔ اس موقعہ پر جب شاہنشاہ جارج سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسی جنگ میں انگلستان بھی حصہ لے گا تو آپ نے جواب دیا کہ چند حالات کے مدنظر یقینی طور پر برطانیہ اسمیں حصہ لے گا۔

پرنس ہنری کو تعجب ہوا اور انھوں نے کہا کہ برلن میں تو فرانس اور جرمنی کی جنگ کا امکان خیال کیا جا رہا تھا اس موقعہ پر جب شاہنشاہ جارج سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا ایسی جنگ میں انگلستان بھی حصہ لے گا تو آپ نے جواب دیا کہ چند حالات کے مدنظر یقینی طور پر برطانیہ اس میں حصہ لے گا۔

پرنس ہنری کا تعجب ہوا اور انہوں نے کہا کہ برلن میں تو فرانس اور جرمنی کی جنگ کا قیاس بھی نہیں کیا ہے۔ شاہنشاہ جارج نے جواب دیا کہ ہماری غیرت مقتضی ہے۔ کہ ہم اپنے دوستوں کا ساتھ دیں۔ مسٹر پیلولوگ نے ۱۹۱۱ء میں ایک فرانسیسی افسر اور جنرل کنچر کی گفتگو کا حوالہ دیا ہے جس میں ارل کنچر نے یہ فرمایا تھا کہ جنگ کی صورت میں فرانسیسی کو برطانیہ کی فوج پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ برطانی فوج نیگرو طبقہ سے لڑنے کے لئے تو موزوں ہے۔ لیکن یوروپین جنگ کے لئے موزوں نہیں۔

غیر ملکی زبان کی تعلیم ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہے

ہندو یونیورسٹی ایف اے کی تعلیم ہندی میں دیا کرے گی

الہ آباد۔ ۲۵ اپریل۔ مالوی جی نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں وہ اس بات پر اظہار افسوس کرتے ہیں کہ دنیا میں صرف ہندوستان ہی ایک ایسا بدقسمت ملک ہے۔ جہاں اعلیٰ تعلیم غیر ملکی زبان میں دیجاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانی راج ہونے کی وجہ سے انگریزی زبان عدالتوں دفتروں اور کونسلوں میں بولی جاتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ لوگوں میں علم و فضل کا پرچار ناکافی رہا اور قومی لٹریچر کے فروغ کو زوال پہونچا۔ ہندو یونیورسٹی ایک مثال قائم کرنے کی کوشاں ہے۔ شری یت گھنشیام داس برلا نے ہندی کے کورس کے لئے موزوں کتابیں تیار کرنے کی غرض سے پچاس ہزار روپیہ دان دیا ہے یہ کتابیں ایف اے کی تعلیم ہندی زبان میں دیجائے گی۔ مالوی جی نے امداد کے لئے اپیل کی ہے

یوپی میں دیہات سدھار کی اسکیم

۵ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا!

نینی تال۔ ۲۵ اپریل۔ مسٹر ونکٹا چار آئی سی ایس جنہیں یو۔پی کے دیہاتوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے افسر مقرر کیا گیا ہے ۲۲ اپریل کو یہاں پہونچے تاکہ دیہاتوں کی حالت کو بہتر بنانے کی اسکیم جو کچھ عرصہ پہلے گورنمنٹ کے زیر غور و خوض تھی کو ختم کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ یہ اسکیم گورنمنٹ ہند کے پاس بھیجی جائے گی۔ گورنمنٹ ہند نے دیہات سدھار کے لئے جو ایک کروڑ روپیہ منظور کیا تھا اور جس میں پندرہ سے لاکھ روپیہ یوپی کے حصہ میں آیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے وہی ۵ لاکھ روپیہ اس اسکیم کی تکمیل کے لئے وقف کر دیا ہے۔

حکومت ہند کا نیا ایجوکیشنل کمشنر

شملہ ۲۹ اپریل معلوم ہوا ہے کہ مسٹر زندالف سیموریل سٹیتھم ممبر انڈین ایجوکیشن سروس اب سر جارج اینڈرسن کی جگہ گورنمنٹ ہند کے ایجوکیشنل کمشنر بنیں گے مسٹر سٹیتھم ۱۹۱۳ء میں ملازم ہوئے تھے اور انھوں نے زیادہ عرصہ جنوبی ہند میں گذارا۔ جہاں پر آپ پریذیڈنسی کالج اننت پور کالج آرٹس کالج راجمندری کے پرنسپل اور مدراس کے محکمہ ہدایات کے ڈپٹی ڈائرکٹر بھی رہے۔

سر جارج اینڈرسن کل شملہ سے بمبئی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

شملہ ۲۷ اپریل۔ ملک معظم کے یوم پیدائش کے اعزاز میں ۳ جون کو عام تعطیل ہوگی۔

ریاست حیدرآباد میں آوارہ اعلان

واعظوں پر پابندی

حیدرآباد دکن۔ ۲۷ اپریل۔ حسب ذیل سرکاری کمیونک ریاست حیدرآباد کی جانب سے شائع ہوا ہے۔

اعلیحضرت نظام دکن کے فرمان کے بموجب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ریاست کے باہر کا کوئی واعظ خواہ وہ شیعہ ہو یا سنی یا غیر مقلد یا احمدی وغیرہ بغیر ریاست کے محکمہ دینی کی سابقہ اجازت کے کسی وقت ریاست میں بغرض وعظ و تلقین داخل نہیں ہو سکتا ہے۔

مشاعرہ و کوی سمیلن سلور جوبلی باندہ ۱۹۳۵ء

پروگرام - بتاریخ ۶ مئی ۱۹۳۵ء بوقت ۸ بجے صبح بمقام ہاربر ہال

مصرعہ طرح (۱) دنیا ہو یا رب اور مرا بادشاہ ہو — بادشاہ "قافیہ" - "ہو" ردیف

(۲) یہ جبلی ہند میں آئی بہار جانفزا ہو کر — فزا "قافیہ" "ہو کر" ردیف

समस्यायें :-(१) जार्ज पंचम कीर्ति-ध्वज उड़ता है संसार में

(२) भारत में भव्य छटा सबको दिखलाती है !

نوٹ (۱) کسی ایک مصرعہ پر طبع آزمائی ہو سکتی ہے - دونوں پر لازمی نہیں (۲) پڑھنے والے کو لازم ہے کہ اپنی غزل پڑھنے کے پہلے دو رباعیات یا ایک قطعہ زائد سے زائد اشعار کا ملک معظم کی شان مدح میں پڑھے - ۳ - اگر کوئی صاحب کوئی قصیدہ یا نظم وفاداری پیش کریں گے تو بشرط موقع پڑھا دی جائے گی - لیکن اگر پڑھنے کا موقع نہ مل سکا تو بھی اسے گلدستہ سلور جوبلی میں شامل کر لیا جائے گا (۴) غزل میں زائد سے زائد ۱۵ اشعار پڑھے جاویں - قصیدہ کے لئے تعداد اشعار معین نہیں - (۵) شعرا بیرونجات اگر اپنی نظم غزل بھیجنا چاہیں گے تو وہ بھی گلدستہ میں شامل کر لیجائے گی - (۶) شعرا بیرونجات سے بھی شرکت کی درخواست کی گئی ہے - امید ہے کہ چند حضرات ضرور تشریف لائیں گے - (۷) مناسب ہوگا کہ ۵ مئی کی شام کو ہر وہ صاحب جو غزل اور نظم پڑھنا چاہیں اپنا نام ناظم مشاعرہ کے پاس بھیجدیں - (۸) تہذیب سے گرے ہوئے مضامین یا پولیٹکل خیالات کے اظہار سے معاف رکھا جائے - (۹) پابندی وقت کا لحاظ رکھا جائے -

جناب کلکٹر صاحب ضلع مشاعرہ کی صدارت فرمائینگے

المعلن - محمد نصیر الدین علوی - منصف باندہ - منتظم مشاعرہ و کوی سمیلن -

ملک معظم کی سلور جوبلی کے اعزاز میں شرح محصولات میں کمی

لندن ۲۷ اپریل - آج دار العوام میں پوسٹ ماسٹر جنرل نے ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں ڈاک کے شرح محصولات میں کمی کرنے کا اعلان کیا - انہوں نے بیان کیا کہ امپیریل پینس پوسٹ کارڈ کی قیمت ۵ اجون سے ۶ پیسے ہو جائے گی اور ۶ مئی سے ۲ مئی تک ہندوستان اور برطانی نو آبادیات کے درمیان ٹیلیفون کا شرح محصول نصف کر دیا جائے گا - انہوں نے اندرونی تار پارسلوں کی شرح محصولات میں بھی مستقل طور پر تخفیف کرنیکا فیصلہ کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ دیہاتوں میں جن ڈاکخانوں میں ٹیلیفون نہیں ہیں اور جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار سے زائد خیال کیجاتی ہے ان میں ۱۹۳۶ء کے اختتام تک ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو جائے گا -

سمن بغرض انفصال مقدمہ

حسب آرڈر ۵ و ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی خورشید حسین صاحب بہادر جج خفیفہ لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۳۶۸ ۱۹۳۵ء

رگھوناتھ پرشاد ولد منشی درگا پرشاد قوم کایتھ ساکن بختیار نگر پرگنہ و تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ - مدعی

بنام ناناک پرشاد مدعا علیہ

بنام ناناک پرشاد ولد منشی دھر قوم کھتری ساکن بختیار نگر تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ - مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت 852/3 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے حاضر ہو اور جوابدہی دعوائے مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم لشمبھر دیال منصرم عدالت خفیفہ لکھنؤ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

حسب آرڈر ۵ و ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ نمبر ۱۷۶ ۱۹۳۵ء

بعدالت جناب سید خورشید حسین صاحب بہادر جج خفیفہ لکھنؤ

آغا کریم خاں عمر تخمیناً ۳۲ ولد آغا رسول خاں کابلی ساکن ہوٹ روڈ تھانہ حضرت گنج شہر لکھنؤ مدعی

بنام ڈبلو رزر بو مدعا علیہم

بنام ڈبلو - رزر بو کرسچین بعمر تخمیناً ۳۵ سال ملازم کیرج شاپ ای - آئی - ریلوے عالم باغ لکھنؤ بذریعہ ورک منیجر ای آئی - ریلوے عالم باغ لکھنؤ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۹۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ مئی ۱۹۳۵ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے حاضر ہو اور جوابدہی مدعی مذکور کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم لشمبھر دیال منصرم عدالت خفیفہ لکھنؤ

دہلی یونیورسٹی کا حکومت کو جواب فیڈرل یونیورسٹی کی اسکیم منظور!

دہلی ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ دہلی یونیورسٹی نے حکومت ہند کے نام اس کے ۲۴ اپریل کے خط کا ایک جواب بھیجا ہے جو یونیورسٹی کو فیڈرل یونیورسٹی کی صورت میں تبدیل کرنے کا تھا - یونیورسٹی نے حکومت کی قریب قریب تمام شرطوں کو مان لیا ہے -

شملہ ۲۷ اپریل - ملک معظم کے یوم پیدائش کے اعزاز میں ۳ جون کو عام تعطیل ہوگی -

بحکم جناب بابو ہری شنکر صاحب ودیارتھی سب جج صاحب بہادر اٹاوہ

اطلاعنامہ واسطے اظہار وجہ اس امر کے کہ ڈگری کیوں نہ جاری کی جاوے؟

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۲۲)

بعدالت خفیفہ سب ججی - اٹاوہ ضلع مین پوری

مقدمہ دیوانی نمبر اجراء ۱۳۶ ۱۹۳۴ء مقدمہ دیوانی نمبر ۲۶۳ ۱۹۳۵ء

شیام لال و دمی لال پسران قابضان جائداد بحیثیت لن خواندگی خاندان مشترکہ اہل ہنود لالہ بیتو لال ڈگریدار متوفی قوم ویش اگروال ساکن اٹاوہ محلہ کٹرہ بابو ٹیکچند

بنام غلام عباس ولد علی احمد قوم سید ساکن اٹاوہ حال ڈاکخانہ بیلہ کٹھرا ضلع رائے بریلی مدیون ڈگری

ہرگاہ شیام لال وغیرہ نے درخواست عدالت ہذا میں واسطے قائمقامی وارث اپل ڈگری دار متوفی اجراء ڈگری عدالت دیوانی مقدمہ نمبر ۲۶۳ ۱۹۳۰ء کے گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر اگر کوئی عذر واسطے نہ جاری کئے جانے ڈگری کے رکھتے ہو تو پیش کرو -

آج بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا -

بحکم

منصرم عدالت سب ججی

اٹاوہ

مذہبی دیوانگی کی موجودگی میں سوراجیہ ناممکن ہے

کانگریس کے نظام کو مضبوط و مستحکم بنانے کی اپیل

کانپور۔ ۲۵ر اپریل۔ فرخ آباد ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس تحصیل قنوج میں پنڈت گوبند بلبھ پنت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

پنڈت جی نے اپنے صدارتی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"بھائیو! اور بہنو! آپ کا شہر ایک عرصہ دراز سے تمام دنیا میں اپنے عطر اور خوشبویات کے لئے مشہور ہے۔ لیکن گذشتہ جنگ آزادی میں اپنے سرگرمی کیلئے اپنے شہر کی شہرت میں اضافہ کر دیا ہے۔ میں آج اپنے کو آپ کو آپ کے ضلع کے بہادر والنٹیروں کے درمیان دیکھ کر جنہوں نے جنگ آزادی میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے بہت خوشی محسوس کرتا ہوں ہر ایک شخص خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان آزادی پسند کرتا ہے میرے خیال میں کوئی شخص ہمیشہ غلامی میں رہنا پسند نہیں کریگا۔ اگر ایسا کوئی شخص موجود ہے تو میں یہ کہوں گا کہ وہ اپنے اندر سے زندگی فنا کر چکا ہے۔ آپ کا ضلع جہاں اتنے بہت سے بہادر سپاہی موجود ہیں۔ زندگی کے جوش سے لبریز ہے

مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ مسٹر شیروانی بڑے بہادر اور اعلیٰ جرنیل تھے۔ کانگریس کے بہت سے مسلم لیڈر فرقہ پرستی کے جھونکوں کی زد میں آ گئے۔ مسٹر شیروانی نے دلیری سے انکا مقابلہ کیا۔ جس طرح کہ ایک شیر میدان جنگ میں لڑتا ہے وہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے اور لڑتے ہی لڑتے رحلت کر گئے۔

سیاسی صورت حالات پر تبصرہ

موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کانگریس لافانی ہے وہ فنا نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی کوئی بھی حکومت اس حکومت سے اپنے مطابق عمل نہیں کرا سکتی۔ سخت گیری سے کانگرس کو نقصان نہیں بلکہ تقویت پہونچتی ہے کانگرس کے عوام میں جو ہر دلعزیزی حاصل ہے اس سے حکومت کے بھی کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ گذشتہ تحریک ستیہ آگرہ کے بعد حکومت یہ سمجھنے لگی تھی کہ کانگرس اب مردہ ہو گئی ہے۔ لیکن انتخابات اسمبلی کے نتائج سے اسے گہرا صدمہ پہنچا اور اس کی آنکھیں کھل گئیں اسمبلی میں اسنے پے در پے شکست کھائی۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری یہ فتوحات زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ کیونکہ ہمیں پورن سوراجیہ حاصل کرنا ہے جن فتوحات سے پورن سوراجیہ حاصل نہیں ہوتا۔ ان کو فتح نہیں سمجھنا چاہیئے۔ خواہ وہ کیسی ہی چھوٹی فتوحات کیوں نہ ہوں وہ دلیل ہیں اسمبلی نے رائے عامہ کی حقیقی نمایندگی کی ہے۔ حکومت نے اپنے رویہ سے ہم پر یہ واضح کر دیا ہے کہ جب تک ہم مکمل آزادی حاصل نہ کرلیں ہماری رائے سے وہ سرد مہری برتتی رہے گی۔ لہذا جب تک ہم پورن سوراجیہ حاصل نہ کرلیں ہمیں چین نہیں چاہیئے۔ گذشتہ ۱۵ سال کے اندر ہم جو کوشش کی ہیں ان کی امداد سے ہم اپنے نصب العین کے کافی قریب پہونچ سکتے ہیں۔

آزادی کی پہچان

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے صدر موصوف نے بیان کیا کہ آزادی کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ ملک میں اقتصادی خوشحالی پھیلی ہوئی ہو۔ اگر ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں تو ہم سرکاری حکام کو بڑی بڑی تنخواہیں دینے کی غرض سے غریبوں کے نمک اور پوسٹ کارڈ پر ٹکس کم کرتے۔ اسمبلی نے اکثریت کی حمایت سے نمک کے ٹکس اور پوسٹ کارڈ کی قیمت میں کمی کر دی تھی لیکن حکومت نے ہمارے فیصلہ کو منظور نہیں کیا۔ حکومت کی پے در پے شکستوں نے آخر کار اسے یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ رائے عامہ کے نمائندوں کی رائے منظور نہیں کر سکتی۔

میرے خیال میں جب تک والسرائے کو مخصوص اختیارات حاصل رہیں گے ہمیں حقیقی سوراجیہ نہیں مل سکتا ہم اپنی فوج میں ایک کسی غیر ملکی کو داخل نہیں کر سکتے ہم یہ چاہتے ہیں کہ مالیات اور اکسچینج کے صیغوں کی پالسی ہمارے ہی ہاتھ میں رہے۔ ہم غیر ممالک کی سے گفت و شنید کرنے کی بھی آزادی چاہتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ ہم اپنے ملک میں وہی اختیارات حاصل کرنا چاہتے ہیں جو کہ اہل انگلینڈ کو حاصل ہیں۔ چرچلیوں اور ہوروں کے درمیان بحث و تمحیص سے ہمیں آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اپنی توجہ محض پورن سوراجیہ کی حصولیابی کی جانب ہی مبذول کرنا چاہیئے۔ مہاتما گاندھی نے اسکا راستہ دکھا دیا ہے۔ اب ہمیں محض ان کی تقلید کرنا ہے حالانکہ کانگریس نے تحریک سول نافرمانی ملتوی کر دی ہے۔ تاہم حکومت ہمارے شیر جواہر کو آہنی سلاخوں کے پیچھے بند کیے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انکی ماتا اور دھرم پتنی سخت علیل ہیں۔ تاہم حکومت انھیں رہا کرنا اپنا الٹی فرض سمجھتی ہے۔ حکومت کے اس انسانیت سوز رویہ کا جواب ہم محض کانگریس کے ہاتھ مضبوط کرکے ہی دے سکتے ہیں۔ تاکہ اسے پورن سوراجیہ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہو۔

بنارس ۲۷ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہندو یونیورسٹی کو گوالیار کی لیڈی دلنگر کی وصیت سے ۳ لاکھ روپیہ ملے ہیں۔

یو پی کسان کانفرنس

سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں کو ناکامیابی

الہ آباد۔ ۲۹ر اپریل۔ یو پی پراونشل کسان کانفرنس میں سردار پٹیل اور دیگر سرکردہ لیڈروں کے علاوہ شریمتی سروجنی نائیڈو نے بھی تقریر کی وہ تمام وقت کانفرنس میں موجود رہیں۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اکثر ریزولیوشنوں پر تقریر کی۔ سوشلسٹ کھلی کانفرنس میں ان کا مقابلہ نہ کرسکے اور ان کے تمام ریزولیوشن پاس ہو گئے کل ۱۶ ریزولیوشن پاس ہوئے۔

کمیونسٹوں کو بھی اپنے مظاہرہ میں کامیابی نہ ہو سکی۔

سردار پٹیل نے کسانوں کو تنبیہ کی کہ وہ جھوٹے بیانات میں نہ آئیں۔ آپ نے بیان کیا کہ حال ہی میں دیہاتوں میں کچھ اشتہارات تقسیم کیے گئے ہیں۔ جن میں دیہاتیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی تنظیم کریں کمیٹیاں بنائیں اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے متحد ہو جائیں۔

بندرگاہوں کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

بمبئی ۵ر اپریل۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند اور ریاستہائے کاٹھیاوار کی بندرگاہوں کے متعلق سمجھوتہ طے ہو گیا ہے

آہ! حضرت آغا حشر کاشمیری

لاہور۔ ۲۸ر اپریل۔ ہندوستان کے مشہور ڈرامہ نویس حضرت آغا حشر کشمیری جنہیں شیکسپیر ہند کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ آج معمولی سی علالت کے بعد اس دار فانی سے انتقال کر گئے۔

آریہ میرج بل کی حمایت

رامپور ۲۷ر اپریل۔ مقامی آریہ سماج نے بابو گھنشیام داس گپتہ کے آریہ میرج بل پر جو وہ آیندہ اجلاس اسمبلی میں پیش کرنے والے ہیں اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

صوبہ اڑیسہ الگ ہو رہا ہے

پٹنہ، ۲۷ر اپریل۔ پٹنہ کے اخبار "سرچ لائٹ" کی اطلاع ہے کہ صوبہ اڑیسہ کے الگ ہونے کا اعلان سرکاری طور پر جلد ہی ہونے والا ہے۔

گوشوارہ ماہوار مرجوعہ شفاخانہ منبع الطب لکھنو

بابت سال ۳۵-۱۹۳۴ء فارم نمبر ۲۳ ایم ٹی سی

نمبر شمار ماہوار ۱۳۱۵۹ - نمبر شمار سالانہ ۱۳۱۵۹
مسلم ۹۴۲۹ - غیر مسلم ۳۶۴۴ - دیگر مذاہب ۸۸ -
مرد ۶۶۸۷ - عورت ۳۵۰۱ - بچہ ۲۸۱۷ - زنانہ ۲
میزان ۱۳۱۵۹ - جراحی ۳۵۹۲ - امراض چشم ۳۲۲۵
تفصیل امراض وبائی ۱۰۳ - تفصیل دیگر امراض ۶۲۳۹
مفت دوائیں لینے والے ۶۶۱۶

کیفیت و یادداشت

شفاخانہ منبع الطب لکھنو - یہ شفاخانہ جنوری ۱۹۲۴ء سے بیش بہا فنی خدمات انجام دے رہا ہے - جو وقتاً فوقتاً لغرض واقفیت اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں نقشہ من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۳۴ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء پیش کیا جاتا ہے جب سے اس شفاخانہ کو لوکل گورنمنٹ یو-پی نے کوکین و مارفیا وغیرہ زہریلی ادویات کے استعمال کا مجاز قرار دیا ہے اس شفاخانہ نے نزول الماء و دیگر اعمال جراحی میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی ہے -

دستخط انچارج شفاخانہ منبع الطب لکھنو
H. Hadi Raza

کائنات عالم میں اسوۂ رسول کی اشاعت کی ضرورت

لارڈ ہیڈلے کی پرجوش اپیل

از قاضی عبدالمجید قریشی بٹی ضلع لاہور

کسی مذہب کو شکست دینے کا کامیاب ترین طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس مذہب کے بانی کے اعمال و اخلاق اسطرح بگاڑ کر پیش کیا جائے کہ وہ متنفر ہو جائیں - یہ وہ ہتھیار ہے جس سے بعض پادریوں نے یورپ میں اسلام کو شکست دینے کا کام لیا - اب جبتک ہم دنیا کے سامنے رسول اللہ کی صحیح تصویر پیش نہ کریں کہیں بھی اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع نہ ہوگا - لارڈ ہیڈلے فاروق جب آل انڈیا تبلیغ کانفرنس دہلی کی صدارت کے لئے تشریف لائے تو آخری چیز جو انہوں نے مسلمانوں کے سامنے پیش کی یہی تھی - آپ نے فرمایا کہ :-

" وہ دن آچکا ہے جب دنیا حضرت محمد صلعم کے متعلق اپنے علم میں اضافہ کرے - اگر ہم اس پاک انسان کی اصلی شکل وصورت کو پیش کردیں تو دنیا میں کوئی بھی انسان نظر نہ آئیگا جسکا دل آپ کی محبت سے لبریز نہ ہوجائے - وہ مقدس ترین انسان اسوقت نہایت ہی غلط بیانیوں کے لباس میں ملبوس کردیا گیا ہے - آپ کی زندگی تو پاکیزہ اور بے عیب ہے لیکن بدکیشوں نے آپ کی نہایت برے طریقہ پر تصویر کھینچی ہے آپ انھیں اصلی رنگ میں پیش کیجئے تو دنیا مسخر اسلام ہوجائے گی "

اشاعت اسلام کے دو ہی راستہ ہیں - ایک یہ کہ ہماری زندگی رسول اللہ کی زندگی کا عکس ہو - اور وہ دنیا کی زندگیوں کو مسخر کرے اور اگر ہمارا نمونہ ایسا نہو تو پھر دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو الگ کر کے رسول اللہ کی پاک اور بے عیب تصویر لوگوں کے سامنے پیش کردیں - تاکہ یہ تصویر خود اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری کرے بہرحال یہ قطعی بات ہے کہ دنیا کو سیرت کا جتنا مطالعہ کرایا جائیگا اوسیقدر اشاعت اسلام کا راستہ صاف ہوگا - اور اسکا بہترین طریقہ یوم النبی کو سیرت پر لیکچر دینا اور اُسکی اشاعت کرنا ہے

کانپور منو سپلٹی

عام طور سے کانپور کی پبلک کی اطلاع کیواسطے اس نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکانات اور دوسرے کنکشنوں کے ذریعہ منو سپل پانی کی بربادی معلوم کرنے کے واسطے ۸ ردسمبر ۱۹۳۴ء کی رات میں اور ۳ بجے صبح کے درمیان خاص طور سے پانی پائپ میں گھولا گیا تھا - جو وقت کسی پمپ کی ٹونٹی نہیں کھلی ہوتی ہے اور اسطرح پر پانی کے خرچ کی جانچ کیگئی - اس سے معلوم ہوا کہ شہر کے مختلف حصوں کے معاینہ کیے ہوتے مکانو نکے ۱۵۰۰ کنکشنوں میں سے ۲۴۱ پمپوں کی ٹونٹیاں کھلی ہوئی پائی گئیں - مکانات کی نالیاں پوری بہہ رہی تھیں جبکہ ان گھنٹوں میں ہر شخص خواب غفلت میں ہوتا ہے تقریباً ۱۰ لاکھ گیلن پانی پائپوں سے چھوڑا گیا اور اسکا بہت بڑا حصہ برباد ہوا -

اس خرابی کے علاج کیلئے پبلک سے بڑے زور کیساتھ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ براہ کرم اپنے پانی کے ٹیپ کو اچھی طرح بند کرنے میں خاص طور پر زیادہ احتیاط کریں - آیندہ جب کبھی رات کو جانچ کی جاویگی اور اگر کوئی ٹیپ کھلا ہوا - یا بگڑا ہوا - یا پانی ضائع کرتا ہوا پایا جائےگا تو بلا کسی مزید نوٹس کے وہ پائپ کاٹ دیا جائیگا - جس سے یہ ٹیپ جڑا ہوا ہوگا - پبلک سے یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ نالیوں کے فیئنگ کاگ (پمپ) کھولکر اور میونسپل اسٹینڈ پوسٹ (پمپ) کھلا رکھ کر کبھی پانی ضائع نہ کرے - واٹر سپلائی قواعد کے ماتحت پبلک اسٹینڈ پوسٹوں پر نہانے کی ممانعت ہے اور کپڑے دھونے کی بھی سخت ممانعت ہے اور پبلک سے ان قواعد کو سختی سے پابندی کرنے کی درخواست کی جاتی ہے -

واٹر کنکشن رکھنے والے مالکان مکانات کے فائدے کے واسطے بورڈ بلا کسی قیمت کے اُن کے ٹوٹے ہوئے ٹیٹوں کے واشر بدلنے کے واسطے تیار ہے - پھر بھی اگر پانی برباد ہونے دیا جائے گا تو ایسے واٹر کنکشنوں کو کاٹنے اور ایسے مکانات میں میٹر لگانے کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے جہاں پانی کی مقدار اس سے زیادہ خرچ ہوتی ہے جسکی اجازت قواعد کے مطابق ہے

واٹر ٹیکس کے ماتحت یا اقرارنامہ کے ذریعہ پانی ملنے کی مقدار مندرجہ ذیل ہے :-

جس عمارت یا زمین کے واٹر ٹکسوں کی تشخیص ۱۶ روپیہ سے ۲۴ روپیہ سالانہ تک ہے اُسکو ۱۲۵ گیلن پانی روزانہ
... ... ۲۴ .. ۳۲ ... ... ۲۵۰ ...
... ... ۳۲ ... ۴۰ ... ... ۴۰۰ ...
... ... ۴۰ یا اس سے زیادہ ... ۵۰۰ ...

دستخط پی الیف دلال واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ
میونسپل بورڈ - کانپور

اگر دنیائے اسلام کے اخبارات سے امداد لی جائے اور فرزندان اسلام سے جو دنیا کے گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں اپیل کی جائے تو اس عالمگیر پروگرام کی تکمیل کچھ مشکل نہیں گذشتہ سال روپیہ وقت اور انتظام تینوں چیزیں موجود نہ تھیں تاہم اس تحریک کے غلغلہ سے ہندوستان گونج اُٹھا

ایک تقریر سیرت کم از کم ۱۵ ہندوستانی زبانوں میں چھپی اور ۲½ لاکھ کی تعداد میں مفت تقسیم ہوتی - لیکن یہ سب کچھ اس عظیم الشان پیغمبر کی امت کے لئے جو تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بن کر آیا تھا - کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا کاش مسلمان اس حقیقت کا احساس کریں

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمالؔ پرتو حق عزم مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۱ - مئی ۱۹۳۵ء مطابق ، صفر المظفر ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

زنداں میں اب وہ شورِ سلاسل نہیں رہا

از جناب اقبال احمد سہیلؔ

عرشِ بریں بھی اُسکے مقابل نہیں رہا
جس دلکو تو نے دیکھ لیا دل نہیں رہا

تیرا ہی جلوہ گرمیٔ محفل نہیں رہا
کیا میر احسن دید بھی شامل نہیں رہا

درسِ جنون عشق کو کچھ ظرف چاہیئے
دیوانہ کیا بنے گا، جو عاقل نہیں رہا

کل اس پہ بوئے بادۂ کوثر حرام ہے
جو آج مست خم کدۂ دل نہیں رہا

اُٹھے ہیں سیرِ دشت جنوں کو جنابِ شیخ
کیا کوئی خار اب سرِ منزل نہیں رہا

بیداریٔ حیات کے نغمے سنائے کون
زنداں میں اب وہ شورِ سلاسل نہیں رہا

پھر موجِ زندگی میں نہیں شورشِ عمل
پھر کوئی سنگِ راہ مقابل نہیں رہا

چشمِ کرم کی شوخیٔ طرزِ ستم نہ پوچھ!!
غم بھی بقدرِ حوصلۂ دل نہیں رہا

گم تھی فضائے عشق میں کل کائناتِ حسن
اٹھا غبارِ قیس تو محمل نہیں رہا

صدقے ترے کرم کے مصیبت ہی زندگی
مرنا اب اہل ہوش کا مشکل نہیں رہا

اب غرقِ بحرِ غم کو ہے طوفان کی تلاش
دستِ طلب میں دامنِ ساحل نہیں رہا

جب سے جمالِ عشق ہے پیشِ نظر سہیلؔ
میں آب و رنگ حسن کا قائل نہیں رہا

پنڈت جواہر لال نہرو کی اپنی اہلیہ سے ملاقات

سوئٹزر لینڈ کو روانگی پر الوداع

الموڑہ ۷ مئی - پنڈت جواہر لال نہرو کل بھوالی سے یہاں واپس آگئے - وہاں وہ یکم مئی کو پولیس کی نگرانی میں اپنی بیمار اہلیہ کو دیکھنے اور سوئٹزر لینڈ کو روانگی پر الوداع کہنے کے لئے تشریف لے گئے تھے -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پنڈت جی نے اپنی رہائی کی شرائط کے لئے ٹھکرا دیا ہے اس لئے وہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ سوئٹزر لینڈ نہیں جا رہے ہیں -

شریمتی کملا نہرو غالباً ۲۴ مئی کو ڈاکٹر اٹل کے ہمراہ روانہ ہونگی

دنیائے اسلام

غازی امان اللہ خاں

حرم محترم میں

امسال غازی امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے تھے - جہاں اکابرین عالم سے آپنے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا - اور سلطان ابن سعود سے خاص طور پر مشورے کئے -

اس پر یہ خبر اڑا لی گئی کہ غازی امان اللہ خاں تخت افغانستان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں اور ان کا یہ سفر حجاز بھی اسی مقصد کی تکمیل کے لئے ہے -

یہ بھی افواہ پھیلائی گئی ہے کہ غازی موصوف حجاز مقدس میں مستقل طور پر قیام فرمائیں گے اور وقت ضرورت سیاسی تدابیر اختیار کریں گے - اس پر مصر کے ایک عالم نے ایک بیان شائع کیا ہے اور انہوں نے ان تمام افواہوں کی پرزور تردید کی ہے

عالم موصوف کا بیان ہے کہ غازی امان اللہ نے افغانستان کے سلسلہ میں کوئی گفتگو نہیں کی اور نہ ان کا ارادہ حجاز مقدس میں قیام فرمانے کا ہے یہ خبریں غالباً اس لئے اڑائی جا رہی ہیں کہ موجودہ حکومت افغان اور حکومت سعودیہ کے دوستانہ تعلقات میں کشیدگی پیدا کی جائے -

ایک ترک کا قابل قدر کارنامہ

ترکی حکومت نے درہ دانیال کی قلعہ بندی کے لئے آخری فیصلہ کر لیا ہے اور گذشتہ ہفتہ ترکی میں اسکا اعلان کر دیا گیا ہے - ایک ترک تاجر نے ترک گورنمنٹ کو اس جدید قلعہ بندی کے سلسلہ میں ایک لاکھ پونڈ ترکی کا عطیہ دیا ہے - جس کو حکومت نے نہایت خوشی سے منظور کر لیا ہے -

ترکی تاجر نے جسکا نام ابراہیم بیگ ہے مصطفیٰ کمال پاشا کے پاس ایک مکتوب بھی ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ میری اس ناچیز رقم کو درہ دانیال کی قلعہ بندی پر صرف کیا جائے - اگر حالات نے موافقت کی تو ایک ماہ بعد ایک لاکھ روپے کی رقم اور پیش کرونگا

یونان کے انقلابی ترکی میں

استانبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یونان کے چند انقلابی ترکی میں آگئے ہیں - اگر یونان نے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا تو اس امر پر غور کیا جائے گا کہ آیا اس سلسلہ میں وہاں کے داخلہ کے قانون کو اس بارے میں استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں - اور آیا ان یونانی انقلابیوں کو واپس کر دینے میں ترکی حکومت کے وقار کا سوال تو پیدا نہیں ہوتا -

وائنا کے ایک پروفیسر کا انکشاف

وائنا کے ایک پروفیسر فیوڈر کرجاک نے تحقیقات کے بعد معلوم کیا ہے کہ انسان بستر پر سوتے ہوئے بھی دوسری زبانوں کو یاد کر سکتا ہے کیونکہ انسانی دماغ ان تمام الفاظ کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے جن کو بیداری میں تلقین کیا جاتا ہے

پروفیسر مذکور نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ اس نے متعدد اشخاص کو سونے کی حالت میں تعلیم دی اور اُن کے دماغ میں تمام الفاظ کو محفوظ کیا -

پروفیسر فیوڈر کا بیان ہے کہ بیداری کی تعلیم سے انسانی حافظہ کمزور پڑ جاتا ہے اگر ان کو باقاعدہ تعلیم نہ دیجائے تو اسکا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے اور وہ اپنے قومی افسانوں اور ملکی شاعری کو بہت احتیاط سے محفوظ رکھتے ہیں لیکن اگر نیند کی حالت میں انسان کو تعلیم دی جائے تو پھر حافظہ پر زیادہ بار نہیں پڑتا اور اسمیں الفاظ کا معتدبہ ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۱- مئی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹

حجاز کے دستور کے متعلق پاسبان حرم کا اعلان

حج کے موقع پر معاصر ام القریٰ نے ذیل کا مقالہ شائع کیا ہے :-

ہم یہ سطور ایسے موقعہ پر لکھ رہے ہیں جبکہ اقطار واکناف عالم کے مسلمان بیت اللہ الحرام میں فوج درفوج آرہے ہیں - تاکہ وہ اللہ کا نام بلند کریں - اپنے لئے فوائد ومنافع حاصل کریں اور ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن کی ادائگی سے سبکدوش ہوں - حج کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے تعارف پیدا کریں - اور آپس میں الفت کی بنیاد ڈالیں تاکہ ان کی مساعی میں وحدت کا رنگ نمایاں ہو - اور ان کے قلوب دین الٰہی کے رشتہ سے مربوط ہوجائیں - وہ دین جو ہدایۃ کا وثیقہ اور انسانی نصب العین کا عروۃ الوثقیٰ ہے -

مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی پشت وپناہ ہے - مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائی مسلمان سے اتحاد و ائتلاف قائم کرے حقیقی مسلمان اُس کو کہا جائے گا جو اسلام کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑلے اور اسلام کی بھلائی کیساتھ کوشش کرتا رہے بیت اللہ الحرام بلد مقدس اور بلد طاہر ہے اور مقام وہ ہے جو انسانوں کے لئے سب سے پہلے بنایا گیا ہے اس کے رہنے والوں کا مقصد خواہ وہ حکومت ہو یا قبیلہ فرد ہو یا جماعت - مرد ہو یا عورت - جوان ہو یا بوڑھا سوائے اسلام کے اور کچھ نہیں ہے اسلام ہدایت و سعادت کا راستہ ہے - جس پر چلکر لوگ ہدایت پاتے ہیں - وہ نور ہے جو قلوب انسانی کو منور کرتا ہے اسلام ہی کی تہذیب اقوام عالم کی تہذیبوں میں ارفع وافضل ہے - اور اسی کا تمدن تمام تمدنوں میں اجلی اور فائق ہے -

اسلام کی تعلیم، تقدیس، تقدم وترقی کی تعلیم ہے اسکا دستور تمام دساتیر میں ارفع واعلےٰ ہے - حجاز مقدس کی حکومت کا دستور وقانون، اسلام ہے اسلام ہی ان کی تعلیم ہے جس پر ان کا نقشہ تیار ہوتا ہے اور جو طرح کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے ثابت ہے - حکم و شاہی صرف اللہ ہی کے لئے ہے اس ملک اور اہل ملک کے قائد جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ہیں جو بار بار کہتے ہیں کہ "میرا دستور وقانون میرا نظام وشعار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین ہے" - یہ اُس شخص کا قول ہے جو قبلہ اسلام کا خادم ہے اور مسلمانوں پر اپنی جان وعزت فدا کرنے والا ہے - اسی شخص کا یہ بھی قول ہے کہ "میں، میرا خاندان، اور قبیلے اللہ کی فوج ہیں اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے" - یہ صرف قول ہی نہیں بلکہ آپ کے اعمال سے اس کی تائید ہوتی ہے اور حجاج بیت اللہ الحرام اپنی آنکھوں سے اسکا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرسکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے چھوکر معلوم کرسکتے ہیں - ہماری خواہش ہے کہ مسلمان اصولی کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں - افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جو اپنی جدوجہد میں وحدت کا رنگ نہ پیدا کریں - افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو تالیف قلوب کے لئے سعی نہ کریں اور جو وحدت کلمہ کے لئے اپنے دلوں میں تڑپ نہ رکھتے ہوں -

ذلت وخذلان کی بنیاد اختلاف وشقاق ہے اور شکست کی اساس تفرقہ اور تنازعہ ہے پس اسلام کی عزت اتحاد وائتلاف میں ہے - اور اس کی رسوائی خدانہ کرے کہ ایسا ہو اختلاف الخلال میں ہے - اسی بنجر زمین میں سرور عالم مبعوث ہوئے آپ کی دولت اور آپکا ہتھیار ایمان باللہ تھا - آپ نے ایک ایسی سلطنت کی بنیاد ڈالی جسنے تمام عالم کا فیصلہ کیا اور اسلامی تعلیم کی ایسی تہذیب قائم کی جو انسانی تہذیبوں میں اجلی وارفع ہے اور تمدن کے ایسے اصول وضع کیے جو بشری تمدن میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں -

اسی ارض مقدس سے جو اسباب حیات سے خالی ہے حضرت ابوبکر صدیق اُٹھے - حضرت عمر فاروق کھڑے ہوئے اور دیگر اجلہ صحابہ کرام نکلے جنھوں نے سلاطین عالم کے تختوں کو الٹ دیا - لیکن جب مسلمانوں نے دین الٰہی سے اغماض کیا اور کتاب الٰہی کی تعلیم کو بھلا بیٹھے - اور اپنے نبی کے اسوہ سے آنکھیں پھیرلیں تو پھر آفات وبلیات نے ان کو گھیرلیا اور اُن کو وہ سخت سخت تکالیف ہو نچیں جو ہم دیکھ رہے ہیں -

باری تعالےٰ کا فرمان ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم - اللہ تعالےٰ اُس قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جو اپنی حالت تبدیل کرنے کی خود کوشش نہ کرے - آج مسلمانوں کی جو حالت ہے اُسکے احساس سے دلوں کو صدمہ ہوتا ہے اور اسکے ازالہ کی اور کوئی صورت بجز اس کے نہیں ہے - کہ مسلمان سلف صالح کی سیرۃ کی طرف رجوع کریں -

حجاج بیت اللہ الحرام کو معلوم ہونا چاہئے کہ فریضہ حج حکمت پر مبنی ہے اور وہ تعارف اور تالف ہے یعنی ایک دوسرے سے ملاقات اور آپس میں محبت والفت کی تخلیق - ہم ہر حاجی سے اس مقصد کی تکمیل کے طالب ہیں وہ اسپر قائم رہیں کیونکہ اسلام نے اسی مقصد کے پیش نظر حج کو ہر مستطیع مسلمان پر فرض کردیا ہے یہی وہ حکمت اور مقصد عظمےٰ ہے جس سے یورپ بھی متمدن ومہذب ہونے کے باوجود تہی دامن اور اس کی مثال لانیسے عاجز ودرماندہ ہے -

آئینۂ کانپور

سلور جبلی

۶ رو ۷ مئی کو کانپور میں بھی سلور جوبلی نہایت شان وشوکت کے ساتھ منائی گئی - ۶ مئی کو پولو کے میدان میں مسٹر لوئس لائنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نگرانی میں فوج انگریزی فوج - اور پولیس کی مشترکہ پریڈ ہوئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملک معظم کی طرف سے توپوں کی سلامی لی ۴ ½ بجے شام کو گرین پارک میں مقامی اسکولوں کے چھوٹے بچوں کا اجتماع ہوا اور انعامات تقسیم کیے گئے شام کو روشنی کی گئی - مال روڈ خاص طور پر بقعہ نور بنا ہوا تھا - اور مندرجہ ذیل مقامات پر خاص طور سے روشنی کی گئی تھی

کنگ اڈورڈ میموریل ہال - کرنسی آفس ٹیلیگراف آفس - امپریل بنک - جگت ٹاکیز - نیشنل بنک کوتوالی جنرل الکٹرک کمپنی - پوسٹ آفس - اسٹار پریس الکٹرک کمپنی - ڈسٹرکٹ بورڈ - وغیرہ وغیرہ

۸ بجے رات کو پھول باغ میں وسیع شامیانے کے اندر مسٹر لوئس لائنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ایک دربار منعقد کیا گیا - روشنی عمدہ اور قابل دید تھی لاوڈ اسپیکر کا انتظام بھی تھا - تاکہ ہر شخص تقریر وغیرہ بہ آسانی سن سکے -

مسٹر اسٹور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ومنشی بشیر علیخاں صاحب نہایت مستعدی کیساتھ انتظامات کررہے تھے ٹھیک وقت پر مسٹر لوئس لائنڈ دربار میں آئے اور ان کے ہمراہ سپرنٹنڈنٹ پولیس واسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے آپ کے آنے پر سب لوگ تعظیماً کھڑے ہوگئے -

مسٹر اسٹور مقررین کے نام کہتے جاتے تھے اور مقررین آکر تقریریں کرتے تھے -

سب سے پہلے منشی کرشن سہائے ہنکاری وکیل نے ایک قصیدہ پڑھا اور اس کے بعد ایک ہندو صاحب نے ہندی زبان میں - بعدازاں مسٹر گیون جونس نے تقریر کی - اس کے بعد رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا کہ ملک معظم کا دور حکومت ہندوستانیوں کے لئے باعث فلاح ثابت ہوا ہے اور ہندوستان نے جو ترقی کی ہے وہ ملک معظم ہی کے دور حکومت میں کی ہے - اسلئے ہم دست بدعا ہیں کہ جب تک آفتاب وماہتاب کی گردش قائم ہے اُسوقت تک بادشاہ سلامت اور ملکہ کا سایہ ہم لوگوں کے سروں پر قائم رہے -

آخر میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ گول میز کانفرنس کے موقع پر ہم کو بادشاہ سلامت سے قدمبوسی کا موقع ملتا رہا ہے اور ہم نے ایسے موقعہ پر محسوس کیا کہ بادشاہ سلامت کو ہندوستانیوں کی خوشی سے مسرت اور تکلیف سے رنج ہوتا تھا - ہم دست بدعا ہیں کہ خدائے تعالےٰ بادشاہ سلامت اور ملکہ کا سایہ ہندوستان کے سرپر مدت تک قائم رکھے -

اس کے بعد مسٹر لوئس لائنڈ نے تقریباً ۱۰۰ تمغے وسندیں لوگوں کو دیں - تمغے وسندیں ۳ قسم یعنی ہز اکسلنسی گورنر اور کمشنر صاحب اور خود کلکٹر صاحب کے خوشنودی مزاج کی تھیں -

تمغے وسندیں پانے والوں میں سے مخصوص حضرات کے نام حسب ذیل ہیں :-

مسٹر گیون جونس، مسٹر سوٹر، رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ - رائے بہادر پنڈت بلبھدر پرشاد تواری رائے صاحب گنگا پرشاد باجپئی - چودھری رام ادھین چودھری پیارے لال - منشی دیانرائن نگم - ٹھاکر اگنبھر سنگھ - رائے بہادر گنگا پرشاد دوبے - خان بہادر حافظ ہدایت حسین - سید افتخار حسین اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سید محمد جامع صاحب - نواب خاقان حسین صاحب - حاجی دلدار خاں صاحب - سید محمد رضا صاحب - حاجی فضل حسین صاحب - منشی محمد بخش صاحب - شیخ وحید احمد صاحب - بابو محمد انوار صاحب -

آخر میں سب حاضرین نے کھڑے ہوکر ملک معظم کی سلامتی کے لئے ایک رزولیوشن منظور کیا - اور دربار بعد شکریہ مسٹر لوئس لائنڈ نے برخاست کردیا -

۷ مئی کی شام کو ۶ بجے سے ۸ بجے رات تک شہر کے مندرجہ ذیل دس مقامات پر غریبوں کو پوری آلو اور مٹھائی تقسیم کی گئی - جس کی رقم کا اندازہ تقریباً ۲ ½ ہزار روپیہ ہے -

(۱) سرسیا گھاٹ - (۲) رام لیلا کا میدان (۳) گورنمنٹ ہائی اسکول (۴) چمن گنج (۵) کلکٹر گنج پڑاؤ (۶) ٹائننگ اینڈ پرنٹنگ اسکول - (۷) ایس ڈی پولین (۸) کنال روڈ (۹) جوہی (۱۰) ریل بازار

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۳ مئی کو مسٹر ای ایم سوٹر چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں ۹۸ ہزار ۳۲۳ روپیہ کی قیمت کی زمین کی فروخت منظور ہوئی -

سیسہ مئو رقبہ میں پی روڈ سے ریلوے سائڈ نگ تک ۸۰ فٹ کی این (N) روڈ بنانے کے واسطے تخمینہ منظور ہوا -

کوتوالی اسکیم کے سلسلہ میں نئو کوتوالی کمپاونڈ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بنگلہ مع شاگرد پیشہ مکانات کے بنانے کا تخمینہ منظور کیا گیا -

سپرنٹنڈنٹ انجنیر محکمہ پبلک ہیلتھ نے کانپور درینج کے گذشتہ معائنوں کی طرف توجہ دلائی ہے :- (۱) پرسٹ پمپنگ اسٹیشن (۲) سیسہ مئو نالا (۳) فکٹری رقبہ وغیرہ کا گندہ پانی لیجانے کا سیور

ان معاملات کے متعلق ٹرسٹ نے لکھا ہے کہ پرسٹ پمپنگ اسٹیشن کے متعلق تو میونسپل بورڈ نے کام شروع کردیا ہے -

دیگر کاموں کے متعلق ٹرسٹ نے پیمائش وغیرہ شروع کردی ہے اور اُس کے بنانے کا مسئلہ ٹرسٹ کے سامنے منظوری کی غرض سے بعد کو رکھا جائے گا -

شاندار دعوت

۸ مئی کو منشی دیانرائن نگم اسپشل مجسٹریٹ نے اپنے چھوٹے صاحبزادے مسٹر برج نرائن نگم ڈی - ایس - پی جھانسی کی شادی کی خوشی میں شہر کے معززین ہندو مسلمانوں کو ایک شاندار اور پرتکلف دعوت طعام دی جسمیں ہندوستانی جو دیش انگریز گیلٹو افسران اور معززین ہندو مسلمانوں نے شرکت کی

سبد گل

ویسٹرن انڈیا لبرل ایسوسی ایشن میں مسٹر این ایم جوشی نے اس خیال کا اظہار کیا کہ حکومت ہند کے ممبران مسولینی اور ہٹلر کے اصولوں کو سیکھ رہے ہیں

لیکن استادوں کو اس امر پر تو ضرور خوشی ہوگی کہ شاگردوں کی ترقی امید افزا ہے

ایک اینگلو انڈین معاصر کہتا ہے کہ ہندوستان کی پولیس کے سامنے جو مسائل پیش ہیں وہ لندن کی پولیس سے بالکل مختلف ہیں۔

یہ صحیح ہے۔ مثلاً لندن کی پولیس کو عوام کی آسائش اور آرام کا خیال کرنا پڑتا ہے اور ہندوستانی پولیس کو صرف قانون وامن کا۔

کپتان گلیڈسٹون اس امر پر اظہار افسوس کرتے ہیں کہ جدید آرٹ میں حیا اور متانت کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

بات صحیح ہے۔ اور حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ لیکن آرٹسٹوں سے جھگڑا کون کرے ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے اعتراض پر بھی وہ ایک جدید شاہکار تیار کردیں۔

لندن میں یہ خبر پہونچی ہے کہ جرمنی نے چند آبدوز کشتیاں تیار کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے

لیکن چونکہ جرمنی نے "خیال" کرنے سے پہلے ہی ایسا فیصلہ لیا ہے۔ اسلئے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو خفا کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا تھا۔

ادب لطیف

سُندری کا خواب

جناب محمد رفیق صاحب منظر عابدی کانپور

سکھی سن ... رات کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے ... بہت دلفریب اور دلکش ... ...

کیا بتاؤں ... کیسا اچھا خواب تھا۔

رات کو ... جب میں اپنی سیج پر پڑی ہوئی ... ٹھنڈی سانسیں بھر رہی تھی ... پریتم کی یاد میں ... دل میں برہا کی آگ بھڑک رہی تھی ... اور ... غم کی بدلی آنسوؤں کی بارش سے ... اُسے بجھانا چاہتی تھی ... سکھی میں روتے روتے سوگئی۔

میں نے دیکھا ... ایک خوبصورت باغ ہے ... ہرے ہرے درختوں سے بھرا ہوا ... خوشبودار اور خوبصورت پھولوں سے لدا ہوا ... ایک ندی بہہ رہی ہے ... باغ کے بیچ میں ... میں وہاں اکیلی کھڑی ہوں ... بالکل اکیلی ... اور پچھلی رات کا وقت ... آسمان سرور برسا رہا ہے ... اور چاند ہلکا ہلکا نور ... فضا بھینی بھینی خوشبو سے مہک رہی ہے ... اور نسیم کے جھونکے اٹھکیلیوں میں مصروف ہیں ... میں سمجھی ... یہ جگہ بہشت ہے اور میں ایک روح ہوں۔

ناگہاں فضا میں سنسنی پیدا ہوئی ... اور پھر ہلکی سی لرزش ... میرے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی ... کوئی بانسری بجا رہا تھا ... رفتہ رفتہ بانسری کی مدھ بھری راگنیاں ساری فضا پر چھا گئیں ... اور دلدوز نغمے ہوا پر تیرنے لگے ... میں بالکل مدہوش کھڑی تھی ... ایسا معلوم ہوتا تھا ... کہ میرا محبوب مجھے راگنی کی گہرائیوں سے بلا رہا ہو۔ خود بخود ... میرے قدم اُٹھے ... اور کوئی مجھے اُس مرکز کی طرف لیچلا ... جہاں سے یہ درد بھرے نغمہ لطیف ہو رہے تھے۔

میں نے دیکھا ... ندی کے اُس پار بہت دور ... ایک درخت کے نیچے ... وہی ... جس نے میرا دل موہ لیا ہے ... بانسری بجا رہا ہے سکھی ... میرا دل بے قابو ہوگیا ... اور مجھ پر بیخودی طاری ہوگئی ... میں نے بیتاب ہوکر پکارا شیام! ... اُسنے مجھے دیکھا ... اور آہستہ ... آہستہ ... میری طرف بڑھا ... میں بہت ہی بیچین تھی۔ اور اُسکے پاس جلد سے جلد پہونچنے کیلئے ... ندی کی بے پناہ لہروں میں پھاند پڑی

سکھی! اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی ...

اور میں نے دیکھا ... کہ میرا پردیسی پریتم ... سچ مچ ... سامنے کھڑا ہوا مسکرا رہا ہے ... میں دوڑ کر اُسکے گلے سے لپٹ گئی ... اور خوشی سے بیخود ہوکر کہا ... شیام ... اُس نے میرے بالوں کو چہرے پر سے ہٹایا ... اور اپنے خوبصورت ہونٹوں سے میرے منھ کو چومکر کہا ... سندری

(منظر عابدی)

عالم نسواں

ہندوستان کی لڑکیاں

بسلسلہ گذشتہ

اور عمر بھر اسی حالت میں جلتے اور سلگتے رہنے پر مجبور کی جاتی تھیں۔ اب اگرچہ یہ باتیں نہیں ہیں پھر بھی بعض حلقوں میں اگر کسی گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس گھر میں غمی ہوگئی ہے عورتیں بچے اور مرد حتیٰ کہ نوکرانیاں تک سب کی سب خاموش اور منھ پھلائے ہوئے اور سناٹے کے عالم میں نظر آتی ہیں۔ نہ زچہ کی خبر گیری کی جاتی ہے نہ بچوں کی پرواہ۔ برعکس اس کے لڑکے کی پیدائش میں خوب جشن منایا جاتا ہے۔ گھر کا چھوٹا بڑا خوشی سے جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ رقص وسرود کی محفلیں گرم ہوتی ہیں دعوتیں دیجاتی ہیں اور خوب دل کھولکر خرچ کیا جاتا ہے بہت سے آدمی لڑکی کی پیدائش فال بد اور راہنی نحوست کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔ مانا کہ اب دختر کشی اور قوانین قدرت کے خلاف لڑکیوں کو گھر میں بن بیاہے بٹھائے رکھنا کے ہولناک نظارے مٹ چکے ہیں لیکن پھر بھی ابھی تک جو سلوک لڑکیوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے وہ سخت قابل اعتراض ہے۔ جس ناز ونعم سے ایک لڑکے کی پرورش کی جاتی ہے اور اُسکی ضد اور خواہش پوری کی جاتی ہے اُسکے طرح پر لڑکی نہیں۔ اور زیور تعلیم سے محروم رکھنا تو اس کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے لڑکیاں چونکہ شروع سے ذہین ہوتی ہیں اس لئے عہد طفلی ہی میں وہ اس فرق کو محسوس کرلیتی ہیں جوان میں اور اُن کے بھائیوں میں گھر والوں اور ماں باپ کی طرف سے روا رکھا جاتا ہے۔ پس کچھ تو قدرتاً ان میں انسیت ومحبت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اور کچھ اس خاص فرق کے باعث وہ اپنے بھائیوں کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رکھتی ہیں۔ اور اپنی ضد کو ان کی ضد کے مقابلہ میں دبا دیتی ہیں۔ لڑکیوں کیساتھ اس قسم کا سلوک کرنے میں ماں باپ دراصل اس خود غرضی سے مغلوب ہوتے ہیں۔ جن کو انھوں نے غلطی سے اپنے لئے سمجھ لیا ہے۔ فی الواقع ان کی یہ ذہنیت محض فرضی ہوتی ہے کہ لڑکے ان کے لئے وسیلہ معاش بن کر پیری میں ان کی امداد اور دست گیری کریں گے۔ برخلاف اس کے لڑکیوں کی شادی میں بھاری رقم خرچ کرنا پڑیگی ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہونے کی حیثیت سے اصولاً بہن بھائیوں کو درجہ مساویت حاصل ہونا چاہئے۔ لڑکیاں ہمیشہ اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کی جان ومال کی دعاگو اور ان پر اپنا تن من دھن نثار کرنے کو تیار رہتی ہیں۔ اگر والدین تنگ نظری سے کام نہ لے کر ان کو بھی اعلےٰ تعلیمیافتہ بنالیں تو انھیں بھی ان کی امداد سے کبھی گریز نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی جہاں لڑکوں کی تعلیم وتربیت اور شادی بیاہ وغیرہ میں کثیر رقمات خرچ کی جاتی ہیں تو اگر اسکا کوئی جزو لڑکی کی تعلیم میں بھی صرف ہوجائے تو کیا گناہ ہے اور کیوں اعتراض ہے۔

اسلئے ضرورت اور اشد ضرورت ہے کہ قوم اس امر کی طرف خاص توجہ کرے اور بھولی بھالی بچیوں پر رحم کرکے انھیں اعلےٰ تعلیم دلائے۔

بچوں کی دنیا

ننھے چین کے کچھ ننھے بچے

بسلسلۂ گذشتہ

بلکہ میں جو بات بتاتا ہوں وہ اس سے بھی اہم ہے یعنی یہ کہ ابھی سے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی کوشش کرو۔ جسکا جسم تندرست ہوتا ہے اُسکا دماغ بھی ٹھیک رہتا ہے بے ہودہ اور گندے خیال اُس کے دل میں نہیں آنے پاتے۔ جانتے ہو! خزانہ کسے کہتے ہیں وہ مکان یا جگہ جس میں روپیہ پیسے رکھے ہوں بس سمجھ لو زندگی بھی ایک خزانہ ہے لیکن اس کی کنجی کیا ہے! اس کی کنجی تندرستی ہے اور جب تک کنجی ہی تمھارے پاس نہو خزانے سے تم کس طرح فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔ فرض کرو کہ تمھارے پاس بہت سا روپیہ پیسہ ہے اور ہر جگہ تمھاری عزت ہے لیکن تمھارے پاس ان سب سے قیمتی چیز تندرستی ہے یعنی تندرستی نہیں تو یہ چیزیں بھی بیکار ہیں۔ اگر تم دکھ درد سے بیچین اور سدا کے روگی ہو تو یہ چیزیں تمھارے کس کام آئیں گی یہی نہیں بلکہ تم اپنے ماں باپ اور بھائی بہن کی زندگی بھی حرام کردوگے۔ نہ اپنے گھر کے لوگوں کی مدد کرسکوگے نہ اپنی قوم کے کام آسکوگے خدا نے تمھیں اسلئے پیدا کیا ہے کہ ان کی مصیبتیں اور پریشانیاں دور کرو۔ اس لئے نہیں کہ تم خود اُن کے لئے مصیبت بنو تمھاری زندگی کا مقصد یہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ لوگ تمھاری خدمت کریں بلکہ تم لوگوں کی خدمت کرو۔ اور یہ تم اُس وقت کرسکتے ہو جب کہ تم تندرست ہو۔

تندرستی حاصل کرنے کے لئے پیسے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ تم صرف اتنا کرو کہ سادہ کھانا کھاؤ وقت پر کھاؤ، وقت پر کھاؤ۔ صاف رہو اور خوب نہاؤ اپنے روزمرہ کے کاموں کے لئے وقت مقرر کرلو جب اپنے کاموں سے فرصت پالو تو خوب کھیلو کودو اور اپنے کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

بغیر تندرستی کے انسان کا زندہ رہنا اس دنیا میں ناممکن ہے جو لوگ بیمار تھے وہ مر گئے جو قوم کمزور تھی وہ ہلاک ہوگئی۔ اور جو کمزور ہے وہ ہلاک ہونے والی ہے اب تم بتاؤ کہ تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا مرنا؟

اسپر میں نے کہا، ماسٹر صاحب اگر موت میرے پاس آجائے تو میں اس کی گردن دبادوں میں ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہوں اور اپنی قوم کو ہمیشہ زندہ دیکھنا چاہتا ہوں اور اب میں کوشش کروں گا کہ خود طاقتور بنوں اور پھر اپنے اہل وطن کو مضبوط بناؤں تاکہ ہم ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکیں۔

اسپر ماسٹر صاحب کا چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھا بہت شاباشی دی اور خوب میری پیٹھ ٹھونکی

باقی آیندہ

آگرہ میونسپلٹی کی غیر تسلی بخش حالات

نینی تال چھ مئی معلوم ہوا ہے کہ یو پی گورنمنٹ کو آگرہ میونسپلبورڈ کے غیر تسلی بخش حالات اور چیرمین کے علیحدگی کے بارے میں کمشنر کی سفارش کے متعلق چیرمین بورڈ کا خط موصول





ملک معظم جارج پنجم اور ملکہ میری

جن کو آپ کی حکومت کی سلور جوبلی منائی گئی!

پردہ فلم

سینما کی اہمیت

از جناب محمد عبدالمجید صاحب نسیم کانپوری

سائنس کے اس عجیب و غریب دور میں جبکہ انسانی دماغ اختراعات میں مصروف ہیں اور دنیا والے ان کی مختلف ایجادات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ایک کار آمد اور اہم ایجاد متکلم تصاویر بھی ہیں۔

اگر آج ہم اسکولوں، کالجوں اور مختلف اداروں کے طلبا کی زندگی پر نظر ڈالیں تو معلوم کر سکیں گے کہ بڑے بڑے شہروں میں نوے فیصدی طالب علم ایسے ہیں جو سینما کو محض تفریح کا ایک جزو سمجھتے ہیں اور شاید ہی کوئی اسکی حقیقت پر غور کرتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ سینما ایک بے فائدہ تفریح یا تضیع اوقات کا مشغلہ نہیں بلکہ انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کا ایسا بہترین ذریعہ ہے جس سے طرح طرح کی معلومات، قسم قسم کے تجربات، نئی دنیاوں کے حالات، انسانی نفسیات اور جذبات کے پوشیدہ مسائل اور روزانہ زندگی کے نشیب و فراز سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

آج ملک کا ہر فرد اس ناگوار حقیقت سے آگاہ ہو چکا ہے کہ اخلاق تمدنی اور معاشرتی حیثیت سے ہماری کیا حالت ہو رہی ہے، ہماری معاشرتی کمزوریاں اگرچہ بہ تقاضائے فطرت ہیں۔ لیکن ان کی زیادتی ہم کو سر اٹھانے کی اجازت نہیں دیتی۔ ہماری قومی و ملی اور ملکی احساسات کی کمی ہم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر لب رعنا پستی کے عمیق غار کی طرف ڈھکیل رہی ہے حالانکہ ان تمام باتوں کا تدارک اصلاحی فلموں کے ذریعہ سے ممکن ہے وہ کام جو متعدد لیڈروں کی دھواں دھار تقریروں اور پرجوش تحریروں سے نہیں ہو سکتا۔ ایک کار آمد فلم اسے بخوبی انجام دے سکتا ہے۔

تمثیل نگاری کو بڑے بڑے محققین نے ایک [illegible] آلہ قرار دیا ہے۔ دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ سینما تبلیغ و اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے سینما کی حکومت بچوں اور نوجوانوں کے دلوں پر ہوتی ہے اور ملک کی آئندہ بہبودی نوجوانوں ہی پر منحصر ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس قسم کی تبلیغ کسقدر کار آمد ثابت ہو سکتی ہے؟ "چچا ٹام" نامی فلم کی جس دن پہلی مرتبہ امریکہ میں نمائش کیگئی اُس کی صبح کو ہزاروں گھروں پر آزادی کا پرچم لہراتا ہوا دیکھا گیا۔ یہ فلم امریکہ سے غلامی کی لعنت دور کرنے پر مبنی تھا۔

پردہ فلم کا اثر قلم سے لکھے ہوئے افسانے یا واعظ کی پرجوش تقریروں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ہم ہوتے ہوئے واقعات کا مشاہدہ پردہ سیمیں پر اپنی آنکھوں سے کرتے ہیں۔ جرمنی نے سب سے پہلے اس زبردست کمزوری کو محسوس کیا اور وہاں کے تمام اسکولوں اور کالجوں میں ذریعہ تعلیم بنا لیا گیا۔ چنانچہ انسانی نفسیات کا مطالعہ کر کے وہاں کے ناخدایان تعلیم نے اسکو بہترین طریقہ تعلیم تسلیم کر لیا ہے۔ چھ سال کا جرمن بچہ اپنی تاریخ سے مکمل طور پر واقف ملیگا لیکن بدقسمت ہندوستان کے طلبا تاریخ کے خشک سبق کو پڑھ کر سوائے اسکے اور کچھ نہیں جانتے کہ محمود غزنوی ہند کو لوٹ لیگیا۔ جہانگیر شرابی تھا اور اورنگ زیب ظالم۔ یہ غلط اور متعصب انگیز تعلیم انکو اورنگزیب اور [illegible]

سیواجی کے جھگڑوں میں ڈال دیتی ہے اور وہ تنگ نظری کا شکار ہو کر مسجد کے سامنے باجہ بجنے یا گائے کی ہونے پر لڑ لڑ کر اپنی ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو مضبوط کرتے جاتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ مغرب کی غلط کورانہ تقلید ہم کو اور بھی پستی کی طرف ڈھکیل رہی ہے اور اسی کے نتیجہ کے طور پر آج ہمارے ہندوستانی وضع قطع اور دیگر دلچسپی کے کی باتوں میں مغرب کے غلام نظر آتے ہیں۔ اس موقعہ پر ہمارے ملکی ناخدایان تعلیم یہ بہت کم سوچتی ہے کہ عوام کی تعلیم کیلئے [illegible] طور ایسے فلم تیار کرائے جائیں جو ہمارے لئے کار آمد [illegible] ہوں۔ ہماری زندگی میں انقلاب پیدا کر دیں اسی کی وجہ ہے کہ اگر آپ ہندوستان کے ایک گریجوٹ سے سوال کر بیٹھیں کہ ہوائی جہاز کن اصولوں پر پرواز کرتا ہے تو وہ اسکا جواب دینے سے قاصر رہے گا۔ لیکن اگر ایک جرمن بچہ سے آپ ہوائی جہاز کے کسی پرزے کا نام دریافت کرینگے تو وہ اول سے آخر تک تمام پرزوں کے نام بتا دے گا۔

بعض اوقات اس تقلیدی مرض کے زیر اثر ہمارے ملک کے فلم ساز حضرات اخلاق سوز فلم بنانے کے مرتکب ہوتے ہیں جسکو بورڈ آف سنسر بھی بلاچون وچرا پاس کر دیتا ہے ا[illegible] کو ایسے احتیاط کرنا چاہیئے۔ اور اخلاق سوز فلم بنانے سے احتراز رکھنا چاہیئے۔ دراصل سینما ایک ایسی چیز ہے جو [illegible] کو زندگی کا صحیح راستہ بتلانے کا بہت بڑا اور بہتر ذریعہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسکا صحیح استعمال کیا جائے۔

ہمارے ملک میں آجکل فلم بینی کا شوق نہایت سرعت کیساتھ ترقی پذیر ہے اسوقت ہندوستان میں بکثرت فلم ساز کمپنیاں موجود ہیں جو تمام [illegible] ہر ماہ متعدد فلم عوام کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ ہر ایک فلم پر اوسطاً ۲۵ ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے جو ہندوستان کی ایک ہزار سے زیادہ تماشہ گاہوں میں دکھلائے جانے کے بعد ایک لاکھ کے قریب رقم ہماری جیبوں سے کھینچ لیتی ہے اسمیں سے نصف تو مالکان تماشہ گاہوں اور نصف مالکان کمپنی کے حصہ میں آتی ہے گشت کے تمام اخراجات نکال کر ایک فلم تقریباً بیس ہزار روپیہ کا خالص منافع پیدا کر لیتا ہے [illegible] طرح سے ہر ماہ تقریباً سات لاکھ روپیہ کی کثیر رقم غیر ممالک میں جانے سے بچ جاتی ہے ص

ص علی ہذالقیاس ہندوستان میں صرف یہی ایک ایسی تجارت ہے جسنے غیر ملکی تجارت کے مقابلہ میں سبقت حاصل کی ہے اس تجارت میں خرچ سے دوگنا نفع حاصل کیا جا سکتا ہے جس سے ہزاروں ہندوستانی آدمی پرورش پاتے ہیں۔

اسوقت ملک میں ستر فیصدی سینما گھر ایسے ہیں جسمیں ہندوستانی فلم دکھائے جاتے ہیں۔ اگر ہندوستانی فلم سازی میں اور زیادہ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کیجائے۔ معاشرت، اخلاق، اور تمدن پر عمدہ اثر ڈالنے والے فلم تیار کرائے جائیں تو یہ ملک کی صنعت بہت زیادہ ترقی کر سکتی ہے اور ملک کی تمدنی معاشرتی اور اقتصادی خرابیاں بڑی حد تک دور ہو سکتی ہیں۔

اقوال زریں

غلام ملک میں ہر مسئلہ پولیٹکل سوال بن جاتا ہے
برنارڈ شا

بغیر اثر کے قوم کی خدمت کرنا ناممکن ہے۔

اپنی جیب میں ایک پیسہ ہونا ملک میں ایک دوست کے ہونے سے اچھا ہے۔

آپ کے پاس جتنی عقل ہے اُسکے مطابق کام کیجئے دنیا کا زیادہ تر کام معمولی قابلیت کے آدمی کرتے ہیں۔

ہمیں قاصر نہیں مجبور ہونا چاہیئے۔ قاصر ہونا جرأت و استقلال کی اور مجبور ہونا انتہائی مقابلہ کی اسپرٹ کی تفسیر ہے۔

موج تبسم

میر۔ ایک دوست سے۔ میرے باغ میں تقریباً ہر قسم اعلےٰ اور بیش قیمت آم موجود ہیں۔

دوست۔ کوئی قیمت اگر بے قیمت آم کی ہو تو مجھے کھلوائیے

میر۔ مالی سے۔ آپ کے لئے وہ آم جو کوڑے پر پھینک دیئے گئے ہیں فوراً اٹھا کر لاؤ۔

ڈاکٹر مریض سے۔ مرض جاتے ہی جاتے جاتا ہے تم اس کے متعلق متفکر نہ ہو۔ اور فیس جلد جلد ادا کرتے رہو۔

مریض۔ حضور روپیہ بھی جیب سے نکلتے ہی نکلتے نکلتا ہے اسکے لئے حضور پریشان نہ ہوں اور کمپونڈر صاحب کو دوا تیار کرنے کا حکم دیں۔

دلچسپ معلومات

جاپان میں ایک گھنٹے کے اندر ۲۴۳ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی ایک منٹ میں ۴۔ اور مرتے ایک گھنٹہ میں ۱۳۶ ہیں۔ یہ اضافہ پیدائش ہی جاپان کی جدوجہد کا سبب ہے۔

اب سائنس دالوں نے مختلف جانوروں کے میل جول سے نئی ئی قسم کے جاندار جانور پیدا کر کے دکھائے ہیں۔

بعض سائنس داں نے قیاس لگایا ہے کہ چند ستارے ایسے ہیں جو کہ حرارت کے لحاظ سے سورج کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔

انگلینڈ میں آج کل کبوتروں کی پرواز کا ایک عالمگیر مقابلہ ہو رہا ہے جیتنے والے کبوتر کو پانچ ہزار پونڈ انعام میں ملیں گے۔

مشہور ایکٹر رامن ووڈ اپنی آمدنی کا ایک حصہ یتیم خانوں کی امداد پر خرچ کرتا ہے اور اُسے اس نیک کام سے بہت شغف ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہر جگہ مقبول و معروف ہے اور مذہبی خیال کے لوگ فلم کے خلاف ہونے کے باوجود اس کے ایک مشہور کارکن کی ستائش کرتے ہیں۔

افسانہ

پریتما!

(ایس حامد علی گردش لکھیم پوری)

بسلسلۂ گذشتہ

(۳)

ایک سال کے قلیل عرصہ کے اندر اندر شادی بھی ہوئی اور حسین بیوی اپنے چہیتے شوہر کو داغ مفارقت دیکر راہی ملک عدم بھی ہوگئی - اب پریتما کے جانکاہ صدمہ مفارقت کے بعد شیام کی زندگی سراسر رنج و مصیبت کا ایک گہوارہ بن گئی - یہاں تک کہ اس کے دماغ میں کچھ اختلال بھی پیدا ہو چلا - اور وہ دیوانوں کی طرح بالکل خاموش پڑا رہتا وہ بیحد نحیف و کمزور ہو چکا تھا اور پریتما کے خیالی تصورات نے اُس کی حالت میں ایک قسم کی جنون کی آمیزش کر دی تھی -

آج پریتما کو جنت سدھارے کئی ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن شیام کی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے اُسنے آج خواب دیکھا کہ پریتما کی روح اُسے انگوٹھی تلاش کرنے کی ہدایت کر کے غائب ہوگئی - اُس نے صبح ہی ملازم کو گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا - سائیس گھوڑا تیار کر کے لایا وہ سوار ہو کر ایک جانب چلدیا - شیام چند مبہم سے الفاظ بڑبڑاتا گھوڑے کو تیزی سے ہانک رہا تھا - سرسبز مناظر اُس کے لئے سوہان روح تھے - لہلہاتے ہوئے پودے اُسکے لئے جاذب نظر ثابت ہوئے صرف پریتما کی خیالی تصویر اُس کی آنکھوں کے سامنے رقصاں تھی اور یہی ایک خیال تھا جو کہ اُسکی مساعی مبہم کو جاری رکھنے میں اُسے مدد دے رہا تھا -

شیام نے گھوڑے کو روکا اور خود نیچے کود پڑا گھوڑے کو ایک درخت سے باندھ دیا - وہ کسی طرف چلنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اُسے ایک سحر آفریں نغمے نے اپنی طرف متوجہ کر لیا - جس سے اس سبزہ زار کی فضا میں ایک مبہوت نشہ طاری تھا - اُس نے دلمیں کہا کہ یہ ایسے ویران مقام پر کون نغمہ کر رہا ہے یہ آواز تو دریا کی طرف سے آرہی ہے - وہ جلدی جلدی دریا کی طرف بڑھا - اُس نے کچھ دیکھا اور دیکھ کر جھجک گیا - ..... ایں یہ تو کوئی دوشیزہ معلوم ہوتی ہے .... کس بے پرواہی سے دریا کی نازک موجوں میں پاؤں ڈالکر بیٹھی ہے - وہ پھر آگے بڑھا اور اب لڑکی نے اُس کے پیروں کی چاپ سن لی - اور مڑ کر دیکھا کہ .... شیام کی آنکھیں اُسکی آنکھوں سے چار ہوئیں وہ گھبرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور جلد جلد اپنی ساڑھی کا آنچل سنبھالتے ہوئے ایک طرف چلنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ شیام نے اُس سے سوال کیا -

"اے شریف اور خوبصورت لڑکی تو یہاں کیا کر رہی تھی ؟"

لڑکی (منہ پھیر لیتی ہے) میں یہاں کیا کر رہی تھی .... کچھ نہیں!

شیام! رنجیدہ ہو کر - آہ پریتما! کے مرجانے کے بعد اب مجھ سے کوئی سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا!"

پریتما کے نام پر لڑکی چونک گئی اور اب یہاں سے اُسے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوئی اُسنے کہا

"آپ گھبراتے نہیں آپ جو کچھ دریافت کرینگے اُسکا جواب دوں گی - میں یہاں روزانہ اپنی گائے چرانے آتی ہوں اس وقت دریا کے کنارے ایک گیت گا رہی تھی - کیا تم نے سنا نہیں"

شیام - ہاں سنا کیوں نہیں ؟ بہت سریلی اور میٹھی آواز تھی -

یہ کہہ کر شیام نے دوشیزہ لڑکی کے چہرے پر نگاہیں ڈالیں اور حیران و ششدر رہ گیا جب اُس نے اُس حسین دوشیزہ کی صورت میں اپنی پریتما کی مشابہت پائی - ایک گائے چرانے والی لڑکی ہے اُسکے ہونٹوں سے پریتما کا طرز تکلم کیوں نیاں ہے - اُس آنکھوں سے پریتما کی نگاہیں اور حسن سے پریتما کا جمال رنگیں ظاہر ہو رہا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ یہ لڑکی پریتما ہے - نہیں وہ نہیں - کئی ماہ کا عرصہ ہوا پریتما سورگیہ کو سدھار چکی ہے لیکن اس لڑکی کے ناز و انداز اُس کے حسن کا پرتو کیوں ہے - یہ اُسکی صورت سے کسقدر ملتی جلتی ہے - فطرت کا یہ کتنا اچھوتا مذاق ہے جس چیز کو میں تصور میں دیکھا کرتا تھا وہ اب میرے سامنے موجود ہے لیکن نہیں میں اسکو محبت کی نگاہ سے دیکھ کر پریتما کی روح کو اذیت نہیں پہونچاؤں گا وہ ان ہی خیالات میں کچھ ایسا کھو گیا تھا کہ اُسنے اپنی بھی سدھ بدھ نہ کی دفعتہً لڑکی نے اس سکوت کو توڑا -

لڑکی کیوں تم مجھے دیکھ دیکھ کر بدحواس ہوئے ہو اور پریتما تمھاری کون تھی کیا وہ مر چکی -

شیام وہ میری ارضی جنت کی حور شریک زندگی تھی ؟ وہ مجھے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دیگئی

دوشیزہ لڑکی نے کچھ جواب نہ دیا وہ خاموش کھڑی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی -

شیام - کیا تم پریتما کو جانتی ہو

لڑکی - ہاں!

نہیں! نہیں! میں اُسے نہیں جانتی - ابھی تم نے اسکا نام لیا تھا -

شیام - اچھا میں سمجھا لیکن یہ تو بتاؤں کہ تمھارا نام کیا ہے -

لڑکی میرا نام .... پریم کماری ہے

شیام - اچھا تم جانتی ہو کہ میں یہاں کسلئے آیا ہوں؟ چند ماہ کا عرصہ گذرا میں یہاں شکار کھیلنے آیا تھا اُس درخت کے نیچے کچھ دیر بیٹھا - اور اپنی قیمتی انگوٹھی بھول گیا وہ انگوٹھی میری پیاری پریتما کی تھی - کئی مرتبہ تلاش کرنے آیا مگر نہ ملی اگر تم اُس کے متعلق کچھ جانتے ہو تو پتہ بتاؤ!

پریم کماری - میں کچھ نہیں جانتی ——— البتہ میں آپ کی انگوٹھی تلاش کرنے میں آپ کی امداد کر سکوں گی -

شیام - کس طرح!

پریم کماری - اس طرح کہ میں یہاں آنے جانے والوں سے دریافت کروں گی کہ کسی نے اُسے پایا تو نہیں یا جس طرح آپ بتلائیں -

شیام - تم خود سمجھدار ہو اور مجھے تمھاری حالات پر اطمینان ہے میں یہاں روز آکر تم سے دریافت کر لیا کرونگا - لیکن

پریم کماری - لیکن کیا؟

شیام - کچھ نہیں میں یہ کہنے والا تھا کہ تمھارا گانا بہت اچھا ہے

پریم کماری - آپ میرے گانے کی دو مرتبہ تعریف کر چکے ہیں اسکے کیا معنی؟

شیام - اچھا اگر تم کو ناگوار گذرتا ہے تو اب نہ کہوں گا

پریم کماری اچھا! اب میں جاتی ہوں

یہ کہہ کر وہ اپنی گائے کے پاس گئی اور اُسے لیکر گاؤں کی طرف چلدی - لیکن کئی بار مڑ مڑ کر شیام کو دیکھا شیام اُسی جگہ کھڑا کچھ سوچ رہا تھا - جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہوگئی تو شیام بھی وہاں سے چلا آیا -

باقی آیندہ

ملک معظم کی سلور جوبلی کس طرح منائی گئی

وائسرائے کی جانب سے ملک معظم کو مبارکباد کا پیغام

شملہ ۶ر مئی ۔ وائسرائے نے ملک معظم کی سلور جوبلی کے موقعہ پر جو پیغام بذریعہ براڈ کاسٹ ملک معظم کے پاس بھیجا ہے ۔ اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے :۔

"ہندوستان کے والیان ریاست ہائے اور عوام کی طرف سے میں ملک معظم کی خدمت میں اس مبارک روز پر خوشی کا پیغام ارسال کرتا ہوں اور اس امید کا اظہار کرتا ہوں کہ خدا آپ کو اس ملک پر حکومت کرنے کے عرصہ دراز تک زندہ رکھے ۔ ہندوستانی لوگ ملک معظم کے ہمیشہ وفادار رہے ہیں ۔ ہم آپکا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہندوستانی لوگوں کی خوشحالی فارغ البالی اور بہبودی کی ترقی کے لئے ہمیشہ نمایاں دلچسپی لی ہے ۔"

شملہ ۶ر مئی ۔ وائسرائے نے ہندوستانیوں کے نام آج یہ پیغام براڈ کاسٹ کیا ہے ۔ جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

" آج ہم تاریخ برطانوی حکومت کے ایک اہم واقعہ کی تقریب منا رہے ہیں جبکہ دوسری قومیں بھی مادر وطن کے شکریہ ادا کرنے میں ہمنوا ہیں ۔ کہ خدائے بزرگ کی مہربانی سے ملک معظم ہماری رہنمائی پچیس سال سے کر رہے ہیں ۔ اور ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ملک معظم عرصہ تک زندہ رہیں ۔

کلکتہ

کلکتہ ۶ر مئی ۔ صبح سب سے پہلے ۳۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی اس کے بعد تمام گرجوں میں سلور جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں تھینکس گوئنگ سروس کی کارروائی شروع ہوئی ۔ بعد ازاں میدان میں غربا کو کھانا کھلایا گیا ۔ نواحی دیہاتوں سے لوگ کافی تعداد میں سلور جوبلی میں حصہ لینے کے لئے آئے ہوئے تھے اور کلکتہ میں بڑی سرگرمی اور چہل پہل نظر آ رہی تھی

شملہ

آج صبح سلور جوبلی تھینکس گوئنگ کے سلسلہ میں ریورنڈ بی ۔ این ۔ الیف نیگ نے ایک تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل چند الفاظ میں دیا جاتا ہے :۔

"ہم یہاں اپنے ارضی بادشاہ کی اعزاز فرمائی کے لئے جمع ہوتے ہیں بلکہ ہم تو اپنے شاہوں کے شاہ اور ملکوں کے مالک کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنے اور اسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور ہم اس خدائے برتر کی خدمت میں اپنے بادشاہ کی پچیس سالہ حکومت کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں ۔"

وائسرائے بھی اس تقریب میں شامل تھے ۔

مدراس

سلور جوبلی کی تقریبات کا آغاز آج اکتیس توپوں کی سلامی سے شروع ہوا ۔ قلعہ میں فوجوں کی رسمی پریڈ بھی ہوئی ۔ مندروں ، مسجدوں اور دیگر مذہبی استھانوں میں تھینکس گوئنگ سروس ادا کی گئی ۔

آل انڈیا دلت لوگوں کی ایسوسی ایشن نے اپنے صدر مسٹر ایم سی راجہ ایم ایل اے کی معرفت بادشاہ اور حکومت کو پچیسویں سال کے اختتام پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے ۔

انجمن ہدایت اسلام مدراس نے بھی بادشاہ کو اپنی وفاداری اور مبارکبادی کا پیغام بھیجا ہے ۔

الہ آباد

سلور جوبلی کی پریڈ ایک کثیر اجتماع کے سامنے ہوئی ۔ سلیمان چیف جسٹس نے سلامی اتاری ۔ تمام گرجوں میں تھینکس گوئنگ سروس ادا کی گئی ۔ اور ہندوؤں نے تربینی سنگم پر پرارتھنائیں کیں ۔ اور مسلمانوں نے مسجدوں میں دعائیں کیں ۔ ہائیکورٹ میں ایک تقریب کا انتظام کیا جا رہا ہے جب کہ چیف جسٹس بار کے سامنے تقریر کریں گے ۔

نینی تال

آج صبح یہاں سلور جوبلی کی تقریب بڑے تزک و احتشام سے شروع ہوئیں ۔ شہر اور مکانات خوب آراستہ تھے ۔ تھینکس گوئنگ سروس کے بعد فوجوں *

* کی پریڈ اور مارچ ہوئی ۔ جس میں فوج پولیس اور اسکاوٹوں نے حصہ لیا ۔ گورنر کی سلامی لی گئی بعد میں ہندوؤں نے مندروں میں اور مسلمانوں نے مسجدوں میں بادشاہ ملکہ کی درازی عمر و خوشحالی کے لئے دعائیں کیں ۔ تین دنوں سے یہاں جھنڈے فروخت ہو رہے ہیں ۔

اسمبلی میں سر ست بابو کا استعفے منظور

شملہ ۳ر مئی ۔ سرکاری گزٹ میں ایک اعلان مظہر ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبری سے مسٹر سرت چندر بوس کا استعفے منظور کر لیا ہے اور یہ ہدایت کی ہے کہ ۲۹ر جون تک کلکتہ کے غیر مسلم شہری حلقہ سے کسی کو منتخب کر لیا جائے ۔

نوٹس بنام قرضخواہان
بابتہ تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۵ء

بمقدمہ گنپت ولد بدلو قوم کوری ساکن بھٹہ بابلا صاحب واقع چوکی جریب شہر کانپور　　سائل

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ گنپت سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشتہر قرار دیے جانے و دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے ۱۹ر جولائی ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے ۔

مرقوم یکم مئی ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری

منصرم عدالت خفیفہ کانپور



سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۱۵ / ۶ / ۱۹۳۴ء

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

لالہ برج بہاری لال ولد لالہ بتولال قوم کھتری ساکن موضع امرودہا و نمبردار موضع جہانگیر پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعی

بنام ماتا پرشاد ولد کمل نین قوم برہمن ساکن موضع شاہجہاں پور و کاشتکار ساقط الملکیت موضع جہانگیر پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بقایا لگان بابت 26/3/9 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ر ماہ مئی ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہو گا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

سلور جوبلی

نظم تہنیت سلور جوبلی ملک معظم قیصر ہند و ملکہ معظمہ خلد اللہ سلطنتہٗ

ازجناب سید محمد نصیرالدین علوی صاحب بی اے ایل ایل بی
منصف باندہ (یوپی)

قطعہ

اے شہنشہ تری توصیف رقم کرنے کو
دست سیمیں میں لئے ہے ورق زر جبلی
عہد زریں کو ہوتے ہیں ترے پچیس برس
اسلئے نظم کا عنوان ہے سلور جبلی

مژدۂ عمر ابد دیتی ہے کہہ کر جبلی
"ہو مبارک تجھے اے ہند کے قیصر جبلی"
کیوں بدلدے نہ زمانے کا مقدر جبلی
رحمت خالق عالم ہے سراسر جبلی
واہ کیا نور علےٰ نور ہے برتر جبلی
عہد زریں ترا انور ہے، منور جبلی
ذرہ ذرہ ہیں زمیں کے ہے ضیائے خورشید
عرش کے توڑ کے لی آئی ہے اختر جبلی
غازۂ عارض خورشید اگر دن کو ہے
شب کو ہے سرمۂ چشم مہ و اختر جبلی
اُسکی نکہت نے بسائی ہے زمیں پر بستی
ہو کے فردوس سے آئی ہے معطر جبلی
رحمت خالق عالم کا ہے ہرسمت نزول
اے شہنشاہ زمانہ تری سُنکر جبلی
تو وہ ہر آئینہ سے صاف مکدر ہو جائے
دیکھ کر رو ئے صفا تیرا اسکندر جبلی
یوسف حسن جوانی اسے آگے ہے عزیز
لیکے آئی ہے زلیخا کا مقدر جبلی
نور برساتی ہوئی آئی شب یلدا میں
چاند تاروں کا لگائے ہوئے جھومر جبلی
کھینچتی اہل تماشہ کے ہے دلکے نقشے
اللہ اللہ ہے کیا خوب مصور جبلی
دلکے دو ٹکڑے کیے دیتی ہے بدخواہونکے
اپنے جوہر میں ہے شمشیر دو پیکر جبلی
جبلیاں جتنی زمانے میں ہوئیں مذہب نظر
وہ بھیں ماتحت کی صورت یہ ہے افسر جبلی
اُٹھے مغرب سے ہیں نیساں کرم کے بادل
ہند میں آئی ہے برسانے کو گوہر جبلی
ہند مفلس ہوں مگر دل سے ہوں شیدا تیرا
آ کہ میں جان کروں تجھپہ نچھاور جبلی
ناخدا جارج تو ہے عہد حکومت دریا
ہند اگ ٹوٹی سی کشتی ہے تو لنگر جبلی

منحصر ضلع و تحصیل پہ کچھ جشن نہیں
ہند میں تیری منائی گئی گھر گھر جبلی

صدر دربار میں صوبوں میں گورنر صاحب
اپنی قسمت میں مناتے ہیں کمشنر جبلی
پیارے باندہ تجھے ہر ضلع پہ کیوں فوق نہو
عہد عشرت میں ہو جب تجھ میں مقرر جبلی

ایک ایسا میں لکھوں مطلع پر نور نصیر
جس سے بجاتے رخ نیر خاور جبلی

عرش بزم ملک فرش زمیں پر جبلی
کم کہا میں نے کچھ اس سے بھی ہے بڑھکر جبلی
پیشکش کرتی ہے یہ ہدیۂ احقر جبلی
اے شہنشاہ مبارک تجھے سلور جبلی
ہر صدی میں ہو اسی طرح مقرر جبلی
تا ابد ہوتی رہے تیری برابر جبلی
تشنہ کامان محبت کو پلاتے پانی
حلق دشمن پہ چلے صورت خنجر جبلی
دن کو خورشید نظارہ کے لئے آتا ہے
شب کو ہر دیکھتا پھرتا مہ انور جبلی
ناز جمشید کو اپنے فقط اک جام پہ تھا
دی سکیں کو ہے اسطرح کے ساغر جبلی
شاہ کے حسن حکومت کا نشاں ہے یہ عہد
عہد معشوق ہے، معشوق کا زیور جبلی
لائی پیغام مسرت ہے تو ہم سے لیجا
شاہ کو حسن عقیدت کا گل تر جبلی

ہاں پھر اک مطلع خوش آب پڑھو اور نصیر
تا سر شہ پہ تصدق کرے گوہر جوبلی

شاہ کی پھر بھی ہو اے خالق اکبر جبلی
دیکھنا پھر ہو اسی طرح میسر جبلی
طول دے عمر شہنشاہ کو یارب اتنا
کم سے کم ایسی ہوں سو لاکھ بہتر جبلی
ملکہ ہوں اور ولی عہد سلامت یارب
کر رہی ہے یہ دعا ہاتھ اُٹھا کر جبلی
سر یہ یارب ہے عالم کے کوئین کا سایہ
اور نہ ظل کرم پھر ہو مقرر جبلی
ہاتھ میں ڈال لے تو عمر ابد کے کنگن
حق سے لائی ہے ترے نذر کو زیور جبلی
متحد ہند و مسلم ہوں دعائے شہ میں
بھرے مخلوق سے تو مسجد و مندر جبلی

دعوئے حسن بیاں کب تجھے زیبا ہے نصیر
گو نہ کہہ سکتے ہوں اسطرح سخنور جبلی!

ملک معظم کا پیغام طلبا کے نام

رگبی - ۳ رمئی - سلور جوبلی کی یادگار میں ساڑھے چھ لاکھ طلبا اور اساتذہ کو لندن کاؤنٹی کونسل کی طرف سے بادشاہ کا ذیل کا پیغام موصول ہوا ہے:-

"لندن کے بچو! میں تمھیں اپنی تخت نشینی کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر یہ پیغام دیتا ہوں کہ تم ایک عظیم الشان ماضی کے وارث ہو لیکن مستقبل تمھارا ہے اور یہ تمھاری ایک اہم ذمہ داری ہے اسلئے میں تم میں سے ہر ایک بتانا چاہتا ہوں کہ تمھیں اپنے شہر کا نیک شہری بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تعلیم، اطوار، اور طاقت میں پڑھنے پھولنے کی جد وجہد کرو۔ اگر تم اس کام کو دلیرانہ کرو گے تو تم اپنے خاندان اپنے شہر اپنے ملک اور بنی نوع انسان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگے۔ اور یہ دنیوی فرائض تم بڑی احسنت سے انجام دے سکوگے اسلئے جس بھی مقامیں تم ہو نیک اور شریف رہو اور میرا اعتماد ہر وقت تم پر ہے۔

مدراس کونسل کی میعاد میں توسیع

اوٹکمنڈ - ۳ رمئی - سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ مدراس کونسل کی میعاد میں جس میں دوبارہ توسیع ہوچکی ہے - آئندہ نومبر سے اب پھر ۶ ماہ کی مزید توسیع کی جائے گی -

وزیر ہند کے آئین کے مطابق جدید انتخابات کی توقع ستمبر یا اکتوبر ۱۹۳۶ء میں کی جاتی ہے -

---

آئینہ کانپور

بقیہ صفحہ ۲

اسرار موت پنڈت ملیشور پرشاد اوستھی ایک سرگرم کانگریسی کارکن تھے جنانچہ آپ تین سال قید سخت کی سزا پوری کرنے کے بعد حال میں رہا ہو کر آئے تھے - اور وہ اپنے مکان واقع بلہور ضلع کانپور میں تھے کہ ۳ رمئی کو وہ اپنے مکان میں مردہ پائے گئے - ایک بیان یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مکان سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر قتل کردیے گئے

واللہ اعلم انہوں نے خودکشی کی ہے کہ وہ قتل کیے گئے ہیں - بہر حال جو کچھ بھی ہوا اُن کی موت افسوسناک ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ اُنکی روح کو شانتی عطا فرمائے -

افسوسناک موت بابو بنودی لال بھارگوا اکونٹنٹ میونسپل بورڈ کا گذشتہ ہفتہ گردن توڑ بخار میں انتقال ہوگیا - آنجہانی نہایت ہوشیار اور قابل اکونٹنٹ تھے اور آپ کی موت کا ہر شخص کو انتہائی افسوس ہے ہم کو بھی اس حادثہ کا بہت افسوس ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آنجہانی کی روح کو شانتی نصیب کرے -

---

ایڈریس مسٹر سی، ڈی - ووڈ ہیڈ ماسٹر کرائسٹ چرچ ہائی اسکول ریٹائر ہو کر ولایت جارہے ہیں اس موقع پر ۹ رمئی کو اسکول کے طلبا کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔

امداد پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے ایک رزولیوشن میونسپل بورڈ میں اس مضمون کا بھیجا ہے کہ بابو بنودی لال بھارگوا کی افسوسناک موت پر اُن کے بچوں کی تعلیم اور دیگر ضروریات کے لئے ایک سو روپیہ ماہوار کی امداد دیجائے

کنگ جارج جوبلی ٹرسٹ

لندن ۸ رمئی - کنگ جارج جوبلی ٹرسٹ میں ۵ لاکھ پونڈ وصول ہوچکا ہے

بحکم جناب بابو جگت موہن کشور صاحب منصف بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ دہ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۴۶۴ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

گنگا نرائن ولد پنڈت گیا پرشاد قوم برہمن ساکن قصبہ نردل پرگنہ و ضلع کانپور — مدعی

بنام للوا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام للوا و پوسوا پسران نابالغان ڈہاکن بولایت ورفاقت رام چرن چچا حقیقی اقوام تیلی ساکنان موضع ٹیکر بہاو پرگنہ و ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/333 کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہو واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم رامیشور دیال منصرم عدالت کانپور

بحکم جناب بابو جگت موہن کشور صاحب منصف بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کو

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۴۶۴ سنہ ۱۹۳۴ء

گنگا نرائن ولد گیا پرشاد باجپئی ساکن موضع نردل پرگنہ و ضلع کانپور — مدعی

بنام للوا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام للوا و پوسوا مدعا علیہ نابالغان پسران ڈہاکن اقوام تیلی و رام چرن حقیقی ولی مدعا علیہ نابالغان مذکور ساکنان موضع ٹیکر بہاو پرگنہ و ضلع کانپور۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہٰذا آپ نابالغ مذکور کو اور للوا و پوسوا و رام چرن کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۵ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانیں گے تو عدالت اغراض متعلقہ کیلئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کرے گی

آج بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم رامیشور دیال منصرم
عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

گوشوارہ ماہواری مرجوعہ نبع الطب کالج لکھنو

بابتہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء فارم نمبر ۲۳ ایم ٹی ڈی سی

نمبر شمار ماہوار ۹۵۰ - نمبر شمار سالانہ ۹۵۰

مسلم ۸۲۰ - غیر مسلم ۱۲۸ - دیگر مذاہب ۲ -

مرد ۲۷۹ - عورت ۴۳۱ - بچہ ۲۴۰ - زنانہ ۰

میزان ۹۵۰ - جراحی ۲۱۸ - امراض چشم ۱۶۳

تفصیل دیگر امراض ۵۶۹ - مفت دوائیں لینے والے ۶۸۱ -

نوٹ بفضلہ تعالیٰ شفاخانہ نبع الطب کالج روز بروز حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے اسکا موجودہ بہترین نتائج کی بدولت روز افزوں ہے۔

نقشہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء بنا بر ملاحظہ ناظرین کرام بغرض اشاعت فریبہ ابلاغ خدمت کیا جاتا ہے ازراہ عنایت شائع فرما کر موقع شکریہ عنایت فرماویں

امبکا پرشاد وسکینہ
کلرک نبع الطب کالج - لکھنو

مڈل و میٹرک امتحانات

کے بعد ملازمت کی تلاش میں کوشش اور وقت ضائع کر کے اپنی زندگی کو خراب نہ کرو بلکہ آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج سہارنپور (ایڈڈ گورنمنٹ انڈین میڈیسن بورڈ یوپی - مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ) میں داخل ہو کر عزت و آرام کی زندگی بسر کرنے کے لئے علم طب وویدک حاصل کرو۔ کورس صرف دو سال یکم مئی سے ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۵ء تک داخلہ جاری رہے گا۔ پراسپکٹس مفت

پرنسپل

شاہ عراق کے ہاں فرزند تولد ہوا

بغداد ۱۶ مئی - شاہ غازی کے یہاں فرزند تولد ہوا ہے جبکہ تمام عراق میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔

جرمنی کیخلاف فوجی اتحاد

برلن ۱۶ مئی - جرمنی کے اخبارات فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ کی پرزور مذمت کر رہے ہیں اور اسکو جرمنی کے خلاف فوجی اتحاد سے منسوب کرتے ہیں - جرمن اخبارات یہ الزام لگا رہے ہیں کہ روس اور فرانس کے درمیان خفیہ معاہدہ ہوا ہے - اسی سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ نازیوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر جرمنی کے خلاف فرانس کو روس کی امداد کرنا پڑی تو سوویٹ روس کی افواج رومانیہ کو پار کر کے وہاں پہنچ جائیں گی۔

برلن کے مشہور اخبار نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ یہ معاہدہ ایک فوجی معاہدہ ہے - جو یورپ کے امن کے لئے خطرناک ہے ایک اور اخبار نے مبینہ خفیہ متعلق ریمارک کیا ہے کہ ان حالات کی موجودگی میں جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ معاہدہ کسی تیسری حکومت کے خلاف نہیں ہے۔ تو وہ پوزیشن نہایت مضحکہ خیز ہو جاتی ہے

نظام دکن کی سلور جوبلی ماہ اکتوبر میں منائی جائے گی

حیدر آباد - دکن - ۵ مئی - حیدر آباد میونسپل بورڈ کے اجلاس منعقدہ آخری ہفتہ میں گیارہ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی کہ جو نظام دکن کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کرے گی نظام دکن کی سلور جوبلی آئندہ اکتوبر میں ہو گی -

بالغوں کو حق رائے دہی

لندن ۴ مئی - مسٹر گورڈن سلیڈ (ملڈ) نے دار العوام میں انڈیا بل پر بحث کے دوران میں ایک دفعہ اس مطلب کی پیش کی تھی کہ بالغ ہندوستانیوں کو حق رائے دہی دیا جائے - آپ نے کہا کہ بہت سے صوبہ تو دس سال کے اندر ہی حق بالغان کے لائق ہو جائیں گے مسٹر چارلس ولیمز نے کہا کہ قدامت پسند ہونے کے لحاظ سے وہ حق بالغان کے اجرا کے لئے ۱۰ سال کی میعاد رکھی جاتی تو شاید وہ حمایت کرتے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۴ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۰

ادبیات

مر کر بھی شہیدان محبت ہوئے غازی

(از جناب مولینا حسرت موہانی)

آسان حقیقی ہے نہ کچھ سہل مجازی — معلوم ہوئی راہ محبت کی درازی

کچھ لطف و نظر لازم و ملزوم نہیں ہیں — اک یہ بھی تمنا کی نہ ہو شعبدہ بازی

دل خوب سمجھتا ہے ترے حرف کرم کو — ہر چند وہ اردو ہے نہ ترکی ہے نہ تازی

قائم ہے نہ وہ حسن رخ یار کا عالم — باقی ہے نہ وہ شوق کی ہنگامہ نوازی

اے عشق تری فتح بہر حال ہے ثابت — مر کر بھی شہیدان محبت ہوئے غازی

کر جلد کہیں ختم ہمیں اے غم جاناں — کام آئے گی کس روز تری سینہ گدازی

معلوم ہے دنیا کو یہ حسرتؔ کی حقیقت

خلوت میں وہ میخوار ہے جلوت میں نمازی

مصری وزیر اعظم زیور پاشا مستعفی ہو گئے

قاہرہ یکم مئی۔ مصر کے وزیر اعظم زیوار پاشا جو کہ تیسری دفعہ منتخب ہوئے تھے۔ آج شاہی ایوان اعلے سے مستعفی ہو گئے۔ ایوان میں آپ کا تقرر گذشتہ ماہ نومبر میں ہوا تھا۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہ نکتہ چینی کی جا رہی تھی کہ ایا شی پاشا بردے ہی پردے میں اپنا ناجائز اثر کام میں لا رہے ہیں۔ ان ہی چہ میگوئیوں کے جواب میں آپ مستعفی ہو گئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے مستعفی ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ میں دربار شاہی اور حکومت میں ثالث کی حیثیت سے ناکامیاب رہا ہوں اسلئے مستعفی ہوتا ہوں ابھی تک آپ کا استعفے منظور نہیں کیا گیا۔ کوشش کیجا رہی ہے کہ آپ اپنا استعفے واپس لے لیں

عرب اور یہودیوں میں خونریز جنگ

حیفا ۱۴ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہود نے ایک عرب دوکاندار پر حملہ کیا جسکی وجہ سے عربوں کے ایک انبوہ کثیر نے یہودیوں کی آبادی پر حملہ کر دیا شدید لڑائی ہوئی۔ ۸ یہودی زخمی اور دو ہلاک ہوئے۔ حکومت نے ۱۴۰ عربوں کو گرفتار کیا ہے

دنیائے اسلام

ایران کا جدید قانون

مجلس نیابی نے جدید قانون خصوصی ایران قانون تزویج کی منظوری دیدی ہے جس کی بعض دفعات یہ ہیں:-

۱- سوائے چند خاص استثنائی صورتوں کے لڑکی کی عمر رضامندی ۱۶ سال اور لڑکے کی ۱۸ سال ہوگی

۲- جائز نہیں کہ کوئی مرد جس نے تین بار عورت کو طلاق دی ہے چوتھی بار اس سے عقد کرے بجز اس صورت کے جبکہ وہ کسی دوسرے شخص سے عقد کرنے کے بعد مطلقہ ہو چکی ہو۔

۳- غیر مسلم عورت سے مسلم مرد کو عقد کرنے کا حق ہے لیکن مسلم عورت سوائے مسلم مرد کے کسی کے ساتھ عقد کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔

۴- ایرانی عورتوں کو جائز نہیں ہے کہ غیر ملکی مردوں سے شادی کریں۔

یہود و عرب

عرب مزدوروں اور یہودیوں میں بمقام حیفا ایک تصادم واقع ہوا ہے۔ جس میں ۸ یہودی زخمی ہوئے حکومت نے ۱۳۰ عرب عمالوں کو گرفتار کیا اور تحقیق کے بعد ۱۰۸ کو رہا کر دیا۔ یہودیوں میں سے کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا اسوجہ سے کہ کوئی عرب زخمی نہیں ہوا ہے۔

تجارت مصر و فلسطین

وزارت نو آدیات برطانیہ نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ فلسطین کا ایک تجارتی وفد مصر بھیجا جائے تاکہ وہاں کے دوائر مالی اور ایوانات تجارتی کا مطالعہ کرے اور مصر و فلسطین کے اقتصادی تعلقات کو احسن تر بنانے کے وسائل فراہم کرے۔

حکومت حجاز نے تردید کر دی

اخبار البلاغ نے حجاز کے متعلق دو خبریں شائع کی تھیں جن کے متعلق اسکا دعوے ہے کہ وہ اسے جدہ سے حاصل ہوئیں تھیں۔ ان میں سے پہلی خبر تو یہ ہے کہ شامی مسلمانوں کے ایک وفد نے والی حجاز سے درخواست کی تھی کہ وہ ممالک عربیہ میں شہنشاہی قائم کریں۔

دوسری خبر یہ تھی کہ جلالت الملک سلطان حجاز نے حکومت یمن کے نام ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں حادثہ حرم کی تحقیقات کا امام یمن سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس سازش میں یمن کے بعض حکام بھی شریک ہیں۔

حکومت حجاز نے سرکاری طور پر بیان کیا ہے کہ یہ دونوں اطلاعیں بالکل بے بنیاد و بے اصل ہیں۔

حجاز کی قیدیوں کو معافی

جلالت الملک والی حجاز اور آپ کے فرزند کو ارض حرم میں جو واقعہ پیش آیا تھا اُس سے مامون رہنے کی خوشی میں حجاز کے ان قیدیوں کو عام معافی کا اعلان دے دیا گیا۔ جن کی میعاد سزا کے ختم ہونے میں تھوڑی ہی مدت باقی رہ گئی تھی۔ اعلان میں یہ بھی تصریح ہے کہ حالات کی مناسبت سے طویل سزا پانے والے قیدیوں کو بھی رہا کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ امن عامہ میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو۔

الجزائر میں دار و گیر

شمالی افریقہ میں فرانس کے خلاف عربوں میں سخت ہنگامہ برپا ہے حکومت نے مخالفوں کے ۱۱۲۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے جن لوگوں نے اس گرفتاری کے خلاف احتجاجی مظاہرے کیے اُن میں سے بھی ۱۴۰ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱ کانپور شنبہ ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء نمبر ۲۰

ایبے سینیا میں جنگ کی تیاریاں

اطالیہ کا نیم سرکاری اخبار جرنل ڈی اطالیہ اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے کہ ایبے سینیا کی فوجیں اسوقت اطالوی سمالی لینڈ اور ایریٹریا کی سرحد کے سامنے جمع ہو رہی ہیں۔ ۲۰ یوم کے اندر اندر ایبے سینیا کے مقامی افسروں کی مدد سے پہاڑوں کی چوٹیوں پر رات کے وقت آگ روشن کر کے ایبے سینیا کے ہر حصہ سے مزید فوج طلب کی جا سکتی ہے۔

ایبے سینیا کے موجودہ عسکر میں نہ صرف سابقہ فوج کے سپاہی ہیں بلکہ جنگجو عورتیں اور غلام بھی بھرتی ہو چکے ہیں۔ گولی بارود وغیرہ تقسیم کر کے اور محاذ کے راستہ مقرر کیے جانے کے بعد فوجوں کو تمام ضروری ہدایات بھی کر دی گئی ہیں۔ سمالی لینڈ کی سرحد کے نزدیک ہوائی جہاز کے میدان اور ملک میں جا بجا لاسلکی کے نئے اسٹیشن بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔

جرنل ڈی اطالیہ لکھتا ہے کہ ایبے سینیا میں سامان جنگ بھیجنے والے ممالک میں وہ ممالک بھی شامل ہیں جنہوں نے جنگ عظیم میں اطالیہ کی مدد سے فائدہ اٹھایا تھا اور جنہیں یہ سوچنے کی بھی توفیق نہیں کہ ایبے سینیا اگر آج اطالیہ کے خلاف ہتھیار اٹھا رہا ہے تو ممکن ہے کہ وہ کل ان کے خلاف بھی اعلان جنگ کرے۔ یہ بات کوئی چھپی ہوئی حقیقت نہیں کہ ایبے سینیا کسی نہ کسی طرح سمندر پر قبضہ جمانے کے لئے ساحلی علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اسلئے اگر ایبے سینیا کی سرگرمیاں کسی ایسے نتیجہ پر منتج ہوئیں تو اسکی ذمہ داری اُن یورپین ممالک پر عائد ہوگی جو اسے بلا سوچے سمجھے حربات جنگ مہیا کر رہے ہیں۔

اخبار مذکور نے جرمنی پر بھی یہ الزام عائد کیا ہے کہ جرمنی نے ایبے سینیا میں کثرت سے سامان جنگ بھیجا ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ حال ہی میں جرمنی سے کیمیاوی مادّے کثرت سے تیار ہو کر ایبے سینیا بھیجے گئے ہیں۔ گو اسوقت یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اشیاء وہاں کیوں جا رہی ہیں لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں آیندہ جنگ کے لئے گیسیں اور بم وغیرہ تیار کرنے کے لئے بھیجی جا رہی تھیں۔ تاکہ ابھی سینیا ہوائی تاخت و تاراج میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہے جرمنی نے نہ صرف مادۂ اشتعال تیار کرنے والا سامان ایبے سینیا کو مہیا کیا ہے بلکہ رائفلیں مشین گنیں طیاروں کو گرانے والی توپیں سلح موٹر کاریں اور بم بار طیارے بھی بکثرت بھیجے ہیں۔

جرنل ڈی اطالیہ نے سال رواں کی ابتدا سے جس قدر بندوقوں، کارتوسوں، مشین گنوں، گولی، بارود اور دیگر حربات جنگ کی درآمد ہو چکی ہے اُس کے اعداد و شمار شائع کئے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"اس سارے سامان کی قیمت آیندہ نو سال میں قسطوں کے ذریعہ ادا کرنے کا فیصلہ ہوا ہے اور ان اشیا کے بدلے میں ایبی سینیا قہوہ اور دیگر اجناس مہیا کرتا رہے گا۔

حکومت ایبے سینیا نے عدیس ابابا میں مقیم اطالوی نائب وزیر نو آبادیات کے الزام کو صریح غلط اور بے سرو پا قرار دیتے ہوئے اس کی تقریر پر شدید احتجاج کیا ہے۔

نائب وزیر نو آبادیات نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اطالیہ کو حق حاصل ہے کہ وہ ایبے سینیا کو یو یول اور آفدوب سے حملوں کا اعادہ نہ کرنے دے۔ اطالیہ ۱۹۲۸ء کے معاہدہ کا احترام کرانا چاہتا ہے گذشتہ ۷۰ سال کے عرصہ میں ایبے سینیا یورپین دول کی امداد سے جنگی سامان حاصل کر کے افریقہ کی تین سلطنتوں کا تہ و بالا کر چکا ہے۔ اور اُس نے ایک عظیم الشان سلطنت خود قائم کر لی ہے جس میں غلامی کو کھلم کھلا رواج دیا جا رہا ہے

بقیہ آئینہ کانپور

دھرم شالہ کا افتتاح

مسٹر بینی مادھو کھنہ ٹرسٹی چھوٹے لال گیا پرشاد ٹرسٹ نے حکلہ محال میں ایک دھرم شالہ بنوایا؟ جسکا افتتاح ۱۷ مئی کی شام کو مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے کیا۔ ٹنڈن صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ دھرم شالہ بنوانا بھی بہتر ہے مگر اس سے زیادہ ضروری یہ کام ہے کہ دیہاتیوں کی حالت کو درست کرنے میں روپیہ صرف کیا جائے۔ اور جبکہ اس ٹرسٹ کی آمدنی کا زیادہ حصہ مواضعات سے وصول ہوتا ہے لہذا میں امید کرتا ہوں کہ ٹرسٹ مذکور آیندہ اپنی توجہ غریب دیہاتیوں کی طرف بھی منعطف کرے گا۔

مینوسپل امپلائز السوسی ایشن

۸ مئی ۲ بجے دن کو مینوسپل ملازمان السوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

۱۔ یہ جلسہ آنجہانی بنودی لال بھارگوا اکونٹنٹ مینوسپل بورڈ کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کے خاندان کیساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے

۲۔ یہ جلسہ چیرمین صاحب مینوسپل بورڈ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اُن کے لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے۔

ستی کی کوشش

مسماۃ چندراوتی اپنے شوہر کے انتقال پر ستی ہونے کی کوشش میں پہروں گنگا تک گئی۔ مگر پولیس فوراً پہونچگئی اور اُسنے اس ارادہ سے جبراً اُسکو باز رکھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ستی نہ ہونے کی وجہ سے اُسنے فاقہ کشی شروع کر دی ہے اور اُسکی حالت روز بروز نازک ہوتی جا رہی ہے۔

آئینہ کانپور

اخبار نویسوں کو پارٹی

مسٹر رنبیر سنگھ منیجنگ ڈائرکٹر روزنامہ ملاپ "لاہور" کانپور تشریف لاتے ہوئے تھے اس سلسلہ میں مسٹر دھنی رام بھلا سول ایجنٹ فلکس نے ۵ مئی اتوار کی شام کو شہر کے اخبار نویسوں اور جرنلسٹوں کو ایک شاندار پارٹی دی۔ اور حوز محل پارک (شرد ھانند پارک) میں فوٹو بھی لیا گیا۔ آخر میں جناب دور ہاشمی نے اپنی پر کیف غزلوں سے لوگوں کو محظوظ کیا اور قریب ۹ بجے رات کے یہ پُر لطف صحبت اختتام پذیر ہوئی۔

مینوسپل بورڈ

۱۵ مئی کو بورڈ کا معمولی جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جبمیں پانی کے کنکشن کاٹے جانے کی بابت گرما گرم بحث ہوئی۔ پانی کی بربادی کو روکنے کیلئے کچھ دنوں سے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ رات کو ۱۲ بجے پائپ کھولے جاتے ہیں اور جس گھر کے پانی کی ٹونٹی کھلی ہونے کی وجہ سے پانی نالیوں سے بہتا ہے اس کا واٹر کنکشن کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور آیندہ کنکشن کرانے میں علاوہ تین روپیہ خرچ ہونے کے میٹر لگوانا بھی ضروری ہو جاتا ہے

بعض ممبران نے اس طرز عمل کو پبلک کیلئے تکلیف دہ بتایا اُسپر چیرمین صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ حکم دیا ہے کہ مالکان مکان کو دو مرتبہ اطلاع دینے کے بعد پائپ کاٹا جاوے۔ اور یہ بھی طے ہوا کہ پانی کی بربادی کے متعلق ایک مکمل اسکیم بورڈ کے سامنے پیش کیجائے۔

آنجہانی بنواری لال اکونٹنٹ بورڈ کے بچوں کو تعلیم وغیرہ کیلئے وظیفہ دینے کا رزولیوشن پیش ہوا۔ اور طے ہوا کہ اگزکیٹو افسر کی رپورٹ کیساتھ یہ معاملہ آیندہ پیش کیا جاوے۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ درخواست کیجاوے کہ کوئنس پارک کے پھاٹک بجائے ۶ بجے صبح کے ۴ بجے صبح کھولے جائیں تاکہ علی الصباح چہل قدمی کرنے والوں کو سہولت رہے

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ دو موٹر بس اور خرید کی جاویں۔ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اگزکیٹو افسر اور انجنیر صاحبان کو ۲-۲ ماہ کی تنخواہ بطور الاونس کے دی جاوے۔

پارکوں اور سڑکوں کے کنارے لگائے ہوئے درختوں کی نگرانی کے لئے ایک آدمی کا تقرر منظور ہوا جسکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور ۵ روپیہ سالانہ ترقی شہر کے مختلف بڑے بڑے چوراہوں کی اصلاح کے لئے تخمینے منظور ہوئے۔ اور کمشنر صاحب نے بجٹ پر جو اعتراضات کیے تھے وہ اخراجات میں کمی کر کے دور کئے گئے۔

روزنامہ "بیدار"

بلقیس حبیب بیگم صاحبہ ایک مخلص اور سرگرم کام کرنے والی لیڈی ہیں۔ آپ نے کانپور آنے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مسلم بیگمات اسکول قائم کیا جو ایک کمیٹی کے ماتحت چل رہا ہے اس کے بعد آپ نے عورتوں کیلئے پندرہ روزہ رسالہ "مستورات" نکالنا شروع کیا جو کامیابی کیساتھ جاری ہے اب آپ نے روزنامہ "بیدار" نکالا ہے۔ ہم کو امید ہے کہ اہل کانپور بیگم صاحبہ کی مردانہ ہمتوں کی قدر کرتے ہوئے اُسکو کامیاب بنانے میں پوری کوشش کریں گے۔

ایڈیٹر "غریب"

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ مسٹر شوکت علی ایڈیٹر غریب نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کیخلاف جو نگرانی مسٹر جسٹس ہیریسن جج ہائی کورٹ کی عدالت میں پیش کی تھی وہ خارج ہو گئی اور مسٹر شوکت علی ۱۰ مئی کو جیل چلے گئے۔

حادثہ

مسٹر مرتضے حسین عابدی انسپکٹر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی موٹر سائیکل ایک لاری سے پریڈ کے چوراہہ پر ٹکرا گئی۔ اور عابدی صاحب مجروح ہو گئے۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالے عابدی صاحب کو جلد از جلد صحت یاب کرے۔

رزرو بنک آف انڈیا

رزرو بنک آف انڈیا کے قواعد و ضوابط کتابی صورت میں شائع ہو گئے ہیں اور کرنسی آفس کانپور سے ۲ر قیمت پر یہ کتاب مل سکتی ہے۔

الیکشن

مینوسپل بورڈ نے یہ کوشش کی تھی کہ بورڈ کا الیکشن امسال نہ ہو اور گورنمنٹ کو اس کے متعلق ایک رزولیوشن بھی بھیجا تھا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے بورڈ کی اس تجویز کو منظور نہیں کیا ہے۔ اور امسال مینوسپل بورڈ کا الکشن ہوگا۔

مزدور سبھا کا انتخاب

مزدور سبھا کے ایک جلسہ میں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا:-

پریسیڈنٹ :- مسٹر مصرا۔

وائس پریسیڈنٹ :- ڈاکٹر بھلا - پنڈت راجہ رام - مسٹر شیر خاں

جنرل سکریٹری :- مسٹر اوستھی۔

جائنٹ سکریٹری :- مسٹر گنگا پرشاد - مسٹر گھوش - مسٹر اودھ بہاری لال اور مسٹر اکبر خاں

خزانچی :- مسٹر رام آسرے۔

بھکشو اوتما

۱۵ مئی کی صبح کو مسٹر بھکشو اوتما پریسیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کانپور آئے اور دن بھر لالہ دھنی رام بھلا کے یہاں قیام کر کے شام کو بذریعہ کار لکھنو گئے۔

آپ نے ایک اپیل شائع کر کے ہندوں سے یہ خواہش کی ہے کہ سارے ہندوستان میں ۱۸ مئی کو بدھ ڈے منایا جائے۔

چور نوکر

لالہ کملاپت سنگھانیا کے مکان سے چوری کے الزام میں تین نوکر رام رتن سنگھ رام ناتھ سنگھ، اور اسہو سنگھ گرفتار کئے گئے تھے اب ان کو مسٹر بلرام کشور نرائن کے اجلاس سے ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

فائر جمپر کی موت

انڈسٹریل اگزیبشن میں مسٹر جبار حسین جسم پر آگ لگا کر ۶۰ فٹ کی بلندی سے پانی میں کودتے تھے۔ وہ ایک روز جل گئے۔ اور کئی روز اسپتال میں رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔

سبد گل

لندن میں انداز کمیٹی کی رپورٹ میں درج ہے کہ وہاں ہر شخص ساڑھے آٹھ سو روپیہ سالانہ فی کس انداز کرتا ہے۔

لیکن ہندوستان والوں کی مجموعی آمدنی ایک سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

حاکم اور محکوم میں یہی فرق ہوتا ہے۔

ع- ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

معاصر اسٹیمین رقم طراز ہے کہ جنگ عظیم کے زمانہ میں عرب قوم جو ہماری طرف دار ہوئی وہ صرف "بخشش" کی برکت تھی۔ اور عرب میں بلوہ ہرگز نہ ہوتا اگر افسروں کو سونے سے کھیلنے دیا جاتا۔

لیکن اس طرح نہیں جیسے کہ ہندوستانی افسر سونے سے کھیلتے ہیں اور اچھال اچھال کر لندن کی طرف پھینکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے ابھی عرب والے پوری طرح غلام نہیں ہوئے ہیں کیونکہ وہاں لندن سے سونا منگانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

جنرل گوئرنگ نے ایک تقریر میں فرمایا کہ ہر ہٹلر نے جرمنی کی ہوائی مدافعت میرے سپرد کی ہے اور میں کوئی کام ادھورا نہیں کرتا ہوں۔ چنانچہ جرمنی کی ہوائی فوج اسوقت اس کے تمام مخالفین کی مجموعی فوج کے برابر ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اس تیر نیم کش کی خلش کوئی فرانس کے دل سے پوچھے۔

سر کاؤس جی جہانگیر نے فرمایا کہ نئے آئین کی کامیابی گورنروں اور گورنر جنرل کے ہمدردانہ رویہ پر منحصر ہے۔

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہیئے۔

مہاراجہ کشمیر کا علاقہ گلگت نذر کرنے کے صلہ میں ہز اگزالٹیڈ ہائی نس کا خطاب ملنے والا ہے۔

اگر کہیں وہ سارا کشمیر نذر کر دیں تو یقیناً شہنشاہ بن جائیں۔ دنیا کی نیرنگیاں بھی عجیب ہیں۔ سلطنت کی وسعت میں کمی ہوتی ہے تو درجہ اضافہ ہوتا ہے

سلور جوبلی کے موقعہ پر دہلی کے وفاداروں نے مینا بازار لگا دیا۔ خیال یہ تھا کہ اس میں مردوں کا داخلہ نہ ہوگا۔ اسلئے پردہ نشین عورتیں بھی اس میں شریک ہوئیں جو بالعموم میلوں اور تماشوں میں شریک نہیں ہوتیں کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر غنڈوں کی بن آئی۔ اور انہوں نے پارک کے دروازے خوب دل کھول کر دست درازیاں کیں سنا ہے کہ ایسے شاہی نسوانی جلسوں کے لئے آئندہ سے ایک امن سبھا والنیٹر کور رہنے لگی۔

سر ہنری پیج کرافٹ نے دارالعوام میں انڈیا بل پر بحث کے دوران میں فرمایا کہ مسٹر بٹلر نے ہندوستانی لیجسلیچر میں خواتین کی نمائندگی منظور کر کے اُن کے آگے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔

ہم عرض کرینگے کہ برطانی مدبروں نے اس سے پہلے ہی برطانی خواتین کے روبرو ہتھیار ڈال دیے تھے ورنہ آج ڈیڑھ اتفاق دارالعوام میں ہندوستان کے خلاف زہر افشانی کرتی کیوں نظر آتیں۔

ادب لطیف

سُندری

(نند لال صاحب مظلوم لاہور)

اُس کا نام سُندری تھا۔ وہ شاعر کے خواب کی طرح لطیف تھی۔ پھول کی پنکھڑیوں کی طرح نازک شبنم کے قطرے کی طرح پاک۔ اور چاند کی روشنی کی طرح حسین ————

لیکن ————

اس کے باوجود بھی وہ بدنصیب تھی کیونکہ وہ بیوہ تھی۔ سماج ودھوا کی مخالف تھی۔ حسن کے جوہری اُس کے حسن کو خریدنا چاہتے تھے اور آوارہ نوجوان اُس کے حسین اور نازک پاؤں تلے اپنی آنکھیں بچھا بچھا کر اُسے اپنے ناپاک دل میں قید رکھنا چاہتے تھے۔

———— کیونکہ ————

وہ حسین تھی۔ نوجوان تھی۔ اور بیوہ تھی۔

لیکن اُسے دنیا کے مکر و فریب سے کوئی کام نہ تھا وہ ہر وقت دیوی کے سامنے دوزانو ہو کر بھجن گایا کرتی تھی اور بس۔

(۲)

ایک روز رات کا وقت تھا سُندری کی آنکھ وقت سے پہلے ہی کھل گئی۔ وہ دیوی کے سامنے بیٹھ کر بھجن گانے لگی۔ یکایک اُسے ایک آواز سنائی دی:۔

"مانگ لے تو کیا مانگتی ہے"؟

سُندری نے ستار کے تار پر سے اُنگلی اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا۔ دیوی اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُس سے پوچھ رہی تھی۔ " مانگ لے تو کیا مانگتی ہے"

سندری کی نرگسی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ ستار ہاتھ سے رکھ کر بولی " ماں! مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں"

دیوی نے حیران ہو کر آہستہ سے پوچھا:۔

" پھر تو کیا چاہتی ہے"؟

سُندری نے ملتجی نگاہوں سے دیوی کی طرف دیکھ کر جواب دیا " تم مجھ سے میری جوانی، میرا حسن، میرا شباب لے لو"

ماں! میں اور کچھ نہیں چاہتی"

اور یہ کہہ کر وہ دیوی کے قدموں پر گر پڑی۔

دیوی نے اپنا ہاتھ نیچے کی طرف گرا کر کہا " اچھا ایسا ہی ہوگا"

اگلے روز صبح لوگوں نے دیکھا سُندری دیوی کے قدموں پر مردہ پڑی تھی اور اُس کے چہرے پر خوشی رقص کر رہی تھی ————

وہ خوشی جو اُس کے بیوہ ہونے کے بعد آج تک کسی نے بھی اُس کے جاذب نظر چہرے پر کھیلتی نہ دیکھی تھی ... ... کیونکہ آج دیوی نے اُسے اپنے آغوش میں لیکر اُسے اس دنیا کی حریص نگاہوں سے پوشیدہ کر دیا تھا ————

عالم نسواں

ترکی خواتین کی ترقی کا راز

محترمہ خالدہ ادیب خانم کے زرّیں خیالات

ترکی کی نئی زندگی کیساتھ وہاں کی عورتوں نے جو ترقی کی ہے جس کی وجہ سے آج تقریباً ہر شعبہ میں ترکی دیویاں پیش پیش نظر آتی ہیں کیا یہ ترکی دیویوں کا اداہا یا کمتی کہا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ٹرکی کی مشہور مفکرہ محترمہ خالدہ ادیب خانم نے کہا کہ ٹرکی دیویوں نے جو ترقی کی ہے اُسے ادھکار کہنا غلط ہے یہ کہتے ہوئے آپ نے ترکی عورتوں کی ترقی کا مندرجہ ذیل دلچسپ نقشہ کھینچا ہے:۔

سو سال سے زیادہ ہوئے جب ہمارے یہاں کی لیڈروں نے یہ محسوس کیا کہ عورتوں کے تعاون کے بغیر قوم ترقی نہیں کر سکے گی۔ چنانچہ لڑکیوں کا پہلا اسکول ۱۸۹۰ء میں کھولا گیا۔ اس کے بعد تعلیم نسواں آہستہ آہستہ آگے بڑھتی گئی۔ ۱۹۰۸ء کے بعد ترکی کے نوجوان طبقہ نے عورتوں کی ترقی کی لئے پوری کوشش کی جنگ عظیم کے وقت ٹرکی اسقدر تعلیم یافتہ عورتیں موجود تھیں کہ دفتروں میں جو جگہ خالی ہوتی تھی اسکا کام یہ عورتیں فوراً سنبھال لیتی تھیں۔ شہروں اور قصبوں میں ان عورتوں نے اپنے خاوندوں کی جگہ بیوپار کا تمام بوجھ سنبھال لیا۔ کسان عورتوں نے کھیتی باڑی اور فوج کی تمام ضرورتوں کا پورا کرنا اپنے ذمہ لے لیا آخری لڑائی میں استریوں کے تیاگ، قربانی، اور خدمات کی بدولت ترک قوم ہلاک ہونیسے بچ گئی۔ ترک لوگ اپنی بہنوں کا اپکار مانتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اب استریوں اور پرشوں کے حقوق سب برابر ہیں۔ باپ کی ملکیت بیٹوں اور بیٹیوں میں برابر تقسیم ہوتی ہے اس کے علاوہ خاوند سے کچھ بھی ملے وہ بھی عورت کا حق ہوتا ہے۔ استریوں کے اصرار پر پرشوں کے طلاق دینے کا حق چھین لیا گیا ہے جو اسلام کے شرعی قانون کی رو سے انھیں حاصل تھا۔ اب صرف عدالت کے ذریعہ طلاق دیا جاسکتا ہے۔

ترکی دیویوں کی طرف سے کبھی حقوق اس طریقہ پر نہیں مانگے گئے جسطرح یورپ کی استریاں مانگتی ہیں۔ انھوں نے اپنی مرضی سے اپنے فرائض کی پوری تکمیل کی اور اس کے حقوق خود بخود انھیں ملتے گئے۔ ان کیلئے انھیں کسی قسم کا ایجی ٹیشن بھی نہیں کرنا پڑا۔

آجکل ترکی میں عورتیں ڈاکٹری کا کام کرتی ہیں۔ وکالت کرتی ہیں اسکولوں میں تعلیم دیتی ہیں۔ دفتروں میں جاتی ہیں اور کسی بھی شعبہ میں مردوں کی بہ نسبت نہ تو عورتوں کی کم قدر ہوتی ہیں اور نہ ہی انھیں کم تنخواہ ملتی ہے۔ یہاں ابھی آبادی کم ہے اسلئے بڑی بڑی تنخواہیں نہیں دیجا سکتی۔ اور جب تک خاوند اور بیوی نہ کمائیں وہ اپنے خاندان کا گذارہ نہیں کر سکتے یہاں مرد اور عورت میں پورا تعاون ہے۔ آگے کیا ہوگا یہ میں ابھی نہیں کہہ سکتی۔

لاہور ۱۸ مئی۔ حکومت پنجاب کا سکرٹریٹ کل یہاں بند ہوگیا۔ اور ۱۳ ار ماہ حال شملہ میں کھل جائے گا۔

بچوں کی دنیا

نئی چین کے کچھ بچے

بسلسلۂ گذشتہ

تقریر کرنے والا بچہ جوش میں تو تھا ہی! اُسنے اسکول میں چھٹی کے بعد بہت سے ساتھیوں کو جمع کیا اور ایک زور دار تقریر کی۔

بھائیو! دیکھو ہمارے حکیم کانفوش فرماتے ہیں کہ قوم بہت سے (ایک ہی قسم کے) لوگوں کی جماعت کا نام ہے۔ یہ جماعت صحیح معنوں میں قوم اُسی وقت کہلا سکتی ہے جب کہ اُس کا ہر ایک ایک دوسرے کی ہر ایک بات میں مدد کرتا ہو۔ لیکن ایک شخص بہت سے کام نہیں کر سکتا ایک بیوپاری یا تاجر کو اتنی فرصت کہاں کہ کھیتی باڑی کرے۔ کسان کے پاس بھی اتنا وقت نہیں کہ سپاہی بن کر ملک کی دیکھ بھال کرے۔ غرضکہ ہر ایک کا کام علیحدہ ہے لیکن ایک دوسرے کے کام سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو بڑی مشکل پیش آئے یعنی فرض کرو کہ جو بیچارا کھیتی باڑی نہیں کرتا اُسے کھانا بھی نہ ملے جو کپڑا نہیں تیار نہیں کرتا اُسے کپڑا نہ ملے اور جو سپاہی نہ بن سکے اُس حفاظت کا کوئی ذمہ دار نہ ہو۔ ملک کا انتظام ایسا خراب ہو اور ایک دوسرے کی مدد لینا ناجائز سمجھا جاتا ہو تو پھر اس ملک اور اس قوم کا خدا حافظ۔

ہمارے حکیم صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگوں میں خود غرضی پھیل جائے اور ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہنے لگیں تو پورا ملک اور قوم کی قوم تباہ ہو جائے گی۔ اسلئے میرے بھائیو آج سے ہمیں یہ طے کر لینا چاہیئے کہ ہم مل جلکر رہیں۔ اور ایک کام میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں گے۔ مل جلکر رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ جو کام میں کرتا ہوں وہی تم بھی کرو۔ ہو سکتا ہے کہ تم کوئی اور کام کرتے ہو اور میں کوئی اور۔ لیکن ہمارا تمھارا مقصد ایک ہونا چاہیئے۔ جس مدرسہ میں ہم پڑھتے ہیں اُسکے قائم کرنے والے بزرگوں نے یہ دعوےٰ کیا اُن کا دعوےٰ ہے کہ جو لڑکے اس مدرسے میں پڑھ کر نکلینگے وہ یہی نہیں کہ ملک کو دشمنوں کے پنجہ سے چھڑائیں بلکہ ایسے زبردست ہوں گے کہ دنیا کی تمام قوموں کی گردنیں اُن کے سامنے جھک جائیں گی۔ بھائیو ہمارا تمھارا سب کا فرض ہے کہ اپنے بڑوں کے اس دعوے کو سچ کر دکھائیں ایسا کام کریں جس سے ہمارے ملک کی آبرو بڑھے۔ ہمارے مدرسہ کی عزت ہو تاکہ خود ہمارا نام ہمیشہ کیلئے دنیا میں زندہ ہو جائے۔

لڑکوں میں اس تقریر سے بڑا جوش پیدا ہو گیا۔

انھوں نے بڑے زور سے نعرے مارے چین زندہ باد چینی قوم زندہ باد۔ اسکے بعد ایک جماعت بنائی گئی اور تقریر کرنے والا لڑکا ان کا سردار بنا۔ اُن میں سے کسی نے گھوڑے پر چڑھنا سیکھا۔ کسی نے ورزش سے اپنا جسم مضبوط بنایا۔ کسی نے ہوائی جہاز چلانا سیکھا ان کی دیکھا دیکھی دوسرے بچوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے بھی اپنے آپ کو مضبوط بنانا شروع کیا۔ اتنے میں دشمن نے چین پر حملہ کر دیا۔ یہ بچے جواب بڑے ہو چکے تھے اپنے ملک قوم کے لئے بہادری سے لڑے، اور انھیں نکال باہر کیا اور چین کو بر سہا برس کی غلامی سے آزاد کر دیا

پردۂ فلم

بولتی تصویریں کیونکر بنائی جاسکتی ہیں

(از شیخ افتخار الرسول بٹ بار ایٹ لا۔ ترجمہ از مسٹر ظفر قریشی بی اے)

ہر ہفتہ بیسیوں مضامین فلم کی بابت شائع ہوتے ہیں اور فلمی موضوعات پر اسقدر کثیر لٹریچر پیدا ہو جانے کے باوجود میں دیکھتا ہوں کہ فلم سازی کے بنیادی اصولوں اور مبادیات صنعت کی بابت لوگوں کو کچھ بھی معلومات نہیں اور اگر اس باب میں کچھ واقفیت ہے بھی تو مضحکہ خیز ضرورت اس امر کی ہے کہ عام فلمی شوقینوں کو اس امر سے بخوبی آگاہ کیا جائے کہ نگار خانہ میں کیا ہوتا ہے اور بولتی ہوئی تصویریں کیونکر بنتی ہیں۔ بولتی تصویر خواہ کتنی ہی بے حقیقت اور معمولی نوعیت کی کیوں نہ ہو اسکے لئے بھی اتنی ہی جانکاہی اور اہتمام کرنا پڑتا ہے جو کہ بڑی تصویر کیلئے ضروری ہے۔ بولتی تصویر اور نگار خانہ کے اندرونی معاملات کے بابت عوام میں بہت کم واقفیت پائی جاتی ہے اور ضرورت ہے کہ اس کی بابت معلومات بہم پہنچائی جائیں۔

نگار خانہ میں سخت محنت اور تندہی کے کام کرنا پڑتا ہے دن بھر اداکار کام کرتے رہتے ہیں پھر بھی فلم کا ایک معمولی حصہ تیار نہیں ہوسکتا۔ جب سے بولتی تصویریں ایجاد ہوئی ہیں فلم بنانے اور اس کے متعلقہ کاموں کا معاملہ بہت پیچیدہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ بولتی تصویروں کا سارا دارومدار آواز پر ہے اور آواز کا معاملہ بہت پیچیدہ ہوتا ہے میں نے دیکھا ہے کہ آٹھ آٹھ دس دس گھنٹے اداکار محنت کرتے ہیں سخت محنت، عرق ریزی اور پے در پے کاموں کی وجہ سے نگار خانہ کا سماں قیامت کا میدان معلوم ہونے لگتا ہے لیکن جب دن بھر کے کام کا جائزہ لیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف ۵ یا ۱۰ منٹ کے قابل فلم تیار ہوا ہے اس کے علاوہ سارے ٹکڑے اور دن بھر کی شوٹنگ بیکار ہی ثابت ہوئی۔ اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نگار خانہ کہ فلمبندی اور اُس کے متعلقات کا کام کس قدر پیچیدہ اور بے حد دشواریوں سے لبریز ہوتا ہے اور ہم جس فلم کو دیکھ خوشی اور اطمینان سے لبریز ہو جاتے ہیں اُس کی تیاری میں ہزاروں روپے، وقت، محنت اور عقل کا خراج دینا پڑتا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر کس قدر تعجب ہوتا ہے کہ جس پر ہزاروں روپیہ سینکڑوں گھنٹوں کی محنت مشقت ہوتی ہے دیکھنے کے بعد بعض آدمی کہدیتے ہیں کہ فلم ردی ہے اور فضول ہے ایسا فلم تو جو چاہے بنالے۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض فلم ایسے ہوتے ہیں کہ ناکارہ کہے جائیں لیکن زیادہ تر لوگوں کی عدم واقفیت ہے جو ایسے کلمات ان کی زبان پر آجاتے ہیں اگر انھیں نگار خانہ کی اصل مشکلات اداکاری کی مشقوں اور دوسرے کاموں کے اہتمام کا پورا اندازہ ہو تو وہ اس قدر جلد بازی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں۔ میں اس مضمون میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے فلمی دوست جس کو دیکھ کر "بہت خوب" یا واہیات ہونے کا فیصلہ کر دیتے ہیں اُس کے بنانے پر محنت عقل، روپیہ، اور وقت کا کتنا نذرانہ پیش کرنا ہوتا ہے اور جو لوگ فلم بناتے ہیں اُن کو کن کن منزلوں سے گذرنا پڑتا ہے۔

فلم کا اصل کام شروع ہونیسے قبل ابتدائی کاموں اور اہتمام کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس کی تصویر یہاں پیش کی جاتی ہے ٭

٭ موضوع یعنی فلم کا مضمون سب سے پہلے زیر بحث آتا ہے۔ آجکل پبلک کا مذاق کیا ہے؟ کیسے فلم پسند کئے جاتے ہیں۔ فلم میں کیا چیزیں ہونا چاہئیں جن سے زیادہ رقم آئے۔ اور تماشہ گاہیں کھچا کھچ بھری رہیں اور فلم کمپنی مالامال ہو جائے۔ سر کھپایا جاتا ہے مسلسل گفت وشنید ہوتی ہے اور بڑی ردوکد کے بعد آخر فلم کا مضمون کہانی کا موضوع اور دیگر ضروری امور جن کا فلم کمپنی کی عام پالیسی اور عام موضوع بحث سے تعلق ہوتا ہے آخرکار طے کر لیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں اداکاروں کا انتخاب اور مناسب کاموں کے لئے علیحدہ علیحدہ کرداروں کا پسند کرنا اور تلاش کرنا بھی ایک اہم اور نہایت ضروری جزو ہے

نگار خانوں میں ایک پورا محکمہ ادارت و تصنیف کام کرتا ہے جسکا ایک افسر یا حاکم ہوتا ہے جس کی ادبی شہرت اور فلمی افسانہ نویسی مسلمہ ہوتی ہے۔ یہ فلم کے ہر شعبہ میں عملاً واقف ہوتا ہے محکمہ تصنیف کے افراد لٹریچر اور دیگر تحریروں کا مطالعہ اور گفت وشنید کرتے رہتے ہیں جس شخص کے علم میں کوئی خاص خیال موضوع یا پلاٹ آتا ہے وہ اس کی بابت افسر سے ذکر کرتا ہے یا اطلاع دیتا ہے۔ اور باہمی گفتگو کر کے معقول نتیجہ پر پہنچا جاتا ہے باہر سے جو افسانے خریدے جاتے ہیں اُن پر نظر ثانی کرنا اور فلم بندی کے لئے اُسے دوبارہ ترتیب دینا جسے اصطلاحاً "SCREEN TREATMENT" ترتیب فلمی کہتے ہیں۔ نیز مکالمہ نویسی وغیرہ بھی اسی شعبہ کا خاص کام ہوتا ہے۔

باقی آئندہ

اقوال زریں

وہ لوگ بہت کم ترقی کرتے ہیں جن کے واسطے نقل کرنے کے لئے صرف اپنا ہی نمونہ سامنے ہوتا ہو

آلیور گولڈ اسمتھ

بڑے آدمیوں کی تعمیر غلطیوں سے ہوتی ہے

(شکسپیر)

متحمل مزاج آدمیوں کے غصہ سے ضرور خوف کھانا چاہئے۔

ڈریڈن

گھر دنیا کے بڑے سے بڑے ادارے سے زیادہ پر شوکت ہے

فرض کی ادائیگی ہمارے لئے ہے۔ واقعات پر اختیار خدا کو ہے۔

محبت کا دیوتا حاکم ہے کبھی محکوم نہیں بن سکتا

جو شخص اپنی کاہلی کے باعث دوسرے کی حاصل کردہ روٹی کھاتا ہے۔ وہ اس دنیا کی پیٹھ پر ایک بُرا بوجھ ہے۔

اگر چاہتے ہو کہ محبت کئے جاؤ تو پہلے خود کو دلنواز بناؤ

اووڈ

موج تبسم

سیٹھ جی کی تعلیمیافتہ بیوی کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی آرہی تھی۔ اور سیٹھ جی اپنے ملازموں سے خیر مقدم کے لئے انتظار کرنے کو کہہ رہے تھے۔

اتنے میں ایک ملازم نے ٹیلیفون کیا اور کہا سیٹھ جی غضب ہو گیا۔

سیٹھ جی :۔ کیوں کیا ہوا؟

ملازم :۔ جس جہاز سے سیٹھانی آرہی تھیں اُسے طوفان کا سامنا ہو گیا۔

سیٹھ جی۔ آہ بچارے طوفان آج تیری بھی خیر نہیں ہے۔

ایک شخص (ایک لڑکے سے جو برآمدے میں کتاب پڑھ رہا تھا) تمھارے والد گھر پر ہیں؟

لڑکا :۔ تو کتاب میں کس کے ڈر کے مارے پڑھ رہا ہوں۔

موہن :۔ کل رات میرے مکان پہونچنے سے پہلے ہمارے مکان پہونچنے سے پہلے چوری ہو گئی۔

شیام! تو چور کو کیا ملا!

موہن۔ ہاں جو کچھ مجھے ملتا وہ اُسے بھی ملگیا۔

شیام۔ وہ کیا؟

موہن :۔ یہی کہ میری بیوی نے سمجھا کہ میں ہوں چنانچہ وہ بیچارہ اسپتال میں پڑا ہوا ہے۔

دلچسپ معلومات

حال میں سسکس انگلستان کے ساحل پر ایک قدیم کاسہ سر پایا گیا ہے جس میں دو سوراخ ہیں اور ہر سوراخ ایک انچ سے زیادہ لمبا چوڑا ہے مسٹر رابرٹس نے جو برٹش میوزیم کے ڈائرکٹر ہیں، تحقیق کر کے تبلایا ہے کہ یہ کاسہ سر عصر النحاس کا ہے۔

اس تحقیق کے بعد ماہرین آثار قدیمہ کے نزدیک اس کاسہ سر کی قدر و قیمت میں حد درجہ اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ برطانیہ میں عصر النحاس کا صرف یہی ایک کاسہ سر ایسا ملا ہے۔ جس میں آپریشن کے سوراخ پائے گئے ہیں علاوہ بریں برطانیہ میں یہ تیسرا کاسہ سر ہے جو کسی قدیم زمانہ میں تعلق ہے۔ اور جس میں آپریشن کے نشانات موجود ہیں۔ ان میں سے ایک برٹش میوزیم ہے۔ اور دوسرا لندن میں ہے۔ لیکن ان دونوں میں سے ہر ایک میں صرف ایک ہی سوراخ ہے اور اس میں دو سوراخ ہیں۔

لندن میں ایک ماہر فن ڈاکٹر ولسن پاڈی جنھوں نے بیس سال اسی قسم کے سروں کی تحقیقات میں صرف کیے ہیں۔ انھوں نے اس کاسہ سر کا معاینہ کر کے بتایا ہے کہ زندگی کی حالت میں اس کے سر کا آپریشن سنگ چقماق کے ایک آلہ سے کیا گیا تھا۔ معاینہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپریشن کے بعد وہ آدمی تندرست ہو گیا تھا۔ اب سے ۵ ہزار سال پہلے اس قسم کا آپریشن بلاشبہ فن جراحی کا ایک حیرت انگیز شاہکار ہے۔

افسانہ

پریتما

ایس حامد علی گردش لکھیم پوری

بسلسلہ گذشتہ

(۴)

مسلسل کئی روز کی صحرا نوردی نے بالآخر شیام کی زندگی میں ازسرنو ایک نئے، کیف آگین باب کا اضافہ کردیا۔ وہ روزانہ انگوٹھی کی جستجو میں آتا۔ پریم کماری سے روزانہ ملاقات ہوتی۔ اوران ملاقاتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیام اب پریم کماری کی باتوں سے غیر معمولی دلچسپی محسوس کرنے لگا۔ اور آخرکار ان ہی باتوں نے ایک محبت کا سرمدی افسانہ بنادیا۔

شیام ایک رئیس گھرانے کا پروردہ یافتہ نوجوان تھا اور ایک بڑی جائداد کا تنہا مالک ہونے کے باوجود مغرور نہ تھا۔ وہ اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتا تھا۔ غریبوں سے ہمدردی اُسکا خاص شیوہ تھا وہ اکثر خیال کیا کرتا کہ دنیا کتنے غلط راستہ پر جارہی ہے یہاں غریبی کو ایک عیب سمجھا جاتا ہے کیا غریب ہونا بھی کوئی گناہ ہے نہیں ہرگز نہیں۔

پریم کماری غریب ہے۔ اور ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی ہے لیکن اُسکا سادہ اور دلکش حسن حصوصیت کی پاک اداؤں کو اپنے اندر پنہاں کئے ہوئے ہے۔

درحقیقت وہ ایک دیوی سے بڑھکر پاکباز ہے وہ ایک لچھمی جس کی برکتوں سے میرا کاشانہ دل روحانی نعمتوں سے مالامال ہے۔ اور بھگوان کی یہ کتنی بڑی دیا ہے کہ اُس کی صورت میری پریتما کی صورت سے ملتی جلتی ہے مجھے سماجی قیود سے آزاد ہوکر وہی کچھ کرنا چاہئے جس کیلئے میری فطری انسانیت رہنمائی کر رہی ہے۔

یہ تھے شیام کے سلجھے ہوئے خیالات جن کو درجہ تکمیل تک پہونچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

(۵)

شیام: میرا خیال تھا کہ میں پریتما کی وفات کے بعد زندہ نہ رہ سکوں گا لیکن پیاری پریم کماری تم کو میں پریتما سمجھ کر پیار کرتا ہوں۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تم میری پریتما ہو؟

پریم کماری۔ تم جو چاہو کہہ سکتے ہو شیام! تم ایک غریب لڑکی سے محبت کرکے سماج میں منھ دکھانے کے قابل نہ رہوگے۔ اپنی عزت کا خیال رکھو۔ جاو اپنی مال و دولت سے دل بہلاؤ مجھ جیسی دُکھیاری تمھاری کیا دل جوئی کرسکتی ہے۔

شیام کیا دولت بھی کوئی ایسی چیز ہے جس کیلئے محبت جیسی لازوال نعمت کو ٹھکرادیا جائے۔ پیاری پریم کماری تمھاری قیمت میری دولت سے کہیں زیادہ ہے تم اس دولت سے بالاتر ہو میں تمھاری ایک محبت بھری نگاہ پر اپنی ساری دولت نچھاور کرسکتا ہوں۔ تم نیکی اور عصمت کا فرشتہ ہو۔ وہ اور لوگ ہوں گے جو انسان کی سب سے بڑی خوبی سرمایہ داری کو سمجھتے ہیں میرے نزدیک غریب ہونا کوئی جرم نہیں کون کہہ سکتا ہے کہ آج کا دولت مند ہمیشہ دولت مند ہی رہے گا۔

بڑے بڑے شاہنشاہوں کو اس دنیا نے غریب ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور بہت سے گداگر امیر کبیر بن گئے۔ آج جن خاندانوں کو دنیا امیر اور دولتمند کہتی ہے اُن کے متعلق اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ چند روز پیشتر وہ یا اُن کے آباؤ اجداد مفلس اور غریب نہ تھے صرف موٹروں پر ہواخوری کرنے، تھیٹر اور سینماہیں اعلےٰ نشستیں حاصل کرنے اور اپنے ذاتی عیش و آرام پر ہزاروں روپیہ بیدردی کیساتھ اُڑانے سے کوئی انسان انسان نہیں بن سکتا۔ اسیطرح یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف غریبی اور ناداری کے سبب کوئی بھی اپنی اخلاقی بلندیوں سے گرجائے۔ بہت سے مفلس بہترین انسان ہوتے ہیں اور بہت سے دولت مند کبھی انسانیت کے دائرہ میں نہیں رہتے۔ پریم کماری! دولت کبھی انسانیت کا معیار نہیں بن سکتی۔

تم بڑے ہی نیک اور شریف ہو پیارے شیام!

پریم کماری نے اپنی آنکھوں کو نشیلی جنبش دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اپنی آنکھوں کو شیام کے قدموں پر جھکادیا۔

چند لمحوں کے لئے وہ بالکل ساکت اور خاموش رہی۔ پھر بولی "کیا یہ ممکن ہے کہ مجھ جیسی غریب لڑکی تم جیسے دولت مند نوجوان" ... ... ؟

شیام! کوئی وجہ نہیں کہ تم میرے حالات میں شک و شبہ کی گنجائش دو۔ میں تمھارا پرستار ہوں تمھارا ہی ہوکر رہوں گا۔

پریم کماری۔ جتنا تم سمجھے ہوئے ہو اُس سے کہیں زیادہ میں تم سے محبت کرتی ہوں شیام!

یہ کہتے ہوئے پریم کماری آنچل سنبھالتے ہوئے اُٹھے اور ایک جادو بھری ادا کیساتھ اپنے گائے کے گلے میں ہاتھ ڈالکر کھڑی ہوگئی۔

(۶)

شیام! اب جب کہ تم میری بیوی بن چکی ہو میں تمھیں پریتما کے نام ہی سے پکاروں گا۔

پریم کماری۔ پریم کماری! میں تو تمھاری داسی ہوں جو چاہو کہو۔

لو! آج شب عروسی کی یادگار کے لئے میں تم کو ایک انگوٹھی دیتی ہوں!

پریم کماری نے اپنے پتی شیام سے شرم آلود لہجہ میں کہا۔

شیام:۔ "ایں! یہ تو میری وہی گم شدہ انگوٹھی ہے پریتما۔!

پریم کماری: ہاں وہی ہے۔

شیام: پھر تم نے آجتک مجھے کیوں نہیں دی

پریم کماری۔ اسی لئے میں نے اسے اپنے شوہر کو شب عروسی میں دینے کے لئے رکھ چھوڑا تھا۔ اسے قبول کرتے ہو یا نہیں۔!

شیام۔ پیاری پریم کماری، دل و جان سے مجھے تمھارے ملنے سے کھوئی ہوئی محبت بھی مل گئی اور گمشدہ انگوٹھی بھی اب تو تم ہی میری پریتما ہو!

جدید طبی اوزار

لندن کا اخبار ڈیلی میل رقم طراز ہے کہ مڈل سیکس اسپتال لندن میں کولڈ کوٹری نامی ایک آلہ لگایا گیا ہے جس کے ذریعہ بغیر خون نکلے عمل جراحی کیا جاسکتا ہے

سرکاری حلقوں میں سرچارلس کا ماتم

تمام صوبے کی عدالتیں بند

نینی تال - ۱۱ رمئی - آج صبح سرچارلس کنڈال کا جنازہ اُٹھا - لکھنو کے لاٹ پادری نے نماز جنازہ پڑھائی لیڈی کنڈال مس کنڈال اور مسز ڈونالڈسن خاص اہل ماتم میں تھیں تمامی مقامی سول اور فوجی افسر موجود تھے گورنر صوبہ سرہیری ہیگ بھی شامل تھے ان کے علاوہ جنرل سرنارمن میک ملن جنرل افسر کمانڈنگ مشرقی ڈویژن بھی تھے - آج سکریٹریٹ اور دیگر سرکاری دفاتر بند رہے - جھنڈا سرنگوں کر دیا گیا - کار کا ڈرائیور کل رات کو مرگیا بیرے کی حالت کچھ بہتر ہے مگر ابھی خطرے سے باہر ہیں -

سرکاری اعلان

یوپ کا ایک غیر معمولی گزٹ شائع ہوا ہے - جس میں گورنر صوبہ نے جسٹس کنڈال کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر گہرے غم ورنج کا اظہار کیا ہے اور نہایت پرخلوص ہمدردی ظاہر کی ہے ان کی بے ہنگام موت سے صوبہ کا ایک نہایت معزز افسر اٹھ گیا - اور ہائی کورٹ کا ایک ایسا جج جاتا رہا جس کی عقل اس کے بہترین روایات کی معاون تھی -

آج مسٹر چارلس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے موقعہ پر حادثہ کی تحقیقات کی بہر حال یہ امر طے شدہ ہے کہ اس موٹر کا حادثہ ایک لاری کی وجہ سے پیش آیا جو دوسری جانب سے آرہی تھی - تحقیقات میں اس وجہ سے اور بھی دشواری ہے کہ دو اشخاص تو مر چکے اور ایک جو زندہ ہے وہ اس قابل نہیں کہ بیان بھی دے سکے -

الہ آباد - ۱۱ رمئی - آج صبح الہ آباد ہائی کورٹ چیف جسٹس اور بار ایسوسی ایشن نے جسٹس کنڈال کی وفات پر گہرے غم ورنج کا اظہار کیا ہے - اور لیڈی کنڈال اور دیگر پسماندگان خاندان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی صوبہ کی تمام کچہریاں بطور اظہار تعزیت بند رہیں -

اسمبلی کا حساب کتاب

حکومت ہند کا اعلان

شملہ ۱۰ رمئی - اسمبلی کے ممبروں کے پاس آج ایک سرکلر بھیجا گیا ہے جس میں درج ہے کہ اسمبلی کے سامنے ۸ سرکاری اور ۱۱ غیر سرکاری بل در پیش ہیں اور ۲۶ بل ایسے ہیں جن کے نوٹس دیے گئے ہیں مگر پیش نہ ہوں گے اب تک دو سو سوالات کے نوٹس آ چکے ہیں سوالات کرنے والے مسٹر شام لال سرغلام حسین مسٹر اے جیجی - مسٹر لالچند نول رائے - مسٹر ایننگر - مسٹر کاظمی اور مسٹر اظہر علی ہیں -

ایک رزولیوشن مسٹر کھرے کا موصول ہوا ہے جو کہ وزیر ہند کی تنخواہ ہندوستانی خزانہ سے ادا ہونے کے بارے میں ہے -

انڈیا بل پر بحث کب ختم ہوگی

رگبی ۹ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ انڈیا بل پر بحث غالباً آئندہ بدھ کو ختم ہو جائے گی -

نظام حیدرآباد کے فوٹو

پبلک میں رکھنے کے لئے ممانعت

حیدرآباد ۱۰ رمئی - بہت سے ایسے تختے اور فریم جن پر ایچ - ای - ایچ نظام کے نام کے فوٹو تھے - پولیس کے ذریعہ ضبط کرائے گئے ہیں - اور شہر میں ہر شخص کو اس بات کی ممانعت کر دی گئی ہے کہ انھیں پبلک میں نہ رکھا جاوے -

اکیانوے سال کی دولھن

لندن - ۱۲ رمئی - بارماہ انگلینڈ کے ایک شخص ولیم برسن نے ۸۲ سال کی عمر میں ایک ۹۱ سالہ بیوہ مسز میری اینڈ کنٹن سے شادی کر لی ہے اس عورت کی ایک ۶۴ سالہ لڑکی بھی ہے جو کہ شادی شدہ ہے اور جس کے یہاں ۲۰ قریب بیٹے اور پوتیاں بھی ہیں -

بحکم جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ڈیرہ پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷۲ / ۷۰ موضع اہری بزرگ

بعدالت مال آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ڈیرہ پور ضلع کانپور

پنڈت شیو بالک رام مدعی بنام دیبیدین وغیرہ مدعا علیہ

بنام دیبیدین و نرائن کھتا پسران دھنا گڈریہ ساکن اہری بزرگ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ رماہ مئی ۱۹۳۵ء کے بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا - بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

نوٹس ثبوت قرضہ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۲۴ نمبر انسالونسی ۱۹۳۴ء

بھوری ولد ٹھاکرداس قوم بڑھئی ساکن گاندھی نگر شہر کانپور انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بھوری عدالت ہذا سے ۲۵ رمارچ ۱۹۳۵ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور عدالت ہذا سے اس کو ایک سال کی مہلت بغرض داخل کرنے ڈسچارج عطا ہوئی تھی - چنانچہ اب عدالت ہذا سے ۱ رجولائی ۱۹۳۵ء بغرض ثبوت قرضہ مقرر ہوئی ہے لہذا جس کسی کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ ثابت کرے -

المرقوم ۱۳ رمئی ۱۹۳۵ء

مہر عدالت — بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

۲۳ بحری افسروں کو سزائے موت

بغاوت یونان کا شاخسانہ

ایتھنز - ۱۱ رمئی - یونان میں حال ہی میں جو بغاوت ہوئی ہے اس سلسلہ میں ۲۳ بحری افسروں کو بذریعہ کورٹ مارشل سزائے موت کا حکم دیا گیا - ان میں سے ۲۱ غیر ممالک کو بھاگے ہوئے ہیں -

ملک معظم کو مبارکباد دینے کا رزولیوشن پاس کرنے سے انکار

علیگڈھ یونیورسٹی کے طلبا کا فیصلہ

دہلی ۹ مئی ۔ علیگڈھ سے ایک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ علیگڈھ یونیورسٹی کے طلبا نے سلور جوبلی پر ملک معظم کو مبارکباد دینے کا رزولیوشن پاس کرنے سے انکار کر دیا ۔ جبکہ یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کی میٹنگ منعقد ہوئی ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر نے یونیورسٹی کے اسٹاف اور طلبا کی ایک میٹنگ طلب کی تھی جس کی صدارت نواب سر مزمل خاں صاحب نے فرمائی ۔ اس موقع پر کلکٹر ضلع بھی موجود تھے یونیورسٹی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جبکہ یونیورسٹی کی میٹنگ میں مقامی افسران اسقدر بڑی تعداد میں حصہ لے رہے تھے پرو وائس چانسلر نے ملک معظم کو مبارکباد دینے کا ایک رزولیوشن پیش کیا جو کہ پاس ہو گیا ۔

اس کے یونین مذکور کے وائس پریسیڈنٹ نے بھی اسی مضمون رزولیوشن اسی مضمون کا رزولیوشن پاس کرنے کے لیے یونین کی میٹنگ طلب کی ۔ ایک طالب علم نے یہ اعتراض کیا کہ اس میٹنگ کو طلب کرنا یونین کے قاعدے کے خلاف ہے لیکن اعتراض مسترد کر دیا گیا ۔ وائس پریزیڈنٹ نے اپنی ابتدائی تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ ملک معظم کی سلور جوبلی تمام دنیا میں منائی جا رہی ہے اس کے بعد انہوں نے وہ رزولیوشن پڑھ کر سنایا لیکن طلبا نے بہت زیادہ مداخلت کی ۔

اس کے بعد رزولیوشن پر رائے شماری ہوئی ۔ ممبران کی اکثریت نے اسے نامنظور کر دیا ۔ ایک صد ممبران میں سے ایک درجن سے کم نے اس کی حمایت کی ۔

پانچسو افراد بیہوش ہو گئے

کئی آدمیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں !!

لندن ۱۲ مئی ۔ ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں پانچسو زیادہ افراد بے ہوش ہو گئے ان کو فوراً کوین وکٹوریہ ہسپتال پہونچا دیا گیا ۔

ان کے علاوہ بارہ افراد کی جن میں کچھ عورتیں بھی شامل ہیں ہڈیاں بھی ٹوٹ گئیں ۔ ان کو بھی ہسپتال پہونچا دیا گیا ۔

ڈاکو عبدالرحمن کی پارٹی کے آدمی گرفتار

سنسنی خیز بیان

کراچی ۔ ۱۳ مئی ۔ آدم اور لشکری نامی دو مشہور ڈاکوؤں کی گرفتاری سے بہت سنسنی خیز واقعات کا علم ہوا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پولیس کے سامنے صاف صاف تسلیم کر لیا کہ وہ بدنام زمانہ ڈاکو عبدالرحمن کے شاگرد ہیں ۔ اور ان ہی علاقہ جات کی سرحد سے ایک بااثر رئیس سے امداد مل سکتی ہے ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے جب آخری ڈاکہ ڈالا تو ان کو چھ سو کارتوس اور ۷ بندوقیں سردار مذکور نے اس شرط پر دی تھیں کہ مال غنیمت میں اسکا بھی حصہ ہوگا

انڈو برٹش تجارت کی ابتدا

مدراس روٹری کلب میں سر محمد عثمان کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں آج سہ پہر کے وقت مسٹر سی ایس شری نواس اچاریہ نے ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی تعلقات پر تقریر کی ۔ اور اسے تین حصوں پر تقسیم کیا یعنی مصر سے مشرقی برطانی مقبوضات سے اور ساحل اوقیانوس پر اس سلسلہ میں ہندوستان اور یورپ کے قدیم تجارتی تعلقات کا بھی آپ نے ذکر کیا ۔ جس زمانہ میں روسن سلطنت قائم تھی ۔ اس کے بعد پرتگالیوں کا دور آیا اور یورپین قوموں میں بحری اور فوجی رقابت شروع ہوئی شروع میں ہندوستان میں پرتگال نے قدم جمائے لیکن سترھویں صدی میں برطانوی غالب آ گئے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کا دور دورہ ہو گیا ۔

ہندو مسلم فسادات میں متعدد افراد مجروح

شملہ ۱۳ مئی ۔ مالیر کوٹلہ کی ایک اطلاع مظہر ہیں کہ وہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا ۔ جس میں بہت سے افراد مجروح ہو گئے ۔ اور دو دکانیں لوٹ لی گئیں شہر میں ہڑتال ہے ۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے فساد کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ۔ تفصیلات کا انتظار ہے ۔

لارڈ سنہا اور ہاؤس آف لارڈز

خاص کمیٹی معاملہ پر غور کرے گی !

لندن ۔ ۱۲ مئی ۔ ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ سنہا کی نشست کے متعلق سوال اٹھایا جائے گا اس وقت انھیں اس ایوان میں نشست حاصل نہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ اس سوال کا فیصلہ کرنے کی ابھی کوشش نہیں کی گئی ۔

اس وقت تک پوزیشن یہ ہے کہ پیشتر اس کے کوئی لارڈ ہاؤس آف لارڈز کا ممبر بنے ۔ اسے دو چیزیں پیش کرنا پڑتی ہیں ایک پیدائش کا سرٹیفکیٹ اور دوسرا والدین کی شادی کا سرٹیفکیٹ ۔ انگلستان کے مروجہ قانون کے مطابق اگر کوئی شخص لارڈ بن جائے اور کسی ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں کثرت ازدواج کی اجازت ہو تو اس کے لڑکے یا جانشین لارڈ یا ہاؤس آف لارڈز کے ممبر نہیں بن سکتے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ ہاؤس آف لارڈز میں اس سوال پر بحث کے دوران میں کئی اہم آئینی سوالات اٹھائے جائیں گے ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائیگا

بین الاقوامی لیبر کانفرنس

بمبئی ۱۳ مئی ۔ مسٹر ڈی ایم رام سوامی مدلیار ممبر مدراس کونسل بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں جو آئندہ ماہ ہونے والی ہے ہندوستان کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے شریک ہونے کی غرض سے یورپ روانہ ہو گئے ٹریڈ یونین فیڈریشن کے سرکردہ ممبران نے ان کو الوداع کہی ۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

پرانی کوتوالی (موجودہ تھانہ کلکٹر گنج کانپور) کے ملحق بجانب دکھن و پچھم ۸ قطعہ پلاٹ اراضی فروخت کئے جانیکے لئے مشتہر کئے جاتے ہیں ۔ جس کسی کو خریداری ان پلاٹوں کی یا ان میں سے کسی پلاٹ کی منظور ہو ۔ وہ اپنی درخواست خریداری ایک بند لفافہ میں جسپر مہر لگی ہو ۔ جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء بروز برسپت یعنی جمعرات بوقت ۱۱ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور میں پیش کرے اور درخواست کیساتھ مبلغ ۵۰۰/- زر پیشگی بھی ہر ایک پلاٹ کی بابت داخل کر دیویں خریداران تمام قواعد و ضوابط شرائط فروختگی نوٹس ٹرسٹ سے یا دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور میں معلوم کر سکتے ہیں ۔

ای ۔ ایم سوٹر ۔ سی ۔ آئی ۔ ای

چیرمین ۔ امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

باجلاس جناب لالہ موہن سہائے صاحب گپتا آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر قنوج ضلع فرخ آباد

نوٹس حسب دفعہ ۱۸ فقرہ ۲ ۔ ۲۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مقدمہ نمبر ۱۰۴

لالہ درگا نرائن سنگھ رئیس تردا موضع متولی برگنہ قنوج ضلع فرخ آباد مدعی

بنام چھوٹیلال ولد سگی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع پوروہ گوللوت مزرعہ حال مقیم موضع موریاں بزرگ برگنہ قنوج کاشتکار موضع متولی پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد مدعا علیہ

ہرگاہ تمھارے ذمہ حسب مندرجہ ذیل لگان باقی ہے جو ابتک ادا نہیں ہوا ہے لہذا تم کو چاہئے کہ اندر میعاد تیس ۳۰ یوم کے تاریخ پہونچنے نوٹس ہذا سے مطالبہ عدالت تحصیلدار متعلقہ میں ادا کرو اگر تم کو بابت زر بقایا کے کوئی عذر ہو تو عدالت مذکورہ بالا میں اپنا عذر میعاد مقررہ کے داخل کرو ۔ ورنہ بعد گذرنے میعاد ۳۰ یوم کے بیدخل کر دیئے جاؤ گے

نمبران کاشت ۲۴۳، ۳۶۷، ۳۷۰، ۳۷۸، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۳، ۳۹۴، ۴۰۸، ۴۰۹، ۱۱۶۹

جملہ ۱۴ قطعہ ۸۵ — ۱۶ ۔ لگان سالانہ للعہ ۔ عہ

نام سنہ ۱۳۴۱ سنہ ۱۳۴۲ لگان ۔ باقی

سود ۔ ۳ ۔ میزان کل مطالبہ

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

معائنہ درسگاہ نہاہی کانپور

آج ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء کو مدرسہ شمشادیہ کی شاخ فہیم آباد کا معائنہ کیا ۔ شروع میں جب مولوی شمشاد حسین صاحب نے بتلایا کہ میں قرآن شریف ۹ ماہ میں ختم کرا دونگا تو مجھے تعجب ہوا اور یقین بھی نہیں آیا ۔ مگر آج مجھے یہ دیکھکر یقین ہو گیا جبکہ میں نے لڑکوں کو قرآن شریف پڑھتے دیکھا واقعی مولوی صاحب نے نیا طریقہ ایجاد کر کے تعلیم کو بہت آسان کر دیا ہے ۔ موجودہ گروہ جس میں میرا لڑکا بھی شامل ہے جولائی ۱۹۳۵ء میں فارغ التحصیل ہو جاویگا ۔ مسلمانان کانپور سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو اس مدرسہ میں بھیجکر فائدہ اٹھا دیں ۔

دستخط (میاں) محمد لطیف (صاحب) تاجر چرم کانپور

نوٹ ۔ آپکا چھوٹا لڑکا محمد نصیر سلمہ صدر مدرسہ لاٹوش روڈ کانپور میں زیر تعلیم ہے

(سید شمشاد حسین رضوی بانی مدرسہ)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱و۵)

نمبر مقدمہ ۱۷

لعدالت مال تحصیل ڈیرا پور ضلع کانپور

ٹھاکر سنگھ ولد رندھیر سنگھ ٹھاکر ساکن و زمیندار موضع منگری پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعی

بنام منگلی پرشاد و دیبی پرشاد پسران رام نرائن دگیا پرشاد و چھوٹے لال پسران گر پرشاد و کرشن دت ولد شیو بخش اقوام برہمن ساکن موضع ہنکا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ جون سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے - یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں - اور جواب دہی دعوے کی کریں - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ رمئی سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

کوہاٹ میں ڈاکٹر خانصاحب کی تقریر

کوہاٹ ۱۱ رمئی - ڈاکٹر صاحب ایم ایل اے بہمراہی اپنے فرزند خان سعداللہ خاں اور خان امیر محمد خاں ۸ رمئی کو شام کے ۴ بجے شام کو یہاں تشریف لائے اہالیان شہر کی طرف سے آپ کا شاندار استقبال کیا گیا

ازاں بعد اُن کو ایک شاندار جلوس کی صورت میں شہر لیجایا گیا - لوگوں میں بہت جوش و خروش پایا گیا - دوکانات کو خوب آراستہ کیا گیا تھا - جلوس ٹاؤن ہال گارڈن میں اختتام پذیر ہوا جہاں کہ آپ کو ایڈریس پیش کیا گیا -

ڈاکٹر خانصاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پبلک کا شکریہ ادا کیا - ہندو مسلم اتحاد اور کھدر کے استعمال کی تلقین کی - تقریر کو جاری رکھتے ہوئے خانصاحب نے کہا-

اگر آپ قرضہ اور افلاس سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مرتے دم تک بھارت ماتا کی آزادی کے لئے جدوجہد کرتے رہیں -

ریاست حیدرآباد کے غرق شدہ نوٹ

عدالت جنیوا کا فیصلہ

جنیوا - ۱۱ رمئی - ٹریبونل نے ریاست حیدرآباد کے تمام غرق شدہ نوٹوں کو ریاست کے حوالے کر دینے سے اور ریاست کی جانب سے سوریا کمپنی کو ڈھائی ہزار پونڈ بطور معاوضہ بابتہ برآمدگی نوٹ ملنے کا حکم سنایا ہے مقدمہ کا خرچ کمرشل یونین انشورنس کمپنی و میسرز وارڈ وانیڈ سریا کمپنی ادا کریں گی -

راجگوپال اچاری کانگریس سے علیحدہ ہوگئے

چنگلپٹ - (مدراس) ۱۲ رمئی - ورکنگ کمیٹی کی سفارش کے مطابق تامل ناڈو پراونشل کانگریس کمیٹی صدارت اور ممبری سے شری یت راجگوپال اچاریہ کا استعفےٰ منظور کر لیا - کمیٹی نے شری یت راجگوپال اچاریہ کا خدمات کا جو انہوں نے دیش کے لئے کی ہیں درج ریکارڈ کرائیں -

تامل نیڈو کانگریس کمیٹی کا آج صبح اجلاس منعقد ہوا - مسٹر راجگوپال اچاری نے صدارت فرمائی -

مسٹر راجگوپال اچاری نے ممبران سے پرزور اور موثر اپیل کی کہ اُن کو کانگریس سے رخصت دے دی جائے آپ نے فرمایا کہ میں جسمانی طور پر کمزور ہوگیا ہوں اس لئے مکمل آرام کی ضرورت ہے آپ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ نہ میرا کسی شخص سے اختلاف ہے اور نہ کسی سے جھگڑا ہے - کانگریس میں دوبارہ داخل ہونے کے لئے قیاس آرائی کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ اگر میں اس مرحلہ پر علیحدہ ہوا تو گڑبڑ پھیل جائے گی - مہاتما گاندھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا تھے لیکن میں اُن سے ملا اور غلط فہمی کو دور کیا -

طویل بحث کے بعد کمیٹی نے ان کا استعفےٰ منظور کر لیا -

اپنے جانشین کے لئے مسٹر راجگوپال اچاری نے مسٹر ستیہ مورتی کا نام تجویز کیا اور مسٹر ستیہ مورتی پریزیڈنٹ منتخب ہوگئے ہیں -

برطانیہ اور اٹلی کا احتجاجی نوٹ

لندن ۱۱ رمئی معلوم ہوا ہے کہ حبش کو اسلحہ جات کی فراہمی کے متعلق حکومت اطالیہ کی طرف سے کوئی احتجاجی نوٹ لندن نہیں آیا ہے - لندن میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ سنہ ۱۹۳۰ء کے معاہدے کے مطابق جو فرانس اٹلی برطانیہ اور حبش کے درمیان طے ہوا تھا حبش میں اسلحہ جات درآمد نہیں کیے جا سکتے مگر وہ اپنی جائز حفاظت کے لئے یقینی سامان جنگ خرید سکتی ہے -

ایک وفادار کا ترک موالات

سرکاری تمغہ واپس کر دیا

متھرا ۱۱ رمئی - ایک سر آوردہ وفادار نے سلور جوبلی کے سلسلہ میں عطا کردہ کمشنر کا تمغہ واپس کر دیا ہے اس تمغہ کی واپسی کے ساتھ وفادار موصوف نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع کو ایک خط بھی لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ میں تو اس لئے وفادار سلطنت کا ہوں کہ میرے وطن کا بھلا اسی میں ہے - میں اسے خدمت وطن سمجھتا ہوں اس کے معاوضہ میں کوئی انعام دینا میری پرخلوص خیرخواہی کی توہین ہے - مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس تمغہ کے پس پشت کچھ ایسے لوگوں کا ہاتھ ہے جو کہ میری توہین کرنا چاہتے ہیں اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وفاداری کے صلہ میں کمشنر کا تمغہ سب سے چھوٹے قسم کا انعام ہے -

تامل نائیڈو کانگریس کمیٹی کا جلسہ

چنگلپٹ ۱۰ رمئی - مسٹر ایس ستیہ مورتی کو شری یت راجگوپال اچاریہ کے بجائے متفقہ طور پر تامل نائیڈو کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا ہے - کمیٹی مذکور نے ورکنگ کمیٹی کی یہ تجویز منظور کہ صوبوں کے میونسپل بورڈوں کے ممبروں کے رویہ کی جانچ کے لئے ایک شہری بورڈ بنایا جائے - اس بورڈ کو اپنے امیدوار منتخب کرنے کا حق ہوگا اور مقامی کانگریس کمیٹیوں کی امداد سے لوکل کمیٹیاں بھی قائم ہوں گی

حبش میں جنگ کے خلاف سوشلسٹوں کا رزولیوشن منظور نہیں ہوا - اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جبلپور میں کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ایسا ہی ایک رزولیوشن پیش ہوا تھا

ہیپسبرگ کی واپسی کا معاملہ

بخارسٹ - ۱۱ رمئی معلوم ہوا ہے کہ ہیپسبرگ کی واپسی کے متعلق مشترکہ پالیسی پر رضامندی ہوگئی ہے اس موقعہ پر رومانیہ یوگو سلاویہ یونان اور ترکی کے نمائندے بلقان کانفرنس میں جمع تھے

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — سمجھے

جو ل پر تو حق عزم مستقل میں ہے — حسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ	نمبر ۲۱

ادبیات

حقیقت مسلم

از جناب سعید ہوشیار پوری

جو بوالہوس ہیں، وہ مجکو سمجھ نہیں سکتے — شہید ناز ہوں میں کشتۂ وفا ہوں میں

زمانہ لا نہ سکا جس کی تاب جولانی — اسی مجاہد اعظم کا نقش پا ہوں میں

محال عقل ہی عالم سے میرا مٹ جانا — کہ آفرینش عالم کا مدعا ہوں میں

میں بے نیاز ہوں قطع و برید کے غم سے — جو راست آہی قد فطرت پہ وہ قبا ہوں میں

میں ترجمان حقیقت ہوں راز استقلال — تغیرات کی حد سے نکل چکا ہوں میں

مرے مقام سے اونچا نہیں کسی کا مقام — کمال اوج ہوں رفعت کی انتہا ہوں میں

جو کہہ رہا ہوں مرے پاس اسکی حجت ہے — مآل کار کو گویا کہ دیکھتا ہوں میں

کرونگا مشرق و مغرب کو پھر میں زیر نگیں — زمانہ دیکھ ہی لیگا جو کہہ رہا ہوں میں

مرے محاذ سے کہدو ہوس پرستوں کو — کھڑے ہوں ہٹ کے کہ اک تیغ بیخطا ہوں میں

مری گرفت سے دنیا نکل نہیں سکتی
زبان وقت بتادیگی ہاں! کہ کیا ہوں میں

دنیائے اسلام

عراق اور حجاز

عربی اخبارات کی اطلاع ہے کہ حکومت عراق اور حکومت حجاز کے درمیان سیاسی اتحاد کی کوشش کیجارہی ہے تاکہ وحدت عربیہ کی تحریک کامیاب ہو۔ اور عربی ریاستوں کے اختلافات کا خاتمہ ہوجائے۔ اگر حجاز اور عراق میں کسی مضبوط بنیاد پر معاہدہ ہوگیا۔ تو عرب کی چھوٹی چھوٹی امارتوں کو بڑی حکومتوں کیساتھ متحد کرنے کی سعی کیجائے گی تاکہ وہ اجنبی قوتوں کا آلۂ کار بننے کے بجائے آپس میں متحدہ منسلک ہوجائیں اور بڑی حکومتیں چھوٹی امارتوں کو اپنی نگرانی اور حفاظت میں لے لیں۔

حال میں حج کے موقعہ پر حکومت عراق کا ایک وفد حجاز آیا تھا حکومت سعودیہ نے اس وفد کا شاندار استقبال کیا۔ اور ۹ گھڑیاں حکومت نے ارکان وفد کو تحفہ میں دیں ان میں سے ۴ گھڑیاں تو سونے کی ہیں اور ۵ چاندی کی۔ ان سب پر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کا نام کھدا ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس وفد کا مقصد بھی اتحاد عرب اور عراق و حجاز میں معاہدہ کی ترتیب ہے۔

صحرائے عرب میں ٹیلیفون

عراق کی وزارت امور عامہ نے کہا ہے کہ موسم خریف میں عراق کا ساری دنیا سے ٹیلیفون کا یہ سلسلہ یورپ اور امریکہ سے متصل کردیا گیا ہے اور اسلامی ممالک سے بھی۔ چنانچہ ایران، ترکی، شام فلسطین، حجاز مقدس مصر کے درمیان یہ سلسلہ قائم ہوگیا ہے۔ اور وسط سال میں یہ سلسلہ تمیں کو پہونچ جائے گا۔

شروع میں حجاز میں ٹیلیفونی سلسلہ قائم ہونے پر بدوی قبائل میں سخت اختلاف ہوگیا تھا اور ناواقف نجدی اسکو شیطانی آواز سمجھتے تھے۔ مگر جب سلطان ابن سعود نے ان لوگوں کو خود سمجھایا اور ٹیلیفون پر قرآن کریم کی آیات تلاوت فرماکر ان سے کہا کہ شیطان قرآن کریم تلاوت نہیں کرسکتا۔ تب کہیں جاکر مخالفت رکی اور نجدیوں نے سمجھا کہ یہ بھی ایک ترکیب ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ آواز کو پہونچایا جاتا ہے۔

امیر کویت کی مساعی

معلوم ہوا ہے کہ امیر کویت نے کویت کے حدود میں اسلحہ کی تجارت کو ممنوع قرار دیدیا ہے اسلحہ کی تجارت دوسرے شہروں سے بھی نہ ہوگی امیر موصوف نے ایک فرمان کے ذریعہ ۹ سال کے بچہ تک کیلئے تعلیم ضروری قراردی ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ امیر کویت سلطان نجد کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ نجد میں تعلیم کا سسٹم اعلےٰ پیمانہ پر قائم ہے اور ہر گاؤں میں حکومت کی طرف ایک معلم مقرر ہے جو دیہاتی بچوں کو اسلامی تعلیم دیتا ہے اس سلسلہ میں قطعًا کوتاہی نہیں کیجاتی۔ ذرا سی غفلت پر معلموں اور نگران تعلیم کو سخت تعلیم سزائیں دیجاتی ہیں۔ امیر کویت بھی حالات سے مجبور ہوکر جبریہ تعلیم جاری کررہے ہیں توقع ہے کہ نتائج خوشگوار نکلیں گے۔

خلیج فارس میں بحری مستقر

حکومت برطانیہ، بحرین میں اپنا بحری مستقر قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس کے متعلق اعلان بھی کردیا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ قلب عرب پر نگاہ رکھ سکے اور عقبہ اور معان کے ساحلوں پر پورے طور سے قبضہ کرنے کے لئے آسانیاں بہم پہونچائے۔ برطانیہ کے اس جدید اقدام سے عربی ممالک میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے اور عام طور پر اس حکمت عملی کے معنے حجاز کو نقصان پہونچانے کے لئے جارہے ہیں۔

*

* حکومت عراق بھی برطانیہ کے اس اقدام کو مستحسن نظروں سے نہیں دیکھتی۔ چنانچہ عراق نے برطانوی نے برطانوی حکومت کو لکھا ہے کہ خلیج فارس میں بحری مستقر کے قیام پر نظر ثانی کی تجویز کی جائے۔ اور یہ مستقر کسی اور جگہ قائم کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ حکومت عراق کے اس احتجاج کا کوئی بھی اثر نہ ہوگا۔ اسلئے کہ عراق خود بھی اجنبی قوت سے خائف ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت حجاز بھی برطانوی مستقر کے خلاف احتجاجی نوٹ برطانیہ کے پاس روانہ کرنے والی ہے

امام یمن کا عزم

امام یحیٰی والی یمن نے اپنے مخصوص حلقوں میں اعلان کیا ہے کہ وہ آیندہ سال مصر و شام فلسطین و حجاز کا سفر کریں گے۔ اور ممکن ہوا تو عراق سے ہوتے ہوئے ایران بھی تشریف لیجائیں گے۔ اس کی تصدیق سرکاری طور پر نہیں ہوئی ہے۔

آیندہ موسم خریف میں ترکوں کا ایک وفد عراق اور شرق اردن ہوتا ہوا یمن پہونچیگا جہاں وہ معدنی کانوں کے متعلق تحقیقات کرکے حکومت یمن کو قدرتی پیداوار سے استفادہ کا موقع دیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ سرزمین یمن میں معدنیات کی کانیں موجود ہیں۔

پردۂ فلم

بولتی تصویریں کیونکر بنائی جاسکتی ہیں.

(السلسلہ گذشتہ)

فلم بندی یعنی "شوٹنگ" سے دس پندرہ روز پہلے تمام فلم کی کہانی کو "فلمی ترتیب" اور فنی ترکیب کے اعتبار سے مختلف حصوں میں تقسیم کردیا جاتا ہے مناظر نویس الگ الگ کاغذ پر مناظر کو ترتیب دیدیتا ہے۔ مناظر تیار کیئے جانے ہی آرائش کا انتظام کیا جاتا ہے جسے "سیٹنگ" کہتے ہیں۔ نقشے، خاکے، اور دیگر یادداشتیں کیل کانٹے سے درست کرلی جاتی ہیں۔

پبلک کے مذاق اور عام رجحان کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ فلم میں کون کون ایکٹر اور ایکٹریس کام کرے گا یہ ایک ایسا مرحلہ ہے جس پر فلم کی کامیابی وناکامی کا بڑی حد تک انحصار ہوتا ہے۔ اور اس مسئلہ پر بڑی جانفشانی اور احتیاط کی جاتی ہے۔

اداکاروں کا انتخاب ایک "کاسٹنگ ڈائرکٹر" یا کردار انتخاب کرنے والے ماہر کا کام ہوتا ہے جسے انسانوں کی خصلت، شکل وشباہت، اطوار اور فلمی خوبیوں کے دیکھنے کی اور سمجھنے کا ایک بڑا تجربہ ہوتا ہے۔ کرداروں کا انتخاب کرنے سے قبل اس ماہر کردار کو وہ مناظر نامہ یا تحریری یادداشت الف سے ی تک پڑھنی ہوتی ہے جو فلم بنانے کے لئے تحریری عملہ نے تیار کی ہے اس کے پڑھنے سے اُسے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہیرو کیسا ہونا چاہیئے۔ ہیروین کیسی ہو دیگر اہم کردار کس وضع قطع کے ہوں اور اداکار کیسے ہونے چاہیئے فالتو کام کرنے والوں کی کہاں کہاں اور کیسے کیسے ضرورت ہوگی وغیرہ وغیرہ ان سب چیزوں کی نوعیت کا اندازہ لگانے کے بعد اب اس انتخابی مہم شروع ہوتی ہے ادھر تو یہ کام ہوتا رہتا ہے اور دوسری طرف نگارخانہ کا ایک اور شعبہ ہے۔ جسے انتظامی عملہ کہہ سکتے ہیں فلم کی ضرورتوں کو دیکھ کر ہر چیز پوری طرح تیار رکھتا ہے بجلی والے اپنا سامان درست رکھتے ہیں فلم کے سامان کی تیاری شروع ہوجاتی ہے۔ ایک معمولی سے بٹن سے لیکر بڑی سے بڑی ضرورت کو مہیا کرلیا جاتا ہے تاکہ فلم کے دوران میں فلاں چیز کی جب بھی آواز پڑے فوراً موقع پر حاضر کرائی جاوے اس محکمہ کا کام یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ نئی نئی ایجادوں۔ مختلف قسم کی ترقیات اور دنیا کے لباسوں اور ہتھیاروں، اوزاروں، رسم ورواج، طریقہ رہائش وغیرہ کی بابت جدید ترین معلومات رکھے مثلاً یہ کہ فلاں فلاں ملک میں کیسی کیسی موٹر گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔ موٹروں کے کیا کیا ماڈل کہاں کہاں رائج ہیں اور دیگر تمدنی وتحقیقی چیزیں اس انتظامی عملہ کے دائرہ کار میں شامل ہیں۔ خاکہ اور نقشہ بنانے والی جماعت مصوروں اور نقش ونگار بنانے والوں کا عملہ اپنا اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ مختلف قسم کے ڈزائن مصنوعی پردے۔ عمارتیں دروازے پلاسٹر کا کام اور مصوری، سنگتراشی، مجسمہ سازی نقلی چہرے بنانے اور دیگر کام اس عملہ کا وہ ہوتا ہے جس وقت سے فسانے کی علمی یادداشت ان کو پہونچتی ہے یہ آرٹ اور سائنس کے ماہر اپنا اپنا کام شروع کردیتے ہیں فنی کام کرنے والے مثلاً بجلی والے مستری، بڑھئی، لہار سنگتراش، مجسمہ ساز، درزی، پوشاکوں کے ماہر ٭ اپنا اپنا کام شروع کردیتے ہیں۔ نگارخانہ کا سب سے بڑا محکمہ اشیا خانہ ہوتا ہے۔ فرنیچر مختلف قسم کا رہائشی سامان ہتھیار، روزمرہ کام آنے والی چھوٹی بڑی چیزیں پاہرد سے مصنوعی عمارتوں کے ماڈل، پوشاکیں، غرضیکہ دنیا بھر کی چیزیں نہایت وسیع عمارتوں میں ایک خاص ترتیب اور تعلق کیساتھ رکھی ہوتی ہیں۔ جب جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس عملہ کے اہلکار فہرست میں فوراً اسکا نمبر دیکھ کر چیزیں ذرا سی دیر میں نکلوا دیتے ہیں۔ جب Set یا منظر تیار ہوجاتا ہے یعنی سارا سامان لگ چکتا ہے تو اداکار آزمائش کے لئے اپنا کام کرتے ہیں۔ یعنی یہ امتحان یا مشق کے طور پر ہوتا ہے۔ اور خاموش ہوتا ہے۔ جب ایک ایک منظر بار بار کی مشق کے بعد بالکل درست تسلیم کرلیا جاتا ہے تو خاموشی کو آواز سے بدل دیتے ہیں یعنی صدابندی بھی شروع ہوجاتی ہے۔ یہ ٹکڑا اصل فلم کا ٹکڑا ہوتا ہے اس کے پہلے کی ساری کوششیں اس کی ابتدائی تمرینیں سمجھی جاتی ہیں۔

آواز بھرنے کا آلہ یا آلات مختلف مقاموں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور آوازوں کا ماہر اپنے اونچے بکس پر بیٹھا ہوا ایک قسم کی حاکمانہ نگرانی کرتا ہے اسلئے حکام سارے نگارخانہ پر حاوی ہوتے ہیں۔ اس کے کانوں میں آواز سننے کے آلات لگے ہوئے ہوتے ہیں بجلی کی مشینیں آواز بھرنے کے آگے ہر چیز کام کرتی ہوتی ہے باہر کی آواز کو روکنے کا کام بڑی حفاظت سے کیا جاتا ہے پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ایک دفعہ کی بھری ہوئی آوازیں انجنیر کی سمجھ میں آجائیں۔ وہ ایک بادشاہ کی طرح ہوتا ہے اور اُس کے اشارے پر سینکڑوں فٹ کا فلم کاٹ کر دی کر دیا جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

اقوال زریں

ذلت اور بے عزتی کی زندگی بسر کرنے سے مرجانا اچھا ہے۔

دہی کہو۔ جس سے دوسرے کا یا اپنا بھلا ہو۔ فضول بات سے پرہیز کرو۔

اپنی تمام چیزوں کے لئے موزوں جگہ اور ہر کام کے لئے وقت مقرر رکھو۔

ٹھکانے کی چال چلو، کبھی حد سے باہر نہ جاؤ۔ اپنا نقصان کرنے والے کو جہاں تک ہوسکے معاف کرو۔

نوکری دانا شخص کی کرو اور بیوقوف سے بچو

نیک خیالات کو دل میں جگہ دو۔ اور بُرے ارادوں کو نکال دو۔

خوشی میں بھول نہ جاؤ! اور مصیبت میں گھبرانہ جاؤ۔ مہاتما بدھ

دل اور نفس پر قابو رکھو، اور عیش وعشرت سے بچو۔

ایسا کام نہ کرو جس سے لوگوں کو دُکھ پہونچے۔

موج تبسم

نو وارد۔ وکیل صاحب جو آدمی آپ کے پاس کسی مقدمہ والے کو لاتا ہے اُسے آپ کیا کمیشن دیتے ہیں

وکیل۔ اپنی فیس کا چوتھائی حصہ! اچھا مقدمہ والا کہاں ہے؟

نو وارد۔ خود میرا اپنا ہی مقدمہ ہے آپ اپنی فیس کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیجئے۔

سب انسپکٹر! کانسٹیبل سے۔ تم نے چور کو کیوں نہ پکڑا

کانسٹیبل:۔ میں دور تک چور کے تعاقب میں دوڑتا گیا۔ مگر آخر میں وہ ایک ایسے مکان میں گھس گیا جس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ کہ "بغیر اجازت اندر آنا منع ہے"

منیجر! اسیٹھ سے، اگر آپ حکم دیں تو دفتر کے تمام ردی کاغذ جلادوں۔

سیٹھ! ہاں جلادو! کیونکہ بہت سی جگہ اُن سے رکی ہوئی ہے۔ لیکن جلانے سے پہلے تمام کاغذات کی نقلیں لے لینا۔ ممکن ہے کہ کسی وقت کسی کاغذ کی ضرورت پیش آجائے۔

محبوبہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو سگرٹ پینا۔ شام کی سیر کو جانا اور کلب میں تاش کھیلنا ترک کرنا ہوگا۔

عاشق۔ بہت اچھا!

محبوبہ۔ کیا تمہارے خیال میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے تم آسانی سے ترک کرسکتے ہو

عاشق۔ ہاں شادی کرنے کا ارادہ ترک کرسکتا ہوں۔

دلچسپ معلومات

پچیس سال تک بے ہوش

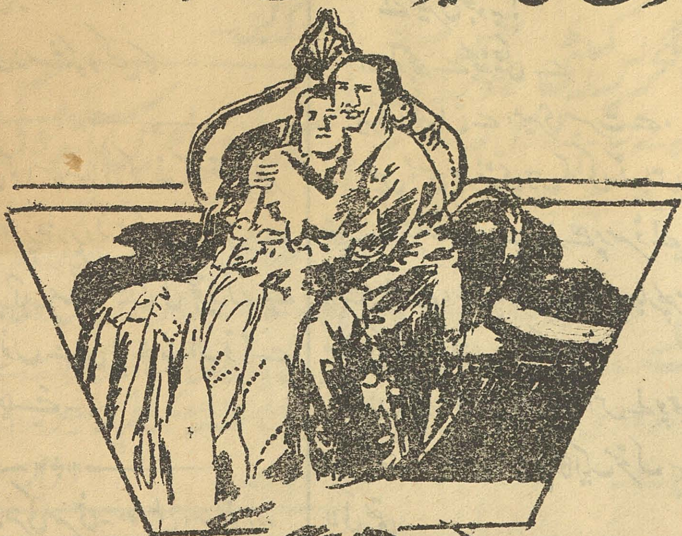
جنوبی امریکہ کی ایک ۵۴ سالہ عورت حال ہی میں ہوش میں آئی ہے ۱۹۱۰ء میں اُسے معلوم ہوا کہ اسکا خاوند شکار کے دوران میں مارا گیا ہے یہ خبر سنتے ہی وہ بے ہوش ہوگئی جنوبی افریقہ کے بہترین ڈاکٹر اسکے معالجہ کے لئے بلائے گئے۔ مگر کوئی بھی اُسے ہوش میں نہ لاسکا نہ ہی اُس کے مرض کی تشخیص ہوسکی۔ وہ صرف اتنا جانتے تھے کہ اُس کے عاشق کی اچانک موت نے اُس کے دماغ کو سخت صدمہ پہونچایا ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ وہ خود بھی کہتی ہے کہ وہ ۲۵ سال تک اسی حالت میں رہی اگرچہ اب اُس کی عمر ۵۴ سال کی ہے۔ مگر باتیں بالکل اُسی طرح کرتی ہے جیسے کہ ۲۰ سال کی عورت۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اگر وہ یہ سمجھنے میں ناکام رہی کہ زندگی ایک نعمت ہے تو ممکن ہے کہ وہ پھر بے ہوش ہوجائے۔

سویڈن میں ایک عجیب گھڑی

سنٹرل سویڈن کے ایک شہر اورنبو میں ایک عجیب گھڑی ہے جو ۱۹۱۹ء سے برابر ٹھیک وقت دے رہی ہے اور خوبی یہ ہے کہ اب تک اُسے چابی نہیں دی گئی ہوا کے دباؤ میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اُن سے یہ ضروری طاقت حاصل کرکے چلتی ہے۔ اسکی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ ہوا کے دباؤ کے بغیر بھی یہ بارہ مہینے متواتر چلتی رہتی ہے

نثار کی زیب النسا کیساتھ شادی

بمبئی ۱۹ رمئی۔ مشہور ایکٹر نثار نے جو آجکل سروج مووی ٹون میں کام کرتا ہے اسی کمپنی کی ایکٹریس زیب النساء سے شادی کرلی ہے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب وہ کلکتہ کی کسی کمپنی میں جانیوالے ہیں۔





افسانہ

ریحانہ!

ریحانہ کی ضعیف ماں حوادث زمانہ اور دنیا کی مصیبتوں اور رنجوں کا زندہ مجسمہ، موت اور زندگی اور موت کے درمیان ایک لرزتا ہوا رشتہ، بھیک کے چند سوکھے ہوئے ٹکڑے، نیم جاں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے ہوئے قبرستان کی بکھری ہوئی پریشان قبروں میں چل رہی تھی۔ وہ ایک اُبھری ہوئی چٹان کے پاس سستانے کے لئے بیٹھ گئی۔ اُسنے اپنی بھرپور جھولی کی طرف نگاہ کی۔ اُس کے چہرے پر کامیابی کی ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ شام پڑنے اور طوفان برپا ہونے سے پہلے ڈیڑھ میل کا راستہ طے کر کے یہاں تک آپہونچی تھی۔ بس اب قریب ہی قبرستان کے اندر اُس کی خس وخاشاک جھونپڑی اُسے دکھائی دے رہی تھی۔ دن بھر وہ مردوں کی اس بستی کی نگہبانی کرتی اور شام کو نزدیک ہی آباد گاؤں میں میں جا کر کچھ بھیک مانگ لاتی جو اُس کو اور اُس کی ایک دیوانی لڑکی کو بمشکل زندہ رکھنے کے لئے کافی ہوتی۔ اُسے اسیطرح وہاں رہتے ہوئے سترہ برس گذر چکے تھے۔ گاؤں کے بچوں نے اس سے اور اس کی پگلی لڑکی سے کئی ہیبت آمیز کہانیاں منسوب کر رکھی تھی۔ شاید وہ کچھ دیر اور وہاں بیٹھتی مگر بڑھتی ہوئی تاریکی، سرد ہوا کے جھونکوں، رعد کی کڑک اور بجلی کی چمک نے اُسے بیدار کر دیا اور وہ اپنی کانپتی اور لڑکھڑاتی ہوئی ٹانگوں پر ایک مرتبہ، آخری دفعہ اعتبار کرتی ہوئی چل پڑی

آخر طوفان آ گیا۔ گیر و دار کے شور وغل سے زمین خزاں زدہ پتوں کی طرح اور آسمان، سردی کی طوفان زدہ چوٹی کی طرح کانپ رہا تھا۔ باد تند کے جھونکے مستانہ وار جھومتے ہوئے، درختوں کی ٹہنیوں میں بازو آویزاں کر کے کراہتے اور چیختے چلے جا رہے تھے۔ سیل نوح کی طرح۔ سردی جلد سے گذر کر ہڈیوں کو چیرتی ہوئی نکلجاتی۔ زمین آسمان پر ایک قیامت برپا تھی۔ پہاڑی پر سے بڑے بڑے پتھر لڑھکتے ہوئے، بے حس، بے بس، قبروں کے ساتھ آ کر ٹکراتے تھے۔ اور اگر چٹان کا کوئی بڑا سا ٹکڑا ٹوٹ کر اس طرف آگرا تو پھر ——————

ریحانہ کی ماں یہ سوچتے ہی لرز اُٹھی۔ ریحانہ کی ماں، سوچتے ہی لرز اُٹھی "ریحانہ میری پیاری بچی تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ نیند کیوں تمھاری آنکھوں سے اُڑ گئی۔ تمھاری سیب کی مانند ڈھلی ہوئی سفید آنکھوں سے آج وہی وحشت ٹپکتی ہے۔ جیسے باہر چیختے ہوئے بھوکے بھیڑیوں کی آنکھوں سے، کیا تمھیں" ... نہیں سنائی دیتیں۔ رات اتنی گذر چکی ہے، آ میری بچی میرے ساتھ لیٹ جا۔ میرے دھڑکتے ہوئے پہلو کو صرف چند لمحوں کے لئے سکون بخش دے۔ میرے سینے کے رستے ہو زخم کو مندمل ہو جانے دے۔ کاش تو اس میں سما سکتی۔

ریحانہ اس جھونپڑے کے ایک گوشے میں ایک فرش خاک پر، نزدیک ہی ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی جانب منھ کئے ہوئے بیٹھی تھی۔ وہ اپنی ٹھوڑی کو اپنے زانوں پر رکھے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے ہوئے بیٹھی تھی اور چراغ کی گرم گرم لو اس کے تنفس سے شوخیاں کر رہی تھی اُس کے پریشان اُلجھے ہوئے دماغ میں ایک شام آج سے طویل سترہ جاڑے پہلے بہار کی ایک شام زندہ ہو گئی اگر ایک دیوانی لڑکی کے ذہن میں کوئی چیز زندہ ہو سکتی ہے! دادی کے اُس پار وہ ایک چٹان پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس کی بھیڑیں ڈوبتے سورج کے سامنے کھڑی شاید اپنے لمبے لمبے اُلجھے ہوئے سایوں پر غور کر رہی تھیں۔ اس کا وفادار کتا اُن کی نگہبانی کر رہا تھا اور وہ جنگلی پھولوں کی مالا بناتے ہوئے ایک گیت گا رہی تھی۔ ایک وارفتہ گیت جس کے معنی اُس کے بھٹکے ہوئے ذہن پر کچھ واضح تھے۔ لیکن جسکا مفہوم، جس روح سے وہ کچھ نا آشنا تھی۔ اُس شام تک، صرف، اُس شام تک —— پھر وہ آگئے۔ اور انہوں نے اُس کے تقبال کے لئے اُسے اُٹھنے تک نہ دیا۔ بلکہ اپنے مضبوط ہاتھ اُس کی کمر میں آویزاں کر دیے۔ ایک ہلکا سا وہ کچھ نہ سمجھتے ہوئے کچھ نہ جانتے ہوئے بے حس گر پڑی۔ اُن کا گرم سانس اُس کے سانس سے سرگوشیاں کرتا رہا۔ چراغ کی گرم لو کے مانند۔

اُس کے ماں کی آواز نے اُسے چونکا دیا۔ کس قدر پُر کیف تھی۔ اس شمع کی صحبت، اور کوئی، خود اُس کی ماں ہی اُسے اس سے بھی محروم کرنا چاہتی تھی۔ کیا اس لئے کہ وہ ابھی تک اس دنیا کا حصہ ہے۔ کچھ دیر کے لئے وہ جھنجھلائی۔ مگر اب کمرے کے اندر دروازے کے درازوں میں سے آتی ہوئی ہلکی ہلکی ہوا۔ اس کے سیاہ بکھرے ہوئے بالوں کو اُڑا اُڑا کر اُسکے آنکھوں پر ڈال رہی تھی۔ ان اُڑتے ہوئے پریشان بالوں کے لمس میں کیا اُن مضبوط مگر لطیف لانبی انگلیوں کے لمس کی کیفیت موجود نہ تھی۔؟ جو کبھی اُس کی آنکھوں پر اچانک پیچھے سے رکھ دیجاتی تھیں۔ اور پھر پوچھا جاتا تھا! بتاؤ ریحانہ! میں کون ہوں؟

اب کی ہوا کے ایک تیز جھونکے نے جو مچلتا اور رقص کرتا ہوا کمرے کے چاروں طرف گھوم آیا تھا۔ اس کی جلتی ہوئی شمع کو ترغیب دی۔ کہ وہ ایک ہی بار اپنے تمام تر سوز جل اُٹھے۔ اور پھر ایک ابدی نیند سو جائے مگر ریحانہ دیوانی لڑکی اس طرح بازو پھیلا کر اُس پر جھک پڑی جیسے کوئی کسی کا دامن پکڑ کر ازراہ منت کہے "نہیں ابھی نہیں، ٹھہرو" صرف چند لمحہ اور وفا کا دم بھرو! شمع کے اس پُر کیف لمس نے ریحانہ کی دُکھ بھری اصلی دنیا کو خواب و خیال کی دنیا میں تبدیل کر دیا۔

اُس نے دیکھا کہ آج سے سترہ برس پہلے کی ریحانہ جن و جمال کے انوار کا ڈھلا ہوا سانچہ، ایک سرخ رنگ عروسی جوڑا، اور مرصع زیور زیب تن کئے اپنے چمکیلے مشکبو بال گھٹنوں تک کھولے، ایک ہاتھ میں سفید موتیوں کی مالا لئے ہوئے محبت کے دیوتا کے مقدس مندر کے دروازے پر کھڑی ہے۔ مندر کے چاروں طرف سے محبت کے شیریں نغموں کا ایک بے پایاں سیل بہ رہا ہے۔ اس کی معطر فضا میں یہ ریشمیں لمس اور خوشنما رنگوں کی ہم آہنگی کا وجود ہے اس کے بلوریں پاؤں میں جذبہ رقص سرایت کرتا جا رہا ہے وہ اس اندھے دیوتا کے سامنے رقص کرتی ہے بے تابانہ رقص جس کے کیف سے خود اُس کی روح سرشار اور اُس کا دماغ مخمور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اُس کی بے خودی کا وجد اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ وہ چاہتی ہے کہ سراپا رقص بنکر اسی دیوتا کے قدموں پر سر رکھ کر نثار ہو جائے۔ آہنی دروازے سے کچھ دور کوئی اُسکا نام لے کر پکار رہا ہے "ریحانہ ریحانہ" —————— آہ کتنا جادو ہے اس آواز میں کتنے سحر طراز اور رس بھرے ہیں۔ **باقی آیندہ**

یوم النبیؐ کا پروگرام کیا ہونا چاہیئے

محرک تحریک کے دماغ میں تحریک سیرت کا نقشہ تخیل

دنیا میں نظام کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا سیرت نبوی کا سب سے پہلا سبق نظام ہے تاریخ اسلام کے تمام زریں کارنامے، قومی تنظیم کا نتیجہ ہیں۔ جب مسلمانوں کی قسمت پھرے گی۔ جب فصل بہار کی آمد کا آمد کا اعلان ہوگا، تو مسلمانوں کا پہلا قدم یہ ہوگا کہ وہ منظم ہونگے اور اُن کا ہر کام نظام کے تابع ہوگا۔

نظام سیرت کی تکمیل

یوم النبیؐ کے پروگرام کا سب سے پہلا حرف یہ ہے کہ ہر ایک شہر میں ایک سیرت کمیٹی بنا کر، سیرت کے نظام کو مکمل کر دیا جائے۔ آپ سیرت کمیٹی پٹی سے تحریک سیرت کی ممبری کے ٹکٹ اور ہینڈ بل مفت منگائیں۔ اگر کسی شہر یا قصبے میں تحریک سیرت کے کم از کم ۲۰ ممبر اور گاؤں میں کم از کم ۱۰ ممبر بن جائیں تو وہاں سیرت کمیٹی قائم ہو سکتی ہے۔ ممبر کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ ٹکٹ پر دستخط کرے اپنی مقامی کمیٹی کو ۴ آنے سالانہ ادا کرے اور سیرت کے عالمگیر مشن سے تعلق رکھنے اور تحریک کے تمام حالات اور فرائض سے باخبر رہنے کی خاطر ہر پندرھویں دن ایک آنہ دیکر اخبار ایمان خرید لیا کرے۔ اخبار ایمان ذاتی اخبار نہیں بلکہ تحریک کا آرگن ہے۔ اور ۳ اپریل کو اس کی ملکیت اور سرمایہ ایک قومی بورڈ کے حوالے کیا جا چکا ہے۔ اخبار کی اصل قیمت تین روپے سالانہ یا دو آنے فی پرچہ ہے مگر تحریک سیرت کے ممبروں سے نصف قیمت وصول کیجاتی ہے یعنی ایک آنہ فی پرچہ۔ ہر مقامی سیرت کمیٹی کے سکرٹری کو ممبروں کی تعداد کے مطابق اخبار کے پرچے بھیجے جاتے ہیں وہ ہر پندرھویں دن ہر ایک ممبر کو پرچہ پہونچا کر ایک ایک آنہ وصول کر لیتے ہیں۔ اسوقت تک رنگون، ملتان، لاہور، کانپور، اجمیر، احمد آباد، بمبئی، مدراس وغیرہ، ستر سے زیادہ شہروں میں کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ بے انتہا ضروری ہے کہ یوم النبی سے پہلے پہلے ہندوستان کے ایک ایک شہر، قصبہ، اور گاؤں میں باقاعدہ سیرت کمیٹیاں قائم ہو جائیں۔ تاکہ ہر ایک شہر میں تحریک سیرت کے لئے ایک عام احساس اور بیداری پیدا ہو سکے۔

یوم النبیؐ کی تیاری کا کام

محلہ وار جلسہ کر کے ہندو، مسلمان، عیسائی۔ سب کو دعوت دی جائے کہ وہ رسول اللہؐ کے یوم ولادت کی خوشی میں یوم النبی کے جلسوں میں شامل ہوں۔ جلسہ سیرت کے انتظام، علماء کے اخراجات اور تقریر سیرت کی مفت تقسیم کیلئے، روپیہ جمع کیا جائے۔ گرد و نواح کے دیہات میں رضاکار اور اشتہار بھیجے جائیں۔ وفد بنا کر یا خطوط بھیج کر مقامی حکام کو اور غیر مسلم لیڈروں، پنڈتوں اور پادریوں کے جلسہ میں تشریف آوری کی بار بار دعوت دیجائے۔ غیر مسلم مقررین کو تلاش کر کے بلایا جائے اور مسلمان علماء کی طرح ان کی خدمت مہمانی اور خرچ کا انتظام کیا جائے اشتہاروں کی صورت یہ ہے کہ یوم النبی کے جلسوں کے لئے بے شمار شہروں میں اشتہار چھپوائے جائیں۔ مگر چھوٹے شہروں اور قصبوں میں جہاں مطبع نہیں ہوتا۔ بڑی دقت اٹھانی پڑتی ہے دو تین سو اشتہارات کے کاغذ، کتابت، چھپائی، کرایہ ریل وغیرہ پر کم از کم دس روپے ضرور خرچ ہوتے ہیں۔ اسکا علاج یہ ہے کہ آپ سیرت کمیٹی پٹی سے بڑے سائز کے بہت ہی عمدہ اور شاندار پوسٹر منگوالیں اور جلسہ کے وقت اور جگہ کی خانہ پری کر کے انھیں شہر اور دیہات میں ہر جگہ چسپاں کرا دیں۔ بس صرف آنا کر دینے سے مسلموں اور غیر مسلموں میں یوم النبی کی پوری تحریک اور منادی ہو جائے گی ۳۲ پوسٹروں کی قیمت ایک روپیہ۔ ایک سو کی تین روپیہ ۵۰۰ سو تک ڈہائی روپیہ فی سینکڑہ۔ اور ۱۰۰۰ سے زائد دو روپیہ سینکڑہ مقرر کی گئی ہے۔ محصولڈاک اس قیمت میں شامل ہے آخری چیز یہ ہے کہ ابھی سے رضاکار بھرتی کیے جائیں اور دیہاتی مسلمانوں کے طعام کا ابھی بندوبست کیا جائے۔

پہلے سے پروگرام بناؤ

ہر شہر میں یوم النبی کی مصروفیات کا پہلے سے ہی پروگرام بنایا جائے۔ کہ کب تبلیغی مظاہرہ ہوگا۔ ہر قوم کے طلبا کا مضامین سیرت پر انعامی مقابلہ ہوگا۔ تقریر سیرت کی مفت سیرت تقسیم کا انتظام کیا ہوگا۔ مردوں کا جلسہ کب ہوگا عورتوں کا کب ہوگا۔ مقررین کون کون ہوں گے صدقہ و خیرات کا کیا کیا انتظام کیا جائے گا۔ جس سے ہر قوم کے غریب یتیم مسکین لوگ عملاً یہ احساس کر لیں کہ آج رحمۃ اللعالمین پیدا ہوئے تھے۔ سیرت نبوی پر بہترین نظمیں لکھنے والوں کو کیا کیا انعامات دیے جائیں گے، کون انعامات تقسیم کریگا۔ دیہاتی مہمانوں کے طعام کا کیا انتظام ہوگا وغیرہ وغیرہ

تبلیغی مظاہرے

میری ہر مسلمان سے قطعی طور پر اپیل ہے کہ جلوسوں کے کھیل تماشے باجا، آتشبازی، گتکے وغیرہ بند کر دیے جائیں۔ رسول اللہؐ کے مبارک نام پر فضول خرچی نمائش، راگ رنگ، مسخرگی، تمائش اور تماشوں کا مظاہرہ سخت شرمناک ہے ان کی بجائے بڑی ہی قوت اور کوشش سے تبلیغی مظاہروں کا انتظام کیا جائے یعنی بہت ہی سادہ فوجی مارچ ہو۔ کپڑوں پر دو چار الفاظ میں رسول اللہ صلعم کے فرمان لکھے ہوئے ہوں، نعرۂ تکبیر کے بغیر کوئی دوسری آواز بلند نہ کی جائے یہ مظاہرہ بہت ہی مختصر ہو۔ اور اسے کم سے کم وقت میں ختم کر دینا چاہئے

یوم النبیؐ کے جلسے

یوم النبیؐ کے جلسہ ایسے ہوں کہ وہ گویا حضرت رحمۃ اللعالمین کا دربار ہے۔ ایک طرف حکام بیٹھے ہوں دوسری طرف پنڈت، پادری، گرنتھی، اور مولوی تشریف فرما ہوں تیسری طرف اچھوت، جماعتیں ہوں جنہیں اجلے کپڑوں میں صفائی کیساتھ تختوں پر بٹھا دیا جائے۔ جلسوں کی کامیابی کا واحد معیار یہ ہے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ غیر مسلم حصہ لیں۔ اگر زیادہ ہجوم کا خیال ہوں تو لاؤڈ اسپیکر لگا دیے جائیں۔ تمام تقریریں اور نظمیں صحیح روایات پر مبنی ہوں۔ اور بڑی ہی محنت اور تیاری کے بعد کی جائیں جن میں کسی مذہب پر حملہ نہ ہو۔ سب سے پہلے خالد شیلڈرک کی تقریر پڑھی جائے۔ اسکے بعد ہندو سکھ، انگریز، عیسائی، اور مسلمان لیکچرار اپنی اپنی زبان میں تقریریں کریں۔ اور ان کی کاپیاں۔ سیرت کمیٹی پٹی کو بھیجدی جائیں۔ جلسے کا حاصل یہ ہے کہ تمام حاضرین کے دل پر رسول اللہؐ کی عظمت اور محبت کا رنگ طاری ہو جائے۔

تقریر سیرت کی مفت تقسیم

دو غلطیوں سے بچئے "ایک یہ کہ بہت سے کتب فروش مرکز اشاعت "سیرت" کے نام سے اپنی کتابیں بیچ رہے ہیں۔ یہ صریح دھوکا ہے۔ دوم یہ کہ شہر شہر میں تقریر سیرت چھاپنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے یہ سلسلہ رُکنا چاہیئے ورنہ اندیشہ ہے کہ اس طرح تحریک کی قوت، وحدت، نظام اور ترقی بالکل برباد ہو جائے گی۔ تقریر سیرت کی مفت تقسیم مرکزی سیرت کمیٹی پٹی کی مالی امداد کا واحد ذریعہ ہے ہم پورے ایک سال کے بعد مسلمانوں سے صرف اپیل کرتے ہیں۔ اور وہ اپیل یہ ہوتی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو ہر شہر و علاقہ میں اس وسعت و کثرت سے سیرت کی تقریریں مفت تقسیم کی جائیں کہ ہر ایک تعلیم یافتہ مرد اور عورت تک سیرت نبوی کا پیغام پہونچا دیں۔ اس سال کی تقریر سیرت ڈاکٹر خالد شیلڈرک کے قلم سے ہے اور بالکل بے مثال ہے اس تقریر کا مقامی زبانوں میں ترجمہ شائع کر دیا جائے اسے یوم النبی میں سنایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے علاوہ اردو، فارسی، پشتو، انگریزی، ہندی، اور گورمکھی میں اور بھی کئی تقریریں شائع کی گئی ہیں۔ جن کی قیمت ۵۰ روپیہ فی ہزار، ۶ روپیہ فی سینکڑہ ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ۔ سوا روپیہ بھیج کر ۱۶ تقریریں طلب کی جا سکتی ہیں۔

برادران اسلام! میری یہ آخری استدعا ہے کہ اللہ کے لئے کام کرو۔ ہر ایک مسلمان ۱۲ ربیع الاول کا دن، سیرت نبوی کی اشاعت کے لئے وقف کر دے اس دن تبلیغ سیرت کے سوا مسلمانوں کو کوئی کام نہیں کرنا چاہئے۔ تبلیغ سیرت کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ آپ خود اسوۂ رسول پر عمل کریں۔ اور سچے مسلمان بن جائیں۔

عبدالمجید قریشی
سکرٹری سیرت کمیٹی پٹی۔ ضلع لاہور

کانپور میونسپلٹی

واٹر ورکس ڈپارٹمنٹ

۱۔ کانپور واٹر ورکس ڈپارٹمنٹ کے استعمال کے واسطے ٹنڈر دینے والوں کی مناسب تعمیل کے واسطے مندرجہ ذیل شرائط و معاہدہ پر ۳۶-۱۹۳۵ء میں سفید گنگاجی کی کم و بیش ۷۰ ہزار کیوبک فیٹ بالو سپلائی کرنے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

۲۔ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے منتخب کیے ہوئے اور کامیاب ٹنڈر دینے والے کو تبلائے ہوئے مقامات میں سے نکالی ہوئی سفید گنگاجی کی بالو منظور کی جاوے گی اور سپلائی شروع ہونے اور جاری رکھنے سے پہلے اُس کے نمونے واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ منظور کریں گے۔

۳۔ سفید گنگاجی کی بالو کی سپلائی فلٹر تالابوں میں دی جائے گی اور ناپی جائے گی جس کی اونچائی بنیا جھابر پمپنگ اسٹیشن کی کمپونڈ کے اندر فلٹر کے تالاب میں ۳ فیٹ ہوگی۔

۴۔ ٹنڈر دینے سے پیشتر پیشگی میونسپل بورڈ کے خزانچی کے پاس نقد سو روپیہ -/۱۰۰ ارنسٹ منی EARNEST MONEY کے طور پر جمع کر دینا چاہئیے۔ اور نمبر و تاریخ اور اُس کی رقم تصدیق کیلئے لفافہ پر درج کر دینے کے بعد ٹنڈر کے ساتھ خزانہ کی ابتدائی رسید لگا دینا چاہئیے۔ جن ٹنڈر کے ساتھ یہ خزانہ کی رسید موجود نہ ہوگی اور لفافہ پر نمبر و تاریخ و رقم درج نہ ہوگی اُس پر کوئی غور نہ کیا جائے گا۔

۵۔ ارنسٹ منی EARNEST MONEY کے بجائے نقد روپیہ کیلئے کوئی چک منظور نہ کی جائیگی۔

۶۔ سپلائی پوری ہو جانے پر پیمائش کی جاوے گی اور صرف آخری بل ادا کرنے کے لئے پاس کیا جاوے گا۔

۷۔ اُس کے ٹنڈر کی منظوری کی بورڈ کی اطلاع ملنے کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مناسب قیمت کے کاغذ پر اقرار نامہ کرنا ہوگا۔ جس کے ہونے پر ٹھیکہ نہیں دیا جائیگا۔ اور ارنسٹ منی EARNEST MONEY ضبط کر لی جائے گی۔

۸۔ ہر ایک ٹنڈر کے اوپر "سفید گنگاجی کی بالو کے ٹنڈر" لکھا ہونا چاہئیے۔ اور ارنسٹ منی کی رسید کا نمبر۔ تاریخ اور رقم بھی درج ہونا چاہئیے۔ اور چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کے پتہ پر اسطرح بھیجنا چاہئیے تاکہ ۴ جون ۱۹۳۵ء کو ۴ بجے شام سے پہلے اُن کے پاس پہونچ جاویں۔

۹۔ جن ٹنڈروں میں ۴ و ۸ نمبر کی شرط کی پابندی نہ کی جاوے گی وہ قصور دار ٹنڈر دینے والے کسی نوٹس کے بغیر خارج کر دیے جاویں گے اور بورڈ سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے واسطے پابند نہیں ہے۔ اور ایسا کرنے کے واسطے کوئی وجہ نہ تبلائی جاویگی۔

۱۰۔ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے انڈنٹ یا مانگ وصول ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر شرط نمبر ۲ کے معاہدہ کے مطابق سفید بالو کی سپلائی کی جاوے گی۔ اور فلٹر ان Regaup بھرنے کا کام بھی ساتھ ہی ساتھ اُسی وقت میں پورا کیا جائے گا جس کے ہونے پر روزانہ ۵ روپیہ جرمانہ کیا جائے گا۔ جو خلاف ورزی جاری رہنے تک جاری رہے گا۔

الیس این تواری رائے بہادر، ڈی، اتچ بی
ایگزیکٹیو افیسر:- میونسپل بورڈ کانپور

ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن
سر مالکم ہیلی کی تقریر

لندن ۲۲ مئی۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی صدارت فرماتے ہوئے سر مالکم ہیلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لبرلوں کا زاویہ نگاہ ہندوستانی سیاسیات کی بنیاد ہے۔ نئے آئین میں مخصوص تحفظات کے پیش نظر خیال نہیں کیا جاتا کہ ہندوستان میں انڈیا بل کا استقبال کیا جائیگا۔ ہندوستان کی رائے عامہ سے منظور کر گئی آپنے کہا کہ گورنمنٹ کے لبرل درجہ کو تقویت دینے کی پالیسی میں بہت زیادہ متاثر ہوا تھا۔ انگلستان میں مخالفت کے باوجود ہندوستان اور دیگر غیر ملکی پارلیمنٹری سنتھائیں بالکل نظر انداز کی جا رہی تھیں اور گورنمنٹ تب بھی اب بات پر زور دے رہی تھی کہ ہندوستان کو وہ کچھ دیا جائے جو انگلستان ہندوستان کے لئے بہترین تصور کرتا تھا اور اگر ہندوستان اپنے ان مواقع کو کھو بیٹھا اور اس نے اس قربانی کو محسوس نہ کیا جو کہ برطانیہ نے کی ہے تو یہ الزام ہندوستان کے سر ہوگا۔ برطانیہ کو اسکا ملزم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سر منو بھائی مہتہ نے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہ خیال کرنا غلط ہے کہ شہزادگان ہندوستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ حال ہی میں والیان ریاست اور برطانوی حکومت کے مابین جو معمولی غلط فہمیاں پیدا ہوئی تھیں وہ اب کامیاب طور پر دور ہو رہی ہیں۔

تمباکو پر لائیسنس

اوٹاکمنڈ ۱۲ مئی تمباکو کی پیداوار اور تیاری کے لئے لائسنس دینے کا مدارس میں ایک بل حکومت مدراس کے زیر غور ہے

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ ۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء کے گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۴۲۲۳/۲۳-۲-۹۵ کے تحت میں شائع شدہ اور ترمیم شدہ ٹریفک اور موٹر گاڑیوں کے انتظام کے باقی لاز کے باقی لا نمبر ۱۱ میں مندرجہ ذیل ترمیم کرنا چاہتا ہے:-

کسی ایسے شخص کی طرف سے جس پر اسکا اثر پڑتا ہو جو کوئی اعتراض یا رائے اس نوٹس کے شائع ہونے کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر موصول ہوگی اُس پر بورڈ غور کرے گا۔

مسودہ ترمیم

"سڑک کے کنارے سواری کرنے۔ جانور ہانکنے یا لیجانیوالے یا گاڑی چلانیوالے اشخاص بائیں طرف رہینگے اور جب اُسی سمت جانیوالی دوسری گاڑی یا جانور کے پاس سے گذرینگے تو اُنکے داہنی طرف سے جائنگے۔"

الیس، این تواری ڈی پی اتچ
ایگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

یوم النبی کی قوت کا صحیح مصرف

علماء کرام اور کارکنان تحریک سیرت کی اہم اپیل

یوم النبی کے تبلیغی جلسوں کا وقت قریب ہے سیرت کمیٹی پٹی کو مصدقہ اطلاعات پہنچی ہیں کہ عام مسلمانوں، محرابوں، دروازوں، جھنڈوں اور تصویروں کی انتہائی نمائش پر ہزارہا روپیہ خرچ کر کے، یوم النبی کی خالص تبلیغی اور اصلاحی تقریب کو محرم، دیوالی اور دسہرہ کا لباس پہنانا چاہتے ہیں۔ ہم دین حق کے ادنیٰ خدام کی حیثیت سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنی تمام کوشش اور توجہ، تبلیغ سیرت، اتحاد اسلام، اتحاد انسانیت، اور دعوت صلح و سلام پر مرکوز رکھیں۔ اور اس علمی اور بین الاقوامی تقریب کو کھیل کود، لہو و لعب، باجا، آتشبازی، چراغاں، بنوٹ گتکہ، سوانگ، نمائش، اور فضول خرچی سے ہرگز ہرگز آلودہ نہ فرمائیں۔ اگر عوام ان امور میں الجھنا بھی چاہیں، تو اُنھیں پوری قوت سے روکیں۔ اور حد شریعت سے تجاوز نہ کریں (بلکہ ایسی متبرک مجالس میں پاکی، صفائی، طہارت اور اسلامی تہذیب کے مطابق آرائش اور روشنی کا انتظام کرنے کی تاکید کی جائے۔ قطب الدین عبدالوالی) ہمارے اسلامی وقار کی اس سے بڑھکر اور کوئی توہین نہیں ہوسکتی کہ ہم ایک ایسے دن کو جو بلغوا عنی ولو آیۃ کی حدیث کے ماتحت اسوہ رسول پاک، کی اطاعت و اشاعت کے لئے وقف ہونا چاہیئے۔ بدعات غیر حسنہ اور تکلفات و نمائش کا میلہ بنا دیں۔ ایسے نمائشی میلوں میں خلق خدا اور ملت اسلامیہ کے لئے کوئی فلاح و ثواب نہیں ہے۔ یوم النبی کے معنی یہ ہیں ہر ایک شہر میں تمام قوموں کے متحدہ جلسے کر کے صحیح روایات سے رسول اللہ کا ذکر پاک سنایا جائے اور مسلمان اللہ تعالےٰ کی جناب میں حضرت رحمت اللعالمین کے نمونہ و مثال اور حکم و ارشاد کے مطابق زندگی بسر کریں اور سچے مسلمان بن جائیں۔ اس موقعہ پر صدقات و خیرات کا صحیح مقصد یہ ہے کہ یتیم پرور اور غریب نواز نبی کی یاد میں غریبوں کو نواز لیا جائے، بیوگان کی امداد کی جائے۔ مقروضوں اور اسیروں کے بوجھ ہلکے ہو جائیں میلوں اور غیر مسلموں میں سیرت کی کتابیں مفت تقسیم کی جائیں۔ تاکہ وہ غلط فہمیاں اور بدگمانیاں جو اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے متعلق دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ دور ہوں، اور حضرت رحمۃ اللعالمین کی صحیح شان دنیا میں نمایاں ہو جائے۔

نوٹ تقریر سیرت کی قیمت ۵۰ روپیہ فی ہزار، ۶ روپیہ فی سینکڑہ، ایک روپیہ کی ۱۶ کتب کا محصولڈاک الگ۔

پتہ سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور

مولینا محمد ابوبکر (امیر شریعت بنگال) مولینا محمد افرالدین (ناظم جمعیۃ العلماء بنگال) مولانا محمد منظر الدین (ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی) مولینا غلام مرشد (پروفیسر اشاعت اسلام کالج لاہور) مولینا محمد احمد خطیب مسجد وزیر خاں لاہور۔ مولینا محمد فضل شاہ (امیر حزب اللہ لاہور جلالپور) مولینا احمد علی (ناظم انجمن خدام الدین لاہور) قاضی عبدالمجید قرشی (سکریٹری سیرت کمیٹی پٹی) مولینا معین الدین (اجمیر شریف)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نئی کوتوالی کمپاونڈ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بنگلہ بنانے کے واسطے مہر بند ٹنڈر ۳۰ر (تیس) مئی ۱۹۳۵ء وقت دو بجے دن تک دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور میں لئے جاوینگے۔ لاگت تخمیناً Rs. 14897/- ۱۴ ہزار ۸ سو ۹۷ روپیہ ہے

مزید حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ کوئی خط و کتابت نہیں کی جائے گی۔

منبع الطب کالج لکھنو کا

نیا سشن

صوبہ اودھ کی مشہور و معروف و مسلم الثبوت طبی درسگاہ منبع الطب کی سالانہ تعلیم ۹ر جولائی ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگی۔ حسب دفعات دستور العمل ۲۲ لغایتہ ۲۴ جدید داخل ہونے والے طلاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستہائے داخلہ مطبوعہ فارم پر معہ نقول اسناد قابلیت و معیار تعلیم یکم جولائی سنہ رواں تک آنریری سکریٹری صاحب منبع الطب کالج لکھنو کی خدمت میں ارسال کردیں جو طلبا بغیر اجازت و منظوری داخلہ چلے آئیں گے اُنکی کوئی ذمہ داری نہ لیجاسکتی۔ امیدواران وظائف کو اپنی درخواست میں وجوہ حصول وظیفہ کی تصریح کردینا اور اُنپر کسی مقامی مجسٹریٹ کی تصدیق کرادینا لازمی ہے۔ مطبوعہ فارم درخواست داخلہ نصاب تعلیم اردو عربی دستور العمل وغیرہ پتہ ذیل سے بارسال ٹکٹ ایک آنہ طلب کئے جاسکتے ہیں۔

امبیکا پرشاد سکسینہ
کلرک منبع الطب کالج لکھنو۔

اطلاع نامہ حسب دفعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۰

بعدالت مال مقام شیوراجپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مترا سنگھ بنام تم کیرت کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بتاریخ ۲۷ر اپریل ۱۹۳۴ء صادر ہوئی۔ اور مبلغ للعہ ۴۷/۱۴/۳ جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۳	۶	۰
خرچہ نالش	۵	۱	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱۰	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۱۰	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۵	۲	۶
میزان	۴۷	۱۴	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کیرت ولد جندان قوم اہیر ساکن موضع گداپور پرگنہ بلہور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 3/14/1 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳۱ر مئی ۱۹۳۵ء

پرگنہ بلہور موضع گداپور محال چتر سنگھ

تفصیل اراضی

۱۳۴	۴ ر	۲۰۷/۳	۱۴ ا ر
۲۰۹	۱۵ بگہہ	۷۰۶/۱	۶ ر
۷۰۶/۲	بگہہ	دفعہ	۵ للعہ

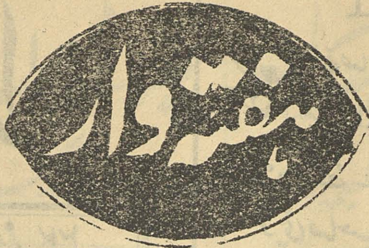
دستخط
مہر عدالت
کالی پرشاد رجسٹرار اجلاس
شیوراجپور ضلع کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ یکم جون ۱۹۳۵ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

موج ساحل

(از جناب شاہد صدیقی اکبرآبادی)

حقیقت تک پہونچ جاتے ہیں باطل دیکھنے والے
انھیں پہچان لیتے ہیں مرا دل دیکھنے والے

ذرا سی خاک ہے اور چند لاشیں جاں نثاروں کی
ادھر آئیں فروغ شمع محفل دیکھنے والے

بس آنکھیں بند کر اور قطع کر راہ غم ہستی
کوئی منزل نہیں اے سوئے منزل دیکھنے والے

بہت ہمت طلب تھا ڈوبنے والوں کا نظارہ
پلٹ آئے سوادِ شام ساحل دیکھنے والے

ستمہائے تغافل کی شکایت کر تو دوں لیکن
کرم ناآشنا ہیں جانب دل دیکھنے والے

ہمیں کچھ ڈر نہیں طوفان امواج حوادث کا
کہ ہم تو ہیں پس ہر موج ساحل دیکھنے والے

عیاں ہر اشک سے رنگ یقین کامیابی ہے
اب اپنی لاج رکھ اے چشم سائل دیکھنے والے

تصور کے فریبوں سے ابھی واقف نہیں شاہد
غبارِ نجد میں لیلےٰ کا محمل دیکھنے والے

فلسطین و عراق

بغداد۔ بیت المقدس سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے سیاسی حلقوں کو قوی امید ہے کہ ہفتہ رواں کے آخر میں برطانوی ہائی کمشنر بغداد آئیں گے یہاں سفیر برطانیہ کے مہمان ہوں گے اس سفر کے متعدد اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حکومت عراق کو عراقی فلسطینی تجارتی عہدنامہ کے قیام کے لئے راضی کریں۔

مصر و ترکی کے روابط

اخباری نمایندہ توفیق رشدی کے استفسار کے جواب میں ترکی معاہدہ کی نسبت وزیر خارجہ ترکیہ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ اطمینان بخش طریقہ پر روبہ ترقی ہے اور عنقریب اسکا نتیجہ شائع ہو جائیگا

دنیائے اسلام

حکومت ترکی کا جدید اعلان!

ترکی میں یہودیوں کے ربیوں، عیسائیوں کے پادریوں اور مسلمانوں کے مولویوں کو مخصوص مذہبی لباس میں نکلنے سے منع کر دیا گیا ہے مسلم علما کے متعلق یہ طرز عمل اختیار کیوں کیا گیا! اسکا جواب ترکی کے وزیر داخلہ نے یہ دیا ہے کہ بعض لوگ جو عالم کہلائے جانے کے مستحق نہیں ہیں وہ اپنے لباسوں سے عوام کو مرعوب کیا کرتے ہیں۔ اور جاہل لوگ اُن کی ایسی عزت کرتے ہیں جس کے وہ مستحق نہیں ہوتے مخصوص لباس کی بدولت لوگوں کو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں۔ اور دیہاتی تو اُن کا لباس ہی دیکھ کر گرویدہ ہو جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مخصوص لباس سے علمار کو وہ امتیاز حاصل ہو جاتا ہے جس سے جمہوریہ ترکیہ کے افسر پست نظر آتے ہیں۔ اور لوگ اُن کی وہ عزت نہیں کرتے جس کے وہ مستحق ہیں۔

بلغاریہ اور رومانیہ کے ترکی باشندے

بلغاریہ اور رومانیہ کے ترک خاندانوں نے ترکی میں نقل مکان کر لیا ہے کچھ عرصہ ہوا بلغاریہ سے ایک معاہدہ کیا گیا تھا۔ جس میں قرار پایا تھا کہ بلغاریہ کے ایک گاؤں کے باشندے ترکی میں آجائیں۔ اور ترکی کے ایک گاؤں کے باشندے بلغاریہ کے ایک گاؤں میں آجائیں۔ چونکہ دونوں دیہات سرحد کے بالکل قریب واقع ہیں۔ اسلئے انتقال نہایت سہولت سے عمل میں آیا ہے،

ملکی مصنوعات استعمال کرو

دمشق میں خواتین کا مظاہرہ

دمشق! خواتین ایک مظاہرہ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس مظاہرہ کی ترتیب یوں ہوگی۔ کہ تمام خواتین جو اس میں شریک ہونگی اپنے یہاں کے تیار کئے ہوئے کپڑے پہنے ہوں اور تمام لوگوں کو ترغیب دیں گی کہ وہ صرف اپنے ملک کی تیار کی ہوئی چیزیں استعمال کریں۔

سونے کی تلاش

انقرہ۔ حکومت ترکیہ نے بعض ماہرین کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ممالک محروسہ ترکیہ میں جہاں سونے کی کان ہو تلاش کریں اور وہاں سے نکالیں۔

بعض ماہرین کا خیال ہے کہ حکومت ترکیہ بھی اس سے متفق ہے کہ بعض مقامات پر ترکیہ میں سونے کی کانیں ہیں۔

گفت و شنید تقریباً ختم ہو چکی ہے اور عنقریب ماہر ارضیات اس کام میں لگ جائیں گے۔

ایران کا بحری مستقر

طہران۔ وزارت حربیہ نے تصفیہ کیا ہے کہ جزائر ہنجام عباسیہ میں بحری بیڑوں کے مستقر قائم کئے جائیں کیونکہ برطانیہ نے بھی اپنا مستقر خلیج فارس میں قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

عراق اور جاپان

بغداد۔ حکومت ہائے عراق و جاپان میں ایک معاہدہ طے پایا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی جہاز رانی قائم کی جائے جاپان سے عنقریب ایک سرکاری نمایندہ آنے والا ہے۔ تاکہ اقتصادی اور سیاسی تعلقات و روابط کی توثیق کرے۔

عراق و ترکی

انقرہ۔ وزیر خارجہ ترکیہ، سفارت عراق کے ✻

✻ درمیان تجارتی معاہدہ کے قیام کی نسبت مراسلت ہو رہی ہے۔ اور توقع ہے کہ دو ہفتہ کے بعد خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکیں گے۔ اس معاہدہ کی رو سے حکومت عراق کو ترکی میں اپنی تجارت کی توسیع میں بہت سہولت ہو جائیگی بصرہ تجارتی مرکز بنایا جائے گا۔ اور ترکی کا ایک نمائندہ بحر متوسط اور بحر اسود کی تجارتوں پر چشم نگراں رکھے گا

عراق و ایران

رئیس وزارت عراق نے ایک وفد تیار کیا ہے جو جنیوا جا کر عراقی، ایرانی، سرحدی مسائل کو سلجھائے گا اس وفد میں وزیر خارجہ اور بعض معتمدین شامل ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توقِ عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ یکم جون ۱۹۳۵ء	نمبر ۲۲

تخفیف اسلحہ اور مدبرین یورپ

یورپ میں یوں تو ہر روز کوئی نہ کوئی تحریک اٹھا کرتی ہے اور کسی نہ کسی نتیجہ پر پہونچکر اُسکا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ لیکن تخفیف و تحدید اسلحہ کی تحریک جس زور و شور سے اُٹھی، جس جوش و خروش سے اُسکا خیر مقدم کیا گیا۔ جس مستعدی و سرگرمی سے مدبرین یورپ نے ان مجالس میں شرکت کی اور جس تسلسل و تکرار سے اس مقصد میں ناکامی ہوئی اُس کی مثال کم از کم جدید یورپ کی تاریخ سیاسی میں تو نظر نہیں آتی۔

آج کل کے اہم مسائل کیا ہیں؟ یہی! تخفیف اسلحہ، مساوات حقوق، مساوات اسلحہ، مساوات مدارج یہی سب سے اہم مسائل ہیں اور ان ہی مسائل سے متعلق درجنوں کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ سینکڑوں بار باب مصالحت کھولا اور بند کیا جا چکا ہے بے شمار مرتبہ مدبرین فرنگ نے اپنا وقت عزیز ضائع کر کے اس عقدہ دشوار کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ اس قسم کی مساعی سے پیشتر یورپ جس مقام پر کھڑا تھا وہیں اب بھی نظر آ رہا ہے، ایک طرف کانفرنسیں جاری ہیں دوسری طرف جنگ کی تیاریاں ہوتی ہیں۔ دعدہ شکنیاں اور خلاف ورزیاں ہوتی رہیں۔ بیرون در معاہدے ہوتے رہے، قول و قرار کیا جاتا رہا عہد و میثاق کے راستہ قائم ہوتے رہے لیکن پس پردہ ان تمام مساعی کو مزخرفات سمجھا گیا۔ عملاً انھیں بروئے کار لانے کی کبھی کوشش نہیں کی گئی۔ ہر ہر طرح کوشش کی گئی کہ کسی دوسرے ان کے عزائم سے واقف نہ ہوں اور یہ پوشیدہ طور سے من مانی کارروائیاں کرتے ہیں۔ گویا جوں جوں صلح و امن سے تقرب حاصل کرنے کی کوشش کی گئی اسی تناسب سے بُعد بڑھتا رہا۔

جن معاملات نے یورپ میں ایک قسم کا سیاسی اضطراب برپا کر رکھا ہے ان میں مشرق بعید کا معاملہ کچھ کم اہم نہیں ہے بلکہ اگر تمام حالات و واقعات پر غور کر کے رائے قائم کی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ اہم ترین مسئلہ ہے اس مسئلہ کو حل کرنے کی عرصہ سے کوششیں ہو رہی ہیں تین بڑی حکومتیں برطانیہ عظمےٰ! ممالک متحدہ امریکہ اور جاپان میں خط و کتابت اور گفت و شنید کا سلسلہ ایک عرصہ دراز سے جاری ہے لیکن اس تمام خط و کتابت اور گفت و شنید کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا بلکہ جیسے جیسے یہ مسائل زیر بحث آتے گئے ویسے ویسے حالات اور زیادہ پیچیدہ ہوتے گئے پہلے اگر چند گرہیں تھیں تو اب اتنی زیادہ گرہیں ہو گئی ہیں کہ اُن کا کھولنا تو بڑی چیز ہے شمار بھی ناممکن ہے

اس قسم کی مساعی کی ناکامی اور گفت و شنید کی غیر اثر پذیری کا نتیجہ یہ ہے کہ سیاسی معاملات پر اور زیادہ تاریکی چھاتی جا رہی ہے اور اندیشہ پیدا ہو رہا ہے لیکن یہ تاریکی بعض اقوام و ملل کے متبعین کی تاریکی کا پیش خیمہ نہ ہوتا۔ صرف گفت و شنید اور فراخ دلانہ خیر مقدم اور مزاج پرسی سے اگر کام چل سکتا تو آج دنیا میں کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ ان سے بجائے فائدہ کے کبھی نقصان پہونچ جانے کا احتمال رہتا ہے جب بات کا نفع بخش پہلو غائب ہو اور نقصان رساں پہلو بہت زیادہ نمایاں ہو تو اُس کے متعلق ایک سمجھدار آدمی جو رائے قائم کر سکتا ہے وہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے

۱۹۲۳ء میں واشنگٹن اور ۱۹۳۰ء میں لندن میں جو سرکاری اور نیم سرکاری باضابطہ اور بے ضابطہ بحری مجالس منعقد ہوئیں اُن کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا بلکہ ہوا تو یہ اس موقع پر بھی رقابتیں پیدا ہوئیں اپنے مخصوص مفاد و مصالح کا سلسلہ کا قائم کر کے ملایا گیا اور صورت حال ایسی بنا دی گئی کہ جو اقوام ایک اجنبی تماشائی کی حیثیت سے اٹلی اور فرانس وغیرہ کی صورت حال کا مطالعہ کر رہی تھیں انھیں بھی خطرہ محسوس ہوا اور یہ سوچنے پر مجبور ہوئیں کہ اگر انھوں نے تغافل یا حسن ظن سے کام لے کر احتیاطی تدابیر اختیار نہ کیں تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ وہ ایک روز بہت بُری طرح نقصان اٹھائیں گی۔ اس حساب نے بہت سی حکومتوں کو چوکنا کر دیا اور وہ سنجیدگی سے سوچنے لگیں کہ اُنھیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اور کس طرح آنے والے خطرات کا سدباب کر کے اطمینان و مسرت کا سانس لینا چاہیئے!

اب صورت حال کیا ہے؟ حالات کی رفتار کیا ہے؟ واقعات کا فیصلہ کیا ہے؟ یہ سوال ہے جو کہ ان تحقیقات و حالات کا مطالعہ کرنے والوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ان سوالات کا جواب صرف یہ ہے کہ کوئی ایسی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی جس کی بنیاد نیک نیتی پر نہ ہو۔ اگر صرف رسم پوری کرنے کیلئے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ یا مقصد حاصل کرنے کی خاطر اس قسم کی مساعی قیامت تک بھی جاری رکھی جائیں تو کوئی خاص انقلاب، احوال رونما نہیں ہوگا اور نہ ایسی فضا پیدا ہوگی۔ کہ جس کے بھروسہ پر اچھی توقعات قائم کی جا سکیں۔

اگر مدبرین یورپ واقعی صلح و امن کے متلاشی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ دول فرنگ نہیں بلکہ دول عالم اطمینان و مسرت سے اپنی زندگی بسر کریں تو اُن کا فرض ہے کہ وہ ضمانت اور مساوات حقوق کا معاملہ غیر مشروط طور پر مان لیں ٭

٭ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو یہ خلفشار برابر بڑھتا جائے گا اور بڑھتے بڑھتے ایک روز یقیناً نازک صورت اختیار کرے گا۔

حالات کا تقاضا یہی ہے کہ وہ شرط جلد از جلد پوری کر دی جائے جس پر ساری دنیا کے امن و امان کا انحصار ہے۔ اگر اس شرط کی تکمیل سے کسی قوم یا ملک کا کوئی مخصوص مفاد پامال ہو رہا ہوتا تو خیر ایک بات بھی تھی۔ جبکہ یہ صورت بھی نہیں ہے تو اگر اس ضدی رویہ کو محض سخن پروری ہٹ دھرمی اور سرمایہ دارانہ قوت کا مظاہرہ سمجھا جائے تو کیا مناسب ہے بلکہ یہ وہ صحیح معیار ہوگا کہ جس پر دول فرنگ کی نیک نیتی اور اخلاص کا جائزہ لیا جائے گا۔

آئینہ کانپور

حکام — رائے صاحب اے ڈی بنرجی ڈپٹی کلکٹر گذشتہ ہفتہ کانپور سے چارج دے کر فرخ آباد تشریف لے گئے۔

ڈپٹی صاحب موصوف کانپور میں تقریباً ۵ سال سے تھے آپنے نہایت مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے آپکے تبادلہ کا ہم کو بہت افسوس ہے۔

مسٹر امرسن ڈپٹی کلکٹر رخصت پر تشریف لے جا رہے ہیں۔

لکشمی رتن کاٹن ملس — ۲۷ مئی کو لالہ کملاپت گروپ ملس کے پانچویں لکشمی رتن کاٹن ملس کا افتتاح بڑے شان و شوکت کیساتھ ہوا۔

مل لالہ کملاپت کے چھوٹے صاحبزادے لالہ لکشمی پت سنگھانیا اور مسٹر رام رتن گپتا کی شرکت میں بنوایا گیا ہے۔

کسان کا اجرا — پنڈت اوماشنکر اوستھی اڈیٹر روزنامہ ورتمان کی زیر سرپرستی ہفتہ وار "کسان" ہندی جون کے مہینہ سے شائع ہونے والا ہے۔

نیو وکٹوریہ ملس — ۲۹ مئی کو نیو کاٹن ملس کے حصہ داروں کی ایک میٹنگ زیر صدارت مسٹر ایچ۔ ڈبلو، کیو ہوئی۔ جناب صدر موصوف نے موجودہ انتظامات کی خوبیوں پر نظر ڈالتے ہوئے آپکی تعریف و توصیف فرمائی اور کہا کہ روئی کی تجارت گر جانے کے باوجود کمپنی نے حصہ داروں کو تیس سال میں تین لاکھ روپیہ تقسیم کیا۔ کمپنی کے آیندہ انتظامات کے متعلق بھی کئی تجاویز تھیں مگر بحث و مباحثہ کے بعد اسکو آیندہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔ ڈائرکٹران کی یہ رائے ہے کہ مسرس جے پی سریواستوا اینڈ سنس کے زیر نگرانی کمپنی کا انتظام رہنا چاہیئے۔

دھنش یگ — تلک محال کا لیتھانہ وہ ڈہیں دھنش یگ ہو رہا ہے اور یکم جون ۱۹۳۵ء کو دھنش ٹوٹے گا لہذا ہر خاص و عام سے استدعا ہے کہ اس مذہبی جلسہ میں شرکت فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں لیلا ٹھیک ۸ بجے رات سے شروع ہوگی

نیازمند بابو رام سریواستوا

نوٹس ثبوت بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور با اختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۱۳۴ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۴ء

بمقدمہ شاہ دین ولد کالکا داس قوم ریداس ساکن پوردہ سیرامن شہر کانپور انسالونٹ۔

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بابو سریکشن کھنا وجے لے ٹھکونہ کی درخواست پر شاہ دین عدالت ہذا سے ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اُسکو عدالت ہذا سے ایک سال کی میعاد بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج ہوئی تھی چنانچہ اب عدالت نے ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء بغرض ثبوت قرضہ مقرر کی ہے لہذا جس کسی کو اپنا قرض ثابت کرنا ہو بتاریخ معینہ اپنا قرضہ ثابت کرے۔ المرقوم ۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت)

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور با اختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۷ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۴ء

سیتارام سائل بنام دوارکا پرشاد انسالونٹ

بمقدمہ دوارکا پرشاد ولد سکھوا پرشاد قوم کلوار ساکن گھوسی محال شہر کانپور انسالونٹ

مطلع ہو کہ متذکرہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج داخل کی ہے اور عدالت نے اُسکی سماعت کیلئے یکم اگست سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کیا۔ المرقوم ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۵ء

(مہر عدالت)

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور

۳۴ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

بمقدمہ ایچ ای ورباوہ قوم پارسی ساکن ٹھنڈی سڑک کانپور انسالونٹ

مطلع ہو کہ متذکرہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج داخل کی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ... اگست سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کیا ہے۔ المرقوم ... مئی سنہ ۱۹۳۵ء

پبلک نوٹس

پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ۳ اور ۵ جون سنہ ۱۹۳۵ء بروز دوشنبہ اور چہارشنبہ کو ۷ بجے رات کو نواب گنج میں ۱۲ انچ اور لاٹھی محال میں ۱۸ انچ کو کنکشن کیلئے کھولا جائے گا اور امید کی جاتی ہے کہ رات ہی کو درست کر دیا جائے گا مگر احتیاطاً پبلک سے درخواست کیجاتی ہے کہ ۴ و ۶ جون کی صبح کے لئے ۳ و ۵ جون ہی کی شام کو پانی کا اسٹاک جمع کر لیں

ایس ایم بشیر
سینیر وائس چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

سبد گل

لندن کے اخبار ڈیلی اکسپرس کے نمائندے کو مہاراجہ پٹیالہ نے یقین دلایا ہے کہ اُن داڑھی کو اینٹھنے اور درست کرنے کے لئے ساڑھے اکیس گھنٹے نہیں بلکہ ساڑھے اکیس منٹ صرف ہوتے ہیں۔

گھنٹہ ہو یا منٹ! ریاستوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔

ہاں اگر کسی ریاست کا کوئی حصہ نکل جائے یا موٹر کار بدل دی جائے تو یہ اور بات ہے لوگ کہتے ہیں کہ مہاراجہ کشمیر اگر گلگت کا خط دے کر ہز اگزالٹیڈ ہائی نس ہو سکتے ہیں تو سارا کشمیر کا علاقہ دینے کے ہز میجسٹی بھی بنا دیے جائیں گے۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل کے ایک حصہ میں ہندوستان کے اُن رقبہ ہائے مخروجہ کی فہرست ہے جہاں جدید آئین اس بنا پر نافذ نہیں کیا جائے گا۔ کہ وہاں کے باشندے غیر متمدن ہیں۔ مثلاً صوبہ بہار میں چوٹا ناگ پور سنتال پرگنہ اور سنبلپور وغیرہ مسٹر چرچل چاہتے ہیں کہ اس فہرست میں مزید اضافہ کیا جائے۔

ہم اس سلسلہ میں صرف دو باتیں کہنا چاہتے ہیں اور صدیوں کی برطانی حکمرانی کے بعد بھی ہندوستان کے یہ حصے غیر متمدن ہیں۔ تو یہ حکومت کی خوبی کی دلیل ہے اگر رقبہ ہائے مخروجہ" میں مزید اضافہ کرے۔ سارے ہندوستان ہی کو انہیں شامل کر دیا جائے تو اور بھی بہتر ہوگا

ایک زمانہ تھا کہ مسٹر سری نواس آئینگر انڈین نیشنل کانگریس کے صدر تھے اور کامل آزادی کے سب سے بڑے حامی تھے۔ بہت دنوں سے سیاسی حلقوں میں ان کا پتہ نہ تھا۔ اب یکایک یہ خبر ملی ہے کہ آپ سیاسیات میں واپس آنے والے ہیں۔ چونکہ ریٹائر ہونے یا لاپتہ ہونے کے وقت آپ خاموشی کے ساتھ یکایک غائب ہوگئے تھے اسلئے بہتر ہے کہ اسی خاموشی کے ساتھ آپ واپس چلے جائیں جیسا کہ ENTRY ہوا تھا ویسی ہی EXIT بھی ہونی چاہیئے۔

لیگ کے ذریعہ تین اہم معاملات کا تصفیہ

لندن میں واپسی پر مسٹر ایڈن کا بیان

بمبئی ۲۷ مئی مسٹر ایڈن لارڈ بر لوی اسمیل جلیوا سے گذشتہ رات لندن پہنچے انٹرویو کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ گذشتہ ہفتہ لیگ کونسل کا کام نہایت اچھا رہا۔ ہمارے روبرو تین اہم مسائل تھے ڈینزگ، ہنگری اور یوگو سلاویہ کا تنازعہ اور اٹلی اور حبش کے درمیان تمام تنازعہ بھی ختم ہوگیا ہے اور اٹلی اور حبش کے درمیان اختلافات کے دور ہونے کی بھی صورت نکل آئی ہے اور سمجھوتہ ہونے کا قوی امکان ہے ان تمام معاملات میں لیگ کا فیصلہ قائم رہا اور ایک مرتبہ پھر یہ بات ثابت ہوگئی کہ بین الاقوامی معاملات کو طے کرنے کی انجمن کتنی صلاحیت موجود ہے۔

کلکتہ ۲۷ مئی۔ جاپانی ہوائی باز مسٹر روانا ولے جو کہ کل کلکتہ آئے تھے ۲۸ مئی تک سنگاپور جانے کا ارادہ ملتوی کیا ہے

ادب لطیف

عورت یا فرشتہ سکون

(از جناب ایس حامد علی۔ گردش لکھیم پوری)

شمع کی آتشیں لو میں، پروانہ کی بیتاب نگاہ بن کر سکون اور اطمینان تلاش کرتا رہا لیکن بے سود۔

آج تک پپیہے کی نے نواز صدائیں میرے کانوں کو دعوت کیف دیتی رہی۔ میں نے کئی مرتبہ کوشش کی کہ اس کے دلدوز نالوں میں اپنے مطلب کا کھوج لگاؤں مگر بےکار!

سمندر کی مواج لہروں میں، دریاوں کی ترنم ریز روانی میں بھی مجھے کچھ نہ ملا۔

حسین ترین پھولوں کی عطر افشاں لہروں میں، میں نے سکون قلب کا پتہ لگانا چاہا لیکن ناکام رہا۔

باد نسیم کے سریلے اور دلآویز نغمے بھی سکون نہ پہونچا سکے۔

آسمان میں جگمگانے والے ستاروں میں بھی مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ لیکن وہ بھی سکون اور اطمینان نہ بخش سکے۔

اے عالیشان چوٹیوں والے پہاڑو! تم سے بھی میں نے بارہا تبادلہ خیالات کیا ہے لیکن کیا تم مجھے سکون ہم پہونچانے کے متعلق صاف انکار نہیں کر چکے۔

نرگس کے محو انتظار پھول میں نے تم سے گھنٹوں آنکھیں ملائی ہیں ... تم میرے مطلب کو سمجھنے اور بالآخر تم نے آنکھیں پھیر لیں۔ گویا تم میرے مطلب کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔

غرضیکہ دنیا کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں فلم کے پردے کی طرح میرے سامنے آئیں۔ مگر میرے دل کو کوئی بھی سکون نہ بخش سکا۔

میرے اعزہ و اقربا نے مجھے ایک نسوانی مجسمہ عنایت کیا ہے اور مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا کی بہترین نعمت ہے۔

میں نے اس میں بھی حسب معمول سکون اور اطمینان تلاش کیا۔ اس کا ڈھکا ہوا چہرہ کھولا وہ سفید پتھر کی مورت معلوم ہوتی تھی ... ... اور میں مایوس ہونے لگا تھا کہ دفعتاً اُس نے اپنی رسیلی آنکھیں کھولیں۔ اس کے گلاب کے ہونٹوں میں ایک اضطراری حرکت پیدا ہوئی .. ... پھر وہ مسکرائی ... ... اور اب اُس کی مسکراہٹ میرے قلب پر ایک فردوسی سکون کی بارش کر رہی تھی۔ میں بے اختیار پکار اُٹھا

عورت دل کیلئے فرشتہ سکون ہے۔

کانگریسی ممبر وزیر نہ بنیں

پونانی پولیٹکل کانفرنس کا رزولیوشن

کالی کٹ ۲۲ مئی۔ گورو رپور کی پونانی پولیٹکل کانفرنس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ کونسلوں میں جو کانگریس کے امیدوار منتخب کئے جائیں۔ ان کو وزارت منظور نہیں کرنا چاہئے بلکہ اُن کو مخالف پارٹی میں رہنا چاہئے اور آئین کو ناکام بنا دینا چاہئے۔

عالم نسواں

چھوٹے بچوں کی پرورش

بسلسلہ گذشتہ

بچہ کو کسی محفوظ جگہ بستر پر لٹا دینا چاہیئے اور اُس کو خوب اچھی طرح سے اپنی ٹانگوں کو حرکت دینے کا موقع ملنا چاہیئے۔ اس سے اُس کے پٹھے بڑھتے ہیں اور مضبوط ہوتے ہیں اس کی پوشاک ہمیشہ ڈھیلی ہونی چاہیئے

غسل

پہلے چند مہینوں تک بچہ کو ہر روز صبح کے وقت گرم پانی سے غسل دینا چاہیئے۔ پانی کا درجہ حرارت ۹۵ سے ۱۰۰ درجہ فارنہٹ سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ کھانا کھلانے کے ایک گھنٹہ بعد تک غسل کرنا مضر ہے نہاتے وقت ناک اور آنکھوں کو اچھی طرح سے دھو لینا چاہیئے۔ کانوں میں پانی نہ جانے پائے۔ اُن کو روئی سے صاف رکھنا چاہئے بچہ کے کپڑے اُتارنے سے پہلے سب چیزیں تیار ہونی چاہیئے اور نہانے کے فوراً بعد کپڑے پہنا دینے چاہیئے۔

بچہ کی صحت کا زیادہ تر انحصار مناسب پوشاک پر ہے ہندوستان جیسے بڑے ملک میں کپڑے کے متعلق کوئی خاص قواعد مرتب کرنا ناممکن ہے۔ بچوں کے کپڑے آرام دہ ہونا چاہیئے۔ اور گلے گلے کافی ہونے چاہیئں اور ایسے ہوں کہ آسانی سے پہنے جاسکیں کپڑوں کی تعداد آب و ہوا پر منحصر ہے کپڑا جسم سے چھوتا ہوا ہونا چاہئے۔ وہ بہت جلد بہت نرم ہونا چاہیئے کیونکہ بچے کی جلد بہت نرم ہوتی ہے بچوں کے پہننے کے کپڑے بہت لمبے نہیں ہونے چاہیئے۔ اس سے بچوں کی ٹانگوں کی حرکت میں رکاوٹ پڑتی ہے

بچہ کا رونا

بچہ کئی وجوہات سے روتا ہے ماں کو اُس کی وجہ جاننے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بچہ خود تو بتا نہیں سکتا۔ جو چیز بچہ لینا چاہتا ہو اُسکو رونے سے پہلے ہی دیدینی چاہیئے۔ ورنہ اُس کو ہر چیز حاصل کرنے کیلئے رونے کی عادت پڑ جائے گی۔

بچہ کے رونے کے عام وجوہات، بدہضمی، بھوک پیاس، گرمی، سردی، تنگ کپڑے، مچھر، ڈر، تیز روشنی بدہضمی کا رونا اونچا ہوتا ہے اور اکثر اوقات اُس کیساتھ قے ہوتی ہے والدہ کو بچے کی عادات باقاعدہ بنانا چاہیئے ہر روز وقت مقررہ پر کھانا دینا چاہیئے۔ نہانے سلانے اور پاخانہ کرانے کا بھی وقت بھی مقرر ہونا چاہیئے۔ یہ عادات اُس کی آیندہ زندگی میں اُس کی صحت درست رکھنے میں بہت مدد دیں گی۔

چیچک کا ٹیکہ

بچہ جب تین ماہ کا ہو جائے تو تین ماہ کا ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے، یا جب بچہ کی صحت اچھی ہو، جتنی جلدی ٹیکہ لگوا دیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ موسم برسات میں ٹیکہ لگوانا درست نہیں۔ ہر سات سال بعد دوبارہ ٹیکہ لگوانا ضروری ہے۔

آگرہ میونسپل بورڈ کا چیرمین مستعفی

نینی تال ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے میونسپل بورڈ آگرہ کے چیرمین کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے

بچوں کی دنیا

روسی بچے

گذشتہ سے پیوستہ

روس میں لاکھوں جاہل ایسے ہیں جو اپنا کام تو کرتے رہتے تھے مگر تعلیم کا ان کو خیال نہیں تھا لاکھوں ایسے بھی تھے جنہیں شراب پینے اور جوا کھیلنے کی یا ایسی ہی کوئی خراب عادت تھی اور حکومت کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اِن کی بری عادتیں کیسے چھڑائی جائیں۔

انقلاب کے دس بارہ سال بعد ایسے بہت سے بچے ہوگئے تھے جنہوں نے نئے اسکولوں میں تعلیم پائی تھی اور جنہیں اب بات کا حوصلہ تھا کہ مزدوروں اور کسانوں کی جماعت وحکومت کو کامیاب بنائیں۔ تو وہ کام جو حکومت برسوں میں نہیں کر پاتی جھٹ پٹ ہوگیا۔ روس کے تمام چھوٹے بچوں نے حکومت کی مدد سے ایک اتحاد قائم کیا جس کی ہر گاؤں قصبے اور شہر میں شاخیں ہیں۔ بچے اپنا کام مقصدی طریقہ پر کرتے ہیں۔ چھٹی کے دن ہر جگہ جلسے ہوتے ہیں۔ جس میں طے ہوتا ہے کہ اگلے ہفتہ یا اگلے مہینہ میں کیا کام ہوگا۔ ایک مرتبہ انہوں نے سوچا کہ اپنے والدین سے یہ کہیں گے کہ پڑھنا لکھنا سیکھئے۔ انہوں نے ہر بستی میں جلسے کئے۔ بڑے بڑے جلوس نکالے اور اُن لوگوں کے پاس جنہوں نے پڑھنا لکھنا سیکھنے سے انکار کیا تھا۔ بچوں کے وفد بھیجے اور کہا کہ آپ کو تعلیم کا شوق نہیں تو ہماری لاج رکھنے کے لئے جہالت سے باز آیئے اور کچھ تعلیم حاصل کیجئے۔ اس پر اُن بڑھے ماں باپ کو اتنی شرم آئی کہ وہ بالغوں کے مدرسوں میں داخل ہوگئے۔ اور اب روس میں بڑی مشکل سے ایسا آدمی ملے گا جو لکھ پڑھ نہیں سکتا۔ اسی طرح بچوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے والدین سے کہیں گے کہ شراب پینا۔ اور جوا کھیلنا چھوڑ دیجئے ان کے بڑے بڑے جلوس نکلے۔ جس میں یہ سب چلاتے تھے کہ اگر آپ کو ہم سے محبت ہے تو جو روپیہ آپ شراب اور جوئے میں آپ خرچ کرتے ہیں اُسکی ہمیں کتابیں خرید دیجئے۔ ہمارے لئے کھیل کود کا انتظام کر دیجئے۔ انہوں نے تمام شراب خانوں اور قمار خانوں پر بچہ پہرے کر دیئے جو لوگوں کی خوشامد کرتے تھے کہ اندر نہ جایئے۔ گھروں میں بھی وفد بھیجے گئے اور ان سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ شراب خانے اور قمار خانے بند ہوگئے اور لوگوں نے شراب پینا چھوڑ دیا اور جو روپیہ اُس میں ضائع ہوتا تھا وہ اب بچوں کے کام آتا ہے

ہر ملک کے بچے چاہیں تو اسی طرح اپنے والدین اور بستی کے تمام لوگوں کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں آج کل جو حکومت ہے وہ بچوں کا ذرا بھی خیال نہیں کرتی۔ اُنھیں کھیل کود کے لئے کوئی جگہ نہیں دیجاتی اسلئے وہ سڑکوں پر کھیلتے ہیں۔ اُنکی صحت کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ اسلئے موسم ذرا بھی خراب ہوا تو وہ بیمار پڑ جاتے ہیں لیکن فرض کرو کہ دہلی کے تمام بچے طے کریں کہ میونسپلٹی کو اس پر مجبور کریں گے کہ بدیسی کپڑا نہ بکیں۔ اور گاہکوں کو اسے خریدنے سے روکیں۔ تو بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کی بات نہ مانی جائے۔ غرضکہ بچوں ہی پر ملک کی ترقی کا دارومدار ہے کیا اچھا ہو اگر ہندوستانی بچے بھی اپنے روسی بھائیوں سے سبق سیکھیں اور کچھ کام کر جائیں۔

پردہ فلم

بولتی تصویریں کیونکر بنائی جاسکتی ہیں

گذشتہ سے پیوستہ

وہ بار بار آوازیں بھرتا اور سنتا رہتا ہے جب تک کہ اسکو خوب اطمینان نہ ہوجائے مکالمہ یا آواز کا تسلسل بار بار دہرایا جائے گا اور فلم کھینچتا رہے گا۔ غرض کہ اُس کی منشا پر سارے کام ہوتے ہیں وہ آواز کا بادشاہ جب کسی منظر سے پوری طرح مطمئن ہوجائے تو دوسرا منظر شروع کیا جاتا ہے ورنہ فلم بھرنا اور کاٹنا ہی دن بھر کا مشغلہ ہے۔ اتنی انتہائی محنت اور خرچ کرنے کے بعد کہیں جا کر کوئی معیاری چیز تیار ہوتی ہے۔ لوگ اُسے دیکھ کر کرسیوں پر خوشی سے اوچھل پڑتے ہیں! آلہ صدا بندی "مائیکروفون" بہت باخبر آلہ ہوتا ہے۔ بس ایسا سمجھئے کہ جیسے انسان کا کان ہوتا ہے لیکن بہت طاقتور۔ ایسی ایسی آوازیں سن لیتا ہے کہ دوسرے اُسے سن نہیں سکتے باہر کی آوازوں کا خطرہ اکثر رہتا ہے۔ جو منظر میں بھی خرابیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ کبھی کوئی اداکار تیز بول رہا ہے چیخ کر بول رہا ہے چھت میں سے پلاسٹر کا کوئی ٹکڑا اگر پڑے (جس کی معمولی آواز مائیکروفون میں دھماکے کے برابر سنائی دیتی ہے) بیسیوں نقص اور خرابیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں آواز کا انجینیر جبتک یہ محسوس نہ کرلے کہ اب کوئی خرابی صدا بندی میں نہیں رہی جب اس فلم کو چلایا جائے گا تو اس کی آوازیں بالکل درست اور صاف ہوں گی۔ اُسوقت تک وہ منظر جاری رکھتا ہے۔

منظر کو خراب کرنے کیلئے سینکڑوں غیر متوقع چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور رفتار کا تناسب و تسلسل اگر ایک سکنڈ کے لئے بھی ادھر اودھر ہوجائے تو سارا توازن بگڑ جاتا ہے اور کام رد کرنا پڑتا ہے محنت رقت اور روپیہ پوری طرح ضائع ہوتا رہتا ہے لیکن جب تک ہر چیز اپنے پورے اہتمام توازن، اور درستی وقت کیساتھ درست پر نہ آجائے تب تک منظر کامیاب نہیں سمجھا جاسکتا۔ اکثر اوقات چھوٹی چھوٹی باتیں معمولی معمولی رخنے بڑا پریشان کرتے ہیں مثلاً اداکار صاحب اپنا مکالمہ بھول جائیں ہکا بکا کھڑے ہیں یاد نہیں آتا۔ کہ کیا بولیں سارا کام رک جاتا ہے۔ کوئی شخص سگریٹ سلگا رہا ہے دیا سلائی نہیں جلتی۔ فرنیچر کی کھڑکھڑاہٹ ہونے لگتی ہے بے وقت کوئی کھانس دیتا ہے کسی کے سانس سے منظر کا سکوت ٹوٹ جاتا ہے۔ غرضکہ بیسیوں رخنے برابر پیدا ہوتے ہیں۔ منظر بندی بڑا اہم کام ہے اسمیں شریک ہونے کے بعد اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کام جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے بالعموم دوبارہ منظر بندی فوراً ہی شروع کرنی پڑتی ہے مثلاً یہ کہ کوئی سین خراب ہو گیا تو پھر سارا سامان از سر نو لگانا پڑے گا ذاکر کاٹ رد باتے ہی موذہ بردار۔ لڑکی جو ایک قسم کی سکرٹری ہوتی ہے فوراً آگے بڑھتی ہے اور پھر تحریریں دیکھ کر ایک ایک چیز اپنی جگہ پر رکھتی ہے ہر ایکٹر و ایکٹرس فالتو کام کرنے والے کی جگہ نقشے کے مطابق کرتی ہے۔ اور سب کام جو دوبارہ نٹ ہوتا ہے تو پہلا عمل پھر شروع کر دیا جاتا ہے بعض اوقات یہ عمل بار بار کرنا پڑتا ہے۔

۵ منٹ کے اصل کام کے لئے گھنٹوں، دنوں کی محنت

اقوال زریں

جتنا مشکل کام ہوگا اُتنا ہی اُسکا انجام دینا شاندار عظمت ہوگا۔ ماہر ملاح طوفانوں سے مشہور ہوتے ہیں (شکسپیر)

وہ ہاتھ جو پنگھوڑے کو جنبش دیتا ہے کائنات پر حکومت کرتا ہے۔ جون گرے

وقت کو ضائع کرنا دولت کو ضائع کرنا، اور افلاس کو دعوت دینا ہے کیونکہ درحقیقت وقت ہی دولت ہے۔

وعدہ اگر پورا نہ کرنا ہو۔ تو وعدہ نہ کرو

ہاتھ، پاؤں، زبان اور آنکھ کو چنچل نہ ہونے دو۔

غصہ کو روکو! سچائی اور انصاف پر چلو

نفرت کو نفرت سے نہیں، بلکہ پیار اور محبت ہی سے جیت سکتے ہیں۔

برداشت کا مادہ عالی ظرف لوگوں ہی میں پایا جاتا ہے۔

درکار ہوتی ہے اور تیاری پر روپیہ پیسہ بُری طرح خرچ کیا جاتا ہے فرض کیجئے کہ منظر نہایت اچھا معلوم ہو رہا تھا لیکن پردہ سیمیں روم "یعنی تصویر خانہ" میں جب فلم کو تصویری حیثیت میں پردہ پر لایا گیا تو بہت سی خرابیاں پائی گئیں جو فوٹوگرافی کی حالت میں آسانی کے ساتھ معلوم نہ ہوسکتی تھیں اُمیں بعض فنی اصولوں یا معمولی خرابی رہ گئی جو بعد کو معلوم ہوئی تو اس ٹکڑے کو ردی کردیا جائے گا اور یقیناً یہ منظر دوبارہ کھینچا جائے گا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بولتی ہوئی تصویر بنانے کے لئے کسقدر عرصہ درکار ہوتا ہے اور جو فلم دھڑا دھڑ فلم بناتی ہیں اُن کی خوبیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے شوٹنگ میں مہینوں لگ جائیں تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اب دیر نہیں لگے گی ابھی لیبارٹری یا سائنس کے کمرے کا کام تو باقی ہے۔ اور وہاں عکاسی کے ماہر فلم چیرنے اور پھاڑنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اپنی کتر بیونت میں مصروف ہوتے ہیں۔ کہیں سے کوئی چیز کٹتی ہے اور کہیں جوڑی جاتی ہے غرضکہ اس مشغلہ میں بھی کافی عرصہ لگ جاتا ہے لیبارٹری میں سائنس داں ایک اور عمل بھی کرتے ہیں جو فلم کی جان ہوتی ہے اور جس کے بغیر فلم مکمل نہیں ہوتا وہ عیاری کا کام ہے مثلاً کوئی ایکٹر پیرس گیا ہی نہیں لیکن لیبارٹری کے ماہران خصوصی فلمی عیاری کے ایسے مقامات بناتے ہیں اور لوگ ان کے حیرت انگیز کارنامے دیکھ کر عش عش کر جاتے ہیں۔ فلمی عیاری یا ٹرکس TRICKS کے بغیر کوئی فلم عمدگی کا دعوےٰ نہیں کرسکتا۔ اس کام کے بعد ایڈیٹروں کی جماعت قینچیاں چلاتی ہے پھر تنقید کرنے والے اپنا سر کھپاتے ہیں اور فلم کی نوک پلک درست کرتے ہیں اور فلموں کا ایک انبار جو لیبارٹری میں داخل ہوا تھا کٹ چھنٹ کر ایک سبک رفتار فلم کی صورت میں نہایت ہی معمولی سی حجم کی ص

موج تبسم

پڑوسن! لیکن میرے خیال میں تمھارے خاوند نے اپنے وصیت نامہ میں لکھ دیا تھا کہ اگر تم دوسری شادی کروگی تو اُسکی چھوڑی ہوئی تمام دولت اُس کے بھائی کو ملجائے گی۔

بیوی! ہاں اسی لئے تو میں اُس کے بھائی کیساتھ شادی کر رہی ہوں۔

"کیا تم جانتے ہو کہ جھوٹ بولنے والے لڑکوں کا کیا حال ہوتا ہے۔

"ہاں جناب جب وہ کافی بڑے ہوجاتے ہیں تو سرکار نہ انھیں ایجنٹ بنا کر باہر بھیجدیتا ہے۔

ایک اخبار کا رپورٹر ایک بوڑھے آدمی سے جس کی عمر ایک سو برس کی ہوگئی تھی انٹرویو لے رہا تھا۔

رپورٹر اور کیا تم نے شادی بھی کی تھی۔

بوڑھا۔ ہاں چار شادیاں کی تھیں اور سب سے بڑی حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اُن میں سے صرف ایک بیوی اچھی تھی۔

۴ چرخی پر سوار باہر نکل آتا ہے یہ ہے وہ اصل چیز جس کی تیاری میں لاکھوں روپیہ سینکڑوں انسانی دماغ اور جسم اور ہزاروں گھنٹے صرف کئے گئے تھے آپ کی خوشنودی پابے توجہی کا خیال کئے بغیر مخلص کارکنوں نے کس قدر محنت اور تندہی کیساتھ یہ فلم تیار کیا تھا۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر گھاٹمپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۲۶ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۶۳

بعدالت مال مقام تحصیل گھاٹمپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش اندرپال سنگھ بنام تم کنچن سنگھ وغیرہ کے جو عدالت ہی میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ سنہ ۴۹ لغایت سنہ ۴۱ ف بتاریخ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ ‎6/13/129‎ جو اب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے :۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹۴	ا ر	۶
خرچہ نالش	۱۷	۵	۰
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۵	۹	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۲	۱۴	۰
	۱۲۹	۱۳	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا ہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کنچن سنگھ ولد مہری سنگھ ومسماۃ رام دولاری زوجہ لائق سنگھ و سلطان سنگھ و بشمبر سنگھ ولد للو سنگھ و دولت سنگھ و کنیز سنگھ پسران بھجن سنگھ و گلاب سنگھ ولد سیورام سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع رام بہاری پرگنہ گھاٹمپور ومسماۃ جیودا کنور زوجہ منگل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع جالالہ پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ‎6/13/129‎ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم منذرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۰ رجون سنہ ۱۹۳۵ء

تفصیل اراضی

پرگنہ گھاٹمپور موضع رام بہاری پٹی نمبر ایک

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۱۶۱	۵ د	۳۵۹/۱	ا کر
۱۶۶	۱۲ بیگھہ	۳۵۹/۲	۹ بیگھہ
۱۶۸	۶ بیگھہ	۵۳۸	سالم
۱۶۹	۳ د	۵۳۹	سالم
۳۵۶	۴ بیگھہ	۱۳۴	۱۰ د
۳۵۷	۴ بیگھہ		

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے بڑا گھوڑا

دنیا کا سب سے بڑا گھوڑا ایک شخص سٹرل ای کے پاس ہے جو ریاست ڈکوٹہ میں رہتے ہیں یہ ۸ ہاتھ لمبا ہے اور ۱۳ فٹ ۵ انچ اونچا ہے۔ دیو ہیکل انسانوں کی طرح دیو ہیکل انسان بھی ہوتے ہیں لندن کی سنہ ۱۸۷۵ء کی نمائش میں ایک بیل آیا تھا جو بہت بڑا تھا اور جس کی مثال اسوقت دنیا میں نہ تھی۔ اور کا وزن ۱۸ ہنڈرڈ ویٹ۔ دہلی کی نمائش سنہ ۱۹۲۴ء میں بھی ایک بیل آیا تھا جو کہ ۸ ہاتھ اونچا تھا اور جسکا وزن ۲۲۵ سیر من تھا یہ کینڈا سے لایا گیا تھا۔

کھانا کب کھانا چاہیئے

ایک انگریز مسٹر لے ایلنبرسکو نے تحریک کی ہے کہ کھانے کیلئے وقت مقرر کرنا غلط ہے کھانا اس وقت کھانا چاہئے جب بھوک لگے۔

اس کے جواب میں ایک خاتون مسز نوٹن لکھتی ہے کہ اس سے گھروں کا انتظام قائم نہیں رہ سکتا مثلاً مجھے ۵ آدمیوں کا کھانا تیار کرنا ہوتا ہے اگر وہ سب الگ الگ اوقات پر کھانا کھائیں تو مجھے کتنی مصیبت پیش آئے۔ اور یہی حالت ہر گھر کی ہوسکتی ہے بشرطیکہ کوئی وقت نہ مقرر کیا جائے

سی پی سکرٹریٹ میں آتشزدگی

چار لاکھ روپیہ کا نقصان

ناگپور۔ ۲۴ رمئی۔ سی۔ پی سکرٹریٹ کی عمارت میں کل آدھی رات کے وقت زبردست آتشزدگی ہوئی۔ ہوا بہت سخت چل رہی تھی۔ اسلئے عمارت کے نیچے کا درجہ بالکل جل گیا۔ اور تمام سرکاری ریکارڈ جو اس درجہ میں رکھا تھا برباد ہوگیا نقصان کا اندازہ ۲۵ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے آتشزدگی کا سبب معلوم نہیں۔

افسانہ

ریحانہ

بسلسلۂ گذشتہ

اس آواز کے زیر وبم کہ وہ رقص اور دیوتا کو بھول کر اس آواز کی طرف دوڑتی ہے وہ فنا ہونیسے پہلے اس آواز سے ہم آغوش ہونا چاہتی ہے مگر نزدیک ہی وہ ٹھوکر کھا کر گرتی ہے۔

اس کی ماں آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی "میری بچی ریحانہ! میری دیوانی بچی!

ریحانہ کو ماں کی آواز محسوس تک نہ ہوئی وہ سوچ رہی تھی ——— سوچے جا رہی تھی۔ ایک قدم کی غلطی پر اُسے محبت کے دیوتا کی بارگاہ سے ہمیشہ کیلئے نکالدیا گیا۔ وہ اس چوٹ سے کراہ اُٹھی اُسکی جھونپڑی کی تاریک دیواریں اُسے کاٹنے کیلئے دوڑتی ہیں وہ اپنے بال نوچ ڈالتی ہے مگر وہی محبت بھری آواز ریحانہ ریحانہ! پھر اُسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ ریحانہ ——— آہ اس نام کو اتنی مدت ہوئی کہ دنیا والے ہمیشہ کیلئے بھلا چکے۔ دنیا کی ریحانہ تو آپ اپنی آگ میں جلکر مر گئی اب تو وہ صرف اپنی ماں کی ریحانہ باقی ہے پھر کون ہے جو اسوقت اسکا نام لیکر پکارتا ہے۔ ریحانہ ٹھٹکی وہ ایک موہوم خوف سے کانپ رہی تھی۔ وہ اپنی ماں کی آغوش میں پناہ لینا چاہتی تھی۔ لیکن وہ آواز اُس کے دھندلے دماغ میں صاف تر ہوتی گئی۔ کیا مجھے آج رات آسمانی دو لھنیں لینے آگئی ہیں۔ کیا میں اب محبت کی اس قدر کافی سزا بھگت چکی ہوں کہ مجھے آسمانوں پر لیجایا جا سکتا ہے۔ یہ سوچتے ہی وہ دروازے کی طرف لپکی میں آرہی ہوں، ٹھہرو، میں تمھارے ساتھ چلتی ہوں ——— دروازے کے قریب پہونچکر اُس نے اپنی لانبی نازک انگلیاں کواڑ کی زنجیر پر رکھ دیں اور اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھنے کے لئے مڑی مگر اس کی ناتوان انگلیوں نے اُس کی قوت ارادی سے بیشتر عجلت سے کام لیا اور ہوا کے ایک بہت ہی تیز جھونکے سے دونوں پٹ زور سے کھلکر اُس کے منہ پر لگے۔ اور وہ دہلیز پر گر پڑی۔ اسی جھونکے سے جھلملاتی ہوئی شمع دفعۃً خاموش ہو گئی۔

سوار نے ایک ہاتھ سے برف سے لدے ہوئے گھوڑے کی عنان سنبھالی اور آگے بڑھ کر دوسرے ہاتھ سے اس گرے ہوئے مجسمہ کو اُٹھا کر اپنی گود میں اُسکا سر رکھ لیا اور پھر اُسے اُٹھا کر دروازے سے باہر لے آیا۔ طوفان تھم چکا تھا گو کہ سفید سفید بادل ہلکی ہلکی ہتولیں چاروں طرف چھائے ہوئے تھے۔ مگر مہتاب کی روشنی ان کو باریک چادروں میں سے چھن چھن کر ریحانہ کے معصوم چہرے پر پڑ رہی تھی سوار نے مہتاب کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا۔ پھر خود بخود پکار اُٹھا "جب کئی برس جنگ کے مصائب، ریگستان کی صعوبتیں اور فرقت کا درد سہنے کے بعد تمھارا نسیم تو اسقدر بے اعتنا ہو گئیں نہ تم نے اُسکا استقبال کیا۔ نہ تم نے اُسے چاہا۔ آہ تم بھی بے حسی کی نیند سو گئیں۔

پھر سوار نے چاندکی طرف گھور کر دیکھا اُسکے چہرے پر ایک دیوانی ہنسی نمودار ہوئی جو چاندنی کیساتھ ملکر پھیل گئی۔ ایک رومال اور کوئی اور چیز ریحانہ کی ٹھنڈی اور بے

جان مٹھیوں میں بند کر دی کہ جب وہ جاگے تو پہچان لے شاید یہ وہی تحفے تھے جو ریحانہ نے سوار کو اسوقت دیے تھے۔ جب وہ جنگ پر جا رہا تھا۔

وادی میں گھوڑے کے آہنی سموں کے پتھروں سے پتھر کے ٹکرانے کی آواز عرصہ تک گونجتی رہی سوار اس سرعت سے جا رہا تھا جیسے کوئی اپنے سائے سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو۔

"واثق"

پنڈت مالویہ کے آیندہ عزائم

بمبئی۔ ۲۲ مئی۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اس امر کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ پنڈت مالویہ اور دیگر ہندوستانی رہنما لندن نہیں جائیں گے پنڈت جی اسبات پر غور کر رہے ہیں کہ میں کانگریس سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ تاکہ ایک ایسی جماعت قائم کی جائے جس میں تمام پولیٹیکل جماعتوں کے نمائندے شامل ہو سکیں۔

پیوپلز بنک بند کر دیا گیا

لاہور ۲۲ مئی۔ آج لاہور ہائیکورٹ کی فل بنچ نے اس درخواست کا فیصلہ سنا دیا جو پنجاب پیوپلز بنک کو جبرًا بند کر دینے کے متعلق دی گئی تھی۔ فل بنچ نے بالخصوص مسٹر ینگ نے فیصلہ کے دوران میں بنک کی کارگذاری پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور اس کے تمام حکام کو محض فریب کاری بتایا ہے۔

ہائی کورٹ نے اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے حکم دیا ہے کہ بنک مذکور کو جبرًا بند کر دیا جائے اور اسکا جو کچھ اثاثہ ہے وہ قرضخواہاں اور حصہ داران میں بحساب تناسب تقسیم کر دیا جائے۔

جرمنی کا نیا فوجی آئین

لندن ۲۲ مئی۔ جرمنی میں نئے آئین کا نفاذ ہو گیا ہے۔ اس پر ہر ہٹلر وان بلمبرگ اور وان فرک کے دستخط ہیں ایس خاص باتیں یہ ہیں کہ تمام افواج کا افسر اعلےٰ ایک وزیر جنگ مقرر کیا جائے گا۔ جو ہر ہٹلر کا ماتحت ہوگا۔ ویسے تمام معاملات میں مختار کل ہوگا ایک سال تک فوجی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ اصول بھی تسلیم کر لیا ہے کہ زمانہ جنگ میں عورتوں کو بھی وطن کی اسی طرح خدمت کرنی چاہئے جس طرح مردوں کو علاوہ ان تمام لوگوں کو فوج سے نکال دیا جائے۔ جن میں ذرا بھی یہودی خون ہے۔

وزیر اعظم فرانس کو مکمل اختیارات

پیرس ۲۷ مئی۔ ایم ہررائٹ کے اپیل کرنے کے بعد فرانسیسی کابینہ میں مکمل اختیارات کے بل کے بارے میں اتفاق ہو گیا ہے ایم ہررائٹ نے اپنی اپیل کے دوران میں فرمایا کہ یہ وقت متحد ہونے کا ہے اور متحد ہو کر ہی بجٹ کے متعلق صورت حالات نیز فرنیک کو بچایا جا سکتا ہے گو کہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بل کا اصلی خلاصہ کیا ہے لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ بجٹ کے خسارہ کو دور کرنے کے لئے ہی بلکہ اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے بھی وزیر اعظم فرانس کو مکمل اختیارات دئے گئے ہیں۔

روئداد جلسہ مجلس عاملہ مسلم یونٹی بورڈ منعقدہ سہارنپور

بتاریخ ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۳۵ء

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب سہارنپور میں ۱۸ و ۱۹ مئی کو منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

۱۔ یہ جلسہ مولوی تصدق احمد خاں صاحب شیروانی کی وفات پر اپنے انتہائی رنج وملال کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی مجاہدانہ خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُن کی وفات کو ملک وملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ یہ جلسہ مرحوم کے اعزہ کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

۲۔ یہ جلسہ حادثہ کراچی کو مقامی حکام کی انتظامی غلطی، بزدلانہ گھبراہٹ اور حاکمانہ تکبر کا نتیجہ تصور کرتا ہے اور اسبات پر حیرت وتعجب کا اظہار کرتا ہے کہ پے در پے مطالبات کے باوجود گورنمنٹ نے اسوقت تک آزادی تحقیقاتی کمیشن کیوں مقرر نہیں کیا اور مطالبہ کرتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ فورًا ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے اور جو حکام اس حادثہ کے باعث قرار پائیں ان کو فی الواقعی سزا دے اور مقتولین کا خون بہا اُن کے اعزہ کو دلوائے۔

نیز یہ جلسہ گورنمنٹ کو جتاتا ہے کہ جب تک اس معاملہ میں انصاف نہیں کیا جائیگا مسلمان ہرگز چین سے نہ بیٹھیں گے۔ یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ کراچی کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات کو مزید تقویت دینے کے لئے ۱۴ر جون سنہ ۱۹۳۵ء بروز جمعہ "یوم کراچی" کے طور پر تمام ہندوستان میں منایا جائے۔ اور اس روز مسلمان موثر طریقہ پر حادثہ کراچی کے متعلق اپنے جذبات کا مظاہرہ کریں اور ملک معظم کی گورنمنٹ سے درخواست کریں کہ ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو گورنمنٹ ہند کے اثرات سے بھی آزاد ہو

اس کے علاوہ ورکنگ کمیٹی نے یونٹی بورڈ کے لئے چند سفارشات مرتب کیں کہ کونسلوں کے آیندہ الکشن کو مسلم یونٹی بورڈ کے اصولوں کے ماتحت لڑانے کے لئے ہر صوبہ میں لوکل الکشن بورڈ قائم کیے جائیں جو کہ براہ راست اضلاع کے نمائندوں پر مشتمل ہوں۔

طے کیا کہ یہ سفارشات مسلم یونٹی بورڈ کے آیندہ جلسہ میں جو ماہ جولائی میں بمقام میرٹھ منعقد کیا جائے پیش ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ پروگرام بورڈ کے جلسہ میں پیش کیا جائے۔ جو آیندہ مجالس قانون ساز میں جاری اور نافذ کرنا مطلوب ہو۔

مہاراجہ الور ابھی واپس نہ آئینگے

شملہ ۲۲ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاگیرداروں کے ایک وفد نے انگریز الور کے منتظم سے ملاقات کی اور اس امر پر زور دیا کہ دو سال پورے ہو جانے کے بعد مہاراجہ الور کے واپس ہونے اور اور ریاست کا انتظام اپنے ہاتھ میں سنبھالنے کی اجازت دیجائے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ برٹش گورنمنٹ سر دست اپنی پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا نہیں چاہتی۔ اور اُس کی خواہش ہے کہ مہاراجہ الور ریاست سے باہر رہیں اور جب تک ریاست کا مالی انتظام درست نہ ہو جائے اور ریاست کے متعلق معقول سمجھوتہ نہ ہو جائے وہ الور نہ جا سکیں۔

معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے بعض بہت ہی مشہور بیوپاریوں نے شملہ میں اور دہلی میں وائسرائے سے ملاقات کی۔ لیکن کسی قسم کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

مسٹر بالڈون کی توقعات

ہوائی حملہ کا خدشہ دور ہو جائے گا

رگبی۔ گذشتہ شب مسٹر بالڈون نے البرٹ ہال لندن میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں اپنی تقریر کے دوران میں یہ توقع ظاہر کی کہ ہوائی حملہ کے خدشات جلدی دور ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ میرا یہ پختہ خیال ہے کہ سر دست کوئی قوم بھی جنگ کی خواہاں نہیں ہے یورپ کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے کہ جسے اپنی ذاتی مشکلات کو دور کرنے اور اپنے ملک کی حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا باقی نہ ہو۔ میرے خیال میں یورپ کی مختلف قومیں اس سے بڑھ کر امداد نہیں کر سکتیں کہ وہ جلد از جلد لیگ کے ساتھ جمع ہوں۔ اور ایک مرتبہ میرے خیال میں پھر اسلحہ جات کی تعداد مقرر کرنے یا اُن کو قطعی ترک کرنے کے بارے میں آپس میں سمجھوتہ کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میری رائے میں ہمیں گذشتہ کئی سال سے ایسا اچھا موقعہ بلا میسر نہیں ہوا

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ میری رائے میں ہمیں سب سے پہلے ہوائی معاہدہ کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔ ہر ہٹلر نے بھی اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا ہے۔ اگر ہمارے دل سے ہوائی حملہ کا خدشہ دور ہو گیا تو ہمیں ایسا سکون ہو جائے گا جیسا کہ ایک طویل عرصہ سے ہمیں حاصل نہیں ہوا ہے۔ ہوائی معاہدہ کیوں ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ فوج کی تنظیم میں کچھ وقت نہیں لگتا لہٰذا میں توقع کرتا ہوں کہ جو طاقتیں معاہدہ لوکارنو میں دلچسپی رکھتی ہیں انکو اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس

شملہ ۲۵ مئی۔ جنیوا میں ۴ جون سے بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا انیسواں سالانہ جلسہ ہونے والا ہے اس میں سر بھوپیندر ناتھ مترا اور سر جوزف بھور ہندوستان کے سرکاری نمائندے ہوں گے اور مسٹر اے بالڈون بیگم شاہ نواز اور مسٹر ایس آر زمان آئی سی ایس سرکاری مشیر ہوں گے بمبئی کے انڈین مرچنٹس چیمبر کے نمائندے مسٹر حسین بھائی لال جی اور آپ کے مشیر کے ایل دت و انڈین مائننگ فیڈریشن مسٹر راما سوامی مدلیار کے مشیر مسٹر ڈی پی گوئنکا ہوں گے مسٹر زمان اس ڈیلیگیشن کے سکریٹری ہوں گے۔ گذشتہ چند سال میں یہ پہلا موقع ہے کہ غیر سرکاری مشیر جا رہے ہیں۔

اٹلی اور حبش کے درمیان سمجھوتہ کی شرائط

جنیوا ۲۲ مئی اٹلی اور حبش کے درمیان سمجھوتہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ طاقت کا استعمال نہیں کیا جائیگا۔ ۲۔ صلح ہونے کے لئے مدت مقرر کی جائے گی۔ ۳۔ اگر اگست تک نہ ہو تو لیگ کونسل کا جلسہ پھر طلب کیا جائے۔

یہ رزولیوشن آدھی رات کے قریب آخری شکل میں لکھا گیا ہے اور رات کو ڈیڑھ بجے سے اُسے پاس کرنے کو لیگ کونسل کا جلسہ شروع ہوا۔

یوپی میں گیہوں کی کاشت

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ یوپی کے ۳۶-۱۹۳۵ء کی گیہوں کی کاشت کے متعلق ضلعوں سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال گذشتہ سال کے مقابلہ میں گیہوں کی کاشت پونے گیارہ فیصدی کم ہے کہیں کہیں اولے اور آندھی سے نقصان پہونچا ہے جس سے گیہوں کی پیداوار میں کمی واقع ہو گئی ہے گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال گیہوں کی قیمت کچھ زیادہ ہے۔

لاوارث بچوں کیلئے ۲ لاکھ روپیہ وقف

بمبئی ۲۵ مئی۔ ایک بھاٹیہ سیٹھ نے دو لاکھ روپیہ کو وقف کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کہ شہر میں جتنے لاوارث بچے ہیں جن کو مائیں سڑکوں پر چھوڑ جاتی ہیں ان کی پرورش اور تعلیم اس کے سود سے کی جائے۔

اس فیصلہ کا سبب یہ ہے کہ گذشتہ ماہ ایک لاوارث بچہ کی موت ایسی صورت میں واقع ہوئی کہ اُسکا کوئی پرورش کرنے والا نہ تھا۔ اس یہ سمجھ کر اس بچہ کی کوئی خط نہیں اور بہت سے بچے ایسے ہوتے ہیں۔ اتنی بڑی رقم وقف کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

چھ آدمی ہلاک ہو گئے

سولی پٹم ۲۴ مئی۔ گذشتہ ۵ روز سے یہاں بڑی سخت گرمی پڑ رہی ہے آج لو لگ جانے سے ۵ آدمی فوت ہو گئے۔

امریکہ میں کئی آدمی صدر جمہوریہ سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں

آجکل امریکہ میں ایک سو کمپنیوں کے منیجر اور منیجنگ ڈائرکٹر وغیرہ ایسے ہیں جو کہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روز ولٹ سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں امریکہ کے پریزیڈنٹ کو ۷۵ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے لیکن یہ تنخواہ نہایت ناکافی ہے کیونکہ اسکو بہت سی دعوتوں اور متوسل اخراجات میں زر کثیر صرف کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ کمپنی کے منیجروں کو ایسے اخراجات نہیں کرنا پڑتے۔ اور اُن کی تنخواہیں پونے دو لاکھ روپیہ سالانہ تک ہے۔ ان اعلیٰ تنخواہ پانے والوں میں مسٹر ڈے اولنگ پوسٹ کا ایڈیٹر بھی ہے جس کی تنخواہ ایک لاکھ پونڈ سالانہ سے زیادہ ہے اس شخص نے اپنی زندگی ایک چھوٹے سے رپورٹر کی حیثیت سے شروع کی تھی۔

فرانس کا سونا جاپان جا رہا ہے

پیرس ۲۶ مئی۔ فرانس سے سونا برآمد ہو رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ فرانس سے ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا سونا ٹوکیو دارالسلطنت جاپان میں گیا۔

اجلاس جناب مولوی عبدالمجید خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۷۶

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

مکتہ پرشاد — مدعی

بنام لالتا پرشاد وغیرہ — مدعا علیہ

بنام بلدیو ولد ہنگو کوری ساکن جلال آباد تحصیل قنوج ضلع فرخ آباد و بچن لال ولد منان لال کوری ساکن شہر کانپور ملازم جگی لال جوٹ مل درشن پوروہ احاطہ لگنے لال و راجکمار ولد گپو لال کوری ساکن میٹرور پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔ — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجےدن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع ہوگا۔ اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ مئی ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہونیکی دعوت

مسٹر فضل حق کی اپیل

بوگرہ ۲۳ مئی - مسٹر اے کے فضل حق میئر کلکتہ کارپوریشن جو یہاں اپنے کاروباری سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ کی خدمت میں بوگرہ میونسپلٹی - بوگرہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور ینگ مینز ایسوسی ایشن کی طرف سے خوش آمدید کے ایڈریس پیش کئے گئے۔

موخر الذکر دونوں سوسائٹیوں نے اپنے ایڈریس ایک جلسہ میں پیش کیے۔ جو الطاف النسا پارک میں ہوا اور میونسپلٹی نے ایڈورڈ تھیٹر ہال میں اپنا ایڈریس پیش کیا۔

میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب میں مسٹر فضل حق نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ آپ حال ہی میں کانگریس میں شامل ہوئے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ ہمیشہ ایک کانگریسی رہے۔ اگرچہ اکثر اوقات آپ کا کانگریس سے اختلاف ہوجایا کرتا تھا۔ آپ نے اپنے ہم مذہبوں کو تلقین کی کہ وہ اس عظیم الشان انجمن سے دور نہ رہیں اور اسے مضبوط بنائیں تاکہ یہ سب سے بڑی قومی انجمن بن سکے۔

دیگر دونوں ایڈریسوں کا بھی آپ نے موزوں جواب دیا۔

پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ولیرا کا اعلان

ڈبلن ۳۰ مئی - ڈیل میں ایک سوال کے جواب میں پریذیڈنٹ مسٹر ڈی ولیرا نے یقین دلایا کہ آئرش فری اسٹیٹ کے علاقہ میں برطانیہ اعظم کو حملہ کرنے کا مرکز بنانے کی اجازت نہیں دیجائے گی ہم برطانیہ سے تجارتی معاہدہ کرنے کو تیار ہیں اور بغیر کی عوض پونڈ خریدنے کو تیار ہیں اور ہم یہاں تک بھی تیار ہیں کہ سے جو اشیار منگائی پڑتی ہیں ان میں برطانیہ کے مال کو ترجیح دیں ✲

✲ یہ ممکن ہے کہ یورپ میں جنگ چھڑ جانے سے فری اسٹیٹ کے لئے نازک صورت حالات پیدا ہوجائے لیکن فری اسٹیٹ اپنی علاقہ کی حفاظت کے لئے ہر ایک ممکن کوشش کرے گی۔

شملہ میں گرمی کی شدت

شملہ ۹ مئی - آجکل شملہ میں سخت گرمی پڑ رہی ہے - یہ امر کس قدر باعث حیرت ہے کہ لوگ گرمی سے پناہ لینے کے لئے شملہ جاتے ہیں۔ لیکن آجکل ان کو وہاں بھی سکون حاصل نہیں ہے۔

حیدرآباد ۸ مئی - سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ نواب ولی الدولہ کی وفات سے اگزیکیٹو کونسل میں جو جگہ خالی ہوئی تھی اسکے حضور نظام نے راجہ شنکر راجہ بہادر کو ۳ سال کیلئے مقرر کیا ہے

نیا آئین ناقص ہے

سر تیج بہادر سپرو کا اظہار خیال

لندن ۱۱ مئی - سر تیج بہادر سپرو نے فرینڈز ہاوس میں انڈین کنفیلیشن مصالحتی گروپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انڈیا بل کے نقائص کو خوب واضح کیا خاص طور پر اسلئے کہ اسمیں ڈومنین اسٹیٹس کا کوئی ذکر نہیں ہے اور حکومت نے گول میز کانفرنس کے ہندو سیاسی ڈیلیگیٹس کے میمورنڈم کو بالکل ٹھکرا دیا ہے

سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ اسکیم میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اس میں صلاحیت نہیں کہ جس کے ذریعہ ہندوستان کی سیاسی ترقی تدریجی طور پر خود بخود ہوتی ہے لیکن اپنے اندرونی نقائص کے باوجود مجھے یقین ہے کہ اسکیم پر عملدرآمد کیا جائے گا اور نئے آئین کے ماتحت کانگریس اپنی عظیم ترقی پذیر پالیسی کو فروغ دینے کے لیے اصلاحات کا استعمال کرے گی۔

سر تیج بہادر سپرو نے مسٹر ستیہ مورتی کے مدراس کے اعلان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ آج سر تیج بہادر سپرو نے مسٹر ستیہ مورتی کو دارالعوام میں لبرل پارٹی کے ممبران کے پاس سمنٹ لے جو پارٹی دی اس میں بھی یہی خیالات ظاہر کئے

برٹش انڈین ایسوسی ایشن کا جلسہ

لکھنو ۲ مئی - برٹش انڈین ایسوسی ایشن کا آج ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں راجہ محمود آباد ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی میں مرحوم ٹھاکر بابا رام پال سنگھ جی کی جگہ اتفاق رائے سے چنے گئے۔

کورٹ آف وارڈز میں نمایندگی کے لئے ممبروں کے چناؤ میں زبردست مقابلہ کی امید کی جارہی تھی لیکن پیاگ پور کے راجہ کو ۱۵۶ ووٹ کی اکثریت سے زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ تیگر کے کنور راجیندر سنگھ کو ۱۴۰ اور راجہ مالن پور کو ۱۴ ووٹ ملے۔

آگرہ ڈویژن کا ضمنی انتخاب

متھرا ۱۰ مئی - آگرہ ڈویژن کے مسلم حلقہ انتخاب سے اسمبلی کی نشست کیلئے پولنگ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر انوار اللہ کانگریسی امیدوار نے شہر متھرا اور ضلع ۸۰ فیصدی ووٹ حاصل کئے۔

باجلاس جناب مولوی محبوب علی صاحب وبابو کالی پرشاد گپتا صاحب ومولوی سید فخرالدین حسین صاحب آنریری منصفان سٹی بنچ مقام دلوانی ضلع الہ آباد

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۸۲۱ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت آنریری منصفان سٹی بنچ ضلع الہ آباد

سیتل دین ولد مہابیر قوم تقاں ساکن موضع رانی گنج پرگنہ نواب گنج ضلع الہ آباد مدعی

بنام گوہر ولد غلام محمد قوم فقیر ساکن موضع سنگرور پرگنہ نواب گنج ضلع الہ آباد حال مقیم شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ -/2/116 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ تم آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۶۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۰۰

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ نالش مہندر ابن ولد ہو سے پرشاد قوم مہاجن ساکن زمیندار موضع توڑا احمد پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

بنام تم ہتوا وغیرہ کے جو عدالت ہذا سے فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ لگان بتاریخ صادر اور مبلغ 85/7/3 جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶۴	۱۲	۰
خرچہ نالش	۹	۱۳	۳
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۳	۱	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۳	۵
	۷۷	۱۴	۳
درخواست	۱	۱۳	
	۷۹	۱۱	۳
خرچہ گزٹ	۵	۱۲	۰
میزان	۸۵	۷	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادائی رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم ہتوا ولد بھاگیرتھ وللوا ولد کسالا وسیکو ولد لچھمن ونہوا ولد سوبھا، سنکرو وبھرم سنگھ ولد بچو گڈریہ ساکن سیکو کا پور وامزرعہ موضع توڑا احمد پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 85/7/3 جو ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اسرا عدالت میں ۱۵ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم سند جہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۱۳ جون سنہ ۱۹۳۵ء

تفصیل اراضی

پرگنہ اکبرپور موضع توڑا احمد پور

نمبر	رقبہ	لگان	
۷۴۶	۱۸ ۱۷ بیگہ	۹/۹ لعہ	۴

انڈیا بل میں ابھی اور اہم تبدیلیاں ہونگی

دارالعوام کے ممبروں کا میمورنڈم مشتہر کیا گیا

شملہ ۲۷ مئی۔ گو کہ انقطاعی فیصلہ مسٹر بالڈون کے ہاتھ میں ہوگا لیکن یہ امر طے شدہ خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم بننے پر مسٹر بالڈون جب اپنی نئی کابینہ قائم کریں گے تو انڈیا آفس کا سردار (وزیر ہند) اور ان کا نائب حسب سابق اپنے عہدوں پر قائم رہیں گے انڈیا بل کے سلسلہ میں سر سیموئیل ہور کے کام کی عام طور پر تعریف کیجا رہی ہے۔ لندن سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دارالعوام میں مسٹر بٹلر کے کام نے اچھا خیال پیدا کر دیا ہے۔ اور لندن میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اتنے نوجوان عمر کے کسی نائب وزیر نے اتنے اہم اور مشکل قانونی مسئلہ پر بحث کرنے میں اتنی قابلیت کا اظہار نہیں کیا تھا۔ جتنا کہ مسٹر بٹلر نے کیا ہے اس معاملہ کو اس خوبی سے سمجھنے کی وجہ یہ ہے کہ مسٹر بٹلر کی پیدائش ہندوستانی ہے اور انہوں نے حق رائے دہی کی کمیٹی میں کام کر کے ہندوستانیوں کی حالت کے بارے میں پوری پوری واقفیت حاصل کر لی ہے۔

انڈیا بل کی رپورٹ سٹیج میں کام بہت زیادہ ہوگا لیکن یہاں حکام کا کہنا ہے کہ جو سقم و ترمیمات پیش کی گئی ہیں وہ صورت حالات کا خاطر نظر پیش کرتی ہیں۔ ان میں تبدیلیاں بہت کم ہیں لیکن اصلاحی طور پر ان کو نہ صرف فیڈرل حصہ میں دوبارہ درج کرنا پڑیگا بلکہ بل کے صوبہ جاتی حصہ میں لکھنا پڑے گا۔ ان تبدیلیوں کا اصلی مقصد کیا ہے۔ یہ ابھی معلوم کرنا دشوار ہے کیونکہ دارالعوام کے ممبروں نے جو میمورنڈم مشتہر کیا گیا ہے وہ ابھی بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے اور ابھی تک اچھی طرح موصول نہیں ہو سکا ہے۔

تیسری خواندگی پر بحث

لندن ۲۷ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دارالعوام میں انڈیا بل کے رپورٹ سٹیج پر اس ہفتہ بحث ختم ہو جائے گی اور تیسری خواندگی پر عام بحث منگل وار اور بدھوار کو ہوگی اس کے بعد بل دارالامرا میں بھیجا جائے گا جہاں ڈسٹ سن کی تعطیلات سے پہلے پہلی خواندگی پر بحث ختم ہو جائیگی

اہل برطانیہ کو فوجی تربیت کا شوق

رگبی ۲۷ مئی۔ گذشتہ پنجشنبہ کو رائل ایرفورس (ہوائی فوج) بھرتی کرنے کے لئے سکریٹری صیغہ پرواز نے جو اپیل کی تھی اس کے بعد سے فوج میں بھرتی کیلئے تقریباً ۸ ہزار درخواستیں موصول ہو چکی ہیں اور صیغہ پرواز میں ہوابازی سیکھنے کے لئے دو ہزار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

ریزرو بنک کی اہم میٹنگ

بمبئی ۲۷ مئی۔ ریزرو بنک آف انڈیا کی ایک اہم میٹنگ ۳ جون کو ہوگی جس میں اہم مسائل پر غور کیا جائیگا اسمیں اس سوال پر غور کیا جائے گا کہ بنک کے مختلف محکموں کو کس جگہ کھولا جائے۔ اور علیحدہ ہونے پر برما کی پوزیشن کیا ہوگی۔ اس سلسلہ میں سر اوسبرن سمتھ اور مسٹر جے بی ٹیلر گورنر و ڈپٹی گورنر کل یہاں آ گئے ہیں اور سر جیمز گرگ ممبر مالیات حکومت ہند اور مسٹر شنکر راؤ گنٹر ولا آف کرنسی ۳ جون کو آئیں گے۔

۴	۷۴۹	سالم	لعہ ۷/۱
	۷۵۰	سالم	″
	۷۵۱	۱۰ اکر	″
	۷۵۳	۱۳ اکر	″
	۷۵۴	۱۴ اکر	″
	۷۵۵	۱۱ اکر	″
	۷۵۹	۱۷ اکر	″
	۸۰۱	۱۴ اکر	″
	۸۱۵/۱	۵ اکر	″
	۸۱۵/۲	۵ اکر	″
	۸۱۵/۳	۱۰ اکر	″
	۸۲۲/۱	۱۶ اکر	″
	۸۲۲/۲	۱۷ اکر	″
۱۴ قطعہ		۹ بیگہ	لعہ ۹/۹

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار



ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۳	کانپور شنبہ ۸ جون ۱۹۳۵ء مطابق ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۱

ادبیات

کمال عشق

از جناب زاہدی

جو دل میں زخم ہے مائل بہ اندمال نہیں
سوال اس سے یہ تھا اب کوئی سوال نہیں

جہان قال میں اسرار معرفت مفقود
جو اہل حال نہیں صاحب کمال نہیں

شراب عشق میں ہے روح کوثر و تسنیم
فقیہ شہر کو لیکن یہ مے حلال نہیں

ہوا ہوں کشتۂ تیغ رضا مثال خلیل
شکایت اس سے کروں یہ مری مجال نہیں

خبر نہیں اُسے کیا! میری آرزوں کی
جہان عشق میں کچھ حاجت سوال نہیں

صدا جو طور سے آتی ہے لن ترانی کی
ترا ہی ظرف بہ اندازۂ جمال نہیں

یہاں تو ہجر میں بھی ہے وصال کی لذت
وصال میرے جنوں کیلئے وصال نہیں

ہر اک کمال کو لازم زوال دہر میں ہی
کمال عشق کو لیکن کوئی زوال نہیں

کیا ہے اُس کے تصور نے مست کچھ ایسا
مرا خیال بھی اب تو مرا خیال نہیں

ملول مجھ سے نہ اے زاہدی وہ ہو جائے
سوائے اسکے مرے دل میں کچھ ملال نہیں

دنیائے اسلام

کابل میں امریکن سفیر

جمہوریہ متحدہ امریکہ کا سفیر کابل پہونچگیا ہے۔ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ والی افغانستان میں بعد نماز ظہر سفیر مذکور کو قصر دلکشا میں شرف باریابی بخشا۔ سفیر نے اپنی حکومت کی طرف سے حکومت افغانستان کا شکریہ ادا کیا۔ اور دوام و استحکام کے لئے اپنی خواہشات کا اظہار کیا۔

اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے بھی اپنی جوابی تقریر میں امریکہ اور افغانستان کے سیاسی روابط پر روشنی ڈالی اور اپنی حکومت کی طرف سے جمہوریہ امریکہ کے صدر کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالےٰ دونوں حکومتوں کے درمیان سیاسی دوستی کو قائم و دائم رکھے۔ اس سے پہلے سفیر اٹلی کو شرف باریابی بخشا گیا تھا۔ اور اعلیحضرت نے مسولینی کے جذبات صادقہ پر اپنے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔

ترکی میں بچوں کی صنعت کی نمایش

ترکی مدارس میں جب سے اصلاح و ترقی کا قدم آیا ہے بچوں کو تعلیم کیساتھ صنعت و حرفت بھی سکھلائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ ترکی بچوں کا ہفتہ منایا گیا جسکا افتتاح کمال پاشا نے کیا۔ اس نمائش میں بچوں کی صحت و تندرستی کتابی تعلیم حرفت و دستکاری کا منظاہرہ کیا گیا جس کو عام طور پر پسند کیا گیا۔

کمال پاشا نے ہفتہ اطفال کے نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ قومی عزت و وقار کا انحصار بچوں کی جسمانی طاقت اور ذہنی قابلیت ہی پر موقوف ہے کیونکہ آیندہ چلکر یہی بچے قوم اور وطن کے جانشین قرار پاتے ہیں اور قومی امانت ان ہی کے سپرد کی جاتی ہے نمائش میں جن بچوں کی صحت اعلےٰ پیمانہ پر تھی یا جن کو دستکاری میں خاص امتیاز تھا ان کو انعامی تمغے دیے گئے۔ اور فوجی افسروں نے اُن کو تحفہ میں تلواریں دیں۔ یہ آزاد اور خود دار بچوں کی حالت ہے ہندوستان میں مسلمان بچوں کو آجکل والدین کی طرف سے جو تحفے دیے جاتے ہیں وہ نمائشی پیار اور سینما کے ٹکٹ وغیرہ ہوتے ہیں۔

ترکی اور چین کے روابط

استانبول کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ ترکی اور چین کے درمیان جو سیاسی گفت و شنید کی راہ جاری تھی اب اُسکا خاطر خواہ نتیجہ نکل آیا ہے ترکی اخبارات نے وعدہ کیا ہے کہ آیندہ ہفتہ اس گفتگو کے نتائج سے ناظرین کو آگاہ کریں گے۔ لیکن اسکا ایک تازہ نتیجہ یہ ہے کہ چینی حکومت کا نمایندہ عنقریب انگورہ آنے والا ہے۔ جو اپنی حکومت کی جانب سے ترکی میں سفارت کے فرائض انجام دیگا۔ ترکی اور چین کے سیاسی روابط خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جو دولتین کے لئے مستقبل میں مفید ثابت ہوں گے۔

ایک اطلاع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چین کے تعلیمیافتہ مسلم طلبا کا ایک وفد مصر ہوتا ہوا ترکی جائے گا اور وہاں عربی اور ترکی تصنیفات سے استفادہ کر کے چین واپس ہوگا۔ ممکن ہے کہ اس وفد کے اغراض اس کے علاوہ اور کچھ بھی ہوں جو فی الحال جلباب خفا میں پوشیدہ ہیں۔

عراق عراقیوں کیلئے

حکومت عراق نے انتداب کے چنگل سے آزادی حاصل کر کے سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ جن سرکاری عہدوں پر غیر ملکی خصوصاً یوروپین مقرر کیے ہوئے تھے ان کو علیحدہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

تازہ اطلاع مظہر ہے کہ جن غیر ملکیوں کی خدمات مستعار حاصل کی گئی تھیں اُن کو علیحدگی کے نوٹس دیدیے گئے ہیں اور اُن کی جگہ کم تنخواہ کے عہدہ عراقیوں کو بھرتی کے لئے تیار کیا گیا ہے ادنے سے اعلےٰ عہدوں کے ملازمین کو ان کی علیحدگی سے باخبر کر دیا گیا ہے اسوقت عراقیوں نے اتنا تجربہ اور تعلیم حاصل کرلی ہے کہ بغیر دوسروں کی امداد کے حکومت کی مشنری کو چلا سکیں اور ملک کو اپنے قدم پر آپ کھڑا ہونے کے قابل بنا دیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ غیر ملکی باشندوں کی علیحدگی سے غیر سرکاری اور اجنبی حلقوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور حکومت کے اس جدید اقدام نے غیر ملکیوں کو سراسیمہ بنا دیا ہے۔ مگر حکومت عراق ان سب کو علیحدہ کرنے کا عزم کر چکی ہے۔

حبشی وفد حجاز میں

گذشتہ ہفتہ حبش کا جو وفد حجاز آیا تھا وہ یورپ روانہ ہو گیا شاہ حبش نے سلطان حجاز اور والی یمن کو خطوط کے ذریعہ خیر خواہی کا یقین دلایا تھا۔ اور لکھا کہ حبش نے اٹلی کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا بلکہ اٹلی اپنے مقبوضات کو وسعت دینے کیلئے حبش پر دست درازی کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۸ - جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۳

کوئٹہ کا خوفناک و قیامت خیز زلزلہ

۳۱ مئی ۳ بجے رات کو بلوچستان یعنی شہر کوئٹہ اور اُس کے قرب و جوار میں ایک ایسا خوفناک قیامت خیز زلزلہ آیا جسکی مثال ملنا مشکل ہے۔ اور جسکے سننے سے انسانی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جسکے سامنے بہار کا زلزلہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

کہا جاتا ہے کہ شہر کوئٹہ کی ۴۰ ہزار آبادی میں ۲۶ ہزار انسان مر چکے ہیں اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ کم سے کم ۲۰ ہزار انسانوں کی لاشیں ملبہ کے اندر دبی پڑی ہیں۔ جو ابھی تک نہیں نکالی جا سکیں اور تقریباً ۵ ہزار لاشیں نکالی جا سکی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ مستنگ و بلیلی کے درمیان تمام مواضعات نیست و نابود ہو گئے ہیں اور قلات و مستنگ کی تقریباً ۸۰ فیصدی آبادی ہلاک ہو گئی ہے ریلوے و سول اسٹیشن بالکل تباہ ہو گئے ہیں اور پولیس کا تو صفایا ہی ہو گیا ہے انگریز افسران بھی تقریباً دو سو ہلاک ہو گئے ہیں صیغہ پروازگی کی مشینوں اور عمارت کو بھی سخت نقصان پہونچا ہے۔ کوئٹہ میں صرف دس ہزار ہندوستانی باقی بچے ہیں جن میں سے ۴ ہزار مجروح ہیں اور ۵ ہزار ہندوستانیوں کو کوئٹہ سے باہر بھیجدیا گیا ہے۔

۳ جون کو وزیر ہند سے دارالعوام میں میجر ہیلے نے درخواست کی کہ وہ یہ واضح کر دیں کہ کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے آدمیوں کو نکالنے کی کوشش کو ترک نہ کیا جائے گا۔ اس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا یقینی نکالنے کی کوشش کو کبھی ترک نہ کیا جائے گا۔

حکومت نے ایک بیان اور شائع کیا ہے جسمیں لکھا گیا ہے کہ:-

"عمارتوں کی تباہی بہار سے کہیں زیادہ ہوئی ہے ملبہ میں دبے ہوتے آدمیوں کے زندہ رہنے کی امید نہیں ہے مگر مزدور نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے آدمیوں کو نکالنے کا کام فوج نے کیا تھا مگر اب کام دوسرے مرحلہ پر پہونچگیا ہے۔ کام منظم طریقہ پر ہو رہا ہے دوسرے علاقوں میں جو کوریں تیار ہو رہی ہیں وہ جلد پہونچنے والی ہیں۔ یہ کام کل سے شروع ہوا ہے مگر فوج میں وبا پھیلنے کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے بند کرنا پڑا۔ تمام فوج شہر میں بلا لی گئی ہے اور چاروں طرف پہرہ لگا ہے یہ تبلانا ممکن نہیں کہ کھدائی کا کام پھر کب سے شروع ہوگا۔

دوسری افواہ جسکی حکومت تردید کرنا چاہتی ہے یہ ہے کہ شہر کو آگ لگا کر یا توپوں سے اڑا دیا جائیگا اگر اس کارروائی کو ملتوی نہ بھی کیا گیا تو بھی یہ کام ناقابل عمل ہے کیونکہ اتنے زبردست ملبہ کو اڑانے کیلئے اتنا مادہ آتشگیر جلد ملنا مشکل ہے۔ اور آگ کے ذریعہ بھی اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا

کون کون ہندوستانی ہلاک ہوئے اس کے متعلق فہرست کے شائع کرنے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ اور اس میں بہت عرصہ لگے گا اکثر لاشوں کو شناخت کرنا بھی ناممکن ہے کیونکہ بہت سے خاندان ایسے ہیں جن کا ایک آدمی بھی باقی نہیں بچا ہے۔ اور سب کچھ تباہ ہو گیا ہے ریلوے اور دیگر محکموں کے ملازمین کی فہرست جلد از جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں تک غیر سرکاری آدمیوں کے مرنے کا تعلق ہے صحیح تعداد معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔"

آخری اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئٹہ میں ۵۶ ہزار اور قلات میں ۲۴ ہزار انسان ہلاک ہوئے جنکی مجموعی تعداد ۸۰ ہزار ہوتی ہے۔ ہز اکسلنسی والسرائے نے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ قائم کر دیا ہے جسمیں ایک لاکھ ۶۶ ہزار روپیہ جمع ہو گیا ہے ہم کو امید ہے کہ زلزلہ ریلیف فنڈ میں اہل خیر حضرات حصہ لیکر انسانی ہمدردی کا ثبوت دینگے۔

بقیہ آئینہ کانپور

شاہ محمد سلیمان صاحب کا انتقال

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کیساتھ سنی کہ شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کے جانشین شاہ حسین میاں قرار پائے ہیں ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل۔

پکھراباں میں آتشزدگی

تحصیل پکھراباں میں ۱۸ جون کی دوپہر کو آتش زدگی ہوئی جس کی وجہ سے ۳۰ مکانات جلکر خاکستر ہو گئے۔

کسانوں کا جلسہ

۳۰ مئی کو تحصیل بلہور میں پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں کسانوں کا ایک بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ اور زبردست تقریریں ہوئیں

وارڈ نمبر ۱۲

وارڈ نمبر ۱۲ کے باشندگان نے ۲۵ مئی کی رات کو ایک جلسہ کر کے یہ طے کیا ہے کہ اس وارڈ سے پنڈت مدن موہن باجپئی کو آئندہ میونسپل الکشن میں کھڑا کیا جائے

گرفتاری

چھاؤنی پولیس نے گنگا سنگھ کو بلا لائسنس ہتھیار رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔

مہاراج پور کی پولیس نے ساترین گاؤں کے کئی ملاحوں کے مکانات کی تلاشی لیکر ناجائز شراب بنانے کا سامان برآمد کر کے اُن کو گرفتار کر لیا۔

ڈاکہ

۲۰ مسلح ڈاکوؤں نے منگل پور کے ایک گاؤں دت پور میں گجودھر کے مکان پر رات کے وقت ڈاکہ ڈالا۔ اور اُس کو مجروح کر کے سب سامان لوٹ لیگئے۔

آئینہ کانپور

نیو وکٹوریہ ملس کانپور

یکم جون کو نیو وکٹوریہ ملس کے حصہ داروں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں یہ طے ہوا ہے کہ چونکہ مسرز جوالا پرشاد اینڈ سنس کے انتظامات نہایت عمدہ اور بہتر رہے ہیں لہذا آئندہ کیلئے مسرز جوالا پرشاد اینڈ سنس ہی کو کمپنی کا مینجنگ ایجنٹ بنا دیا جاوے اور آپ کے زیر انتظام نیو وکٹوریہ ملس کا کاروبار سپرد کر دیا جائے اور ڈائرکٹران کو اسکا مجاز قرار دیا کہ وہ مسرز جوالا پرشاد اینڈ سنس کیساتھ اقرارنامہ کر لیں۔

اعزاز

ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر اس مرتبہ غیر سرکاری اصحاب کو بہت کم خطابات دیئے گئے ہیں۔ اور کانپور کے اصحاب تقریباً سب مایوس ہی رہے۔

البتہ غیر سرکاری اصحاب میں بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین میونسپل بورڈ ضرور خوش قسمت ہیں کہ ان کو رائے بہادر کا خطاب عطا کیا گیا ہے جسکے وہ بجا طور پر آج سے بہت پیشتر مستحق تھے۔

بابو برجندر سروپ صاحب ایڈوکیٹ و چیرمین میونسپل بورڈ نے جس قابلیت اور آزادانہ طریقہ سے میونسپل بورڈ کی چیرمینی کی خدمات انجام دی ہیں اُسکی مثال ملنا مشکل ہے۔

بابو برجندر سروپ اپنی آزادانہ روش کی بدولت اکثر موقعوں پر حکومت کی نظر عنایت سے محروم رہے مگر بالآخر حکومت کو بھی بابو برجندر سروپ کی قابلیت اور اُنکے چیرمینی کے دور کے عمدہ کارگذاری پر توجہ کر کے اُن کو رائے بہادری کے خطاب سے سرفراز کرنا پڑا۔

ہم اس حصولی اعزاز پر بابو صاحب کی خدمت میں تہ دل سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

میونسپل بورڈ کا جلسہ

۵ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

سب سے پہلے بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے چیرمین صاحب کو رائے بہادری کا خطاب ملنے پر مبارکباد دی اور بورڈ کا کام آپ نے جس خوبی اور محنت سے انجام دیا اُسکی تعریف کی خان بہادر سید بشیر الدین احمد نے اسکی تائید کی۔ اور خانصاحب شیخ محمد ابراہیم نے ایک طویل تقریر کے ساتھ اس کی تائید مزید کی۔ سید احمد حسین لالہ ہری شنکر باگلا۔ اور مسز بھٹناگر نے مزید تائید کی۔ اور ڈاکٹر تیواری ایگزیکٹو افسر کے بورڈ کے عملہ کی طرف سے مبارکباد دیے جانیکے بعد مبارکبادی کا رزولیشن بالاتفاق منظور ہوا۔

خانصاحب شیخ محمد ابراہیم کی تحریک پر بورڈ نے کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے ساتھ ہمدردی کرنے اور دس ہزار روپیہ کے امداد کا رزولیشن منظور کیا۔ علاوہ اس کے مڈیکل ریلیف فنڈ کے لئے بھی ڈھائی ہزار روپیہ کی امداد بورڈ نے منظور کی ہے۔

روپیہ کے طریقہ خرچ کے متعلق چونکہ متعدد تجاویز تھیں۔ اسلئے یہ طے ہوا کہ اس مسئلہ کو بورڈ کے آئندہ جلسہ میں طے کیا جائے۔

لالہ منی لال لوٹیا کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ گلگنج کوتوالی کے موقع پر پارک بنانے کی تجویز منظور کرنے کی دوبارہ گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے۔

بورڈ نے پی روڈ اور نالہ روڈ کے چوراہے پر پارک بنانے کی امپرومنٹ ٹرسٹ سے درخواست کی ہے

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ممبر لیجسلیٹو کونسل کے کانپور تشریف لانے پر آپ کو ایڈریس دیا جاوے اور اُس پر ۵۰ روپیہ خرچ کیا جائے۔

شہر کی طوائفوں کو کالپی روڈ، ہمیر پور روڈ، اور گرانڈ ٹرنک روڈ پر لبانے کی تجویز پر خوب دلچسپ بحث رہی اور بالآخر بورڈ نے یہ طے کیا کہ انکو مندرجہ بالا مقامات پر ہٹا دیا جائے۔

گورنمنٹ نے بورڈ کو لکھا ہے کہ اگر بورڈ نوٹیفائیڈ ایریا کے رقبہ میں پانی اور نالیوں وغیرہ کا انتظام کرے تو گورنمنٹ اس ایریا کو بورڈ کے حوالے کر دے گی لہذا بورڈ میں یہ مسئلہ پیش ہوا اور بورڈ نے یہ طے کر دیا کہ بورڈ نوٹیفائڈ ایریا میں پانی وغیرہ کا انتظام کر کے اس رقبہ کو حدود میونسپل بورڈ میں شامل کر لے۔

اڈریس

کانپور میونسپل بورڈ ۸ جون پونے ۸ بجے صبح کو ٹاؤن ہال میں لالہ پدم پت سنگھانیا پریذیڈنٹ فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس کو اڈریس دے گا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو مسٹر اے ایم سوڈ آئی۔ سی ایس کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ایک لاکھ ۵ ہزار روپیہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔ سال رواں کے دو ماہ یعنی اپریل و مئی میں ۲ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ کی زمین فروخت ہوئی ہے۔

نئی کوتوالی کمپاؤنڈ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بنگلہ کی تعمیر کا ٹنڈر منظور ہوا۔ اور گھوسیوں کو شہر سے باہر قریب کے مقامات پر لبانے کی اسکیم پر غور ہوا اور بہت سی اہم اصلاحات تجویز کی گئیں۔ اور یہ طے ہوا کہ یہ اسکیم میونسپل بورڈ کی تصدیق کے واسطے چیرمین میونسپل بورڈ کے پاس بھیجدی جاوے

بابو اشرفی لال گپتا ٹرسٹ کے ریونیو افسری کے عہدہ پر مستقل کیے گئے۔

لوکل بورڈ اور کانگریس

یو پی۔ کانگریس کمیٹی نے لوکل بورڈوں میں کانگریس کے آدمیوں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن یہ شرط ہے کہ جو لوگ کانگریس کی ممانعت کے زمانہ میں کانگریس کے حکم کے خلاف لوکل بورڈوں میں گئے تھے اُن کو کھڑا نہ کیا جاوے۔

کانپور میں بہت سے کانگریسی اصحاب کانگریس کے حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بورڈوں میں گئے تھے دیکھئے ان کے متعلق یوپی کانگریس کمیٹی کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

ایک جدید اخبار

جناب شاکر خانصاحب جاہ خیرآبادی کی زیرادارت عنقریب ایک ہفتہ وار اخبار "صحیفہ" کا اجراء ہونے والا ہے۔

سبد گل

انڈیا بل میں اب سرکاری ترمیمات پر بحث ہو رہی ہے ایک ترمیم ایسی بھی منظور ہوئی ہے کہ جس کی رو سے دو سال تک کے سزا یافتہ اس میں حصہ لے سکتے تھے۔

ہم اپنے بھائیوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اسبارے میں نہایت پرزور مگر مؤدبانہ احتجاج کریں کیونکہ اس ترمیم سے اُن کے حقوق خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔

—

انگلستان میں ایک سفید کاغذ شائع ہوا ہے جس میں مکانات کی تعمیر کا ریکارڈ درج ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ انگلستان میں مکانات کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے یعنی ایک سال میں ۲۰ لاکھ نئے مکانات تعمیر ہوگئے۔

بعض لوگوں کا خیال نہ جانے کہاں تک صحیح ہے کہ یہ سب مکانات ہندوستان کے مکانوں کے کھنڈروں پر تیار ہوتے ہیں۔

—

دنیا میں کلب اور سوسائٹیاں بھی عجیب عجیب قائم ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً کنواروں کا کلب، طلاق دلانے کا کلب، ننگوں کا کلب، خودکشی کرنے والوں کا کلب لیکن اس بیسویں صدی کے وسط میں جبکہ ہر جگہ ڈاڑھی مونچھ کے صفایا کا فیشن ہے جاپان میں ایک ڈاڑھی مونچھ کلب قائم ہوا ہے جس میں وہی لوگ شامل ہو سکتے ہیں جن کی لمبی لمبی ڈاڑھی، مونچھیں ہوں چنانچہ اس کے ممبروں کی ڈاڑھیاں ۱۷ فٹ تک اور مونچھیں ۲ گز تک لمبی ہیں۔

ہندوستانیوں کو اس کلب کی ممبری کی توقع نہ کرنا چاہیئے کیونکہ غلامی نے ان کی مونچھ نیچی کر رکھی ہے اور ڈاڑھی دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔

—

انگلستان میں آج کل ہندوستان کے فرماں روایان ریاست موجود ہیں اخبارات میں ان کی فیاضی اور دریا دلی کے تذکرے ہوتے ہیں۔ ایک اخبار مہاراجہ بیکانیر کی تعریف یوں کرتا ہے کہ انہوں نے ایک دعوت میں ہر مہمان کو ۳۲ قسم کے کھانے کھلائے۔

دوسرا اخبار جو مہاراجہ کشمیر کا نام لیوا ہے اس کا جواب یوں دیتا ہے کہ مہاراجہ صاحب مذکور نے ایک دعوت میں اپنے مہمانوں کو ۳۹ اقسام کے کھانے کھلائے

سر سیموئل ہور کو چاہیئے کہ فیڈریشن کی تحفظاتی دفعات میں اضافہ کریں۔

—

رتناگری میں پلیگ کے دفعیہ کا ایک مؤثر طریقہ نکالا گیا ہے یعنی ہر سال ایک دیوتا پر کئی درجن بکرے چڑھا دیے جاتے ہیں ان عقیدتمندوں کا کہنا یہ ہے کہ جس سال بکرے نہیں چڑھائے جاتے اسی سال پلیگ نمودار ہو جاتا ہے۔

چوہے مارنے کے مقابلہ میں بکرے مارنا ذرا گراں ضرور ہے لیکن تناسب بھی ہزاروں اور دہائیوں کا ہے ہم ہندوستان کے تمام ہیلتھ افسروں، سول سرجنوں وغیرہ کی توجہ اس مؤثر طریقہ کی طرف دلانا چاہتے ہیں

ادب لطیف

تمنّا!

از ٹیگور

میری آرزو ہے ———
کہ صبح و شام کی رنگین فضاؤں میں ———
تجھ کو دیکھا کروں ——— دیکھا کروں ———
اور لطف اندوز ہوتا رہوں ———
تو مجھ سے بہت دور ہے ——— بہت دور
مگر میں ہمہ وقت تیری آواز سنتا ہوں ———
——— ایک شیریں نغمہ کی طرح ——— سنتا ہوں
اور محو رہتا ہوں ———

کاش میں شاعر ہوتا ——— محبوب!
تو سناتا دل شکستہ کی وہ آواز جو لبے اثر ہے
——— اپنے جذبات ہائے مضطر کا وہ
ترنم جو مجھے بیقرار کر رہا ہے۔
——— جلا رہا ہے ——— مٹا رہا ہے ———
آہ! ———

کاش میں مصور ہوتا! محبوب!
تو کھینچتا اپنے گرد و پیش کے وہ مناظر ———
وہ شام کا خوفناک سکوت ——— وہ بہتی ہوئی
ندی کا شفاف پانی ——— وہ صحرائی پھولوں
کی حسرت نصیب مسکراہٹ ———

ہاں وہ پُرحیرت مناظر، جہاں تیری یاد مجھے
ہمیشہ مترنّم رکھتی ہے ——— کاش ایسا ہوتا!
کاش میں فسانہ نویس ہوتا! محبوب!
تو میں پیش کرتا لطیف و پر درد جملوں میں ———
——— حسین عبارت میں ——— خوبصورت
الفاظ میں ——— اپنی زندگی کے پردرد واقعات
——— پرسوز حالات ———
وائے ناکامی ——— !

—

زندگی کی روشن صبح ختم ہو گئی ———
دوپہر ڈھل گئی ——— اب شام ہو رہی ہے
محبوب!
اندھیری سیاہ ——— بھیانک شام ———
کاش تو اس وقت موجود ہوتا ——— تو تیری حسین
مسکراہٹ کیساتھ فنا ہو جاتا ——— میری تمنائیں
پوری ہو جاتیں ——— کاش

نگاہ نم میں ابھی تک ہے جستجو باقی
دل حزیں میں ابھی تاب ہے آرزو باقی

مترجمہ قیصر لکھنوی

—

نظام کی سلور جوبلی

حیدرآباد۔ دکن ۲ رجون — نظام حیدرآباد کی سلور جوبلی منانے کے لئے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں خیال ہے کہ اس موقع پر جاگیردار مالیانہ میں معافی کا اعلان کریں گے۔

سلور جوبلی کی یادگار میں تین لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک پبلک ہال بنایا جائے گا جس کا نام جوبلی ہال ہوگا۔ آل انڈیا ٹینس ٹورنامنٹ بھی ہوگا۔

عالم نسواں

ہندوستانی عورتوں کیلئے ایک زرّیں مثال

از مسٹر کے قریشی

—

شوہر اسیر فرنگ، ساس بستر مرگ پر۔ باپ سے زیادہ محبت کرنے والا خسر ملک و قوم پر قربان ہو گیا خود اسقدر علیل کہ جان کے لالے۔ مگر ماتھے پر شکن کیا تیور پر بل نہیں۔

کملا۔ جواہر کی رفیق زندگی۔ کون جواہر جو ہند کا جوہر ہے ۲۳ رمئی کو اپنے محبوب ملک سے، جس پر وہ جان، مال، اولاد، محبوب شوہر، سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں، صحت حاصل کرنے کے لئے یورپ چلی گئیں۔ ہندوستان کے کسی قائد کی رفیقۂ حیات کو وہ ہر دلعزیزی حاصل نہیں جو ان کو ہے آپ یورپ تنہا نہیں گئی ہیں۔ آپ کے رفیق سفر صرف آپ کے صاحبزادے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ہند کے قوم پرستوں کی۔ ہند کے قوم پرست نوجوانوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ کیوں نہ ہو آپ بھارت ماتا کی سب سے پیاری بیٹی ہیں۔

ہند ماتا کو اپنی پتریوں پر ہمیشہ ناز رہا۔ پدمنی کے افسانے، راجپوتانہ کے ریگستانوں میں پوشیدہ ہیں چاند بی بی شجاعت کے قصے زبان زد عام ہیں۔ جھانسی کی رانی کی کہانیاں، آزادی کے پروانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرتی ہیں۔

ایسی ایسی بہادر بیٹیاں نہ معلوم کتنی پیدا ہوئیں مادر وطن کا حق شیر ادا کرنے کے لئے قربان ہو گئیں کملا ان کی یادگار ہے، کملا کی رگوں میں ان کا ہندوستانی خون موجزن ہے وہ ہندی شوہر پرستی کی حامل۔ وطن پرستی کا نمونہ اور قربانی کا ثبوت ہے پریاگ میں گنگا جمنا ملتی ہیں۔ گنگا اور جمنا کی وادیوں میں سیتا اور دروپدی نے جنم لیا۔ سیتا شوہر پرستی اور قوم کی عزت کی خاطر بن بن ماری ماری پھری۔ طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھائیں مگر عزت پر حرف نہ آنے دیا اور سیتا نے تمام جفائیں اٹھائیں

مگر جواہر جیل میں اور کملا بستر علالت پر قربانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے سے ہزاروں میل کے فاصلے پر ہیں۔

مصر میں زغلول پاشا کی رفیقہ حیات کو ام المصریین کہا جاتا ہے سیاح ان کی زیارت کو جاتے ہیں۔ قوم پرست جوش و خروش حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

زغلول مصر کا بزرگ قائد تھا۔ جواہر ہند اور نوجوانان ہند کا نہ صرف قائد بلکہ پیارا ہے۔ اس کی نہ صرف لوگ عزت کرتے ہیں بلکہ اس کے دشمنوں اور اس کے مخالفوں کو بھی اس سے محبت ہے اس کی شریک زندگی بھی ہند کو پیاری ہے ہندوستانی اس سے جوش و خروش اور قربانی کا سبق حاصل کر سکتے ہیں

باقی آئندہ

شملہ ۲۹ رمئی۔ ڈاکٹر ضیاء الدین علی گڑھ یونیورسٹی کے کام کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں

بچوں کی دنیا

حرکت میں برکت

از جناب سید محمد صاحب ٹونکی بی اے

—

کئی دن بعد چھٹی کا دن آیا۔ قمر کو خوشی تھی کہ آج گھر ہی میں رہیں گے۔ بھائی جان بھی آئے ہوئے ہیں کہیں سیر و تفریح کے لئے جائیں گے۔ صبح کو نماز سے فارغ ہو کر سب نے ناشتہ کیا۔ اور سیر کو چلے گئے۔

صبح کا وقت تھا شہر سے باہر نکلے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بدن کو لگی۔ تو تینوں کے دل کھل گئے جگہ جگہ پھول تھے جن کی خوشبو سے تمام میدان مہک رہا تھا۔ قمر اور اُس کے بھائی تو خوشی کے مارے اچھلنے لگے! کبھی کہتے! اہا! یہ کیا اچھا پھول ہے، یہ کیا ہرا بھرا درخت ہے اس کی ٹہنیاں کیسی ہل رہی ہیں شاید یہ بھی خوش ہیں۔

عبداللہ (قمر کے والد) قمر تم نے تو ایک مہینہ پہلے بھی یہ میدان دیکھا تھا۔ تب اس کی کیسی حالت تھی۔

قمر۔ جی میں نے دیکھا تھا اُس وقت تو یہاں گھاس کا ایک تنکا بھی نہ تھا۔ درخت سب سوکھے پڑے تھے کچھ پودے تو بالکل مرجھا گئے تھے۔ پھولوں کا یہاں نام و نشان تک نہ تھا زمین اتنی جلتی تھی کہ ننگے پاؤں چلنا ناممکن تھا۔

عبداللہ! اب تو یہ میدان بالکل ہی بدل گیا ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس کو یہ زندگی کس نے بخشی اور اس میں تر و تازگی کیسے پیدا ہوئی۔

قمر! خدا نے پانی برسایا۔ اس سے زمین کی گرمی دور ہوئی۔ جب اور پانی پڑا تو گھاس اوگی درختوں کی ٹہنیاں ہری ہو گئیں۔ جو درخت مرجھا گئے تھے وہ بھی سرسبز ہو گئے۔ ان میں پھول آ گئے۔

بارش میں یہی ہوتا ہے۔ جہاں دو ایک مرتبہ پانی پڑا اور سب کی جان میں جان آگئی۔ درختوں ہی پر کیا موقوف ہے پانی برستے ہی سب میں زندگی پیدا ہو جاتی ہے ہر شخص خوش نظر آتا ہے۔

یہ تینوں اسی طرح باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ چلتے چلتے بہت دور نکل گئے تو قمر کو پیاس لگی اُس نے والد سے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے کہیں پانی پلا دیجئے۔ اُس کے والد نے کہا تھوڑی دور اور چلو تو چشمہ آ جائے گا۔ وہاں چل کر بیٹھیں گے اور پانی بھی پئیں گے۔ کچھ دور چلے ہوں گے کہ چشمہ آ گیا قمر کو پیاس لگی تھی فوراً دوڑ کر پانی پیا۔ اور خوب پیا۔ جب پی چکا تو کہنے لگا۔

قمر۔ ابا جان! دیکھئے تو یہ کتنا صاف پانی ہے جتنا صاف ہے اُتنا ہی میٹھا ہے اور اُس سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔

عبداللہ قمر اگر یہاں پانی نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ اور اگر پانی بالکل نہ ملے تو کیا ہو۔

قمر۔ میرا پیاس کے مارے دم نکل جاتے اور مجھ ہی پر کیا موقوف ہے سب کی وہی حالت ہو جائے جو ایک مہینہ پہلے اس میدان کی تھی

باقی آئندہ

پردۂ فلم

ناکامی کے دس اسباب

از ظفر قریشی بی اے

ہندوستانی صنعت فلم سازی میں ہر روز کوئی نہ کوئی جدید غلطی اور نیا نقص رونما ہوتا ہے یا ہمارے علم میں آ رہتا ہے اگرچہ فلموں کی تعداد اس کثرت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ کہ اگر رفتار کا یہی عالم رہا تو تصویروں کی تعداد دیکھنے والوں کی تعداد سے بھی بڑھ جائے گی۔

ہندوستانی فلم سازی کے نقائص کو اس مضمون کی رعایت کے لئے دس بڑے بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان پر روشنی ڈالی گئی ہے ان کے علاوہ اور بھی نقائص اور ناکامی کے اسباب ہیں جو لوگوں کے ذہن اور علم میں ہوں گے۔ لیکن طوالت سے بچنے کے لئے نہایت اہم اسباب ناکامی کو سامنے رکھا گیا ہے۔

انگریزی پلاٹ

غیر ملکی فلموں کو دیکھ کر ہندوستان میں ان کے غلط چربے اور نقلیں پیدا کرنا خاص فیشن ہو گیا ہے ڈائرکٹر انگریزی یا گجراتی میں اُسکا مکالمہ لکھ لیتے ہیں پھر اردو، ہندی میں ترجمہ کرا لے کے بعد فلم "چالو" کر دیا جاتا ہے یہ ہے وہ کاوش اور تحقیق جو ہندوستانی فلموں کے لئے کی جاتی ہے۔ خاص کر امریکن فلم کی کاپی کی جاتی ہے ان کے پلاٹ کو توڑ کر اپنے مفید مطلب بنایا جاتا ہے اور اسی لئے اعلیٰ طبقہ میں یہ فلم کامیاب نہیں ہوتے۔ رہ گئے عوام تو اُن کے سامنے یہ چوں چوں کا مربہ پیش کر کے فلم کمپنیاں کچھ روپیہ بٹور لیتی ہیں اور فلم کامیاب خیال کرتے جاتے ہیں مانگے تانگے کے افسانے اور غیر ملکی پلاٹ پر بھونڈے انداز پر کاپی کرنا کامیابی نہیں ہے جب تک غیر ملکی افسانوں کے چربے اتارنے کی رسم قبیح ہندوستانی نگار خانوں میں بند نہیں ہوگی حقیقی ترقی شروع نہیں ہو سکتی۔

ڈرامیت

"ڈرامیت" یا Dramatic Action جوش پیدا کرنے والے واقعات، روح پرور افکار حیات اور مسلسل عملی زندگی جس چیز کا نام ہے وہ ہمارے فلموں کی کہانیوں میں نہیں پائی جاتی۔ ہمارے ہاں قصے تصنیف تو کئے جاتے ہیں لیکن اصل میں وہ صرف کہانیاں یا واقعات ہوتے ہیں۔ مذہبی فلم اور قومی بزرگوں کے فلم یوں تو کسی نہ کسی قصے سے متعلق ہوتے ہیں۔ لیکن واقعات کا تسلسل دلگیر انداز، اداکاری۔ کہانی کا جوش اور اداکاری کا عمل (ایکشن) ان میں نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ سمجھ دار اور ہوشمند طبقہ کے لئے جنہیں اصل ڈرامہ اور دلولہ حیات کی تصویر اور جذبات کی عکاسی دیکھنے کا شوق ہوتا ہے کوئی اپیل نہیں کرتا۔ اسلئے ضرورت ہے کہ محض تصویر کشی کو فلمی صنعت نہ سمجھ لیا جائے بلکہ ڈرامی عنصر کو افسانوں میں لانا چاہئے تاکہ فلم مرقع حیات بن سکیں

عروج یا کلائمکس

CLIMAX یا عروج فسانہ کا جزو ہوتا ہے دو تین ہندوستانی فلموں کے علاوہ شاید ہی کوئی ہندوستانی فلم بنا ہو جس میں افسانہ نویس نے کوئی ایسا عروج قائم کیا ہو کوئی ایسا تحیر پیدا کرنے والا واقعہ دکھایا ہو۔ جس کے دیکھنے کے بعد تماشائیوں کے دل کی حرکت تیز ہو گئی ہو۔ وہ کرسیوں سے اُٹھنے لگے ہوں۔ ان میں انجام کی طرف سے اضطراب پیدا ہو گیا ہو۔ اور وہ آئندہ ہونے والے واقعہ کی بیتابی سے سوچنے اور غور کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہوں۔ ہندوستان میں جو فلم بنتے ہیں وہ واقعات کا مجموعہ تو ضرور ہوتے ہیں لیکن ان میں عروج نہ ہونے کے باعث تماشائی کسی وقت افسانہ کے انجام اور واقعات کے تسلسل کی بابت بے صبر و بے قرار نہیں ہوتے۔ امرت منتھن اور ہیودی کی لڑکی اس باب میں کامیاب فلم تصور کیے جاتے ہیں

بے جوڑ سنسنی

ہمارے فلمی ڈائرکٹروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اگر فلم کو سنسنی یا تھرتھری TRILLS کا مجموعہ بنا دیا جائے تو بہت کامیاب ہو جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ چالاکی اور پھرتی کے مناظر عوام کو بہت پسند آتے ہیں لیکن حقیقتاً فلم جس سے قابلقدر آرٹ کا نمونہ بنتا ہے وہ ایسے مناظر پرجوش ہوتے ہیں جو عین وقت پر چسپاں کیے گئے ہوں ہمارے فلموں کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں ہیرو کو دشمنوں سے بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے دکھایا جاتا ہے ہیرو کو آخر میں ہمیشہ کامیاب دکھایا جاتا ہے۔ اس اکیلے کو چالیس یا پچاس مسلح آدمیوں سے ہی کیوں نہ مقابلہ کرنا پڑے۔ اس کے جسم پر شاید ہی کوئی زخم آتا ہو بس یہ ہے ساری کرامات ہمارے فلموں کی تھرتھری کی قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب واقعات گھڑے گئے ہیں اور محض انھیں فلم میں دکھانے کے لئے اُنھیں دکھایا جا رہا ہے اگر انھیں فلم میں سے کاٹ دیا جائے تو فلم کے قصہ اور اسکی خوبی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تھرتھری پیدا کرنے والے واقعات بہت زیادہ منطقی ہونا چاہئیں

(باقی آئندہ)

اقوال زریں

نیک لوگوں کی تقلید کرو

نیک خیالات کو دل میں لبساؤ اور بُرے ارادوں کو دل سے نکالو۔

مزاج کو ٹھنڈا رکھو۔ اور جب کوئی الزام لگائے تو اپنے دل کو نہ بگاڑو۔

خوشی میں پھول نہ جاؤ۔ اور مصیبت میں گھبرا نہ جاؤ

دوسروں کا مال بے ایمانی سے لینے یا دبا بیٹھنے کی نیت نہ کرو۔

جن لوگوں سے تمہارا دل نہیں ملتا اُن سے دور رہو۔

کسی کو قول یا فعل سے دھوکا مت دو

نشے کی چیز سے پرہیز کرو۔

پیار کے ساتھ پکارنا یہ سب سے بڑا گن ہے

جسم کپڑا، اور گھر ہمیشہ صاف رکھو۔

موج تبسم

ماسٹر۔ بتاؤ! بگلے کی گردن کیوں لمبی ہوتی ہے۔

لڑکا۔ تاکہ وہ پانی میں ڈوب نہ سکے۔

" جون اور ایڈورڈ کی شادی کب ہونے والی ہے

" میرا خیال ہے کہ کبھی نہ ہو سکے گی۔

" کیوں! اسکی وجہ؟

" کیونکہ جون اُسوقت تک شادی نہ کرے گی جب تک ایڈورڈ اپنا قرضہ بیباق نہ کرے۔ اور ایڈورڈ اپنا قرضہ بیباق نہیں کر سکتا۔ جب کہ جون سے اسکی شادی نہ ہو جائے۔

ملازمہ:۔ اُس آدمی سے جو کہ زینے پر سے پھسل پڑا تھا) اوہو کیا جناب کو صابن کی ٹکیہ مل گئی جو مجھ سے زینہ پر گر پڑی تھی۔

ٹائپسٹ لڑکی (مینجر سے) آپ کی چھوٹی لڑکی آپ کو ٹیلیفون پر بوسہ دیتی ہے۔

مینجر:۔ اسوقت مجھے فرصت نہیں۔ پیغام تم وصول کر لو۔ بعد میں تم سے میں وصول کرونگا۔

عورت (رسالہ کے ایڈیٹر) کیا جناب آپکے رسالے میں کوئی فیشن کا صفحہ بھی ہے۔

ایڈیٹر۔ جی ہاں ہے تو ضرور۔ مگر یہ کل کا اخبار ہے۔

دلچسپ معلومات

وائرلیس نے جان بچائی

امریکہ میں ایک شخص فلپ ونیٹر نامی لاسلکی کا ماہر تھا۔ اور اُس نے آلات لاسلکی اپنے دفتر میں اور گھر میں لگا رکھے تھے۔ چنانچہ اس کی غیر حاضری میں دفتر میں جو باتیں ہوتی تھیں وہ اس کی بیوی سن سکتی تھی اسی طرح گھر کے واقعات سے وہ گھر میں بیٹھا بیٹھا مطلع رہتا تھا۔

ایک دن وہ دفتر میں تھا کسی شخص نے کچھ فاصلہ سے اُس سے لاسلکی پر کہا دوست آج سردی بہت ہے اُس نے کہا کہ ہاں دفتر میں بیٹھا ہوا ہوں مگر ٹھٹھرا جا رہا ہوں۔

اتنے میں اُسکی بیوی نے ٹیلیفون پر یہ الفاظ سنے ڈاکٹر ونیٹر ہاتھ اوپر کرو اوٹھاؤ۔ اور جو کچھ تمھاری جیب میں ہے وہ مجھے دیدو ورنہ پستول کی گولی تمھارے سینے کے پار ہوگی۔

اس کے بعد اُس کی بیوی نے کئی آوازیں سنیں اور اُسے خیال گذرا کہ میرا شوہر ڈاکوں کے نرغہ میں ہے اور اُن سے لڑ رہا ہے اُسنے فوراً پولیس کو اطلاع دی اور دفتر کو روانہ ہو گئی۔ اُس کے وہاں پہونچتے ہی پہونچتے پولیس بھی آ گئی۔ اور پولیس کی مدد سے دروازہ توڑ کر اندر گھس گئی۔ ڈاکو گرفتار کر لئے گئے اور اسطرح اُسکے شوہر کی جان بچ گئی۔

افسانہ

زود پشیمان

فلمی دنیا کا زبردست افسانہ

"نہیں آج بھی نہیں"

تو اب میرے بس کی بات نہیں، تمھارے پیچھے میں بدنام ہوئی، گھر چھوڑا، ماتا پتا چھوڑے، ہمجولیوں کے طعنے سنے۔ لیکن کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے تمھاری رہی یہ کس لئے؟ —— اسلئے کہ میری تمنا ہو کہ میں فلم ایکٹرس بنوں، میرے دل میں یہ آگ سلگ رہی ہے نام پیدا کرنے کے علاوہ روپیہ بھی حاصل کروں۔ میں اپنے اس کام کیلئے ایک رفیق کی متلاشی ہوئی۔ میرا خیال تھا کہ بلا کسی مرد کے اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوسکوں گی۔ مگر آج پریم کہتا تھا کہ اندرا تو چلی ہے تو بہت جلد فلم کمپنی میں لے لیجائے گی۔ جوانی اور حسن بہت بڑی چیز ہے سب کے سب متاثر ہوکر تجھے ہاتھوں ہاتھ لے لیں گے۔"

اندرا نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے نوجوان سدھارکر سے کہا!

سدھارکر یہ سنکر دریائے حیرت میں ڈوب گیا، اندرا کی زبان سے یہ خلاف امید کلمات سنکر اس کے استعجاب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ یہ وہی اندرا ہے جس نے سدھارکر کی محبت میں اسکے پاس رات کے ایک ایک دو دو بجا دیے۔ وہ سدھارکر پر بے طرح فدا تھی لیکن آج!

"اندرا تم یہ کیا کہہ رہی ہو" سدھارکر بولا "میں کہتا ہوں کہ تم صبر کیوں نہیں کرتیں۔ منیجر فلم کمپنی میرے خط کا جواب ضرور دیگا میرا نام گوشہ گوشہ میں روشن ہے میرا نام دنیائے صحافت میں جگمگا رہا ہے مجھے ہر شخص جانتا ہے۔ میں نے بہت زیادہ خراج تحسین حاصل کیا ہے یہ ناممکن ہے کہ منیجر میرے خط کا جواب نہ دے۔"

میں سب سمجھتی ہوں سدھارکر! تم نے ہمیشہ مجھے دھوکے میں رکھا تم نے ہمیشہ مجھے سبز باغ دکھلایا۔ تم نے علی الدوام میرے سامنے شیخیاں ماریں۔ میں پاگل تھی جو تمھارے کہنے میں آجاتی تھی۔ ہاں میں تب سو رہی تھی۔ آج میں جاگ گئی ہوں۔ تمھارا جادو اب مجھ پر نہ چل سکے گا۔ روز میں باتوں میں آجاتی تھی۔ تمھیں منیجر فلم کمپنی کیوں بلانے لگے۔ اُسے غرض کیا سارے ہندوستان میں ایک تم ہی رہ گئے ہو! ہاں میں سمجھی تم مجھے بہکاتے تھے غصہ کیا تھا اندرا نے جواب دیا۔

یہ سنکر سدھارکر کا شگفتہ چہرہ مرجھا گیا اس کے ہونٹ متحرک ہوگئے۔ اس کی آنکھیں نم ہوگئیں اس کی پیشانی پر پسینہ کے قطرات ہویدا ہوئے اُس نے معنی خیز نظروں سے اندرا کو دیکھا اور بولا

"تم کو کس نے بہکا دیا ہے اندرا!"

"چپ رہو میں کچھ نہیں سننا چاہتی۔ دغاباز دھوکے باز۔ عیار۔ مکار کہیں کے"

یہ کہتے ہوئے اندرا اُٹھ کر چلی گئی۔

سدھارکر اندرا۔ اندرا کہتا ہی ہوا رہ گیا۔ کچھ سوچنے کے بعد وہ اُٹھا کہ میں نے یہ اچھا نہیں کیا جو اپنی جان سے عزیز اندرا کو ناراض کر دیا۔ آج ہی مجھ کو بمبئی چلا جانا چاہئیے۔ پر مشورہ مالک ہے مگر اُس نے دور سے دیکھا کہ میرے دروازے کے سامنے ایک موٹر کھڑی ہوئی ہے جو پریم کی ہے۔ اندرا وہاں گئی اور کار میں بیٹھ گئی فوراً موٹر اسٹارٹ ہوئی اور سدھارکر کے دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ سدھارکر بخت کو کوستا ہوا اپنے کمرہ میں واپس آگیا اور اپنے کو ایک صوفہ پر گرا دیا "اندرا کو یہ کیا وحشت سوجھی ہے کہ ایکٹرس بنوں خواہ مخواہ اپنی مٹی برباد کر رہی ہے اور دوسرے کی بھی جب تک کہ وہاں ذریعہ معاش نہ ہو۔ میرے نزدیک تو نہیں جانا چاہئیے اور وہ میرے خیال سے پریم کیساتھ فرار ہو جائے گی۔ اُف"

سدھارکر ایک شریف خاندان کا نوجوان لڑکا تھا۔ وہ بی اے پاس تھا لیکن فلک نے چالیں بدلکر اسے دو وقتہ روٹی سے بھی ترسا دیا۔ ملازمت کی ہر چند جستجو کی لیکن ناکامیاب رہا۔ ایک خط اُس نے اسود مودی ٹون کو بھیج رکھا تھا وہ زبردست ادیب تھا اُسے اپنی قابلیت پر ناز تھا اندرا اُس کے سر پڑ رہی تھی کہ جلد بمبئی چلے۔ لیکن اُس کے پاس روپیہ نہ تھا مجبوری بھی بڑی زبردست تھی۔ کتنے ہی دنوں وہ اندرا کو بہکاتا رہا۔ کہ عنقریب ہی فلم کمپنی کے منیجر کا خط آئے گا ہم ملازم ہو جائیں گے۔ تب جائینگے۔

آج جب اندرا نے پوچھا کہ کچھ جواب آیا اور سدھارکر نے جواب دیا نہیں آج بھی نہیں تو اندرا یہ سنکر تاب لا سکی اور فوراً روانہ ہوگئی اس کو پریم نے کافی بہکا دیا تھا اور اندرا اُس کے جال میں پھنس گئی۔ ایک حقیقی شیدائی کو چھوڑ کر ایک جھوٹے پریمی کی باتوں میں آگئی سدھارکر ایک کہنہ مشق تجربہ کار مضمون نگار تھا جب اُس نے اپنے افسانہ کے مستقبل پر غائرانہ نظر ڈالی تو مضطرب ہوگیا۔ وہ فوراً اندرا کے گھر پہونچا مگر معلوم ہوا کہ اندرا کو یہاں سے گئے ہوئے بہت عرصہ ہوگیا۔ وہ اسکے بعد پریم کے مکان پر پہونچا اُس نے دیکھا کہ اندرا اور پریم دونوں بمبئی جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اُس نے کچھ اندرا سے کہا مگر اندرا آڑے ہاتھوں آئی۔ سدھارکر اپنے پہلو میں ایک شریف دل رکھتا تھا۔ خاموشی کے ساتھ اُلٹے پاؤں وہاں سے واپس آیا کہ اب بھلا میں کیا کر سکتا ہوں اب میں ہرگز استقبال نہ تھا۔ "شام کا آنا اُس کے لئے وبال جان تھا۔

شام آئی بھی تو رات نے ختم ہونے کا نام نہ لیا رات کا گذارنا اُس کے لئے جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا بمشکل تمام صبح ہوتی اور وہ اپنے کام سے لگ گیا یعنی چھڑی اُٹھا فلٹ ٹوپی دے بازار کی طرف چلدیا

باقی آئندہ

ملک معظم کی سالگرہ

خطابات کی فہرست شایع ہوگئی

کے سی ایس آئی

ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب نوانگر آر ڈی بیلی سی ایس ممبر ایگزیکٹو کونسل، گورنر بمبئی

سی ایس آئی

آنریبل مسٹر ای گارڈن سی۔ ایس ممبر ایگزکٹو کونسل، گورنر سی، پی آنریبل مسٹر آر اے سٹیولرٹ سی۔ ایس کامرس سکریٹری۔ سی سی گاربٹ سی۔ ایس۔ سابق چیف سکریٹری پنجاب گورنمنٹ۔

جی، سی، آئی۔ ای

ہز ہائی نس مہاراجہ ٹراونکور

ہز ہائی نس مہاراجہ جے پور

کے سی آئی ای

سر کیمبل روڈز سابق ممبر انڈیا کونسل لندن راجہ برج سنگھ ملہار سی۔ آئی۔ آنریبل مسٹر جی لیچار اے جی۔ جی ولیٹرن انڈیا سٹیٹس۔ آنریبل مسٹر اے جی لینی سی۔ ایس۔ ممبر ایگزیکٹو کونسل آف گورنر آسام آنریبل مسٹر جی کنگھم ایگزیکیٹو کونسل آف گورنر شمالی و مغربی سرحدی صوبہ۔ سر اے پی بارٹو وکیل ہائی کورٹ مدراس۔

سی۔ آئی۔ ای

دیوان بہادر این لے گوپال۔ سوامی آئنگر ممبر ریونیو بورڈ مدراس۔ مسٹر سی الیف واٹر فال سی ایس چیف سکریٹری۔ سی پی گورنمنٹ۔ آنریری بریگیڈیر اے ایچ ڈاؤ کمانڈر ساتویں ڈیرہ دون پلٹن۔ آنریبل بریگیڈیر ایچ بی۔ ٹوگ۔ سابق جج ایڈوکیٹ جنرل انڈیا۔

مسٹر ڈبلیو ایچ مارٹ سی۔ ایس۔ کمشنر سنٹرل ڈویژن پونہ۔ مسٹر الیف ڈبلو رابرٹسن سی ایس کمشنر راجشاہی ڈویژن بنگال۔

مسٹر جے ایس ٹھمسن سی۔ ایس۔ ریونیو اینڈ ڈویژنل کمشنر شمال مغربی سرحدی صوبہ، مسٹر آر سینڈرسن ڈائرکٹر الیکٹرکشن پنجاب۔ کرنل اے ایچ وئر ملٹری سکریٹری وائسرائے مسٹر سی، ایم ترویدی سی۔ ایس سابق ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ۔ مسٹر آر ایچ ہیچنگ۔ سی۔ ایس سابق ایڈیشنل ڈپٹی سکریٹری ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ انڈیا۔ کیپٹن جی الیف ہال سپرنٹنڈنٹ انجینیر نارتھ بہار سرکل پی ڈبلو ڈی مسٹر آر الیف مودی آئی سی ایس مجسٹریٹ و کلکٹر یوپی مہاراجہ کمار امرت سنگھ کپورتھلہ انسپکٹر جنرل کپورتھلہ اسٹیٹ ملٹری۔

نائٹ

آنریبل کنور جگدیش پرشاد ممبر ایگزیکیٹو کونسل گورنر جنرل۔ آنریبل چودہری ظفراللہ خاں ممبر ایگزکٹو کونسل گورنر جنرل۔ آنریبل جسٹس جے ایڈیسن سی ایس لاہور ہائیکورٹ۔ مسٹر جے بی ٹائیگر۔ ڈپٹی گورنر ریزرو بنک آف انڈیا۔ سید رضا علی ایجنٹ حکومت ہند جنوبی افریقہ۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں پروفیسر تاریخ الہ آباد یونیورسٹی۔

رائے بہادر

رائے صاحب ساہو جوالا پرشاد کوٹھی والہ ممبر کونسل بنکر مراد آباد۔ رائے صاحب بابو دھنی رام گورنمنٹ ٹریزر فیض آباد مسٹر گنگا ناتھ ڈسٹرکٹ و سشن جج۔ رائے صاحب پنڈت مادھو رام ساہو بنکر بنارس۔ ٹھاکر رام رتن سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کمایوں۔ بابو جتیندر ناتھ رائے ڈسٹرکٹ اور سشن جج (ریٹائرڈ) بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور۔ مسٹر جانکی پرشاد گپتا میڈیکل افسر صدر ہسپتال کھیری لکھیم پور۔ پنڈت متھرا دت جوشی سپرنٹنڈنٹ پولیس مین پوری۔ رائے صاحب پنڈت پتیا مبر دت پالیوال ایڈوکیٹ گڑھوال۔

خان بہادر

سید عبداللہ خاں آف جانسٹھ آنریری مجسٹریٹ ضلع مظفر نگر۔ منشی محمد سلطان حسین مرزا ڈپٹی کلکٹر۔ خان صاحب محمد حمید نعمانی تحصیلدار گورکھپور۔ آغا عبدالقاسم (انڈین پولیس) خان صاحب منشی امیر حسن خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ زراعت سارداسرکل ہردوئی۔ مسٹر سعید الدین احمد ممبر میونسپل بورڈ پرتاب گڈھ۔

سید نجم الدین احمد قائم مقام ڈائرکٹر صیغہ اطلاعات حکومت ہند۔

خان صاحب

مولوی محمد اسمٰعیل خاں ہردوئی۔ (یو۔ پی) شیخ احمد علی عرف ونن صاحب سوداگر حضرت گنج لکھنو۔ سید ذاکر حسین جیلر ڈسٹرکٹ جیل و مسٹر محمد عشق خاں سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سول اور محکمہ حیوانات بستی یوپی۔ سید حیدر کرار جعفری اسسٹنٹ منیجر بلرام پور اسٹیٹ ضلع گونڈہ۔ مسٹر معروف وائس طلب الدین پرنسپل ٹریننگ کالج لکھنو۔ منشی عبدالعلیم خاں آنریری مجسٹریٹ شہر قنوج ضلع فرخ آباد۔ سید مجید علی گورنمنٹ پلیڈر الہ آباد۔ منشی غلام محی الدین خاں ایڈیٹر مونس اٹاوہ

رائے صاحب

آنند بہاری لال آنریری مجسٹریٹ لکھنو۔ ہری داس گھوش ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول بانس بریلی۔ سادھو رام یو۔ پی انجینیرنگ سروس محکمہ آبپاشی۔ مسٹر دانیال ایابنت آنریری مجسٹریٹ الموڑہ بابو جے نرائن ورما صدر تعلیمی کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ فرخ آباد۔ بابو بھبان پرتاب سنگھ امان گہاٹی ضلع بستی۔ لالہ ٹھاکر داس آنریری مجسٹریٹ ڈیرہ دون۔ بابو مدن گوپال بھاٹیہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل اسکول آگرہ۔ چودہری رام رتن لال سوداگر فرخ آباد شہر گوشائیں راو ہلیہہ اٹاوہ۔ پنڈت خیدروت جوشی اوسر سب انجینیرنگ سروس پی ڈبلو ڈی یوپی بابو جینتی رام مہتہ میڈیکل افسر ہیلتھ ہندو ہی ضلع مراد آباد۔ سیٹھ ساگرمل سوداگر و بنکر عازم گڑھ پنڈت برج ناتھ شرما گوسوامی آگرہ۔ پنڈت پرشوتم داس انسپکٹر پولیس سی آئی ڈی۔ یوپی۔ لالہ کنج بہاری لال آنریری مجسٹریٹ ضلع میرٹھ۔ بابو گوبند پرشاد ماتھر ڈپٹی کلکٹر یوپی۔ بابو آدھار پرشاد صدر میونسپل بورڈ گورکھپور۔ لالہ تلسی رام سینئر حصہ دار میسرز دلچند اینڈ سنز فیروزپور چھاؤنی۔ چودہری ہلنٹی رام صدر میونسپل کارپوریشن ضلع ہوشیارپور۔ بخشی لبھو رام اسسٹنٹ انجینیر پی ڈبلو ڈی محکمہ آبپاشی پنجاب۔ لالہ گنگا بشن پنجاب آل سینڈیکل سروس سول سرجن لدھیانہ لالہ جودھامل کمھڑا ضلع ہوشیارپور۔ لالہ جگتی داس ایڈوکیٹ کرنال۔

کوئٹہ میں زلزلہ کی قیامت خیزیاں

شملہ ۱۳ر مئی - کل رات پونے تین بجے کوئٹہ میں خوفناک زلزلہ آیا جس نے کل شہر کو برباد کر دیا اور بہار کی تباہی کی یاد پھر تازہ کر دی - ریلوے اور سول اسٹیشن بالکل تباہ ہو گئے - اور بہت سے سول افسران ہلاک ہو گئے ہیں پولیس کا بالکل صفایا ہو گیا اور ایک نواحی علاقہ مستنگ کی آبادی کا ۴/۳ حصہ بالکل تباہ ہو گیا - صیغہ پرواز کی عمارت اور مشینوں کو سخت نقصان پہنچا ہے اور سلسلہ خبر رسانی بالکل منقطع ہو گیا ہے

حکومت پنجاب مصیبت زدگان کی امداد کا انتظار کر رہی ہے - بہت سے ڈاکٹروں اور نرسیں زلزلہ زدہ علاقہ کو بھیجدی گئی ہیں - شملہ کے سرکاری دیگر سرکاری حلقوں میں سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے اور کمانڈر انچیف کوئٹہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں - ہز اکسلنسی وائسرائے فوری امداد کے انتظام میں مصروف ہیں۔

شملہ ۲ر جون کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے - یہ بیان اُن سرکاری اطلاعات پر مبنی ہیں جو آج دوپہر تک موصول ہوئی ہیں۔

"تمام شہر کوئٹہ برباد ہو گیا - اور میڈیکل مشورہ سے آج سے اسپر ملٹری گارڈ کی زیر نگرانی مہر لگائی جا رہی ہے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ملبہ کے نیچے بیس ہزار لاشیں دبی پڑی ہیں - اور کسی کے زندہ بچنے کی امید نہیں ہے جو لاشیں نکالی جا چکی ہیں اور جو دبی ہوئی ہیں ان کی تعداد کئی ہزار ہے ابھی تک صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے - تقریباً ۱۰ ہزار ہندوستانی باقی بچے ہیں اور چار ہزار مجروح ہوئے ہیں تمام مکانات خاکستر ہو گئے ہیں صرف گورنمنٹ ہاؤس بچا ہے وہ بھی جزوی طور پر برباد ہو گیا ہے گرجا اور کلب بھی برباد ہو گئے اور ہری شراب خانہ بھی تباہ ہو گیا ہے چھاؤنی میں ایک کوارٹر برباد ہو گیا اور باقی میں کوارٹروں کو معمولی نقصان پہنچا ہے لیکن وہ رہنے کے قابل نہیں رائل ایئر فورس کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

ہوائی جہاز کے علاقہ کی تمام بارکیں برباد ہو گئی ہیں اور ۲۷ ہوائی جہازوں سے صرف ۶ ہوائی جہاز باقی بچے ہیں۔

تمام ریلوے علاقہ برباد ہو گیا ہے ہنا روڈ اور اسٹاف کالج کے علاقہ کو نقصان نہیں پہنچا ہے گرد و نواح کے مواضعات بالکل برباد ہو گئے ہیں اور خیال ہے کہ ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے لیکن ابھی تک صحیح تعداد معلوم نہیں ہوئی ہے امداد کے لئے فوجی پارٹیاں بھیجدی گئی ہیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے - قلات، مستونگ اور کوئٹہ اور قلات کے درمیان شہر برباد ہو گئے ہیں لورالائی اور چمن محفوظ ہیں اور تھانہ سینڈمن سے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - قندہار کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

آتش زوگیاں

کوئٹہ ۲ر جون - منگل وار کی صبح کو زلزلہ کے جھٹکوں کے بعد فوراً ہی کوئٹہ کے تباہ شدہ بازاروں میں آگ لگ گئی اور ۹ گھنٹے تک جلتی رہی ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کتنے مجروحین ہلاک ہو چکے ہیں۔

کل بھی کوئٹہ میں مزید جھٹکے محسوس ہوئے - کوئٹہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک کوہ آتش فشاں پھٹ گیا ہے جس سے لاوا اور دھواں نکل رہا تھا - کل اسمیں سے دھواں نکلنا بند ہو گیا ہے۔

منگل وار کے دوسرے روز زلزلہ کا دوسرا جھٹکا پھر محسوس ہوا اور اس کے بعد بھی کئی جھٹکے محسوس ہوئے اب یہ یقین ہو گیا ہے کہ ۲۵ ہزار ہندوستانی اور دو سو یورپین اور اینگلو انڈین سے کم ہلاک نہیں ہوئے جیل کے تمام قیدی جن کی تعداد یک صد سے کم نہیں بتلائی جاتی ہے ہلاک ہو گئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ معلوم کیا گیا ہے کہ ضلع کے بہت سے مواضعات بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔

اموات کا اندازہ لگانا ناممکن ہے کوئٹہ میں کھانے پینے کی قلت نہیں ہے لیکن تمام ہندوستانی باہر جانے کے خواہشمند ہیں - کوئٹہ کے ٹیلیفون پر ریلوے نے قبضہ کر لیا ہے - ریلوے کو بہت نقصان پہنچا ہے اور ریل گاڑیاں بہت کم ہیں۔

نتھیا گلی - ۲ر جون - بلوچستان کی درخواست پر صوبہ سرحد سے ۲ سو پولیس مینوں کی ایک پارٹی مع خیمہ وغیرہ کے کوئٹہ کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔

حکام ریلوے کو اطلاع ملی ہے کہ آج کوئٹہ میں ایک اور جھٹکہ محسوس ہوا - جس سے کولہاپور کے ریلوے اسٹیشن کو نقصان پہنچا۔

شملہ ۲ر جون - انڈین ریڈ کراس سوسائٹی نے کوئٹہ کے زلزلہ کی خبر سنتے ہی ایجنٹ گورنر جنرل کو تار بھیجا اور درخواست کی سوسائٹیوں کو مطلع کر دیا جائے کہ تاکہ امداد پہنچائی جائے۔

فیض عام الیسوسی ایشن کانپور کا قیام

اور

اُس کے مقاصد

بتاریخ ۲۷ر مئی ۱۹۳۵ء بوقت شب مدرسہ فیض عام میں اراکین عام مدرسہ فیض عام کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں بالاتفاق موجودہ نظام مدرسہ فیض عام کو توڑ دیا گیا - اور اُس کے بجائے فیض عام الیسوسی ایشن قائم کی گئی - اور موجودہ مدرسہ فیض عام کو مع جملہ املاک و سرمایہ الیسوسی ایشن مذکور کو سپرد کر دیا گیا۔ اور اُسکے مقاصد حسب ذیل قرار پائے۔

مقاصد

- علوم دینی یعنی قرآن وحدیث، فقہ وغیرہ کی تعلیم کیلئے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق ایک جامعہ عربیہ اور دار المبلغین قائم کرنا۔

ب - زمانہ اور حالات کے اقتضار کے مطابق پرائمری اسکول، مڈل اسکول، ہائی اسکول، کالج، نائٹ اسکول آرٹ اور کامرس اسکول، گرلس اسکول وغیرہ تعلیمی ادارہ جات قائم کرنا۔

ج - غیر مستطیع مستحق امداد اور ہونہار طلبا کی تکمیل کیلئے وظائف جاری کرنا یا قرض حسنہ دینا۔

د - فیض عام طبیہ مدرسہ اور اُس کے ماتحت فیض عام مطب قائم و جاری کرنا۔

ہ - مسلمانوں میں مذہبی اور علمی ذوق و شوق پیدا کرنے اور معاشرتی و تمدنی اصلاحات کیلئے تقاریر و مواعظ کا سلسلہ جاری کرنا۔

و - مسلمانوں کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے زبان اردو نیز مذہبی جذبات کیلئے علمی ادبی ادارہ قائم کرنا جو مندرجہ ذیل شعبوں پر مشتمل ہوگا۔ (۱) فیض عام دار المطالعہ مع دار الکتب (۲) فیض عام دار الاشاعت جس کے ماتحت تراجم، تصانیف، اور تالیفات کا سلسلہ جاری ہوگا۔ ۳ - فیض عام پریس - (۴) اخبار و رسائل کا اجراء۔

ز - زکوۃ و بیت المال کا اجتماعی نظام جاری کرنا اور اُس سے نادار مسلمانوں غریبوں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور بیماروں کو امداد دینا - لاوارث مردوں کی تجہیز و تکفین کی امکانی کوشش کرنا - مسلمانوں کو غیر سودی قرض دینا نیز دیگر امور کا انجام دینا جو دائرہ شریعت میں ہوں - ح - مسلمانوں میں امداد باہمی کو مرغوب بنانے اور مسلمانوں کو غیر سودی قرض فراہم کرنے کے لئے کسی کوآپریٹو بنک کا قائم کرنا اور اُسکے ماتحت مختلف کاروباری کمپنیاں قائم کرانا اور اُن کا انتظام کرنا - ط، دار الاقامہ (بورڈنگ ہاؤس) مسافر خانہ بنانا اور اُسکا انتظام کرنا ی - مذکورہ بالا مقاصد کے علاوہ دیگر مفید کام جاری کرنا جس سے عام مخلوق کو فائدہ پہنچے

مسلمانان کانپور سے استدعا ہے کہ اس الیسوسی ایشن میں شریک ہوکر اپنی عملی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی کوشش کریں۔

خادم ریاض احمد۔

گرام سدھار اور دیہاتی اقتصادیات

ازجناب ماسٹر بہاری لال جی ۔ تالاب مہرولی دہلی

آجکل سب کی توجہ گرام سدھار یا دیہات سیوا کی طرف لگی ہوئی ہے اس میں دیہات کی مالی جسمانی، عقلی اخلاقی اور روحانی ترقی کے ہر پہلو پر غور کرنا ہوگا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ زمینداروں کی حالت خراب ہے دیہات کے باشندوں کی مالی حالت درست کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے۔

۱۔ دیہاتی لوگ کچھ عرصہ کے لئے بیکار رہتے ہیں ان کے لئے کام مہیا کیا جائے تاکہ ان مالی حالت بہتر ہوجائے۔

۲۔ ان کے کھیتی کرنے کے طریقوں میں ایسی اصلاح کی جائے جن سے ان کی پیداوار بڑھ جائے۔

۳۔ مویشیوں کی پرورش کے طریقہ میں ایسی اصلاح کی جائے کہ ان کی نسل بہتر ہوجائے۔ دودھ اچھا اور زیادہ مہیا ہو۔

۴۔ سڑکوں کی حالت بہتر بنائی جائے تاکہ دیہات میں مال آسانی سے آسکے۔ اور دیہات سے شہر میں آسانی کیساتھ جاسکے۔

۵۔ ان کو قرضہ سے سبکدوش کیا جائے۔

۶۔ ان کے رسم ورواج میں تبدیلی پیدا ہو۔ اور فضول خرچی بند کی جائے۔

سب سے پہلے ہم دستکاری کو لیتے ہیں۔ دستکاری جاری کرنے سے پہلے دیکھنا ہوگا کہ کون کون سی دستکاریاں ایسی ہیں جو کہ گاؤں میں جاری تھیں اور پھر جاری ہوسکتی ہیں۔ مثلاً یہاں رام تالاب کے آس پاس کسم یا کر رسید ا ہوتا ہے جو کہ چاؤ کے کام آتا ہے۔ اس کے اوپر رنگین پھول ہوتا ہے پہلے اس پھول کو ابال کر ستھرا کر پانی کو بجانات بناکر اڑادیتے تھے اور زرد رنگ بچ رہتا تھا۔ یہ بازاروں میں بکتا تھا۔ مگر اب ولایتی رنگوں کی وجہ سے نہیں بکتا اس لئے پھول ضائع ہوجاتے ہیں۔ پہلے گھر گھر چرخہ چلتا تھا۔ اب چرخہ اتنا نہیں چلتا۔ کیونکہ مل کا کپڑا جاری ہے اور سستا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ادویات دیہات میں ہیں۔ بنوار کا ساگ کثرت سے ہوتا ہے اس کے بیج دوا کے کام میں آتے ہیں تنکھاولی بوٹی۔ سہدی بوٹی۔ سرجوک۔ بھنگرہ، چرچٹہ، اپامارگ جیسے پنجاب میں پٹھکنڈا کہتے ہیں اور گاؤں والے اسے کانٹوں والا کہتے ہیں، تنبولن بوٹی۔ گھرنڈ۔ بالنہ وغیرہ بہت سی بوٹیاں ہیں۔ ایسی بوٹیاں بھی ہیں جو سانپ کے کاٹے کو اچھا کردیتی ہیں ایک ہنگوٹ کا درخت ہوتا ہے جس کے پھل سے گاؤں والے کپڑے دھوتے ہیں اور داد کی بیماری میں کام آتا ہے چنے اور جو کے پودوں سے کھاد تیار کرسکتے ہیں۔ غرضیکہ بہت سے ادویات بن سکتی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی ویدان ادویات سے کام لے۔ گاؤں والوں کو سمجھائے۔ ان کی آمدنی میں اضافہ کرے ان کو تیار کرکے دام دیے جائیں گیہوں کی تیلیوں سے بوٹی بنتی تھی تیلیوں سے کتیاں بنتی تھیں سب کو بنانے والے کی ضرورت ہے ان تیلیوں سے ٹوپیاں اور ہیٹ بھی تیار ہوسکتے ہیں۔ مگر گاؤں والے ان کا بنانا نہیں جانتے۔ جہاں بانس ہوتا ہے وہاں بانس کی ٹوکریاں، کرسیاں، تیار ہوسکتی ہیں۔ بانس سے قسم قسم کی چیزیں بن سکتی ہیں۔ دیہات کے چرواہے جن کو پال کہتے ہیں۔ گاؤں کے باہر مویشیوں کو چراتے ہیں اور خالی بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر ان کو کام دیدیا جائے تو بہت کچھ پیدا کرسکتے ہیں ان کی آمدنی میں اگر ایک دو آنہ کا بھی اضافہ ہوجائے تو بھی ان کے لئے غنیمت ہے جھاؤ کی ٹوکریاں بن سکتی ہیں۔ آک کے پھول، دھتورے کے پھول اور پودے وغیرہ بھی بڑے کام کی چیزیں ہیں۔

ان کے علاوہ بعض دستکاریاں ایسی ہیں جو کہ گاؤں میں جاری نہیں لیکن جاری کی جاسکتی ہے جیسے رانگ اور جست کو ملاکر بٹن بنتے ہیں۔ اگر سانچے مہیا کردیے جائیں تو گاؤں کے لڑکے خالی وقت میں دھاتوں کو پگھلاکر بٹن ڈھال سکتی ہیں۔ اسی طرح موم بتیاں صابن وغیرہ تیار کرسکتے ہیں چمڑا شہد گوند وغیرہ ان سے دیہاتیوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

اگر اشیا کے پرزے تیار کرکے مہیا کیے جائیں تو طلبا ان کو فٹ کرکے چیزیں بناسکتے ہیں سات روڈ ضلع حصار میں مڈل اسکول ہے اس میں طلبا کے والدین سے دس روپیہ پیشگی لئے جاتے ہیں جو چار ماہ کی خشک خوراک کے لئے کافی ہوتے ہیں اس کے بعد نہ ان سے فیس لیجاتی ہے نہ خوراک کے دام۔ پانچویں جماعت سے آٹھویں جماعت تک طلبا تعلیم بھی مفت پاتے ہیں اور دستکاری بھی سیکھتے ہیں جب طلبا کو کھانا مفت ملے۔ یا ان کو کچھ نقد ملنے لگے۔ تو والدین اپنے طلبا کو کثرت سے اسکولوں میں بھیجیں گے۔ تعلیم کو لازمی کرنے کی ضرورت بھی نہ پڑے گی۔ خود بخود لازمی تعلیم ہوجائے گی۔ ملک کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ گورنمنٹ کی آمدنی بھی بڑھ جائے گی۔ یہ سارا کام کس طرح شروع کیا جائے اس کے لئے مندرجہ ذیل امور زیادہ موزوں ہوں گے۔

۱۔ گرام سدھار کے لئے کافی رقم جمع کیجائے

۲۔ دس دس یا بارہ بارہ گاؤں کے مرکز میں ایک آشرم قائم ہو کچے مکانات بن سکتے ہیں۔ دھرمشالے چوپال تکیہ مندر وغیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے

۳۔ ان آشرموں میں ایک وید ہو جو ہر گاؤں کی جڑی بوٹیوں کا مشاہدہ کرکے مختلف قسم کی ادویات دیہاتیوں سے تیار کرائے اور ان کی قیمت کو ادا کرے ساتھ ساتھ ان کا علاج کرے۔

۴۔ ایسے اشخاص کی خدمات حاصل کی جائیں جو کہ دستکاری سے خاص واقفیت رکھتے ہوں مثلاً نرپلکریں ایک سنار ہے جو ہر ایک چیز کی نقل آسانی سے تیار کر لیتا ہے۔ راجن اسکول میں پنڈت کرپا رام ہیں وہ دستکاری کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ اور انگریزی کی تعلیم بھی حاصل نہیں کی اور انگریزی تعلیم بھی نہیں پائی۔ ورنیکلر ٹیچر ہیں لیکن دستکاری کا خاص ملکہ ہے۔ نہ صرف چمڑے کا کام لکڑی کا کام، کھدی بنانا۔ کاتنا بننا خود سیکھ لیا ہے بلکہ بگڑے ہوئے انجن سے بجلی کی روشنی تیار کردی۔ غرضکہ جگہ جگہ سے ایسی آدمی مہیا کیے جائیں۔ جن کا دستکاری کی جانب خاص رجحان ہے

۵۔ ایسے اشخاص کو مختلف دستکاریاں سیکھنے کیلئے تیار کیا جائے ولایت بھیجا جائے یا ملک میں اُن کو کام سکھایا جائے۔

۶۔ دستکاری پر تمام لٹریچر جمع کیا جائے۔ رسالے منگوائے جائیں۔ اور ایک خاص رسالہ گرام سدھار سنگھ کی طرف سے جاری ہو جسمیں دستکاری پر ہی بحث ہو۔

۷۔ مختلف لوگ لٹریچر کی مدد سے یا عملی کام دیکھ کر تجربات شروع کریں۔ اور سکھائیں۔

۸۔ آشرم میں ایک ایک دستکار آئے اور ایک ماہ رہ کر کام جاری کرجائے۔ اس طرح دستکاریاں پھیلتی چلی جائیں گی۔ اور مختلف لوگ مختلف قسم کی دستکاریاں سیکھ لیں گے

۹۔ بڑے بڑے شہروں میں ایسے کارخانہ قائم ہوں جو قیمتی اشیاء مثلاً گھڑی انڈی پینڈنٹ پن وغیرہ کے پرزے تیار کریں۔ اور اسکول میں ان کو فٹ کیا جائے۔ فٹ کرانے کی اجرت دی جائے۔

۱۰۔ ہفتہ میں ایک دن ہر آشرم میں پینٹھ لگا کرے جہاں یہ چیزیں آئیں۔ لوگوں کو انعام ملے۔ شہروں میں چیزیں بکیں۔

۱۱۔ تیسرے مہینے یا ہر مہینے شہر میں تمام دیہات کی اشیاء کی نمائش ہو۔

۱۲۔ باہر سے جو جو چیزیں آتی ہیں اُن کے گراف بناکر ٹریکٹ شائع کیے جائیں۔ ان کا پرچار ہو میجک لینٹرن کی تصاویر بنائی جائیں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ کون کون سی چیزیں کی بدولت کتنا روپیہ باہر جاتا ہے اور وہ ان اشیاء کی طرف متوجہ ہوں۔

۱۳۔ چرخہ سنگھ، اونی سوتی مال تیار کرکے کتوانے کی ذمہ داری لے۔

غرضکہ تمام ذرائع دستکاریوں کو ترقی دینے کے استعمال کیے جائیں۔ ایسی نمائش بھی ہو جس میں وہ اشیا دکھائی جائیں اور ساتھ ہی ساتھ اُن کے بنانے والے دیسی دستکار بھی ہوں جو نمائش میں دیسی اشیاء سکھائیں دستکاری کی ترقی کے لئے ان تمام امور کا خیال رکھا جائے جو درج کیے گئے ہیں

بحکم جناب مولوی محمد تقی خانصاحب جج خفیفہ بہادر بریلی

سمن تنقیح برائے انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۰۴۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جج خفیفہ بریلی۔

حاجی شمس الدین و حاجی نبی احمد مالکان دوکان بنام ولی محمد قادر بخش بازار مدری چوک بریلی — مدعی

بنام ستیل پرشاد ٹھیکیدار ٹیکم گڑھ اسٹیٹ ریلوے اسٹیشن ملت پور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ۔۔۔ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ر جولائی ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجےدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز کی گئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۷ ماہ ۔۔۔ سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

وائسرائے نے مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے

کوئٹہ اور نواحی علاقوں میں ہمارے اہل ملک پر جو تباہی آئی ہے والیان ریاست اور اہل ملک اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اخبارات کے ذریعہ جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ شکر واری علی الصباح زلزلہ میں تقریباً دس ہزار افراد جن میں ہندوستانی اور یوروپین دونوں شامل ہو گئے ہیں۔ مالی نقصان کا اندازہ نہیں لگایا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ کوئٹہ رسول اور ریلوے علاقہ بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ نبت سے نواحی علاقوں کی بھی یہی حالت ہے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ شہر متونگ، قلات اور مری بالکل خاکستر ہو گئے ہیں۔ ایسی حالت میں اہل ملک سے میری اپیل ہے کہ اپنی ہمدردی کا عملی ثبوت دیں۔

اسلئے میں نے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے یہ اپیل کرتے وقت میں اہل ہند کی اُس فیاضی کو نہیں بھول سکتا جو انہوں نے بہار کے زلزلہ کے وقت دکھلائی تھی۔ میں اور میری لیڈی ولنگڈن ۵ ہزار روپیہ سے اس فنڈ کو جاری کرتے ہیں براہ کرم اپنا چندہ پرائیوٹ سکریٹری وائسرائے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ وائسریگل ہاؤس شملہ کے نام بھیجئے۔

وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں مندرجہ ذیل رقومات موصول ہوئی ہیں:

سر ڈورابجی ٹاٹا ٹرسٹیز سے مبلغ ۲۵۰۰۰ روپے
سر رتن ٹاٹا ٹرسٹیز " ۱۶۰۰۰ روپے
لیڈی ویگل آسٹریا سے مبلغ ۱۰۰ پونڈ

بحکم جناب مسٹر رگھوبیر سرن صاحب جج بہادر دوم ضلع کانپور

اطلاعنا واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

بعدالت سب ججی دوم کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۳۱ سنہ ۱۹۲۵ء

مسماۃ چندر کلا دیوی عمر تخمیناً ۲۳ سال بیوہ پنڈت شیو کمار باجپئی برہمن ساکن لوپرانہ کانپور مدعیہ سائل

بنام ۱- جگن ناتھ نابالغ ولد چھیدی لال قوم ملاح ساکن دھتون پورہ مزرعہ موضع بیری اکبر پور ضلع کانپور بولایت ورفاقت دولت رام ولد پرشاد قوم ملاح ساکن موضع کاکوری پرگنہ وضلع کانپور (۲) سری ناتن دھرم مہا منڈل موقوعہ کانپور بتعمیل ٹمن رائے بہادر بابو بکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ کانپور پریڈنٹ و بابو گردھر داس بہار گو وکیل کانپور سکریٹری سری ساتن دھرم مہا منڈل کانپور و سورج کمار ولد سدانند قوم برہمن باجپئی ساکن کانپور کہنہ شہر کانپور مدعا علیہم

نوٹس بنام جگن ناتھ و دولت رام

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صد حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۲۱ سنہ ۱۹۲۹ء کہ جو بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی مطالبہ مبلغ -/3355 گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکور کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو

آج بتاریخ ۲۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم
منصرم عدالت سب ججی دوم
کانپور

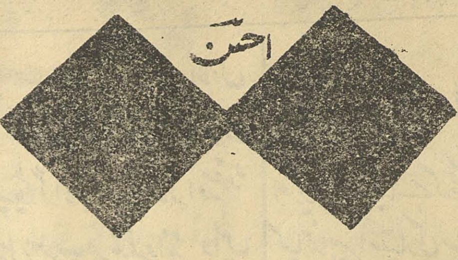
نتیجہ امتحان سالانہ منبع الطب کالج لکھنؤ بابت سنہ ۱۹۳۴-۳۵ء

نمبر شمار	رول نمبر	اسماء کامیاب طلباء	سکونت	برائے درجہ	ڈویژن وضروری نوٹ
۱	۱	محمد عبد الکریم	پونا	درجہ اول اردو	کامیاب II ڈویژن
۲	۲	آغا محمد خاں مخموم	پیلاں پنجاب	"	کامیاب I ڈویژن (دبیر ماہر لکھنؤ یونیورسٹی)
۳	۳	منشی محمد عبد العزیز	الہ آباد	"	کامیاب III ڈویژن (منشی الہ آباد ")
۴	۸	محمد نور احمد	کلکتہ	"	کامیاب II ڈویژن
۵	۱۰	محمد اشتاق حسن فاروقی	فرخ آباد	درجہ دوم اردو	کامیاب II ڈویژن
۶	۱۱	محمد امجد علی	بہرائچ	"	کامیاب III ڈویژن
۷	۱۵	حافظ عبد الغنی	دربھنگہ	درجہ دوم اردو	کامیاب III ڈویژن
۸	۱۶	محمد اطہر حسین	بریلی	"	کامیاب II ڈویژن
۹	۱۷	سید مرتضیٰ حسین	لکھنؤ	"	کامیاب II ڈویژن
۱۰	۱۸	محمد بشیر احمد	"	"	کامیاب II ڈویژن
۱۱	۱۹	حافظ قاری محمد نور الحق	رانچی	"	کامیاب I ڈویژن
۱۲	۲۱	مولوی قاری حافظ عبد الصمد	لکھنؤ	"	کامیاب II ڈویژن
۱۳	۲۲	حافظ عبد الحکیم	خانپور انبالہ	درجہ چہارم اردو	کامیاب I ڈویژن
۱۴	۲۳	محمد اختر حسین	مونگیر بہار	"	کامیاب III ڈویژن
۱۵	۲۴	مقصود احمد خاں	موئی بارہ بنکی	"	کامیاب II ڈویژن
۱۶	۲۵	سید حسین عرف کجن صاحب	لکھنؤ	"	کامیاب III ڈویژن
۱۷	۲۶	سید مظاہر الحق عرف محمد طیب	پٹنہ (بہار)	"	کامیاب III ڈویژن
۱۸	۲۷	منشی مفضل حسین	اٹک اسٹریٹ	"	کامیاب III ڈویژن
۱۹	۲۹	شیخ محمود الحسن صاحب طبیب	سرائے حسن بنارس	"	کامیاب I ڈویژن با امتحان پرائیوٹ
۲۰	۳۰	پنڈت جوالا داس	حیادنی جالندھر	"	کامیاب II ڈویژن "
۲۱	۳۱	منشی نندلال گپتا	دلدار نگر غازیپور	"	کامیاب III ڈویژن "
۲۲	۳۲	محمد عبد الاول	بڑسرا "	"	کامیاب III ڈویژن "
۲۳	۳۴	محمد ابراہیم	ریچا بریلی روڈ	"	کامیاب III ڈویژن "
۲۴	۳۵	شیخ منظور حسن	خیرآباد سیتاپور	"	کامیاب III ڈویژن "
۲۵	۳۶	سید باقر حسن	لکھنؤ	"	کامیاب II ڈویژن "
۲۶	۳۹	بشیر احمد	"	"	کامیاب III ڈویژن " بشرط مطب ایک سال حسب دفعہ ۲۸ دستور العمل
۲۷	۴۰	حافظ قاری محمد نور الحق	رانچی	"	کامیاب III ڈویژن "
۲۸	۴۲	محمد یوسف	میمن سنگھ بنگال	"	کامیاب III ڈویژن " بشرط مطب ایک سال حسب دفعہ ۲۸
۲۹	۴۳	مولوی ابو الخیر	چاٹگام بنگال	درجہ اول عالم	کامیاب III ڈویژن
۳۰	۴۶	مولوی محمد	"	" سوم "	کامیاب III ڈویژن
۳۱	۴۷	مولوی علی احمد انصاری	ہرپور سیتاپور	" "	کامیاب II ڈویژن
۳۲	۴۸	مولوی حافظ احمد عنایت اللہ	کانپور	" "	کامیاب I ڈویژن
۳۳	۴۹	مولوی سید محمد رضوی	الہ آباد	" "	کامیاب II ڈویژن با امتحان پرائیوٹ
۳۴	۵۰	مولوی محمد مراد	کانپور	" "	کامیاب II ڈویژن "
۳۵	۵۱	مولوی حکیم محمد عبد العالی صاحب	مدنپورہ بنارس	" "	عالم فاضل الہ آباد یونیورسٹی کامیاب II ڈویژن با امتحان پرائیوٹ

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

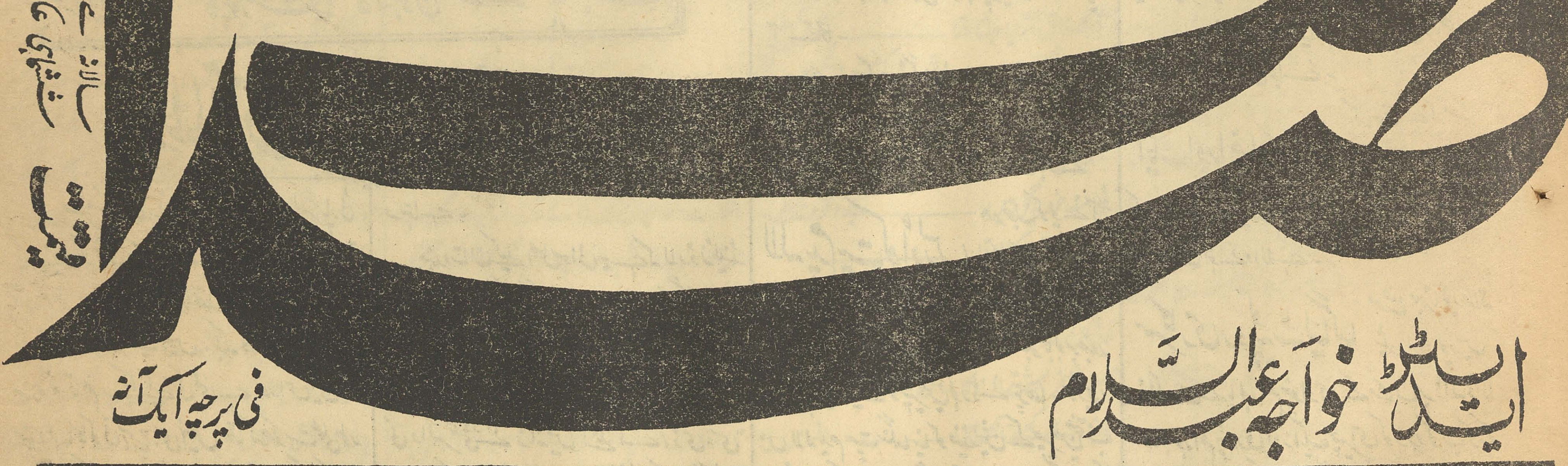
جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے





ہفتہ وار





ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۴	کانپور شنبہ ۱۵ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۱

ادبیات

سرمایہ گدا

اور

دربار شہنشاہ دوسرا

از جناب علامہ کیفی چریاکوٹی

ایک ترے جمال کو دی ہی جہاں کی برتری — قدر گہر سے کھل گیا حسن مذاق جوہری
تیرا جلال زینت بند نقاب لطف ہے — جلوہ ہے بام عرش پر طرح دلبری
جب کہ ترا جمال ہی مرکز کائنات ہے — اب یہ محال ہو گیا پھیلے جہاں میں ابتری
دید کا ذوق دیکھ کر پردہ حرم کا اٹھ گیا — بخت سیہ میں چھپ رہا حسن بتان آذری
وہم بھی جب رسا نہیں مرتبہ کمال تک — کہنے لگیں حقیقتیں تھک کے اسے پیمبری
جو ملی ہیں وہ رحمتیں جس سے کہ کشت و جہاں — خشک پڑی ازل سے تھی ہو گئی تا ابد ہری
مملکت زمیں پہ اب سکہ رواں سکوں کا ہے — محو سکوت ہو گئی گردش چرخ چنبری
وہ جو غرور ناز تھا شکل نیاز بن گیا — ہو گئی طرح دلبری، ہر روش ستمگری
حاصل کائنات حسن پیکر ذات مصطفے — پھبتی ہے اسکو برتری زیبا ہے اسکو سروری
دیکھ کے رعب حسن کو سائے نے منھ چھپا لیا — کس کو سر برابری، کس کو مجال ہمسری
آپ مصور ازل رنگ میں اسکے آگیا — حد کمال حسن سے بڑھ گئی جب مصوری
اس کی نگاہ مہر نے ذوق فضا بدل دیا! — یہ جو غضب کی آگ تھی بن گئی آنکھ میں تری
مست ہیں اس کے رہبر منزل دولت ابد — انکے قدم کی لغزشیں جاہ و جلال قیصری
اسکے غلام باصفا نقش قدم سے ہیں عیاں — اپنا سا منھ لیے رہے آئینہ سکندری
سجدۂ شوق میں ہے سر لب پہ صدائے امتی — شان ہے بندگی کی وہ اور یہ بندہ پروری
اوج میں عرش پاک ہے، سو نیکو فرش خاک ہے — دیکھ کے اسکو اڑ گئی رنگت روئے خودسری
ایک تری جبیں کی چین جنبش کائنات ہے — دیکھ کے ہی جمود میں ہمت مسلم جری
ننگ پیام مرگ ہے کہتے ہیں جسکو زندگی — کشت حیات دشمنیں اب نام کو بھی نہیں تری
صدقے ہیں اس نگاہ کے جسمیں کرم کا جوش ہے — یاس جسے بلا چلی آس سے کر اسے ہری
لطف و کرم کا وقت ہے لطف و کرم سے کام لے — ایکہ ہے تیری ذات میں پرتو شان داوری

حسن کلام شوق ہے، لائق صد درود ہے
کیفی تو خوار ہے ترا اسکا ہی وجود ہے

دنیائے اسلام

یمن میں صنعتی درسگاہ

درارت معارف یمن کا کارخانہ پارچہ بافی کے قیام کے لئے تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ اسکا ارادہ ہے کہ یمن میں کپڑوں کے متعدد کارخانہ کھولے جائیں۔ اور اس صنعت کو حدود یمن میں اعلیٰ پیمانہ پر وسعت دی جائے۔ چنانچہ مصری کارخانوں کو سوت کاتنے کی دو مشینوں کا آرڈر گذشتہ مہینہ میں دیا گیا تھا اب یہ مشینیں یمن پہونچ گئی ہیں۔

حکومت یمن ایک نقشہ بنوا رہی ہے تاکہ صنعا میں صنعتی اور حرفتی درسگاہ کا افتتاح کر کے طلبا کو اس کی تعلیم دی جائے۔

حکومت یمن نے ارادہ کر لیا ہے کہ تمام یمن میں حرفتی مدرسوں کا جال پھیلا دیا جائے۔ اور یمنی طلبا کو اس میں داخل کر کے اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ اپنی ضروریات کی چیزیں خود بنا سکیں اور یمن معمولی چیزوں میں دیگر ممالک کا دست نگر نہ رہے کسی ملک کی ترقی صنعتی اور تجارتی درگاہوں پر منحصر نہیں ہے بلکہ اس کی ترقی اور کامیابی کا دار و مدار حکومت کی مستحکم پالیسی۔ ذرائع پیداوار اور آمد و خرچ کا صحیح توازن ہے اور افسوس ہے کہ یہی چیزیں اسلامی ممالک میں مفقود ہیں۔ آج وہ زمانہ ہے نہ رعایا سے زیادہ واعی اور حکمران کو تاج بننے کی ضرورت ہے یورپ کی ترقی ساز اسلحہ اور فوج یا تعلیم پر نہیں ہے بلکہ اس کی تجارتی پالیسی پر ہے۔ جس کی بنا پر اس نے تمام تجارتی منڈیوں پر قبضہ جما رکھا ہے۔

مراکو کے مجاہدین!

الجزائر میں فرانسیسی حکومت کے مظالم بدستور کارفرما ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا ہے جسمیں غیور اور مجاہد عربوں کو گرفتار نہ کیا جاتا ہو۔ ان کے جتھے منتشر نہ کیے جاتے ہوں۔ اور فرانسیسی فوج اور پولیس اپنے ڈنڈوں اور بندوقوں کی مشق نہ کرتی ہو۔ لیکن فرانس کے ان مظالم کے باوجود عرب حریت عمل کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ اور وہ گولیوں کے سامنے برابر حق کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ انتشار مراکو اور ٹیونس میں پایا جاتا ہے جہاں عربوں کے لئے عربی زبان سیکھنا مذہبی مدارس میں دینی تعلیم دینا اور احکام شرعیہ کے مطابق فیصلہ کرنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے اور اسپر غضب یہ ہے کہ مسلمان بچوں کو زبردستی کیتھولک مدارس میں تعلیم کے لئے بھیجا جاتا ہے او وہاں ان کو عیسائیت کی تعلیم دیجاتی ہے عرب قبائل فرانس کی اس اسلام کش پالیسی کے ماتحت سخت خلاف ہیں لیکن اتنے مجبور ہیں کہ کچھ نہیں کر سکتے۔ صرف احتجاج اور مظاہرات پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

ترکی خواتین پر فرنگیت کا بھوت

استانبول میں ترکی خواتین کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس سابق سلاطین عثمانیہ کے قصر شاہی قصر یلدیز میں منعقد کی گئی جسمیں ایک تجویز کے ذریعہ خواتین کے لئے حقوق شہریت اور مساوات کا مطالبہ کیا گیا۔ اور جو آزادی کمال پاشا کے زمانہ میں ترکی خواتین کو نصیب ہوئی ہے اسکا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں تیس ممالک کی تین سو عورتیں نے خواتین کی نمائندگی کی۔ اس بین الاقوامی کانفرنس میں عورتوں کی آزادی کے لئے جو چیزیں ضروری قرار دی گئی ہے وہ تعداد ازدواج کی منسوخی۔ پردہ کا اٹھایا جانا۔ حرم کا اخراج اور شادی اور طلاق کے نئے قانون کا نفاذ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیر کے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۱۵ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۴

برطانوی وزارت میں تبدیلی

مسٹر میکڈانلڈ نے جب ۱۹۳۱ء میں لیبر پارٹی کی لیڈری کو قومی حکومت کے قیام کی خاطر قربان کیا تھا تو عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ قربانی قومی اتحاد اور قومی حکومت کیلئے نہیں۔ بلکہ وزارت عظمیٰ کے عہدہ کو قائم رکھنے کیلئے کی گئی ہے اور اس میں قدامت پسندوں کا کوئی ہرج بھی نہیں تھا کہ حکومت عملی طور پر تو اُن کے ہاتھوں میں ہو اور محض دنیا کو دکھلانے کے لئے گورمنٹ قومی حکومت کہلائے۔

گول میز کانفرنس کے بعد خارجہ معاملات اور خصوصاً ہندوستانی مسائل میں مسٹر میکڈانلڈ کی آواز مطلق نہیں سنائی دی بلکہ خارجہ معاملات کی تمام تصریحات اور وضاحت عملی طور پر مسٹر بالڈون کنسرویٹو لیڈر کے ہاتھ میں رہی اور عام طور پر لوگ یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ مسٹر میکڈانلڈ کا اثر و اقتدار بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اور وزارت عظمےٰ کے عہدہ کی تمام اہم ذمہ داریاں کنسرویٹو پارٹی کے لیڈر مسٹر بالڈون کے ہاتھ میں ہیں۔ اور مسٹر میکڈانلڈ کنسرویٹو پارٹی کے ہاتھ میں محض ایک کٹھ پتلی کا کام دے رہے ہیں

ہم کو دیگر مسائل سے زیادہ واسطہ نہیں البتہ ہندوستان کے مسائل کے متعلق ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی آواز بالکل بے اثر ہو گئی تھی گول میز کانفرنس کے ابتدائی دور میں مسٹر میکڈانلڈ کی آواز کافی با اثر تھی مگر بعد کو ان میں کافی انحطاط پیدا ہو گیا۔ اور ظاہر ہے کہ سر سموئیل ہور جیسے فولادی انسان کے فیصلوں کے سامنے مسٹر میکڈانلڈ کو جن کی حکومت میں کچھ بھی طاقت نہ تھی کیا چل سکتی ہے۔

بہر حال موجودہ قومی حکومت میں کنسرویٹو پارٹی کو جو غلبہ حاصل ہے اُسکو دیکھتے ہوئے یہ تبدیلی کچھ غیر موزوں نہیں کہ وزارت عظمےٰ کا عہدہ مسٹر بالڈون کے سپرد کیا گیا ہے۔

اگرچہ مسٹر میکڈانلڈ بھی وزارت میں شامل ہیں مگر یہ امر قدامت پسندوں کے لئے مفید ہے کہ لیبر اور لبرل پارٹی کے اشخاص کے وزارت میں شامل ہونے اور قومی حکومت کہلانے کے باوجود عنان حکومت قدامت پسندوں کے ہاتھ میں رہے۔

وزارت میں تین اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں اول یہ کہ بجائے مسٹر میکڈانلڈ کے مسٹر بالڈون وزیر اعظم ہوئے ہیں اور سر سموئیل ہور کے بجائے مارکوئس آف زٹلینڈ (لارڈ رونلڈشے) وزیر ہند ہوئے ہیں۔ اور سر جان سائمن کی جگہ سر سموئیل ہور کو وزیر خارجہ بنایا گیا ہے۔

ہندوستان کو برطانوی وزارت میں سب سے زیادہ اور قدرتی طور پر وزیر ہند کی تبدیلی سے واسطہ رہتا ہے۔

ہندوستان کیلئے اصل سوال یہ ہے کہ لارڈ زٹلینڈ جو کہ سر سموئیل ہور کی جگہ وزیر ہند بنائے گئے ہیں کیا ہندوستان کیلئے کچھ زیادہ مفید ثابت ہوں گے چوں کہ لارڈ زٹلینڈ جو کہ لارڈ کرزن کی وائسرئلٹی کے زمانہ میں انکے اے، ڈی، سی اور اس کے بعد ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۲ء تک بنگال کے گورنر رہ چکے ہیں اسلئے وثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے حالات سے جقدر ان کو واقفیت حاصل ہے اتنی شاید کسی دوسرے انگریز کو انڈیا آفس کی گدی پر بیٹھنے کے وقت نہ ہوگی

۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۲ء تک کا زمانہ جنگ عظیم اور ہندوستانی کی قومی تحریک کے خیال سے نہایت اہم اور فکر و تشویش کا زمانہ تھا اسی زمانہ میں مانٹیگو جیمسفورڈ اصلاحات رائج کی گئیں آپ اسی زمانہ میں بنگال کے گورنر تھے اور اپنے فرائض نہایت اعتدال پسندی کے ساتھ انجام دیئے۔

لارڈ زٹلینڈ قدامت پسند ہیں مگر آپ کی ذہنیت سر سموئیل ہور سے مختلف اور مزاج کسی حد تک نرم ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وسیع تجربہ، ہندوستانی مسائل سے پوری واقفیت، اور رواداری و اعتدال پسندی ہی کی بدولت آپ کو ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کیلئے جدید آئین آرہا ہے وزیر ہند بنایا گیا ہے اور خیال ہے کہ آپ اس موقع پر ہندوستان کیلئے موزوں ثابت ہوں گے۔

لارڈ زٹلینڈ نے اپنے عہدہ کا چارج لیتے ہی جو اعلان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حکومت کی پالیسی کے متعلق تسلسل میں اعتقاد رکھتے ہیں یعنی وہ اس امر کے قائل نہیں کہ حکومت میں کسی تبدیلی کے بعد حکومت کی پالیسی میں بھی تبدیلی کر دی جاوے دیگر معاملات میں چاہے یہ اصول صحیح نہ ہو مگر ہندوستانی مسائل میں تو یہ اصول یقینی طور پر صحیح ہے اور یہ امر باوثوق کہا جاسکتا ہے کہ اس معاملہ میں تمام برطانوی مدبر لارڈ زٹلینڈ کے ہم خیال ہیں۔

اسلئے ہندوستانی معاملات کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ برطانوی وزارت میں شخصی تبدیلیوں سے ہندوستان کو فائدہ نقصان نہیں پہونچ سکتا اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ لیبر حکومت، لیبر وزیر اعظم اور لیبر وزیر ہند کے زمانہ میں بھی ہندوستان کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچا تو بھلا اس کی کیا امید کی جاسکتی ہے کہ ایک قدامت پسند کو ہٹا کر دوسرے قدامت پسند کے انڈیا آفس کی گدی پر بٹھانے سے ہندوستان کو کوئی خاص فائدہ پہونچے گا۔

⁂ بہر حال وزیر ہند مارکوئس زٹلینڈ کی زندگی کے مختصر حالات یہ ہیں:۔

مارکوئس آف زٹلینڈ کی زندگی کئی لحاظ سے بہت ممتاز رہی ہے آپ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے اسوقت آپ کی عمر ۵۹ سال ہے آپ نے ہارو اور ٹرنٹی کالج کیمبرج میں تعلیم پائی اور طالب علم کی حیثیت سے ادبی لیاقت حاصل کی اور تواریخی معلومات میں زبردست اضافہ کیا جس نے آپ کو سیاست داں بننے سے پہلے مصنف بننے میں زبردست امداد دی۔

آپ کو غیر ممالک کی سیر کرنے کا بڑا شوق ہے چنانچہ آپ نے ۱۸۹۸ء میں سیلون اور ۱۹۰۰ء میں ہندوستان کا سفر کیا اس کے بعد آپ نے ۱۹۰۱ء میں وسط مشرق کا دورہ کیا۔ آپ نے ترکی۔ ایران۔ اور وسطی ایشیا کا دورہ کیا اسکے بعد آپ سائبیریا، جاپان، چین اور برما تشریف لیگئے۔ اسکے بعد آپ نے سفرنامہ تحریر کیا جسمیں اپنے ایشیا کے دورہ کے حالات قلمبند کئے۔

ارل آف رونلڈشے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۷ء تک وائسرائے کے اے ڈی سی رہے۔ اس کے بعد آپ انگلستان تشریف لیگئے۔

پھر آپنے سیاست کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور ۱۹۰۷ء میں پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے اور کامیاب ہو گئے۔

اسوقت تک آپنے پبلک خدمت کرنے میں وہ شہرت حاصل کر لی تھی کہ ۱۹۱۲ء میں جب ہندوستان کی پبلک سروس کے متعلق رائل کمیشن مقرر ہوا۔ تو آپ اس کے ممبر مقرر کئے گئے۔ کمیشن نے ۱۹۱۴ء میں اپنا کام ختم کیا لیکن اس کی رپورٹ شائع نہیں ہوئی کیونکہ جنگ عظیم چھڑ چکی تھی۔

۱۹۱۷ء میں لارڈ رونلڈشے بنگال کے گورنر مقرر ہوئے اُسوقت ہندوستانیوں کو اُن کے بارے میں بہت کم حالات معلوم تھے۔ چنانچہ ان کی تقرر پر اخبارات میں زبردست نکتہ چینی کیگئی۔ تعصب کو کم کرنے میں انکا کچھ وقت صرف ہوا جن ایام میں ہندوستان میں رولٹ ایکٹ کے خلاف ایجی ٹیشن ہو رہا تھا۔ مانٹیگو جیمسفورڈ اصلاحات نافذ ہوئی تھیں اور ملک میں تحریک عدم تعاون کا دور دورہ تھا۔ انھیں دنوں میں آپ بنگال کے گورنر تھے چنانچہ ان دنوں میں حکومت نے جو تدابیر اختیار کیں اُسکے خلاف نفرت پھیلی تھی۔ لیکن لارڈ رونلڈشے نے اس ہوشیاری اور عقلمندی سے کام لیا کہ وہ لوگ جو ان سے اختلافات رکھتے تھے ان کی عزت کرنیلگے اور بحیثیت گورنر ان سے کوئی ناراض نہیں تھا۔

لارڈ ارون کے ریٹائر ہونے کے بعد افواہ تھی کہ آپ کو ہندوستان کا وائسرائے بنایا جائے گا لیکن قسمت میں اس سے بلند عہدہ لکھا تھا اور آج آپ کو وزیر ہند مقرر کر دیا گیا ہے

لارڈ رونلڈشے ہندوستانی آرٹ اور تمدن کی بہت تعریف کیا کرتے ہیں۔

آپنے متعدد کتابیں بھی لکھی ہیں آپ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۱ء تک رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے پریذیڈنٹ اور ۱۹۲۲-۲۵ء تک رائل جغرافیکل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ رہے ہیں۔

ہندوستان سے جانے کے بعد بھی آپ ہندوستانی معاملات میں بہت دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ ہندوستان کے بارے میں سوالات اور تقریر کرتے رہے ہیں آپ گول میز کانفرنس کے ممبر بھی رہ چکے ہیں اور انڈیا بل کی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبر بھی رہے ہیں۔

آئینہ کانپور

بارہ وفات

حسب معمول ۱۲ ربیع الاول بروز شنبہ کو بارہ وفات کا جلوس ۲ بجے دن کو پریڈ گراونڈ سے اٹھکر اور مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا قبل مغرب پریڈ گراونڈ واپس آ جائے گا۔

۸ بجے رات کو پریڈ گراونڈ میں جلسہ ہوگا جس میں غیر مسلم اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ لوگ کثرت سے شریک ہو کر داخل حسنات ہوں گے

لالہ پدم پت کو اڈریس

۸ رجون کو پونے ۹ بجے صبح میونسپل بورڈ کی طرف سے لالہ پدم پت سنگھانیا پریذیڈنٹ فیڈریشن چیمبر آف کامرس کو اڈریس دیا گیا۔ جسکو بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ نے پڑھا۔ اڈریس میں لالہ پدم پت سنگھانیا کو فیڈریشن کے چیرمین منتخب ہونے پر مبارکباد دی گئی تھی۔ اور آپ کی ملنساری اور کاروباری قابلیت کی تعریف کی گئی۔

اس کے جواب میں لالہ پدم پت سنگھانیا نے بورڈ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کانپور میونسپل بورڈ اگر چنگی کو موقوف کر کے کوئی دوسرا ٹکس لگادے تو کاروباری طبقہ کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

آخر میں بابو برجندر سروپ کو رائے بہادری کا خطاب ملنے پر آپ نے مبارکباد دی۔

سنٹرل لیگ کا جلسہ

کانپور سنٹرل لیگ کی مجلس عاملہ کے ایک جلسہ میں اس امر پر غور کیا گیا ہے کہ شکر کی قیمت بڑھنے کو روکنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کی جاویں۔

جلسہ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی امداد کی جائے۔

ایک اور اخبار کا اجرا

کہا جاتا ہے کہ مسٹر آفاق حسین جوہر کی زیر ادارت ایک ہفتہ وار اخبار "خدائی فوجدار" جلد جاری ہونے والا ہے۔

سرکاری روپیہ لوٹ لیا گیا

موضع بہرتا پور علاقہ شیو راج پور میں ڈاکوؤں نے بابو رام پٹواری کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور بابو رام پٹواری اور ایک چپراسی کو زدوکوب کر کے سات ہزار روپیہ لیکر فرار ہو گئے۔ بابو رام اس وقت بحیثیت قرق امین کام کر رہا تھا۔

قرولی سے مجروح

تھانہ انور گنج میں دو مسلمانوں میں آپس میں جھگڑا ہو گیا اور ایک نے دوسرے کے قرولی بھونک دی جس سے ایک شخص مجروح ہو گیا ہے اور اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے دوسرے کو گرفتار کر لیا ہے۔ (باقی بر صفحہ ۱۰ کالم ۳ و ۴)

سبدِ گل

مسٹر چرچل کو ہندوستان کا لیڈر ہونے کا دعویٰ تو تھا ہی۔ اب انہوں نے جوتشی کا روپ بھی بھرا ہے انڈیا بل کی تیسری خواندگی کے دوران میں انہوں نے فرمایا کہ میں جرات کے ساتھ یہ پیشین گوئی کر سکتا ہوں کہ والیان ریاست فیڈریشن میں شامل نہ ہوں گے اور فیڈریشن کے لئے ۵۰ فیصدی کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے وہ کبھی پوری نہ ہو گی۔

سر ہیڈک کیڈل کی تقریر کے مطابق جو کہ انہوں نے بمبئی کے ایک ڈنر میں کی تھی۔ ہمیں بھی یہ پیشگوئی صحیح معلوم ہوتی ہے انہوں نے فرمایا کہ دیسی ریاستوں کو اسوقت تک فیڈریشن میں شامل ہونے کی اجازت نہ دیجائے گی۔ جبتک اُن کا انتظام حکومت معقول اور اچھا نہ ہو گا۔

چلو چھٹی ہوئی۔ نہ نو من تیل ہو گا نہ رادہا ناچینگی

گورنر بمبئی نے ہندوستان کے برطانوی تاجروں کو مشورہ دیا کہ مستقبل میں اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا چاہئے مگر وہ ایسا کیوں کریں۔ جبکہ ہندوستانیوں کی ٹانگیں ان کو کھڑا کرنے کے لئے موجود ہیں آخر تحفظات کس مرض کی دوا ہیں۔

لندن کا اخبار "مارننگ پوسٹ" کہتا ہے کہ لنکاشائر کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ وہ اچھے مال کو ہندوستان میں سستے داموں پر فروخت کرے یہ نہ تو بے انصافی ہے اور نہ اقتصادی لوٹ

"صرف اتنا ہی" کا فقرہ بہت دلچسپ ہے جاپان بھی صرف اتنا ہی کر رہا ہے کہ اگر ہر ملک صرف اتنا ہی کرے کہ اپنی مصنوعات سستے داموں ہندوستان میں فروخت کرے۔ تو ہندوستان کا خدا حافظ؟۔

سر اسٹنلی ریڈ کہتے ہیں کہ چونکہ ہندوستانی سیاسی جدوجہد سے تھک گیا اس لئے جدید اصلاحات کو قبول کر کے اُس پر عمل کرے گا۔

غالباً آپ کو یہ معلوم نہیں کہ تھکا ہوا ہندوستان اب تک سویا ہوا نہیں ہے۔ وہ بیدار ہے اور نگرانی کر رہا ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل پر اظہار رائے کرتے ہوئے سر چمن لال سیتلواڈ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اب کچھ کہنا گویا جنگل میں چیخنے چلانے کے برابر ہے تو پھر آپ خاموش کیوں نہیں رہتے خود صدا بصحرا بننے کی کیا ضرورت ہے۔

ہندوستان سے سونے کی برآمد کے انسداد کے بل کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس زرد رنگ کی وبا کی برآمد سے غیر ملکی صنعت و حرفت کو فائدہ پہونچتا ہے یہ تو ممبر مالیات کو پہلے ہی سے معلوم ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سر جیمس گرگ چاندی کی صورت حال کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔

اب چاندی کا خدا حافظ۔

ادبِ لطیف

فلسفۂ زندگی

جناب محمد رفیق صاحب نظر عابدی کانپور

لوگ اُسے دیوانہ کہتے تھے! سودائی اور مجنون —
اُسکا مذاق اُڑایا جاتا تھا — پاگلوں کیطرح
پاگل ہی پاگل! — ہوش و خرد کی نعمتیں اس سے چھین لی گئیں!
لوگ کہا کرتے تھے — مگر —
اُسے ان باتوں کی بالکل پرواہ نہیں تھی۔
یہ سب خود پاگل ہیں — بے وقوف کہیں کے
اکثر وہ بڑبڑایا کرتا تھا۔ —
مجھ پر ہنستے ہیں! — میرا مذاق اُڑاتے ہیں
کوئی ان کے حال پر روتا ہے — انسانیت کا دیوتا
آسمانی فرشتے ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ —
دنیا والے کیسے ناسمجھ ہیں — افسوس!!

مجھے بتاؤ! — زندگی فانی کیوں ہے؟ — دیوانہ شاعر بولا
میں مدتوں سے اس معمہ کو حل کر رہا ہوں —
آجتک کسی نے مجھے اسکا جواب نہیں دیا — کافی۔ تسلی بخش
ہا ہا ہا! لوگ مجھے دیوانہ کہتے ہیں! —
خدا رحم کرے ان کی حالت پر! —
تم زندگی کا فلسفہ سمجھنا چاہتے ہو شاعر! میں نے اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر کہا!
یہ ایک راز ہے — قدرت کا گہرا راز
کوئی اسے نہیں بتا سکتا! —
دنیا والے اس بھید سے ناواقف ہیں —
تمھیں کوئی نہیں سمجھا سکتا! شاعر!
مگر تم اسے خود ہی سمجھ سکتے ہو — سُنو!
عشق کا دیوتا کیوپڈ جب تیر چلائے! تو اپنے دلکو سامنے کر دو
محبت! ایک شراب ہے اُسکے چند گھونٹ تمھارے لئے کافی ہونگے
جب تم جلووں میں گم ہو جاؤ گے —
جب تم محبت کی ایک نظر کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دو گے
جب تم کسی کے دلفریب تبسم کیساتھ فنا ہو جاؤ گے —
قدرت کا یہ گہرا راز — تمھاری سمجھ میں آجائے گا — سمجھے شاعر!
دیوانہ چُپ چاپ کھڑا ہوا سُن رہا تھا — اُسکی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے — غم کے آنسو!

دیوانہ شاعر مر گیا — افسوس —!
دوسرے دن صبح کو لوگ کہہ رہے تھے —
آہ! بیچارے سودائی —!
وہ کل سے مغموم تھا — نہ معلوم کیوں —؟
رات کو مر گیا —!
ارے! شاعر مر گیا — میرے دلکو ایک سخت چوٹ لگی
آہ! غریب دیوانے — تجھے کسی کا غم کھا گیا!
یقیناً تیرے دلمیں محبت کی خلش موجود تھی —
— ایک جانگداز خلش — اور اُسی نے تیری جان لی۔ افسوس
میں اُس جھونپڑی میں داخل ہوا جسمیں شاعر نے اپنی زندگی کے چند لمحات گذارے تھے — ایک ناکام تمنا کیطرح
وہ سو رہا تھا — ابدی نیند —
اُسکی آنکھیں ابتک پرنم تھیں — شاید اُسنے روتے روتے جان دیدی — ص

ص مگر ہونٹوں پر ایک تبسم تھا — ہلکا سا تبسم جو کسی نے زندگی بھر اُس کے چہرے پر نہیں دیکھا۔
خدا تیری روح کو سکون بخشے! شاعر —!
آنسوؤں کیساتھ یہ الفاظ میری زبان سے نکلے۔
بیشک تو سچا عاشق تھا —!
سامنے دیوار پر کوئلہ کی سیاہی سے ایک شعر لکھا ہوا تھا
شاید شاعر نے خود لکھا ہو — مرنے سے کچھ دیر پہلے

ٹوٹا طلسم ہستیٔ فانی کے راز کا
احسان مند ہوں الم جاں گداز کا

نظر عابدی

عالمِ نسواں

ہندوستانی عورتوں کیلئے ایک زرین مثال

گذشتہ سے پیوستہ

۱۶-۱۷ سال ہوئے ہند کے لال موتی لال نے اپنے محبوب اور اکلوتے بیٹے کا بیاہ رچایا۔ لاکھوں روپے دان و دعوت میں لٹا دیے ایک چاند ایسی بہو انند سے انند بھون میں لائے مگر یہ سرمایہ دار کی بہو اور اس کا سرمایہ دار شوہر سرمایہ داری کی مخالفت کیلئے ہوئے تھے۔

جلیانوالہ باغ کے واقعات نے اس تازہ ولایت سے وارد بیرسٹر کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور تیزی سے کشمکش آزادی میں کود پڑا خود لیکے نے جدوجہد کی کشمکشیں برداشت کیں۔ بلکہ آرام پسند باپ کو بھی قید و بند میں شریک کیا ماں جیل گئی۔ باپ جیل گیا۔ نئی نویلی دولھن کسی سے پیچھے کیوں رہتی۔ اس نے بھی شوہر کی آواز پر لبیک کہا آنند بھون کے آنند کو چھوڑا۔ ممالک متحدہ کی گرم لو کے تھپیڑے شراب خانوں کے دروازوں پر کھائے شراب کی پکیٹنگ کے سلسلہ میں غنڈوں نے آوازے کسے مگر اس ہند کی پیاری بیٹی نے ملک اور شوہر کی محبت میں اُف تک نہ کی۔

آج یہ ہندوستان کی بیٹی بستر علالت پر پڑی ہے اور ہند کے کوسوں دور صحت کی تلاش میں سرگرداں ہے جب کہ ہند کی دوسری بیٹیاں اپنے عیش و آرام میں اپنے بناؤ سنگار میں مصروف ہیں۔ جب وکٹوریہ ٹرمنس پر محترمہ کملا نہرو کو ریل گاڑی سے اُتارا گیا تو یہ دُبلی پتلی نازک خاتون باوجود نقاہت کے مسکرا رہی تھی درحقیقت اُس کے باوقار اور حسین چہرے پر وہ مسکراہٹ تھی جو خندہ زن تھی اس نظام کی مجرمانہ خاصیت پر۔ جو کہ ایک علیل محبوبہ کو اُس کے شریک حیات سے جدا کر سکتا ہے

بچوں کی دنیا

حرکت میں برکت

گذشتہ سے پیوستہ

پانی نہ ہو تو کھیتی کیسے ہو! اناج نہ بویا جائے تو روٹی کہاں سے آئے۔ اور جب روٹی نہ ملے تو لوگ زندہ کیسے رہیں۔ ہمارا کھانا۔ پینا۔ پہننا۔ جینا غرض سب کچھ پانی ہی سے ہے اگر پانی نہ ہو تو زندگی ختم ہو جائے

عبداللہ۔ قمر تم نے بہت اچھی بات کہی یہ سچ ہے ہماری زندگی کا دارومدار پانی پر ہے لیکن تمھیں یہ نہیں معلوم کہ پانی میں یہ برکت اُسوقت تک رہتی ہے کہ جب تک اُسکو حرکت ہوتی ہے دیکھو چشمہ کا پانی پہاڑ سے نکل کر بہتا چلا آتا ہے۔ اور کچھ دور جاکر اُس ندی میں ملجاتا ہے۔ اس بہنے کی وجہ سے اس پانی میں اتنی خوبیاں ہیں اسی سبب سے اسمیں یہ قوت ہے کہ جہاں ڈالو گے کچھ نہ کچھ چیز پیدا ہو جائے گی لیکن یہی پانی اگر رک جائے تو اسمیں یہ بات نہیں رہے گی

قمر! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رُکنے سے اس پانی کی خاصیت بدلجائے۔ پانی تو پانی ہی رہے خواہ وہ بہتا رہے یا رُک جائے۔

عبداللہ یہ خیال غلط ہے چلو تمھیں آنکھوں سے دکھا دوں۔

عبداللہ قمر کو دوسرے راستے سے لیگئے۔ کچھ دور جاکر قمر نے اپنے والد سے واپس جانے کیلئے کہا۔ لیکن وہ بڑھے چلے گئے۔ تھوڑی دور پر قمر کو گڑھے میں کوئی چیز نظر آئی اُسنے فوراً پوچھا۔

قمر ارے یہ کالی کالی چیز کیا ہے اس میں تو بہت سخت بدبو آ رہی ہے بدبو کے مارے ناک نہیں دی جاتی آخر یہ کیا بلا ہے۔

عبداللہ۔ قمر یہ پانی ہے۔

قمر۔ پانی! اتنا سیاہ! ایسا بدبودار

عبداللہ ہاں پانی اتنا سیاہ ایسا بدبودار اور اس سے زیادہ بدمزہ۔ کیا تم اسے پینا گوارا کرو گے۔

قمر! ابا جان مجھ سے تو یہاں کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا بھلا پینا کیسا! ایسے پانی کو کون پئے گا۔ اور اگر پیے گا تو جئے گا کیسے۔

عبداللہ تم نے دیکھا یہ کتنا گندہ اور خراب ہے! یہ کیوں! صرف اس وجہ سے کہ بہتا نہیں ایک جگہ بند ہو گیا ہے۔ اسے درختوں کو پلاؤ گے تو وہ مرجھا جائینگے۔ اس میں زندگی بخشنے والی قوت نہیں رہی اب یہ مار ڈالنے والا زہر ہے۔

دیکھو چٹیل میدان سبزہ زار بن گئے تھے۔ سوکھے ہوئے درخت ہرے ہو گئے تھے لیکن صرف اُس وقت تک جب تک چلتا رہا! بہتا رہا! جب تک حرکت تھی برکت رہی۔ جب حرکت بند ہو گئی اور پانی یہاں آکر ٹھہر گیا تو بیماری کا گھر اور موت کے سامان بن گیا۔ دیکھو حرکت میں کیسی برکت ہے۔

قمر! ابا جان میں اچھی طرح سمجھ گیا کہ حرکت میں برکت ہے۔ اسی سے زندگی ہے جب حرکت بند ہو جاتی ہے تو زندگی کے اسباب کم ہونے لگتے ہیں میں بھی یہی کروں گا جب جوان ہو جاؤں گا تو خواہ میں کچھ ہی کام کیوں نہ کروں ٭

٭ اُس میں برابر لگا رہوں گا۔ اس کے متعلق نئی نئی کتابیں پڑھتا رہوں گا تاکہ میری معلومات میری معلوم بند نہ ہو اور میرا کام بھی بند نہ ہو۔

عبداللہ۔ اگر تم یہ کرو گے تو برابر ترقی کرتے جاؤ گے۔ اور کسی سے پیچھے نہ رہو گے۔ کامیابی کا یہی ایک راستہ ہے اگر تم اسپر چلتے رہے تو ضرور کامیاب ہو گے۔

پردۂ فلم

ناکامی کے دس اسباب

(از ظفر قریشی بی اے)

گذشتہ سے پیوستہ

وعظ و تفریح

ہمارے فلموں میں شراب یا بدکاری کے خاص موضوع ہوگئے ہیں۔ پارسی کی خرابیاں یا بے جوڑ شادیاں اور بیوگی کی خرابیاں، نئی تعلیم اور پرانی تہذیب کی ٹکر۔ ہمارے فلموں کا عام موضوع بن کر رہ گئے ہیں۔ ان پر ہزاروں پلاٹ بن گئے ہیں مگر کسی میں ندرت نہیں ہے۔ ان واقعات کا عام موضوع "وعظ" ہوتا ہے یعنی لوگوں کو اصلاح اخلاق کی طرف مائل کرنا۔ حالانکہ لوگ سنیما میں محض تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ اگر تفریح کے پیرایہ میں اصلاح عمل اور درستی اخلاق کا سبق ہم کو ملجائے تو وہ زیادہ اثر کرے گا۔

ہمارے ڈائرکٹروں اور مکالمہ نویسوں کا فرض یہ ہے کہ وہ ڈرامہ کو اپدیش نہ بننے دیں۔ اگر کسی جگہ افسانہ پھیکا ہونے لگے تو کسی عمدہ گانے یا بیک گراونڈ میوزک سے کام لیا جائے۔ یا کوئی عمدہ منظر سامنے لایا جائے لیکن اداکاروں کے منہ سے وعظ نما مکالمہ کہلوانا خواہ مخواہ طبیعتوں پر بار گذرتا ہے۔ اگر اصلاح قوم اور درستی اخلاق ہی اصل مقصد ہے تو اس کے لئے فلم میں اصل واقعات اور افسانوی خوبی پیدا کی جائے ضرورت ہے کہ اس کمزوری کی طرف ہمارے فلمی ارباب توجہ فرماویں۔

سطحی مطالعہ

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ ہمارے فلمی افسانے زیادہ تو بیرونی ممالک کے فلموں کا چربہ ہوتے ہیں اور اگر کوئی اپنا پلاٹ بناتے ہیں تو وہ سطحی مطالعہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ انسانی فطرت کا گہرا مطالعہ کیے بغیر فلمی افسانہ لکھنا محال ہے اور انسانوں کی اطوار و خصائل سے واقفیت کامل ہوتے بغیر کسی افسانہ کو ڈائرکٹ کرنا ناممکن ہے۔ ہمارے فلموں میں وہ باتیں نہیں دکھائی جاتیں جو انسانی فطرت کی عکاس کہی جاسکیں۔

انسان کے دلمیں نیکی اور بدی کی جو جنگ ہر وقت ہوتی رہتی ہے روزانہ زندگی میں نور اور تاریکی کا جو جھگڑا ہر وقت ہوتا رہتا ہے اسے ایک خوبصورتی اور ندرت کیساتھ دکھانا مشکل کام ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے ملک کے عمدہ مصنفوں سے افسانے حاصل کیے جائیں

فن کی غلطیاں

ہمارے فلموں میں فن کی غلطیاں اور روزمرہ کی کام والی منطق کے خلاف ایسے ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں کہ ہنسی آتی ہے قدیم ہندوستانی طرز کے افسانوں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خاوند بیوی کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ میں آجکل کے جوتے اور زرق برق بنارسی ساڑھیاں حتیٰ کہ گھر کے فرنیچر میں جاپانی پردے اور ہارمونیم تک دکھا دیے جاتے ہیں۔ برنجی سامان۔ تصویریں لٹکانے کا انداز کمرے کی سجاوٹ اور لوگوں کی بود و باش بھی اصلاح طلب ہے۔ ہمارے فلموں میں میک اپ یا بہروپ، الباس وقت اور زمانہ کا تسلسل بہت کم صحیح ہوتا ہے اگر ان ۵

باتوں پر غور کیا جاوے تو فلم بڑی حد تک کامیاب ہوسکتی ہے اور چنڈی داس خامیوں سے حتی الوسع پاک ہونے کے باعث ہمارے ملک کے مثالی فلم کہے جاسکتے ہیں۔

قدیم یا جدید

ہمارے فلم یا تو الف لیلہ سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ یا کسی اور قدیم مشرقی افسانہ کا جزو ہوتے ہیں یا دہارمک واقعات اور پرانے راجاؤں اور بزرگوں کے واقعات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے ایہ وبا عام ہورہی ہے کہ جادوگری کے تماشے، طلسمی واقعات بچوں اور عورتوں کے دل بہلانے کے قابل مناظر کو فلم کی صورت میں منتقل کر دیا جاتا ہے اب لوگ ایسے فلم نہیں چاہتے جو ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ تھا ... وغیرہ وہ جدید تمدن، اپنی زندگی، روزمرہ کے واقعات اور خود اپنا ہی عکس فلموں میں دیکھنا چاہتے ہیں مدرسوں کے طلبا، نوجوان، اہل علم، اہل حرفہ، دوکاندار عام مرد و زن کی روزانہ زندگی اور کشمکش حیات کے جدید واقعات اور حالات و مسائل حاضرہ کے فلم چاہتے ہیں ضرورت ہے کہ اب ہمارے یہاں فلموں کا موضوع اب یکسر بدل دیا جائے۔

نیکی بدی کی جنگ

ایک مصنف نے خوب لکھا ہے کہ "ہندوستانی فلموں کے دیکھنے کے باوجود فلم دیکھنے والے کی سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس فلم کے تیار کرنے کا اصل مقصد کیا تھا اور اگر یہ فلم تیار نہ بھی ہوتا اور ہم اسے دیکھنے نہ جاتے تب بھی کیا حرج واقع ہو جاتا۔ اور ہم کس نعمت سے محروم رہ جاتے اور اگر خاتمہ پر صرف یہ الفاظ لکھدیے جاتے کہ آخر نیکی بدی پر غالب آئی اور نیک لوگوں کا انجام بہت اچھا ہوا تو یہ بات فلم دیکھے بغیر ہی سمجھ میں آسکتی تھی مطلب یہ کہ دنیا میں صرف نیکی اور بدی کی جنگ ہی نہیں ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے ہمارے فلموں کا لب ولہجہ بدلنے کیلئے ضروری ہے کہ نیکی اور بدی کے معاملات کو ہی دکھانے پر بس نہ کی جائے بلکہ ایسے واقعات اور حالات زندگی بھی لئے جائیں جو ہندوستانی مردوں، عورتوں اور موجودہ زمانے کے نوجوان طبقہ کو روزانہ پیش آرہے ہیں۔ *

ان نقائص کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ جو ہر وقت ہمارے سامنے نئے فلم کے دیکھنے پر فوراً ظاہر ہے ضرورت ہے کہ اس طرف نہ صرف فلم بنانے والے توجہ کریں۔ بلکہ پبلک بھی زور ڈالے کہ وہ ان نقائص کو دور کرکے اور ہندوستان میں ایسے فلم بننے لگیں۔ جو واقعی ہمارے ملک کے لئے باعث فخر ہوں

اقوال زریں

گانا روح کی غذا ہے (ٹیگور)

دماغی غلامی کے بغیر جسمانی اور مادی غلامی کی زنجیریں کمزور ہوتی ہیں۔

سکلات والا

انسانی فطرت کی انتہائی خوبی آزمائش کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔

وہی کہو جس سے دوسرے کا یا اپنا بھلا ہو فضول بات سے بچو۔

اپنی تمام چیزوں کے لئے موزوں جگہ اور ہر کام کے لئے مقررہ وقت رکھو۔

موج تبسم

مالک۔ مجھے احتیاط سے موٹر چلانے والے ڈرائیور کی ضرورت ہے تاکہ کوئی حادثات پیش نہ آئیں

ڈرائیور۔ میں بالکل اس خدمت کے لئے حاضر ہوں لیکن کیا جناب مجھے تنخواہ پیشگی عنایت فرمائینگے

" کیا درحقیقت " تمھاری بیوی کفایت شعار ہے

" ہاں۔ لیکن ہر اُس چیز میں۔ جس کی مجھے ضرورت ہے۔

ماسٹر۔ اگر تمھارے باپ کے پاس پانچ گائیں ہوں اور ہر گائے دو سیر دودھ روز دے تو تمھارا باپ کے سیر دودھ روزانہ فروخت کرے گا۔

شاگرد بیس سیر

ماسٹر۔ تم ارتھمیٹک سے بالکل ناواقف ہو

شاگرد اور ماسٹر صاحب آپ دودھ بیچنے کے طریقوں سے بالکل ناواقف ہیں۔

دلچسپ معلومات

فلموں میں سے خوشبو آئیگی

امریکہ اور جرمنی کے فلمساز کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ فلمی دور میں فلموں میں سے حسب موقع خوشبو یا بدبو آیا کرے پہلے پہل فلموں کو صرف آنکھوں سے دیکھا جاتا تھا آرٹسٹوں کی حرکات و سکنات سے ان کے جذبات کا مطالعہ کیا جاتا تھا پھر آہستہ آہستہ فلموں کی باتیں کان سننے لگے اب ناک سونگھ سکے گی۔ مثلاً دلو کی لو میں سبتا میں مرغزاروں اور پھولوں سے لدے ہوئے اشجار کے سین آئے ہیں ہر ایسے موقع موتیا اور جنگلی گلاب کی خوشبو سے فلم بینوں کے دماغ معطر ہو جایا کریں گے آزمائشی تجربے ہو رہے ہیں

امریکہ کے نواحی ساحل سے چند ماہی گیر مچھلیاں پکڑ لائے ہیں۔ جن کے سروں پر جھریاں سی بنی ہوتی ہیں ان کی آنکھیں نہیں۔ لیکن انہیں خشکی پر لانے سے آنکھیں چندھیانے والی روشنی پیدا ہوتی ہے۔

* تعلیم یافتہ اداکار

ہندوستانی فلموں میں جب تک تعلیم یافتہ اداکاروں کو موقع نہ دیا جائے گا فلموں کا معیار ترقی نہ کرے گا۔ جب نگارخانوں میں سمجھدار، تعلیم یافتہ اور ہوشمند نوجوان طبقہ عملی طور پر داخل نہ ہوگا اسوقت تک وہ نقائص دور نہیں ہوسکتے جو اوپر بیان کیے گئے ہیں۔ یا روزمرہ ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں

افسانہ

زود پشیماں

بسلسلۂ گذشتہ

لیکن ہر جگہ گھوم آیا کہیں روزگار کی کوئی صورت نظر نہ آئی - ابھی وہ آکر پلنگ پر بیٹھا ہوا پسینہ پونچھ ہی رہا تھا کہ ڈاکیہ نے آواز دی وہ چونک کر باہر آیا اور اُسنے دیکھا کہ ڈاکیہ کے ہاتھ میں منی آرڈر فارم ہے اور وہ کہہ رہا ہے " بابوجی آج تو انعام دلوائیے، دوسو روپیہ کا منی آرڈر آیا ہے - یہ سنکر سدہار کر کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی دیکھا تو کوپن میں لکھا تھا:

" ہم لوگوں کی یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسے ادیب کی خدمات ہمیں حاصل ہو رہی ہیں آپ سے کون ناواقف ہے ہماری اس نئی کمپنی میں آپ کو ڈرامہ لکھکر ڈائرکشن بھی کرنا پڑے گا کرایہ کے واسطے روپیہ حاضر ہے فوراً چلے آئیے "

منیجر اسو دموی ٹون

اسے پڑھکر سدہارکر کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی - وہ روپیہ وصول کر کے فوراً بازار گیا - کپڑا لے کر سوٹ سلنے کو دیدیا - دیگر ضروریات کی چیزیں خریدیں اور چوتھے روز بنارس کو الوداع کہدیا -

اندرا اور پریم کا اُس روز سے پتہ نہ تھا -

سدہارکر بمبئی پہونچا اور پہونچتے ہی اپنے اخلاق و سلیقہ اور دلکش باتوں سے مالک و منیجر کو گرویدہ کر لیا اُسنے ایک اسلامی ڈرامہ لکھا - جس کو مسٹر ان - پی کیٹو نے اپنے ڈائرکشن میں لے لیا -

ایک روز دس بجے ہوں گے، سورج چڑھ رہا تھا کہ نوکر نے آکر کہا آپ کو مالک بلاتے ہیں سدہارکر فوراً دفتر میں پہونچا دیکھا کہ مسٹر پریم بیٹھے ہیں اور پاس ہی مس اندرا - سدہارکر یہ دیکھتے ہی ہکا بکا سا رہگیا - اور ساتھ ہی اندرا نے اُسے دیکھکر فرط استعجاب سے منھ میں انگلی داب لی -

مالک و منیجر کو یہ دیکھکر سخت حیرت ہوئی - سدہارکر نے اس سکوت کو توڑتے ہوئے کہا کہ " ہاں منیجر صاحب فرمائیے کیا ارشاد ہے "

" یہ دونوں ہماری فلم کمپنی میں ملازم ہونا چاہتے ہیں - تمھاری کیا رائے ہے "؟

ہاں مجھے ایک ہندی فلم بنانا ہے جس کے لئے ایک ایکٹرس کی ضرورت ہوگی - سدہارکر نے لاپرواہی کیساتھ کہا -

اسوقت اندرا کی نظر سدہارکر پر تھی - اب وہ اُس کی نظروں میں ایک بڑا آدمی تھا - یا تو جب وہ کھدر میں نظر آتا تھا یا اب ——— جب دھوتی پہنتا تھا اور اب سوٹ میں ملبوس ہے اُسکو خیال آیا کہ سدہارکر سچ کہتا تھا کہ میں ادیب ہوں میری بات ضرور پوچھی جائے گی -

الغرض سدہارکر نے دونوں کو بحیثیت ایکٹر و ایکٹرس ملازم کرادیا -

اُسی روز شام کا ذکر ہے دونوں وقت مل رہے تھے - کہ اندرا اور سدہارکر کا سامنا ہوگیا - اندرا نے اپنی غلطیوں کی معافی چاہی - مگر سدہارکر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ

" تجھ میں وفا نام کو نہیں، تو روپیہ کی بھوکی ہے میں تیرے فراق میں مرجاؤں گا لیکن تجھ سے نہ ملوں گا - تو ڈائن ہے "

اندرا - یہ سنکر سہم گئی - اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا - اُسنے بہت معافی چاہی - لیکن سدہارکر اُسے دوبارہ نظر بھر کر بھی نہ دیکھا -

حالانکہ وہ راتوں کو اُسی کا گیت گایا کرتا تھا -

مستنگ اور قلات بھی بالکل تباہ ہوگئے

ہلاک شدگان کی تعداد بہار سے پانچ گنا ہے

کوئٹہ ۷ جون - ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نامہ نگار نے مستنگ کا دورہ کرنے کے اور سرکاری افسروں وغیرہ سے ملاقات کرنے کے بعد جو کہ امدادی کام میں مصروف ہیں کوئٹہ میں زلزلہ سے پیدا شدہ حالات پر مزید روشنی ڈالی ہے نامہ نگار موصوف کا بیان ہے کہ مستنگ بالکل تباہ ہوگیا ہے اور پولٹیکل افسر کا بنگلہ بھی برباد ہوگیا ہے مسٹر اسکرن موت کے منھ سے بال بال بچگئے - ان کا اندازہ ہے کہ صرف مستنگ میں ۱۲۵ افراد ہلاک اور ۵۰۰ مجروح ہوئے - موضع برنگ آباد میں ۲۴۰ افراد علاقہ کنگ میں ۱۸۱ افراد - حاجی قلات میں ۲۰۴ افراد ہلاک ہوئے - فیلڈ ایمبولینس کے آدمی ۱۲ لاریوں کے ہمراہ مجروحین کو چاروں طرف سے جمع کرنے میں مصروف ہیں - جو کہ مستنگ کے کیمپ ہسپتال میں زیر علاج ہیں مجروحین میں ۲۵ عورتیں بھی شامل ہیں ۲ نرسیں اور دو یوروپین خواتین ان کی خبر گیری کر رہی ہیں -

نمائندہ موصوف نے وہاں سے واپسی پر بچشم خود پولیٹکل افسر اور یوروپین خواتین کو موضع برنگ آباد میں کام کرتے ہوئے دیکھا - فیلڈ ایمبولنس کے پہونچنے سے قبل کیپٹن رلسٹن سول سرجن ڈیرہ غازی اسمٰعیل خاں ۵ ڈاکٹروں اور ۱۰ نرسوں کے ہمراہ وہاں پہونچے -

خان قلات کی جائے رہائش کے سوا باقی تمام شہر برباد ہوگیا ہے قلات بکار بکاری ہسپتال مصیبت زدگان کو طبی امداد بہم پہونچا رہا ہے -

حالانکہ بلوچستان کا رقبہ بہار کے رقبہ کا صرف ایک چوتھائی ہے تاہم وہاں کے ہلاک شدگان کی تعداد بہار سے ۵ گنا ہے - کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ کا پھر سے آباد ہونا مشکل ہے - کیونکہ قریب قریب تمام باشندے خانماں برباد اور بے سروسامان ہوگئے ہیں جو برطانی میڈیکل افسران کوئٹہ میں مجروحین کا معالجہ کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ کوئٹہ میں اتلاف جان کی تعداد مہیب تعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوم کے ایام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے -

ایک دوسرے برطانی افسر نے ایک موضع کا دورہ کرنے کے بعد بیان کیا کہ موضع کے ۳۰۰ باشندوں میں سے صرف ۹ - افراد باقی بچے ہیں سردست نقصان کا اندازہ لگانا مشکل ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ صرف کوئٹہ ہی میں کئی لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے کوئٹہ کی بربادی ناقابل بیان ہے

حکومت برطانیہ کی جانب سے امداد

شملہ ۷ جون - حکومت برطانیہ نے بشرط منظوری پارلیمنٹ بلوچستان کے زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے ۵۰ ہزار پونڈ دینا منظور کیا ہے -

اب سوال یہ ہے کہ حکومت ہندان کی کیا امداد کرے گی - قیاس غالب ہے کہ اس معاملہ پر سر جیمز گرگ ممبر مالیات کی واپسی پر غور کیا جائیگا -

اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ حکومت ہند کے بہار کی امداد کیلئے جو رقم منظور کی تھی وہ چندہ فنڈ کی رقوم سے زیادہ تھی - یہ خیال کرنا مناسب نہیں کہ حکومت بلوچستان کی امداد کے لئے جو رقم منظور کرے گی وہ بھی کافی ہوگی

چونکہ اسوقت نقصان اور ضرورت کا اندازہ لگانا مشکل ہے اسلئے غالب ہے کہ حکومت کو امداد کے متعلق فیصلہ کرنے میں کچھ دیر لگے - لیکن چونکہ بلوچستان میں مرکزی حکومت کا کنٹرول ہے اسلئے حکومت ہند کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ جاتی ہے -

سرکاری اعلان

شملہ ۷ جون - آج دوپہر تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کی بنا پر مندرجہ ذیل بیان کوئٹہ میں زلزلہ سے پیدا شدہ حالات کے بارے میں شائع کیا گیا ہے:-

مواضعات کا پورا حال ابھی تک معلوم نہیں ہوا ہے لیکن ہلاک شدگان کی تعداد کے بارے میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان کی تعداد ۱۲ اور ۱۵ ہزار کے درمیان ہے لہذا اس سے یہ ظاہر ہے کہ تمام بلوچستان سے ہلاک شدگان کی تعداد ۴۰ ہزار سے زائد ہے اور جو لوگ زلزلہ سے بے سروسامان ہوگئے ہیں اُن کی تعداد تقریباً ۱۵ ہزار خیال کی جاتی ہے -

داخلہ پر پابندیوں کیخلاف پروٹسٹ

شملہ ۷ جون - کوئٹہ میں غیر سرکاری اصحاب کے داخلہ پر پابندیاں عائد ہونے کی وجہ سے عوام میں بڑی بےچینی پھیلگئی ہے -

بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس - اچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری اور مسٹر جے رام داس دولت رام کے اس سلسلہ میں حکومت ہند کے پاس تار ارسال کئے ہیں اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ جو لوگ وہاں امدادی کام کرنا چاہیں اُن کو پاس دیدیے جائیں -

حکومت کا جواب

بابو راجندر پرشاد کو حکومت ہند کے پاس سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا ہے -

آپ کا تار موصول ہوا - انفرادی طور پر کوئٹہ جانے کی کیوں ممانعت کی گئی اس کی وجوہات سرکاری کمیونک میں بیان کیا جاچکا ہے -

کوئٹہ کی حالت بہار سے قطعی مختلف ہے صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کے پاس کافی ذرائع موجود ہیں - جو لوگ مصیبت زدگان کی امداد کرنا چاہتے ہوں وہ پنجاب اور سندھ میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام کر کے اُن کی بیش بہا خدمات سرانجام دے سکتے ہیں پرائیوٹ طور پر لوگوں کے وہاں جانے سے امدادی کام کرنے والوں کی دکابت میں اضافہ ہو جاتا ہے -

کابل میں فنڈ

کابل ۵ جون - کوئٹہ کے سانحہ سے قندھار اور کابل غم میں ڈوب گئے ہیں - اور یہاں زلزلہ زدگان کے لئے فنڈ کھولا گیا ہے

پارسی ریلیف فنڈ

این ایم واڈیا خیراتی سنستھا کے ٹرسٹیوں نے وائسرائے زلزلہ فنڈ میں دس ہزار روپیہ دیا ہے اور دو ہزار روپیہ کراچی پارسی پنچایت فنڈ میں دیا ہے پارسی پنچایت بمبئی کے ٹرسٹیوں نے فنڈ کھولا ہے -

گورنر مدراس کی اپیل

اوٹاکمنڈ ۷ جون گورنر مدراس نے کوئٹہ کے لئے وائسرائے زلزلہ فنڈ میں دو ہزار روپیہ دیا ہے اور چندہ کیلئے اپیل کی ہے ممکن ہے لوکل گورنمنٹ امداد کیلئے صوبجاتی فنڈ سے

مسلمانوں سے کانگریس میں شامل ہونیکی اپیل

بیراوده ۸ / جون ۔ مسٹر محمد نصیر اللہ خاں سکریٹری مسلم اندھرا انڈیپنڈنٹ پارٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے ۔
" کانگریس ہی وہ با اختیار انجمن ہے جو ہندوستانیوں کے حقیقی جذبات کو ظاہر کرسکتی ہے اسلئے ہر شخص کا فرض ہے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت اس کی قوت کو بڑھایا جائے ۔ ملک کی آزادی کے لئے اس کی زبردست جدوجہد نے دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے ۔ مہاتما گاندھی اہنسا کے سب سے بڑے پجاری گو فی الحال کانگریس سے علیحدہ ہو گئے ہیں ۔ لیکن وہ ضرور کانگریس میں شامل ہوں گے ۔ اور ہندوستان کی سیاسی قسمت پر غلبہ حاصل کریں گے ہمیں ایسی اچھی فضا پیدا کرنا چاہیئے کہ مہاتما گاندھی پھر کانگریس کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں ۔ کانگریس کے تعمیری پروگرام پر جو گاندھی جی کو بہت زیادہ عزیز ہے عمل کرنا چاہیئے ۔

نوکر شاہی ہندوستان کو متواتر ذلیل کر رہی ہے ۔ جدید اصلاحات کی ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے مذمت کی گئی ہے لیکن حکومت ان کو نافذ کرنے پر تلی ہوئی ہے اب صحت حالات کا تقاضا ہے کہ ہندوستان کی تمام قوتیں متحد ہو جائیں اور جدید آئین کو تباہ کر دیں ۔ رائے دہندگان کی فہرست تیار ہو رہی ہے ہر ایک رائے دہندگان کا فرض ہے کہ وہ دیکھ لے کہ اسکا نام اس میں درج کر دیا گیا ہے یا نہیں ۔ ہمیں مجالس آئین سازی کی تمام نشستوں پر قبضہ کر لینا چاہیئے ۔ اور حکومت کو مجبور کر دینا چاہیئے کہ وہ ہمارے قومی مطالبہ کو منظور کر لے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو خاص طور پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ کانگریس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور کانگریس کی ہدایات کے مطابق عمل کریں ۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ مستعفی ہو گئے

لندن ، ۷ / جون ۔ آج مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے دارالعوام کے اجلاس کے بعد ملک معظم کی خدمت میں کابینہ کا استعفے پیش کیا ۔ جسے ملک معظم نے منظور کر لیا ۔ اس کے بعد مسٹر بالڈون نے ملک معظم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ جہاں انھیں وزارت عظمیٰ پیش کی گئی ۔ اور مسٹر بالڈون نے وزارت قبول کر لی

اینگلو ٹرکی معاہدہ !

رگبی ۵ / جون ۔ انگلستان اور ٹرکی کی تجارت اور ادائیگیوں کے متعلق سمجھوتہ پر کل انگورہ میں دستخط کر دیے گئے ہیں اور اسپر ۲۰ جون سے عملدرآمد ہوگا ۔

دارالعوام میں آج کرنل کولون نے بیان کیا کہ اس معاہدہ کی وجہ یہ تھی کہ حکومت ٹرکی دول متحدہ سے ٹرکی میں جو اشیاء برآمد کی جائیں گی اُن کی ۰ ، فیصدی قیمتوں کی ادائیگی کا ذمہ لیتی ہے اور بقیہ تیس فیصدی سے حکومت ٹرکی اخراجات کرایہ وغیرہ کے مصارف پورے کرے گی ۔ نیز حکومت ٹرکی چند مستثنے حالات کے علاوہ اس امر کو بھی منظور کرتی ہے کہ وہ دول متحدہ کی اشیاء کو ٹرکی میں بلا کسی پابندی کے آنے کی اجازت دے گی ۔

جوبلی فنڈ اور کوئٹہ ریلیف

دہلی ۷ / جون ۔ یہاں سرکاری حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ سلور جوبلی فنڈ کی بقایا رقم تین چوتھائی کوئٹہ کی امداد میں دے جائے گی ۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس

جنیوا ۸ / جون ۔ بین الاقوامی مزدور کانفرنس میں کارخانہ داروں کے ہندوستانی ڈیلی گیٹ مسٹر لالجی اور مزدوروں کے ڈیلی گیٹ مسٹر مدلیار نے مزدوروں کی بھرتی کے مسئلہ پر بحث میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے اس بنا پر کہ اس بارے میں انہوں نے جو تین ترمیمات پیش کی جو ہندوستان کے زاویہ نگاہ سے بہت ہی ضروری تھیں ۔ کمیٹی نے اُس سے انکار کر دیا ان ترمیمات کے ذریعہ بھرتی شدہ مزدوروں کو جائداد رکھنے کا حق دیا گیا تھا ۔ قانونی مساوات دی گئی تھی اور حق دیا گیا تھا ۔ سر جوزف بھور نے اول الذکر دو ترمیمات کی حمایت کی ۔

منی آرڈروں کی فیس معاف

شملہ ، ۷ / جون آج ایک کمیونک شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ وائسرائے کے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ کے لئے جو برطانوی ہند کے اصحاب چندے بھیجیں گے اُن سے منی آرڈر فیس وصول نہ کیجائیگی ۔ اور محکمہ ڈاکخانہ جات کو ایسے منی آرڈر بلا فیس روانہ کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے لیکن تمام منی آرڈروں پر وائسرائے کا کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ مندرج ہونا چاہیئے ۔

ضلع الہ آباد میں شدید آتشزدگی

الہ آباد۔ ۱۰ ر جون اطلاع ملی ہے کہ موضع ٹانس ضلع الہ آباد میں آتشزدگی سے ایک بستی کی ۸۰ جھونپڑیاں تباہ ہوگئیں سینکڑوں اشخاص بے گھر بار کے ہوگئے۔ دس ہزار روپیہ سے زیادہ کا قیمتی سامان غلہ اور مال تباہ ہوا ہے۔

حکومت تبت اور سکم میں سمجھوتہ

شملہ ۱۰ ر جون حکومت تبت نے مسٹر ولیس پولیٹکل ایجنٹ سکم کو اگرمہ میں بہاں مدعو کیا ہے کہا جاتا ہے مسٹر دیس وہاں چھ ہفتہ قیام کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے مسٹر لیمس حکومت تبت اور تاشی لامہ کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریں گے۔

برما کی سرحد

جنیوا۔ ۱۱ ر جون۔ لیگ کونسل کے ترکی صدر نے برما ولوبان کی حدود کے متعلق کمیشن کا چیرمین کرنل فرنڈرک سین مولین سولیس انجنیر کو مقرر کیا ہے۔

اناملائی یونیورسٹی کی وائس چانسلرشپ

اوٹاکمنڈ ۱۱ ر جون۔ ۱۱ ر جون معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سرنواس شاستری کو اناملائی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی جگہ پیش کی جارہی ہے امید کیجاتی ہے کہ آپ اسے منظور کرلیں گے۔ عہدہ آنریری ہے۔

۳۸ جرمنوں کی جائداد ضبط

برلن۔ ۱۱ ر جون۔ ان ۳۸ جرمنوں کی فہرست شائع ہوئی ہے جنہیں ایک ڈگری کے ذریعہ آج رات کو وزیر محکمہ داخلہ نے جرمن حقوق شہریت سے محروم کردیا ہے۔ ان میں ڈاکٹر ریلفر یڈنگ سابق وزیر مالیات اسٹریسمین کیبنٹ ڈاکٹر سوگلف سابق چیف ایڈیٹر اخبار ووارٹس نیز مشہور سوشلسٹ اور کیواڈ یصنف بیری برچ ڈاکٹر کرشملز بیرن وان زولیس کوکرچ خاتین ایریکمان و ٹامس مان کی نامی مشہور ناولسٹ کی لڑکی بھی شامل ہیں۔ مندرجہ فہرست اشخاص کی جائداد بھی ضبط کرلی گئی ہے

جرمنی کے مطالبہ پر کوئی اعتراض نہیں

ٹوکیو ۱۲ ر جون۔ حکومت جرمنی نے یہ درخواست کی تھی کہ اس کو اپنی بحری قوت برطانیہ کی قوت کا ۳۵ فیصدی رکھنے کی اجازت دیدی جائے۔ اسکے بارے میں حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان سے مشورہ طلب کیا تھا جس کا جواب حکومت جاپان آج رات کو بھیج رہی ہے غیر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان نے کہا ہے کہ اسکو جرمنی کے مطالبہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جاپان نے اپنے سابق مطالبہ یعنی برطانیہ کی ہم سری پر زور دیا

گلی کوچوں میں سیلاب

کلکتہ ۱۰ ر جون۔ گذشتہ ۲ ماہ سے کلکتہ میں شدت کی جو گرمی پڑ رہی تھی وہ آج شام ختم ہوگئی۔ جبکہ تقریباً ایک گھنٹہ تک بارش ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج ۲۸ء۱ انچ بارش ہوئی۔ اور درجہ حرارت میں ۱۶ ڈگری کی کمی ہوگئی ہے کثرت باراں کی وجہ سے گلی کوچوں میں سیلاب آگیا۔

بقیہ آئینہ کانپور

ہائی اسکول کے امتحانات کا نتیجہ

امسال مندرجہ ذیل لڑکے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں:۔

گورنمنٹ ہائی اسکول

سکنڈ ڈویژن:۔ مسرس اے اے صدیقی۔ بی اتیج رضوی۔ الیس اے صدیقی۔

تھرڈ ڈویژن:۔ مسرس اے اے خاں۔ اے اے جان۔ الیس اے فاروقی۔

کرائسٹ چرچ ہائی اسکول

فرسٹ ڈویژن۔ مسٹر الیس۔ الیس علی

سکنڈ ڈویژن مسرس اے عالم۔ الیف رحمان خواجہ عبدالاحد۔

تھرڈ ڈویژن۔ مسرس آئی حسین۔ الیس اے غفار

پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول

سکنڈ ڈویژن:۔ بارک علی۔ ایم۔ اتیج رضوی الیس اللہ

کانپور ہائی اسکول

تھرڈ ڈویژن۔ مسرس اے۔ یو۔ خاں۔ الیس ایم حسین۔

ڈی اے وی ہائی اسکول

تھرڈ ڈویژن:۔ مسٹر اے علی

حلیم مسلم ہائی اسکول

سکنڈ ڈویژن مسرس بی اے قریشی۔ سی اے ٹی خاں۔ الیف اے شفیع۔ معراج الدین۔ محمد عمر۔ عبدالقیوم۔ محمد یعقوب۔ محمد اسلام۔ الیس آئی صدیقی۔ الیس اے باقر۔ الیس اے رحمانی۔

تھرڈ ڈویژن۔ عبدالصمد۔ عبدالشہید۔ احمد حسین آئی حسین۔ ایم اشہر۔ ایم الیف آر فاروقی۔ ایم اتیج صدیقی۔ ان محمد۔ ان حسین۔ الیس خاں ایم اتیج کاظمی۔ الیس اے علی۔ زیڈ علی

پرائیوٹ۔ تھرڈ ڈویژن۔ اے حق۔ ایم حسن

نشاط بیگم۔ الیس۔ ایم حسین۔ خواجہ وہاب الدین

انٹرمیڈیٹ کالج کے نتائج

کرائسٹ چرچ کالج۔

سکنڈ ڈویژن۔ اے اتیج انصاری۔ ایم یس اے خاں۔ ایم اُو آر فاروقی۔ ایم اے خاں الیس احمد۔

تھرڈ ڈویژن۔ اے ماجد۔ اے زیڈ فاروقی ایم الیس حسین۔ معین الدین ایم احمد حبیب اللہ الیس اے رضا

بی این الیس ڈی انٹرمیڈیٹ کالج

سکنڈ ڈویژن۔ مسٹر عبدالمجید نسیم۔

تھرڈ ڈویژن۔ این صدیقی۔ ایم جے زیڈ فاروقی الیس آئی علی۔

اگریکلچرل کالج

اتیج اے خاں۔ اتیج اے خاں عرف کے بخش۔ محمد احمد۔ الیس علی۔ شاہ محمد احمد حسین۔

سونے کی برآمد نہیں ہوئی

بمبئی ۱۰ ر جون۔ اس ہفتہ ہندوستان سے سونا بالکل باہر نہیں گیا۔ بنکوں میں سونا نہیں خریدا گیا کیونکہ بھاؤ چڑھا ہوا تھا۔

ہندوستان کا آیندہ وائسرائے

لندن ۹ ر جون۔ اخبارات کا خیال ہے کہ لارڈ ولنگڈن کے بعد لارڈ لنلتھگو ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہوں گے۔

قرضہ جنگ کی ادائیگی کا مسئلہ

لنڈن ۸ جون۔ آج ایک وائٹ پیپر شائع ہوا ہے جس میں برطانی قرضہ جنگ کے متعلق حالات درج کیے گئے ہیں۔

برطانیہ کی جانب امریکہ کا جو قرضہ واجب ہے اُس کے بارے میں مسٹر کارڈل ہل ممبر مالیات ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ قرضہ جنگ کی ادائیگی کے بارے میں برطانیہ جو تجاویز پیش کرے گا۔ امریکہ اُس پر غور کرنے کو تیار ہے۔

جواب میں حکومت برطانیہ نے ۸ جون ۱۹۳۴ء کے اپنے نوٹ کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ قرضہ کی ادائی ملتوی کرنے پر کیوں مجبور ہوئی۔ حکومت برطانیہ نے مزید لکھا ہے کہ اس کے خیال میں اسوقت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

مدراس حکومت اور گرام سدھار

اوٹاکمنڈ۔ ۷ جون۔ چیف منسٹر کی مجوزہ گرام سدھار اسکیم پر خرچ کرنے کے لئے مبلغ دو کروڑ روپیہ کا قرضہ بڑھانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس رقم میں سے مبلغ ایک کروڑ روپیہ آب رسانی کی ضروریات پر خرچ کیا جائیگا اور بقایا رقم رسل و رسائل کی ترقی پر صرف ہوگی۔

مہاراجہ الور پر سے پابندی نہیں اُٹھی

شملہ ۸ جون۔ شملہ میں تحقیقات کرنے پر احمد آباد کی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ حکومت نے مہاراجہ الور پر سے پابندی اٹھالی ہے اور ان کو الور میں رہنے کی اجازت دیدی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اور حکومت نے پابندی اُٹھانے کے مسئلہ پر ابھی تک غور نہیں کیا ہے۔

یوم کراچی

از جناب مولانا محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارسی صدر آل انڈیا اہلحدیث لیگ

آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی تمام شاخوں کارکنوں اور اراکین جماعت اہل حدیث لیگ کی خدمت میں گذارش ہے کہ کراچی کے ہولناک حادثہ کے متعلق اور وہاں کے شہدا اور مظلومین کی دادرسی کی سعی میں ہر طرح اعانت کریں۔

مسلم یونٹی بورڈ کی طرف سے ۱۲ جون یوم جمعہ جو یوم کراچی مقرر کیا گیا ہے اُسدن یہ امر ثابت کر دیں کہ تمام مسلمان حادثہ کراچی کی وجہ سے حد درجہ بےچین اور دلگیر ہیں۔ اور سب کا متفقہ طور سے یہ پر زور مطالبہ ہے کہ اس حادثہ کی آزاد تحقیقات کی جائے۔

ہر جگہ لوگ بعد نماز جمعہ جلسے کرکے اور ان جلسوں میں اس قسم کا رزولیوشن پیش کرکے پاس کریں اخبارات کو عموماً اور دفتر آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کو خصوصاً اپنے جلسوں اور تجویزوں کی اطلاع دیں۔

مہاراجہ دربھنگہ کے حق میں ڈگری

۵ لاکھ روپیہ کا مقدمہ

پٹنہ ۵ جون۔ پریوی کونسل نے منگوریا راج کے مالکوں کی اپیل خارج کرکے پٹنہ ہائی کورٹ کا وہ فیصلہ قائم رکھا جس میں مہاراجہ دربھنگہ کو ۵ لاکھ کی ڈگری دلائی گئی تھی۔ مہاراجہ دربھنگہ سے دو لاکھ روپیہ ایک ٹھیکیدار کو دینے کے لئے لیا تھا۔ مہاراجہ نے یہ مقدمہ عدالت ماتحت میں بھیجا تھا۔

جلوس و جلسہ یوم النبی کا پروگرام

مسلمانان کانپور سے مخلصانہ استدعا

۱۔ ماہ ربیع الاول کے ادب و احترام کا خیال کرتے ہوئے اس بار یہ طے کیا گیا ہے کہ جو انجمن جلوس میں شرکت کریں۔ و نعتیہ نظموں کے علاوہ کوئی دوسری نظم نہ پڑھیں۔

۲۔ جلوس میں کوئی بے قاعدگی نہ ہونا چاہئے۔ ترتیب عمدہ رہے۔ ۳۔ نعرہ تکبیر صرف امیر جلوس پہلے لگائے گا اور اُس کے بعد دوسرے حضرات جواب دیں گے۔ انجمن کے بعد دیگرے نعرہ بلند کریں۔ (۴) کوئی شخص نعرہ تکبیر لگانے میں امیر جلوس سے سبقت نہ کرے گا۔

۵۔ جلوس نہایت متانت و سنجیدگی کے ساتھ اور پُر امن طریقہ پر راستوں کو طے کرے گا آگے بڑھنے کی کوشش میں آپس میں دھکا وغیرہ نہ کریں۔ (۶) گرمی کی شدت کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ ہر محلہ میں مسلمان سبیل کا خاص اہتمام کریں۔

چونکہ اس مبارک دن میں اس رحمۃ اللعالمین کی یادگار منائی جاتی ہے جس کے اخلاق حسنہ نے تمام دنیا کو فتح کرلیا ہے اور اپنے اسوۂ حمیدہ سے اپنے دشمنوں کو دوست بنالیا اس لئے اس کا خیال ضروری اور لابد ضروری ہے کہ اراکین جلوس اپنے آقائے نامدار صلعم کے نقش قدم پر چلیں اور نہایت اخلاق تہذیب اور رواداری سے اس خوشی کو منائیں۔ اور کوئی امر ایسا نہ کریں جس سے مسلمانوں کے اخلاق پر دھبہ لگے۔

تمام مسلمانوں سے عموماً اور میونسپل کمشنروں سے خصوصاً استدعا ہے کہ کہ جلوس میں شرکت کریں۔

جلوس کا راستہ پریڈ سے جلوس مرتب ہوکر لیشت کے صدر دروازہ سے کلکٹر پتمبانہ کے سامنے سے ہوتا ہوا، بکین گنج، فراش خانہ، نئی سڑک، مولگنج چوراہہ، لاٹوش روڈ۔ کوپر گنج قلی بازار۔ کلکٹر گنج، ناچگھر، فیل گنج، ناچگھر، روئی گودام۔ ٹھنڈی سڑک، پھولباغ۔ (پھولباغ میں نماز عصر ادا کی جائے گی) رام نرائن کی بازار۔ چوڑی محال، اٹاوہ بازار، چوک، بزازہ، ٹھٹھرائی بازار مسٹن روڈ۔ کلس بازار کی چوکی ہوتا ہوا پریڈ کے میدان میں واپس آکر نماز مغرب ادا کیجائیگی۔ پھر جلسہ ہوگا

نوٹ انجمنوں کے لئے اس بار نمبر ہوں گے۔ جو انجمنیں بغیر آجائینگی، ان کو ترتیب سے بعد دیگرے جگہ دیجائے گی۔ نمبر ترتیب پریڈ گراونڈ پر دیے جائیں گے۔ ہمارے عاجزانہ درخواست ہے کہ ہمیں کسی کو عذر نہ ہونا چاہئے۔

مزید معلومات محمد فاروق سکریٹری الیسوسی ایشن اور محمد فیاض علمبردار سے حاصل کی جائیں۔

مسلمانان کانپور سے عموماً اور تعلیمیافتہ مسلمانوں سے خصوصاً استدعا ہے کہ جلسہ میں کثیر تعداد میں شرکت کریں

اراکین **ینگ مسلم الیسوسی ایشن** مٹن روڈ کانپور

صوبجاتی خود مختاری ۱۹۳۷ء میں

شملہ ۸ جون۔ بجٹ کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قیاس غالب ہے کہ سندھ اور اڑیسہ کو پہلی اپریل ۱۹۳۶ء سے الگ صوبہ بنا دیا جائے گا۔ اور صوبجاتی خود مختاری کا نفاذ یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے ہوگا۔

بمبئی کے دو لیڈروں کی نظر بندی

ستارہ اور احمد نگر میں نظر بندی

بمبئی ۸ جون۔ بمبئی کے دو سرکردہ لیڈران مسٹر گھاٹے اور دیش پانڈے کو حکومت نے بالترتیب ستارہ اور احمد نگر کو جلاوطن کر دیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے — احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سمبھی



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۲ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

سیدعلی جمل اللیل کی یاد میں

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

کہاں نگاہ میں جلوہ سکون کامل کا
نظارہ یاس میں فطرت دکھارہی ہے مجھے
کہاں وہ ذوق مسرت، وہ سبزہ زار کہاں
کہاں وہ نغمہ جو ہم سازِ موج مضطر تھا
تصورات میں ہے دفن دیدگی دنیا
عجیب خنکئی پرکیف اس فضا میں تھی
اگرچہ وقت نے بدلا نظام الفت کا
ترا وجود ہے اب بھی نجات میرے لئے
ترا مزاج نمونہ ہے آدمیت کا
ترا جمال مجھے باعث بقا ٹھہرا
ٹہر رہے ہیں مرا جوش و لولے تیرے
ہزار بار زمانے کو پیچ و تاب ہوا
چھپا نہ مجھ سے کبھی رنگ مدعا تیرا
ترے صفات نے جذبات کو ابھارا ہے
دل و دماغ میں مضمر ہے روشنی تیری
مشاہدے کے حقائق بتائے ہیں تو نے
مرے عمل کا ہے مرکز تری ثنا خوانی
بہار حسن معانی کا آئینہ ہوں میں
کلیم طور سخن اور کون ہے میں ہوں
مچا ہے شور مرا کشور معانی میں
ترے ہی فیض کرم سے گہر نگار ہوں میں
جہاں ہے تو وہیں میرا خیال جاتا ہے

متاعِ درد ہے اک جزو نغمۂ دل کا
کسی کی یاد چمن رولا رہی ہے مجھے
خزانِ عام ہے وہ دامن بہار کہاں
کہاں وہ خون جو ہم دوشِ دیدۂ تر تھا
بدل گیا ہے مری آرزوں کا نقشا
کلی کلی کی چٹک صبح کی ہوا میں بھی
سمجھتا ہوں اسے پھر بھی پیام الفت کا
ترا کلام ہے اب بھی حیات میرے لئے
نگاہ شوق میں پہلو ہے جاذبیت کا
ترا خیال مری نشو و ارتقا ٹھہرا
سما رہے ہیں مرے دل میں حوصلے تیرے
مگر نہ تیری طبیعت کو انقلاب ہوا
دماغ میں ہے نظر بھر کے دیکھنا تیرا
ترے خیال نے اخلاق کو نکھارا ہے
کہ مجھکو ایک نمونہ ہے زندگی تیری
مباحثے کے دقائق سوجھائے ہیں تو نے
مری غزل کا ہے مرکز تری زباندانی
یہ پوچھے کوئی اہل سخن سے کیا ہوں میں
جہاں میں واقف فن اور کون ہے میں ہوں
جواب ہو نہیں سکتا ہے نکتہ دانی میں
گزر خزاں کا نہ ہو جسمیں وہ بہار ہوں میں
جہاں ہو میں وہیں تیرا بھی ذکر آتا ہے

مجھے خبر نہ تھی کیا شے ہے شاعری کا وجود
تری ہی ذات سے ہاتھ آیا یہ دُرِ مقصود

دنیائے اسلام

افغانستان کی قومی پارلیمنٹ کا افتتاح

افغانستان کی پارلیمنٹ کے پانچویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے بادشاہ ظاہر شاہ نے فرمایا کہ وزارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ افغانی افواج کی از سر نو تنظیم کرے گی۔ اور اس فوج کے لئے جدید قسم کے اسلحہ خریدے جائیں چونکہ ملک کے اندرونی نظم و نسق اور امن و امان اور حفاظت کا دار و مدار منظم اور تربیت یافتہ فوج پر ہوتا ہے۔ اسلئے فوجی تعلیم کی طرف پوری توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔

بادشاہ افغانستان نے ملکی ترقی کا ذکر نہایت اطمینان بخش الفاظ میں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تجارت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے تجارتی توازن کو قائم کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش کی جارہی ہے اور حکومت کی سرپرستی میں متعدد کمپنیاں قائم کی گئی ہیں موجودہ حکومت نے ملک کے ذرائع اور وسائل کو نہایت دانشمندی کے ساتھ منظم کیا۔ بجٹ میں غیر ضروری مدات نہیں ہیں۔ اور ان کا توازن درست کر دیا گیا ہے۔

شاہ نے حاضرین کو یقین دلایا کہ غیر ممالک کے ساتھ افغانوں کا تعلق نہایت پرامن و استوار رہیگا اور وہی صورت قائم رہے گی۔ جو میرے والد مرحوم کے زمانہ میں تھی۔ آپ نے پارلیمنٹ کے معاملات میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔

حکومت ٹرکی کا ایک نیا قانون

لندن کے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم استنبول کا بیان ہے کہ حکومت ٹرکیہ نے حال میں جو قانون منظور کیا تھا کہ مذہبی پیشواوں اور مذہبی کلیساؤں کے پادریوں کو عام سے ممتاز و مختلف کوئی لباس نہ پہننا چاہیئے۔ اسکا نفاذ شروع ہوگیا ہے ۱۶ جون کو شہر میں جتنے مذہبی پیشوا تھے انہوں نے اپنے جبہ و دستار کو اتار دیا ہے۔ اور عام لوگوں کی طرح سیاہ انگریزی سوٹ اور جرمن ہمبورگ قسم کی ہیٹ میں ملبوس نظر آرہے ہیں۔ چونکہ اس قانون کے تحت میں یونانی پادری بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے تبدیل لباس کے لئے حکومت یونان نے انھیں ۵۰۰ پونڈ کی امداد بہم پہونچائی ہے چنانچہ پادریوں کو اس غرض کے لئے ۲۰ پونڈ دیئے جارہے ہیں۔ اور معمولی راہبوں کیلئے ۳۰ پونڈ تاکہ وہ نئے کپڑے خرید لیں۔

اس پابندی کی وجہ سے بہت سی ہیجی نن استنبول سے رخصت ہوچکی ہیں۔ اور جو باقی ہیں انہوں نے بال رکھنے کا فیصلہ کرلیا ہے کیونکہ وہ انھیں امتیاز کے طور پر ترشوا دیا کرتی تھیں۔ آئندہ سے وہ سیاہ سوٹ اور سیاہ سایہ استعمال کریں گی۔

مساجد کے ائمہ کے لئے کوئی خاص لباس مقرر نہیں کیا گیا ہے چنانچہ وہ اپنی پسند کے مطابق عوام کے لباس میں رہیں گے۔ اور انگریزی وضع کے سوٹ پہنیں گے سر کیلئے وہ کسی قسم کی ہیٹ یا باڈلا استعمال کریں گے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رنگ کی بھی کوئی تخصیص نہ ہوگی۔ اور وہ اپنی پسند کے مطابق جس رنگ کا لباس چاہیں گے پہن سکیں گے

درۂ دانیال کا استحکام

حکومت ترکی نے درۂ دانیال کے استحکام کا فیصلہ کرلیا ہے، اور اس کے متعلق تمام ملک میں اعلان کردیا ہے ایک ترکی تاجر نے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ دیا ہے حکومت نے اسے خوشی کے ساتھ قبول کرلیا ہے تاجر کا نام ابراہیم بک ہے اسنے مصطفےٰ کمال کو خط لکھتے ہوئے التجا کی کہ اس روپیہ کو استحکام درۂ دانیال میں صرف کیا جائے۔ اگر حالات سازگار ہوتے تو ایک ماہ ابعد وہ ایک لاکھ پونڈ پیش کردیگا۔ زندہ قوموں کا زبردست ایثار ہی ان کی زندگی کی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توقع عزم مستقل ہیں ہے　زبان پر بھی دبی ہو تو تیر کو دلیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱　کانپور شنبہ ۲۲ - جون ۱۹۳۵ء　نمبر ۲۵

مسلم یونیورسٹی میں ایک اہم شعبہ کی ضرورت

ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل لوگوں میں سے بعض یونیورسٹیوں کے مشرقی علوم منشی، مولوی، عالم، فاضل، دبیر، کامل وغیرہ کے امتحانات دیتے ہیں۔ اور بہتر علیگڈھ میں بھی ان امتحانات کا خاص سلسلہ قائم ہے۔ پنجاب، الٰہ آباد اور آگرہ کی یونیورسٹیوں میں اُن کو صرف زبان انگریزی کا امتحان دے کر گریجویٹ بن جانے کا آسانی ہے۔ اور جن کو موقع ملتا ہے وہ اس سے فائدہ بھی اٹھالیتا ہے۔ مسلم یونیورسٹی میں اس قسم کا شعبہ نہیں اور ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اکیڈیمک کونسل میں اس مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم اس امر پر توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ جب تین اور یونیورسٹیوں میں یہ شعبے قائم ہیں۔ اور آسانیاں موجود ہیں تو مسلم یونیورسٹی کو اپنی قوت اس پر صرف نہیں کرنا چاہئے بلکہ بہتر شعبہ قائم کرنا چاہئے۔

ملک میں ہر سال صدہا طلبا علوم دینی کی تکمیل کیلئے اور دستار فضیلت باندھ کر نکلتے ہیں۔ لیکن وہ جدید خیالات وضروریات اور انگریزی زبان سے واقف نہیں ہوتے۔ اسلئے اُن کا وہ علم وفضل قوم کے حق میں زیادہ مفید نہیں ہوتا۔ اگر مسلم یونیورسٹی مستند مدارس کی اسناد تسلیم کرکے ان طلبا کی تعلیم انگریزی اور اردو میں معاشیات اور اقتصادیات پولیٹیکل سائنس اور پولیٹیکل ہسٹری کیلئے شعبہ قائم کردے تو قوم کے حق میں نہایت اعلےٰ اور دور رس نتائج حاصل ہوں گے۔

اسوقت ملک میں مذہبی تعلیم کے بکثرت مدارس جاری ہیں۔ جن میں بہت سے ایسے ہیں جو ایک مستحکم نظام کے ماتحت ہیں اور ان کا معیار تعلیم بھی بلند ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہی مدارس مسلمانوں میں عام تعلیم کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اور ان ہی کی وجہ سے ہندوستان میں مذہبی تعلیم باقی اور اسکا سلسلہ جاری ہے اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ ان مدارس کی تعلیم با وجود جدید تعلیمی نقائص کے بیکاری روزگاری کی بھی شاکی نہیں گذشتہ بیس سال میں یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ جو عالم یا فارغ التحصیل ملکی معاملات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں وہ جدید تعلیم یافتہ لوگوں سے کچھ کم نہیں رہتے بعض اعلےٰ ذہنی جلسوں میں وہ نہایت موثر اور پر از معلومات تقریریں کرتے ہیں۔

علی العموم مدارس میں قدیم درس نظامی کا سلسلہ جاری ہے جو مسائل کا کورس ہے مگر بعض مدارس میں ترمیم نصاب کر دی گئی ہے ندوہ کا نصاب تو عصری ہے نیز ہے اور انگریزی بھی میٹرک کے معیار پر ہے اس کے فارغ التحصیل طلبا جن کو موقع ملتا ہے وہ یونیورسٹی کی ڈگریاں بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسے متعدد اصحاب ملک میں روشناس ہیں۔ اور ان سب کی تقریباً تعلیمی وعلمی امداد کی ہے۔ دیوبند کے نصاب میں بھی ترقی پسند تبدیلی ہوئی ہے اور وہاں بھی جدید خیالات کی ایک خاص فضا پیدا ہوگئی ہے چنانچہ وہاں کے ایک عالم کی کتاب "تعلیمی ہند" ملک میں خاص تحسین حاصل کر چکی ہے۔ غرض ضرورت ہے کہ اس طبقہ سے اب تک جو بے اعتنائی کی گئی ہے اس کو ترک کیا جائے تو صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ اور قوم کے خادم بنیں گے۔ یہی طبقہ ہو گا جو کہ ملک میں علمی قیادت دیتا پھرے گا۔

ان کا دینی و دنیوی تبحر ملک کیلئے بہت مفید ہوگا یہ جماعت قومی تعلیم اور قومی اصلاح حال میں سب سے بڑی معاون ہوگی۔ اگرچہ یہ خیال ہو کہ ایک عمر گذرنے کے بعد انگریزی کی تعلیم مشکل ہوگی۔ تو ہم نواب عماد الملک جیسے ماہر تعلیم جن کا تقرر کرتے ہیں ہر تعلیم یافتہ کا سر ادب سے جھک جاتا ہے۔ ذاتی تجربہ پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عربی میں نہایت وسیع اور نہایت مشکل زبان ہے اگر عربی میں معمولی استعداد بھی ہو جائے تو انگریزی فارسی وغیرہ آسان ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

اس دور جدید میں جتنے بڑے بڑے رہنما گذرے ہیں جنہوں نے قوم میں بیداری پیدا کی اور علمی یادگار چھوڑیں سرسید، مولوی نذیر احمد، محسن الملک، وقار الملک مولوی شبلی سب عربی ہی کے ماہر تھے۔ ان کے علاوہ جدید خیالات اور احساسات نے ایک پالش کردی تھی آج دار المصنفین میں جو اصحاب قوم اور علم کی سب سے بڑی خدمت کر رہے ہیں وہ بھی تو تعلیم قدیم کے سرمایہ دار ہیں۔ اگر دس برس کی کوشش میں دس عالم بھی ایسے نکلے جو ضرورت خاص زمانہ جدید کو سمجھتے ہوں اور جدید علوم میں اُن کو معمولی دستگاہ حاصل ہوتی تو وہ دیوبندوں کے سیکڑوں گریجویٹوں پر بھی بھاری ہوں گے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو قوم کی بیداری اور ترقی میں اُن کے مذہبی رہنماؤں کا بڑا حصہ ہے اور وہ اُن کی تعلیم سے بھی غافل نہیں ہندو یونیورسٹی میں پرچٹ کا ڈپلوما ہے۔

بلاشبہ اس شعبہ کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی مگر جاری قوم میں بہت سے مخیر اصحاب ایسے ہیں جو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے حیدرآباد بی۔ ٹی۔ اسیج قائم ہوا ہے ہزاروں روپیہ اس کے وظائف کے لئے دو ایک اصحاب نے یک مشت دیدیا تھا۔

آئینہ کانپور

بارہ وفات

بارہ وفات کا جلوس حسب معمول ۱۲ ربیع الاول روز شنبہ کو پریڈ گراؤنڈ سے اٹھکر اور معمولی راستوں سے ہوتا ہوا پھول باغ پہونچا اور وہاں نماز عصر ادا کی اس کے بعد چوک و مسٹن روڈ ہوتا ہوا پریڈ گراؤنڈ ہو پہنچ گیا۔

شام کو سیرت کمیٹی کی طرف سے قاضی انتظار علی عباسی کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں اقبال احمد صاحب سہیل وکیل علیگڈھ اور آذر ہاشمی نے نظمیں پڑھیں۔ اور حافظ احمد اللہ۔ پنڈت راجہ رام ٹمبر ایڈیٹر ویش۔ مسٹر نواب علی۔ بابو ستیش لال صاحب ایم اے پنڈت دیو نرائن پانڈے اور مولوی عبد القیوم صاحب وغیرہ نے تقریریں کیں۔

پنڈت راجہ رام صاحب صابر نے رسول اکرم کی زندگی پر نہایت مبسوط تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ نصیحت کی اگر وہ صحیح معنوں میں اپنے رسول اکرم کی پیروی کریں گے تو ان کے لئے کامیابی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنی ترقی سے اپنی ہمسایہ قوم اور ملک کو بھی فائدہ پہونچا سکتے ہیں۔ اور اگر انہوں نے اپنے نبی کی تعلیمات کی پیروی نہیں کی تو سوائے نقصان کے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ حاضرین نے آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا۔

ذاتیات

رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ کے لڑکے صاحب زادے بابو وپندر سروپ ایڈوکیٹ کی شادی رائے بہادر بابو جگدیش سہائے چیرمین میونسپل بورڈ جھانسی کی صاحبزادی کنواری گیانا تری کے ساتھ قرار پائی ہے چنانچہ ۱۸ جون کو لگن کی تقریب کے سلسلے میں بابو صاحب موصوف نے تقریباً سو شہر کے معزز ہندو مسلمانوں کو مدعو کیا۔

۲۸ جون کی صبح کو بذریعہ اسپیشل ٹرین بارات جھانسی جائے گی جس میں تقریباً ڈھائی سو باراتی ہوں گے۔

سینٹرل ٹاکیز لمیٹڈ

غالباً اس خبر سے اہل شہر کو خوشی ہوگی کہ سنٹرل ٹاکیز کلکٹر گنج اب لمیٹڈ کی صورت میں تبدیل ہو گیا ہے۔ سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کے منجملہ ذیل ڈائرکٹران منتخب ہوئے ہیں:-

(۱) لالہ رام نرائن گرگ (چیرمین) (۲) لالہ رگھوناتھ بھارتیہ (۳) بابو وپندر سروپ ایڈوکیٹ (۴) لالہ لچھمی نرائن (۵) لالہ بابو رام (۶) لالہ بدری ناتھ پنڈت بنواری لال منیجر سنٹرل ٹاکیز بحیثیت سکریٹری کام کریں گے۔

انجمن اصلاح المسلمین

۲۸، ۲۹، ۳۰ جون کو جلیم مسلم ہائی اسکول میں انجمن الاصلاح المسلمین کے زیر اہتمام جلسے ہوں گے جس میں بیرونجات سے بھی علمائے کرام کی شرکت کی امید ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

منشی من موہن دیال ڈپٹی کلکٹر والکشن افیسر ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع کانپور اعلان کرتے ہیں کہ نا میعاد درخواست ہائے حسب دفعہ ۸ (۲) سی ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک تھی۔ اب اُس کی میعاد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے ۳۰ جون ۱۹۳۵ء تک بڑھادی گئی ہے۔

کانگریس کمیٹی

امسال کی کانگریس کمیٹی نے ۶۰۹۳ ممبران بنائے جن سے کہا جاتا ہے کہ ایک ہزار مسلمان ممبر ہیں۔

بی اے کا نتیجہ

بی اے کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے جس سے کرائسٹ چرچ کالج سے سکنڈ ڈویژن میں ۱۷ اور تھرڈ ڈویژن میں ۱۵ ڈی اے وی کالج میں فرسٹ ڈویژن میں ۱۴ اور تھرڈ ڈویژن میں ۲۸۔

ایس ڈی کالج میں سکنڈ ڈویژن میں ۵ اور تھرڈ ڈویژن میں ۱۴۔

طالب علم کامیاب ہوئے ہیں علاوہ اس کے ٹیچرس وغیرہ طریقہ سے ۱۵ طالب علم کامیاب ہوئے ہیں جن میں مسلمان کامیاب امیدواروں کے نام درج ذیل ہیں:-

کرائسٹ چرچ کالج سے (سکنڈ ڈویژن) (۱) باقر حسین قزلباش (۲) محمد خلیل قریشی (۳) ایس ایم عبد المجید (تھرڈ ڈویژن) (۱) عبد القیوم صدیقی (۲) آغا محمد عاصم (۳) محمد جمیل صدیقی (۴) محمد متین خاں (۵) سید زاہد علی شاہ (۶) سید محمد مصطفےٰ علی کاظمی

ڈی اے وی کالج سے (فرسٹ ڈویژن) شریف الدین احمد

ٹیچرس امیدوار: محمد یونس حسن علوی (سکنڈ ڈویژن) مس گلبرے اسٹفن (سکنڈ ڈویژن) محمد احمد جمیل (ڈکپارٹمنٹل)

ایل۔ ایل بی کا نتیجہ

امسال کانپور کے کالجوں سے ایل۔ ایل بی کے فائنل امتحان میں ۲۰ طالب علم مندرجہ ذیل کالجوں سے کامیاب ہوئے ہیں:-

ڈی اے وی کالج کے فرسٹ ڈویژن میں ۷ اور سکنڈ ڈویژن میں ۳ اور تھرڈ ڈویژن میں ۱۸۔

ایس ڈی کالج سے فرسٹ ڈویژن میں ۵ اور تھرڈ ڈویژن میں ۷ طالب علم کامیاب ہوئے ہیں۔

ان میں سے دو مسلمان لڑکے یعنی عبد الحی سلوجا اور سید محمد عبد السلام کاظمی بھی ڈی اے وی کالج سے کامیاب ہوئے ہیں۔

مبارک باد

مسز روپ کماری آغا ہمارے دوست پنڈت اقبال کشن آغا کی بیوی ہیں۔ اور وہ بھی امسال بی اے میں سکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئی ہیں۔ جس کے لئے ہم مسٹر اقبال کشن آغا صاحب کی خدمت میں ہدیۂ مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

مسٹر محمد یونس حسن علوی ٹیچر فارسی ہر سہائے جگر ساہائے ہائی اسکول ہمارے ایک قدیم کرم فرما ہیں جنہوں نے امسال سکنڈ ڈویژن میں بی اے میں کامیابی حاصل کی ہے ہم اُن کی خدمت میں اس کامیابی پر ہدیۂ مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

سبد گل

برطانیہ کی آبادی کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ وہاں ۱۴ لاکھ شادی شدہ جوڑے بے اولاد ہیں وہ یا تو بچے پیدا نہیں کرتے۔ یا اس کی اہلیت نہیں رکھتے۔ علاوہ ازیں ۹ لاکھ عورتوں نے اپنے اسی ارادے سے شادی کی ہے کہ وہ بچے پیدا نہ کریں گی۔
برطانی مقبوضات کو ان عورتوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ وہ انکار بار کم کر رہی ہیں۔

ہندوستان کے متوقع وائسرائے لارڈ لنلتھگو فرماتے ہیں ایک مرتبہ قانون پاس ہوجانے کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا کا فرض ہوگا کہ وہ اسے کامیاب بنائے ورنہ اندیشہ ہے کہ لنکا شائر جواب طلب کر بیٹھے۔

سر سپرو نے جوبلی ڈنر کے موقع پر لندن میں ایک تقریر کے دوران انڈیا بل کے متعلق فرمایا کہ ہندوستانی آزادی کی بنیاد صحیح طور پر اور اچھی طرح رکھی ہے۔
کیونکہ پہلی اینٹ سر سپرو کی پریوی کونسل کی ممبری ہے۔

ہر چیز کا ردعمل ہوا کرتا ہے چنانچہ لیبیا میں عورتوں کی حد سے بڑھی ہوئی فیشن پرستی کا بھی رد عمل ہورہا ہے۔ سب سے پہلے لپ اسٹک (ہونٹوں کی لالی) کے خلاف جہاد شروع کیا گیا ہے اور پادریوں نے ان عورتوں کا نکاح پڑھانے سے انکار کردیا ہے جو لپ اسٹک کا استعمال کرتی ہے۔
کراچی سے بھی اسی نوعیت کی اطلاع موصول ہوئی ہے شکارپور کی پنچایت نے طے کیا ہے کہ فیشن ایبل کپڑے پہننے والی لڑکیوں پر پکٹنگ کیا جائے اور انھیں اسکول میں اور مندر میں نہ آنے دیا ہے
بالآخر دنیا گول ہے

ہندوستان میں جو ہوا بازی کا اسکول قائم ہوا ہے اس میں چند لڑکیاں بھی داخل ہوئی ہیں۔
اس کے بعد وہ ہوا پر اڑیں گی اور ان کے پر لگ جائیں گے پھر دیکھیں کون پریوں کا قائل نہیں ہوتا۔

پنجاب بورڈ آف اکنامک کی تحقیقاتی کمیٹی اس امر کی تحقیقات کرے گی کہ پنجاب کے بڑے بڑے زمینداروں کے گھر لڑکے کیوں پیدا ہوتے نہیں۔
ساہوکاروں کی بددعاؤں سے۔

ایک ماہر نفسیات نے لاکھوں مردوں اور عورتوں کے حالات کی تحقیقات کرنے کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ عورت مرد کے مقابلہ میں زیادہ عیار ہوتی ہیں مرد کے جھوٹ میں بھونڈا پن ہوتا ہے اور عورت کے جھوٹ میں سوچ اور پیچیدگی ہوتی ہے مرد عموماً ایک جھوٹ کے لئے صرف ایک جھوٹ بولتا ہے لیکن عورت ایک جھوٹ کیلئے ہزار جھوٹ تراشتی ہے۔

م جو کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر ہوتے ہیں اسمبلی کے ممبر بھی ہوگئے کونسل کی ممبری سے استعفےٰ دیدیا۔

ادب لطیف

گلاب کا پھول

از جناب سحر یزدانی

اے گلاب کے پھول۔ آخر تیری بھینی اور مست خوشبو مجھے کیوں مدہوش اور خمار آلود بنا رہی ہے تیری پنکھڑیوں کی رنگینی و شگفتگی کیوں میری آنکھوں میں کھبی جارہی ہے۔

اے پیارے پھول!
بتا! میرے سوئے ہوئے مقدر کی طرح تو کس لئے خاموش رہنا چاہتا ہے۔ ہاں ... ...
اے پھول!
اب میں سمجھا! تیری خاموشی نے مجھے جس کے لب تک پہونچایا۔ تیری خوشبو نے جس کی خوشبو سے دوچار کرایا تیری سرخ سرخ رنگت نے جس کے رخساروں کی یاد دلائی تیری پنکھڑیوں کی نزاکت خیالات کو جس کے درجہ تک لیگئی
..... اُف ... ... وہ محبوب ..... اچھا
اے پھول! جب تو اپنی تمام باتوں میں میرے محبوب سے مشابہ ہے تو آجلدآ۔ میری نظروں میں سماجا دلمیں اُترآ اور مجھ میں جذب ہوجا۔
اے گلاب کے پیارے پھول

شریمتی کملا نہرو برلن پہونچگیں
آپریشن کیا جائے گا

برلن ۱۷ رجون۔ شریمتی کملا نہرو کماری اندرا کے ہمراہ اسپیشل علاج کے لئے آج برلن تشریف لائیں۔ پروفیسر لونیورٹ اپنے مشہور شفاخانہ میں ان کا علاج کریں گے۔ اور کل ان کا آپریشن کیا جائے گا

عورتوں کو کانوں میں ملازم رکھنے کی ممانعت

جنیوا۔ ۱۷ رجون۔ بین الاقوامی لیبر کانفرنس نے ایک کنونشن منظور کیا۔ جس کے ذریعہ کانوں میں عورتوں کو ملازم رکھنے کی ممانعت کردی گئی ہے گو بہت سے ممالک پر پہلے ہی سے عورتوں کو کانوں کے اندر کام کرنے کی ممانعت ہے لیکن ہندوستان ۱۹۳۹ء تک اس پر عمل کرسکے گا جاپان نے عورتوں کے اخراج کے اصول کو منظور کرلیا ہے۔

پنجاب کے زمینداروں کی امداد

لاہور ۸ ارجون۔ حکومت پنجاب نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے کہ حکومت ایک عرصہ سے مالیانہ میں خاص معافی دینے کے علاوہ زمینداروں کو بھی امداد بہم پہونچاتی رہی ہے وہ اس طریق سے کہ اس نے شیخوپورہ اٹک اور میانوالی کے اضلاع کے لعض علاقہ جات میں ٹکس عائد کرنا ملتوی کردیا حالانکہ وہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء میں عائد کیا جاسکتا تھا۔ اب حکومت نے اسے ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

کونسل آف اسٹیٹ سے استعفےٰ

نینی تال ۱۷ رجون۔ مسٹر یا مین خاں نے م

عالم نسواں

خالدہ ادیب خانم

خالدہ ادیب خانم ترکی کی وہ شہرہ آفاق خاتون ہیں جنہوں نے جدید ترکی کی تعمیر میں حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں۔

خالدہ ادیب خانم ۱۸۸۵ء میں قسطنطنیہ میں پیدا ہوئی ہیں۔ آپ کے والد سلطان عبدالحمید خاں کے دربار کے ایک ممتاز رکن تھے۔ اور ان کی ننہال کا سلسلہ سرکیشیا کے ایک ممتاز خاندان سے ملتا ہے آپ کی تعلیم کا سلسلہ ۱۸۸۹ء میں باسفورس مسیحی امریکن ورس گاہ میں شروع ہوا۔ اگرچہ اس زمانہ کے حساب سے لڑکیوں کو کالج میں داخل کرنا عیب تصور کیا جاتا تھا لیکن آپ کے والد نے اس کی پروانہ کی۔ خالدہ خانم اپنی ذہانت سے بہت جلد ممتاز طلبا میں شمار ہونے لگیں۔ اور ۱۹۰۱ء میں فارغ التحصیل ہوگئیں۔

جدید تعلیم اور قدیم گھرانے کی تربیت اور قدرتی ذہانت تینوں نے ملکر خالدہ خانم کو وہ کچھ بنادیا جس پر جسقدر بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ نسوانی دنیا نہیں تمام عالم انسانیت کے لئے یہ عورت قابل فخر ہے جو بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کو اپنا مذہب تصور کرتی ہے۔ خالدہ خانم ادیب ہیں۔ مقررہیں اخبار نویس ہیں۔ سپاہی ہیں اور انہوں نے ان سب حیثیتوں میں اپنے آپ کو ممتاز کیا تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی شادی ذکی بے سے کردی گئی۔ جو ریاضی کے ماہر تھے۔ لیکن یہ شادی خوشگوار ثابت نہ ہوئی اور جب آپ کے خاوند نے دوسری شادی کا خیال ظاہر کیا۔ تو خالدہ خانم نے ۱۹۱۰ء میں خاوند سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اور تصنیف وتالیف کے کام میں لگ گئیں۔ آپ کی پہلی تصنیف ایک معاشرتی اصلاح سے تعلق رکھتی تھی اسے بہت پسند کیا گیا۔ اور اس کتاب کو خود سلطان عبدالحمید نے بھی بہت پسند کیا۔ بہت ہی تھوڑے دنوں میں خالدہ ادیب خانم ایک ممتاز مصنف اور مضمون نگار کی حیثیت سے مشہور ہوگئیں اور آپ کے نام کے ساتھ ادیب کا لفظ شامل ہوگیا۔

جب ترکی تحریک حریت کا آغاز ہوا تو خالدہ ادیب خانم بھی اس تحریک میں شریک ہوگئیں۔ اور اخبار "طنین" میں حریت آفریں مضامین کا سلسلہ شروع کردیا ۱۹۱۰ء میں حکومت کی طرف سے آپ کو تنبیہ کی گئی کہ اگر تم اس قسم کے مضامین لکھنا نہ بند کردگی تو تمھیں سخت ترین سزا دیجائے گی۔ پولیس نے اخبار "طنین" کے دفتر پر چھاپہ مارا اور خالدہ ادیب خانم کے لکھے ہوئے چند مضامین قبضہ میں کئے۔ خالدہ خانم کے دوستوں نے مشورہ دیا کہ آپ کے لئے ترک وطن کرنا ضروری ہے چنانچہ آپ اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر مصر چلی گئیں۔ ترکوں میں جذبات حریت پیدا کرنے کیلئے برابر مصری اور دیگر ممالک کے اخبارات میں مضامین لکھتی رہیں۔ آپ نے حریت پسند ترکوں کیلئے دیگر اقوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے ان تھک کوششیں کیں۔ اور وہ بڑی حد تک کامیاب ہوئیں ان کے مضامین کا مرتبہ "نیویارک ٹائمز" کے مندرجہ ذیل نوٹ سے ظاہر ہے۔

باقی آیندہ

بچوں کی دنیا

آزادی کی لڑائی

از جناب پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم اے علیگ

ترکوں کے ملک کے پاس ایک دوسرا ملک آباد ہے جسے یونان کہتے ہیں۔ آج کل تو یہاں کے رہنے والے کسی بات میں بھی مشہور نہیں۔ لیکن اب سے تقریباً ڈھائی ہزار سال پہلے یہاں کی حالت ایسی نہ تھی۔ بلکہ اس ملک میں قابل آدمی بہت پیدا ہوتے تھے۔ ان کے بنائے ہوئے مکان، بت، اور تصویریں ایسی خوبصورت ہیں کہ انھیں دیکھ دیکھ کر لوگ حیرت کرتے ہیں اُن قابل آدمیوں نے جو جو باتیں کہی اور لکھی ہیں وہ آج بھی قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ جیسا رہنے سہنے کا طریقہ اور حکومت ان کے ہاں تھا اُسے لوگ اب لوگ دوبارہ قائم کرنے کی تمنا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم تمھیں اسی ملک کی پرانی تاریخ کا ایک مشہور قصہ سناتے ہیں

ایران کا نام تو تم نے سنا ہی ہوگا اس ملک میں اب تو مسلمان ہی مسلمان آباد ہیں لیکن جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُس وقت دنیا کے آدمی اسلام کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔ ہمارے رسول ؐ کی پیدائش سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے کا قصہ ہے کہ ایران میں شہنشاہ دارائے اول کی سلطنت قائم تھی۔ یہ بہت طاقتور بادشاہ تھا۔ اس کے پاس فوج لے حد بھی بہت تھے جو اس کے اشارے پر کام کرتے تھے اسے اپنی طاقت کا بہت گھمنڈ تھا۔ اور کمزوروں کو دبانے کی فکر میں ہمیشہ لگا رہتا تھا۔ یہ اپنے پڑوس کے ملکوں پر حملہ کیا کرتا تھا۔ اور انھیں شکست دے کر غلام بنا لیتا تھا۔ اور ان کے ملک کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیتا تھا۔ سب لوگ اس کی اس ہوس سے بہت تنگ تھے کوئی اس سے بازی نہ جیت سکتا تھا جب لڑتے تھے شکست اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تھا اس بات سے وہ اور بھی زیادہ مغرور ہوگیا تھا۔ اور اپنے ملک کو برابر بڑھاتا جاتا تھا۔

بڑھتے بڑھتے اُس نے یونانیوں کے ملک پر بھی دانت جمایا اور یونان کے دو شہروں کے باشندے کے پاس اپنے نقیب بھیجے کہ وہ بھی ایران کے شہنشاہ کو اپنا حاکم مان لیں یہ لوگ چین اور آرام کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انھیں کسی کے لینے دینے سے کام نہ تھا اپنے ملک میں بالکل آزاد اور خوش حال تھے ان کے یہاں ہر بات کا فیصلہ پنچایت سے ہوتا تھا۔ جب کوئی کام کرنا ہوتا سب کو جمع کرکے اُن سے مشورہ لیتے اور جس بات کی زیادہ آدمی طرفداری کرتے اُسے سب ملکر مان لیتے تھے۔ ان کے یہاں کسی پر کوئی ظلم نہیں کرتا تھا۔ اور ہر شخص کی فریاد سنی جاتی تھی۔

ایران کی طرح ان کے یہاں کوئی شہنشاہ نہ ہوتا تھا جو اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہو قتل کردے اور اپنی لوٹ مار سے رعایا کو تنگ رکھے اسی لئے یونانیوں کو اپنے ملک کی آزادی کا بہت خیال تھا۔ جب ایرانی شہنشاہ کے نقیب اپنے بادشاہ کا فرمان لے کر آئے کہ تم سب ہمارے غلام بن جاؤ تو اُن کی غیرت وحمیت جوش میں آگئی۔ اور انہوں نے غصہ میں نقیبوں کو قتل کر ڈالا

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں کے جدید رجحانات

(از محمد صادق ضیا - بی اے)

اگر علمی نقطۂ نگاہ سے زندگی کے کسی شعبہ کا مطالعہ کیا جائے، تو اس کو چند اصولوں کی روشنی میں دیکھنا پڑے گا۔ اس شعبہ کے نشو و نما کی تاریخ دوسرے شعبوں سے اسکا تعلق اور اس کے مخصوص امتیازات یہ چند باتیں ایسی ہیں جو ہم کو ہر شعبے میں مطالعہ کرنا ضروری ہیں۔

نشو و نما کی تاریخ میں مختلف تاریخ میں مختلف تحریکوں کا مختلف دوروں میں تذکرہ بہت اہم درجہ رکھتا ہے، اور یہی ایک ایسی چیز ہے جس سے اس شعبہ کی اہمیت معلوم ہو سکتی ہے۔ اور ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ خیال کے اعتبار سے اسکا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ اور اس میں وسعت کی کہاں تک گنجائش ہے اگر کسی شعبہ کا مخصوص طور پر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کسی خاص وقت میں کوئی مخصوص تحریک اس شعبہ پر اثر انداز ہوتی رہتی ہے اور یہی ایک ایسی چیز ہے جس سے ہم اس زمانہ کا رجحان معلوم کرتے ہیں۔

مجموعی طور پر ہندوستانی فلموں کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ فلموں کے اس دور کو نشاطی دور کہا جا سکتا ہے۔ ہر فلم کی تخلیق میں تماشائیوں کی تفریح کا خیال بحد غایت رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک جذبات کو فلموں میں نمائندگی نہیں مل سکتی۔ جذبات ہمیشہ افسردگی کی فضا میں پرورش پاتے ہیں۔ جب کوئی ایسا سین دکھایا جاتا ہے۔ جو ہمارے غمگین جذبات سے تعلق رکھتا ہو تو ہم اپنی ہستی بھول کر ہمہ تن فلم میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور محسوس کرنے لگتے ہیں کہ گویا ہم خود بھی فلم کا کردار ہیں۔ لیکن ہماری قسمتی سے ہندوستانی فلموں میں یہ خصوصیت بہت کم نظر آتی ہے اور مدتوں کے بعد کوئی ایسی فلم نظر آتا ہے جسے ہم بہت دن تک یاد رکھ سکیں۔ پردۂ فلم پر کامیڈی اور ٹریجڈی کی جنگ میں کامیڈی کی فتحیابی سے ٹریجڈی کو بہت نقصان ہو چکا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ آجکل طربیہ ایکٹروں نے حزنی ایکٹروں کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ ماسٹر غوری اور دیکشت کو اس زمانہ میں جو عروج ہوا ہے وہ مس جلو یا دوسرے غمگین پارٹ کرنے والے ایکٹروں کو حاصل نہیں ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ٹاکی کی ابتدا المیہ افسانوں سے ہوئی لیکن اگر ایسے فلموں کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا جزو غالب نشاطی تھا جب طرح پر لیلے مجنوں۔ اور شیریں فرہاد۔ کی نمائش کی گئی اس کی تہ میں یہ جذبہ کار فرما تھا۔ کہ تماشائیوں کی توجہ جذب کی جائے۔ عہد جدید میں عشرت کے سامان بہت زیادہ کشش رکھتے ہیں غور کیجئے غم اور عشرت کے سامان دونوں کسقدر متضاد چیزیں ہیں۔

آرٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ کامیڈی سے شروع ہو کر ٹریجڈی پر ختم ہوتا ہے شکسپیر نے سب سے پہلے طربیہ ڈراموں پر قدم اٹھایا۔ اور جوں جوں زمانہ گذرتا گیا قنوطیت نے اس کے ڈراموں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ اس کے آرٹ کی انتہا تھی۔ لیکن اب ہمارے ہندوستانی فلموں میں مطالعہ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ المیہ افسانوں سے شروع ہو کر طربیہ افسانے پردہ فلم پر بکثرت نمودار ہوتے ہیں معلوم نہیں اس ترقی معکوس کا کیا سبب ہے؟

یہ فلموں کی نشاطی خصوصیت ہی کی کارفرمائی ہے کہ ہر فلم میں ناچ اور گانے کو ضرور شریک کیا جاتا ہے گانے کے متعلق تو خیر کہا بھی جا سکتا ہے کہ اس سے احساسات میں درد ناکی پیدا ہوتی ہے لیکن ناچ کے جواز میں کوئی تاویل سمجھ میں نہیں آتی۔ ناچ ہندوستانی آرٹ ضرور ہے لیکن جس بے عنوانی کے ساتھ اس آرٹ کا پردۂ فلم پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ کسی طرح پر بھی قابل ستائش نہیں ہے اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ محض ناچ کے عنصر سے فلم کی مخالف آوازیں کس قدر نجگی پیدا ہو جائے گی۔ جس طرح گانے کو موقع بے موقع فلم میں زبردستی داخل کیا جاتا ہے اسی طرح فلم کمپنیاں آجکل ناچ کو بھی زبردستی اپنے فلموں میں شریک کرنے لگی ہیں۔

باقی آئندہ

اقوال زریں

جس شخص کو ہنسی سے خدا لگتے کا بیر ہے اُس سے تندرستی اتنی ہی دور ہے جتنی دور کہ فینائل سے جرم!

کم بولنے والے نہایت طاقتور ہوتے ہیں۔

وہم سب سے بڑا روگ ہے۔

صاف پانی اور گہری نیند سب سے اچھے "ٹانک" ہیں۔

تھوڑا کھاؤ گے تو کبھی نہ پچھتاؤ گے

ہنسنا جسم روپی مشین کا تیل ہے۔

جوانی اچھے خون کا نام ہے

کمزور جسم چلتی پھرتی لاش ہے۔

تندرستی مفت ملتی ہے۔ بیماری لوگ خرید کرتے ہیں۔

دوا کرنے سے پہلے اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی عادت ڈالو۔

موج تبسم

موکل۔ آپ کا دفتر تو تنور کی طرح تپ رہا ہے

وکیل! جی ہاں! میں اپنی روٹی یہیں تیار کرتا ہوں۔

"کیا آپ کی نظموں کو کافی لوگوں نے پڑھا ہے؟

"جی ہاں! کم از کم بیس اخبار کے ایڈیٹروں کی نظر سے گذر چکی ہیں۔

مالکہ! تم اتنی نوکریاں چھوڑ چکی ہو مجھے یقین ہے کہ یہاں سے نوکری چھوڑ کر نہ جاؤ گی!

ملازمہ! لیکن سرکار میں نے کوئی ملازمت اپنی مرضی سے نہیں چھوڑی

استانی! اگر ہم ایک ٹماٹر لے کر اس کے دو ٹکڑے کریں پھر دو کے دو اور کریں۔ اور پھر ان کے دو۔ دو کریں تو کیا بنجائے گا۔

چھوٹی لڑکی:۔ ٹماٹر کی چٹنی!

دلچسپ معلومات

قطب نما کی سوئی شمال کیطرف کیوں رہتی ہے

زمین کے دونوں قطب مقناطیسی طاقت سے بھرپور ہیں۔ قطب نما میں جو لوہا لگا ہوا ہوتا ہے وہ مقناطیس کے متاثر ہوتا ہے۔ اور اسمیں وہی کھچاؤ پیدا ہوتا ہے جو کہ جنوبی قطب کے مقناطیس ہیں۔ لہذا سوئی شمالی قطب سے کھچ کر ہمیشہ شمال کی طرف رہتی ہے

ہم گرمی میں سفید کپڑا کیوں پہنتے ہیں

ہم جاڑے میں زیادہ تر کالا یا رنگین کپڑا پہنتے ہیں۔ اور گرمی میں سفید کپڑا ہی اکثر پہنا جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ کالا کپڑا سورج کی شعاعوں کو جذب کر کے ہمارے جسم کو گرمی پہونچاتا ہے اور سفید کپڑا شعاعوں کی گرمی کو لوٹا کر ہمارے جسم کو ٹھنڈا رکھتا ہے ورنہ نکلنے سے پہلے رنگین یا سادہ کپڑے کسی طرح کا اثر نہیں ڈال سکتے لیکن سورج کی روشنی میں مذکورہ بالا فرق پیدا ہو جاتا ہے

تارے دکھائی دیتے ہیں

عام آنکھوں سے زمین کے تمام مقامات سے دکھائی دینے والے تاروں کی تعداد ۶۰۰۰ ہزار کے درمیان ہے۔ کسی ایک مقام سے دو ڈھائی ہزار سے زیادہ تارے دکھائی نہیں دے سکتے۔ کیونکہ بہت سے تارے اتنے نیچے پڑ جاتے ہیں۔ یا اس کے اتنے قریب ہوتے ہیں کہ دکھائی نہیں دیتے۔ خوردبین سے تو لاکھوں تارے دیکھے جا سکتے ہیں بعض جوتشیوں کا اندازہ ہے کہ کل تاروں کی تعداد ۳ بلین کے قریب ہے لہذا سب تاروں کا دیکھ سکنا ناممکن ہے۔

چین نے تسلیم خم کر دیا! جاپان کی سخت شرائط منظور

لندن ۱۰ جون۔ چینکون (ٹینچوکو) سے جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمالی چین کی صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان نے جاہر کے بارے میں جبکہ چینیوں نے جاپان کے چند خفیہ پولیس افسروں کو گرفتار کیا تھا صلح کی جو شرائط پیش کی تھیں اور جن کو حکومت چین پہلے ہی منظور کر چکی ہے ان کو چینی فوجی حکام نے بھی ۵ گھنٹہ کی بحث کے بعد منظور کیا ہے۔ اطلاع ہے کہ حکومت نے جنرل سنگجان کو برطرف کر دیا ہے۔ ٹینٹس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانی افواج واپس چلی گئی ہیں۔

از دفتر مجلس احرار اسلام ہمایوں باغ کانپور

مصیبت زدگان کوئٹہ

کی امداد کرو

احرار زلزلہ ریلیف کمیٹی

ماہ ربیع الاول میں ہندوستان کے ہر گوشہ میں سیرت کے جلوس اور جلسے ہوں گے اور ان پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ لیکن قدرت نے امسال تمام مسلمانان ہند کی آزمائش کی ہے کہ عین سیرت کے جلوس کے زمانہ میں کوئٹہ کے اندر مخلوق خدا پر قیامت برپا ہو گئی۔

اسلئے اسوقت ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلامی حمیت اور انسانی ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے سیرت کے جلوس کے ساتھ ساتھ رسول پاک کی عملی سیرت کا نقشہ بھی دکھائیں۔

کہ وہ ماتحت احرار ریلیف کمیٹی کو زیادہ سے زیادہ چندہ و عطایا دیکر مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کریں۔

نوٹ کانپور میں احرار زلزلہ ریلیف کمیٹی مرکز کے ماتحت اور حسب الحکم قائم کی گئی ہے مسلمانان کانپور کا اسلامی و اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے شہر کی روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ممکن امداد سے دریغ نہ کریں۔

المشتہر

(مولانا) حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام
(مولانا) عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت پنجاب
(مولانا) غازی خضر محمد صدر مجلس احرار کانپور

بمبئی کارپوریشن کا انتخاب ناجائز

بمبئی ۱۸ جون مسٹر ایسلے چٹرجی چیف جج عدالت خفیفہ نے آج اس درخواست پر اپنا فیصلہ دیدیا ہے کہ جسے مسٹر کانجی دلیائی نے پیش کیا تھا۔ اور جس میں عدالت سے یہ التجا کی گئی تھی کہ میونسپل کارپوریشن کے اُن ۱۹ ممبران کا انتخاب ناجائز قرار دیدیا جائے۔ جو کہ گذشتہ جنوری میں "بی" وارڈ سے منتخب ہوئے ہیں۔

جج موصوف نے درخواست کو منظور کر لیا اور ان سب کے انتخاب کو ناجائز قرار دیدیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے طریق انتخاب پر بھی سخت نکتہ چینی کی ہے اور اسپر اپنے ریمارک دیئے۔

سی پی کونسل کا آئندہ اجلاس

ناگپور ۱۹ جون معلوم ہوا ہے کہ سی پی کونسل کا آئندہ اجلاس ۶ اگست کو شروع ہوگا جس میں تمباکو کے بل پر غور ہوگا۔

یوپی کونسل کا اجلاس

بلوہ فیروز آباد کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ

نینی تال ۱۰ جون - یوپی کونسل میں اس ریزولیوشن کے لئے آج قرعہ اندازی ہوئی جس میں مسٹر ہی وائی چنتامنی کے رزولیوشن کا پہلا نمبر آیا جس کے لئے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فیروز آباد میں محرم کے بلوہ کے سلسلہ میں حکام کے رویہ کی کھلی ہوئی تحقیقات کی جائے۔ اور اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے

بنگال کونسل کی میعاد میں توسیع

دارجلنگ ۲۰ جون حکومت بنگال نے ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا ہے کہ جدید اصلاحات کے پیش نظر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء سے بنگال کونسل کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

فی جی کے ہندوستانیوں پر ناروا پابندی

ریورینڈ اینڈریوز نے ڈیرہ فی جی کے متعلق نمائندہ پریس سے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے:-

میں فی جی میں میونسپلٹی معاملہ کو بہت اہم سمجھتا ہوں اور کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے اس کے متعلق تمام حالات فراہم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ہندوستانیوں میں انگریزی زبان رائج کرنے کا مسئلہ قطعی نامناسب ہے کیونکہ وہ دلچسپی نہیں لیتے اور نہ ان کا سیکھنا لازم ہے۔

میں نے فی جی میں اس امر پر زور دیا تھا کہ ہندوستانیوں کی خاص ورنیکلر زبانوں کو اسطرح تسلیم کیا جائے جسطرح انہیں عدالت میں تسلیم کیا جاتا ہے حکومت ہند کو اب اس جانب توجہ کرنا چاہئے۔

فی جی کی آبادی بہت کم ہے اغلب ہے کہ بہت جلد اس میں اضافہ ہو جائے کیونکہ شرح پیدائش میں سرعت کیسا تھ اضافہ ہو رہا ہے اسکے برخلاف یورپ آبادی میں اضافہ ہونے کی کوئی امکان نہیں

عورتوں نے جرمنی میں بلوہ کر دیا

برلن بذریعہ ڈاک اسار کے کمیونسٹوں میں سے جو تین سو پناہ گزینوں انٹرسرگ کی بارکوں میں مقیم ہیں۔ انہوں نے علم بغاوت بلند کر دیا ہے۔ عورتوں نے سب سے پہلے کھانے کے متعلق شکایت کی ان عورتوں کو اپنے حلقوں سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی لیکن انہوں نے اس حکم کی پرواہ نہ کی اور مردوں کی جائے رہائش میں ہو گئیں پہرہ داروں نے انھیں روکنے کی کوشش کی مگر انہوں نے پہرہ داروں کی بھی توہین کی اس بلوہ میں مرد بھی شریک ہو گئے سخت مقابلہ کے بعد امن و سکون قائم ہوا۔ بعد کو بارکیں خالی کرا دی گئیں اور ان پناہ گزینوں کو لاروشل سر بھیجدیا گیا جو نا پلز کے جنوب میں ہے

سینٹرل ریلیف کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۹ جون - بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو یہ اعلان کرنے کی اجازت دی ہے کہ انہوں نے ۲۰ ممبران پر مشتمل ایک سنٹرل ریلیف کمیٹی مقرر کی ہے ناموں کا اعلان بعد کو کیا جائے گا۔

شریمتی کملا نہرو کا کامیاب اپریشن

برلن ۱۸ جون۔ آج شام کو شریمتی کملا نہرو کے پھیپھڑوں کا آپریشن ہوا جو کہ کامیاب ثابت ہوا وہ خوش و خرم ہیں۔

یوپی کونسل کو پہلے ہی دن شکست

نئی دہلی ۱۸ جون آج صبح سے یہاں یوپی کونسل کا گرمائی اجلاس شروع ہو گیا ہے۔

فائنس ممبر مسٹر جے ایم کلے نے ایک اہم اعلان کیا اور بیان کیا کہ حکومت آیندہ اگست میں ۲ ۵ ۳ ممبران کی ایک کانفرنس طلب کرنے والی ہے۔ جس میں اُن تجاویز پر غور کیا جائے گا جس کو حکومت کمیشن متعلقہ حلقہ بندی کے روبرو پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت ان کو شائع کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتی جس سے یہ سمجھا جائے کہ وہ کانفرنس کے اراکین کے متعلق پارلمینٹ کے فیصلہ کو پہلے ہی سے جانتی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فائنس ممبر نے کہا کہ میں ابھی یہ نہیں بتا سکتا کہ کمیشن کیا طریق کار اختیار کرے گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ حکومت کی تجاویز اور کانفرنس مذکور کے فیصلوں کو کمیشن کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

آپ نے بیان کیا کہ کونسل کی جملہ پارٹیوں کے لیڈروں کو جن کے نام درج ذیل ہیں۔

نواب چھتاری۔ راجہ سر رامپال سنگھ۔ لیڈی سرلو ایتوا۔ مسٹر چنتامنی لیڈر مخالف پارٹی نے دعوت نامہ منظور نہیں کیا۔ باقی سب حضرات کے نام دعوت نامے بھیجدیے گئے ہیں۔

اس کے بعد صدر نے کوئٹہ کی خوفناک تباہی کا ذکر کرتے ہوئے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپیل کی۔

مسٹر چنتامنی نے ایک تحریک پیش کی جس میں یہ تجویز کیا گیا کہ موٹروں کے متعلق قانون نے ترمیمی بل پر غور وخوض اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ کونسل اُن قواعد پر بحث نہ کرے جو کہ موٹروں کے متعلق مرتب کیے گئے ہیں۔

حکومت نے تحریک کی مخالفت کی اور رائے شماری پر اصرار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک ۳۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۳ ووٹوں سے منظور ہو گئی

کلکتہ ہائی کورٹ میں کام کی زیادتی

کلکتہ ۱۸ جون۔ آنریبل سر ہیرلڈ ڈربی شائر چیف جسٹس کلکتہ ہائی کورٹ نے کام کے زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ چونکہ تجارت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اسلئے ہائی کورٹ کا کام بھی بڑھتا جا رہا ہے آپ نے یہ بھی تجویز کیا کہ اس پر کس طرح قابو پایا جائے مزید اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اہم اور ضروری کام میں تاخیر واقع نہ ہو یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آیندہ سو روپے سے ایک ہزار روپیہ تک کی اپیلوں کی سماعت دو کے بجائے ایک ہی جج کرے اور جہانتک باقی اپیلوں کا تعلق ہے اُن کے متعلق جلد ہی اعلان کیا جائے گا۔

کوئٹہ کی املاک!

مستحقین کو اپنی درخواستیں پیش کرنی چاہئیے

شملہ ۱۸ جون۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اب اُن لوگوں کی درخواستیں درج رجسٹر کی جائیں گی جو کوئٹہ میں اپنی املاک کی واپسی کا مطالبہ کریں گے جس شخص کا یہ دعوے ہو کہ وہ کوئٹہ میں کے ملبہ میں دفن شدہ مال کا حقدار ہے اسے چاہئیے کہ وہ اپنے علاقہ کے ڈپٹی کلکٹر، کمشنر، یا پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر میں جلد سے جلد اپنی درخواست پیش کرے یہ درخواستیں دو مقررہ فارموں پر لکھی جائیں گی جو کہ ایک دوسرے کے مثنے ہوں گے۔ اور جن میں متعدد عنوانات ہوں گے۔

کونسل آف سٹیٹ کی میعاد میں توسیع

گورنر جنرل کا اعلان

شملہ ۱۸ جون۔ کونسل آف اسٹیٹ کی میعاد ۱۷ فروری ۱۹۳۶ء کو ختم ہوگی۔ اس وقت اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔ اس لئے گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ کونسل کی میعاد میں بجٹ سشن ۱۹۳۶ء کے اختتام تک توسیع کی جائے۔ اس سیشن کے خاتمہ پر جہاں تک جلد ممکن ہو سکے گا انتخابات کے متعلق اعلان کیا جائے گا۔

سندھ کی جداگانہ اسمبلی

کراچی۔ ۱۵ جون۔ سندھ گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت کی رو سے بمبئی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ فوراً ایک صوبہ جاتی کمیٹی مقرر کی جائے جو سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کی حلقہ بندی کے متعلق غور وخوض کرے۔ اور ایک رپورٹ جس میں ان کی سفارشات ہوں پیش کریں۔

افسانہ

ناگہانی آفت

کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ

از مسٹر جی ایل بھٹناگر بی اے - دہلوی

پہلا منظر ——— ماں و بیٹا

رگھوبنس! تم بہت شیطان ہوگئے ہو نہ پڑھتے ہو نہ لکھتے ہو۔ آنے دو اپنے بابوجی کو! پھر دیکھو تمہیں کتنا پٹواتی ہوں" شاردا نے ناراض ہوکر کہا

تم یونہی خواہ مخواہ اینٹھی رہتی ہو ماں! جب ہوتا ہے جب بابوجی سے پٹوانے کی دھمکی دیتی ہو پڑھتا تو ہوں۔ تم تو چاہتی ہو کہ کتاب کا کیڑا بنجاؤں نہ کھیلوں نہ کودوں ہر وقت پڑھتا ہی رہوں۔

خیر دیکھا جائے گا! اُن کے جاتے ہی تمہیں پوری آزادی ملجاتی ہے مجھے تو تم کچھ سمجھتے ہی نہیں کہ کون کتنا بھونک رہی ہے۔ تم نے بہت خون پیا ہے اب کی بار میں تمھارا پورا انتظام کراؤں گی تم کو دیکھ دیکھ کر منی بھی بگڑتا جارہا ہے۔ یہ تو ہوتا نہیں کہ سب بھائی بہن کو لے کر بیٹھو خود بھی پڑھو اور انھیں بھی پڑھاؤ۔ سولہ سترہ برس کے بیل ہوگئے ابھی بچے ہی رہے۔ چلے جاؤ گے۔ جہاں بہن بھائیوں میں بیٹھے اسکو مارا اس کو پیٹا۔ اُس کی کتاب پھینکی۔ اس کی دوات پھوڑی۔ میں تو تم سے بہت دکھی ہوگئی ہوں تھکیں کہیں چھوڑ کر چلی جاؤں تو پاپ کٹے۔

چلی جاؤ! کس نے منع کیا ہے۔ بابوجی سے شکایت کرکے کیا تم مجھے پھانسی دلوا دوگی میں بھی کہہ دوں گا کہ تم مجھے ہر وقت دھتکارتی رہتی ہو۔ پٹوانے کی دھمکیاں دیتی رہتی ہو۔

شاردا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ نالائق اولاد جب اُلٹی سیدھی سنانے لگے تو ماں باپ کو کتنا رنج ہوتا ہے۔ پالا پوس کر بڑا کیا۔ کھلایا۔ پہنایا۔ اُسکا یہ نتیجہ۔ چھوٹی تین سالہ شانتی بھی ماں کو روتا دیکھ کر رونے لگی۔ شاردا نے اس کے بعد ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالا۔ منی سیتا۔ اور منی بازار سے گھوم کر آئے تھے ماں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ رگھوبنش گنہ گاروں کی طرح سامنے بیٹھا تھا کہنے کو تو وہ ماں کو الٹی سیدھی سنا گیا لیکن اُسکا دل ملامت کر رہا تھا کچھ دیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اُس کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ سچ مچ ماں سے بڑھ کر کون غمگسار ہوتا ہے اسکی ماں کو بھی اُس کے لئے عمدہ سے عمدہ کھانے اور اچھے سے اچھے کپڑے اور زیادہ سے زیادہ آرام مہیا کرتی تھی۔ اُس نے کھری کھری باتیں سنادی۔ یہ وہ جانتا تھا کہ بابوجی کے آتے ہی ماں کا سنخ وسل جائیگا اور وہ ایک لفظ بھی اس کے خلاف نہ کہہ سکے گی۔

بابوجی پرشاد دیر ھڈ کے رہنے والے تھے اور کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس کے دفتر میں ملازم تھے وہ تین سال سے کوئٹہ تبدیل ہوکر چلے آئے تھے۔ وہیں انہوں نے بچوں کی تعلیم کا انتظام کردیا اُن کے ۵ بچے تھے سب سے بڑا لڑکا رگھوبنش ۱۷ سال کا تھا۔ اور میٹرکولیشن میں تعلیم پاتا تھا اُس سے چھوٹی لڑکی سیتا تیرہ سال کی تھی اور گھر ہی پر پڑھتی تھی اُس سے چھوٹا لڑکا ہرنس گیارہ سال کا تھا اور سب سے چھوٹی دو لڑکیاں منی اور شانتی ۶ اور ۳ سال کی تھیں بابوجی پرشاد چندرہ روز کیلئے دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ جس روز ماں بیٹوں میں یہ گفتگو ہوئی اُنہیں ایک ہفتہ گئے ہوئے گذر اتھا۔

رگھوبنش نے کھسیانے ہوکر ماں کے گلے میں باہیں ڈالدیں ماں مجھے معاف کرو مجھ سے بڑا گناہ ہوا جو میں نے تمھارا دل دکھایا۔

ماں نے اُسکا ہاتھ پرے ہٹاتے ہوئے کہا "کسی کے جوتے مارلو اور پھر معافی مانگو۔ تمھاری زبان میں لگام نہیں رہی مجھ سے مت بولو۔

نہیں اماں! اب ایسا نہیں ہوگا تمھیں میرے سر کی قسم مجھے معاف کردو۔ اگر تم معاف نہیں کروگی تو میں کہیں چلا جاؤں گا۔

شاردا نے کہا: اچھا جاؤ اپنا کام کرو۔ رام رکھا سے کہو کہ بازار سے سیر بھر ربڑی اور دو سیر خربوزے لے آوے سیتا برف ڈالکر فالودہ بنالے گی رگھوبنش کودتا ہوا گیا اور رام رکھا کو ربڑی۔ خربوزے لانیکو کہدیا اپنے جمع کیے ہوئے پیسوں میں سے آٹھ آنے کے قلمی آم منگائے۔ چراغ جلے کا وقت تھا سب بھائی بہنوں نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کچھ دیر سیتا نے ہارمونیم بجایا اُس کے بعد ہرنس نے اپنی کتابوں سے کہانیاں سنائیں رفتہ رفتہ سب بچے سو گئے۔ نیند آدمی کو سب جھنجھٹوں سے آزاد کر دیتی ہے۔ رات کے ڈہائی بجے زمین سے گڑگڑاہٹ کی آواز آئی زمین ہلی اور اُسکے بعد نہ معلوم کیا گیا ہوگیا

باقی آئندہ

ریاستی دنیا

ریاست حیدرآباد میں اہم تبدیلیاں

سرکاری حلقہ اس معاملہ میں بالکل خاموش ہیں لیکن یہ یقینی بات معلوم ہوتی ہے کہ سر اکبر حیدری مہاراجہ سرکشن پرشاد کے جانشین ہوں گے۔ اور ایگزیکیٹو کونسل کے صدر بن جائیں گے۔ گذشتہ قیاسات یہ تھے کہ سر اکبر حیدری ممبر مالیات کے منصب پر بھی جاگزیں رہیں گے نواب الدولہ کی وفات سے کونسل میں جو نشست خالی ہوئی ہے وہ راجہ شام راج بہادر کو حاصل ہوگی اور یہ اغلب ہے کہ نواب علی نواز جنگ چیف انجنیئر اور سکریٹری پی ڈبلیو ڈی کونسل میں بغیر کسی منصب کے نشست حاصل کریں گے۔

توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر صالح حیدری۔ آئی سی۔ ایس سکریٹری محکمہ تعلیم جنہوں نے گول میز کانفرنس میں خدمات انجام دی تھیں۔ پولیٹکل سکریٹری مقرر کئے جائیں گے۔

لوگوں کا خیال ہے کہ سر اکبر حیدری نے ریاست حیدرآباد کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور اُسکا یہی حقول صلہ ہے کہ ان کو ایگزیکیٹو کونسل کا صدر بنا دیا جائے اطلاع کے ذریعہ بہیں یہ تبلایا گیا ہے کہ یہ تبدیلیاں بہت اطمینان بخش ثابت ہوں گی۔ اور رائے عامہ اُن بنیدیہ ذمہ داریوں کے حق میں ہے جو سر اکبر حیدری کے سر پر ڈالی جائیں گی۔

ریاست سیکر

لاکھوں روپیہ جدید عمارات پر صرف کیا جارہا ہے اس کے برخلاف دن بدن رعایا کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کسانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ان کے گھروں کے قفل توڑ کر مالگذاری کی وصول میں ان کا مال نکالا جا رہا ہے۔ کسانوں اور جاٹوں کے معاملات جائز ہیں لیکن ان کو باغی اور بدمعاش تصور کیا جارہا ہے۔ اور بغاوت کے الزام میں ان کو جیل میں ٹھونسا جارہا ہے مرحوم راؤ راجہ سری مادھو سنگھ جی کے زمانہ میں جاٹ کسانوں سے چار آنہ سے چھ آنہ فی بیگہ کی شرح سے مالگذاری لی جاتی تھی اور خشک سالی کے دور میں ان کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ کسانوں کی مالگذاری معاف کردی جاتی تھی۔ انھیں ہر طرح سے آرام تھا رعایا خوشحال تھی۔ سرکاری خزانے بھرے تھے لیکن اس وقت ریاست کی باگ ڈور کایستھوں کے ہاتھ میں تھی۔

برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس

رگبی - ۱۰ رجون آج پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر میکڈونلڈ کے بجائے مسٹر بالڈون پہلی بحیثیت وزیر اعظم شریک ہوئے مختلف تبدیلیوں کی وجہ سے سابق وزرائے محکموں کے انچارج ہوگئے ہیں سر ہور جو پہلے وزیر ہند تھے اب وزیر خارجہ ہوگئے ہیں سر ہور اپنے جدید عہدہ کی حیثیت سے جاپان وحبش اٹلی وحبش اور دیگر یورپین معاملات کے متعلق سوالات و جوابات کریں گے

تعلیم کا بجٹ اس اجلاس میں خاص چیز ہوگا اور مسٹر الیور اسٹینلے پہلی تعلیمی بورڈ کے صدر کی حیثیت سے تقریر کریں گے۔

آگرہ ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس

آگرہ ۱۶ رجون۔ آگرہ ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس کے لئے جو یہاں ۱۸ و ۱۹ اور ۲۰ رجون کو زیر صدارت پنڈت بالکرشن شرما منعقد ہوگی۔ تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ شریمتی ودیاوتی راٹھور استقبالیہ کمیٹی کی صدر ہیں اس موقعہ پر ایک نوشاسٹ کانفرنس بھی منعقد ہوگی جس کی صدارت کے لئے اچاریہ نریندر دیو سے درخواست کی گئی ہے۔

اسمبلی کا ضمنی انتخاب

مسٹر نرمل چندر کی کامیابی

کلکتہ ۱۳ رجون۔ مسٹر سرت چندر بوس کے مستعفی ہوجانے کی وجہ سے جو کہ آجکل شاہی نظر بند ہیں کلکتہ کے شہری حلقہ سے اسمبلی کی جو نشست خالی ہوئی تھی اُس کے انتخاب میں مسٹر نرمل چندر کامیاب ہوئے ان کو ۱۱۵۶ ووٹ ملے اور اُن کے مخالف مسٹر راجیند رانگھو جوکہ بعد میں بیٹھ گئے تھے کل ۵ ووٹ ملے ہیں۔

بنارس میں آموں کی نمائش

بنارس ۱۳ رجون۔ مہاراجہ بنارس کی زیر صدارت مقامی ٹاؤن ہال میں جو آموں کی نمائش ہوئی تھی جس میں مختلف قسم کے آم رکھے گئے۔ کمشنر بنارس نے نمائش کا افتتاح کیا۔ بنارس سے باہر کے بہت سے آدمی نمائش میں شامل ہوئے۔

والسرائے کوئٹہ ریلیف فنڈ

شملہ ۱۲ رجون آج تک والسرائے کوئٹہ ریلیف فنڈ میں ۱۵۱۶۶۲۹ روپیہ وصول ہوچکا ہے۔

۱۲ رجون کو یوم حادثہ کراچی مناؤ

قیامت ہے! اندھیر ہے!

کراچی میں دو سو یا اس سے بھی زیادہ مسلمان بلاوجہ ہلاک اور زخمی کر دیے گئے اور حکومت کو انصاف کرنے سے انکار ہے۔ تحقیقات سے انکار ہے۔ وہ محکوم سہی، غلام سہی، ہندوستانی سہی آدمی تو تھے۔ کیا ان مقتولین، مجروحین، اور ان کے ورثا کا اتنا بھی حق نہیں کہ اسکی تحقیقات کیجائے کہ کراچی میں جس نے فیر کا حکم دیا اُسنے صورت حال کے اندازے میں غلطی تو نہیں کی۔ بزدلی سے گھبرا تو نہیں گیا۔ اختیار کے زعم میں فرعون تو نہیں بن گیا؟

حکومت بمبئی نے صاف اعلان کیا ہے کہ تحقیقات نہیں کیجائے گی! عمال کراچی نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔ اسمبلی کے ہندو اور مسلمان ممبروں کا متفقہ مطالبہ کہ تحقیقات کی جائے! آلفلا کر در مسلمانان ہند کی مسلسل فریادیں سب رائیگاں رسب صدا بہ صحرا۔

ہندوستانیت کی۔ اسلامیت کی اور انسانیت کی اس سے بڑی اور کوئی توہین نہیں ہوسکتی اگر ہمارے تحمل اور برداشت کا یہی عالم رہا تو اس ہندوستان میں جو ہمارا وطن ہے۔ جہاں ہمیں آزاد ہونا چاہیئے حاکم ہونا چاہیئے۔ ہماری جانیں جنگلی جانوروں سے زیادہ ارزاں ہو جائیں گی۔

اے مسلمانو! خدا کے لئے اٹھو۔ حرکت میں آؤ۔ کراچی کے یتیموں اور بیواؤں کو مایوس نہ کرو۔ انصاف حاصل کرو یا اس جھوٹی شہرت کے نقاب کو چاک کر کے پھینک دو کہ برطانیہ انصاف پسند ہے اب حکومت ہند قابل تخاطب نہیں ہے وہ عمال کراچی کی طرفداری کر کے فریق بن چکی ہے حکومت برطانیہ سے براہ راست مطالبہ کرو کہ ایک آزاد برطانوی کمیشن تحقیقات مقرر کیا جائے جرم ثابت ہونے پر مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ مقتولین کے ورثا کو خون بہا اور مجروحین کو اُن کے نقصان کا معاوضہ دلایا جاوے۔ آئندہ مجمعوں پر گولیاں چلانے کی ممانعت کر دی جاوے۔

۲۱ رجون کا پروگرام بعد نماز جمعہ ہر مسجد میں حادثہ کراچی کی تفصیلات بیان کی جائیں۔ شام کو بعد مغرب ہر شہر میں جلسہ عام منعقد کر کے اپنے مطالبات کے متعلق رزولیوشن پاس کیے جائیں۔ اور حادثہ کراچی پر اپنے جذبات کا قوت کیساتھ اظہار کیا جائے۔ اسکے بعد پورا جلسہ کچھ فاصلہ تک بصورت جلوس چلکر منتشر ہو جائے۔ کامل سکوت جلوس کی خصوصیت ہو۔ کوئی کسی سے بات بھی نہ کرے۔

الداعـــــــیان

(علامہ ڈاکٹر سر) محمد اقبال۔ (مولانا) حسرت موہانی۔ (مولانا) ابوالمعارف محمد عرفان آنریری سکریٹری مجلس مرکزیہ خلافت ہند (مسٹر) اسٹین نوری بیرسٹر رکن مجلس مرکزیہ خلافت ہند (مولانا) محمد مظہر الدین مالک و ایڈیٹر الامان۔ (مولانا) محمد قطب الدین عبدالوالی فرنگی محلی رکن جمعیۃ علماء ہند (مولانا مفتی) سید عطاء اللہ شاہ بخاری (امیر شریعت پنجاب) رکن جمعیۃ العلماء ہند۔ (مولانا مفتی) محمد عنایت اللہ فرنگی محلی جمعیۃ علماء ہند۔ (مولانا) عبدالماجد (قادری بدایونی) رکن جمعیۃ علماء ہند (آنریبل) شیخ مشیر حسین قدوائی بیرسٹر و ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ صدر آل انڈیا انڈیپنڈنٹ لیگ۔ (شاہ) مسعود احمد سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی۔ (مولوی) محمد احمد کاظمی ایڈوکیٹ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی (شیخ) عبدالمجید سندھی سابق صدر آل انڈیا خلافت کانفرنس (مولانا) سید حسین احمد محدث مہاجر مکی (مولانا) محمد ابوالقاسم سیف بنارسی صدر آل انڈیا اہل حدیث لیگ۔ سید حسن ریاض (مولانا) سید طفیل احمد (مولانا) حبیب الرحمن صدر مجلس احرار اسلام ہند (چودہری) فضل حق ایم ایل سی نائب صدر مجلس احرار اسلام ہند۔ (مولانا سید محمد داؤد غزنوی جنرل سکریٹری مجلس احرار اسلام ہند۔ مولانا مظہر علی اظہر ایم ایل سی جنرل سکریٹری مجلس احرار اسلام چودہری خلیق الزماں صدر نیشنلسٹ مسلم کانفرنس۔ سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت (مرزا عابد حسین ایڈوکیٹ رکن آل انڈیا

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۹۸۷

بعدالت مال مقام بچھرایاں ضلع کانپور

رائے بہادر بابو شیام لال — مدعی

بنام چھوٹے لال — مدعا علیہ

بنام چھوٹے ولد گجودھر برہمن ساکن موضع سنایا کھیڑہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ رجون ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بچھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے

پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۲ رجون ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

آل انڈیا مشرقی کانفرنس

میسور ۱۳ رجون مہاراجہ میسور نے آل انڈیا اورینٹل کانفرنس کا سرپرست ہونا منظور کر لیا ہے آپ نے اسکے لئے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔ کانفرنس بڑے دن کی تعطیلات میں منعقد ہوگی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — سمبھی



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۹ - جون ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ - ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	نمبر ۲۶

ادبیات

کوئٹہ کی تباہی پر

کوئٹہ کی ایک مصیبت زدہ بیوہ کے تاثرات

از جناب دوؔر ہاشمی کانپوری

"ذیل کی نظم" جناب حامد الانصاری غازی جوائنٹ ایڈیٹر اخبار مدینہ کی ہمشیرہ عزیزہ کی داستان مصیبت کو پڑھ کر معرض وجود میں آئی ہے، یوں تو کوئٹہ کی داستان تباہی کو پڑھا اور سُنا ... لیکن شاعر کے دل کو جس نشتر نے چھیڑا وہ غازی ہمشیرہ کا یہ جملہ تھا ..... بھائی میاں صبر کیجیے جن حضرات نے مدینہ ۱۷ر جون ۱۹۳۵ء کو ملاحظہ کیا ہے اور "بحث و نظر" کے کالم کو گدازِ قلب کیساتھ پڑھا ہے وہ میرے تاثرات کو حقیقی طور پر سمجھ سکتے ہیں ..... بہرحال مجھے حامد الانصاری صاحب کی "داستان درد" سے دلی ہمدردی ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ میرا وطن عزیز بھی گنگوہ ہے۔ انبیٹھ اور گنگوہ ایک ہی چیز ہے۔ میں غازی صاحب موصوف کو اپنے دلی تاثرات نذر کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدائے قدوس اُن کی ہمشیرہ عزیزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دوؔر ہاشمی

کوئٹہ اے جنت ہندوستاں کی جلوہ گاہ — مجھ سے اب دیکھا نہیں جاتا ترا حالِ تباہ
زلزلہ نے تیری سب عشرت طرازی لوٹ لی — دلفریبی، دلربائی، دلنوازی لوٹ لی
سرزمیں تھی رشکِ جنت تیری اے پیارے وطن — کس قدر سرسبز تھا شاداب تھا تیرا چمن!
یک بہ یک یہ کیا بلا آئی کہ ویراں ہو گیا — تیری رعنائی کا ہر منظر پریشاں ہو گیا
تیرے مٹجانے کا یوں دنیا میں ماتم ہے بہت — لیکن اس دلکو تباہی کا تری غم ہے بہت
تجھ سے وابستہ مری محرومی قسمت بھی تھی — تیری جنت گاہ میں یعنی مری جنت بھی تھی
آہ وہ فردوس جو تنہا تھی میری ملکیت — آہ وہ سرمایۂ راحت وہ میری سلطنت
یعنی وہ شوہر مرا وہ رازدار ... زندگی — وہ نشاطِ نو بہ نو وہ سردارِ سرخوشی
اے وطن تو کیا مٹا، شوہر مٹا، گھر مٹ گیا — میری دنیا کا ہر اک دلچسپ منظر مٹ گیا
اب جیوں گی آہ کیسے اپنے شوہر کے بغیر — زندگی بے کیف ہے عاشق کی دلبر کے بغیر

ایک عورت کیلئے شوہر نہیں تو کچھ نہیں
زندگی کا جب یہی منظر نہیں تو کچھ نہیں

اے خدا کیوں تو نے بخشی مجھکو تازہ زندگی — موت ہی اچھی تھی مجھ کو زندگی اچھی نہ تھی
رہ گئی ہوں میں ہی اب رونے رولانے کیلئے — داغ شوہر کا وطن کا غم اُٹھانے کے لئے
جتنے ہیں مظلوم ان کی بھی تباہی دیکھ لوں — آج اتمام سزائے بیگناہی دیکھ لوں!
آہ یہ معصوم بچے یہ حسیں یہ مہ جبیں! — انکا اب تیرے سوا دنیا میں کوئی بھی نہیں
کس کے یہ لختِ جگر ہیں یہ نہیں معلوم ہے — ان کو تو اک نالۂ اندوہ گیں معلوم ہے
دیکھتے ہیں سب کے چہرو نکی طرف فریاد ہے — کیا انھیں ماں باپ کی صورت کا نقشہ یاد ہے
مال ان کو چاہیے یارب نہ کچھ زر چاہیے — ان کو تو دنیا میں اک آغوشِ مادر چاہیے
رحمتیں آغوشِ مادر کی نہ جبتک پائیں گے — یہ شگفتہ پھول اے اللہ مرجھا جائیں گے
کون انھیں سینے سے اب لپٹائیگا ماں کیطرح — کون رکھے پھولوں کو شاخِ گلستاں کیطرح
اے خدا شوہر کے غم کا چاہتی ہوں یہ صلہ — دامنِ شفقت میں ان پھولوں کو لیلوں بر ملا
مقدرت اتنی عطا کر پرورش ان کی کروں — جسقدر یہ سب ضدیں مجھ سے کریں پوری کروں

ہاں! غمِ شوہر کی یارب داد تجھ سے پاؤں میں
انکو ماں بنکر کھلاؤں ان سے جی بہلاؤں میں

دنیائے اسلام

یمن میں جنگی تیاریاں

استنبول کی ایک خبر مظہر ہے کہ امام یمن نے امیر احمد ثریا بک سابق کمانڈر افواج کو اپنی فوج کی تعلیم کے لئے مقرر کیا ہے آپ آج یمن کے لئے روانہ ہو گئے ہیں روانگی سے قبل آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ عربوں میں جنگی اسپرٹ ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ ان کے دلوں میں اب تک وہ جذبہ موجود ہے جس نے الحاد و کفر کی تعلیم کو دنیا سے ناپید کر دیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو متحرک کیا جائے۔

ثریا بے استنبول کے مدرسہ حربیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ جنگ عظیم نے آپ نے بہت سی خدمات انجام دی تھیں۔ جب سابق شاہ افغانستان غازی امان اللہ خان نے کابل میں مدرسہ حربیہ کی بنیاد ڈالی تو اس کے مہتمم اعلےٰ آپ ہی تھے۔

امام یمن نے آپ کو ۷۰۰ اشرفی تنخواہ پر بلایا ہے یمن میں گذشتہ ۳ ماہ میں تقریباً ۴۰ ہزار رنگروٹ بھرتی ہوئے ہیں

ترکی سے یہودیوں کا اخراج

انگورہ ۲۲ر جون ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نے یہود کی مملکت ترکی سے نکلجانے کا حکم دیدیا ہے یہودی وفود سینکڑوں کی تعداد میں فلسطین کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان پر جاسوسی کا شبہ بھی کیا جاتا ہے۔

ایران کا یورپین لباس

شملہ ۲۲ر جون۔ ایران کے قنصل جنرل متعینہ ہندوستان نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے جسمیں ان ایرانیوں کو جو ہندوستان میں رہتے ہیں۔ یہ اطلاع دی گئی ہے کہ تمام ایرانی قوم نے نہایت خوشی کیساتھ یورپین لباس اور ٹوپ اختیار کیا ہے اسلئے مجھے امید ہے کہ میرے تمام ہم قوم جو ہندوستان میں آباد ہیں اپنے لباس کے اندر اسی قسم کی تبدیلی کر لیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۲۶

افغانستان میں بیکاری نام کو نہیں ہے

جنیوا کی اطلاع مظہر ہے کہ بین الاقوامی مزدور کانفرنس کے انیسویں سالانہ جلسہ میں جو آجکل زیر قیام ہے حکومت افغانستان کے پہلے سرکاری نمائندہ سردار عمر خاں نے شرکت فرمائی۔ ادارہ کے ڈائرکٹر کی رپورٹ پر بحث کے دوران میں آپنے ایک دلچسپ تقریر فرماتے ہوئے سب سے پہلے ادارہ کے گورننگ بوڈی کے چیرمین اور اُن کے ڈائرکٹر کا شکریہ پیش کیا جنہوں نے افغانستان کی شرکت پر اظہار مسرت کرتے ہوئے۔ اُس کی اقتصادی ترقی کے حوالے دیئے تھے۔ آپ نے دوران تقریر میں اپنے آپ کو پہلا سرکاری نمائندہ ہونے پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک اس ادارہ کی اہمیت سے غافل نہیں ہے ہم اس کے نظریہ اور مقاصد کو مفید خیال کرتے ہوئے اس کے ساتھ تعاون کے لئے ہر وقت تیار ہیں ہم اپنے ملک کی ترقی کے لئے بڑی سرگرمی سے کوشاں ہیں اور اس قلیل عرصہ میں بہت سے تعمیری اور اصلاحی کام اپنے ہاتھوں میں لئے جن میں ایک حد تک کامیابی بھی حاصل ہو گئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ادارہ ہمارے اصلاحی کاموں میں ہماری معاونت کرے گا اور حکومت افغان اور ادارہ کے تعلقات روز بروز مستحکم ہوتے رہینگے ہم نے تمام ملک میں عوام کی بہبودی کی خاطر بہت سے کام جاری کیے ہیں۔ جن سے مزدور پیشہ گروہ کی بہتری خاص طور پر مد نظر رکھی گئی ہے۔ ہماری پبلک ورکس اسکیم پر بڑی سرگرمی کیساتھ کام ہو رہا ہے۔ ملک کے عرض و طول میں ٹیلیگراف اور ٹیلیفون مہیا ہو چکے ہیں۔ تقریباً دو ہزار میل لمبی سڑکیں تیار ہیں۔ اور اسطرح عوام کی مزدوروں کو ہم بڑی سرعت کیساتھ مہیا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ملک میں آبپاشی کے لئے بہترین نہریں تیار ہو رہی ہیں۔ ہندوکش کے کوہستانی علاقہ میں ایک بڑی کوہستانی سڑک بھی زیر تعمیر ہے۔ اور ان کے علاوہ ۵۰ دیگر نقشہ جات زیر غور ہیں۔ ان تمام کاموں پر ہزارہا مزدور روزی حاصل کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ مزدور پیشہ گروہ کی حالت بہت ہی بہتر بن گئی ہے

آپ نے فرمایا کہ چونکہ افغانستان ایک زرعی ملک ہے اس وجہ سے ہماری حکومت کی خاص توجہ زراعت پر مبذول ہے۔ حکومت نے حال ہی میں ایک نیشنل بنک بھی قائم کیا۔ افغانستان میں جہاں تک مزدوروں کے کام کے گھنٹوں کا تعلق ہے وہ بہت ہی کم ہے صنعتی کارخانوں اور پبلک مفاد کے کاموں میں ۳۵-۳۹ گھنٹہ فی ہفتہ کام ہو رہا ہے۔ مزدوروں کی صحت عام طور پر اچھی ہے تعلیم پر بھی توجہ دی جا رہی ہے اور بیکاری نام کو موجود نہیں۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں ۲۴ قوانین جاری کئے گئے۔ جن میں مزدوروں کے کام کے گھنٹوں اور چھٹیوں کے متعلقہ قوانین خاص طور پر قابل ذکر ہیں جب کہ دنیا میں چاروں طرف بیکاری پھیلی ہوئی ہے ہم اس طرف سے بالکل مطمئن ہیں۔ ہمارے یہاں ہر شخص کے واسطے جو محنت کرنا چاہتے مزدوری موجود ہے ملک میں ہر جگہ امن و امان ہے۔

لارڈ ھیڈلے کا انتقال!

لارڈ ہیڈلے جنہوں نے سنہ ۱۹۱۳ء میں اسلام قبول کیا تھا۔ ۲۲ جون کو نرسنگ ہوم لندن میں انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کا اصلی نام رولینڈ جی اے الس تھا آپ اپنے چچا کے بعد سنہ ۱۹۱۳ء میں لارڈ ہیڈلے کے لقب سے ملقب ہوئے آپ جنوری سنہ ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے تھے اور ویسٹ منسٹر اسکول اور ٹرنٹی کالج کیمبرج میں آپنے تعلیم حاصل کی تھی۔ کچھ عرصہ تک درس و تدریس میں مشغول رہنے کے بعد آپ کئی سال تک "سالسبری اینڈ ویکبر جرنل" کے سب ایڈیٹر رہے۔ سات سال تک آپ سر فریڈرک سگر ہنٹ ممبر پارلیمنٹ کے پرائیوٹ سکریٹری بھی رہے اسکے بعد سنہ ۱۸۹۲ء میں سول انجنیرنگ میں داخل ہوئے اور کئی سال تک آئرلینڈ میں کام کرتے رہے۔ کشمیر میں بھی آپ نے عرصہ تک ملازمت کی ہے۔ آپ پیدائشی پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر حق و صداقت کی تلاش فرقہ کیتھولک کا بھی مطالعہ کیا مگر کچھ تسلی نہ ہونیکی وجہ سے آپنے اپنی توجہ مذہب اسلام کی طرف مبذول کی اور اسکا مطالعہ شروع کیا اسلام کی سادگی اور اصولوں نے ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر کیا اور بالآخر آپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا سنہ ۱۹۲۳ء میں آپ حج کے ارادہ سے مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہاں شاہ حسین نے آپکو اعزازات سے سرفراز فرمایا۔

آپ نے اسلام کی خاطر بہت کچھ خدمات انجام دی ہیں اور آپ کی وفات مسلمانوں کیلئے ایک سانحہ ہے ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرمائے

جرمنی اور برطانیہ کا معاہدہ

پچھلے دنوں جب جرمنی نے اس امر کا اعلان کیا تھا کہ وہ اپنی فوجی قوت میں اضافہ کرے گا تو سارے یورپ میں تہلکہ مچ گیا تھا۔ اور تمام دول یورپ جرمنی کو دھمکا کر اس ارادہ سے باز رکھنا چاہتے تھے۔ مگر ہٹلر فولادی ارادہ کا انسان ہے وہ کب اس قسم کی گیدڑ بھبکیوں سے متاثر ہو سکتا تھا۔ آخر میں تمام دول یورپ اپنا سا منھ لیکر خاموش رہ گئے۔ اب یہ معلوم کرکے حیرت ہوئی ہے کہ برطانیہ اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے اور وہ معاہدہ اب پایۂ تکمیل کو ہو نگیا ہے ✻

آئینۂ کانپور

مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی تعلیم القرآن

مولوی سید شمشاد حسین رضوی صاحب نے کانپور میں ایک ایسا مدرسہ کھولکر کہ جس میں صرف ۹ ماہ میں قرآن شریف ختم کرا دیا جاتا ہے مسلمانوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔

عام طور پر مسلمان بد قسمتی سے تعلیم قرآن سے غافل ہو رہے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ظاہر کی جاتی ہے کہ عمر کا بہترین وقت قرآن مجید کے ختم کرانے میں ضائع ہو جاتا ہے جس سے دنیاوی تعلیم میں ہرج واقع ہوتا ہے۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے جو قلیل مدت قرآن شریف کے ختم کرانے کیلئے متعین کی ہے اُس کے بعد کوئی شخص بھی اس قسم کے لغو اور لچر عذر پیش نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ۹ ماہ میں قرآن مجید ختم کرانے کی ترکیب ایجاد کر کے کمال کر دکھایا ہے اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اس کے لعبد خدائے تعالےٰ سے یہ پوری امید ہے کہ ہر مسلمان بچہ ضرور قرآن مجید ختم کرلے گا۔

اہل شہر کے جو بچے اس مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں اُس سے اس دعوے کی پوری تائید بھی ہوتی ہے کہ پانچ چھ برس کا بچہ قرآن شریف ختم کر دیتا ہے اس مدرسہ کا دوسرا سالانہ امتحان ۴ جولائی کو ہونے والا ہے ہم اہل شہر سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے بچے اس مدرسہ میں بھیجکر مولوی صاحب موصوف کی ایجاد سے پورا استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اسپیشل ٹرین

بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین میونسپل بورڈ کے صاحبزادے بابو دوندر سروپ کی بارات جھانسی کو بذریعہ اسپیشل ٹرین ۲۸ جون، ۷ بجکر ۳۵ منٹ پر روانہ ہوئی۔ جس میں تقریباً دو سو شہر کے معزز ہندو اور مسلمان تشریف لیگئے ہیں۔ بارات مذکور ۳۰ جون کو ۱۲ بجے دن تک واپس آجاتے گی۔

شادی

پنڈت شیو نرائن مصرا، یدو میونسپل کمشنر کے دختر کی شادی پنڈت چند سیکر ایم اے کیساتھ ہوئی۔ جس میں شہر کے معزز ہندو مسلمانوں نے شرکت کی ہم اس تقریب کی خوشی میں پنڈت جی کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ڈنر

یکم جولائی کی رات کو بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ اپنے صاحبزادے بابو دوندر سروپ کی شادی کی خوشی میں ایک اعلےٰ پیمانہ پر ڈنر دیں گے۔ جس میں شہر کے معزز ہندو مسلمان اور یوروپین حضرات کو مدعو کیا جاتے گا۔

لالہ کملاپت جی

لالہ کملاپت سنگھانیا ۲۴ جولائی کو بمبئی سے کانپور تشریف لائے۔ اسٹیشن پر آپ کا زبردست استقبال کیا گیا۔ اب لالہ جی کی صحت بفضلہٖ اچھی ہے۔

مسٹر مارش اسمتھ

۲۰ جون کو مسٹر مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس چار ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لیگئے

قتل

موضع گورا میں شیودیال نامی ایک شخص کو چند لوگوں نے لاٹھیوں سے مار کر مار ڈالا

یوم کراچی

انجمن احرار کے زیر اہتمام ۲۱ جون کو مولوی سید ابو محمد صاحب ثاقب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں واقعہ کراچی کے متعلق آزاد کمیشن مقرر کرنے اور اُس کی تحقیقات کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا گیا

پوسٹ مین لوٹ لیا گیا

علاقہ نزول میں مسمی شمشیر پوسٹ مین جب کہ وہ ڈاک تقسیم کر رہا تھا۔ کچھ لوگوں نے اُسپر حملہ کرکے اُس کے پاس سے پچاس روپیہ لوٹ لئے۔

میونسپل الکشن اور کانگریس

کہا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ کے الکشن میں کانگریس پوری طاقت سے حصہ لے گی۔ چنانچہ کانگریس کے حلقہ میں غیر مسلم ۱۷ وارڈوں کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص کے نام لیے جاتے ہیں:۔

وارڈ نمبر ۱ مسٹر چھیل بہاری لال دیکشت کنٹک سابق سکریٹری کانگریس سوشلسٹ پارٹی۔
وارڈ نمبر ۲ مسٹر سوریا پرشاد اوستھی جنرل سکریٹری کانپور مزدور سبھا و پریسیڈنٹ یو۔پی ٹریڈ یونین کانگریس۔
وارڈ نمبر ۳ ڈاکٹر مراری لال
وارڈ نمبر ۴۔ مسٹر نرائن پرشاد اروڑا۔
وارڈ نمبر ۵ گرو رگھبر دیال مصرا
وارڈ نمبر ۶ ڈاکٹر جواہر لال
وارڈ نمبر ۷ مسٹر شیو نرائن ٹنڈن سابق سکریٹری ٹاؤن کانگریس کمیٹی۔
وارڈ نمبر ۸ پنڈت رگھبر دیال بھٹ
وارڈ نمبر ۹ مسٹر مہیش چندر چودھری پرنسپل بھارتیہ ودیالیہ
وارڈ نمبر ۱۰ مسٹر جی جی جوگ
وارڈ نمبر ۱۱ مسٹر للو رام دھہترا
وارڈ نمبر ۱۲۔ لالہ پھولچند جین سابق خزانچی ٹاؤن کانگریس
وارڈ نمبر ۱۳ پنڈت بالکشن شرما
وارڈ نمبر ۱۴ مسٹر گنگا سہائے چوبے
وارڈ نمبر ۱۵ پروفیسر شیتن لال سکسینہ
وارڈ نمبر ۱۶ لالہ پیارے لال اگروال
وارڈ نمبر ۱۷ مسٹر دھنی رام کھٹک

معاینہ مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی

آج ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۵ء کو میں مولوی عبدالوالی صاحب برشین ٹیچر حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور کی معیت میں نہ ماہی اسکول کی شاخ واقع فہیم آباد میں بغرض داخلہ فرزند خود حاضر ہوا۔ اسکول قابل تعریف حالت میں ہے مختلف بچوں سے پڑھوا کر سنا گیا بچے صاف اور صحیح پڑھتے ہیں۔ عمر بہت کم یعنی ۴-۵ سال کے درمیان ہے مولوی سید شمشاد حسین صاحب قابل ستائش ہیں

سبد گل

لارڈ ہیلی فیکس عرف لارڈ ارون جو امن کے دیوتا مشہور ہیں - برطانیہ کے جدید کابینہ میں وزیر جنگ مقرر ہوتے ہیں -

لوگوں کو اعتراض ہے کہ تیلی کا کام تنبولی کے سپرد ہوا ہے - لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ برطانیہ کی امن پسندی کا انتہائی ثبوت ہے - جو ایک تجارتی قوم کی حیثیت سے واقعی یورپ میں امن کی خواہاں ہے

کرنل وجوڈ نے "نیر الیسٹ" میں ایک مقالہ شائع کرایا ہے کہ فلسطین کو موجودہ مخلتی حالت سے نکال کر برطانیہ کی نو آبادیات میں شامل کر لیا جائے -

اس سے لوگوں کو یہ غلط فہمی نہ ہونا چاہئے کہ برطانیہ اپنی سلطنت وسیع کرنا چاہتی ہے بلکہ یہ تجویز تو محض رفاہ عام کی غرض سے ہے -

---

کہتے ہیں کہ کسی فقیر نے ایک طوطا اور ایک مینا پالی تھی - دونوں کو ایک مکالمہ یاد کرادیا تھا - اور اپنی جھونپڑی کے سامنے لب سڑک ان کو پنجرے میں لٹکا دیا کرتا تھا -

جب کوئی مسافر نکلتا تو مینا کہتی "میاں مسافر ایک پیسہ دے"

فوراً طوطا کہتا "میاں مسافر ایسے نہیں جو تجھے پیسہ دیدیں گے" ان کی باتوں سے مسافر خوش ہو کر جب پیسہ دیتا تو مینا کہتی "دھر مینا کی گولک میں"

تو حضرت یہ تو مانگنے کے طریقے ہوا کرتے ہیں -

مسٹر گنگا ناتھ جھا - سابق وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی نے فرمایا کہ آئندہ آئین کے ماتحت ہو جاتی امتیاز اس قدر زور پکڑ جائے گا کہ ہندوستان ایک متحدہ ملک نہیں رہے گا -

تو پھر یہ سمجھنا چاہئے کہ بل کامیاب رہے گا کیونکہ یہی اسکا مقصد ہے -

---

چین نے لیگ اقوام اور اتحادیوں سے اپیل کی ہے کہ خدارا جاپان کی بڑھتی ہوئی دست درازیوں کو روکو" اور مجھے اس آفت سے بچاؤ"

پیر آپ ہی لاچار - شفاعت کس کی کریں

علاوہ ازیں یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کہ راہزن سے رہنمائی کی درخواست کی جائے - ڈاکوؤں کو گھر کا پہرہ دار مقرر کیا جائے - ہندر سے اندمال زخم کی توقع کی جائے - گنجے کو ناخون دیدیے جائیں - شیر کی گود میں سونے کی خواہش کی جائے - آگ میں خشک گھاس دفن کر دی جائے - یا زلزلے سے کہا جائے کہ عمارتیں تعمیر کرے -

---

بمبئی سینٹنل لکھتا ہے کہ بمبئی کے ایک وارڈ کے انتخاب میں زندہ اور مردہ دونوں طرح کے انسانوں نے ووٹ دیا -

بعض حالات میں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ مردہ ووٹر زندہ ووٹر سے زیادہ تیز ہوتے ہیں - اور دوسرا جنم لینے سے پہلے ایک انتخاب میں دو دو تین تین ووٹ دیجاتے ہیں -

ادب لطیف

تیرا حکم

از مس موہن دیوانہ

بوڑھے نے ایک لمبی آہ سرد بھر کر چاروں طرف دیکھا - اس کے ارد گرد اس کی زندگی میں ساتھ دینے والے رشتہ دار - اور بچپن کے ساتھی سب ہی رو رہے تھے - اور وہ حسرت بھری نگاہوں سے ایک ایک کر کے سب کو دیکھ رہا تھا - زندگی میں اس کی بیشمار خواہشات پوری ہو چکی تھیں - لیکن وہ اپنے دل میں اب بھی صدہا ارمانوں اور بیشمار خواہشات کو چھپائے ہوئے تھا اس کی سب سے بڑی اور آخری خواہش دنیا میں رہنے کی تھی - اسی لئے وہ حسرت بھری نگاہوں سے اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں کو دیکھ رہا تھا وہ دنیا میں رہنا چاہتا تھا - لیکن اسے کوئی بھی نہ رکھ سکا - اور موت نے اسے قبر کی گہری نیند سلا دیا اس کی حسرتیں قبر میں بھی اس کے ساتھ تھیں

بیحد وجیہ اور خوبصورت نوجوان ایک بستر پر پڑا ہوا کراہ رہا تھا - سہاگ کا لال جوڑا پہنے اس کی نئی بیاہی بیوی لاکھوں ارمانوں کو دبائے رو رہی تھی - نزدیک ہی اس اکلوتے بیٹے کی بوڑھی ماں اپنا سر پیٹ رہی تھی - قریب المرگ نوجوان نے اپنی نئی بیاہی بیوی بوڑھی ماں، رشتہ داروں اور دوستوں کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا - اسے وہ دنیا میں رکھنا چاہتے تھے - لیکن کسی غیبی طاقت نے اسے سب کے دیکھتے ہی دیکھتے چھین لیا - اور قبر کی گود میں گہری نیند سلا دیا - لاکھوں ارمان اور لاانتہا حسرتیں قبر میں بھی اس کے ساتھ تھیں -

تیرا حکم دونوں کیلئے یکساں تھا!

---

۳۰ جون کو کوئٹہ ریلیف ڈے منایا جائے

کراچی ۲۳ر جون - بابو راجندر پرشاد نے اعلان کیا ہے کہ ۳۰ر جون کو کوئٹہ کے مصیبت زدوں کے رنج و آلام کا پہلا مہینہ ختم ہوگا اس درمیانی وقفہ میں ملک کو ان بدبخت بہنوں اور بھائیوں کی مصیبت کا اندازہ ہو سکے گا جو ۳۱ مئی کی رات کو کوئٹہ میں نازل ہوئیں - میں تجویز کرتا ہوں کہ اتوار کے دن ۳۰ر جون کو مرنے والوں کیلئے دعائیں کیجائیں اور جو زندہ ہیں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جائے اس روز ریلیف کیلئے چندہ بھی جمع کیا جا سکتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ ہر فرقے کے لوگ اس مظاہرے میں شریک ہوں کیونکہ زلزلے نے بھی مصیبت ڈھانے میں کوئی امتیاز نہیں کیا

غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے اختلافات کی وجہ سے اپنے وطن سے باہر ہیں - اس وطن سے جس کا چپہ چپہ ان کا ثنا خوان ہے - اس لئے کہ اسے تباہی سے بچانے کے لئے اس خاتون نے کیا کچھ نہیں کیا غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے ڈکٹیٹر بن جانے سے آپ کے اور ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا - اسی لئے آج خالدہ ادیب خانم ہی نہیں بہت سے اور خدام وطن سے دور ہو رہے ہیں

عالم نسواں

خالدہ ادیب خانم

گذشتہ سے پیوستہ

"ہم اس سے قبل بھی اس خاتون کے مضامین شائع کر چکے ہیں - اور آج بھی ان کا معرکۃ الآرا مضمون شائع کرتے ہیں جو امریکن قوم کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے منصفانہ اپیل کی حیثیت رکھتا ہے ہم حیران ہیں کہ یہ انتہائی مصروف خاتون اس وقیع اور مدلل مضامین کے لئے کس طرح وقت نکال لیتی ہیں"

ٹرکی کی حریت پسند پارٹی کے برسر اقتدار آنے کے بعد خالدہ خانم اپنے وطن واپس آ گئیں - جب بلقان کا فتنہ خوابیدہ پھر بیدار ہوا اور ترکوں کو چارو ناچار اس کا مقابلہ کرنا پڑا - تو اسوقت خالدہ خانم کے ایک پرجوش مقررہ کی حیثیت سے شہرت حاصل کی انہوں نے جلسوں میں پرجوش تقریریں کیں - اور ترکوں کو اپنے وطن عزیز کو بچانے کے لئے مردانہ وار مرنے پر آمادہ کر لیا -

وطن واپس آنے کے بعد خالدہ خانم نے ڈاکٹر عدنان بے سے نکاح کر لیا - اور اپنے ملک کی معاشرتی تعلیمی اور اخلاقی اصلاح کے کاموں میں منہمک ہو گئیں کہ جنگ نے ان کے سکون کو درہم و برہم کر دیا ... اور حریت پسندوں کو ملک پر فدا ہونے کی دعوت دینا ایسا جرم تھا جس کے ارتکاب کی سزا موت سے کم نہ تھی جب تک ہو سکا وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر قسطنطنیہ کے گلی کوچوں میں پھرتی اور جلسوں میں تقریریں کرتی اور لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا کرتی رہیں - لیکن آخر وہ زمانہ آ گیا کہ اتحادیوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا اب ان کے لئے سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ قسطنطنیہ کو خیرباد کہدیں - اور اناطولیہ جا کر فدایان حریت کا ہاتھ بٹائیں - چنانچہ یہ انگورہ چلی گئیں - اور جہاد حریت میں عملی طور پر مشغول ہو گئیں

جب جنگ کے بادل چھٹ گئے اور ترک موت اور زندگی کے کھیل میں کامیاب ہوئے - تو حکومت انگورہ نے اندرونی ملک کا انتظام شروع کیا - اسوقت خالدہ ادیب خانم تعلیمی ترقی طرف متوجہ ہوئیں

خالدہ خانم نے اس سلسلہ میں جس طرح کام کیا اس کا اندازہ ایک فرانسیسی خاتون مس کالف کے بیان سے کیا جا سکتا ہے -

" مجھے حدود اناطولیہ میں جس چیز نے حد درجہ خوش کیا وہ یہاں کے گاؤں گاؤں اور قصبہ قصبہ میں افتتاحی مدارس کا افتتاح ہے - جو اس زبردست تعلیمی لائحہ عمل کا نتیجہ جو خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات نے مرتب کیا ہے اور جسے منظور کرانے میں انھیں اپنی لاثانی قوت استدلال صرف کرنی پڑی ہے - تنہا اناطولیہ میں اسلامی مدارس کی کثرت ان متعصب یورپین افراد کا کافی اور دنداں شکن جواب ہے جو ترکوں کی جہل دوستی کی داستانیں گڑھا کرتی ہیں "

خالدہ خانم نہایت وسیع الاخلاق اور منکسر مزاج ہیں - آپ کی آواز میں شیرینی ہے لیکن جوش کے وقت اس میں شیروں کی سی گرج پیدا ہو جاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے دنیا کی یہ نامور خاتون حسم

بچوں کی دنیا

آزادی کی لڑائی

گذشتہ سے پیوستہ

اس کی خبر شہنشاہ دارا کو بھی پہونچی اور وہ ایک بڑی زبردست فوج لے کر یونان پر چڑھ دوڑا - لیکن یونان کے آدمی اپنے ملک کی محبت میں نشے میں متوالے ہو رہے تھے - وہ اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں کود پڑے اور اپنی تلوار کے وہ وہ جوہر دکھائے کہ ایران کے طاقتور اور مغرور بادشاہ کو بھی آخرکار پسپا ہو کر اپنے ملک ایران واپس جانا پڑا - یونانیوں نے بڑی خوشیاں منائیں - اور غیر قوم کی غلامی سے بچ جانے کی وجہ سے خدا کا بہت بہت شکریہ ادا کیا -

لیکن ایران کے شہنشاہ کے دل میں یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکتی رہی اس نے آج تک جس طرف کا بھی رخ کیا تھا اسے فتح حاصل ہوئی تھی - اس لئے اس شکست کا داغ اس کے دل سے کسی طرح بھی نہ مٹتا تھا - آخر اسی رنج میں اس نے جان دیدی اور اس کا بیٹا زرکسیز اس کی جگہ تخت پر بیٹھا - باپ کی ناکامی کا اسے بھی بڑا ملال تھا - کہ جب تک ان سرکش یونانیوں کو نیچا نہ دکھاؤں گا - چین کی نیند نہ سوؤں گا -

اب بیچارے یونانیوں کی بڑی سخت آزمائش کا وقت آیا - ان کی تمنا تھی کہ ان کا ملک آزاد رہے وہ چاہتے تھے کہ ان کے ملک پر غیروں کا قبضہ نہ ہو لیکن ان کی تعداد تھوڑی تھی - ان کے پاس کھانے پینے اور لڑنے مارنے کا سامان کم تھا -

دوسری طرف ایران کے شہنشاہ نے اس مرتبہ بڑا سخت اہتمام کیا تھا - اس نے اپنی اتنی بڑی سلطنت کو کونے کونے سے فوجیں بلوائیں - اسیریا لیبیا - سیتھیا - تھریس، ہندوستان، بلوچستان وغیرہ غرضکہ ۴۵ ملکوں سے ایران کی مدد کیلئے فوجیں جمع ہوئیں - پیدل فوج بھی تھی، گھوڑے اور سانڈنی سوار بھی تھے - مختصر یہ کہ چڑھائی خشکی کی طرف سے کی گئی - اور جہازوں کے بیڑے نے سمندری راستے کو بھی گھیر لیا - پیدل فوج کی تعداد ۲۰ لاکھ بتائی جاتی ہے - سوار اسی ہزار تھے - بارہ ہزار بڑے جہاز تھے - اور ہر جہاز میں دو سو آدمی تھے اتنی بڑی اور بھیانک فوج اور لڑائی کے سامان کے ساتھ ایران کے طاقتور شہنشاہ نے یونان کے چھوٹے سے ملک کی آزادی اور خود مختاری چھیننے کا مصمم ارادہ کر لیا -

یونان غریب کے پاس نہ دولت تھی نہ ثروت کوئی باقاعدہ تنخواہ دار فوج بھی نہ تھی ہر شہری ضرورت کے وقت سپاہی بن جاتا تھا - ورنہ اپنے روزمرہ کے معمولی کاموں میں لگا رہتا تھا - ہتھیار بھی ایسے بھانت بھانت اور قسم قسم کے نہ تھے جیسے کہ ایرانی ساتھ ساتھ لائے تھے - پھر مصیبت پر یہ مصیبت یہ کہ ملک کے شہروں میں آپس میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی - ایک کو ایک کھائے جانے کے لئے تیار بیٹھا تھا -

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں کے جدید رجحانات!

بسلسلہ گذشتہ

ایک فلم کمپنی نے تو اپنے ایک فلم کا عنوان ہی "ناچ والی"، رکھدیا جس سے مقصد یہ تھا کہ پبلک ناچ کے شوق میں جوق درجوق سینما ہال کی رونق بڑھائے لیکن فلم میں سوائے ایک مختصر رقص کے کہیں ناچ کا تذکرہ تک نہیں تھا۔ اور ہر قدم پر گانا خیالات کو برہم کیے دیتا تھا۔ اگر ناچ والی کے بجائے گانے والی اس فلم کا عنوان رکھا جاتا تو موضوع کے مطابق ہوتا۔ پھر ستم ظریفی دیکھیے کہ فلم میں جس کردار کو ناچ والی کا خطاب دیا گیا اس کی فطرت ناچ والیوں سے بہت بلند دکھائی گئی ہے اور اس کے کردار میں ناچ کی خصوصیت کا کہیں ذکر نہیں فلموں میں ناچ کے اضافہ سے فلم کمپنیوں نے ہندوستان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ ہاں اگر فطرت عیاشی کی نمائش کو خدمت کہا جاسکتا ہے تو ہماری زبان خاموش ہے!

ایک اور خصوصیت جو فلموں میں افسانہ نگار اپنے ہیرو کالج سے حاصل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہیرو کو کالج کا طالب علم دکھا کر افسانہ نویس افسانے کی جدت پر مہر ثبت کرانا چاہتا ہو۔ لیکن متعدد فلم دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں وہ یہ ہے کہ کالج سے افسانے طلب نہیں کیے جاتے۔ بلکہ عشاق پیدا کیے جاتے جاتے ہیں۔ افسانوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے یہ اقدام کتنا ہی موثر کیوں نہ ہو۔ ہندوستان کے کالجوں پر ایک شرمناک حملہ ہے غور کیجیے جب کوئی عقلمند اور ذی فہم انسان ان ڈراموں کو دیکھتا ہوگا۔ تو ہندوستان کے طلبا کے متعلق کیا رائے قائم کرتا ہوگا۔ اگر واقعی وہ حالات درست ہیں جن کی نمائش پردہ فلم پر ہوتی ہے تو نوجوانوں کو اس مظاہرے سے سبق لینا چاہیئے اور جلد از جلد اپنی اصلاح کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسا نہیں تو فلم نویسوں کو کالج کے طلبا کے مستقبل پر رحم کرنا چاہیئے۔ اُن کا کیرکٹر اگر ابھی سے بدنام کر دیا تو کالج لائف نوجوانوں کی تخریب کے لئے بہت اندیشناک ثابت ہوگی۔

محبت کی اولجھی ہوئی داستانیں محبت کے نام پر دعوت تخریب اور انجام کار خوں ریزوں کی نمائش موجودہ سوشل لائف پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈالی۔ ہم پردہ فلم پر اپنی معاشرت کو غلط پیرائے میں دیکھ کر ندامت محسوس کرتے ہیں۔ ہماری موجودہ معاشرت ہرگز وہ نہیں ہے جس کی پردہ فلم پر نمائش کی جاتی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے نوجوان کہیں اپنی اصلی معاشرت کو چھوڑ کر فلم کی معاشرت ہی نہ قبول کرلیں۔ افسانوں میں پلاٹ کا انتشار ظاہر کرتا ہے کہ نشاطی افسانوں میں بھی غیر اختیاری طور پر ایک ایسا المیہ پہلو نمودار ہوجاتا ہے جس سے زندگی کے تاریک رخ پر روشنی پڑتی ہے یہ بات اس حقیقت کو بھی پایہ تصدیق کو پہونچاتی ہے کہ عہد جدید کتنا ہی نشاطی کیوں نہ ہوجائے۔ اس تمام عیاشانہ ذہنیت کا خمار پریشانی پر جا کر ختم ہوتا ہے۔

محبت کو غلط پیرہن دے کر فلم نویسوں نے ہمارے دلوں سے محبت کے صحیح جذبات کو دور کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور ہم پر ہوس محبت سے بہت قریب ہوتے جاتے ہیں۔ ہماری معاشرتی زندگی محض اس لئے ناکام ہے کہ ہم فلم سے کوئی معاشرتی سبق حاصل نہیں کرتے

مندرجہ بالا نقائص اور خوبیاں ہندوستان کے فلموں میں مشترک ہیں۔ ان سب کو سامنے رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلم ہمارے عیش پرستانہ جذبات کو ابھارنا چاہتے ہیں۔ لیکن سنیما ہال کی فضا میں فطرت کا ایک ایسا قہقہہ بلند ہوتا ہے جسے ہم سنتے ہیں اور سمجھ نہیں سکتے۔ فطرت ہماری ان کوششوں پر ہنستی ہے۔ اور ہماری ناکامی پر خندہ زن ہوتی ہے اس کی ہنسی میں ہمارے ناکامی رقصاں نظر آتی ہے اور جب ہم سنیما ہال سے باہر نکلتے ہیں تو ہمارے سر میں خیالات پریشان کا اسقدر عظیم انتشار ہوتا ہے جسے صرف خدا کی عبادت ہی دور کرسکتی ہے۔ لیکن فلم دیکھنے کے بعد ہمارے دلوں میں خدا کی جگہ کہاں رہتی ہے اس وقت ہمارے سامنے یہی سب سے بڑا سوال ہے۔

اقوال زرین

یہ میری دولت ہے۔ یہ میرے بال بچے ہیں۔ بیوقوف ایسی باتوں میں گھرا رہتا ہے جب تو آپ اپنا نہیں ہے۔ تو بیٹے اور دولت بھلا کیا ساتھ دے سکتے ہیں۔

وہ بیوقوف جو اپنے آپ کو بیوقوف سمجھتا ہے کسی حد تک عقلمند ہے۔ لیکن ایسا نادان جو اپنے آپ کو دانا سمجھتا ہے ایک دم جاہل ہے۔

جنھوں نے معرفت کی تمام باریکیوں کو سمجھ لیا ہے۔ جن کا کسی چیز سے لگاؤ نہیں۔ جو آزادی میں خوش ہیں۔ جن کی خواہشیں مٹ گئیں۔ جو معرفت کے نور سے چمک رہے ہیں۔ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی آزاد ہیں۔ جیتے جی ان کو نجات مل گئی۔

برائی نہ دیکھو۔ بُرائی نہ سنو۔ اور بُری باتیں نہ کہو۔ تو خراب سوسائٹی خود تم سے دور بھاگے گی

سچائی ہمیشہ فتح پاتی ہے۔ ہمیشہ سچ بولو اور ہر ایک کام سچائی اور ایمان داری سے کرو۔

جاگتے ہوئے کی رات بڑی ہے تھکے ہوئے کو ایک میل کا سفر بھی بہت ہے۔ سچے مذہب پر چلنے والے کی زندگی دوبھر ہوجاتی ہے دنیا اسے دُکھ کی جگہ معلوم ہوتی ہے۔

زندگی ایک سلیٹ کی مانند ہے۔ جس پر ہمارے تمام گناہوں کی فہرست لکھی ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے کہ نفس کشی کے اسفنج سے ہم سلیٹ کا ایک حصہ صاف کر دیتے ہیں۔ مگر۔ اس جگہ کو پر کرنے کیلئے ہم پھر کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں اور تمام عمر اسی خانہ پُری میں برباد ہوجاتی ہے۔

موج تبسم

خاوند:۔ تم نہایت احمق ہے۔
بیوی:۔ بالکل سچ کہتے ہو۔ اگر احمق نہ ہوتی تو تم سے شادی کیوں کرتی۔

مسٹر جارج! تم اتوار کی صبح کو کتنی دیر سوتے ہو
مسٹر براؤن!۔ اسکا بہت کچھ انحصار پادری صاحب کے وعظ پر ہے۔ جتنی دیر وعظ ہوتا ہے اُتنی دیر سوتا ہوں

بیوی۔ اور لوگ تو اپنی بیویوں کی خاطر آگ میں کود پڑتے ہیں۔
خاوند۔ لیکن میں تو ایسا کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ میرا کار سلولائڈ کا ہے۔

مہمان۔ تم لوگ کتنے بدتمیز ہو۔ دیکھو روٹی جل کر بالکل سیاہ ہوگئی۔
ملازم ہوٹل۔ حضور یہ ہماری بدتمیزی نہیں بلکہ سلیقہ شعاری ہے۔ آج ہمارے منیجر کا انتقال ہوگیا ہے۔ اُس کے ماتم میں روٹی سیاہ پکائی گئی ہے۔

اس نے پولیس میں اطلاع کی کہ اس شہر میں ایک بہت ہی خطرناک قسم کا پاگل آیا ہوا ہے۔
" وہ پاگل کون ہے۔
" حضور جو شخص آج میری بیوی کو بھگا کر لے گیا ہے۔

دلچسپ معلومات

نواب زادی طشتریاں صاف کرتی ہے

لندن کے ایک کونے میں ایک پراسرار ہوٹل ہے۔ اس کا کوئی نام نہیں لیکن اس کے باوجود عجب خاص چیزیں اور مکلف غذائیں یہاں تیار ہوتی ہیں لندن کی کسی ہوٹل میں ان کی اتنی ارزانی نہیں ہے پارلیمنٹ کے متمول ممبر شہزادے اور نواب اسی ہوٹل میں کھانا کھاتے ہیں۔ اسی ہوٹل میں ایک کاونٹس طشتریاں صاف کرنے پر ملازم ہے۔

سب سے بڑی ٹیلیفون لائن

اوکنگہم واقع نیو ساوتھ ویلز کا ایک شخص ٹیلیفون کا کرایہ ادا کرتا ہے اس کی سفارش اور تجویز پر ٹیلیفون کا سلسلہ کیلیفورنیا سے جوڑا گیا۔ لائن لندن سے ہو کر جاتی ہے اور دریائی راستہ ۱۹۰۰۰ میل سے کسی حالت میں کم نہیں ہے۔ دنیا کی یہ سب سے بڑی ٹیلیفون لائن ہے۔

۲۸ سال تک پیٹ کے بل چلتا رہا

گذشتہ ۲۸ برسوں سے مسٹر ہربرٹ سائکس نامی ایک شخص بچوں کی طرح پیٹ کے بل چلا کرتا تھا۔ لیکن اب ایک ہی بار اس کا کامیاب اپریشن ہوا ہے اور اسکی خمیدہ ٹانگوں میں چلنے کی قوت پیدا ہوگئی ہے۔ پہلے اپنے آپ کھڑا نہیں ہوسکتا تھا اب آسانی سے چل پھر سکتا ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ بارک متذکرہ شخص پر فالج گرا تھا۔

افسانہ

ناگہانی آفت

کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ!

گذشتہ سے پیوستہ

دوسرا منظر

عاشق و معشوق

حسن بانو کو چٹھی ملی۔ اُس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لفافہ کھولا۔ یہ گل بازخاں کا خط تھا اُس میں تحریر تھا "میری پیاری حسن بانو، خدا تمہارے حسن کو فزواں کرے اور تمہاری تازگی کو قیامت تک برقرار رکھے۔ آج کئی ہفتہ ہوگئے نہ تو تمہارا دیدار ہوا نہ تمہاری تحریر ملی ہی اس تپیدہ دل کو فرحت پہونچائی ایسی بھی کیا ناراضگی ہے۔ میں سمجھتا ہوں تمھیں میری طرف سے کچھ بدگمانی ہوگئی ہے۔ نوجوان حسین ہستیاں جن کے طلبگار بہت ہوتے ہیں اکثر ایسی ہی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتی ہیں اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں میں ہزار ہزار قسمیں کھا کر اُس پاک پروردگار کو اپنا شاہد بنا کر تم یقین دلاتا ہوں کہ اگر تمھارے دل میں کسی نے میری طرف سے کھٹائی ڈلوا دی ہے تو اُسے دل سے نکالدو۔ اگر تمھیں میری محبت اور جاں نثاری پر یقین نہیں آتا تو کوئی آزمائش میرے لئے مقرر کردو۔ اگر میں سر دے کر بھی اُس آزمائش میں پورا اُترا تو میرا مدعا حاصل ہو جائے گا میں اپنی جان پر کھیل کر بھی لیلےٰ مجنوں۔ شیریں فرہاد کے وضعی قصوں سے بڑھ کر جاں نثاری دکھاؤں گا جب تک میں تمھاری خوشنودی اور رضامندی حاصل نہ کروں شادی کا پیغام دے کر ناحق ندامت نہیں اُٹھانا چاہتا۔ لیکن میں تمھاری محبت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے مجھے ٹھکرا دیا تو میں دنیا کو ٹھکرا دوں گا اور تازیست شادی کا نام نہ لوں گا۔ میں تمھیں اپنے بچپن کی محبت کا واسطہ دلا کر لکھتا ہوں کہ اپنی رضامندی کا اظہار کرکے میری امید وبیم کی حالت کو دور کردو۔ یہ تو تمھیں معلوم ہے کہ میں سینڈہرسٹ کا امتحان دے چکا ہوں۔ اور عنقریب ہی مجھے ملازمت مل جائے گی۔ اس لئے تمھارے ابا جان کو بھی اس رشتہ میں اعتراض نہ ہونا چاہئیے۔ میں آج ہی تمھارے جواب کا منتظر رہوں گا۔

تمھارا گل باز

سہ پہر کا وقت تھا گل بازخاں کو ایک لڑکے نے خط لاکر دیا۔ گل باز نے بڑے اشتیاق سے خط کھولا۔ وہ تحریر حسن بانو کی تھی۔ گل بازخاں ایک سرخ و سپید سڈول جسم کا گھٹیلا نوجوان تھا۔ علم اور بہادری میں یکتا تھا۔ بہادر سے بہادر آدمی جو تلوار اور بندوق سے اپنی بہادری کے جوہر دکھا سکتا ہے۔ عشق کی وادی میں بےبس و لاچار ہو جاتا ہے۔ خط کے ملنے سے گل باز کو امید بندھ گئی تھی۔ اُس نے خط پڑھنا شروع کیا۔ تحریر تھا۔

گل باز پیارے! شاید تمھیں تعجب ہوگا کہ میں نے پیارے کا لفظ لیا ہے کیوں استعمال کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ قانوناً تم مجھے نہیں اپنا سکے ہو۔ جس روز وہ موقعہ آجائے گا اُس روز گل باز سے پہلے پیارے کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔ مرد در اصل ہوتے تو بیوفا ہی ہیں لیکن تم اپنی سچائی کی شہادت میں قسمیں کھا رہے ہو کیا میں تمھیں اور تمھاری قسموں کو سچا سمجھ لوں میں نے سنا ہے کہ کالج کے زمانہ میں تمھارے ساتھ ایک لڑکی وائلٹ پڑھا کرتی تھی اُس سے تمھیں محبت ہے اور اب تک خط وکتابت جاری ہے۔ یہ تو تمھیں معلوم ہی ہے کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں مس وائلٹ ایک تعلیمیافتہ عورت ہے جو میڈیکل کالج میں ڈاکٹری پڑھ رہی ہے اور میں ایک معمولی اردو فارسی پشتو جاننے والی جاہل لڑکی ہوں پھر تم میری طرف کیوں متوجہ ہو۔ تمھاری خالہ زاد بہن نے والدہ کو تو اس رشتہ پر آمادہ کرلیا ہے لیکن ابا جان کے کان میں کہیں سے مس وائلٹ کی بھنک پڑگئی ہے اس لئے وہ ہچکچا رہے ہیں۔ لیکن والدہ کے کہنے سننے سے وہ نیم راضی ہوگئے ہیں۔ اگر تمھاری تحریر میں صداقت ہے اور مس وائلٹ سے تمھیں کوئی خاص دلچسپی نہیں تو کل جمعہ کو پیغام بھیجدو انشاء اللہ منظور ہو جائے گا۔ اس کے بعد خط نہ بھیجنا!

تمھاری حسن بانو

گل بازخان۔ خان بہادر لفٹنٹ کرنل شہباز خاں مرحوم کا اکلوتا لڑکا تھا۔ اور حسن بانو حمید خاں سوداگر پشمینہ اور رئیس کوئٹہ کی نور نظر تھی۔ دونوں ایک ہی محلہ میں قریب قریب رہتے تھے بچپن میں ساتھ ساتھ کھیلتے تھے بچپن کی بے لوث محبت نے جوانی میں عشق کی مجنونانہ حالت اختیار کرلی تھی۔ حسن بانو گلباز کو دل سے چاہتی تھی اور گلباز حسن بانو پر فدا تھا۔

حسن بانو کے خط میں نہ معلوم کیا آبحیات بھرا تھا کہ گل بازخاں مسرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگا پیغام بھیجنے کی خوشی اور دوسرے روز کے انتظار میں ایک ایک منٹ ایک ایک سال کے برابر ہوگیا رات ہوئی۔ گل باز بستر پر لیٹ گیا اور اپنے مستقبل کا اندازہ کرکے وہ پاک پروردگار کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ رات کو ایک بجے تک ان ہی امیدوں میں دماغ گھومتا رہا اُس کے بعد نیند آگئی۔ خواب میں دیکھا حسن بانو عروسی جوڑا پہنے۔ ہاتھوں میں مہندی رچائے ہوئے پرحجاب نظروں سے اُس کی طرف آرہی ہے وہ ابھی اُسے ابھی جی بھر کر بھی دیکھنے نہ پایا تھا کہ گڑگڑاہٹ کی آواز زور زور سے سنائی دی۔ زمین ہلی۔ آوازآئی زلزلہ طوفان، آہ وبکا، نالہ وشیون کسی کو کسی کا ہوش نہ رہا۔

تیسرا منظر

دوست دوست

سیٹھ داسومل سر پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے تھے عالیشان دوکان۔ انتے نوکر چاکر ہزاروں کا مال ان کی آنکھوں میں بائسکوپ کی تصویروں کی طرح ناچ رہا تھا آج کے روز انھیں کتنی ہنڈیوں کا بھگتان کرنا تھا۔ لیکن روپے کا کہیں انتظام نہیں تھا۔ کئی بڑے بڑے بیوپاریوں میں رقم پھنسی ہوئی تھی اُن سے تقاضے کرتے تھے لیکن وہ ہاں ہوں اب تک کا وعدہ کرکے خاموش ہو جاتے تھے۔ عدالت اور کچہری دعوے اور نالش بیوپار کے اصولوں کے خلاف ہے سمجھ کر ابھی تک سیدھی انگلیوں سے گھی نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بازار میں بار بار ہنڈی کرنے سے ہوا خیزی سے ہو چلی تھی۔ لوگوں کا اعتبار اٹھ چلا تھا۔ اب آگے کو لوگ ہنڈی کرتے ہوئے گھبرانے تھے۔ سیٹھ داسومل جانتے تھے کہ اگر آج کا روپیہ بھگتان نہ ہوا تو دیوالہ یقینی ہے۔ آئندہ ہنڈی کرنے کا تو ذکر ہی کیا۔ داسومل تین لینت کے رئیس تھے۔ کرانہ اور میوہ جات کی دوکان تھی ہیڈ آفس کوئٹہ میں تھا۔ اور اس کی شاخیں کراچی بمبئی اور کلکتہ میں تھیں۔ بہت بڑا کام تھا۔ داسومل خود کافی دھرماتما آدمی تھے۔ دوکان کی طرف سے غریبوں کو کئی قسم کی دوائیاں تقیم ہوتی تھیں نیز فقیروں کو دال روٹی اور چنے کھلائے جاتے تھے جاڑوں میں کمبل اور روئی کی بنڈیاں تقسیم ہوتی تھیں کئی جگہ کا چندہ ماہواری بندھا ہوا تھا۔ اور حاجت مند کی حاجت روائی غریب مسافر کو ریل کا کرایہ اُن کی طرف سے دیا جاتا تھا لیکن تجارت اور پن دان دو متضاد باتیں ہیں ان سے پاس کا بھی لگاؤ بھی نہیں۔ قرضخواہ کو روپیہ چاہئے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ روپیہ دوست دوست بھائی بھائی باپ بیٹے میں تفرقہ ڈالوا دیتا ہے داسومل دل میں ایک اب عزم کر چکے تھے جس سے وہ اپنی عزت کی حفاظت کر سکتے تھے۔ ۱۱ بجے دوپہر کا وقت تھا۔ چلچلاتی ہوئی دھوپ پڑ رہی تھی۔ در و دیوار بھاڑ کی طرح جل رہے تھے۔ داسومل نے منیم سے کہا آج میری طبیعت کچھ خراب ہے میں گھر جا رہا ہوں یہاں کا کام تم کر لینا۔

منیم جی نے منہ بنا کر کہا سیٹھ جی آج بھگتان کا کیا انتظام ہے

باقی آئندہ

دیسی ریاستیں

باشندگان ریاست کی پوزیشن؟

بمبئی ۲۰ جون۔ ریاستی پرجا منڈل کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ آئندہ اتوار کو پونہ میں منعقد ہوگی۔ جس میں انڈیا بل سے پیدا شدہ صورت حالات اور باشندگان ریاست کی جانب کانگریس کے رویہ پر غور کیا جائے گا۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ بالعموم ورکنگ کمیٹی کے ممبران کانگریس کے رویہ سے مطمئن نہیں ہیں لہذا توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس میٹنگ میں وہ اس کے بارے میں اپنا انقطعی فیصلہ کریں گے

بھاؤنگر کے کاشتکاروں کا اصلاحی قدم

ریاست بھاؤنگر کے ۱۲ سے زائد قصبہ جات اور دیہات کے کھڑک کاشتکاروں نے فیصلہ کیا ہے کہ شادی منگنی اور دیگر تہواروں کے اخراجات میں تخفیف کی جائے۔ اس فیصلہ کی رو سے آئندہ کوئی دولہا پچاس سے زائد براتی نہ لیجا سکے گا اور جو لوگ اس فیصلہ کی رو سے خلاف ورزی کریں گے اُن پر جرمانہ کیا جائے گا۔ نیز کاشتکاروں کو ایک سے زیادہ عورت کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ بشرطیکہ پہلی بیوی دس سال تک اولاد سے محروم نہ رہے اور اس حالت میں بھی دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی کی رضامندی حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

کاشتکاروں کا یہ اصلاحی اقدام نہایت مفید ہے اور نہ صرف ریاستی رعایا بلکہ برطانی ہند کے لئے بھی قابل تقلید ہے ہندوستان میں بیاہ شادی اور دیگر تقریبات میں بیحد فضول خرچی کی جاتی ہے اور بالخصوص کاشتکاروں کی موجودہ اقتصادی بدحالی کے پیش نظر یہ ضرور ہے کہ ایسے کاموں میں انتہائی کفایت شعاری سے کام لیا جائے۔

فیڈریشن میں شامل ہوجائینگے

لندن ۱۷ جون مہاراجہ پٹیالہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اور ان کی پارٹی کے مہاراجگان فیڈریشن میں شرکت کے لئے تیار ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک عام افواہ یہ بھی ہے کہ حکومت اپنے ارادہ میں کامیاب ہوگئی ہے فیڈریشن میں شریک ہونے کے بعد راجاؤں کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہ کرنے کا یقین دلایا گیا ہے۔

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

۱۹ لاکھ روپیہ سے تجاوز کرگیا

وائسرائے کے کوئٹہ زلزلہ فنڈ میں آج تعداد ۱۲/ ۲۸۹۴ ۱۹۶ روپیہ اور ۲۴۲ پاؤنڈ جمع ہو چکے ہیں۔

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشتہری منسوخی ڈگری یکطرفہ

آرڈر ۹ قاعدہ ۱۳

بعدالت تحصیلدار صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۵۷ دفعہ ۹،

منوہر سنگھ ولد جگدما پرشاد سنگھ قوم ٹھاکر ساکن راوت پور پرگنہ وضلع کانپور　　مدعی

بنام ہربنس ہریانند ولد شتاب رائے ساکن ڈالی گنج لکھنو۔ وشیو پرشاد ولد کنج بہاری کالیتھ ساکن خلاصی لین شہر کانپور و کرم علی ولد شہاب الدین مسلمان ساکن محسن پور پرگنہ کانپور۔　　مدعاعلیہم

ہرگاہ مدعاعلیہ مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم مشتہر منسوخی ڈگری یکطرفہ مورخہ　　جو مقدمہ مذکور الصدر میں صادر ہو چکی ہے پیش کی ہے۔ لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۳ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل　　عدالت ہذا کے یا بذریعہ مختار مجاز کے حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کرو کہ نابر وہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جاوے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۱ جون سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

آزاد نو آبادیات کو اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنیکا حق ہے

دارالعوام میں وزیر نو آبادیات کی تقریر

رگبی ۲۰ جون آج شام کو دارالعوام میں وزیر نو آبادیات مسٹر تھامس نے فرمایا کہ قانون ویسٹ منسٹر نے برطانیہ اور نو آبادیات کے درمیان تعلقات کے متعلق ایک نئی صورت حالات پیدا کردی ہے ہر ایک آزاد نو آبادی کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کا کرنے کی آزادی ہے۔ حال ہی میں سلور جوبلی کی تقریب نے سلطنت برطانیہ کی اتحاد اور فیملی اسپرٹ کو بہترین طریقہ پر واضح کردیا تھا۔ اس موقع پر مختلف نو آبادیوں کے مُدبر کثیر تعداد میں موجود تھے جن سے شاہی اور خارجہ پالیسی کا بحث کرنے کا موقع ملگیا تھا۔ غیر ملکی معاملات اور شاہی ڈیفنس کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں اس امر کی کوشش نہیں کی گئی کہ کسی وزیر اعظم کو کوئی بات ماننے کے لئے مجبور کیا جائے۔ تمام نو آبادیات نے حکومت برطانیہ کی پالیسی کی حمایت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ حکومت برطانیہ کو بین الاقوامی لیگ کے ذریعہ امن قائم رکھنے کی کوشش جاری رکھنا چاہیئے نو آبادیات کے نمائندوں نے ڈیفنس کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی کی حمایت کی۔

شاہی اقتصادی پوزیشن

شاہی اقتصادی پوزیشن کے متعلق سر تھامس نے فرمایا کہ اوٹاوہ کانفرنس میں برطانیہ کے ڈیلی گیٹس نے واضح کردیا تھا کہ اول ہم برطانیہ کے لوگوں کے مفاد کا خیال رکھنا چاہتے ہیں دوم ہم ترجیح دیگر سلطنت کے تمام حص کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ سوم ہمیں غیر ممالک کے ساتھ برآمدی تجارت کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے

ایم۔ این رسالے "ضبط!

حکومت بمبئی کا اعلان

بمبئی۔ ۲۰ جون حکومت بمبئی نے نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی کا پمفلٹ بعنوان ایم این رائے اور مرہٹی زبان کا پمفلٹ بعنوان کامریڈ ڈانگے کا پبلک کی طرف سے شاندار سواگت" اور دیگر تمام دستاویزات جن میں ان کا ترجمہ اقتباس نقل ہو۔ بحق ملک معظم انڈین پریس ایمرجنسی اورز ایکٹ ۱۹۳۱ء کے ماتحت ضبط قرار دیئے جاتے ہیں

کیا صوبہ دہلی میرٹھ میں شامل ہوگا

یو۔پی کونسل میں سوال

نینی تال ۲۰ جون - یوپی کونسل میں خان بہادر ہدایت حسین نے دریافت کیا کہ آیا حکومت کو حکومت ہند کی جانب سے ایسی کسی تجویز پر غور کرنے کے لئے کہا گیا کہ میرٹھ اور چند مغربی اضلاع کو صوبہ دہلی میں شامل کردیا جائے۔ ممبر مالیات نے جواب دیا کہ اس قسم کی کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی ہے۔

فری پریس جرنل کی بیس ہزار روپیہ کی

ضمانت ضبط کرلی گئی

بمبئی ۲۰ جون گورنمنٹ بمبئی نے آج شام کو انڈین پریس ایمرجنسی پاور ایکٹ کے ماتحت فری پریس بلیٹن پریس کے کیپر فری پریس جرنل کے پبلشر سے ایک حکم کی تعمیل کرائی ہے جس کی رو سے اُن کی دس دس ہزار روپیہ دو ضمانتیں جو انہوں نے پریس ایکٹ کے ماتحت جمع کروائی تھیں بحق حکومت ملک معظم ضبط کرلیگئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ضمانتوں کی یہ ضبطی اُن دو مضامین کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہے جو فری پریس جرنل کی دو اشاعتوں میں زلزلہ کوئٹہ کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ ایک مضمون ۸ جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں زیر عنوان "جانیں اب بھی بچائی جاسکتی ہیں" اور دوسرا مضمون ۹ جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں زیر عنوان کوئٹہ ریلیف کیلیے ہند لیگئیں" شائع ہوا تھا۔ گورنمنٹ کا حکم اسطرح سے ہے گورنر جنرل با اجلاس کی رائے میں دونوں مضامین بالواسطہ یا بلا واسطہ برطانوی ہند کی حکومت کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ان سے منافرت ظاہر ہوتی ہے نیز حکومت مذکورہ کے متعلق اس سے اشتعال اور بےچینی پیدا ہوتی ہے جس کی نوعیت کہ انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۱ء کی دفعہ ۴ کی سب سیکشن ۹ کی کلاز ۴ میں بیان کی گئی ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے نئے جج

سر چارلس مرحوم کا جانشین کون ہوا

شملہ ۲۰ جون - ملک معظم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں مندرجہ ذیل تقرریں کی ہیں:- سر چارلس کینڈل مرحوم کی جگہ مسٹر جسٹس کولٹر آئی سی ایس - ایڈیشنل جج کو مستقل جج مقرر کرلیا ہے

سر جے جے ڈبلیو السپ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ سشن جج کو مسٹر جسٹس کنگ کا بھی جو رٹیائر ہورہے ہیں مقرر کیا گیا ہے۔

بابو جگناتھ ڈسٹرکٹ وسشن جج کو مسٹر جسٹس کالسٹر کی جگہ ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے

یہ تمام تقرریاں ۲۰ جولائی سے عمل میں آئیں گی

مزدوروں کیلئے ۴۰ گھنٹہ کا ہفتہ

جنیوا ۲۱ جون - بین الاقوامی لیبر کانفرنس نے ۲ سو ووٹوں کے مقابلہ میں ۸ ووٹوں کی حمایت سے اس معاہدہ کے مسودہ کو منظور کیا ہے۔ جس میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ مزدوروں کے کام کرنے کیلئے ۴۰ گھنٹہ کا ہفتہ مقرر کیا جائے

آگرہ ڈسٹرکٹ کسان کانفرنس
کے اہم رزولیوشن

آگرہ ۱۹ر جون گذشتہ شام موضع ننگلا بشن میں جو کہ آگرہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے مسٹر بالکرشن شرما سابق ایڈیٹر پرتاب کی زیر صدارت آگرہ ڈسٹرکٹ کسان کانفرنس منعقد ہوئی۔

کانفرنس نے رزولیوشن پاس کیے ایک رزولیوشن میں زمینداری سسٹم کو منسوخ کرنے کا شتکاروں کو مالکانہ حق دینے اور رسم نذرانہ کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

دوسرے رزولیوشن میں بیگار سسٹم اور گپت لگان لینے کی رسم کو ختم کرانے کا مطالبہ کیا گیا اور حکومت سے یہ درخواست کی گئی کہ بلا رسید دیے ہوئے جو لگان وصول کیا جائے اُسے خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور رشوت لینے والے سرکاری افسروں کو مناسب سزا دی جائے۔

تیسرے رزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت چھوٹے زمینداروں اور کاشتکاروں کے قرضے اداکرے اور بے دخلی کی رسم کو ختم کر دیا جائے۔

چوتھے رزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ لگان کاشتکاروں کے خالص منافع پر عائد کرنا چاہیئے اور بقایا لگان کی بنا پر کاشتکاروں اور زمینداروں کو گرفتار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور شرح آب پاشی نصف کر دینی چاہیئے۔

کانفرنس میں سالانہ بجٹ میں کاشتکاروں کے لئے ناکافی انتظام کرنے و نیز کاشتکاروں کی نمائندگی کو نظر انداز کرنے کی پالیسی کی مذمت کی۔

آخر میں کانفرنس نے کانگریس کی اُن خدمات کے لئے شکریہ ادا کیا جو کہ وہ کاشتکاروں کی خاطر سر انجام دے رہی ہے۔ اور آگرہ ضلع کانگریس کمیٹی کو اس کی جنگ آزادی میں وفاداری کا یقین دلایا گیا۔

لارڈ زٹلینڈ پولیس کے مستقبل پر

لندن ۲۰ر جون۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے ہندوستانی پولیس افسران کے ایک ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کئی سال تک غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اگر پولیس کا محکمہ وزراء کے کنٹرول میں منتقل کر دیا جائے تو یہ خود پولیس کے مفاد میں ہوگا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر نئے آئین میں امن وقانون کا محکمہ سرکاری کنٹرول میں رہتا تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ مجالس آئین ساز کے تمام ممبران اور حتی کہ وزراء بھی پولیس کے مخالف رہتے اور ہندوستانی پبلک پر اس سے زیادہ اچھا اثر اور کس بات کا پڑ سکتا ہے کہ وہ خود کو اپنے افعال کا ذمہ دار سمجھنے لگے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ وقت جلد آنیوالا ہے کہ ہندوستانی وزراء پولیس کو اپنا بہترین دوست سمجھنے لگیں گے۔

وائسرائے کا عزم کوئٹہ

شملہ ۲۰ر جون۔ یکم جولائی کو وائسرائے ہند معہ لیڈی ولنگڈن نے کوئٹہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ دوران سفر میں وہ لاہور ملتان۔ بہاولپور اور کراچی وغیرہ کا بھی معائنہ کریں گے۔ اور ۸ر جولائی کو شملہ واپس آجائیں گے۔

یوپی میڈیکل کانفرنس
ڈاکٹر کنج بہاری لال منتخب ہوئے

میرٹھ ۲۰ر جون اطلاع ملی ہے کہ یوپی میڈیکل کونسل کے انتخاب میں ڈاکٹر کنج بہاری لال ورما میرٹھ کامیاب ہو گئے۔ آپ کے مقابلہ میں مسٹر لبو (آگرہ) تھے

کونسل صوبہ متحدہ کا اجلاس

نینی تال ۲۵ر جون۔ کونسل صوبہ متحدہ کا اجلاس زیر صدارت سر سیتارام شروع ہوا اور مزید گرانٹ پر مباحثہ جاری رہا۔ فیروزآباد کے فسادات کے سلسلہ میں مسٹر چنتامنی کی تجویز پر بے چینی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ خیال کیا جارہا ہے کہ اس تجویز پر فرقہ وارانہ نقطہ نظر سے رائے شماری ہوگی۔ کوشش کی جارہی ہے کہ اس تجویز کو ملتوی کر دیا جائے مزید گرانٹ ۲۲ لاکھ روپیہ کی منظور کر لی گئی ہے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی اس تجویز پر کہ کمرشیل ٹیکس پاس کیا جائے مباحثہ جاری تھا کہ جلسہ کل کے لئے ملتوی ہوا۔

بمبئی میں زلزلے کے جھٹکے

بمبئی ۲۵ر جون۔ بمبئی کے آلہ مقیاس الزلزال میں دیجے زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ ۷۰۰ میل کے فاصلہ پر تھے۔

یورپ کی صنعتی مالی کمیٹی کی میٹنگ
رپورٹ پر دستخط ہو گئے

نینی تال۔ ۱۹ر جون۔ یوپی صنعتی مالی کمیٹی کے دو روز کی طویل بحث و تمحیص کے بعد رپورٹ پر دستخط کر دیے۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ صنعتی قرضہ بنک کے ڈائرکٹر جلد از جلد مارکٹنگ اسکیم پر غور کریں۔ اور خود ہی مارکٹنگ آرگنائزیشن کو ترقی پر پہونچائیں۔

بہار کی سیاسی کانفرنس کا التوا
گرمی کی شدت

پٹنہ ۱۹ر جون۔ پٹنہ ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس جو ۲۵ر جون سے ہونے والا تھا خرابی موسم کی وجہ سے ملتوی ہو گیا اسی تاریخ کو مونگیر ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس ہونے والی تھی۔ وہ اکتوبر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

استدعائے دعا

ووکنگ لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جناب الفاروق لارڈ ہیڈلے بالقابہ کا حال ہی میں بمقام لندن ایک اپریشن ہوا ہے لارڈ صاحب موصوف کی صحت مخدوش اور نا قابل اطمینان ہے۔

لارڈ صاحب موصوف کا وجود باسعود مسلمانان عالم کے لئے باعث صد افتخار ہے اس لئے ہم ملتمس ہیں کہ مسجدوں مجلسوں اور گھروں میں آپ کے لئے دعائے صحت کی جائے تاکہ خداوند کریم آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے سلامتی بخشے۔

سکریٹری ووکنگ مسلم مشن
لٹریری ٹرسٹ لاہور

مولینا شوکت علی کو سندھ میں داخلہ کی ممانعت
سانحہ کراچی کی تحقیقات نہیں کر سکتے

بمبئی ۲۳ جون۔ کمشنر پولیس بمبئی نے مولانا شوکت علی پر امتناعی نوٹس تعمیل کیا ہے۔ کہ وہ سندھ میں نہ داخل ہوں۔ اور نہ اس صوبہ میں اقامت اختیار کریں ان کو یہ بھی ممانعت کر دی گئی ہے کہ جن حالات میں کراچی میں گولی چلائی گئی اس کے متعلق کوئی تحقیقات نہ کریں اور اس تجویز کے ماتحت کسی شخص کی حوصلہ افزائی یا امداد بھی نہ کریں۔ اس حکم سے قبل مولانا کا ارادہ کل کراچی روانہ ہونے کا تھا۔

سیلون کا دیوالیہ بجٹ!

کولمبو ۲۲ جون جزیرہ لنکا کے سالانہ بجٹ میں ۲۰ لاکھ روپیہ کا خسارہ کا اندازہ لگایا گیا ہے آمدنی کا اندازہ ۱۰۷ لاکھ روپیہ اور اخراجات کا ۱۲۷ لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔ وزار بجٹ کو متوازن کرنے کی ہر امکانی کوشش کر رہے ہیں۔

مہاراجہ بیکانیر ہندوستان کو

بمبئی ۲۰ جون مہاراجہ بیکانیر جو سلور جوبلی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے انگلستان گئے تھے آج منان جہاز کے ذریعہ ہندوستان واپس آگئے ہیں۔

مسلمان بھائیوں سے اپیل
آپ شیواجی ہائی اسکول سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے

گاندھی نگر میں شیواجی ہائی اسکول کو کھلے ہوئے قریب قریب دو سال ہو گئے۔ مجھے مسلمان بھائیوں کے لڑکوں کی جیسی تعداد میں آنے کی امید تھی ویسے نہیں آئے۔ مجھے کچھ مسلمان بھائیوں کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان لوگ شیواجی ہائی اسکول کو صرف ہندوؤں کا اسکول سمجھتے ہیں اسی شبہ کو دور کرنے کیلئے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ نوٹس اردو میں بھیج رہا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ شیواجی ہائی اسکول کسی ایک قوم کا ادارہ نہیں وہ پاک دل سے قومی خیالوں کے ساتھ سارے ہندوستان کا تعلیمی ادارہ ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس اسکول سے سب بھائی فائدہ اوٹھاویں۔ یہاں جن مسلمان بھائیوں کے لڑکے آچکے ہیں انھیں معلوم ہے کہ اس اسکول میں ہندوستانیوں کے ساتھ کیسی رواداری برتی جاتی ہے میں زیادہ نہ لکھ کر صرف یہی امید وار اپیل کرتا ہوں کہ مسلمان بھائی بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے لڑکوں کو لاکر اس اسکول سے فائدہ اوٹھاویں گے۔

کچھ خاص فائدے کی باتیں

۱۔ اس اسکول میں سب مضامین کے ساتھ دسویں درجہ تک کی تعلیم دیجاتی ہے ۲۔ آٹھویں درجہ تک طالب علموں کو سال میں دو درجے دیے جاتے ہیں۔ لیاقت میں کوئی کمی نہیں رہتی البتہ چھٹیاں بہت کم دیجاتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ غریب ہندوستانیوں کے لئے اگر لڑکوں کا دونا فائدہ ہو تو چھٹیوں کا کچھ خیال نہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ ہمارے یہاں کے لڑکے غریبی کی وجہ سے مارے مارے پھرنے کے سوائے کوئی منظوری کی ہوئی نہیں کہا جاتے ہیں سال میں دو درجہ چڑھانے کی وجہ سے گرمیوں میں تعطیل نہیں دیجاتی۔ ۳۔ اردو ہندی مڈل پاس و فیل طلبا کے لئے ایک کلاس "اسپیشل بی" ہے جس میں ایک سال میں آٹھویں درجہ کی تعلیم ختم کراکر نویں درجہ کیلئے تیار کیے جاتے ہیں۔ اس حساب سے ہر ایک لڑکا تین ہی سال میں دسواں درجہ پاس کر لیتا ہے۔

بالکل نئی بات

۴۔ اردو ہندی چوتھا درجہ پاس و فیل لڑکوں کیلئے ایک کلاس (اسپیشل اے) ہے ایسا کلاس کسی دوسرے اسکول میں نہیں ہے۔ اس میں لڑکوں کو انگریزی کے چھٹے درجہ کی لیاقت پیدا کرا کر ایک سال میں ساتویں درجہ میں بھیجا جاتا ہے۔ اور دوسرے سال ساتویں آٹھویں سے نکلکر نویں درجہ میں جاتا ہے۔ دو سال میں نواں و دسواں درجہ ہو جاتا ہے۔ اسطرح چوتھا درجہ پاس و فیل لڑکے ۴ ہی سال میں دسواں درجہ پاس کر لیتے ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ انگریزی پڑھنے والے کو اس کلاس سے بہت فائدہ ہے۔ ۵۔ ہمارے یہاں وہ لڑکے جو کسی طرح بد صحبت سے خراب ہو کر پڑھنے لکھتے نہیں اور جنکے والدین پریشان ہو گئے ہوں۔ ہمارے بورڈنگ ہاؤس میں رہ کر سنبھل سکتے ہیں۔ اور تعلیم میں بھی وہ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ جو دوسرے لڑکے اوٹھاتے ہیں۔

نوٹ ہم اپنے اسکول کی تعلیم کے تجربہ سے سرکار سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ اگر وہ پبلک کے لڑکوں کا فائدہ چاہتی ہے اور فائدہ ہی کی غرض سے وہ لاکھوں روپیہ تعلیم میں خرچ کرتی ہے تو اسے ہمارے اسکولوں کی تعلیم کو دیکھ کر اپنے اسکولوں میں بھی ویسی ہی تعلیم کو دینی چاہئے۔ کیونکہ ہندوستان ایک غریب ملک ہے اور اس کے باشندوں کے واسطے بہت سستی تعلیم کی ضرورت ہے۔ نوٹ :- اسوقت ہمارے دو ہائی اسکول ہیں پہلا ٹی اے وی ہائی اسکول تلیانہ اور دوسرا شیواجی ہائی اسکول گاندھی نگر۔ اسمیں جہاں جسکو نزدیک پڑے اور آسانی ہو وہاں اپنے لڑکوں کو بھیج سکتے ہیں۔ المشتہر رگھبر دیال مشر پروپرائٹر۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت



ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱	کانپور شنبہ ۶ - جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۴ - ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

ادبیات

شانِ جمال

از جناب شاہد صدیقی اکبر آبادی

ممکن نہیں کہ فیضِ جنوں رائگاں رہے — یہ بھی تو اک نشاں ہے کہ ہم بے نشاں رہے

توفیق دے کہ پیش کروں غم کو اسطرح — دنیا کو میرے غم پہ خوشی کا گماں رہے

فصلِ بہارِ غم تھیں تصور کی ساعتیں — وہ بھی ہمارے ساتھ رہے ہم جہاں رہے

ہے تنگ دل پہ وسعتِ دنیا ترے بغیر — آخر یہ نامرادِ محبت کہاں رہے

شام انکی ایک ادا ہے سحر انکا ایک نور — یعنی کہ وہ عیاں نہ ہوے اور عیاں رہے

سجدے ہیں مدعائے نمائش میں بار بار — یا اک سزا ہے جسکا جبیں پر نشاں رہے

بخشا ہے مجھ کو اُن کی نظر نے یہ کرم! — وہ ہوش جسپہ بیخبری کا گماں رہے

بے واسطہ نظارۂ شانِ جمال ... کر — یہ بھی ہے کہ اک خطا کہ نظر درمیاں رہے

شوقِ سخن فضول ہے شاہد بغیر عشق
دلمیں کوئی خلش ہو تو منہ میں زباں رہے

چین میں بغاوت ختم

باغی لیڈر قید کر دیے گئے

پیکنگ ۲۸ جون آج سہ پہر کو مارشل لا اٹھا لیا گیا۔ باغی لیڈروں کو قید کر دیا گیا معلوم ہوا ہے کہ چینی افواج ابھی وہیں مقیم رہیں گی۔ یو سو چینگ کی فوج نے فینگٹ تی ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا تھا اور یانٹنگ ور وانکے ذریعہ ٹینگوں کیساتھ شہر میں گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن اگلے رات کو فورًا ریت کے بوروں سے توپ دیا گیا اور جنرل انگو لنگ کی افواج کی امداد سے اسے پسپا کر دیا۔ اسکے ساتھ پولیس نے سادہ لباس والے ۴۰ آدمیوں کی بغاوت کو بھی فرو کر دیا باشندگان نے شہر خالی کرنے کی تیاری کر دی تھی۔ مگر اب امن قائم ہو گیا ہے۔

دنیائے اسلام

قانون اوقاف ترکی

حکومت ترکی نے قانون اوقاف نافذ کر کے ایک زبردست اصلاحی قدم اوٹھایا ہے اس سلسلہ میں صرف انگورہ میں ۶۰۰ عمارتیں اوقاف کی سخت نگرانی میں آجائیں گی۔

حکومت اوقاف کے روپیہ سے ان عمارتوں کی تعمیر و اصلاح کی طرف فوری توجہ مبذول کریگی۔

قانون اوقاف ایران

طہران کا ایک پیغام منظر ہے کہ ایرانی جرائد نے اوقاف کے متعلق اس مسودہ قانون کو شائع کر دیا ہے۔ جو حکومت نے حال ہی میں تفصیلی دفعات کے متعلق تیار کیا تھا۔

اس قانون کی رو سے متولیوں کی سخت نگرانی کیجائے گی اور حساب کے لیسے ضوابط رکھے جائیں گے کہ وہ اوقاف کے سرمایہ پر ناجائز دست درازی نکر سکیں طہران کے مشہور جرائد اس قانون کی اہمیت کو نمایاں طریقہ پر پیش کر رہے ہیں۔

قضیہ ایران و افغانستان

ایران و افغانستان کے سرحدی قضیہ کے سلسلہ میں دونوں حکومتوں نے ترکی کو حَکَم تسلیم کر لیا تھا اس سلسلہ میں ایک اعلےٰ ترکی فوجی افسر نے سرحد پر پہونچکر تحقیقات کی تھی اور اپنی تحقیقاتی رپورٹ مرتب کر کے حکومت کے سامنے پیش کر دی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ جمہوری حکومت نے اپنا فیصلہ دونوں ملکوں کے سفرا کو سُنا دیا ہے اور دونوں سفیروں کو تحریری صورت میں دیدیا ہے۔

مصر و اٹلی

عاق ٹائمز کا بیان ہے کہ مصر و اٹلی میں ایک جدید فضائی معاہدہ عمل میں آیا ہے اس معاہدہ کی رو سے اٹلی مصر کے قلمرو افریقہ تک عبور کرنے کیلئے فضائی راہ قرار دے سکے گا۔ اور مصری طیاروں کے میدانوں کا بھی استعمال کر سکے گا۔

اس معاہدے سے اٹلی کے افریقی علاقے بڑی حد تک مرکز سے ملحق ہو جائیں گے۔

ترکی میں کردوں کی بغاوت!

استنبول ۲۰ جون۔ میلاہیں سے کردوں کی بغاوت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ لوگ عثمان سعدی کردوں کی بغاوت میں حصہ لینے کے لئے جلاوطنی کی سزا دی گئی تھی۔ فی الحال یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس بغاوت کی تہ میں کوئی سیاسی غرض ہے کہ یہ محض مذہبی جوش کا ایک مظاہرہ ہے اس وقت تک متعدد گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

ترکی میں جاسوسوں کی گرفتاری

ازمیر ۱۹ جون۔ جنید ون کا ذکر ہے کہ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت ترکی نے چند جاسوسوں کو گرفتار کیا ہے۔ اسکی تفصیلات منظر ہیں کہ مقامی محکمہ جاسوسی نے ۳۵ غیر ملکیوں کو گرفتار کر لیا ہے جن میں سے ۸ انگریز ۳ فرانسیسی ۱۲ ملغاری ۴ البانوی اور باقی سب ملزم ترک ہیں۔

ان لوگوں کے قبضہ سے چند ایسے کاغذات برآمد ہوئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ ترکی کی فوجی نقل و حرکت اور سامان حرب کے خرید و فروخت کے متعلق خبریں ترکی حکومت کے مخالفین کو پہونچاتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۶ - جولائی ۱۹۳۵ء	نمبر ۱

درجہ نو آبادیات کی قانونی وضاحت ناممکن

لارڈ سنیل نے دارالامرا میں کمیٹی اسٹیج کے موقع پر انڈیا بل کی بحث کے دوران میں کلاز کے شروع میں لفظ درجہ نو آبادیات کے اضافہ کی ترمیم پیش کی۔ حالانکہ اس ترمیم کی ناکامی یقینی تھی مگر لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کا جواب ضرورت سے زیادہ تعجب انگیز اور افسوسناک ہے۔

آج سے پیشتر برطانیہ کے تمام مدبرین درجہ نو آبادیات کو ہندوستان کیلئے ضروری اور لازمی سمجھتے تھے۔ مگر آج لارڈ زٹلینڈ درجہ نو آبادیات کی قانونی وضاحت کو ناممکن تصور کرتے ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پندرہ سال میں اہل ہند نے معکوس ترقی کی ہے۔ پندرہ سال پیشتر تو وہ درجہ نو آبادیات کے قابل تھے مگر آج ۱۹۳۵ء میں اہل ہند ہرگز درجہ نو آبادیات کے اہل نہیں رہے۔

لارڈ سنیل نے اس ترمیم کو پیش کرتے ہوئے بہت صحیح کہا تھا۔ کہ اگر یہ ترمیم منظور کرلی گئی تو اہل ہند مطمئن ہو جائیں گے۔ مگر افسوس کہ انکی وزن دار ترمیم کو نامنظور کر کے عقل و دانش کے دیوالیہ ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے ؎

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

بہرحال یکم جولائی کو دارالامرا کی کارروائی ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

"دارالامرا میں جب انڈیا بل کا کمیٹی اسٹیج شروع ہوا تو لارڈ سنیل نے ایک ترمیم کے ذریعہ درجہ نو آبادیات کا سوال اٹھایا۔ انہوں نے یہ تجویز کیا کہ برطانی ہند کو بتدریج ذمہ دار حکومت دینے کی غرض سے کلاز نمبر ۵ کے شروع میں درجہ نو آبادیات کا لفظ شامل کر دیا جائے۔ آپ نے یہ دعوے کیا کہ اگر یہ تجویز منظور کرلی گئی تو تمام ہندوستان مطمئن ہو جائے گا۔ اور اس سے اہل ملک کی وہ تشویش بھی دور ہو جائے گی۔ جو کہ انھیں مجلس نو تعمیر کے عظیم کام کے بارے میں لاحق ہے۔

وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ میں ترمیم کو منظور کرنے سے معذور ہوں کیونکہ درجہ نو آبادیات کی قانونی وضاحت کرنا قطعی ناممکن ہے۔

اس کے بعد لارڈ امپٹ ہل (؟) نے پانچویں کلاز میں ایک ترمیم پیش کی جس میں انہوں نے یہ تجویز کیا کہ کلاز میں اس حصہ کو خارج کر دیا جائے جس میں قیام فیڈریشن کا اعلان کرنے کیلئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ ایڈریس پیش کرے۔

ایک اور ترمیم جس میں انہوں نے یہ تجویز کیا کہ پانچویں کلاز میں سے اس شرط کو خارج کر دیا جائے کہ جو فیڈریشن میں دیسی ریاستوں کی شمولیت کیلئے ضروری قرار دی گئی ہے۔

آپ نے اپنی ترمیم پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں فیڈریشن میں دیسی ریاستوں کی شمولیت کے لئے خلاف نہیں ہوں۔ لیکن میری خواہش ہے کہ محض ان کی وجہ سے فیڈریشن کے قائم ہونے میں دیر نہ ہونا چاہیے

وزیر ہند نے ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حکومت کی یہ خواہش ہے کہ فیڈریشن آل انڈیا ہونا چاہئے۔ اور آل انڈیا فیڈریشن کا قائم ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ دیسی ریاستوں کی ایک معقول تعداد اس میں شریک نہ ہو۔

اس کے بعد ہندوستان کی مالی پوزیشن پر بحث شروع ہوئی لارڈ فرنگڈن نے ایک ترمیم کے ذریعہ یہ تجویز کیا کہ جب تک کمیشن ہندوستان کی مالی پوزیشن کے بارے میں تحقیقات کر کے اپنی رائے نہ پیش کرے اور فیڈریشن قائم کرنے کے لئے جواز ثابت نہ ہو جائے اسوقت تک فیڈریشن کے قیام کے بارے میں کوئی اعلان نہ کیا جائے۔

لارڈ زٹلینڈ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں مالی پوزیشن کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا لیکن میں ایوان کو اس امر کی یاد دہانی کراؤں گا کی تحقیقات صوبجاتی آزادی کے نفاذ سے قبل ہی ہو نا چاہئے۔ کیونکہ فیڈریشن کے قیام پر زیادہ صرفہ آنے کی توقع نہیں کی جاتی۔

لارڈ لائڈ نے گیارھویں کلاز میں ایک ترمیم پیش کی اور تجویز کیا کہ مرکزی صیغہ خفیہ پولیس کا کنٹرول گورنر جنرل کے ہاتھ میں دیدیا جائے۔

لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ حکومت اور لارڈ لائڈ کا منشا ایک ہی ہے حکومت کی بھی یہی خواہش ہے کہ اس کا کنٹرول گورنر جنرل کے ہاتھ میں ہونا چاہئے لیکن لارڈ لائڈ کی ترمیم سے گورنر کا اختیار کم ہو جائے گا

×. باہر سے مولوی نصر اللہ خاں صاحب عزیز ایڈیٹر مدینہ اور جناب حفیظ جالندھری بھی تشریف لائے تھے حفیظ صاحب نے جلسہ میں شاہنامہ اپنے خاص انداز میں پڑھا جسکو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

پریس ورکر ایسوسی ایشن

۳۰ رجون ۶ بجے شام کو مارواڑی ہائی اسکول میں سید حسین علی شہید کی صدارت میں ملازمان چھاپہ خانہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں پریس ورکر ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا ہے۔

ہیلتھ آفیسر

ڈاکٹر ترویدی ہیلتھ آفیسر میونسپل بورڈ کانپور کا تبادلہ آگرہ کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مستقل طور پر مسٹر کپور نے تشریف لاکر چارج لے لیا ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۳ ر جولائی کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے اس مطلب کا ایک رزولیوشن پیش کیا۔ کہ کوئٹہ کے زلزلہ فنڈ میں جو روپیہ بورڈ نے دینا منظور کیا ہے وہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کے کوئٹہ سنٹرل ریلیف فنڈ میں بھیجدیا جاوے چیرمین صاحب نے اسپر کہا کہ گورنمنٹ نے اس خرچ کو ابھی تک منظور نہیں کیا ہے۔

اس جلسہ میں سب سے زیادہ دلچسپ بحث گورنمنٹ کے اس آرڈر پر ہوئی کہ جس میں شہر کے بقیہ وارڈوں میں لازمی تعلیم جاری کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا تھا۔ گورنمنٹ کی رائے میں یوپی پرائمری ایجوکیشن ایکٹ ۱۹۱۹ء کی دفعہ ۴ کی تکمیل نہیں ہوئی ہے۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے رزولیوشن پیش کیا کہ بورڈ کو گورنمنٹ کے اس رویہ پر افسوس ہے جو اس نے شہر کے بقیہ وارڈوں میں ابتدائی لازمی تعلیم جاری کرنے کے متعلق ظاہر کیا ہے بورڈ بلا کسی شرط کے اس وقت تک خرچ اٹھانے کیلئے تیار ہے جب تک کہ گورنمنٹ اپنا حصہ خرچ کرنے کے قابل ہو جائے۔

بورڈ خیال کرتا ہے کہ ابتدائی تعلیم کی توسیع کی طرف اس کا فرض دوسرے فرائض کے مقابلہ میں زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے کہا کہ گورنمنٹ کا آرڈر پڑھ دیا جائے اور اس پر کوئی رزولیوشن پاس نہیں کیا جائے۔

سید احمد حسین نے کہا کہ بجٹ میں اس مد کیلئے زیادہ روپیہ نہیں ہے۔

میونسپل بورڈ میں ۹ ہزار لڑکے لازمی تعلیم پا رہے ہیں۔ چیرمین صاحب نے کہا کہ اگر بورڈ لازمی تعلیم کی توسیع چاہتا ہے تو اس کے دیگر اخراجات میں تخفیف کرنا چاہئے۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے غیر ضروری آئیٹموں میں ہزاروں روپیہ برباد کرنے کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور آخر میں کہا کہ کانپور میونسپل بورڈ کے لئے یہ بات کتنی شرمناک ہے کہ اس نے ابھی تک لازمی تعلیم جاری نہیں کی۔

چیرمین صاحب نے فرمایا کہ لازمی تعلیم سب سے پہلے جاری کرنے کا فخر کانپور بورڈ ہی کو حاصل ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سڑک و روشنی وغیرہ جیسے مدات نظر انداز نہیں کیے جاسکتے۔ آخر میں یہ مسئلہ تخفیف کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تاکہ لازمی تعلیم پر زیادہ خرچ کرنے کے لئے دوسری مدات سے روپیہ بچایا جاسکے

میونسپل پبلک ورکس گودام کی زمین پرنس آف ویلز اسپتال کی توسیع کے واسطے منتقل کرنے کا گورنمنٹ حکم بورڈ کے سامنے پیش ہوا۔ لیکن بورڈ نے اپنی پبلک ہال کی ضرورت دوبارہ گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور طے ہوا کہ گورنمنٹ کو لکھا جاوے کہ اسپتال کی توسیع کے واسطے یہ زمین بالکل نامناسب ہے کیونکہ اسپتال و زمین کو سڑک جدا کرتی ہے۔

میونسپل انتخاب اور ماہ رمضان

خانصاحب شیخ محمد ابراہیم نے اس دقت کو محسوس کر کے کہ میونسپل انتخابات ماہ رمضان میں ہونے سے مسلمانوں کو کس قدر تکلیفیں ہوں گی۔ مندرجہ ذیل رزولیوشن بورڈ میں بھیجا ہے

" الکشن رول کے ماتحت میونسپل بورڈوں کے ممبران کے معمولی انتخابات یکم اور ۱۰ ر دسمبر ۱۹۳۵ء کے درمیان ہونا چاہئے۔ چونکہ اس سال ماہ رمضان ۲۸ ر نومبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوتا ہے اس لئے روزہ کے دنوں میں انتخاب میں شریک ہونا مسلمانوں کیلئے بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ اس لئے بورڈ نہایت ادب سے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ صرف اس سال کے لئے انتخابات کے قواعد اسطرح سے ترمیم کر دیے جاویں۔ کہ میونسپل انتخابات ۱۵ ر نومبر اور ۲۵ ر نومبر ۱۹۳۵ء کے درمیان ہوں۔

ہم کو امید ہے کہ گورنمنٹ مسلمانوں کی اس جائز خواہش کی اہمیت کو محسوس کر کے الکشن یکم و ۱۰ ر دسمبر ۱۹۳۵ء کے بجائے ۱۵ اور ۲۵ ر نومبر کے درمیان منعقد کرنے کا حکم صادر فرما کر مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دے گی۔

بارات

بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ کے صاحبزادے بابو دوبندر سروپ وکیل کی بارات بذریعہ اسپشل ٹرین ۲۸ رجون کو رائے صاحب بابو جگدیش سہائے چیرمین میونسپل بورڈ جھانسی کے یہاں گئی جس میں تقریباً دو سو شہر کے ہندو مسلم عمائدین تشریف لے گئے تھے۔

جس وقت رات کو بارات جائے قیام سے دولہن کے مکان کی طرف گئی ہے تو تقریباً سارا شہر بارات کو دیکھنے آگیا تھا۔ متعدد بازار روشنی اور جھنڈیوں سے آراستہ تھے۔ اور متعدد اشخاص نے راستوں میں بارات کو ٹھہرا کر سوڈا۔ شربت۔ پان۔ اور پھولوں کے ہار وغیرہ سے باراتیوں کی خاطر مدارات کی ہر بازار کے کثرت سے دوکانداروں نے پان و الائچی وغیرہ باراتیوں کو پیش کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رائے صاحب بابو جگدیش سہائے جھانسی میں نہایت ہر دلعزیز ہیں۔

رائیصاحب نے بھی باراتیوں کی کافی خاطر و مدارات کی۔ اور بارات دو روز قیام کرنے کے بعد بذریعہ اسپشل ٹرین ۳۰ رجون کو ۱۱ بجے دن کو کانپور واپس آگئی

شاندار دعوت

یکم جولائی کی رات کو بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ نے اپنے صاحبزادہ بابو دوبندر سروپ کی شادی کی خوشی میں شہر کے ہندو مسلمان عمائدین کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

انجمن اصلاح المسلمین

انجمن اصلاح المسلمین کے جلسے حلیم مسلم ہائی اسکول میں ۲۸ - ۲۹ اور ۳۰ رجون کو منعقد ہوئے ×

سبد گل

رائیٹر کہتا ہے کہ اگر اطالیہ پر اس کی نوآبادیات کی پالیسی کے سلسلہ میں دباؤ ڈالا گیا تو ممکن ہے وہ لیگ آف نیشنز سے الگ ہو جائے۔

جب تمام ممالک رفتہ رفتہ لیگ آف نیشنز سے الگ ہوئے جاتے ہیں تو اس ڈھچر کو اب باقی رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اینگلو جرمن معاہدہ کا اثر یہ ہوگا کہ اطالیہ اپنی بحری فوجی میں اضافہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

تخفیف اسلحہ اور کس چیز کا نام ہے؟

حیرت اس بات پر ہے کہ یورپ میں فوج اور اسلحہ کو بڑھا بڑھا کر تمام ممالک "قیام امن" کی جو ان تھک کوشش کر رہے ہیں اس کا کام جب ختم ہو جائے گا تو یہ لوگ کیا کریں گے۔

غالباً ایک دوستانہ جنگ سے تمام پالیسیوں کا خاتمہ کر لیا جائے گا۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل واپس لیلیا جائے کیونکہ ہندوستانیوں کے لئے موجودہ آئین اس سے کم رجعت پسندانہ ہے۔

کانگریسی حضرات بھی تو یہی کہتے ہیں کہ اس آئین سے ہندوستانیوں کو نجات دیدی جائے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں مسٹر حسین بھائی لال جی نے ہندوستانی اقتصادی بدحالی کی پوری تصویر کھینچکر رکھدی۔

غالباً یہ بھی اسوقت ہوا جب سر جوزف بھور ہندوستان کی اقتصادی خوش حالی اور دولت مندی کا راگ گا چکے ہوں گے۔

امریکہ کے اعداد و شمار مظہر ہیں کہ وہاں تین منٹ میں ۸ شادیاں اور ایک طلاق ہوتی ہے۔

گویا پانچ نفع میں رہیں۔ اس لئے ان داموں میں کیا گھاٹا ہے۔

مگر پھر بھی کورٹ شپ کرنے والی قوم طلاق کی اس کثرت سے گھبرا اُٹھی ہے۔ اور وہاں کے مجسٹریٹ نے طلاق کے مقدمہ منفصل کرنے کا ایک عجیب و غریب طریقہ ایجاد کیا ہے۔

یعنی جہاں جرم ثابت ہوا وہاں مجسٹریٹ صاحب بنفس نفیس اُٹھے اور مجرم کی گھونسوں اور ٹھوکروں سے تواضع شروع کر دی۔ کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرائی جب ذرا ہوش و حواس درست ہوئے اور اُس نے توبہ کی کہ اب اپنی بیوی کیساتھ بدسلوکی نہ کروں گا تو پھر دونوں کو دولہا دولھن بنا کر واپس کر دیا۔

دادرسی کا یہ طریقہ صحیح ہو یا غلط لیکن قدیم زمانہ کی عدالتوں اور اُن کے فیصلوں پر نام رکھنے والے ذرا گریبان میں سر ڈال کے ممنون فرمائیں

ادب لطیف

گُل مُراد

از جناب ایم اے جعفری جھانسی

نام ہے ایک گل پژمردہ کا جو شگفتہ ہو تو زندگی پُر بہار ہو جائے۔ اور نہ ہو تو عالم امید خزاں رسیدہ رہے

جب نور کا تڑکا ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کے بعد روشن شعاعیں نمودار ہوتی ہیں اور شعلہ حسن کو بھڑکا دیتی ہیں تو میں اُس وقت گل مراد کی شگفتگی کا بے چینی کیساتھ انتظار کرتا ہوں۔

جب شام کے آخری لمحوں میں ڈوبتے ہوئے سورج کی ہلکی ہلکی اور سنہری کرنیں کائنات عالم پر ضوفگن ہوتی ہیں تو میں اسوقت بھی گل مراد کے کھلنے کی آرزو کرتا ہوں۔

جب لیلائے شب بے نقاب ہو جاتی ہے اور آسمان کے تارے اُس کو اپنے جھرمٹ میں لپیلیتے ہیں۔ اُس وقت بھی میں گل مراد کو خنداں نہیں پاتا

جب شبنم کے سبزہ زاروں کو نم آلود کر دیتے ہیں اور جب گلزاروں میں پھولوں کے کٹورے آب خنک سے بھر جاتے ہیں تو میں اُسوقت بھی گل مراد کی پنکھڑیوں کو پژمردہ پاتا ہوں۔

جب سمندروں کے بخارات اُٹھ اُٹھ کر بادلوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ساحل سمندر کی ٹھنڈی ہوائیں ان بادلوں کو آغوش میں لیکر اٹھکھیلیاں کرتے ہیں اُسوقت بھی گل مراد کو مرجھایا ہوا دیکھ کر آنسوؤں کے دریا بہاتا ہوں۔

جب موسم سرما آتا ہے اور کوہستان برف پوش ہو جاتا ہے تو اُسوقت بھی میری آنکھیں گل مراد کی سرد مہری دیکھ دیکھ کر پتھرا جاتی ہیں۔

جب موسم گرما اپنی تپش اندوزیوں کیساتھ کائنات ارضی میں نمودار ہو جاتی ہے تو میں اُسوقت خوف کھاتا ہوں کہ کہیں گل مراد جھلس نہ جائے۔

جب ابر گہربار سے موتیوں کی بارش ہونے لگتی ہے اُسوقت بھی گل مراد کو ایک بن کھلی کلی کی طرح محفوظ گوشہ میں لئے بیٹھا ہوتا ہوں۔

جب صحرا کے تپتے ہوتے میدانوں میں خاک کے بگولے گردش کرتے ہیں تو میں اُسوقت بھی گل مراد کو پژمردہ دیکھ کر اپنی بدقسمتی پر سر دھنتا ہوں!

اے کاش میرا گل مراد شگفتہ ہوتا اور میں متبسم

بمبئی میں ایک پبلسٹی کمپنی کا قیام

فری پریس جرنل کی جگہ دوسرا اخبار

بمبئی یکم جولائی۔ پبلسٹی لمیٹڈ کے نام سے ایک نئی کمپنی جلدہی بمبئی میں قائم کی جائے گی جس کا مقصد فری پریس جرنل کی جگہ ایک دوسرا روزانہ اخبار شائع کرنا ہے

یہ نئی کمپنی ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے جلدہی رجسٹرڈ کرائی جائے گی۔ اور یہ بھی افواہ ہے کہ کمپنی فری پریس جرنل کو خرید ے گی اور دوسرے نام سے شائع کرے گی۔

عالم نسواں

شادی کا رشتہ

مشہور امریکن جج بین لنڈسے کے خیالات

ولایات متحدہ امریکہ کی عدالت طلاق کے مشہور جج اور ماہر قانون مسٹر بین لنڈسے کا بیان ہے کہ امریکہ میں شادی کا رشتہ بہت جلد ختم ہونے والا ہے اور اگر ہم جنسی رشتہ کے متعلق اپنے خیالات کو نہ بدلیں گے اور حقیقت کے آگاہ ہوں گے تو شادی کی رسم کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ایک انٹرویو کے دوران میں جج صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:

آزادانہ محبت خانگی ابتری اور جنسی مطلق العنانی کا زمانہ اب قریب ہے شادی کی آہنی زنجیر میں کوئی لچک نہیں ہے۔ اور وہ اس سوشل اور اقتصادی صورت حال کو تسلیم کرتی جس کے دو صاف نتیجے پوشیدہ جنسی تعلقات اور طلاق کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی صورت ظاہر ہو رہے ہیں۔

دور جدید کی نئی طاقتوں نے مذہبی توازن کو قائم نہیں رکھا ہے اور تعلیم نے انسانی فطرت کو اس قدر آزاد کر دیا ہے کہ ایک سوشل انقلاب بہت جلد رونما ہونے والا ہے اگرچہ میں بھی جدید آزادانہ دور کا ایک روشن خیال آدمی ہوں مگر مجھے شادی کا وہی رشتہ پسند ہے جو پرانے زمانہ میں رائج تھا۔ آج کل کے لوگ شادی کو ایک عارضی چیز سمجھتے ہیں۔ جب تک دونوں جنسی خواہشات اور مسرتیں اس سے حاصل ہوتی رہتی ہیں وہ اس پر قائم رہتے ہیں۔ اور اس کے بعد عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اقتصادی جد و جہد کے باعث مرد بڑی بڑی عمروں تک شادی نہیں کرتے اور عورتیں بھی ملازمت یا ذریعہ معاش کے حصول میں مردوں کا مقابلہ کرتی ہے

میں نے سات سال پہلے تک پیشن گوئی کی تھی کہ دس سال میں شادیوں اور طلاقوں کی تعداد برابر ہو گئی۔

امریکہ کی اس صورت حال سے ہندوستان کو انتباہ اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ مغربی اقوام کی سوسائٹی ان معاملات میں انتہا پسندی کی طرف جارہی ہے۔ لیکن مشرق اعتدال پسند ہے۔

※ سبق ملا کہ پھر کبھی ان کو ہمت نہ ہوئی کہ یونان کی آزادی کو تباہ کرنے کے ناپاک ارادوں کو دل میں جگہ دیں۔

سلور جوبلی فنڈ کا ۲۰ لاکھ روپیہ

مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے

شملہ ۲۹ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ میں سے جسکی تعداد اب ۱۲۰ لاکھ روپیہ ہے۔ ۲۰ لاکھ روپیہ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے لئے دیا جائے گا۔

بچوں کی دنیا

آزادی کی لڑائی

بسلسلہ گذشتہ

پہلے جب دارائے اول نے حملہ کیا تھا تو سب نے ملکر حملہ کا جواب دیا تھا۔ لیکن اس مرتبہ تو اتفاق کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی حالت بہت مایوسی بڑھانے اور ہمت توڑنے والی تھی۔

لیکن اس گھپ اندھیرے میں صرف ایک طرف امید کا دیا ٹمٹما رہا تھا شہر اسپارٹا کے دلیر اور جانباز باشندے البتہ متحد تھے اور وہ قوم و ملک کی محافظت کا بوجھ اپنے کمزور کندھوں پر اٹھانے کیلئے تیار تھے۔ یونان ایک پہاڑی ملک ہے بڑی فوجیں جہاں چاہیں وہاں سے داخل نہیں ہو سکتیں پہاڑوں کے اندر چند راستے ہیں وہیں سے ہو کر فوجیں اندر جا سکتی ہیں۔ ایرانی فوجیں جس راستہ سے داخل ہو سکتی تھی وہ تھرماپلی کا درہ تھا۔ بس اسی مقام پر جم کر کھڑے ہونے اور اس کی ناکہ بندی کرنے کا ارادہ شہر اسپارٹا کے بہادر سردار لیونی داس نے کر لیا۔ وہ شہر کے صرف ۳ ہزار آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر اس جگہ پہونچگیا اور یہیں اُس نے ڈیرا ڈالدیا۔

ایرانیوں کی فوج سیلاب کی طرح بڑھتی ہوئی چلی آرہی تھی۔ اس درہ پر پہونچکر اُن کو رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بے شمار فوج کے مقابلہ میں یونانیوں کے سات ہزار آدمیوں کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ پھر پیچھے سے کمک اور مدد کی جلد کوئی امید نہیں تھی۔ یونان کے بقیہ آدمی رنگ رلیوں اور خانگی جھگڑوں میں مصروف تھے۔ اور اس قومی خطرہ کی طرف سے بے پروا تھے لیکن موقع کی موزونیت کی وجہ سے کچھ دنوں تک مقابلہ ہوتا رہا مگر اس عرصہ میں ایرانی فوجیں پہاڑوں میں دوسرا راستہ تلاش کرتی رہیں۔ آخر کار ان کی کوشش کامیاب ہوئی۔ انھیں دوسرا راستہ مل گیا۔ اب ہر طرف ناامیدی اور مایوسی کا سامنا تھا۔ لوگوں کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ اور مقابلہ کی جس کا لازمی نتیجہ تباہی تھا کسی کو ہمت نہ تھی۔ لوگ میدان چھوڑنا چاہتے تھے لیکن اس موقع پر لیونی داس نے اپنے مردانہ عزم و ہمت سے کام لیکر پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا اُسنے کہا کہ جو واپس جانا چاہتے ہیں وہ جائیں لیکن میں اور میرے ساتھی ایک ایک کر کے بھی اسی درے پر ملک و قوم کی آزادی کی حفاظت کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور اب ہم دشمنوں کو پیٹھ نہ دکھائیں گے۔ چنانچہ لیونی داس اور تین سو اسپارٹا کے سورما اور ان کے ساتھی اسی جگہ ایک ایک کر کے ایرانی فوج کے ہاتھوں قتل ہو گئے ایرانی ان کو قتل کر کے آگے بڑھے لیکن ان بہادروں کی شجاعت نے ملک کے مرد و عورت بچے بوڑھے ہر ایک کے دل میں قربانی کا جذبہ پیدا کر دیا تھا ان کی تمام نااتفاقیاں مٹ چکی تھیں وہ ہتھیلی پر سر رکھ کر نکل کھڑے ہوئے اور اس جانبازی کے ساتھ لڑے کہ ایرانیوں کو نہایت ذلت کیساتھ ہزیمت اٹھانا پڑی۔ اور آیندہ کے لئے انھیں ایسا ※

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں میں
گانوں کی اصلاح

(از جناب ظفر قریشی بی اے)

ہندوستانی فلم سازی نے جب سے بولتے فلم کی منزل میں قدم رکھا ہے ادب اور شاعری کے ساتھ موسیقی کو بھی دخل کا موقع لمگیا ہے۔ لیکن موسیقی کی ترقی یا تنزلی کے ساتھ ادب اور شاعری اور سب سے ذوق صحیح کی جس طرح مٹی پلید ہوگئی ہے۔ اس کا سانحہ بہت رنجدہ ہے۔ جہاں تک اردو کے فلموں کا تعلق ہے ان کے گانوں کے حالت اور مکالمہ کی حالت بہت افسوسناک ہے۔ ادب وشاعری نے جس قدر بھی ترقی کی تھی فلموں نے ان سب کوششوں کو نصف کردیا ہے ہندی فلموں کے مکالمہ بھی کچھ زیادہ اچھے نہیں ہوتے اور گانے تو یقیناً معیار ادب سے گرے ہوتے بلکہ بعض اوقات قابل اعتراض ہوتے ہیں۔

گانوں کی ادبی لغویت سے زیادہ ان کا بیجا استعمال ہے۔ اب سے دو سال پہلے تو ہر فلم میں گانوں کی بھرمار فلم کی عمدگی کی ضامن تھی۔ اب فلموں میں گانوں کی تعداد تو کم ہوگئی ہے مگر ان کے بے موقع استعمال کی حالت بدستور ہے۔ سوائے چند مشہور فلموں کے جتنے فلم بھی آچکے ہیں۔ یا سامنے آرہے ہیں ان میں بے لطف گانوں کا بے موقع آجانا سمجھدار تماشائیوں کے لئے حد درجہ تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے بیان سے باہر ہے اور پھر یہ مصیبت ہے کہ ڈائرکٹر صاحب ہر ایک اداکار سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ گانا بھی ضرور جانتا ہو۔ اس کے بغیر اُسے ملازمت نہیں ملتی اگر مل بھی گئی تو خواہ مخواہ اُسے گانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے ایسے ایسے گانے والے اور گانے والیاں فلمی گانے کے لئے مجبور کی جاتی ہیں کہ دیکھنے اور سننے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ فلم کمپنیوں میں گانا نہ جاننے والوں سے گانا گوانا ایک جرم ہے کہ اسے قابل دست اندازی پولیس بنا دینا چاہیے۔

گانوں کے سلسلے میں ایک وبا نئی آئی ہے اور وہ "قوالی" ہے ہر ایک فلم میں ایک قوالی کا ہونا ضروری ہے۔ سب سے پہلے "سلطانہ" (کلکتہ) فلم میں ایک قوالی آئی تھی۔ جس سے حضرت خواجہ حسن نظامی کے درویش خانہ کی قوالی یاد آجاتی تھی۔ وہ چونکہ مقبول ہوتی اسلئے اب ہر کمپنی نے اپنے آئندہ فلم کے لئے قوالی کا رکھنا پروگرام کا لازمی جز بنا لیا ہے۔ بہت سی کمپنیاں کاپی کے فن میں بالکل باضابطہ واقع ہوتی ہیں اسلئے وہاں کی ہر فلم کمپنی کے نئے اردو فلموں میں قوالی کا ہونا لازمی سا ہوگیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب ہائی کلاس پبلک کے کہنے کو مانیں یا عام لوگوں کی رائے کو۔ ظاہر ہے کہ عوام جس چیز کو ذوق اور پسندیدگی سے دیکھتے ہیں اسی سے آمدنی ہوتی ہے اعلےٰ طبقہ کے حیا اور گانوں کی بھرمار پر ناک بھوں چڑھانے کو ہم کیا کریں ہم تو فلم کو کامیاب بناتے ہیں۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ رائے ہی بالکل درست نہیں کہ فلم میں موسیقی اور راگ اور گیت کا ہونا لازمی جزو ہے لیکن اسکا استعمال

اور اُس کی شاعری کی درستی بھی ضروری ہے ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ عوام بھی بے لطف گانوں اور غلط گیتوں سے تنگ آگئے ہیں۔ اور اگر کہیں غالب یا داغ یا جگر کے یا ہندی فلموں میں عمدہ ہندی دوہوں اور ہندی گیتوں کے ٹکڑے لگا دیے جاتے ہیں تو پبلک اُچھل پڑتی ہے اور مزے لیکر سنتی ہے لیکن فلمی منشیوں کے مشق ناز سے اردو ہندی ادب کو جو نقصان پہونچ رہا ہے اُس کا احساس اب نچلے طبقہ کو بھی ہو رہا ہے کیا پورن بھگت۔ چنڈی داس۔ یہودی کی لڑکی۔ سلطانہ۔ چندر گپت۔ سیتا وغیرہ چند اچھے فلم گانوں کی وجہ سے کامیاب ہوئے تھے۔ نہیں محض گانوں کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ اور اسباب کی وجہ سے انھیں ذرین کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ معلوم ہوا کہ گانوں کو اگر سلیقہ سے ترتیب دیا جائے اور عمدہ گلے حاصل کرکے فلموں میں دیے جائیں تو کامیابی ہوسکتی ہے ورنہ گانوں کی بیہودگی کے باعث بہت سے لوگوں نے ایسے فلموں کو دیکھنا چھوڑ دیا۔ فلموں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ صرف گانوں کی زبان یا ان موجودگی ہی سے فلم کامیاب ہوتا ہے اچھے اور کامیاب ترین ہندوستانی فلموں کی تاریخ ہمارے سامنے ہے اور وہ اسبات کو ظاہر کرتی ہے کہ نہ صرف خواص بلکہ عوام الناس بھی اس کوشش کو پسند کرتے ہیں پس گانوں کی اصلاح کے سلسلہ میں ان کا چیزوں کی طرف خاص توجہ کی جائے۔

۱۔ کسی اچھے شاعر سے جو اردو ہندی گانوں کا اچھا شاعر سمجھا جاتا ہو چیزیں تیار کرائی جائیں۔ یہ ضروری نہو کہ نثر مکالمہ نویس ہی لازمی طور پر فلم کے گانے بھی تیار کرے۔ یا فلمی شاعروں سے ٹھونس ٹھانس کی شاعری کرائی جائے۔

۲۔ بے موقع گانوں کو بلکقلم روک جائے صاحب فسانہ جس جگہ گانے کا لانا پسند کرے صرف اُسی جگہ گانا داخل کیا جائے اور نہ خارج کردیا جائے۔ اگر ڈائرکٹر کی اسٹوری ہے تو وہ کسی اچھے ڈرامہ نویس یا ادیب سے جو اردو ہندی زبانوں کا ماہر ہو مشورہ لے کر گانے انسرٹ کرے اگر کہیں گانے نکلنے کیلئے کوئی صاحب معقول اعتراض کرے۔ اور وہ ہو۔ تو فلم کمپنی کے مالک وڈائرکٹر صاحب ضد نہ کریں۔

۳۔ قوالی کو فلموں میں نہ لایا جائے۔ مذہبی عقیدت و شیفتگی کو ظاہر کرنے والی گیت حتی الوسع نہ لائے جائیں کیونکہ وہ عوام کی زبانوں پر جاکر اپنا احترام کھو بیٹھتے ہیں

۴۔ اردو ہندی کے قدیم وجدید شاعروں کے اچھے اچھے نمونے اُن کے کلام میں سے لیکر کسی شاعر یا ادیب کی رائے سے گانوں میں چپاں کئے جائیں۔ اور ایسی حالت میں کہ اچھے گانے دستیاب نہ ہوسکتے ہوں پرانے اردو ہندی شعرا کے کلام ہی سے سلیقہ کیساتھ فائدہ اٹھایا جائے ہم اردو کی بابت یہ رائے دے سکتے ہیں کہ غالب کا آسان اردو کلام داغ اور امیر مینائی اور میر کی غزلیات۔ حسرت۔ جگر۔ فانی اور حفیظ کے گیت ہمارے فلموں کے لئے بہت مناسب ثابت ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی شخص اس آرٹیکل کو پڑھ کر کے فلم کمپنیوں کے مالکوں سے اس امر کی بابت گفتگو کرے۔ اس کے اہم مقصد اور مفہوم کا پرچار کرے۔

اقوال زریں

مارنا چاہتا ہے تو نفس امارہ کو مار

فتح کرنا چاہتا ہے تو حواس خمسہ کو فتح کر

کھانا چاہتا ہے تو طیش وغضب کو کھا

پینا چاہتا ہے تو شراب وحدانیت کو پی

پہننا چاہتا ہے تو نیکی کا لباس پہن۔

دینا چاہتا ہے تو نیچی نگاہ سے دے اور بھول جا!

موج تبسم

لیڈی گاہک میں ایک فیشن ایبل لباس خریدنا چاہتی ہوں۔

دوکاندار کس طرح کا برہنہ یا نیم برہنہ

"میری بیوی میرے بہترین دوست کے ساتھ بھاگ گئی۔

"وہ کون تھا؟

"مجھے اسکا ذرا علم نہیں۔

بیوی - اس موسم گرما میں ہم کو ضرور پہاڑ پر چلنا چاہیئے۔

شوہر - مگر پیاری ذرا یہ تو خیال کرو کہ خرچ کس قدر زیادہ ہوگا۔

بیوی - نہیں پیارے میں اپنے لئے صرف چار پانچ جوڑے کپڑے بنوا لوں گی اور تمھارے پرانے کپڑے دھلوا کر ٹھیک کرلوں گی۔

دلچسپ معلومات

زبردستی شادی

میکسکو - (امریکہ) کے مقام جی ہوا میں یہ دستور ہے کہ ۱۰ بجے شب کو اگر کسی مرد یا عورت کو ایک ساتھ گھر کے باہر دیکھ لیا جاتا ہے تو پولیس اُن دونوں کو شادی کے دفتر میں پکڑ لیجاتی ہے اور ان دونوں کی زبردستی شادی کردی جاتی ہے۔

برازیل میں ایک عورت کے رشتہ داروں نے ایک مرد کو تماشہ گھر میں اس کا بوسہ لیتے دیکھ لیا اس پر وہ لوگ اس مرد کو زبردستی شادی کے دفتر پکڑ لے گئے ہیں۔ اور اس عورت کے ساتھ اس کی شادی کرلی۔

ایک عجیب قسم کی موٹر تیار کیگئی ہے جس میں جہازوں کی طرح وائرلیس سیٹ لگا ہوا ہوگا۔ اور موٹر کار میں بیٹھنے والا ریڈیو کا گانا وغیرہ سن سکے گا۔

افسانہ

ناگہانی آفت!

کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ

بسلسلہ گذشتہ

داسومل کا چہرہ سفید ہوگیا۔ اہنوں نے دھڑکتے ہوئے دل سے کہا "کیا تم تازہ ہنڈی نہیں کرسکتے یہاں تو سردست روپیہ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

منیم جی نے کہا سیٹھ جی آج پچاس ہزار روپیہ کا بھگتان ہے۔ اتنی ہنڈیاں کہاں سے کی جاسکتی ہیں اور پھر لوگ ہم سے ہنڈیاں کرتے ہوئے ہچکچاتے بھی ہیں"۔

"اچھا میں اسکا انتظام کرتا ہوں"۔

سیٹھ داسومل یہ کہتے ہوئے دوکان سے چلدیے گھر پہونچکر بستر پر لیٹ رہے! آج خلاف معمول اس وقت گھر آئے تھے۔ بیوی نے پوچھا کیا حال ہے" لڑکوں نے کہا پتاجی کیسی طبیعت ہے۔

لیکن داسومل نے انھیں یہ کہکر ہٹا دیا کہ میرے سر میں سخت درد ہے یہاں سے ہٹ جاؤ!

جب سب وہاں سے ہٹ گئے تو داسومل نے دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ گھنٹے میں ایک بجے تھے دو بجے کا ٹائم اُنہوں نے اپنی زندگی کا آخری ٹائم مقرر کرکے اہنوں نے گھڑی پر نظر جمائی۔ ریوالور پاس رکھ لیا اور گائتری منتر کا جاپ کرنے لگے۔

ساڑھے بارہ بجے ہاشم جان ٹھیکیدار دوکان پر آئے ہاشم جان داسومل کا دوست تھا۔ وہ کوئٹہ کا مشہور ملٹری ٹھیکیدار تھا۔ اور ہر ایک ٹھیکہ میں وہ ضرور داسومل کو فرضی حصہ دار بنا دیتا تھا۔ داسومل اور اپنی تقدیر سے اُن نے دو تین سال میں چار لاکھ روپیہ کی رقم پیدا کی تھی وقت اور تقدیر کی خوبی ہے کہ اس نے اپنے اکیلے نام سے جب کبھی ٹھیکے لئے ضرور نقصان ہوا اور جب داسومل کو اپنے ساتھ شریک کیا تو ہمیشہ فائدہ ہوا۔ داسومل اور ہاشم جان کی تقدیر ملکر پارس بنجاتی تھی۔ ہاشم جان نے کئی مرتبہ چاہا کہ داسومل کو اپنے ہمراہ شریک کرکے انھیں بھی نفع کا حصہ دار بنائے لیکن داسومل نے اپنے پھیلے ہوئے کام کے ہوتے ہوئے ٹھیکیداری میں دلچسپی نہ لی اور تمام منافع ہاشم جان کے لئے چھوڑ دیا۔ آج تین لاکھ کا ایک ٹھیکہ ہاشم جان کو ملا تھا۔ اور پچپن ہزار روپیہ پیشگی اُسے ادا کردیا گیا یہی خوش خبری سنانے وہ داسومل کے پاس آیا تھا۔

داسومل کو غیر معمولی طور پر اُس روز دوکان پر نہ پاکر اس کا ماتھا ٹھنکا دوکان پر بغیر مالک کے افسردگی سی چھا رہی تھی ہاشم جان معاملہ کو تاڑ گیا۔ اور اُسی وقت داسومل کے مکان پر پہونچا۔ اندر سے اطلاع آئی کہ سیٹھ جی کے سر میں سخت درد ہے وہ اندر سے کواڑ بند کیے سو رہے ہیں۔ ہاشم جان نے کہلا بھیجا کہ میں اسی وقت ملنا چاہتا ہوں بڑا ضروری کام ہے سیٹھ جی نے کواڑ نہ کھولے آخر ہاشم جان نے کواڑ توڑ ڈالنے کی دھمکی دی۔ آخر کواڑ کھلے۔ ریوالور سامنے رکھا دیکھ کر ہاشم جان کی سمجھ میں سب معاملہ آگیا۔ اُس نے داسومل سے تمام حال دریافت کیا۔ پہلے تو داسومل تیار نہ ہوتے لیکن ہاشم جان کے اصرار کرنے پر انہوں نے تمام قصہ بیان کردیا۔ ہاشم جان نے پچاس ہزار کے نوٹ اُن کے سامنے ڈالدیے داسومل احسان سے دب گئے۔ ہاشم جان کی بروقت امداد نے اُن کی جان بچادی وہ دوست کے گلے سے لپٹ گئے۔ سہ پہر کو تین بجے تمام بھگتان ہوگیا۔ عزت بچ گئی شام کو سات بجے بمبئی سے تار آیا تھا سیٹھ مانک جی شاپور جی نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ بھگتان کردیا۔ اور روپیہ سنٹرل بنک میں جمع کردیا گیا ہے۔ داسومل کو اس روز اتنی خوشی تھی جو شاید انھیں ساری عمر میں ہوئی تھی۔ برسوں کے بعد آج وہ میٹھی نیند سو رہے تھے۔ خواب میں بھی ایسے ہی دلخوش کن منظر دکھائی دے رہے تھے کہ جن سے دلکو فرحت ہوتی ہے رات کو ڈھائی بجے زمین میں گھڑگھڑاہٹ۔ نیند اچٹی۔ در و دیوار پنکھے کی طرح ہلنے لگے۔ اور دم زدن میں قیامت کا سماں بندھ گیا۔ قرض دار نہ قرض خواہ۔ نہ محسن رہا نہ احسان مند نہ غنی رہا نہ فقیر۔

چوتھا منظر

خاوند - بیوی

ہر بہت گھسیارہ چھاونی میں گھاس پہونچاکر آیا تھا۔ پسینہ میں شرابور ہو رہا تھا۔ آتے ہی اُسنے گاڑھے کی بنڈی اُتاری بیوی نے پنکھا جھلا۔ ستو گھولے اُس گڑ ملایا۔ ہر بہت کے چھوٹے بچے رام لی اور کلیان دوڑتے ہوتے آئے۔ کاکا ہم بھی ستو کھائیں گے۔

ہر بہت غصہ سے بولا۔ سسر ہر وقت لپو لپا کرت ہیں۔ کاہمرے ساتھ کھاوے کا تم ابھی ننگ ہے جاؤ سسر کھیلو کودو۔ ہر بخت کھاوے کی ہی سوجھا کرت ہے ہم مرے پچے دن بھر کام کرکے آت ہیں ڈھنگ سے کھاوے پیوے بھی نہیں دیت ہیں

باپ کی ڈانٹ سنکر دونوں بچے مایوس ہوکر ایک طرف کھڑے ہوگئے۔ دُلریا ستو گھول کے آئی بچوں کو سہما ہوا دیکھکر ہر بہت کو رحم آگیا۔ دونوں کو بلاکر ایک ایک گھٹنے پر بیٹھال لیا۔

لوٹے میں سے ہاتھ دھوکر اُس نے ستو کھائے دونوں بچوں نے بھی ساتھ ہی ساتھ بھوگ لگایا۔ دُلریا پنکھا جھلتی رہی۔ ہر بہت ضلع گونڈے کا رہنے والا تھا۔ اور فوج میں گھاس وغیرہ چھیل کر لانے کا کام کیا کرتا تھا۔ ستو کھانے کے بعد اُس نے ایک لوٹا پانی پیا۔ بچوں کو اوک سے پانی پلایا۔ اور دلریا کو ناریل بھرلانے کا حکم دیا۔ دن بھر کی محنت کے گویا اس وقت وہ اپنے وہ اپنے گھر کی حکومت کا بادشاہ ہے بیوی نے ناریل پانی سے تازہ کیا چلم میں تمباکو جمایا دو چار کوئلے اوپر رکھے اور ہر بہت کے ہاتھ میں لا دیا آپ پھر پنکھا جھلنے لگی۔ بچے گلی میں کھیلنے چلے گئے

باقی آیندہ

دیسی ریاستیں

ایک نواب کی سنسنی خیز گرفتاری

کراچی - ۲۶ر جون - سندھ میں ایک چھوٹی سی ریاست تاجپور ہے وہاں کے نواب کو معہ چند دیگر اشخاص کے برطانی ہند کی پولیس نے اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ اہنوں نے ایک کسان کو بندوق کا نشانہ بناکر ہلاک کردیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ نواب مذکور کی مقتول کسان کی خوبصورت بیوی پر طبیعت آگئی تھی اور وہ اُسے اپنے حرم میں داخل کرنا چاہتے تھے۔ کسان نے اس تجویز سے قدرتاً اختلاف کیا اور نواب صاحب کے شوق میں سدراہ ہوا۔ لہذا رات کے وقت اسے گولی سے اُڑا دیا گیا۔

راؤ راجہ سیکر کی معزولی

اجمیرہ ۲ر جون - سیکر سے آمدہ غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں کہ راؤ راجہ کلیان سنگھ کو آبو پہاڑ پر جانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ افواہ ہے کہ اُنھیں ٹھکانہ سیکر سے علیحدہ کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے نیز یہ کہ جے پور دربار نے اس معاملہ میں حکومت ہند کی منظوری حاصل کی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گدی سے علیحدگی کی صورت میں راؤ راجہ صاحب کو تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کا وظیفہ ذاتی اخراجات کے لئے ملا کرے گا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سیکر میں جاٹوں کا تنازعہ عرصہ سے چل رہا ہے اور سلسلہ میں ٹھکانہ مذکور کے نظم ونسق کے نااہلیت پر بہت کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

کپورتھلہ کے نظم ونسق میں تبدیلیاں

کپورتھلہ - ۲۸ر جون - معلوم ہوا ہے کہ آئندہ موسم سرما میں جب چیف منسٹر اور اڈوائزری کونسل کے ممبران پہاڑوں سے واپس آجائیں گے تو کپورتھلہ کے وزرار کے محکموں اور ذمہ داریوں میں کافی تبدیلیاں ہوں گی۔ اس کے علاوہ خود وزراء میں بھی رد و بدل ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈہلوان میں دوبارہ مجسٹریٹ کی عدالت قائم کی جائے گی۔ اس کے لئے علاقہ کے باشندے عرصہ سے مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں۔

جاپان میں زبردست سیلاب

ٹوکیو - ۲۹ر جون - ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپان میں ۲۴ گھنٹہ متواتر بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے زبردست سیلاب گیا۔ اور ۱۶۰ افراد ہلاک ہوگئے۔ کیوٹو اوساکا۔ اور کیوٹو میں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ کیاٹو میں ۲۰ ہزار افراد خانماں برباد ہو گئے۔ اوساکا میں ۶۰ ہزار مکانات اور کئی کارخانے سیلاب میں بہ گئے۔ کیوشو میں ۱۲ افراد ہلاک ہوگئے۔ کل نقصان کا اندازہ کروڑ ین یعنی نصف کروڑ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

کوئٹہ کے یتیم کہاں گئے؟

شملہ ۳۰ر جون شملہ سے بذریعہ تار دریافت کیا گیا ہے کہ کوئٹہ کے یتیموں کو کہاں بھیجا گیا ہے کوئٹہ کے حکام نے تار کا مندرجہ ذیل جواب دیا ہے تقریباً تمام ہندو یا مسلم یتیموں کو اُن کے رشتہ دار یا دوست لے گئے۔ چند مسلم یتیموں کو انجمن حمایت الاسلام لاہور میں بھیجا گیا ہے عیسائی یتیموں کو بھی اُن کے رشتہ داروں کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔

شملہ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کے سلور جوبلی فنڈ میں جسکی تعداد اب ۱۲۰ لاکھ روپیہ سے زائد ہے ۲۰ لاکھ روپیہ زلزلہ کوئٹہ کی مصیبت زدگان کیلئے دیا جائیگا

وکلا کو پریکٹس سے محروم کرنے میں ناکامی

بمبئی ۲۸ر جون ۔ مسٹر فیروز باروچہ کو لندن سے مسٹر ہنری پولک کے پاس سے ایک پرائیوٹ بحری تار موصول ہوا ہے ۔ جو کہ مظہر ہے کہ حکومت بمبئی کے ایڈوکیٹ جنرل نے بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں جو درخواست بھیجی تھی ۔ اور جس میں یہ التجا کی گئی تھی کہ بمبئی کے ۳ وکلا ۔ مسٹر مسانی ۔ مسٹر فیروز اور مسٹر باروچہ کے خلاف قانونی کارروائی کیجائے ۔ وہ نامنظور ہوگئی ۔ میسرز بی ۔ این برٹ اور ولیم دالوچ کے وکلا کی جانب سے پیروی کی ۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ حکومت بمبئی نے کچھ عرصہ ہوا کہ بمبئی ہائی کورٹ سے یہ درخواست کی تھی کہ مذکورہ بالا وکلا کو اس بنا پر پریکٹس سے محروم کیا جائے کہ انہوں نے گذشتہ تحریک سول نافرمانی میں حصہ لیا تھا ۔ لیکن ہائی کورٹ نے اس درخواست کو نامنظور کردیا ۔

لبرلوں کی دوبارہ تنظیم

کمیٹیوں کا تقرر

بمبئی ۲۷ر جون ۔ ممبران ویسٹرن انڈین نیشنل لبرل ایسوسی ایشن نے پریذیڈنٹ لبرل فیڈریشن سے آج مزید تبادلہ خیالات کیا ۔ جب کہ لبرل پارٹی کی دوبارہ تنظیم اور اس کے پروگرام کے بارے میں غور کیا گیا ۔

بحث کے نتیجے کے طور پر دو کمیٹیاں مقرر کی گئیں ۔ ان میں سے ایک کمیٹی وقتاً وقتاً پمفلٹ اور اشتہارات شائع کیا کرے گی ۔ جن میں روزانہ کے معاملات کے بارے میں لبرلوں کے نقطہ نظر اور رویہ کی وضاحت کی جایا کرے گی دوسری کمیٹی ملک کے مختلف حصوں میں لبرل پارٹی کی شاخیں کھولنے کیلئے کوشش کرے گی ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بمبئی کے چند ممبران نے ممبروں کی بھرتی کرنے اور نئی شاخیں کھولنے کا کام اپنے ذمے لیا ہے ۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ ان سرگرمیوں کے ذریعہ پارٹی اپنے پروگرام کو عوام تک پہونچا سکے گی پنڈت کنزرو آج رات کو الہ آباد کے لئے روانہ ہورہے ہیں ۔ آپ ستمبر یا اکتوبر میں بمبئی واپس آئیں گے جب کہ آپ نوکل ایسوسی ایشن کے کام پر غور کرینگے

قصر بکنگھم میں شاہی دربار

امیر سعود ولیعہد حجاز کی شرکت

لندن ۲۶ر جون گذشتہ شب ملکہ معظم نے قصر بکنگھم کے بال روم میں موسم کا تیسرا دربار منعقد کیا اور وہاں تخت شاہی تک ڈیوک آف کناٹ ملکہ معظم کے ہمراہ گئے ۔ ڈیوک آف کناٹ کو اس سے پہلے یہ شرف حاصل نہ ہوا تھا ۔ اصل میں اس خدمت کی انجام دہی ڈیوک آف کناٹ کے بڑے بھائی ڈیوک آف یارک کے سپرد تھی ۔ مگر چونکہ آجکل انھیں قدرے زکام کی شکایت تھی ۔ اس لئے ڈیوک آف کناٹ ان کے قائمقام بن گئے ۔

شرکاء دربار میں حکومت حجاز کے ولی عہد شہزادہ امیر سعود نمایاں شخصیت رکھتے تھے ۔ جوں ہی شہزادہ موصوف بال روم میں داخل ہوئے ان کو فوراً شاہی ڈائس (چبوترہ) پر بٹھا دیا گیا ۔ اور وہ شہزادگان کی اس صف میں شریک ہوگئے ۔ جو ملکہ معظم کے پیچھے تھی

توقع کی جاتی ہے کہ ملک معظم اس ہفتہ کے آخر میں سلنڈرنگھم سے لندن آجائیں گے

بریلی ۲۸ر جون ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر ہیری ہیگ گورنر یوپی جولائی کے آخری ہفتہ میں بریلی کا دورہ کریں گے ۔

حکم امتناعی درحالیکہ جایداد غیر منقولہ العلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۵۴

بعدالت جناب مولوی حشمت علیصاحب بہادر حاکم پرگنہ مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۴۴ بابت سنہ ۱۹۳۵ء

رائے صاحب چودہری رام ادھین زمیندار موضع ہوا کچھار ساکن جگدولی پرگنہ ہوگنی پور ضلع کانپور مدعی

بنام مسماۃ بجے رانی کنور نابالغہ بولایت دیوان مہراج سنگھ پدر خود ساکن سراون پرگنہ و ضلع جالون مدعا علیہ

بنام مسماۃ بجے رانی کنور نابالغہ بولایت دیوان مہراج سنگھ پدر خود ساکن سراون پرگنہ و ضلع جالون مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۱۶ر ماہ اگست سنہ ۱۹۳۴ء بمقدمہ نمبر ۱۹/۸ سنہ بحق رائے صاحب چودہری رام ادھین بابت مبلغ 68/14/3 صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مسماۃ بجے رانی کنور کو تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں ۔

آج بتاریخ ۲۵ر ماہ جون سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

فرد تعلیقہ

حقیت زمینداری موضع نارامئو بانگر پرگنہ کانپور تعدادی ۔/۴/۔ تاریخ پیشی ۵ار جولائی سنہ ۳۵ء

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

مظلومین کراچی کی دادخواہی

وزیر ہند کو نوٹس

سید محمد اسلم بیرسٹر نے چند مظلومین حادثہ کراچی کی طرف سے وزیر ہند کو نوٹس دیدیے ہیں ۔ ایک نوٹس کا مضمون ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

عمارت سنٹرل بنک ۔ ۷ر جون ۱۹۳۵ء

منجانب سید محمد اسلم ایم اے اکسفورڈ بیرسٹر ایٹ لا ۔

بخدمت وزیر ہند بوساطت کلکٹر صاحب کراچی زیر دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی ۔

جناب محترم ۔ اپنے موکل سومر ساکن ریکیمر لائنز لیاری کوارٹرز کراچی کی طرف سے مندرجہ ذیل گزارش کرنے کی جرات کرتا ہوں ۔

۱ ۔ ۱۹ر مارچ ۱۹۳۵ء کو میرے موکل ہفت سالہ لڑکا غلام محمد اپنے ہمجولیوں کیساتھ پتنگ سے کھیل رہا تھا کہ اتنے میں عبدالقیوم کی لاش اٹھائے ایک جلوس سڑک کے قریب سے گذرا ۔

۲ ۔ جلوس کے گذرنے کے چند منٹ بعد فوج نے گولیوں کی بوچھاڑ شروع کردی اور ایک گولی میرے لڑکے کے سر میں آلگی جس سے اسکا مغز پھٹ گیا ۔

۳ ۔ بچے کو سول ہسپتال پہونچا دیا گیا ۔ لیکن وہ اسی زخموں کی وجہ سے ہلاک ہوگیا ۔

۴ ۔ فوج نے سول افسروں کے حکم سے گولی چلائی تھی ۔ ۵ ۔ اور یہ کہ گولی بلاوجہ اور کسی معقول عذر کے بغیر چلائی گئیں ۔ اور ضروری احتیاط کو ملحوظ نہ رکھا گیا ۔

۶ ۔ گولی چلانے سے پہلے قرب وجوار کے باشندوں کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی ۔ اور ان کو اپنے مکان چھوڑنے اور خطرے کی سرحد سے باہر جانے کے لئے نہیں کہا گیا

۷ ۔ یہ کہ میرے موکل کا بیٹا اس بے تحاشہ گولہ باری کا شکار ہوا ۔ اسے ماتمی جلوس کے ساتھ کوئی سروکار نہیں تھا ۔ ماتمی جلوس نکالنے والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا ۔

۸ ۔ میرے موکل کا بیٹا بہت ہونہار تھا اور اس کی المناک موت نے اس کے والدین کو ناقابل تلافی نقصان پہونچایا ہے ۔

۹ ۔ اندریں حالات میرا موکل قصاص کا حقدار ہے اور یہ قصاص کم ازکم پندرہ ہزار ہونا چاہیئے ۔

۱۰ ۔ یہ نوٹس ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۸۰ کی ماتحت دیا جاتا ہے ۔ اور آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ میرے موکل کو مذکورہ رقم دو ماہ کے اندر اندر ادا کردی جائے ۔ ورنہ میرا موکل مجبور ہوگا کہ عدالت میں آپ کے خلاف چارہ جوئی کرے ۔ اخراجات اور نتائج کے آپ ذمہ دار ہوں گے ۔

نیازمند ۔ سید محمد اسلم

مندرجہ نوٹس کی نقول حکومت بمبئی کے ہوم ممبر اور چیف سکریٹری اور سٹی مجسٹریٹ کراچی کو بھی بھیجدی گئی ہیں نیز چند دیگر آدمیوں کی طرف سے بھی اسی قسم کے نوٹس وزیر ہند کو بھیجے گئے ہیں

”تیج“ کی ضمانت ضبط اور قومی گزٹ سے ضمانت کا مطالبہ

دہلی ۔ ۲۸ر جون ۔ گذشتہ شام تیج کے پرنٹر پبلشر بابو دھرم پال گپتا پر چیف کمشنر کے نوٹس کی تعمیل کی گئی ۔ جس میں مذکور تھا کہ تیج مورخہ ۱۲ر جون اور ۱۴ر جون میں شائع شدہ دو مضامین زیر دفعہ ۴ سب سکشن ۱ے ۔ انڈین پریس ایمرجنسی ایکٹ پاورز ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۹۳۱ء قابل اعتراض ہیں لہذا ایک ہزار روپیہ کا زر ضمانت جو کہ مارچ ۱۹۳۳ء میں حکومت کے پاس جمع کیا گیا تھا ۔ ضبط کیا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ مضامین زلزلہ کوئٹہ کے متعلق تھے

اسی قسم کا ایک نوٹس مقامی اخبار قومی گزٹ کو موصول ہوا ہے ۔ جس میں اس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ۸ر جولائی تک داخل کرے ۔ کہا جاتا ہے کہ قومی گزٹ سے جو ضمانت طلب کی گئی ہے وہ کوئٹہ کی کسی خبر کے سلسلہ میں ہے ۔

اخبار دیش درپن کے پرنٹر پبلشر گرفتار

کلکتہ ۲۷ر جون ۔ پولیس نے ایک پنجابی روزنامہ دیش درپن کے دفتر اور پریس پر چھاپہ مارا اور ۱۱ر اپریل کے تمام پرچے ضبط کرلئے ۔ جسمیں یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ مزدور کیا کہہ رہا ہے اخبار کے پرنٹر پبلشر مسٹر لشن سنگھ کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے لیکن بعد میں ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا کردیا گیا ۔

ہز ہائینس آغا خاں کی فرزند ارجمند طلاق کے مقدمہ میں بطور فریق ثانی

لندن ۲۵ر جون ۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس رقم طراز ہے کہ ایک ممبر پارلیمنٹ مسٹر لوئیل گائینس نے اپنی بیوی کے خلاف تلاق کی درخواست دی ہے ۔

اس طلاق کی درخواست میں ہز ہائینس سر آغا خاں کے فرزند پرنس علی خاں کا نام بطور فریق ثانی رکھا گیا ہے ۔ مدعا علیہ کی طرف سے صفائی پیش نہیں کیجاتی ۔

جاپان کے تمام مطالبات منظور

پیکن ۲۷ر جون ۔ آج جاپانی فوجی حکام نے یہ اعلان کردیا ہے کہ پیکن کی مرکزی چینی حکومت نے جاپانیوں کے تمام مطالبات منظور کرلئے ہیں جو کہ جاپان کے محکمہ خفیہ پولیس کے تین افسروں کی گرفتاری کے بعد پیش کیے گئے تھے ۔

مصر واٹلی میں فضائی معاہدہ

عراق ٹائمز کا بیان ہے کہ مصر اور اٹلی میں ایک جدید فضائی معاہدہ عمل میں آیا ہے اس معاہدے کی رو سے اٹلی مصر کے قلمرو افریقہ تک عبور کے لئے فضائی راہ قرار دے سکیگا اور مصری طیاروں کے میدانوں کو بھی استعمال کرے گا ۔

اس معاہدہ سے اٹلی کے افریقہ علاقے بڑی حد تک مصر کے ملحق ہوجائے گے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست میں واپس آنے کیلئے مہاراجہ نے اب تک ۱۵ لاکھ روپیہ صرف کردیا ہے ۔

یوپی کے جیل خانوں کی

سالانہ رپورٹ

لکھنو کی خبر ہے کہ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے میجر سلامت اللہ انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کی رپورٹ شائع کردی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ میں جیلخانوں کی تعداد چھپن تھی ۔ جن میں ایک لاکھ ۲۲ ہزار قیدی تھے ۔ سال زیر رپورٹ میں اکتیس ہزار دو سو اکاون قیدی جیل میں داخل ہوئے ۔ جن میں چوراسی فیصدی ہندو اور پندرہ فیصدی مسلمان دو سو قیدیوں کو پھانسی دی گئی ۔

چار سو چالیس کو حبس دوام بعبور دریا شور کی سزا دی گئی قریباً ۴۰ ہزار قیدی قواعد جیل کی خلاف ورزی میں سزایاب ہوئے ۔

جیل خانہ جات پر کل خرچ پونے چوبیس لاکھ روپیہ یعنی فی قیدی ۶ روپیہ ماہوار اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر قریباً ۱۱ لاکھ خرچ ہوا ۔ متعدد جیلروں کو سرکاری میں خوردبرد کے الزام میں سزا دیگئی

لکھنو میں بم پھینکا گیا

۹ آدمی مجروح ہوگئے

لکھنو ۳ر جولائی گنیش گنج میں رتھ جاترا کا جلوس نکلجانے کے بعد سڑک پر ایک سودیشی بم پھینکا گیا ۔ بم کے پھٹتے ہی ۹ آدمی مجروح ہوئے اعلے حکام نے آکر تحقیقات شروع کردی ہے

علیحدہ اندھرا صوبہ قائم ہوگا

مدراس یکم جولائی ۔ فیڈرل گورنمنٹ کے قیام سے پہلے ایک علیحدہ اندھرا صوبہ قائم ہونے کا قوی امکان ہے“ یہ ہے وہ بیان جو مسٹر کے ایل نرسمہا راؤ پر اندھرا ڈیلیگیشن نے دیا ۔ جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں ۔

سر ڈرائے نے مزید کہا کہ جدید صوبے آئین میں نئے صوبے قائم کرنے کے لئے دفعات موجود ہیں وفد نے حکومت برطانیہ سے برطانی حکام سے درخواست کی تھی کہ ایک علیحدہ اندھرا صوبہ بنایا جائے ۔ سر سموئیل ہور نے دار العوام میں تسلیم کرلیا ہے کہ ایک علیحدہ اندھرا صوبہ قائم ہونے کا امکان ہے ۔

جرمنی میں غیر ملکی ناموں کی ممانعت

حکومت جرمنی نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں یہ ظاہر کیا ہے کہ آئندہ جرمنی میں کوئی آدمی اپنے بچے کو غیر ملکی نام نہیں دے سکتا اور نہ ہی ہٹلر اور ہنڈنبرگ وغیرہ ناموں کو استعمال میں لاسکتا ہے ۔ بلکہ پرانے جرمنی نام ہوا کریں گے ۔

ہنگامی اختیارات کے قانون کی میعاد میں اضافہ

نینی تال ۲۸ جون۔ حالانکہ یہ امر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ حکومت یوپی ہنگامی اختیارات کے قانون کی میعاد میں تین سال کا اور اضافہ کرے گی تاہم حکومت نے ابھی کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں کیا۔

کہا جاتا ہے کہ قانون مذکور کی میعاد میں توسیع کے متعلق بل پر کونسل کے موجودہ سشن میں غور نہیں ہوسکے گا۔ کیونکہ وہ دوسری جولائی کو ختم ہو جائے گا۔

اخبار لیڈر کی درخواست اپیل نامنظور

توہین عدالت کا شاخسانہ

الہ آباد ۲۸ جون۔ لندن کا ایک خاص تار مظہر ہے کہ اخبار لیڈر الہ آباد کے توہین عدالت والے مقدمہ کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست نامنظور ہوگئی۔

ضلع ڈھاکہ کے پانچ نوجوانوں کو نوٹس

ڈھاکہ ۲۸ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے ماتحت نرائن گنج کے ۵ نوجوانوں پر نوٹس تعمیل کرائے ہیں جن کے ماتحت اُن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اپنے مکانوں سے باہر نہ نکلیں اور منیو سپلٹی نرائن گنج کے احاطہ کے باہر نہ جائیں۔

ٹراونکور کے قانون پر نظر ثانی

ٹرونڈرم ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ٹراونکور نے اسامی قانون پر نظر ثانی کرنے کے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قانون مذکور کم وبیش برطانی ہند کے قانون پر مبنی ہے۔ اس کی کچھ دفعات تو برطانی ہند کے قانون پر مبنی ہے۔ لیکن باقی نہیں ہوئیں۔ اس لئے ان پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

کمیٹی ریاست کے سرکردہ وکلا پر مشتمل ہوگی۔

مغرب خوفناک مذہبی جنگ وجدل میں مبتلا ہوجائیگا

پروفیسر مالنٹس کی سنسنی خیز پیشینگوئیاں

کراچی ۳۰ جون آجکل کراچی میں دنیا کا وہ مشہور جوتشی آیا ہوا ہے جس نے گذشتہ جنگ عظیم کا نقشہ ۶ ماہ قبل ہی کھینچ دیا تھا۔ جس نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ برطانیہ اپنا طلائی معیار ترک کر دے گا اور جس نے سنہ ۱۹۳۱ء میں شاہ سیام سے ملاقات کی تھی اور ان کے اندوہناک مستقبل سے ان کو مطلع کیا تھا جوتشی موصوف کا نام پروفیسر مالنٹس ہے اور چار مرتبہ تمام دنیا کی سیر کر چکے ہیں۔

پروفیسر موصوف نے نمایندہ یونائیٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں دنیا کے حالات پر بالعموم اور ہندوستان کی حالت پر بالخصوص تبصرہ فرمایا اور یورپ کی فضا پر آجکل جنگ کے جو بادل چھائے ہوئے ہیں اُس کے بارے میں آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ وہ جلد ہی اُڑ جائیں گے اور فرمایا کہ میرے خیال میں آیندہ دس سال کے اندر جنگ کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اطالیہ اور حبش کے تنازعہ کے بارے میں آپنے یہ رائے ظاہر کی کہ انگلینڈ جلد ہی سائینور مسولینی کی موجودہ سرگرمیوں کو ختم کر دے گا۔ اخلاقی بنا پر نہیں کہ وہ حبش کی مدد کرے گا۔ بلکہ اس بنا پر کہ اس کا مفاد خطرہ میں ہے۔ اس کی نظر میں جرمنی یا روس کے دنیا کے امن وامان کے لئے اس قدر خطرناک نہیں جتنا کہ اطالیہ۔

مغرب میں مذہبی جنگ ہوگی

مزید اظہار خیال فرماتے ہوئے پروفیسر مالنٹس نے فرمایا کہ حالانکہ آیندہ دس سال کے اندر جنگ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تاہم میرا یہ پختہ خیال ہے کہ دس سال کے بعد مغرب میں ضرور خونریز جنگ ہوگی جسے مذہبی جنگ کہنا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے کو تیار رہیں۔ باطن میں ان دونوں کے تعلقات ہندوؤں اور مسلمانوں سے بھی زیادہ کشیدہ ہیں اس جنگ کی ابتدا غالباً آئرلینڈ سے ہوگی۔ اور وہ خوفناک آگ کی مانند آسٹریلیا تک پھیل جائے گی۔ اور بالآخر تمام مغربی ممالک پر اثر انداز ہوگی۔

اس کے بعد مشرق کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ پیشین گوئی کی کہ جاپان کا مستقبل کچھ عرصہ کے بعد بالکل تاریک ہو جائے گا۔ چین کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وہ ایک سوتا ہوا شیر ہے اُسے اب جاگ جانا چاہئے

ہندوستان کی حالت

ہندوستان کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ تھا جب کہ مہاتما گاندھی کو عظیم طاقت اور مواقع حاصل تھے لیکن اُن سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔

پروفیسر موصوف نے یہ پیشین گوئی کہ پنڈت جواہر لال نہرو ایک دن ہندوستان کے بے تاج بادشاہ بنیں گے۔ اور ان کو ملک میں زبردست طاقت حاصل ہوگی۔

کانگریس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آیندہ دو سال کے اندر سوشلسٹ اس پر قابض ہو جائیں گے اور وہ پنڈت جواہر لال نہرو کی قابلانہ اور عاقلانہ رہبری میں انگلینڈ کے لبرلوں کی طرح آئین پرستی پر اچھی طرح عبور حاصل کریں۔

آخر میں پروفیسر موصوف نے یہ رائے ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں اس امر کا کوئی امکان نہیں دیکھتا کہ کانگریس کوئی سیاسی تحریک شروع کرے۔

حضور نظام کی سلور جوبلی

ایک کمیٹی کا قیام

حیدرآباد دکن ۲۹ جون حیدرآباد میں اعلیحضرت تاجدار دکن کی سلور جوبلی کی تیاریاں پورے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک طاقتور جوبلی کمیٹی ہز اکسلنسی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کی صدارت میں مرتب کی گئی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	نمبر ۲

ادبیات

اسلام بزبانِ اسلام

از جناب دوّر ہاشمی کانپوری

نشۂ روزِ ازل ہوں مذہب اسلام ہوں
جانتے پہچانتے ہیں مجھ کو میخواران حق
جسکی اک اک موج موجِ زندگی و سرخوشی
میں نے دنیا کو بتایا مقصدِ رازِ حیات
عرش و کرسی کوثر و تسنیم میری ملکیت
غربت و افلاس سے ہے میری ہستی کو فروغ
جس نے ہر ذرہ کو خوابِ کفر سے چونکا دیا
میری ہستی ہے پیامِ رحمت اللعالمیں
سب سے پہلے میں نے زنجیرِ غلامی توڑ دی
فتح دنیا کو کیا ہے صرف میرے خلق نے

ساقیٔ کوثر کے ہاتھوں کا چھلکتا جام ہوں
میکدے میں ایک ہی تو رندِ مے آشام ہوں
سلسبیلِ ہستی میں میں وہ بادۂ گلفام ہوں
زندگی جس سے برستی ہے میں وہ پیغام ہوں
تاجدارِ دو جہاں ہوں صاحبِ اکرام ہوں
صبحِ پُر نور جس کی وہ اندھیری شام ہوں
میں وہ آوازِ شکستِ شیشۂ اوہام ہوں
میں مسلسل لطف ہوں میں مستقل انعام ہوں
میں جہانِ حریت کا اولیں اقدام ہوں
کون کہتا ہے کہ میں شمشیر خون آشام ہوں

کیا بتاؤں میں مرا آغاز کیا آغاز تھا؟
دلکو لے لینا مرا ادنےٰ سا اک اعجاز تھا

یاد آتے ہیں مجھے اپنے وہ ایامِ بہار
کیسے کیسے مستِ صہبائے محبت تھے مرے
اب کہاں روحِ بلالی کے تڑپنے کے مزے
اب کہاں میری نگاہِ ناز کے مارے ہوئے
وہ بھی کیا دن تھے کہ مجھ کو آجتک یہ فخر ہے
شیشۂ سرمایہ داری کو کیا میں نے شکست
میں نے ہر ذرہ میں پھونکی جہد و آزادی کی روح
میں نے قوموں کو بنایا آشنائے زندگی
میرے ہونے سے وجودِ راحت و امن و سکوں
آج بھی میرا درِ میخانہ دیکھو باز ہے

جب مرے دیوانے مجھ پر کرتے تھے جانیں نثار
آہ صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ نامدار
اب کہاں وہ عاشقانِ سرفروش و دلفگار
اب کہاں میری ادائے خاص کے آئینہ دار
خاک میں میں نے ملایا سرکشوں کا اعتبار
میں وہ ہوں جسنے غلاموں کو بنایا تاجدار
میں نے ہر قطرے کو بخشا بحرِ ناپیدا کنار
میں نے دنیا کو سکھایا آدمیت کا شعار
میری ہستی ہے عبارت رحمتِ پروردگار
میں تو اب بھی ہوں وہی موجِ شرابِ بیقرار

ہاں مگر وہ تشنہ کامِ آرزو باقی نہیں
مے وہی، شیشہ وہی، میکش نہیں ساقی نہیں

دنیائے اسلام

دمشق امیر سعود کا بیان

دمشق ۱۲ صفر یہاں کے ایک جریدہ ایام العرب نے امیر سعود ولی عہد مملکت عربیہ سعودیہ کی مناسبت ایک خاص نمبر شائع کیا ہے۔ جس میں امیر موصوف کا صحافتی بیان بھی درج ہے۔ امیر موصوف سے بلاد عرب کے حالات حاضرہ دریافت کرنے پر انہوں نے کہا کہ ہمارے خاندان میں عربوں کی فلاح و بہبود کے لئے جد وجہد جاری ہے۔ عرب کے استقلال تامہ اور وحدت عربیہ کی کوششوں میں ہم کو خدائے تعالےٰ سے امید ہے کہ پوری طرح سے کامیابی حاصل ہو جائے گی

سفر یورپ کے وجوہ دریافت کرنے پر امیر سعود نے فرمایا کہ بلاد یورپ کی صورت حال موجودہ کے مطالعہ کے لئے انہوں نے اس سفر کا ارادہ کیا ہے تاکہ تجربہ میں اضافہ ہو۔ مصر کی سیاحت کا ابھی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

نوجوانان عرب کو امیر سعود کی ہدایت کی کہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور سنت نبوی کی اتباع کی کوشش کریں اور آپس میں متحد ہو جائیں۔

ترکی کے استحکامات فوجی

استنبول، ایک پیغام مظہر ہے کہ مستقبل کے جنگی امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے جمہوریت ترکی بڑی تیزی کے ساتھ اپنی مملکت کے شہروں کو ریلوے اسٹیشنوں کے ذریعہ ملحق کر رہی ہے۔

حکومت کے سامنے ایک مسئلہ یہ ہے کہ تمام فوجی چھاونیوں کو ساحلی اور سرحدی مقامات سے مربوط کر دیا جائے۔ تاکہ جنگ کے زمانہ میں افواج کی نقل و حرکت بغیر کسی تاخیر کے عمل میں آسکے۔

عثمانی زمانہ میں ریلوے کا زیادہ تر انتظام غیر ملکی کمپنیوں کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کے آخری زمانہ میں سرحدات بر وقت اور مناسب فوجی امداد نہ پہونچ سکی تھی۔ اسلئے مدبرین حکومت آزاد ریلوے کے قیام کو بہت اہمیت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

اس وقت ریلوے کی جو اسکیمیں زیر عمل ہیں اُن کی نگرانی اگرچہ غیر ملکی افراد کو معمولی اثر و رسوخ بھی حاصل نہیں ہے۔

اے خدا پھر مسلم خوابیدہ کو بیدار کر
پھر مری حرمت مری عزت پہ حرف آئیگا
پھر مسلمانوں پہ تیرے لطف کی ہوں بارشیں
آج پھر اُن کے دلوں میں پھونکدے روحِ جہاد
یہ چمن پھر مٹ چلا ہے اے بہارِ سرمدی
لعنتِ قیدِ غلامی سے انھیں پھر دے نجات
پھر بنا حکمِ رسالت انکی ساری زندگی

آگ یہ پھر بجھتی جاتی ہے اسے گلزار کر
پھر انھیں ذروں سے پیدا خالد و ضرار کر
پھر شرابِ التفاتِ خاص سے سرشار کر
آج پھر دیوانوں کو "دیوانہ ہشیار" کر
پھر اسے سرسبز کر، شاداب کر، گلزار کر
تیرے صدقے پھر انھیں آزاد و خود مختار کر
پھر انھیں یا رب غلام احمد مختار کر

اک نگاہ لطف کافی ہے شفا کے واسطے
رحم کر یارب نبی مصطفےٰ کے واسطے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۲

مسجد شہید گنج لاہور

مسجد شہید گنج لنڈا بازار لاہور جو کہ گوردوارہ کے احاطہ میں تھی اور جکا قضیہ عرصہ سے چلا آتا تھا بالآخر فوج اور پولیس کے موجودگی میں شہید کر دی گئی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مسجد شہید گنج داراشکوہ کے خانساماں عبداللہ خاں نے بنوائی تھی مگر بعض ناواقف حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ عمارت مسجد نہیں بلکہ مغلوں کے گورنر میر منو کی کچہری تھی۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے زمانہ میں طوائف الملوکی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ جب لاہور پر بھنگی سردار نے قبضہ کیا تو اُس وقت یہ تمام رقبہ کہ جس میں گوردوارہ مسجد۔ خانقاہ۔ کنواں تھا سردار گنڈا سنگھ کے قبضہ میں تھا۔ اور اس کے بعد نسلاً بعد نسلٍ یہ جائداد اُس کے خاندان میں منتقل ہوتی چلی آئی جو اس گوردوارہ کے مہنت بنتے رہے۔

۱۹۲۴ء میں سکھوں کی تحریک سے گوردوارہ ایکٹ پاس ہوا کہ جس کی رو سے مہنتوں کے قبضہ سے گوردوارہ نکل کر پنتھ کے قبضہ میں آگئے مگر قدرتی طور پر اس ایکٹ کی دو قسمیں ہو گئیں۔ ایک وہ جو کہ مسلم اور غیر متنازعہ تھے۔ اور دوسرے وہ جو کہ غیر مسلم و متنازعہ تھے چنانچہ گوردوارہ شہید گنج شق ثانی سے تعلق رکھتا ہے۔

گوردوارہ ایکٹ کی رو سے ایک عدالت قائم ہوئی کہ جسکا نام گوردوارہ ٹریبونل ہے گوردوارہ ایکٹ کے نفاذ کے وقت اس جائداد پر مہنت ہری سنگھ و ہرنام سنگھ کا قبضہ تھا۔ اور ان دونوں نے پربندھک کمیٹی پر دعوے بھی دائر کیا تھا۔

مسلمان بھی مسجد شہید گنج کے واپس لینے کے متعلق خاموش نہ بیٹھے۔ بلکہ انہوں نے اس کی واپسی کے متعلق جو کارروائی کی اُس کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۸۵۲ء میں ایک شخص مسمی نور احمد نے دعوے دائر کیا کہ رقبہ زمین جس میں مسجد۔ خانقاہ۔ حمام اور کنواں ہے اُس کے آباواجداد کی ملکیت ہے۔ اور بھنگی سردار کے زمانہ میں جبراً گنڈا سنگھ کو اس پر قبضہ دیدیا گیا لہذا یہ جائداد مجھے واپس دلانی چاہیئے۔ مگر عدالت نے اس دعوے کو خارج کر دیا۔

۱۸۸۳ء میں دوبارہ اس مسجد کو واگذار کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس میں بھی ناکامیابی ہوئی

۱۹۲۷ء میں انجمن اسلامیہ پنجاب نے بذریعہ سعادت علی خاں ایک درخواست گوردوارہ ٹریبونل کے سامنے پیش کی کہ مسجد اور اُس کی ملحقہ جائداد اسلامی وقف ہے لہذا اُسکو مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے۔

ٹریبونل نے اس کو بجائے مسجد کے میر منو کی عمارت تصور کر کے درخواست نامنظور کر دی۔

مسجد شہید گنج کے متعلق ایک ہفتہ سے جو خبریں آرہی تھیں اُس سے یہ پوری امید ہو سکتی تھی کہ اس مسئلہ میں مفاہمت ہو جائے گی۔ اور ہز اکسیلنسی گورنر کے آجانے کے بعد اور سکھ و ہندو وفود سے گفتگوئے مصالحت ہونے کے بعد تو یہ خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ سکھ مسجد کو شہید کر ڈالیں گے۔ بلکہ اس کی پوری توقع تھی کہ مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان کوئی ایسا سمجھوتہ ہو جائے گا جو دونوں قوموں کے شایان شان ہوگا اور جس سے دونوں قوموں کی عزت میں اضافہ ہوگا۔

مگر ۸ جولائی کی صبح کو ان تمام توقعات پر پانی پھر گیا اور سکھوں نے نہایت ناعاقبت اندیشی سے کام لے کر تمام مصالحانہ گفتگوؤں کا خاتمہ کر دیا۔

ہمعصر زمیندار کا بیان ہے کہ مسلم زعماء نے سکھوں سے گفتگو کی اور انہوں نے مسلم وفد کو یقین دلایا کہ:-

”سردست مسجد منہدم نہیں کی جائے گی اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے مطالبات ایک قرارداد کی شکل میں ہمارے پاس بھجوا دیں۔ یہ مطالبات گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاویں گے“

اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سکھوں نے مسلمانوں کے ساتھ افسوسناک بدعہدی کی حکومت پنجاب نے جو سرکاری بیان شائع کیا تھا اُس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں نے حکومت سے بھی یہ وعدہ کیا تھا کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے فیصلہ تک مسجد کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ حکومت نے ۸ جولائی کے سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ:-

”حکومت کو سخت افسوس ہے کہ سکھوں نے یہ طریقہ اختیار کرنا مناسب سمجھا اور سمجھوتہ کے تمام امکانات کو تباہ کر دیا اور نازک صورت کر دی“۔

اس سرکاری بیان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سکھوں نے حکومت سے بھی بدعہدی کی۔ اور یکایک تمام مصالحتی گفتگوؤں کو نظرانداز کر کے مسجد کو شہید کرنا شروع کر دیا اگرچہ قانونی طور پر مسجد پر سکھوں کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ کسی معبدگاہ پر کسی غیر قوم کے قبضہ کو کسی طرح بھی جائز نہیں تسلیم کیا جا سکتا جب تک کہ یہ نہ ثابت کیا جا سکے کہ یہ معبدگاہ غیر ملکیت کی صورت میں تعمیر کی گئی ہے۔ مگر سکھوں کے قبضہ کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ایک مسجد کو قانونی آڑ لیکر ڈھا دیا جو انتہائی ظلم ہے۔ سکھوں کی یہ انتہائی ستم ظریفی تھی کہ وہ مسجد کو مسجد ہی نہیں بلکہ غیر مذہبی عمارت کہتے رہے۔

بہرحال یہ ایک یقینی امر ہے کہ سکھوں نے ایک مسجد کو گرانے میں جو قانونی حق استعمال کیا ہے وہ اس یہودی دشائیلاک کے قانون کے مشابہ ہے *

آئینہ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو مسٹر اے ایم سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ایک لاکھ ۶۲ ہزار ۵۳۹ روپیہ 162539/- کی زمین کی فروخت کی منظوری دیدی گئی۔

امسال اپریل۔ مئی۔ جون ۱۹۳۵ء میں جو زمینیں فروخت ہوئی ہیں اُس کی میزان ۳ لاکھ ۷۲ ہزار ۴۰۱ روپیہ ۱۵ آنے 372401/15/- ہے۔

فیکٹری ورکمین ایریا میں واٹر مین لگانے کا تخمینہ منظور ہوا۔

۱۹۳۴ء کے اڈٹ نوٹ پر غور کیا گیا اور اعتراضات طے کئے گئے۔

کوتوالی اسکیم کے زمین کے پلاٹ مقررہ قیمت پر فروخت کے لئے پیش کرنا طے ہوا۔

گوٹھیا خورد کا نقشہ منظور کیا گیا۔ اور اُس کے پلاٹ فروخت کیلئے پیش کئے گئے۔ ان پلاٹوں کی فروخت میں بابو پوروہ اور دیگر حاصل کئے ہوئے زمینوں کے مالکان کو ترجیح دی جائے گی۔

منشی پوروہ اوہا بو پوروہ کا عام نقشہ اس ایریا میں گلیاں اور سطحی نالیاں بنائے جانے کے لئے منظور کیا گیا۔

فیکٹری ورک مین ایریا میں نصف ایکڑ پلاٹ چھوٹی فیکٹریوں کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔

رائے بہادر بابو برجندر سروپ کو خطاب کے اعزاز ملنے پر مبارکباد دی گئی۔

شہر کوتوال کے مکان پر بم

۷ جولائی کی صبح کو خان بہادر امتیاز محمد خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کوتوال شہر کے مکان کے صحن میں ایک بم پڑا ہوا ملا غالباً یہ بم رات کو پھینکا گیا تھا مگر بم کے پھٹنے سے کوئی آواز نہیں ہوئی۔ اور اسی وجہ سے صبح سے پہلے بم پھینکے جانے کا علم نہ ہو سکا۔ یہ بم ناریل کے خول کا تھا۔ جس میں بارود آتش گیر مادہ اور شیشے کے ٹکڑے وغیرہ تھے۔ حکام نے اس بم اور جگہ کا معائنہ فرمایا ایک ہفتہ میں کوتوالی پر بم پھینکے جانے کا یہ دوسرا واقعہ ہے جو نہایت افسوسناک اور شرمناک ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

پنڈت سری رتن شوکلا نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی سالانہ رپورٹ پر ایک رزولیوشن اس مضمون کا پیش کیا کہ رپورٹ صحیح نہیں ہے اور پارٹی فیلنگ کی وجہ سے انتظامات میں خرابی رہی۔ اور سڑکوں کی حالت بہت خراب رہی اور اوشدھالیہ وغیرہ بند کئے گئے۔ اور ایجوکیشن کمیٹی میں بھی خرابی رہی۔ لیکن یہ رزولیوشن کافی بحث و مباحثہ کے بعد ۱۳ ووٹ کی موافقت سے نامنظور ہوا اور رپورٹ پاس ہو گئی۔

کانگریس اور انتخاب

سٹی کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ جو حضرات کانگریس کمیٹی کی طرف سے میونسپل بورڈ کے امیدوار ہونا چاہتے ہیں اُن کو چاہیئے کہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء تک اپنی اپنی درخواستیں پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجدیں۔

ہندو عورتوں کی فروخت

۸ جولائی کو پولیس نے ایک ہندو شادی بیورو کی تلاشی لے کر مسماۃ موہنی و مسماۃ رادھا ساکن بلٹی بازار المورہ کو برآمد کیا کہا جاتا ہے کہ ان دونوں عورتوں کو فروخت کرنیکی کوشش ہو رہی تھی اسی سلسلہ میں پولیس نے شادی بیورو کے مالک مسٹر بھوانی پرشاد اور مہادیو چوبے کو گرفتار کر کے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

جناب حفیظ جالندھری

۱۰ جولائی کی رات کو مدرسہ فیض عام میں جناب حفیظ صاحب جالندھری نے اپنے مخصوص انداز میں شاہنامہ اسلام پڑھا۔

مدرسہ کیطرف سے اہل ذوق حضرات کو اس موقع پر مدعو کیا گیا تھا۔

ایڈیٹر غریب

منشی شوکت علی صاحب ایڈیٹر غریب اپنی ۲ ماہ کی سزا پوری کر کے ۱۰ جولائی کو تشریف لے آئے ہیں۔

لالہ پدم پت سنگھانیا

لالہ پدم پت سنگھانیا پریسیڈنٹ آل انڈیا فیڈریشن آف چیمبر اور مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا و مسٹر رام نرائن گرگ تجاروں کی آل انڈیا انجمن بمبئی کے اجلاس سے شرکت کرنے کے بعد ۱۰ جولائی کو کانپور واپس آگئے ہیں۔

قتل!

موضع راوت پور تھانہ کلیان پور میں مسماۃ دولاری کے مکان میں چوروں نے گھس کر اُس کا گلا گھونٹ دیا اور زیورات لے کر فرار ہو گئے۔

۹ جولائی کی رات کو ۹ بجے بابو عبدالکریم مکرارٹ گنج سے گذر رہے تھے کہ چند بدمعاشوں نے ان پر حملہ کر کے مار ڈالا اور اُن کے پاس جو کچھ سامان تھا وہ لے کر فرار ہو گئے۔

خان بہادر حافظ ہدایت حسین

خان بہادر حافظ ہدایت بیرسٹر ایٹ لا۔ سی آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ نینی تال سے واپس آگئے ہیں۔

چبوترہ

چٹائی محال میں ایک چبوترہ ہے جس پر تعزیے رکھے جاتے ہیں اور اس کو امام باڑہ بھی کہا جاتا ہے۔ ۱۱ جولائی کو میونسپل بورڈ نے مزدوروں کی ایک جماعت اُسکے کھودنے کیلئے بھیجی تھی۔ مگر مسلمانوں کے اجتماع کی وجہ سے پولیس نے مزدوروں کو واپس کر دیا۔

---

* (بقیہ کالم ۲)

جو اپنا روپیہ وصول نہ ہونے کی صورت میں طے شدہ معاہدے کے مطابق قرضدار کے جسم سے ایک پونڈ گوشت طلب کرتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ سکھوں نے قانونی آڑ لیکر جو مسجد کو گرا دیا ہے وہ قوموں کے اخلاق و آئین کی رو سے حد درجہ قابل ملامت اور نفرت سمجھا جائے گا

سبد گل

لارڈ سنیل نے یہ رائے ظاہر کی کہ بالواسطہ انتخاب ترک کرنے کی حمایت میں لارڈ لوتھیان نے ناقابل تردید دلائل پیش کی ہیں۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ یہ معاملہ بھی دوسرے ناقابل تردید معاملات کی منزل پر پہونچکر دفن کر دیا گیا

برطانیہ نے طے کیا ہے کہ اب سینیا کا ایک متنازعہ بندرگاہ اسی کو واپس کر دیا جائے۔

اٹلی کہتا ہے کہ اس میں برطانیہ کا اقتصادی اور تجارتی فائدہ ہے جب ہی وہ واپس کر رہا ہے لیکن اٹلی کو سمجھنا چاہئے کہ دنیا میں کون شخص اپنے فائدے کے بغیر کوئی بات کرتا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کا ایک مشترکہ جلسہ ۲۱ر جولائی کو ۸ بجے سہ پہر کے وقت منعقد ہوگا۔ جس میں کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے لئے چندہ جمع کرنے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

اجی توبہ! اتنی بھی کیا جلدی تھی۔ ہر کام اطمینان سے کرنا چاہئیے۔ کہ تعجیل کار شیطان بود

دارالامرا میں انڈیا بل کی بحث کے دوران میں سمندر پاٹنے والے لارڈ لائڈ بگڑ گئے اور اپنے کاغذوں کا بستہ باندھ کر یہ کہتے ہوئے باہر چلدیے کہ یہاں میری کوئی شنوائی نہیں ہے اور میری حالت ایسی ہے جیسے ہل کے نیچے مینڈک۔

دیکھئے سمندر کا تلاذمہ یہاں بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

لارڈ ڈوفرن نے دارالعوام میں فرمایا کہ حکومت کی تجاویز نے گورنر جنرل کو اس اختیار سے محروم کر دیا ہے کہ وہ اسمبلی کو معطل کرسکیں یا توڑ دیں۔

ہمارے رائے میں یہ اختیار بھی گورنر جنرل کو دیدینا چاہئیے کہ لارڈ ڈوفرن کا ارمان بھی نہ رہ جائے

ص پھر وہی مذاق۔ وہی آواز

آہا ... ... پالیا ہے ... ... کہاں کہاں؟

میں نے کہا ــ تجھے ــ تجھے ــ دل کے مندر میں۔

میرے محبوب

کسی نے زور سے قہقہہ لگایا

میں نے مڑکر دیکھا چندرماں اور تارے

بھی ہنس دیے

میں نے چندرماں سے استدعا کی

تاروں کی منت کی۔ کہ میں

پریتم سے مل رہی ہوں سورج سے نہ کہنا

چندرماں نے میری التجا سن لی

تاروں نے میری منت مان لی

انھوں نے کسی سے نہ کہا

میں پریتم سے مل گئی۔

ادب لطیف

ملاقات

از جناب درد راولپنڈی

خاموش رات تھی

میں پریتم سے ملنے جارہی تھی

کہ نیلگوں آسمان سے تاروں نے جھانکا

چندرماں نے گھور کر میری طرف دیکھا

زمین و آسمان نے باہم سرگوشیاں کیں

میں سہم گئی کہ سب نے کھکھلا کر ہنس دیا۔

میں نے سمجھا

کہ انھوں نے میرا مذاق اُڑایا ٹھٹک کر رہگئی

بت بن کر وہیں ساکت ہوگئی ہاں وہیں پر

گویا کسی نے جادو کردیا

مگر ایک ہی لمحہ میں مجھے احساس کہ

خواب تھا۔ جو دیکھا جو سنا وہ افسانہ تھا

دلی وہم کے سوا اور کچھ نہ تھا وہ لاوجود تھا۔

میں پھر آگے بڑھی

تیزی سے قدم اُٹھایا پھر رک گئی

پھر وہی آواز ہاں وہی آواز!

میرے کانوں میں سنائی دی

اتنے میں کسی نے زور سے قہقہہ لگایا

میں مبہوت اور بھونچکی سی ہو کر رہ گئی۔

ادہر ادھر چاروں طرف جھانکا

آگے پیچھے دائیں بائیں تاکا

لیکن کچھ نظر نہ آیا۔ آخر دل کڑا کر کے میں آگے بڑھی

میں پریتم سے ملنے جارہی تھی وہ مل گئے

خوشی سے میری آنکھوں میں پریم و محبت کے آنسو چھلک آئے۔ روکنے کی ہزار کوشش کی

مگر سب بے سود سیلاب انڈھی آیا روکے

نہ روکا میں زور زور سے رونے لگی پریتم

آگے بڑھے۔ حیران سا منھ بنا کر پریشان ہوکر

میں نے ہنس دیا جلدی سے

دفعتاً وہ نظروں سے اوجھل ہوگئے

میں نے چاروں طرف تلاش کی مگر سب رائیگاں

پھر ان ہی خیالات میں غرق

اپنی دُھن میں مگن آگے بڑھی کہ یکایک

کچھ دیکھ کر میری ٹانگیں لڑکھڑائیں

میں سنبھل کر اُن کے پیچھے دوڑی

سوامی! سوامی! میں نے دیکھ لیا ہے۔

پھر مجھے ایک آواز نے چونکا دیا۔

میں گا رہی تھی پریت کے گیت

میں نے اُن سے التجا کی کہ نہ سن۔ چندرماں نہ سن

آکاش نہ سن۔ میں گا رہی ہوں پریت کے گیت

میں پریتم سے مل رہی ہوں ص

آخر پالیا۔ ڈھونڈھ ہی لیا پیارے تم مل ہی گئے

عالم نسواں

تعلیم نسواں کی رفتار ترقی

(از شریمتی مسز رانی داس ایم اے)

گذشتہ پچیس سال میں تعلیم نسواں نے جو ترقی کی ہے۔ وہ مختلف حیثیتوں سے واقعی حیرت انگیز ہے چنانچہ عورتوں کے ہر شعبہ میں امید افزا آثار پائے جاتے ہیں۔

اب سے ۲۵ سال پہلے یعنی ۱۹۱۰ء میں لڑکیاں جس تعداد میں تعلیم پارہی تھیں۔ آج وہ تعداد چار گنی ہوگئی ہے۔ سال بسال تعداد بڑھتی جارہی ہے اگر ۱۹۱۰ء میں ۸ لڑکیاں زیر تعلیم تھیں تو ۱۹۱۱-۱۲ء میں ۹½ لاکھ ۱۹۲۶-۲۷ء میں ۱۸ لاکھ اور ۱۹۲۵ء میں ۲۵ لاکھ ہوگئیں۔

یہ اضافہ اگرچہ ابتدائی جماعتوں میں بہت زیادہ ہوا ہے لیکن اعلے جماعتوں میں بھی کافی ہوا ہے یعنی ۱۹۱۲ء میں کل ۳۶۹ لڑکیوں اعلےٰ تعلیم پارہی تھیں ۱۹۱۷ء میں یہ تعداد ۴۲۲، ہوگئی ۱۹۲۷ء میں ۱۳۳۳ اور ۱۹۳۲ء میں ۲۹۶۶ ہوگئی۔

علاوہ ازیں مختلف امتحانوں میں لڑکیوں نے اپنی قابلیت اور ذہانت کا ثبوت دیا ہے بعض امتحانات میں تو جس میں وہ مردوں کے ساتھ شریک ہوئیں ان سے بھی بازی لے گئیں۔ تحقیقات در یسرچ) کا شوق بھی اب طالبات میں عام ہورہا ہے چنانچہ بہت سی لڑکیوں نے یونیورسٹی کے اعلا سے اعلاے امتحانات پر بس نہیں کیا ہے۔ اور مختلف مضامین میں ریسرچ میں مشغول ہیں۔ اور وظائف کی دنیا میں امتیاز حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

اب تعلیم نسواں کا مقصد محض ادبی تعلیم نہیں رہا ہے بلکہ جسمانی کسرت اور ڈرل وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور ہر جگہ لڑکیاں جسمانی کرتبوں میں بھی ہنر دکھا رہی ہیں۔

پہلے کے مقابلہ میں اب عورتیں اپنی بہنوں کی تعلیم دینے میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہیں پچیس سال پہلے ابتدائی مدارس کے لئے بھی قابل اور ٹرینڈ استانیوں کی بہت کمی تھی۔ لیکن آج یہ قلت اتنی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ اور چونکہ اب عورتوں میں تعلیم عام ہورہی ہے اسلئے اعلے تعلیم کا انتظام بھی استانیوں ہی کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اور عورتوں کے کالجوں میں نسوانی عملہ بڑی تیزی کیساتھ بڑھ رہا ہے۔

پہلے عورتیں عموماً ملازمت کرنا پسند نہ کرتی تھیں لیکن رفتہ رفتہ یہ سماجی سے توہم سے بھی دور ہو رہا ہے اس کی دو وجہیں ہیں۔ اول تو موجودہ دور کی کساد بازاری جس کی وجہ سے عورتیں بھی مجبور ہیں کہ گھر کے گذارے کیلئے مردوں کے ساتھ روزی کمانے کی کوشش کریں۔ دوسرے سماجی حالات میں بھی اس دوران میں کافی انقلاب ہوگیا ہے۔ اب تو اچھے اور خوشحال گرانے کی عورتیں بھی محکمہ تعلیم میں ملازمت کرنا اپنی ذلت نہیں سمجھتیں اور اپنے خالی وقت کو کارآمد بنانا بہتر سمجھتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

جانور یا پرندہ

(سید نصیر احمد صاحب بی اے)

دنیا میں بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو ہم بہت معمولی اور حقیر سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اُنھیں غور سے دیکھیں تو ہمیں بہت سی دلچسپ باتیں معلوم ہوجائیں آپ نے بیسیوں مرتبہ دیکھا ہوگا کہ رات ہوگئی ہے سورج ڈوب چکا ہے۔ ننھے ننھے ستارے آسمان پر جگمگا رہے ہیں۔ پرندے اپنے گھونسلوں میں آرام کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمیں مکانوں کی چھتوں اور برآمدوں وغیرہ میں کوئی چیز اُڑتی نظر آتی ہے یہ چیز کیا ہے۔ آپ کہیں گے کہ شاید اُلو ہوگا مگر یہ چیز اتنی چھوٹی ہے کہ اُلو نہیں ہوسکتی۔ آپ پکار اُٹھیں گے اچھا اگر اُلو نہیں تو کوئی اور پرندہ ہوگا۔ لیکن نہیں یہ پرندہ نہیں۔ یہ تو چمگادڑ ہے جو رات کے اندھیرے میں اپنی غذا تلاش کر رہا ہے میری اس بات پر شاید آپ کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ کہ واہ جناب چمگادڑ بھی تو پرندہ ہے کیونکہ یہ اُڑ سکتا ہے لیکن یہ آپ کی غلطی ہے۔ اگرچہ آج سے ہزاروں برس پہلے بھی سب آدمی چمگادڑ کو پرندہ ہی سمجھتے تھے مگر یہ بجائے پرندوں کے جانوروں سے زیادہ قریب ہے۔ یہ دودھ دینے والا جانور ہے۔ پرندے انڈے دیتے اور اپنے بچوں کو کیڑے یا دانے وغیرہ کھلاتے ہیں۔ چمگادڑ انڈے نہیں دیتی۔ یہ گائے بکریوں کی طرح اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

آج کل کے بعض عالموں کا خیال ہے کہ پہلے پہل سب جانور سمندروں میں رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ زمین اور ہوا پر رہنے لگے۔ جب بہت سے پرندے پانی سے نکل آئے تو اُن کے لئے ضروری ہوگیا کہ وہ اپنی خوراک تلاش کرنے کے لئے ہوا میں اُڑیں۔ انہوں نے درختوں پر چڑھنا شروع کیا۔ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جانے اور شاخوں سے زمین پر کودنے لگے۔ آہستہ آہستہ ان ہی میں بعض جانوروں کے پر بھی نکلنے شروع اور وہ پرندے بن گئے۔ چمگادڑ بھی اسی زمانے کا جانور ہے اور اس نے بھی اسیطرح ترقی کی ہے۔ اس وقت پرندوں کے دانت ہوتے تھے مگر اب کسی پرند کے دانت نہیں ہوتے۔ چمگادڑ کے دانت ہوتے ہیں اور نہایت مضبوط و تیز۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنے دن گذرنے پر بھی اتنی ترقی نہیں کی۔ جتنی دوسرے پرندوں نے کرلی ہے۔

چمگادڑ میں سب سے بڑی خصوصیت اسکے پر ہیں۔ یہ بڑے خوبصورت ہوتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسے نکل آتے ہیں جیسے چھتری کھلجاتی ہے اس کی انگلیاں ایسی ہوتی ہیں جیسی کہ ہماری آپکی مگر شکل میں فرق ہوتا ہے۔ اسکا انگوٹھا بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر کے ناخن کی جگہ ایک ہک سا ہوتا ہے۔ یہ اس کے اسوقت کام آتا ہے جبکہ سونے یا آرام کرنے کے لئے کسی درخت کی شاخ یا کسی اور چیز سے لٹکنا چاہتا ہے۔

باقی آئندہ

پردۂ فلم

فلمی درسگاہوں کی تجویز!

از مسٹر ظفر قریشی بی اے دہلوی

یہ امر بخوبی روشن ہے کہ جبتک اچھے اور تعلیم یافتہ حضرات اس صنعت میں حصہ نہ لیں گے کوئی عملی ترقی اور شاندار معیار اس صنعت کا قائم نہیں ہو سکتا لیکن سوال یہ ہے کہ شریف گھرانوں کے لڑکے اور لڑکیاں کس طرح اس صنعت میں لائی جائیں۔ ہمارے نگارخانوں کی عام حالت جیسی ہے وہ سب پر ظاہر ہے لڑکیوں کا معاملہ تو جدا ہے۔ شریف نوجوانوں کیلئے بھی وہاں کی فضا ناہموار ہوتی ہے۔ اگر کوئی اچھی حیثیت اور عمدہ تعلیم کا آدمی بھی یہاں سے چلا جائے تو فضا سے مجبور ہو کر "ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد" کا مصداق ہو جاتا ہے۔ بہت کم فلم کمپنیاں ایسی ہونگی جہاں معیاری حیثیت کے لوگ کام کرتے ہیں پھر ایکٹرسوں کا معاملہ تو بالکل ہی دوسری صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ شریف عورتوں کے نہ ملنے کے باعث مالکان فلم بھی کر سکتے تھے!

اب سوال یہ ہے کہ ایکٹریس نما طوائفوں کی فضا سے نگارخانوں کو کیونکر پاک کیا جائے۔ نگارخانوں کی اخلاقی حالت درست کرنے کیلئے فلم سازان ہند کو بہت بڑی قربانی دینی پڑے۔ انھیں اپنی زندگی کا رخ بدلنا پڑے گا۔ اور جبتک نگارخانوں سے طوائفوں کو نہ نکالا جائیگا اس وقت تک کچھ نہیں ہوگا کچھ عرصے کے مالکوں کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ یکلخت نہیں تو رفتہ رفتہ ایک مقررہ اسکیم کے ماتحت اس قسم کی عورتوں کو فلم کمپنیوں سے خارج کرنے کی عملی صورت اختیار کرنی چاہیئے لیکن اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ یہ یقین نہ ہو کہ ان کے نکلتے ہی شریف عورتیں فلم کا کام کرنے کیلئے حاصل نہ ہو جائیں۔ یہی حال مردوں کا ہے۔ قابل اعتراض حضرات نے فلم لائن کو اپنا ماوا و ملجا سمجھ لیا ہے اس وبا کی صفائی کیلئے ایک تجویز ہے کہ ملک میں اچھے اور معیاری ایکٹر اور ایکٹرلیس تیار کی جائیں۔

ہندوستان کے اچھے ایکٹروں اور ایکٹرلیوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر باقی اداکاروں کی تعداد پر نظر کی جائے تو مبالغہ کی زبان میں وہ فلم دیکھنے والوں کی تعداد سے بھی بڑھتی جارہی ہے مگر فلم کمپنیاں ان ہی سے کام لینے پر مجبور ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عمدہ اداکار مرد و زن ملتے ہی نہیں یا ہندوستان چند اچھے اداکاروں کے علاوہ مزید اداکار پیدا کرنے سے قاصر ہے۔ نہیں تلاش اور تربیت کی ضرورت ہے۔

آجکل نوجوانوں میں فلم کا کام کرنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ اور آئے دن کسی نہ کسی شہر سے کوئی لڑکا اسکول یا کالج چھوڑ کر بمبئی کا رخ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ عورتوں نے ابھی اس جانب اس قدر شدید اور انتہا پسندانہ رخ نہیں کیا ہے۔ مگر یہ یقینی ہے کہ وہ بھی فلم کا کام کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔ اس یقینی امر کے پیش نظر کہ ہندوستان کے نوجوان طبقہ میں اس صنعت کی خدمت کرنے اور اس میں عملی حصہ لینے کا بڑا شوق پایا جاتا ہے۔ اور ان میں واقعی طور پر بڑے بڑے جوہر کامل چھپے ہوں گے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس طبقہ کو تباہی سے بچایا جائے۔ ہمارے لڑکے اپنے اسکولوں اور کالجوں کو خیرباد کہہ کر ان شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ جہاں فلم بنتے ہیں۔ وہ اپنا تھوڑا بہت اندوختہ کھوتے ہیں اور چار و ناچار بے مراد واپس لوٹتے ہیں تعلیم نامکمل اور زندگی ادھوری رہ جاتی ہے ضرورت ہے کہ اس چیز کو دبانے کے بجائے اس سے ایک مفید کام لیا جائے۔

تقریباً ہر بڑے اسکول میں ایک نہ ایک ڈرامیٹک کلب ضرور ہوتا ہے اسی طرح لڑکیوں کے اسکول میں بھی ناٹک ہوتے رہتے ہیں۔ بعض بعض کالجوں میں بہت اچھے اچھے اداکار دیکھنے میں آئے ہیں۔ جو خود ٹالسٹر ٹیگور کے مشہور ڈرامہ کھیلے جاتے ہیں۔ موجودہ ہندوستانی اداکاروں سے بدرجہا اچھا کام کر سکتے ہیں اگر مناسب تربیت دی جائے تو ان فطری جوہر اداکاری چمک سکتے ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں میں بھی ایسی لڑکیاں ضرور ہوں گی جو ممتاز و معیاری اداکاری کیلئے منتخب کی جاسکیں۔

ہندوستان میں کلکتہ اور بمبئی دو مرکزی مقام ہیں جہاں فلم زیادہ بنائے جاتے ہیں۔ اگر ان دونوں شہروں میں دو کالج فلم کا کام کرنے کے لئے بنا دیئے جائیں۔ تو ان میں داخلہ کے لئے صوبجات ہند سے بہت سے امیدوار آسکتے ہیں۔

باقی آئندہ

اقوال زریں

لینا چاہتا ہے تو دعائیں لے

جانا چاہتا ہے تو متبرک مقامات پر جا

آنا چاہتا ہے تو محتاج کی امداد کو آ

توبہ کرنا چاہتا ہے تو گناہ اور ظلم سے توبہ کر

بولنا چاہتا ہے تو شیریں زبان سے بول

تولنا چاہتا ہے تو بات کو تول

دیکھنا چاہتا ہے تو حق اور ناحق کا فرق دیکھ

سننا چاہتا ہے تو خدا کی تعریف اور مظلوم کی پکار کو سن۔

رونا چاہتا ہے تو اپنے اعمال پر رو

ہنسنا چاہتا ہے تو اپنی تقدیر پر ہنس۔

اگر انسان چاہے تو درختوں تلے بھی خوش رہ سکتا ہے۔ تلسی داس

موج تبسم

ایک دوست اگر ہم اپنے تمام پرانے اسکولی دوستوں کو جمع کریں تو بڑا مزہ ہو۔

دوسرا دوست۔ ہاں میں ان سے اپنے تمام قرضہ وصول کر لوں

بیوی! تم مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے کہ میں تم کو بیوقوف بناتی ہوں۔

خاوند۔ میں تو کچھ نہیں جانتا جب میں نے تم سے شادی کرنے کو کہا تو تم نے اقرار کر لیا کیا بیوقوف بنانے والے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔

مریض۔ آپ نے میرے مرض کی جو تشخیص کی ہے اُس سے دوسرے ڈاکٹر متفق نہیں۔

ڈاکٹر لیکن جب آپ کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جائے گا تو معلوم ہو جائے گا کہ کس کی تشخیص صحیح تھی

مالک اپنے برانچ آفس کا معاینہ کر رہا تھا۔ اُس نے کلرک کو دیکھ کر اُس سے دریافت کیا کہ:-

"تم اس دفتر میں کب سے کام کر رہے ہو"

کلرک نے جواب دیا:-

"جب سے منیجر صاحب نے مجھے نکال دینے کی دھمکی دی ہے"

دلچسپ معلومات

آواز کی خوردبین

نیویارک یونیورسٹی کے ایک ماہر آواز مسٹر کارل جانسن نے ایک آلہ آواز کی خوردبین ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ گنا زیادہ آواز بلند کی جاسکتی ہے چنانچہ جب اُسکا تجربہ کیا گیا تو وہ آواز جو گھن کے گیہوں کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے اتنی بلند ہوئی کہ کالج میں قریب کے درجوں سے اس شور کے متعلق مسٹر جانسن کے پاس شکایات پہونچیں۔

شہری زندگی کی قدامت

ڈاکٹر آرتھر لوبیٹ۔ ماہر آثار قدیمہ (امریکہ) نے اعلان کیا ہے کہ ایران میں آثار قدیمہ کی جو کھدائی ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے سات ہزار اور آٹھ ہزار سال پہلے بھی وہاں شہر آباد تھے چونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ تہذیب و تمدن اور شہری زندگی کی ابتدا اس کے ساتھ ہی ساتھ ہوئی اسلئے یہ اکتشاف بہت کچھ اہمیت رکھتے ہیں۔

چند روز ہوئے ڈاکٹر الفرڈ گولڈ اسمتھ امریکہ نے پیشن گوئی کی ہے کہ مستقبل میں ریڈیو کے ذریعہ چکھ بھی سکیں گے سونگھ بھی سکیں گے اور چھو بھی سکیں گے۔

افسانہ

ناگہانی آفت

کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ!

بسلسلۂ گذشتہ

ڈلریا نے کہا لاؤ آج کیا کما کر لاتے ہو۔ ہرپت نے آٹھ آنے ڈلریا کے ہاتھ پر دھرے۔ پاس ہی کپڑے سے لپٹی ہوئی ایک بوتل رکھی تھی۔ ڈلریا نے لپک کر بوتل اُٹھائی اُسے کھولا۔ آج کا دارو لے آئے رہے پردیس میں اپنے گھر گرام سے کوسوں دور پڑے ہو پھر یہ کیا کھٹکا ہے۔ تم کو بال بچن کا ساتھ ہے اتنا تو سوچا کرو۔ ہرپت ذرا اکڑ کر بولے بھاگوان اس میں کسی کا کیا اجارہ آج جنڈیل (جرنل) صاحب بیر کا بوتل دین رہین تو جانت ہے مفت کی کاجی کو بھی حلال ہوت ہے۔

ڈلریا ذرا منہ بنا کے بولی آج تو سہیت کی پیت ہو کل کو پینن کی ہیوگے۔ رام دہائی یہ بس پینا چھوڑ دیو ہرپت نے گڑگڑی کا دم لگایا۔ اندھیری کوٹھری میں کڑوے تمباکو کا دھواں پھیل گیا۔ اتنے میں چھوٹا لڑکا کدیبال روتا ہوا اندر آیا اور ہرپت سے کہا بھیا بیٹا! "رام بلی ماردین" اچھا دیکھا جائی ہم سسر کو پیٹ دھری ہیں۔

یہ کہہ کر ہرپت نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا ایک پیسہ کے مرمرے وہ پلے میں باندھ لایا تھا تھوڑے سے اسکو دیدیے کدیبال گڑگڑاتا ہوا پھر بھاگ کر گلی میں چلا گیا۔ اور رام بلی کو چڑانے لگا۔ رام بلی بھی آ کر کالا کے سر ہو گیا اور تھوڑے سے مرمرے لیکر ٹلا ہرپت ڈلریا سے یہ کہہ کر کہ وہ رام ہیت سے ملنے جا رہا ہے وہاں سے اُٹھ اُٹھ کر چلدیا۔ ناریل کی چلم زمین پر اوندھی ماردی ڈلریا نے لوہے کے تسلے میں آٹا گوندھا اہر کی دال چڑھائی اور رام بلی کا کتا تپنے لگی۔ تھوڑی دیر میں دونوں بچے آ کر ماں کے سر ہو گئے ماں بھوک لگی ہے ڈلریا نے ٹکڑے میں نمک ملا کر روٹی سینکی اتنے میں ہرپت بھی دو خربوزے لئے ہوئے آ پہونچا ڈلریا نے پوچھا یہ کہاں سے لائے ہو ہرپت نے کہا رام ہیت دیے رہیں" باپ اور دونوں بیٹوں نے روٹی کھائی ڈلریا نے ہرپت کیلئے ناریل بھر دیا اور خود کھانا کھانے بیٹھ گئی۔ کھانا کھا پی کر سب لیٹ رہے ڈلریا نے کہا ہاں جی اب روپیہ دو روپیہ جوڑا کرو بالکوں کے اجود ہیا جی میں موندن کرانے ہیں۔ دیس چلنا ہے۔

ہرپت نے ہنس کر کہا کتے روپیہ جوڑ لیے ہیں۔

ڈلریا نے کہا! کہاں چھتر۔ تمری دارو سے بچیں تو جوڑیں ہو ہرپت بولا۔ گنگاجی کی کسم سچ بتاؤ کا جمع کرلین ہے ڈلریا مسکرائی کسی کسم دھرم نہ کراؤ۔ بس اتنا جانت ہوں کہ دس روپیہ کی کسر ہے۔

ہرپت۔ اچھا اب دارو نہ پیونگا گرمی بیت جانے تو ساون ماں گھر چلی ہین۔ تب تایئں اور روپیہ جوڑ لیہو۔ باتیں کرتے کرتے اور وطن کا خواب دیکھتے دیکھتے سب سو گئے۔ گھر کی یاد اور وطن کے خیال نے نیند میں میٹھی تھپکیاں لیں۔ رات کو پونے تین بجے کا وقت تھا قیامت خیز خوفناک آواز آئی زمین پھٹی اور میٹھی نیند سونے والے اس صابر خاندان کے تمام افراد زندہ دفن ہو گئے۔

پانچواں منظر

قیامت کا سماں!

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں

کوئٹہ کے لئے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کا دن بڑا منحوس دن تھا عالیشان عمارتیں جو اپنی رفعت اور بلندی میں آسمان سے باتیں کرتی تھیں خاک ڈھیر ہو گئیں دنیا کی بے ثباتی اور انسان کی بے بسی کی ایک جیتی جاگتی زندہ تصویر سامنے موجود تھی۔ کوئی سسک رہا ہے کوئی دم توڑ رہا ہے اینٹوں کے ڈھیروں کے نیچے سے کلبلانے اور ہائے ہائے کرنے کی آوازیں ایسی دلخراش تھیں کہ سنگدل آدمی بھی اپنا دل نہیں سنبھال سکتا تھا۔ دائی زچہ خانے میں۔ ڈاکٹر مریض کے کمرے میں۔ ماتم کرنے والے لاش کے اردگرد۔ جو غرور سے سینہ ابھار کر چلتے تھے بے بسی کی نیند سو رہے تھے ادنے سے لیکر اعلےٰ تک سب ایک ہی حالت میں۔

گھروں میں ماتم۔ سینکڑوں گھروں میں رنج و محن کی لہر دوڑ گئی۔ بیوائیں چوڑیاں پھوڑنا بھول گئیں یتیم اپنے ماں باپ کو بھول گئے۔ نہ گلی کا پتہ نہ بازار کا نشان۔ نہ ڈاکٹر علاج۔ نہ حکیم کا معالجہ۔ جس نے نا کچھ مقام کر رہ گیا۔ تمام ہندوستان میں بے چینی پھیل گئی۔ کسی کا باپ، کسی چچا۔ کسی کا داماد کوئٹہ کے قیامت خیز زلزلہ کی نذر ہوا۔ کون ماتم کرے اور کس کا ماتم کرے۔ بین و بکا دل کی گہرائیوں میں اُٹھ کر رہ گئی ایک دھواں سا اُٹھا اور جگر کو چیرتا ہوا چلا گیا۔ بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔ زخم کی مرہم پٹی ہو سکتی ہے لیکن ناگہانی موت کا کیا علاج۔ حاذق حکیم اور سند یافتہ ڈاکٹر بھی لقمۂ اجل ہو گئے۔ نہ حاکم بچا نہ محکوم نہ پولیس بچی نہ چور۔

یہ وہ مصیبت ہے یہ وہ ہنگامہ ہے جسکا آغاز ہے نہ انجام اجڑے ہوئے دیار اور ویران شہر پر گوروں کا پہرہ ہو گیا۔ شہر کی حدود بندی ہو گئی۔ زخمیوں کو اسپتال پہونچایا گیا۔ جو تقدیر سے اچھے بچ گئے اُن سے پہلے کام لیا گیا۔ پھر ریل میں بٹھا کر جہاں جانا چاہا وہاں کیلئے روانہ کر دیا گیا۔ لیکن اس ناگہانی آفت کے بعد سوائے صبر و شکر کے انسان کے پاس کیا رہا۔ انسان انسان کا ہمدرد اور غمخوار ہے مصیبت میں کام آنا فطرت انسانی کا خاصہ ہے موت ہر شخص کیلئے لازمی اور لابدی ہے دولت کا غرور بالکل فضول۔

ناگہانی موت ایک ایسا حادثہ ہے جو لوگوں کو حقیقت حیات یاد دلاتا ہے رحم اور دریا دلی کے فرشتے اپنے خزانے لٹا دیں۔ اپنے تھیلیوں کے منہ کھولدیں اور مصیبت کے وقت مصیبت زدہ لوگوں کے کام آویں کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثواب ہے۔

دیسی ریاستیں

ریاست حیدرآباد میں ایک نیا قانون
آتش بازی پر پابندیاں

حیدرآباد۔ حال میں چونکہ کاروان نامی آتش بازی کے ایک کارخانہ جو حیدرآباد کے نواحی علاقہ میں واقع تھا۔ آگ لگ جانے سے ۵ اشخاص زخمی ہوئے تھے۔ لہذا حکومت حیدرآباد نے اب آتش بازی کے متعلق ایک قانون بنا دیا ہے جو کہ حکومت حیدرآباد کے گزٹ میں شائع ہوا ہے۔ اس کی رو سے آتش بازوں کو کمشنر پولیس سے لائسنس لینا ہوگا۔

میلہ، تماشہ۔ عرس اور جلوس وغیرہ کے موقع پر آتش بازی چھڑانے کے لئے باقاعدہ اجازت لینی پڑے گی۔ کسی چھوٹے کارخانہ میں دو سو روپیہ سے زائد یا بڑے کارخانے میں دو ہزار روپیہ سے زائد کا مال نہ رکھا جا سکے گا۔ البتہ حکومت نوابوں اور جاگیرداروں اور بڑے بڑے آدمیوں کو اس قانون کی رو سے مستثنےٰ کرنے کا حق رکھتی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو پچاس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے اور مسلسل خلاف ورزی کرنے پر دس روپیہ روزانہ تک جرمانہ ہوگا

ریاست اندور کی کونسل کا اجلاس

اندور۔ ۷ رجولائی۔ ریاست اندور کی کونسل کا آئندہ اجلاس ۵ ارجولائی سے شروع ہوگا جس میں تین بل پیش ہوں گے۔

ایک ذات پات کے مظالم کے متعلق۔ دوسرا قرضہ جات کے متعلق اور تیسرا شہر اندور کی میونسپلٹی کے متعلق۔ پہلے بل کی مخالفت کی رہنمائی سرحکم چند کریں گے۔

سرکاری گرام سدھاری اسکیم

میرٹھ ۸ رجولائی۔ مسٹر سی ایس۔ ونکٹا چاریہ آئی سی ایس اسپیشل پرگرام سدھار افسر نے ضلع یو پی کے افسروں کو نام گرام سدھار کے طریق کار کے متعلق ہدایات بھیجی ہیں۔ ابتدائی ذمہ داری ضلع افسروں ہی پر رہے گی ان میں سے ہر ایک کو پانچ ہزار روپیہ سالانہ دیا جائے گا۔ اور ہر ضلع میں اس کے متعلق ایسوسی ایشن قائم ہوں گی۔ افسر ضلع اس ایسوسی ایشن میں افسر کے علاوہ عوام سے بھی ممبر شامل کرسکتا ہے۔ اس سرکلر کی رو سے شروع میں ۱۲ منتخب گاؤں میں کام شروع ہوگا اور تربیت یافتہ منتظم اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ جگہ ایسی منتخب کی جائے گی۔ جہاں کے باشندوں میں اسکیم کامیابی کے متعلق کوئی امکان ہو اس اسکیم کا منشا رحم دے کر دیہاتوں کی امداد کرنا ہے اور اُن کو حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ وقتاً فوقتاً کانفرنسیں بھی ہوتی رہیں گی۔

سابق شاہ یونان کیخلاف درخواست

نجارسٹ ۱۲ رجولائی سابق ملکہ الزبتھ یونان نے سابق شاہ جارج یونان کے خلاف طلاق لینا منظور کرلیا ہے شاہ جارج ملکہ معظمہ کو چھوڑ دینے کی وجہ کو طلاق کی بنا بیان کیا جاتا ہے۔ جو کہ رومانیہ کے قانون میں ذہنی ظلم کے برابر ہے۔ پانچ سرخ خلعتیں پہنے ہوئے ججوں نے درخواست کی سماعت بند کمرے میں کی فریقین میں سے کوئی بھی سماعت کے وقت موجود نہ تھا سماعت کی کارروائی صرف ۲۰ منٹ تک رہی اگر سابق شاہ جارج نے ۵ دن کے اندر اپیل نہ کی تو درخواست قطعی فیصل ہوگی۔

ہندوستان کی تعلیمی اعداد و شمار

سنہ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۳ عیسوی تک

سنہ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۳ء تک یعنی تقریباً ۲۳ سال کے اندر برطانوی ہند میں جو تعلیمی ترقی ہوئی ہے اُسکا اندازہ حسب ذیل اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے ہندوستان کی ساتویں پنجسالہ رپورٹ مرتبہ سر ہنری شارپ مظہر ہے کہ جب ملک معظم نے سیاحت ہند بہ سلسلہ دربار دہلی کے موقع پر کلکتہ کے ایک تعلیمی وفد کو شرف باریابی بخشا تھا اس وقت برطانوی ہند میں ایک لاکھ بانوے ہزار سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی ادارے تھے اور طلبہ کی تعداد اٹھتر لاکھ اکیاون ہزار تھی۔ سنہ ۳۳-۱۹۳۲ء کی سالانہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیمی ادارت کی تعداد اب دو لاکھ پچیس ہزار ہو گئی ہے اور طلبا کی تعداد تقریباً ایک کروڑ تیس لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ دہلی دربار کے موقع پر مجموعی آبادی اور طلبا کا تناسب ۳٫۲ فیصدی تھا سنہ ۳۳ء میں یہ ترقی کر کے ۳٫۴ فیصدی ہو گیا۔ سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء میں محکمہ تعلیمات کا خرچ سات کروڑ چھیاسی لاکھ روپیہ تھا سنہ ۳۳-۱۹۳۲ء میں اخراجات کی مجموعی رقم تائیس کروڑ اٹھارہ لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔

دہلی دربار کے موقع پر ہندوستان میں صرف پانچ یونیورسٹیاں تھیں۔ ان میں سے ۳ یعنی کلکتہ بمبئی مدراس کی یونیورسٹیاں سنہ ۱۸۵۷ء میں معرض وجود میں آئی تھیں پنجاب یونیورسٹی سنہ ۱۸۸۲ء میں قائم ہوئی اور الہ آباد یونیورسٹی سنہ ۱۸۸۷ء میں اس کے بعد تقریباً پچیس سال تک کسی نئی یونیورسٹی کی بنیاد نہیں پڑی لیکن سنہ ۱۹۳۳ء میں کم از کم ایک درجن یونیورسٹیاں برطانوی ہند اور ریاستوں میں (جامعہ عثمانیہ اور میسور یونیورسٹی) بروئے کار نظر آنے لگیں۔ سنہ ۱۹۱۱ اور سنہ ۱۹۱۲ء میں کالجوں کے طلبا کی تعداد چھتیس ہزار تھی سنہ ۱۹۳۲ء میں طلبائے یونیورسٹی کی تعداد ایک لاکھ چھ ہزار تھی۔ اس میں انٹرمیڈیٹ کلاسوں کے اُن طلبا کی تعداد شامل نہیں ہے جو "بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اور سکنڈری ایجوکیشن" کے ماتحت ہیں۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں برطانوی ہند کی ثانوی ادارت کی تعداد چھ ہزار سے کم تھی جن میں نو لاکھ طلبا تھے۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں ثانوی ادات کی تعداد ساڑھے بارہ ہزار ہو گئی اور زیر تعلیم لڑکوں کی تعداد بیں لاکھ اکیاسی ہزار تک پہونچ گئی۔ لڑکیوں کی تعلیم گاہوں کے اعداد و شمار کا اندراج اب الگ کیا جاتا ہے سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء میں تمام زیر تعلیم لڑکیوں کی تعداد نو لاکھ تریپن ہزار تھی یعنی کل نسوانی آبادی کا ۰٫۶۷ فیصدی حصہ ۱۹۳۳ء میں تمام اداروں میں زیر تعلیم لڑکیوں کی تعداد چھبیس لاکھ چھ ہزار ہو گئی۔ ان سے تقریباً چورانوے ہزار ثانوی تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ اور چار ہزار دو سو اعلے تعلیم لیکن ان دو سالوں کے اندر یعنی سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد دو چند ہو گئی ہے۔

ان اعداد و شمار سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ ہندوستان میں حصول تعلیم کی طرف رجحان بڑھتا جا رہا ہے لیکن بڑے افسوس اور حسرت کیساتھ یہ بھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہمارا نظام تعلیم ہمارے لئے موزوں نہیں اور یہ ہمارے لڑکوں کی زندگی کو سنوارنے کی بجائے بڑی حد تک بگاڑ دیتا ہے۔ ہندوستان کے موجودہ شوق تعلیم کا فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب مروجہ نظام تعلیم کو بدلکر اسے ہماری ضروریات کے مطابق از سر نو مرتب کیا جائے۔

لاہور خطرناک فرقہ وارانہ فساد!

گوردوارہ شہید گنج کی مسجد شہید کر دی گئی!

لاہور ۸ جولائی۔ آج ۲ بجے دن کو سکھوں نے گردوارہ شہید گنج کی مسجد کو گرانے کا کام شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے فرقہ وارانہ حالات نے نازک صورت اختیار کر لی اور مسلمانوں کے ایک ہجوم نے دہلی دروازہ سے ہوتے ہوئے۔ گردوارہ شہید گنج کے آگے جمع ہو کر اور پولیس کے حلقہ کو توڑ کر گردوارہ کے جانب بڑھنے کی کوشش کی۔ جہاں مسجد مسمار کی جا رہی تھی۔ حکام نے فوراً ہی رزرو پولیس طلب کر کے ہجوم کو لاٹھی چارج کے ذریعہ ہٹا دیا۔ اور گیارہ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سکھ کو چھرا بھونک کر ہلاک کر دیا گیا ہے سکھوں کا قبضہ ہے اور اس کے بارے میں ۱۸۵۳ سے مقدمہ بازی شروع ہوئی تھی۔ اور سکھوں کے سول حقوق کو ...... گردوارہ ٹربیونل نے سنہ ۱۹۳۰ء میں انقطاعی طور پر تسلیم کر لیا تھا۔ ٹربیونل کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے اپیل دائر کی تھی۔ یہ قانونی پوزیشن تھی چنانچہ حکومت نے اس امر کی کوشش کی کہ سکھوں سے وعدہ لے لیا جائے کہ وہ اپنے حقوق اس طریقہ پر استعمال نہیں کریں گے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچے ہر دو فریقین سے ملکر مختلف حل تلاش کئے جا رہے تھے اور سکھ لیڈروں نے وعدہ کر لیا تھا کہ مسجد کو مسمار کرنے کے متعلق وہ ۸ جولائی تک کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں کرینگے جبکہ شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی کی میٹنگ ہو گی گو کہ ابھی تک حکومت کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ سکھوں نے مسجد کو مسمار کرنے کا اچانک کیوں فیصلہ کیا لیکن خیال ہے کہ انتہا پسند سکھ لیڈروں کے قابو سے باہر ہو جاتے رہے بلکہ ۷ جولائی کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کے قریب ایک سکھ کی لاش ملی۔ پوسٹ مارٹم کرنے پر یہ ثابت ہوا کہ اسکو قتل کیا گیا ہے چنانچہ ان میں جوش و خروش پیدا ہوا اور مسجد کی مسماری ۸ جولائی کی صبح سے شروع ہو گئی۔ حکومت کو سخت افسوس ہے کہ سکھوں نے یہ طریقہ مناسب سمجھا اور سمجھوتہ کے امکانات کو تباہ کر دیا۔ فرقہ وارانہ فساد کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں اور حکومت کی تمام پارٹیوں سے اپیل ہے کہ وہ پر امن صورت حالات قائم رکھنے میں امداد کریں۔

ڈپٹی کمشنر کا انتباہ؟

ڈپٹی کمشنر نے اعلان شائع کیا ہے کہ جو شخص قتل و غارت گری کرتا ہوا پکڑا جائے گا اُس کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

کرفیو آرڈر کا نفاذ

صورت حالات کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے شام کو ½ ۸ بجے سے لیکر صبح کے ½ ۵ بجے تک گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

اخبارات پر پابندی

ڈپٹی کمشنر لاہور نے زیر دفعہ ۴۴۔ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری نوٹس جاری کئے ہیں کہ وہ آج سے ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء تک تمام خبریں مضامین اور تبصرات کو شائع کرنے سے دو گھنٹے پہلے ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کے دفتر میں بھیجدیا کریں۔ اور جب تک سکریٹری لوکل گورنمنٹ ان کو منظور نہ کر دیں ان کو شائع نہ کیا جائے

سرکاری بیان

لاہور ۸ جولائی سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ گذشتہ دو روز سے حکومت سکھ اور مسلم لیڈروں کے شہید گنج کی مسجد کے جھگڑے کے متعلق سمجھوتہ کرنے کے بارے میں تبادلہ خیالات کر رہی ہے ہر دو فریقین سے معاملہ کے قانونی پہلو پر بحث کی گئی۔

واقعات یہ ہیں کہ اس عمارت پر ۱۷۰ سال سے

یورپ کی زبانیں

نام	سو سال قبل بولنے والے	موجودہ بولنے والے
انگریزی	تقریباً دو کروڑ	تقریباً سولہ کروڑ
جرمنی	۳۰ کروڑ ۲۰ لاکھ	۹ کروڑ ....
ہسپانوی	۳ کروڑ ۲ لاکھ	۵ کروڑ
لاطینی	۲ کروڑ ۴۱ لاکھ	۴ کروڑ ۱۵ لاکھ
فرانسیسی	۳ کروڑ ۲۴ لاکھ	۴ کروڑ ۵۰ لاکھ
ترکی	۳ کروڑ	۳ کروڑ ۴۰ لاکھ
ڈچ	۶۳ لاکھ	۷۵ لاکھ
سوئیس	۳۲ لاکھ	۷۵ لاکھ
ڈینش	۲۱ لاکھ	۶۰ لاکھ

بیسویں صدی عیسوی کے زلزلے!

کانگڑہ	۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء
جنوبی امریکہ	۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۶ء
پنجاب	۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۶ء
سان فرانسسکو	۹ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
چلی	۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
نجدا	۹ فروری سنہ ۱۹۰۸ء
سسینا	۹ فروری سنہ ۱۹۰۸ء
اٹلی	شروع اپریل سنہ ۱۹۰۹ء
انگلستان	۵ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء
ٹوکیو (جاپان)	۳ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء
کیلی فورنیا	۱۳ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء
شنگھائی	۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۴ء
بہار و اڑیسہ	۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء
ہانگان	۱۱ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء
فارموسا	۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء
کوئٹہ بلوچستان	۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۵ء
ٹوکیو	یکم جون سنہ ۱۹۳۵ء

روس اور جاپان کی سرحد کا جھگڑا

ٹوکیو ۹ جولائی۔ گورنمنٹ جاپان نے تجویز پیش کی تھی کہ روس اور جاپان کی حد پر ہونے والے واقعات کی تحقیقات کرنے اور اُن کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے روسی اور جاپانی نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

لاہور میں صورت حال ابھی تک خطرناک ہے

سرکاری بیان

لاہور ۔ ۱۰ جولائی ۔ آج مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے :۔

آج ۱۰ جولائی کو صبح دس بجے تک لاہور میں صورت حالات اس سے کہیں بہتر رہی جیسی کہ توقع تھی ۔ کوئی بلوہ نہیں ہوا ۔ نہ لوٹ مار ہوئی ۔ اور نہ غارت گری کا کوئی واقعہ ہوا ۔ اور فریقین کی جماعتوں میں بھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا مظاہرے بڑے چھوٹے پیمانے پر ہوئے ہیں ۔ صرف ایک جگہ چند سو افراد جمع ہوئے جن کو معمولی قوت سے منتشر کر دیا گیا ۔

مسجد مسمار کرنے کا قضیہ !

جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے حکام کو پورا یقین تھا کہ ، ۱۰ اور ۸ جولائی کی نصف شب کو مسجد مسمار کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوگا ۔ کیونکہ اس کا فیصلہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی میٹنگ میں ہونا تھا ۔ جو کہ ۸ جولائی کے لئے مقرر کی گئی تھی ۔ ۸ جولائی کو رات کے ایک بجے تک مسجد کے مسمار کرنے کی کوئی اطلاع نہیں ملی ۔ ۸ جولائی کو رات کے ایک بجے مسجد کو مسمار کرنے کے ارادہ کی اچانک اطلاع ملی حکام نے فوراً ہی احتیاطی تدابیر اختیار کیں تاکہ فساد خطرناک صورت نہ اختیار کرلے ۔ ان میں سے اہم تدبیر یہ تھی کہ شہر میں پولیس تعینات کر دی گئی اور شہید گنج گوردوارہ کے علاقہ کو فوج اور پولیس کے ذریعہ شہر سے الگ کر دیا گیا ۔ فوج اور پولیس ابھی تک تعینات ہے اور جب تک صورت حالات معمول پر نہ آجائے گی پولیس تعینات رہے گی اس احتیاطی تدبیر کا خاص مدعا یہ تھا کہ نہایت خطرناک علاقہ میں خونریزی کو روکا جائے جہاں کہ شہر کے مسلمانوں اور سکھوں میں زبردست فساد ہونے کا خطرہ تھا ۔ سکھوں کے فعل کی حکومت حامی نہیں ہے اتنا ہی نہیں بلکہ حکومت پنجاب یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ان کے فعل کی پر زور مذمت کرتی ہے خواہ قانونی طور پر وہ ایسا کرنے میں حق بجانب تھے ۔

حکومت پنجاب کو یہ یقین ہے کہ معمولی نیک اعتقادی رواداری اور معاملہ باعزت طریقہ پر حل ہو جائے گا ۔ اور سکھوں کے جائز حقوق کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے گا عوام کے تعاون اور احتیاطی تدابیر کے باعث نتائج اتنے خطرناک مزید نہیں ہوئے جتنی کہ توقع تھی حکومت پریس کے تعاون کا بھی اعتراف کرتی ہے ۔

"آج پریس" سے طلبی ضمانت !

بنارس ۹ جولائی ۔ حکومت یو پی نے ہنگامی اختیارات کے قانون بابت ۱۹۳۱ء کے ماتحت روزانہ ہندی اخبار "آج پریس" کے کیپر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ضمانت سوشلسٹوں کا ایک اشتہار بعنوان "ہم کیا چاہتے ہیں" شائع کرنے کے سلسلہ میں طلب کی گئی ہے ۔

مجلس ایران میں انگریزی پارلیمنٹ کی تقلید

لندن ۔ اس دفعہ جب رضا شاہ پہلوی نئی ایرانی پارلیمنٹ کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لائے تو تمام فوجی جرنیلوں ۔ نائبین اور وزراء نے آپ کا استقبال کیا ۔ برہنہ سر ہو کر ۔ اس سے قبل ایران میں یہ دستور رائج نہیں تھا ۔ تقریر کے دوران میں شاہ نے کہا کہ آج کے بعد وزراء پہلوی ٹوپی پہننے کے بجائے انگریزوں کے مطابق اجلاس میں ننگے سر بیٹھا کریں گے ۔

حکومت ہند ایک کروڑ پونڈ کا اور قرضہ لیگی

سرکاری اعلان

شملہ ۹ جولائی حکومت ہند کا ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ وزیر ہند آج ۵۳-۱۹۴۹ء کی شکل میں ایک کروڑ اسٹرلنگ لونڈ کے قرضہ کے پراسپکٹس جاری کر رہے ہیں ۔ بحالت موجودہ سو روپیہ کے حصوں کی قیمت ۹۸ روپیہ ہوگی ۔ اسٹاک کا شرح سود ۳ روپیہ فی سینکڑہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے اگر وہ وقت سے پہلے نہ طلب کیے گئے تو اسٹاک کی قیمت یکم اگست ۱۹۵۲ء تک پوری ادا کی جائے گی لیکن وزیر ہند نے اس حق کو اپنے واسطے محفوظ رکھا ہے کہ وہ لندن گزٹ میں تین ماہ کا نوٹس دینے پر یکم اگست ۱۹۴۹ء کے بعد کل اسٹاک کو یا اس کے جزو کو بھنا سکیں گے ۔

قرضہ دینے والوں کی فہرست ۱۱ ماہ حال بروز سہ شنبہ کھلے گی اسی روز بند ہو جائے گی قرضہ دینے والوں کو اپنی درخواستیں ریزرو بنک آف انڈیا کی مندرجہ ذیل شاخوں کے منیجروں کے پاس بھیجنی چاہئے کلکتہ بمبئی مدراس رنگون اور کرنسی آفیسر کراچی ۔

رومانیہ کے ساٹھ ہزار مسلمان باشندوں کی ہجرت

لندن ۔ ۸ جولائی ۔ جنوبی مشرقی رومانیہ کے ساٹھ ہزار مسلمانوں کا پہلا جتھا مصطفےٰ کمال پاشا کی دعوت پر ترکی جا رہا ہے کہ اسے ایشیائے کوچک میں اراضی دیجائے گی ۔ ان لوگوں کو لیجانے کے لئے ترکی اسٹیمر کانسٹنٹینز اہیں آج آگئے ہیں ۔ اتنے وسیع پیمانے پر اس صدی میں ہجرت کبھی نہیں ہوئی ۔ اس کی وجہ ایک حد تک رومانیہ کی بری اقتصادی حالت ہے ۔

جرمنی کے ایک عظیم الشان ہوائی طیارہ کی تعمیر

لندن ۔ جرمنی کا نیا زی پلین ایل ۔ زیڈ ۱۲۹ جو کہ اس وقت فریڈرک فق میں قریب الاختتام ہے اپنے عرشوں کی طوالت اور آرام و آسائش کے لحاظ سے نہایت ہی اہم اور قابل ذکر ہوگا ۔

اس جہاز میں مسافروں کو میز پر بیٹھ کر سگرٹ پینے کی اجازت ہوگی ۔ کیونکہ میزوں پر خاص قسم کی راکھ کے لئے طشتریاں بنائی گئی ہیں ۔ سیلون کے لئے ایک بڑا سا پیانو بھی بنایا گیا ہے جس کی آواز بھی نہایت خوشگوار ہوگی ۔ کیونکہ یہ نہایت ہی ہلکی دھات اور بہترین چمڑے سے تیار کیا گیا ہے انجینروں نے ایک نہایت ہی دلچسپ لیکن نیا آلہ تعمیر کیا ہے جس کی رو سے اگر جہاز کو مزید رطوبت کی ضرورت ہوگی تو فضا سے اور رطوبت حاصل کی جائے گی ۔ اور جہاز کی فضا میں ضرورت سے زیادہ نمی ہوگی تو اسی آلہ کی رو سے اس نمی کو خارج کیا جائے گا ۔ اس ہوائی طیارہ کی ایک اہم خوبی یہ ہوگی کہ اس میں چند خاص قسم کی کیمیکل اشیاء کو لے جانے کی مشکلات پر بھی قابو پالیا گیا ہے

بحکم جناب مسٹر ہری پال وارشنی صاحب ایڈیشنل منصف صاحب بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۷۳ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت ایڈیشنل منصفی کانپور

دی کانپور مینو سپل بورڈ بذریعہ رائے بہادر ڈاکٹر ایس این تواری مدعی

بنام لیاقت حسین ولد فدا حسین ۱۸۳/۴۹ ۔ احاطہ کمال خاں کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/74/9 کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کے جواب دے سکے یا جس کیا تھ

اندر پال کی اپیل کا فیصلہ

لاہور ۔ ۱۱ جولائی ۔ مسٹر جسٹس مڈ اور مسٹر جسٹس رنگی لال پر مشتمل لاہور ہائی کورٹ نے آج اندر پال کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا جو پنجاب کے دوسرے مقدمہ سازش میں وعدہ معاف گواہ تھے اور بیان سے منحرف ہو جانیکی بجائے جنکی معافی منسوخ ہوگئی تھی جج صاحبان موصوف نے فیصلہ کیا کہ اندر پال شاہی معافی کا حق نہیں رہا اور جرم ثابت ہے مگر پھانسی کو کالے پانی کی سزا میں بدل دیا

ضرورت

مسجد مچھلی بازار کانپور کی امامت و مدرسہ معین القرآن متعلقہ مسجد مذکور میں قرآن پاک کی تعلیم دینے کے واسطے ایک حافظ قرآن کی ضرورت ہے جو خوش الحان ہوں اور قرأت سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار سے پچیس روپیہ ماہوار تک قابلیت کے لحاظ سے دیجاوے گی۔ تمام درخواستیں بنام شیخ حاجی عبدالرشید مولگنج کانپور آنا چاہئیں (حاجی) عبدالرشید متولی مسجد مچھلی بازار کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۴۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۴۳۱

چونکہ مقدمہ نالش کنور جے نرائن سنگھ ڈگریدار موضع کوروہ خورد پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور بنام تم دیبی غلام مدیون کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۲۵ رمارچ سنہ ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ 97/14/2 جواب ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں ان تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۷۹	۱۰	۲
خرچہ نالش	۹	۵	۰
سود بابتہ بقایا اصل و خرچہ نالش	۰	۷	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۴	۰
میزان	۹۲	۴	۲
صرفہ مشتہری	۵	۱۰	۰
میزان	۹۷	۱۴	۲

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الیفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دیبی غلام ولد رام بھائے ساکن و کاشتکار موضع کوروہ خورد پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ معہ سود 2/14/2 97/14/2 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۶ رجولائی سنہ ۱۹۳۵ء

پرگنہ اکبرپور موضع کوروہ خورد ضلع کانپور محال ودار کا پر شاد

نمبر	رقبہ	لگان
۷۶۸/۱	بیگہ ۱۹ اکثر	۵ روپیہ ۱۲
۷۶۸/۲	بیگہ ۱۹ اکثر	〃
۹۷۲	بیگہ ۱ اکثر	〃
۹۷۳	بیگہ ۱۷	〃
۹۷۴	ہال ۱۷	〃
۹۷۸	ہال ۹	〃
۹۷۹	ہال ۱۴	〃
۹۸۴	ہال ۳	〃
۸ قطعہ	۱۸ اکثر	۵ روپیہ ۱۲

جدید اصلاحات کا نفاذ

سنہ ۱۹۳۷ء سے پہلے نہ ہو سکے گا

لونہ۔ ۵ رجولائی۔ بذریعہ ڈاک۔ یہاں سندھ کے بمبئی سے الگ ہو جانے پر مالی تقسیم طے کرنے کے لئے سرکاری افسر غور کر رہے ہیں۔ حکومت بمبئی اور حکومت ہند کے مابین جو کچھ گفتگو اس بارے میں ہوگی وہ خفیہ رہے گی عوام پر ظاہر نہ ہوگی۔ یہ نہیں معلوم کہ معاملات اصلاحات کے ایکٹ پر شامل ہوں گے یا نہیں وزیر ہند خود انھیں طے کریں گے۔ البتہ وزیر ہند وائسرائے سے مشورہ کریں گے ابھی حکومت برطانیہ اس بارے میں کچھ طے نہیں کر سکی ہے۔ کہ آیا دونوں ایوانوں کے ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی اصلاحات کے نفاذ سے پہلے اس بارے میں مالی حالات معلوم کرنے کے لئے دورہ کرے گی ابھی کام اتنا زیادہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۷ء سے پہلے نئے ایکٹ کا نفاذ نہ ہو سکے گا۔

کونسل آف اسٹیٹ کے ووٹروں کی تعداد بڑھائی جائیگی

شملہ ۵ رجولائی ایوان بالا کیلئے بلاواسطہ طریق انتخاب رائج کرنے کے متعلق دالامر کے فیصلہ کے سلسلہ میں ابھی تک آخری تفاصیل طے نہیں ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبجاتی حکومتوں سے اس امر کے متعلق مشورہ کیا جا رہا ہے۔ انھیں عام ہدایت یہ دی جا رہی ہے کہ ووٹروں کی تعداد میں ۳ یا ۴ گنا اضافہ کیا جائے تاکہ تعداد ایک لاکھ تک پہونچ جائے۔ اس وقت یہ تعداد ۳۰ ہزار سے کچھ زیادہ ہے ممبروں کی قابلیت صرف جائداد ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس میں اور باتیں بھی شامل ہونگی۔ اور معیار کو کم کر دیا جائے گا۔ تاکہ حق رائے دہی کا دائرہ وسیع ہو جائے۔ ٹھیک تفاصیل کا فیصلہ صوبجاتی حکومتوں کی رائے لینے کے کیا جائے گا۔

کوچین بندرگاہ کا مستقبل

شملہ ۸ رجولائی۔ اگر بندرگاہ کوچین کے متعلق اسکیم مکمل ہوگئی تو وہ دنیا کے سب سے بڑے بندرگاہوں میں ہوگا اور بمبئی کے بندرگاہ پر اسکا اثر پڑے گا موجودہ اسکیم کی رو سے اس بندرگاہ پر ۵ جہاز آسکیں گے۔ اور اس طرح پر بمبئی جا کر کوئلہ لینے کی ضرورت نہ رہے گی۔ عدن کے جہازوں کے تین دن بچ جائیں گے۔ اس سلسلہ میں اگست یا ستمبر میں ایک بڑی کانفرنس ہوگی جب کہ اس معاملہ کے اقتصادی پہلو کا انتقالی طور پر فیصلہ ہوگا۔ حکومت ہند۔ حکومت مدراس ریاست کوچین اور ریاست ٹراونکور کے درمیان معاملات طے ہوئے ہیں۔

عرس شریف

قدوة السالکین۔ زبدة العارفین حضرت شاہ محمد عین اللہ عرف حضرت شاہ خلیل احمد صاحب خادمی قدس اللہ سرہٗ بمقام صفی پور ضلع اوناؤ بحساب رویت چاند بتاریخ ۱۲ و ۱۳ ربیع الثانی روز یکشنبہ و دوشنبہ مطابق ۱۴ و ۱۵ رجولائی سنہ ۱۹۳۵ء ہوگا۔ ریلوے اسٹیشن صفی پور خاص میں ہے۔

الداعی الی الخیر

خادم آستانہ خلیلی صفی پور ضلع اوناؤ

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳	کانپور شنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

ادبیات

افکار عالیہ

حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی

بزم دشمن سے اب آئے ہو مزے لوٹے ہوئے
ہو چکیں آؤ کہیں جڑتے ہیں دل ٹوٹے ہوئے

جب مرے ہونٹوں سے لعل شکریں چھوٹے ہوئے
لفظ جو دشنام کے نکلے وہ سب ٹوٹے ہوئے

سچ یہ ہے گریہ کیسی آگ میں اچھا نہیں
دلکو روتے ہیں جگر کے آبلے پھوٹے ہوئے

وائے ناکامی کہ گلشن میں خزاں آ نیلگی
دو ہی دن گذرے تھے ہمکو قید سے چھوٹے ہوئے

دلفریبی لالہ رویوں کی نہیں مٹتی کبھی
یہ ستمگر خاک ہو کر بھی تو گل بوٹے ہوئے

اپنی سوزش کا کیا ہے شمع نے اچھا علاج
رکھ لئے ہیں دلمیں پروانوں کے پر ٹوٹے ہوئے

سونگھ لے شاعر اگر ہے کچھ دماغ بوئے گل
میرے گلشن کے یہ تازے پھول ہیں ٹوٹے ہوئے

* چنانچہ اسی نتیجہ کے طور پر استنبول میں صرف ۱۹۳۴ء میں آٹھ فرانسیسی مدارس برخاست ہو گئے سال رواں میں اب تک ۴ مدارس اجنبی بند ہو چکے ہیں۔ مزید ۴ مدارس اجنبی کے دروازوں کے قفل پڑ گئے ہیں کئی ارامنی مدارس بھی عنقریب بند ہو جانے والے ہیں

یونان کی سابق ملکہ کو طلاق

بخارسٹ - ۱۲ جولائی - چونکہ یونان کے سابق شاہ جارج نے کوئی اپیل دائر نہیں کی اس لئے عدالت نے سابقہ ملکہ الزبتھ کو طلاق دینے کی اجازت دیدی۔ باخبر حلقوں میں طلاق کو موت کے گھنٹوں سے تعبیر کیا جارہا ہے۔

اطالیہ اور حبش کے تعلقات میں مزید کشیدگی

روم ۱۲ جولائی - ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ اہل حبش کی جانب سے بہت سے مخالفانہ مظاہرے ہوئے۔ ادوا میں ۱۲۵ اشخاص گرفتار کئے گئے جنہوں نے اطالوی قنصل کے ہاتھ کھانا فروخت کیا تھا۔ اور ادیس ابابہ میں اطالوی فوجی دستہ کے کچھ ملازموں کو گرفتار کیا گیا اسی کمیونک میں یہ بھی درج ہے کہ گوندار کے اطالوی قنصل کی بیوی جو حبشیوں کی وجہ سے انتہا جارہی تھی۔ اسے حبشی سپاہیوں نے دور تک روکے رکھا اور جب اجازت دی جب کہ وہ ...

دنیائے اسلام

افغانستان و ایران

افغانستان کا نیم سرکاری اخبار معاصر اصلاح کابل اپنے بیان میں ظاہر کرتا ہے کہ افغانستان و ایران کی اختلافی حدود کا فیصلہ حکومت ترکی کی طرف سے دفتر خارجہ میں پہونچگیا ہے

صورت واقعہ یہ ہے کہ دونوں حکومتوں نے ترکی حکومت کو فیصلہ کرنے کے لئے ثالث مقرر کیا تھا۔ جمہوریت ترکی نے جرنیل فخر الدین التائی کو تحقیق کیلئے بھیجا تھا جنھوں نے موقع پر پہونچکر حالات سے آگاہی حاصل کی۔ آپ طہران اور کابل بھی تشریف لے گئے تحقیقات کی تکمیل کے بعد آپ انگورہ پہونچے اور اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کی۔ حکومت نے غور و خوض کے بعد اپنا فیصلہ اور وہ فیصلہ دونوں حکومتوں کے پاس بھیجدیا۔

اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اصلاح لکھتا ہے کہ ہم بہت مسرور ہیں کہ افغانستان و ایران کی حدود کی تعین کے قضیہ کا فیصلہ ہو کہ دونوں حکومتوں کے بڑے بھائی ترکی کیا ہے۔ وزارت میں پہونچگیا جس سے اختلافی صورت ختم ہو گئی ہے

ہم دولت ترکی اور عالیجناب فخر الدین التائی کے ممنون و مشکور ہیں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں تحقیق کی تکلیف فرما کر دشواریوں پر عبور حاصل کیا

اس قسم کے مواقع مغتنمات میں سے ہیں کہ کہ سرزمین مشرق کی دو اسلامی اور ایشیائی حکومتوں کے نزاعی مسائل امن و صلح اور دوستی کے ساتھ طے پا جائیں

مصر و فلسطین

حکومت فلسطین نے ایک وفد مصر بھیجا ہے یہ وفد قاہرہ پہونچگیا ہے اور تجارتی مسائل کا حل دریافت کرنے میں مصروف ہے

شہزادہ فاروق کی تربیت

مصر کے ولیعہد شہزادہ فاروق انگلستان کی جنگی اکاڈمی کے ماتحت وولوچ میں فوجی تعلیم حاصل کریں گے۔ اس مقصد کے لئے بجٹ میں ۱۶ ہزار پونڈ سالانہ منظور کیا گیا ہے۔

افغانی گورنروں کا جدید تقرر

افغانی حکومت نے صوبائی افسران اعلےٰ کے متعلق اہم تبدیلیاں کی ہیں اور حسب ذیل تقررات عمل میں آئے ہیں۔

جلالت مآب مسٹر غلام فاروق جو خاندان نادری کے ایک برگزیدہ مدبر اور با اثر رکن ہیں ولایت ہرات کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔ ہرات کے گورنر والا شان عبد الرحیم خاں وزیر فوائد عامہ بنا دیے گئے ہیں اس کے علاوہ حسب ذیل تقررات عمل میں آئے ہیں۔

آقائی عبد الاحد خاں	کمانڈر افواج ہرات
سردار محمد داؤد خاں	گورنر اور کمانڈر قندہار
آقائی محمد شعیب خاں	مرکزی کمان میں بلا لئے گئے

شہریار جلیل المتوکل علی اللہ محمد ظاہر خاں کے ایک تازہ فرمان کی رو سے آقائی محمد جعفر خاں کے منصب کو ترقی دے کر افغانستان کی ہندوستانی سرحد کا کمانڈر مقرر کیا ہے۔

ترکی میں تعلیم!

نظام جمہوری کے وجود میں آنے کے بعد سے حکومت ترکی نے مسائل تعلیم کی جانب جو توجہ کی ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ تمام وطن پرست عام اس سے کہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم اپنے لڑکوں کو سرکاری مدارس ہی میں تعلیم دلاتے ہیں *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء	نمبر ۳

حبش پر اٹلی کا دانت کیوں ہے؟

اٹلی اور حبش کے متعلق جو خبریں آرہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی اور حبش کی جنگ ناگزیر ہے کیونکہ سرحد پر آئے دن کوئی نہ کوئی چھیڑ چھاڑ ہوتی رہتی ہے۔ اور اسکا بھی امکان ہے کہ اٹلی اور حبش کی باہمی جنگ ایک عالمگیر جنگ کی صورت اختیار کرلے اٹلی میں جنگ کی دہشت بہت بڑھی ہوئی ہے اٹلی سے غیر ملکی باشندے واپس آرہے ہیں۔ اور مالدار لوگ اپنا سرمایہ غیر ملکی بنکوں میں جمع کر رہے ہیں۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں سپاہی جہازوں کے ذریعہ افریقہ بھیجے جارہے ہیں۔ اشیاء کی قیمتیں گراں ہوتی چلی جارہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید ستمبر میں جنگ شروع ہو جائے۔ کیونکہ برسات کے موسم میں غیر ملک میں لڑنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے نہ صرف اٹلی میں بلکہ یورپ میں عام طور پر فوجیں تیار ہیں اور سنگینیں کھلی ہوئی ہیں۔ ہوائی جہاز مسلح ہیں آبدوز کشتیاں انتظار میں ہیں۔ غرضکہ پوری پوری تیاری ہے۔

برطانی فیصلہ کو نامنظور کرنے اور پنچائت سے انکار کرنے کے بعد یہ ظاہر ہے کہ کوئی ایسے معاملہ کو اٹلی براہ راست حبش کے ساتھ طے کرانا چاہتا ہے یا بالفاظ دیگر آمادہ جنگ ہے۔ دراصل اپنی تجارت کے فروغ کے لئے اٹلی کو یہ ڈھونگ رچنا پڑا ہے وہ سرحدی حالات میں مکمل تبدیلی چاہتا ہے اور حبش کو ایک ماتحت کی حیثیت سے رکھنا چاہتا ہے اس کی تمنا ہے کہ اس کے سپاہی حبش کی بلند اور زرخیز زمین پر قبضہ کریں۔

بلندیوں پر قبضہ کرنے سے یہ اپنی ساحلی اراضی کی حفاظت بہ آسانی کرسکے گا۔ اور افریقہ کے اندرونی حصوں سے اٹلی کی تجارت سہل ہو جائے گی۔ وادیوں کی بلندی پر تجارت کو محفوظ رکھنے والا زبردست عنصر اطالوی فوجی دستہ موجود ہوگا۔ اٹلی کو زرعی زمین کی بھی ضرورت ہے اور کان کی پیداوار میں بھی اضافہ کرنا چاہتا ہے۔

دراصل شروع میں سائنور مولینی کا یہ منشا نہیں تھا کہ حبش سے جنگ چھڑ جائے وہ جانتے تھے کہ جنگ میں صرفہ ضرور ہوگا اور اٹلی زیر بار ہو جائے گا۔ لیکن خیال یہ تھا کہ تھوڑے سے فوجی دستوں کے بھیج دینے سے حبش رعب میں آجائے گا اور اطاعت قبول کرلے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اب اگر اطالوی فوجیں واپس بلائی جاتی ہیں تو اٹلی کی شان میں فرق آتا ہے لہذا اب یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اس معاملہ کو حد تک پہونچا دیا جائے۔ اب اطالوی فوجوں کو واپس بلانے کا کوئی سوال نہیں ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ مولینی جو آجکل اٹلی کا دیوتا بنا ہوا ہے نیچا دیکھے۔

اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جمعیت اقوام کے خیالات اور یورپ کے اصولوں کو ایک مرتبہ پھر دفن کیا جائے گا۔ اور یورپ مشرق کے غیر مہذبوں کو ایک مرتبہ پھر مہذب بنایا جائے گا۔

جہاں تک فرانس کا تعلق ہے وہ اٹلی کی دوستی کی بہت قدر کرتا ہے۔ اس لئے اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے کہ وہ کوئی نیا قدم اٹھائیگا۔ جس سے یہ مطلب اخذ کیا جائے کہ وہ اٹلی کو اپنے موجودہ اغراض و مقاصد ترک کرنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے۔

برطانی پریس کی ایک شاخ اس امر کی کوشش کررہی ہے کہ انگلینڈ جمعیت اقوام کے نام نہاد اصولوں کا پابند ہونے کے بعد اس معاملہ میں اپنی آنکھیں بند رکھے مسولینی کا کہنا یہ ہے کہ اٹلی دیگر دول یورپ کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ اور ہوائی جہازوں اور توپوں کے ذریعہ سے حبش کو انسان بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اگرچہ سرکاری طور پر برطانیہ اٹلی کی مخالفت کر رہا ہے تاہم افریقہ کے کنزرویٹو برطانی پریس کی ایک شاخ نے اس قسم کا پروپگنڈا کرنا شروع کردیا ہے کہ برطانیہ اٹلی کے ملوکیت پرستانہ اغراض کی حمایت کرے گا۔

ان تمام حالات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یورپ نے مشرق سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کا تہیہ کرلیا ہے اور وہ اُسے اسوقت تک ترک نہیں کرے گا جب تک کہ مخالفت کی ایک مضبوط چٹان جو کہ آج کل مشرق بعید میں بنائی جارہی ہے اسکا مقابلہ نہ کرے۔

دنیا کے عظیم مفکر مسٹر ایچ جی ویلز نے یہ پیشنگوئی کی ہے کہ یورپ کی موجودہ تہذیب کا جلد خاتمہ ہونیوالا ہے اگرچہ پادریوں کے سنسنی خیز اعلانات پر اعتقاد نہیں رکھا جاسکتا مگر خیال ہے کہ سمجھوتہ کی گفت و شنید کے باوجود جو خوفناک جنگ ہونے والی ہے اُسے صرف کوئی معجزہ ہی روک سکتا ہے۔ کیونکہ حصول طاقت کے کیلئے زبردست دوڑ ہو رہی ہے۔

بہرحال یہ صاف ظاہر ہے کہ یورپ حصول طاقت کے جنون میں ماضی میں جو کچھ کر چکا ہے اُسکا ضرور اُسے مزہ چکھنا ہوگا۔ اب صرف وقت کا سوال ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا ایک بار پھر خون کی ندی میں غوطہ لگائے گی۔

حکومت پنجاب. مسجد شہید گنج کے شہید ہونے کے بعد مسلمانوں کے قلوب کی جو حالت ہے اُسکو دیکھتے ہوئے حکومت پنجاب کا یہ طرز عمل کہ اُسنے مولینا ظفر علیخاں وغیرہ کو نظر بند کردیا کسیطرح بھی دانشمندانہ فعل نہیں کہا جاسکتا۔

غلط فہمی کا ازالہ!

کوئٹہ کے قیامت خیز زلزلہ کی اطلاع جس وقت موصول ہوئی تھی تو اسکا وہم و گمان بھی نہ ہوا تھا کہ اس زلزلہ کی تباہ کاریاں بہار کے زلزلہ پر سبقت لیجائیں گی۔ اور پچاس ہزار جیتی جاگتی اور ہنستی کھیلتی ہستیاں چشم زدن میں اُن مکانوں کے اندر مدفون ہو جائیں گی جن کا ہر ہر گوشہ اُن کے لئے عیش و آرام اور راحت و مسرت کی دنیا تھا۔ سینکڑوں بچے یتیم و لیسیر ہوگئے۔ اور ہزاروں عورتیں بیوہ و محتاج ہوگئیں۔ جو لوگ ہزاروں کے مالک اور صاحب جائداد و اقتدار تھے وہ اب خانماں برباد ہوگئے ان کے پاس اپنا بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑا تک نہیں ہے اور نان شبینہ کے لئے محتاج ہوگئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ باشندگان کوئٹہ کے لئے یہ مصیبت ہولناک اور بے پایاں واقع ہوئی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ برادران وطن اس تباہی و مصیبت کے علاج کے لئے اور تباہ حال پسماندگان کی ہمدردی و امداد کے لئے کیا عملی صورت اختیار کرتے ہیں۔

جن لوگوں کے دل میں خوف خدا ہے اور جن کو نوع انسان سے ہمدردی اور محبت ہے انہوں نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے گراں بہا چندے دیے ہیں اور والسرائے و گورنروں نے لوگوں سے چندہ دینے کے لئے پرزور درخواستیں کی ہیں۔ گورنمنٹ نے کوئٹہ کے مہاجرین کی رہائش و خورد و نوش اور دوا و معالجہ کا انتظام کر کے اُن کے مایوس دلوں میں آس پیدا کی ہے۔ مگر افسوس ہے اُن ہستیوں پر جنہوں نے دامے درمے قدمے سخنے امداد کرنے کے بجائے بے بنیاد افواہیں پھیلا دی ہیں۔ تاکہ عوام گورنمنٹ کے خلاف بدگمانی کرنے لگیں۔

ہمیں یہ سنکر سخت افسوس ہوا کہ بعض لوگوں نے یہ بھی مشہور کرنے کی کوشش کی ہے کہ سفید چمڑے کے لوگوں نے کوئٹہ میں زلزلے کے بعد مصیبت زدوں کو تکلیف پہونچائی ہے۔ مگر یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ چونکہ کوئٹہ میں مارشل لا جاری کردیا گیا ہے اس لئے اس افواہ کے بانیوں نے یہ مشہور کرنا شروع کردیا کہ کوئٹہ میں سختی ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئٹہ میں مارشل لا کا نفاذ وہاں کے باشندوں کے حق میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے اور اگر فوج یہ ہوشیاری سے کام نہ لیتی اور اُسنے سارا انتظام اپنے ہاتھوں میں نہ لیا ہوتا تو باقی ماندہ آبادی کا زیادہ حصہ فنا ہو جاتا اور شہر میں لوٹ مار خوب ہوتی۔ جو لوگ اس آفت ناگہانی کے چنگل سے بچ گئے ہیں یا جن کو ملبہ کے اندر سے انگریز سپاہیوں نے باہر نکالا ہے اُن کا بیان ہے کہ سپاہی رحمت کے فرشتے تھے جن کو اللہ تعالے نے لوگوں کو موت کے منھ سے نکالنے کے لئے بھیجا تھا۔ فوجی سپاہی ملبہ کے اندر سے لوگوں کو باہر نکالنے میں سخت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ مجروحین کو اسپتال میں پہونچاتے تھے۔ اور خود ان کی مرہم پٹی کرتے تھے۔ مصیبت زدوں کے جان و مال کی حفاظت اور زخمیوں کی خبر گیری کا انتظام اُس وقت اس سے بہتر نہیں ہو سکتا تھا کہ جو فوجی انتظام کے ماتحت عمل میں آیا ہے ملبہ کے اندر دولت، مال و اثاثہ کی حفاظت کے لئے شہر پر سخت فوجی پہرہ لگا دیا گیا ہے

مارشل لا کے ماتحت شفاخانوں کا بہترین انتظام کر دیا گیا ہے شہر میں تین شفاخانے قائم کردیے گئے ہیں جن میں سینکڑوں زخمی زیر علاج ہیں اور ہزاروں کی روزانہ مرہم پٹی ہو رہی ہے۔ ہر مریض کو بستر دیا گیا ہے اور ہر طرح کا آرام پہونچایا جاتا ہے اور خبرگیری کیجاتی ہے۔ ہر اسپتال میں تجربہ کار عملہ اور سامان علاج و جراحی بافراط موجود ہے۔ ریل اور فوج کے ڈاکٹر اور نرسیں نہایت مستعدی اور ہمدردی سے کام کر رہی ہیں۔ زخمی مستورات کے علاج کا انتظام علیحدہ کردیا گیا ہے۔

پردہ نشین مستورات کی تیمارداری بڑے بڑے یورپین فوجی افسروں کی بیویاں خود کر رہی ہیں حالانکہ اُن میں کچھ اپنے اعزہ کی سوگوار بھی ہیں مگر اپنا دکھ درد بھلا کر دوسروں کے دکھ میں شریک ہو کر انگریز دل کے گھرانوں کی شرافت کا اعلے نمونہ پیش کر رہی ہیں جو لوگ اپنے وطن جانا چاہتے ہیں اُن کو لاریوں میں بٹھا کر حکام اسٹیشن پر پہونچا دیتے ہیں جہاں سے یہ لوگ بلا کرایہ اپنے وطن روانہ کردیے جاتے ہیں اور راستہ بھر اُن کی خورد و نوش اور آسائش و آرام کا انتظام اسٹیشنوں پر ہے ایک ڈاکخانہ بھی کھول لیا گیا ہے جسمیں خطوط اور تار بلا معاوضہ لکھے جاتے ہیں اور خطوط تو عام طور پر بلا معاوضہ ہی لکھے جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ پسماندگان کی امداد کرنے میں فوجی حکام نے نہایت مستعدی تن دہی اور خوش اسلوبی سے خدمت کی ہے اور کر رہے ہیں اسلئے وہ مستحق تحسین ہیں۔ انپر کسی قسم کا الزام لگانا احسان فراموشی ہے

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ! ۱۷ جولائی کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو ہرچندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ الکشن کے قواعد کے مطابق میونسپل بورڈ ووٹروں کی فہرست اکزکٹو افسر کی نگرانی میں تیار کرکے ۱۵ اگست سے پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کردے۔ بورڈ نے اس کے لئے علیحدہ اسٹاف رکھنے اور اُس کے اخراجات کیلئے ۳ ہزار کی منظوری دی ہے۔

بورڈ نے حکومت سے استدعا کی ہے کہ چونکہ آئندہ رمضان ۲۸ نومبر سے شروع ہوتا ہے اس لئے مسلمانوں کی سہولت کیلئے آئندہ میونسپل الکشن بجائے دسمبر کے ۱۵ اور ۲۵ نومبر کے درمیان کیا جائے۔ اور اس رزولیوشن کی نقل بذریعہ تار فوراً حکومت کے پاس بھیجدی جائے۔

بورڈ نے گورنمنٹ کی منظوری کے مطابق ۵ ہزار روپیہ وائسرائے زلزلہ فنڈ کوئٹہ میں دینا طے کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خط بابت ایڈیشنل تحصیلدار کی جگہ کے توڑنے کے بورڈ کے سامنے پیش ہوا۔ اور بورڈ نے اُسکو قبول کرکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ خواہش کی ہے کہ مثل سابق میونسپل مقدمات آنریری مجسٹریٹوں کے پاس بھیجے جایا کریں۔ پراگ نرائن کی مسجد اور مندر کے متصل کی جو زمین ہندو مہاسبھا کو دی گئی تھی اُسکی نامنظوری کا خط ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بورڈ کے سامنے پیش ہو کر منظور ہوا

(باقی بر صفحہ ۴)

سبد گل

دنیا میں آدمی جتنا زیادہ مقبول ہوگیا ہے اُتنے ہی زیادہ اُس کے دشمن ہوتے ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال یہ ہے کہ ہٹلر کو دیکھئے جرمنی میں ایک جانب اگر اس کی پرستش ہوتی ہے تو دوسری جانب لوگ اس کی جان کے پیاسے ہیں۔ چنانچہ ہٹلر نے اپنا ایک بالکل ہم شکل تلاش کیا ہے۔ اور ہر وقت اُسے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ تاکہ اس پر حملہ کرنے والے دھوکے میں پڑجائیں کہتے ہیں کہ اس شخص کی تنخواہ جرمنی میں سب سے زیادہ ہے

لیکن اس حفظ ما تقدم کا کیا اعتبار ہے
تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں

ہندوستان میں مغربی فیشن کی دلدادیاں ذرا غور سے سنیں کہ انگلستان میں ایک سال کے اندر اونچی ایڑی کی جوتیاں پہننے والی ۱۷ ہزار عورتیں پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر کر مرگئیں۔ اس لئے انگلستان کے ریفارمروں نے اہل ملک کے سامنے اونچی ایڑی کی جوتیاں ترک کرنے کی اپیل کی ہے۔

کاش اندھے کی ٹھوکر سے آنکھ والے نصیحت پکڑیں۔ لیکن کیا امید ہوسکتی ہے جبکہ خود ان کی آنکھوں پر غلامانہ ذہنیت کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔

سر سموئیل ہور فرماتے ہیں۔ کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اٹلی کی خواہش صرف اپنی سلطنت کو سمندر پار وسعت دینے کی ہے اور بس۔

اتفاق سے چونکہ حبش سمندر پار واقع ہوا ہے اور اٹلی کی خواہش پھیلنے کی ہے۔ اس لئے بقول سر سموئیل ہور یہ کوئی زیادہ عجیب بات نہیں۔

اگر اس نظریہ کی پیروی کی جائے تو بڑی مشکل آپڑے گی۔ کیونکہ پھر چور اور ڈاکو بھی بڑی آسانی سے یہ دلیل پیش کرسکیں گے کہ ہم تو صرف اپنی مالی حالت کو ذرا وسعت دینا چاہتے تھے۔ دوسرے کو لوٹنا مقصود نہ تھا۔

قیام امن کے دعوے کرنا اور امن شکنی کی سرکوبی نہ کرنا خدا جانے یہ امن کی بیل کو کیسے منڈھے چڑھائے گے۔ کسی زمانہ میں اٹلی نے طرابلس کو تباہ و برباد کردیا۔ ساری دنیا ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم پر عمل کرتی رہی۔ فرانس نے مراکش کے بہادر ریف اور ان کے لیڈر عبدالکریم سے جنگ کی سب پیٹھ موڑ کر کھڑے ہوگئے۔ جاپان نے منچوریا پر قبضہ مخالفانہ کیا۔ اور چین سے دو دو ہاتھ کرڈالے۔ لیگ اقوام گھر بیٹھے ہائیں ہائیں کرتی رہی۔ بولیویا۔ اور پیراگوا ایس کئی برس ٹھنتی رہی اور سارے ممالک اپنی اپنی اسلحہ جات کی تجارت کو فروغ دیتے رہے۔

اگر یہی امن پسندی اور امن پرستی تو معلوم شد بافندگی بافندگی۔

ایک مضمون میں یہ پوچھا گیا ہے کہ عورتوں کے اقتصادی مسائل کے متعلق معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جواب یہ ہے کہ ان کے شوہروں سے۔

ادب لطیف

وصال دائمی

از جناب محمد عبدالمجید صاحب نسیم واحدی کانپور

غم کی ستائی ہوئی فراق زدہ موہنی ——
دریا کے کنارے پہونچکر ٹھہر گئی ——
منوہر کی یادیں ——
شام کے رنگین سکوت میں اُسکی آرزوئیں کھوگئیں
پانی کی سنہری موجوں کی طرح دلمیں خیالات کا دریا بہنے لگا ——
شفق کو دیکھ کر آنکھیں خون رونے کیلئے آمادہ ہوگئیں۔
اور —— سبزہ نے جگر کے زخموں سے کہا
کہ میری طرح تم بھی ہرے ہوجاؤ۔
—— حسرتیں بولیں —— مدت ہوگئی
بے وفا اب تک نہیں آیا ——
تخیل نے آنکھوں کے سامنے دور ماضی کی ایک دُھندلی سی تصویر پیش کی —— "دیکھو وہ ہے منوہر"
صبر نے کہا اب میں رخصت ہوتا ہوں!
ضبط بولا! میرا بھی سلام
شوق نے پیروں کو جنبش دی —— اور
موہنی نے اپنے سفینۂ حیات کو تلاطم خیز دریا کے سپرد کردیا۔!

کسی نے آواز دی —— موہنی —— کہاں ہو؟
سطح آب پر چند حباب اُٹھے اور کچھ کہکر غائب ہوگئے
لہریں چیخ کر بولیں —— ہماری گود میں
فضا تھرانے لگی۔
آسمان کی آنکھیں غم سے اور سُرخ ہوگئیں
شام نے ماتمی لباس پہن لیا۔
منوہر کا دل بھر آیا ——
آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہوگیا
کیا روح کے بغیر قالب کارآمد رہ سکتا ہے؟
ہرگز نہیں۔
خاموش لہروں میں پھر تلاطم پیدا ہوا —— اور
منوہر بھی موہنی کے پاس عالم ابد کو روانہ ہوگیا
تھوڑی دیر بعد سطح آب پر دو لاشیں تیر رہی تھیں
ایک موہنی کی۔ دوسری منوہر کی۔

نسیم واحدی

پونہ میں نئی فلم کمپنی کا افتتاح

۸ جولائی کو ماڈل پکچرس کارپوریشن احمد آباد کی پہلی فلم سری ستیہ نارائن کی شوٹنگ کی تقریب افتتاحیہ مسٹر شانتا رام نے جو پربھات فلم کمپنی کے مشہور ڈائرکٹر ہیں سرسوتی سانے ٹون پونہ اسٹڈیو میں ادا کی اس تقریب کے موقع پر سرکردہ مہمان جن میں بمبئی اور احمد آباد کے بھی کچھ اصحاب تھے۔ موجود تھے۔ پنڈت ساودھے شیام کنھا واچک بریلی نے اس افسانہ کے مصنف مسٹر شانتا رام کا مسٹر ٹیولال مستری پرو پرائٹر ماڈل پکچرس کیطرف سے شکریہ ادا کیا آپ نے اس تقریب میں کمال عنایت سے شرکت فرمائی اور فلم کی شوٹنگ کی تقریب افتتاحیہ ادا کرنے کی تکلیف فرمائی۔

عالم نسواں

تعلیم نسواں کی رفتار ترقی

بسلسلہ گذشتہ

ہر جگہ تعلیم یافتہ عورتیں تعلیم نسواں کی ترقی میں کوشاں ہیں۔ اور اکثر پوری سرگرمی کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کرتی ہیں۔ چنانچہ ۱۷-۱۹۱۲ء میں جیسے اسکول کمیٹیوں کی ممبری کے لئے عورتیں نہ ملتی تھیں۔ اب وہ حالت بہتر ہے

یہاں تک تو ہم نے تعلیم نسواں کے خوشگوار اور درخشاں پہلوؤں پر نظر ڈالی۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے اور نقائص و مشکلات کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ان تمام واقعات کے باوجود تعلیم نسواں نے وہ ترقی نہیں کی ہے جیسی کہ واقعی ہونا چاہئے۔ ملک میں لڑکوں کی تعلیم نے جو ترقی کی ہے تعلیم نسواں اُسکا ساتھ نہیں دے سکی۔

آبادی سے زیر تعلیم لڑکیوں کی تعداد کا جو تناسب ہے وہ کسی طرح قابل تعریف نہیں کہا جاسکتا۔ پھر اس تعداد میں بھی زیادہ تر ابتدائی تعلیم پانی والی لڑکیاں ہیں اور اعلےٰ تعلیم کی رفتار گذشتہ ۵ سال بہت ہی سست رہی ہے۔ اور بہت کم ترقی ہوئی ہے۔

اسی طرح لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم سہولتوں میں جو نمایاں فرق تھا وہ بھی اب تک برابر جاری ہے سر جارج اینڈرسن نے بالکل صحیح کہا تھا کہ حالات بہت نازک ہیں لڑکیوں کے داخلہ میں اضافہ ہوا ہے اور زیادہ سرعت سے آئندہ ہوگا۔ اس لئے جب تک زیادہ دریا دلی سے مالی امداد نہ کیجائے گی تو لڑکیوں کی تعلیم میں جو نقائص ہیں وہ اور خوفناک صورت اختیار کرجائیں گے۔

اگرچہ لڑکیوں کی تعداد زیر تعلیم میں اضافہ ہوگیا ہے لیکن صحیح قسم کی تعلیم دینے کا احساس نہیں کیا گیا ہے جس سے انھیں ذمہ داریوں میں مدد ملے۔

اب بھی تعلیم نسواں کو اکثر شادی کا پاسپورٹ سمجھا جاتا ہے یعنی تعلیم محض اس مقصد سے دلائی جاتی ہے کہ لڑکی کی شادی ہونے میں سہولت ہو۔ آجکل اعلےٰ ذاتوں کے نوجوان بے پڑھی عورتوں سے شادی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے والدین اپنی لڑکیوں کو تعلیم دلانے پر مجبور ہیں۔ مگر جیسے ہی شادی ہوجاتی ہے فوراً تعلیم کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے۔

اچھے زنانہ مدارس اور کالجوں کی تعداد بھی بہت کم ہے اور ہر سال لڑکیوں کی تعداد میں جو اضافہ ہورہا ہے اس کے لئے وہ قطعی ناکافی ہیں۔ تعلیم نسواں کے تمام بہی خواہوں کو اسطرف خاص توجہ کرنا چاہئے۔ زنانہ بورڈنگ ہاؤس کا انتظام اس سے زیادہ خراب ہے۔ مزید برآں یہ مسئلہ بھی نہایت اہم ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا نصاب تعلیم مختلف ہونا چاہئے۔ ابتدا ہی سے ماہران تعلیم اسبات پر غور کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر ہارنل سابق ڈائرکٹر محکمہ تعلیمات بنگال نے ایک موقع پر یہ لکھا تھا کہ یونیورسٹی کے قواعد میں عورتوں کی تعلیمی ضرورت کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا (باقی)

بچوں کی دنیا

جانور یا پرندہ

بسلسلہ گذشتہ

ہتھیلی کی ہڈیاں ہماری طرح چھوٹی نہیں ہوتیں بلکہ بڑی ہوتی ہیں اور یہ انگلیوں کی ہڈیوں سے جاملتی ہیں یہ ہڈیاں اس واسطے بڑی ہوتی ہیں کہ پروں کو سہارا اور مدد مل سکے۔

اس کے پر پھیلنے پر بہت بڑے ہوجاتے ہیں امریکہ کی سب سے بڑی چمگادڑ کا جسم تین انچ سے بھی زائد ہے۔

قدرت نے اس کی آنکھیں ایسی بنائی ہیں کہ سورج کی روشنی میں اُسے کچھ نہیں نظر آتا لیکن اندھیرے میں یہ خوب اچھی طرح سے دیکھ سکتی ہے یہ صرف کیڑے مکوڑے کھاتی ہے اس سے ہم کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ یہ کیڑے مکوڑے بہت چھوٹے چھوٹے مگر بہت خطرناک ہوتے ہیں اگر چمگادڑ کو حیٹ نہ کرجائے تو ہمیں یہ بہت نقصان پہنچائیں۔

چمگادڑوں کے متعلق ایک بات ایسی ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ یہ ہوا میں اپنا راستہ خوب اچھی طرح سے طے کرلیتی ہے رات میں چاہے جتنی چیزیں ہوں ان سے اپنے آپ کو بچا کر صاف نکلجاتی ہے

ایک آدمی نے جس نے اپنی عمر چمگادڑوں کے مطالعہ میں صرف کردی تھی ان کی اس قوت کا عجیب و غریب طریقہ سے اندازہ لگایا۔ اس نے چند ایسی چمگادڑوں کو حاصل کیا جو نہ دیکھ سکتی تھیں اور نہ سن سکتی تھیں۔ نہ سونگھ سکتی تھیں۔ پھر اُن کو ایک ایسے کمرہ میں چھوڑدیا گیا جہاں بہت بہت سی چیزیں لٹک رہی تھیں اور قدم قدم پر کوئی نہ کوئی رکاوٹ تھی۔ مگر ان چمگادڑوں نے ایسی صفائی سے اپنے آپ کو بچایا گویا وہ خوب دیکھ سکتی ہے۔ یہ حالت دیکھ کر اُس آدمی نے کمرہ میں رسیوں کا تانا سا تن دیا مگر چمگادڑیں ان میں سے بھی صفائی سے نکلجاتی تھیں۔

ایک چیز میں چمگادڑ پرندوں سے ملتی ہے ان کا خون پرندوں کیطرح بہت گرم ہوتا ہے۔ مگر اس میں ایک عجیب فرق ہے۔ پرندہ کو اگر گرمی نہ پہونچے تو وہ سو نہیں سکتا چمگادڑ سردیوں میں سوجاتی ہے اور اسطرح سوجاتی ہے کہ جیسے مری ہوئی پڑی ہے اسکا سانس بھی تقریباً بند سا ہوجاتا ہے اور جسم جو گرمیوں میں بہت گرم ہوتا ہے سردیوں میں بالکل سرد رہ جاتا ہے

چمگادڑوں کی کوئی پچاس کے قریب قسمیں ہیں ان میں سے اکثر کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں۔ بعض پھل بھی کھاتی ہیں۔ اس قسم کے چمگادڑ کی ایک قسم بہت بڑی ہوتی ہے یہ کھیتوں کو برباد کردیتی ہے ایک اور قسم ہے جو بہت خطرناک ہے یہ سوتے مویشیوں مرغیوں اور آدمیوں تک پر حملہ کردیتی ہے اپنے تیز دانتوں سے یہ ان کے جسم میں سوراخ کرکے خون پی جاتی ہے۔ دنیا کے بعض حصوں میں ان چمگادڑوں کی وجہ سے لوگ مرغیاں نہیں پال سکتے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چمگادڑ کے کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے مگر یہ بالکل غلط ہے یہ بات البتہ صحیح ہے کہ آدمی کا خون چوس لیتی ہے۔

پردہ فلم

فلمی درسگاہوں کی تجویز

گذشتہ سے پیوستہ

اسوقت تک فلمی کالج کھولنے کی کئی ایک ناکام کوششیں ہو چکی ہیں - لیکن کچھ تو لوگوں کا اطمینان نہ ہونے کے باعث اور کچھ کارکنوں کی یہ تجویزیں عملاً کامیاب نہ ہو سکیں -

اگر بمبئی اور کلکتہ کی یونیورسٹیاں اپنے اپنے حلقہ میں "مسند" (چیئر) فلم" کی بھی قائم کر دیں اور اس کے ماتحت ایک چھوٹا سا کالج قائم کر دیں تو بہت مفید خدمت سرانجام پائے - جسطرح بعض یونیورسٹیوں نے میوزک (موسیقی) کا اور مصوری کے کالجوں کا انتظام کر رکھا ہے - اسی طرح بمبئی اور کلکتہ کی یونیورسٹیاں فلم کے کالج اپنے مقاموں پر جاری کر سکتی ہیں خود حکومت ہند بھی اس باب میں مدد کرنے کو آمادہ ہے اور حکومت ہند میں عنقریب ایک فلمی ماہر و مشیر کی اضافہ کی تجویز ہے - مقامی حکومتیں بھی اس امر پر غور کر رہی ہیں کہ فلم کی ترقی کو دیکھتے ہوئے وہ اس کے انتظام اور تربیت کا بندوبست کریں

یہ کالج ایسے ایکٹر و ایکٹریسوں کا انتظام کرے جنہیں فلم کمپنیاں اپنے میں جذب کر سکے صرف صوبجاتی امیدواروں کو ہی ان کالجوں میں جگہ نہ دی جائے بلکہ تمام ہندوستانیوں کے اسکولوں کے انتظام عملہ سے درخواست کی جائے، ڈرامیٹک کلب کے سکرٹریوں سے بھی رجوع کیا جائے اور ایسے اعداد و شمار حاصل کیے جائیں کہ جن کی بنا پر ہر صوبہ سے سال کے سال ایک اچھی تعداد ایسے امیدواروں کی آ سکے جنہوں نے مقامی طور پر اپنے کالجوں اور اسکولوں میں ڈرامہ کا کچھ تجربہ حاصل کیا ہو جن کے ایکٹنگ کو مقامی طور پر سراہا گیا ہو - اور جن کی بابت پرنسپل ہیڈ ماسٹر یا افسر مدرسہ کی رائے ہو کہ وہ فلم کے کام کے لئے موزوں ہو سکتے ہیں - جو طلبا اور طالبات کسی مدرسہ کے افسر کی سفارش نہ لا سکیں انھیں معمولی حالات میں فلمی کالج میں نہ لایا جائے -

اب دوسری طرف فلم کمپنیوں کا کام یہ ہے کہ وہ سال کے سال عمدہ ایکٹر اور ایکٹرسیوں کو جو ان فلمی کالجوں سے تربیت حاصل کرنے کے بعد نکلیں فوراً اپنے اندر جذب کر لیں - اور رفتہ رفتہ اس قابل اعتراض عنصر کو اپنے نگار خانوں میں سے نکالنے کی کوشش کریں - جو بحالت مجبوری یا بہ وجوہ چند فلم میں گھس گئے تھے یا داخل کر لئے گئے - اور جن کی بابت اس آرٹیکل کے ابتدائی حصہ میں توجہ دلائی ہے -

ملک میں جو بیروزگاری اور گریجویٹ گردی" ہو رہی ہے اس کا انسداد بھی اس سلسلہ میں ہو سکتا ہے اگر یہ کالج قائم کر دیے گئے تو مقامی حکومتیں اور حکومت ہند پر بھی زور ڈالا جا سکتا ہے کہ وہ ملک کی بیروزگاری دور کرنے کے لئے جہاں اور حرفتوں کیلئے روپیہ دیتی ہے اور امدادیں جاری کرتی ہیں وہاں صنعت فلم سازی کے ان کالجوں اور درس گاہوں کی بھی مدد کریں جو ملک سے نہ صرف بے روزگاری دور کرنے کی بلکہ اس صنعت کو عروج پر پہونچانے اور جاہل طبقہ کے زہریلے اثر سے اس شریف پیشہ کو پاک کرنے کی کوشش کرتی ہیں اگر یونیورسٹیاں کوشش کریں تو ایک رجسٹر ایسے امیدواروں کا رکھ سکتی ہیں جو تعلیم حاصل کرنے کے فوراً بعد کسی نہ کسی فلم کمپنی میں جگہ حاصل کر سکیں فلم کمپنیوں کو آئے دن کسی نئے فلم میں کام کرنے کے لئے نئے نئے اداکاروں کی ضرورت پڑتی رہتی ہے فلمی درسگاہوں کو اپنے نگار خانو کے بنانے کی ضرورت نہیں تمام نظری کام باقاعدہ لکچروں کی صورت میں اور عملی کام مختلف نگار خانوں میں جا کر سکھایا جا سکتا ہے آواز کی انجینئری چہرہ سازی کے لئے کلاس ایکٹری کے لئے اور فلمی مصوری کے لئے علیحدہ کلاسوں ان درسگاہوں سے متعلق ہوں ملک کے مشہور ایکٹروں، ڈائرکٹروں اور اگر ممکن ہو سکے تو غیر ملکی افراد فلم کو تعلیم دینے اور عملی کام سکھانے کے لئے مہیا کیا جا سکتا ہے -

ابتدا میں کام سکھانے والے ملک کے ایسے ڈائرکٹر ہوں جنہیں ملک میں پسندیدہ نظروں سے دیکھا جاتا ہو - یہ ضروری نہیں کہ فلم کمپنیوں میں کام کرنے والے ملازمین سے ان درسگاہوں کو متعلق نہ سمجھا جائے ہفتہ میں چند گھنٹوں کے لئے ہر فلم کمپنی سے اجرت پر اچھے ڈائرکٹر اور فنی کام کرنے والوں کو حاصل کر لیا جائے جو درسگاہوں میں آ کر کام سکھاتے ہیں بہی خواہان فلم اگر اس آرٹیکل کے مفہوم کو اُن یونیورسٹیوں کے بارے میں ارباب انتظام اور مالکان فلم کمپنی ہائے بمبئی اور کلکتہ تک پہونچا سکیں تو ایک بہت بڑی خدمت ہوگی

اس وقت ملک میں فلمی اوباشی ہے اور ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے اس کا انسداد اسی طرح ہو سکتا ہے کہ فلم ٹریننگ کالج بمبئی اور کلکتہ میں کھلیں - یونیورسٹیاں ان کی نگرانی و سرپرستی کریں -

فلم ساز و مالکان کمپنی اُن کی مالی اور عملی مدد کریں اس کے بغیر تعلیم یافتہ حضرات فلم لائن میں کسی طرح سے بھی نہیں آ سکتے - اور دوسری طرف اُن کے آئے بغیر ہمارے فلم کا معیار بھی ترقی نہیں کر سکتا -

اقوال زریں

مرض بدن کے لئے قید ہے اور غم روح کے لئے قید ہے -

کم کھانا جسم کو بیماریوں سے بچاتا ہے -

بیوقوف مال طلب کرتا ہے مگر عقلمند کمال طلب کرتا ہے -

جو شخص دنیا میں موت سے زیادہ ڈرتا ہے وہ تھوڑی چیز پر راضی ہے -

جب تک تجھ پر غصہ غالب ہے اپنے تئیں انسان شمار نہ کر -

عقل کیا ہے چیزوں کا اندازہ، وقت، قول اور فعل سے واقف ہونا -

موج تبسم

"کیا آپ کے لڑکے نے ایم اے پاس کر لیا -

" جی ہاں! لیکن ابھی تو وہ بیکاری کی تعلیم پا رہے ہیں

" نیویارک میں ایک پیدل آدمی ہر دسویں منٹ پر موٹر کے نیچے آ جاتا ہے -

" وہ بڑا سخت جان آدمی ہے کہ اتنی مرتبہ موٹر کے نیچے آ کر بھی زندہ رہ جاتا ہے -

بیوی :- آج موسمی رپورٹ کیا بتلاتی ہے میں اپنی پوشاک خریدنے کے لئے بازار جانا چاہتی ہوں

خاوند :- آج بیرومیٹر سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش اولے - بجلی - اور زلزلے آنے والے ہیں -

ایک آدمی - میں پیرس جانا چاہتا ہوں ایک ہفتہ کے لئے مجھے کتنے خرچ کی ضرورت ہوگی

دوسرا آدمی - اگر آپ اکیلے جائیں گے تو پچاس پونڈ لگیں گے - اور اگر اپنی بیوی کو ہمراہ لیجائیں گے تو نصف ہی میں کام چل جائے گا -

خریدار :- اسکا کیا مطلب کہ میری چائے کی پیالی کی تہ میں ایک مکھی ہے -

ملازمہ - جناب میں ہوٹل کی ملازمہ ہوں تعبیر بتانے والی نہیں ہوں -

دلچسپ معلومات

ماونٹ ایورسٹ کی آیندہ مہم

ماونٹ ایورسٹ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اس کی آیندہ مہم ۳۶-۱۹۳۵ء میں روانہ ہوگی - اسلئے حکومت تبت سے اجازت حاصل کر لی گئی ہے - پہلی مہم ۱۹۲۱ء میں روانہ ہوئی تھی - دوسری ۱۹۲۲ء میں - اور تیسری ۱۹۲۴ء میں - تیسری مہم میں جب چڑھائی صرف ایک ہزار منٹ اور باقی رہ گئی تھی - اس کے دو رکن مسٹر ملوری اور مسٹر اروِن ہلاک ہو گئے تھے - چوتھی مہم ۱۹۳۳ء میں روانہ ہوئی تھی - لیکن موسم کی غیر معمولی شدت اور خرابی سے اسکو ناکام واپس لوٹ آنا پڑا - البتہ اس سال ہڈسن کی مہم ہوائی جہاز کے ذریعہ ایورسٹ کی چوٹی کے اوپر پہونچ گئی اور وہاں سے اُس نے کچھ تصویریں بھی لیں

تحقیق کی تازہ دعوت

یورپ کے ادارہ سائنس واقعہ روما کی طرف سے ، انہرار لیرا کا انعام زمین کی اندرونی ساخت کی تفتیش و تحقیق بہترین اور نجبل اور غیر مطبوعہ مقالہ کے لئے شرکت کی دعوت دی گئی ہے مقالہ کی ۵ ٹائپ شدہ نقلیں فرانسیسی اطالوی - یا لاطینی زبان میں یکم نومبر ۱۹۳۵ء تک ادارہ مذکور میں پہونچ جانی چاہئیں - ادارہ کا کوئی رکن خواہ وہ کہیں رہتا ہو مقابلہ کا مجاز نہ ہوگا - تمام مقالے ایک منتخب شدہ کمیٹی میں پیش ہوں - اور فیصلہ کے مطابق آیندہ ۱۹۳۵ء دسمبر میں انعام تقسیم ہوں گے -

افسانہ

وائے بخیر گذشت

جمیل دفتر میں کرسی پر بیٹھا ہوا ان نوٹوں کو جو ابھی موصول ہوتے تھے ایک بار پھر گن کر کیش بکس میں رکھنے جا رہا تھا - کہ یکایک اُسکی میز پر رکھے ہوتے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی - اور اُس نے نوٹوں کے پلندے کو میز پر رکھ کر پیپر ویٹ سے دبا دیا اور ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو مظہر کی آواز سنائی دی

"دیکھو دوست اس مرتبہ نہ چوکو ورنہ ہمیشہ کف افسوس ملو گے اگر تم بالکل مفت کا روپیہ چاہتے ہو تو کل ڈھائی بجے والی دوڑ میں "مشتری" پر اپنی آخری پائی تک آنکھ بند کر کے لگا دو اور پھر دیکھو تمھاری جیب لوٹوں سے بھر جاتی ہے یا نہیں"

لیکن یار ـــ جمیل نے ایک نظر دفتر میں ادہر اودہر دوڑائی - کہ کوئی سنتا تو نہیں ہے "تم جانتے ہو کہ میں گھوڑدوڑ کے معاملہ میں بالکل کورا ہوں اور پھر واقعہ تو یہ ہے کہ اسوقت میں بالکل ہی ـــ

اُس کی نگاہ میز پر رکھے ہوئے نوٹوں کے پلندے پر جم گئی - کچھ دیر کے اُس کے دماغ میں ایک خیال آیا -

"کیا مشتری کا اول آنا قطعی یقینی ہے - اُس نے اپنے پہلے فقرہ کو منقطع کرتے ہوئے دریافت کیا"

"یقیناً" اُتنا ہی یقینی جتنا کہ ممکن ہے مجھے آج صبح گھوڑدوڑ کے ایک مشہور واقف کار نے بتلایا ہے جس سے ایک مشہور جاکی نے کہا ہے

لیکن ـــــــ

اور کوئی اس راز سے واقف نہیں اس لئے تمھیں کم ازکم ایک کے بیس ملیں گے"

ایک کے بیس" جمیل کا منہ کہلا رہ گیا - میز پر رکھے ہوئے نوٹوں کی جانب اُس کی نگاہ دوبارہ گئی - اگر وہ ایک سو روپیہ لگا دے تو اس کو دو ہزار روپیہ ملجائیں - یہ ایک نہایت ہی مسحور کن خیال تھا -

مشتری! مظہر کی آواز پھر سنائی دی "جو کچھ بھی تمھارے پاس ہو اس پر لگا دو - اور اگر کچھ نہ ہو تو اپنی شیروانی ہی لگا دو -

جمیل نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے رلسیور کو رکھدیا اور نوٹوں کو اپنی نظر کے سامنے سے ہٹا دیا

مظہر کی بتائی ہوئی ٹپ سے فائدہ اُٹھانا اُس امکان سے باہر تھا - گھوڑدوڑوں اور گھوڑوں کے متعلق اُسکا علم بالکل نفی تھا پھر اُس کی تنخواہ اس قدر معمولی تھی کہ گھر کے اخراجات نکلنے کے بعد آنا بھی پس انداز نہ ہوتا تھا کہ سینما کی تفریح سے لطف اندوز ہوتا تو کجا وہ کوئی روزانہ اخبار ہی خرید سکتا - اُسکا افلاس ہی اُس کی اہلیہ کی طویل علالت کا باعث تھا وہ محسوس کرتا تھا کہ اگر وہ زیادہ بہتر طریقہ پر اُسکا علاج کرنے پر قادر ہوتا تو اب تک وہ کب کی شفایاب ہوگئی ہوتی -

اُف کا یہ منحوس دفتر ہی اُس کی علالت کا ذمہ دار ہے پھر کیوں نہ اس منحوس دفتر ....

نوٹوں کا بنڈل اُس کے ہاتھوں سے مس ہوا اور وہ کانپ اُٹھا -

"گھوڑدوڑ کی یہ جیت اُس کے کس قدر کام آئے گی اس کی مدد سے قرض کے بار سے نجات مل سکے گی بیچاری سعیدہ موت کے چنگل سے نجات پا سکے گی - اور وہ اپنے پیروں کے بل کھڑا ہو سکے گا -

لیکن اُس کے پاس رقم کہاں! جو وہ اس پر بازی لگائے - اُس کے پاس اپنی ذاتی کوئی رقم نہیں اُس نے نوٹوں کے بنڈل میں سے بیس بیس روپیہ کے ۵ نوٹ علیحدہ کئے - اور بقیہ نوٹوں کو دیکھا تو پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ اُس گڈی کو چھوا گیا ہے -

لیکن اگر وہ ہار گیا ....

اس امکان نے سامنے آکر اُسے دھماکا دیا اُس نے نوٹوں کو پھر گڈی میں شامل کر کے اُنھیں بکس میں رکھ دیا اور کام میں مصروف ہو گیا - لیکن بازی لگانے کا خیال برابر اُس کے دماغ میں چکر لگا رہا تھا - رہ رہ کر یہ خیال ستا رہا تھا کہ اگر وہ مشتری پر سو روپیہ لگا دے تو ایک پر بیس کے حساب سے اُسے دو ہزار روپے ملجائیں کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا - مظہر نے کہہ ہی دیا ہے کہ مشتری جیتنا یقینی ہے اُتنا اور کوئی نہیں - وہ تجربہ کار ہے اُسے دہوکا کبھی نہیں ہو سکتا

اُسنے کئی بار ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا کر مظہر کو بلانا چاہا اور اُسے ہمت نہ پڑتی - معاملہ دگرگوں ہو جانیکی صورت میں نتایج انتہائی ہولناک تھے -

شام تک وہ اسی کشمکش میں مبتلا رہا - آخر دفتر بند ہونے کا وقت آیا اور وہ مکان چلا گیا -

باقی آیندہ

دیسی ریاستیں

ریاستی ملازمین کو پنشین

رامپور - ۲۷ جون - نواب رامپور نے ریاستی ملازمین کے مفاد کے لئے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے - جس کی رو سے ریاست کے ملازموں کو اپنے عہدہ سے پانچ سال عہدسبکدوش ہونے پنشین ملا کریں گی - بشرطیکہ وہ ان اسامیوں پر متعینات ہوں جن کے لئے پنشن مقرر کی گئی ہے - اس قانون پر یکم مئی ۱۹۳۵ء سے عمل درآمد شروع کیا جائے گا -

ریاست گوالیار

جبلپور ۱۶ جولائی - حکومت گوالیار کا ایک کیونک مظہر ہے کہ چونکہ ریاست گوالیر کے چند اضلاع میں شدید نوعیت کے جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس لئے حکومت نے موضع نندلورہ - بادیہ اور نرسنا میں اسپیشل پولیس رکھنے اور وہاں کے باشندوں پر تعزیری ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے

ریاست جودھپور

جودھپور - ۱۶ جولائی - حکومت جودھپور نے باگری کے ٹھاکر کو ریاست کی حدود سے باہر رہنے کا حکم دیا ہے اور جاگیر کا نظم ونسق کورٹ آف وارڈس کے سپرد کر دیا ہے -

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نگارہ کے باشندے ایک عرصہ سے دربار جودھپور سے یہ درخواست کر رہے ہیں کہ ٹھاکر موصوف کو گدی سے معطل کر دیا جائے انہوں ٹھاکر موصوف کے خلاف دربار سے بہت سی شکایات بھی کیں - جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک شخص مسمی وارو غہ کی نابالغ لڑکی کو اغوا کر کے دق کیا گیا ہے

لاہور میں امن وامان

حکومت پنجاب کا اعلان

لاہور ۱۳ جولائی ۔ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے :۔

گذشتہ چند سال کے اندر مسلمانوں کی جانب سے کئی بار لاہور کی مسجد شاہی چراغ کے بارے میں حکومت سے درخواست کی جاچکی ہے ۔

حکومت نے ۱۸۶۰ء میں اسے ایک شخص سے خریدا تھا جو کہ اسے رہائشی اغراض کے لئے استعمال کیا کرتا تھا ۔ اس وقت سے اسے سشن کورٹ کی حیثیت سے استعمال کیا جارہا ہے ۔

حکومت نے مسلمانوں کی اس درخواست کا یہ جواب دیا تھا کہ جب نئے سشن کورٹ بن جائے گی تو مسجد کی واپسی کے سوال پر غور کیا جائے گا ۔

مسلمانوں نے لاہور میں بالخصوص اور پنجاب میں گذشتہ ہفتہ صبر آزما حالات میں جس قدر صبر وتحمل سے کام لیا ہے اُس کے صلہ میں حکومت ان انجمن اسلامیہ لاہور کی معرفت مسجد شاہ چراغ کو جلد از جلد واپس کرنے کا فیصلہ کرتی ہے

حکومت اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ سشن کورٹ کا اجلاس منعقد کرنے کیلئے تھوڑے دنوں میں واسطے کوئی مناسب جگہ مل جائے تاکہ جب تک نئی عمارت نہ بن جائے اس میں کام ہوتا رہے ۔

توقع کی جاتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے قبل ہی مسجد مسلمانوں کو مل جائے گی ۔

صدر جمہوریہ امریکہ کی ہندوستانیوں کیلئے قابل تقلید مثال

واشنگٹن پریذیڈنٹ روزولٹ امریکہ کی اس روایت کا بڑا معتقد ہے کہ انڈر گریجویٹ طلبا کو اپنے موسم گرما کی تعطیلات کا ایک حصہ جسمانی مشقت اور مزدوری کرنے میں صرف کرنا چاہئے ۔

چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس کا سب سے چھوٹا لڑکا جان اس سال موسم گرما کی تعطیلات میں مزدوروں کے ساتھ اس پشتہ کی تعمیر کام میں لائے گا اور کدال چلائے گا جسے ٹینیسی وادی کے کام کے لئے تعمیر کر رہے ہیں بے کاری کی نازک حالت کے خیال کو محسوس کرتے ہوئے اس نے یہ اعلان کیا ہے کہ اُس کے بیٹے کو اجرت نہیں ملے گی ۔ اس لئے اُس نے اپنے بیٹے کے سفر قیام اور طعام کے اخراجات اپنے ذمہ لیے ہیں ۔ اور اسبات کا یقین دلایا ہے کہ اس کی جگہ کسی مزدور کو کام سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا ۔

جان روزولٹ کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی ہے اور آپ ہارورڈ یونیورسٹی کے طالب ہیں آپ کا قد ۶ فٹ ۴ انچ سے کچھ زیادہ ہے آپ کشتی چلانے میں بڑے مشاق ہیں ۔

ایک ہزار کی ضمانت طلب کیگئی

آگرہ ۔ ۱۲ جولائی ۔ مسٹر شاہ احمد خاں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک اخبار "احرار" شائع کرنے کے لئے ڈکلریشن داخل کیا تھا ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے

زلزلہ پروف مکانات کی تجویز !

کراچی ۱۳ جولائی ۔ مسٹر جمشید مہتہ کو مس میری گراہم کے پاس ولنگٹن سے جو کہ نیوزیلینڈ میں واقع ہے مندرجہ ذیل چٹھی موصول ہوئی ہے

کوئٹہ کی زیر تعمیر اور زلزلہ پروف مکانات کے بارے میں مس موصوفہ نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ خالی از دلچسپی نہیں ہے ۔

مس موصوفہ رقمطراز ہیں ۔

براہ مہربانی میری جانب سے ان لوگوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیجئے جن کو زلزلہ کوئٹہ سے زبردست نقصان پہنچا ہے ۔ جو آفت نازل ہوئی اسے بیان کرنا مشکل ہے ہم بھی ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں اکثر زلزلے آیا کرتے ہیں ۔ اس لئے ہم یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس وقت شمالی ہند پر کیا مصیبت آئی ہوئی ہوگی ۔ میں نے ۱۹۳۰ء میں اسٹیل ٹیکس کے کمرے بنوائے تھے اُن کو زلزلے سے کوئی نقصان نہیں پہونچا اگر ہندوستان میں بھی اسی قسم کے مکانات بنوائے جائیں گے تو اُن کو زلزلہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا ۔

لڑکیوں کیلئے ضروری ابتدائی تعلیم

حکومت یوپی نے نامنظور کردی

مراد آباد ۱۳ جولائی ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو ۔ پی کے محکمہ تعلیم نے دیہاتوں میں لڑکیوں کے لئے ضروری ابتدائی تعلیم جاری کرنے کے بارے میں ڈسٹرکٹ بورڈ مراد آباد کی تجویز نامنظور کردی ہے ۔

محکمہ تعلیم نے اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس جو چٹھی بھیجی ہے اس میں لکھا ہے کہ حکومت ہند تنہا اس قدر زبردست بار برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ علاوہ بریں حکومت کا یہ خیال بھی ہے کہ جن علاقوں میں اس اسکیم کو نافذ کرنے تجویز کیا گیا ہے اُنمیں اسے کامیابی نہیں ہوسکتی ۔

سارد ا ایکٹ کی خلاف ورزی

پٹنہ ۱۳ جولائی ۔ دینا پور میں سارد ا ایکٹ کے ماتحت عرصے سے جو مقدمہ چل رہا تھا ۔ اُس میں مسٹر جسٹس ورٹ جج پٹنہ ہائی کورٹ میں حکم دیا کہ قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقدمہ کی دوبارہ سماعت کریں ۔

اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ سوشل ریفارمر نانک لال نے ایک رئیس مارواڑی بابو بیج ناتھ کے خلاف جس نے اپنے لڑکے کی شادی کلکتہ کے لکھ پتی مارواڑی بابو ساگر کی لڑکی کے ساتھ کردی تھی ۔ مقدمہ دائر کیا تھا ۔

سب ڈویژنل افسر نے الزامات کو خارج کردیا پھر ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل دائر کی مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی ۔ اس کے بعد معاملہ ہائی کورٹ میں پیش کیا گیا ۔ جب کہ چیف جسٹس نے سب ڈویژنل افسر کے حکم کو خارج کردیا اور مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا حکم دیا ۔

بحکم جناب جج خفیفہ صاحب بہادر بریلی

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۵۰۴۷ ۱۹۳۵ء

بعدالت ججی خفیفہ بریلی

حاجی شمس الدین و حاجی نبی احمد مالکان دوکان ولی محمد قادر بخش۔ ساکن بازار درزی چوک بریلی مدعی

بنام ستیل پرشاد ٹھیکہ دار تیکم گڈھ اسسٹنٹ ریلوے اسٹیشن للت پور بندیل کھنڈ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ -/9/337 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ رماہ اگست ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ رماہ جولائی ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت خفیفہ بریلی

مدرسہ شمشادیہ ماہی کانپور

۷ راگست ۱۹۳۵ء کو داخل شدہ بچوں کی بسم اللہ ہوگی اس کے بعد کوئی بچہ داخل نہ کیا جائے گا بیرونجات سے لوگوں نے اپنے بچوں کو تعلیم کیلئے بھیجا ہے اور وہ یہاں آکر اپنے اعزہ کے یہاں مقیم ہیں۔ مقامی حضرات داخلہ میں جلدی کریں ورنہ سال گذشتہ کی طرح بہت سے بچوں کو واپس کرنا پڑیگا۔ داخلہ صدر مدرسہ لاٹوش روڈ اور شاخ [illegible] دونوں جگہ ہو سکتا ہے۔ کمترین سید شمشاد حسین رضوی۔

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

۴۳/۷ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ سرجو ولد بیدارتھ قوم لقبال ساکن نوگھرا کانپور انسالونٹ

بنام رام نرائن ولد نامعلوم قوم ویش ساکن لچھو کا باغیچہ شہر کانپور و نندرام ولد نامعلوم قوم کوری ساکن محلہ انور گنج شہر کانپور و شمبھو ولد شیو پرشاد قوم برہمن ساکن اوگو ضلع اوناؤ و سلطان خاں ولد نامعلوم قوم پٹھان ساکن مول گنج شہر کانپور و روپ رام ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن نیا گنج شہر کانپور قرضخواہان۔

مطلع ہو کہ متذکرہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج داخل کی ہے۔ اور عدالت نے اس کی سماعت کیلئے ۳۰ راگست ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۰ رجولائی ۱۹۳۵ء

مہر عدالت — بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

نوٹس بابتہ توسیع میعاد ڈسچارج

حسب دفعہ ۲۷ (۲) ایکٹ انسالونسی ۱۹۲۰ء

بحکم جناب بابو جیون چند ملک جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی۔

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶۸/۷۷ انسالونسی ۱۹۲۹ء

مقدمہ اودھ بہاری ولد رگھوبیر پرشاد قوم لقبال ساکن حال نواب گنج ضلع اوناؤ و کالیچرن ولد گجادہر قوم لقبال ساکن دھنوی کھیڑہ ضلع اوناؤ انسالونٹیاں

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان وانسالونٹیاں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت نے ۳ رمئی ۱۹۳۵ء کو میعاد ڈسچارج ۲۸ رفروری ۱۹۳۶ء تک کیلئے توسیع کر دی ہے یعنی انسالونٹیاں ۲۸ رفروری ۱۹۳۶ء تک درخواست ڈسچارج داخل کر سکتے ہیں۔

المرقوم ۱۰ رجولائی ۱۹۳۵ء

مہر عدالت

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

آئینۂ کانپور (بقیہ صفحہ ۲)

میونسپل بورڈ کے مقدمات

حکومت نے میونسپل مقدمات کے لئے اڈیشنل تحصیلدار کی جگہ قائم کی تھی۔ اب مالی دقتوں کی وجہ سے اس جگہ کو ۳۱ رجولائی سے توڑ دیا جائے گا اور یکم اگست سے مثل سابق پھر میونسپل مقدمات آنریری مجسٹریٹ صاحبان کیا کریں گے۔

لڑکیوں کی جبریہ تعلیم

حکومت نے مول گنج وارڈ ٹپکاپور وارڈ۔ صدر بازار وارڈ۔ اور انور گنج وارڈ میں لڑکیوں کیلئے لازمی تعلیم قرار دیدی ہے۔ اور اب اس قانون کی رو سے ۵ سال سے لیکر ۹ سال تک کی لڑکیوں کو اسکول جانا لازمی ہوگا۔

اس قانون میں مسلمانوں کیلئے یہ مستثنیات ہے کہ اگر لڑکی گھر میں مذہبی تعلیم پارہی ہے تو وہ مستثنیٰ ہو سکتی ہے۔ اس قانون کا نفاذ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۵ء سے ہوگا۔

حکومت کا یہ نیک اقدام بہت مستحسن ہے اور ہم کو امید ہے کہ حکومت بورڈ کی خواہش کے مطابق کل شہر کے وارڈوں میں لڑکوں کیلئے لازمی تعلیم کے قانون کو منظور کر کے اپنی فراخ دلی کا ثبوت دیگی

جلسہ

۱۶ رجولائی کی رات کو مدرسہ فیض عام میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا شوکت علی منعقد ہوا جس میں متعدد رزولیوشن منظور کئے گئے۔ پہلے رزولیوشن میں کراچی کے واقعہ فاجعہ کی تحقیقات نہ کرنے کی مذمت کی گئی اور حکومت سے تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسرے رزولیوشن میں مسجد شہید گنج کے شہید کرنے پر سکھوں کے طرز عمل کی مذمت کی گئی اور حکومت کی غفلت پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور مولینا ظفر علیخاں۔ سید حبیب صاحب اور میاں فیروز الدین صاحب کی نظر بندی کو غیر ضروری بتایا گیا۔ اور آخری رزولیوشن میں یہ طے کیا گیا کہ ۱۹ رجولائی کو یوم مسجد شہید گنج منایا جائے اور جمعہ کی نماز تک مسلمان اپنی اپنی دوکانیں بند رکھیں۔ اور نماز جمعہ کے بعد جلسے کریں۔

کانگریس کمیٹی اور انتخاب

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے الکشن میں حصہ لینے کے لئے ایک پارلیمنٹری بورڈ بنایا ہے جس کے صدر ڈاکٹر مراری لال اور سکریٹری مسٹر بالکرشن شرما منتخب ہوئے ہیں

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

سر ہر کورٹ بٹلر ریسرچ انسٹی ٹیوشن کانپور کو زرعی کونسل کے سپرد کرنے کے متعلق گورنمنٹ سے گفت وشنید ہو رہی ہے اور خیال ہے کہ اسی کو مرکزی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بنادیا جائے جس سے تمام ہندوستان کو فائدہ پہنچے۔

لالہ ماتا دین کی تصویر

۱۱ رجولائی کو لالہ ماتا دین آنجہانی جو کہ کنگ آف شوگر کہے جاتے تھے انکی تصویر شوگر مرچنٹ چیمبر کے دفتر میں بے نقاب کی گئی

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ نمبر ۶ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۵۲

بعدالت مال مقام اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش بالورام شنکر نمبردار و ڈگریدار موضع برولہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور بنام تم بینی مدیون کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان کے بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ 2/9/164 جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۳۲	۱۵	۵
خرچہ نالش	۱۳	۷	۹
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۸	۵	۰
خرچہ اجراء ڈگری	۲	۱۵	۰
کل	۱۵۷	۱۱	۲
	۱	۴	۰
	۵	۱۰	۰
	۱۶۴	۹	۲

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بینی ولد متھرا اہیر ساکن و کاشتکار موضع برولہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 2/9/164 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء

موضع برولہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

۱۰۸	ہیار	۱۰؎
۱۱۴	سیاف	"
۱۱۵	۲؎	"
۳ قطعہ	للعجر	۱۰؎

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

شہنشاہ حبش کا اعلان!

نیویارک ۱۴ر جولائی - شہنشاہ حبش نے نیویارک ٹائمز کو خاص بحری تار دیا ہے کہ ہم کسی حالت میں بھی یہ منظور نہیں کریں گے کہ حبش کے ریلوے یا اور کسی حلقہ میں اٹلی کا انتظام ہو - یا اٹلی کی پولیس تعینات کی جائے - تاریخ بتلاتی ہے کہ اس قسم کے حلقہ پیدا کرنے کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حلقہ اسی ملک میں داخل کر لیجاتا ہے ہم اپنی سرگرم اور پر امن سرگرمیوں کو جاری رکھیں گے اور اگر اٹلی نے حبش پر حملہ کیا تو حبش مسلح ہو کر اس کا مقابلہ کرے گا۔

یوروپین ممالک کا سفر کرنے کی ممانعت

لندن ۱۴ر جولائی - مسٹر رینالڈ مطلع کرتے ہیں کہ مسٹر مسانی سکریٹری انڈین سوشلسٹ پارٹی کو ان کے لندن پہنچنے پر پاسپورٹ سے محروم کر دیا گیا - برطانیہ میں انھیں آزادی کے ساتھ نقل و حرکت کرنے کی اجازت ہے - لیکن انھیں یورپ کے دیگر ممالک کا دورہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی - انھیں پاسپورٹ اسی حالت میں مل سکتا ہے جبکہ وہ ہندوستان واپس آنے کا فیصلہ کر لیں گے۔

الہ آباد لکھنو پسنجر ٹرین میں پراسرار ڈاکہ!

الہ آباد ۱۳ر جولائی یہاں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ الہ آباد لکھنو پسنجر ٹرین کی بریک سے جو دو صندوق ڈاکوؤں کے ہاتھوں چوری ہوئے تھے وہ اب سوسٹ کے ایک جوہڑ کے نزدیک سے خالی پائے گئے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس ابھی تک اس سلسلہ میں کسی ڈاکو کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے مسٹر نارس جو اس گاڑی کے گارڈ تھے انھیں پولیس کی حفاظت میں رکھا جاتا ہے - تاکہ ڈاکو گارڈ مذکور کو اپنی گرفتاری کا شناسانہ سمجھ کر ان پر حملہ نہ کر دیں چند حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خلاف معمول ڈاکہ ڈاکوؤں کے ایسے گروہ نے ڈالا ہے جو پنجاب سے آیا ہے

مولانا ظفر علیخاں اور سید حبیب کی نظر بندی

لاہور ۱۶ر جولائی - شہید گنج مسجد کے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں آج علی الصباح تین سرکردہ مسلم لیڈر مولانا ظفر علی خاں مالک اخبار زمیندار - سید حبیب مالک اخبار سیاست اور میاں فیروز الدین میونسپل کمشنر قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے - مولانا ظفر علی خاں کونسل آف ایکشن کے پہلے ڈکٹیٹر ہیں یہ کونسل حال ہی میں مسجد کے متعلق ایجی ٹیشن جاری کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے - مولانا صاحب نے کونسل مذکور کے زیر اہتمام جلسہ میں جو کہ موچی دروازہ میں منعقد ہوا خاص تقریر کی تھی - آپ کو آج علی الصباح ۴ بجے کے قریب آپ کے مکان پر گرفتار کیا گیا - اور آپ کے گاؤں کرم آباد لیجایا گیا - خیال ہے کہ آپ کو فی الحال اسی جگہ نظر بند کر دیا جائے گا - سید حبیب نے جلسہ کی صدارت کی تھی آپ کو گرفتار کر کے منٹگمری لیجایا گیا - میاں فیروز الدین کو دو گھنٹہ کے بعد گرفتار کیا گیا۔

کوئٹہ میں پھر شدید زلزلہ آیا

کوئٹہ ۱۵ر جولائی - کل صبح ۸ بجے کوئٹہ میں پھر شدید زلزلہ آیا - جو پندرہ سکنڈ تک رہا - چلتان پہاڑ گرد کے بادل میں چھپ گیا زلزلہ کے جھٹکے کے ساتھ زور کی گڑگڑاہٹ ہوئی - کہیں سے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں۔

تمام ضلع لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۱۶ر جولائی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ تعزیرات کا نفاذ کر دیا ہے - جس کی رو سے ۱۵ر جولائی سے ایک ماہ تک ضلع لاہور کی حدود میں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں کسی معاملہ پر غور کرنے کی ممانعت کی گئی ہے

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	نمبر ۴

ادبیات

نذر عقیدت

بہ بارگاہ شاہ کونین صلے اللہ علیہ وسلم

دنیا میں کیا ہے! دولت دنیا تمھیں تو ہو!
عقبیٰ میں اپنا مایۂ تنہا تمھیں تو ہو

یہ گل یہ لالہ زار تمھارے لئے کھلے
جان فضائے وادی و صحرا تمھیں تو ہو

اس گلستاں کی زینت ظاہر تمھیں سے ہے
اس کہن فلک کی رونق پیدا تمھیں تو ہو

اس زندگی میں جان تمھارے قدم سے ہے
ہستی کی شمع انجمن آرا تمھیں تو ہو

جسکی نہ کوئی حد ہے نہ پنہا اختتام
اس بحر بے کراں سے شناسا تمھیں تو ہو

ہستی تمھاری ہستی مطلق کا آئینہ
حیران جلوہ آئینہ سیما تمھیں تو ہو

جو چاہے تم میں دیکھ لے شان نمود حق
آیات حق کی آیت کبریٰ تمھیں تو ہو

ظلمات کفر کی شب یلدا کو چیر کر
ظاہر ہوئی جو صبح دل آرا تمھیں تو ہو

زندہ رہے گا نعرۂ توحید سے جہاں
اے روح زندگی! دم عیسیٰ تمھیں تو ہو

گونجے گا روز حشر تک آوازۂ اذاں
ہر آن جسکا بول ہے بالا تمھیں تو ہو

مسلم ہوئے ہیں جس سے سرافراز و سربلند
اے دو جہاں کی نعمت عظمیٰ تمھیں تو ہو

عز و وقار حضرت موسیٰ تمھیں سے ہے
وجہ فروغ حضرت عیسیٰ تمھیں تو ہو

جس کو خدائے پاک نے بندوں میں چن لیا
اے مجتبیٰ! وہ گوہر یکتا تمھیں تو ہو

ماہ عرب ہو مہر عجم فخر روم و شام
اور کبر و ناز یثرب و بطحا تمھیں تو ہو

مضطر نگاہ! حشر میں تمکو ہے تک رہی
محشر میں بیکسوں کا سہارا تمھیں تو ہو

سر اپنا پیش غیر جھکانے کے ہم نہیں
ہم مسلموں کے ہادی و مولا تمھیں تو ہو

دنیائے اسلام

حکومت عراق کا ایک اصلاحی پروگرام!

حکومت عراق کی طرف سے سرکاری طور پر ایک خاص کمیٹی بنائی گئی ہے اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا کہ پیشہ ور عورتوں کی اصلاح کرے اور انھیں ہر ممکن طریقہ سے بدکاری سے روک دے۔

حکومت نے بدکاری کی روک تھام کا قطعی فیصلہ کرلیا ہے طبی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ادھر کئی سال سے شرمناک پوشیدہ امراض کی وبا بڑھتی جارہی ہے۔ اور اس کی جڑ بدکاری ہے

حکومت نے جو کمیٹی اس سلسلہ میں بنائی ہے اُس نے پہلا کام یہ ہے کہ آبادی سے دور ایک نیا گاؤں بنایا گیا ہے۔ اور اُس میں جدید طرز کے اسپتال قائم کئے گئے ہیں۔ یہ اسپتال پوشیدہ امراض والوں کے لئے مخصوص ہیں یہاں ہر قسم کے پوشیدہ امراض والوں کا علاج ہوگا۔ اور مریضوں کو طبی نگرانی میں رکھا جائے گا۔ اور طبی مشورے کے مطابق زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی جائے گی۔ ورزش کا بھی پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

کمیٹی کی طرف سے تمام مقامی ڈاکٹروں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ پوشیدہ امراض کے جسقدر مریض آئیں انھیں اسی طبی گاؤں میں رہنے اور علاج کرنے کا مشورہ دیں۔

کمیٹی کی تمام مقامی ڈاکٹروں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ پوشیدہ امراض کے جس قدر مریض آئیں انھیں اسی طبی گاؤں میں رہنے اور علاج کرنے مشورہ دیں۔

کمیٹی کی جانب سے وقتاً فوقتاً پیشہ ور عورتوں کا بھی طبی معائنہ کیا جائے گا اور جن میں کوئی اندرونی شکایت ہوگی انھیں بھی علاج کیلئے مجبور کیا جائیگا علاج بلا معاوضہ ہوگا۔ بلکہ کمیٹی کی طرف سے بعض ضروری امداد بھی کیجائیگی

نیز انھیں ازدواجی زندگی کی ترغیب دیجائے گی۔

حکومت کی طرف سے اس بھی ہدایت کی گئی ہے کہ طوائفوں کیساتھ حکام کا برتاؤ ہمدردانہ ہو۔ نیز اُن کی اولاد کیساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو دوسروں کی اولاد کے ساتھ کیا جائے۔ اور تمام شہری حقوق بھی مساوی ہوں

کمیٹی کی طرف سے طوائفوں پر ایسی پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں کہ سات سال کی مدت میں یہ پیشہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

حجاز کیلئے ایک نئی اسکیم

حجاز میں تاجروں کا ایک دورہ کر رہا ہے اس وفد کو بعض باخبر حلقوں میں بڑی اہمیت دیجارہی ہے کہتے ہیں کہ اس وفد کے پیش نظر نہایت اہم اقتصادی تجاویز ہیں۔ حجازی حکومت اس وفد کو بعض ٹھیکے بھی دینا چاہتی ہے یہ وفد خاص عربوں پر مشتمل ہے۔

وفد کے پیش نظر یہ بھی ہے کہ حجاز کو دیگر عربی ممالک سے وابستہ کرنے کے لئے تجارتی نقطہ نظر سے اس کی بھی ضرورت ہے کہ حجاز و دیگر ممالک عربیہ کے مابین جدید قسم کی سڑکیں بنائی جائیں تاکہ موٹروں اور لاریوں کیلئے آسانی ہو۔

نوری پاشا سعید کا خطبہ

نوری پاشا سعید وزیر خارجہ عراق نے دارالمعلمین بغداد کے ایک زبردست اجتماع میں ایک عالمانہ تاریخی خطبہ دیا اور آپنے عناصر ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری ترقی کا ایک اور آخری قدم ضروری یا تدریجی ترقی کے بہت سے قدم

قومی نشو و نما کیلئے متعدد عناصر ہیں جن میں سے بعض کردار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخلاق کا کمال۔ علم جو عام و ہمہ گیر ہو، صنعت و حرفت، ثروۃ جمال یہ چاروں عناصر نہ ہونگے وہاں قومی ترقی کی عمارت کبھی مکمل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲	کانپور، شنبہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۴

صوبہ متحدہ کا مسلم وقف بل

ناظرین کو یاد ہوگا کہ عرصہ ہوا خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل سی۔ نے بدانتظامی اوقاف سے متاثر ہوکر ایک مسودۂ قانون وقف صوبہ کی کونسل میں پیش کیا تھا۔ جو رائے عامہ کے لئے منجانب گورنمنٹ شائع کیا گیا تھا اور اخبارات وغیرہ میں اہل الرائے مسلمانوں کی طرف سے موافق اور مخالف رائے زنیاں کی گئی تھیں۔ گورنمنٹ نے ان اعتراضات پر غور کرنے کے لئے کونسل کے مسلمان ممبروں کی ایک سلکٹ کمیٹی بنائی تھی۔ جس کے اجلاس اب ۱۵ر جولائی سے ۲۰ جولائی تک لکھنؤ میں منعقد ہوئے اور جس میں علمائے کرام اور مقتدر اہل الرائے مسلمانوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔

کانپور سے خان صاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب رئیس و اسپیشل مجسٹریٹ کو بھی بغرض شہادت طلب کیا گیا تھا۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہوا ہے کہ شیخ صاحب نے اوقاف کے عام انتظامات میں اصلاح کی ضرورت اور اس کے واسطے ایک ایسے قانون کی ضرورت ظاہر کی ہے جو علمائے کرام کی رائے کے مطابق خلاف شرع اسلام نہ ہو۔

شیخ صاحب نے موجودہ مسودۂ قانون میں ضروری اصلاحات و ترمیمات کی طرف بھی سلکٹ کمیٹی کو توجہ دلائی ہے آپ نے سب سے زیادہ پر زور مخالفت کسی مزید ٹکس کے جائداد موقوفہ پر عائد کیے جانے کی فرمائی ہے۔ اور ممبران سلکٹ کمیٹی کو یہ توجہ دلائی ہے کہ جائداد پر جو اس وقت لوکل اور امپیریل ٹکس وصول کیے جاتے ہیں۔ وہی انتظامات اوقاف میں صرف کیے جائیں۔ آپ نے یہ بھی توجہ دلائی ہے کہ قانون تمادی (جس کی وجہ سے جائداد موقوفہ اور اس کے منافع اکثر تلف ہو جاتے ہیں) سے جائداد موقوفہ مستثنےٰ کردی جاوے۔

آپ نے سلکٹ کمیٹی سے یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ تنازعات وقف اور اس کی تولیت کے جھگڑوں کے لئے ایک ٹربونل تین یا پانچ تجربہ کار قانون داں مسلمان افسروں کا مقرر کیا جائے۔ تاکہ وقف کو عدالت ابتدائی سے ہائی کورٹ تک مقدمہ بازی کرنے میں جو نقصان ہوتا ہے اس سے جائداد موقوفہ محفوظ ہو جائے اسی قسم کی بہت سی ترمیمات موجودہ مسودۂ قانون کے متعلق آپ نے بتلائی ہیں۔

ہم کو امید ہے کہ ممبران سلکٹ کمیٹی و نیز صوبہ کی کونسل ان ترمیمات و نیز ان تحریکات پر جو علمائے کرام و نیز دیگر اہل الرائے مسلمانوں نے اس مسودۂ قانون کے متعلق ظاہر کی ہیں اس پر غور فرمائیں گے اور ترمیم شدہ مسودۂ قانون کو پھر واسطے رائے عامہ کے مشتہر کیا جائے گا۔

یہ مسئلہ ایک ایسا اہم مذہبی ہے جس کے واسطے بہت احتیاط کے ساتھ کارروائی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کو اسے قبول کرنے میں عذر نہ ہو اور گورنمنٹ پر مداخلت فی الدین کا الزام عائد نہ ہو۔

لاہور کی صورت حال

نہایت افسوس ہے کہ لاہور کی مسجد شہید گنج کا قضیہ بلا رنگ لائے نہیں رہا۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب اور اُن کے رفیقوں نے نہایت مستعدی اور قابلیت سے مسلمانوں کے جذبات کو قابو میں رکھا۔ مگر اُن کی نظر بندی کے بعد چونکہ مسلمان بلا رہنمائی کے رہ گئے اور پر جوش مسلمان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اسلئے مسلمانوں اور حکومت سے تصادم ہوگیا۔ اور حکومت کو ۲۳ راؤنڈ گولیاں چلانا پڑیں جس سے کہا جاتا ہے کہ ۱۰ مسلمان شہید ہوئے اور کثرت سے زخمی۔ مسلمانوں نے جو خشت باری کی ہے اُس سے کہا جاتا ہے کہ ۲۴ فوجی و پولیس افسران زخمی ہوتے ہیں۔

آخر میں ستیہ گرہ کی صورت اختیار کرلی گئی۔ اور ۵۔ ۵۔ چھ چھ کے جتھے مسجد شہید کی طرف بڑھ کر اپنے آپ کو گرفتار کرا دیتے ہیں۔ اور یہ صورت اس وقت بھی موجود ہے۔ ۲۵ر جولائی تک ۸ جتھے جس میں ۴۲ والنیٹر شامل تھے اپنے کو گرفتار کرا چکے ہیں۔

یہ امر نہایت افسوس ناک ہے کہ لاہور کے تمام مسلم لیڈران کے اتحاد عمل کے بغیر وہاں کے نوجوان اس قضیہ کو چلا رہے ہیں جس سے یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں زیادہ نقصان نہ پہنچے۔ ہم گورنمنٹ پنجاب سے امید کرتے ہیں کہ وہ مولینا ظفر علیخاں صاحب اور اُن کے رفقاء کار کو نظر بندی سے آزاد کردے تاکہ وہ پر جوش نوجوانوں کو سمجھا کر جلد سے جلد اس قضیہ کو ختم کرا دینے کی کوشش کریں۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۴ر جولائی کو میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ منعقد ہوا۔ جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اُس خط پر غور ہوا جو انہوں نے بورڈ کے ۱۷ر جولائی کے رزولیوشن کے مطابق جدید فہرست ووٹران کی تیاری کی بابت لکھا تھا کلکٹر صاحب نے بورڈ کو لکھا تھا کہ جدید فہرست کے متعلق کمشنر صاحب کو لکھا گیا ہے اور جس وقت تک وہاں کی منظوری نہ آجائے گی اس وقت تک وہ بورڈ کی تیار کردہ فہرست ووٹران کو نہیں قبول کرسکتے اُن کو صرف وہی فہرست لینے کا اختیار ہے جو ان قواعد کے مطابق تیار کی گئی ہو۔

خان بہادر سید بشیر الدین احمد۔ سید امجد علی پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ بابو رام نرائن گرگ نے موافقت اور چودھری مہیشری پرشاد۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور بابو ہری شنکر باگلا نے مخالفت میں تقریریں کیں۔ آخر میں چیرمین صاحب نے فرمایا کہ وہ کلکٹر صاحب کے خط کا جواب خود ہی دیسکتے تھے لیکن بورڈ کے اطلاع کیے بغیر ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے آپ نے کہا کہ قواعد میں صاف صاف موجود ہے کہ کلکٹر صاحب کی ووٹر لسٹ میونسپل ایگزیکٹو افیسر کی بنیاد پر بنائی جانا چاہیے۔

۱۷ر جولائی کے رزولیوشن کے مطابق جدید فہرست ووٹران کی تیاری کا کام بدستور جاری رکھنے کی تجویز کثرت آرا سے منظور ہوئی۔

گرام سدھار اسکیم

صوبجات متحدہ کی حکومت نے گرام سدھار اسکیم کے سلسلہ میں الہ آباد ڈویژن کیلئے ہمارے شہر کے خان بہادر سید بشیر الدین احمد صاحب کو افسر اعلےٰ مقرر کیا ہے حکومت کا انتخاب قابل تعریف ہے اور ہم کو پوری امید ہے کہ خان بہادر صاحب اس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔

قتل!

۲۵ر جولائی کی رات کو ایک سکھ نے چار ہندو عورتوں اور تین ہندو مردوں کو قرولی سے زخمی کر دیا۔ جنمیں سے چار عورتیں اور ایک مرد اسپتال جاکر مر گئے۔ بقیہ دونوں کی نازک حالت بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مرنے والی عورتوں میں خود اس سکھ کی بیوی بھی ہے۔ سکھ خود فرار ہوگیا ہے جو ابھی تک گرفتار نہیں ہوا ہے۔

موضع نوآباد پور تھانہ بھوگنی پور میں مسمی خیالی دین نے سماۃ ماتا دین کو اس قدر مارا کہ وہ بالآخر مرگیا۔

ڈاکہ!

نہر کے کنارے مسمی مُلا گڈریہ پر چند آدمیوں نے حملہ کرکے جو کچھ اس کے پاس تھا وہ لوٹ لیا۔

دسویں بار سزا

رفیق حسین کو سیسہ مئو کی پولیس نے آوارہ گردی کے الزام چالان کیا تھا عدالت نے اُس کو ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے یہ شخص اس سے قبل ۹ بار جیل کاٹ چکا ہے۔

شراب نوشی

گھبرو کا کلکٹر گنج کی پولیس نے اس الزام میں چالان کیا تھا کہ شراب پی کر اور بدمست ہوکر سڑک پر گھوم رہا تھا۔ عدالت نے اُس کو چار ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

والیسرائے ہند کی تقریر

الہ آباد۔ ۲۵ر جولائی۔ ہز اکسلنسی والسرائے نے کل الہ آباد میونسپل بورڈ کے سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے حسب ذیل تقریر فرمائی ہے:۔

ممبران الہ آباد میونسپل بورڈ آج آپ کے اس اہم اور تاریخی شہر میں ہمارے پہلی دفعہ آنے پر جو سپاسنامہ ہمیں دیا گیا ہے اُس سے مجھے اور لیڈی ولنگڈن کو بہت ہی مسرت ہوئی اس مختصر قیام کے باوجود ہمیں بہت زیادہ خوشی اس بات سے ہوئی کہ اس وقفہ میں ہمیں آپ کا سپاسنامہ قبول کرنے اور اُن ممتاز غیر سرکاری اصحاب سے ملنے کا موقع مل گیا۔ جن کے سپرد شہر کے لوگوں کی آسائش و فلاح کا اہم کام ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ فرض آپ کا بورڈ ایمانداری اور نیک نیتی سے انجام دے رہا ہے۔ خاص کر یہ بات کہ اختلافات اور نا چاقیوں کی گھٹائیں آپ کے سر پر مسلط نہیں ہیں انتظام کی مشین کے لئے جہاں تک ہم نے دیکھا ہے باہمی رشک وحسد اور اختلاف سے زیادہ تباہ کن کوئی اور چیز نہیں ہے۔ حضرات میں تہ دل سے دست بدعا ہوں کہ اتفاق اور باہمی ربط کی جو شہرت خوش قسمتی سے آپ کو حاصل ہے وہ ہمیشہ برقرار رہے۔ اس وقت ہندوستان پر فرقی تنازعات اور اختلاف کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ اور جس شخص کے دل میں ملک کی فلاح کی آرزو ہے اُس کا فرض ہے کہ جرأت اور ہوشمندی سے اُنکا مقابلہ کرے اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہر شخص کے ساتھ رواداری سے پیش آئے۔ تاکہ یہ بادل چھٹ جائیں۔ اور ہندوستان جدید آئین کی فضا میں نیک سیاروں کی چھاؤں میں داخل ہو۔ اور صاف ستھرے راستہ پر گامزن ہو جائے۔ میں آپ سب حضرات سے اور آپ کے وسیلہ سے ایک اہم شہر کے تمام باشندوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اُن لوگوں کا ہاتھ بٹائیں جو ملک کے مفاد کے لئے خوشگوار تعلقات اور میل جول کے جذبات پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ آج سے زیادہ مشترکہ مساعی کی ضرورت کسی زمانہ میں بھی نہ تھی

آپ نے فخریہ اُن آسائشوں کا ذکر کیا ہے جو اس شہر الہ آباد کو حاصل ہیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کے شہروں میں اس شہر کی کتنی اہم حیثیت ہے اور حضرات مجھے یقین ہے کہ آپ کا یہ افتخار برمحل ہے۔ جیسا کہ خود آپ نے کہا ہے آپ کے شہر کی اہمیت دہلی میں وفاقی مستقر قائم ہونے سے بڑھ گئی ہے اور گو آپ کے اظہار تفاخر میں اُن باتوں کا رنج بھی شامل ہے۔ جنکا آپ نے دردمندانہ اظہار کیا ہے تاہم آپ اس خیال سے مسرور ہوسکتے ہیں کہ جس شہر کے آپ باشندے ہیں وہ معمولی شہر نہیں ہے بلکہ ایک بڑی یونیورسٹی کا مستقر، علوم و فنون کا مرکز اور اس علم و حکمت کا گہوارہ ہے جس کے لئے ہندوستان

سبد گل

کس قدر حیرت کی بات ہے (یا حیرت کی بات نہیں ہے) کہ لندن کا اخبار ٹائمز اطالیہ اور حبش کی آویزش کے معاملہ پر کہتا ہے کہ اطالیہ کے ہر کسی کو اطالیہ کی شکایات معلوم نہیں ہیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے تو ڈپلومیسی کے لئے اچھا ہو۔

جواب یہ ہے کہ اگر معلوم ہو جائیں تو ڈپلومیسی ہی کہاں باقی رہی۔ ڈپلومیسی تو ہزاروں پوشیدہ نشکایات سے بھری ہوئی ہے

انڈیا بل میں ہائی کورٹ کی ججی کے علاوہ چیف جسٹس کا عہدہ بھی آئی سی ایس والوں کے لئے کھول دیا ہے۔ لارڈ لائڈ نے تجویز کی تھی کہ ایک تہائی جگہیں آئی۔ سی۔ ایس والوں کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔ لارڈ زٹلینڈ نے اس تجویز کو نہیں مانا۔

اس کے دو معنی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یا سب کے سب ہائی کورٹ جج آئی سی ایس کے طبقہ سے لئے جاسکتے ہیں۔

مسٹر لائڈ جارج کی کونسل آف ایکشن میں جب ڈاکٹر اسکاٹ نے یہ کہا کہ جنگ عمل حضرت مسیح کی تعلیم کے خلاف ہے، تو مسٹر کالنس ٹینس نے زور سے یہ پوچھا کہ اس کا کیا فائدہ کہ ہم صفحہ سے پکنے کے بعد جنگ کے لئے روانہ ہو جائیں۔

غالباً اس لئے کہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ مسیحی نام از کم خیال میں تو اب تک مسیحی ہے عمل کو تو جانے دیجئے۔

انسداد جنگ اور قیام جنگ کی عالم گیر کانفرنس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے چار سر برآوردہ رہنماؤں کو یعنی مہاتما گاندھی۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ اور شری یت رامانند چٹرجی کو دعوت دی گئی۔

یہ ہندوستان کی امن پرستی اور روحانی عظمت کو ایک خراج تحسین ہے۔

سولینی کی خواہش ہے کہ مصر کی طرح حبش میں بھی وہ مشیروں کا تقرر کریں۔

امپائر بنانے میں ابھی برطانیہ کی دانائی اُن کو حاصل نہیں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئی شہر ایسا ہے جہاں مقدمہ باز موکلوں سے زیادہ وکیلوں کی تعداد ہے

گویا وکیلوں کی فاضل تعداد ایک مستقل تعطیل منا رہی ہے۔ ان کے لئے اب نہ دنیا ہے نہ اُس کی الجھنیں۔

معاصر ہندوستان ٹائمز کہتا ہے کہ دہلی کے تانگہ والوں کی ہڑتال سے دو اہم نتیجہ پیدا ہوئے ہیں۔

۱۔ گھوڑوں کیلئے تعطیل اور آرام کا زمانہ آگیا ہے

۲۔ پولیس والوں کی بیویاں حیران ہیں کہ آمدنی کیا ہوئی ——— ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔!

ادب لطیف

مسز سروجنی نائیڈو

مترجمہ سمیع احمد شاہد صدیقی

"جب اپنے رخساروں سے میں اپنی نقاب اُٹھاتی ہوں تو گلاب کے پھول وفور رشک سے بند اور رنج والم سے چاک چاک ہو کر اپنے قلب سے خوشبو برسانے لگتے ہیں۔

جب میرا گیسوئے عنبر بار کھلکر ہوا میں اُڑنے لگتا ہے تو سنبل شہد آگیں، شکوہ طراز ہو کر ایک پر لطف بے چینی میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

اور میرا حسن وجمال ایسا ہے کہ جب میں درختوں کے جھنڈ میں ذرا دیر ستانے کے لئے ٹھہر جاتی ہوں۔ تو بلبلیں بیدار ہو کر اپنی روح کو ایک نغمہ لرزاں کی سراسیمگی میں وقف کر دیتی ہیں "

—— ۲ ——

" بھگوان بدھ، آپ تخت نیلوفری پر جلوہ افروز ہیں۔ آپ کی آنکھیں وقت مناجات اور دست اقدس دل افزا ہیں۔

اُف کس قدر سُرور آپ کے تن اقدس پر برس رہا ہے آپ خاموش اور بے حرکت جلوہ فرما ہیں۔

کس قدر شانتی ہے۔ جو ہماری دنیا کے انسانوں کو میسر نہیں۔

آپ انسانوں کی دنیا سے علیحدہ ہیں۔

—— ۳ ——

اے میرے چراغ زندگی تجھے موت کے لبوں نے اپنی اچانک ہوا سے خاموش کر دیا ہے۔ تیرا غائب شدہ شرارہ اب واپس نہیں آسکتا

اے جان جاں۔ کیا میں اب اس تاریکی میں زندہ رہوں اے میرے نخل زندگی۔ موت کے بیرحم پاؤں نے تجھے جڑ تک روند ڈالا ہے تیری گذری ہوئی شان و شوکت اب پھر بحال نہیں ہو سکتی۔ جب شجر ہی نہیں رہا تو پھر کیا پھول کے لئے زیبا ہے کہ وہ زندہ رہے۔

میری روح حیات، موت کی شمشیر براں نے ہم دونوں کو عہد شکستہ کی مانند جدا کر دیا ہے۔ ہم دونوں کو ایک ساتھ زخمی کردے کیونکہ ہم ایک جان دو قالب ہیں کیا جب روح ہی نہیں رہی تو گوشت پوست کا قیام رہیگا۔

سوداگران پارچہ کیلئے

مشہور عالم کارخانہ دہاری وال مل کے قائمقامان نئے اور زیادہ تعداد میں قسم وار ۱۹۳۵ء کا مال معہ عمدہ اونی اور بٹے ہوئے اون کے بنائے ہوئے جالی لگے ہوئے کپڑوں کے ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں

اس سے ہمارے ناظرین میں بہتوں کو دلچسپی ہوگی۔ جو ہندوستانی صنعت کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ کیونکہ پنجاب کا دہاری وال مل لمیٹڈ میں سب سے بڑا کارخانہ ہے اور اُس کے تیار شدہ مال کے مقابلہ کا مال کسی دوسری جگہ نہیں ہے

عالم نسواں

تعلیم نسواں کی رفتار ترقی

بسلسلۂ گذشتہ

کتنی لغویات ہے کہ ان ہندوستانی لڑکیوں کو عام ثانوی نصاب تعلیم کے متعلق تعلیم دی جائے جن کی تعلیم اس کے بعد بہرحال ختم ہو جائے گی۔ اور اُن کی تمام کوششیں وہ امتحان پاس کرنے پر لگا دی جائیں گی جن کا مقصد آگے کے درجوں میں داخلہ کی اجازت دینا ہوتا ہے حالانکہ لڑکیوں کے معاملہ میں اسکا کوئی امکان نہیں ہوتا ہے۔

عرصہ سے ماہرین اس مسئلہ کی تحقیقات کر رہے ہیں اور خوشی کی بات ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی نے میٹرک کے نصاب میں بہت سے ایسے مضامین داخل کر دیئے ہیں جو عورتوں کی ضرورت کے مطابق ہیں امید ہے کہ ان مضامین کی تعلیم سے اُن کو آئندہ زندگی میں بہت مدد ملے گی۔ لیکن ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ آیا یہ پوری طرح ان کی ضروریات کے مطابق ہے اور آیا یہ مسئلہ مؤثر اور آخری طریقہ پر حل ہو جائے گا۔

مشترکہ تعلیم کا مسئلہ جسکا ابھی تجربہ کیا جا رہا ہے نہایت پیچیدہ اور احتیاط طلب ہے پُرانے خیال کے لوگ اب بھی اس کے مخالف ہیں اور ان ہی لوگوں کی وجہ سے بعض اسکولوں اور کالجوں کے زنانہ اور مردانہ شعبے جدا جدا ہیں۔ حالانکہ ایک ہی جماعت کے زیر انتظام یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ مدارس مشترکہ تعلیم کے مدارس کے مقابلہ میں زیادہ مقبول ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ اگرچہ بعض کالجوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک ساتھ تعلیم دینے کا انتظام کیا ہے لیکن ان میں بہت کم لڑکیاں داخل ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں تعلیم نسواں کی اس پچیس سالہ سرسری خاکہ سے یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ترقی کی رفتار کیا ہے۔ اور کن مشکلات کا سامنا ہے امید ہے کہ آئندہ پچیس سال کا زمانہ زیادہ بہتر اور شاندار ترقی کا زمانہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ تمام تعلیم یافتہ عورتیں خود اپنی بہتری اور بہبودی کے لئے بہ خلوص اور متحدہ کوشش کریں۔

سوداگران پارچہ کے نفع کی بات

مشہور عالم کارخانہ لال املی کے جو سنہ ۱۸۷۶ء سے اپنے اونی اور بٹے ہوتے سوت کے بنے ہوئے اور جالی لگے ہوئے کپڑوں کے واسطے مشہور ہے قائمقامان فی الحال اپنے جدید اور دلفریب نمونوں کے ساتھ ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں اونی پارچہ بافی کے لئے پرانی کمپنیوں میں یہی ایک کمپنی ہے جس نے قریب ساٹھ سال سے اپنی شہرت قائم رکھی ہے۔

بچوں کی دنیا

دلیر ڈاکو

از مولانا شفیق الرحمن قدوائی بی اے

" بھائی یہ بڈھا آج شہر کو جائے گا کچھ نقدی بھی ساتھ ہوگی۔ کیا عجب ہے جو سونے کی تھیلی ہو آج اسی پر کیوں نہ ہاتھ صاف کیا جائے "

اس بات چیت کی بھنک سن کر ممتاز چونک سا گیا۔ وہ اپنے دوست کے یہاں بیٹھا چائے پی رہا تھا پس ہی ایک بیٹھک میں کچھ لوگ اس قسم کی باتیں آپس میں کر رہے تھے۔

ممتاز نے دھیمی آواز میں اپنے دوست کہا

" امتیاز تم نے سنا یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں "

امتیاز (سر ہلا کر) ہاں ہاں شاید اسی سونے کی تھیلی کا ذکر ہو۔

ممتاز۔ مگر بھائی میں تو سمجھا تھا کہ کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوگی۔

ممتاز چلو ذرا جھانک کر تو دیکھیں، یہ ہیں کون لوگ دونوں چپکے سے کھڑکی سے سر نکال کر دیکھنے لگے۔

" ارے یہ تو یہاں کا مشہور ڈاکو ہے " دونوں کے منھ سے ایک ساتھ نکلا۔

ممتاز:۔ امتیاز یہ تو وہی ہے جس سے ہمارا سارا علاقہ کانپتا ہے۔ سنو وہ پھر آپس میں کچھ کہہ رہے ہیں

" یہ تو بائیں ہاتھ کا کام ہے ایک دھمکی میں بڈھے کا دم نکل جائے گا۔ اور جو کچھ نقدی ہوگی خود ہی پیروں پر لا کر ڈالدے گا۔ اور اگر کچھ تین پانچ کی تو پھر مزا بھی چکھے گا۔ مگر اب ہمیں سڑک کی چٹان کے پیچھے چھپ جانا چاہیئے "

یہ کہہ کر وہ ڈاکو اور اُسکا ساتھی دونوں چلتے بنے۔ مگر ان بچوں پر ان کی نظر نہیں پڑی۔

ممتاز نے جلدی اور گھبراہٹ میں کہا امتیاز بتاؤ اب کیا کیا جائے "

امتیاز کیا کیا جائے۔ اپنے دادا جان کو خبر کر دو "

ممتاز۔ سر ہلا کر۔ مگر یار وہ ان باتوں کا یقین کب کریں گے۔ میں اُنھیں خوب جانتا ہوں وہ کہا کرتے ہیں کہ لڑکے بازار کی گپ خوب اُڑانا جانتے ہیں۔ ہم جو اُن سے جا کر کہیں گے تو وہ ہمارا مذاق اڑائیں گے اور سونے کی تھیلی مفت ہاتھ سے نکل جائے گی۔

امتیاز۔ پھر اور ہم لوگ کر ہی کیا سکتے ہیں۔

ممتاز:۔ واہ! ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ میری سمجھ میں تو ایک بات آتی ہے جو تم مان لو! تو بتاؤں؟ اور وہ یہ کہ ہم لوگ خود کیوں نہ کسی صورت سے گاڑی پر حملہ کر دیں اور سونا لوٹ لیں۔

امتیاز کی آنکھیں خوف اور تعجب سے کھلی کی کھلی رہ گئیں اور گھبرا کر بولا

" کیا حماقت کی باتیں کر رہے ہو ممتاز!

ممتاز۔ اس میں حماقت کی کیا بات ہے ارے بھئی گاڑی پر ڈاکو ڈالیں گے اور سونا اپنے قبضہ میں کر لیں گے مگر جلدی کرو تاکہ جب ڈاکو آئیں تو سونا لٹ چکا ہو

باقی آئندہ

پردۂ فلم

قومی فلمیں

اگر ہندوستان میں غیر ممالک کے فلم ساز اپنے نگارخانہ قائم کریں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا یہ ایک اہم سوال ہے۔ غیر ممالک کے بہت سے فلم ساز اس بات کی کوشش میں کافی عرصہ سے لگے ہوئے ہیں کہ وہ ہندوستان میں بھی اپنے اسٹوڈیو بنائیں۔ اور فلم گنگی شروع کردیں۔

ان کی کوشش ہے کہ تمام عالم کے لئے وہ فلمیں بنایا کریں جرمنی کی ایک فلم کمپنی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ہندوستان میں اپنا اسٹوڈیو قائم کرنا چاہتی ہے۔ کیا اس کے بعد امریکہ ان کے پیچھے رہ سکتا ہے لیکن ہم اس بات کو کبھی گوارا نہیں کرسکتے کہ ملک کی یہ صنعت اس طرح خطرے میں پڑ جائے۔ ان باتوں کو رفع کرنے کی تجویز ہندوستانی مالکان کو بہت سرعت کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ہندوستانی فلموں کا معیار بلند کریں ہدٹ اور انڈسٹری کے اعلےٰ نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔ نگارخانوں کو کاروباری شکل دیں۔ ایکٹروں کے لئے فلمی زندگی کو پاکیزہ بنائیں اور بیرونی ممالک کی طرح بہترین فلمیں پیش کریں۔

ہندوستان میں سینما دیکھنے کا شوق روز بروز ترقی کررہا ہے لیکن ملک جس طرح آگے قدم بڑھا رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ فلموں پر قومی نقطہ نگاہ سے تبصرہ کیا جائے۔

فلموں سے دل و دماغ پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے روس اور جاپان نے اپنے یہاں کی سیاسی تربیت سے بے بہرہ باشندوں کو سینما کے ذریعہ نئے نئے طریقوں سے آگاہ کیا ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی عوام کو آسانی کے ساتھ فلم دکھا کر فلموں کے ذریعہ تربیت دینے کی ضرورت ہے۔

یوروپین اور امریکن فلموں کی نمائش سے ہندوستانی معاشرت کو کوئی بھی فائدہ نہیں پہونچ سکتا یہاں کے عوام کے لئے اب ایسے فلموں کی سخت ضرورت ہوتی ہے جس سے مشرقی تہذیب و تاریخ سے انکو واقفیت ہو اور فلموں کا جو طریقہ آج کل جاری ہے اس سے ہندوستان کو زیادہ فائدہ نہیں پہونچ سکتا اسلئے ایسے فلموں کی ضرورت ہے جس سے اخلاق اور حب الوطنی کے جذبات کو فروغ حاصل ہو۔

اقوالِ زریں

دشمن کی نرم اور چکنی چپڑی باتوں سے دھوکے میں نہیں آجانا چاہیئے کیونکہ ہرن کو چیتا جھک جھک کر ہی مارتا ہے۔

بڑے لوگوں کے ساتھ رہنے سے چھوٹا آدمی بھی بڑی جگہ پر پہونچ جاتا ہے۔ جس طرح پان کے ساتھ ڈھاک کا پتہ بھی راجاؤں کے ہاتھوں تک پہونچ جاتا ہے۔

سیدھی چال چلنے سے آدمی بڑی رتبہ کو پہونچتا ہے۔ جیسے شطرنج کا پیادہ سیدھی چال چلتے چلتے وزیر بن جاتا ہے۔

جو سنجیدہ دل ہوتے ہیں وہ چھوٹے ہونے پر بھی بڑے کام کر سکتے ہیں۔ جیسے آنکھ کی تپلی کا تل کتنا چھوٹا ہے تو بھی وہ آسمان کو اپنے اندر دکھا دیتا ہے۔

کسی کو حقیر سمجھ کر نفرت نہ کرنا چاہیئے کون جانے کہ اس میں کوئی بڑا کام کرجانے خوبی ہو دیکھو بڑ کا بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ اور اس سے کتنا بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔

چال چوک جانے سے بڑا آدمی بھی چھوٹے آدمی سے مات کھا جاتا ہے۔ دیکھو شطرنج کا بادشاہ قلعہ باندھ کر نہ چلنے سے پیادہ سے مات کھا جاتا ہے۔

آدمی جب تک اپنی سمجھ کو دوسروں کی سمجھ سے نہ ٹکرائے تب تک اس کو اپنی سمجھ کا نقص نہیں معلوم ہوتا۔ ہاتھی جب تک پہاڑ کے نیچے نہ جائے پہاڑ کو اپنے سے بڑا نہیں مانتا۔

جو چیز محنت سے حاصل ہوتی ہے وہ ٹھہرتی ہے اور کام بھی زیادہ دیتی ہے جیسے چینی کے برتن بہت دیر میں محنت سے بنتے ہیں تو بہت وقت تک رہتے بھی ہیں کام بھی خوب دیتے ہیں۔

موجِ تبسم

پڑوسی۔ آپ کے گھر میں یہ دھماکا کیونکر ہوا۔

شادی شدہ نوجوان۔ میرے بیوی کے چہرے کا پوڈر میری آستین سے مس کر گیا تھا۔

میاں ایک مذہبی وعظ سنکر رات کو دیر سے گھر آئے۔ بیوی نے پوچھا واعظ نے کیا کہا تھا

شوہر۔ یہی کہ خدا اپنے پیارے بندوں کو آرام کی نیند عطا کرتا ہے۔

بیوی۔ کیا جلسہ میں بہت لوگ تھے۔

شوہر۔ ہاں سب خدا کے پیارے ہی پیارے نظر آرہے تھے۔

پڑوسن مسز جولس۔ تم عدالت سے بہت جلد واپس چلی آئیں۔

مسز جولس۔ ہاں جب مسٹر جولس کو تین ماہ کی سزا ہوئی اور میں نے تالیاں بجائیں تو مجھ کو عدالت سے باہر نکالدیا گیا۔

ڈاکٹر کی بیوی (اپنے شوہر سے مخاطب ہوکر) کیا تم نے آج کسی عورت کو یہ ہدایت کی ہے کہ صحت حاصل کرنے کے لئے تین روز تک آرام کرو۔

ڈاکٹر (بے خبری کے عالم میں) ہاں پیاری

ڈاکٹر کی بیوی۔ تو تین روز تک تم ہی کھانا پکاؤ وہ تو ہماری ماما تھی۔

دلچسپ معلومات

جاپان میں آبادی اور معاش کا مسئلہ

جاپان کی آبادی اس تیز رفتاری کے ساتھ بڑھ رہی ہے کہ معاش کا مسئلہ روز بروز زیادہ دشوار ہوتا جاتا ہے۔ رسالہ نیچر کی اطلاع ہے کہ وہاں کی آبادی میں ہر سال دس لاکھ سے زیادہ کا اضافہ ہو رہا ہے اس وقت ہر مربع میل آبادی کا اوسط ۴۳۷ ہے اگرچہ جاوا، بلجیم۔ جاپان۔ انگلستان اور ہالینڈ کا اوسط فی مربع میل اس سے زیادہ ہے تاہم جاپان میں بڑی دقت یہ ہے کہ وہاں صرف سولہ فیصدی زمینیں قابل کاشت ہیں۔ ایسی زمینوں کے ہر مربع میل پر ۲۷۷۴ آدمی آباد ہیں۔ اور اب مزید آبادی کی مطلق گنجائش نہیں ہے نصف مزرعے وسعت میں نصف ایکڑ سے بھی کم ہیں اور تین چوتھائی ربائی ایکڑ سے بھی کم۔ جاپان کے لوگ دوسرے ملکوں میں کم آباد ہوتے ہیں باہر رہنے والوں کی تعداد صرف تقریباً ۶۳۵۰۰۰ ہے آبادی اور معاش کا مسئلہ صنعت و حرفت اور تجارت کی ترقی سے کچھ حل ہوسکتا ہے۔ لیکن کوئلہ کچا لوہا۔ پٹرولیم اور دوسرے کچے مالوں کی ناکافی پیداوار سے صنعت و حرفت کی ترقی بھی خاطر خواہ نہیں ہوسکتی۔

علاوہ بریں ماہرین کا خیال ہے کہ جاپانی کارخانوں میں جس قسم کے لوہے اور کوئلے کی ضرورت ہے۔ منچوریا کی کانوں سے اس قسم کا کوئلہ اور لوہا فراہم نہیں ہوسکتا ہے اس وقت آبادی کا صرف دسواں حصہ کارخانوں میں کام کر رہا ہے۔

افسانہ

وے بخیر گذشت

گذشتہ سے پیوستہ

دوسرے روز صبح کو اُسنے دفتر آکر ابھی کام شروع ہی کیا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور رسیور اُٹھانے پر مظہر کی ترغیب دینے والی آواز اُس کے کانوں میں گونجی۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ایسا سنہرا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔ کہو کیا کہتے ہو؟

ابھی جمیل ٹھیک سے کچھ سوچ بھی نہ سکا تھا کہ مظہر کی آواز پھر آئی۔ کیا میں تمھاری جانب سے لگادوں۔ دس روپے۔ اب جمیل مغلوب ہوچکا تھا

سو۔ اُس نے جواب دیا!

ہائیں کتنا! مظہر نے پوچھا۔

سو بھائی سو! اُس نے اطمینان سے جواب دیا

سچ سچ کہہ رہے ہو یا مذاق کرتے ہو۔

"مذاق کیسا؟

"تو دو ہزار کی پیشگی مبارک باد قبول فرمایئے"

تو تمھیں یقین کامل ہے نا!

جمیل نے قدرے گھبرا کر پوچھا۔

بوراالیقین! بہت معتبر آدمی ٹپ ہے۔ جواب ملا جمیل نے رسیور ہاتھ میں رکھ دیا۔ اور کل کی طرح پھر خیالی دنیا میں پہونچگیا! کبھی تو اُسے دو ہزار روپیوں کا خوش آیند خیال آتا اور پھر کبھی یہ خیال آتا ہے کہ اگر مشتری ہار گیا تو اُسے سو روپیہ بک میکر کو دینا ہوگا آخر اس خیال نے اُسے اسدرجہ خوف زدہ کردیا۔ کہ اُس نے بازی منوخ کرنے کے لئے مظہر کو ٹیلیفون کیا۔ لیکن مظہر دفتر سے جاچکا تھا۔

خوف دہراس سے اُس کی بری حالت ہورہی تھی۔ اور وہ نہایت شدت سے ڈہائی بجے والی دوڑ کا انتظار کرنے لگا۔ اُس نے کس پریشانی کے عالم میں درمیانی وقت کاٹا۔ یہ ذرا تفصیل طلب بات ہے جیسے جیسے نتیجہ کا اہم وقت قریب آرہا تھا اُس کی سراسیمگی میں اضافہ ہورہا تھا۔ اور اُسے یہ یقین ہوگیا کہ اُس کا گھوڑا ہار جائے گا۔ اُس کی پیشانی پسینہ آلودہ ہوگئی تھی۔

بالآخر پونے تین بجے ٹیلیفون کرنے پر اُسے یہ نتیجہ بتلایا گیا کہ نیلوفر اول رہا مہران دوم۔ اور لونہار سوم اُسکے دفتر کا ایک ساتھی جو اُسے کاغذات دینے آیا تھا۔ حیرت سے دیکھتے ہوئے بولا! مسٹر جمیل آپ کا چہرہ بالکل سفید ہورہا ہے کیا طبیعت کچھ ناساز ہے۔

ہاں طبیعت کچھ سست ہے" جمیل نے بہت آہستہ سے جواب دیا!۔

ارے بھائی تمھیں یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ آج گھوڑ دوڑ میں میں نے بازی ماردی کل تمھارا منھ میٹھا کرونگا جمیل اُس کا منھ تک رہا تھا " کیا تم نے نیلوفر پر بازی لگائی تھی۔

ہاں! بات یہ ہے کہ میں گھوڑ دوڑ میں ہمیشہ جواد حسین کا "یونائیٹڈ ریس کارڈ" دیکھ کر بازی لگاتا ہوں اُسمیں بہت معتبر ٹپ ہوتی ہے۔

بھئی مجھ سے ایک شخص نے کہا تھا کہ اُسے گھوڑ دوڑ کے ایک واقف کار سے معلوم ہوا ہے کہ "مشتری" اول آئے گا۔ اس لئے میں نے اُس پر لگایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہار گیا۔

"مشتری" اُس پر لگانے کیلئے تم سے کس نے کہا تھا

میرے ایک دوست نے! اُس نے کہا تھا کہ اُس کا اول آنا یقینی ہے۔

"وہ اور تم دونوں پاگل ہو! جو کسی معتبر ریس کی کتاب میں ٹپ دیکھنے کے بجائے ادہر اودہر کی گپوں کو سنکر بازی لگاتے ہو۔

کتنا لگایا تھا تم نے!۔

پانچ سو روپیہ۔

خیر تمھیں وہ واپس ملجائے گا۔

جمیل نے اُس کی طرف حیرت سے دیکھ کر پوچھا! وہ کیسے؟

کیسے! ارے بھائی وہ دوڑا ہی کب تھا دوڑا نہیں۔؟

نہیں!

تو مجھے اپنا روپیہ واپس ملجائے گا؟

اور کیا!

جمیل کی جان میں آئی اور وہ اطمینان کا سانس لیکر اپنے کام میں لگ گیا۔

نوٹس

کانپور میونسپل بورڈ کا انتخاب

میونسپل بورڈ کے انتخابات کے سلسلہ میں جو کہ اسی سال ہونے والے ہیں کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے ۱۷ جولائی کے جلسہ میں طے کیا ہے کہ جو لوگ ووٹ دینے کے حقدار ہیں اُن کی فہرست بنائی جائے۔

ملازمان فہرستیں تیار کرنے کے لئے مقرر کر دیے گئے ہیں۔ جو اس مہینہ کے آخر تک تیار ہوجانا چاہئے۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے مکان کے مالکوں اور کرایہ داروں سے جو کہ میونسپل بورڈ کی حد میں رہتے ہیں۔ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کرکے صحیح اور جلد اطلاع دے کر ملازمان کو امداد دیں۔

۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء یا اُس کے بعد ایک ہفتہ تک فہرستیں اطلاع اور اعتراض کے واسطے میونسپل بورڈ کے دفتر میں دستیاب ہوسکتی ہیں اس بات کی بھی درخواست کی جاتی ہے کہ بقایا ٹکس اور دیگر رقوم جو میونسپل بورڈ کو ملنا چاہیئے۔ جلد جمع کردیے جاویں جسمیں کوئی بھی آدمی ڈفالٹر یعنی ووٹ دینے کے ناقابل نہ قرار دیا جاسکے۔

ایس این تواری ایگزکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

دیسی ریاستیں

ٹراونکور میں ہریجن اودھار اور اصلاحی قدم

معلوم ہوا ہے کہ ریاست ٹراونکور کے بالائی اور زیریں الوانات کے ۱۹ ماہ حال کے اجلاس میں ۳۶-۱۹۳۵ء کا جو بجٹ پیش کیا جائے گا اُس میں یہ بھی تجویز شامل ہوگی کہ الیپی اور کوئلن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ علاوہ بریں ٹرونیڈرم اور ناگو کائل کو بھی بذریعہ ٹیلیفون منسلک کرنے کی تجویز درپیش ہے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کے واسطے ۱½ لاکھ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے

حکومت کے نزدیک ایک تجویز یہ بھی ہے کہ تقریباً ۱۲ ہزار روپے کے صرفے سے لائبریری سسٹم قائم کیا جائے اور تقریباً تین لاکھ روپے کے صرفہ سے آئندہ سال کوئلن کے قریب چینی کے برتن بنانے اور مٹی صاف کرنے کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے اور مچھلیوں کی صنعت کی دوبارہ تنظیم کی جائے۔

حکومت نے دس ہزار روپے دلتوں کی حالت کو بہتر بنانے اور بارہ ہزار روپے تپدق کے مریضوں کے لئے اسپتال بنانے کیلئے منظور کیے گئے ہیں۔

ریاست رام پور میں تعلیم کی ترقی

ریاست رام پور نے اُن طلبا کے لئے جو اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جاتے ہیں۔ ۱۱۰۹ روپیہ منظور کیا ہے گذشتہ سال ۷۹۸ روپیہ منظور کیا تھا۔ یہ یاد رہے کہ ریاست رام پور میں ہائی اسکول تک تعلیم بالکل مفت دی جاتی ہے اور ریاست غریب اور مستحق طلبا کے لئے وظیفے مقرر کرتی ہے۔ ہائی اسکول کے نتائج بہت تسلی بخش ہیں طلبا کی تعداد اب اس قدر زیادہ ہوگئی ہے کہ ریاست ایک اور ہائی اسکول قائم کرنے کا ارادہ کررہی ہے

ریاست مذکور کا یہ عمل قابل تعریف ہے کہ ہائی اسکول تک طلبا کو مفت تعلیم دی جاتی ہے ہمیں معلوم نہیں کہ دیگر ریاستوں میں تعلیم کے کون کون سے طریقہ رائج ہیں ہندوستان میں ابتدائی جبریہ تعلیم کا مسئلہ بھی بہت دنوں سے پیش نظر ہے اور ظاہر ہے کہ جبریہ تعلیم ایسی حالت میں جاری ہوسکتی ہے جب طلبا کو تعلیم مفت دی جائے برطانی ہند میں تعلیم کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اسی سبب سے اکثر غریبوں کے لڑکے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مفت تعلیم کا رائج ہونا قوم کے لئے بہت مفید ہوگا۔

ریاست ریوا میں گرام سدھار

دیہات سدھار کے کام کے لئے ریوا اسٹیٹ کے دیوان رائے بہادر جے این بھنڈاری نے ایگریکلچرل کمیٹی قائم کی ہے اور اسٹیٹ کے ریونیو کمشنر اس کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

مدرسۂ شمشادیہ نہ ماہی تعلیم القرآن کانپور کا دوسرا سالانہ امتحان

۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء بروز یکشنبہ ہوا۔ سب بچے کامیاب ہوئے یعنی ۲۲ بچوں میں ۲۰ بچے اول نمبر اور ۲ بچے دوم نمبر پاس ہوئے چھوٹے چھوٹے بچوں نے کس طرح امتحان دیا اور کس طرح پڑھ کر سنایا۔ اس کا اندازہ وہی اصحاب خوب کر سکتے ہیں۔ جو شریک امتحان ہوکر اس کیفیت سے لطف اندوز ہوئے ہیں۔ بچوں کے ورثاء کے علاوہ معززین شہر کی ایک کثیر جماعت نے ہر دو جگہ شرکت فرمائی۔ میں اُن سب صاحبان کی تکلیف فرمائی کا مشکور ہوں۔

ذیل میں ہر دو ممتحن صاحبان کی تحریرات سے مختصر حال اس مدرسہ کی دوسری شاندار کامیابی کا معلوم ہوگا

کمترین سید شمشاد حسین رضوی نہٹوری

تحریر منجانب ممتحن صدر مدرسہ لاٹوش روڈ

(جناب مولانا مولوی قاری حتی شاہ محمد عبدالرزاق صاحب قاضی شہر کانپور)

"مینے مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی کا امتحان لیا سب بچے کامیاب رہے اول درجہ اس مدرسہ کی خوبی یہ پائی کہ ہر بچہ نہایت متانت کیساتھ جواب دیتا ہوا پایا گیا دوسری خوبی یہ پائی کہ علیحدہ تختہ سیاہ پر جو جملہ تحریر کیا جاتا اُس کو خوبی سے پڑھ لیتا تھا۔ اور مختلف جگھوں سے قرآن شریف پڑھوایا نہایت صحیح طور پر پڑھا۔ حرف شناسی نہایت بہتر ہے اور پڑھتے [illegible] اچھا ہیں جیسے کہ پُرانے پڑھنے والے بچے پڑھتے ہیں بیں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالے مدرسین کو اپنے حبیب کے صدقے میں دین و دنیا میں خوش و خورم [illegible] اور یہ کام قرآن شریف کا کرتے رہیں"

الداعی الی الخیر محمد عبدالرزاق مدرس مدرسہ امداد العلوم بانسمنڈی کانپور۔ بقلم خود

تحریر منجانب ممتحن شاخ فہیم آباد

(جناب حافظ امداد احمد صاحب خلف مولینا مشتاق احمد صاحب امام عیدگاہ کانپور۔)

"آج میں نے مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی کی شاخ فہیم آباد کا امتحان لیا۔ بچے ماشاءاللہ سب کامیاب نمبر اول میں رہے۔ مختلف جگھوں سے بچوں کا قرآن شریف سنا بے تکان سب نے پڑھا۔ یہ مدرسہ کانپور میں ایک نئی چیز ہے۔ اہالیان کانپور کو اس کی قدر کرنا چاہیئے اور اس سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے۔ فی زمانہ ایسی مثال شہر میں نہیں ہے۔ ۹ ماہ کی مدت قلیل اور اُسی میں تعطیلات اور بچوں کی غیر حاضریاں اور پھر تعلیم کا وقت صرف ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ اور بچوں کی کم سنی اور پھر ایسی استعداد بچوں میں پیدا ہو جانا کہ مجمع کے سامنے خوشی خوشی ہر جگہ سے پڑھ کر سنانا یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ سوائے کلام مجید کے معجزہ کے اور کچھ نہیں کہا جاسکتا میں ضرور سفارش کروں گا کہ اہل کانپور جلد سے جلد اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں بھیجکر فائدہ اوٹھائیں اور بچوں کے وقت کو ضائع ہونیسے بچائیں" فقط

امداد احمد ابن مولانا مشتاق احمد
بقلم خود
۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء

پنڈت مالویہ کا نیا میدان عمل

الہ آباد ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی زیر سرکردگی یو پی میں ایک نئی سیاسی پارٹی قائم کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ یہ پارٹی کچھ لبرلوں کچھ زمینداروں اور کچھ نیشنلسٹوں پر مشتمل ہوگا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کو اسی سلسلہ میں پنڈت مدن موہن مالویہ کا ایک تار موصول ہوا تھا کل وہ اُن سے تبادلہ خیالات کرنے کی غرض سے بنارس تشریف لیگئے ہیں۔

ان کے علاوہ الہ آباد کے سرکردہ زمیندار اور لالہ من موہن داس بھی وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ پنڈت کرشن کانت مالوی بھی غالباً ۲۳ ماہ حال تک وہاں پہونچ جائینگے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پارٹی کا ایک خاص مقصد یہ ہوگا کہ جدید ایکٹ کے نافذ ہونے پر جب انتخابات ہوں تو کانگریس کی زبردست مخالفت کی جائے۔

کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

۱۳ قطعات اراضی ملحق موجودہ تھانہ کلکٹر گنج کانپور و ۵ قطعات اراضی واقع گلس بازار و ایک قطعہ پلاٹ واقع پوروہ ہیرامن بنا بر فروخت مشتہر کئے جاتے ہیں۔ تمام قواعد وضوابط و شرائط فروختگی دفتر ٹرسٹ سے دریافت کیے جا سکتے ہیں

کلکتہ کے اخبارات پر پابندی
لاہور کی خبریں شائع کرنیکی ممانعت

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ کلکتہ کے ہندوستانی اخبارات کو حکومت نے لکھا ہے کہ وہ لاہور میں گولی چلنے کے متعلق کوئی تبصرہ نہ کریں اور نہ ہی خبریں شائع کریں اور اسبات کا خیال رکھیں کہ کوئی بات ایسی شائع نہ کی جائے جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہو اخبارات کو مشورہ دیا گیا ہے کہ جب تک لاہور کی صورت حالات بہتر نہ ہو وہ کسی قسم کا تبصرہ نہ کریں۔

گوردوارہ شہید گنج پر مسلمانوں کی ستیہ گرہ جاری ہے

لاہور۔ ۲۴ جولائی۔ دو جتھوں کی گرفتاری کے باوجود گردوارہ شہید گنج پر مسلمانوں کی ستیہ گرہ بند نہیں ہوئی ہے چنانچہ تیسرا جتھا بھی جو کہ ۱۶ افراد پر مشتمل تھا گوردوارہ کی جانب روانہ ہوا۔ پولیس نے اسے بھی لنڈا بازار میں روک لیا۔ اور گرفتار کر لیا۔ کل ۵ ½ بجے شام تک، جتھے (جن میں سے پانچ جتھے ۵۔ ۵ افراد پر مشتمل تھے اور دو جتھے ۶۔ ۶ پر) یعنی کل ۳۷ افراد لنڈا بازار میں گرفتار کر لئے گئے۔

حکومت پنجاب کا بیان!

لاہور۔ ۲۱ جولائی۔ حکومت پنجاب نے حسب ذیل بیان اشاعت کے لئے شائع کیا ہے۔

مسلمانوں کا جو مجمع دہلی دروازہ پر ۹ بجے شب کو جمع ہو گیا تھا وہ سنیچر کی شب اور اتوار کو تمام دن وہاں موجود رہا اور پولیس اسکا محاصرہ کئے ہوئے تھی شب میں مسلمانوں کو اور بھی مجمع ہو گیا۔ اور کوتوالی کا دو جانب سے محاصرہ کر لیا گیا۔ اتوار کو دس بجے تک اس قدر مجمع ہو گیا کہ کوتوالی کا رستہ بند ہو گیا۔ اس مجمع سے فوج اور پولیس کو خطرہ لاحق ہو گا سطے پایا کہ مجمع کو منتشر کر دیا جائے۔ ریلوے اسٹیشن کا راستہ بھی بند ہو گیا تھا اس لئے حکام نے حکم دیا کہ مجمع منتشر ہو جائے۔ پولیس نے مجبور ہو کر لاٹھیاں برسائیں اور مجمع منتشر ہونے لگا۔ پولیس پر مجمع نے پتھر برسائے مجمع منتشر ہونے کے بعد پھر جمع ہو گیا۔ فوج نے ۲ راونڈ گولیاں چلائیں۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر اجتماع ہو گیا۔ اور فوج نے دوبارہ گولیاں چلائیں مجمع سہ بارہ یکجا ہوا اور پولیس کو سہ بارہ گولیاں چلانا پڑیں۔ آج تمام دن میں پولیس نے ۱۵ راونڈ گولیاں چلائیں۔ شہدا کی صحیح تعداد نہ معلوم ہو سکی۔ مگر تعداد دس سے زیادہ نہیں ہو سکتی بلکہ اس سے بھی کم ہو گی۔ مجروحین کی تعداد بھی اسقدر قلیل ہے۔ مسلمان لیڈروں نے بھی مسلمانوں کو قانون کی خلاف ورزی کرنے سے روکا آخر کار مجمع منتشر ہو گیا۔

حکومت پنجاب کا اعلان

لاہور ۲۲ جولائی۔ گذشتہ شب امن و امان کے ساتھ گذر گئی۔ اور شہر میں آج امن و امان ہے دہلی دروازے پر مجمع کو منتشر کر دیا گیا کوتوالی کے نزدیک جس قدر خار دار تار لگائے گئے تھے اُن کو اکھاڑ لیا گیا۔ مسلمانوں کی دوکانیں بند ہیں۔ مگر ہندوؤں کی دوکانیں کھلی ہوئی ہیں فی الحال مسلمانوں کے اجتماع کی کوئی امید نہیں ہے

لاہور سے شملہ کو جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج اور پولیس کو ۱۰ بار گولیاں چلانا پڑیں۔ پولیس اور فوج نے انتہائی ضبط و تحمل سے کام لیا۔ اور اسی لئے صرف ۱۳ راونڈ گولیاں چلانا پڑیں۔ شہدا کی صحیح تعداد معلوم نہیں مگر اب تک صرف ۹ مسلمان شہید ہونے کی اطلاع ہوئی ہے۔

سمن لغرض قرارداد امور تنقیح طلب

حسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ نمبر ۵۷ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت جناب سید خادم علی صاحب بہادر منصف اکبرپور مقام اکبرپور ضلع فیض آباد

مسماۃ گھوڑا بیوہ رام سدھ سوکل ساکن موضع سمور خانپور ضلع فیض آباد مدعی

بنام مسماۃ لالاپین مدعا علیہ

بنام مسماۃ لالاپین بیوہ بنواری شوکل ساکن موضع گولھوا پرگنہ بدہر تحصیل ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیہ نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ مبلغ ۳ ؍ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ اگست ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور تم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۹ ماہ جولائی ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت منصفی اکبرپور ضلع فیض آباد

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئے کہ تم کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری ۸ راگست ۱۹۳۵ء تک گذرانو

۳۷ مسلم والنٹیروں کو سزا

لاہور ۲۲ جولائی آج ۳۷ مسلم والنٹیروں کو گوردوارہ شہید گنج کے سلسلہ میں ستیہ آگرہ کرنے کے الزام میں دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت ۶۔ ۶ ماہ قید سخت اور ۲۰۔ ۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزائیں دیں۔

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اُٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کیلئے، بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کیلئے۔ اُٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کیلئے۔ کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔

آج ہی کارڈ لکھ کر **مفت** طلب فرماویں

ویدشاستری منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۳۱

بعدالت مال مقام اکبر پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش کنور جے نرائن سنگھ ڈگری دار موضع کوروہ خود پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور بنام دبی غلام مدیون کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان بتاریخ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ 97/14/2 جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۷۹	۱۰	۲
خرچہ نالش	۹	۵	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۷	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۴	۰
	۹۲	۴	۲
مشتہری	۵	۱۰	۰
	۹۷	۱۴	۲

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دبی غلام ولد رام سہائے ساکن دکاشتکار موضع کوروہ خود پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 97/14/2 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء

پرگنہ اکبر پور موضع کوروہ خود محال دوالکا پرشاد

نمبر	رقبہ	لگان	نمبر	رقبہ	لگان
۷۶۸	بیگھہ	عہ	۹۰۸	بسوا	"
۷۶۹	بیگھہ	"	۹۷۹	بسوا	"
۹۷۱	بیگھہ	"	۹۸۲	بسوا	"
۹۶۳	بیگھہ	"			
۹۶۴	بیگھہ	"	۸ قطعہ	بیگھہ	عہ

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

ڈابر ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD.

کوئی گھر ایسا نہیں ہے جو Rd. **جوڑی تاپ**

تپ ولرزہ اور طحال کی دوا

سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کیلئے اکسیر ہے تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کیلئے اسکے مقابلہ میں کوئی دوا نہیں ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے ڈاک محصول دس آنے چھوٹی شیشی نو آنے ۹ر ڈاک محصول ۸ر

دوا کھانے سے پہلے — دوا کھانے کے بعد

ڈابر بھاسکر لون چورن

ہاضم اور بھوک بڑھانیوالا

یہ باترکیب تیار ہوا ہے۔ اسکے استعمال سے باد گولہ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ یہ کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت ۹ر ڈاک محصول ۱۰ر

نوٹ — ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

کانپور ۳۹ نیا گنج کے ایجنٹ (۱) محمد حفیظ۔ محمد نصیر (۲) رام غلام شیو غلام
کانپور کلکٹر گنج کے ایجنٹ :- (۳) چھوٹے لال اینڈ سنس

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک اور مہلک وبا ہے تاہم

تمھارے گھر کا حکیم

امرت دھارا

رجسٹرڈ

اس کیلئے بھی ہمیشہ ایک مؤثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے امرت دھارا معدہ کے امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری ہی

ہمیشہ اپنے پاس رکھیے

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنے 2/8 نصف شیشی سوا روپیہ 1/4 نمونہ کی شیشی آٹھ آنے -/8/

احتیاط - نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی صحت کے معاملہ میں نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط وکتابت و تار کیلئے پتہ **امرت دھارا ۱۱ لاہور** — المشتہر منیجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

یو پی کانگریس کمیٹی میں افسوسناک شدید اختلافات

لکھنو ۲۲ر جولائی۔ یو پی صوبہ کانگریس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت بابو پرشوتم داس ٹنڈن تین گھنٹے تک متواتر منعقد رہا۔ اجلاس کی غرض انڈین نیشنل کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے لئے عہدیداران کا چناؤ کرنا تھا۔

مگر اجلاس بغیر کسی چناؤ کے کانگریس کے باہمی اختلافات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں فریقوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ کسی سمجھوتہ پر نہ پہنچے تو صوبہ کانگریس کمیٹی اس سوال پر غور کرنے کے لئے مجبور ہو جائے گی کہ کانگریس کا اجلاس بجائے لکھنؤ کے کسی دوسرے مقام پر منعقد کرے۔

بلا فیس مشتہری

نوٹس بنام قرضخواہان بابتہ منسوخی حکم دیوالیہ

بحکم جناب بابو جیون حیدر ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور با اختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالونسی نمبر ۲ سنہ ۱۹۳۴ء

بمقدمہ رام سروپ ولد زورادر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن پرانی دال منڈی شہر کانپور انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت سے بتاریخ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۵ء حکم دیوالیہ مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء بمقابلہ رام سروپ انسالونٹ مذکورہ بالا منسوخ کر دیا گیا

مرقوم ۱۶ر جولائی سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری سفرم
عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

دنیا کے گوشہ گوشہ سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری سستی خون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ طاقتور۔ اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ۔ عہ

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک منجمد رکھنے کی بے نظیر دوا ہے قیمت عہ

پنوسکت واری روغن طلا

اس کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی خرابی دور ہو کر عضو مخصوص میں از سر نو اصلی طاقت و قوت آجاتی ہے۔ قیمت عہ

سواس کاساری اولیہ

دمہ سوانس، کھانسی، سردی درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج فی ڈبیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

مقامی ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 424.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

احسن

سمیع



ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۳- اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۳- جمادی الاول ۱۳۵۴ھ	نمبر ۵

ادبیات

نغمۂ رنگیں

از جناب قمر سہسرامی

مشکل جو بات تھی اُسے آساں بنا دیا
قسمت نے تیرے وصل کو درماں بنا دیا

تھیں ساز گار میرے تصور کو وسعتیں
کنج قفس کو میں نے گلستاں بنا دیا

خود ہی عرق عرق تھا میں شرم گناہ پر
رحمت نے اُسکی اور پشیماں بنا دیا

چھیڑا کچھ ایسا نغمۂ رنگیں اسیر نے
صیاد ہی کے گھر کو گلستاں بنا دیا

تجدید شوق کی مجھے اب وسعتیں ملے
جب میں نے زندگی ہی کو حرماں بنا دیا

جب مجھ سے دیکھی جا نہ سکی اُسکی تشنگی
چھالوں کو میں نے ابر بیاباں بنا دیا

قدرت نے دیکے صرف دل درد آشنا
اک مشت خاک تھی جسے انساں بنا دیا

پابندیاں ہیں اب مرے نغموں پہ باغباں
تو نے تو اس چمن کو بھی زنداں بنا دیا

تکمیل ضبط کر کے محبت میں اے قمر
اک بیوفا کو میں نے پشیماں بنا دیا

دنیائے اسلام

ریگستان عرب کی بغاوت کے پراسرار واقعات

شریف مکہ کو کس طرح غداری پر آمادہ کیا گیا!

(ایک انگریز شریک کار کے قلم سے)

لارڈ روزبری نے ایک بار کرامول مشہور برطانوی ڈکٹیٹر کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک صوفی دنیائے عمل میں قدم رکھتا ہے تو اُسکا مقابلہ کوئی دنیاوی طاقت نہیں کر سکتی۔ کرنل لارنس بھی صوفی تھا اور یہی وجہ ہے کہ اُسے دنیائے عمل میں اسقدر کامیابی ہوئی۔ یہی اُسکی ترقی کا راز ہے۔

جن دنوں میں کرنل لارنس کی معیت میں مصروف کار تھا تو مجھے اسکا احساس ہوتا تھا کہ میں ایک خود پرست انسان کے پاس ہوں جو کسی خفیہ مقصد اعلے کے ماتحت کام کرتا ہے۔ وہ بالخصوص ایک علمی آدمی تھا۔ یہ شخص ایک زمانہ میں بڑا شرمیلا عالم تھا۔ اور فن آثار الصنادید کا ماہر۔ اس کی صورت دیکھنے کے بعد کوئی بھی اس سے متاثر نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن کون کہہ سکتا تھا کہ اس میں اتنی قوت عمل پوشیدہ ہے۔

مجلس چائے نوشی

اس کے تمام رومانی کارنامے ایک مجلس چائے نوشی سے شروع ہوئے۔ یہ چائے نوشی لارڈ ایلینبی سپہ سالار افواج مشرق کے ساتھ ہوئی تھی۔ جہاں اس نے تذکرۃً کہا کہ اگر اسے ایک کثیر رقم ملجائے تو وہ ریگستان عرب میں سپہ سالار کی قوت میں معتدبہ اضافہ کر سکے گا اور دریائے یزدان کے کنارے بڑے بڑے کام کر سکے گا۔ اُسوقت تو یہ ساری اسکیم نہایت مضحکہ انگیز معلوم ہوتی تھی اور لارڈ ایلینبی کے ماتحتوں نے اسکو ایک مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں دی۔ البتہ لارڈ ایلینبی نے اس کی باتوں کو غور سے سنا اور سنجیدگی سے اس پر گفتگو کی اس کی وجہ سے لارنس کی وہ شہرت تھی جو اُس نے پچھلے کارناموں کی بدولت حاصل کی تھی۔ اس خاموش خفیہ آدمی کی بات کافی اثر انگیز ہوتی تھی۔ لارڈ ایلینبی نے پورا وعدہ کیا کہ اس اسکیم میں اُس کی پوری مدد کی جائیگی اور اُس کے لئے روپیہ مہیا کیا جائے گا۔

شریف مکہ پر ڈورے

آخر کار اس اسکیم میں لاکھوں روپیہ صرف ہوئے عرب کاغذ کے نوٹ نہیں قبول کرتے تھے اسلئے وہاں سونا کثرت سے تقسیم ہوا تھا۔ جنگ عظیم کے بعد وہاں سونا اس افراط سے تھا کہ اگر اُسے کوئی چاہتا تو ایک سونا بہت تھوڑی چاندی کے سکہ کے بدلوں میں مل سکتا تھا۔ چاندی نایاب تھی۔ لارنس کا اثر قدرتاً بہت بڑھ گیا تھا۔ دوران جنگ میں قاہرہ میں دفتر اطلاعات عرب قائم ہوا۔ اس محکمہ میں بڑے بڑے ماہر ملازم رکھے گئے جو سب کے سب رومانی طبیعت رکھتے تھے۔ ان کا کام یہ تھا کہ وہ شریف مکہ کو ترکوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ کریں اور غرض یہ تھی کہ شریف مکہ اتحادیوں کا ساتھ دیں یہ چال بڑی مصلحت اندیشی پر مبنی تھی اور لارنس نے جلد ہی ثابت کر دیا کہ عرب اچھے سپاہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اتنے وہ خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر اسے نہیں معلوم تھی کہ اتنی عظیم ہوگی کہ عرب میں ایک مستقل قومی حکومت قائم ہوجائیگی ص جو کہ ایک طرف تو بحیرۂ روم سے بحیرۂ قلزم تک اور دوسری طرف موصل سے خلیج العرب تک پھیلے گی۔

فیصل سے یارانہ!

اس نے شریف حسین کے لڑکے فیصل سے یارانہ شروع کیا۔ لارنس کا خیال تھا کہ اس شخص کے ذریعہ بڑا کام نکل سکتا ہے۔ اور یقیناً اس سے بڑا کام نکلا۔ جنگی حیثیت سے سارا کام چل رہا تھا۔ ادہر لارڈ ایلینبی کی فوجیں شمال کی طرف سے چل رہی تھیں دوسری طرف دریائے یزدان تک بھی لارڈ لارنس نے اپنی فوجیں بڑھا دیں اب اس خواب عظیم کی تعبیر کا وقت تھا۔ ادہر ایلینبی نے اپنی آخری عظیم الشان لڑائی میں فتح حاصل کی ادہر لارنس نے فیصل کو ایک فورڈ موٹر میں بٹھا دیا اور اُسے دمشق میں ایلینبی کی مفلس ماندی فوج کے آگے بھیجدیا۔

باقی بر صفحہ ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار

جلد ۲۲ | کانپور ۳ اگست سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۵

انڈیا بل میں نئی تبدیلیاں

۳۰ جولائی کو دارالعوام نے دارالامرا کی اُن مختلف ترمیموں سے جو کہ انڈیا بل میں منظور کیگئی ہیں چند ترمیموں کو منظور کر لیا۔ دارالعوام نے اس میں صرف پانچ تبدیلیاں کی ہیں جن پر یکم اگست کو دارالامرا میں غور کیا جائے گا۔

توقع کی جاتی ہے کہ ۲ اگست کو انڈیا بل پر شاہی منظوری کی مہر ثبت ہو جائے گی۔

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر سے جب اینگلو انڈینوں کے بارے میں ۲۴۱ کلاز میں ایک ترمیم پیش کی تو گرما گرم بحث شروع ہوگئی۔ انہوں نے ترمیم پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ حکومت پر اس امر کے لئے زور دیا گیا ہے کہ اگر ترمیم کی نوعیت کا کوئی وضاحتی بیان دیا جائے تو اس سے انگلو انڈینوں کو بہت کچھ فائدہ پہونچیگا ترمیم میں انگلو انڈینوں کیساتھ کوئی رعایت نہیں کی گئی ہے اور نہ حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ بلکہ اسمیں صرف یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہاؤس کی خواہش یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے جدید آئین کے ماتحت ملازمتوں کے سلسلہ میں اینگلو انڈینوں کی پوزیشن بہت اطمینان بخش رہے۔

میجر اٹیلی نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ اس ترمیم کو منظور کر لینے سے ہندوستان کے دیگر فرقوں میں ناراضگی پھیل جائے گی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے یہ رائے ظاہر کی کہ اینگلو انڈینوں کے ساتھ مناسب سلوک ہونا چاہیئے۔

آخر کار ترمیم منظور ہوگئی۔ اور محکمہ ڈاک و تار و کسٹم کی ملازمتوں کے بارے میں بھی یہی طے پایا۔ اس کے بعد کونسل آف اسٹیٹ کے طریق انتخاب پر بحث شروع ہوئی۔

مسٹر بٹلر نے بیان کیا کہ دارالامرا نے کونسل آف اسٹیٹ کے انتخابات کے بارے میں انڈیا بل میں جو ترمیم پیش کی ہے اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ابتدائی اسکیم کمزور ہو جائے گی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں حلقہ ہائے انتخاب کی جسامت موجودہ کونسل آف اسٹیٹ کے حلقوں کی جسامت کی صرف ایک چوتھائی رہ جائیگی اور فی نشست ووٹران کی تعداد ۵۰۰ یا ایک ہزار ہو جائیگی جبکہ اسوقت ان کی تعداد کل ۸۵ ہے۔

سر آسٹن چیمبرلین نے فرمایا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں صاف طور پر یہ کہدوں کہ حکومت نے اس ترمیم کو منظور کرنے میں سخت غلطی کی ہے تو میں اپنے اعتقاد کو دھوکہ دوں گا۔

آخر کار وہ ترمیم بغیر بھاری رائے کے ہی منظور ہو گئی جسمیں کونسل آف اسٹیٹ کیلئے براہ راست اصول تجویز کیا گیا ہے۔

اس کے بعد صدر نے برما کے متعلق کئی ترمیمیں پیش کیں جو کہ منظور ہو گئیں۔

مسٹر بٹلر نے کہا کہ یہ امر اطمینان بخش ہے کہ انڈیا بل کا ابتدائی مسودہ مرتب کرنے کے وقت کمیونل اوارڈ کے بارے میں جو شکوک پیدا ہو گئے تھے وہ اب دور ہو گئے ہوں گے۔

آل انڈیا وومنز کانفرنس

آل انڈیا وومنز کانفرنس جو پونہ میں ۲۴ جولائی کو ہوئی تھی اسکی اسٹینڈنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے

"آل انڈیا وومنز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے یہ ضروری محسوس کیا ہے کہ نئے آئین میں عورتوں کی موجودہ حالت اور ہندوستانی عورتوں کے نئے آئین کی طرف رجحان کے متعلق آئندہ کانفرنس کے سالانہ اجلاس سے پیشتر جبکہ اُسکے متعلق ایک انتہائی فیصلہ کیا جائیگا اور غور کیا جائیگا ایک مختصر سا بیان شائع کیا جائے اس بیان کے شائع کرنے کے سلسلہ میں کمیٹی یہ ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ یہ بیان اُن اطلاعات پر مبنی ہے جو اسوقت تک ہمیں فراہم ہو سکی ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے کہ یہ تجاویز نہ صرف وثیقہ ہدایات میں ہی شامل کیجائیں گی بلکہ اسمیں مرکزی او صوبجاتی حکومتوں کو ہدایات بھی کر دیجائینگی کمیٹی نے اس امر پر اظہار مایوسی کیا ہے کہ ہندوستان کی منظم عورتوں کے متحدہ مطالبات منظور نہیں کیے گئے اسمیں مزید ظاہر کیا گیا ہے کہ (۱) جنسی مجبوریوں کو ابھی تک دور نہیں کیا گیا۔ اور عورتوں کیلئے سول سروس کی ملازمتیں میں داخل ہونکی بہت سی مراعات منظور کیگئیں (ب) باوجود اس امر کے اظہار کے کہ کمیونل اوارڈ میں ترمیم کرنیکے لئے ایک موقع رکھا گیا ہے ہمیں سخت رنج ہے کہ زبردستی ہماری مرضی کیخلاف جو ہم شروع سے ظاہر کرتے آئے ہیں فرقہ وارانہ اکھاڑے میں ہم کو داخل کیا جا رہا ہے۔ ج۔ یہ امر باعث شکر یہ ہے کہ دو صوبوں کے سوا تمام صوبجات میں اولی قابلیتوں میں توسیع کر دی گئی ہے اور امید ہے کہ آسام، صوبہ سرحد اور کوئی بھی نیا صوبہ جو آئندہ بنے اُسمیں بھی اسی قسم کا قانون نافذ کیا جائیگا (د) ہندوستان کی عورتیں ایکدفعہ پھر اس پابندی کیخلاف پروٹسٹ کا اظہار کرتی ہیں۔ کہ صرف اُنہی کو حق رائے دہی دیا گیا ہے جنکے شوہر ہیں اور غیر شادی شدہ عورتوں کو محروم رکھا گیا (ہ) شہری علاقوں میں حق رائے دہی بالغان کی تجویز کو بلا کسی کافی کوشش کے متروک کر دیا گیا ہے (و) ہم اس طریقہ انتخاب کو سمجھنے سے معذور ہیں جسکی رو سے فیڈرل مجلس آئین ساز کے ایوان بالائی میں بالواسطہ انتخاب اور ایوان زیریں میں بلاواسطہ انتخاب تجویز کیا گیا ہے۔ ہم بالواسطہ انتخاب میں اعتقاد رکھتے ہیں

آئینہ کانپور

ہندو مہا سبھا کی صدارت کا قضیہ

۲۷ جولائی کو ہندو مہا سبھا کا جلسہ آریہ سماج ہال میں پہلے پنڈت ہاشیور وید نائب صدر اور اس کے بعد رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ صدر ہندو مہا سبھا کی صدارت میں منعقد ہوا۔

آئندہ سال کی صدارت کیلئے رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ اور رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ کے نام پیش ہوئے۔ مگر بابو برجندر سروپ نے فرمایا کہ میں اس کے لئے تیار نہیں کہ صدارت کیلئے ووٹنگ ہو۔ میں صرف اس صورت میں اس عہدہ کو قبول کر سکتا ہوں کہ متفق علیہ طور پر مجھے منتخب کیا جائے۔ لہذا میں اپنا نام واپس لیتا ہوں چونکہ اور کوئی تیسرا نام صدارت کے لئے پیش نہیں تھا اسلیئے رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب آئندہ سال کے لئے صدر منتخب ہوگئے۔ اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ وید سکریٹری مقرر ہوئے علاوہ اس کے دیگر عہدہ داران و ممبران کارکن کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔

۳۰ جولائی کو ہندو مہا سبھا کی گذشتہ سال کے ممبران انتظامیہ کا ایک جلسہ آریہ سماج ہال میں منعقد ہوا اور جس میں یہ طے پایا کہ چونکہ ۲۷ جولائی کے جلسہ میں بہت سے ایسے ممبران شریک تھے کہ جو ڈفالٹر تھے اور جن کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا اسلئے ۲۷ جولائی کے انتخابات ناجائز ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ کا فیصلہ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کرے گی۔

۳۰ جولائی کو ہندو سبھا کی جدید کارکن کمیٹی کا جلسہ سناتن دھرم ہال میں رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب صدر نے رائے بہادر بابو برجندر سروپ کا خط جو انہوں نے بحیثیت صدر ہندو مہا سبھا سکریٹری صاحب کو لکھا تھا جس میں جدید انتخابات کو ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ اس کو پیش کرتے ہوئے اس پر رائے زنی کی اور جدید انتخابات کو جائز قرار دیا۔

اس کے بعد جین اوشدھالیہ کو سرسیا گھاٹ پر زمین دینے کی مخالفت کی گئی۔ اور ممبران سے اس رزولیوشن کو کہ جس کے ذریعہ زمین دی گئی ہے منسوخ کرانے کی اپیل کی گئی۔ اور تقریباً ۸۰ نئے ممبران درج رجسٹر کیے گئے۔

کمشنر صاحب کی تشریف آوری

مسٹر جے ایم ہاربر کمشنر الہ آباد ڈویژن کانپور تشریف لانے والے ہیں اور ۵ اگست کو کلکٹران کا جو جلسہ زیر صدارت سر جوالا پرشاد منسٹر ایجوکیشن ہونے والا ہے اسمیں بھی کمشنر صاحب شرکت کریں گے۔

لائبریری کا افتتاح

سر جوالا پرشاد لائبریری کا افتتاح ۴ جولائی کو خود سر جوالا پرشاد وزیر تعلیمات فرمائیں گے۔

اس موقع پر اچھوتوں کی طرف سے اُن کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا جائے گا۔

مولینا آزاد سبحانی

مولینا آزاد سبحانی آجکل کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔

ہائیکورٹ نے بری کر دیا

گذشتہ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں شیخ کریم اللہ کے خلاف لوکل گورنمنٹ نے ہائی کورٹ الہ آباد میں اپیل کی تھی۔ جس کا فیصلہ عدالت عالیہ نے سنا دیا اور ملزم کو بے قصور پاتے ہوئے رہائی کا حکم دیدیا۔ اور نگرانی بھی خارج کر دی۔

ٹریڈ یونین کانگرس

پریسیڈنٹ ٹریڈ یونین کانگرس نے ملوں میں تعطیلات کے متعلق ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے پاس ایک نوٹ بھیجکر سال میں ایک ماہ کی چھٹی علاوہ اتوار اور دیگر لوکل تعطیلات کا مطالبہ کیا ہے۔

انتقال

ہم کو یہ سنکر افسوس ہوا کہ پنڈت بدری پرشاد دوبے نزول سپرنٹنڈنٹ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا ہے۔

ایجوکیشن کانفرنس

تعطیلات دسہرہ میں یوپی سکنڈری ایجوکیشن کانفرنس کا چودھواں اجلاس ہونے والا ہے اس کے انتظامات کے واسطے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

سزائیں

اکبرپور کے ۳۰ آدمیوں پر جو بلوہ کا مقدمہ چل رہا تھا اُس میں ۳ آدمیوں کو ۹ ماہ قید سخت اور ۱۱ آدمیوں کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

قاتل گرفتار

نند سنگھ پنجابی ساکن سیسہ مئو جس نے ۴ عورتوں اور ایک مرد کو قتل کیا تھا اور جس کی گرفتاری کے لئے پچاس روپیہ انعام مقرر ہوا تھا وہ بالآخر گرفتار ہو گیا ہے اس قتل کی تفصیلات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نند سنگھ پنجابی کا ایک دوسری پڑوسی عورت یعنی نندی پرشاد بقال کی بیوی سے ناجائز تعلق تھا۔ اور اسی سلسلہ میں اُس نے اپنے بیوی اور معشوق کے علاوہ دوسری دو عورتوں اور مرد کو قتل کیا ہے۔

قتل

موضع ٹکرا میں سرکاری قرق امین اور ایک چپراسی پر چند بدمعاشوں نے حملہ کیا تھا۔ جن میں سے ایک شخص اسپتال میں مر گیا ہے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ۴ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

نوجوان لڑکے کا قتل

گذشتہ اتوار کو پھولباغ میں ۵ بجے ایک نوجوان مسمی مہابیر نے ایک نوجوان مسمی ناظم کو چھری مار کر ہلاک کر دیا۔ قاتل فوری گرفتار کر لیا گیا ہے۔

تلک ڈے

یکم اگست کو آنجہانی لوکمانیہ تلک کی برسی کانپور میں بھی منائی گئی اور شام خورد محل پارک میں ایک عام جلسہ ہوا

سبد گل

دارالامرا میں انڈیا بل کے پاس ہونے کے وقت ایک لیبر لیڈر نے تجویز کیا تھا کہ حکومت کو سیاسی قیدی اس موقع پر رہا کر دینا چاہیئے - تاکہ بل کے لئے میدان ہموار ہو جائے

کیا سرت بابو کی رہائی سے ابتدا کی گئی ہے بہرحال

ع۔ دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

مسٹر مارٹن ابی سینیا کے سفیر مقیم لندن نے ایک انٹرویو میں فرمایا کہ مجھے تعجب ہے کہ اٹلی کے خلاف بلا تنخواہ لڑنے کی جن ہزاروں والنٹیروں کی درخواستیں مجھے موصول ہوئی ہیں ان میں زیادہ تر آئرلینڈ والے ہیں -

آزادی کی خواہشمند قوموں کے یہی رنگ ہوتے ہیں نہ یہ کہ خود آزاد ہونا چاہیں اور دوسروں کو غلام بناتے پھریں -

---

مدراس کے بشپ نے عیسائی نوجوانوں کو وصیت کی کہ فرقہ وارانہ امتیازات بالکل ترک کر دو اور اپنے وطن ہندوستان کی خدمت کرو۔

یہ آجکل کے بشپ نہ جانے کیوں سٹھیا گئے ہیں کیا لارڈ بشپ آف کنٹربری بھی نہیں سن رہے ہیں

دارالامرا میں انڈیا بل کے پاس ہو جانے پر ہم سمجھتے تھے کہ چلو خدا خدا کر کے یہ قصہ تو ختم ہوا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ برطانوی ضابطے کے مطابق دارالامرا کی تمام ترمیمیں پھر دارالعوام میں پیش ہوں گی - اور اگر اس نے ایک نقطہ کی بھی الٹ تبدیلی کر دی تو پھر دارالامرا کی منظوری کی ضرورت ہوگی -

دیکھئے! یہ سلسلہ لاانتہا کب تک جاری رہتا ہے اور دونوں ہاؤس انڈیا بل کا فٹ بال کب تک کھیلتے ہیں

غرضکہ ؎

ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں -

ہاں! ذرا یہ بھی سن لیجئے! کہ دارالامرا میں انڈیا بل میں کتنی ترمیمیں کی ہیں - جملہ ۳۰۶ راس اور ان سب پر غور کرنے کے لئے دارالعوام میں صرف ایک نشست مخصوص کی گئی ہے - ہر ترمیم اوسطاً ایک منٹ میں منظور یا نامنظور ہوگی -

ہندوستان کی قسمت واقعی بچوں کا کھیل ہے -

معاصر پرتاب کا نامہ نگار مقیم کلکتہ رقم طراز ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے فلمی لائن میں قدم رکھا ہے اور بنگال ٹاکیز کے مکالمہ تحریر فرماتے ہیں -

اگر یہ خبر صحیح ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ سینما کے دن پھر گئے -

فاشزم کی ابتدا میں مسولینی اپنے مخالفوں کو بطور سزا کسٹرآئل کی بوتلیں پلا دیا کرتے تھے - اب بمبئی بازار کی رپورٹ مظہر ہے کہ اٹلی کثیر تعداد میں ہندوستان سے ارنڈی خرید رہا ہے -

معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مسولینی جنگ کے لئے تیار نہیں کیونکہ دوران جنگ میں خود اٹلی میں جنگ ✽

ادب لطیف

اعترافات محبت

از جناب سید خلیق احمد تلہری - رانی کھیت

گذشتہ شب گھر میں بجز بے تعلق اور بیگانہ نگاہوں کے کوئی مجھے دیکھنے والا نہ تھا - پھر بھی کتنی کوشش سے میں بن سنور کر ایسا نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی گویا کہ تمھاری آمد سے گھر کی اداسی نشاط فردوس بن جانے کو ہے لیکن آرائش و زیبائش کی تکمیل کے بعد جب میں نے آئینہ دیکھا - تو میرے بشرے میں سوگوارانہ بیکسی تھی میری نگاہیں مسترحم تھیں اور میں مجسم استفسار نظر آ رہی تھی - سراسیمگی اور حیرانی کے عالم میں میں نے دل سے پوچھا کہ جب وہ ہی نہیں تو یہ سنگار کیسا!

میں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں مسکرانے کی کوشش کی لیکن بجائے تبسم کے میری آنکھیں اشکبار آلودہ ہوگئیں

اور جب میں چولھے کے پاس تنہائی میں "لاف دالشی" کی ایک کتاب لیکر بیٹھی تو اس کا درس خود مجھے لغو اور مہمل معلوم ہو رہا تھا -

میرا قلب غیر معمولی سرعت کیساتھ دھڑک رہا تھا بنفشہ کے پھولوں کا ہار جو میرے سینے پر پڑا ہوا تھا اسکے ننھے ننھے پھولوں کی خوشبو فضا کو غمناک کر رہی تھی اور اس سے ایک ایسی تمنا کا اظہار ہو رہا تھا - جو تمام دنیا کی مرصع لغموں اور شیریں نغموں سے بڑھ کر ہے -

میرے محبوب میرے حیات کی پہلی اور آخری احتیاج تم ہو - زندگی میں تمھارے سوا مجھے کچھ درکار نہیں لیکن تم مجھ سے اور میں تم سے جدا کر دی گئی -

تاہم جب کبھی عشق و محبت کا دیوتا رحم پر آتا ہے اور چند لمحات کیلئے میں تم کو اور تم مجھے میسر آ جاتے ہو تو کسطرح ہجر و فراق کا روح فرسا زمانہ سکڑ کر نقطہ فنا میں تبدیل ہو جاتا ہے اور صرف ایک وقفہ رہ جاتا ہے جس میں ہماری روحیں وجد کرتی رہتی ہیں -

ایسا وقفہ! جس میں تمام حسن و رعنائی - انبساط و مسرت - شان و شوکت - دلخوش کن امیدیں شامل ہوتی ہیں بعینہٖ اس طرح جیسے قوس و قزح کی تمام رنگینیاں ایک چھوٹے سے قطرہ شبنم میں جھلکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں -

ہماری زندگی کا حقیقت میں وہی زمانہ ہے - باقی ایام زندگی روزانہ فرائض کی غیر اختیاری تکمیل میں صرف ہوتے ہیں -

---

✽ کے مخالفین کے لئے اور جنگ کے بعد جشن والوں کے لئے کافی کسٹرآئل کی ضرورت ہوگی -

---

معاصر امرت بازار پترکا نے ایک قیاسی شگوفہ چھوڑا ہے کہ بنگال کی پہلی وزارت میں آٹھ وزرا ہوں گے جن میں سے ۵ مسلمان - ایک یورپین - ایک برہمنیا اور ایک ہندو ہوگا - اسپر معاصر ایڈوانس نے اسکی خوب خبر لی ہے کہ آخر یہ ڈھونگ رچانے سے فائدہ - چنانچہ پترکا اپنی صفائی میں یوں رقمطراز ہے کہ ایڈوانس کو اس بات کا رنج ہے کہ یہی یہ جدت کیوں نہ سوجھی -

اسے کہتے ہیں جرنلزم کا تیر لگے تو تیر نہیں تو تکا -

عالم نسواں

برمی عورت

از نسیم جالندھری

مشرق مغرب کی نگاہوں میں مردوں کا بہشت ہے جہاں عورت مرد کی غلام اور اسکا کھلونا دونوں کا بادی باری سے کام دیتی ہے -

مشرق کے بعض دیگر حصوں کے لئے چاہے یہ روایات کتنی ہی صحیح ہوں لیکن برما میں مطلق اسکا اطلاق نہیں ہوتا - برمی عورت گھر کی بلا مزاحمت غیرے حاکم ہے اور اس حکومت میں مرد کو کوئی دخل نہیں ہے اور ہم برما کو روئے زمین پر وہ ملک کہہ سکتے ہیں جہاں عورتوں کا راج ہے -

یہ بات نہیں کہ مردوں نے عورتوں کو یہ کام سونپ دیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ برمی عورتیں مردوں سے بہت زیادہ لائق ہوتی ہیں - گھر کی مالکہ، گھر میں اکھنڈ راج کرتی ہیں - اپنے شوہر کی نگراں و مددگار اور اپنے خاندان کی سرپرست مانی جاتی ہیں - دنیا میں کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے جہاں اس کی مثال مل سکے برمی عورت زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتی ہے - گھر ہو چاہے دوکان - مندر ہو چاہے بازار منڈی ہو چاہے صرافہ ہر جگہ برمی عورتیں صاف ستھرے لباس میں مسکراتی ہوئی نظر آئیں گی - میلی کچیلی برمی عورت کسی نے نہیں دیکھی - ہر جگہ اسی کا سکہ چلتا ہے اگر آپ کسی کی دوکان پر جائیں جہاں ہزاروں روپے کے جواہرات فروخت کیلئے دکھلائے جاتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس دوکان کی مالک ایک عورت ہے اور وہی اسکا تمام انتظام کرتی ہے - اور ایسی دوکان میں کل ملازمین عورتیں ہی ہیں - اگر آپ بازار سے پھل ترکاری خریدنے جائیں جہاں کل سودا دس یا پندرہ روپے سے زیادہ کا نہ ہوگا تو وہاں بھی آپ کسی برمی عورت کو ہی فروخت کرتے اور قیمت وصول کرتے پائیں گے - اگر آپ دریا کے کنارے جائیں تو آپ کو دور سے رنگ برنگ کے کپڑے نظر آئیں گے - اور ممکن ہے آپکا خیال ہو کہ یہ کوئی پارٹی ہو رہی ہے مگر نزدیک آنے پر معلوم ہوگا کہ یہ دھوبیوں کا گھاٹ ہے - اور برمی عورتوں نے کپڑے دھونے کی غرض سے اسے خوشنما بنا رکھا ہے - کیونکہ منظر کی خوشنمائی کام کی تھکاوٹ کو رفع کر دیتی ہے - ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ فروخت کرنے والی آپ کو عورت ہی ملے گی - اگر آپ کو کسی کلرک کی ضرورت ہے جو ٹائپ اور شارٹ ہینڈ بھی جانتا ہو تو آپ کو کوئی برمی عورت ہی اس مصیبت سے نجات دلائے گی -

بہت مدت نہیں گذری ایک برمی دلال کا انتقال ہو گیا تھا - اس عورت نے لاکھوں روپیہ کا سرمایہ چھوڑا یہ کل اس نے اپنی قابلیت سے جمع کیا تھا - ملک کی خوردہ تجارت کا زائد حصہ عورتوں کے ہاتھوں میں ہے دور دور کے گاؤں میں بھی آپ کو کسی جاہل برمی عورت سے سابقہ نہ پڑے گا - جہاں کام کاج ہے وہاں جہالت کیسے رہ سکتی ہے

باقی آئندہ

بچوں کی دنیا

دلیر ڈاکو

لسلسلۂ گذشتہ

امتیاز کی سمجھ میں اب بات آئی - بڑی زور کا قہقہہ لگایا اور تالیاں بجا کر بولا

" یار بڑا اچھا مذاق رہے گا - بھائی خوب سوچی مگر اب فوراً تیار ہو جاؤ -

دونوں نے جلدی جلدی کہیں چادر - کہیں سے کوٹ - کہیں سے صافہ غرض تمام چیزیں اکٹھا کیں اور پہننے کے بعد عین میں ڈاکو معلوم ہونے لگے مگر - مگر ——— پستول؟

ممتاز نے کہا - چلو! لکڑی کے پستول ہی سہی کل تمھارے باپ بچوں کے لئے جو لاتے تھے - وہی لے آؤ کام چل جائے گا!

امتیاز - ابھی لایا - مگر یار یہ اور بھی مزے کی بات رہی -

گاڑی پہاڑ کی طرف آہستہ آہستہ آ رہی تھی اور ممتاز کی دادی اور دادا اندر بیٹھے تھے - بڑے اطمینان سے گپ ہو رہی تھی - اتنے میں یکایک گاڑی ایک دھچکے کے ساتھ رک گئی - ساتھ ہی ایک زور دار آواز سنائی دی -

" گاڑی روکو! خبردار جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا " ممتاز کی دادی ایک دم چیخ پڑیں " اوئی یہ کیا ہوا -

ممتاز کے دادا گھبرا کر بولے! دو ڈاکوں نے ہمیں گھیر لیا ہے - ارے یہ تو بڑے خونخوار لٹیرے معلوم ہوتے ہیں - معاذاللہ! ایسے وحشی تو میں نے کبھی نہیں دیکھے!

بڑے میاں کا دل تو دھڑ دھڑ کر رہا تھا - مگر ہمت کر کے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر آ کر لگے ڈاکوں کو ڈانٹنے!

"ہم جیسے شریف آدمیوں کو تم نے کیوں روک رکھا ہے"!

ڈاکو:- بس سونے کی تھیلی لا کر رکھ دو! خیریت اسی میں ہے ورنہ ہم ابھی تمھاری ساری شرافت نکال دیں گے -

بڑے میاں کڑک کر بولے! نہیں دیں گے تم جو کچھ کر سکتے ہو کر لو -

مگر ممتاز کی دادی کا جیسے ڈر کے مارے کلیجہ منھ کو آ رہا تھا - اپنی طرف پستولوں کا منھ دیکھ کر ان کی جان نکلی جا رہی تھی -

لے ہے! سونا مانگتے ہیں - خدا کے لئے دیدو جان ہے تو جہان ہے"!

یہ کہہ کر تھیلی زبردستی میاں کے ہاتھ میں دیدی - بڑے میاں خود بھی ڈرے ہوئے تھے تھیلی زمین پر پھینک دی اور بولے اچھا لو تھیلی مگر میں ابھی تھانے میں جا کر تمھاری اس بدمعاشی کا مزہ چکھاتا ہوں -

باقی آئندہ

پردۂ فلم

فلم کی بنیاد

از مسٹر وائی کے طارق کلکتہ

یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ ناقدین فلم، فلموں پر تنقید کرنے سے پہلے اُن کی بنیادوں پر غور کیے بغیر فروعی امور پر بحث کیا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ فلم ساز تو ایک طرف، اخبارات اور رسائل بھی اچھے فلموں کا معیار نہیں قائم کر سکے ہیں ناقدوں سے پوچھتا ہوں کہ اچھے فلموں کی وہ ضرورت تو ملک میں ظاہر کرتے اور ہمیشہ فلمسازوں کی فن کشی پر ہنگامہ آرائی کیا کرتے ہیں لیکن اچھے فلم کون سے محاسن اور کن خوبیوں کے ہوں کیا کبھی یہ باتیں انہوں نے پیش کیں ہیں۔ ایک فلم بین کی حیثیت سے اگر میں سوال کروں تو حق بجانب ہوں۔ لیکن مجھے اس سوال کا جواب ملنا مشکل نظر آتا ہے۔

ہندوستان میں عام قاعدہ ہے کہ ہر روز ناقد فلم کی صناعی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کیا کرتا ہے فوٹوگرافی اور صدابندی کے محاسن اور معائب پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ ڈائرکشن کی خوبیاں اور برائیاں بتائی جاتی ہیں۔ اور وابستگان فلم جن میں بیشتر صناع ہوتے ہیں۔ ایسی تنقیدوں کو غیر معتمد اور غلط ثابت کرتے ہوئے دلائل یہ پیش کرتے ہیں کہ جب ناقد فلم سازی کی حقیقت۔ فوٹوگرافی، صدابندی، ڈائرکشن سے واقف نہیں ہیں۔ فلم کیونکر تیار ہوتا ہے؟ یہ تو انھیں معلوم نہیں پھر کیوں کر اُن کی تنقید مستند ہو سکتی ہے؟ اُن کے دلائل ایک حد تک صحیح اور جائز ہیں۔

بلاشبہ فلم سازی کے دوران میں فلم سے متعلق کارکنوں کی اجتماعی حیثیت کی مثال ہاکی ٹیم سے دی جا سکتی ہے۔ ٹیم کامیابی یا غیر کامیابی میں جس قدر اجتماعی حیثیت سے ذمہ دار ہے اُسیقدر اُسکا ہر کھلاڑی انفرادی حیثیت سے بھی اسکا ذمہ دار ہوتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ فلم کے تمام کارکن اپنی ذمہ داری محسوس کریں۔ کہ فلم مجموعی حیثیت سے اچھا ہو! لیکن ہاکی کا کھیل شروع ہونے سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ زمین اچھی ہے اس پر کھیل ہو سکتا ہے یا نہیں کیا آپ نے کبھی فلم کی زمین کے متعلق بھی غور کیا؟

کیا آپ نے کبھی اُس کی بنیاد تلاش کی؟

کیا؟ ——— ذرا میرے سوال پر فکر کیجیے

فلم کی بنیاد کیا ہے؟ فلم کیوں تیار کیا جاتا ہے فلم کا اصل مقصد کیا ہے۔؟ فلم کیوں دنیا میں ہر دل عزیزی حاصل کر رہا ہے۔؟ فلم کے فوائد میں اس کے حصہ میں کس کے حصہ میں محفوظ ہیں۔؟

فکر کی روشنی میں یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں اور اسکا جواب صرف ایک لفظ میں دیا جا سکتا ہے یعنی "افسانہ"

فلم سازی کے خیال کی پیدائش کے بعد ہی سب سے پہلے جو چیز سامنے آتی ہے وہ "افسانہ" ہے اور افسانہ کے لئے آرٹسٹ ڈائرکٹر، اور دوسرے تمام صناع اور لوازمات مہیا کیے جاتے ہیں۔ افسانہ ہی پر فلم کا نام رکھا جاتا ہے۔ بلکہ فلم کے معنی یہ ہیں کہ افسانے، تصاویر کی صورت میں دکھائے اور سنائے جائیں۔ یہی فلم کی بنیاد ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جب بنیاد کمزور ہوگی۔ اُس پر مضبوط عمارت کی تعمیر، عمارت کے استحکام کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ ہلکی سی جنبش کے بعد ایسی عمارت کا منہدم ہو جانا غیر ممکن نہیں ہے۔

لیکن فلموں پر تنقید کرنے سے پہلے آپ نے کبھی اس بنیاد پر غور کیا؟ کبھی نہیں۔ ورنہ آپ پبلک کی پبلک کی ذہنیت میں آج انقلاب پیدا کر دیتے، اور اب یہ ضروری ہو گیا کہ ملک کی اس قومی صنعت کی بہبودی کی خاطر فلم بینوں کی ذہنیت میں ایسے انقلابات پیدا کیے جائیں۔

اگر ملک کے تمام تر ناقدوں نے یہ روِیہ اختیار کر لیا تو وہ ایک ہی مقصد کو ساتھ لیکر ایک مرکز پر جمع ہو جائیں گے اور اسی کی آج اشد ضرورت ہے۔

اقوال زریں

سچا دوست وہ ہے جو تیرے عیوب پر تجھے نصیحت کرے اور اپنے نفس پر تجھے فضیلت دے

❊

جسم کی صحت کم کھانے سے ہے اور روح کی صحت کم گناہ کرنے سے۔

❊

وہ علم جو تجھے نہ سنوارے گمراہی ہے اور وہ دولت جو تجھے فائدہ نہ پہونچائے۔ ہلاکت کا باعث ہے۔

❊

فرصت کو غنیمت جان۔ کیونکہ یہ بادل کی طرح گذر جاتی ہے۔

❊

تین چیزیں انسان کو سرفراز ہونے سے روکتی ہیں۔ پست ہمتی۔ حیلہ کی کمی۔ رائے کی کمزوری

❊

چھ چیزوں کے واسطے پائداری نہیں ہے۔ بادلوں کا سایہ۔ شریر کی دوستی۔ حرام کا مال۔ عورت کا عشق۔ ظالم بادشاہ۔ جھوٹی تعریف۔

❊

اگر سچ کی تصویر کھینچی جائے تو شیر بن جائے اور اگر جھوٹ کی تصویر کھینچی جائے تو لومڑی بن جائے

❊

جس نے اپنی زبان کو درست کیا۔ اُس نے اپنی عقل کو زینت دی

❊

جس نے اپنے کلام کو درست کیا اُس نے اپنے تئیں آراستہ کیا۔

❊

جب تو کوئی بات کہہ چکے تو وہ تیری مالک ہے اور جب تک تو اُسے نہ کہے تو اُسکا مالک ہے۔

❊

خداوند کریم کے ساتھ بلند ہونے والا سایہ نور ہے اور خلقت کے ساتھ محبت ہونے والا لائم ہے۔

❊

موج تبسم

انجنیئر (معمار سے) آج تم نے دیوار کو پھر اسی طرح تعمیر کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ کل تم کو اس کے خلاف ہدایت کر دی گئی تھی۔

معمار (حضور کے اسسٹنٹ صاحب نے اسی طرح ہدایت کی ہے۔

انجنیئر:۔ وہ بیوقوف ہے تم اسی طرح تعمیر کرو جس طرح میں کہتا ہوں

معمار ۔ مگر وہ بھی حضور کی نسبت یہی آخری جملہ کہہ گئے ہیں اور حکم دے گئے ہیں کہ میں اسی طرح دیوار تعمیر کرتا رہوں۔

❊

مضمون نگار۔ ایڈیٹر سے۔ جناب کے گوش گذار کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے مضامین کا انتظار ملک کے عام اخبارات کے ایڈیٹر نہایت بے صبری سے کرتے ہیں۔

ایڈیٹر۔ (دو تین سطور پڑھ کے) ضرور کرتے ہوں گے۔ آخر ردی کی ٹوکری ڈھونے والا چپراسی کیوں بیکار رہے۔

❊

بیوی:۔ اگر میں مر جاؤں تو تمھارا کیا حال ہوگا

شوہر:۔ میں فرط غم سے پاگل ہو جاؤں گا

بیوی۔ دوسری شادی تو نہ کرو گے

شوہر۔ نہیں اس قدر پاگل نہیں ہوں کہ دوسری شادی کروں۔

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے اونچا مینار

سنہ ۱۹۳۷ء میں پیرس میں ایک بہت بڑی نمائش ہوگی نمائش میں ایک عالیشان مینار بنانے کی تیاری کی جا رہی ہے یہ مینار ۲۳۰۰ فٹ اونچا ہوگا۔ انیسویں صدی کے آخر میں پیرس میں جو نمائش ہوئی تھی اُس میں ۹۸۴ فٹ اونچا مینار "ایفل ٹاور" بنایا گیا تھا۔ جو کئی سالوں تک دنیا کی سب سے اونچی عمارت مانا جاتا رہا مگر حال میں نیویارک کی ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ میں اپنی ۱۲۵۰ فٹ کی اونچائی سے دنیا کی اونچائی کا ریکارڈ مات کر دیا لیکن پیرس کا یہ مینار اتنا اونچا ہوگا کہ ایفل ٹاور اور ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ دونوں کی مجموعی اونچائی بھی اس کی چوٹی کو نہ پہونچ سکے گا۔ اس مینار میں ۱۴۰۰ فٹ تک کی اونچائی پر موٹر کے جانے کا راستہ ہوگا یہ راستہ مینار کے باہر چاروں طرف چکر کاٹتا ہوا بنایا جائے گا۔ ۱۴۰۰ فٹ سے اوپر لفٹ کے ذریعہ جا سکیں گے۔

مینار کے بالائی حصہ میں آب و ہوا کی جانچ کا دفتر اور لائٹ ہاؤس ہوگا اس لائٹ ہوس کی روشنی ایک سو میل کے فاصلے سے دکھائی دے گی۔ اس کے نیچے ۴۳۰ فٹ ڈایا میٹر کا ایک گول ہال ہوگا جمیں انٹرنیشنل جلسے ہونگے۔ سب سے نچلے حصہ میں خبریں آنے جانے کیلئے ریڈیو اور تار کا اسٹیشن ٹیلیفون کا ایکسچنج وغیرہ رہے گا تمام عمارت کے کرایے سے اتنی آمدنی ہوگی جس سے چالیس سال کا سارا خرچ نکل آئے گا۔

لیگ کونسل کا اہم اجلاس مسٹر ایڈن کی روانگی

اہل مصر کی ہمدردی حبش کیساتھ ہے! سابق فوجی افسران کی پیشکش

لندن ۳۰ جولائی - جنیوا کو برطانوی ڈیلی گیشن کھلے دل کے ساتھ جا رہا تھا۔ یہ ہے وہ رائے جو آج باخبر حلقوں میں ظاہر کی گئی۔ جب کہ مسٹر ایڈن بذریعہ ہوائی جہاز لندن کے لئے روانہ ہو رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ برطانیہ کیا رویہ اختیار کرے گا۔ مسٹر ایڈن کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حالات کے مطابق جو چاہیں وہ کریں۔

رگبی ۳۰ جولائی - بین الاقوامی لیگ کے معاملات کے وزیر آج بذریعہ ہوائی جہاز پیرس جائیں گے۔ جہاں فرانس کے وزیر اعظم موسیو لاول سے ملاقات کریں گے اور دونوں مدبر ایک ہی ٹرین سے جنیوا جائیں گے جہاں کل شام کو لیگ کونسل کی میٹنگ ہوگی۔ جس میں اٹلی اور حبش کے معاملہ پر مباحثہ ہوگا۔ رسم کے مطابق لیگ کونسل کی پہلی میٹنگ پرائیوٹ ہوگی۔ تاکہ ممبران ایجنڈا تیار کر سکیں۔ دن میں پریذیڈنٹ کونسل موسیو لٹونیٹ موسیو لاول، مسٹر ایڈن اور بیرن الوسی ہیڈ اطالوی ڈیلی گیشن کے درمیان پرائیوٹ گفت و شنید ہوگی۔

جو مسائل درپیش ہیں اُن کے بارے میں برطانیہ کی پالیسی دو خاص باتوں پر مبنی ہے۔ یعنی ایک تو یہ کہ امن قائم رکھا جائے اور لیگ کے فیصلہ کی پابندی کی جائے جس کے بدرو ممالک نے اپنے جھگڑے پیش کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

حال ہی میں حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس میں جو تبادلۂ خیالات ہوا تھا۔ اس میں یہ واضح ہو گیا تھا کہ حکومت فرانس کا بھی یہی مقصد ہے اس کے متعلق طریق کار مؤثر کرنے کا کام کونسل کا ہے۔

پیرس میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حبش کو اپنی کارروائی جاری رکھنے کی مہلت دینا سود مند ثابت ہوگا۔

موسیو لاول کا رزولیوشن

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لیگ کونسل کی میٹنگ میں موسیو لاول مطالبہ کریں گے کہ گذشتہ مئی میں اٹلی اور حبش کے بارے میں جو رزولیوشن پاس کیا تھا اُس کا یہ مطلب ہے کہ مصالحتی کمیشن کو ۲۵ اگست تک اپنا کام جاری رکھنا چاہیئے ....
اور اگر اُس وقت تک کوئی کامیابی نہ ہوئی تو پانچواں ثالث مقرر کر دینا چاہیئے۔

برطانیہ کے رویہ پر انحصار

جنیوا کی اطلاع مظہر ہے کہ لیگ حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جنیوا لیگ کونسل کی میٹنگ کا نتیجہ کا انحصار برطانیہ کے رویہ پر ہے اور جہاں تک برطانیہ کے رویہ کا تعلق ہے برطانیہ اسبات کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے۔ فرانس ایک ہفتہ کے لئے معاملہ ملتوی کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اگر برطانیہ نے رہنمائی کی تو خود اُسکی تقلید کرے گا اسلئے خیال ہے کہ ایک یا دو روز تک کونسل کا اجلاس ہوگا۔

مصر کی ہمدردی

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم سکندریہ لکھتا ہے کہ اہل مصر اٹلی اور حبش کے مسئلہ میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور حبش کے ساتھ اُن کو گہری ہمدردی ہے مسلم نوجوانوں کی ایسوسی ایشن نے مسلمانوں کی ایک میٹنگ طلب کی ہے۔ جس کے حبش کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں گی ریٹائرڈ مصری اور ترکی افسران حبش کی فوج میں ایک بڑی تعداد میں شامل ہو رہے ہیں۔

اٹلی نے مصر سے ایک بڑی بھاری تعداد میں غلہ خرید کیا ہے۔ اس کے یہاں غلہ کا نرخ گران ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

سی پی کونسل کا آئندہ پروگرام

ناگ پور ۲۸ جولائی - رائے بہادر جی پی جیسوال سی کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کریں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ عام مشکلات کے پیش صوبجات متوسط میں ہائی کورٹ کے قیام کی تجویز کو ملتوی کر دیا جائے۔ آئندہ اجلاس کے لئے دیگر ۲۲ قراردادیں موصول ہوئی ہیں جس میں سے ایک تجویز میں مسٹر ایم پی کولے نے مطالبہ کیا ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں جن قوموں کی بھرتی اُن کے تناسب سے زیادہ ہے اُسے بند کر دیا جائے۔ جب تک کہ دوسری قوموں کو مناسب حق نمائندگی حاصل نہیں ہوگا۔

مسٹر پانٹے ایک رزولیوشن پیش کریں گے کہ اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں گراوٹ کے تناسب سے مالیانہ میں بھی تخفیف کی جائے۔

مسٹر لوالیس پٹیل مقامی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ دیہاتی آبادی کے مفاد کے لئے ایک انقطاعی اور موزوں پروگرام تجویز کیا جائے۔

راؤ صاحب قرارداد پیش کریں گے کہ حکومت کو صنعتی علاقوں کے رہائشی مکانات کی صفائی اور کرایہ عائد کرنے کے متعلق مناسب قانون بنانا چاہیئے۔

مسٹر اسید سنگھ مطالبہ کریں گے کہ اینگلو ورنیکلر اسکولوں میں صنعتی تعلیم بھی شامل کیجائے۔ تاکہ بیکاری میں کچھ کمی ہو سکے۔

ہندوستان کی مالی حالت کی تحقیقات

دار العوام میں سوال جواب

لندن ۳۰ جولائی - آج دار العوام میں سر الفرڈ ناکس نے دریافت کیا کہ اُن ماہرین کے کیا نام ہیں جو کہ انڈیا بل پاس ہو جانے کے ہندوستان کی مالی حالت کے بارے میں تحقیقات کریں گے۔

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے معذوری کا اظہار کیا اور بیان کیا کہ حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر ممکن ہو سکا تو گرمائی تعطیلات کیلئے اجلاس ملتوی ہونے سے قبل ہی اُن کے نام بتا دیئے جاویں گے۔

گوری قوم کا مقابلہ کرنے کیلئے سیاہ اقوام میں زبردست اتحاد

عیسائیوں اور مسلمانوں کی شمولیت!

عدیس ابابا - عدیس ابابا میں ایک مظاہرہ نے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ حب الوطنی کے معاملہ میں حبش کے عیسائیوں اور مسلمانوں میں اتحاد قائم ہو چکا ہے۔ مقررین کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ اگر گوری قوم کی طرف سے حملہ کیا جائے تو سیاہ اقوام متحد ہو کر اسکا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ مظاہرہ میں شہنشاہ حبش نے شریک ہونے کا وعدہ کیا تھا مگر شامل نہ ہو سکے حب الوطنوں کی تقریروں میں عیسائی مسلم اتحاد پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ مسلمان اور عیسائی دونوں کثیر تعداد میں مظاہرہ میں شریک ہوئے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ دونوں کے درمیان ملکی معاملات کے بارے میں اتفاق ہے آج کی تقریروں میں پہلی مرتبہ سنا گیا کہ گوری قوم کے مقابلہ پر سیاہ اقوام کو متحد ہو جانا چاہیئے کہ ہمارا جھنڈا ہی ہمارا رنگ ہے۔ ہم سیاہ قوموں کو متحد بنانا چاہیئے۔ جوٹی میں شمالیوں سے گفت و شنید کے دوران میں نامہ نگاروں اخبارات نے بھی خیالات پائے۔

سنیچر کو ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا تھا جس میں اس بیان کی تردید کی گئی تھی جو قاہرہ سے شائع ہوا تھا اور روم سے روانہ کیا گیا تھا۔ اور جس میں لکھا گیا تھا کہ جیما کے سلطان مرحوم ابو جعفر کے پوتے ابو جاگیر نے مکہ کو تحریر کیا ہے اس کے والد سلطان جعفر کے جانشین عبد اللہ کو حراست میں لے لیا گیا ہے

سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ عبد اللہ نے ایک خط کے ذریعہ صوبہ کی حکومت سے دست برداری حاصل کر لی ہے۔

مختصر طور پر واقعات یہ ہیں۔
جعفر منلک کا دوست تھا جب ۱۸۸۴ء میں منلک نے کوفہ کو فتح کر لیا۔ جعفر نے ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے قرار پایا کہ جیما کا بیرونی نظم و نسق رسم و رواج اور قانون برقرار رکھا جائے۔ اور وہ اُنکی بالادستی کو تسلیم کرنے کے لئے سالانہ خراج ادا کرتے رہیں۔ ۱۹۳۲ء میں جعفر بوڑھا ہو گیا اور اس کی حالت خراب ہو گئی شہنشاہ نے اپنے بوڑھے اتالیق امیر ویدا جیم والدے سول کو جیما کو حکومت کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے غلاموں کی تجارت کو مغرب بعید کی طرف پھیلا دیا۔ جس سے جیما کو بہت فائدہ ہوا۔ لیکن نئی فوج کے ٹکس بڑھانے کی وجہ سے قدرے بے اطمینانی پھیل گئی۔ اور ابو جاگیر کو اٹلی سے ساز باز کرنے کا موقع مل گیا۔ جابر نے اپنے والد کو جو کہ خدا پرست مذہبی اور گوشہ نشین شخص تھا۔ حبش کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی اور بالآخر شہنشاہ حبش نے عبد اللہ کو عدیس ابابا بلا لیا تاکہ جھگڑے ختم ہو جائیں۔ دسمبر میں عبد اللہ عدیس ابابا سے چلا گیا اور خدا کی یادگاری میں مصروف ہو گیا اس لئے اب دجیسج ہی جیما میں حکومت کرتا ہے جابر قید میں ہے اور خیال ہے کہ یہ خط اسی نے مکہ کو روانہ کیا ہے۔

بندوقوں کی جگہ مشین گنوں کا استعمال

لندن ۳۰ جولائی - آج مسٹر ہیگ نے دار العوام میں اعلان کیا کہ دفتر صیغہ جنگ میں گذشتہ کئی سال کے تجربہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ لیوس کی بندوقوں کی بجائے زیکوسلاویہ کی ہلکی مشین گنیں استعمال کیجائیں

کوئلہ سے مٹی کا تیل

اہل انگلینڈ کا تجربہ

رگبی ۳۰ جولائی کیپٹن کرک غضنفر وزیر صیغہ کان نے ایک سوال کے جواب میں جو کہ حال ہی میں پارلیمنٹ میں دریافت کیا گیا ہے صنعت کیمیاوی اسٹیار کے صیغہ کا ایک دلچسپ بیان شائع کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برمنگھم میں کوئلہ سے تیل نکالنے میں کسقدر ترقی کی گئی ہے!

انگلینڈ میں تعطیلات گرما

رگبی ۲۸ جولائی - گرمائی تعطیلات کی وجہ سے ٹریفک میں جو اضافہ ہونے والا ہے اس کے پیش نظر منتظمان ریلوے وسیع انتظامات کر رہے ہیں لندن اور نارتھ البیرن ریلوے نے لوروپول ۴۲ اور کنگس کراس سے ۱۶ مزید گاڑیاں چلانے کا انتظام کیا ہے سدرن ریلوے نے بحری ہفتہ کے دوران میں پورٹ سماوتھ اور پلائی ماوتھ کے لئے سیر کیلئے خاص انتظام کیا ہے۔

میسور میں قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت

میسور ۲۰ جولائی - میسور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۳۰ قانون پولیس شہر میسور میں ۱ ماہ تک قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت کر دی ہے

ڈاکخانوں میں ۳۷ کروڑ پونڈ!

برطانیہ کے مختلف ڈاک خانوں میں ......۳۷ پونڈ جمع ہیں۔ برطانوی ڈاک خانہ جات کے سیونگ بنک کارنٹ میں ......۱۱ افراد نے روپیہ جمع کر رکھا ہے برطانوی ڈاک خانہ جات میں ہر روز ۱۲۰۰۰ روپیہ جمع کرانے اور نکلوانے کے لئے آتے ہیں اور برطانیہ کے کل ......۱۶ ڈاک خانہ جات میں لوگوں کے حساب ہیں۔

مسٹر سرت چندر بوس رہا ہو گئے

کلکتہ ۲۶ جولائی - آج صبح مسٹر سبھاش چندر بوس کے بڑے بھائی مسٹر سرت چندر بوس کو جنہیں ۱۸۱۸ء کے ریگولیشن کے ماتحت نظر بند کیا گیا تھا غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ مسٹر سرت چندر بوس کو حال ہی میں اُن کی ماتا جی کی علالت کی وجہ سے کرسیونگ سے جہاں ان کو نظر بند کیا گیا تھا۔ کلکتہ منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے مسٹر موصوف کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ سے بلا مقابلہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ مگر رہا نہ ہونے پر مستعفی ہو گئے

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

واردھا - ۳۱ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج صبح اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ جدید آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کا مسئلہ کا فیصلہ قطعی قبل از وقت ہے۔

کمیٹی نے انتخابات کے لئے دیگر پارٹیوں سے اتحاد کرنے پر غور کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی عہدے قبول کرنے اور دیگر پارٹیوں سے اتحاد قائم کرنے کے بارے میں ایک طویل بیان شائع کرے گی۔

اس کے بعد کمیٹی نے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی اس تقریر پر غور کیا جو انہوں نے ریاستی باشندگان کے متعلق میسور میں کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ایک طویل بیان شائع کریں گے۔ جس میں اپنے رویہ کا جواز پیش کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی اس تقریر کو زیادہ اہمیت نہیں دے رہی ہے۔ اور جہاں تک ریاستی باشندگان کا تعلق ہے کلکتہ اور جبل پور کے رزولیوشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

۳۱ جولائی - آج صبح ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں ریاستی باشندوں کی بہبودی کے متعلق کانگریس کی پالیسی کی بارے میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی تقریر پر غور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے پورے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں انہوں نے اپنی پوزیشن کی حفاظت کرتے ہوئے یہ تسلیم کیا کہ برطانی حکومت کا ستھ لگنے اور والیان ریاست کو اپنا دشمن بنانے سے ریاستی باشندوں کو کچھ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ برطانی حکومت خود ریاستی باشندوں کی بہبودی کے متعلق والیان ریاست کے جذبات کی قدر کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ ریاستوں کو خود مختار رہنا چاہئے اس معاملہ میں کمیٹی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا لیکن عام طور پر یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ انفرادی رائے کے اظہار سے اس مسئلہ کے متعلق کانگریس کے رزولیوشن پر کوئی بھی اثر نہیں پڑتا۔ اس کے بعد کمیٹی نے عہدوں کو قبول کرنے کے متعلق مجوزہ رزولیوشن پر غور کیا۔ ایک بجے تک بحث جاری رہی اور ایک بجے کے بعد پھر اس مسئلہ پر بحث ہوگی۔

کوئٹہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے تیس سے زائد ممبروں کی صدر کانگریس کے پاس عرضداشت آگئی ہے اس لئے انہوں نے کمیٹی مذکور کا اجلاس مدعو کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگرچہ ابھی تک مقام یا تاریخوں کا تعین نہیں ہو سکتا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ میٹنگ ماہ اگست کے آخر یا اکتوبر میں مدعو کی جائے گی۔

کمیٹی نے اس کے بعد اس شکایت پر غور کیا کہ بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی کے بہت سے ممبر فرضی ہیں۔ لیکن فیصلہ ہوا کہ اس سلسلہ میں اسوقت تک کوئی بھی کارروائی نہ کی جائے۔ جب تک کانگریس کا ایک انسپکٹر وہاں جا کر تحقیقات نہ کرے۔

بجری ڈاکوؤں نے ریل گاڑی کو تباہ کر دیا

ٹوکیو ۳۱ جولائی - سہگنگ کے قریب بجری ڈاکوؤں نے ایک ٹرین کو گرا دیا۔ جو کہ ایک نہایت ہی غیر معمولی خیال کیا جاتا ہے۔ جس میں ۱۱ اشخاص ہلاک ہوگئے۔ جن میں سے ۹ جاپانی تھے۔ اور ۲ منچوکو کے رہنے والے تھے۔ بہت سے اشخاص مجروح ہوئے ڈاکوؤں نے ٹرین کو گرا دیا۔ اور پھر مسافروں پر حملہ شروع کر دیا۔ ۲۰ مسافروں اور ایک درجن ریلوے ملازمین نے اُن کا مقابلہ کیا۔ لیکن ڈاکو غالب رہے دو ریلیف ٹرینیں وہاں بھیجدی گئی ہیں افواج ڈاکوؤں کا تعاقب کر رہی ہیں۔

زلزلہ کوئٹہ کے متعلق رپورٹ!

کوئٹہ میں زلزلہ کی وجوہات کے متعلق ارضی ماہروں کا ایک بیان اور ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت شائع ہوگا اس بیان کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ اس سے کوئٹہ کے مستقبل پر بڑا اثر پڑے گا

ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس مدراس

مسٹر ریڈی کا اظہار خیال

مدراس ۲۰ جولائی - میری رائے میں کونسلوں میں داخلہ کی اجازت دینے کے عہدوں کے قبول کرنے پر پابندی عائد کرنا بیہودہ پالیسی ہے مستقل مخالف کوئی مخالفت نہیں ہے۔ مخالفت جو کچھ بھی فائدہ ہو سکتا ہے وہ اسی حالت میں جب کہ مخالف پارٹی حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لے۔ دائمی نکتہ چینی کی مانند دائمی مخالفت بھی مستقل بیزاری کا باعث بن جاتی ہے اور کچھ دنوں بعد لوگوں کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی یہ ہیں وہ الفاظ جن میں آج مسٹر سی آر ریڈی ممبر کونسل نے ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس کی صدارت فرماتے ہوئے جو کہ کانگریس ہاؤس میں منعقد ہوئی اپنی صدارتی تقریر کی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ میری رائے میں ہمیں کونسلوں تک پہونچکر اس کام کو دوسرا انجام دینا چاہئے۔ جب کہ ہم اہل ہیں اگر کانگریس کی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے ہمیں کافی اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہوتی تو ہم اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کریں گے۔ لیکن جب تک وہ صورت حالات پیدا نہ ہو اسوقت تک عہدوں کے قبول کرنے پر پابندی عائد کرنا نہ محض غیر پسندیدہ ہے بلکہ مضر بھی ہے۔

جدید آئین کو تباہ کرنے کے بارے میں مسٹر ریڈی نے یہ تجویز قائم کی کہ ورا اس کونسلوں میں داخل ہونے اور محض مخالفت کرنے سے کوئی آئین تباہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے برخلاف اگر ہمیں اکثریت حاصل ہو جائے تو ہم وزارت پر قبضہ کر کے حکومت کو ناممکن بنا سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آئین تباہ نہیں ہوگا بلکہ گورنر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ نظم و نسق کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اندریں صورت حالات کانگریسی ممبران کونسل کا فرض صاف ہے کہ انہیں چاہئے کہ وہ کانگریس کی پالیسی کو عمل جامہ پہنانے کی غرض سے عہدے قبول کرلیں۔ لیکن محض عہدوں کی خاطر کانگریس کی پالیسی کو ہرگز ترک نہ کردیں۔

گوہاٹی ۲۶ جولائی - لچھوناتھ گھاٹ پر دو اشخاص بجلی گرنے سے ہلاک ہوگئے۔ اور دو کی لوٹنے کی قوت جاتی رہی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قاعدہ اوہ

نمبر مقدمہ ۳۲۲/۱۳۰۱

بعدالت مال آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ڈیرا پور ضلع کانپور۔

لالہ لچھمی نرائن بنام کوشلا مدعا علیہ

بنام کوشلا ولد رنتا و رامیشور و کالی چرن پسران بہاری لوہار ساکن ستر سیل پور کچہری پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو۔ اور بر گاہ وہی تاریخ جواب کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ جولائی ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت   دستخط حاکم عدالت

ایوان تجارت ہند کی میٹنگ

بمبئی ۳۰ جولائی - ہندوستانی ایوان تجارت کے ممبران نے سہ ماہی عام اجلاس میں کل سہ پہر ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں بیان کیا گیا کہ مجالس آئین ساز کے انتخابات کے لئے ایوان حق رائے دہی کو وسیع کرنے کی خاطر ایوان کی فہرست رائے دہندگان نیز ملحقہ تجارتی ایوانوں کے نمائندوں کی تعداد بڑھا دینی چاہئے رجو ایک سے لگا کر زیادہ سے زیادہ آٹھ بڑھائی جا سکتی ہے۔

افسانہ

بھوت

از مسٹر راز

بھوت اور اُسکا خوفناک تخیل نہ صرف کم عقل ذہنیتوں اور جاہل ترین دماغوں پر اپنا قبضہ اور تسلط کئے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس "من گھڑت" افسانوں سے وہ طبقہ بھی متفقہ طور پر علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ جو تعلیم یافتہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے جاہل ماوں کی دلچسپ کہانیاں۔ بوڑھے اور کم عقل لوگوں کے افسانے جو کم سن بچوں کو بہلانے اور ڈرانے کے واسطے کہے جاتے ہیں۔ ان کے کمزور دماغوں پر قبضہ جمالیتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ دماغی نشو ونما کے ساتھ یہ خیال اور وہم پکڑتا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم اپنا ایک واقعہ درج کرتے ہیں جو نہ صرف دلچسپی کے لحاظ سے بہتر بلکہ توہمات کے اصلی اسباب پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔

معاش کی تلاش نے مجھے اپنے عزیز وطن سے چھڑا کر دوسرے شہروں میں رہنے پر مجبور کر دیا۔ اور اپنی رہائش کیلئے ایک کرایہ کے مکان کی ضرورت پڑی تلاش اور تفتیش کے بعد دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بڑے چوراہے پر بڑے سیٹھ جی کی مشہور دوکان میں ایک حصہ کرایہ پر خالی ہے جو پختہ ہے اور لب سڑک واقع ہے سیٹھ جی یہاں کے مشہور رئیس اور بیوپاری تھے ہم نے سیٹھ جی سے ملاقات کی اور اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

سیٹھ نے پہلے ہمارا نام سکونت دریافت کی اور پھر فرمانے لگے۔ بھائی یہ مکان تو کرایہ کے لئے ہی ہے اور اس میں اکثر کرایہ دار آئے بھی ہیں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم کو حالات سے بے خبر رکھوں اس مکان میں ایک بھوت کا اثر ہے وہ کرایہ دار کو ایک رات سے زیادہ نہیں رہنے دیتے۔ تم چونکہ شریف آدمی معلوم ہوتے ہو۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو ان واقعات کی اطلاع دوں۔ اسپر بھی اگر تم چاہتے ہو تو میں مکان تمھیں دینے کو تیار ہوں۔ کرایہ مکان کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں۔ اگر تم یہاں رہنے لگے تو اس کا فیصلہ دو چار روز میں ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ شائد تم ایک رات کے بعد مجبور ہو جاوگے کہ اس مکان کو خالی کر دو۔

بھوت کا نام سنتے ہی ہمیں فوراً بچپن کا خیال آگیا اور چند لمحوں میں ان کے تمام سنے ہوئے قصوں پر تنقیدی نظر ڈال گئے۔ ہم نے سوچا کہ آخر مکان کا کرایہ اسوقت تو دینا پڑتا ہی نہیں ہے اور بھوت کوئی ایسا زہریلا گیس بھی نہیں ہے کہ جو فوراً ہی ہمارا کام ختم کر دے کم سے کم اس معاملہ میں تحقیق تو کی جائے۔ کہ واقعی بھوت کیا بلا ہے۔ اور اس کی صورت کیا ہوتی ہے۔

ہم اپنے دل ہی دل میں یہ خیال کر رہے تھے اور سیٹھ جی ہماری طرف سے دیکھتے ہوئے ہماری جواب کے منتظر تھے۔ آخر ہم نے اپنی جوانمردی دکھاتے ہوئے کہا "سیٹھ جی ہم ان توہمات کے قائل نہیں ہیں" آپ ہمیں یہ مکان کرایہ پر دیدیجئے جو کچھ ہوگا ہم دیکھ لینگے سیٹھ جی نے خندہ پیشانی سے ہمیں دیکھتے ہوئے منیم جی سے کہا۔

"منیم جی آپ کے ساتھ جاو! اور مکان کا تالا کھول دو" مکان پختہ صاف ستھرا تھا۔ اس کی صفائی سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شائد اس مکان میں کوئی رہتا ہے اور ابھی اُسکو صاف کر کے چلا گیا ہے۔

باقی آئندہ

دیسی ریاستیں

فیڈریشن اور والیان ریاست

شملہ کے سرکاری حلقوں میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ فیڈریشن میں ہندوستانی ریاستوں کے شرکت کا سوال اسوقت تک یوں ہی پڑا رہے گا جب تک کہ انڈیا بل پارلیمنٹ میں ایکٹ بن کر ملک معظم کی منظوری حاصل نہ کرے گا۔ شاہی تصدیق ہونے کے بعد حکومت ہند کسی تاخیر کے بغیر والیان ریاست کو فیڈریشن میں دعوت شرکت دے گی۔

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نرمندر منڈل کا کوئی خاص اجلاس نہیں طلب کیا جائے گا کیونکہ فیڈریشن میں شرکت کی گفتگو ہر والئے ریاست کے ساتھ انفرادی حیثیت سے ہوگی۔ اور ان کو جلد از جلد جواب دینے کی ہدایت کی جائے گی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ انفرادی طور پر ہر ریاست کو فیڈریشن میں شریک ہونے یا نہ ہونے کا حق حاصل ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب جدید آئین خود تمام ہندوستانیوں کی نگاہ میں رجعت پسندانہ اور ناقابل قبول ہے۔ تو ریاستوں کی شرکت اور عدم شرکت میں چنداں فرق نظر نہیں آتا ہے۔

ریاست جودھپور کے ایک جاگیر دار کو سزا

ریاست کے جودھپور نے باگڑی کے (جو ریاست جودھ پور کی ایک بہت بڑی جاگیر ہے) ٹھاکر کو ریاست کی حدود سے باہر رہنے کا حکم دیا ہے اور جاگیر کا نظم ونسق کورٹ آف وارڈس کے سپرد کر دیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹکار کے باشندے ایک عرصہ سے دربار جودھپور سے یہ درخواست کر رہے تھے کہ ٹھاکر موصوف کو گدی سے معطل کر دیا جائے انہوں نے ٹھاکر موصوف کے خلاف دربار سے بہت سی شکایات کی ہیں۔ جن میں سے اہم ترین یہ ہے کہ ایک شخص مسمی دروغہ کی نابالغ لڑکی کو اغوا کر کے دق کیا گیا۔

ریاست گوالیر میں تعزیری ٹکس

ریاست گوالیر کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ چونکہ ریاست گوالیار کے چند اضلاع میں شدید نوعیت کے جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے حکومت نے موضع نند پورہ۔ باریہ اور ترسنا میں اسپیشل پولیس رکھنے اور وہاں کے باشندوں پر تعزیری ٹکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مولینا محمد احمد کاظمی ممبر اسمبلی کی تشریف آوری

اور احرار لکچرار سوسائٹی کان پور کا افتتاح

مورخہ ۲۸ر جولائی کو مولینا محمد احمد کاظمی ایڈوکیٹ ممبر اسمبلی وصدر مجلس احرار یوپی دفتر قومی اخبار میں تشریف لائے۔ اور شام کو دفتر احرار کمیٹی میں احرار لکچرار سوسائٹی کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر شہر کے معززین اور ممبران احرار کثیر تعداد میں جمع تھے۔ کاظمی صاحب نے اپنی تقریر کے ذریعہ مجلس احرار کانپور کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا اور احرار لکچرار سوسائٹی کے قیام کو ضروری بتلایا۔ غازی خضر محمد صاحب اور محمد اسماعیل صاحب فصیح ایڈیٹر قومی اخبار نے کاظمی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ احرار لکچرار سوسائٹی کے صدر مولانا فصیح اور سکریٹری مولانا محمد احسن صاحب عثمانی رکن ادارہ قومی اخبار ہیں۔ اتوار کی شام کو لکچرار سوسائٹی کا جلسہ ہفتہ ہوا کرے گا۔ (نامہ نگار)

عرب کی بغاوت

بقیہ صفحہ اول

جب برطانوی فوج وہاں پہونچی تو اُس نے فیصل کو وہاں کا حکمران پایا۔

شام و فلسطین کی تقسیم

لیکن یہ سخت ترین اور بڑی مہلک غلطی تھی۔ دوسرے برطانوی رنگین مزاج مدبر مختلف خواب دیکھ رہے تھے۔ اور اُن کے زریں خواب نے فیصل کے خواب کی رعنائیوں پر پانی پھیر دیا۔ آر تھر بالفر اور روتھچائلڈ نے فلسطین میں ایک یہودیوں کے لئے قومی وطن کا خواب دیکھا تھا۔ اور مارک سائکس اور فرانسیسیوں نے شام کو فرانسیسی حکومت میں شامل کر دینے پر اظہار رضامندی کیا تھا۔ فیصل اور لارنس عربی لباس میں پیرس پہونچے اور عارضی طور پر معاملات حسب خواہش طے ہوگئے فرانس کو شام عطا ہوا اور انہوں نے فیصل کو اسکا شہزادہ تسلیم کر لیا۔ فیصل نے اپنی حرکات سے لوگوں کی مخالفت مول لے لی اُس نے اُن تمام لوگوں سے جو اُس سے ملنے گئے۔ فرانسیسیوں کیخلاف نفرت کا اظہار کیا۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اُس نے دمشق کی بادشاہی کا اعلان کر دیا اور لارنس کی برطانوی دولت کی مدد سے خود برطانیہ کے خلاف عراق میں ایک بغاوت کرا دی۔ فرانسیسیوں نے اُسے شام سے نکال دیا اور ہم نے شام کی بغاوت کچل دی۔ جس میں بکثرت جانیں ضائع ہوئیں۔ اب لارنس کو احساس ہوا کہ اُس کی ساری ریشہ دوانی ایک فریب تھی۔ اس نے شریف مکہ سے غلط ساز باز کیا تھا۔ بہر حال اس نے ایک حرکہ جیتا

قاہرہ کی کانفرنس

سنہ ۱۹۲۱ء میں قاہرہ کانفرنس ہوئی۔ مسٹر ونسٹن چرچل شریک کانفرنس تھے۔ اور لارنس اُن کے دست راست چرچل نے یہ انتظام کیا کہ فیصل کو عراق کی حکومت دیدی جائے۔ یہاں وہ اپنے شریفی خاندان سے دور بھی رہے گا اور اُس کے لئے بھی شام سے نکلنے کے بعد بھی جائے پناہ اچھی ہے۔ اب خاندان شریفی کا ستارہ اقبال چمکتا نظر آتا تھا۔ حسین حجاز کا بادشاہ تھا جہاں اسکا لڑکا علی اس کا ولی عہد تھا۔ فیصل عراق کا بادشاہ ہو رہا تھا۔ تیسرا لڑکا عبداللہ جردان سے بعید علاقہ کا حکمران تھا۔

شریف مکہ کا حشر!

خاندان شریف کے علاوہ عرب میں ایک دوسری طاقت بھی آہستہ آہستہ ابھر رہی تھی ابن سعود کبھی پسند نہ کرتا تھا کہ شریف مکہ کا خاندان جو اُسکے خاندان کا جانی دشمن تھا۔ عرب میں چاروں طرف اپنی حکومت کے پرچم لہرائیں۔ بدقسمتی یہ تھی کہ لارنس نے اس شخص کی اہمیت کا اندازہ بالکل نہ کیا تھا۔ ابن سعود راندہ سے چلا اور مکہ پر قابض ہو کر خاندان شریف کو حجاز سے نکال باہر کیا۔ بیچارے لارنس کی کلفتوں کی حد ہو چکی تھی۔ اُسے اب احساس ہوا کہ شریف عرب کے سامنے اس نے جو سبز باغ دکھائے تھے وہ کبھی بار آور نہ ہو سکتے تھے۔

لارنس کی مایوسی

اُسے اب پتہ چلا کہ اس کے ساتھ چال چلی گئی اور اُسے فریب دیا گیا ہے اُس نے برطانیہ کی ہوائی قت کے پیچھے پناہ لی اور اُس میں کام کرنا چاہا اس کی زندگی کا مقصد پورا نہ ہوا تھا اور اُس کی ساری آرزوؤں پر پانی پھر گیا تھا۔ جب وہ ہندوستان آیا تو اُس نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میری تو اب یہ خواہش ہے کہ میں مر جاؤں۔ شاید واقعہ بھی یہی تھا۔ میں نہیں سمجھتا کہ لارنس کی ان سیاسی حرکتوں کے پیچھے کونسا عظیم الشان مقصد پوشیدہ تھا۔ اور یہ خیال کہ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے سپاہیوں میں سے تھا غالباً درست نہیں ہے

وہ ایک عجیب و غریب انسان تھا اور اُس کی طبیعت کی رنگینیاں اُسکے عجیب و غریب خواب مشرق میں بہت دنوں یاد رہیں گے۔ اُسے عرب کی سرزمین سے محبت تھی۔ اور یہیں رہ کر اُسے انگریزی و عربی زبانوں پر عبور حاصل ہوا تھا۔

مدراس، ۲۷ جولائی گورنر جنرل نے شہری حقوق سے محرومی کو دور کرنے کے متعلق بل کو مسٹر راجہ کو پیش کرنیکی اجازت دیدی

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ زمانۂ انتخاب ممبران میونسپل بورڈ عنقریب ہے لہٰذا ہر وہ شخص جسکا نام ووٹر لسٹ (فہرست نام رائے دہندگان) میں درج ہے اور جو بطور امیدوار کسی حلقہ سے کھڑا ہونا چاہتا ہے و نیز جملہ موجودہ ممبران بورڈ جو آئندہ ممبری کے واسطے امیدوار ہوں اُن سب کو لازم ہے کہ وہ جملہ مطالبات جو اُن کے ذمہ میونسپل بورڈ کانپور کے واجب الادا ہوں۔ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۵ء تک دفتر میونسپل بورڈ میں داخل کر دیں۔ ورنہ ایسے تمام لوگوں کے نام جن کے ذمہ کوئی بقایا رہ جائے گا ووٹر لسٹ سے خارج کر دیے جاویں گے اور اُن لوگوں کو کوئی حق رائے دہندگی حاصل نہ ہوگا۔ اور نہ ایسے لوگ بطور امیدوار ہی کسی حلقہ سے کھڑے ہو سکیں گے۔

دستخط بابو برجندر سروپ (رائے بہادر)
ایڈوکیٹ و چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

لکھنؤ یونیورسٹی کے قانون میں ترمیم
ممبروں کا تقرر

لکھنؤ ۳۰ر جولائی ۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے قانون میں ایک ترمیم ہو گئی ہے جس کی رو سے یونیورسٹی کے سابق چانسلر اور وائس چانسلر یونیورسٹی کے سابق سرکاری ممبر بن سکیں گے ۔

اس ترمیم کی رو سے نواب چھتاری ڈاکٹر جگت نرائن اور رائے بہادر ڈاکٹر جی این چکرورتی اب یونیورسٹی کورٹ کے سابق سرکاری ممبر بن گئے ہیں ۔ ڈاکٹر چکرورتی کورٹ کے لائف ممبر ہیں ۔

ایک نئے ہوائی مستقر کا افتتاح

لندن ۲۸ر جولائی نیو کاسل میں آج نئے میونسپل ہوائی مستقر کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر محکمہ پرواز سر فلپ گن لسٹر نے کہا کہ یہاں ایک ہوائی مستقر کے قیام سے تجارت کو بہت فائدہ پہنچے گا اسوقت برطانیہ میں ۲۵ر عظیم الشان میونسپل ہوائی مستقر ہیں ۔ اور پانچ زیر تعمیر ہیں ۔

لنکا میں ہوائی جہازوں کا مستقر

مدراس ۲۷ر جولائی پڈلام میں کولمبو سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہوائی جہازوں کا مستقر بن رہا ہے اگست

ٹاٹا کمپنی کے انجنیئر این وینیٹ اس کا معائنہ کرنے جائیں گے ۔ اکتوبر تک یہ ہوائی مستقر بن کر تیار ہو گیا ہے ۔ اور اس کے بعد کولمبو کی ہوائی ڈاک میں بھی توسیع ہو جائے گی ۔ کوئمبٹور میں مدراس اور کوچین کے درمیان ہوائی جنگی جہازوں کا مستقر بنیگا

سگریٹ بنانے کی ہندوستانی کمپنی

گنٹور ۔ مدراس ۲۸ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں پر سگریٹ بنانے کی ایک نئی انڈین کمپنی کھولی جائے گی جسکا نام ہندوستان سگریٹ مینوفکچرنگ کمپنی ہوگا ۔ یہ کمپنی ۲۷ لاکھ روپیہ سے سرمایہ سے جاری کی جائے گی ۔ میسرز ایم سلیم فیدا لو اینڈ کمپنی اس کے پروپرائٹر ہوں گے ۔

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی
۱۲ آدمیوں کا چالان

تردہ ۲۸ر جولائی ۔ ۱۱ر اشخاص کا جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں ساردا ایکٹ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تنجور کی عدالت میں چالان کیا گیا ہے ۔ ملزمان میں دلہن اور دولہا کے والدین پروہت جنہوں نے شادی کی رسم ادا کی تھی شامل ہیں ۔ ملزمان ایک اعلےٰ خاندان کے برہمن ہیں یہ شادی جون میں ہوئی تھی ۔ اور شادی کے وقت دولہا کی عمر تقریباً ۹ سال کی تھی ۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈرہ ۔ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۷

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

مساۃ بٹان کنور زمیندار یہ مدعیہ

بنام مساۃ لچھمن کنور مدعا علیہ

بنام مساۃ لچھمن کنور بیوہ شیو بالک سنگھ قوم ٹھاکر ساکن ملولی پرگنہ اکبرپور و کاشتکار موضع حوا پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۱۳۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ راگست ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ آپ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بنا یعنی اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ رجولائی ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

رنگون ۲۵ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ اختلاف رائے کی وجہ سے پیپلز پارٹی کے ۵ سرکردہ ممبران نے استعفے دیدیا ہے ۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

واردھا ۲۹ رجولائی ۔ تقریباً ایک سال کے وقفہ کے بعد پھر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح سیٹھ جمنالال بجاج کے ۔۔۔ شروع ہوا

ورکنگ کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس کے ذریعہ بمبئی ۔ پنجاب ۔ تامل ناڈو ۔ اتکل آسام اور دیگر صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کو یاد دہانی کرائی کہ انہوں نے کانگریس کمیٹیوں کی توجہ مبذول کرائی کہ انہوں نے کانگریس فنڈ کی صرف پہلی قسط ادا کی اور اجمیر کرالہ ۔ یو۔پی کانگریس کمیٹیوں کی طرف توجہ مبذول کرائی کہ انہوں نے کوئی قسط ادا نہیں کی ۔ تمام رقم ۳۱ رجولائی تک پہونچ جانا چاہئے ۔ اگر اس تاریخ تک رقم نہ آئی تو ان کے ڈیلی گیٹ کانگریس کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکیں گے ۔

دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں کام کرنے والے اسٹاف کو پریویڈنٹ فنڈ دینا منظور کیا گیا ۔ اجلاس کل دس بجے ملتوی ہوگیا چند ممبروں کے نہ آنے کی وجہ سے ورکنگ کمیٹی نے پالیسی کے معاملہ پر غور نہیں کیا ۔

لاہور سے فوجی پہرہ ہٹا لیا گیا

لاہور ۲۹ رجولائی ۔ گذشتہ ۵ روز سے لاہور میں امن وامان ہے ۔ اور حالات معمول پر آگئے ہیں جس کو مدنظر رکھتے ہوئے آج شہر سے فوجی پکٹ اٹھا لئے گئے ۔ ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے دو گورکھا رجمنٹ شہر کی کوتوالی میں رکھ دی گئی ہیں ۔

حکومت کو عورتوں کا الٹی میٹم

پونہ ۲۹ رجولائی ۔ آل انڈیا مہلا کانفرنس کی ایڈنگ کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ اگر انکی مجبوریاں نہ دور کی گئیں تو جدید آئین کے عملدرآمد میں ہندوستانی عورتیں حصہ نہ لینگی

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سمبھوی



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۱۰-اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | نمبر ۶

ادبیات

آئینۂ حقیقت

از جناب مولینا عبد الباری آسی

حسن اگر پردہ بر انداز حقیقت ہو جاے
پھر تو عالم میں محبت ہی محبت ہو جائے

کاش اسطرح سے تکمیل محبت ہو جائے
دردہی درد رہے دردہی راحت ہو جائے

موت اگر چارہ گر شام مصیبت ہو جائے
رنج کا رنج مسرت کی مسرت ہو جائے

پہلے مرہون تھی اک وعدۂ جنت کی امید
اب تمنا ہے کہ دنیا مری جنت ہو جائے

خاص انداز سے آئیں وہ سر قبر اگر
آج ہی بیکسی عشق کی شہرت ہو جائے

عشق اک فتنۂ خوابیدۂ عالم ہے مگر
حد سے بڑھ جائے یہ فتنہ تو قیامت ہو جائے

آہ وہ وعدہ جو مرہون تغافل نہ رہے
ہائے وہ رنج جو تاراج مسرت ہو جائے

عالم آشوب گہ حسن ہیں دیوانہ مزاج
نہیں معلوم کہاں کس سے محبت ہو جائے

زنگ آلودگی دل پہ نہ جا اے واعظ
یہ مجلّا ہو تو آئینہ وحدت ہو جائے

دل پہ اک برق نظر سوز بلا ٹوٹ پڑی
میں یہ کہنے بھی نہ پایا تھا عنایت ہو جائے

اور میں اپنے گناہوں میں اضافہ کر دوں
وقت سے پہلے جو اندازہ رحمت ہو جائے

سینکڑوں رند ہیں خمیازہ کش مستی ذوق
اب یہ قسمت ہے جسے جام عنایت ہو جائے

سن رہا ہے کوئی ہنس ہنس کے غم و درد فراق
شکر اسطرح سے کیجے کہ شکایت ہو جائے

دل بہت خوش ہے کہ وعدہ تو کیا ہے اُسنے
میں یہ کہتا ہوں کہ جینا نہ مصیبت ہو جائے

تیرہ سامانی تقدیر جہاں اے آسی
گر سمٹ جائے تو میری شب فرقت ہو جائے

دنیائے اسلام

ایران میں شہروں کے نام بھی تبدیل کر دیے گئے

حکومت ایران نے ایک فرمان کے ذریعہ اعلان کر دیا ہے کہ ذیل کے شہروں کے نام بدل دیے گئے ہیں لہذا خط وکتابت میں پتے تبدیل کر دیے جائیں

سابق نام	جدید نام
ارومیہ (شمال مغرب)	رضائیہ
انزلی (شمال)	بندر پہلوی
بارفروش (شمال)	بابل
تورشیز (جنوب مشرق)	کشمر
تون (مشرق)	فردوس
حسین آباد (مغرب)	علم
خرمر	ایران شہر
وزداب (مشرق)	زاہدان
دہ کرو (وسطی)	شہر کرو
دہ نو "	نوشہر
سلماس (شمال مغرب)	شاہ پور
کرمان بلوچستان	مکران
صحرائے ترکمان	دشت گورگن
علی آباد (شمال)	شاہی
قمشہ وسطی	شاہ رضا
ناصری	اہواز
نصرت آباد	زابول
ہارون آباد مغرب	شاہ آباد مغرب

وزارت مصر میں انقلاب

مصر میں کئی برس کی مطلق العنانی خدیوی اور وزیری حکمرانی کے بعد تمام جماعتیں محسوس کر رہی ہیں کہ اس استبداد کو ختم کر دیا جائے۔ اور از سر نو زندگی کو مصر میں قائم کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس مسئلہ پر تمام جماعتیں اور سیاسی انجمنیں غور کر رہی ہیں لیکن وزارت مصر اس موضوع کے متعلق اپنا عندیہ بالکل ظاہر نہیں کرتی۔

نسیم پاشا نے شاہ فواد سے ملاقات کی تھی اور اُن کو عام حالات سے آگاہ کر دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ ایوان جمہوری کے ارکان اور اُن مابین کیا بات چیت ہو چکی ہے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ موسم سرما میں دستوری حیات کا اعادہ ہو جائے گا۔ اور ملک وزارت کے استبداد سے نجات پا جائے گا۔ موجودہ وزارت کے استعفے اور نئی وزارت کی تشکیل کے متعلق ابھی اندازے لگائے جا رہے ہیں۔

جماعت وفد یعنی سعد زاغلول مرحوم کی جماعت تمام حالات سے واقف ہے اور وزیر اعظم سے گفت وشنید میں مشغول ہے۔ اس لئے کئی جلسے حالات حاضرہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہو چکے ہیں۔

امیر سعود کی سیاحت جرمنی

بیروت ۸ ربیع الثانی۔ فواد حمزہ بک کے ایک خانگی خط سے جو کہ انہوں نے اپنے ایک رشتہ دار کو لکھا ہے معلوم ہوا ہے کہ امیر سعود ولی عہد حجاز لندن سے جرمنی اور سوئزرلینڈ جائیں گے۔ اور راہ رواں کے آخر میں بندرگاہ سعید سے ہوتے ہوئے جدہ روانہ ہو جائیں گے۔

بری رسموں کی اصلاح

فلطین کی عورتیں تقریبات کے موقع پر جو مذموم رسمیں ہوتی ہیں اُن کو روکنے کیلئے میونسپلٹی کی طرف سے لوگوں کو سمجھایا جائیگا اور دباؤ ڈالا جائیگا کہ لوگ ابھی اصلاح کریں اور اپنی عورتوں کو بھی روکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۲	کانپور ۱۰ راگست ۱۹۳۵ء	نمبر ۶

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

لارڈ ولنگڈن موجودہ وائسرائے کی مدت آئندہ اپریل میں ختم ہونے والی ہے اپ ملک معظم نے آئندہ کے لئے لارڈ لنلتھگو کو ہندوستان کا وائسرائے مقرر فرمایا ہے۔

اس تقرر کے بعد لارڈ ولنگڈن کی میعاد میں اضافہ اور اُن کے قائمقام کے تقرر کے متعلق جو کچھ قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں وہ سب ختم ہو گئیں۔

لارڈ لنلتھگو کے وائسرائے ہند مقرر ہونے پر سیاسی جماعتوں میں کسی تعجب کا اظہار اسلئے نہیں ہو سکتا کہ گذشتہ دو سال کے اندر لندن کے سیاسی حلقوں میں یہ مشہور ہو رہا تھا کہ لارڈ لنلتھگو کو وائسرائے مقرر کیا جائے گا۔ اور یہ رائے لارڈ موصوف کے مشترکہ پارلیمنٹری کے چیرمین مقرر ہونے سے پہلے ہی قائم ہو چکی تھی۔

واقعہ یہ ہے کہ دو سال گذرے جب یہ خیال ہو چلا تھا کہ لارڈ ولنگڈن اپنی میعاد کے ختم ہونے سے پہلے ریٹائر ہو جائیں گے۔ تب ہی سے لارڈ لنلتھگو کا نام اس عہدہ کے لئے لیا جاتا تھا۔ لیکن بعد کو یہ خیال اسلئے ترک ہو گیا کہ لارڈ ولنگڈن اپنی میعاد پوری کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

حال میں مسٹر بالڈون کی کیبنٹ میں لارڈ لنلتھگو کو کوئی جگہ نہ دینے سے اس امر کا اور بھی پوری طرح یقین ہو گیا تھا کہ لارڈ موصوف ہی ہندوستان کے آئندہ وائسرائے ہوں گے۔

لارڈ لنلتھگو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بہت جفاکش اور اعلےٰ درجے کے ذہین نوجوان ہیں اپنی تحقیقات کے دوران میں یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ کا رجحان اعتدال پسندی کے بجائے رجعت پسندی کی طرف زیادہ ہے مگر اسکو سیاسی چال کہا جا سکتا ہے۔

آخر میں لارڈ موصوف نے اپنے آپ کو ایک منصف کی حیثیت سے ظاہر کیا جبکہ آپ نے دارالامرا میں کونسل آف اسٹیٹ کے لئے بالواسطہ انتخاب کی جگہ بلا واسطہ انتخاب کی تجویز پیش کر کے ہندوستان کے مفاد میں ایک بہترین تبدیلی کی۔

ہندوستان میں بہت سے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب ہیں جو لارڈ موصوف کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ سرکاری حلقہ میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں جتنے وائسرائے آئے ہیں اُن میں سے کسی کو اہل برطانیہ اور اہل ہند کے درمیان نئی مفاہمت پیدا کرنے کا اتنا موقع نہیں ملا۔ جتنا کہ لارڈ لنلتھگو کو حاصل ہے کہا جاتا ہے کہ انڈیا بل کے متعلق ان کی معلومات پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور ان کے طرز عمل سے ہندوستان کی سیاست پر زبردست اثر پڑے گا۔ اور ہندوستان کے زرعی مفاد کو بھی تقویت حاصل ہوگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر بالڈون کنسرویٹو پارٹی میں سے اس سے بہتر انتخاب نہیں کر سکتے تھے اور ان کے تقرر سے اصلاحات کے نفاذ سے ہندوستان میں اروِن اسپرٹ پھر واپس آسکتی ہے۔

بہر حال سرکاری حلقوں میں لارڈ لنلتھگو کے تقرر پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے اور اس تقرر کو انگلستان اور ہندوستان دونوں کے لئے مفید بتایا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسٹر بالڈون کو لارڈ موصوف پر بہت کافی اعتماد و اطمینان ہے۔

اگرچہ ہندوستان کے لئے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ فلاں تقرر اسکے لئے مفید ہے اور فلاں مضر کیونکہ جماعتی رائے کے آگے شخصی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی جسکی مثالیں اکثر ناظرین دیکھ چکے ہیں۔

لارڈ لنلتھگو کے وائسرائے ہند مقرر ہونے کی دو خاص خصوصیات بیان کی جاتی ہیں جو اُن کو ہندوستان کی وائسرائلٹی کی خاص طور پر اہل بناتی ہیں اول تو زرعی کمیشن کی چیرمینی دوسرے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی چیرمینی پہلی حیثیت میں اُنھیں ہندوستان کی ۹۰ فیصدی آبادی سے زیادہ تعلق رکھنے والے مسئلہ سے پوری واقفیت حاصل ہوئی اور دوسری حیثیت میں انہوں نے اس نئے آئین سے عمیق واقفیت حاصل کی جسمیں ہندوستان کی زندگی و موت کا سوال پنہاں ہے۔

بہر حال ان حالات کی موجودگی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ کنسرویٹو وزارت میں لارڈ لنلتھگو کا وائسرائے ہند مقرر ہونا ایک حد تک ضرور بہتر انتخاب ہے اور اس انتخاب کو ہندوستان بھی خوش آمدید کہہ سکتا ہے

آئینہ کانپور

جلسہ

۱۸ راگست کو مولینا حسرت موہانی کی صدارت میں

پریڈ گراونڈ میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولینا آزاد سبحانی کی خدمت میں اڈریس پیش کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل مفہوم کی تجاویز منظور کی گئیں:۔

تجویز نمبر ۱:۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ لکھنو کے دو اگست کے جلسہ کی تائید کرتا ہے جس کا مفاد یہ تھا کہ (الف) مسلمانان ہند سلطان ابن سعود حجاز کی سیاسی و اقتصادی پالیسی کے متعلق جس سے حجاز کی روز افزوں محکومی و مجبوری ہو گی اظہار بیزاری کرتا ہے۔ اور حجاز کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ حجاز تنہا عربوں کا نہیں بلکہ تمام عالم اسلامی کا مرکز ہے سلطان ابن سعود سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے موجودہ محکوم آفریں طرز عمل سے فوراً پرہیز اختیار کریں نیز یہ جلسہ حکومت برطانیہ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہے کہ وہ حجاز کی دینی حیثیت و نیز مسلمانان عالم سے جو اسکا تعلق ہے اُس کا لحاظ کرتے ہوئے حجاز کے متعلق اپنی مداخلانہ حکمت عملی کو بدلنے کی طرف قدم اُٹھائے۔

تجویز نمبر ۲۔ (الف) مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ مسولینی کے اعلان جنگ پر نفرت کرتا ہے کہ جس نے اپنے اعلان غاصبانہ سے دنیا کی پُر امن فضا کو جنگ کے غبار کی فضا سے مکدر کر دیا ہے۔

(ب) مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ بہادران حبش کے صبر و استقلال پر اظہار خوشنودی کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم اہل حبش کو توفیق دے کہ وہ اپنی آزادی کو فرعون اٹلی کے اثر سے محفوظ رکھ سکیں۔

تجویز نمبر ۳۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ مجلس اتحاد ملی کو اس امر کی طرف پورے زور کے ساتھ توجہ دلاتا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کی جلد از جلد کوئی صورت نکالیں۔

ذاتیات!

۴ راگست کو میاں محمد لطیف تاجر چرم کے چھوٹے بچے محمد نصیر جسکی عمر ۵ سال کی ہے۔ اور جس نے شہر کے مدرسہ شمشادیہ ندا ہی میں۔ ۹ مہینے میں قرآن پاک ختم کیا ہے اس کی خوشی میں میاں محمد لطیف نے اپنے دوست و احبابوں کو مدعو کیا تھا۔ اور شیرینی تقسیم کی۔

۳ راگست کی رات کو منشی محمد رحمت خانصاحب آف میرپور نے اپنے دوست احباب کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

پرتاپ پریس کی ہڑتال

کانپور کا ہندی روزنامہ پرتاپ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار ہے اور صحیح معنوں میں یہ روزنامہ قومی آرگن ہے۔ گذشتہ ہفتہ کمپوزیٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے پرچہ نہ شائع ہو سکا۔ اب کارکنان نے کمپوزیٹروں کی تنخواہ وغیرہ بیباق کر کے نئے ملازمان رکھ لئے ہیں اور تین چار روز کی جبریہ تعطیل کے بعد پرچہ بدستور شائع ہو رہا ہے ہماری دعا ہے کہ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یہ یادگار ہمیشہ قائم رہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کا معمولی جلسہ ۱۶ اگست ۱۲ بجے دن کو منعقد ہوگا جسمیں دیگر امور کے علاوہ نواب سر محمد یوسف وزیر لوکل سلف گورنمنٹ اڈریس دینا بھی منظور کیا جائیگا

پان کے دریبہ کا افتتاح

۴ راگست ۹½ بجے صبح لاٹوش روڈ پر پان کے دریبہ کا افتتاح مسٹر آئی ڈبلو لوئس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کیا اور آخر میں ایک ٹی پارٹی دیگئی۔ اس موقع پر شہر کے معزز ہندو مسلمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

پانوں کی نمائش بھی کی گئی جس کو حاضرین نے بہت پسند فرمایا۔

میونسپل بورڈ

۷ راگست ۱۹۳۵ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آنریبل نواب سر محمد یوسف۔ منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ نواب سر محمد احمد سعید آف چھتاری سابق ہوم ممبر اور راجہ درگا نرائن صاحب ترواکو اڈریس دینا منظور ہوا۔

ہر ایک ایڈریس کے واسطے دو سو روپیہ خرچ منظور ہوا اور انتظامات چیرمین صاحب کے سپرد ہوئے۔

لڑکیوں کی ۴ وارڈوں میں لازمی ابتدائی تعلیم کی گورنمنٹ سے منظور شدہ اسکیم منظور ہوئی جو ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء سے رائج ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں لیڈی سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کے متعلق دلچسپ بحث رہی اکثر ممبران چاہتے تھے کہ موجودہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ ہی کو ہیڈ مقرر کر دیا جائے اور دوسرے لوگ چاہتے تھے کہ جدید لیڈی سپرنٹنڈنٹ اعلےٰ عہدہ پر رہے۔ بالآخر گورنمنٹ کی اسکیم منظور ہوئی۔

کمشنر صاحب کی سالانہ رپورٹ کے ریویو کے سلسلہ میں چیرمین صاحب و نیز خاص افسران بورڈ کی تعریف کا ایک رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوا۔ ۱۱ ووٹ اس کے خلاف تھے۔

بجلی کمپنی کے کثیر نفع کو مد نظر رکھتے ہوئے کمپنی سے درخواست کی گئی کہ وہ ۰۳ ریونٹ کے دام چارج کرے یہ بھی طے ہوا کہ جب مالک یا کرایہ دار کی درخواست پر پائپ کاٹا جائے تو اس کی کھدائی صرف ایک روپیہ چارج کیا جائے۔ میکرابٹ گنج کے نزدیک پارک بنانے کے لئے نقشے اور تخمینہ منظور ہوئے۔

سرسیا گھاٹ کی جین اوشدھالیہ کا معاملہ بھی بورڈ میں طے ہو گیا۔ اور یہ منظور کیا گیا ہے کہ ۱۴۱۳ مربع گز کے بجائے اوشدھالیہ کے لئے صرف ۵۰۰ مربع گز زمین دی جاوے اور اُس کے سامنے دس فٹ کا راستہ بنایا جائے اور باقی زمین پر پارک لگا دیا جائے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲ راگست ۱۹۳۵ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر اے ایم سوٹر منعقد ہوا

جریب کی چوکی کے متصل جی ٹی روڈ سے گوالٹولی سائڈنگ کے نزدیک بینا جھابر تک نئی سڑک بنانے کیلئے۔ سیسہ مئو ولیسٹ (مغرب) کی مختلف اسکیموں کی سڑکیں اور نالیوں کی تعمیر کے لئے۔ فکٹری ورک میں رقبہ کے اے بلاک میں سی روڈ بنانے کیلئے اور اسی رقبہ میں جی بلاک کی بی روڈ بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے۔

۵ ایس ریڈ بلاک۔ مغربی سیسہ مئو۔ بابو پوروہ اور منو پوروہ کے متصل نیو پارک کا نقشہ اور قیمتیں منظور ہوئیں بابو پوروہ کے رقبہ میں بنگلوں کے چھوٹے چھوٹے پلاٹ بنائے گئے ہیں۔

میکرابٹ گنج کے نزدیک پچاس ایکڑ کا ایک جدید پارک بنانے کے واسطے نقشے اور تخمینے منظور ہوئے۔

۷۷ ہزار روپیہ کی قیمت کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔ جس کو ملا کر یکم اپریل ۱۹۳۵ء سے اسوقت تک کل ۲½ لاکھ روپیہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔

سبد گل

معاصر ٹائمز آف انڈیا کی رائے ہے کہ نئے آئین کے تحت میں ملازمتوں کی جو تنخواہیں مقرر کی جائیں اُن کو یورپین معیار کی بجائے ہندوستانی معیار پر قائم کرنا چاہیئے۔ اور ہندوستان کے ذرائع آمدنی سے اُن کا مطابق ہونا نہ صرف معقول بلکہ ضروری ہے۔

یہ جدید انکشاف غنیمت ہے۔ کیا معاصر موصوف یہی زاویہ نگاہ قائم رہے گا۔

لندن کے اخبار پیپل نے ایک عورت کا پتہ لگایا ہے جس کی نگاہیں ایکس ریز کا عمل کرتی ہیں اور ہر چیز کے اندر گھس جاتی ہیں۔

ہمیں حیرت ہے کہ معاصر موصوف نے اتنی مدت میں صرف ایک ہی عورت کا پتہ لگایا ہے دنیا کا ہر ایک شادی شدہ آدمی ایسی ایک عورت پیش کر سکتا ہے جس کی نگاہیں دل کے اندر تک کا حال دیکھ لیتی ہیں لیکن دنیا نے ایک مرد بھی ایسا پیدا نہیں کیا جو عورت کے دل کی گہرائی کو دیکھ سکے۔

شکسپیر نے کہا ہے۔

"Who can fathom the depth of a women."

آجکل اٹلی اور حبش کی آویزش کا معاملہ تمام اخبارات میں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور یورپ سے حسب طبع کی متضاد خبریں آتی رہتی ہیں۔

جنیوا کا ایک پیغام کہتا ہے کہ حبش پر ایک مضبوط دباؤ ڈالا جائے گا۔

لیگ آف نیشنز کے اس طرز عمل پر ہمیں اس زن مرید شخص کی حالت یاد آجاتی ہے جو اپنی بیوی سے تنگ آکر اپنا انتقام خچر سے لیتا تھا۔

معاصر رائیٹر ویکلی کا ایک مضمون نگار تصویر سیاسیات کے تحت میں اٹلی کے طرز عمل کو جو اس نے حبش کے ساتھ روا رکھا ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں لکھتا ہے:۔

"میں تمھاری ملکیت پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں میرے پاس طاقت موجود ہے میں ایک غنڈہ ہوں مجھے خدا کی یا پڑوسیوں کی رائے کی پروا نہیں ہے۔ میں تمھارا دروازہ توڑنے کے بعد تمھارا سر پھوڑ دوں گا۔ اور جو کچھ چاہوں گا لیجاؤں گا۔ میں یہ بھی کر سکتا ہوں کہ تمھارے گھر ہی میں قیام کروں۔ اور اپنے فائدہ کے لئے تم سے خدمت لوں۔

یہ دلچسپ فقرے تبصرے سے بے نیاز ہیں۔

جرمن مشرقی افریقہ کے سابق گورنر ڈاکٹر ہین رچ کہتے ہیں کہ آج نوآبادیات کی ضروریات سب سے زیادہ جرمنی کو ہے۔

یورپ کی ہر قوم یہی کہتی ہے اور مشرق کے سوا ان کو اور کہیں آباد ہونے کی جگہ ہی نہیں ملتی۔

سری نیت بوس کو رہا کرتے وقت ڈپٹی کمشنر نے کہا آپ ایک آزاد آدمی ہیں۔ کہیں بنگال کے قانون و امن کی طرف سے تو یہ معذرت نہیں ہے۔

ادب لطیف

چراغ

چراغ، آہ ......

چراغ کہاں ہے۔ ... اے حسن!

شوق کی چنگاری سے اسے روشن کر دو۔

چراغ ہے ......

جسے چراغ سحر کی طرح ایک بار بھڑک کر بجھ جانے سے واسطہ نہیں ہے۔

میرے حبیب دل!

کیا تیری قسمت کا بھی یہی عالم ہے؟

آہ اس سے موت بہتر ہے ... ...

مصائب تیرے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ کہ تیرا مالک بیدار ہے۔ اور اس تاریک رات میں محبت کا امتحان چاہتا ہے۔

عروس شب نے بادلوں کا سیاہ نقاب پہن لیا ہے

اور بارش ... ...

اپنے اختتام سے بیخبر ... ...

آہ میں نہیں جانتا کہ میرے دل میں وہ جذبہ کیا ہے جو مجھے رہ رہ کر اچھال رہا ہے۔

اور! آہ! ... ...

اس کا مطلب؟ ... ...

برق بیتاب کی ہلکی سی چمک میری نگاہوں پر آلام کا تاریک پردہ گرا دیتی ہے۔

اور میرا دل ———

بے تاب و بیقرار دل اس تاریکی میں! اس راستہ کی جستجو میں محو ہو جاتا ہے۔

جہاں سے موسیقی شب مجھے دعوت دیتی ہے

چراغ ... ... آہ!

چراغ کہاں ہے؟

اے حسن شوق کی جلتی ہوئی آگ سے روشن کر دو۔

طوفانی رات! سراسر طوفان ہے۔

باد تند اپنے پورے جوبن پر ہے اور سیاہی شب کتقدر خوفناک ... !

تاخیر کے صدقے

اپنے آپ کو وقف ظلمات نہ کرو۔

اور قندیل لطف کو اپنی آتش حیات سے روشن کر دو

(ٹیگور)

نظام حیدر آباد نے مسلم یونیورسٹی کی چانسلری منظور کرلی

علیگڈھ ۱۳ اگست۔ معتبر حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدر آباد نے مسلم یونیورسٹی کا عہدہ چانسلری منظور کر لیا ہے اور جلد ہی چارج لینے والے ہیں۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اپریل میں نواب بھوپال نے اس عہدے سے استعفے دیدیا تھا اور پھر درخواست کو نامنظور کر دیا تھا

بعد ازاں نظام حیدر آباد سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ یونیورسٹی کو تباہی سے بچائیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نواب بھاولپور نے عہدہ چانسلر منظور کر لیا ہے جو دو سال سے خالی پڑا ہے اور سر آغا خان نے استعفے دیدیا ہے۔

عالم نسواں

برمی عورت

بسلسلہ گذشتہ

برما میں عورت کو دیکھ کر یہ بتلانا بہت دشوار ہے کہ یہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔ بات یہ ہے کہ برما کی عورتیں اُن عورتوں سے زیادہ خود مختار ہیں جنھیں یورپ میں "سفریجٹس" کہا جاتا ہے کنواری ہو یا شادی شدہ سب کے لئے "ماہ" استعمال کیا جاتا ہے جب تک آپ اُس کے دامن کے قریب بچے کو کھیلتے یا اُس کو دودھ پلاتے نہ دیکھ لیں۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی شادی ہوئی ہے یا نہیں۔ اس کے برعکس برمی خاوند سرحدوں میں عیش کا مالک ہوتا ہے برما کا خاوند اُس پھول کی مانند ہے جو جنگلوں میں اُگتا ہے نہ وہ کوئی محنت کرتا ہے اور نہ کوئی کام۔ وہ اچھی اچھی پوشاکیں پہنتا ہے اور تمام وقت اِدھر اُدھر گھومنے میں گذارتا ہے۔ اُس کی بیوی کاروبار کے ذریعہ سارے خاندان کا انتظام کرتی ہے۔ بیوی اس بات کا خاص خیال رکھتی ہے کہ اُس کے خاوند کی کوئی ضرورت پوری ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

برما میں شادی ایک دنیاوی رسم ہے اُسکو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ شادی میں کوئی مذہبی رسم ادا نہیں کی جاتی۔ صرف یار دوستوں اور رشتہ داروں کو ایک دعوت دیجاتی ہے۔ اگر نوجوانوں کی شادی میں والدین مارج ہوں تو وہ خود شادی کر سکتے ہیں اُن کو شادی کے لئے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی رسوم کی ادائیگی کے لئے کسی مذہبی آدمی کی تلاش نیا جوڑا جنگل میں چلا جاتا ہے اور تین چار روز کے بعد میاں بیوی کی حیثیت سے واپس آتا ہے ان کے خیر مقدم کے لئے ایک شاندار دعوت تیار کیجاتی ہے۔ دونوں ایک تھالی میں بھات کھاتے ہیں اور بس یہی ایک رسم ہے جو لازماً ایک دوسرے کو سرانجام دینا پڑتی ہے اور یہی اُن کی شادی ہے۔

برما میں طلاق بہت آسانی نے ملجاتا ہے اگر شادی راس نہیں آئی تو بیوی گاؤں کے بڑے بوڑھوں کے پاس جاکر شکایت کرتی ہے۔ وہ دونوں ہر میل کرانے کی کوشش کرتے ہیں اگر میل نہ ہو سکے تو پھر ایک پارٹی دوسری پارٹی کے خلاف شراب خواری اور افیون بازی۔ یا فضول خرچی ثابت کرنا پڑتی ہے یا محض یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ دونوں کا مزاج موافق نہیں ہے، شادی منسوخ ہو جاتی ہے۔ مرد دوسری عورت تلاش کرتا ہے اور عورت بچوں کی پرورش کرتی ہے۔

برمی عورت حسین ہوتی ہے اُس کی آنکھیں سیاہ یا بھوری اور عمیق ہوتی ہیں ماتھا اونچا اور چہرہ گول۔ اس کی خوبصورتی میں اس کے بالوں کا بناو اضافہ کرتا ہے۔ یہ گچھوں کی شکل میں سر کے اوپر رکھے جاتے ہیں۔ اس کا رنگ سنہتی یا ہلکا بھورا ہوتا ہے اس کا چہرہ ہر وقت ہنسی سے کھلا رہتا ہے زیور پہننے میں اسے حجاب ہوتا ہے حالانکہ بعض اوقات گلے میں ایک خوبصورت گلوبند ہاتھوں میں کڑے ناک اور کانوں میں زیور پہنتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

دلیر ڈاکو!

بسلسلۂ گذشتہ

بڑے میاں تھیلی پھینک کر اندر داخل ہوئے۔ اور گاڑی بان نے گھوڑے کو بے تحاشا بھگانا شروع کر دیا میاں نے ڈر کے مارے پیچھے پھر کر بھی نہیں دیکھا کہ کس طرح ننھے ننھے ڈاکوں نے چپال کے نیچے سے نکل تھیلی اُٹھائی اور غائب ہو گئے۔

گاڑی تھوڑی ہی دور گئی ہوگی کہ یکایک پھر رک گئی۔ اور پھر دو ڈاکو دکھائی دیے۔ وہ گاڑی کے پاس چلے آئے۔ دروازہ کھولا اور آنکھیں نکالکر کہنے لگے "وہ سونے کی تھیلی کہاں ہے۔ فوراً اُسے ہمارے حوالے کر دو۔"

ممتاز کے دادا بڑے دوستانہ لہجہ میں بولے یار تم چوک گئے۔ ہمارے پاس سونا تھا مگر تمھارے آنے سے پہلے ہی لٹیرے لوٹ لے گئے"

ڈاکو سمجھے بڈھا چال چل رہا ہے۔

ڈانٹ کر بولے۔

"باتیں مت بناؤ ورنہ ابھی ڈھیر کر دیے جاؤ گے

یہ کہہ کر ایک ڈاکو اندر گھس گیا اور نیچے تمام تلاش کر ڈالا بیٹھنے کے گدے چاقو سے کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ مگر سونے کی تھیلی کہاں! وہ تو اُڑ چکی تھی اب ان کو یقین آیا کہ بڈھا سچ کہہ رہا تھا۔

ممتاز کے دادا غصہ سے بیتاب ہو رہے تھے۔ اور سوچ رہے تھے کہ تھانے پہونچکر کسی طرح ضرور رپورٹ لکھوائیں گے۔ اتنے میں ایکا ایکی گاڑی کو پھر کسی نے روکا۔

ممتاز کی دادی چلا کر بولیں اے ہے کیا ڈاکو پھر آگئے اللہ تیری خیر!

کوچبان بولا۔ نہیں سرکار! ڈاکو نہیں آپ کے شریر پوتے امتیاز میاں اور ان کے دوست ممتاز میاں ہیں۔

ممتاز کے دادا کھڑکی میں سے سر نکالکر ہیں یہ تم نے کیا گت بنا رکھی ہے۔

ممتاز۔ دادا جان۔ ہم ابھی ایک زبردست ڈاکہ ڈالا ہے۔

ممتاز کے دادا:۔ حیرت سے۔ ڈاکہ!

ممتاز جی ہاں دادا جان! اسی طرح کی ایک گاڑی تھی جسے ہم نے لوٹا۔

یہ کہہ کر وہ ایک چپان کے پیچھے اور سونے کی تھیلی دادا جان کے قدموں پر ڈالدی۔

ممتاز کے دادا۔ چلا کر۔ ارے یہ تو میری تھیلی ہے اسی تو ابھی مجھ سے ڈاکوؤں نے تین میل پیچھے چھین لیا۔

امتیاز نے آگے بڑھ کر کہا "جناب وہ ڈاکو ہم ہی لوگ تھے۔ یہ کہہ کر اُسنے سارا قصہ بیان کیا ممتاز کے دادا کی خوشی کا کچھ نہ پوچھیے۔ جوش میں آکر دونوں کو سینے سے چمٹا لیا اور خوب پیٹھ ٹھونکی

پردۂ فلم

صنعت فلم سازی

ہندوستان میں سینما اور فلم " مجمہ ذمائم " کے نام سے پکارے جانے کے باوجود بے پناہ قوت عام اور ہر دلعزیزی حاصل کرتے جارہے ہیں۔ اور ان کا حلقہ اثر روز بروز وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ قدامت پرستوں کی نوحہ سرائیوں۔ روایات سلف اور وقار قومی کے محافظت کے دعویداروں کی چیخ و پکار اور مدعیان اتقا و پرہیزگاری کے نالہ و فریاد میں سے کوئی بھی فلم سینما کی طوفانی آمد اور ہمہ گیری اور ترقی پذیر ترویج کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔ بلکہ اکثر مواقع پر یہی چیزیں رد عمل اور بغاوت پیدا کر کے اس " مجمہ ذمائم " کی ترویج میں ممد و معاون بن گئیں۔

اب یہ بحث تضیع اوقات ہے کہ یہ اچھا ہو یا برا۔ یہ ہو چکا اور اب اس کا روکنا اور مٹانا ناممکن ہے ہمارے اختیار میں اگر کچھ ہے تو یہی کہ ٹھنڈے دل کے ساتھ اس " بلائے بے درم " کے تمام پہلوؤں پر معاندانہ نہیں بلکہ مصلحانہ نظر ڈالیں۔ اور اس کے نقصانات کو کم سے کم اور فوائد کو زائد از زائد بنانے کی کوشش کریں۔

اب اس میں کلام نہیں کہ فلم اور سینما موجودہ متمدن دنیا میں " سامان تعیش کی حد سے نکلکر " ضروریات زندگی " کی صف میں داخل ہو گئے ہیں اور معاشرت و تمدن میں ہر روز ان کی اہمیت فزوں تر ہوتی جارہی ہے۔ مغربی ممالک میں تفریحی مقاصد سے قطع نظر، تعلیمی، سیاسی اور اصلاحی مقاصد کے لئے بھی اس کا استعمال ترقی پذیر اور اکثر ناگذیر ہے۔

ہندوستان میں یہ چیز ابھی سامان تفریح سے آگے نہیں بڑھی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس میدان میں بھی ہندوستانی فلم ابھی تک صرف پست مذاقوں اور ناتراشیدہ عوام کے لئے سامان تفریح کا ذریعہ ہونے کی حد سے باہر نہیں نکلی ہے تعلیم یافتہ (محض سند یافتہ نہیں) بذلہ سنج اور ذوق سلیم رکھنے والے اصحاب کے جذبہ تفریح کی تسکین کی گنجائش اس میں بالکل نہیں ہے بلکہ الٹا تکدر پیدا کرنے کا سامان اس میں موجود ہے۔

نگارخانوں کی تعداد میں اضافہ فلموں کی بہتات اور سینماؤں کی کثرت ہرگز اس کا ثبوت نہیں کہ یہ چیز خوش مذاقی کی بھی حامل ہے کیونکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان میں عام جہالت اور بے پڑھے لکھوں کی اکثریت کے باعث آرٹ اور موضوعات ادب کے معاملہ میں جمہور کا مذاق نہایت پست اور عامیانہ ہے۔ رہ گئے تھوڑے سے وہ لوگ جو خواندہ اور تعلیم یافتہ کے نام سے پکارے جاسکتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ ان کی ناقص تعلیم اور فقدان تربیت کے باعث اعلےٰ اور سلیم مذاق سے کماحقہ آراستہ نہیں۔ یہی پست مذاق جمہور اور بدمذاق خواندہ حضرات اس فلمی کوڑا کرکٹ میں اپنے عامیانہ ذوق کی تسکین پا کر سینماؤں کی رونق اور ردی فلموں کی منفعت بخش ہونے کا ذریعہ بنے ہوتے ہیں۔

یورپ و امریکہ کی علمی دنیا کے فرزانہ افراد اس ایجاد کو بروئے کار لانے اور اسے کثیر الاستعمال بنانے کے موقع پر تین اہم امور کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہیں۔ (۱) تمدنی فوائد (۲) تجارتی منفعت (۳) قومی وقار۔ وہ اسکی پوری کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے ہر کارنامہ میں ان تینوں چیزوں کو پہلو بہ پہلو آگے بڑھاتے چلیں ان کے متعلق انہوں نے جو معیار اپنے نقطۂ نظر کے مطابق قائم کر لیا ہوگا وہ اپنی کسی حرکت سے اس میں کمی نہ پیدا ہونے دیں گے۔ ایک چیز خواہ کتنا ہی زیادہ تمدنی فوائد اور تجارتی منافع کی حامل نہ ہو لیکن اگر اس سے قائم کردہ قومی وقار کو صدمہ پہونچتا ہوگا تو وہ کبھی اسے اختیار نہ کریں گے۔

اقوال زریں

کسی کو اوپر سے اچھا دیکھ کر یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اندر سے بھی اچھا ہوگا۔ کیونکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ دیکھو کپاس باہر سے تو کیسی نرم دکھائی دیتی ہے مگر اس کے اندر کا بنولہ کیسا سخت ہوتا ہے۔

جو آدمی پڑھے لکھے اور اس کے مطابق کام نہ کرے تو وہ اس کسان کی طرح ہے جس نے محنت کر کے کھیت تو سدھار لیا ہو مگر اس میں کوئی بیج نہ بویا ہو۔

کڑوی بات پتھر کی طرح ہے جس سے لوگوں کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور میٹھی بولی آب چشمے کے مانند ہے جس کی طرف انسان تو انسان مگر حیوان تک دوڑے چلے آتے ہیں۔

کبھی کسی کا دل نہیں توڑنا چاہئے۔ کیونکہ دل پانی کے بلبلہ کی طرح نازک ہوتا ہے اور ٹوٹ جانے پر پھر نہیں جڑتا۔

اچھے لوگوں کی صحبت عطار کی دوکان ہے چاہے کچھ بھی نہ لیں خوشبو تو آتی ہے اور برے آدمیوں کی صحبت کوئلے کے مانند ہے کہ جو سلگتے ہوں تو ہاتھ پاؤں جلا دیں اور بجھے ہوں تو کپڑے کالے کر دیں۔

جو بھلا آدمی ہوگا اس کو اپدیش کا ایک لفظ بھی کافی ہے۔ جیسے بھلے گھوڑے کو ایک چابک بہت ہوتا ہے۔ ویسے ہی بھلے آدمی کو ایک بات بہت ہوتی ہے۔

کئی دوست کھانے کی مانند ہوتے ہیں کہ ان کے بغیر کام نہیں چلتا۔ اور کئی دوا کی مانند ہوتے ہیں جن سے کبھی کبھی کام پڑتا ہے۔

اونچے رتبہ پر پہونچنا تو مشکل ہوتا ہے اور گرنا آسان ہوتا ہے۔ جیسے بھاری پتھر بہت دیر اور محنت سے اوپر کو پہونچتا ہے اور نیچے کو ذرا سے دھکے میں گر پڑتا ہے۔

جو گھٹے بھی اور بڑھے بھی وہ چاند ہے۔
جو بڑھتی ہی جائے وہ ترشنا ہے۔
جو نہ گھٹے اور نہ بڑھے وہ قسمت ہے
جو گھٹتی ہی رہے وہ عمر ہے۔

موج تبسم

بیگم ۔ تمھاری دس روپیہ ماہوار تو تنخواہ ہے اور تم نے کیر سے بیس روپیہ کے برتن اس مہینہ میں توڑ دیے۔ اب بتاؤ اس کا کیا علاج کروں۔

ملازمہ ۔ میری تنخواہ بڑھا دیجئے۔

عاشق میں تمھاری محبت میں مر کر بھی دوسری دنیا میں جلا جاسکتا ہوں۔

محبوبہ ۔ تو بہتر یہی ہے کہ وہیں ٹھہرے رہنا واپس نہ آنا۔

نئی دولہن میں نے یہ کھانا اپنے ہاتھوں ہی سے پکایا ہے اور کسی سے مدد نہیں لی ہے

شوہر ۔ یہ اس کے ذائقہ ہی سے ظاہر ہے

ایک فرم کا منیجر ۔ دفتر میں تخفیف کی ضرورت تھی۔ اس لئے میں نے دو ٹائپ رائٹر مشینوں کے لئے صرف ایک ہی ٹائپسٹ لڑکی رکھ چھوڑی ہے

دوسرے فرم کا منیجر ۔ میری فرم میں بھی تخفیف کی گئی ہے۔ میں نے دو ٹائپ رائٹر مشینوں کو بیچ دیا اور ٹائپسٹ لڑکی سے شادی کر لی۔

ماسٹر بتاؤ! چاند کس چیز پر ٹھہرا ہوا ہے۔

لڑکا کرنوں پر جناب!

دلچسپ معلومات

خشکی کا سب سے بڑا جانور

امریکہ کے دو ماہر سائنس ڈاکٹر گرانجر اور ڈاکٹر گریگری نے دس سال کی محنت کے بعد گذشتہ اپریل میں اس عظیم الشان جانور کا ڈھانچہ تیار کر لیا ہے جس کی چند ہڈیاں ۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے بلوچستان میں برآمد ہوئی تھیں۔

ماہرین مذکور کا بیان ہے کہ یہ جانور اب سے دو کروڑ پچاس لاکھ برس پہلے مشرقی ایشیا کے صحرائے گوبی میں پایا جاتا تھا۔ جہاں اس وقت ریگستان کے بجائے ہر طرف جنگل اور پانی نظر آتا تھا۔

اس کی تحقیق کے لئے سب سے پہلی مہم امریکہ سے روانہ ہوئی تھی۔ جس کے بعد وہیں سے اور مہمیں بھی روانہ ہوئیں اور ان سب کی تلاش و جستجو سے دو سو ہڈیوں کا ذخیرہ تحقیق کے لئے فراہم ہو گیا ہے۔

اس ڈھانچہ کی تیاری کے بعد معلوم ہوا کہ یہ جانور تقریباً اٹھارہ فٹ اونچا اور تیس فٹ لمبا تھا۔ اور اس کی شکل موجودہ گینڈے سے ملتی جلتی تھی۔ اس کا سر چھوٹا اور گردن بہت بڑی تھی وزن کا تخمینہ بائیس ہزار پونڈ کیا گیا ہے۔ اس کا روزانہ چارہ کم از کم پانچ سو پونڈ تھا۔

لارڈ لنلتھگو لارڈ ولنگڈن کے جانشین مقرر ہوگئے

شملہ ۸ اگست - ملک معظم نے لارڈ ولنگڈن وائسرائے و گورنر جنرل ہند کی جگہ جن کے عہدہ کی میعاد آئندہ اپریل میں ختم ہو جائے گی - لارڈ لنلتھگو کا تقرر منظور فرمایا ہے -

لارڈ لنلتھگو کے تقرر سے سیاسی پیش بینوں کی وہ پیشین گوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی جو کہ چند ماہ قبل کی گئی تھی - اور جس میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ حکومت کی نظر سے انتخاب سب سے پہلے لارڈ موصوف پر پڑے گی اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لارڈ موصوف زراعت کے شاہی کمیشن کے صدر رہ چکے ہیں جس سے ان کو اس صیغہ انتظام کے بارے میں جو کہ ہندوستان کے مستقبل کے لئے نہایت ہی اہم ہے ذاتی تجربہ حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے -

علاوہ بریں حال میں انہوں نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے جدید آئین کے بارے میں اچھا خاصہ تجربہ حاصل کیا ہے - یہ امر کہ لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کا چارج لینے سے کئی ماہ قبل ہی ان کے تقرر کا اعلان کر دیا گیا اس بات کی دلیل ہے کہ حکومت کے جدید آئین کے عملدرآمد کے مصمم ارادہ کر لیا ہے -

جاپان اور ہندوستانی صنعتوں کا مقابلہ

ڈیوٹی درآمد میں غیر ممالک کی طرح مساوات کا مطالبہ

بمبئی ۸ اگست - ہز ایکسیلنسی سفیر جاپان جسے حکومت جاپان نے سیام ہندوستان عراق اور افغانستان ترکی اور دیگر مقامات کے دفاتر سفارت خانہ اور جاپانی معاملات کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا آج صبح کابل سے یہاں تشریف لائے - مسٹر انکوہ قنصل جاپان نے اور سرکردہ جاپانیوں نے آپ کا استقبال کیا ہز ایکسیلنسی نے دوران انٹرویو میں کہا کہ جاپان کا دفتر خارجہ ہندوستانی طلباء کے لئے جاپان جانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے - اور حکومت جاپان ہندوستان اور جاپان کے درمیان تمدنی رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیشہ خواہشمند رہی ہے -

جاپان کے ہندوستانی صنعتوں سے مقابلہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جاپان کی ہندوستانی صنعتوں سے مقابلہ کرنے کی خواہش نہیں ہے - اور محصول درآمد کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کیلئے غیر ممالک کے بہ نسبت ڈیوٹی مقابلۃً بہت زیادہ ہے اور دیگر غیر ممالک کی طرح جاپان سے بھی مساوات کا سلوک کرنے سے جاپان مطمئن ہو جائے گا -

ہندوستانی وزراء سے خطرہ!

مسٹر جیمز کی تقریر

کلکتہ ۸ اگست - یورپین ایسوسی ایشن کے لئے ایک لمحہ کیلئے بھی یہ تصور کرنا عین حماقت ہوگا کہ اب چونکہ انڈیا بل قانون بن گیا ہے اس لئے محتاط رہنے یا تنظیم کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی "

یہ ہے وہ تنبیہ جو مسٹر ایس ای جیمز ممبر اسمبلی نے یورپین کو کی - جب کہ آج رات کو یورپین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام گرانڈ ہوٹل میں جلسہ منعقد ہوا -

مسٹر جیمز نے مزید فرمایا کہ جلد ہی صوبجاتی آزادی رائج ہو جائے گی - جبکہ صوبہ کی حکومت اور حکومت کی باگ ڈور ہندوستانی وزراء کے ہاتھ میں ہوگی - جو کہ منتخب شدہ ہندوستانی مجلس آئین ساز کے روبرو ذمہ دار ہوں گے - اور یہ بھی ممکن ہے کہ چند صوبوں میں رجعت پسند عناصر کا غلبہ ہوا - اسلئے میری رائے ہے کہ یوروپینوں کو آنے والے وقت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے -

آپ نے کہا کہ عام طور پر تجارتی اور پیشہ ور اشخاص نیز پولیس کے انتظامات کے متعلق انڈیا بل کی دفعات تسلی بخش ہیں -

اس کے بعد مسٹر جیمز نے تحفظ اعادہ کے بل کے متعلق جو کہ اسمبلی کے اجلاس کے پیش ہونے والا ہے یوروپینوں کے خیالات بیان کئے اور کہا کہ بل کے چند دفعات کا جاری رہنا ضروری ہے -

آپ نے ایسوسی ایشن سے یہ بھی کہا کہ وہ معاہدہ اٹاوہ کے متعلق اپنے نمائندے کو اپنا فرمان دیدے کیونکہ معاہدہ جلد ہی ختم ہونے والا ہے -

کلکتہ ہائی کورٹ میں

لاوڈ اسپیکر کا پہلی مرتبہ استعمال

کلکتہ ۸ اگست کلکتہ ہائی کورٹ کے قیام کے بعد آج پہلی دفعہ اس میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال کیا گیا - یہ تجربہ سیشن جج کی عدالت میں کیا گیا جہاں دو مشینیں لگا دی گئی تھیں ایک مشین جج کے سامنے اور دوسری گواہوں کے کٹھرے میں مسٹر جسٹس کھنڈر کر جو سیشن جج تھے اُن کی آواز صاف سنائی دیتی تھی -

شملہ ۸ اگست حکومت ہند نے ۵ کروڑ روپیہ کا نیا قرضہ جو تین فیصدی سالانہ کی طرح سود سے طلب کیا تھا وہ آج صبح ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر پورا ہو گیا اور حصول کا دروازہ بند ہو گیا -

موسیقی اور آرٹ کا مظاہرہ

لکھنو ۸ اگست - منشی بھگوتی سہائے بیدار سابق ممبر کونسل چیف آرگنائزر آنند سنگھ آرٹسٹ جمبر لکھنو مع پروفیسر شیو ناتھ سنگھ امن ویدی رام سرن جگدیشر وغیرہ کے ۴ اگست کو ہردوئی ہونچے جہاں رائے بہادر بابو موہن لال ایڈوکیٹ سابق ممبر لیجسلیٹو کونسل کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا - سینما کے آرٹ کا اور موسیقی کا ایک لاجواب مظاہرہ ڈاکٹر پیارے لال صاحب صدر آل انڈیا ہومیو پیتھک کانفرنس کے مکان پر ہوا - بہت سے معزز حاضرین کا اجتماع تھا بہت رات تک گئے جلسہ ختم ہوا - آخر میں مسٹر بیدار کی تقریر ہوئی -

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کا قضیہ

لکھنو ۸ اگست - بابو موہن لال سکسینہ ممبر اسمبلی نے کانگریس کے آئندہ اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے لئے امیدواری سے اپنا نام واپس لے لیا ہے -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹیو کونسل نے حال میں اس مطلب کا ایک رزولیوشن پاس کیا تھا - کہ اگر لکھنو کے ذمہ دار کانگریس کانگریس کارکنان دو ہفتے کے اندر آپس میں سمجھوتہ نہ کریں گے - تو کانگریس اس امر پر مجبور ہو جائے گی کہ وہ کانگریس کے آئندہ اجلاس کے لئے لکھنو کے بجائے کوئی دوسری جگہ تجویز کرے -

نیا قرضہ کس طرح وصول ہوا!

کلکتہ ۸ اگست - حکومت ہند کے تین فیصدی کے نئے قرض ۱۹۵۱-۵۵ء مندرجہ ذیل طریقہ پر وصول ہوا -

۱- نقد ۰۳-۱۶ لاکھ

۲- سنہ ۱۹۳۵ء کے ۵ فیصدی فنڈ کے تبادلہ کے ذریعہ ۰۳-۱۳ لاکھ

۲ ½ ۶ فیصدی کے ٹریژری بونڈ کے ذریعہ ۰۳-۴ لاکھ

کل ۰۳-۲۹ لاکھ

انڈیا بل مسٹر ستیہ مورتی کی نظر میں

مدراس۔ ۳ راگست۔ "کانگریس کا مقابلہ کرو اگر مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے ہو مگر رجعت پسندوں کا ساتھ نہ دو"

اس اپیل کے ساتھ مسٹر ستیہ مورتی نے ممبر اسمبلی نے انڈیا بل کی مذمت میں اپنی شاندار تقریر ختم کی۔

گذشتہ رات مدراس یوروپین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا جس میں کہ سرکردہ اصحاب نے شرکت فرمائی۔ اس میں ہندوستانی اور یوروپین ممبران دونوں شریک ہوئے۔ مسٹر ایف اے جیمز ممبر اسمبلی نے بل کی حمایت کی اور ہندوستانیوں سے بل کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

مسٹر جیمز کی تقریر

مسٹر جیمز نے ایک بل پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ بل ہندوستان کے بہترین مفاد میں ہے یہ تسلیم کیا کہ ہندوستان میں کوئی بھی سیاسی پارٹی ایسی نہیں جو یہ کہے کہ بل کے ذریعہ وہ سب کچھ مل گیا ہے جو وہ چاہتی تھی آپ نے کہا کہ میرا یہ کہنا عین حماقت ہوگا کہ بل کے پاس ہونے سے ہندوستان اور زیادہ خوشحال و فارغ البال ہوجائے گا۔ یا اس کو زیادہ آزادی حاصل ہوجائے گی ان میں زیادہ امن قائم ہوجائے گا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود یہ ایک واقعہ ہے کہ بل کے ذریعہ اہل برطانیہ کے ہاتھ سے اختیارات نکلکر ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آگئے ہیں۔

مسٹر جیمز نے ستیہ مورتی کو چیلنج کیا کہ وہ کوئی ایسا آئین تجویز کریں جو ہندوستان کے تمام فرقوں اور اہل برطانیہ کو قابل ہو۔ اس لئے ہندوستان کی بہتری اسی میں ہے کہ بل پر عمل درآمد کیا جائے۔ ایک تحریر شدہ آئین محض ایک ڈھانچہ ہے اور اگر عوام نے اس پر عملدرآمد کیا تو اس میں جان پڑجائے گی۔ اور اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ اس کو ایسی شکل میں تبدیل کرسکتے ہیں کہ وہ آپ کو پسند آجائے اور انقلابی قدم اٹھانا آسان ہوجائے۔

مسٹر ستیہ مورتی کی تقریر

مسٹر ستیہ مورتی نے بل کی پرزور مذمت کی اور ریزولیوشن پر اعتراض کرتے ہوئے کہ بل ہندوستان کے مفاد میں ہرگز نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بل کے ذریعہ مرکز میں مطلق العنانی کو جمہوریت کا جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی ہے اور صوبجات میں مجلس آئین ساز کو کافی اختیارات دینے کے بہانے سے پس پشت مطلق العنانی اپنا کام کررہی ہے۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر ستیہ مورتی نے مزید فرمایا کہ میں نے سیاسیات اور سائنس کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ لیکن میں نے کبھی اس قسم کی فیڈریشن کے متعلق نہیں سنا جیسی کہ ناقابل عمل ہندوستان کے سر بقوی جاری ہیں۔

یوروپینوں سے خطاب

یوروپین ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر ستیہ مورتی نے فرمایا کہ میں انگریزوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے آئینی تحفظات قائم کرنے کی کوشش کی تو وہ ناکام رہیں گے۔ ان کے لئے تحفظات جبر وہ بھروسہ کرسکتے ہیں۔ ہندوستانیوں کی تنگ اعتمادی ہے کہ یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس ملک کے غیر سرکاری یوروپین اپنے ملک کی حمایت کریں اور یہ کہیں کہ ہندوستان کافی مضبوط ہے اور ہم اس پر حکومت کریں گے۔ لیکن میں آپ لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس امید میں کہ وہ آپ کو فائدہ پہونچائیں گے رجعت پسندوں کا ساتھ نہ دیں۔ اگر آپ لوگوں نے ایسا کیا تو آپ لوگ سخت غلطی کریں گے۔

اپنی تاریخ پڑھئے اپنے ملک کے لئے لڑو یا مجھ سے لڑو۔ مگر اُن لوگوں کا ساتھ نہ دو جو نہ آپ لوگ سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مسٹر جیمز کی تقریر کے بعد مسٹر ستیہ مورتی نے فرمایا کہ مسٹر جیمز نے مذاق کیا ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ آیا میں جانتا ہوں کہ اہل ہند کیا چاہتے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ میرا ملک کیا چاہتا ہے میرا ملک اُسی طرز کی حکومت چاہتا ہے جیسی کہ جیمز اور ان کے دوستوں کو انگلستان میں حاصل ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان اس بل کو کبھی ہٹا سکا ہے گا اور ہندوستانی کبھی غلام نہیں رہیں گے۔

انڈیا بل پر برطانی اخبارات کا تبصرہ

لندن ۴ راگست۔ اخبار ابزرور رقمطراز ہے کہ انڈیا بل اُس کی فیاضی کا بہترین نمونہ ہے جو کسی ملوکیت پرست حکومت نے کسی اپنے شہری کو عطا کی ہے۔ اُن وعدوں کا احترام کرتے ہوئے جو کسی جوش و خروش کے زمانہ میں کیے گئے تھے اہل برطانیہ اس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ جس کی حالات اجازت دیتے ہیں۔ اہل برطانیہ نے ہندوستان کو حکومت خود اختیاری کی کلید دیدی ہے جس میں اہل ہند اپنے جذبات کو بالکل مطمئن پائیں گے۔ اہل برطانیہ جانتے ہیں کہ ہندوستان کی ایک بھاری اکثریت اور سیاست داں اس بل کو نامنظور کردیں گے۔ اس قسم کی پرزور مخالفت کی موجودگی جنید حکومتیں ہی اپنے وعدوں کو پورا کرسکتی تھیں اس قسم کی فیاضی سے جو ہندوستان کے ساتھ کی گئی ہے کیا نتیجہ نکلیگا اسکا انحصار ہندوستان کے اپنے ذرائع اور قابلیت پر ہے۔ کوئی سادہ لوح انسان ہی یہ خیال کرسکتا ہے کہ جدید آئین بغیر اختلافات غلط فہمی اور مختلف قسم کے نقصانات کے عملدرآمد ہوجائیگا۔

سنڈے ٹائمز

اخبار سنڈے ٹائمز رقمطراز ہے کہ انڈیا بل اس بات کا مظہر ہے کہ پختہ عقیدہ کو عمل جامہ پہنا دیا گیا ہے جمہوریت کا ترقی دینے کے اصول میں اعتقاد رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ کے عوام کو آزادی دینے کا طریقہ ہندوستان میں بھی رائج کیا ہے جو کہ سلطنت برطانیہ کا اہم جزو ہے جدید قانون برطانی کامن ویلتھ کا ایک زبردست آئینی دستاویز ہے جب سے حکومت برطانیہ نے اس بھاری اور اہم کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اسوقت سے ایک ایسا آئین مرتب کرنے میں حکومت خود اختیاری کے جائز حاجات کو پورا کرے وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹی۔

جدید اصلاحات نامنظور
عہدے قبول کرنے کی سخت مخالفت

بمبئی ۳ راگست۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت مسٹر آر ایس روئیکر منعقد ہوے جس میں کئی رزولیوشن پیش کیے گئے۔

پہلے رزولیوشن میں اس اعادہ کا اظہار کیا گیا کہ جدید اصلاحات ملک کی ترقی کے خلاف ہیں اور اُن کو اتفاق رائے سے نامنظور کردینا چاہئے۔

دوسرے رزولیوشن میں کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ جدید اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول کرنے کی پالیسی ہندوستان کے منزل مقصود کے لئے جنگ نقصان دہ ہے۔ اور کمیٹی نے عہدے قبول کرنے کے خلاف پروپگنڈا شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ کوئلہ کے کانوں کے مزدوروں پر گولی چلانے کی مذمت کی اور مزدوروں کے جلسوں پر پابندی کرنے کے حکومت بنگال کے رویہ کی بھی مذمت کی گئی۔

کانپور احرار لکچرار سوسائٹی کا جلسہ!

حسب پروگرام ۴ راگست بروز اتوار ۸ بجے شب کو دفتر مجلس احرار اسلام کانپور میں احرار لکچرار سوسائٹی کا پہلا جلسہ مولانا ذبیح کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بعض خاص مقررین کے علاوہ سات آٹھ جدید حضرات نے بھی پہلی بار تقریریں کیں۔ ممبران سوسائٹی کے علاوہ دوسرے سامعین کا گروہ بھی موجود تھا تمام حضرات نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ موضوع تقریر یہ تھا کہ "کیا موجودہ نظام حکومت میں ہندوستان کی اقتصادی ترقی ممکن ہے"

جسپر موافق و مخالف تقریریں کی گئیں۔ ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا آئندہ جلسہ حسب دستور اگلے اتوار ۸ بجے شب کو منعقد ہوگا۔ موضوع تقریر یہ ہے کہ "ہندوستان کو کس قسم کے رہنماؤں کی ضرورت ہے"۔

احسن عثمانی

سکریٹری احرار لکچرار سوسائٹی کانپور

جامع مسجد میں چلتا ہوا موٹر

جناب عبدالرزاق صاحب تاجر ہیزم گوالٹولی نے اپنا موٹر (فورڈ) چندہ تعمیر جامع مسجد پٹکاپور میں عطا فرمایا ہے جناب غلام محمد صاحب میکنک نے بلامعاوضہ مرمت کرکے اُسے بالکل چالو کردیا ہے آجکل وہ قابل اطمینان طور پر چالو ہے مہتمم جامع اسے فروخت کرکے قیمت تعمیر میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو وہ ٹرائی کرکے خرید سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی توجہ کی ضرورت

مولینا شوکت علی خادم کعبہ نے جو اپیل تعمیر جامع مسجد کانپور کے لئے کی تھی ابھی تک اُس پر ہمدردان اسلام نے کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ ضرورت ہے کہ جلد اور پوری توجہ اس پر فرمائیں۔ ورنہ ۴-۵-ماہ کے اندر تکمیل تعمیر نہیں ہوسکتی۔ اسوقت تعمیری کام بند ہے

المشتہر حاجی سید لطیف الرحمن نائب مہتمم جامع مسجد کانپور

غیر ملکی فلموں کی درآمد میں کمی

برطانیہ میں غیر ملکی فلموں کی درآمد گذشتہ سال میں ۹۰ فیصدی کم ہوگئی لیکن برطانوی فلموں میں تناسب کے لحاظ سے زیادتی ہوئی۔ مالکان سینما کو ۴ ارب ۸۰ کروڑ فٹ برطانوی فلمیں ہر سال دکھانا ہوتی ہیں لیکن ۱۹ ارب ۵۰ لاکھ فٹ فلمیں دکھائی گئیں۔

لکھنؤ میں نئی طرز کے مکانات

لکھنؤ ۵ راگست۔ لکھنؤ امپرومنٹ ٹرسٹ نے بنوو کٹوریہ پارک کو نئے طریقہ پر آباد کرنے کی جو اسکیم پیش کی تھی اُسکو گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے گول دروازہ کے قریب نئی عمارتیں تعمیر کرائی جائیں گی۔

ہندوستانی فوجی سرگرمیوں کے متعلق سرکاری رپورٹ

شملہ ۳ اگست۔ حکومت ہند نے ۱۹۳۷-۳۶ء میں ہندوستان میں فوجی سروس کے متعلق اہم معاملات کے سلسلے میں مختصر سی رپورٹ شائع کی ہے جس میں انڈیا ایرفورس رائل ائرفورس اور رائل انڈین نیوی کی سرگ اور فوج کو ہندوستانی بنانے کے معاملات پر بحث کی گئی ہے اس رپورٹ کے مطابق وزیرستان میں تین مختلف مقامات پر کئی دوسرے دستوں نے چھاپے مارے ان کے کیمپ عورا ہٹ گئے لیکن ان کی طرف سے کوئی شدید اقدام نہیں کیا گیا۔ ٹوچی خیل وزیرستان نے ساتھ وزیرستان سکاوٹس پر حملہ کیا اور ۸ اشخاص کو مجروح کردیا۔ انھیں رائفلوں کا بھاری جرمانہ کیا گیا فقیر علی نگر تمام سال سرگرم رہا ۱۸ جولائی کو دریائے سوات سے دوسو آدمیوں کے ساتھ پار آگیا لیکن شکست کھاکر بھاگ گیا۔ اس سے گورنمنٹ کو مجبوراً آگرہ کو ضبط کرلینا پڑا۔ فروری میں فقیر علی نگر نے اس کی مخالفت کی پھر دوسو آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی مگر اُسے کافی نقصان کے ساتھ شکست اٹھانا پڑی مانشاح میں اُس نے دوسو آدمیوں کا ایک اور لشکر تیار کیا لیکن بغیر جنگ خاموش ہوگیا۔ ۵ اپریل کو فقیر کے ۳۰۰ آدمیوں کا لشکر پھر دریا عبور کرکے آگیا۔ لیکن اب کی بار پھر اُسے وہ ناکام واپس گیا۔ اور اُسکے اٹھارہ آدمی ہلاک ہوئے اس عرصہ کے دوران میں سرکاری ہوائی جہازوں پر بھی کئی بار گولیاں چلائی گئیں۔ شنیوں کی آمدورفت کے لئے کوٹ سے لیو آگرہ تک سڑک بنائی گئی۔ اور یہ علاقہ فرنٹیر کانسٹیلری کے سپرد کرکے فوجی دستے واپس بلا لئے گئے ضلع پشاور میں کانسٹیبلری نے ۲۶ دیہا پنجاب رجمنٹ کی مدد سے ۲۶ جنوری کو موضع گاڈوں پر حملہ کیا۔ چترال ریلیف کے دوران میں بھی فقیر علی نگر نے اپنے ہستی کا ثبوت دیا۔ ۱۲ اکتوبر کو چترال فوجی دستہ پر دور سے گولیاں چلائیں۔ لیکن ۴۰ اشخاص کی ہلاکت کیساتھ فقیر کے دستہ کو پسپا ہونا پڑا۔

فوج کو ہندوستانی بنانے کے مسئلہ پر بھی اس رپورٹ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور چند دلچسپ امور مہیا کئے گئے ہیں۔ انڈین ملٹری اکاڈیمی سے ملک معظم کی ہندوستانی بری افواج کی کمیشن کے پہلے ہندوستانی دستہ میں تمام کے تمام ۲۹ امیدوار پاس ہوئے۔ ممکن دیگر ممالک سے آئے تھے۔ اسمیں ۲۹ میں سے ۱۰ انڈین آرمی کے تھے سات امیدوار ہندوستانی ریاستوں سے آئے تھے۔ اور بارہ امیدوار داخلہ کے مقابلہ میں بیٹھے تھے ان بائیس میں سے اکیس امیدوار ایک سال تک برطانوی پیدل سپاہ کے ساتھ کام کرنے کے بعد پیدل سپاہ یا گھوڑ سوار سپاہ میں لگایا جائے گا۔ دو کو انجنیر بنایا جائے گا اور ایک توپ خانہ میں لگایا جائے گا۔ انجنیری کے دو امیدواروں نے ٹھامس کالج رڑکی سے امتحان پاس کیا ہے

افسانہ

بھوت

بسلسلۂ گذشتہ

جانب شرق ایک وسیع دالان تھا اور جانب غرب دروازے کے بالکل قرب میں زینہ تھا۔ جو چھت پر چڑھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مکان میں ہر قسم کی سہولت رہنے والوں کے لئے موجود تھی اس وقت دن کے بارہ بج چکے تھے۔ ہم نے مکان کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ آج ہی اپنا ضروری سامان اس میں رکھوا دیں اور آج کی رات ہم اسی میں گذاریں یہ خیال کرتے ہوئے ہم مکان کو بند کر کے فوراً واپس آ گئے اور فوراً اپنا سامان اٹھوا کر جو ایک پلنگ، ایک بستر، کپڑوں کا بکس اور ایک حفاظتی بندوق پر مشتمل تھا۔ لے کر اس مکان میں وارد ہو گئے۔

جون کا مہینہ تھا گرمی کی شدت کے ساتھ آندھیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ حسب معمول آندھی چل چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی آسمان پر کچھ ابر بھی چھایا ہوا تھا۔ کبھی کبھی دو چار بوندیں بھی پڑ جاتی تھیں اس وقت رات کے بارہ بج چکے تھے۔ ہم نے اپنا پلنگ دالان کے ایک جانب جہاں ایک کھڑکی غیر آباد راستے کی طرف ہوا کے لئے رکھی گئی تھی بچھا لیا تھا۔ لالٹین کی روشنی خوب تیز کر رکھی تھی۔ اور رائفل میں کارتوس چڑھا کر اپنے پاس بحفاظت رکھ لیا تھا کہ مبادا دوست صاحب تشریف لے آویں ہم ان کی تواضع کر سکیں جوانمردی اور ہمت کے تقاضے پر ہم یہ سب کچھ کر چکے تھے مگر پھر بھی بھوت صاحب کی خیالی تصویر ہمارے آنکھوں کے سامنے نہ دکھائی دینے والے مختلف مناظرات پیش کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ مصیبت کا سبب ہماری تنہائی تھی آخر ہم نے لالٹین کی روشنی اور تیز کر دی اور کپڑوں کے بکس سے اردو کے چند رسالے نکال کر پڑھنے کی کوشش کی۔

یکایک ایک غلہ لالٹین کی چمنی پر لگا اور چمنی آواز شکست کے ساتھ ٹوٹ گئی۔ چمنی کے ٹوٹتے ہی دالان میں بالکل اندھیرا ہو گیا۔

اب ہم کو اچھی طرح معلوم ہونے لگا کہ بھوت ظاہر ہونے والا ہے اس لئے کہ ہم نے چچا چھجن سے سنا تھا کہ وہ عموماً اندھیرے میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارا دل دھڑک رہا تھا۔ ہاتھ پاؤں میں لرزہ تھا۔ پھر بھی ہم نے اوسان درست کئے اور کارتوس سے بھری ہوئی بندوق کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ اور اسکے منتظر رہے کہ کوئی بھی شکل ہمیں نظر آ گئی اور ہم نے فائر کیا۔

یکایک ہمیں محسوس ہوا کہ کوئی آدمی چھت پر چل رہا ہے اسی کے ساتھ کچھ روشنی بھی پھیلتی ہوئی نظر آئی۔ رفتہ رفتہ پیروں کی آواز بڑھنی شروع ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ بہت سے انسان چھت پر اوچھل رہے ہیں بطور چھت کے اس دروازے کی جانب جو زینہ پر سے آتا ہے آ رہے ہیں۔ کچھ وقفہ کے بعد ان آوازوں کے ساتھ گھونگروں کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں اور کسی قدر روشنی بھی صاف اور تیز ہونے لگی۔

اب ہم نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا تھا۔ اور دالان کے ایک ستون کی آڑ میں رائفل لئے اس تلاش میں تھے کہ جیسے ہی کوئی زینہ پر سے اترتا ہوا دکھائی دیگا ہم فائر کر دیں گے۔ گھونگروں کی آوازیں تیز ہو رہی تھیں اور روشنی کے ساتھ کوئی چیز سیڑھیوں تک آتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ اب ہم نے اپنی ساری توجہ کو سیڑھیوں کی طرف لگا لیا تھا ہم نے دیکھا کہ یکے بعد دیگرے سیاہ لباسوں میں ملبوس خوفناک چہرے بنائے ہوئے مجسمے پہلی سیڑھیوں پر اس طرح کھڑے ہیں کہ ایک کے ہاتھ میں دو ننگی تلواریں اور دوسرے کے ہاتھ میں مشعل ہے جو مدہم روشنی دے رہا ہے اور ایک ہاتھ میں ایک لمبا سا برچھا ہے۔ جس کے پھل اس مدہم روشنی میں چمک رہے ہیں۔ رہ رہ کر گھونگروں کی آواز سے پتہ چلتا تھا کہ ان کے پیروں میں گھونگرو بندھے ہوئے ہیں جب یہ اپنے پیروں کو زمین پر مارتے تھے۔ تو ایک دھماکے کے ساتھ گھونگروں کی آواز فضا میں پھیل جاتی تھی۔ چند لمحوں کے بعد ان میں حرکت شروع ہوئی۔ اور یہ اوپر کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دکھائی دینے لگے ہم ابھی تک اس اندھیرے میں دالان کے ستون سے لگے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اس خیال سے جہاں ہم کچھ خوفزدہ تھے وہاں ہم یہ خیال کرنے پر بھی مجبور تھے کہ ممکن ہے کہ یہ کوئی ڈاکو یا چور ہوں جو ہم کو اس شکل سے ڈرا کر ہمارے اسباب پر قبضہ کرنا چاہتے ہوں۔ اور جب ہم نے اُن کو مذکورہ بالا حالت میں زینے سے اترتے ہوئے دیکھا تو اور بھی گمان غالب ہو گیا آخر اس اندھیرے ستون کو چھوڑ کر ہم صحن کی طرف بڑھنے لگے۔ اور ایسے مقام پر چھپ کر جہاں یہ ہماری پرچھائیں بھی محسوس نہ کر سکیں ہم نے ایک فائر آسمان کی طرف کر دیا۔

فائر کا ہونا تھا کہ یہ دونوں مجسمے چیخ کر ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں جو سامان تھا وہ زینہ پر سے نیچے آ رہا۔ قریب تھا کہ دونوں بھاگنے کی کوشش کریں کہ ہم نے ایک کر دونوں کے سیاہ لباس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور اُن کو مضبوطی سے کھینچتے ہوئے زینے سے مکان کے صحن میں لا کر ایک طرف یہ کہہ کر کھڑا کر دیا کہ اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی تو رائفل کی گولی تمہارے سینوں کو پار کر دے گی۔ اب ہم نے گری ہوئی مشعل کو اٹھایا جو ابھی تک جل رہی تھی اور اُن کے قریب جا کر اُن کے مصنوعی چہروں کو جو انہوں نے اپنے اصلی چہرے چھپانے کی غرض سے لگائے تھے اُتار کر دیکھا تو اُن میں سے ایک نوجوان مرد تھا اور دوسرا ایک حسین نوجوان عورت۔ خوف سے اُن کے ہاتھ اور پاؤں کپکپا رہے تھے۔

ان کے چہروں کا رنگ زرد ہو چکا تھا۔ ہم نے اپنی دلچسپیوں کو قائم رکھتے ہوئے ان سے ملائم آواز میں کہا۔ "اگر آپ لوگ ہمیں اپنا اصلی راز بتا دیں تو یقین جانئے آپ کو کوئی تکلیف نہ اٹھانا پڑے گی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کسی سے اسکا تذکرہ نہ کروں گا۔" (باقی آئندہ)

دیسی ریاستیں

دیسی ریاستیں اور فیڈریشن کی شرکت

کوچین کی اسمبلی کے چوتھے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے، سر شنمکھم چیٹی دیوان ریاست نے کہا کہ اس بارے میں ہندوستان کے افراد اور پارٹیوں میں باہمی طور پر خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو کہ ہندوستان کے لئے کونسا طرز حکومت زیادہ موزوں ثابت ہوگا لیکن تاریخ کا کوئی طالب علم اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ صحیح معنوں میں ہندوستان کے لئے حکومت خود مختاری اس وقت تک ناممکن ہے بلکہ ناقابل خیال ہے جب تک کہ اس کی آئینی تشکیل میں دیسی ریاستوں کو شامل نہ کیا جائے میں یہ بات صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ فیڈریشن میں شرکت سے ریاستوں کو فائدہ پہنچے گا اور میں مہاراجہ صاحب کو مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ فیڈریشن میں شرکت منظور کر لیں۔

سر شنمکھم چیٹی نے یہ بھی کہا کہ انڈیا میں مجوزہ فیڈرل اسکیم پر تمام متعلق پارٹیاں اتحاد اور نیک نیتی سے عملدرآمد کریں۔ تو میری رائے میں بالآخر ایک متفقہ ہندوستان کا وجود دیکھنے میں آسکے گا۔ جو اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ اگرچہ ہمارا ملک مختلف دوروں سے گذر چکا ہے۔

ریاست ٹراونکور کا بجٹ سشن ختم ہو گیا!

ٹریونڈرم ۲ اگست۔ ٹراونکور اسمبلی کا بجٹ سشن آج ختم ہو گیا۔ مالیانہ پبلک ورکس اور تعلیم کے مطالبات کے لئے ایک ایک روز مقرر کیا گیا تھا اور باقی معاملات کے لئے نصف نصف یوم مقرر کیا گیا تھا۔

آج سہ پہر محکمہ جنگلات کے مطالبات پر جب بحث شروع ہوئی محکمہ جنگلات کے افسر اعلےٰ نے ریاست میں کاغذ کا ایک کارخانہ جاری کرنے کے امکانات بیان کیے۔ افسر موصوف نے فرمایا کہ ٹراونکور کے جنگلات میں بہت سا رش "ایلیہ" جو سرکنڈوں کی ایک قسم ہے مل سکتا ہے جو کہ کام کا غذ بنانے میں آسکتا ہے۔

جمعیت اقوام کی رپورٹ

معاہدوں کی تفصیل

بمبئی - بذریعہ ڈاک - سکریٹری جنرل جمعیت اقوام نے مختلف حکومتوں کو سالانہ رپورٹ کا پہلا حصہ بھیجا ہے - جس میں ستمبر ۱۹۳۴ء سے لیکر مئی ۱۹۳۵ء تک کا کام درج ہے - جبکہ ۸۶ ویں اجلاس کونسل کی کارروائی ختم ہوئی - اس رپورٹ میں ۱۰ ابواب ہیں - جن میں ضابطہ تجارت بولیویا اور پراگوے کی جنگ تجدید اسلحہ یوگوسلاویہ کی درخواست حکومت ہنگری کا رویہ اٹلی اور حبش کی کشیدگی ڈانس حکومت کی استدعا جرمنی کے فیصلہ سار کی رائے شماری اقلیتوں اور بالخصوص البانیہ کے تحفظ غلامی کے معاہدے اصلاحی تحقیقات دیہات اور شہروں میں اشیائے خوردنی اور رہائش وصفائی وغیرہ کا ذکر ہے۔

اس رپورٹ میں بین الاقوامی معاہدے بھی درج ہیں جو زیر دفعہ ۱۸ جمعیت اقوام کے مقدمہ میں رپورٹ کی دوسری قسط ستمبر میں شائع ہوگی۔

فن پرواز کی مجوزہ اکاڈیمی

کراچی بذریعہ ڈاک - مدراس یوپی اور کراچی کے پرواز کے کلبوں نے اپنے مختلف کمیٹیوں کی جانب سے اخبارات کے نام بیانات شائع کئے - جن میں نئی دہلی میں پرواز کی ایک اکاڈیمی قائم کرنے کا ذکر ہے - اس اکاڈیمی میں فن پرواز کے طلبا کو نہایت اعلیٰ اور جدید قسم کی تعلیم دی جائے گی - اور اب فن پرواز ایک یونیورسٹی کا مضمون وار پائے گا۔

چھ سال تک یہ ایک اسکول مضمون رہا چونکہ فلائنگ کلبوں کو فن پرواز کے طلبا کا چھ سال کا ہے اس لئے اس اکاڈیمی نے یہ مناسب سمجھا کہ ان کلبوں سے بھی امداد لی جائے کیونکہ دنیا کے ہر ایک ملک میں طلبا کو تعلیم دینے سے پہلے ان کی ذہنی کیفیت کا اندازہ کرنا ضروری ہے - اب ان کلبوں کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ یہ ہوائی پرواز کی اکاڈیمی محض ایک سرکاری چیز نہیں ہے - سرکاری طور پر اس کی اطلاع مل گئی ہے کہ حکومت کو بھی لازم ہے کہ ان کلبوں سے مشورہ کرے کیونکہ ان کو کئی سال کا ہندوستانی پرواز کا تجربہ ہے -

دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس اکاڈیمی میں کاری امداد نہ ہوتی اور اسے محض حصہ داروں کے رحم پر چلایا گیا - تو اس کی حیثیت "تاجرانہ" ہو جائے گی اور طلبا کا انتخاب بلحاظ خواہ نہ ہو سکے گا۔

مسولینی کو اپنی فتح کا کامل یقین ہے

جنگ کیلئے اٹلی کی وسیع تیاریاں

روم ۱۰ اگست - آج اٹلی کے تقریباً دس لاکھ سپاہی اسلحہ جات اور نئے حکام کے علاوہ مشرقی افریقہ کو روانہ ہو رہے ہیں ان کے علاوہ سیاہ پوشوں کے دو اور دستے جو کہ ۴۲ ہزار افراد پر مشتمل ہیں وہاں بھیجے جائیں گے۔

حکومت برطانیہ نے اس افواہ کی سرکاری طور پر تردید کی ہے کہ حبش کی فوجوں میں برطانی والنٹیروں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے - یا رکاوٹ پیش کی جا رہی ہے۔

جزائر فلپائن میں زبردست سیلاب

ہزاروں خانماں برباد

منیلا - ۵ اگست - ایک اطلاع مظہر ہے کہ شمالی شرقی لیوزن میں زبردست طوفان باد اور سیلاب آیا ہے - جس سے ۱۷ افراد ہلاک اور ۲۰ لاپتہ ہو گئے ہیں - بارش ہنوز ہو رہی ہے۔

مردہ بندر پیدا ہوا

جے پور ۶ اگست جوگ سنگھ نامی ایک راجپوت عورت کے بطن سے ایک مردہ بندر پیدا ہوا ہے یہ واقعہ ریاست جے پور کے موضع لینک کا ہے عورت کے نادان رشتہ دار جن میں اسکا شوہر بھی شامل ہے اس واقعہ کو بھوت پریت کی شرارت کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اسلئے بجائے علاج کے عورت کی جھاڑ پھونک ہو رہی ہے - عورت کی حالت مشکل ہے اور گاؤں والے جوق درجوق اُسے دیکھنے چلے آ رہے ہیں۔

لاہور کے اخبارات پر سے سنسر اُٹھ گیا

لاہور ۱۶ اگست - حالانکہ کل لاہور کے اخبارات پر سے سنسر اٹھا لیا گیا ہے تاہم پریس کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے اور گوردوارہ شہید گنج کے بارے میں خبریں شائع کرنے یا ان پر تبصرہ کرنے سے احتراز کرے ورنہ ہنگامی اختیارات کے ماتحت کارروائی کی جائے گی۔

انگورہ - بذریعہ ڈاک - یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چونکہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو جمہوریہ ترکیہ کا اعلان کیا گیا تھا کہ اس لئے آئندہ ہر سال ۲۹ اکتوبر کو سرکاری طور پر قومی دن منانے کا اعلان کر دیا جائے

دو جدید ایکٹوں کی توضیح

۱- گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے زمینداران اور کاشتکاران کی گلو خلاصی کے لئے جو دو جدید ایکٹ پاس کیے ہیں ان کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہو رہی ہیں گورنمنٹ نے ان کی توضیح کے لئے جو کمیونک شائع کیا ہے اس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:-

۲- ان کمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ مقروض جائداد کے ایکٹ کے ماتحت ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء تک کسی وقت بھی درخواست دی جا سکتی ہے۔

۳- اگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ (کاشتکاران کی امداد دینے کے ایکٹ) کے ماتحت درخواستیں کسی وقت دی جا سکتی ہیں - کیونکہ یہ مستقل ایکٹ ہے۔

۴- ان کمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ کی دفعہ ۴ کی ضمنی دفعہ ۳ کے مطلب سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے اسی دفعہ میں یہ بات رکھ کر کہ اگر کوئی مقروض زمیندار اپنی موجودہ ڈگریوں میں ترمیم کے واسطے اگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ کے ماتحت ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء سے پہلے درخواست دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ کے ماتحت درخواست دینے کی آخری تاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کے بعد ڈگری مقدمہ کی ترمیم میں لگنے والے وقت تک بڑھا دی جاوے گی - اسی طرح پر اگر اس مقدمہ کے فیصلہ میں دو ماہ کا وقت صرف ہو تو ان کمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ کے ماتحت درخواست ۲۹ جون ۱۹۳۶ء تک منظور کی جاوے گی۔ مقروض زمینداروں کو مدت کے معاملہ میں صرف مزید رعایت دی گئی ہے۔

۵- اگر کوئی مقروض زمیندار ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء کے بعد بھی اگریکلچرسٹ ریلیف کے ماتحت درخواست دے گا تو مقدمہ کا فیصلہ کرانے اور ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء سے پہلے ان کمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ کے ماتحت داخل درخواست فائل کرانے کے لئے کافی موقعہ ملے گا۔

۶- وہ زمینداران جو ان کمبرڈ اسٹیٹ کے ماتحت درخواست دینے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن پہلے اپنے اوپر کی موجودہ ڈگریوں میں ترمیم اگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ کے ماتحت کرانا چاہتے ہیں - ان کو زور کے ساتھ صلاح دی جاتی ہے کہ حتی الامکان جلد ممکن ہو وہ اگریکلچرسٹ ایکٹ کے ماتحت اپنی درخواست داخل کر دیں - تاکہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء تک ان کمبرڈ اسٹیٹ کے ماتحت اپنی درخواستیں داخل کر سکنے کے قابل ہو سکیں۔

امریکہ کے وزیر پر قاتلانہ حملہ

۴ اگست - بیونس آئرس کی اطلاع مظہر ہے کہ جنوبی امریکہ کی پارلیمنٹ میں بحث وتمحیص کے دوران میں ایک نامعلوم شخص نے سینر لوبرڈ اہبسٹر - سینر لنسکی اور سینر ڈیو وزیر محکمہ زراعت پر ریوالور سے فیر کئے جن تینوں زخمی ہو گئے اور سینر لوبرڈ مر گئے

سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے

چند ممبران پارلیمنٹ کی کوشش

لندن ۳ اگست معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شملہ (حکومت ہند) اور وائٹ ہال حکومت برطانیہ کے درمیان سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر پھر گفت وشنید ہو رہی ہے

کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل قانون بننے کے موقع پر سیاسی قیدیوں کے لئے یا کم ازکم مشہور نظر بندوں کے لئے اور سیاسی لیڈروں کے لئے عام معافی نامہ جاری کرنے امکان کی تجویز زیر غور ہے مگر سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ بعض پارلیمنٹری ممبروں کی طرف سے نئے وزیر ہند کو اس بارے میں جو متعدد عرضداشتیں پیش کی گئی ہیں ان کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہونے کی امید نہیں ہے عام طور پر ایسے سوالات کا جواب یہی دیا جاتا ہے کہ اس امر کی طرف حکومت ہند کی توجہ مبذول کرائی جائے گی - مگر ایسے جوابات امید افزا نہیں ہوتے ۔

آل انڈیا پوسٹل کانفرنس

الہ آباد ۸ اگست آل انڈیا پوسٹل اور آر ایم ایس کانفرنس کا اجلاس مسٹر ڈی - وی گیری ممبر اسمبلی کی صدارت میں ۱۰ اور ۱۱ اگست کو الہ آباد میں منعقد ہوگا -

کونسل آف اسٹیٹ کے نئے ممبر

کلکتہ ۸ اگست - مسٹر جی آر کیمبل پریذیڈنٹ بنگال ایوان تجارت کو مسٹر ایس وی گلیڈسٹون کی جگہ کونسل آف اسٹیٹ کے لئے ممبر منتخب کیا گیا ہے -

سی پی میں تحریک کوآپریٹو کا قدم واپسی

بہت سی سوسائٹیاں بند ہوگئیں

ناگ پور - ۱۹۳۴-۳۵ء میں صوبہ کی کوآپریٹو تحریک میں کوئی بحالی نہیں ہوئی - ۷۵ نئی سوسائٹی رجسٹر ہوئیں - اور ۱۸۳ منسوخ - اس طرح تمام سوسائٹیوں کی تعداد کم ہو کر ۳۷۹۴ رہ گئی - اور تحریک کی عام حالت میں بھی مزید کمی واقع ہو گئی ہے یہ اقتباس سال مختتمہ ۱۹۳۶ء کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کی سالانہ کارگذاری پر تبصرہ کیا ہے ۔

حبش پر قبضہ حاصل کئے بغیر اٹلی مطمئن نہیں ہو سکتا

اٹلی سے واپسی کے بعد ایک ہندوستانی بیرسٹر کا بیان

پٹنہ ۵ اگست۔ مسٹر ایم سی پونس بیرسٹر سنیچروار کو انگلستان سے واپس آئے ہیں حبش کی صورت حالات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ جب میں اٹلی سے گذرا تو مجھے اٹلی کی پوری تیاریاں دیکھنے کا موقع ملا۔ مئی کے اور جون کے شروع میں میں نے کئی اطالوی جہازوں کی فوج کو اطالوی شرقی افریقہ لیجاتے دیکھا۔ سپاہی نہایت خوش و خرم نظر آتے تھے۔ برنڈسی اور میلان میں فوجی تیاریاں نمایاں طور پر نظر آتی تھیں میں نے برنڈسی کے تمام بازاروں میں باوردی سپاہیوں کو گشت لگاتے ہوئے دیکھا جو کچھ میں نے سنا ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اٹلی اسوقت تک مطمئن نہیں ہوسکتا جب تک کہ حبش پر اُسکا غلبہ نہ ہوجائے۔

افغانستان میں خوفناک سیلاب

جان و مال کا کثیر نقصان

پشاور ۴ راگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ افغانستان کے درہ ولوگل میں جو کہ خوزک کے قریب واقع ہے سیلاب کی وجہ سے جان و مال کا کثیر نقصان ہوا کہا جاتا ہے کہ ۱۸ افراد ڈوب گئے موضع مہاد میں جو کہ ہرات کے قریب واقع ہے بادلوں کے پھٹ جانے سے زبردست نقصان ہوا۔ ۴ افراد اور کئی مویشی ڈوب گئے۔ اور ۴ مکانات بہ گئے۔

ڈیرہ اسماعیل خاں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانیگرام میں گذشتہ جمعہ کو زبردست آندھی آئی جس سے کئی مکانات اور درخت گر گئے۔ کہا جاتا ہے کہ درختوں کے گر جانے سے اکثر سڑکوں پر راستہ بند ہوگیا۔ اور دریا بھی چاروں طرف چڑھے ہوئے پر نظر آرہے ہیں۔

آگرہ کے آرتی اور نماز کا شاخسانہ

الہ آباد۔ ۵ راگست دو مسلمان جنکو آگرہ میں آرتی اور نماز کے تنازعہ کے سلسلہ میں جیل میں تختہ دار پر لٹکادیا گیا تھا۔ شہر کے مسلمانوں کی دوکانیں بند ہیں اور تقریباً ۶ ہزار مسلمان جنازے کے ساتھ گئے۔

طریقہ تعلیم میں تبدیلی کی ضرورت

مسٹر عبداللہ یوسف علی کی تقریر

شملہ ۳ راگست لاہور اسلامیہ کالج کے پڑھنے لڑکوں کی یونین نے شملہ میں گذشتہ بدھ کو مسٹر عبداللہ یوسف علی کے اعزاز میں جو کہ حال ہی میں عرب کا دورہ کرکے واپس آئے ہیں پر تکلف دعوت دی جس میں قونصل جنرل افغانستان بھی شریک ہوئے۔

مسٹر یوسف علی نے اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام مقامات میں جہاں پڑے لڑکے کافی تعداد میں موجود ہوں ان کی یونین اور کلب قائم کئے جائیں۔ انکا اشتراک عمل نہ صرف ان ہی کے لئے بلکہ کالج اور ان کی قوم دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا میری رائے میں تعلیمی مسائل حل کرتے وقت صرف ماہرین تعلیم ہی سے مشورہ لینا ضروری نہیں بلکہ جو لوگ زندگی کی جدوجہد میں مصروف ہوں ان سے بھی مشورہ لینا چاہئے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ طریقہ تعلیم میں تبدیلی نہ ہوئی تو تعلیم طلباء کے لئے بالکل بیکار ثابت ہوگی۔

کونسل آف اسٹیٹ کے نئے ممبر

کلکتہ ۴ راگست مسٹر جی آر کیمبل سپرنٹنڈنٹ بنگال ایوان تجارت کو مسٹر ایس وی رگلیڈسٹون کی جگہ کونسل کا ممبر منتخب

اخبارات کی آزادی سلب کرنیسے نقصان پہونچتا ہے

شری یت اینڈریوز پریس ایکٹ کی مذمت میں

شانتی نکیتن ۵ راگست۔ یونائیٹڈ پریس سے دوران انٹرویو میں شری یت سی ایف اینڈریوز نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ان کو ایسے وقت میں انگلستان جانا پڑ رہا ہے جبکہ ۱۰ راگست کو کلکتہ میں آل انڈیا جرنلسٹ کانفرنس کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ پریس کانفرنس کی ایسے وقت میں سخت ضرورت ہے جبکہ حکومت ہند ایکٹ کو اور زیادہ سخت بنانے میں کوشاں ہے میرا خود تجربہ ہے کہ پریس ایمرجنسی ایکٹ نے اہم سیاسی معاملات میں پریس کی آزادی کو زبردست نقصان پہونچایا ہے اخبارات کے ایڈیٹر کے صاحبان عوام کے روبرو اپنے ایماندارانہ خیالات ظاہر نہیں کرسکے انگلستان اور فرانس جیسے آزاد ممالک میں ایسے قسم کا قانون ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے حکومت کو مطلق العنانہ اختیارات حاصل ہوجاتے ہیں۔ جیسے کہ ڈکٹیٹروں کے ماتحت ممالک میں ڈکٹیٹروں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس قسم کے خیالات جمہوری ممالک کو حاصل نہیں ہوسکتے۔ جہاں کہ اخبارات کی آزاد اظہار رائے کو قومی آزادی کا اہم جز خیال کیا جاتا ہے۔ گو میں حاضر نہیں ہوں گا۔ لیکن میں کانفرنس کی کامیابی کیلئے دعا کروں گا۔ میں لندن کے تمام اخبارات و ایڈیٹروں میں ہندوستان کے اخبارات کی مصیبت کو بیان کرونگا مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ پر آل انڈیا جرنلسٹ کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | نمبر ۷

ادبیات

تلاشِ حسن

از جناب شاھد صدیقی

بقدر ذوق مزا اضطراب کا نہ ملا
جو دل کو درد ملا بھی تو لا دوا نہ ملا

بہت قریب تھی سرحد بیخودی لیکن
خودی کی حد میں بھٹکتے رہے خدا نہ ملا

مزا ملا تھا محبت کی ابتدا میں مگر
پھر اس کے بعد اذیت ملی مزا نہ ملا

پھرا رہا ہے زمانے میں مجھ کو عزمِ سجود
جبینِ شوق ملی اُن کا نقشِ پا نہ ملا

دعائے مرگ نہ مانگ اضطراب میں اے دل
کسے یقیں ہے کہ مر کر سکوں ملا نہ ملا

حیاتِ عشق کو دیدارِ حسن لازم ہے
ترے بغیر کسی سانس میں مزا نہ ملا

عزیز تھے سرِ بالیں، طبیب تھے لیکن
جو مر رہا تھا اُسے کوئی آسرا نہ ملا

تلاشِ حسن تو ہے ہمت آزما شاھد
مری نگاہ کو اب تک مرا پتا نہ ملا

ص کچھ عرصہ پیشتر ایران کا بھی یہی حال تھا علما کا لباس اور تھا ۔ جبہ و عمامہ اُن کا قومی نشان تھا جہلا کا لباس اور تھا ۔ امرا کا مختلف ۔ غربا کا الگ، دیہاتیوں اور شہریوں کے لباس جُدا تھے لیکن حکومت کا حکم قضائے مبرم ہے اور دانشمند طبقہ اُس کا حامی ہے اسلئے امید ہے کہ بہت جلد اس مسئلہ کا اختلاف بھی دور ہو جائے گا۔

کوٹ پتلون اور بوٹ تو عرصہ ہوا رواج پا چکا ہے اور لوگوں کی وحشت بھی دور ہو چکی ہے اب صرف ہیٹ باقی ہے جس کو ہم سال ہوئے ترکی میں رواج حاصل ہو چکا ہے اور ایران کے فوجی اور امرائی لباس میں بھی وہ داخل ہو چکی ہے اب عراق میں بھی اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ مشرقی ممالک کے باشندے اپنے لباس سر کو کس اعتبار سے اپنے حالات کے لئے مفید قرار دے سکتے ہیں ۔ طربوش ہو یا ایرانی ٹوپی ۔ کلباک ہو یا عمامہ ایران اور عراق عرب کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں سردی میں اس سے بچاؤ نہیں ۔ بارش میں اس سے حفاظت نہیں اور گرمی اور دھوپ میں یہ بیکار ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ تم یوروپین وضع نہ اختیار کرو لیکن خدا کے لئے کوئی مفید لباس ایجاد تو کرو ۔ ورنہ ہیٹ ہی لے لو ۔ جب کوٹ پتلون لے لئے تو ہیٹ میں شرعی اعتبار سے کیا نقص ہے ۔

دنیائے اسلام

حکومتہائے ایران و عراق کے تعلقات

عراق و ایران میں جب سے مستقل حکومتیں قائم ہوئی ہیں ۔ دونوں ملکوں کے مابین خوش گوار تعلقات نشو و نما پا رہے ہیں ۔ علی الخصوص ایران کے رضا شاہ پہلوی نے اپنے حسن تدبر، دانش مندی اور غیرت ملی سے حالات کو نہایت خوشگوار بنا دیا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایران بتدریج اسلامی ممالک کا نقطۂ نگاہ بنتا چلا جا رہا ہے ۔ یہاں تک کہ اسلامی دنیا کے عالمگیر کانفرنس کے انعقاد کے لئے بھی ایران ہی کی جنتی سرزمین کو منتخب کیا گیا ہے ۔

اس کے کئی اسباب ہیں ۔ اول تو یہ کہ رضا شاہ پہلوی نے سیاست و تدبیر ۔ اور دور اندیشی کے اعتبار سے تمام اسلامی ممالک کے سلاطین کے دلوں پر گہرا نقش احترام مرتسم کر دیا ہے ۔ اور مصطفےٰ کمال تک ان کی عظمت و بزرگی قائل ہیں ۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ترکی عرب و عراق اور ایران کی سرحدوں کا قضیہ ایسی شے نہیں ہو سکتا جس کو طے کرنے کے لئے عمدگی اور خوش اسلوبی سے کام نہ لیا جائے ۔

ایران اور عراق دونوں جمعیت اقوام کے رکن ہیں اور قائدہ کے اعتبار سے اس امر میں چنداں مضائقہ نہیں کہ ایران و عراق کی سرحدوں کا مسئلہ جنیوا میں جمعیت اقوام کی رہنمائی کے مطابق طے ہو ۔ لیکن تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ممالک کے سربرآوردہ وزیروں اور مدبروں نے اس امر میں اسلامی شرف کو زیادہ مقدم پایا ہے کہ جنیوا میں ایک خالص اسلامی تنازعے کو حل کرنے کے بجائے اسے آپس ہی میں اچھی طرح سے طے کر لیا جائے ۔ چنانچہ اب طے پایا ہے کہ سرحدوں کے مسئلہ کے متعلق آئندہ گفت و شنید خاص طہران میں جاری ہو ۔ عراق کے وزیر اعظم نوری پاشا سعید آجکل لندن میں مقیم ہیں ۔ اور اُن کی واپسی پر انھیں اولین فرصت میں طہران روانہ کر دیا جائے گا ۔ یہ امر مزید خوشی کا موجب ہے کہ خود اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے بہ نفس نفیس اس گفت و شنید کی نگرانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ حکومت ایران کا منشا یہ ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو دو اسلامی ممالک کے مابین کسی ایسے مسئلہ کے متعلق اختلاف نہ ہو جو ان کے داخلی معاملات سے تعلق رکھتا ہو اور ان کو جمعیت اقوام کی حکمیت اور ثالثی کی ضرورت نہ پڑے یہ خیال اور ذہنیت نہایت مبارک ہے اور اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلامی ممالک سے سلاطین اور حکومتوں کو اپنے قومی اور اسلامی عزت کا کس قدر احساس ہو چکا ہے ۔

چنانچہ اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی نے مجلس شوریٰ کے دسویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایران کے اس مختار مطلق کے دل میں اتحاد اسلامی کے متعلق کس قسم کے جذبات موجود ہیں اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ترکی اور عراق کے متعلق تمام بدگمانیاں دور ہو گئی ہیں بلکہ جرمنی اور انگلستان کے ساتھ بھی بہت عمدہ تعلقات قائم ہو گئے ہیں

لباس کا پیچیدہ مسئلہ

ہندوستان کے باشندے ابھی تک اس امر کو طے نہیں کر سکے کہ ان کا قومی لباس کیا ہے؟ ہندوستان کے وسیع براعظم کا ہر صوبہ ایک ملک کی حیثیت رکھتا ہے اور اُن میں جدا جدا لباس مروج ہیں پھر اس صوبائی تفریق پر ہی بس نہیں ہر صوبے کی ہر قوم مذہبی اعتبار سے بھی ایک مخصوص لباس رکھتی ہے ۔ اس کے بعد تیسری تقسیم ہے اس کے مطابق مختلف طبقوں کا لباس مختلف ہے امرا اور غربا کے لباس میں بھی فرق ہے ۔ جہلا اور تعلیمیافتہ لوگوں کے لباس بھی جداگانہ ہیں اس تقسیم در تقسیم کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان لباسوں ہی کی منڈی بن گیا ہے ص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲ | کانپور ۱۷ اگست سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۷

اٹلی اور حبشہ

مولوی حسن محی الدین صاحب ایڈوکیٹ ایک مشہور سیاست داں ہیں آپ نے اٹلی اور حبشہ کے متعلق ایک پُر از معلومات مضمون لکھا ہے جو نہایت اہم ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر مسلمانان ہند جلد سے جلد توجہ کر کے یہ ثابت کردیں کہ اٹلی کو بھی نقصان پہونچایا جاسکتا ہے۔ بہر حال مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے ہم اُسے ایڈیٹوریل کالموں میں درج کرتے ہیں:۔

" اٹلی سے باہر رہنے والوں کو اس امر کے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اٹلی بغیر کسی استحقاق کے حبش کے زرخیز اور امن پسند ملک کو ہضم کرنا چاہتا ہے اٹلی کے باشندے کسی درجہ بزدل، جرائم پیشہ، اور حمیہ اور اوصاف انسانی سے عاری ہوں مگر براعظم یورپ کے حدود میں رہنے کے سبب جملہ اختراعات و علوم حربی سے مستفید ہیں۔ لہذا ظاہر ہے کہ حبش کا صرف اسی قدر قصور ہے کہ وہ اٹلی کے مقابلہ میں وسائل جنگی کے لحاظ سے کمزور ہے

آج ۲۳ سال ہوئے کہ اٹلی نے بلا کسی اعلان جنگ اور ترکی افواج کی غیر موجودگی میں طرابلس پر اپنی فوجیں اتار دیں اور طرابلس کے بادیہ نشین قبائل سے دست و گریبان ہوگیا۔ ہم کو فی الحال اس امر سے بحث نہیں ہے کہ باوجود کثرت لوازم حرب و ضرب اٹلی کے سپاہیوں کے شیخ سنوسی و دیگر فاقہ زدہ نیم مسلح جاں نثاران اسلام نے چھکے چھڑا دیے۔ اس کے لکھنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس ۲۰۔۲۵ سال کے عرصہ میں اٹلی کے وحشی درندوں نے مسلمانان طرابلس پر کس درجہ شدید مظالم توڑے ہیں۔ دنیا واقف ہے اور اخبار بین طبقہ آئے دن اس کے احوال پڑھا کرتا ہے۔

حبش وہ ملک ہے جس نے بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مہاجرین اسلام کو اپنے دامن میں پناہ دی۔ اور تبلیغ اسلام کی جملہ آسانیاں بہم پہونچائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک معتدبہ مہاجرین اسلام کی تعداد حبش میں جاکر آباد ہوگئی اور آج بھی مسلمانوں کی حبش میں کثرت ہے۔

ہم ہندوستانی خود محکوم ہیں۔ اور کسی قوم کی کوئی عملی خدمت نہیں کرسکتے۔ فرانس نے الجزائر اور مراکش پر فوج کشی کی وہاں کے کلمہ گو سادہ لوح اور امن پسند باشندوں پر ہر نوع کے مظالم کئے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ جنگ عالم کے موقع پر لاکھوں مسلمان سپاہی انگریزوں کی سرکردگی میں ہندوستان سے یورپ گئے۔ اور اہل جرمنی کا مقابلہ کرکے فرانس کے ملک کو تباہی سے بچا لیا۔ جس کے صلہ میں فرانس نے ملک شام پر جبریہ قبضہ کرلیا۔ اور دمشق کے خوبصورت شہر کو گولہ باری سے برباد کردیا۔ لاکھوں شامی مسلمانوں کو تہ تیغ کیا۔ جنگ اٹلی اور طرابلس کے موقع پر ہندوستان میں اٹلی کے مال کا مقاطعہ کیا گیا اٹلی کی بنی ہوئی ترکی ٹوپیاں سر بازار جلادی گئیں لیکن وہ مسلمانوں کا ایک وقتی جوش تھا جو کہ زمانہ کے ساتھ ختم ہوگیا۔ اٹلی کی تجارت ہندوستان کے ساتھ چار کروڑ روپیہ سالانہ کی ہے جہاں تک مجھ کو معلوم ہے اٹلی سے ہندوستان کوئی ایسا مال نہیں آتا جو ہم برطانیہ۔ جرمنی۔ امریکہ۔ آسٹریا سے نہیں خرید سکتے اور نہ اٹلی ہندوستان سے کوئی ایسا مال خریدتا ہے جو ہم مذکورہ ممالک کے ہاتھ نہیں فروخت کرسکتے۔ اٹلی کو برسات ختم ہوجانے کا انتظار ہے۔ اکتوبر تک حبش پر فوج کشی شروع ہوجائے گی۔

مسولینی کا ارادہ تین سو ہوائی جہازوں سے جن میں زہریلی گیس اور بم بھرے ہوئے ہوں گے بیک وقت حبش پر حملہ کرنے کا ہے۔ مسولینی کہتا ہے کہ اطالویوں نے ہمیشہ سیاہ فام اقوام کو شکست دی ہے گو کہ واقعہ اس کے خلاف ہے ۱۸۸۹ء میں ان ہی حبشیوں نے ادوا کے مقام پر اطالویوں کو ایسی شکست فاش دی تھی کہ پچاس برس تک اٹلی کو حبش سے جنگ آزمائی کی جرأت نہ ہوئی۔

حبش کے سیاہ فام اور مسلمان قوم کی آبرو خدا کے ہاتھ ہے لیکن کیا ہم ہندوستانی مسلمان اتنا بھی نہیں کرسکتے کہ حبش کی ہمدردی میں اٹلی کے مال کا شدید مقاطعہ شروع کردیں۔ میں ہندوستانی اخباروں کے ایڈیٹروں سے التجا کروں گا کہ وہ اس مسئلہ میں ہر نوع سے میری رائے کی مستقل طور پر تائید فرمائیں۔

السعی منی والاتمام من اللہ

نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی

۱۵ اراگست ۳ بجے دن کو آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا منسٹر ایجوکیشن کے بنگلہ واقع سول لائن کانپور میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی

NATIONAL AGRICULTURIST PARTY

کے قیام کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ اور نواب صاحب چھتاری نے اس پارٹی کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اس کے بعد ایک سب کمیٹی ۱۱۔ اشخاص کی بنانا تجویز ہوئی۔ جس کے صدر سر جوالا پرشاد سریواستوا ہوں گے۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی اس لئے قائم ہورہی ہے کہ آیندہ نئے ریفارم کے موقع پر کانگریس کے مقابلہ میں زمینداروں کی ایک زبردست پارٹی بناکر اور کونسل پر قبضہ کرکے وزارتوں پر قبضہ کیا جائے تجویز تو نہایت اچھی ہے کیونکہ صوبہ میں زمینداروں کی اکثریت ہے اور اگر تمام زمیندار واقعی اور سچے دل سے متحد ہوجائیں تو زمینداروں کا قبضہ کونسلوں پر ہونا یقینی ہے (ع)

(ع) اور قبضہ ہوجانے کی صورت میں وزارتوں پر قابو پانا کچھ مشکل نہیں۔

مگر ہم کو اس میں شک ہے کہ صوبہ کے زمیندار واقعی طور پر متحد ہوسکیں گے۔ اور اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اگرچہ یہ خواب نہایت خوش آیند ہے مگر یہ بیل منڈھے چڑھتے نظر نہیں آتی۔

آئینہ کانپور

کانگریس کے امیدواروں کی فہرست

۱۲ اراگست کو ڈاکٹر جواہر لال کے بنگلہ پر ایک جلسہ ہوا جس میں میونسپل بورڈ کانپور کے آیندہ انتخابات کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص کو منتخب کیا گیا۔

غیر مسلم حلقہ

وارڈ نمبر ۱ ۔ نواب گنج لورانا کانپور وغیرہ
مسٹر چھیل بہاری دکشت کنٹک (درگا سنکر میوال)

وارڈ نمبر ۲ ۔ گوالٹولی وغیرہ
کانپور مزدور سبھا کا نامزدہ ممبر (سوشیلا دیوی)

وارڈ نمبر ۳ ۔ سول لائن۔ پرمٹ وغیرہ
مسٹر شبن لال سکسینہ (بابو برجندر سروپ)

وارڈ نمبر ۴ ۔ پٹکاپور وغیرہ
بابو نرائن پرشاد اروڑا (کاشی ناتھ بھلا)

وارڈ نمبر ۵ ۔ ہرہنس محال۔ گڈریہ محال وغیرہ
ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (سرلا دیوی)

وارڈ نمبر ۶ کچھیانہ محال۔ لوکمن محال وغیرہ
پنڈت گنگا سہائے چوبے (ڈاکٹر پریم نرائن)

وارڈ نمبر ۷ ۔ فیل خانہ۔ سرکی محال۔ دال منڈی وغیرہ
مسٹر شیو نرائن ٹنڈن (پنڈت شیو نرائن مصرا)

وارڈ نمبر ۸ نوگھرہ۔ جنرل گنج۔ نیا گنج وغیرہ
پنڈت رگھبر دیال بھٹ (موجودہ ممبر خود)

وارڈ نمبر ۹ کلکٹر گنج کوپر گنج وغیرہ
مسٹر ہوری لال ورما (پنڈت سری رتن شوکلا)

وارڈ نمبر ۱۰ بچھی پوروہ۔ رائے پوروہ وغیرہ
لالہ پیارے لال اگروال (سردار اندر سنگھ)

وارڈ نمبر ۱۱ ۔ سیسہ مئو دلیل پوروہ وغیرہ
گور گھبر دیال مصرا (چودھری مہیشری پرشاد)

وارڈ نمبر ۱۲ ۔ لوہائی۔ ہٹیا تلی بازار وغیرہ
حکیم کنھیا لال (پنڈت پرمانند مصرا)

وارڈ نمبر ۱۳ مہیشری محال۔ لاٹھی محال وغیرہ
ڈاکٹر مراری لال (بابو لال مصرا)

وارڈ نمبر ۱۴ بنگالی محال۔ دھوبی محال وغیرہ
مسٹر جی۔ جی۔ جوگ (بابو رام رتن مختار)

وارڈ نمبر ۱۵ نیا چوک۔ پریڈ وغیرہ
مسٹر موہن لال سکسینہ (بابو جنگ بہادر مہروترا)

وارڈ نمبر ۱۶ انور گنج وغیرہ
شریمتی تارا دیوی (والیف لالہ پیارے لال اگروال)
(موجودہ ممبر بابو رام نرائن گرگ)

وارڈ نمبر ۱۷ ۔ کھپرہ محال۔ کرنیل گنج وغیرہ
مسٹر نرمدا پرشاد سکسینہ (بھائی گردہری لال)

مارواڑی حلقہ

۱۔ مسٹر رامچندر جیل پاتری (۲) مسٹر جے نرائن کوٹیکار
(مسٹر بشو ناتھ بھارتیہ ومنی لال لوہیا)

مسلم حلقہ

(۱) مولانا حسرت موہانی (۲) مولانا خضر محمد
(۳) مسٹر حسین علی شہید۔

نوٹ:۔ موجودہ ممبران بورڈ کے اسمائے گرامی براکٹ کے اندر ہیں

آنریبل نواب سر محمد یوسف

آنریبل نواب سر محمد یوسف صاحب بار ایٹ لا منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ ۱۵ اراگست کو فرخ آباد سے کانپور تشریف لائے۔ اسٹیشن پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال شہر کے علاوہ معززین اور سر بر آوردہ اشخاص نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ آپ تین روز قیام فرما کر ۱۸ اراگست کی صبح کو فتحپور تشریف لے جاویں گے۔

نواب صاحب چھتاری

کیپٹن نواب سر محمد احمد سعید خاں صاحب آف چھتاری کے سی ایس آئی۔ کے سی آئی ای، ایم بی ای۔ ۱۴ اراگست کو علیگڈھ سے کانپور تشریف لائے اور ۱۸۔ اگست کو تشریف لے جاویں گے۔

راجہ صاحب تروا

کیپٹن راجہ درگا نرائن سنگھ آف تروا بھی ۱۵ اراگست کو کانپور تشریف لائے ہیں۔

ایڈریس

میونسپل بورڈ کانپور کی طرف سے ۱۶ اراگست کو ۸½ بجے صبح آنریبل نواب سر محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کو اڈریس دیا گیا جو رائے بہادر بابو برجندر سروپ صاحب چیرمین میونسپل بورڈ کانپور نے پڑھا اور مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا سینیر وائس چیرمین نے پھولوں کا ہار اور چاندی کی گسکٹ پیش کی۔

منسٹر صاحب نے اڈریس کا موزوں جواب دیتے ہوئے موجودہ ممبروں سے کہا کہ وہ اپنی تنظیم کرکے یہ کوشش کریں کہ آیندہ انتخاب میں دوبارہ منتخب ہوکر آسکیں اس موقع پر مسٹر لوٹس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی موجود تھے۔

میونسپل بورڈ کی طرف سے ۱۶ اراگست کو ۹½ بجے کیپٹن نواب سر محمد احمد سعید خاں صاحب آف چھتاری اور کیپٹن راجہ درگا نرائن سنگھ کو ایک ساتھ ایڈریس دیا گیا۔ جو کہ چیرمین صاحب بورڈ نے پڑھا اور سینیر وائس چیرمین صاحب نے کشتی و پھولوں کے ہار پہنائے دونوں معزز اصحاب نے ایڈریس کے موزوں جواب دیے اور کانپور بورڈ کی تعریف کی۔

سر جوالا پرشاد

آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا منسٹر ایجوکیشن۔ مع سری واستوا ۱۴ اراگست کو کانپور تشریف لائے۔

جلسہ

۱۵ اراگست کو مسٹر بال کرشن شرما کی صدارت میں تلک ہال میں اہل شہر کا ایک جلسہ ہوا جس میں اطالوی ... اتیوں کے خلاف رزولیوشن پاس کیا گیا

وقف شیخ فخر الدین حیدر

وقف شیخ فخر الدین حیدر مرحوم کے سلسلہ میں مولوی محمد عثمان صاحب نے ڈسٹرکٹ جج کے حکم کے خلاف یہ اپیل دائر کر رکھی تھی کہ حاجی محمد حمزہ صاحب کو قبضہ نہ دیا جائے۔ بلکہ موجودہ سرکاری ریسیور ہی کے قبضہ میں جائداد وقف تا منفصلہ رہے مگر عدالت العالیہ نے درخواست کو نامنظور کرکے یہ حکم دیا ہے کہ حاجی محمد حمزہ صاحب کو جائداد پر فوراً قبضہ دیدیا جائے۔

سبد گل

حکومت پنجاب نے لاہور کے اخبارات پر سے سنسر شپ کی قیود اُٹھالی ہیں۔ جس پر معاصر "احسان" لاہور کے حاجی لق لق نے ایک مخمس لکھا ہے جو ناظرین صداقت کی تفنن طبع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اسحاق[1] سیاست کے مدیران سے نکلے
احسان[2] زمیندار کے ارکان سے نکلے
اک مرثیہ خواں خالصہ[3] استھان سے نکلے
اور ایک علم[4] دفتر احسان سے نکلے
سنسر کا جنازہ ہے بڑی شان سے نکلے

سنّ اُسکو کتابت کی سیاہی کا دیا جائے
سنسر شدہ پرزوں سے کفن اسکا سیا جائے
سر پیٹنے والوں کو بھی تیار کیا جائے
پھر میت مرحوم کا فوٹو بھی لیا جائے
سنسر کا جنازہ ہے بڑی شان سے نکلے

ہیورو کے ملازم ہوں جنازے کے جلو میں
اور راست وچپ سارے صحافی تگ ودو میں
بہتا چلے ہر شخص خیالات کی رو میں
اور دیکھیں کنکھیوں سے تماشہ یہ ڈوقو[2] میں
سنسر کا جنازہ ہے بڑی شان سے نکلے

صف باندھے ہوں افراد نظامی[5] سر مدفن
ہو رگور کھا فوجوں کی سلامی سر مدفن
ہر سمت ہو افسردہ کلامی سر مدفن
ہو چھائی ہوئی مرگ دوامی سر مدفن
سنسر کا جنازہ ہے بڑی شان سے نکلے

تربت بنے مرحوم کی کرفو[6] کے سرہانے
اور ڈاڈ[7] بڑھیں قبر پہ یہ شعر لکھانے
بندوق نے لاٹھی نے ستم نے نہ جفا نے
قائم جو کیا امن تو اس مرد خدا نے
سنسر کا جنازہ ہے بڑی شان سے نکلے

نوٹ ۱ محمد اسحاق خاں سیاست کے ایڈیٹر۔
۲ احسان اللہ خاں عباسی ایڈیٹر زمیندار۔
۳ مولانا سالک ایڈیٹر انقلاب
۴ مولانا حسرت ایڈیٹر احسان
۵ افراد نظامی سے مراد فوجی جوان۔
۶ کرفو سے مراد کرفو آرڈر
۷ مسٹر ڈاڈ محکمہ سنسر کے افیسر

لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سر چرچل لارڈ لائڈ، سر سنری، بیج کرافٹ وغیرہ آئندہ انتخابات کے بعد مہاراجہ پٹیالہ کے مہمان کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائیں گے۔

تاکہ اپنی آنکھوں سے یہ دیکھیں کہ ان کے بوئے ہوئے کانٹوں میں کیا پھل لگتا ہے۔

دہلی کے قریب ایک دلچسپ چوری کی اطلاع موصول ہوئی ہے دو چور ایک خیمہ میں گھسے اور ایک گھڑی اور ایک گھی کا پیپا اُٹھا لائے۔ باہر نکلتے ہی دونوں میں گھڑی پر تکرار ہو گئی۔ جس سے لوگ جاگ اُٹھے اور دونوں کو وہیں دھر لیا۔

دیکھئے ہر برائی میں بھی کسی اچھائی کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ چوری میں بھی اتحاد کی ضرورت ہے۔

ادب لطیف

تلاش محبوب

آہ! تو کہاں ہے ــــــ؟

میں نے تیری تلاش میں جنگل جنگل چپہ چپہ چھان مارا! لیکن تو ایسا میری نظروں سے چھپا کہ پھر یہ مشتاق آنکھیں دیکھنے کو ترس گئیں۔ ...!

آ ــــ اور دیکھ ــــ کہ میں تیری تلاش میں رفتار زمانہ کی طرح گذرا چلا جا رہا ہوں! میری حالت تیری جستجو میں دن بدن ابتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

آہ! ــــ میں نے تجھے جابجا دلداروں میں پھولوں میں! کانٹوں میں! صاف شفاف بلوریں چشموں میں! عطر بیز ہواؤں میں! سرسبز وشاداب چمنوں میں تلاش کیا ــــ مگر تیرا پتہ نہ پایا

جس وقت آسمان پر خوش رنگ پرندوں کے غول اُڑتے ہیں۔ مرغابیوں کے جھنڈ کی سنسناہٹ ہوتی ہے ــــ اُس وقت ــــ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مجھے تیرے نازک پیروں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے۔

رات کی تاریکی بڑھتی ہے اور میں تیری تلاش میں سرگرداں ہوتا ہوں!

جب سورج کی زریں شعاعیں ہر طرف پھیل جاتی ہیں۔ جب چاند کی کرنیں ریت کے ذروں پر اپنا پرتو ڈالتی ہیں ــــ اسوقت ــــ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ سب تیری تلاش میں میرا ساتھ دے رہی ہیں

جس وقت بلبلوں کو چمن میں گلوں کے ساتھ چمن میں نغمہ سنجی کرتے دیکھتا ہوں۔ جس وقت خزاں کو بہار کے لباس میں دیکھتا ہوں۔

آہ! ... میرے لئے یہ سب موت کا پیغام ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تو نہیں ہے۔

تجھے قوس وقزح کی رنگینوں میں ڈھونڈھا!
شمع کی ضوفشانیوں میں تلاش کیا
باغ دہر پر پھر اکہ شاید تو ملجائے ــــ.... مگر!

آہ ــــ تو ایسی دنیا میں جا بسا ہے جہاں پرواز خیال کی پہونچ بھی ناممکن ہے۔

تیری جستجو نے مجھے پیکر غم بنا دیا ہے۔ اگر کوئی تمنا ہے! کوئی حسرت ہے۔ کوئی آرزو ہے! تو صرف اس قدر ہے کہ

ایک بار تیرا جلوہ مجھے نظر آجائے

کاش ــــ میرا چراغ ہستی بجھ گیا ہوتا۔ کاش! میں بھی اُس فردوسی دنیا میں پہنچ جاتا ــــ جہاں تو ہے۔

وہاں ہر وقت تیرے دید اسکے لازوال چھینٹے میرے غمزدہ دل کی پژمردہ کلیوں کو سینچا کرتے۔

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات مطلع فرماتے ہیں کہ ملک معظم نے براحم خسروانہ منظور فرمالیا ہے کہ جن لوگوں کو سلور جوبلی کے موقع پر تمغے عطا کئے گئے ہیں وہ اس کے کنارے پر اپنے خرچ سے اپنا نام کھدوا سکتے ہیں۔

اس سے اُن حلقوں میں مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے جو چاہتے تھے لادے، لدادے۔ لادنے والا ساتھ دے

عالم نسواں

برمی عورت

لسلسلۂ گذشتہ

لیکن جب اُس کی عمر چالیس[؟] سے تجاوز کر جاتی ہے تو پھر کبھی زیور سے کبھی سنگار نہیں کرتی۔ اور اپنا کل زیور گھر کی کمسن عورتوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔

برما کی عورتیں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ یوروپین اور دیگر اقوام کے ہزارہا اشخاص نے برمی عورتوں سے شادی کرلی ہے۔ دل کی سادگی ہر برمی عورت کا جوہر ہے۔

برمی عورتیں اچھی تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔ اسکول اور کالج کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہیں اور یہ اُن سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتی ہیں۔ برمی عورت کو موسیقی کا شوق ہے ہر قسم کے گانے بجانے اور ناچنے کی یہ شائق ہے۔ باوجود سخت محنت کے یہ اپنی قسمت کو سراہتی ہیں۔ دن اچھے ہوں یا برے ہنسی خوشی سے کاٹ ڈالتی ہیں۔ اور اس لحاظ سے برمی عورت کی زندگی خوشی کا ہنڈولہ کہی جاتی ہے۔

ان کی سوشل زندگی بھی کاروبارانہ زندگی کی طرح خود مختارانہ ہے۔ کنواری لڑکیوں کے لئے کسی نگہداشت کی ضرورت نہیں ہے۔ کھیل عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص ان میں بلا پس وپیش حصہ لیتا ہے۔ اتنی آزادی پر بھی دوسرے ملکوں کی طرح مخرب اخلاق باتیں نہیں ہوتیں۔ برمی عورت فاختہ کی طرح وفادار ہوتی ہے۔

برمی عورت کو سوسائٹی میں جو پوزیشن حاصل ہے وہ لودھ مذہب کی وجہ سے ہے یہ مذہب اپنے عقائد میں مرد وعورت میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ برما میں لودھ مذہب کے عقائد کی روزمرہ کی زندگی میں تعمیل کی جاتی ہے اور اسی وجہ سے لودھ مندروں کی سرزمین میں مردوں اور عورتوں کے یکساں حقوق ہیں۔

جشن استقلال افغانستان

نتھیا گلی۔ ۱۰ اگست۔ کابل سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جشن استقلال افغانستان میں شمولیت کرنے والے معززین میں عبدالحسین خاں سفیر ماسکو۔ سلطان احمد خاں سفیر انگورہ اور علی محمد خاں متعینہ لندن بھی شامل ہیں۔ کنگ ظاہر شاہ نے اُن کو شرف پذیرائی بخشا۔

شیر شاہ کے مقبرہ کو صدمہ

بجلی گر پڑی

گیا۔ ۱۱ اگست۔ سہسرام سے خبر آئی ہے کہ شیر شاہ کے مقبرہ پر گذشتہ شب بجلی گر پڑی۔ جس سے مقبرہ کے دروازے کا گنبد منہدم ہو گیا ہے لیکن کہتے ہیں کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا ہے بلکہ صرف دو تین جگہ شگاف آگیا ہے۔

بچوں کی دنیا

جزیرۂ مورشیس

از جناب مسعود انصاری بی اے

یہ چھوٹا سا خوبصورت جزیرہ ہے! جو کہ براعظم افریقہ کے جنوب شرق میں واقع ہے بمبئی سے کوئی ڈھائی ہزار میل دور ہے۔ سیاحوں نے اس کا نام "بحر ہند کا موتی" رکھا ہے۔ اس کے پچھم میں کوئی سات سو میل کے فاصلہ پر مڈغاسگر (MODGASCAR) کا جزیرہ ہے۔

اس جزیرہ کے متعلق مختلف روایتیں مشہور ہیں۔ تاریخ کے بعض عالموں کا خیال ہے کہ اسپین کے عرب اس جزیرہ کو جانتے تھے۔ مدغاسگر میں اب تک اسلامی آبادی موجود ہے۔ اور اب تک ان میں عربوں کی عادتیں، خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ ان کی زبان، لباس، ان کی تہذیب، اور رہنے سہنے کا طریقہ بھی عربوں کا سا ہے۔

ایک فرانسیسی مورخ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جو قبیلہ یہاں آکر آباد ہوا وہ مسلمان تھا۔ بعد میں رفتہ رفتہ اور بھی عرب آتے رہے اور وہاں کے باشندوں کے ساتھ ملی جلکر رہنے لگے۔ ان عربوں کی اچھی عادتیں اور خصلتوں سے متاثر ہو کر یہاں کا قبیلہ اتنا مور نا مسلمان ہو گیا۔ اور آج تک اس ہی مذہب پر قائم ہے۔

مدغاسگر مورشس سے قریب ہی ہے اس لئے قیاس ہے کہ عرب مورشس بھی ضرور پہونچے ہوں گے۔ لیکن کسی وجہ سے وہاں آباد نہ ہو سکے عام طور پر یہ بھی مشہور ہے کہ ۱۸۲۵ء میں ایک پرتگالی سیاح نے اس کا پتہ چلایا۔ ۱۸۹۸ء میں ڈچ اڈ مارل فان وارو ک نے اس پر قبضہ کر کے اس کا نام مورشیش رکھا۔ پھر اہل فرانس اسپر قابض ہو گئے فرانسیسیوں سے اسے انگریزوں نے چھین لیا اور اب تک اُن کے قبضہ میں ہے۔

مورشیس کا رقبہ سات سو بیس میل مربع ہے اور کل آبادی ساڑھے چار لاکھ ہے اس میں بہت سی قوموں بہت سے ملکوں اور بہت سے ملکوں کے لوگ آباد ہیں۔

یہاں کا موسم ہمارے ملک سے بالکل مختلف ہے ہندوستان میں جب گرمی ہوتی ہے تو یہاں سردی پڑتی ہے اور جب ہندوستان میں سردی کا زمانہ ہوتا ہے تو یہاں گرمی کا موسم ہوتا ہے مگر یہاں کا ہر موسم ہندوستان سے بہتر ہوتا ہے۔ نہ تو مئی جون کی سی سخت گرمی ہوتی ہے نہ دسمبر وجنوری کا سا کڑاکے کا جاڑا ہوتا ہے بارش کا سلسلہ سال بھر رہتا ہے اور موسم عموماً بہت خوش گوار ہوتا ہے جزیرہ کے درمیان میں بعض جگہ کی آب وہوا تندرستی کے لئے خاص طور سے مفید اور خوشگوار ہے یہاں سردی زیادہ پڑتی ہے یہاں تک کہ گرمیوں کے زمانہ میں بھی گلابی جاڑا رہتا ہے۔

مکان عام طور پر لکڑی کے بنائے جاتے ہیں اور نئے طرز کے۔ مورشیس کا دار الخلافت پورٹ لوئی ہے جو بندرگاہ بھی ہے۔

باقی آئندہ

پردہ فلم

فلمی تعلیم

از سلطان احمد خان بیزار آرٹسٹ

ہم دیکھتے ہیں کہ سائنس کس قدر ترقی پر ہے اور اسی کے ذریعہ انسانی تکلیف کو دور کرنے کی سخت کوشش ہو رہی ہے۔ اس میں مغرب کو زیادہ کمال حاصل ہوا ہے۔ یہاں تک کہ فلم کی تعلیم کے ذریعہ تعلیم کی کمزوریوں کو دور کیا جا رہا ہے اگر آپ جاپان میں جا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تیزی کے ساتھ وہ اپنے مدرسوں میں فلم سے تعلیم دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

یورپ میں بہت سے سینما کالج ہیں۔ جہاں طالب علموں کو فلم سازی اور فوٹوگرافی وغیرہ کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اگر اس قسم کے کالج ہندوستان میں نہیں کھل سکتے ہیں تو اسکولوں کی تعلیم کو مختصر کر کے اس کے ساتھ ساتھ فلمی تعلیم بڑھائی جائے تو اس قسم کی تعلیم سے ہمارے ہندوستان میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔

فلم کے ذریعہ تعلیم کی اشاعت کرنا بہت ضروری ہے ناطق فلموں کے ذریعہ جغرافیہ، تاریخ، سائنس وغیرہ کی تعلیم جو صحیح معنوں میں طلبا کے لئے باعث دلچسپی ہوگی اور جس کو ایک دفعہ ہی دیکھ کر وہ یاد کر سکتے ہیں صبح کے دس بجے سے لیکر ۴ بجے شام تک کا قیمتی وقت تندرستی اور روپیہ خرچ کئے بغیر آسانی سے صرف دو ڈھائی گھنٹے میں سیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کے دل پر اس کا نقش پائدار ہو سکتا ہے۔

فلمی تعلیم سے گھر کے کاموں میں بھی اچھا خاصہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس کا ثبوت دینے والا میرا ایک دیہاتی نوکر ہے جب سے اس نے میرے ساتھ کچھ فلم دیکھنے شروع کئے۔ ان میں سے ایسے فلموں میں جن میں مکان کی آرائش کا سامان تھا اس کو اسے دیکھ دیکھ کر اپنے دماغ میں ہر چیز کا اس کے موقع کے مطابق جمع کر دینا سیکھ لیا ہے۔ یعنی جو شخص کہ اپنی غلطی بتا دینے اور جھڑکنے پر بھی کسی طرح بھی نہ سیکھ پاتا تھا وہ صرف فلم دیکھ کر ایک آرٹ ڈائرکٹر کا کام دینے لگا۔ بس ان فلموں ہی کے ذریعہ جاہل سے جاہل آدمی کو سمجھدار بنایا جا سکتا ہے۔

عورتیں گھر کا اعلےٰ انتظام اور بچوں کی پرورش و نگرانی کے نئے نئے اصول فلموں کے ذریعہ سیکھ سکتی ہیں۔

اسکے علاوہ زراعت پیشہ لوگ کاشت کو فلموں کے ذریعہ فروغ دے سکتے ہیں اور نئے نئے طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔ مذہب اور سوسائٹی کی خاص خاص برائیاں فلموں سے الگ کی جا سکتی ہیں۔

ہندوستانی اسکول اور کالج حکومت سے مدد لے کر فلمی طریقہ تعلیم سے اپنے ملک کو اور طلبا کو حد درجہ فائدہ پہونچا سکتے ہیں۔ اور طلبا کی کمزوریاں دور کر سکتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ سب تعلیمی درسگاہیں اور گورنمنٹ ضرور اس طرف توجہ دیگی۔

اقوال زریں

سب کے ساتھ محبت سے پیش آؤ۔ ہر دل عزیز ہو جاؤ گے۔

مصیبتیں دلیر کرنے کے لئے آتی ہیں۔ پست ہمت کرنے کے لئے نہیں۔

محبت کے ضائع ہونے کا ذکر فضول اسلئے کہ محبت ضائع ہونے والی شے نہیں ہے۔

برائی نہ دیکھو۔ برائی نہ کہو۔ برائی نہ سنو تو خراب سوسائٹی خود ہی تم سے دور بھاگے گی۔

خود غرضی انسان کو تباہی کے علاوہ اور کسی طرف نہیں لے جاتی۔

کامیاب شخص وہی ہو سکتا ہے جو کہ اپنی اخراجات سے زیادہ آمدنی پیدا کرے۔

موج تبسم

ایک دوست - تم اپنی بیوی کو گھر پر کیوں حکومت کرنے دیتے ہو۔

دوسرا دوست - اس لئے کہ اگر ایسا نہ کرنے دوں تو وہ فوراً گولہ باری شروع کر دے گی۔

مجسٹریٹ - تم نے ایک ہفتہ میں سات بار چوری کی ہے۔

ملزم - ہاں اگر ہر شخص میرا جیسا محنتی ہو تو سب لوگ خوش حال ہو جائیں۔

مہمان - خدا کرے میری معشوقہ ہفتہ کی شام کو آکر مجھ سے ملاقات کرے

ہوٹل کا ملازم - جناب کی معشوقہ کون ہے

مہمان - مجھے خود نہیں معلوم میں تو آج ہی اس شہر میں آیا ہوں۔

" آپ کو کسی طرح کا وہم تو نہیں ہے

" بالکل نہیں۔

" تیرہ کے عدد کو آپ ناپسند تو نہیں کرتے۔

" نہیں۔

" تو پھر آپ مجھے تیرہ روپیہ قرض دیدیجئے۔

لڑکا - ابا جان! کیا چوروں کو بھی عزت کا خیال ہوتا ہے

باپ - نہیں بیٹا وہ بھی ہماری طرح سے انسان ہوتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

ایک عجیب اخبار

ایشیائی روس کے علاقہ کلنکلی میں ایک اخبار شائع ہوتا ہے جسکا نام گزٹ لنڈری ہے۔ یہ تمام کا تمام ہاتھ سے لکھا جاتا ہے اور مختلف دیہاتوں میں اس کی ایک ایک کاپی باری باری سے ہر ایک خریدار کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ کسی گاؤں کے آخری خریدار کا یہ فرض ہے کہ اگلے گاؤں کے خریدار کو پہونچا دے۔

اندھا چٹھی رساں

مسٹر پی منٹگمری پیدائشی اندھا تھا۔ اس نے سٹونٹن ڈوانامیں ۳۵ سال تک بطور چٹھی رساں نوکری کی۔ اس قدر لمبے عرصہ میں اس سے ایک بھی چٹھی گم نہیں ہوئی۔

عجیب مقدمہ

ٹاٹن ہم پولیس کورٹ میں ایک عورت نے اپنے شوہر پر ایک نئی قسم کا دعوےٰ دائر کیا ہے۔

اس کا بیان ہے کہ جب وہ اپنی خوابگاہ میں سو رہی تھی تو شوہر نے باہر سے اسکا دروازہ بند کر دیا اور قفل لگانے کے بعد اتفاق سے اس کی چابی کہیں کھو دی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رات بھر نہ شوہر کمرے کے اندر آسکا اور نہ بیوی کمرے سے باہر نکلی۔ اور شوہر نے مکان کے زینہ پر ہو کر اپنی شب زحمت گذار دی اس لئے بیوی نے شوہر پر ہرجانہ کا دعوےٰ دائر کیا ہے۔

افسانہ

بھوت

بسلسلۂ گذشتہ

ان نرم الفاظ نے اُن متوحش انسانوں پر کسی قدر اچھا اثر کیا۔ اور ان میں سے نوجوان مرد نے کچھ اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا

"ہم نے آپ کو بہت سخت تکلیف پہونچائی ہے۔ جس کے لئے ہم نہایت شرمندگی کے ساتھ معافی چاہتے ہیں۔ چونکہ آپ نے وعدہ فرما لیا ہے کہ آپ اس راز کو فاش نہ کریں گے اس لئے میں اصلی واقعات ظاہر کرنے میں آپ سے کوئی پردہ نہیں کرتا۔ میں اسی محلہ کا ایک رئیس زادہ ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میرے پڑوسی کی لڑکی ہیں ہم دونوں میں بچپن ہی سے رشتہ محبت قائم ہو چکا ہے۔ لیکن والدین کی حماقت سے شادی کی تمنا بار آور نہیں ہوئی اس لئے ہم مجبور ہیں کہ ملاقات کے لئے کوئی ایسی جگہ نکالیں جہاں ہمارا راز محبت افشا نہ ہونے پائے۔ اس لئے ہم نے ایک عرصہ سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ روزانہ رات کو میں اس غیر آباد راستے سے اس مکان میں داخل ہو جاتا ہوں اور جب یہ اپنے گھر کے لوگوں کو سوتا ہوا دیکھتی ہیں تو اس کھڑکی سے جو چھت پر اس مکان کے حصہ کو ان کے مکان سے ملاتی ہے چھپ کر آجاتی ہیں اور ہم دونوں اس مکان میں چند گھنٹے محبت اور عشق کی داستانوں میں گذار دیتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ مکان خالی نہ ہو تو پھر ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ ہم دونوں ایک جگہ جمع ہو سکیں۔ اسلئے جب کوئی کرایہ دار اس مکان میں وارد ہوتا ہے تو ہم ان ہی طریقوں پر جو آپ اس سے قبل دیکھ چکے ہیں۔ ڈرا دیتے ہیں اور وہ ایک رات سے زیادہ اس میں ٹھہرنا پسند نہیں کرتا۔

ہم نے ان دونوں کے واقعات کو دلچسپی سے سنا اور کہا

"میں نے آپ کو سخت تکلیف دی اب آپ بالکل آزاد ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کی اس محبت میں مخل ہوں میں کل صبح اس مکان کو ضرور خالی کر دوں گا

ان دونوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور اپنے اسی راستے سے جس سے وہ داخل ہوئے تھے واپس چلے گئے صبح ہوتے ہی ہم نے دو بیگاریوں کو بلا کر اپنا اسباب گاؤں میں پہونچا دیا اور سیٹھ جی کو اس بات کی اطلاع دیدی کہ چونکہ مکان میں سخت آسیب اور بھوت کا گذر ہے اس لئے میں مجبوراً اس کو خالی کر رہا ہوں"

اسباب وغیرہ اٹھوانے کے بعد جب ہم اس مکان کو خالی کر کے گاؤں کی طرف چلنے لگے تو پڑوس کے مکان سے ایک ملازم نکلا اور ایک لفافہ دے کر پھر اسی مکان میں داخل ہو گیا۔ راستہ میں چلتے ہوئے ہم نے اس خط کو کھولا تو ایک سو روپیہ کا نوٹ اور اس میں ایک پرچہ نتھی تھا جس پر لکھا ہوا تھا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔

اس تکلیف سے آپ کا جو نقصان ہوا ہے اس کی کسی قدر تلافی ہو رہی ہے۔ خدا کے لئے ہمارے راز کا خیال رکھیے گا۔"

دیسی ریاستیں

ریاست لوہارو میں گولیاں کیوں چلائی گئیں

ریاست لوہارو میں گولیاں چلنے کے متعلق جو خبریں آئی ہیں اُن کے اندر ایک اختلاف موجود ہیں اگرچہ بھوانی کی ایک اطلاع جو آج موصول ہوئی ہے وہ یہ بتاتی ہے کہ دس اشخاص کی لاشیں وہاں پہونچ چکی ہیں مگر شمار کی اطلاع میں ہلاک شدگان کی تعداد صرف ۳ اور مجروحین کی تعداد ۷ بتائی گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ریاست لوہارو میں یہ صورت حال جاٹوں کے اس ایجی ٹیشن سے پیدا ہوئی ہے جو انہوں نے ریاست کے خلاف عدم ادائیگی لگان کے سلسلہ میں شروع کیا تھا۔ جاٹوں کا رویہ حکومت کے خلاف معاندانہ تھا۔ اور ۱۸ اگست کو جب کہ ریاست کی طرف سے پولیس کے ۱۵ سپاہی اور ہیں بجا دے موضع سنگھانی میں گرفتاریاں کرنے کے گئے تو ایک ہزار جاٹوں نے اُن پر حملہ کر دیا اور اُن کو حفاظت خود اختیاری کے لئے گولیاں چلانا پڑیں۔

جھجر میں جو فوجی دستہ مقیم تھا وہ ۱۸ اگست کو لوہارو روانہ ہو گیا۔ برٹش انڈیا کی مسلح پولیس بھی طلب کی گئی تھی بہر حال اب صورت حال قابو میں ہے اور کسی مزید فساد کا اندیشہ نہیں ہے۔

بھوانی کے ایک جلسہ عام نے جو پنڈت نیکی رام شرما کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ وائسرائے کو تار دینے کا فیصلہ کیا ہے جاٹ لیڈروں کی ایک کانفرنس بھی بھوانی میں طلب کی گئی ہے جو کل لوہارو کی صورت حالات پر غور کرے گی

ایک مندر کے انہدام کا حکم!

کوہاٹ۔ علاقہ لکان سنگھو سے اطلاع موصول ہونے پر ہندوؤں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ کہ وہاں ایک مندر کو مسمار کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ مندر جاگیردار کی زمین پر واقع ہے اور اسکی ملکیت ہے۔ گوردوارہ کمیٹی نے باہم سمجھوتہ کے طور پر ایک جائیداد اور خریدی تھی لیکن مندر اور اسکا ملازم بدستور خان کے قبضہ میں تھا۔ جنہوں نے اپنی اس ملکیت کو مسمار کرنے کا حکم دیا۔ ہندوؤں نے ایک جلسہ میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مندر واپس دلا دے

لاہور کے دریاؤں میں سیلاب عظیم آگیا

سترہ آدمی ہلاک اور دیہات میں طغیانی

لاہور ۱۲ اگست۔ لاہور کے قریب دریائے راوی میں سخت طغیانی آگئی ہے۔ پانی بڑھ رہا ہے اور گردونواح کے دیہات تہ آب ہیں۔ دریائے راوی میں ایک کشتی الٹ کر ڈوب گئی اس کشتی کے اندر سترہ آدمی تھے جو غرقاب ہوگئے۔ پانی کا بہاؤ اس قدر تیز تھا کہ سترہ آدمیوں میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔

لاہور سے جو سڑکیں گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کو جاتی ہیں وہ سب کی سب تہ آب ہیں۔

پنجاب کے دوسرے دریاؤں میں جو زبردست طغیانی آرہی ہے اُس کی اطلاعات بھی پریشان کن ہیں گوجرانوالہ کی سڑکوں میں بہت سے شگاف ہوگئے ہیں اور تمام سول لائن تہ آب ہے۔

شیخوپورہ ۱۳ اگست۔ سیدوالا میں دو تاریخی محل جو سکھوں کے عہد حکومت میں تعمیر کئے گئے تھے دوسرا ایک اور ایک گوردوارہ مسمار ہو کر زمین کی برابر ہوگیا۔ اور اُس کے اوپر دریائے راوی کا پانی بہ رہا ہے یہ عمارتیں اب بالکل نظر نہیں آتیں۔ سیدوالا کے جنوب و مشرق میں جو مکانات اور زرعی زمینیں ہیں وہ ۱۵ فیٹ بلند پانی کے نیچے چھپی ہوئی ہیں۔

اٹلی کا ایک ہوائی جہاز حبشیوں نے تباہ کردیا

سربرآوردہ جنگی افیسروں کی ہلاکت

لندن ۱۹ اگست۔ قاہرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اٹلی کا ایک فوجی طیارہ ایریٹیریا جاتے ہوئے تباہ ہوگیا۔ اور اس میں جتنے فوجی افسر تھے مسافر اور ہواباز سوار تھے وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے۔

انگریزی ہوائی قوت کے جہاز اس طیارے کی تلاش میں کل سے سرگردان تھے بالآخر بیلی پوش سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر اسکا تباہ شدہ ڈھانچا ملا۔

ہلاک شدگان میں اطالوی وزیر امور رفاہ عامہ کے علاوہ ایک مشہور اطالوی مہم باز بھی شامل تھا جو کہ افریقہ کی سرزمین کے چپہ چپہ سے واقف تھا۔ تیسرا افسر بھی اطالوی دفتر جنگ کا ایک اہم رکن تھا۔

بعد کی اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ اطالوی حلقوں میں اس امر کا شبہ کیا جارہا ہے کہ حبشیوں نے اس طیارہ پر گولیاں برسا کر اسے برباد کردیا ہے۔

اس جنگی طیارے کی تباہی پر اطالوی حلقوں میں سخت غیظ و غضب کا اظہار کیا جارہا ہے۔ بلکہ باخبر حلقوں میں تو یہاں تک کہا جاتا ہے کہ اگر یہ شک کہ طیارہ حبشیوں کی سازش سے تباہ ہوا ہے پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا تو پھر حبش اور اطالیہ کے درمیان صلح کی جو کوشش جاری ہیں وہ سب ختم ہوجائیں گی۔ اور حبش پر اطالوی حملہ بہت جلد شروع ہوجائے گا۔ انگریز اور اطالوی حکام نے طیارہ کی تباہی کے متعلق فوری بے ضابطہ تحقیقات شروع کردی ہے مواد جمع ہونے کے بعد باضابطہ تحقیقات کی جائے گی۔

بردوان میں طغیانی

دیہات خالی کردیئے گئے ہیں

کلکتہ ۱۳ اگست۔ بردوان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے دامودر میں طغیانی آرہی ہے پانی کی بلندی ۱۸ فیٹ سے زائد ہوچکی ہے اور ۱۹۱۳ء کے خوفناک طوفان سے صرف ڈیڑھ فٹ کم رہی ہے طغیانی کی اطلاع کے متعلق ڈنڈورہ پٹوا دیا گیا ہے۔ مقامی حکام ہر قسم کی تدابیر اختیار کررہے ہیں اور اس کی کوشش کی جارہی ہے کہ بند نہ ٹوٹنے پائے۔

بردوان کے قریب دیہات خالی کردیئے گئے ہیں۔ بردوان شہر میں مکانات کے انہدام کے باعث تین آدمی دب کر مرگئے۔ اور بہت سے مجروح ہوگئے ہیں ہزاروں آدمی بے خانماں پھر رہے ہیں۔

تاراکیشور کے مندر سے تین میل کے فاصلہ پر بند ٹوٹ گیا ہے۔

حبش اور اٹلی کا تصفیہ کرانیوالے

اپنے اپنے مفاد کی فکر میں لگ گئے

لندن ۱۳ اگست پیرس میں اٹلی، برطانیہ اور فرانس کی کانفرنس حبش اور اٹلی کے تنازعہ پر غور کرنے کے لئے آج شروع ہوگئی ہے۔

گفت و شنید کے دوران میں اس تجویز کے پیش کئے جانے کا امکان ہے کہ برطانیہ حبش کے جنوب و مغربی علاقہ پر اٹلی کے اقتصادی اثر کو تسلیم کرلے اور حبش کے ملک میں ایک ریلوے کی تعمیر کی منظوری دیدے اور اس کے بدلے میں اٹلی برطانیہ کے اس مفاد کی حمایت کرے جو وہ سانا جھیل میں حاصل کرنا چاہتا ہے۔

پیرس میں عام طور پر یہ خیال ترقی کررہا ہے کہ تنازعہ رفتہ رفتہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان ہوتا جارہا ہے۔ اور اٹلی کا یہ دعویٰ ہے کہ اُسے بحر اوسط میں اقتدار حاصل ہو خطرے میں ہے۔

دفتر خارجیہ کے نائب وزیر

لندن ۱۰ اگست۔ ملک معظم نے وسکاونٹ کرانبور ممبر پارلیمنٹ کو نائب وزیر دفتر خارجہ مقرر کیا ہے۔

بحکم تحصیلدار صاحب بہادر کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ صوبہ آگرہ ۱۹۲۶ء

بعدالت مال مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۱۹۱/۳۳۱

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت گنگا پرشاد بنام تم جے بہادر سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان کے تاریخ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ 58/6/3 جو بابت از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۲	۴	۶
خرچہ نالش	۶	۱۱	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۴	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۹	۱	۹
میزان کل	۵۸	۶	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلاالفصال ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم جے بہادر سنگھ ولد راج بہادر سنگھ ٹھاکر ساکن سونا پرگنہ و ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 58/6/3 جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء

تفصیل اراضی

پرگنہ کانپور موضع سونا محال بجے سنگھ

۱۱ قطعہ ۶ ۔۔ ۔۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

گورنر صوبہ مسلم یونیورسٹی میں

نومبر میں علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کا معائنہ کریں گے اور ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ گورنر صوبہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب وائس چانسلر کی دعوت منظور کرلی ہے۔

کیا گاندھی جی سیاسیات میں حصہ لیں گے

واردھا گنج سے ایک خبر آئی ہے کہ کانگریس کی مجلس عاملہ کے اختتام پر صورت حالات نے عجیب پلٹا کھایا ہے۔ اب تمام حضرات کی توجہ اس طرف مبذول ہوچکی ہے کہ اس نازک دور میں جب کہ جدید آئین کا نفاذ ہورہا ہے گاندھی جی کا سیاسیات سے علیحدہ رہنا مناسب نہیں ہے۔ بہت سے ذی اثر اصحاب اس پر زور ڈال رہے ہیں کہ خواجہ کانگریس کے محض ذمہ دار حضرات نے اخبارات کے نمائندوں کو بتلایا ہے کہ گاندھی جی کے بعض احباب خاص اور بعض ذی اثر سیاسی لیڈران پر زور ڈال رہے ہیں کہ وہ جدید آئین کے نفاذ کے وقت ملک و قوم کی قیادت اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔ اور اس نازک موقع پر ملک کو بے رہنما نہ رہنے دیں

حبش اور اٹلی کی جنگ

اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں سوالات

شملہ ۱۷ اگست اٹلی اور حبش کے تنازعہ کی گونج اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں بھی سنائی دے گی جب کہ یہ دریافت کیا جائے گا کہ آیا حبش میں دو ہزار ہندوستانی آباد ہیں اور اُن کی حفاظت کے لئے حکومت کیا تدابیر اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہار کا زلزلہ جھانسی میں

جھانسی ۹ اگست۔ جھانسی سے تقریباً ۱۵ میل کے فاصلہ پر ایک دو فٹ چوڑا اور ایک میل لمبا شگاف دکھائی دیا ہے۔ یہ زلزلہ بہار کا نتیجہ بتلایا جاتا ہے یہ شگاف شدید بارش کی وجہ سے نمودار ہوا ہے۔

جنگ کا خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے

اٹلی کو حبش کی پیش کش منظور نہیں ہے

جنرل اسمٹس کا اظہار خیال

عدیس ابابا۔ ۱۲ راگست آج شہنشاہ ہیل سلاسی نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ حبش کو اب بھی جمعیت اقوام سے یہ امید ہے کہ وہ جنگ کے امکانات کو روکنے کی کوشش کرے گی۔ سمجھوتہ کی کوششوں کے باوجود اٹلی اپنے ہمسایہ نو آبادیوں میں متواتر فوج اور سامان جنگ بھیجنے میں مصروف ہے۔ حالانکہ جنگ کا خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے تاہم ہمیں جمعیت اقوام اور بالخصوص برطانیہ اور فرانس سے ہنوز توقع ہے۔ اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا اور جذبہ شیطانی غالب آیا تو اتھوپیا اپنے شہنشاہ کے ہمراہ دشمن کا بہادری سے مقابلہ کرے گا۔ اور جب تک اسکی رگوں میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی رہے گا وہ اپنے مادر وطن کی حفاظت سے منہ نہ موڑے گا۔

روم۔ باخبر حلقوں میں شہنشاہ حبش کی اس پیشکش کے بارے میں اگر اٹلی اُسے قرضہ اور بندرگاہ دینے کو تیار ہو جائے گی تو وہ اس کے عوض میں اُسے اوگیڈن کا ایک حصہ دے سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اٹلی اسے ہرگز منظور نہیں کر سکتا۔

لندن ۱۲ راگست حبش کے خلاف اٹلی کے حملہ کرنے پر جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ کیا رویہ اختیار کرے گی اس کے بارے میں سرکاری حلقوں میں ابھی تک جو خاموشی طاری تھی وہ آج منقطع ہو گئی ہے جبکہ جنرل اسمٹس نے نمائندہ پریس کو انٹرویو دیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ میرے خیال میں افریقہ کے برطانی مقبوضات و نیز مصر و سوڈان پر اس کا شدید اثر پڑے گا۔ اور افریقہ کو سخت جد و جہد کا سامنا کرنا ہو گا۔

مزید اظہار خیال فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ تمام افریقہ کے باشندوں کو جن میں سیاہ و سفید دونوں شامل ہیں۔ اس افواہ کی وجہ سے تشویش پیدا ہو گئی ہے کہ اٹلی حبش پر حملہ کرنے والا ہے۔

آپ نے یہ پیشن گوئی کی کہ اگر اٹلی اور حبش میں جنگ چھڑ گئی اور اسکے نتیجہ کے طور پر اٹلی کمزور ہو گیا تو یورپ میں نازک صورت حالات پیدا ہو جائے گی اور طویل جنگ ہو گی

شملہ ۱۲ راگست وائسرائے کوئٹہ زلزلہ فنڈ میں اب تک ۳۳ لاکھ ۴۶ ہزار ۱۵ روپیہ ۱۳ ر ۸ پائی جمع ہو چکا ہے

جداگانہ طریق انتخاب سے مسلمانوں کو ہرگز نجات حاصل نہیں ہو سکتی

قوم پرست مسلم لیڈر مسٹر چھاگلہ کا اظہار خیال

بمبئی ۱۲ راگست۔ بمبئی کے قوم پرست مسلم لیڈر مسٹر ایم۔ سی چھاگلہ بار ایٹ لا نے مسلم طلبا کی یونین کے ایک جلسہ میں ہندوستانی سیاست کے مستقبل پر ایک تقریر کی۔

مسٹر چھاگلہ نے اس تجویز کی حمایت کی کہ کانگریس کو جدید آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنا چاہیئے میری رائے میں یا تو کانگریس کو قطعی عدم تعاون کی پالیسی اختیار کرنا چاہیئے یا قطعی تعاون کی۔ لیکن میں اس پالیسی کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ایک جانب تو وہ تعاون کرے اور دوسری جانب عدم تعاون۔ اگر کانگریس کا یہ خیال ہے کہ اسے رجعت پسند لیڈروں کو قوم کا نمائندہ بننے کا دعوےٰ کرنے سے روکنے کے لئے مجلس آئین ساز پر قبضہ کرنا چاہیئے تو کیا منطق کے اعتبار سے اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ اسے عہدے بھی قبول کرنا چاہیئے۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ عہدے قبول نہ کرنا کانگریس کے لئے خودکشی کے مترادف ثابت ہو گا

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں لوکمانیہ تلک کی پالیسی میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ حکومت کا ہر جانب مقابلہ کیا جائے۔ آل انڈیا فیڈریشن کے بارے میں آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ اسپر عملدرآمد نہیں ہو سکتا کیونکہ مطلق العنان والیان ریاست اور جمہوری صوبجات کے درمیان فیڈریشن قائم ہونا ناممکن ہے آپ نے مشترکہ طریقہ انتخاب کی حمایت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ جداگانہ طریق انتخاب سے مسلمانوں کو ہرگز نجات حاصل نہیں ہو سکتی آپ نے نوجوان مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مشترکہ طریقہ انتخاب سے مسلمانوں مسلمانوں کے انتخاب کے حق خوب پروپیگنڈا کریں مسٹر ایم کے منشی نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔

سابق صدر امریکہ کی تقریر

دوبارہ صدر بننے کی خواہش

امریکہ ۱۲ راگست سابق صدر امریکہ مسٹر ہوور نے پریذیڈنٹ مسٹر روزولٹ کے نظم و نسق کے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے عوام کی آزادی میں مداخلت کی ہے اور عوام کو بعض معاملات عدالت جانے تک سے محروم کر دیا گیا ہے۔

آپ نے کہا کہ براہ راست آزادی سلب کر لینا پیچیدگی کے ساتھ ایسی کارروائی کرنے سے بہتر ہے خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہوور پھر صدر امریکہ بننا چاہتے ہیں۔

سر جے پی سریواستو دیال باغ میں

آگرہ ۱۲ راگست۔ سر جے۔ پی سریواستو وزیر صوبہ یو۔ پی کو کرنل رحمان کی جانب سے کل آگرہ میں پارٹی دی گئی۔ آج شام کو آپ نے دیال باغ کا معائنہ کیا۔ صاحب جی مہاراج وغیرہ نے آپ کا استقبال کیا۔ شرومنی کمیٹی کی جانب سے کالج ہال میں پہنچنے پر آپ کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں دیال باغ انٹرمیڈیٹ کالج کو ڈگری کالج کے میلاب سکول کی لائن پر لانے کی تجویز یہ ہے۔ آخر میں ایڈریس میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے دیال باغ کے لئے گرانٹ دلوا دی۔

مشہور رقاص اودے شنکر

کلکتہ ۱۲ راگست۔ اودے شنکر ہندوستان کا مشہور رقاص شرق روانہ کے لئے ۷ رستمبر سے یہاں ریاست رنگون اور سنگاپور روانہ ہو رہا ہے۔

ریاست ریوا میں مستقر کی تعمیر

ریوا۔ ۱۲ راگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ریوا نے ایک مستقر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور جا بجا اگا انتخاب کیا جا رہا ہے۔

حامیان علیحدگی برما کی کانفرنس

رنگون ۱۰ راگست۔ یوکی سٹ ایم۔ ایل سی ممبر پیپلز پارٹی۔ جنہیں مانڈے میں ایک کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے کل صبح مانڈے سے یہاں پہونچے۔

لالہ فقیر چند ممبر اسمبلی رحلت فرما گئے

لاہور ۱۰ اگست۔ آج صبح لالہ فقیر چند ممبر اسمبلی جو کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر جالندھر ڈویژن سے لالہ دنی چند کے مقابلہ پر منتخب ہو کر آئے تھے آج صبح طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ آپ کو میعادی بخار ہو گیا تھا۔ سور گیہ ہائی کورٹ کے سرکردہ قانون دانوں میں سے تھے۔ اور آریہ سماج کی تحریک میں خاص طور پر حصہ لیتے تھے۔

انگریزوں کو بھرتی کرنے سے انکار

سفیر حبش نے درخواست نامنظور کر دی

لندن ۱۹ اگست۔ حبش کی فوج میں بھرتی ہونے کے لئے جن انگریزوں نے درخواست دی تھی ان کی درخواست کو سفیر حبش نے نامنظور کر دیا۔ کیونکہ قومیت اور اخراجات کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مونجے کی اسکیم مکمل ہو گئی

بمبئی ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی فوج کے متعلق ڈاکٹر مونجے کی اسکیم اب مکمل ہو گئی ہے آپ اسکو جلد ہی رجسٹرڈ کرانے والے ہیں۔ گو ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ ہندوستان فوج کا کالج کہاں کھلیگا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کالج ہمدان اور ناسک کے درمیان ہوگا۔ کالج اپنا کام فوراً ہی شروع کر دیگا۔

اخبار مدینہ کی ضمانت ضبط کر لیگئی

ضلع مجسٹریٹ کی معرفت حکومت یو۔پی کے چیف سکریٹری کی طرف سے اخبار مدینہ کے پبلشر کے نام یہ نوٹس آیا کہ پریس ایکٹ کے ماتحت جو اختیارات گورنر جنرل باجلاس کونسل کو حاصل ہیں اُن کی رو سے مدینہ کی ایک ہزار کی ضمانت جو سال گذشتہ جون میں داخل کی گئی تھی۔ ضبط کی جاتی ہے۔

جس مضمون پر گورنر باجلاس کونسل کو یہ حکم صادر کرنا پڑا ہے وہ ۵ ار جون کا مقالہ افتتاحیہ ہے جو کہ "فرض عظیم۔ صدائے درد۔ نوائے ہمدردی" کے عنوان سے زلزلہ کوئٹہ کے متعلق شائع ہوا ہے۔

بریلی ۱۲ اگست۔ خان عبدالغفار خاں آج صبح آگرہ کانٹھ گودام ٹرین کے ذریعہ بمبئی پولیس کی حراست میں یہاں لائے گئے آپ کو سابرمتی جیل سے منتقل کیا گیا ہے۔

نوٹس بنام قرض خواہان

بابتہ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور۔ باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۵۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۵ء

مقدمہ علیم الدین و امام الدین۔ قوم شیخ ساکن توپ خانہ بازار شہر کانپور سائل

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورۂ بالا سائل نے ایک درخواست انسالونسی منظور دیے جانے دلوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۷ اگست سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۸۲

بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش سیٹھ منوہر لال نمبردار موضع سمہوی پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ڈگریدار بنام تم موسا وغیرہ مدیونان کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ مقدمہ نمبر ۶۹۹ سنہ ۱۹۳۵ء بتاریخ ۱۴ جون سنہ ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ 73/14/5 جو باب ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۵۹	۹	۲
خرچہ نالش	۷	۹	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۳	۹
طلبانہ دوبارہ و صرفہ گزٹ وغیرہ	۷	۱۳	۹
	۷۷	۱۴	۵
وصول	۴	۰	۰
	۷۳	۱۴	۵

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بھگوا دین و شیام لال و جگناتھ و گنگا چرن پسران موسا و مسماۃ سرسوتی بیوہ موجی کوری ساکنان شہباز مزرعہ موضع سمہوی پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 73/14/5 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے۔ بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء مقرر ہے۔

موضع سمہوی محال بانگر پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۵۴۸	[illegible]	۱۴۰۵	[illegible]
۶۰۱	[illegible]	۱۴۲۱	[illegible]
۶۰۴	[illegible]	۱۴۲۱	[illegible]
۶۰۴	[illegible]	۱۴۰۲	[illegible]
۶۰۷	[illegible]	۱۳۳۲	[illegible]
۱۳۳۳	[illegible]	۱۴۰۳	[illegible]
۱۳۵۳	[illegible]	۱۴۲۴	[illegible]
۱۳۹۴	[illegible]	۱۷ اقطاع	[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن ۔ سمجھی رہ

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | نمبر ۸

ادبیات

او کعبے سے آنے والے بتا

از جناب محمد مسلم قاسم بنا صاحب

او کعبے سے آنے والے بتا کس حال میں کعبے والے ہیں
کیا اب بھی شمع حقیقت کے ہر سمت حرم میں اوجالے ہیں
کیا اب بھی اللہ والوں کے وہی رنگ اور روپ نرالے ہیں

او کعبے سے آنے والے بتا
او کعبے سے آنے والے بتا

کیا اب بھی کعبے کی دنیا مہتاب کے نیچے سوتی ہے!
کیا اب بھی حرم کی زمینوں پر کرنوں کی بارش ہوتی ہے
کیا اب بھی چمکتا صحرا میں شبنم کا ہر اک موتی ہے

او کعبے سے آنے والے بتا
او کعبے سے آنے والے بتا

کیا اب بھی سہانی راتوں کو تاروں کی وہ محفل ہوتی ہے
کیا اب بھی حرم کے باغوں میں اک دنیا داخل ہوتی ہے
ہوتی تھی جو باہم مل کے خوشی کیا اب بھی حاصل ہوتی ہے

او کعبے سے آنے والے بتا
او کعبے سے آنے والے بتا

کیا اب بھی حرم میں جنت سے رحمت کے فرشتے آتے ہیں
وہ قافلے والے کیا اب بھی اونٹوں پہ مدینے جاتے ہیں
کیا اب بھی دردوں کے دلکش نغمات وہ پیارے گاتے ہیں

او کعبے سے آنے والے بتا
او کعبے سے آنے والے بتا

وہ دھوپ جو پہلے چمکتی تھی کیا اب بھی وہ یونہی نکلتی ہے
کیا کعبستاں کے رستوں میں جنت کی ہوا اب چلتی ہے
کیا کھیتی وہ نخلستانوں کی پہلی سی پھولتی پھلتی ہے

او کعبے سے آنے والے بتا

او کعبے سے آنیوالے بتا

او کعبے کو جانے والے بتا!

از نواب شرف الدین احمد خاں صاحب شرف

او کعبے کو جانے والے بتا، کیا دلمیں ترے کچھ درد بھی ہے
نکلا ہے جو راہِ الفت میں، اس راہ کا کیا تو مرد بھی ہے
آنکھوں میں ترے کچھ اشک بھی ہیں۔ لب پر آہِ سرد بھی ہے!

او کعبے کو جانے والے بتا
او رعمر گنوانے والے بتا

کعبے کی مقدس چوکھٹ پر، رگڑے کا ریا کی پیشانی
عرفات کی اعلےٰ منزل میں، پہونچے گا بوصفِ نادانی
کیا نام و نمائش کی خاطر، چوپایوں کی دے گا قربانی

او کعبے کو جانے والے بتا
او شان دکھانے والے بتا

کیا عزمِ سفر اسواسطے ہے، سر تاج بنے گا آج کے دن؟
آبادی عقبےٰ کی خاطر، تاراج بنے گا آج کے دن؟
یا شوق یہی ہے دلمیں ترے، الحاج بنے گا آج کے دن؟

او کعبے کو جانے والے بتا!
او مال لٹانے والے بتا!

کعبے کو بسانے نکلا ہے! آباد ہے دل کی بستی بھی؟
کیا پیش نگاہ باطن ہے! اس ربِ سماء کی ہستی بھی؟
کعبے کی زیارت کے اندر! ہے ذوقِ الہٰ پرستی بھی؟

او کعبے کو جانے والے بتا
او دل کے دکھانے والے بتا

کیا کعبہ بسانے سے پہلے، تو دل کو بسائے گا اپنے؟
کیا سر کو جھکانے سے پہلے، تو من کو جھکائے گا اپنے؟
حاجی کہلانے سے پہلے، دل حق سے لگائے گا اپنے

او کعبے کو جانے والے بتا

او کعبے کو جانے والے بتا

(مدینہ)

دنیائے اسلام

ایران میں اصلاحاتِ اجتماعی

تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ شاہ پہلوی نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتوں پر برقعہ اوڑھنے یا برقعہ اُتار کر پھینکنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور یہ کہ اگر کوئی عورت یوروپین لباس پہن کر گھر سے باہر چلے پھرے، بازار میں سودا سلف خریدنے جائے تو اُسے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ شاہی خاندان کی بعض عورتیں بے پردگی کو رواج دینے کے لئے خود یوروپین لباس میں ادھر اُدھر بے مقنع و نقاب ابھرتی نظر آتی ہیں۔ ہم شروع ہی سے شرعی پردہ کے مخالف ہیں۔ اور خرابیوں کے علاوہ اس رسمی پردہ سے صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور یہ اخلاق کے لئے بھی بہت مضر ثابت ہوا ہے۔ مذہب اور شریعت میں اس رسمی پردہ کا کہیں ذکر بھی نہیں ہے۔ یہ صرف اُن مذہبی پیشواؤں کی ایجاد ہے جن کو حقائق اسلامی کی سیرت سمجھنے کا موقع نہیں ملا ہے اور انہوں نے اپنی شخصی رائے کے مطابق جہلا کو روپوشی کی تعلیم دے کر ایک خوش یادگار ملک میں قائم کر دی ہے۔

عراقی مجلس کا افتتاح

بصرہ ۴ راگست۔ ہز مجسٹی کنگ غازی ایک فوجی وردی پہن کر آج آٹھ بجے صبح جدید مجلس کی افتتاح کے غرض سے پارلیمنٹ ہاوس میں تشریف لائے۔ ارکان کابینہ نے آپ کا استقبال کیا کنگ غازی نے اپنی تقریر میں دریائے فرات کے علاقہ میں باغیانہ تحریکات کا ذکر کیا ہے۔ اور اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ اس تحریک کا ذکر کیا۔ کہ اس تحریک نہایت مستعدی سے دبا دیا گیا ہے۔ آپ نے اس بات پر بھی اظہار اطمینان کیا کہ قومی دفاع کے قانون کو نافذ کر دیا گیا ہے۔

آپ نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ حکومت اٹلی کے ساتھ اس وقت جو گفت و شنید ہو رہی ہے اُس کی بنا پر تمام متعلق ممالک کے تنازعات طے ہو جائیں گے۔

بمبئی ۷ راگست۔ آج بمبئی سے دو کروڑ بیس لاکھ ۳۲ ہزار ۹۱۴ روپے کا مزید سونا باہر بھیجا گیا ہے۔ اب تک ۲۴۰۰۷۸۴۳۲ روپے کا سونا باہر جا چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲	کانپور ۲۴ اگست سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۸

حبش کے متعلق لندن میں مشورہ

بین الاقوامی لیگ کے حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ اسبات کا قوی امکان ہے کہ لیگ اٹلی کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت دیدے۔ یہاں امید کی جاتی ہے کہ برطانی کیبنٹ لیگ کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانے کی حمایت کرے گی۔ جو ہر ستمبر کے بجائے آئندہ ہفتہ ہونا چاہیئے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کا کسی روز اعلان ہونے کے امکان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ طریقہ اختیار کرنے سے جو وقت بچے گا وہ بہت سود مند ثابت ہوگا۔ لیگ اسمبلی کے ۱۹۳۱ء اور ۱۹۲۷ء کے فیصلہ کے مطابق لیگ جو تدابیر اختیار کر سکتی ہے اُس میں یہ بھی شامل ہے کہ جو حکومت امن کو برباد کرے اُس کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں۔ اور بحری مظاہرہ کیا جائے۔

یہ عام طور پر تسلیم کیا جارہا ہے کہ اٹلی کے خلاف دباؤ ڈالنا ضروری ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ نہایت موثر طریقہ جس سے اٹلی حبش کو فتح کرنے سے باز رہ سکتا ہے یہ ہے کہ نہر سویز کو بند کر دیا جائے۔ یا اٹلی کے جہازوں کو نہر سویز سے گذرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ایسا کرنے سے پہلے لیگ کونسل کو بحری طاقتیں یعنی فرانس اور برطانیہ کو اپنا فرمان دینا پڑے گا۔

لیگ کے افسران اعلےٰ تعطیلات سے جلد جلد واپس آرہے ہیں۔ کیونکہ اگلے دو ہفتوں میں لیگ کے وجود اور مشرقی افریقہ میں جنگ کے متعلق فیصلہ ہو جائیگا۔

وزیر خارجہ سر سموئیل ہور نے جو نارناک سے واپس آئے ہیں ۲۱ر اگست کی صبح کو دفتر خارجہ میں مسٹر ایڈن سے حبش اور اٹلی کے معاملہ پر تبادلۂ خیالات کیا۔ مسٹر ایڈن نے ان کو پیرس کی کانفرنس کے حالات سے مطلع کیا اور اس کے بعد کانفرنس کی ناکامی سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا۔

وزرا صورت حالات کے تمام پہلوؤں پر اچھی طرح غور کریں گے اخبارات کا خیال ہے کہ اٹلی اور حبش کو اسلحہ جات کی برآمد کے مسئلہ پر خاص طور سے غور کیا جائیگا ناظرین کو یاد ہوگا کہ برطانی پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے اعلان کیا تھا کہ جب تک مفاہمتی گفت و شنید جاری ہے اٹلی اور حبش کو اسلحہ جات لینے کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ لیکن اب گفت و شنید ناکامی کے ساتھ ختم ہوگئی ہے اس لئے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنا لازمی ہے

مسٹر بالڈون کیلے اور مسٹر نیوائل چیمبرلین سوئٹزر لینڈ سے واپس آتے ہوئے راستہ میں مل گئے اور دونوں نے لندن تک ایک ساتھ سفر کیا۔

آئر لینڈ کے نمائندے نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

معلوم ہوا ہے کہ سر ہربرٹ سموئیل نے مسٹر ایڈن اور سر سموئیل ہور سے بہت دیر تک تبادلۂ خیالات کیا۔

مستند حلقوں کی رائے ہے کہ برطانیہ سفارتی ذرائع سے گفت و شنید کو جاری رکھنے کا ہر ایک موقع دینے کو تیار ہے۔ برطانیہ کابینہ کے تمام ممبر لندن پہونچ گئے ہیں اس امر کا اندازہ کہ حالات نے نازک صورت اختیار کرلی ہے اسبات سے لگایا جاسکتا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ کے سرکردہ ممبروں کا آج صبح دفتر خارجہ میں تانتا لگا رہا۔

مسٹر جارج لانبری لیڈر مخالف پارٹی ۱۰½ بجے بلائے گئے اور تقریباً بیس منٹ تک سر سموئیل ہور سے تبادلۂ خیالات کیا۔ اس کے بعد مسٹر لائڈ جارج آئے اور ایک گھنٹہ تک مسٹر ایڈن اور سر سموئیل ہور سے بات چیت کی۔ لیکن آپ نے آنے کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

اس کے سر سموئیل ہور نے دفتر خارجہ میں سلطنت برطانیہ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جس میں آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ کنیڈا کے ہائی کمشنر اور مصری وزیر نے بھی شرکت کی۔

معلوم ہوا ہے کہ کابینہ کا اجلاس منعقد ہونے سے پہلے غیر ملکی معاملات کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا مسٹر بالڈون کی عدم موجودگی میں مسٹر میکڈانلڈ نے صدارت فرمائی۔ جس میں پیرس کی کانفرنس کی ناکامی سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔

بقیہ آئینہ کانپور

امریکن ورائٹی شو

امریکن ورائٹی شو امریکہ مشہورۂ آفاق ورائٹی شو ہے۔ جس کی شہرت یورپ و ایشیا میں یکساں ہے۔ اور عرصہ سے وہ اپنے عجیب و غریب کمالات سے اہل ہند کو محو حیرت بنائے ہوتے ہے۔

امریکن ورائٹی شو ہندوستان کی تقریباً تمام بڑی بڑی ریاستوں مثلاً حیدر آباد دکن۔ گوالیار۔ اندور اور جے پور وغیرہ میں جاکر وہاں کی رعایا اور مہاراجگان سے داد تحسین حاصل کر چکا ہے۔

حسن اتفاق سے امریکن ورائٹی شو کے نامور مالک کیپٹن جارج ایڈورڈ کی نظر انتخاب کانپور پر بھی پڑی اور وہ اپنے شو کو کانپور لے آئے ہیں۔ جسکا افتتاح ۲۶ر اگست کو ہوگا۔ امید کہ اہل شہر اس موقع سے پورے لطف اندوز ہوں گے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۲۳ر اگست کو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کانپور تشریف لائے اور رات کو پریڈ گراؤنڈ میں ایک جلسہ میں آپ نے زبردست تقریر کی

آئینہ کانپور

سانحۂ عظیم

۱۷ر اگست کی رات کو صرف ۳۲ گھنٹہ کی قلیل مدت میں علیل رہ کر خان بہادر سید بشیر الدین احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے سید رضی الدین وارڈ ورکس انسپکٹر نے انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کانپور کے بہترین ڈاکٹروں کے علاوہ لکھنو سے ڈاکٹر بھاٹیہ کو بھی بلایا گیا تھا۔ مگر مشیت ایزدی کے سامنے کسی کی کچھ نہ چل سکی۔

مرحوم کی عمر ابھی صرف ۲۹ سال کی تھی۔

مرحوم نے اپنی یادگار میں دو خورد سال بچے اور نوجوان بیوہ چھوڑی ہے۔ اس روح فرسا سانحہ اور جوانامرگ موت کا اہل شہر کے دلوں پر ایک زبردست اثر پڑا ہے اور ہر شخص کو انتہائی صدمہ ہے۔

ہم کو بھی اس روح فرسا سانحہ میں خان بہادر صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور خان بہادر صاحب کو اس روح فرسا صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

تعزیت!

۱۹ر اگست کو میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں سید رضی الدین وارڈ ورکس انسپکٹر کی افسوسناک قبل از وقت اور اچانک وفات پر تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور خان بہادر سید بشیر الدین احمد اور اُن کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا

میونسپل بورڈ

۲۲ر اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

سب سے پہلے سید رضی الدین وارڈ انسپکٹر کی وفات پر تعزیت کا رزولیوشن سب ممبران نے کھڑے ہوکر پاس کیا۔ بعد ازاں جس مسئلہ پر سب سے زیادہ بحث و مباحثہ رہا وہ بورڈ میں تجاروں کی نمائندگی کا مسئلہ تھا۔ بالآخر بورڈ نے کثرت آراء سے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ آئندہ مرچنٹ چیمبر کے دو نمائندوں کو بورڈ میں بھیجنے کی سفارش حکومت سے کیجاوے۔ اور اسوقت تک جو حق یوپی چیمبر آف کامرس کو ہے وہ مرچنٹ چیمبر آف کامرس کو دیا جاوے۔ کیونکہ وہ زیادہ نمائندہ جماعت ہے۔

کانگریس کے امیدوار

ٹاؤن کانگریس کمیٹی نے پراونشل الکشن بورڈ کے پاس میونسپل امیدواروں کی جو فہرست بھیجی ہے وہ حسب ذیل ہے:

۱۔ مسز روپ کماری آنگھا (۲) نمائندہ مزدور سبھا (۳) پنڈت بالکرشن وید (۴) وید نرائن باجپئی (۵) پنڈت راما شنکر مصر وید (۶) ڈاکٹر پریم نرائن مصر (۷) پنڈت راج نرائن پانڈے (۸) مسٹر شیام سندر گپتا۔ (۹) پنڈت سری رتن سوکل (۱۰) پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ (۱۱) گور گھبر دیال مصر (۱۲) مسٹر بینی مادھو کھنا (۱۳) پنڈت شیام وجے پانڈے (۱۴) مسٹر دیبی پرشاد ہون ۱۵۔ ڈاکٹر مراری لال۔ (۱۶) پنڈت چھیل بہاری دیکشت (۱۷) مسٹر شبن لال سکسینہ

مسلم ممبران

معلوم ہوا ہے کہ آئندہ الکشن میں سید احمد حسین بی اے علیگ بجائے وارڈ نمبر ۸ کے وارڈ نمبر ۳ یعنی صدر بازار سے کھڑے ہونگے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سید امجد علی صاحب ایڈوکیٹ آئندہ الکشن میں اپنے وارڈ نمبر ۱۱ سے امیدوار ہونگے یہ خبر کہ وکیل صاحب موصوف آئندہ الکشن میں امیدوار نہ ہوں گے بالکل غلط ہے۔

وکٹوریہ کارنیوال

وکٹوریہ کارنیوال عرصہ سے اہل شہر کو محظوظ کر رہا ہے۔

جشن استقلال افغانستان کے سلسلہ میں شاہ افغانستان نے وکٹوریہ کارنیوال کو بھی افغانستان بلاکر جشن استقلال کی دلچسپیوں میں اضافہ کیا ہے۔

مسٹر اے دین گولڈ مڈلسٹ شو اور مسٹر سین مالک وکٹوریہ کارنیوال اس شو کے ساتھ افغانستان گئے ہیں اور کانپور میں بھی یہ شو اپنی قابل تعریف تماشوں سے اہل شہر کو محظوظ کر رہا ہے جس سے تقریباً ہر شخص بخوبی واقف ہے۔

جدید ٹکس

ایسٹ انڈیا ریلوے نے ایک پیسہ یکہ اور دو پیسہ ٹانگہ کا جو جدید ٹکس اسٹیشن پر لگایا ہے اُس کے خلاف یکہ و ٹانگہ یونین نے اپنے ایک جلسہ میں پروٹسٹ کیا ہے اور اس کے متعلق ایک عرضداشت بھیجنا بھی طے کیا گیا ہے۔

ایڈریس

ڈپریسڈ کلاس یونین نے یہ طے کیا ہے کہ کلکٹر صاحب کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جائے۔

مشہور ڈاکو

ضلع کانپور کا مشہور ڈاکو اکبر سنگھ ہمیر پور سے منتقل ہوکر کانپور لایا گیا ہے جس پر متعدد مقدمات ہیں۔

ہندو مہا سبھا کے انتخاب کا جھگڑا

ہندو مہاسبھا کے گذشتہ عہدیداران کے انتخاب کو راجہ درگا نرائن سنگھ آف تروا نے ناجائز قرار دیدیا ہے

اسی سلسلہ میں ۲۱ر اگست کو رائے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ صاحب کی صدارت میں ہندو مہاسبھا کا جلسہ ہوا جس میں راجہ صاحب تروا سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنے احکام واپس لےلیں جو انہوں نے کانپور ہندو سبھا کی پورانی کارکن کمیٹی کو قائم رکھنے اور جدید انتخاب کو ناجائز قرار دینے کے متعلق کیے ہیں۔

کار کے تصادم سے صدمہ

۲۲ر اگست کو کرنیل آفس کے قریب کوتوال صاحب کے صاحبزادے کی موٹر کار اور مسلم جبلی گرلس اسکول کی لاری سے تصادم ہوگیا۔ کار کو کافی نقصان پہونچا۔ کوتوال صاحب کے صاحبزادے جو کہ خود ہی موٹر چلا رہے تھے۔ صدمہ سے بیہوش ہوگئے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ اُن کو زیادہ صدمہ نہیں پہونچا

حکام

بابو جیون چندر ملک صاحب جج خفیفہ کا تبادلہ فرخ آباد کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مولوی محمد احمد صاحب انصاری تشریف لارہے ہیں مگر معلوم ہے کہ آپ عارضی طور پر ۳ ماہ کیلئے باندہ تشریف لیے جارہے ہیں

سید افتخار حسین ایڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج نے چار ماہ کی رخصت لی ہے اور آپ کی جگہ پر بابو کالی چرن صاحب تشریف لائے ہیں۔

سبد گل

رینالڈز ویکلی لکھتا ہے کہ ہٹلر کی یہ علین خواہش ہے کہ اندرونی اور خارجی وجوہات کی بنا پر جرمنی پر پھر سے بادشاہت قائم کی جائے اس غرض سے وہ سابق قیصر کو دوبارہ تخت دلانے کوشش کر رہا ہے۔

ہم دیکھیں گے کہ دو تلواریں ایک نیام میں کیسے رہتی ہیں۔

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اٹلی کو کوئی حکومت قرض دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور لندن نیویارک اور پیرس کے بنکوں نے صاف انکار کر دیا ہے قرض کی ادائیگی کا یقین نہ ہوگا۔

پہلے خبر آئی تھی کہ ہزاروں والنیٹروں نے حبش کی طرف سے لڑنے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ جن میں کثرت سے آئرلینڈ والے ہیں۔

اب اطلاع ملی ہے کہ بہت سے انگریزوں نے اٹلی کو اپنی خدمات پیش کی ہے۔

اسے آپ چاہے دونوں کی رقابت پر محمول فرمائیں یا جنگجویانہ خصلت پر ہمیں کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اٹلی اور حبش کی کشمکش کے سلسلہ میں مدبرین طرح طرح کی قیاس آرائیاں کر رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ ترکی اور جاپان تو کھلم کھلا حبش کی مدد کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ برطانیہ کا بھی رجحان اسی طرف نظر آتا ہے۔ جرمنی اٹلی کی مصروفیت سے فائدہ اٹھا کر یقیناً آسٹریا پر حملہ کر دیں گے۔ اور روس اور فرانس لازمی طور پر اس کی مزاحمت کریں گے۔ اس لئے خواہ مخواہ ڈبل عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔

لیکن ہمیں صرف یہ اندیشہ ہے کہ چکی کے ان دونوں پاٹوں کے بیچ میں کہیں ہندوستان کا گھن نہ پس جائے۔

ایک امریکن پروفیسر ڈاکٹر بیلی ولسن کا خیال ہے کہ دنیا کی حرارت بڑھ رہی ہے اور امکان ہے کہ مستقبل بعید میں گرمی بڑھتے بڑھتے زمین جلنے لگے اور کرۂ ارض دوسرے ستاروں کی طرح آگ کا گولہ بن جائے یعنی بقول شخصے ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

رلینڈ لے جی۔ ہاگ۔ پرنسپل مدراس کالج اپنے کنووکیشن ایڈریس میں فرماتے ہیں کہ ہندستان کو ایسے لوگوں کی سخت ضرورت ہے جو محبت میں صرف سچ بولیں گے۔ اور سچ کے سوا اور کچھ نہ بولیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ اگر ہمیں یونیورسٹیوں میں نہیں تو اور کہاں مل سکتے ہیں۔

کیوں! کیا سارے بار ایسوسی ایشن بند ہو گئے یہ نصیحت اگر کہیں لیپ والوں کے لئے ہوتی تو ان کی محبتوں کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔

ادب لطیف

اندھی

(از من موہن دیوانہ)

میں نے سنا تھا کہ تو روز آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ میں نے تیرے پریم بھرے گیتوں اور حسن لازوال کی تعریف سنی — بیحد تعریف —

میرے دل میں تجھے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا —

دھیرے دھیرے یہ شوق جنوں کی حد کو پہونچ گیا! اور میں تجھے دیکھنے کے لئے دیوانی سی ہو گئی۔

تو جس جگہ گیا میں وہاں ہی پہونچی اور تجھے دیکھنے کی انتہائی کوشش کی —

لیکن میں تجھے نہ دیکھ سکی —!

چونکہ میں نے تیرے حسن لازوال کی تعریف سنی تھی اس لئے میں تجھے حسینوں کی محفل میں تلاش کرتی رہی اور تو کسی اور جگہ اپنے حسن لازوال کے نور سے اپنے چاہنے والوں کے دلوں کو منور کر رہا تھا۔

دنیا کے لوگ تیری گیتوں کی تعریف کر رہے تھے میں ان تعریفوں کو سن سن کر ہی وجد میں آ رہی تھی۔

— مجھے یقین تھا کہ تو موسیقی کی دنیا میں ہوگا اس لئے تجھے دیکھنے کے ارادہ سے موسیقی کی دنیا میں پہونچی۔ اور تجھے خوش کرنے کے لئے نائکہ بنی۔

میرے گیتوں کو سن سن کر طائر بھی وجد میں آ رہے تھے۔ دنیا والوں میں میرے گیتوں کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ وہ تیرے گیتوں کو بھول گئے اور تیری جگہ ان کے دلوں میں میں نے گھر کر لیا۔

میں تیرے دل میں گھر کرنا چاہتی تھی —

لیکن تو نے میرا گیت نہ سنا۔ مایوس ہو کر میں نے اپنا ساز توڑ دیا اور موسیقی کی دنیا سے نکل کر اپنی جھونپڑی میں آ گئی۔

تیری یاد میرے دل میں تھی مگر مجھے اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ تیرا وجود بھی ہے یا نہیں۔

اندھیری رات تھی۔ خاموشی اور صحرا۔ میری آنکھوں کو سورج کی شعاعوں سے زیادہ کرنوں نے چندھیا دیا میں اندھی ہو گئی۔

— وہ تیرے حسن لازوال کا نور تھا —

تو آیا اور چلا گیا،

آہ! میں تجھے اب بھی نہ دیکھ سکی

اب تو روز آتا اور چلا جاتا ہے اور میری آنکھیں روز چندھیا جاتی ہیں۔

عالم نسواں

ہندستانی عورت کا نظام مستقبل

از سید ذاکر حسین مشہدی

عرصہ دراز تک ہندوستانی عورت مصیبتوں کا شکار رہنے کے بعد بیدار ہوئی ہے۔ آج ملک کی نسوانی فضا میں اس حقیقت کا احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہندوستان کے نظام مستقبل میں عورت کے لئے اپنی ہستی کو برقرار رکھنا ناگزیر ہے نیز وہ بھی اس امر کو بخوبی محسوس کر چکی ہے کہ اگر اس نے اپنی اصلاح و تنظیم کی طرف اس وقت قدم نہ اٹھایا تو آنے والے دور اساسی میں اسے ناقابل برداشت مصائب کا شکار ہونا پڑے گا۔ نیز وہ اسکی حقیقت بخوبی سمجھ چکی ہے کہ اگر اس نے آج اپنی ماضی کی روایات کو برقرار رکھا اور تعلیم و تہذیب سے بے رخی کا اظہار کرتی رہی تو آنے والے دور میں اس کی ہستی صفر کے برابر رہ جائے گی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں نسوانی تحریکات فروغ پذیر ہو رہی ہیں اور بہت سی تعلیم یافتہ خواتین اپنے حقوق کے تحفظ و بقا کی خاطر میدان عمل میں آ رہی ہیں۔

ہندوستان میں تقریباً نصف صدی سے قومی و اصلاحی تحریکیں جاری ہیں۔ اور کئی مرتبہ ملک نے متحدہ قومی تحریکوں میں حصہ لیا ہے۔ گذشتہ تحریکوں کی روشنی میں خواتین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ پیشتر اس کے کہ اپنے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کریں۔ ان کو چاہئے کہ وہ ملک کی نسوانی فضا کا بہ نظر غائر مطالعہ کر لیں اس کے بعد جو طریقہ کار انتخاب میں لایا جائے گا یقیناً وہ بہترین اور ہر ایک طبقہ کے لئے یکساں مفید ہوگا۔

اس جگہ ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ اس موقع پر کون سا طریق کار عمل میں لایا جائے گا جس سے تمام ملک کی خواتین کی مجلسی زندگی کا صحیح اندازہ ہو سکے اس کا مختصر اور جامع جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے ہندوستانی خواتین کو ایسا آئیڈیل تیار کرنا چاہئے کہ جو ہندو مسلم امتیازات سے پاک ہو ایسی فضا پیدا کرنا خواتین کے لئے چنداں مشکل نہیں۔ جہاں تک خواتین کے دل و دماغ کا تعلق ہے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ ابھی تک فرقہ وارانہ سموم اور زہریلے خیالات سے پاک ہیں۔

دوسرے یہ کہ اسوقت تک ہندوستانی عورت کو نظام حکومت میں عمل دخل حاصل نہیں ہے اس لئے نشستوں کے جھگڑے یا عہدوں کی تقسیم کے سوال نے ان کے دماغوں کو اپنی جولانگاہ نہیں بنایا۔ اندریں حالات اگر ہندوستانی خواتین اس امر کی خواہاں ہوں کہ وہ موجودہ حالات سے نجات حاصل کریں تو ان کی معمولی سی توجہ تمام ملک کی خواتین کو ایک مرکز پر جمع کر سکتی ہے ایسی منظم فضا پیدا کرنے کے لئے ان کو سارے ملک میں اتحادی انجمنیں قائم کرنے کی ضرورت ہے جن کی باگ ڈور اعلیٰ طبقہ کی تعلیم یافتہ خواتین کے ہاتھوں میں ہو۔ ایسی انجمنوں کی تشکیل و فروغ ✻

✻ کے لئے اعلیٰ ادنیٰ ہر طبقہ کی خواتین کے اتحاد کی اور اتفاق کی اشد ضرورت ہے۔ بظاہر یہ کام مشکل نظر آتا ہے مگر عزم بالجزم اور خلوص نیت کے یہ سب کچھ آسان اور ممکن ہے اگر ہندوستانی خواتین نے متفقہ طور پر یہ عہد کر لیا۔ کہ وہ اپنی قوم کی تنظیم کی خاطر مشکلات کا مقابلہ کریں گی۔ تو اس صورت میں اس کام کا پایۂ تکمیل تک پہونچنا بالکل آسان ہو جائے گا اس کے بعد ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ فرقہ وارانہ مکروہ ذہنیت سے اجتناب کریں کیونکہ یہ زہر بڑی سے بڑی تحریک کی ناکامیابی کا باعث ہوا ہے باقی آئندہ

بچوں کی دنیا

جزیرۂ موریشیس

بسلسلۂ گذشتہ

تمام سرکاری دفتر بڑی بڑی شاندار دوکانیں اور بنک وغیرہ اسی شہر میں ہیں یہاں کی آبادی میں دو تہائی ہندوستانی ہیں باقی فرانسیسی، انگریز، چینی۔ اور افریقہ کی زولو قوم کی نسل ہے ۲ ¾ لاکھ ہندوستانیوں میں تقریباً پینتالیس ہزار مسلمان ہیں ان میں کچھ سورتی میمن۔ اور بمبئی کے بوہرے ہیں جو تجارت کے سلسلہ میں آباد ہیں۔ باقی مزدور ہیں جو مختلف وقتوں میں گنے کی کاشت کے لئے ہندوستان سے لا کر بسائے گئے ہیں۔

اگرچہ موریشش میں کالے گورے کا وہ امتیاز نہیں جو جنوبی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ پھر بھی زیادہ تر ہندوستانی مزدور پیشہ ہیں۔ اور اچھی حالت میں ہیں۔ ملک میں فرانسیسیوں کا اثر غالب ہے ملک کی ساری دولت ان ہی کے ہاتھوں میں ہے۔ شکر کے کارخانے اور گنے کے کھیتوں کے تمام علاقوں کے وہی مالک ہیں۔ یہ بات بھی یہاں ذکر کرنے کی ہے کہ ملک میں شروع ہی سے مسلمانوں کا لقب "لسکار" اور ہندوستان کے ہندوؤں کا ملبار پڑ گیا ہے۔ ان لفظوں میں ایک قسم کی توہین و تذلیل پائی جاتی ہے شاید پہلے پہل جو ہندوستانی مسلمان وہاں پہونچے تھے یا تو فوجی سپاہی تھے اور عسکر (فوج) کا لفظ فرانسیسی زبان میں بگڑ کر لسکار ہو گیا۔ یا جہاز پر قلی کی حیثیت سے گئے ہوں گے۔ اس لئے کہ یہاں کے قلی بھی ایک اسی قسم کے لفظ سے پکارے جاتے ہیں۔

ہندوں کے ملبار پکارے جانے کی وجہ صاف ہے سب سے پہلے جو قلی وہاں بھیجے گئے وہ ملابار (مدراس) کے تھے۔ اسی لئے ان کو ملبار کہا گیا ہے اور بعد میں یہی ان کا مستقل لقب ہو کر رہ گیا ہے۔ لیکن ان الفاظ سے وہاں کا پڑھا لکھا اور خوش حال طبقہ اپنی توہین محسوس کرتا ہے۔ میں نے خود ایک مرتبہ ایک گورے کی زبان سے ایک ہندوستانی کو ملبار کہتے سنا۔ اس پر مجمع میں بڑی گڑبڑ پڑ گئی اور اگر لوگوں نے اس کی روک تھام نہ کی ہوتی تو گورے کی بڑی مرمت ہوتی۔

موریشس کی زبان۔ قانون۔ اور تہذیب و معاشرت سب فرانسیسی ہے۔ ملک بھر میں کوئی یونیورسٹی نہیں مگر اسکول اور کالج بہت سے ہیں۔ اور اعلےٰ تعلیم کیلئے طالبعلم یورپ جاتے ہیں۔ موریشش کی زمین گنے کی پیداوار کیلئے بہت بہتر ہے جزیرے بھر میں گنا ہی گنا بویا جاتا ہے جو ہندوستان کے مقابلہ میں بہتر ہوتا ہے۔ یہاں ۹۹ فیصدی شکر کا کاروبار ہوتا ہے جب تک شکر کا بھاؤ بہتر رہا جزیرے میں خوش حالی رہی اور جب سے شکر بہت سے ملکوں میں بننے لگی۔ اس جزیرے کی حالت بھی اچھی نہ رہی۔

موریشش خوبصورت شہر ہے شاندار عمارتیں۔ نفیس ہوٹل سنیما۔ تھیٹر۔ موٹروں اور سواریوں کا ہجوم۔ صاف سڑکیں باغ اور پارکیں یورپ کے طرز پر ہیں۔ سارے جزیرہ کو دیکھ کر یورپ کے کسی خطہ کا دھوکا ہوتا ہے

پردۂ فلم

ہندوستان میں نیوز فلموں کی ضرورت

(از سلطان احمد خاں بہزاد آرٹسٹ)

۱۔ نیوز فلم کیوں تیار نہیں کیے جاتے؟
۲۔ گرمیوں کا قیمتی وقت کیوں بیکار کیا جاتا ہے؟
۳۔ رنج میں مذاق کیسا؟

نیوز فلم کیوں تیار نہیں کئے جاتے یہ ایک ایسا سوال ہے جسکا جواب ہندوستان کے مالکان فلم کمپنی کو دینا چاہئے۔

کیا نیوز فلموں کا تیار کرنا ہندوستان کی صنعت فلم سازی کے لئے نقصان دہ ہے۔ یہ فلم سازوں کے لئے شاید ایک ایسا سوال ہوگا جو شاید اسکا جواب دینا پسند نہ کریں گے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں روزمرہ نئی باتیں پیش آتی ہیں اور کوئی ان سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ اور نہ اپنی معلومات ہی بڑھا سکتا ہے۔ ولایت میں جب کبھی کوئی نئی بات ہوتی ہے۔ جیسے کوئی خاص میچ۔ ریس۔ یا کوئی عمدہ خبر تو وہاں کے فلم ساز فوراً تصویر کشی کر کے جلد سے جلد پبلک کو دکھاتے ہیں۔ کھیل لڑائی طوفان آتشزدگی ہر قسم کی تصویریں دیکھنے کے لئے پبلک مشتاق رہتی ہے کیا ہندوستانی اس قسم کی خبریں دیکھنے سے دلچسپی نہیں رکھتے۔ امریکہ کے فلم ساز نیوز فلمیں پبلک کے سامنے پیش کرنے میں اسقدر دلچسپی لیتے ہیں کہ اکثر اوقات اُن واقعات کو جنھیں قانون عکس بندی کرنے سے روکتا ہے چوروں کی ہزاروں ترکیبوں سے وہاں کا منظر لیتے ہیں۔ اگر کوئی فائدہ نہ ہوتا تو کیا وہ لوگ ایسی جرأت کرنا پسند کرتے۔ امریکن فلم سازوں نے نیوز فلموں کو اسقدر پسند کیا کہ اُنھوں نے دنیا بھر میں اکثر مقامات پر اپنے ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں کہ وہ اُن کو تازہ فلمی خبریں روانہ کیا کریں۔ روس اور جرمنی میں بھی نیوز فلمیں تیار کی جاتی ہیں زندگی کی قریب قریب ہر خاص بات فلم کے ذریعہ پبلک کے سامنے ایک بڑی تعداد میں پیش کیا کرتے ہیں۔

ہندوستان میں بہار کے زلزلے کے سین ایک دو فلم کمپنیوں نے پیش کیے تھے۔ اور اُسے دیکھنے کے لئے لوگ بڑی کثرت سے پہونچے۔ ہندوستان میں ہزاروں ایسی پُرانی عمارتیں اور مناظر ہیں جنھیں دیکھنے کے لئے پبلک مشتاق ہے۔ مگر ان کا فلم نہونے کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ ہر ایک کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ وہاں جاکر دیکھے یہاں کے قدرتی مناظر جو کہ دنیا بھر کے مناظر سے بہتر ہیں۔ جیسا کہ ڈگلس فیربنکس نے کہا تھا۔ باہر کے ممالک میں دکھلا کر کافی رقم حاصل کر سکتے ہیں۔ گر ابھی باہر کی زبانوں میں فلم تیار کرنے اور باہر روانہ کرنے سے ہندوستانی مالکان فلم کمپنی قاصر ہیں۔ تو کم از کم ہندوستان کی وہ چیزیں جن کو باہر کے لوگ دیکھنے کے مشتاق ہیں دکھا کر روپیہ حاصل کریں

فلم سازوں کو چاہئے کہ وہ اس طرف بھی زیادہ متوجہ ہوں۔ ہم روزمرہ پچاسوں اخباروں میں نئے نئے واقعات پڑھتے ہیں اگر ان خبروں کو فلم کے ذریعہ پیش کریں۔ تو ہندوستانی فلم انڈسٹری بہت ترقی کر سکتی ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ ہندوستانی فلم کمپنیاں گرمیوں میں تقریباً دو ماہ بیکار رہ کر اپنا اور آرٹسٹوں کا نقصان کرتی ہیں ان کو چاہئے کہ گرمی کے زمانہ میں اس قسم کے افسانے تیار کر کے اُن کی شوٹنگ پہاڑی مقامات پر جہاں موسم خوشگوار ہو کیا کریں اور اسٹوڈیو میں آکر اس کو ٹھیک اور پورا کر لیا کریں تاکہ ایک پوری پکچر کا قیمتی وقت خراب نہو۔ اور مالکان کو بھی فائدہ پہونچے۔

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ بہت سے فلموں میں اس قسم کا مذاق کیا جاتا ہے کہ وہ بہت لغو معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اچھے خاصے کھیل کے درمیان میں لغو مذاق داخل کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے کھیل کا تسلسل ٹوٹ کر تھیٹر کا نقشہ نظر آنے لگتا ہے اور اصل مضمون بالکل دھندلا سا ہو جاتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مزاحیہ ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ لیکن طریقے کے ساتھ کھیل سے پہلے جیسے امریکن پکچرس میں مزاحیہ کے دو تین ریل نہایت خوب صورتی کے دکھائے جاتے ہیں۔ اور پھر اصلی کھیل پبلک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

آج ہندوستان میں کوئی بھی فلم کمپنی ایسی نہیں ہے جو اس طریقہ مزاحیہ ڈرامہ کا حصہ دکھاتی ہو۔

ہم کو امید ہے کہ مالکان فلم کمپنی ہماری تینوں باتوں پر متوجہ ہوں گے اور ہندوستانی صنعت فلم سازی کو فروغ دینے کی کوشش کریں گے۔

اقوال زریں

آدمی کی زینت علم ہے اور علم کی زینت پرہیزگاری ہے!

جوانی لوڈر ملنے سے حاصل نہیں ہوتی جیسے دولت مندی آرزوں سے حاصل نہیں ہوتی۔

دروغگو ہونے سے گونگا ہونا ہزار درجہ بہتر ہے۔

حسد نیکیوں کو اسطرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ گھاس کو جلا دیتی ہے۔

دغابازوں کو تعلیم دی جائے تو وہ دغابازی میں اور بھی ترقی کریں گے۔ اگر بگلے کو تعلیم دی جائے گی تو وہ مچھلیوں کو اور صفائی سے مارے گا۔

ناامیدی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی چیز نہیں ہے یہ موت کا دوسرا نام ہے۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار نہ جانے دو۔

بڑا آدمی مغرور نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ چھوٹا آدمی مغرور ہوتا ہے۔

موج تبسم

ایک عورت اپنے احباب کے مجمع میں کہہ رہی تھی کہ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی عورت اپنے آقا کا روپیہ لے کر بھاگ گئی ہو۔ کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ ان میں مردوں سے زیادہ دیانت داری ہوتی ہے۔

ایک من چلے مرد نے جواب دیا:۔

"دیانت دار نہیں البتہ زیادہ ہوشیار ہوتی ہیں وہ ایسے تدبر سے کام کرتی ہیں کہ روپے کے ساتھ آقا کو بھی لے اُڑتی ہیں"

مجسٹریٹ ۔ ملزم سے! کیا تم نے اپنی چھڑی ملزم کے سر پر مار کر توڑ ڈالی؟

ملزم ۔ ہاں! حضور۔ مگر یہ محض اتفاق ہے۔

مجسٹریٹ ۔ محض اتفاق کیسے ہو سکتا ہے۔

ملزم ۔ اس لئے کہ میں چھڑی توڑنا نہیں چاہتا تھا

ایک نادہند آدمی! مجھے دھمکی آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں کیا قانون میں اس کے لئے کوئی دفعہ نہیں ہے۔

پوسٹ آفس انسپکٹر ۔ کیوں نہیں لیکن آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کو کس پر شبہ ہے۔

نادہند آدمی ۔ شبہ کیا معنی! یقینی بات ہے کہ نیو فرنیچر کمپنی کی طرف سے ہر ہفتے نالش کی دھمکی آتی ہے

دلچسپ معلومات

انگلستان میں آتشزدگی کی اطلاع دینے کے لئے ایک ایسا الارم تیار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص جھوٹا الارم کرنے کی کوشش کرے گا تو اُس کے ہاتھ خود بخود بندھ جاویں گے۔

لندن کے چڑیا گھر میں بندروں کے لئے ہر سال بچاس ٹن (ایک ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے) پھل مہیا کیے جاتے ہیں۔

برٹش کولمبیا میں چارسن لمبین نامی ایک شخص ٹائی پن کی جگہ سونے کی ڈلی استعمال کرتا ہے۔ سونے کی تیس ڈلیاں ایک طلائی زنجیر میں اُس کے سینہ پر آویزاں رہتی ہیں اور مختلف مقدار کی تیس ڈلیاں جیبوں میں رہتی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے دوستوں پر تو اعتماد ہے لیکن بنکوں پر اعتماد نہیں ہے۔ عرف عام میں اس شخص کو متحرک معدن طلا کہتے ہیں۔

کوہستان ہیلین (نیوگائنا) کے قدیم باشندوں کا طریق رقص دنیا سے بالکل نرالا ہے۔ دو ناچنے والے، ناک سے ناک ملا کر تھرکتے ہیں۔ یہاں تک وہ دونوں نیم بیہوشی کی حالت میں گر جاتے ہیں۔

انگلستان میں ایک نیا جہاز موسوم کونارڈ ہائیٹ زیر تعمیر ہے اس میں ۵ ہزار مسافر سفر کر سکیں گے۔ اور روشنی کے لئے ۳۰ ہزار برقی قمقموں کی ضرورت ہوگی۔

عظیم الشان جلسہ کانپور

آج واقعہ ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء کو بوقت ۸ بجے شب کو موجب اعلان انجمن تحفظ مساجد کانپور ایک عظیم الشان جلسہ پریڈ گراونڈ میں زیر صدارت عالیجناب مولوی سید ابو محمد ثاقب صاحب منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔

حاضرین جلسہ کی تعداد تقریباً ۴ ہزار تھی انتخاب صدر کے بعد منشی محمد فاروق صاحب سکریٹری ینگ مسلم ایسوسی ایشن نے ایک مختصر اور پرجوش تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا عبدالقیوم صاحب سشیر کانپور سکریٹری مجلس احرار نے ایک مناسب بسیط اور مدلل تقریر میں مسلمانوں کے موجودہ انحطاط کے اسباب بیان فرمائے اور اسلاف کے طریق زندگی کا روشن پہلو پیش کر کے خامیوں کے دور کرنے کے تلقین فرمائی۔

آپ کی تقریر نہایت دلدوز و سبق آموز تھی۔ حاضرین جلسہ نے فرط انبساط سے بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے آخر میں مولانا نے دشمنان اسلام خصوصاً فرقہ ضالہ احمدیہ (قادیانی) کی تباہ کن ریشہ دوانیوں پر مسلمانوں کو مطلع کیا۔ مولانا کی تقریر سوا گھنٹہ سے زیادہ جاری رہی دوران تقریر میں حاضرین جلسہ نے بار بار مسجد شہید گنج کی واگذاری میں جان و مال سے گریز نہ کرنے کا عہد کیا۔

آخر میں منشی احمد علی خاں صاحب نائب صدر مجلس احرار نے غریب مسلمانوں کے جذب ایمانی و وقت عمل کی کیفیت اور اس کے اعلےٰ نتایج پر تبصرہ فرمایا مسلمانوں کو قومی سود و بہبود میں سرگرم عمل ہونے کی ترغیب دلائی۔ اس کے بعد جھنڈے کی سلامی کی رسم نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان ادا کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی بعد ۱۲ بجے شب کے ختم ہوا۔ تمام مقرروں نے مسلمانوں کو پر امن رہنے کی ہدایت کی۔

منظور شدہ تجاویز

۱۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد شہید گنج کی جگہ پر سکھوں نے جو گردوارہ تعمیر کرنا شروع کیا ہے اس کی تعمیر جلد از جلد روک دے۔ اور مسجد کو سکھوں کے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کے حوالے کر دے۔

محرک۔ منشی محمد فاروق صاحب

موید ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب

۲۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام سکھوں کے اس فعل پر اظہار مذمت کرتا ہے کہ انہوں نے مسجد شہید گنج کے متصل مزار کو کاشانہ کو بھی منہدم کر دیا ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ مزار کی بے حرمتی کرنے والوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

محرک۔ مولانا عبدالقیوم صاحب

موید۔ ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب

۳۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد شہید گنج کے اسیروں اور نظر بندوں کو جلد سے جلد بغیر مشروط طور پر رہا کرے۔

محرک۔ منشی احمد علی خاں

موید مولوی محمد احسن۔ عثمانی۔

۴۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام مسلمانان پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے باہمی اختلافات جلد سے جلد دور کر کے متحد اور متفق ہو جائیں۔

محرک۔ منشی محمد فاروق علی۔

موید منشی شوکت علی صاحب

نیازمند

احمد حسین ہاروی۔ جوائنٹ سکریٹری

بحکم جناب مرزا کاظم علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول اکبرپور ضلع کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۹۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۸۷

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش بینی مادھو سنگھ زمیندار موضع منگٹا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور بنام رام تم رامیشور سنگھ وغیرہ کے جو عدالت میں منفصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۴۰ف بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ ما عہ 28/7/6 جو اب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:—

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۴	۱۵	۹
خرچہ نالش	۳	۸	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۴	۷	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۷	۰
	۲۲	۶	۰
		۱۳	۶
	۲۳	۳	۶
	۵	۴	۰
میزان کل	۲۸	۷	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم رامیشور سنگھ و سیولوچن سنگھ پسران لچھمن سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع منگٹا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ما عہ 28/7/6 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ مدعی بر کو کر تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۔ ۴ ستمبر ۱۹۳۵ء

تفصیل اراضی

موضع منگٹا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور محال داس

نمبر	رقبہ
۴۵۱	۱۵ بسوہ
۴۸۲	۱۱ بسوہ
۴۸۳	۱ بسوہ
۳ قطعہ	۱ بیگہ ۷ بسوہ

دستخط حاکم عدالت۔ مہر عدالت

علی گڈھ میں اردو ہفتہ

علی گڈھ ۱۸ اگست۔ مسلم یونیورسٹی کے طلباء ۲ ماہ حال سے اردو ہفتہ منانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

مولوی شفیع داودی اسمبلی کے ممبر نہیں رہے
پانچ سال تک کسی انتخاب میں کھڑے نہیں ہو سکتے

شملہ ۱۹ اگست۔ حکومت ہند کے جریدہ سرکاری میں حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔

دو شیخ محمد منظور نے مولوی شفیع داودی ممبر اسمبلی (ترہٹ ڈویژن بہار) کے انتخاب کے خلاف جو درخواست دی تھی۔ اس کے سلسلہ میں ٹریبونل کے نتیجہ کے طور پر مولوی شفیع داودی کی بعض بے عنوانیاں ثابت ہو گئی تھیں۔ جن کے خلاف مولانا شفیع داودی نے اپیل کیا تھا۔ ان کا اپیل مسترد کر دیا گیا۔ اور ان کی نشست خالی قرار دی گئی ہے۔

اب مولوی شفیع داودی کی نشست کے لئے ضمنی انتخاب ہوگا جس کی تاریخ کا دو مہینہ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ اس انتخاب میں اور اس کے بعد جو انتخاب ہوگا اس میں مولوی شفیع داودی بحیثیت امیدوار کھڑے نہیں ہو سکیں گے کیونکہ وہ پانچ سال تک کسی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ان کی عدم اہلیت پر مہر توثیق ثبت کر دی ہے۔

اٹلی کو سامان جنگ بھیجیں گے
بمبئی کے تاجروں کے منصوبے

بمبئی ۱۹ اگست۔ بمبئی میں سرکردہ تاجروں کی جانب سے ایک پرائیوٹ لمیٹڈ کمپنی قائم ہو رہی ہے کہ افریقہ میں اطالوی فوجوں کو کھانے کا سامان اور سامان جنگ بہم پہنچانے اور برآمد کرنے کے لئے مال خریدے اٹلی کے آرڈر کا انتظار ہے۔

بمبئی ۱۹ اگست مہا بلیشور اور پنچ گنی کے درمیان ایک ہوائی مستقر قائم ہونے والا ہے۔

اسمبلی میں ایک قانون کی تحریک
مسلمان لاوارثوں کی جائداد کا مسئلہ

ناگپور ۱۸ اگست۔ خانصاحب نواب صدیق علی خاں ممبر اسمبلی نے لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل کی تحریک کا نوٹس دیا ہے۔ کسی ایسے مسلمان جو لاوارث مر جاتا ہے کی جائداد حکومت کو ملنے کی بجائے شریعت کی رو سے مسلمان قوم کو ملنی چاہئے۔ تمام قانون مسلمانوں پر عائد نہیں ہوتا ہے اور وہ اپنے قانون شریعت کے پیرو ہیں۔

لارڈ سنہا کی حق تلفی کی زبردست کوششیں

کلکتہ ۱۶ ر اگست امرت بازار پترکہ کا نامہ نگار لندن سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ لارڈ سنہا سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں متواتر کوشش کی جارہی ہے کہ انھیں ہاؤس آف لارڈز میں نشست نہ ملے حالانکہ آپ برن ہونے کی وجہ سے اس نشست کے حقدار ہیں پہلے آپ سے یہ کہا گیا کہ آپ حکام متعلقہ کو اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ کی شادی ایسے طریقہ سے ہوئی ہے کہ جس سے آپ اور شادی نہ کر سکیں گے جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے موجودہ لارڈ سنہا کی شادی برہمو رسوم کے مطابق ہوئی ہے لارڈ سنہا سے پہلے یہ کہا گیا کہ وہ موجودہ لامبر سراین۔ این سرکار کی رائے حاصل سراین این سرکار کوئی باقاعدہ رائے تو دے نہیں سکتے البتہ انھوں نے لارڈ سنہا کے نام ایک چٹھی میں اپنی رائے کا اظہار کر دیا اور اسے حکام متعلقہ تک پہونچا دیا گیا اس وقت حکام متعلقہ اس سوال پر بہایت سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ آیا مرحوم لارڈ سنہا موجودہ لارڈ سنہا کے پتا۔ کو برن کا جو خطاب دیا گیا تھا وہ اس بناء پر ناجائز اور خلاف قانون قرار دیا جائے کہ ان کی شادی ایک ایسے طریقہ کے مطابق ہوئی تھی جس سے کثرت ازدواج کی اجازت ہے اس لئے وہ لارڈ بنائے ہی نہیں جاسکتے تھے۔

ڈھائی ارب کا سونا باہر جاچکا

بمبئی ۱۷ ر اگست آج بمبئی سے ۲ کروڑ ۲۰ بیس لاکھ ۳۲ بتیس ہزار ۹۱۴ روپیہ کا سونا باہر بھیجا گیا اب تک ۲۴۰۰۷۸۹۶۳۲ روپیے کا سونا باہر جاچکا ہے۔

مدراس کی اخبار سے ضمانت طلبی

مدراس ۱۸ ر اگست حکومت مدراس کی جانب سے مسٹر کے سنتانم کیپرا درانڈین پریس جہاں کہ وضامنی نامی درنیکیولر اخبار چھپتا ہے اور مسٹر ایس دی سیوالی پرنٹر و پبلشر پر نوٹس تعمیل کیا گیا ہے جس کے ذریعہ ہر دو اصحاب دو دو ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے یہ ضمانت زلزلہ کوئٹہ کے سلسلہ میں ایک مضمون لکھنے کی بناء پر طلب کی گئی ہے۔

ناگپور میں کسانوں کا مظاہرہ

ناگپور ۱۵ ر اگست تحصیل اردی ضلع وردھا کے تقریباً اسی کسان کل یہاں آئے اور شہر میں جلوس نکالا بابو صاحب ولیش مکھ کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں کسانوں کی مصیبتیں بیان کی گئیں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی گئی۔

ایک راجہ کو چار ماہ قید

لکھنؤ ۱۷ ر اگست راجہ لال ہری پرتاپ سنگھ آف سنگرا گڑھ کو زیر دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند اٹھارہ ماہ قید اور زیر دفعہ ۵۲ ۳ تعزیرات ہند ایک سال قید بامشقت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی سشن جج گونڈہ نے اپیل پر سزاؤں میں تخفیف کرکے دونوں جرائم میں چار چار ماہ قید کی سزا کردی تھی اس فیصلہ کے خلاف اودھ چیف کورٹ میں اپیل کی گئی جو نامنظور کردی گئی ہے۔

کانگریس کے سالانہ اجلاس کے متعلق
افسوسناک روش

لکھنؤ ۱۹ ر اگست تازہ ترین اطلاع بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ روز آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سالانہ اجلاس کے لئے استقبالیہ کمیٹی کے انتخاب کو ناجائز قرار دئے جانیکے بعد گذشتہ شب صوبجاتی کانگریس کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس بلوایا گیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ سردست انتخابات کو ملتوی کر دیا جائے اور ڈاکٹر مراری لال کانپور کو لکھنؤ کانگریس کمیٹی کا تمام اختیار دے دیا جائے نیز اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ممبروں کی بھرتی جاری رکھی جائے اور ممبروں کو عہدیداروں کے انتخاب کے لئے پرچیاں ۵ ر اکتوبر تک بھیجی جائیں گی جو ۲۹ ر نومبر تک واپس کی جاسکتی ہیں جبکہ صوبجاتی کانگریس کمیٹی انتخابات کے نتیجہ کا اعلان کرے گی اس اثناء میں پراونشل کانگریس کمیٹی کا کوئی اجلاس عہدیداروں کے انتخاب کے لئے نہیں ہوگا۔

سندھ کے ایک اخبار سے ضمانت طلبی

کراچی ۱۹ ر اگست معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد سندھ کے ایک ہفتہ وار ورنیکلر اخبار سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ضمانت زلزلہ کوئٹہ کے سلسلہ میں ایک آرٹیکل کی بناء پر جو کہ ۵ ا جولائی کی اشاعت میں شایع ہوا تھا طلب کی گئی ہے

زنجبار کے جدید قوانین

بمبئی ۱۵ ر اگست زنجبار اور کینیا کے جدید قوانین کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے جن سے ہندوستانیوں کے حقوق اور مفاد کی پامالی ہوتی ہے امپیریل سٹی زن شپ ایسوسی ایشن نے ۲۳ ماہ حال کو اہل بمبئی کا ایک جلسہ طلب کیا ہے جس میں ریورینڈ اینڈریوز تقریر کریں گے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر مخالف پارٹی اسمبلی جلسہ کی صدارت فرمائیں گے۔

صوبہ بمبئی کی حلقہ بندی کی
شفارشات

بمبئی ۱۵ ر اگست حکومت بمبئی نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں صوبہ بمبئی کی حلقہ بندی کی کمیٹی کی حال میں شایع شدہ شفارشات کے متعلق اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے اگرچہ یہ محض عارضی ہے اور اس کی ترمیم ہو سکتی ہے اسمبلی میں عام نمائندگی کے متعلق سفارشات سے موافقت ظاہر کی گئی ہے لیکن مزدوروں اور یونیورسٹی کی نمائندگی کے بارے میں قدرے اختلاف ہے مزدوروں کی نمائندگی کے مسئلہ کو تو ملتوی کر دیا گیا ہے اور یونیورسٹی کی نمائندگی کو موجودہ طریق پر ہی قائم رکھا گیا ہے صوبجاتی کونسل میں نمائندگی کے متعلق لوکل گورنمنٹ کے عام حلقوں کا معاملہ ملتوی کر دیا ہے اور مسلمانوں اور یورپینوں کی نمائندگی کی شفارشات کو منظور کر لیا ہے۔

امریکہ میں بیکاروں کی تعداد

واشنگٹن ۱۵ ر اگست پریذیڈنٹ روز دلٹ نے سوشل تحفظ کے بل پر دستخط کر دئے ہیں یہ بل بیکاروں کو الاؤنس دینے کے متعلق ہے۔

مسٹر ڈی دیرا کی حبش سے
ہمدردانہ

لندن ۱۹ ر اگست حبش کے ایک نئے ہمدرد مسٹر ڈی دیرا تیار ہو گئے ہیں آپ کا ارادہ ہے ستمبر میں جینوا میں جا کر لیگ کونسل کے ممبروں سے ملاقات کریں اٹلی اور حبش کے تنازعہ میں وہ اپنی حکومت کے نقطۂ نظر کی وضاحت کریں گے اور اس بارے میں اسی حکومت کی پوری آمادگی ظاہر کریں گے کہ حبش کی آزادی اور نیز زمین حبش میں امن و امان رہے۔

بیکاری کا علاج
صنعتی تعلیم سے ہو سکتا ہے

بمبئی ۱۸ ر اگست۔ "میں اسکو بدقسمتی خیال کرتا ہوں کہ اگر کوئی یونیورسٹی محض ڈگریاں دینے والی درسگاہ کا کام دے۔ کسی یونیورسٹی کا حقیقی مقصد امتحان پاس کرانے میں کامیابی حاصل کرنا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ حقیقی علم کے حصول کے لئے اعلیٰ تعلیم کی حوصلہ افزائی ہونا چاہئے" ان الفاظ میں لارڈ برابورن گورنر بمبئی نے یونیورسٹی کے کانوکیشن میں اپنا ایڈریس پڑھا۔ آپ نے تعلیم یافتہ بیکاروں کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ اسکا علاج صنعتی تعلیم ہے۔ آپ نے پریذیڈنسی میں صنعتی تعلیم کو فروغ دینے کی اپیل کی اور کہا کہ کارخانہ داروں کو یونیورسٹی کی مالی امداد کرنا چاہئے۔

ایک چھاپہ خانہ سے ضمانت طلبی

پونہ ۲۰ ر اگست۔ آج مقامی پریس لوک سنگرہ سے ۲ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ کیونکہ اس نے ایک قابل اعتراض کتاب شائع کی تھی۔

۴۵ نظربندوں کو سزائیں

کلکتہ ۲۰ ر اگست۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل میں آج ایک سوال کے دوران میں ایوان کو کہا کہ سال ہذا میں قوانین نظربندی کے خلاف ورزی میں ۴۵ نظربندوں کے خلاف مقدمات دائر ہوئے تھے جن میں سے ۴۰ نظربندوں کو ایک سے ۵ سال تک قید کی سزا ہوئی

افسانہ

اچھوت کی لڑکی

از جناب گردش لکھیم پوری

رنجیت جیسے غریب اور مفلوک الحال شخص کے لئے بی اے پاس کرنا بہت مشکل کام تھا۔ لیکن اُس کی بوڑھی ماں نے اُس کی تعلیم کے لئے بڑی کوشش اور جد و جہد سے کام لیا۔ جب تک رنجیت کا باپ زندہ رہا تب تک تو خیر کسی نہ کسی صورت سے اُس کے تعلیمی اخراجات پورے ہوتے رہے لیکن اُس کے باپ کے انتقال کے بعد ساری ذمہ داری اُسکی بوڑی ماں پر عائد ہو گئی جو ایک حد تک بے بس اور لاچار تھی۔ تاہم اُسنے اپنے اکلوتے اور تنہا بیٹے کی تعلیم کے لئے سب کچھ بھینٹ کر دیا۔ حتی کہ اس اسلسلہ میں زیور و نیز دوسری جائداد بھی فروخت کی گئی۔ غرضیکہ ہر صورت سے رنجیت کی تعلیمی ضروریات پوری کی جاتی رہیں۔

ان سب قربانیوں کا نتیجہ بھی نہایت خوش گوار نکلا اور الیشور کی کرپا سے رنجیت اس سال بی اے کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسکا کامیاب ہونا خود اس کے لئے تو مسرت کا موجب تھا ہی۔ لیکن اسس کی بوڑھی ماں بھی پھولی نہ سماتی تھی۔

پرماتما کے حکم میں کسی کا کیا چارہ! ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ بوڑھی ماں دفعتاً بیمار پڑ گئی اور رنجیت کے پاس کوئی خاص رقم محفوظ نہ تھی اور نہ ہی کوئی رشتہ دار ایسا تھا کہ جو مصیبت کے وقت کام آتا۔ مجبوراً اُس نے اپنے مکان کو ایک مہاجن سے ایک ہزار روپیہ لے کر سخت سود کی شرط پر رہن رکھ دیا۔ ہر چند کہ مکان کی قیمت کئی ہزار تھی لیکن نا سمجھ رنجیت دنیا کے نشیب و فراز سے ناواقف اسی روپیہ سے اُس نے اپنی ماں کا علاج شروع کر دیا۔ لیکن علاج سے کوئی افاقہ نہیں ہوا بلکہ جتنا ہی علاج ہوتا رہا اُتنا ہی مریضہ کی حالت میں مایوسی بڑھتی گئی۔ اپنی بوڑھی ماں کی طویل علالت دیکھ کر رنجیت کا دماغ روح فرسا خیالات کا بازیچہ بن گیا تھا۔ وہ تیمارداری کے سلسلہ میں اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہوتا تو ماں کی صورت دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ یہ دیکھ کر کہ اُسکی ماں بھی آنسو بھی نکل آتے اور وہ بھی رونے لگتی۔ بے بسی اور لاچاری کا ایک ایسا منظر ہوتا۔ جس پر فرشتے بھی ماتم کرتے۔

اس نے سوچا کہ اب حکیم جی کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ڈاکٹری علاج کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ اس ارادہ سے شہر کے مشہور ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اور تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد ڈاکٹر کو اپنی بوڑھی ماں کے علاج پر رضامند کر لیا۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب اُس کے مکان پر چلکر اُس کی ماں کو دیکھنے کے لئے بھی رضامند ہو گئے ایک کرایہ کی موٹر پر رنجیت ڈاکٹر کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

تھوڑی دیر میں وہ اپنے دروازہ پر پہونچ گیا۔ رنجیت موٹر سے اُتر کر مکان کے اندر چلا گیا۔ ڈاکٹر باہر منتظر رہا کہ رنجیت واپس آکر مجھے بلا لے جائے گا۔ لیکن کئی منٹ گذر گئے نہ تو رنجیت خود ہی واپس آیا اور نہ آنے کی اجازت دی۔

کیا معاملہ ہے! ڈاکٹر نے ڈرائیور سے سوال کیا۔

ڈرائیور نے کہا! ممکن ہے کسی وجہ سے دیر ہو گئی ہو۔

پندرہ منٹ .... بیس منٹ .... گذر گئے

"اب تو یقیناً اس میں کوئی چال معلوم ہوتی ہے" ڈاکٹر تشویشناک لہجہ میں بولا!

ڈرائیور نے جواب دیا اچھا تو میں آواز دیتا ہوں دیکھئے ابھی پتہ چل جائے گا۔

"مسٹر رنجیت" .... "رنجیت" ....

اُس نے رنجیت، رنجیت کی پے در پے آوازیں دینا شروع کیں۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔

مکان کے اندر سے صرف ایک کتا نکلا

ڈاکٹر نے کہا! کوئی نہیں بولتا! اچھا میں سمجھا میرے ساتھ مذاق کیا گیا ہے۔ بہتر ہے میں اس مکان کا نمبر نوٹ کر کے ابھی پولیس کو اطلاع کئے دیتا ہوں۔

اب وہ کتا ڈاکٹر کے قریب آچکا تھا۔ ڈاکٹر نے دیکھا کہ وہ کتا بڑی محبت سے اُسکا پاس دُم ہلا رہا ہے گویا وہ پہلے ہی سے مانوس تھا ... ...

باقی آئندہ

ایک تاریخی مزار کو شہید کرنے کا واقعہ

لاہور ۱۷ اگست۔ چند روز ہوئے کہ شیخ فیروز الدین متولی مزار شریف حضرت پیر کو کا شاہ علیہ الرحمۃ نے گوردوارہ شہید گنج کے ۴ سیواداروں کے خلاف استغاثہ دائر کیا تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے مزار شریف کی چوکنڈی کا دروازہ اور چراغ دان منہدم اور حضرت پیر کوکا شاہ کے مزار کو جزواً شہید کر دیا ہے۔ اسکے علاوہ ملزمان نے مزار شریف کے راستہ میں بے جا مداخلت کر کے راستہ بند کر دیا ہے۔ اور مزار شریف کے سرہانے بیری کا درخت بھی کاٹ دیا ہے۔

عدالت نے استغاثہ برائے تفتیش پولیس میں بھیجدیا تھا۔ چنانچہ پولیس نے سرگرمی سے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

آج پولیس نے گوردوارہ شہید گنج کے سیواداران کے متعلق مستغیث نے عدالت میں استغاثہ دائر کیا تھا۔ گیانی شیر سنگھ اکالی۔ سردار تارا سنگھ۔ لوبا سنگھ۔ اندر سنگھ۔ اور ملاپ سنگھ وغیرہ کو سکھوں کو زیر دفعہ ۲۹۵ - ۲۹۷ - ۴۴۷ - ۴۳۱ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا ہے۔ جن کو بعد میں ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ عنقریب ملزمان کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

دیسی ریاستیں

ریاست کپورتھلہ میں نئے قوانین کا نفاذ

کپورتھلہ ۸ اگست ریاست کپورتھلہ کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں مندرجہ ذیل قوانین کے نفاذ کا اعلان کیا گیا ہے

کمپنیوں کو ۴۲ واں قانون بابتہ ۱۹۲۰ء قانون دستاویزات بابتہ ۱۸۸۱ء کے بارے میں اور فروخت کے بارے میں قانون بابتہ ۱۹۳۰ء

مجلس آئین ساز ریاست پاٹن کا اجلاس

احمد آباد ۱۵ اگست۔ ریاستی مجلس آئین ساز کے تیسرے بجٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے والئے ریاست پاٹن نے کہا کہ میں نے اپنے ذاتی اخراجات کے ریاست کی تمام آمدنی کے ½ ۱۱ فیصدی حصہ کو کم کر دئے ہیں اس سال کے دوران میں مالیانہ زیادہ ہو گیا تھا جبکہ اخراجات میں تخفیف ہو گئی۔ اور دو دیگر ٹیکس بھی ہٹا دیے گئے ہیں۔ دو ہزار روپیہ کی رقم کسانوں کی امداد دینے کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

والئی ریاست نے کہا کہ میں فیڈریشن کے متعلق اپنے لوگوں کے خیالات جانتا ہوں اور جب فیڈریشن عمل میں آئے گی اُس میں شامل ہو جاؤں گا۔

میں فیڈرل اسمبلی کے بالواسطہ انتخاب کی بھی .... کرتا لیکن انڈیا ایکٹ میں اس کے لئے کوئی مقام ہی نہیں ہے آخر میں آپ نے ممبروں سے اپیل کی کہ رعایا کے مفاد کو ترقی دینے کے لئے سرکاری افسروں سے اشتراک و تعاون کیا جائے۔ کیونکہ یہی ایک ان کا مقصد ہے۔

ربڑ کے ایک کارخانہ کا افتتاح

ٹراونکور ۱۷ اگست۔ آج سہ پہر کو ٹراونکور میں ربڑ کے سرکاری کارخانہ کا افتتاح کرتے ہوئے مہاراجہ ٹراونکور نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس کے دوران میں انہوں نے بیان کیا کہ حکومت کارخانہ جات کی صنعت کی ہر طرح امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ گھریلو صنعتوں کی اور زیادہ حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ کیونکہ اس سے میری رعایا کو روٹی مل سکتی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ ربڑ کے کارخانہ کے قیام نے ریاست کی صنعتی ترقی میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اس امر کی ضرورت تھی کہ آمدنی کے دیگر ذرائع تلاش کیے جائیں۔

آخر میں آپ نے یہ توقع ظاہر کی کہ ہم جلد ہی ربڑ کی اشیا کے متعلق اپنی تمام ضرورتوں کو خود ہی پورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ترکی کے شہزادہ نے خودکشی کرلی

نیویارک ۔ بذریعہ ڈاک ۔ سلطان عبدالحمید نمبر ۲ مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے شہزادہ سلیم آفندی کا اکلوتا لڑکا شہزادہ عبدالکریم آفندی یہاں ایک ہوٹل کے کمرے میں مردہ پڑا پایا گیا۔ وہ اس سے تھوڑی دیر پہلے ہی کمرہ میں گیا تھا۔ اور کہہ گیا تھا کہ صبح ۵ بجے آواز دینا۔ جب مقررہ وقت پر ٹیلیفون کی گھنٹی کا کوئی جواب نہ دیا گیا تو منیجر ہوٹل کمرہ میں گیا۔ وہاں شہزادہ کو مردہ پڑا پایا۔ اُس کے سر میں گولی لگی ہوئی تھی۔ اور ریوالور اس کے پاس پڑا تھا۔

شہزادہ نے پولیس کمشنر نیویارک کے نام ایک خط چھوڑا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں بیمار تھا اور میں کسی ایسی رئیس عورت سے شادی کرنے میں ناکام رہا جو مجھے تخت حاصل کرانے میں امداد کرتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہزادہ جس کی عمر ۲۹ سال تھی سریا سے چلن گیا تھا۔ جہاں اُسکا خاندان جلاوطن ہے۔ اور وہاں سے آیا تھا۔

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

شملہ ۔ ۱۷ اگست تک وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ۲/۷/۱/۵۶۷۱۳۴۴ روپیہ اور ۰/۱۵/۲۸ پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔

حبش کو گاندھی جی کی امداد

واردھا ۱۹ اگست ۔ مہاتما گاندھی کے پرائیوٹ سکریٹری شری ست مہادیو ڈیسائی نے اس افواہ کے بارے میں کہ مہاتما گاندھی بصورت جنگ افریقہ ایک ایمبولنس مرتب کر رہے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ یہ افواہ قطعی غلط ہے۔

دہشت انگیزی کیخلاف کانفرنس

تشدد کی مذمت

ڈھاکہ ۱۹ اگست ۔ دہشت انگیزی کے خلاف پہلی کانفرنس وغیر سرکاری گذشتہ شب رائے بہادر رام پرشاد چندا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ کئی ریزولیوشن کانفرنس میں پاس ہوئے۔ جن میں ایسے حملوں اور تشدد کی مذمت کی گئی اور اس برائی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے حکومت کو اپنے پورے تعاون کی پیشکش کی گئی۔

کانفرنس نے تجویز کیا کہ عالم گیر بیکاری سے جو کشیدگی پیدا ہوئی ہے۔ اس سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے زیادہ بنگالیوں کو ملازمت دینے کے لئے حکومت کو فوری اقدام کرنا چاہیے۔

قومیت یا بین الاقوامیت

علی گڈھ ۱۸ اگست ۔ گذشتہ شب مسلم یونیورسٹی کے یونین ہال میں اس موضوع پر دلچسپ بحث ہوئی کہ قومیت نہیں بلکہ بین الاقوامیت وقت حاضرہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

کئی سرکردہ اصحاب نے بحث میں شرکت کی جنمیں پروفیسر کے جی سیدیاں اور سٹر ستار کیرین کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تجویز بالآخر منظور ہو گئی۔

آسام پولیٹیکل کانفرنس

دہلی ۱۸ اگست ۔ سٹر ایچ سی باروو ممبر اسمبلی متفقہ رائے سے آل آسام پولیٹیکل کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ جو کہ ونگا بو جھا کے تعطیلات سب شاگرد میں منعقد ہوئی۔

ہر شخص کو روزانہ انعام دیا جائیگا

کانپور میں پہلی مرتبہ

100/- ایک سو روپیہ کا روزانہ انعام

روزانہ ۶ بجے شام سے ایک بجے رات تک

امریکن ورائیٹی شو

روزانہ ۶ بجے شام سے ایک بجے رات تک

پریڈ رام لیلا کے میدان میں

دوشنبہ (پیر) ۲۶ اگست ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا

ٹکٹ داخلہ صرف ۲

ٹکٹ داخلہ صرف ۲

نادر موقع نادر موقع

امریکہ کا عظیم الشان

کانپور میں پہلی مرتبہ آیا ہے وغریب اور سنسنی خیز و جائیں گے۔ جو غالباً کبھی نہ دیکھے ہوں گے



امریکن ورائیٹی شو

جنہیں زمانہ حال کے عجیب پرمذاق کھیل تماشے دکھائے اہل شہر نے اس سے پہلے تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

نادر موقع نادر موقع

فری دلچسپیاں

جو عجیب و غریب اور حیرت انگیز تماشے فری یعنی مفت دکھائے جائیں گے اُن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

چائنا سرکس

مس گلزار اور اُن کی سہیلیاں اپنے دلسوز نغموں اور دلفریب ناچ اور ظرافت آمیز حرکات سے ناظرین کو محو حیرت بنا دینگی

بعض دلفریب اور حیرت انگیز تماشے

کیپٹن جارج ایڈورڈ

دنیا کے مشہور چلبلا اور خوشنمائی کیساتھ گولی چلانے والے اپنی نشانہ بازی سے متحیر کردیں گے

مس مرلے کار

Miss Merle CARR Champ. مس مرلے کار چیمپین امریکہ کی مشہور چیمپین لیڈی ہیں جو رائفل چلانے میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ اپنی نشانہ بازی سے حیرت میں ڈالدیں گی

مس لیوسی لیرا

Miss Lucy Lyra مس لیوسی لیرا جو اپنے دلفریب و دلچسپ رقص و سرود میں جواب نہیں رکھتیں۔ وہ حاضرین کو اپنے دلفریب رقص سے مسرور کریں گی۔

مس کٹی و چارلی

Miss Kitty & Charly مس کٹی و چارلی کے عجیب و غریب تماشے ناظرین کو محو حیرت بنا دینگے

مسٹر منکے اور فرینکس

دنیا میں طوطوں کا کرتب دکھانے میں مشہور ہیں اہل کانپور کو طوطوں کے دلچسپ حرکات و سکنات دیکھنے کا یہ نادر موقع ہے۔

اے ایس ٹانی کے جادو کے عجیب و غریب کھیل حیرت میں ڈالدیں گے۔

فری دلچسپیاں

ریکس ڈاج

Rex Dodge

اس کھیل کا دوسرا نام "موت کا پنجرا" ہے۔ آسٹریلیا کا مشہور و معروف سائیکل چلانے والا اپنے حیرت انگیز کرتب دکھائے گا جس کو دیکھ کر اہل شہر دنگ رہ جائیں گے۔

سرحد پر آزاد قبائل کے دو ہزار مہمندیوں کا حملہ

شملہ ۔ ۱۷ اگست ۔ آج ایک اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وادی منیڈیال سے دو دو سو قبائلیوں کا ایک لشکر جمعرات کے دن گنڈاب کی سڑک پر حملہ آور ہوا۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹہ کی مدت میں اس لشکر کے ساتھ عثمان خیل اور دوسرے بالائی مہمندیوں کے لشکر بھی شامل ہوگئے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد اب دو ہزار کے قریب ہے اور جن کی وجہ سے سڑکیں کے خلاف سخت جارحانہ خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اور سرحد پشاور کے نواح میں بھی اضطراب انگیز صورت حال ہے قبائل کی طرف سے ضلع کی چوکیوں پر گولیوں کے نشانہ لگائے جارہے ہیں لیفٹ اور برگیڈیئر قلعہ پر متعین کردیا گیا ہے جہاں سے گنڈاب کی سڑک شروع ہوتی ہے۔ اس لشکر کو جو جمع ہوا ہے منتشر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جن قبائل نے سڑک پر حملہ کیا ہے اُن کے خلاف ہوائی جہازوں کا استعمال کیا جارہا ہے لیکن فضا صاف نہ ہونے کے باعث کارروائی میں دقت ہورہی ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۲۱ ۱۹۳۵ء

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بطور مقام کانپور

مادھو نرائن وغیرہ — مدعی

بنام چوبے رودروت — مدعا علیہ

بنام چوبے رودردت ولد کرپا شنکر قوم برہمن ساکن ہیوان پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ منافع ۲۲۶ کڑی درگاپور کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ اگست ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر وینیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۵ ماہ اگست ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۱۴۱۵

بعدالت مال تحصیل مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

کنور گھنشیام سنگھ نمبردار موضع کٹھرا پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور — مدعی

بنام کنھیالال وغیرہ کاشتکاران موضع مذکور مدعا علیہ

بنام کیدارناتھ ولد برمہادین پسران بہاری برہمن بالک رام ولد گجودھر برہمن ساکن ستورہ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان 6/15/68 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ اگست ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ یہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر وینیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

---

۴ شہادت پر وینیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۵ ماہ اگست ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

اجلاس جناب بابو کرشن پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم تحصیل بھوگنی پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ

بعدالت مال مقام پکھرایاں ضلع کانپور

رامیشور دیال — مدعی

بنام محمد زماں خاں وغیرہ — مدعا علیہم

بنام محمد زماں خاں ولد عظمت خاں و مسماۃ عابدہ بی بی دختر یعقوب خاں و عبدالجبار خاں ولد عبدالوہاب خاں و عبدالولی خاں ولد عبدالوارث خاں اقوام سلمان ساکنان تتار پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور و آصف زماں خاں ولد عظمت خاں ساکنان شہر رائے بریلی محلہ جہان آباد رنگ محل بردوکان مصطفےٰ خاں ڈرائیور و ولی الزماں خاں ولد زر محمد خاں ساکن شہر کانپور کانسٹبل و محمد یوسف خاں ولد محمد امیر خاں سلمان ساکن ضلع ہمیر پور کانسٹبل کاشتکار موضع کنور پور محال عمہ بی بی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ اگست ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام پکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو اور جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر وینیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ اگست ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے ۔ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن ۔ سمبھو

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۳۱ اگست ۱۹۳۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	نمبر ۹

ادبیات

فریبِ ہستی

از پروفیسر اکبر خاں حیدری

محبت، دوستی، اخلاص، ہمدردی، نکوکاری ۔ یہ دولت لیکے میں آیا تھا انسانوں کی بستی میں
سمجھتا تھا کہ یہ چیزیں ہیں دنیا کو بہت پیاری ۔ بہت کچھ انکی قدر و منزلت ہے بزمِ ہستی میں

یہاں حقِ دوستی کے سیکڑوں ارمان رہتے ہیں
یہ انسانوں کی دنیا ہے یہاں انسان رہتے ہیں

بہلجاتے ہیں غمگینوں کے دل دنیائے ہستی میں ۔ مصائب میں یہاں انسانکو ہمدرد ملتے ہیں
خلوصِ دل نظر آتا ہے انسانوں کی بستی میں ۔ جوانمردی کو جنپر ناز ہے وہ مرد ملتے ہیں

مرقع دلبری کا دوستی تیار کرتی ہے
محبت بے تکلف رات دن ایثار کرتی ہے

مگر افسوس میرا تجربہ کچھ اور ہی نکلا!! ۔ غلط فہمی پہ اپنی کسقدر اب میں پشیماں ہوں
میں کیا سمجھا تھا اس دنیا کو کیا نکلی ہے یہ دنیا ۔ میں اس دنیا کے جلوے دیکھتا ہوں اور حیراں ہوں

نکوکاری کے پردے میں گنہگاری کے جلوے ہیں
مقدس بارگاہوں میں ریاکاری کے جلوے ہیں

محبت نام ہے دنیا میں جسمانی تعلق کا ۔ خلوص کے پردے میں ضرورت کارفرما ہے
غرض کا نام اربابِ غرض نے دوستی رکھا ۔ یہ ہمدردی حقیقت میں بہت رنگین دھوکا ہے

یہ وہ دھوکا ہے جس پر اہلِ باطل خوب ہنستے ہیں
یہ وہ دھوکا ہے جسمیں ہم سے سادہ لوح پھنستے ہیں

دنیائے اسلام

لاذقیہ کی مسجد معلق
ایک مشہور تاریخی آثار!

شہر لاذقیہ (شام) میں ایک مشہور تاریخی مسجد ہے جو یادگار فتح کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ مسجد ۵ میٹر بلند اور ۱۲ میٹر چوڑی ہے اور بڑے بڑے پتھروں سے بنائی گئی ہے۔ فرانس کے ماہرین آثار کا خیال ہے کہ اس عمارت کی تعمیر رومن عہد حکومت کا تعمیری کارنامہ ہے اس مسجد کو دیکھنے کے لئے دنیا بھر کے سیاح ہر سال بہت بڑی تعداد میں آتے ہیں۔ جنہوں نے اس کی زبردست اضافہ کر دیا ہے۔

حکومت فرانس کی خواہش ہے کہ مسلمان اس قدیم تاریخی مسجد کو اُن کے حوالے کر دیں۔ حکومت یہ وعدہ کرتی ہے کہ اس کے معاوضہ میں دو مختلف مقامات پر شاندار مسجدیں تعمیر کرا دے گی۔ ان مسجدوں کو شاہی شان کے ساتھ بنایا جائے گا۔ اور اُن کے لئے عالیشان باغ تیار کیے جائیں گے۔ فی الحال مفتی لاذقیہ ارکان مجلس اوقاف اور حکام اس مسئلہ پر مشورہ کر رہے ہیں۔

فلسطین کا آیندہ دستور
حکومت خود اختیاری کا پہلا قدم

انگلستان کی حکومت فلسطین لوگوں کی دلچسپی کے لئے وہی کھیل کھیل رہی ہے جو ہندوستان کے سادہ لوح مسلمین کے دماغوں کو ماؤف کرنے کے لئے اس سے قبل دستوری سرگرمیاں کے نام سے کھیلا جا چکا ہے۔

قدس کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے باشندے انگریزی نظام حکومت کو بد عہدی سے تعبیر کر رہے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ ترکوں سے غداری کا یہ معاوضہ ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کہ انگریزوں کی غلامی اختیار کرنا پڑے۔ لیکن انگریزی حکومت انکو تدریجی ترقی کا بے کیف جام پیش کر رہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نوآبادیات ایسی حکومت خود اختیاری دینا چاہتی ہے جو مجلس قانون پر مشتمل ہوگی۔ مجلس کے نصف رکن منتخب ہوں گے اور نصف سرکاری ممبر ہوں گے۔ اختلاف کی صورت میں ہائی کمشنر فیصلہ قطعی ہوگا۔

عرب اس دستور کو ایک عیارانہ پیش کش تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ نصف انتخابی ارکان میں عیسائی یہودی اور مسلمان عرب تینوں شامل ہوں گے۔ اس طرح مسلمانوں کی قوت ⅓ رہ جائے گی۔ حالانکہ ملک ان کا تھا ان کی تمام ملک میں اکثریت تھی۔ زمانہ جنگ میں ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ آزاد حکومت دیجائے گی۔ جنگ عظیم کے اس محاذ پر مسلمان عرب ہی تھے جنہوں نے انگریزی کشتی کو غرق ہونے سے بچایا آج انگریزوں نظام حکومت کا یہ کمال ہے کہ ان کو عرب کا غلام بنا دیا گیا ہے ان پر یہودیوں کو مسلط کر دیا گیا ہے ان سے وعدہ خلافی کی گئی اور آج ان کے لئے حق گوئی کی راہیں بند کر دی گئی ہیں عرب میں برطانوی تسلط کی روداد بہت حوصلہ شکن ثابت ہوئی اور وہاں کے حقیقی باشندے اس مجبور کن صورت حال کو طبعی رنج و غم کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔

مصر میں حبشی سفارتخانہ
حکومت حبش کا فیصلہ

ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت حبش نے مصر سے جدید تعلقات قائم کرنے کے لئے جو پروگرام بنایا تھا اُسکے ضمن میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ قاہرہ میں خاص طور پر حبشی سفارت خانہ قائم کیا جائے چونکہ اٹلی کی فوجیں نہر سویز سے گذریں گی اسلئے حبشی سفیر مصر میں بیٹھ کر ان کی نگرانی کرے گا۔ اور اپنی حکومت کو تمام تفصیلات سے مطلع کرتا رہے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دلمیں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۲ | کانپور ۳۱ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۹

حبش کی تاریخی حیثیت

حبش اور اطالیہ کے تنازعہ نے تمام دنیا کی نظریں حبش پر لگا دی ہیں۔ اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ لوگ حبش کے حالات اور واقعات سے بہت کم واقف ہیں۔ اگرچہ حبش ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور اسلام کے ساتھ اس ملک کو گہرا تعلق ہے مگر مسلمان بھی اس ملک کے حالات سے بخوبی واقف نہیں۔

معاصر "دین و دنیا" نے حبش کے حالات اور تاریخی حیثیت کو ایک مضمون میں واضح کیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"ہیروڈوٹ" مورخ نے حبش کا نام ایتھوپیا لکھا ہے مگر اس کے مفہوم میں جنوبی لیبیا کی وہ سرزمین بھی داخل کر دی گئی ہے جو اسوان تک مصر سے متصل ہے۔ ہومر کی "الیڈ" میں ایتھوپین اس قوم کا نام بتایا گیا ہے جو شرق کے بالکل سرے پر آباد ہے۔ دیوتا جس کی دعوتوں میں شریک ہوتے ہیں اور جہاں غالباً سورج غروب ہوجاتا ہے۔ یونانی زبان میں اس لفظ کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ لیکن یونانیوں میں اس لفظ کا مفہوم یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ جہاں سیاہ رنگ کے آدمی رہتے ہیں۔ قدیم مصری زبان میں، ہیروگلیفی کی بعض تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایتھوپیا دراصل سوڈان کا نام تھا اور چونکہ ایک زمانہ میں حبشیوں نے اُس پر قبضہ کر لیا تھا اسلئے اسے کھو دینے کے بعد بھی اپنے آپ کو اسکا مالک سمجھتے رہے۔ بتدریج ان کے ملک ہی کا یہ نام پڑ گیا۔

حبش یا حبشہ نسبتاً نیا نام ہے۔ اکسومی خاندان کے دور حکومت میں یہ نام سب سے پہلے استعمال کیا گیا تھا حبشہ دراصل ایک عرب قبیلہ کا نام تھا جو کہ جنوبی عرب میں آباد تھا۔ کہا جاتا ہے کہ مذکورۂ بالا خاندان اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ واقعہ کچھ بھی ہو حبش کے باشندے اسکو پسند نہیں کرتے کہ اُن کے ملک کو حبش کہا جائے۔ اُن کی خواہش ہے کہ وہ ایتھوپیا کہلائے۔

حبش یا ایتھوپیا افریقہ کی جنوب و مشرقی سرزمین پر ایک حکومت ہے شرق سے اسے بحر احمر اور بحر ہند سے اٹالین اریٹرہ اور فرنچ و برٹش صومالی علاقے ہیں مغرب و شمال میں سوڈان ہے اس سے معلوم ہوا کہ اسوقت حبش کے پاس کوئی ساحل سمندر نہیں ہے۔ جسکی اب اسے سخت ضرورت ہے اور یہ کہ وہ چاروں طرف سے ملک گیر دول یورپ سے گھرا ہوا ہے جو اسے کئی مرتبہ نگلجانے کی کوشش کر چکے ہیں۔ مگر ہر مرتبہ حبشی شجاعت کے سامنے مغلوب ہو گئے۔

حبش کا موجودہ رقبہ تقریباً ۳۵۰,۰۰۰ میل مربع ہے موسم مختلف علاقوں میں مختلف ہے یہ خیال غلط ہے کہ تمام ملک میں بہت سخت گرمی پڑتی ہے۔ بلاشبہ میدانی علاقے تہت سخت گرم ہیں۔ لیکن پہاڑوں اور بلندیوں پر سردی بھی بہت پڑتی ہے سال کی مختلف فصلیں حبش میں دنیا بھر سے نرالی ہیں۔ موسم بہار ۲۶ ستمبر سے شروع ہوتا ہے گرمی ۲۶ ستمبر خریف مارچ سے اور جاڑا ۲۶ جولائی سے۔ جاڑے ہی میں بارش بھی ہوتی ہے حتی کہ مصر کے دریائے نیل میں اسی بارش سے طغیانی آتی ہے۔

حبش کے ہر شہنشاہ کا سرکاری لقب یہ ہوتا ہے کہ "خاندان یہودا کا غالب شیر" حبش کے شاہی خاندان کا دعوےٰ ہے کہ وہ سلیمان بن داؤد کی نسل سے ہیں اور یہ کہ اُن کے جد اعلےٰ کا نام "منلیک" یا "فیملک" یا داؤد ہے یہ شخص حضرت سلیمان کی بیوی ملکہ "مجدا" یا "مکادا" کا لڑکا تھا۔ یہودی مورخ یوسیفوس اس ملکہ کا نام سکولس کہتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہ مصر اور حبش دونوں ملکوں پر حکمرانی کرتی تھی۔ اسی نام کو عرب بلقیس کہتے ہیں بلقیس سبا اور یمن کی ملکہ تھی۔ اور عربوں کے خیال میں عرب تھی

حبش میں بکثرت مسلمان آباد ہیں اور بہت آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ شروع سے آجتک حبش پر کسی اسلامی سلطنت نے حملہ نہیں کیا اور یہ محض اس وجہ سے کہ آغاز اسلام میں حبش کے بادشاہ نے مسلمانوں سے بہت ہی اچھا سلوک کیا تھا۔ اور انھیں اپنے ملک میں پناہ دی تھی۔ سب کو معلوم ہے کہ ہجرت مدینہ سے پہلے صحابہ نے حبش کو دو مرتبہ ہجرت کی تھی اسیقدر نہیں بلکہ خود نجاشی یعنی بادشاہ بھی مسلمان ہو گیا تھا اور اُس کی وفات پر نبی کریم صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تھی

حبش میں بعض ایسے رسم و رواج اور عادات موجود ہیں کہ جو بیرونی دنیا کو بہت ہی عجیب معلوم ہوں گے مثلاً جبکہ قبیلہ کا سردار سفر کرنا چاہتا ہے تو اُس کے خچر کے پیچھے بہت دور تک قبیلہ کے لوگ حتی کہ عورتیں اور بچے بھی ننگے پاؤں اور ننگے سر دوڑتے ہیں۔

خانہ داری اور کھیتی کا بیڑا عورت کے سر ہوتا ہے لیکن چند کام ایسے ہوتے ہیں جو عورت کے لئے بالکل منع ہیں۔ وہ کھیت میں ہل نہیں چلا سکتی نہ سوت کات سکتی ہے۔ اور نہ کپڑا کاٹ سکتی ہے اور نہ سی سکتی ہے یہ تمام کام صرف مرد ہی انجام دے سکتا ہے۔

اعلےٰ طبقہ کی عورتیں سر کے بال بڑھاتی ہیں اور چاروں طرف سے اوپر کو کنگھا کر کے تمام بال کھڑے کر لیتی ہیں۔ متوسط طبقہ کی عورتیں بال ترشواتی ہیں مگر اسطرح کہ جابجا بالوں کے چھوٹے چھوٹے گچھے چھوڑ دیے گئے اور انھیں پرانے گھی سے چکنا کر کے سر کی جلد میں چپیاں کر دیا جاتا ہے ہر عورت کے پاس خوبصورت ظرف میں گھی ضرور موجود ہوتا ہے۔ اور اسی غرض سے کہ جب بال منتشر ہو جائیں تو گھی لگا کر آراستہ کر لیے جائیں۔ ※

※ اعلےٰ طبقہ کی عورتیں اپنے گھروں سے شاذونادر ہی نکلتی ہیں۔ نہایت مہذب ہوتی ہیں اور قدیم رسم و رواج کی حد درجہ پابند۔ لیکن عام لوگوں کی عورتیں بازاروں میں اسطرح چلتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا ہے کھیتوں میں کام کرتے وقت عورتیں صرف ایک چھوٹی سی جانگیہ پہن لیتی ہیں حبش میں چونکہ دھوپ بہت سخت ہوتی ہے اسلئے ہر مرد و عورت کے ہاتھ میں چھتری ضرور ہوتی ہے۔ بازار اگر دور سے دیکھو تو چھتریوں کی کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر طرف خیمے کھڑے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ حبشی جب کھانے پینے لگتا ہے تو اپنے آپ کو چاروں طرف سے ڈھانک لیتا ہے تاکہ کسی کی نظر نہ لگ جائے۔

حبش میں قسم کھانے کا رواج بہت کم ہے۔ وہاں سب سے بڑی رقم شہنشاہ کی زندگی کی قسم ہوتی ہے۔ شہنشاہ کو حبشی زبان میں "ہایلاسیاسی" کہتے ہیں چنانچہ جب کسی کو قسم کھانا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے "ہایلاسیاسی لیوت" اگر کوئی شخص یہ قسم بھی توڑ دیتا ہے تو اُسے بہت سخت سزا دیجاتی ہے۔

مقدمہ فیصل ہونے کا طریقہ تو بالکل عجیب ہے۔ جب دو آدمیوں میں کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو راستہ میں جو شخص بھی ملجاتا ہے اُسے پنچ قرار دیدیتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ فیصلہ کر دیتا ہے اُسے بے چون وچرا مان لیتے ہیں۔ جب کوئی مظلوم شہنشاہ کے حضور میں فریاد لے کر آتا ہے تو سر پر پتھر رکھ کر آتا ہے اور چلاتا ہے "بہت مظلوم مظلوم"

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۸ اگست کو میونسپل بورڈ کانپور کا جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ صاحب ایڈوکیٹ وچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جس میں ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی سفارش پر کوڑہ اُٹھانے کے لئے ۵ نئی لاریوں کی خریداری اور ۴۰ لاریوں کی نگہداشت کے لئے ایک اچھے پیمانہ پر ورک شاپ کھولنے کی تجویز منظور ہوئی۔

انجنیر صاحب کی یہ تجویز کہ پریڈ پر ایک نئی مارکیٹ تعمیر کی جاوے جسکی لاگت کا تخمینہ ایک لاکھ ۳۸ ہزار روپیہ ہوگا بورڈ نے منظور نہیں کیا۔

جین اوشد ہالیہ کی مخالفت

۲۶ اگست کی رات کو سناتن دھرم ہال میں رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب کی صدارت میں سناتن دھرمی ہندوں کا ایک جلسہ ہوا۔ اور یہ رزولیوشن منظور کیا گیا کہ:۔

"یہ جلسہ ہندو شہریوں کا میونسپل بورڈ کے اُس رزولیوشن سے غیر مطمئن ہے جسمیں بورڈ نے ۵۰ فٹ × ۶۰ فٹ زمین سرسیا گھاٹ پر جین اوشدہالیہ کے لئے لیس پر دینا طے کیا ہے۔ لہٰذا یہ جلسہ حکام سے استدعا کرتا ہے کہ وہ بورڈ کے اس رزولیوشن کو منظور نہ کرے۔

لڑکیوں کیلئے جبریہ تعلیم

گورنمنٹ کے آرڈر کے مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء سے مول گنج وارڈ۔ ٹپکاپور وارڈ۔ صدر بازار وارڈ۔ اور انور گنج وارڈ میں لڑکیوں کی لازمی تعلیم کا قانون نفاذ پذیر ہو جائے گا۔

بورڈ کا تعلیمی محکمہ مکانات اور استانیوں کے رکھنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔

پست اقوام کی تعلیم

۲۶ اگست کو تیسری میٹنگ ڈسٹرکٹ ڈپرسڈ کلاسس ایجوکیشن کی پرسٹ پر سرجوالا پرشاد لائبریری میں مسٹر اے ای ایمرسن ڈپٹی کلکٹر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل مفہوم کے رزولیوشن منظور ہوئے:۔

"یہ کمیٹی میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور یو۔پی گورنمنٹ کے ایجوکیشن محکمہ سے استدعا کرتی ہے کہ اس کمیٹی کو ضلع کانپور میں اس حیثیت سے منظور کر لیا جائے کہ اس کمیٹی کی معرفت ضلع کانپور میں ڈپرسڈ کلاس کے طالب علموں کو وظیفہ اور کتابیں وغیرہ دی جائیں۔

یہ کمیٹی استدعا کرتی ہے کہ محکمہ تعلیم سے ایک ڈپرسڈ کلاس کی لیڈی کانپور میونسپل گرلس اسکولوں سپرویزن کیلئے مقرر کی جائے۔

یہ کمیٹی طے کرتی ہے کہ امراؤ کھیڑا میں ڈپرسڈ کلاس کا اسکول کھولا جائے۔

میونسپل بورڈ سے استدعا کی جاتی ہے کہ سول لین میں لازمی تعلیم جاری کی جاوے"

حکام

مولوی محمد احمد صاحب انصاری جج خفیفہ ۲۴ اگست کو چارج دیکر ۳ ماہ کے لئے باندہ تشریف لے گئے اور اُس جگہ پر بابو بنارسی داس ککن تشریف لاتے ہیں۔

وقف شیخ فخرالدین حیدر

۲۹ اگست کو ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق وقف شیخ فخرالدین حیدر مرحوم کی جائداد کا چارج حاجی محمد حمزہ صاحب نے پی کے بنرجی افیشل رلیور سے لے لیا۔

مسلم حلقہ

کہا جاتا ہے کہ چمن گنج وارڈ سے حاجی ہنیم الدین صاحب آف ہنیم آباد بھی امیدوار ہیں۔

قتل کے الزام سے بری

سید احمد علی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ۵ ہندوں کے خلاف دفعہ ۳۰۲ کے ماتحت مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت نے ملزموں کو بے قصور جان کر صاف بری کر دیا۔

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری

مولانا سید شاہ عطاء اللہ صاحب بخاری گذشتہ جمعہ کو تشریف لائے تھے اور دو روز پریڈ گراونڈ میں مجلس احرار کے انتظام میں جلسے ہوئے جسمیں مولانا بخاری نے تقریر کی۔

عورتوں کیلئے ریڈنگ روم

۲۹ اگست کو گیا پرشاد لائبریری و ریڈنگ روم کی کمیٹی کا ایک جلسہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں طے ہوا کہ گیا پرشاد لائبریری میں عورتوں کے لئے ایک علیحدہ حصہ کیا جائے جسمیں عورتیں آکر اخبارات و کتابیں پڑھ سکیں۔ اور اسکے لئے چھوٹے چھوٹے بچے مقرر کیے جائیں۔ یہ انتظام یکم ستمبر سے ایک سال کیلئے امتحاناً شروع کیا جائیگا۔

ایک نئے پارک کی تجویز

پنڈت رگھبر دیال بھٹ

سبد گل

غریب ہندوستانی پبلک اپنے تارک الدنیا سجادہ نشینوں اور مہنتوں کے شاہانہ کروفر دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ دن رات ترک دنیا! ترک دنیا کا شور مچانے والوں کے گھروں میں قارون کے خزانہ کی تھیلیاں کس طرح جمع ہو گئیں لیکن یہ نہیں خیال کرتے کہ اگر ہمارے مقدس پیشوایان مذہب اپنی ڈاڑھیاں پھٹکار کر اور پیشانی سے لیکر ناک کی آخری حد تک چندن کے قشقے لگا لگا کر ترک دنیا کا ناقوس نہ بجائیں اور لوگوں کو ترک دنیا کی تعلیم نہ دیں تو دنیا خود ان کے عالیشان محلوں کا طواف کس طرح کرے۔

فاقہ کش ہندوستانی جب اپنے مذہبی پیشواؤں کو تر مال اڑاتے دیکھتے ہیں تو اُن کے منھ میں پانی بھر آتا ہے۔ اور وہ اپنے قارون صفت درویشوں کی اصلاح کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ لیکن اب تک نہ ہندوؤں کو کامیابی ہوئی ہے نہ مسلمانوں کو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تک ان دونوں قوموں کو اپنے پیشواؤں کی اصلاح کا صحیح طریقہ ہی نہیں معلوم ہوا ہے ان مقدس قارونوں نے کوئی کچی گولیاں تو کھیلی نہیں ہیں جو عوام کے اس رشک وحسد سے ڈر کر جوان کی دولت کو دیکھ کر لوگوں کو پیدا ہوتا ہے زرکشی ترک کر دیں

یہ جماعت چاہتی ہے کوئی مؤثر کارروائی۔ اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ جس طرح کمال پاشا نے اپنی مملکت سے تمام درویشوں کا بوریہ بستر بندھوا دیا۔ اُسی طرح ہندو اور مسلمان بھی اپنی درگاہوں۔ خانقاہوں۔ اور مندروں سے تمام زرپرست سجادہ نشینوں اور مہنتوں کو مع سلام اور ڈنڈوت کرکے نہایت عزت واحترام کے ساتھ رخصت کر دیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان گرو گھنٹالوں کو جو کہ سرمایہ داری کے لحاظ سے قارون کے چچا بنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ فقیرانہ زندگی اختیار کرنے پر مجبور کر دیں۔

امریکہ میں کانچ کے لوٹ جوتے تیار ہونے لگے ہیں لیکن فی الحال ان کو بعض مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

خدا کرے یہ ایجاد عام ہو جائے تاکہ یورپ اور امریکہ والے ٹھوکریں چلانا بھول جائیں۔ کیونکہ جب خود شیشے کے محل میں رہیں گے تو دوسروں پر پتھر ذرا سوچ سمجھ کر پھینکنے کی جرأت کریں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کی عورتیں دس لاکھ پونڈ فی سال اپنی خوبصورتی کو قائم رکھنے والی چیزوں پر صرف کرتی ہیں۔ افزائش حسن کی عام چیزوں پر ہر عورت کا سالانہ خرچ ۲½ پونڈ اور بالوں پر ۹ پونڈ آتا ہے۔

ان کی بدصورتی اسی سے ثابت ہے کیونکہ ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

ڈاکٹر مونجے نے اندھرا صوبہ کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس نہ اپنے آئین ✻

ادب لطیف

کس کو؟

از جناب ایم اے رحمن بریلوی

کس کو؟

یہ ہیبت ناک ظلمت شب ... اور یہ کف موج سمندر

یہ طوفان شادمانی کی رقصاں نسیم

شوریدہ سری میں

بلوری ساغرہائے نیلوفر۔ نیلگوں پانی کی طشتری میں۔

مگس فطرت کی شراب شبنم سے چھلکتے ہوئے

تحفے کے دینے کا انتظار!

محبت وشادمانی کی نشانی میں ـــــ ہے

۲

ویرانوں کی خاموشی میں

چاند کی کرنیں بربط فطرت کے ارتعاش میں

کسے تلاش کر رہی ہیں ـــــ ؟

بے چین سمندر کی

برہم گرج کف آلودنے

نرم ہو کر لامحدود نقرئی راہ بنادی ہے۔

لیکن کس کے لئے یہ سب تیاریاں ہیں

وہ کون مہمان ہے؟

کیا آقا آنے والا ہے۔ کائنات کے معائنہ کو؟

۳

اگر مجھے معلوم ہو جائے۔

تیری تیران فضائے عرض میں۔

تو مثل سایہ کے تیرا تعاقب کروں۔

یہاں تک کہ تیرے مقابل آجاؤں

تیرے او بادشاہ!

اور میرا لحن اختلاج دل

تجھ سے ملاقات کی خوشی میں ترانہ تعریف گائے

اور تیرا احساس تبسم

مجھے بحر ابدی میں غرق کر دے۔

(ترجمہ از انگریزی)

✻ کو حریت آمیز بنائے گی اور نہ مسلم فرقہ پرستی کے اثر کی وجہ سے اپنی ذہنیت تبدیل کرے گی اس لئے دوسری قوم پرست جماعتوں۔ مثلاً سوراجیہ پارٹی۔ رسپانسو پارٹی اور ڈیموکریٹ پارٹی کو مل جانا چاہئے۔ اور کانگریس سے علیحدہ ہو کر کام کرنا چاہئے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

بمبئی کارپوریشن میں ایک یہ تجویز پیش ہوئی کہ کارپوریشن ہال میں لاؤڈ اسپیکر لگا دئے جائیں تاکہ پبلک اپنے نمائندوں کی تقریریں سنے۔

یہ تجویز نامنظور ہو گئی۔ اسلئے نہیں کہ ممبر کلیاں گڑ پھوڑنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ان کا خیال ہے کہ ممبران خود لاؤڈ اسپیکر ہیں۔

عالم نسواں

ہندوستانی عورت کا نظام مستقبل

سلسلۂ گذشتہ

اس لئے اس قسم کی باتوں سے انھیں ہمیشہ بالاتر رہنا چاہئے۔ اس کے بعد انھیں مشرق کی امتیازات خصوصی کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس دور مادیت میں ہمارے ملک کی بعض خواتین مغرب کی تیز روشنی سے چندھیا کر مشرق کی لوز باریوں سے غافل ہو رہی ہیں۔ اور مذہب کے مقدس دامن کو چھوڑ کر مادیت کی طرف دلوانہ وار بڑھی چلی جا رہی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک ہندوستانی عورت شرمیت کا دامن مضبوطی سے تھامے رہے گی اُسوقت تک اُس کی نسائیت کا اچھوتا نقاب برقرار رہے گا۔ اور جس وقت اس نے مغربی تہذیب کی عریانیوں میں اپنے آپ کو مدغم کر دیا اسوقت اس کی نسائیت وشرمیت تباہ وبرباد ہو جائے گی۔ اسلئے خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنی آئندہ زندگی کی اساس مضبوط رکھیں ورنہ اُن کی امیدوں کے قصر رفیع کا زمیں بوس ہونا یقینی ہے۔ علاوہ ازیں اُن کو یہ امر بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے لئے ایسا نصاب تعلیم تجویز کریں جو اُن کی زندگی کو سنوار سکے اور کار زار حیات میں اُن کی رہنمائی کر سکے۔ مرد مرد ہے اور عورت عورت۔ مرد کا نصاب تعلیم مرد ہی کے لئے ہی مفید ہو سکتا ہے اور عورت کا نصاب تعلیم عورت کیلئے اسی لئے عورت کیلئے جداگانہ نصاب کی ضرورت ہے۔

گو اسوقت نصاب تعلیم کا مسئلہ مختلف مباحث کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بعض لوگ ابتدائی تعلیم کے حامی ہیں اور بعض انتہائی کے۔ لہٰذا ہندوستانی خواتین کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے نصاب تعلیم کی تدوین عمل میں لاویں جو ایک طرف امور خانہ داری میں اُن کی رہبری کرے تو دوسری طرف اُن میں اتنی صلاحیت بھی پیدا کر دے کہ وہ اپنے جائز وفطری حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ ہر ملک کے عروج وارتقا میں اسکے مردوں اور عورتوں کی مساویانہ کوششیں شامل ہوا کرتی ہیں۔ خواتین کا ایک گروہ تو خانگی بندشوں سے بالکل آزاد ہو کر محض سوسائٹی اور اسٹیج کے لئے وقف ہو چکا ہے اس قماش کی عورتوں نے سمجھ رکھا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عورت پر خانہ داری کی کوئی ذمہ داری نہیں رہتی۔ چنانچہ ایسی عورتیں اپنا تمام وقت کلبوں، تھیٹروں یا پبلک جلسوں میں گذارتی ہے۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جس نے تعلیم کو شجر ممنوعہ قرار دے رکھا ہے۔ اور اُس کے نزدیک محض بچوں کی بھلی بُری پرداخت یا پُرانے رسم ورواج کے ماتحت امور خانہ داری کا سرانجام دینا ہی ان کا واحد مقصد حیات ہے ایسی عورتیں دقیانوسی رسومات کی والہ وشیدا۔ نئی روشنی کی ہر اچھی چیز سے متنفر اور ملک وقوم کے نفع ونقصان سے بے نیاز واقع ہوئی ہیں۔ اسلئے خواتین کو چاہئے کہ اول الذکر طبقہ کو درجہ اوسط میں لائیں اور موخرالذکر کو پستی سے اٹھا کر عروج ورفعت پر متمکن کریں۔

بچوں کی دنیا

کبوتر

از جناب پارس ناتھ سنہا بی اے بی ایل

آج کل تو خیر رواج کم ہو چلا ہے ورنہ پہلے لوگوں کو کبوتر پالنے کا بہت شوق تھا۔ یہاں تک کہ کبوتر پر کتاب بھی لکھی گئی ہے۔ ابھی بعض بعض گھروں میں آپ کو بانس کی بنی ہوئی اونچی اونچی چھتریاں کبوتروں کو بٹھانے کے لئے اور بانس کے اڈے اُن کے بیٹھنے کے لئے نظر آئیں گے پھر شام سویرے چھتوں کے اوپر آپ لوگوں کو سیٹیاں بجاتے ہوئے دیکھیں گے یہ لوگ اپنے کبوتروں کو خوب سدھا لیتے ہیں اور ان سیٹیوں کے ذریعہ اُنھیں اُڑاتے آسمان پر چکر دلاتے اور پھر واپس بلاتے ہیں۔ یہ سمجھدار پرندہ بھی ایسا سدھ جاتا ہے کہ ان سیٹیوں کے مطابق کام کرتا۔

کبوتر خوب صورت۔ سیدھا سادھا۔ اور نیا۔ پرندہ ہے انسانوں سے یہ کچھ اسطرح ملتا ہے کہ اسے پنجرے میں رکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ دور دور تک چگنے کے لئے نکل جاتا ہے اور پھر اپنے ٹھکانے پر لوٹ آتا ہے۔ گھر کے آنگن میں بے خوف ہو کر دانہ دُنکا چگتا رہتا ہے اکثر کبوتر ہمارے مکان کی چھتوں پر اپنی زندگی گذارتے ہیں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ کوئی دوسرا پرندہ ہے جو ان چیزوں میں اس کی برابری کر سکے۔

پالتو کبوتروں کے لئے لکڑی کا گھر یا صندوق بنوایا جاتا ہے۔ اسمیں بہت سے خانے ہوتے ہیں اور ہر خانے میں کبوتروں کا ایک جوڑا رہتا ہے اسے کابک کہتے ہیں۔ لیکن جنگلی کبوتر جنہیں ایسے آرام کا مکان میسر نہیں ہے اپنے غریبانہ گھونسلوں میں رات گذارتے ہیں۔ سینکڑوں کبوتروں کا ایک ساتھ اڑنا تو ایک معمولی بات ہے۔

کبوتر اور فاختہ دونوں ایک ہی خاندان کے پرندے ہیں۔ لیکن ان کی شکل وصورت میں کچھ فرق ہے۔ فاختہ چھوٹی اور اُسکا رنگ کچھ مٹیالا سا ہوتا ہے۔ پر لال رنگ کے۔ بازوں پر دو کالی دھاریاں اس کی گردن کی چمک سورج کی روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔

اس کے برخلاف کبوتر کے پر بیجنی یا نیلے رنگ کے ہوتے ہیں اور آنکھیں نارنجی رنگ کی۔ اس کے پیروں کی بناوٹ کچھ عجیب طرز کی ہوتی ہے تین انگلیاں آگے اور ایک پیچھے کی طرف۔ سر چھوٹا۔ جسم بھاری اور بازو مضبوط۔ چونچ نرم اور ناک اوپر ذرا پھولی ہوئی نر اور مادہ دونوں دیکھنے میں ایک سے۔

کبوتر کی قسمیں بے شمار ہیں۔ ان میں سے چند مشہور یہ ہیں۔ گرہ باز۔ گولا۔ لوٹن۔ لنکا۔ شیرازی بغدادی۔ وغیرہ پرانے زمانہ میں اکبر شاہ مغلوں کا بہت مشہور بادشاہ گذرا ہے۔ اُس کے وزیر ابوالفضل نے اپنی آئین اکبری میں بہت تفصیل کے ساتھ کبوتروں کا ذکر کیا ہے۔

باقی آئندہ

پردۂ فلم

ہمارے ٹاکی اور انکی خرابیاں

(مترجمہ ظفر قریشی بی اے دہلوی)

۱۹۳۰ء تک ہمارے فلم ساز خاموش فلموں کے بنانے میں معروف رہے لیکن ۱۹۳۱ء میں بولتی تصویروں کی طرف توجہ ہوئی اور یہ سال اسوجہ سے قابل لحاظ ہے کہ ہندوستان کی پہلی ٹاکی اسی سال میں تیار ہوئی۔ اور اس کے بعد ہندوستان میں بولتی ہوئی تصویروں کا اس قدر رواج بڑھا۔ کہ خاموش فلمیں خواب وخیال ہوگئیں۔ اس سال بمبئی کی امپریل فلم کمپنی نے سب سے پہلا ہندوستانی ٹاکی عالم آرا بنایا جسے بہترین دیسی ٹاکی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس سے قبل ہنداس میں کچھ ٹاکی فلم بنائے گئے تھے۔ مگر وہ مختصر ٹکڑوں کی صورت میں تھے۔ نیز زبان کے محدود ہونے کے باعث کوششیں کوئی معقول حیثیت نہ اختیار کرسکیں اور ہم یہ کہنے کے لئے تیار ہیں امپریل فلم کمپنی کو ہندوستانی ٹاکی کی ابتدا کرنے کا فخر حاصل ہے۔

امپریل کے بعد مدن والوں نے اسطرف توجہ کی اور اُن کا پہلا اردو ٹاکی شیریں فرہاد کافی مقبول ہوا بمبئی اور دیگر مقامات پر مہینوں تک چلتا رہا۔ اور ہر جگہ اس کی تعریف کی گئی۔ مدن کی بولتی تصویروں میں صدا بندی نہایت صفائی کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ بہت مقبول ہوتی ہیں۔ امپریل اور مدن کے بعد تمام ملک میں ٹاکی کا شور بلند ہوگیا۔ جابجا فلم کمپنیاں قائم ہونے لگیں۔ اور اب ہر جگہ بولتی تصویروں کا رواج ہے۔

یورپ میں ٹاکی کا اثر

نہ صرف ہندوستان کے لئے بلکہ یورپ کے لئے بھی ٹاکی ایک نئی چیز تھی۔ وہاں ٹاکی کی ایجاد نے صنعت فلم سازی میں ایک عجیب وغریب انقلاب برپا کر دیا۔ سب سے پہلے فرانس نے اسپر قبضہ کیا امریکہ والے ٹاکی کے موجب تھے۔ اور یورپ میں ان فلموں کے مقابلہ پر کوئی بھی فلم نہ بنا سکتا تھا۔ مگر ٹاکی کی ایجاد نے فرانس کو

اقوال زریں

دنیا غلطی پر ہے۔ لوگ دولت سے بھی اُسی طرح برباد ہوسکتے ہیں۔ جسطرح غربت سے۔

دہ چیز جس سے آدمی اپنے عزت بچائے اُس کے لئے صدقہ ہے۔

خاموشی خلاصی کی سیڑھی ہے۔ کلام بلبل کی گرفتاری کا باعث بن جاتا ہے۔

احمق دل منھ میں۔ اور عقلمند کی زبان اُسکے دلمیں ہے۔

ایک حربہ ہاتھ آگیا۔ اور اُس نے صرف چندہی روز میں ایسا فروغ حاصل کیا کہ اب فرانس امریکہ کے فلموں سے تقریباً بے نیاز ہوگیا ہے۔

اٹلی نے بھی اس طرف خاص توجہ کی اور اب وہاں بھی ٹاکی کی بدولت یہ صنعت کافی ترقی کی حالت میں پائی جاتی ہے۔

سویڈن جسے بجا طور پر اہل ہنر کا ملک کہا جاتا ہے ٹاکی کی صنعت میں دلچسپی سے حصہ لے رہا ہے اور اپنے ملک کی فضا کو وسیع کرنے میں اس صنعت سے نت نئے فائدے اٹھا رہا ہے۔

ہندوستان کی حالت

اگرچہ ہندوستان میں صنعت فلم سازی اور بالخصوص ٹاکی کی صنعت بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ گویا گہوارہ میں ہے۔ جس وقت پہلا ٹاکی عالم آرا بنا تھا تو یہ خیال تھا کہ یہ پہلی کوشش ہے اسکے بعد معیار ترقی کر جائے گا۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود اس قدر غل شور کے کوئی مفید کام نہیں ہوا۔ ہندوستانی ٹاکی کی حالت معیاری صورت اختیار نہیں کر رہی ہے۔ ہم نے جو امیدیں قائم کی تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اور کوئی معقول ترقی اس باب میں ہوتی نظر نہیں آتی ہے۔ خاموش فلموں کے زمانہ میں ہمارے ایکٹروں کا جو انداز اداکاری تھا وہی اب بھی موجود ہے جہاں تک اداکاری کا تعلق ہے ٹاکی کے زمانہ میں ہمارے ایکٹروں نے کوئی معیاری ترقی نہیں کی ہے۔

باقی آئندہ

موج تبسم

شادی کا امیدوار۔ کیا میں یہ درخواست کرسکتا ہوں کہ آپ کی لڑکی مجھے اپنی غلامی میں قبول کرے۔

لڑکی کا باپ۔ تم اپنا نام اور پتہ میرے دفتر میں چھوڑ جاؤ۔ اگر تم سے بہتر کوئی امیدوار نہ آیا تو میں تمھیں اطلاع کردوں گا

افسر! تم نہیں جانتے کہ اُلو کیا ہوتا ہے!

نیا رنگروٹ! نگاہ نیچی کئے ہوئے خاموش کھڑا رہا!

افسر! میری طرف دیکھو۔

بیوی! اب تم مجھ سے محبت نہیں کرتے تب ہی تو میں روتی چیختی ہوں۔ اور تم سبب تک دریافت نہیں کرتے۔

خاوند! لیکن پیاری میں کئی مرتبہ سبب دریافت کر کے کافی زیر بار ہوچکا ہوں

لڑکا۔ ابا بزرگ کون ہوتے ہیں۔

والد۔ بیٹا بزرگ بڑوں کو کہتے ہیں جیسے ایک تو بزرگ میں ہوں۔ اور دوسرے تمھارے دادا ہیں۔

لڑکا۔ تو خواہ مخواہ ہی لوگ بزرگوں کے نام پر شیخی بگھارا کرتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

زمین کی حرکت کم ہو رہی ہے

سائنس کے ایک ماہر نے عرصہ دراز کے بعد تحقیق کر کے یہ امر دریافت کیا ہے کہ زمین کی حرکت وگردش میں برابر کمی ہورہی ہے۔ جو کہ ابھی غیر محسوس ہے ایک دن اس کی جنبش بالکل بند ہوجائے گی۔ اس وقت دنیا کا کوئی موسم نہ ہوگا اور کم ازکم نصف دنیا برباد ہوجائے گی اس سائنس داں کا خیال ہے کہ جسطرح ایک لٹو ہوا کے تصادم کی وجہ سے ساکن ہوجاتا ہے۔ اسی طرح زمین کی گردش کا انحصار لہروں پر ہے کسی نہ کسی زمانہ میں یہ لہریں زمین کو ساکن بنا دیں گی۔

سب سے پہلے کاغذ کس نے استعمال کیا

عرصہ دراز سے یہ امر زیر بحث ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے کس ملک نے کاغذ پر لکھنا شروع کیا۔ اکثر محققین کی رائے میں کاغذ کے موجد اور استعمال کنندہ چینی تھے۔ لیکن حال ہی میں امریکہ کے ایک عالم کو مصر میں ایک ممی (حنوط شدہ لاش) کے ساتھ پارچہ کتان ملا ہے جو کاغذی ہے اس کاغذ پر مردہ کے مختصر حالات درج ہیں۔ یہ کاغذ ایک قسم کے پودے پیپی رس سے تیار ہوتا تھا۔ یہ پودا دریائے نیل کے کنارے دور تک پیدا ہوتا تھا اس پودہ سے گودہ حاصل کر کے کاغذ یا روغنی پارچہ تیار کیا جاتا تھا۔ اس سے پرانی کوئی تحریر نہیں ہے۔ لہذا یہ یقین کیا جاتا ہے کہ کاغذ پر لکھنے کا طریقہ سب سے پہلے مصریوں نے دریافت کیا تھا۔

افسانہ

اچھوت کی لڑکی

بسلسلۂ گذشتہ

ڈاکٹر کی جذبہ شناس آنکھیں کتے کی حرکات کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ کہ دفعتاً کتا دروازے تک دم ہلاتا اور مڑکر دیکھتا ہوا گیا۔ ڈاکٹر غور سے دیکھتا رہا کتا دروازے تک جاکر واپس آیا کتے نے دوبارہ یہی حرکت کی ....

اس مرتبہ ڈاکٹر تاڑ گیا کہ کتا مجھے اندر لیجانا چاہتا ہے۔ یقینی طور پر کوئی گہرا راز ہے یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر کتے کے پیچھے ہولئے۔ اور دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ دروازے سے گذر کر صحن میں اور پھر ایک وسیع دالان میں پہونچا۔ وہاں پہونچکر ڈاکٹر نے ایک رقت انگیز منظر دیکھا۔

ایک چارپائی پر ایک بوڑھی عورت مردہ پڑی ہوئی تھی۔ اور اسی کے پاس زمین پر رنجیت بے حس وحرکت دراز تھا۔ اُس نے بوڑھی عورت کی نبض دیکھی نبض بالکل ساکت تھی۔ پھر آلات کے ذریعہ رنجیت کا معائنہ کیا۔ وہ بیہوش تھا۔ ڈاکٹر نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اُس کو رنجیت کی ناک میں لگا دیا۔ اب وہ رفتہ رفتہ ہوش میں آ رہا تھا۔

―― "۲" ――

پانچ سال کے طویل عرصہ کے بعد ہم رنجیت کو ایک اینٹوں کے کارخانے میں منشی کے عہدے پر مشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار ملازم پاتے ہیں۔ اس کے ذمہ تیار شدہ اور فروخت شدہ اینٹوں کا حساب کتاب تھا۔ اس کے علاوہ گاڑی والوں کو رسیدات بھی یہی اجرا کرتا تھا یہ کام ایسا تھا جس میں اُسے صبح سے شام تک الجھا رہنا

اس لئے کہ گاڑیوں کی آمد ورفت صبح سے شام تک جاری رہتی شام کو جب اسے فرصت ملتی تو پاس ہی کی جھونپڑی میں اپنے لئے کھانا تیار کرتا۔ اور پھر خوب شکم سیر ہو کر کھاتا۔ ایک ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر رات بھر آرام کرتا۔ اور صبح ہوتے ہی اپنے کام میں مشغول ہو جاتا۔

نازونعم میں پالا ہوا رنجیت اپنی ساری جائداد مہاجن کے حوالے کر کے اب یہ مصیبتیں بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کرتا۔ اور اپنی خدمات کو غیر معمولی محنت اور جانفشانی سے انجام دیتا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مالک کارخانہ کو آج تک رنجیت سے کوئی شکایت نہ ہوئی۔

کبھی کبھی رات کے پرسکون اوقات میں وہ اپنی گذشتہ زندگی پر تبصرہ کرتے کرتے رو دیا کرتا۔ لیکن وہ ایک سعد نوجوان تھا۔ حالات کی کشمکش اُسے مایوس نہ کر سکی۔

بالآخر رنجیت کی اعلیٰ قابلیت اور غیر معمولی محنت کا اثر کارخانہ کے مالک سیٹھ کرم چند پر بھی ہوا اور ایک روز جب کہ وہ رنجیت کے کاغذات کی جانچ کر رہے تھے۔ کوئی غلطی نہ پاکر اس قدر خوش ہوئے کہ اُسی وقت اُس کی تنخواہ تیس روپے ماہوار کر دی اور محبت سے کہا کہ آپ بہت ہوشیار اور قابل معلوم ہوتے ہیں مجھے آپ کے کام سے بڑا اطمینان ہوا ہے رنجیت نے سیٹھ جی کی اس عنایت کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

باقی آیندہ

دیسی ریاستیں

مہارانی سروہی اجمیر میں

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سروہی کی مظلوم مہارانی نے اپنے شوہر کی بداعمالیوں سے پریشان ہو کر ریاست کو خیرباد کہہ دیا ہے اور آپ اجمیر چلی آئی ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ تک اپنی اہم شکایتیں پہونچانے کا انتظام کر رہی ہیں۔

ریاست دھار میں اخبار پڑھنا جرم

پچھلے دنوں معاصر سوراجیہ کھنڈوا نے ریاست دھار کو ریاست کے آئینی نقائص کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جسکا نتیجہ آئینی اصلاح کے بجائے یہ نکلا کہ معاصر سوراجیہ کھنڈوا کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ معاصر سوراجیہ کے سلسلہ میں جو ریاستی گزٹ شائع ہوا ہے اُس میں سوراجیہ کا داخلہ ممنوع قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"۲۰ جولائی کے بعد سے کھنڈوا کے ہفتہ وار اخبار سوراجیہ کو کسی شکل میں بھی دھار کی ریاست کے حدود میں لانے والا شخص ۶ ماہ قید سخت اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا کا مستحق ہوگا"

قنول ۔ ۲۸ اگست ۔ راجکمار شری بھانو صاحب مہندر پال جی ہز ہائی نس مہاراجہ کا نوسالہ پوتا طویل علالت کے انتقال کر گیا۔

سوشلسٹ کانفرنس کا آیندہ اجلاس

میرٹھ میں منعقد کرنے کی تجویز

میرٹھ ۲۶ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس کا آئندہ اجلاس بجائے میرٹھ کے کرسمس کے ایام میں منعقد کیا جائے یہ تجویز اس لئے کی جارہی ہے تاکہ وہ لوگ بھی جن کو دہلی میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے اجلاس میں شریک ہوسکیں۔

پچاس سکھ گرفتار

سکھ مسلم فساد کا شاخسانہ!

شیخوپورہ ۲۴ اگست ۔ پچاس سکھ جن میں چند فوجی پنشن یافتہ اشخاص بھی شامل ہیں سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ جو کہ ۹ اگست کو اراضی کے سلسلہ میں ہوا تھا۔ جس میں ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا۔ اور متعدد آدمی مجروح ہو گئے تھے۔

ہندوستانی سونے کی مزید برآمد

بمبئی ۔ ۲۴ اگست ۔ قیصر ہند نامی برطانی ڈاک کے جہاز سے ۲۲۵۴۳۸۲ روپیہ کا سونا مزید یورپ اور امریکہ بھیجا گیا ہے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے اسوقت سے اب تک ۲۴۲۳۳۴۰۱۵ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔



جنگ شروع ہوجانے پر ہندوستانیوں کو ہرار میں جمع ہونیکا حکم

برطانی سفیر کی احتیاطی تدابیر

ہرار۔ حبش میں حالات بڑی سرعت کے ساتھ تبدیل ہوتے جارہے ہیں۔ برطانوی سفیر نے برطانی رعایا کو حکم دیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو حبش کو چھوڑ دیں یا تین ماہ تک کے لئے اشیار خوردنی خرید کر اٹک جمع کرلیں۔ جو تاجر ملک کے اندرونی حصوں میں رہ رہے تھے اُن کو حکم ہوا ہے کہ وہ وہاں سے چلے آئیں اور برطانی سفارت خانہ میں رہیں۔

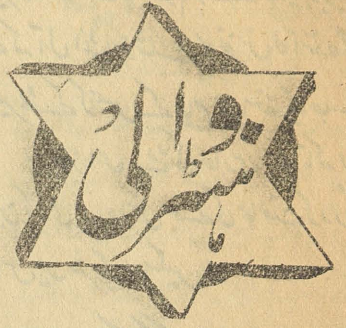
ڈائر دُوارہ میں رہنے والے ہندوستانیوں کو سب سے زیادہ تشویشناک مسئلہ درپیش ہے کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو حبش کے تمام لوگ جنگ کے لئے چلے جائیں گے اور سرحد پر کوئی نہ رہے گا اس سے ایسا قبیلے کے لوگوں کو اچھا موقع ہاتھ آجائے گا اور وہ فوج کی عدم موجودگی میں ہندوستانیوں پر آسانی سے حملہ کرسکیں گے۔

اس قبیلے کے لوگوں کی تعداد کئی ہزار ہے اور یہ لوگ بہت ہی شیطان اور چالباز ہوتے ہیں دن میں آپ کے ساتھ کھانا کھائیں اور رات میں آپ ہی پر حملہ کردیں۔ انہوں نے برطانی شمالی لینڈ کے لوگوں کو کئی مرتبہ لوٹا ہے اور اُن کو ہلاک کردیا ہے۔ یہ لوگ کسی سے بھی نہیں ڈرتے برطانی سفیر نے تمام ہندوستانیوں کو حکم دیا ہے کہ اُن کے پاس جتنے ہتھیار ہیں وہ سب سفارت خانہ میں جمع کردیں۔ حبش میں ہندوستانی لوگ زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں۔ اور تین ماہ کے لئے اشیار خوردنی جمع کرنے کا جو حکم ہوا ہے جب تک حکومت اُن کی امداد نہ کرے گی وہ کسطرح اسقدر سامان خرید سکتے ہیں۔

یونان میں پھر بلوہ ہوگیا

مارشل لا کا نفاذ

ایتھنس ۲۰ اگست۔ حال ہی میں کریٹ کے مزدوروں کے بلوہ کے بعد فسادات پولس میں بھی ہوئے ہیں مسلح بیکاروں کے کالے جھنڈوں کا ایک جلوس نکالا۔ وہ کالمٹا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ فوج تیزی سے بھیجی جارہی ہے ضلع میسانہ میں ایک شخص ہلاک ہوا۔ اور چھ مجروح ہوئے۔ جہاں کہ مارشل لا نافذ کردیا گیا ہے۔ رگلیانی کے کاشتکاروں نے حکام کو



لندن میں آگ میں چلنے کا مظاہرہ

ایک ہندوستانی کی اولوالعزمی

لندن۔ برطانی سائنسداں جلد ہی آگ میں چلنے اور ناچنے کی حقیقت کے متعلق ریسرچ کرنے والے ہیں۔ جب کہ ایک ۲۹ سالہ کشمیری مسمی خدابخش سرکردہ سائنسدانوں کے روبرو جن میں ڈاکٹر سرل برٹ پروفیسر لندن یونیورسٹی بھی شامل ہیں آگ میں چلنے کا مظاہرہ کریں گے۔

مظاہرہ ۱۷ ستمبر کو ہوگا۔ مظاہرہ کے لئے ہندوستان سے ہوائی جہاز کے ذریعہ ایک خاص لونٹ ک منگائی گئی ہے اور مظاہرہ کرنے سے قبل خدابخش کئی دن روزہ رکھیگا۔

شملہ ۲۴ اگست آج صبح پبلک اکاونٹس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جسمیں مختلف ریلوں کے حسابات کی جانچ کی گئی۔

لندن ۲۳ اگست۔ کل جو بانکی ہوا باز ہیرو بی سے روانہ ہوا تھا وہ شام تک ہیرو ل نہیں ہونچا۔ لاپتہ ہے۔

چین میں نیا صدر کون ہوگا

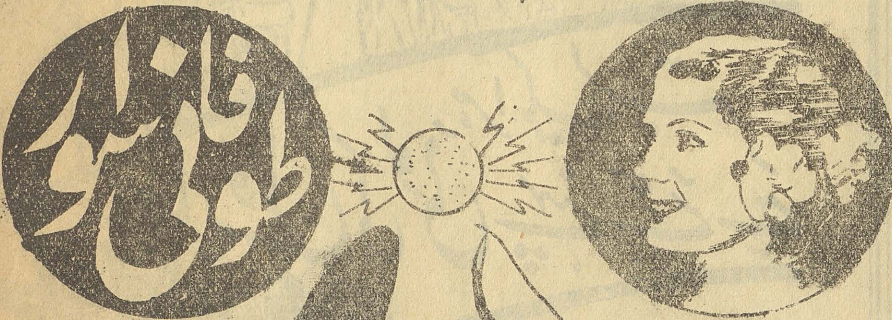
لندن۔ بذریعہ ڈاک۔ مسٹر ایچ کانگ اگزیکیٹو کمیٹی کے ابھی تک پریذیڈنٹ ہیں اور یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ بین الاقوامی عدالت کے جج رانگ چنگو ہی کو صدر مقرر کیا جائے۔

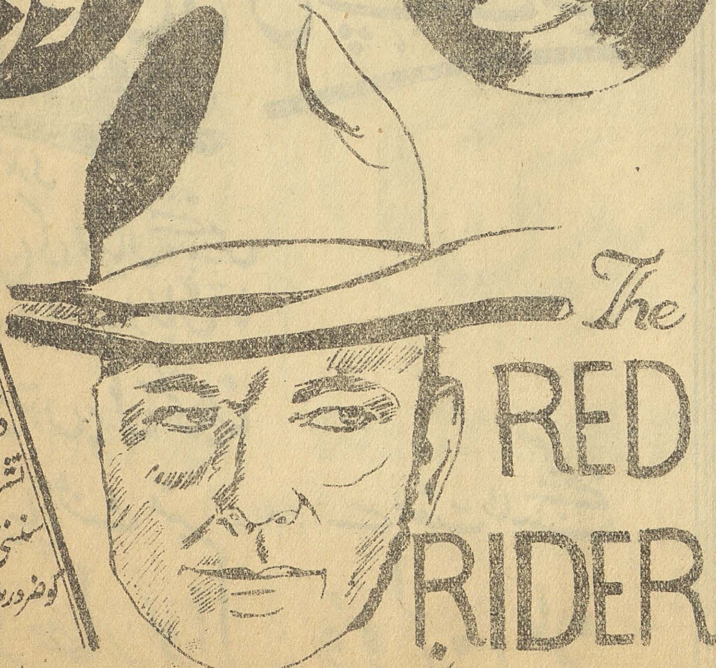
ایک چھوٹا ہوائی جہاز

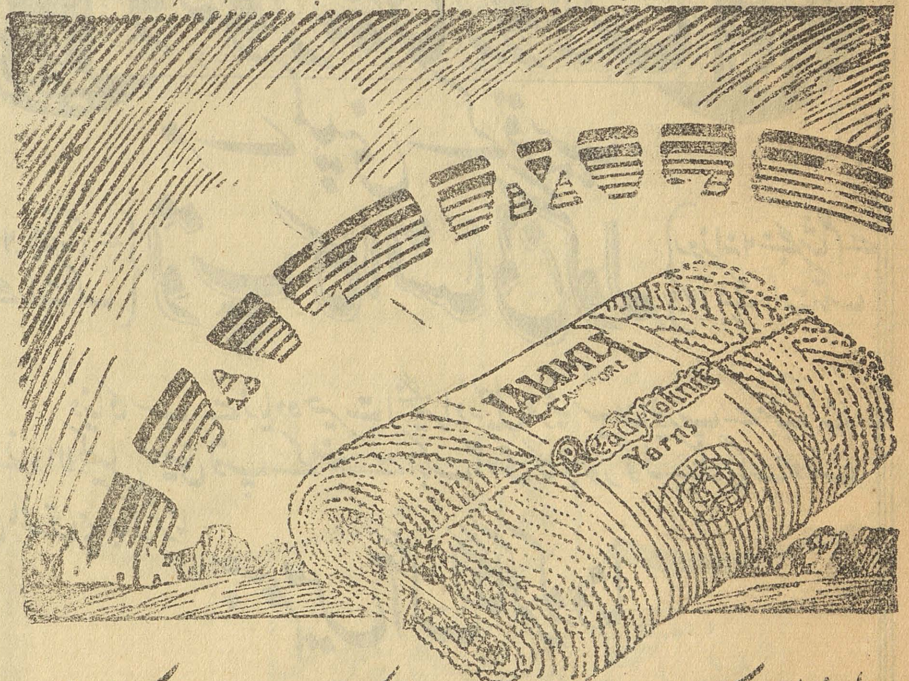
لندن۔ زیکوسلوکیہ سے یہاں ایک چھوٹا ہوائی جہاز لایا گیا ہے اس میں فی گھنٹہ ۲½ گیلن پٹرول صرف ہوتا ہے۔ اور اسکی زیادہ سے زیادہ رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ ہے۔

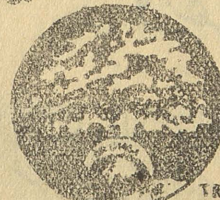
نظم ۴ قطعات ۲۱۰ پونڈ میں

لندن۔ روڈیارڈ میں کپلنگ کی مِنڈالے نامی نظم کے پہلے ۴ قطعات فروخت کئے گئے جن کی قیمت ۲۱۰ پونڈ وصول ہوئی ہے۔









آل انڈیا سری چتر گپت ونشی سری واستو

دوسری کالیستھ کانفرنس کانپور

۵ و ۶ ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو ہوگی

برادران قوم، ہم آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے سرکلر ۱ و ۲ کی قدر کی ہے اور کانفرنس ہذا میں شرکت کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہم کو اسقدر امید نہ تھی کہ اس کانفرنس کی باقاعدہ مشتہری نہ ہوتے ہوئے بھی آپ جسقدر دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور اُن اصحاب کے تو ہم خاص طور پر شکر گذار ہیں جنہوں نے اپنے اپنے شہر و گاؤں میں سبھائیں قائم کرنے کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ اور ممبران کمیٹی استقبالیہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ سرکلر ہذا کے ملاحظے سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کمیٹی استقبالیہ اس کانفرنس کو کس حد تک کامیاب بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔

اب ضرورت یہ ہے کہ آپ صاحبان سرکلرات شائع شدہ کو بغور پڑھیں اور شرکت کانفرنس کے لئے مصمم ارادہ کر لیں۔ کانفرنس کا پورا پروگرام ہم آپ کی خدمت میں بذریعہ سرکلر ۵ ۱۵ ستمبر تک بھیج دیں گے تاکہ آپ کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

یاد رہے

کہ اس کانفرنس میں صرف چتر گپت ونشی سری واستو دوسرے یعنی دہرم دھوج صاحب کی اولاد جو صحیح النسب نجیب الطرفین ہیں شریک ہو سکیں گے دیگر اصحاب اس کے خلاف کوشش نہ کریں ورنہ شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ وقت بہت قریب ہے اسلئے براہ کرم بلا انتظار مزید اپنا کام جلد شروع کر دیں۔

مہاتما جی نے پھلوں کا کھانا بھی ترک کر دیا

محض ساگ پات پر گذر

الہ آباد - ۲۶ ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے اب پھلوں کا کھانا بھی ترک کر دیا ہے اور اب وہ صرف ساگ پات پر گذر کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات وہ بکری کا دودھ پینا بھی بند کر دیتے ہیں۔ اور ساگ پات کے سوائے کچھ نہیں کھاتے۔ مہاتما جی یہ تجربہ معلوم کرنے کی غرض سے کر رہے ہیں کہ آیا انسان صرف ساگ پات پر گذر کر سکتا ہے اور زندہ رہ سکتا ہے۔ وہ صرف ساگ ہی کھاتے ہیں جسکو دیہاتی لوگ کھاتے ہیں۔

برطانی فوج افریقہ کو

لندن - ۲۶ ر اگست - "نیورلیا" نامی برطانی جہاز ۱۲ سو افراد پر مشتمل فوجی دستہ لے کر مالٹا کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ دفتر جنگ کا بیان ہے کہ وہ مالٹا اور عدن کو اسی قسم کے دستے بھیجتے رہیں گے جب تک وہاں مقررہ تعداد پوری نہ ہو جائے۔ یہ جہاز یکا یک روانہ ہوا ہے ورنہ ستمبر کے آخر تک حالات انتظام کے بموجب اسے فوجیں لے جانے کے لئے استعمال نہ کیا جانا چاہئے تھا۔

بودھ مندر میں تیسری مرتبہ چوری

تین سو اونس سونا غائب

رنگون ۲۷ ر اگست - ضلع تھاٹن کے مشہور مندر کیا کھیتو میں اس سال تیسری مرتبہ چوری ہوئی اور تین سو اونس سونا چوری ہو گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مندر کے چوکیدار کتوں کے بھونکنے کی آواز سے جاگ گئے مگر وہ کچھ کر بھی نہ جاسکتے تھے کہ باہر سے کسی نے ان پر گولی چلائی۔ جب وہ باہر سے نکلے تو ان کو معلوم ہوا کہ حملہ آور سونا چرا کر بھاگ گئے ہیں۔ اور مندر پر ایک سیڑھی لگی ہوئی ملی۔ مندر میں چوری کا یہ تیسرا موقع ہے۔

اسمبلی کے ایک ممبر کی نامزدگی

ناگپور - ۲۲ ر اگست - مسٹر ڈی جے این سی آئی سی ایس کو لوکل گورنمنٹ نے اسمبلی کے لئے ممبر نامزد کیا ہے۔

برطانی جنگی جہازوں کی نقل و حرکت سے اٹلی کو پریشانی

قاہرہ ۔ ۲۷ اگست ۔ گذشتہ دو روز کے اندر نہر سویز سے سترہ اطالوی ہوائی جہاز گذر چکے ہیں جن میں فوج اور مزدور تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ لیگ کونسل میں حبش کے خلاف اٹلی کا میمورنڈم بہت طویل دستاویز ہوگی، جس میں حبش کی جارحانہ کاروائیاں مع فوٹو کے بتلائی جائینگی ۔ اور لیگ سے حبش کو نکالنے کا مطالبہ کیا جائیگا ۔ اخبارات کی اطلاع کے مطابق ایر البحر سانیوتے تار دیا ہے کہ اٹلی کے جس سمندر پر خطرہ سب سے زیادہ ہو وہاں بحری خدمات حاضر ہیں اس سے یہ مطلب اخذ کیا جارہا ہے کہ یہ اس خبر کا جواب ہے کہ برطانی جنگی جہازوں کی نقل و حرکت شروع ہوگئی ہے۔ اس خبر کو اٹلی کے اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔

اطالوی فوج کی نقل و حرکت تقریباً ختم ہوچکی ہے ۔ سائنور مولینی پر شام کے وقت بم برسائے جبکہ شام کے وقت شہر لوزانو پر فرضی ہوائی حملہ کیا گیا

عدیس ابابا سے پیرس میں اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ بظاہر صورت اس واقعہ سے متاثر ہوکر حبش کو غیر ملکی لوگوں چھوڑنے جارہے ہیں حبش کے بنک نے غیر ملکی سکہ کی فروخت بند کردی۔

عدیس ابابا سے لوگوں کی روانگی مسلسل جاری ہے اطالوی سفارت خانہ سے ریلنے کا غذات نکالے جارہے ہیں غیر ملکی دوکان دار اپنے مال کی فہرست تیار کر رہے ہیں اور اپنے اپنے سفارت خانہ کو بھیج رہے ہیں۔

ذیس اننا شاہ حبش نے یمن میں سفارت خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عدن ۲۷ اگست ۔ اریٹریہ سے اطلاع ملی ہے کہ اطالوی حکام نے ۵ ہندوستانی اور برطانی رعایا کو اس بنا پر گرفتار کرلیا ہے کہ انہوں نے عدن کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں بیوپاری انجمنوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مسوا مزید سامان سوداگری روانہ نہ کریں۔

فیڈرل اسمبلی میں بنگال کی نمایندگی کس کو کتنی نشستیں ملیں گی

کلکتہ ۲۵ اگست ۔ جدید اصلاحات کے ماتحت فیڈرل لیجلیچر کے لئے حلقہ بندی کے متعلق حکومت بنگال کی تجاویز ایک میمورنڈم کی شکل میں آج شائع ہوگئی ہیں ۔ فیڈرل اسمبلی میں بنگال کے لئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ۔ اُن کی فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ ۲۷ نشستوں میں سے دس جنرل نشستیں ہیں جمیں سے تین ان لوگوں کے لئے مخصوص کردی گئی ہیں جن کو ہندوؤں کی پست اقوام میں علیحدہ طبقہ قرار دے دیا گیا ہے ۔ ۱۷ نشستیں مسلمانوں کے لئے ایک اینگلو انڈین ۔ ایک یوروپین نشست ایک ہندوستانی عیسائی ۔ تین صنعت و تجارت ۔ ایک زمیندار ۲ مزدور ایک نشست عورتوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

طریقہ انتخاب

طریقہ انتخاب یہ ہوگا کہ جنرل اور مسلم فرقوں کی نمایندگی کرنے والے ممبران کو اس حلقہ انتخاب کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا جو صوبہ کی کونسل کے ممبران ہوں گے۔

عام انتخاب کے لئے ان قوموں کے لئے جن کو ہندوؤں کی پست اقوام میں علیحدہ طبقہ خیال کیا جاتا ہے ۔ مندرجہ ذیل واقعات استعمال کی جائیں گی ۔

۹ ۔ ایک انتخابی گروپ ہوگا جو کہ ان تمام اشخاص پر مشتمل ہوگا جو ابتدائی انتخاب ہوگا کامیاب ہوئے ہیں ۔ عورتوں اینگلو انڈینوں ۔ یوروپینوں اور ہندوستانی عیسائیوں ممبروں کے ذریعہ پُر کیا جائے گا۔

حکومت ہند نے مزدوروں تاجروں اور زمینداروں کی نشستوں کے متعلق طریقہ انتخاب ابھی تک منظور نہیں کیا ۔ حکومت بنگال نے ان کے متعلق خود طریقہ انتخاب کا اعلان کردیا ہے

ایک سے زیادہ کرپان رکھنے پر کسی سکھ کو گرفتار نہ کیا جائیگا

پنجاب گورنمنٹ کا حکم

لاہور ۲۶ اگست ۔ لوکل گورنمنٹ نے تمام ضلع کے حکام کو ہدایت کردی ہے کہ ایک سے زیادہ کرپان رکھنے والے سکھ کو گرفتار نہ کیا جائے جب تک مزید احکام جاری نہ ہوں۔

جوٹ الیسوسی ایشن کے ۴ ممبر گرفتار

کلکتہ ۲۶ اگست ۔ آج مقامی پولیس نے جوٹ ایسوسی ایشن کے ۴ ممبران کو قمار بازی کے الزام میں گرفتار کرلیا۔

بعد ازاں ان کو ایک ایک سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے ۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سمبھو

صداقت



ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

حجابِ حسن

از جناب شاہد صدیقی اکبر آبادی

وقارِ جلوہ سے ترکِ حجاب ہو نہ سکا
نقاب اُلٹ کے بھی وہ بے نقاب ہو نہ سکا

نگاہ پھیر کے تو نے اُسے مٹا ہی دیا
جو انقلاب جہاں سے خراب ہو نہ سکا

حجابِ حسن کا شکوہ کروں تو کس منہ سے
میں اپنے سامنے خود بے حجاب ہو نہ سکا

تمہاری بزم میں لائی تھی آرزوئے سکوں
یہاں بھی خاتمۂ اضطراب ہو نہ سکا

تری نظر نے نظامِ جہاں بدل ڈالا
ہمارے دل ہی کوئی انقلاب ہو نہ سکا

میں اپنے مسلکِ وحشت پہ ناز کرتا ہوں
کہ میرے ساتھ وہ جلوہ خراب ہو نہ سکا

نگاہِ شوق کی قوت کا معترف ہو جا
حجاب ہو نہ سکیگا حجاب ہو نہ سکا

کوئی عمل تو رہے یادگارِ بزمِ فنا!
گناہ کر جو شریکِ ثواب ہو نہ سکا

عجب مقام ہے دنیائے عاشقی شاہد
وہی خراب ہوا جو خراب ہو نہ سکا

عراق کی جدید ملکی تقسیم

وزارت داخلہ عراق نے اپنی جدید اصلاحی اسکیم کو عمل میں لانے کے لئے مملکت عراق کی جدید تقسیم کا خاکہ مرتب کیا ہے۔ جس کی رو سے ملک پانچ صوبوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

۱۔ ولایت موصل مع علاقہ اربیل ۔ ۲۔ ولایت کرکوک مع سلیمانی ۳۔ ولایت بغداد مع دلیام ۔ ۴۔ ولایت دلوانیہ مع کربلا ۔ حیلا اور جنوبی صحرا وغیرہ ۔ ۵۔ ولایت بصرہ مع عمارہ و منتق

عراق پارلیمنٹ کا افتتاح

بصرہ ۱۰ اگست ۔ شاہ غازی نے ۸ اگست کو نئی مجلس کی پہلی رسم افتتاحی ادا فرمائی ۔ شاہ غازی نے اپنی تقریر میں رقبہ فرات کی امن شکن کارروائیوں کا ذکر کیا اور اختیار کردہ تدابیر پر اظہار مسرت فرمایا۔

جلالت مآب نے یہ امید ظاہر کی کہ ایرانی حکومت سے جو گفت و شنید ہو رہی ہے وہ سارے متنازعہ فیہ امور کے دوستانہ تصفیہ پر منتج ہو گی ۔

دنیائے اسلام

سُلطان ابن سعود کا نیا معاہدہ

سلطان ابن سعود کی حکومت نے حکومت سوڈان اور ایسٹرن کمپنی سے ایک جدید معاہدہ کیا ہے یہ معاہدہ پورٹ سوڈان اور جدہ کے مابین بحری تاروں کے استعمال سے متعلق ہے

معاہدہ کی شرائط حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ حکومت حجاز و سوڈان دونوں ایسٹرن کمپنی کو اپنے اپنے حدود کے اندر بحری تاروں کے استعمال اور محافظت کی اجازت دیتی ہیں ۔ یہ اجازت نامہ ان شرائط کے ماتحت ہے جن کی تشریح معاہدہ ہذا میں درج ہیں ۔ اور جن کی پابندی کمپنی مذکور کے لئے لازمی ہے۔

۲۔ جدہ میں بحری تاروں کے لئے سعودی حجازی ملازمین سے کام لیا جائے گا جو محکمہ ڈاک اور تارگھر سے متعلق ہوں گے ۔ اور جن کے لئے ایسٹرن کمپنی بطور تنخواہ کے حکومت حجاز کو دو سو چالیس پونڈ سالانہ دیا کرے گی ۔ اور بحری تاروں کو برابر اچھی حالت میں رکھے گی جیسا کہ معاہدہ کی شرط میں ہے ۔

۳۔ جدہ میں جو کچھ بحری تاروں کی اجرت ہو گی وہ سب حکومت حجاز کی ہو گی ۔ اس کے برعکس پورٹ سوڈان کے تاروں کی اجرت کمپنی مذکور کی ہو گی خواہ یہ تار پورٹ سوڈان سے ارسال ...... کیے جائیں یا کمپنی مذکور کے تاروں کے ذریعہ اور کہیں سے ۔ اسی طرح جو تار براہ راست سوڈان سے حجاز کمپنی مذکور کے تاروں کے ذریعہ جائیں گے اُن کی اجرت حکومت سوڈان لے گی ۔ نیز کمپنی مذکور کو تاروں کی اُس اجرت پر اکتفا کرنا ہو گا جو حسب معاہدہ طے ہے ۔

کمپنی حکومت حجاز اور حکومت سوڈان کے تاروں کی اجرت عام اجرت سے نصف لے گی معاہدہ کرنے والی تینوں جماعتیں باہم دیگر اپنا اپنا حساب ماہ بماہ ایک دوسرے کو دیا کریں گی ۔

حکومت حجاز بحری تاروں کے اس معاہدہ کی رو سے لاسلکی کے ذریعہ مختلف ممالک جیسے عراق شام ایران عمان یمن وغیرہ سے مراسلت بھیجنے اور وصول کرنے میں آزاد ہے علی ہذا القیاس سمندروں میں جہازوں سے اور ہوائی جہازوں سے بھی ۔

حکومت حجاز اس بات کا عہد کرتی ہے کہ مذکورہ بالا ممالک سے بیرونی ملکوں کو کوئی تار روانہ نہ کرے گی ۔ نہ وصول کرے گی ۔ نیز حکومت حجاز اس بات کا بھی عہد کرتی ہے کہ عراق ۔ شام ۔ یمن ۔ شرق اردن کو چھوڑ کر دیگر تمام بیرونی ممالک میں سرکاری اور غیر سرکاری ہر قسم کا تار ارسال کرے گی اس کے بالمقابل کمپنی مذکور عہد کرتی ہے کہ ان تاروں کی آمدنی میں سے جو کمپنی کو ہو گی ایک خمس حکومت سعودیہ کو دیتی رہے کہ جبتک معاہدہ قائم رہے گا ۔

مسائل عراق و ایران

عراق و ایران کے سرحدی نزاع کے متعلق جو گفت و شنید جنیوا میں ہو رہی تھی وہ اگرچہ اب تک کسی خاص نتیجہ تک نہیں پہونچی ۔ لیکن عراقی وزیر خارجہ نوری پاشا سعید جنیوا سے واپس عراق چلے آئے ہیں انہوں نے اپنی سرگرمیوں کی ایک مفصل رپورٹ پارلیمنٹ کے سامنے بھی پیش کی ہے ۔

اسی ضمن میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نوری سعید پاشا خود طہران جائیں گے ۔ اور حکومت ایران سے براہ راست گفتگو کریں گے ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اصلاح حال کے متعلق یہ تجویز بین الاقوامی مجلس کی باضابطہ کارروائیوں کے درمیان سامنے آئی تھی ۔ جس کو جانبین نے منظور کر لیا ہے ۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۱ و ۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پہ بھی وہی ہو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۲ | کانپور ۷ر ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان کے چند مخلص کارکنوں میں سے ایک ہیں اور چاہے پنڈت جی کے سیاسی عقائد سے کسی شخص کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ مگر آپ کے ایثار و قربانی کا ہر ایک شخص مداح ہے۔

مسز نہرو کی شدید علالت کی اطلاعات نے اہل ملک کے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے اور ہر شخص کی یہ دلی خواہش تھی کہ اس موقع پر حکومت کو چاہیئے کہ وہ پنڈت جی کو رہا کر دے چنانچہ اس سلسلہ میں حکومت صوبجات متحدہ اور حکومت ہند کے درمیان خط و کتابت بھی ہو رہی تھی۔ بہر حال اب یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہز اکسلنسی والیسرائے نے پنڈت جواہر لال نہرو کو عام خواہش کے مطابق بلا شرط رہا کر دیا۔ جس کے لئے اہل ہند ہز اکسلنسی کے ممنون ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے رہا ہونے کے بعد ایک بیان دیا ہے جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

"گذشتہ سوموار یعنی ۲ر ستمبر کو مجھے ڈاکٹر اسٹیفن کے پاس سے جو کہ صحت گاہ بیڈن ویلز کے انچارج ہیں۔ اس مطلب کا ایک بحری تار ارسال ہوا تھا کہ میری اہلیہ کی حالت نازک ہے۔ اور انہوں نے انڈیا آفس اور والسرائے کو بھی اس سے مطلع کر دیا ہے اسی رات کو میرے پاس مندرجہ ذیل پیغام پہونچایا گیا:۔

"پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ کی نازک حالت کے بارے میں جرمنی سے ڈاکٹر اسٹیفن کا بحری تار آنے پر گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے پنڈت جواہر لال نہرو کو فوراً جرمنی جانے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی اہلیہ کی تیمارداری کر سکیں۔ اور اس لئے قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۰۱ کے ماتحت اُن کی سزا معطل کر دی گئی ہے

حالانکہ مجھے اس دفعہ کے الفاظ تو یاد نہ تھے لیکن میں نے یہ ضرور اخذ کیا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کے فیصلہ کے پیش نظر میری سزا ختم ہو گئی ہے مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ میری رہائی پر کسی قسم کی پابندیاں یا شرائط عائد نہیں ہیں۔ لیکن اگر میں فروری ۱۹۳۶ء سے قبل ہندوستان واپس آگیا جبکہ میری سزایابی کی مدت ختم نہ ہوئی تو مجھے پھر جیل جانا پڑے گا۔

میں نے حکومت کی خوش اخلاقی پر اظہار پسندیدگی کیا۔ لیکن میں نے یہ ضروری سمجھا کہ چند معاملات کے بارے میں وضاحت ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہونے پائے۔ پس میں نے اُن کے بارے میں حکومت سے تحقیقات کی اُس کے جواب میں مجھے ۴ر ستمبر کو مندرجہ ذیل پیغام دیا گیا:

۱۔ میں اگر فروری ۱۹۳۶ء سے پہلے ہندوستان واپس آگیا اور پھر مجھے جیل جانا پڑا تو میعاد سزایابی میں کوئی توسیع نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ فروری میں ختم ہو جائے گی۔

۲۔ یورپ میں میرے سفر پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی۔

۳۔ میری رہائی اور ہندوستان سے روانگی کے درمیانی عرصہ میں بھی مجھ پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی لیکن گورنر جنرل باجلاس کونسل نے مجھ سے یہ توقع ظاہر کی کہ میں اس درمیانی عرصہ میں کوئی بھی سیاسی تقریر نہیں کروں گا۔

اس پیغام کے موصول ہونے کے نصف گھنٹہ کے بعد ہی میں الموڑہ جیل سے روانہ ہو گیا۔ اور سیدھا الہ آباد پہونچا۔

میں اس سلسلہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میرے سر پر ذمہ داری کا بار بھاری نہیں ہے ۱۹ ماہ سے زیادہ جیل کی چار دیواری کے اندر رہنے کے بعد میرے لئے یہ نہایت مغالطہ کی بات ہوگی کہ میں فوراً پلیٹ فارم پر پہونچکر عوام کے اہم مسائل پر اپنے رفقاء کار یا دیگر اصحاب کو مشورہ دینا شروع کر دوں۔

اگر میں اپنی میعاد سزایابی ختم کرنے کے بعد بھی رہا ہوتا تو بھی مجھے نئی تبدیلیوں اور نئے صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ وقفہ کی ضرورت ہوتی۔ کیونکہ میں اپنے دوستوں اور رفقاء کار سے مشورہ کئے بغیر کسی فیصلہ پر پہونچنا میرے لئے گستاخی کا باعث اور میرے رفقاء کے حق میں نامناسب ہوتا۔

میری اچانک اور غیر متوقع رہائی نے میرے لئے خود کو جدید صورت حالات کے مطابق بنانا اور بھی مشکل کر دیا ہے۔

میں جس وجہ سے اس وقت رہا کیا گیا ہوں وہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ فی الحال مجھے اس کے سوائے اور کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور

گرفتاری کہا جاتا ہے کہ پنڈت دیو نرائن پانڈے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

بھلا ایجنسی مسٹر دھنی رام بھلا۔ سول ایجنٹ فلکس کمپنی ایک اولوالعزم تاجر ہیں۔ توپخانہ بازار سے آپ کا دفتر مسٹن روڈ (سابق دفتر برڈ کمپنی) پر منتقل ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں مسٹن روڈ کے تمام دوکانداروں کو (گیا پرشاد لائبریری) تک مٹھائی تقسیم کی۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۴ر ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈووکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جلسہ شروع ہونے سے پہلے چند ممبران نے کارنیوالوں میں قمار بازی کی شکایت کی اور چاہا کہ ان کا لائیسنس منسوخ کر کے کھیل بند کرا دیا جائے لیکن بعد بحث و مباحثہ یہ طے ہوا کہ ان کو لکھا جاوے کہ وہ قمار بازی بند کر دیں ورنہ شرائط کے مطابق اُن سے زمین خالی کرالی جاوے۔

میونسپل انتخابات کی تاریخیں بدلنے کی بابت گورنمنٹ کا فیصلہ بورڈ کے سامنے پیش ہوا انتخابات کی فہرستیں بنانے کے سلسلہ میں رکھے ہوئے عملہ کی تنخواہ کی منظوری کے سلسلہ میں یہ بحث رہی کہ ۳ ہزار روپیہ جو منظور ہوا ہے اُس سے زیادہ نہ خرچ کیا جاوے لیکن بورڈ نے کل عملہ کی تنخواہوں کی رقم کو منظور کر لیا۔

دیال تہکاری دواخانہ کو ۵ اروپیہ ماہوار اور سنسکرت کنیا پاٹھ شالہ (آنند باغ) کو دس روپیہ ماہوار سے بڑھا کر ۲۵ روپیہ ماہوار امداد یں منظور کی گئی۔

مانٹیسری اسکول کے بند کرنے کا مسئلہ بھی بورڈ میں پیش ہوا۔ اور اُس پر گرما گرم تقریریں ہوئیں۔

پٹکاپور۔ صدر بازار۔ انور گنج۔ اور مول گنج وارڈ میں لڑکیوں کی جبریہ تعلیم کے لئے مندرجہ ذیل ٹیچر ہیں رکھنے کیلئے رقوم منظور کی گئیں۔

۹ وی ٹی سی لیڈی ٹیچرس	۳۰ روپیہ ماہوار سے
۳۹ پی ٹی سی لیڈی ٹیچرس	۲۰ روپیہ ماہوار سے
۳۹ خادمائیں	۹ روپیہ ماہوار سے
۹ سوپرس	۲ روپیہ ماہوار سے
۳ سوپرس	ایک روپیہ ماہوار سے
۹ اسکول کیلئے مکانات	۷۵ روپیہ ماہوار سے
۳ " "	۴۰ روپیہ ماہوار سے
دیگر متفرق اخراجات	۴۰ روپیہ ماہوار

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ بتاریخ ۳۰ر اگست ۱۹۳۵ء بصدارت مسٹر اے ایم سوٹر منعقد ہوا۔

جنوبی سیسامئو اور فکٹری ورکمین رقبہ میں بہت سی سڑکیں اور سیور بنانے کے لئے اور گوٹھیا میں بڑے نالے کے بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے رائے بہادر برجندر سروپ پارک کی سڑکیں بنانے کا ٹنڈر بھی منظور ہو گیا۔ انور گنج تھانہ کے پاس اور دراے پوروہ میں کئی پلاٹوں کے نمبر اور شرح قیمت طے ہوئی ۲۷۴۰۰۰ روپیہ کے پلاٹوں کی فروخت منظور ہوئی اس طرح پہلی اپریل ۱۹۳۵ء سے ابھی تک ۲۳۰۰۰ ، ۷ روپیہ کے پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں اس میں منو پوروہ کے پلاٹوں کی فروخت شامل نہیں ہے جن کی منظوری آئندہ جلسے میں ہوگی۔

پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت جواہر لال نہرو جیل سے رہا ہو کر الہ آباد تشریف لائے اور چند گھنٹے قیام فرما کر آسٹریا ہوائی جہاز سے یورپ کے لئے روانہ ہو گئے۔

یہ ہوائی جہاز کانپور کے ہوائی جہاز کے اسٹیشن پر ۵ر ستمبر کو ۵ بجکر ۵ منٹ پر پہونچا جہاں پنڈت جی کا ڈاکٹر مراری لال۔ ڈاکٹر جواہر لال پنڈت بالکرشن شرما اور مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن وغیرہ نے استقبال کیا۔

پنڈت جی کے ساتھ سیٹھ جمنا لال بزاز بھی تھے پنڈت جی سے رات کے کھانے کے متعلق کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ساڑھے گیارہ سو کرایہ دیا گیا ہے اس میں کھانا بھی شامل ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد جہاز دہلی کے لئے روانہ ہو گیا۔

کانگریس اور انتخابات

کانپور میں بھی کانگریس کمیٹی انتخابات میں حصہ لے رہی ہے۔ اور چونکہ یہاں بھی دو پارٹیاں ہیں اور دونوں پارٹیوں نے اپنی اپنی فہرست علیحدہ علیحدہ شائع کی ہے (جو صداقت کے گذشتہ پرچوں میں شائع ہو چکی ہے) اسلئے پراونشل الکشن بورڈ کی طرف سے مسٹر رفیع احمد قدوائی اور مسٹر سمپورنانند کانپور آ رہے ہیں۔ تاکہ وہ یہاں کے حالات بچشم خود دیکھ کر فیصلہ کریں۔

انتخابات

یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ حکومت نے کانپور میونسپل بورڈ کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا کہ انتخابات بجائے دسمبر کے نومبر میں ہوں۔

اب حسب معمول انتخابات نومبر میں ہوں گے۔

اکبر سنگھ ڈاکو

مسٹر حشمت علی صاحب پرگنہ افسر کانپور کے اجلاس میں ضلع کانپور کے مشہور ڈاکو اکبر سنگھ کا مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔

عورت پر قاتلانہ حملہ

ایک شخص مسمی انبل نے اپنی بیوی پر چاقو سے قاتلانہ حملہ کیا جو مجروح ہو کر اسپتال میں داخل کر دی گئی۔ اور حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

قتل!

موضع بل گاؤں تھانہ سچینڈی میں چند بدمعاشوں نے مسمی چتولال کے مکان میں گھس کر اُسے قتل کر دیا۔ مقتول اپنے مکان میں سو رہا تھا۔

مرچنٹ چیمبر

کہا جاتا ہے کہ حکومت صوبجات متحدہ نے طے کیا ہے کہ مرچنٹ چیمبر آف کامرس کو کونسل میں نمائندگی نہ دی جاوے

اگر یہ خبر واقعی صحیح ہے تو نہایت افسوسناک ہے اور کانپور کے بڑے تاجران کے طبقہ کی حق تلفی ہے

خودکشی

پنڈت لون لال عمر ۲۳ سال ساکن چمن گنج نے خودکشی کی غرض سے افیون کھالی اور اسپتال جاکر انتقال کر گئے۔

آوارہ گردی

آوارہ گردی کے الزام میں مسمی کالکا کو ایک سال قید سخت کی سزا مسٹر اسٹور کی عدالت سے ہوئی ہے

کارنیوال

کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کارنیوالوں کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے شو بند کر دیں۔

پکٹنگ

پنڈت دیو نرائن پانڈے اور مولوی عبدالقیوم نے کارنیوال پر پکٹنگ کیا۔

(بقیہ کالم ۳ پر)

سبد گل

معاصر لندن ٹائمز لکھتا ہے کہ اٹلی کے خلاف کارروائی کرنے کے مسئلہ پر لیگ میں اُسی وقت بحث کی جائے گی۔ جب اُس سے کوئی جارحانہ عمل ظہور میں آجائے گا۔

ماشاء اللہ۔ چوہے کے مرجانے کے بعد گوبر سنگھانے کا کیا خوب عمل ہے۔ حبش تو اس وقت کہہ رہا ہے کہ ؎

بہ لبم رسیدہ جانم تو بیا زندہ جانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بہ چہ کار خواہی آمد

لیکن ادھر وہی عراق سے تریاق لانے کی فکر ہے۔

اطلاع ہے کہ گذشتہ موقع پر جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کرنے کے بعد سے ہر ہٹلر کے گلے میں کچھ تکلیف پیدا ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے اُن کو اپریشن کرانا پڑا۔

یورپ والوں کو آئندہ نئی نئی خراشیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے کیونکہ اب ہٹلر گلا پھاڑ پھاڑ کر چلایا کریگے۔

جرمنی میں اخباروں پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں اُن کے خلاف برطانی اخبارات سخت احتجاج کر رہے ہیں۔

جیسے کہ ہندوستان کے سب اخبارات آزاد ہی تو ہیں۔

سائنور مولینی نے ڈیلی میل لندن کے نمائندہ کو بیان دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر جنیوا میں یہ طے ہوگیا کہ اٹلی کے خلاف نہر سویز بند کر دی جائے اور جنگ کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں تو اٹلی فوراً لیگ کو چھوڑ دے گا۔

یہ ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ جب تک اپنی ہاں میں ہاں ملائے تو لیگ لیگ ہے۔ ورنہ الگ۔

پھر فرماتے ہیں۔

"اگر لیگ کے اس طرز عمل سے عالم گیر جنگ شروع ہو جائے۔ جس سے یورپ کی تمام غیر مطمئن خواہشات کے لئے دروازہ کھل جائے گا۔ اور جس میں ایک کروڑ جانیں ضائع ہوں گی۔ تو اس کی ذمہ داری سرتاپا لیگ پر عائد ہوگی۔

چہ خوش! یعنی ڈاکو پولیس سے کہیں کہ یا تو ہمیں ڈاکہ مارنے دو ورنہ مقابلہ میں جو جانیں ضائع ہوں گی اُس کی ذمہ داری سرتاسر تم پر ہوگی۔

دوسری جانب ذرا حامیان حبش کا نعرۂ جنگ سنیئے:-

لندن میں افریقی نسل کی مرد اور عورتیں جمع ہوئیں اور حلف اُٹھایا کہ وہ حبش کی امداد کے لئے میدان جنگ میں بھی جانے کو تیار ہیں۔ لیکن اگر اتفاق سے اسے شکست دیدی تو ہم حبش سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ملک کو تباہ کر دیں گے۔ ادیس ابابا کو جلا دیں گے۔ کنوؤں میں زہر ڈالدیں گے۔ ہر قسم کی سبزی کو خراب کر دیں گے۔ وغیرہ وغیرہ تاکہ اٹلی کو معلوم ہو جائے کہ وہ لوگوں کے جذبہ آزادی کو نہیں کچل سکتا۔ ✕

ادب لطیف

لمحات رنگیں

از جناب عامل لدھیانوی

او ستم شعار
یاد کر اُن دلفریب اور خوشگوار لمحات رنگیں کو
یاد کر
جب ہم دونوں فرط شوق میں پہلو بہ پہلو پہاڑ کی چوٹی کی طرف خراماں خراماں بڑھ رہے تھے۔
کیف آگیں آبشار تمھاری قدم بوسی کا فخر حاصل کرنے کے لئے بے تابانہ تمھاری طرف آتے تھے۔
مخملی سبزہ لہلہاتا ہوا مستانہ وار جھوم رہا تھا۔
ہلکی ہلکی زمرد گوں بدلیاں ایک خاص انداز سے
تمھارے سر پر سایہ فگن تھیں
تاکہ
دھوپ کی ناخوشگوار تیزی تمھارے عارض پرنور کی ضیا پاشیوں میں خلل انداز نہ ہو۔
ہاں! اے سرمایۂ خوبی و رعنائی!
یہ بات تو کبھی فراموش نہ ہوگی ——— کہ
جب سبزہ بیگانہ کو پاؤں سے روندتے ہوئے تم نے نزاکت بھری آواز میں کہا تھا:-
"میں نے عشاق کے دل اسطرح پامال کیے"

ع اکثر کبوتر ناج کے دانے چُگ کر ہی اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جو صرف پھل کھاتے ہیں۔ اسے جب دانہ نہیں ملتا تو مجبوراً دوسری چیزوں کی طرف بھی توجہ کرتا ہے جس میں شاید کنکر بھی شامل ہیں۔

سنتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں ایک ایسی چکی ہے جو ناج کے دانوں کے ساتھ کنکروں کو بھی پیس ڈالتی ہے۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بہت سیدھا سادھا اور غریب پرندہ کبوتر ہے۔ کبھی کسی دوسرے پرندے سے لڑنے کا نام بھی نہیں لیتا ہے۔

لیکن کبھی کبھی میاں بیوی میں جھپٹ ہو جاتی ہے چونچ کمزور ہونے کی وجہ سے اس سے ہتھیار کا کام تو لے نہیں سکتا۔ لیکن اپنے پروں کو خوب پھڑ پھڑاتا ہے اس سے یہ خیال نہ کیجئے گا کہ کبوتروں کی زندگی آرام اور سکون کی نہیں ہوتی۔ اکثر آپ دیکھیں گے کہ نر اپنی عجیب و غریب بولی بول کر مادہ کے چاروں طرف ناچتا ہے بس یہی اُس کی محبت ہے۔

✕ ہندوستان کے وفاپرست ان لوگوں کو بے وقوف پاگل سمجھتے ہوں گے۔ لیکن ہندوستان کے بد ماوت آکاش پر بیٹھی کہہ رہی ہے ٹھیک، بالکل ٹھیک۔"

سینما کانفرنس کی تجویز

لاہور یکم ستمبر پنجاب موشن پکچرز اکاڈمی لاہور ۲۶، ۲۷، ۲۹ اکتوبر کو لاہور میں آل انڈیا سینما کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ کر رہی ہے جہیں صنعت فلم سازی کے بارے میں کئی اہم مسائل پر غور ہوگا

عالم نسواں

سفید لڑکیوں کی فروخت

ہالینڈ کا ایک اخبار پرتگالی مشرقی افریقہ کے متعلق حیرت انگیز انکشافات شائع کرتا ہے اسکا بیان ہے کہ وہاں عام طور پر غلاموں کی خرید و فروخت جاری ہے اور گوری عورتیں وہاں لیجا کر لوگوں کے ہاتھوں بیچ دی جاتی ہیں۔

جنوبی افریقہ کی گوری لڑکیوں کو بیش قرار تنخواہوں پر ہوٹلوں میں چائے خانوں میں۔ یا رقص خانوں اور پرائیوٹ مکانوں میں ملازمہ کی حیثیت سے بیرا آیا لارنسو وغیرہ جانے کی ترغیب دیجاتی ہے اور جب یہ وہاں پہونچ جاتی ہیں تو ان کو مالکوں اور آقاؤں کی ملکیت سمجھ لیا جاتا ہے۔ یا تو وہ داشتہ عورتوں کی طرح استعمال کی جاتی ہیں یا کنیزوں کی طرح دوسروں کے ہاتھوں فروخت کر دی جاتی ہیں ان کو بھیجنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب ملازمت کا معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ تو ان کو جنوبی افریقہ سے منزل مقصود تک کا کرایہ ریل اور سفر خرچ بھیجدیا جاتا ہے۔ اور لباس وغیرہ کی تیاری کے لئے بھی کچھ رقم دیدی جاتی ہے۔

جنوبی افریقہ کی لڑکیاں جب روانگی کے پاس کے لئے درخواست دیتی ہیں تو اُن کو خطرہ سے آگاہ کر دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی وہ جانا ہی پسند کرتی ہیں۔ پولیس اگر اس کاروبار کے انسداد کی کوشش کرے تب بھی وہ کسی کو سفر کرنے سے روک نہیں سکتی۔

شادی پر پابندی

کم سنی کی شادی پر پابندیاں تو اکثر ممالک میں رائج ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی شاردا ایکٹ موجود ہے۔ لیکن اب بڑھاپے کی شادی پر بھی پابندیاں عائد کی جانے والی ہیں۔

چنانچہ ملک بلغاریہ کے مقدس کلیسا کے کمیٹی میں ایک تجویز آجکل زیر غور ہے کہ جو لوگ ادھیڑ عمر سے تجاوز کر جائیں اُن کو شادی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

اگر یہ تجویز قانون کی صورت میں منظور ہوگئی تو کسی مرد کو جو پچپن ۵۵ سال سے زیادہ اور کسی عورت کو جو پچاس سال سے گذر چکی ہو بغیر خاص سرکاری منظوری کے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ ارتکاب جرم کے باعث سزا کا مستوجب ہوگا۔

جسمانی طاقت سے ہوائی جہاز چلادیا

لندن یکم ستمبر۔ ایک جرمن ہوا باز نے محض جسمانی طاقت سے ہوائی جہاز چلانے کا مظاہرہ کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلا شخص ہے جسے اس تجربہ میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

بچوں کی دنیا

کبوتر

بسلسلۂ گذشتہ

اکبر بادشاہ کو کبوتر پالنے کا بہت شوق تھا ایران اور توران سے کبوتر منگوائے اور ان کبوتروں کے لئے خاص طور سے کبوتر باز بلوائے تھے۔ ان کبوتر بازوں کی مدد سے ایک کتاب بھی "کبوتر نامہ" کے نام سے تیار ہوئی تھی۔

کبوتر اُڑنے میں بہت تیز مانا گیا ہے کچھ کبوتر آسمان پر بہت کمالات دکھاتے ہیں اسی لئے بادشاہی درباروں میں ان کی بہت قدر کی جاتی تھی۔ گرد باز کبوتروں سے ڈاکیہ کا کام بھی لیتے تھے۔ اور یورپ میں تو ان کو اسکام کے لئے خاص طور پر سدھایا جاتا ہے۔

کبوتر جس وقت خوش ہوتا ہے تو ایک خاص قسم کی بولی بولنے لگتا ہے جسے غٹرغوں کہتے ہیں مگر زیادہ تر چپ ہی رہتا ہے۔

پالتو اور جنگلی جالند دونوں ایک ہی نسل سے ہیں اس لئے کبھی کبھی پالتو کبوتر جنگلی کبوتروں کے ساتھ ملجاتے ہیں اور اُن کے ساتھ رہنے سہنے لگتے ہیں۔ جنگلی کبوتر اپنا گھونسلا درختوں پر نہیں بناتے بلکہ چٹانوں کے سوراخوں ویران گھروں اور کچے کنوؤں میں اپنا گھر بناتے ہیں ٹوٹی پھوٹی دیواروں میں ایک سوراخ ان کے رہنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

کبوتر اپنا گھونسلا گھاس پھونس اور ٹہنیوں سے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے درمیان بناتا ہے ان مہینوں میں اگر آپ کسی کچے کنوئیں میں پتھر پھینکیں تو بہت ممکن ہے کہ اُس میں سے کبوتر کا جوڑا پر پھڑپھڑاتا ہوا باہر نکل آئے۔ پتھر پھینکنے سے یہ گھبرا جاتے ہیں اور باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انڈے دینے کا زمانہ دسمبر سے جون تک ہے لیکن اور مہینوں میں آپ کو اس کے گھونسلے میں انڈے اور بچے ملیں گے۔ مادہ ایک وقت میں دو سفید انڈے دیتی ہے اور بہت سے پرندوں کے بچے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ مگر کبوتر کے بچے بہت ہی بدصورت ہوتے ہیں۔ بالکل لنڈ منڈ گوشت کا لوتھڑا۔ بہت دنوں کے بعد آہستہ آہستہ ان کے پر نکلتے ہیں تب کہیں چلنے پھرنے اور دوڑنے دھوپنے کے قابل ہوتے ہیں اسی لئے بہت عرصہ تک گھونسلے سے باہر نہیں نکلتے۔

دانہ چگنے والی چڑیوں کے پیٹ میں ایک تھیلی ہوتی ہے چڑیا ناج کے دانے پہلے اُس میں پہنچاتی ہے پھر ہضم کرتی ہے۔ کبوتر کے بھی ایک ایسی ہی تھیلی ہوتی ہے۔ اگر آپ مٹھی بھر دانہ کسی کبوتر کے آگے ڈالدیں تو وہ ذرا دیر میں ان سب کو غائب کر دے گا۔ حقیقت میں وہ ان دانوں کو اپنی تھیلی میں رکھ لیتا ہے کبوتر کی اس تھیلی سے ایک قسم کا دودھ بھی نکلتا ہے جب تک اس کے بچے دانہ چگنے کے لائق نہیں ہو جاتے اوسوقت تک اونھیں وہ دودھ پلایا جاتا ہے چڑیا کے بچے تو منہ کھولکر دانہ مانگتے ہیں لیکن کبوتر کے بچے تو اپنی ماں کی چونچ میں چونچ ڈال دیتے ہیں۔ اور اسطرح تھیلی سے دودھ پی پی کر اپنی بھوک مٹاتے ہیں۔ ع

پردۂ فلم

ہمارے ٹاکی اور اُن کی خرابیاں

بسلسلۂ گذشتہ

تھیٹر کا ایکٹنگ

تھیٹر میں جو اداکار مقبول اور عوام پسند بن گئے تھے۔ اُن کو ہمارے فلم سازوں سے بڑے چاؤ سے ہاتھوں ہاتھ لیا اور سنیما کے پردہ پر لاکر دکھا دیا۔ لیکن اُن کی اداکاری یکسر تھیٹری انداز کی تھی اور ظاہر ہے کہ سینما کے کمالات تھیٹر کے ہنر سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ماسوا چند مثالوں کے کوئی بھی اسٹیج ایکٹر کیمرہ کے سامنے معیاری ایکٹنگ پیش نہ کرسکا اور فلمسازوں نے جو توقعات قائم کی تھیں وہ زیادہ بارآور نہیں ہوئیں

اسٹیج ایکٹنگ کو بند کرو

یہ تو قطعی یقینی ہے کہ اسٹیج کا ایکٹنگ کامیاب ایکٹنگ نہیں ہے اور فلم کی صنعت اسے برداشت نہیں کرسکتی۔ اگر ہمارے فلم ساز ہندوستان کے ٹاکی کو کسی بلند معیار اور قابل قدر درجہ پر دیکھنا چاہتے ہیں تو انھیں دھوم دھام بند کرنی پڑے گی۔ تھیٹری انداز واداکاری کے علاوہ غیر معقول گانوں کی بھرمار بے جوڑ گانے اور جگہ جگہ زبان کی غلطیاں مکالمہ کی خرابیاں غیر متناسب ٹھوس ٹھانس ایسی چیزیں ہیں جن سے انسان متنفر ہوجاتا ہے۔

خاموش فلموں کے زمانہ میں عمل و رفتار کے جو دلپسند مناظر آتے تھے وہ ٹاکی میں آتے ہی غائب ہوگئے اور اُس کی وجہ اسٹیج کی ایکٹنگ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسٹیج ڈرامہ اور چیز ہے اور ٹاکی و سنیما کی صنعت و کمالات اور فنی ضرورتوں کی محتاج ہے۔

لمبے لمبے مکالمے بھی لوگوں کو تھکا دیتے ہیں اور خود مغرب میں بھی یہ تحریک ہورہی ہے کہ مکالموں کو جہاں تک ہوسکے کم کیا جائے اور لمبی لمبی تقریریں بند کردی جائیں۔ فلموں کو وعظ اور لکچروں کا مجموعہ نہ بنایا جائے علاوہ ازیں ہمارے یہاں موضوع افسانہ بھی پامال ہوگیا ہے۔ ہر پھر کر ایک ہی وضع کی کہانیاں پردے پر دکھائی جاتی ہیں۔ نئے پلاٹ اور نئے مسائل فلم سازوں کو نہیں ملتے۔

ہمارے فلموں کی بڑی خرابیاں

ذیل میں چند عام نقائص کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اگر فلم سازوں نے ان کی طرف توجہ کی تو یقیناً ہمارے ملک کی تصویروں کا معیار بہت بلند ہوجائے گا۔ اور وہ عوام و خواص میں یکساں حیثیت سے مقبول و معروف ہوجائیں گی جیسا کہ اور ممالک میں ہوا ہے

اسٹیج ایکٹنگ

پہلی چیز تو اسٹیج ایکٹنگ کا دور کرنا ہے جب تک یہ چیز موجود ہے اس صنعت کی ترقی رکی ہوئی ہے ضرورت ہے کہ فلم کمپنیاں اس قسم کی ناقص ایکٹنگ کی ہرگز ہمت افزائی نہ کریں۔ اور سینما کا آرٹ ملک کے سامنے پیش کریں۔

افسانے

افسانوں کی دشواری سب سے بڑی ہے۔ یہاں پرنئے

اقوال زریں

اگر ایک ہیرے یا پھول کے بجائے ہم ایک خوبصورت خیال اپنے وفادار دوست کی نذر کرسکیں تو یہ نذرانہ فرشتوں کے عطیہ کے مانند ہوگا۔

عورتیں سب کچھ کرسکتی ہیں مگر دوسرے کے بچے کو اپنا نہیں سمجھ سکتیں۔

حقیقی مسرت دوستوں کی کثرت میں نہیں بلکہ اُن کی قدر و منزلت اور انتخاب میں ہے۔

افسانے لکھنے کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ دوسروں کی نقلیں کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ارد گرد ایسے ایسے واقعات حالات اور مسائل ہیں کہ ہم اُن کی بابتہ بہت اچھے اچھے فلمی افسانے تصنیف کر سکتے ہیں۔

مغربی مصنفین سے سبق

افسانہ نویسی کے معاملہ میں ہم اہل مغرب سے بہت سی اصولی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔ اور جہاں تک فلم کے لئے افسانے تالیف کرنے کا سوال ہے وہاں تک تو بہت بڑی حد تک ہمیں مغربی مصنفین کے بنیادی اصولوں اور فن افسانہ نگاری کی طرف توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک مثال

میں ایک مثال یہاں دیتا ہوں گو آجکل مغرب میں جمہوریت اور مساوات کا دور دورہ ہے مگر پھر بھی ایک بڑا طبقہ جسکا تعلق قدیم خاندانوں اور امرا سے ہے اس بات کے خلاف ہے کہ اُن کی اولاد عوام الناس سے زیادہ شیر و شکر ہوں۔ بالخصوص اس چیز سے بہت اجتناب کیا جاتا ہے کہ کہیں امرا کی اولاد کم حیثیت عوام میں اس درجہ نہ ڈوب جائیں۔ کہ وہ اپنی شان و امارت کو بٹہ لگا بیٹھیں یعنی شادی نہ ہوجائے۔

یہی چیز ہندوستان میں ذات کے بندھنوں اور دوسری مشرقی پابندیوں کی صورت میں پائی جاتی ہے اور ہم بہت سی مثالیں ان معاشرتی قیود کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے والوں و ان کے نتائج کے بابتہ تصنیف کرسکتے ہیں۔

اسی طرح ہندوستان میں کمسنی کی شادیوں کا رواج ہے اور ذات پات جہیز اور دیگر معاشرتی خرابیوں کی بھرمار ہے ان سب پر عمدہ عمدہ افسانے تیار کیے جاسکتے ہیں۔

گریجویٹوں کے لئے روزگار

آجکل بے روزگاری عام ہے اور تعلیم یافتہ لوگ خاص طور پر اسکا شکار ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یونیورسٹی سے نکلنے کے بعد ہمارے گریجویٹوں کو فلم کی لائن میں بڑا کاروبار مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ محنت اور دیانت داری سے کام کریں۔ اور اس صنعت کے کمالات کو حاصل کریں تعلیمیافتہ حضرات کے لئے مناظر نگاری یا سینریو لکھنا ایک بہت منفعت بخش کام ہے اگر وہ لوگ اس قلمی کام کی طرف توجہ کریں تو نہ صرف اُن کے لئے ایک باعزت پیشہ ہے بلکہ صنعت فلمسازی بھی ترقی کر جائے گی فلمسازوں کو آئے دن مناظر ناموں کی ضرورت پڑتی ہے اُسکا علاج ہوجاتا ضرورت ہے کہ فلمساز تعلیمیافتہ طبقہ سے تبادلہ کریں اور دونوں ملکر اس صنعت کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

موج تبسم

معشوقہ۔ پیارے سچ بتانا۔ کیا تم نے مجھ سے پہلے ہی پہل محبت کی ہے۔

عاشق۔ تو کیا میں تمھیں تجربہ کار معلوم ہورہا ہوں۔

بیوی۔ پیارے! کیا سچ ہے کہ روپیہ بولتا ہے

خاوند ہاں! سنا تو ایسا ہی ہے۔

بیوی۔ تو تھوڑا سا روپیہ تم یہاں بھی چھوڑ جایا کرو۔ میں دن بھر اکیلا پن محسوس کرتی ہوں کیا ہرج ہے دن میں وہی مجھ سے بول لیا کرے گا۔

خاتون۔ دیکھو میاں ڈرائیور! میں چاہتی ہوں کہ تم گاڑی آہستہ آہستہ چلاؤ۔ جب تم کسی چوک پر پہونچو تو ٹھہرے رہو۔ جب تک کہ پولیس والا تم کو چلنے کو نہ کہے۔ اور سڑک پر اگر پھسلن ہو تو نہایت آہستہ چلاؤ۔

ڈرائیور۔ بہت اچھا بیگم صاحب۔ لیکن اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو آپ کو کون سے اسپتال پہونچایا جائے۔

نواب واجد علیشاہ کی نسبت کسی نے کہا کہ اُن کے معمولی ناشتہ میں ۔۔۵ روپیہ لگتا تھا۔

ایک دیہاتی یہ سنکر بڑی حیرت سے بولے "اونہوں وہ تو بڑا گھی ہوتا ہوگا"

دلچسپ معلومات

انسان کی دماغ میں برقی لہریں

اٹلی کے ایک سائنسداں نے دریافت کیا ہے کہ بے تار برقی کی لہروں کی طرح انسان کے دماغ سے برقی لہریں نکلتی ہیں۔ تجربہ کے واسطے اس نے ایک دھات کے بنے ہوئے پنجرے میں ایک شخص کو جو کہ نہایت سریع الحس تھا ایک لاسلکی آلہ کے ہمراہ بند کردیا اس بات کی کامل احتیاط کرلی گئی تھی کہ لاسلکی کا برقی آلہ ہر قسم کے خارجی اثرات ا۔ ا۔ و محفوظ رہے۔ جس شخص کو بند کیا گیا اس کو علم الارواح سے خاص شغف تھا۔ اس میں معمول بننے کی بڑی صلاحیت موجود تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد لاسلکی کے برقی آلہ پر اثر ظاہر ہونے لگی۔ جو قطعاً انسانی دماغ کی برقی لہروں پر مشتمل تھا۔

ڈبل روٹی اور یورپ کے توہمات

ڈبل روٹی کے متعلق یورپ میں طرح طرح کے توہمات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر روٹی کو کسی دریا میں بہا دیا جائے۔ تو جس جگہ کوئی لاش ڈوبی ہوئی ہوگی۔ وہاں پر روٹی ٹھہر جائے گی۔ اکثر بچے یا عورتیں جو دریا میں ڈوب جاتے ہیں اُن کی لاشیں اسطرح تلاش کی جاتی ہیں فرانس کے ملاحوں کا عقیدہ ہے کہ ڈبل روٹی کو کاٹ کر اولٹا نہیں رکھنا چاہئے۔ بدشگونی کی بات ہے اسطرح کرنے سے ان کے خیال میں کوئی نہ کوئی جہاز سمندر میں الٹ جاتا ہے۔

افسانہ

اچھوت کی لڑکی

بسلسلۂ گذشتہ

رنجیت ایک اچھا مضمون نگار بھی تھا لیکن ادبار و فلاکت کے زمانہ میں تو اسے اس طرف کبھی خیال بھی پیدا نہ ہوسکا۔ اور کام کی زیادتی اُسے ہر وقت مشغول رکھتی۔ لیکن اب تنخواہ کے اضافہ کے ساتھ ساتھ اسکا کام بھی ہلکا کر دیا گیا۔ اب اُسے صرف ۴ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے اب اُس کے پاس کافی وقت محفوظ ہو گیا تھا۔ اسے کالج کے زمانے کی مضمون نویسی یاد آئی۔ اور اس نے سیاسیات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک پر زور مقالہ لکھا۔ اور ملک کے مشہور اخبار و رسائل میں شائع ہونے کے لئے بھیجدیا گیا۔ ایڈیٹر صاحبان نے اُس کے مضمون کو تعریفی نوٹوں کے ساتھ بڑی خوشی سے شائع کیا بہت سے سیاسی لیڈروں نے رنجیت کے پاس تعریفی خطوط لکھ بھیجے۔ جسکا اس نے شکریہ کے ساتھ جواب دیا۔

کارخانہ کے مالک سیٹھ کرم چند کے پاس بھی متعدد اخبارات و رسائل آتے تھے۔ چنانچہ رنجیت کا یہ مضمون اُس کی نگاہ سے بھی گذرا۔ سیٹھ بذات خود بڑا فرض شناس اور اعلےٰ تعلیم یافتہ شخص تھا۔ وہ خود قابل تھا اور علم نوازی اُسکا خاص جوہر تھا۔ آج پہلی مرتبہ اُسے احساس ہوا کہ وہ رنجیت کو سمجھنے میں کس قدر غلطی کر رہا ہے۔ اسکا اب تک خیال تھا کہ سینکڑوں بی اے پاس مارے مارے پھرتے ہیں۔ رنجیت بھی انھیں میں سے ایک ہے۔ سیٹھ کا یہ خیال غلط نکلا۔ رنجیت فطرت کی طرف سے ایک وسیع اور اعلےٰ دماغ لے کر آیا تھا۔

سیٹھ جی کچھ سوچتے رہے۔ اس کے بعد ملازم

آپ تو کبھی ادھر آتے بھی نہیں ہیں۔ میں تو اکثر آپ کو یاد کیا کرتا ہوں۔"

رنجیت۔ سیٹھ جی! میں آپ کی خدمات کو انجام دینے کے بعد اپنے کچھ نجی کاموں میں مشغول ہو جاتا ہوں اور پھر فرصت نہ ملنے کی وجہ سے یہاں حاضر نہیں ہو پاتا تاہم آفس میں روز ملاقات ہوتی ہے۔

سیٹھ۔ کارخانہ کی ملاقات کوئی ملاقات نہیں

رنجیت۔ تو پھر میں آپ سے یہاں ملنے کی کوشش کیا کروں گا۔

سیٹھ۔ اچھا ایک بات بتلائیے آپ یہ مضمون نگار کب سے ہو گئے؟

رنجیت۔ اس سے آپ کا کیا مطلب۔ اول تو میں مضمون نگار نہیں۔ اور اگر ہوا بھی تو آپ کے کس کام کا؟

سیٹھ۔ تم غلطی پر ہو۔ رنجیت میں اپنے پہلو میں ایک علم نواز دل رکھتا ہوں۔ اور ایک قابل شخص کے لئے میرے دل دنیا بہت وسیع ہے۔

رنجیت۔ میں قابل نہیں ہوں۔

سیٹھ۔ ۲۳ اپریل کے تیج ویکلی میں شائع ہونے والا مضمون یقیناً آپ کا ہے۔ رنجیت مجھے معاف کرنا میں نے اب تک تمھیں سمجھنے میں بڑی غلطی کی ہے میں آج تک اپنے کارخانہ کی منیجری اب تک خود کرتا تھا لیکن میں آج سے تمھیں منیجر مقرر کرتا ہوں تمھارے رہنے کے لئے میری کوٹھی نمبر ۲ خالی ہے۔

رنجیت کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری تھے

باقی آئندہ

دیسی ریاستیں

نظام دکن کی جوبلی

حیدرآباد دکن ۳۰ ستمبر۔ نظام حیدرآباد کی سلور جوبلی کے لئے ضروری انتظامات کرنے کے لئے مسٹر آغا شیخ یاور علی کی صدارت میں سرکاری افسروں اور حکمتیال کے لوگوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر احمد اللہ تحصیلدار۔ مسٹر سرینواس راؤ وکیل اور مسٹر جگت راؤ دیش مکھ نے اس ترقی کا ذکر کیا جو ریاست نے موجودہ حکمران کے عہد حکومت میں حاصل کی ہے مسٹر جگت راؤ نے اعلان کیا کہ شہر کی سڑکوں کے اتصال پر ایک گھنٹہ گھر اپنے اخراجات سے کراؤں گا مسٹر اننت کشن راؤ نے اعلان کیا کہ میں ہندو اور مسلمانوں کی رہائش کے لئے ایک دھرم شالہ تعمیر کرواؤنگا چندے جمع کرنے اور جوبلی کی تقریبات کے انتظامات کرنے کے لئے منتظمہ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اور اجلاس صدر کے شکریہ کے بعد ختم ہوا۔

مہاراجہ گائکواڑ کی ساٹھ سالہ جوبلی

بڑودہ ۳۰ ستمبر مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ کی ساٹھ سالہ جوبلی کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ یہاں ہوئی۔ جس میں اخبارات میں شائع شدہ چند بیانات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ساٹھ سالہ جوبلی کی تقریبات فنڈ میں ریاست کے ہر سرکاری اور غیر سرکاری ممبر یا رعایا کے لئے چندہ دینا ضروری نہیں ہے اور ہر شخص کی اپنی حیثیت پر موقوف ہے کہ وہ جس قدر چندہ دے سکتا ہے دے نیز یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ عام لوگوں میں جو غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے کہ جوبلی کی تقریبات منانے کے لئے جو سب کمیٹیاں بنائی ہیں وہ سب سرکاری ہیں۔ اس کی بھی تردید کر دی گئی ہے۔ نیز اس امر کی بھی تردید کر دی گئی ہے کہ مہاراجہ بڑودہ نے جوبلی فنڈ میں بیس لاکھ روپیہ دیا گیا ہے۔

ریاست جیند

دہلی ۳ ستمبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست جیند کے مزارعان کے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موضع دیاس پورہ کے موروثی مزارعان جو کئی صدی سے قابض تھے زمینداروں نے افسران کی امداد کی اُن کو بے دخل کر دیا اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مزارعین متواتر مالیانہ ادا کرتے رہے ہیں۔ اور اب زمیندار لوگ بٹائی کا بھی مطالبہ کرنے لگے ہیں۔ جو قاعدہ کے خلاف ہے۔ مزارعان ہمدردی کے مستحق ہیں۔

ریاست دھولپور کا مقدمہ قتل

دھولپور ۲۹ اگست۔ سردار رنبیر سنگھ صاحب سیشن جج کی عدالت میں آجکل قتل عمد کا ایک بہت زبردست سنسنی خیز مقدمہ چل رہا ہے۔ جس میں ریاست کے اکونٹنٹ افیسر بھی ماخوذ ہیں۔

شہید گنج کانفرنس کی قرار دادیں

لاہور یکم ستمبر - ۱۲ گھنٹے کے گرما گرم مباحثے کے بعد شہید گنج کانفرنس نے بہت سے اہم رزولیوشن پاس کیے - اس کانفرنس میں پنجاب اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے نمایندگان جن میں ڈاکٹر محمد عالم بھی شامل ہیں - شریک تھے -

شریعت قرآن کے مطابق مسجد کی واپسی کے لئے ایک منظم اور موثر ایجی ٹیشن شروع کرنے کے مقصد کے پیش نظر کانفرنس نے متفقہ طور پر جماعت علی شاہ کو اول امیر شریعت اور مولانا محمد شاہ ماسروی کو دوم امیر شریعت مقرر کیا اور ان میں قوم کو پورا اعتماد ظاہر کیا -

ایک مشاورتی بورڈ مرتب کیا گیا - جو پنجاب اور صوبہ سرحد کے تمام بڑے شہروں کے نمایندگان پر مشتمل ہے - یہ مشاورتی بورڈ ڈکٹیٹروں (امراء شریعت) کو مشورہ دے گا -

تیسرے رزولیوشن میں ۲۰ ستمبر کی تاریخ آل انڈیا شہید گنج ڈے منانے کے لئے مقرر کی گئی -

جس وقت مسجد کے حصول کے لئے سول نافرمانی اختیار کرنے کے موضوع پر رزولیوشن پیش ہوا تو اس پر گرما گرم بحث ہوئی -

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گروپ نے جلد از جلد ایجی ٹیشن شروع کرنے کی حمایت کی - لیکن مخالف نکتہ نگاہ یہ تھا کہ اس مقصد کی تیاری کے لئے قوم کو منظم کیا جائے -

آخرکار کانفرنس نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ اس معاملہ کو مجلس اتحاد کی مجلس عاملہ کے نیز اس کے ڈکٹیٹر کے ہاتھ میں سونپ دیا جائے - جو شہید گنج ڈے کے روز جد و جہد شروع کرنے کی تاریخ کا اعلان کریں گے -

مسلم یونیورسٹی کا ایک طالب العلم نکالدیا گیا

علیگڈھ - یکم ستمبر - ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو نماز میں شریک ہونے سے انکار کرنے پر ۲۴ گھنٹے کے اندر یونیورسٹی سے نکلجانے کا حکم دیدیا گیا ہے -

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر یونیورسٹی نے حال ہی میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں مذہبی زندگی کی اہمیت پر بہت زور دیا اور طلباء کو تنبیہ کی تھی کہ وہ بلا ناغہ اور ٹھیک وقت پر اپنے تمام فرائض سرانجام دیا کریں - طالب علم - ایم - ایس - سی (پری وئیس) میں پڑھتا ہے -

زراعت اور اراضی کی بہتری
حکومت بنگال نے آٹھ لاکھ روپیہ صرف کیا

کلکتہ ۳ ستمبر - حکومت بنگال نے پریس کیلئے ایک بیان شائع کیا ہے - جو اسطرح ہے :-

حکومت بنگال نے سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۷½ لاکھ روپیہ سے کچھ زائد زراعت کی بہتری و ترقی کے لئے اور ۴۵ ہزار روپیہ اراضی کی بہتری کے لئے قرض دیا گیا ہے گذشتہ سال ان ہی کاموں کے لئے تین لاکھ ۷۰ ہزار اور ۲۲۵۰ روپیہ بالترتیب دیا گیا تھا - ریلیف کے کام پر گذشتہ سال کے ایک لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں ½ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا -

"احسان" لاہور کی ضمانت ضبط
مسجد شہید گنج کا شاخسانہ

لاہور ۳ ر ستمبر حکومت پنجاب نے لاہور کے ایک روزانہ اخبار احسان کی پانسو روپیہ کی ضمانت انڈین پریس (اختیارات خصوصی) ایکٹ کے ماتحت ایک مضمون کے شاخسانہ پر ضبط کرلی ہے جو اس کے ۲۳ ر اگست کی اشاعت میں بعنوان مسجد شہید گنج اور حکومت کا رویہ شائع ہوا ہے -

شملہ - معلوم ہوا ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی نے جالندھر انبالہ کے ضمنی انتخاب کیلئے لالہ رام پرشاد کو منتخب کرنا کا مفید کیا ہے

اگر اٹلی نے معاہدہ لیگ کو ٹھکرا دیا!

تو اس کے خلاف مشترکہ کارروائی کی جائیگی

جنیوا ۴؍ستمبر آج لبعد سہ پہر بین الاقوامی لیگ کا ۸۸ واں اجلاس جنیوا میں شروع ہوا۔ جس میں اٹلی اور حبش کا معاملہ پیش ہوا۔ اجلاس شروع ہونے پر صدر اجلاس نے اعلان کیا کہ حادثہ والوں کی تحقیقات کرنے کے لئے کمیشن مقرر ہوا تھا۔ اس نے حکومت اٹلی اور حکومت حبش کو اپنی متفقہ رپورٹ پیش کر دی ہے رپورٹ کونسل کے پاس بھیج جائے گی۔

اٹلی کے نمائندے کی تجویز

اٹلی کے نمائندے بیرن الوئزی نے ایک طویل دستاویز پیش کی جس میں اٹلی اور حبش کے پچاس سالہ تعلقات بیان کیے گئے۔ کہ گذشتہ پچاس سال کے اندر اٹلی نے زبردست صبر و استقلال اور انصاف سے کام کیا ہے حبش لیگ کا اس لئے گنہگار بنا رہا ہے کہ وہ وعدے اس کو پورے نہ کرنے پڑیں جو اس نے معاہدے کے ذریعہ کیے ہوئے ہیں۔

حکومت اٹلی کو حکومت حبش میں اب قطعی اعتماد نہیں اور وہ اپنی نوآبادیوں کی حفاظت کرنے کے لئے تمام فردی کارروائی کرنے میں آزاد ہے اٹلی کو سخت صدمہ پہنچے گی۔ اگر حبش کو لیگ میں اٹلی کے مساوی درجہ حاصل رہا

نمائندہ حبش کا جواب۔ حبش کی لیگ اعتمادی؟

۳۔ اٹلی کے نمائندے نے جو الزامات لگائے ہیں حبش کے نمائندوں نے ان کی پرزور تردید کی اور کہا کہ حکومت حبش کو لیگ پر اعتماد ہے۔

اس کے بعد سپین کے ممبر نے تقریر کی اور پھر کونسل کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔

دوم۔ ۵؍ستمبر اٹلی نے لیگ کونسل میں جو میمورنڈم حبش کے خلاف پیش کیا ہے۔ اس میں حبش کے خلاف چار خاص الزامات لگائے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ کانپور نے مندرجہ ذیل مزید پارک مندرجہ ذیل مقامات پر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ہر ایک کیلئے اس کے سامنے لکھی ہوئی رقم حصول اراضی کا معاوضہ ادا کرنے کے لئے افسر حصول اراضی کے پاس جمع کر دی ہے۔

بورڈ امید کرتا ہے کہ پبلک ان عمارتوں سے تبادلہ کرنے یا کوئی اضافہ کرنے یا اصلاح کرنے سے پرہیز کرے گی جس کی بابت حصول اراضی کی کارروائی ہو رہی ہے۔

نام محلہ	نمبر مکانات جو حصول کرنا تجویز ہوئے ہیں	حدود اربعہ	رقم معاوضہ جو بورڈ کو ادا کرنی ہے
گنگھی محال	۱۰۰/۲۲۰ ۱۰۰/۲۲۱ ۱۰۰/۲۲۲ ۱۰۰/۲۲۳ ۱۰۰/۲۲۴ ۱۰۰/۲۳۷ ۱۰۰/۲۳۸ A ۱۰۰/۲۳۸ ۱۰۰/۲۳۹ ۱۰۰/۲۴۰ ۱۰۰/۲۴۱ ۱۰۰/۲۴۲	شمال (اتر) پختہ نالہ جنوب (دکھن) گلی۔ کھلی زمین مکان نمبر ۱۰۰/۳۰۲ مکان نمبر ۱۰۰/۲۹۵ مشرق (پورب) گلی۔ مکان نمبر ۱۰۰/۲۲۵ مغرب (پچھم) مکان نمبر ۱۰۰/۲۱۹ مکان نمبر ۱۰۰/۲۴۳	انیس ہزار دو سو روپیہ ۱۹۲۰۰ روپیہ Rs.19200/-
شطرنجی محال	۵۶/۵۱ ۵۶/۵۲ ۵۶/۵۵ ۵۶/۵۶	شمال (اتر) گلی جنوب (دکھن) گلی مشرق (پورب) مسجد نمبر ۵۶/۵۳ اور کاہو کی کوٹھی نمبر ۵۶/۵۴ مغرب (پچھم) نمبر ۵۶/۵۰ و ۵۷ اور گلی	اٹھارہ ہزار ایک سو ستر روپیہ ۱۸۱۷۰ روپیہ Rs.18170/-
نوگھرہ	۵۰/۱۱۵	شمال (اتر) گلی جنوب (دکھن) گلی مشرق (پورب) گلی مغرب (پچھم) مکانات	پانچ ہزار نو سو باسٹھ روپیہ آٹھ آنے ۵۹۶۲-۸ روپیہ Rs.5962/8
فیل خانہ	۲۸/۳۶	شمال (اتر) مکانات جنوب (دکھن) گلی مشرق (پورب) ۲۸/۳۵ مغرب (پچھم) ۲۸/۹۲ اور ۲۸/۳۷	اٹھائیس ہزار ایک سو تینتیس روپیہ ۵ آنہ ۴ پائی ۲۸۱۳۳-۵-۴ Rs.28133/5/4

برجندر سروپ (رائے بہادر)
چیرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

اخبارات کی ضمانت کی ضبطی

اسمبلی میں تحریک التوا!

شملہ ۵؍ستمبر۔ سیٹھ گووندداس ممبر اسمبلی نے آج اسمبلی میں پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت اخبارات کی ضمانت کی ضبطی کے متعلق سوالات کے جواب میں ہوم ممبر کے غیر تسلی بخش جواب پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو رہا ہو گئے

شملہ ۳ ستمبر - ڈاکٹر اسٹیفن میڈیکل افیسر وائنا سے شریمتی کملا نہرو کی نازک حالت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی تھی - اُس کے پیش نظر آج صبح وائسرائے نے پنڈت جواہر لال نہرو کی زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند رہائی کا حکم دیدیا اور پنڈت جی آج صبح الموڑہ جیل سے رہا کر دیا گیا۔

پنڈت جی آج شریمتی کملا نہرو سے ملنے کے لئے وائنا کے لئے روانہ ہو گئے -

یو پی کی میونسپلٹیوں کا تعطل

لکھنو - ۳۰ اگست - معلوم ہوا ہے کہ یو - پی کی حکومت نے اعلان شائع کیا ہے کہ بنارس، جونپور - نواب گنج اور ہردوئی کی میونسپلٹیوں کا تعطل دسمبر ۱۹۳۶ء تک رہے گا - بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے تعطل کی وجہ ان کی بدنظمی تھی - سرکاری نظم ونسق کے ماتحت نئے سرے سے تنظیم کا کام دسمبر ۱۹۳۶ء تک ختم ہو جائے گا -

امپرومنٹ ٹرسٹ کی نگراں کمیٹی کا تقرر

الہ آباد - ۳۱ اگست - حکومت یو پی نے الہ آباد لکھنو اور کانپور کے امپرومنٹ کی مالی حالت کے متعلق ایک کمیٹی بنائی ہے یہ کمیٹی غربا اور مزدوروں کے لئے مکانات رہائش فراہم کرنے کی بھی جانچ کرے گی -

کانپور کی جملہ انجمنوں کو اتحاد سبھا کانپور کیطرف سے پیغام

جناب من تسلیم

گذارش ہے کہ آپ حضرات کو اخبارات کے ذریعہ یہ خبر معلوم ہوئی ہوگی - کہ اتحاد سبھا کانپور نے کارنیوال اور سینما کے خلاف ایک اعلان جنگ کیا ہے - کہ وہ تمام ہندوستان و نیز کانپور میں مطلقاً بند کر دیے جائیں - کیونکہ ان کے اثرات سے نوجوانان ہند کے اخلاق پر نمایاں اثر پڑ رہا ہے - وہ اپنی کم سنی ہی میں اس مصیبت کے جال میں گرفتار ہو کر اپنے مستقبل کو تباہ و برباد کر رہے ہیں اسلئے اتحاد سبھا اپنے زور بازو پر کھڑی ہو گئی ہے - اور تمام اہل وطن سے التجا کرتی ہے کہ وہ اپنی مساعی جمیلہ کے ساتھ اس معاملہ میں ہماری پوری پوری مدد فرمائیں - اور اپنی انجمنوں کیساتھ اس کار خیر میں شریک ہو کر اتحاد سبھا کی دستگیری کریں - اس لئے ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء بوقت ۱/۲ ۸ بجے شب شردھانند پارک میں ایک زبردست جلسہ کیا جائیگا - اسلئے استدعا ہے کہ صاحبان اپنے دل بادل کے ساتھ تشریف لاکر ممنون احسان فرمائیں

نوٹ - جن جماعتوں کا نام ہمارے دفتر کو معلوم ہو سکا اُنکی خدمت میں یہ دعوت نامہ ارسال ہے ہمکو یقین کامل ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی انجمنیں ہیں بدقسمتی سے ہمیں ان کے نام سے واقفیت نہیں ہے اسلئے ہم اُن کی خدمت میں مودبانہ طریقہ پر بذریعہ اخبار یہ دعوت نامہ پیش کر کے اثر انگیز عمل کی درخواست کرتے ہیں - آپکا خادم قاضی محمد ادریس

بحکم جناب بابو جگ بنس کنور ٹنڈن صاحب منصف بہادر کانپور

حکم امتناعی دربارہ جائیداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی کانپور

نمبر مقدمہ ۱۵۷ اجرا نمبر ۱۹۳۵ء

مسماۃ منک بیوہ چھوٹے لال برہمن ساکن دات پور مزرعہ نگوہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور ڈگریدار

بنام جے رام سنگھ ولد کنچن سنگھ ٹھاکر ساکن کرتریا پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدیون -

بنام جے رام سنگھ مدیون

ہرگاہ آپ نے ایفاء اُس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۵ ماہ مئی ۱۹۳۵ء بمقدمہ ۱۵۷ ۱۹۳۰ء بحق ڈگریدار بابتہ مبلغ صہ ۵۳۲/۸ صادر ہوئی تھی - لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیون مذکور تا حکم ثانی اس عدالت سے ظاہر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں - آج بتاریخ ۸ ماہ اگست ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

۱ - حقیت زمینداری موضع فتحپور مزرعہ دلیپ نگر محال رام سہائے پرگنہ بلہور ضلع کانپور لقدر حصہ ۵ پائی ۴ کھنٹ

۲ - حقیت زمینداری موضع فتحپور مزرعہ دلیپ نگر محال باجی لال پرگنہ بلہور ضلع کانپور لقدر حصہ ۲ ۱۰/۱ پائی از رسے

بحکم رامیشور دیال منصرم عدالت (مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت



ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

نورِ اسلام

از جناب مولینا اختر علی خاں

یاد ایام کہ مشہور تھی شانِ اسلام　　جلوہ افروز تمدن تھا جہانِ اسلام

مہر لب ہائے حریفاں تھا بیانِ مسلم　　وجہ خاموشی اعدا تھا بیانِ اسلام

ظلمت کفر کے بادل تھے جہاں سے کافور　　جلوہ گر تھا جو مہِ نور فشانِ اسلام

جنگ و پیکار کا تھا نام و نشاں مفقود　　تھا زمانہ تہ دامانِ امانِ اسلام

صدق و تقوے پہ دل و جاں سے فدا تھے مسلم

دہر میں مظہرِ آیاتِ خدا تھے مسلم

آج ویران ہے افسوس ہمارا گلزار　　نہ وہ پہلی سی ہے رونق نہ وہ پہلی سی بہار

آج اسلام ہے اور کشمکش موت و حیات　　تیغ کھینچے ہوئے ہر سمت کھڑے ہیں اغیار

دولت علم و ہنر ہو گئی ہم سے رخصت　　اور افلاس کے ہاتھوں ہیں ذلیل و ناچار

لیکن اللہ پہ قائم ہے ہمارا تکیہ　　کفر و اسلام کی جاری ہی جہاں میں پیکار

جان دینے پہ جو مسلم کبھی تل جاتے ہیں

جوہر اسلام کی شمشیر کے کھل جاتے ہیں

گر ترا فضل پھر اے بار خدا ہو جائے　　نخل جو خشک ہی اک پل میں ہرا ہو جائے

حق سے جو برسر پیکار ہو ناکام رہے　　جو مسلمان سے ٹکرائے فنا ہو جائے

ایسی توفیق عطا کر کہ ہر اک مسلم ہند　　تیرے محبوب کی عزت پہ فدا ہو جائے

ہم بغل ہم سے ہو پھر آ کے عروس نصرت　　گر ہم آغوش اجابت یہ دعا ہو جائے

نور اسلام سے دنیا میں اوجالا ہو جائے

بول اسلام کا پھر دہر میں بالا ہو جائے

(زمیندار)

دنیائے اسلام

سرزمین ترکی

ایک ترکی اخبار کا بیان

ذیل میں ایک ترکی اخبار کے ایک مقالہ کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو سرزمین ترکی کی جدید اصلاح کے بارے میں سپرد قلم کیا گیا ہے۔ اور جس میں ترکی فوجی سرگرمیاں اور دیگر معاشرتی اور مذہبی سرگرمیوں کی تفصیل درج کی گئی ہے۔

عورتوں کو فوجی تربیت

ترکی معمولی آبادی کا ملک نہیں ہے یہ بیشتر فوجی سپاہیوں پر مشتمل ہے کیونکہ وہاں ایک بھی مرد و عورت لڑکا لڑکی ایسی نہ ملی ہو جس نے فوجی تعلیم حاصل نہ کی ہو۔ تعجب تو یہ ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت فوجی تعلیم پانے کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے

ایک ترکی افسر کا بیان ہے کہ ہماری قوم کی تعداد بہت کم ہے جس کی خاص وجہ یہ بھی ہے کہ ہم چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوتے ہیں اسلئے فوجی طاقت میں اضافہ کرنے کی غرض سے ہم پر عورتوں کو بھی تعلیم دینے کا فرض عائد ہوتا ہے اور اگر ہم ایسا طرز عمل اختیار نہ کریں تو قرب و جوار کے حریف ہمارا قیمہ کر ڈالیں گے

افسروں کی قابل تقلید زندگی

ترکی میں یوں تو انگورہ اور دیگر شہروں میں بھی بڑی بڑی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں لیکن ترکی افسروں کے لئے جو بنگلے تعمیر کئے گئے ہیں۔ وہ خاص طور پر قابل دید ہیں۔ وہاں عمدہ سڑکیں اور باغیچے لگائے گئے ہیں۔ ترکی افسر صبح اٹھ کر پیادہ پا چہل قدمی کرتے ہیں اگرچہ ترکی میں موٹریں نہایت ارزاں ہیں اور ایک ایک افسر کو ایک ایک موٹر ملی ہوئی ہے۔ لیکن وہ ان موٹروں کو صرف سرکاری کام کے لئے استعمال میں لاتے ہیں۔ اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو افسروں کی صحت اچھی رہتی ہے۔ دوسرے موٹر کا کم خرچ رہتا ہے۔

جنگلوں کی حفاظت

ترکی جنگلوں کی حفاظت کے لئے ترکی میں ایک خاص قانون نافذ ہوا ہے اس کی رو سے حکومت کی جنگلوں کی حفاظت کے لئے ایک خاص محکمہ بنائے گی۔ اور ماہرین کی ایک جماعت تمام جنگلات کا معاینہ کر کے ایک رپورٹ پیش کرے گی نیز مزید جنگلات بنانے کے لئے بھی ایک اسکیم تیار کی جائے گی اور اس سلسلہ میں یورپ کے بعض ماہرین سے بھی امداد لی جائے گی۔

مسجدوں کی مرمت

گورنمنٹ ترکی نے اپنی قلمرو کی مساجد کی مرمت کی جانب اپنی توجہ مرکوز کر دی ہے اور اس لئے اس نے ایک کثیر رقم مخصوص کر دی ہے نیز قرآن شریف کا ترکی زبان میں ترجمہ اور دیگر مذہبی کتابوں کی نشر و اشاعت کے لئے بھی ایک بڑی رقم منظور کی گئی ہے اور اس کام کے لئے بڑے بڑے علماء کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ کام ایک مدت میں تکمیل کو پہونچ جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲	کانپور ۱۴ ستمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۱

اسمبلی میں قانون ترمیم ضابطہ فوجداری

۵ ستمبر کے اسمبلی کے اجلاس میں سر ہنری کریک نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے پر میں اسلئے زور نہیں دیتا کہ موجودہ ایکٹ میں کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ اسکے برعکس سول نافرمانی بند ہو جانے کی وجہ سے بعض حصوں میں تنسیخ کردیگئی ہے آپنے ایوان سے تعاون کی درخواست کی اور یقین دلایا کہ حکومت کے نزدیک موجودہ صورت میں بل امن وامان کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ۱۹۳۳ء کا قانون سول نافرمانی ہی کے لئے نہیں بلکہ انسداد اشتراکیت اور دہشت انگیزی کے لئے بھی تھا۔ اب اور خطرناک صورت ہو گئی ہے میری مراد فرقہ وارانہ کشیدگی سے ہے حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے طویل قیام میں مجھے موجودہ دور سے زیادہ فرقہ وار کشمکش کبھی نظر نہیں آئی۔ دہشت انگیزی بھی ابھی تک زندہ ہے گذشتہ دو ماہ میں شمالی ہند اور بنگال میں متعدد واقعات نے اس کی زندگی کا پتہ دیا ہے۔ اشتراکیت کا خطرہ حکومت کیلئے ہی نہیں بلکہ معاشرتی نظام کیلئے بھی ہے لہذا حکومت کو متذکرہ خطرات سے بچنے کیلئے پورے انتظام کی ضرورت ہے۔ حکومت نہیں بتا سکتی کہ یہ خطرات کب دور ہوں گے لہذا حکومت چاہتی تھی کہ اس قانون کو مستقل صورت دیدیجائے۔ لیکن مجلس منتخبہ نے اسکی میعاد کو تین سال مقرر کیا۔ تجربہ بتاتا ہے کہ تین سال ناکافی ہیں اسے قانون بنانے کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی سرگرمیوں کو قانون کے ملتوی ہونے تک ملتوی کر رکھا ہے مایوس ہو جائینگے۔ اور ممکن ہے اُن کے دل اپنی حکمت عملی سے متنفر ہو جائیں۔

آپنے پکٹنگ کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ بعض صوبوں میں اس سے تشدد کا کام لیا گیا۔ پکٹنگ حکومت کیخلاف ہی نہیں کیا گیا بلکہ مذہبی، سیاسی۔ اور اقتصادی اختلاف کی بنا پر غیر سرکاری اشخاص بھی اسکا نشانہ بنے۔ لہذا اب میں دفعہ ۷ کو برقرار رکھا گیا۔ دفعہ ۱۳ کیطرف جو انجمن یا سوسائٹی کے خلاف ہے اشارہ کرتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ اشتراکی انجمنوں کیلئے جو خوفناک اصولوں کی تبلیغ کے لئے بیرون ہند سے امداد کرتی ہیں یہ دفعہ بہت موثر ثابت ہوگی۔ یہ اشتراکی انجمنیں خاص طور پر کانگریس کی دشمن ہوتی ہیں۔ نوجوان ہندوستانی مسلسل طور پر اشتراکیت کی تعلیم کے حصول کی خاطر ماسکو جاتے ہیں۔ بعض کا حکومت کو علم ہے جو انقلاب کا پروپگنڈہ کرسکتے ہیں۔ پریس کے متعلق دفعات کا تذکرہ کرتے ہوئے آپنے کہا کہ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۰ء تک آٹھ سال کے تجربات کا ماحصل ہے جرائد کی اکثریت اس کے میعاد کے اختتام کے بعد دہشت انگیزی کا پرچار کر رہی ہے۔ مسٹر گاندھی نے ۱۹۳۱ء میں ینگ انڈیا میں اس امر کا اقرار کیا ہے کہ صرف دہشت انگیزی کی تعریف کی گئی بلکہ اشتراکیت کی آگ کو بھی ہوا دی گئی۔

بنگال پولیس کے متعلق آپنے کہا کہ جہاں گرفت کو ذرا ڈھیلا کیا گیا جرائد کے لب ولہجہ میں سختی پیدا ہوگئی۔ اور جرائد لے نام اڈیٹروں کی ادارت میں شائع ہوتے رہے متعدد مواقع پر یہ اڈیٹر سزا یافتہ ہیں۔ تقریر کو ختم کرنیسے پیشتر ہوم ممبر نے دعوےٰ کیا کہ میں نے تمام واقعات کو بلا کم وکاست ظاہر کردیا ہے اور مجھے امید ہے کہ غیر ضروری گرم مزاجی سے احتراز کیا جائیگا اس بل پر بحث کا انحصار دو امور پر ہے اول موجودہ حکومت آئندہ حکومت کو ایک ضروری حربہ سے مسلح کرنا چاہتی ہے جو ضروری ہے (سنت سنگھ وو دسرا رولٹ ایکٹ) اور نئی حکومت کو مشکلات سے بچانا چاہتی ہے۔ دوم حکومت اُن لاکھوں آدمیوں کی حفاظت کی ذمہ دار ہے جو سیاسی تحاریک سے دلچسپی نہیں رکھتے اور چاہتی ہے کہ امن وامان قائم رہے۔ اس مسودہ کا مقصد قومیت کے جذبات کو فروغ دینا ہے۔

مسٹر ستیہ مورتی نے مخالف جماعت کی طرف سے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ میری جماعت کو یقین ہے کہ اس قانون کے بغیر بھی ہندوستان پر حکومت کی جاسکتی ہے۔ اور اس بل کے استرداد کا مشورہ دیتے ہوئے میری جماعت اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتی ہے۔ ہوم ممبر کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہ انہوں نے مدیر جرائد کا اعتماد حاصل کرلیا ہے آپنے کہا کہ ہوم ممبر نے خود پریس کو دو حصوں میں منقسم کردیا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ حکومت پریس کا انتظام غیر جانبداری کیساتھ نہیں کرسکی۔ سر ہنری کریک نے بنگال اور پنجاب کے جرائد کا حوالہ دیا ہے، مگر دونوں صوبوں میں کافی قوانین موجود ہیں تو پھر آل انڈیا قانون کی کیا ضرورت ہے۔ آپنے ایک دوسرے مدبر کے الفاظ کو دہراتے ہوئے کہا کہ جب حالات نرم ہوں تو حکومت کو ارتباط آمیز سلوک کرنا چاہئے کیا سر ہنری کریک کسی ایسی پبلک انجمن کا نام بتا سکتے ہیں جسنے اس بل کی تائید کی ہو۔ کیا آئینی ورندا کا مشورہ لیا گیا ہے مسٹر ستیہ مورتی نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ نیا آئین آرڈیننسوں سے مسلح ہے۔ لہذا صورت حالات کے وقت اُنکی سخت گیری کا امتحان لیا جاسکتا ہے اس بل کے نفاذ سے مراد نئی حکومت کو چلانا نہیں بلکہ ہندوستان کو تحفظات کے ذریعہ سے چلانا ہے آپنے سر عبدالرحیم کی اس تقریر کا حوالہ دیا جو موصوف نے پہلے ایکٹ کی منظوری کے وقت کی تھی۔ اور کہا چونکہ عوام اس بل کے مخالف ہیں اسلئے مخالف جماعت اسکی تائید نہیں کرسکتی۔

آنریبل رکن نے چیف جسٹس ہیوٹ کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اس حقیقت کو آشکارا کیا کہ جب کسی جرم کے ثبوت میں تنقیدی فیصلہ کارفرما ہو تو اسکا مطلب مطلق العنانہ قوت ہے اور اس بل میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے آپنے فرمایا کہ کوئی معاشرتی اصلاح کسی نہ کسی شخص کی ناراضگی کے بغیر نہیں ہوسکتی لہذا پکٹنگ کو جرم قرار دینا سخت قابل اعتراض ہے۔

سر ہنری کریک ہوم ممبر اور مسٹر ستیہ مورتی کے بعد موافقت اور مخالفت میں کافی دلچسپ اور گرماگرم بحثیں ہوئیں اور بالآخر ۱۲ ستمبر کو ووٹ شماری ہوئی جس میں بل ۶۱ موافق اور ۷۱ مخالف ووٹوں سے نامنظور کردیا گیا۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ!

۷ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ بصدارت رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ منعقد ہوا جس میں واٹر ورکس کو اصلاح کے متعلق اہم رزولیوشن منظور ہوئے۔

جلسہ میں گورنمنٹ مکینکل انجنیر کی کانپور واٹر ورکس اور سیوریج پمپنگ اسٹیشن کی رپورٹ، واٹر ورکس کی سفارشات اور چیرمین واٹر ورکس اور میونسپل انجنیر صاحب کی رپورٹوں پر غور ہوا۔

بورڈ نے واٹر ورکس کی اس طرح اصلاح کرنا طے کیا ہے کہ جس سے شہر کے کل رقبہ میں برابر ۲۴ گھنٹے مکان کی ہر منزل پر پانی دستیاب ہوسکے۔ یہ بھی طے کیا ہے کہ صاف شدہ اور غیر صاف شدہ دو طرح کی پانی کی سپلائی کرنے کا انتظام کیا جائے اور اسکیم تیار کرنے کے لئے کچھ دنوں کے لئے ایک خاص افسر گورنمنٹ سے مانگا جاوے۔

یہ بھی بورڈ نے طے کیا ہے کہ نہر اور دریا دونوں سے پانی لینے کی اسکیم بنائی جائے۔ اور آئندہ بجٹ میں پانی کی تقسیم کے طریقہ کی اصلاح کے واسطے ۵۰ ہزار روپیہ رکھا جاوے۔

اس کے علاوہ بورڈ نے کچھ انتظامات فوری اصلاح کے واسطے بھی کیے ہیں۔ کیونکہ اول الذکر اصلاح کے لئے ایک مدت لگے گی۔ کچھ ممبران ۲۴ گھنٹے پانی کی سپلائی کے خلاف تھے۔

بورڈ نے مسٹر رائس اور مکینکل انجنیر کے لئے شکریہ کا رزولیوشن منظور کیا ہے۔

معتوب شدہ ملازمان بورڈ

بابو مادھو سنگھ الکٹریکل سپرنٹنڈنٹ بابو اصغر حسین اوور سیر۔ بابو گوکل چند اوورسیر اور ٹھاکر مہابیر سنگھ وارڈ انسپکٹر ملازمان میونسپل بورڈ کو تنزلی معطلی۔ اور تبادلہ کی جو سزائیں دی گئی تھیں اُن کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل ۱۹ ہندو مسلم ممبران بورڈ نے ایک رزولیوشن ۲ ستمبر کو چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کے پاس بھیجکر یہ استدعا کی ہے کہ اس رزولیوشن کو جلد بورڈ میں پیش کردیا جائے۔ اور مندرجہ بالا ملازمان بورڈ کے متعلق جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کی تحقیقات کی جاوے اور اگر وہ بے قصور ثابت ہوں تو اُن کے متعلق جو احکامات صادر کیے گئے ہیں اُن کو منسوخ کردیا جاوے۔

ہم کو امید ہے کہ رزولیوشن بھیجنے والے ممبران بورڈ میں بھی اپنی رائے پر قائم رہتے ہوئے اس رزولیوشن کو منظور کرالیں گے اور تحقیقات کرانے کے بعد اگر یہ ملازمان بورڈ بے قصور ثابت ہوں تو ان کے خلاف جو احکامات صادر ہوئے ہیں۔ اُن کو منسوخ کیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں اُن کے جو حقوق تلف ہوئے ہوں اُن کی بھی تلافی کی جائے گی۔

رزولیوشن بھیجنے والے حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

لالہ لشنبالہ جی بھارتیا۔ بابو بھگوانداس اہردار پنڈت برمہانند مصرا۔ شریمتی شر لادیوی میاں محمد سعید بابو کاشی ناتھ بھلا۔ حاجی محمد قمر الدین۔ سید محمد بشیر بارایٹ لا سید منظور علی۔ شیخ محمد وحید۔ لالہ منی لال نوٹیا۔ بھاگی کرودھی مل۔ سید احمد حسین بی اے۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت سری رتن شکلا۔ پنڈت بابولال مصرا۔ چودھری مہیشری پرشاد۔ شیخ محمد عبدالصمد ڈاکٹر پریم نرائن مصرا۔

سرلواستوا کانفرنس

آل انڈیا چترگپت ونشی سرلواستوا کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی میٹنگ ۴ ستمبر کو ہوئی۔ جس میں مسٹر پنالال آئی سی۔ ایس کمشنر جھانسی ڈویژن چیرمین استقبالیہ کمیٹی اور رائے بہادر سیتارام ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر پریسیڈنٹ کانفرنس منتخب ہوئے

یہ کانفرنس ۵-۶-۷ اکتوبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ہوگی۔

کانگریس اور انتخابات

ٹاؤن کانگریس کمیٹی نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ میونسپل بورڈ کے انتخابات میں حصہ لے۔ مگر چونکہ کانگریس میں دو پارٹیاں ہیں اور دونوں نے اپنی اپنی فہرست علیحدہ علیحدہ پراونشل الکشن بورڈ کے پاس بھیجی ہیں۔ اس لئے یہاں کے خالات کی تحقیقات اور تصفیہ کے لئے مسٹر رفیع احمد قدوائی اور مسٹر سمپورنانند تشریف لائے۔ اور کافی بحث ومباحثہ اور تحقیقات کے بعد مقامی میونسپل بورڈ کے آئندہ انتخابات کے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جن لوگوں کے نام دونوں پارٹیوں نے تجویز کیے ہیں اُن کو پہلے منظور کرلیا جائے اور باقی امیدواروں کا انتخاب دونوں پارٹیوں کی فہرستوں سے کرلیا جائے گا۔

چنانچہ مندرجہ ذیل چھ اصحاب دونوں پارٹیوں کی منظوری سے طے کرلیے گئے۔

وارڈ ۲ سے پنڈت ہری ہرناتھ شاستری وارڈ ۳ سے مسز روپ کماری آغا وارڈ ۱۰ سے پنڈت دیبی سہائے باجپئی وارڈ ۱۱ سے گرو رگھبر دیال وارڈ ۱۶ سے دیبی دین (چمار) وارڈ ۱۷ سے شیام لال کھٹک۔

باقی نامزدگیوں کے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ ان کے نام پراونشل الکشن بورڈ کے سامنے پیش کردیے جاویں اور جس کے فیصلہ کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ ۱۲ ستمبر تک ہوجائے گا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مسٹر آر ایف موڈی اکتوبر میں ولایت سے تشریف لاکر مسٹر لوئس لائڈ سے کلکٹری کا چارج لیں گے۔ چارج دینے کے بعد مسٹر لوئس لائڈ ۱۱ ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لے جائیں گے۔

اگزیکٹو افسر

رائے بہادر ڈاکٹر ایس۔ این تواری اگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ ایک ماہ کی رخصت پر نینی تال گئے ہیں اور ان کی جگہ مسٹر کوچرا انجنیر کو اگزیکٹو افسری کا چارج دیا گیا ہے۔

مزدور سبھا

مزدور سبھا کی کارکن کمیٹی نے نئی کونسلوں میں مزدوروں کی نیابت کی بابت یو۔ پی گورنمنٹ کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔

کمیٹی نے کانپور میونسپل بورڈ میں آئندہ انتخاب میں مزدور سبھا کے دو قائمقاموں کو جگہ دینے کی گورنمنٹ سے درخواست کیخلاف بورڈ کے فیصلہ کی مذمت

سنبد گل

فرض کیجئے کہ آپ نے اپنے قلم میں ایک نب لگایا ۔ ظاہر ہے کہ جب تک وہ چلتا رہے گا آپ اُسے ہرگز نہ بدلیں گے لیکن جب وہ خراب چلنے گا تو آپ اسے فوراً بدلیں گے ۔

لیکن مسٹر راما سوامی مدلیار فرماتے ہیں کہ ہمیں جدید اصلاحات کو اتنی خوش اسلوبی سے چلانا چاہئے کہ اس اسکیم کی فوری تبدیلی ضروری ہو جائے ۔ اور ہندوستان کے ہاتھ میں زیادہ اختیارات آجائیں ؎

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی ۔

ہندوستان کے اطالوی باشندوں کی مسولینیت ملاحظہ ہو کہ معاصر پانیر کے ایڈیٹر صاحب کے نام ایک گمنام ٹائپ شدہ خط بھیجا ہے جس میں حبش کے متعلق اٹلی کی روش پر تبصرہ کرنے کی وجہ سے انہیں سخت دھمکیاں دی گئی ہیں ۔ اور لکھا ہے کہ اگر اٹلی والوں کی توہین کی تو ان کی خیریت نہ ہوگی ۔

ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہندوستان میں بھی مسولینی کی ڈکٹیٹری ہے بہر حال اُن کے دم خم تو اسی سے ظاہر ہیں کہ اُن کو اپنا نام لکھنے یا خط اپنے ہاتھ سے لکھنے کی بھی جرأت نہ ہوئی ۔ دیگ میں صرف ایک ہی چاول دیکھا جاتا ہے ۔

مشنری برطانیہ کی تجارت کا خاص ذریعہ ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اس تجویز کی کبھی حمایت نہیں کرسکتے کہ ہندوستان کی ضرورت کی مشنری خود ہندوستان میں بنے ۔ لیکن خدا برطانیہ کے مریدان جی پرانند کو برقرار رکھے کہ ان کے پاس ان کی تائید میں دلیلیں بھی موجود ہیں ۔ چنانچہ سرغزنوی فرماتے ہیں کہ اگر موٹریں انجن وغیرہ ہندوستان میں بنانے کا خیال کیا گیا تو کروڑوں روپیہ صرف ہوگا ۔ لیکن غضب تو یہ ہے کہ آج کل ان کے ڈزائن جلد جلد بدلتے رہتے ہیں ۔ فرض کیجئے کہ ہندوستان نے ایک قسم کا ڈزائن تیار کیا تو چند برس بعد بدل جائے گا ۔ لہذا سستا یہی پڑے گا کہ اپنی ضروریات باہر سے پوری کی جائیں ۔

ذرا کوئی بتانا کہ سر کے بعد کیا خطاب ملا کرتا ہے

لیگ اقوام میں اٹلی نے ایک ضخیم میمورنڈم پیش کیا ہے ۔ جس میں حبش کی پچاس سالہ زیادتیاں گنائی گئیں ۔ اور اپنے صبر و تحمل کی خود ہی داد دی ہے اس سلسلہ میں اُس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اٹلی کو سخت صدمہ پہنچے گا اگر حبش کو لیگ میں ہمسری کا موقع دیا گیا ۔ کیونکہ کالی اقوام کے ساتھ گوری اقوام کا بیٹھنا سخت توہین ہے ۔

اٹلی کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہاں قیامت خیز زلزلہ آیا ۔ جس سے سینکڑوں آدمی ہلاک اور ہزار خانماں برباد ہوگئے ۔

قدرت بھی سیاہ معلوم ہوتی ہے جو سیاہ اقوام کی دریردہ مدد کر رہی ہے ۔ ممکن ہے کہ سولینی اقوام کے ساتھ ساتھ اس سے بھی علیحدہ ہو جائیں ۔

ایک معزز معاصر کا بیان ہے کہ حبش کا موجودہ

ادب لطیف

کیٹس کی موت

مترجمہ :- محمد ابراہیم خوشتر کلکتہ

دنیائے ادب کے لئے "Keats" کیٹس کی موت ایک ناگوار سانحہ تھی ۔ شیلی کے جذبات پر اس واقعہ کا ایک خاص اثر پڑا ۔ اُس نے اپنے دوست کی وفات پر ایک نہایت پردرد مرثیہ لکھا جو انگریزی لٹریچر میں آج تک عدیم المثال شمار کیا جاتا ہے اور جس کو پڑھ کر لوگ مسحور و بے خود ہو جاتے ہیں ۔ وہ سرد آہ بھر کر کہتا ہے :-

— ۱ —

ایڈونس کا ماتم کرو ۔ وہ مرچکا

رنجیدہ ماں بیدار ہو ! اُٹھو ! اور گریہ وزاری کرو

لیکن کیوں !

آتشیں آنسوؤں کو ان کے جلتے ہوئے بستروں میں جذب کر لو ۔

اپنے نالہ و شیون کرنے والے دل کو اس کی طرح ایک خاموش اور شکایت کرنے والی نیند میں مبتلا کردو کیونکہ وہ وہاں جاچکا ۔ جہاں سے عقل و حسن کی ریزش ہوتی ہے اس کا خواب و خیال بھی دل میں نہ لاؤ

کہ محبت آفریں سمندر اُس کو پھر تروتازہ ہو کے سپرد کردے گا ۔

موت اس کی ساکت آواز سے غذا حاصل کرتی ہے اور ہماری یاس پر خندہ زن ہوتی ہے ۔

— ۲ —

تیرا سب سے چھوٹا اور عزیز بچہ فنا ہو چکا

جو تیری بیوگی کا آرام تھا ۔

جو ایک زرد پھول کی طرح بڑھا جس کو کسی غمگین دوشیزہ نے پرورش کیا اور جس کی غذا بجائے شبنم کے محبت کے آنسو تھے ۔

اے موسیقی سے واقف ماتم دار !

پھر نالہ وزاری شروع کرو ۔

تیرا غنچہ امید جو نہایت حسین تھا اور آخری بھی !

وہ غنچہ حیات جس کی پتیاں شگفتہ ہونے سے قبل پریشان ہوگئیں اور جو پھل کی امید میں ہلاک ہوا ۔

تباہ ہو گیا ——

پژمردہ گل نیلوفر پڑا ہے

طوفان ختم ہو چکا

✻ تمام باہر سے آئی ہوئی قومیں تجارت اور لین دین کے وقت یا کسی اور ضرورت پر اردو ہی بولتی ہیں خاص برمیوں میں بھی کوئی ایسا ہوگا جو اردو نہ سمجھتا ہو اردو کے بہت سے لفظ برمی زبان میں داخل ہو گئے ہیں ۔ مثلاً قینچی شربت ، قلی ، پیسہ ، نام (دنام) وغیرہ ۔

صد وزیر اعظم ایک پنجابی ہے ۔

شاید اسی طرح جیسے کہ ہٹلر آریہ ہیں ۔

عالم نسواں

ٹرکی کی عورتیں

جناب شنکر دمایو سر لوستوا ایم اے

وہ ٹرکی جس پر صدیوں سے یورپین طاقتیں اپنا اثر و اقتدار قائم کرنے کی فکر کر رہی تھیں اب ایک آزاد ملک بن گیا ہے ۔ ایک وقت تھا کہ جب یورپ کے بڑے بڑے سیاست داں ٹرکی کو "یورپ کا مرد بیمار" کہا کرتے تھے ۔

ایک وقت آج ہے کہ ٹرکی غیر ملکیوں کے اثر و اقتدار سے بالکل آزاد ہے اور بام ترقی پر چڑھتا چلا جا رہا ہے اس عظیم الشان تبدیلی کا مصطفےٰ کمال پاشا کے سر ہے جو آج ٹرکی کے سب کچھ ہیں ۔ انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں کمزور ۔ بیمار ۔ ٹرکی کی مالی ۔ تمدنی اور سیاسی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیا ۔ اور اُس کی رگ رگ میں ایک نئی طاقت اور نیا خون پیدا کر دیا ۔

اس انقلاب کے دوران میں ٹرکی کی عورتوں کی حالت بھی زبردست تبدیلی واقع ہوئی ۔ غیر تعلیم یافتہ اور گھروں کی چار دیواری میں رہنے والی عورتیں اب مردوں کے ساتھ ساتھ اسکول میں تعلیم پاتی اور دفتروں میں کام کرتی ہیں ۔

موجودہ ٹرکی کے ڈکٹیٹر مصطفےٰ کمال پاشا کی زندگی کا اعلےٰ مقصد ٹرکی کو غیر ملکیوں کے چنگل سے آزاد کرنا اور اُسے ایک مضبوط تہذیب یافتہ اور طاقتور قوم بنانا تھا ۔ ان کا یقین تھا کہ جب تک ٹرکی کی عورتوں کو تعلیم یافتہ نہ بنایا جائے گا ملک کا اودھا نہیں ہو سکتا ۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ ملک کا آدھا حصہ بیکار رہے اور آدھا حصہ ترقی کرے ۔ وہ دیکھتے تھے کہ یورپ کے تمام ممالک میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے عورتیں میدان میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کام کرتی ہیں اور اُنھیں ہر طرح کی مکمل آزادی حاصل ہے ۔

چنانچہ اُن کے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو گیا کہ جب تک مردوں کی طرح ٹرکی کی عورتوں کو بھی اعلےٰ تعلیم نہیں دی جائے گی ٹرکی کبھی ترقی نہیں کر سکے گا ۔ اپنے ان اونچے خیالات کا انہوں نے اس وقت تک ذکر نہیں کیا جب تک کہ اُن ہاتھ میں پوری طرح طاقت نہیں آگئی ۔

۱۹۲۳ء میں جب مصطفےٰ کمال ملک کے ڈکٹیٹر بن گئے ۔ اور سارے ملک نے انھیں اپنا تسلیم کر لیا اُس وقت اُنھیں اپنے خیالات کے مطابق کام کرنا شروع کیا ۔ گذشتہ دس بارہ برسوں میں انہوں نے عورتوں کی حالت میں جو انقلاب پیدا کیا ہے اُس نے تمام دنیا کو محو حیرت بنا دیا ۔

ناظرین یہ خیال نہ کریں کہ ۱۹۲۳ء سے پہلے ٹرکی کی استریوں کی کچھ بھی جاگرتی نہیں تھی دراصل ۱۹۰۸ء کے انقلاب سے کچھ پہلے ہی ٹرکی کی عورتوں کے حقوق کی جدوجہد کا آغاز ہو گیا تھا ۔ انقلاب سے پہلے "تیین" نامی ایک سوسائٹی قائم کی گئی تھی اس سوسائٹی کے ممبروں کو دیگر فرائض کے ساتھ یہ قسم بھی اُٹھانا پڑتی تھی کہ ٹرکی کی عورتوں کو آزاد کرائیں گے (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

برما کے دلچسپ حالات

جناب مولوی جمیل احمد قنوجی

آج ہم آپ کے سامنے ایک بہت ہی دلچسپ جگہ کا حال بیان کرتے ہیں ۔ برما کا نام تو آپ نے ضرور سنا ہو گا یہ ہمارے ہندوستان ہی کا ایک صوبہ ہے اور بہت ہی سر سبز ۔ برما جانے کے لئے کلکتہ سے جہاز پر جانا ہوتا ہے ۔ اور اگر برسات نہ ہو تو یہ سفر نہایت خوش گوار ہوتا ہے ۔ برما کا مشہور شہر رنگون ہے جو اس کا صدر مقام بھی ہے ۔ یہ بالکل نیا بسا ہے اور بالکل نئی وضع پر ۔ نہایت قاعدے سے چوکور آباد کیا گیا ہے اس کی خولصورتی کی وجہ سے اسے ہندوستان کا پیرس کہتے ہیں ۔

جب جہاز رنگون پہونچ جاتا ہے تو کوئی بارہ گھنٹے پہلے بہت دور تیز روشنی سی دکھائی دیتی ہے یہ روشنی دیکھ کر جہاز میں شور پڑ جاتا ہے کہ زمین آگئی ، زمین آگئی ۔

لیکن یہ تیز روشنی کس چیز کی ہے بات یہ ہے کہ برمیوں کے مندر جنھیں برمی زبان میں پیا ۔ اور انگریزی میں پگوڈا کہتے ہیں ۔ برما کے قریب قریب ہر پہاڑی پر بنے ہوئے ہیں ۔ یہ بہت ہی خولصورت ہوتے ہیں رات میں دن میں نیچے اوپر بجلی کی تیز روشنی اتنی کی جاتی ہے کہ ساری عمارت جگمگا اُٹھتی ہے ۔

برما کا سب سے بڑا مندر "شوے ڈگوں پگوڈا" کہلاتا ہے ۔ اس کے کلس کی اونچائی کوسونٹ ہو گی ۔ یہ پگوڈا گولائی لئے ہوئے بالکل ٹھوس بنا ہوا ہے ۔ اس کے چاروں طرف گوتم بدھ کے پتھر کے سفید مجسمے بنے ہوئے بہت ہیں ۔

رنگون کی رائل لیک بھی دیکھنے کی چیز ہے ۔ یہ اسقدر خولصورت جھیل ہے کہ گھنٹوں دیکھا کیجئے ۔ جب بھی جی سیر نہ ہو ۔ اس کے ایک کنارے پر شیروں کے دو مجسمے رکھے ہوئے ہیں ۔ ان میں فوارہ بھی ہے کل کھول لینے سے فوارہ میں سے پانی نکلنے لگتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ اس جھیل کی سیر سے اتنی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ گھی کھانے سے نہیں ۔

رنگوں کے علاوہ ایک اور شہر ماندلہ ہے یہاں قلعہ کے پاس پہاڑیوں پر بہت خولصورت عمارت بنی ہے ان میں سے ہر عمارت میں گوتم بدھ کے متعلق کوئی نہ کوئی رکھی ہوئی ہے ۔ یہاں سے کچھ دور ایک مقام میگون ہے یہاں ایک لوہے کا گھنٹہ ہے جو دنیا میں دوسرے نمبر کا سمجھا جاتا ہے ۔ چودہ ہاتھ لمبا ۔ بارہ ہاتھ چوڑا گولائی ۔ ۲ گز وزن ۲۴۰۰ من لوہے کی ایک زنجیر میں لٹکا ہوا ہے ۔ یہاں کا راجہ ایک مندر بنوانا چاہتا تھا ۔ اسی کے لئے یہ گھنٹہ بنوایا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکا ۔

برما میں ویسے باہر سے آئی ہوئی ہر قوم کی الگ الگ زبان ہے لیکن برمیوں کی زبان الگ ہے یہ برمی کہلاتی ہے ۔ یہ یہاں کی سرکاری زبان ہے ۔ کچہریوں اور دفتروں میں اسکا رواج ہے اس زبان کو چھوڑ کر وہاں اردو کا رواج سب سے زیادہ ہے یہ زبان بڑی تیزی سے برما میں پھیل رہی ہے ۔ ✻

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمیں

تمدنی نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو ہندوستانی فلمیں مفید ہونے کے بجائے مضر رساں ثابت ہوں گی یورپ اور امریکہ میں فلموں کو ابتدائی درسی تعلیم کے لئے کافی حد تک اور ہر قسم کے کھیل اور ورزش اصول و قواعد، حفظان صحت، فوری امداد مجروحین، اخلاقیات موسیقی۔ رقص اور معلومات عامہ کی تعلیم و تبلیغ کے لئے سراسر کامیاب ذریعہ حصول مطلب بنا ڈالا گیا ہے یہ کہنا صحیح ہے کہ ان ممالک میں فلم تشکیل سیرت اور تربیت عام کے لئے بڑی ہی خوش اسلوبی افادیت اور کامیابی کے ساتھ زیر استعمال ہے۔ ہمارے بدقسمت ملک میں ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی فلم کی ذرہ برابر مرہون منت نہیں ہے۔ تعلیمی کانفرنس نے اپنے اجلاس دہلی میں یہ تجویز منظور کی ہے کہ تعلیم کے سلسلہ میں سینما اور فلم کی امداد لی جائے۔ خدا کرے یہ تجویز جلد سے جلد عملی جامہ پہن سکے۔

سطور بالا سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ فی الحال تمدنی فوائد میں کوئی سا فائدہ بھی ہمیں فلم سے حاصل نہیں ہو رہا ہے نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ فلم کے تمام معیار کے پست ہونے کے باعث مذاق جمہور میں ابتذال کی ترقی اور استحکام پیدا ہوتا جاتا ہے کیونکہ ہندوستانی فلموں کی اکثریت تجارتی اغراض کے ماتحت سراسر عوام پسندی کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہے۔ اسلئے ان کا اخلاقی پہلو حد درجہ گرا ہوا ہوتا ہے چنانچہ ہندوستانی فلمیں عموماً رکیک جذبات اور سفیہانہ خیالات کی تخلیق و اشتعال کا باعث ہوتی ہیں۔ اسطرح ان کی نمائش فضائے اخلاق و تہذیب کو مسموم اور ماحول مدنی کو مکدر بناتی رہتی ہے یورپ میں عریاں ٹانگوں کی نمائش یا اجناس مخالف کا بے اندازہ اختلاط اپنے اندر کوئی بہت بڑی بداخلاق یا جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والا پہلو نہیں رکھتا ہے اس لئے کہ اولاً یہ چیز ان کے معیار تہذیب و اخلاق کے منافی نہیں ہے ثانیاً ان کی زندگی اسی ماحول میں گذرتی ہے۔ اسلئے ان کے یہاں کی یہ چیزیں معمولات روزمرہ میں آجانے کے باعث کسی خاص تحریک کی حامل نہیں ہوتیں۔ برخلاف اس کے ہمارا تمدن ہماری معاشرت ہمارا اخلاق ہماری روزمرہ زندگی کی معمولات میں سے کوئی چیز بھی اس کو روا نہیں رکھ سکتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ان کی نمائش ایک ایسی خاص تحریک کا موجب ہوتی ہے جو ہمارے تمدنی نقطۂ نگاہ سے حد درجہ مضر ہے۔

یورپ و امریکہ میں فلمیں اس ملک کے لوگوں کے لئے تیار کی جاتی ہیں ہندوستان کے لئے نہیں۔ ہم مغرب کے فلموں کی اندھی تقلید کر کے اپنے اخلاق و تمدن کو سراسر نقصان پہونچا رہے ہیں۔ جسطرح وہ اپنی مدنی اور معاشرتی زندگی کا صحیح نقشہ فلموں میں دکھلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی فلموں میں ہندوستانی معاشرت تمدن کی سچی تصویر دکھائیں نہ کہ وہ چیزیں جو کہ مغربی فلموں سے متاثر ہو کر ہمارے دماغ پر مستولی ہیں۔ اور ہماری سماجی زندگی میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ ✻

اقوال زریں

جس نے اپنی زبان کو درست کیا اُس نے اپنی عقل کو زینت دی۔

جس نے اپنے کلام کو درست کیا اُس نے اپنے تئیں ہر دلعزیز پایا۔

جس نے اپنا قول سچا ثابت کیا اُس نے جمال میں ترقی کی۔

جس نے اپنا احسان جتایا اُس نے اپنے شکریہ کو ضائع کیا۔

جس نے اپنے حلم کا غرور کیا اُس کا اجر گُل ہوا

تمام لوگوں کو خوش رکھنے کی امید کرنا فضول ہے اسی طرح کسی شخص کے ناراض ہو جانے کا اندیشہ کرنا اور اپنے دل میں ڈرتے رہنا کچھ سودمند نہیں۔

مصیبت کے وقت رونے کے بجائے اُسے دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

جب تم مصیبت میں ہو تو اپنے سے زیادہ مصیبت والے کی طرف دیکھو۔

دو آدمیوں کا چند لمحہ کا مباحثہ ایک آدمی کے دس سالہ غور و فکر سے زیادہ مفید ہے۔

وہ شخص جو عقلمندوں کی صحبت اختیار کرتا ہے خود بھی عقلمند ہے۔

✻ ہندوستانی تمدن و معاشرت کی اس غلط نمائش کا تمدنی حیثیت سے تباہ کن پہلو یہ ہے کہ عموماً تماشائی جدت میں لذت محسوس کرتے ہوئے پردہ پر دیکھے ہوئے افعال و حرکات کی پیروی اپنی سماجی زندگی میں کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ماحول کو غیر مطابق اور فضا کو ناسازگار پا کر ایسی حرکتیں کر بیٹھتا ہے جو اسے مغربی نقطۂ نظر سے کم ظرف اور مشرقی زاویہ نگاہ سے مجرم وغیرہ وغیرہ بنا دیتی ہے۔ اور اب یہ مرض وبائی صورت اختیار کر رہا ہے۔

موج تبسم

جج ۔ تو کیا تم عدالت کو یہ جتانا چاہتی ہو کہ تم کتے کا نیا لائسنس تبدیل نہیں کرو گی!

خاتون ۔ جی ہاں .... مگر ....

جج ۔ اگر مگر کچھ نہیں۔ چونکہ لائسنس ختم ہو چکا ہے اس لئے تم پر جرمانہ ہوگا۔

خاتون لیکن جناب کتا بھی تو ختم ہو چکا ہے

خریدار ۔ اس کا کیا مطلب۔ کہ میرے چائے کے پیالہ کے تہ میں ایک مکھی ہے۔

ملازمہ ۔ جناب میں ہوٹل کی ملازمہ ہوں تعبیر بتانے والی نہیں ہوں

جیل کا معائنہ کرتی ہوئی جب ایک خاتون ایک قیدی کے قریب پہونچی تو اُس نے سوال کیا۔ کیا شراب کی محبت نے ہی تمھیں یہاں تک پہونچایا ہے

قیدی ۔ نہیں مس صاحبہ۔ یہاں تو اُس کا ایک قطرہ بھی میسر نہیں آسکتا۔

راہگیر (ایک چھوٹے بچے سے جو بارش میں بھاگا جا رہا تھا) میاں صاحبزادے خدا کی رحمت سے بھاگتے ہو۔

ذہین بچہ ۔ (جی ہیں اس لئے بھاگتا ہوں کہ کہیں خدا کی رحمت میرے پاؤں کے نیچے نہ آجائے۔

دلچسپ معلومات

عورتیں ناپید ہو جائنگی

امریکہ کے مشہور سائنسداں ڈاکٹر البرٹ کے تازہ ترین انکشاف نے دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے۔ آپ نے حال ہی میں امریکہ کے ایک طبی رسالہ میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ آیندہ نصف صدی کے اندر اندر مغربی ممالک میں عورتیں قطعی ناپید ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ موجودہ زمانہ میں چونکہ عورتیں مردانہ اشغال میں زیادہ دلچسپی لے رہی ہیں اسلئے جنین پر اسکا گہرا اثر پڑ رہا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیوں کی پیدائش کا اوسط گھٹ رہا ہے ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ اگر یورپ میں عورتیں اسی طرح مردانہ زندگی گذارتی رہیں تو ان کے دل و دماغ پر جو اثرات ہیں۔ اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو وہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو جائیں گی یا اگر اولاد پیدا ہوگی تو وہ لڑکا ہوگا۔ ڈاکٹر کے خیال میں آج سے پچاس سال بعد یورپین ممالک میں عورتیں انتہائی جستجو کے بعد بھی نہ مل سکیں گی۔

برف میں نمک

قدرتی برف میں نمک ہوتا ہے۔ سمندر کے پانی کی طرح بحر برستان۔ بحر منجمد شمالی۔ بحر منجمد جنوبی کے برف کے تودے نمکین ہوتے ہیں۔ لیکن ایک سال کے بعد ان برفوں کا نمک زائل ہو جاتا ہے۔ نئے برف میں نمک کی وہی مقدار ہوتی ہے جو عام سمندری پانی کی ہوتی ہے۔

افسانہ

اچھوت کی لڑکی

بسلسلۂ گذشتہ

(۳)

کل شام کو چار بجے کام ختم ہونے کے بعد تمام مزدوروں کو میرے سامنے پیش کیجئے ان لوگوں کی شکایت ہے کہ ان کو اجرت کم ملتی ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ میں ہر مزدور کا حال فرداً فرداً سننا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس صورت میں اُن کی تکالیف کا صحیح صحیح اندازہ لگا سکوں گا۔"

منیجر نے اپنے منشی کو مخاطب کر کے کہا!

منشی جی اپنی گھاگر کی قلم کان پر رکھتے ہوئے بولے "بہت بہتر! میں آپ کے حکم سے تمام مزدوروں کو آگاہ کئے دیتا ہوں۔"

منیجر! لیکن منشی جی ذرا مزدوروں کا رجسٹر تو لائیے

منشی نے رجسٹر پیش کیا اور اُس کے بعد اجازت لے کر باہر چلے گئے۔

دوسرے روز ۵ بجے شام کو منیجر مزدوروں کی شکایات سننے کے لئے اپنے دفتر میں بیٹھا! اُس کے سامنے مزدوروں کا رجسٹر ہے۔ منشی جی آئے اور باہر تمام مزدوروں کے جمع ہو جانے کی اطلاع دی۔ منیجر نے اپنا کام شروع کر دیا اور رجسٹر سے یکے بعد دیگرے نام بولتا گیا چپراسی مزدوروں کو بلاتا گیا وہ ان کی شکایات سنتا اور اُن کی اجرت میں مناسب اضافے کے بعد اُن کو خوشی واپس کر دیتا۔ مزدور اپنی اس کامیابی کا ذکر باہر آکر دوسروں سے کرتے اور منیجر کی تعریف بھی...... وہ بہت خوش تھے

اس مرتبہ منیجر نے ایک مزدور لڑکی رکمنی کو طلب کیا۔ رکمنی منیجر کے سامنے آئی۔ منیجر نے حسب معمول اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک خوبصورت دوشیزہ تھی جذبات فہم منیجر کی دوربین آنکھیں رکمنی کے حالات کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ بے بسی اور لاچاری کی ایک مجسم کہانی تھی۔

منیجر نے اپنے جذبات کو دباتے ہوئے کہا "تم کس کی لڑکی ہو"

رکمنی! اب تو میں کسی کی لڑکی نہیں جب تھی جب تھی اب میرے کوئی نہیں۔

منیجر:۔ کیا تمھارے ماں باپ نہیں ہیں

رکمنی نہیں! کوئی نہیں۔ میں ابھاگن تنہا ہوں میرے ایک بوڑھا چچا ہے جس کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

منیجر۔ (ان معاملات کو قصداً نظر انداز کرتے ہوئے) تم کو ۸ر اجرت ملتی ہے اب کیا چاہتی ہو۔

رکمنی۔ ہاں میں اسی نیت سے آئی تھی کہ اپنی اجرت میں دیگر مزدوروں کی طرح ایک معقول اضافہ کراؤں گی لیکن ... ...

اس کے بعد وہ خاموش ہو گئی۔ اُس کے چہرے پر کرب و اضطراب کے آثار نمایاں ہوئے۔ وہ بالکل ساکت اور خاموش تھی۔ جیسے کہ وہ بالکل ہی گنگ ہو گئی ہو۔

"کمزور اور مجبور انسان کا یہی حال ہوتا ہے اس کے دل میں درد ہوتا ہے، جذبات کا سمندر لہریں مارتا ہے۔ خیالات کا محشر بپا ہوتا ہے۔ لیکن کیا زبان ان کی ترجمانی نہیں نہیں کر سکتی۔"؟

منیجر نے دل ہی دل میں سوال کیا! اور پھر اپنے دل کو سخت کر کے کہا۔ اچھا اب تم جاؤ، میں سمجھا تمھاری اجرت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

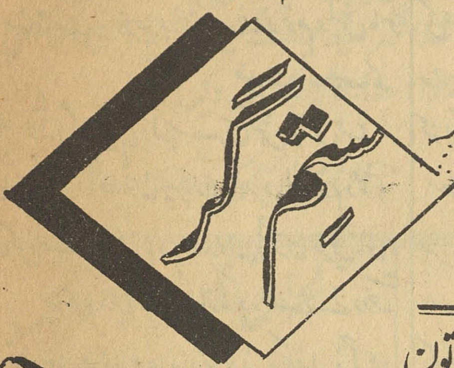
وہ چلدی۔ دروازہ پر پہونچکر اُس نے ایک مرتبہ مڑ کر منیجر کی طرف دیکھا۔ اب اُس کی آنکھیں آبدیدہ تھیں۔ منیجر جواب تک رکمنی کے حالات کا جائزہ لے رہا تھا حسب معمول اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

باقی آیندہ

یورپین اقوام میں تجارتی معاہدہ

رگبی۔ ۹ ر ستمبر ۳ سال کے لئے بلجیم کو سلاویہ جرمنی برطانیہ ہالینڈ۔ اٹلی ناروے پولینڈ میں باہمی تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔





بل کو ملتوی کرنے کی ترمیم

پنڈت کرشن کانت مالویہ نے ایک ترمیم پیش کی ہے کہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل پر غور کرنا اُس وقت تک ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی میں ایسی اسکیم پیش کرے جس کے ذریعہ ملک کے اندر صنعت انگریزی کا مقابلہ کیا جا سکے۔

ہوم ممبر لا ممبر۔ سر جیمز گریفتھ ڈاکٹر ولیش بکھ پنڈت گوبند بلبھ پنتھ۔ مولانا شوکت علی۔ سردار سنت سنگھ۔ مسٹر اکھل چندر دت مسٹر امرندر ناتھ چٹوپادھیا مسٹر اسینے۔ مسٹر ستیہ مورتی ڈاکٹر خاں صاحب۔ مسٹر بی داس اور پنڈت کانت مالویہ

میسور کی ایک منیوسپلٹی معطل

حکومت میسور نے بدانتظامی کی بنیاد پر ضلع میسور کی نرسی پور تعلقہ کی نگور منیوسپلٹی کو معطل کر دیا ہے۔ میسور کی حکومت اس سے قبل ایک اور منیوسپلٹی کو معطل کر چکی ہے۔





دمہ کی اکسیر دوا مفت

جناب ایڈیٹر صاحب۔

میں نہایت درجہ ممنون ہونگا اگر آپ براہ مہربانی مجھے اپنے مشہور و ہردلعزیز اخبار "صداقت" میں یہ شائع کرنے کی اجازت دیں گے کہ "مرض دمہ" ضیق النفس کی صرف ایک ہی خوراک تیر بہدف دوا جو کہ شریمان راجہ صاحب رہوہ بڑتان پور میں ہر سال شرد پورنما (یعنی کنوار کی پورنماشی بماہ اکتوبر) کو بروئے انسانی ہمدردی مفت تقسیم کیا کرتے ہیں۔ اور جس کو استعمال کرکے ہزاروں ناامید و مایوس مریض صحت یاب ہوجاتے ہیں امسال بھی ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو تقسیم کی جاوے گی اور ہمیشہ کی طرح جملہ انتظامات متعلق رہائش و تقسیم ادویہ میں بھی امسال ترقی ہے۔

بڑتان پور جہاں کی دوا تقسیم کی جاتی ہے دریائے سرجو کے کنارے ایک خوشگوار مقام پر جو کہ بہرائچ ریلوے اسٹیشن B. N. W. Ry. سے آٹھ میل پر واقع ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر ہر قسم کی سواریاں دستیاب ہوتی ہیں۔ اور والنٹیرس (رضاکاران) ٹرین کے وقت مریضوں کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کے لئے موجود ملیں گے۔

دوا استعمال کرنے والے مریضوں سے گذارش ہے کہ وہ تاریخ مقررہ سے کم از کم دو یوم قبل آجاویں تاکہ یہاں پہونچکر قبل استعمال دوا چوبیس گھنٹہ مکمل آرام لے سکیں اور براہ عنایت اپنے آمد کی اطلاع ہفتہ عشرہ قبل احقر العباد کو کردیویں۔

نیازمند

اے پرشاد بی اے پرائیوٹ سکریٹری۔

ریاست رہوہ ضلع بہرائچ (اودھ)

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب منصف بہادر ایٹہ

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

بعدالت منصفی مقام ایٹہ ضلع علیگڈھ

مقدمہ متفرقہ نمبر ۲۶۶ سنہ ۱۹۳۴ء

سماۃ سندر زوجہ بدری پرشاد قوم ویش ماہور ساکن مدعیہ ساکنہ ضلع ایٹہ

بنام لالہ رگھبر دیال ولد سری کشن داس (۲) بانکے بہاری (۳) رادھا رمن پسران رگھبر دیال قوم ویش ماہور ساکن شہر فرخ آباد مدیون ڈگری فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگری دار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و بکفولہ ڈگری نمبری ۲۶۶ سنہ ۱۹۳۴ء کہ جو بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۳۴ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی۔ بمطالبہ مبلغ (الساعہ) گذرانی ہے۔

لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تمکو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکور کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے یا بذریعہ مختار مجاز کے حاضر ہوکر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم

عدالت منصفی ایٹہ

پنڈت جواہر لال نہرو جرمنی پہونچگئے

الہ آباد ۱۰ ستمبر۔ جرمنی سے پنڈت جواہر لال نہرو کا مندرجہ ذیل تار آنند بھون الہ آباد آج موصول ہوا ہے:

میں "بڈن ویلر" پہونچ گیا ہوں شریمتی کملا نہرو کی حالت میں زبردست تبدیلی ہو گئی ہے وہ بہت زیادہ کمزور ہیں اور اُن کی حالت تشویشناک ہے لیکن ڈاکٹروں نے مجھے یقین دلایا کہ اُن کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہوجائے گی۔

شریمتی امرت کنور نے مہاتما گاندھی کو تار دیا ہے کہ وہ کوئی دن مقرر کریں جب کہ تمام ہندوستان میں شریمتی کملا نہرو کی بحالی صحت کے لئے پرارتھنا کی جائے۔ شریمتی امرت کنور نے یورپ اور امریکہ کی انڈین سوسائٹی کو بھی لکھا ہے کہ وہ شریمتی کملا نہرو کی بحالی صحت کی پرارتھنا کے لئے دن مقرر کرے۔

اٹلی میں شدید حادثہ
ٹرینیں ٹکرا گئیں

روم ۱۰ ستمبر۔ لیوڈا کے قریب دو ٹرینوں کے درمیان ٹکر ہوگئی۔ جس میں سے ۵ اشخاص ہلاک ہوگئے اور ۵۰ مجروح ہوگئے۔

مشہور تیراک مسٹر چٹرجی کی اولوالعزمی

الہ آباد ۱۰ ستمبر۔ الہ آباد کے مشہور تیراک مسٹر راین چٹرجی جو کہ کلکتہ اور دیگر مقامات میں اپنے کرتب دکھا چکے ہیں اب دنیا کا ریکارڈ مات کرنے کی کوشش کریں گے۔

دیسی ریاستیں

بندرگاہ کوچین کا قضیہ

شملہ ۱۰ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر شنمکھم چیٹی دیوان ریاست کوچین اور حکومت ہند کے ممبروں کے درمیان جو رسمی گفت و شنید ہوئی ہے اُس کی وجہ سے بندرگاہ کوچین کے سوال کے بہتر اور امید افزا صورت میں فیصلہ ہو جانے کی امید ہے۔

اس اسکیم میں مالیات کے مساوی طریق پر انتظام کی تجویز کی گئی ہے جس میں کوچین کا علاقہ شامل نہ ہوگا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کے دفاتر کے دہلی آجانے کے بعد عنقریب ہی ایک کوچین کانفرنس بلائی جائے گی جس میں اس سمجھوتہ کی تصدیق کی جائے گی۔ آج آپ یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں

عورتوں کیلئے آزادی کا مطالبہ

حیدرآباد (دکن) گذشتہ ہفتہ ہندوستانی خواتین کی یونیورسٹی پونہ کی مس بالو بھائی کھدے نے "عورتوں کی موجودہ مجلسی حالت" کے موضوع پر تقریر کی۔

انہوں نے اس سلوک کی سخت مذمت کی جو کہ آجکل ان کے ساتھ رکھی جا رہی ہے اور یہ رائے ظاہر کی کہ ان کی موجودہ زندگی غلاموں کی زندگی سے بہتر نہیں ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے انہوں نے مردوں کی خود غرضی اور عورتوں کی جانب سے ان کی لاپرواہی پر سخت نفرت اور غصہ کا اظہار کیا۔ اور بیان کیا کہ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مرد تو ہر معاملہ میں اپنے لئے آزادی چاہتے ہیں اور عورتوں کو وہ آزادی دینا نہیں چاہتے۔ انہیں وہ گھروں کی چار دیواری کے اندر بند رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اُن سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ انکیں جا و بیجا مظالم جو کچھ حکم دیں گی بجا لائیں گی

اسمبلی کا ضمنی انتخاب

پونہ ۵ ستمبر۔ سر احمد ابراہیم حعفر کے انتخاب کے ناجائز ہو جانے سے پونہ کے مسلم حلقہ سے اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی تھی۔ اُس کے لئے مسٹر حسین بھائی لالجی منتخب ہوئے ہیں۔

گجراتی ادبی کانفرنس

احمدآباد ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کو گجراتی ادبی کانفرنس کی اجلاس کے صدارت کے لئے رضامند کر لیا گیا ہے جو کہ بڑے دن کی تعطیلات میں ہوگی۔

علاقہ پنجاب میں تلوار لیکر چلنے کے متعلق مزید اطلاعات

شملہ ۱۱ ستمبر حکومت پنجاب کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ جنوری ۱۹۲۷ء میں حکومت پنجاب نے تلواروں کو قانون اسلحہ سے مستثنے کرنے کی پالیسی شروع کی تھی اور دفعات ۱۳ و ۱۵ کے نفاذ سے ان جاگیرداروں کو مستثنے کر دیا گیا تھا جو پچاس روپیہ یا اس سے زیادہ مالگذاری دیتے تھے۔ انکم ٹکس ادا کرنے والوں خطاب پانے والوں اور ریٹائر شدہ فوجی افسروں کو بھی مستثنے کر دیا گیا تھا۔ اسی سال جولائی میں ۹ ضلعوں کو مطلقاً دفعات ۱۴ اور ۱۵ قانون اسلحہ کی زد سے مستثنے کر دیا گیا۔ نومبر ۱۹۲۸ء میں ۷ دیگر اضلاع مستثنے کیے گئے اور مئی ۱۹۳۰ء میں پانچ دیگر اضلاع میں اضافہ ہوا۔

موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ پنجاب کے ۲۹ ضلعوں میں سے ۲۳ میں تلوار رکھنے یا لیکر چلنے کے متعلق کوئی پابندی زیر دفعات ۱۳ و ۱۵ قانون اسلحہ عائد نہیں ہے فیروزپور لاہور امرتسر، کرنال، راولپنڈی اور ملتان میں بھی چند اشخاص اس سے مستثنے ہیں۔ ان ضلعوں کی پوزیشن یکساں ہے۔

زیر دفعہ ۳ فرہنگ ۲ ضابطہ اسلحہ سکھوں کے کرپان لے کر چلنے یا رکھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے چند دن ہوئے کہ ہائی کورٹ نے یہ طے کیا تھا کہ اگر کوئی سکھ کرپان لے کر چلے تو وہ تلوار ہی ہے اسلئے سکھوں کو تلوار کے متعلق ایک ایسا حق ان چھ ضلعوں میں حاصل ہے جو دوسرے فرقوں کو نہیں ہے۔ کیونکہ ہائیکورٹ کا رولنگ ان کے حق میں ہے۔

حکومت پنجاب نے حکومت ہند کو لکھا ہے کہ یہ قانون محض کسی طرح دور کیا جا سکتا ہے اور حکومت ہند پر اس بات پر رضامندی ظاہر کی کہ فرہنگ ۲ ضابطہ اسلحہ میں ایسی ترمیم کر دی جائے کہ چھ ضلعوں میں بھی تلوار لے کر چلنے پر دفعات ۱۳ و ۱۵ کی پابندی نہ رہے اس بارے میں ایک اعلان جلدی شائع کیا جانے والا ہے ایسوسی ایٹڈ پریس نے تحقیقات کرنے پر یہ بھی معلوم کیا ہے کہ دفعات ۱۳ اور ۱۵ کی رو سے سکھوں کا یہ معاملہ بھی جلد طے ہو جانے والا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ کرپان لے کر چل سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس کے بعد حکومت کو ہائی کورٹ میں سابقہ حکم کی نگرانی کرانے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

ملک لال دین و مولینا اختر علیخاں گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۱۱ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملک لال دین قیصر صدر انجمن اتحاد ملی اور مولانا اختر علی خاں ایڈیٹر زمیندار سے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳ کے ماتحت احکامات کی تعمیل کرائی گئی۔ کہ وہ فوراً لاہور چھوڑ دیں۔

مولانا اختر علی خاں کو مزید حکم یہ دیا گیا کہ آپ ضلع کرنال میں چلے جائیں اور حکومت کے خلاف کسی قسم کا پروپگنڈا نہ کریں۔ نہ کسی جلوس میں شامل ہوں اور نہ کسی ایسے جلسہ میں شریک ہوں جس میں پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص ہوں۔

مولانا اختر علی خاں کو گذشتہ شب کے وقت گرفتار کیا گیا تھا۔ اور موٹر کار کے ذریعہ آپ کو کیتھل ضلع کرنال میں پہونچا دیا گیا۔

ملک لال دین قیصر کو بھی آدھی رات کے وقت گرفتار کیا گیا۔ اور ضلع رہتک میں کسی مقام پر پہونچایا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اقدام شہید گنج کے تنازعہ کے سلسلہ میں مجوزہ ایجی ٹیشن کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ جس کے ساتھ یہ اصحاب وابستہ تھے۔

اسی طرح کی کارروائی کی دیگر اشخاص کے ساتھ بھی توقع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے راولپنڈی میں منعقدہ شہید گنج کانفرنس کے سلسلہ میں نمایاں کام کیا تھا۔

تازہ ترین اطلاع ملی ہے کہ تین اور بھی مسلم لیڈروں کو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳ کے ماتحت شہر بدر کر دیا گیا ہے۔

پولیس کے آدمیوں کا ایک دستہ گوردوارہ شہید گنج پر متعین کر دیا گیا ہے۔ جہاں سے گذشتہ ۱۲ اگست کو برطانوی فوج ہٹالی گئی تھی۔ کوتوالی چوکی میں پولیس کے آدمیوں کی تعداد میں ۵ ، ۷ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ایک اور لیڈر کو شہید گنج کے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں آج ۳ بجے صبح لاہور سے لیجا کر ... میں غیر معینہ عرصہ کے لئے نظربند کر دیا ہے۔ زین العابدین شاہ گیلانی کو ملتان سے نکالکر ۱۱ ستمبر کو سرسہ میں نظربند کر دیا گیا ہے پیر محمد دین کو روپڑ میں نظربند کیا گیا ہے۔

قوم پرست ممبران اسمبلی کا مکتوب

ریلوے کے مزدوروں کی شکایات

شملہ ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریلوے کی سٹینڈنگ کمیٹی کے ۵ ممبروں پنڈت نیلکنٹھ داس، سردار سنت سنگھ، مسٹر ونکٹا چالم چیٹی۔ سید مرتضےٰ صاحب اور مسٹر وی۔ وی گری نے مسٹر پی۔ آر راؤ کو جو ریلوے کے مالی کمشنر ہیں ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں بی۔ این ریلوے انڈین لیبر یونین کی پیش کردہ شکایات کا ذکر کیا گیا تھا۔ جو بی۔ این ریلوے کے کارخانوں میں قلیل مدت کے کام ہٹانے یا تمام معیاد مقرر کرنے کے متعلق تھیں۔

حکومت ایران کے خلاف لکھنؤ کا احتجاجی جلسہ

لکھنؤ ۱۰ ستمبر۔ لکھنؤ کے شیعوں کا ایک نمائندہ جلسہ کل امام باڑہ غفرانمآب میں ہوا جہاں ہزاروں شیعہ جمع تھے۔ حکومت ایران کے رویہ کے خلاف جو اُس نے تمام ایرانیوں پر لباس کے سلسلہ میں عائد کی ہیں یعنی وہ انگریزی لباس پہنا کریں سخت احتجاج کیا گیا۔ مقرروں میں مولانا خلن صاحب نے ایران کے رویہ کے خلاف سخت احتجاج کیا اور بیان فرمایا کہ شیعوں کو کسی صورت میں بھی اس پابندی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا آپ نے ڈائرکٹ الکشن کی تلقین کرتے ہوئے حکومت ایران کے رویہ کو مذموم قرار دیا۔

آپ کے بعد دیگر حضرات نے بھی اسی طرح تقاریر کیں۔ بعدہٗ صدر مولانا نجم الحسن صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت کی وضاحت کی۔ اور چند احتجاجی رزولیوشن کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب خان بہادر حاجی عبدالقیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بہادر کانپور

منی سنگھ — مدعی

بنام مولوا وغیرہ — مدعا علیہم

بنام ۱۔ للو سنگھ ولد مہپال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع مدرسں موضع گورگانوں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ۲۔ گنگا دین ولد نہوال قوم چمار ساکن موضع مکتا پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور ۳۔ شیو دیال سنگھ ولد فتح سنگھ قوم ٹھاکر ساکن بلائی بزرگ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۸۲ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوے کی کرو

اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۱۷ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت دیوانی۔ جناب شیخ طفیل احمد صاحب بہادر منصف سیتاپور

مسماۃ فاطمہ بیگم زوجہ مرزا حسن شاہ قوم سید ساکن قطب نگری پرگنہ و تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور — مدعی

بنام سید مہندی حسین وغیرہ — مدعا علیہ

بنام ۱۔ سید مہندی حسین ولد چودھری وزیر علی و ۲۔ علی حسین و ہادی حسین پسران چودھری مہندی حسن ساکنان مصرکھ پرگنہ و تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت الامہر کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت

بحکم سدرم عدالت منصفی سیتاپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت



ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	نمبر ۱۲

ادبیات

بادۂ عرفاں

از حضرت مولینا حفیظ الرحمٰن نشوؔ واحدی

خراباتِ محبت میں پہونچکر ہم بھی پیتے ہیں — ہمارا ذکر کیا ہے شبلی و ادھم بھی پیتے ہیں
طوافِ کعبہ بے کیفیتِ مے ہو نہیں سکتا — مِلا لیتے ہیں تھوڑی سی اگر زمزم بھی پیتے ہیں
یہ عمرِ خضر یہ ریش منور اور مے خواری — معاذ اللہ گویا حضرت آدم بھی پیتے ہیں
خزاں کی فصل ہو روز کیہ ایام مبارک ہوں — طبیعت لہر پر آئی تو بے موسم بھی پیتے ہیں
مریدانِ عقیدت کیش میں ہو تمسے کہتا ہوں — یہ باتیں راز کی ہیں قبلۂ عالم بھی پیتے ہیں
حدود میکدہ میں آکے جائز ہے اگر سب کچھ — تو بسم اللہ آؤ تم بھی چکھو ہم بھی پیتے ہیں
کہاں تم دوستوں کے سامنے بھی پی نہیں سکتے — کہاں ہم روبروئے ناصح برہم بھی پیتے ہیں

نشوؔ اللہ اکبر آپ کی تقلیل مے خواری
قرابہ کا قرابہ صاف او سپر کم بھی پیتے ہیں

شام میں کمیونسٹوں کا زور

البلاغ کے مراسل نے آج کا لندن ٹائمس پڑھا جسمیں بیروت کی خبر درج ہے کہ بلاد و موریہ میں کوتوالی کی شدید جد وجہد و مفاہمت کے باوجود حرکت اشتراکیت بڑھتی پائی جاتی ہے۔ برطانی قونصلیہ میں گذشتہ جمعہ کو خفیہ شیعی مطبوعات پائے گئے۔

حیدرآباد میں کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی

حیدرآباد۔ کوآپریٹو بنکوں اور محکموں کی دیگر سوسائٹیوں کو حکومت نظام نے ایک سرکار رسال کیا ہے جسمیں ایک کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی قائم کرنے کی اہم تجویز پر غور کیا گیا۔ اور اُس کے متعلق ایک بیان دیا گیا ہے۔ جس میں مجوزہ سوسائٹی کے خاص پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔

دنیائے اسلام

ایران جدید کا ریلوے نظام

حکومت ایران ملکی ترقیات کے ضمن میں آزاد ملکی ریلوے کے قیام و اجرا و توسیع کے لئے سرگرمی کا اظہار کر رہی ہے اسوقت سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ طہران کو تمام مرکزی شہروں سے ملا دیا جائے۔ اور مرکزی شہروں کو سرحدات سے متصل کر دیا جائے۔

بغداد میں عورتوں کے حقوق

حکومت نے ارادہ کیا ہے کہ بد چلنی اور فسق و فجور کا سر کچلنے کے لئے شدید تدابیر اختیار کی جائیں تین عہدہ داروں کی ایک مجلس تالیف ہوئی ہے جو تمام سینماؤں اور تفریح گاہوں کا دورہ کیا کریگی اور تمام ایسے محکموں کو سخت کر دیا کرے گی جو حدود عادات عامہ سے تجاوز ہو جاتے ہیں۔

عورتوں کو بلا روک ٹوک شوارع پر پھرنے میں آزادی دی گئی ہے۔ سینماؤں میں علیحدہ علیحدہ مخصوص مقامات ان کے لئے بنائے جائیں گے۔ باخبر دوائر ستر دو ہیں کہ عراق کا یہ اقدام ترکی اور ایران کی تقلید میں ہے۔ اور عادات و روایات عصریہ بسرعت تامہ رائج کیے جا رہے ہیں۔

تھریس میں ترکی نو آبادی

انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت ترکی کی تھریس کو جدید تعمیری تغیرات کے ساتھ نو آبادی کی شکل دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اس نو آبادی میں بلقان اور رومانیہ کے ترک مہاجرین کے قیام کا انتظام کیا جاتے گا۔ اور اُن کے لئے طرح طرح کی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں گی۔

بندرگاہ بصرہ کی تعمیر جدید

بغداد۔ بندرگاہ بصرہ کی توسیع کے لئے گیارہ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ کی منظوری صادر ہو گی۔ اس کے علاوہ بصرہ میں ایک مطار (طیارہ گھر) اور ایک مبرق (پاور ہاوس) بھی تیار کیا جائے گا۔ شفاخانہ عہدہ داروں کے مکانات۔ اسفالٹ کی سڑکیں۔ کوتوالی کے مرکزی تھانہ کی تعمیر بھی ان ہی مصارف سے ہوگی۔

عراق میں عظیم الشان فوجی مظاہر

بغداد۔ جبری فوجی بھرتی کے قانون کے سلسلہ میں عراق کے تمام شہروں میں زبردست مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جن عراقیوں کی ولادت سنہ ۱۹۱۴ء سنہ ۱۹۱۵ء سنہ ۱۹۱۶ء اور ۱۹۱۷ء میں ہوئی ہے ان سب کو فوجی بھرتی کیا جا رہا ہے۔ بغداد میں پانچ ہزار نوجوان عراق نے مظاہرہ وطنی منعقد کیا تھا۔ جس کے دیکھنے کے لئے عوام اور عورتیں شاہراہوں پر اکٹھا ہوئے تھے۔ ہاشمی پاشا رئیس وزرا کو دعائیں دیتے ہوئے لوگ جمع ہو رہے تھے جلالت الملک غازی کے لئے پر جوش الفاظ میں دعائیں مانگی گئیں۔

افغانوں کا فن پہلوانی

افغانوں کی جسارت اور زور قوت مشہور ہے اب سے پہلے افغانستان میں پہلوانوں کے فن کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ لیکن کافی عرصہ سے اس طرف توجہ نہیں دی گئی تھی۔ امسال جشن کے زمانہ میں حکومت نے قدیم زمانہ کی ورزشوں کی تجدید کو اپنے پروگرام میں داخل کر لیا۔ اور ایسے لوگوں کو تلاش کیا جو کہ پہلوانی سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ حکومت ملک کے پہلوانوں کو نمایاں کر رہی ہے اور عام دلچسپی محسوس کی جا رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQT CAWNPORE.
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۲۲ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء نمبر ۱۱

ہز اکسیلینسی وائسرائے کی مشترکہ اجلاس میں تقریر

ہز اکسیلینسی لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند نے ۱۶ ستمبر کو لیجسلیٹو کونسل اور کونسل آف اسٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں ایک اہم اور زبردست تقریر فرمائی ہے یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس میں لارڈ ولنگڈن بالعموم ان تمام حالات پر جس کا اثر ہندوستان پر پڑتا ہے نہایت مفصل تبصرہ کیا ہے منجملہ دیگر امور کے آپ نے غیر ملکی معاملات کا ہندوستان کے باہر ہندوستانیوں کی تجارت کا مسئلہ صیغہ پرواز اور براڈکاسٹنگ پر بھی اظہار خیال فرمایا۔ اور آخر میں ہندوستانیوں کو مشورہ دیا کہ وہ نئے آئین پر عملدرآمد کریں جس سے ہندوستان کو زبردست فائدہ پہنچے گا

وائسرائے نے اس فیصلہ کا بھی اعلان کیا کہ وہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کے پاس کرنے کی سفارش کریں گے۔ کیونکہ صوبجاتی حکومتوں نے متفقہ رائے سے سفارش کی ہے کہ قانون کو جاری رکھا جائے تاکہ جدید آئین موافق فضا میں شروع ہو۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے جانشین لارڈ لنلتھگو جدید آئین کو نافذ کریں گے۔ لارڈ موصوف آئین کی اعلیٰ اصطلاحی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور وہ ہندوستانی جذبات اور احساسات کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہوئے کام کریں گے۔

وائسرائے نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ ان کے عہد وائسرائلٹی میں صدیوں پرانی کوششیں جو کہ راجہ اشوک کے وقت سے جاری تھیں وہ پوری ہوئیں اور ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک ایسا قانون پاس ہوا ہے جس نے ایک واحد حکومت کے ماتحت ایک مشترکہ مقصد کے لئے تمام ہندوستان کو متحد کر دیا ہے اس موقع پر علاوہ کانگریس پارٹی کے ممبروں کے سب ممبران موجود تھے۔

قانون ضابطہ فوجداری

ہز اکسیلینسی وائسرائے کی تقریر کے بعد لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ۱۶ ستمبر کو ہوا۔ اور جناب صدر نے گورنر جنرل کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ہوم ممبر سر ہنری کریک نے وائسرائے کی سفارش کے ساتھ قانون ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کو جسے اسمبلی پچھلے ہفتہ نامنظور کر چکی تھی پیش کرنے کے لئے ایوان کی اجازت طلب کی۔ لیکن مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر مخالف پارٹی نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایوان کو ذرا بھی آئینی فہم و فراست ہے تو وہ اپنے فیصلہ پر قائم رہے گا اور ہوم ممبر کو دوبارہ بل پیش کرنے کی اجازت نہ دے گا۔

اس کے بعد رائے شماری ہوئی۔ اور ۵۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۹ ووٹوں سے اس بل دوبارہ نامنظور کر دیا گیا۔

مگر ہز اکسلنسی وائسرائے نے قانون ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کی جسے اسمبلی دو مرتبہ نامنظور کر چکی ہے تصدیق کر دی۔ کیونکہ لارڈ موصوف کے نزدیک برطانی ہند کے امن و امان کے لئے یہ بل ضروری ہے۔ اور کونسل آف اسٹیٹ سے اسکو منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔

جنگ ناگزیر ہے

اٹلی اور حبش کے تنازعہ کو طے کرنیکے لئے لیگ کونسل نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی تیار کردہ رپورٹ دونوں پارٹیوں کو دیدی گئی ہے۔ اگرچہ رپورٹ کے درج شدہ تجاویز معلوم نہیں مگر یہ یقینی ہے کہ حبش کی آزادی کو اسمیں برقرار رکھا گیا ہے۔ لیکن سائنور مسولینی نے ایک موقع پر کہا ہے کہ وہ لیگ سے کوئی مشورہ یا ہدایت نہیں حاصل کرنا چاہتے۔ اور نہ اپنی رائے تبدیل کرنا چاہتے ہیں انکا جنگ کا پختہ ارادہ ہے ۲۱ ستمبر کو انکے کابینہ کا اجلاس ہونیوالا ہے جسمیں اہم فیصلوں کی امید کی جاتی ہے خیال ہے کہ ۲۱ ستمبر کے جلسہ میں کابینہ نہ صرف تجاویز کو نامنظور کر دیگی ⁂

مسجد شہید گنج ڈے!

مسجد شہید گنج لاہور کے سلسلہ میں کانپور میں بھی ۲۰ ستمبر کو مسجد شہید گنج ڈے نہایت زبردست طریقہ پر منایا گیا۔ تمام مسلمانوں کے مکانات پر سیاہ جھنڈیاں لگی تھیں اور بہت عرصہ کے بعد مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی حتیٰ کہ کھانے پینے کی دوکانیں اور گوشت کی دوکانیں بھی بند تھیں مسلمانوں میں کافی پر سکون جذبہ موجزن تھا اور باوجود بارش کے جامع مسجد میں تل رکھنے کی جگہ نہ تھی بعد نماز جمعہ جلوس نکلا اور رام نرائن کی بازار۔ گلس بازار کی چوکی۔ ہسٹن روڈ۔ مولگنج اور ٹرمیوے سڑک پر ہوتا ہوا پریڈ گراونڈ پر پہونچا۔ جہاں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد شہر کے خوش فکر شاعر دور ہاشمی نے اپنے خاص انداز میں نظم پڑھی اور اسکے بعد مولانا حسرت موہانی۔ غازی خضر محمد۔ مولینا محمد اسمعیل ذبیح شیخ محمد رفیق مسٹر فاروق وغیرہ نے تقریریں کیں اور مسجد شہید گنج کے متعلق جو طرز عمل اختیار کیا گیا ہے اسکی مذمت کیگئی۔ اور مسجد شہید گنج کی زمین کو حاصل کرنے کی تحریک کو قائم رکھنے کے لئے تجویز منظور ہوئی۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۸ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

خانصاحب شیخ محمد ابراہیم کی تحریک پر قلی بازار روڈ کی دونوں پٹریوں پر کھرنجہ لگانے کے واسطے میونسپل انجنیر صاحب سے رپورٹ و تخمینہ مانگنا طے ہوا ہے۔

سید منظور علی صاحب کی یہ تحریک کہ صدر بازار میں احاطہ گوربرشاد حاصل کرکے اس پر پارک بنا دیا جائے ملتوی کر دی گئی۔

احاطہ رام موہن کی گلیاں پبلک کرنے کے واسطے اگزیکیٹو اور ہیلتھ افیسر سے رپورٹ مانگی گئی۔

جوٹ کی درآمد پر محصول معاف کرنے کی تجویز پر یکم نومبر ۱۹۳۵ء سے عمل درآمد کرنا طے ہوا ہے۔

بورڈ نے کثرت آراء سے ریوائزنگ کمیٹی کے ممبران کا انتخاب سنگل ٹرانسفرایبل ووٹ کے ذریعہ کرنے کی گورنمنٹ کی تجویز کی مخالفت کی

ٹرسٹ کی جائداد و زمین کا ٹکس اور اس کے ملازمان کے سواری کے ٹیکسوں کو معاف کرنے کی تجویز کو نامنظور کر دیا گیا

کلکٹری کے چپراسیوں کا ٹیکس معاف کرنے کا معاملہ ملتوی ہوا۔

گوری شنکر اور عاشق حسین چپراسیوں کے گریڈ ۲۵ روپیہ سے بڑھا کر ۳۰ روپیہ کر دیا گیا۔

ڈاکٹر منشی انچارج ہومیوپیتھک اسپتال کا گریڈ ۷۵ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مستحق ملازمان کے معاملات بورڈ میں نہیں پہونچ پاتے جس پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آنجہانی بابو بنواری لال بہار گوا اکونٹنٹ اور سید رضی الدین احمد مرحوم انسپکٹر واٹر ورکس کے بچوں کو بالترتیب ۳۰ اور ۲۵ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دینا منظور کیا گیا۔

کرائسٹ چرچ کالج پارلیمنٹ

۱۳ ستمبر کو مسٹر ایس سی چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج کی صدارت میں مندرجہ بالا انسٹی ٹیوشن کا جلسہ ہوا۔ اور مسٹر ارجن اروڑا ڈپٹی انسپکٹر منتخب ہوئے۔

یوپی یونین کانگریس

یو۔ پی۔ یونین کانگرس اگزیکیٹو کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں اطالیہ کی پالیسی پر جو کہ وہ ابی سینیا کے ساتھ کر رہا ہے مذمت کی گئی اور مزدور تحریک کے ساتھ گورنمنٹ کی پالیسی کی بھی مذمت کی گئی۔ اور جدید انڈیا ایکٹ کے مطابق مزدوروں کی صوبہ وار کونسل میں نیابت کی تجویز پر بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا۔

کارکنان پریس کا جلسہ

۱۵ ستمبر کو پریس میں کام کرنے والوں کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں طے ہوا کہ فی صفحہ میونسپل ووٹر لسٹوں کی کمپوزنگ کی اجرت ۶ آنے لی جاوے اور مالکان پریس سے اس کے لئے زور دیا جائے۔

وارڈ کمیٹی

سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے پنڈت رام سیوک شوکل اور پنڈت رامیشور جی شرما شہر کے مختلف وارڈوں میں وارڈ کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔ جس میں ہر وارڈ کے کانگریس مین کانگریس کے امیدواروں کی امداد کریں گے۔

دیہاتوں کی اصلاح

دیہاتوں کی اصلاح کے سلسلہ میں ضلع کانپور میں بھی ایک ڈسٹرکٹ ایسوسی ایشن قائم کی گئی ہے جو سرکاری اور غیر سرکاری ۵۵ ممبران پر مشتمل ہے سردست تحصیل کانپور۔ بلہور۔ اور اکبر پور کے ۳۶ دیہاتوں میں زراعت کے متعلق کام شروع کیا گیا ہے بعد کو مویشیوں کی حفاظت وغیرہ کا انتظام بھی اس میں شامل کر لیا جائے گا۔

فی الحال لوکل گورنمنٹ نے ۵ ہزار روپیہ اس کام کے لئے دیا ہے مگر گورنمنٹ ہند کی امداد ملنے پر مزید روپیہ بھی ملے گا۔

گذشتہ ہفتہ خان بہادر سید بشیر الدین احمد اور بابو نندلال ڈپٹی کلکٹر نے تحصیل بلہور کے بہت سے دیہاتوں کا دورہ کیا۔ اور موضع اردل میں ایک جلسہ بھی کیا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس اسکیم پر غور کرنے کے لئے زمینداران اور پرگنہ افسران کی ایک میٹنگ ۲۰ ستمبر کو بلائی ہے۔

نہ معلوم بھوگنی پور ڈیرا پور اور گھاٹم پور کو کیوں چھوڑ دیا گیا ہے ہم کو امید ہے کہ ان پرگنوں میں بھی جلد کام شروع کیا جائے گا۔

دق و سل

انڈین ریڈ کراس سوسائٹی امراض دق و سل کے خلاف زبردست عملی پروپگنڈا کر رہی ہے چنانچہ کانپور میں بھی گذشتہ ہفتہ اس موذی مرض کے خلاف پروپگنڈا کرنے والی لاری آئی۔ اور انچارج ڈاکٹر صاحب نے اس مرض کے متعلق تقریر کی۔ اور اشتہارات تقسیم کیے۔ بالکا ودیالہ میں بھی ایک جلسہ عورتوں کا ہوا اور اس کے متعلق ہدایات کی گئیں۔

ٹرسٹ کی ممبری

حکومت نے مسٹر جی وی ولس منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ممبر منتخب کیا ہے۔

حضور نظام کا شکریہ

رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں حضور نظام کا شکریہ اس لئے ادا کیا گیا کہ انہوں نے مسلم یونیورسٹی کی چانسلری قبول کر لی۔

واٹر ورکس کی توسیع

کانپور میونسپل بورڈ نے واٹر ورکس کی درستی کے لئے حکومت سے پانچ لاکھ روپیہ قرض مانگا تھا چنانچہ حکومت نے چند شرائط کیساتھ قرض دینا منظور کر لیا ہے

دس ہزار مزدوروں کیلئے مکانات

لالہ کملاپت سنگھانیا نے کالپی روڈ پر ایک سو ایکڑ زمین اس لئے خریدی ہے کہ اس پر دس ہزار مزدوروں کے رہنے کے لئے مکانات بنائیں

سبد گل

شاہ حبش کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ وہ عدیس ابابا سے روانہ ہوگئے۔ اور جنگ چھڑنے کی صورت میں فوج کے آگے آگے ایک سفید گھوڑے پر سوار ہو کر لڑیں گے۔

سولینی نے سیاہ اقوام کی جو ہتک کی تھی اُس کا جواب یہی ہو سکتا تھا کہ شاہ حبش سفید گھوڑے پر سوار ہو کر اُن کا مقابلہ کریں۔

ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ غیر جانبدار امریکہ کو میدان جنگ میں گھسیٹنے کے لئے شاہ حبش نے حبش کے پٹرول اور معدنی وسائل کا سارا ٹھیکہ امریکہ کو دیدیا ہے تاکہ اُس کے عوض میں جو روپیہ وصول ہو اُس سے سامان جنگ خریدا جا سکے۔

دیکھئے وہ پنتھ ایک کاج اسی کو کہتے ہیں لیکن یہ نوالہ امریکہ کے حلق میں اٹکا ہوا ہے نہ نگلتے بنتا ہے نہ اوگلتے جیسے سانپ کے منہ میں مینڈک۔

برطانیہ کے نمائندے مسٹر ایڈن نے لیگ اقوام میں اٹلی اور حبش کے معاملہ میں ایک بڑی دلچسپ تجویز پیش کی ہے یعنی یہ کہ۔

" ابی سینیا کو اپنے ملک کی ترقی کرنے کی ضرورت ہے اسلئے وہ لیگ سے درخواست کرے کہ اس ترقی کے کام میں مدد کے لئے لیگ کی طرف سے اسے ماہرین دیے جائیں۔ یہ درخواست موصول ہونے پر لیگ ابی سینیا کے قریب قریب تمام شعبہ جات کا عملی کنٹرول، فرانس، اٹلی اور برطانیہ کے ہاتھوں میں دیدے۔ اور اٹلی کے مفاد کا خاص انتظام کر دیا جائے۔

دیکھئے کیا معقول بات ہے اور لطف یہ کہ درخواست حبش دے کہ آؤ سب مل بانٹ کر مجھے کھا جاؤ۔

کیپٹن ایڈن اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے خلق خدا کو جنگ کی لعنت سے بچانے کے لئے ایک نیا بین الاقوامی ریکارڈ قائم کیا ہے۔

لیکن اسمیں ایک استثنا ہے یعنی صوبہ سرحد جہاں معاملات حسب دستور جاری رہیں گے۔

لیگ اقوام میں سر سیمویل ہور نے بڑی چٹپٹی تقریر فرمائی برطانیہ میں اسپر اظہار خوشی، فرانس میں تذبذب اور اٹلی میں اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔ ہمیں اس موقعہ پر ایک ہندی شاعر کا قول یاد آگیا۔

جاکی رہی بھاونا جیسی
ہر مورت دیکھی تن تیسی

اور تو اور سر سیمویل ہور نے ایک بڑے مزے کی بات کہی آپ فرماتے ہیں کہ حبش کیا ہم تو ہر ملک کی آزادی کے حق میں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ سب قومیں خود مختار رہیں۔ دیکھو ہم نے ہندوستان کو حال ہی میں ایک خود مختاری کی قسط دے دی ہے (انڈیا بل سے مراد ہے)

نہ ہوا کوئی کانگریسی اس لیگ اسمبلی میں ورنہ کہتا کہ حضرت اگر حبش کی خود مختاری کا بھی یہی معیار ہے جیسی فقط ہندوستان کو ملی ہے۔ تو بس

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

ادب لطیف

وہ کیا ہے؟

از طلسم تھانوی

اے چشمہائے پرنم
تم نے اُسے دیکھا! ہزاروں بار دیکھا۔
تصور میں دیکھا۔
خواب میں دیکھا!
دریا کے کنارے پانی سے اٹکھیلیاں کرتے دیکھا!
سبزہ زار پر محو خرام دیکھا۔
گلوں کو مسلتے دیکھا۔
خار سے ڈرتے دیکھا۔
مسکراتے دیکھا!
شرماتے دیکھا۔
پھر تم ہی بتاؤ وہ کیا ہے؟
معصوم دل ... وہ ایک بےگناہ قاتل
ایک ناتمام حسرت ... ایک نہ ملنے والی آرزو ...
ایک کمسن شوخ ... جسے دنیا کہتی ہے
خمار شباب!

ہندوستانیوں کی آمدنی فی کس

مصنف	سنہ	سالانہ	روزانہ
دادابھائی نوروجی	سنہ ۱۸۷۰ء	۲۰ روپے	۳½ پیسے
بیرنگ باربر	سنہ ۱۸۸۲ء	۲۷ روپے	۴¾ پیسے
ڈگبی	سنہ ۱۸۹۷ء	۱۸½ روپے	۳¼ پیسے
لارڈ کرزن	سنہ ۱۹۰۰ء	۳۰ روپے	۵¼ پیسے
فنڈلے شیراز	سنہ ۱۹۱۱ء	۵۰ روپے	۸¾ پیسے
بی این شرما	سنہ ۱۹۱۱ء	۸۶ روپے	۵¼ پیسے
خوشحال شاہ	سنہ ۱۹۱۱ء	۴۶ روپے	۸ پیسے
گلبرٹ سلیٹر	سنہ ۱۹۲۷ء	۶۰ روپے	۱۲ پیسے
کوماروپا	سنہ ۱۹۳۱ء	۱۴ روپے	۲½ پیسے
لشنوریہ	سنہ ۱۹۳۴ء	۶۰ روپے	۸¾ پیسے

ولایتی سوت کی درآمد

سنہ	وزن (لاکھ پونڈ میں)	قیمت لاکھ پونڈ میں
قبل جنگ	۳۰۰	۲۵
۱۹۲۹ء	۲۱۴	۲۳

ولایتی کپڑے کی درآمد

سنہ	وزن (لاکھ پونڈ میں)	قیمت (لاکھ پونڈ میں)
قبل جنگ	۲۰۰۰۰	۲۳۰
سنہ ۱۹۲۹ء	۱۳۷۴۰	۲۶۱

برطانوی کپڑے کی تجارت مختلف ممالک سے

نام ملک	سنہ ۱۹۱۳ء	سنہ ۱۹۲۶ء
ہندوستان	۳۰۵۷۳۵۱	۱۵۶۵۲۴۲
مصر	۲۹۹۶۲۳	۱۲۳۸۷۳
چین	۷۱۶۵۳۳	۱۷۷۴۴۶
آسٹریلیا	۱۶۷۹۱۵	۱۸۱۱۲۲
مغربی افریقہ	۱۴۴۶۱۷	۱۰۶۶۸۱

عالم نسواں

ٹرکی کی عورتیں

بسلسلہ گذشتہ

اس سوسائٹی میں عورتیں بھی شامل تھیں سنہ ۱۹۰۸ء میں جب انقلاب کی چنگاریاں بھڑکیں تو مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں نے بھی اپنے جوش و خروش کا پوری طرح مظاہرہ کیا اور ایک اخبار بھی نکالا گیا۔ اس اخبار میں ایک خاتون خالدہ خانم کو بھی اظہار خیالات کا موقع دیا گیا۔ یہ اخبار عورتوں کی آزادی کا حامی تھا اور یہ جدوجہد کرتا تھا کہ عورتوں کو تعلیم دی جائے اور اُن کو مردوں کے برابر حقوق دیے جائیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک کلب قائم کی گئی یہ اپنے شان کی پہلی کلب تھی۔ عورتیں بھی اس کی ممبر بن سکتی تھیں سنہ ۱۹۲۲ء میں خالدہ ادیب نے انگلستان کا سفر کیا۔ اور یہاں آپ نے "نیا توران" نام کی ایک کتاب لکھی۔ جس میں دکھایا گیا کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہو کر سب کام انجام دے سکتی ہیں۔ اسی دوران میں تعلیم نسواں کے نام سے ایک کلب کھولا گیا۔ جس کا مقصد عورتوں میں تعلیم کی تبلیغ کرنا تھا۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان کے مجروح سپاہیوں کے لئے اس کلب کی زیر انتظام ایک اسپتال کھولا گیا۔ سب سے پہلی اسی اسپتال میں عورتوں نے نرس بن کر مردوں کی امداد کی۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں ایک خاتون کو محکمہ مساجد کا ناظم بنایا گیا سجدوں سے متعلق جتنے اسکول تھے سب اسی محکمہ کے ماتحت تھے اسی دوران میں خالدہ ادیب بچوں کے اسکول کی انسپکٹر جنرل مقرر کی گئیں۔

جنگ عظیم شروع ہونے سے پہلے ٹرکی میں عورتوں کے دو اخبار شائع ہوتے تھے ان دونوں اخباروں سے عورتوں کی تحریک کو بڑی امداد ملی۔ ایک اخبار کے ایک ایڈیٹر نے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر جگہ جگہ عورتوں سے متعلق لٹریچر تقسیم کیا۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہونے پر ٹرکی نے جرمنی کا ساتھ دیا جنگ کے دنوں میں ٹرکی خاتونوں نے بڑے جوش و خروش سے کام کیا انہوں نے بیماروں اور مجروحین کی پوری نگہداشت اور مصیبت زدوں کی امداد کی اور میدان جنگ میں بہت سے کار نمایاں انجام دیے۔

یہی نہیں بلکہ جب دفتروں اور دوکانوں کا کام چھوڑ کر مرد جنگ میں چلے گئے تو بہت سی عورتوں نے گھروں سے باہر نکلکر ان لوگوں کی جگہ کام کرنا شروع کر دیا اس طرح مصیبت کے وقت میں عورتوں نے جو ہمت دکھائی وہ واقعی قابل تعریف ہے مردوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ موقع پڑنے پر قابل عورتیں وطن کے کام میں ہماری امداد کر سکتی ہیں۔ اب ان کے دلوں میں یہ بات گھر کرنے لگی کہ عورتوں کو تعلیم دے کر قابل بنایا جا سکتا ہے۔

جنگ کے دوران میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی گئی جس کے مقاصد حسب ذیل رکھے گئے:۔

۱۔ ترک بیویوں کی اس پوشاک کو بدلنا جسے پہن کر وہ گھر سے باہر نکلتی ہیں۔

باقی آئندہ

بچوں کی دنیا

میں سب کو دیکھوں مجھے کوئی نہ دیکھے

(از جناب سید ابو طاہر داؤد بی ایس سی لک)

بچپنے میں میں نے عمرو عیار کی داستانیں سُنی تھیں جن میں اب تک مجھ کو اُن گلیم یاد ہے جس کو اوڑھ کر وہ سب کی نظروں سے غائب ہو گیا کرتا تھا۔ میں بھی اپنے دل میں کہا کرتا تھا کہ کاش مجھ کو بھی ایک ایسی ہی گلیم ملجاتی میں بھی مزے کیا کرتا۔

یہ خواہش مجھے یقین ہے کہ تمھارے دلوں میں بھی ہوگی۔ اور خصوصیت سے اُس وقت تو ضرور پیدا ہوتی ہوگی جس وقت تمھارے ماسٹر صاحب اپنے ہاتھ اوٹھا تمھارے سر اور گردن پر مشق کرنے کی تیاری کرتے ہونگے خیر یہ تو ناممکن بات ہے کہ ہم کو گلیم ملجائے لیکن ممکن ہے کہ آیندہ چلکر سائنس جاننے والا آدمی کوئی ایسی ہی دوا یا انجکشن تیار کرے جس کے استعمال کے بعد آدمی نظروں سے پوشیدہ ہو جایا کرے۔

کیا تم کو یہ بات ناممکن نظر آتی ہے۔؟ ذرا خیال تو کرو کہ سمندر کے سینے پر چلنے والا جہاز، زمین کی چھاتی پر گھڑگھڑاہٹ کرنے والی ریل اور ہوا کی موجوں کو چیرنے والا ہوائی جہاز جس وقت تک ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ بالکل اسی طرح ناممکن نظر آتے تھے۔ لیکن جس وقت یہ چیزیں عام طور سے استعمال ہونے لگیں تو اس بات کا کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ کہ سائنس نے ان کی ایجادات میں عمر عیار کو بھی مات دی ہے یا نہیں۔

خیر ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک ایسا انجکشن ایجاد ہو گیا اور تم میں سے کسی ایک نے اسکا استعمال کرنا شروع کر دیا۔ جانتے ہو تم کس طرح تبدیل ہو جاؤ گے تمھارا سرخ خون سفید پڑ جائے گا۔ تمھاری کھال شیشہ کی طرح صاف اور شفاف ہو جائے گی اور تمھاری ہڈیاں جو اس وقت ٹھوس ہیں بالکل بلور کی طرح ہو جائیں گی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روشنی تمھارے جسم پر نہیں رکے گی بلکہ اُس کے اندر سے ہو کر گذر جایا کرے گی جس طرح تم شیشہ کے آرپار دیکھ سکتے ہیں اسی طرح تمھارے آرپار دیکھنا بھی ممکن ہو جائے گا۔ یہاں تم یہ سوال کرو گے کہ اگر ایسا ہو بھی گیا تب بھی ہم شیشے کی طرح نظروں کے سامنے رہیں گے۔

ذرا خیال کرو! کہ جب تم اپنا آئینہ سورج کے سامنے رکھتے ہو تو شیشہ کیا ہوتا ہے۔ یہی نا کہ سورج کی شعاعیں شیشہ پر پڑ کر تمھاری آنکھوں کی طرف واپس آتی ہیں۔ اور اُن میں چکا چوندھ پیدا کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئینہ میں ایک چھوٹا سا سورج معلوم ہونے لگتا ہے لیکن اگر ہم کسی طرح آئینہ ہی کی سطح پر ایسی تبدیلی کر دیں کہ سورج کی شعاعیں اُسپر پڑ کر پلٹ نہ پڑیں بلکہ تمام کی تمام اُس کے آرپار چلی جایا کریں تو کیا ہوگا!

عقلمند لڑکے فوراً بول اُٹھیں گے کہ آئینہ ہماری نظر سے غائب ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر میں پوچھتا ہوں کہ تم ہوا کے متعلق کیا جانتے ہو۔

باقی آئندہ

پردۂ فلم

ہندوستانی صنعت فلمسازی

ایک ماہر کے قابل قدر خیالات

از مسٹر جی ڈی لال مقیم ہالی وڈ مترجمہ ظفر قریشی دہلوی

ہندوستان میں ٹاکی کی ترقی حیرت انگیز ہے غالباً کسی ملک میں بھی اسقدر ترقی نہیں ہوئی ہوگی جس قدر ہندوستان میں ہوئی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ گو ترقی بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے۔ مگر بے ربط اور بے طریقہ کام ہو رہا ہے۔ ترقی تو اسے کہہ سکتے ہیں اگر صرف رفتار کے اعتبار سے نہ کہ "صنعت" اور معیار کے اعتبار سے

ہندوستان میں پہلا ٹاکی کوئی پانچ سال ہوئے جب تیار ہوا تھا۔ چونکہ اہل ہند کے لئے آواز دار تماشہ پہلی چیز تھی اسلئے حیرت و استعجاب۔ مسرت و ہمت افزائی کا ایک سیلاب ملک میں پیدا ہو گیا۔ ہر طرف سے واہ وا ہونے لگی۔ تجارتی طور پر اسے کامیاب ہوتے دیکھ کر سرمایہ دار بھی ٹاکی کی صنعت اور تجارت کی طرف دلوانہ وار دوڑ پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ غلغلہ بلند ہوا کہ اب فضائے ہند ٹاکی کے شور سے گونج رہی ہے۔ پہلا فلم بنے ہوئے دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک سال کے عرصہ میں تقریباً بیس فلم کمپنیاں اطراف ہند میں ٹاکی بنانے میں مصروف دکھائی دینے لگیں اور دوسرا سال ابھی ختم بھی نہ ہوا تھا کہ ۴۳ فلمساز ٹاکی کی صنعت میں حصہ لیتے دیکھے گئے۔

فنی معلومات کی کمی!

جوں ہی ٹاکی کی ترقی اور تجارتی کامیابی کو دیکھا تو ہندوستان کے سرمایہ زر بکف آگے بڑھے لیکن چونکہ وہ لوگ اس صنعت کی فنی معلومات سے بالکل بے بہرہ اور ناواقف تھے اس لئے وہ ہر چیز کو فن اور ہر بات کو صحیح آرٹ سمجھنے لگے۔ خاموش نگار خانوں نے جلدی جلدی ٹاکی کے آلات خریدنا شروع کر دیے۔ گویوں اور طوائفوں کی بن آئی۔ تھیٹر کے کرم خوردہ ایکٹروں اور ناکارہ کارکنوں کے مردہ جسموں میں بھی جان پڑنے لگی۔ اور یہ سب ٹاکی کی طرف دوڑ پڑے۔ کسی کو نہ اس کی حقائق کا علم تھا نہ اس کے پوشیدہ رازوں اور آوازبندی کے اصول سے واقف تھا۔ اور نہ فنی معلومات سے بہرہ ور تھا۔ مگر بزعم خود فلمساز بن گیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ٹاکی کی بنیاد غلط چیزوں پر رکھی گئی۔ ہمارے فلم سازوں کو جو اُلٹی سیدھی معلومات تھیں۔ انھیں کے بل بوتے پر کام شروع کر دیا

گو اسوقت عکاسی (فوٹو گرافی) آوازبندی اور دیگر شعبہ جات فن فلم سازی میں کافی ترقی ہو چکی ہے۔ مگر میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستان ابھی اس معاملہ طفل مکتب ہے۔ اسے جدید سائنٹیفک ترقیوں کا علم نہیں ہوتا۔ ہندوستان میں جو لوگ ٹاکی سے وابستہ ہیں اُنھیں اسبات سے آگاہی ہی نہیں ہوتی کہ مغربی ملکوں میں بالعموم اور امریکہ میں بالخصوص کیا کیا ایجادیں اس باب میں ہو چکی ہیں۔ کیسے کیسے آلات ٹاکی ترقی اور درستی و خوبصورتی کے ایجاد ہو چکے ہیں اور آئے دن کیا کیا سائنٹیفک سہولتیں مہیا ہوتی ہیں اور استعمال میں آتی رہتی ہیں۔ جب تک ہمارے فلمساز امریکہ کے فنی حلقوں سے گہرا ربط اختیار نہ کریں گے اور اسے اپنے ہاں وہی ایجادیں استعمال نہ کریں گے اور جدت پسند نہ بنینگے اُسوقت تک کوئی ترقی نہیں ہو سکتی (باقی آئندہ)

اقوال زریں

کوئی شخص اپنی شہرت کا بذات خود بہترین اندازہ نہیں کر سکتا۔

وہ شخص جو عقلمندوں کی صحبت اختیار کرتا ہے خود بھی عقلمند ہے۔

اپنی آنکھوں سے دوسروں کی خوبیاں دیکھ مگر دوسروں کی آنکھوں سے اپنی خوبیاں محفوظ رکھ۔

اپنی کانوں سے اپنی برائیاں سُن۔ مگر اپنی زبان سے کسی کو بُرا مت کہہ۔

خوب صورت مگر بے وفا سے ایک بدصورت مگر وفادار انسان بہتر ہے۔

موج تبسم

سپاہی۔ (ایک شخص سے) ارے یہاں کچہری کے کمرے میں کیوں تھوک دیا۔

شخص کیا یہاں تھوکنا منع ہے؟

سپاہی ! دیکھو! بورڈ پر صاف لکھا ہے کہ یہاں تھوکنا منع ہے۔

شخص۔ مگر میں نے بورڈ پر تو نہیں تھوکا!

بیوی (اپنے شوہر سے) آپ ہر وقت کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ کاش! میں بھی کتاب ہوتی تو ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی۔

شوہر! ہاں! لیکن تم جنتری ہوتیں تاکہ میں ہر سال بدل تو لیا کرتا۔

شوہر! مجھے دفتر جانے میں دیر ہو رہی ہے آخر کھانا کب تک تیار ہوگا۔ **بیوی۔** بیکار کیوں شور مچا رہے ہو میں تم سے دو گھنٹے ہوئے کہہ چکی ہوں کہ پندرہ منٹ میں تیار ہوا جاتا ہے۔

دلچسپ معلومات

موٹروں کی گولیوں سے حفاظت

ایک امریکن انجنیر نے متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے موجودہ صدر روزولٹ کے لئے ایک ایسی موٹر تیار کی ہے جسپر کسی بہترین رائفل کی گولیاں بھی اثر نہیں کر سکتیں موٹر کی باڈی نیلے رنگ کی ہے اور اس میں کوئی خاص بات ایسی نہیں ہے جس کی وجہ سے اسے عام موٹروں سے ممیز کیا جا سکے۔ نو ایجاد موٹر کی کھڑکیوں پر جو شیشے نصب ہیں ان پر بھی گولیوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے اسی قسم کی ایک موٹر امریکن محکمہ تحقیقات جرائم کے ڈائرکٹر مسٹر ایڈگر ہوور کے لئے بھی تیار کی جا رہی ہے۔

نمک کا کوئی ذائقہ نہیں

اب تک دنیا میں چار قسم کے ذائقہ تسلیم کیے جاتے تھے یعنی میٹھا، کھاری، کڑوا، اور نمکین۔ لیکن اب ایک مشہور سائنس داں نے اعلان کیا ہے کہ نمک کا بذات

افسانہ

اچھوت کی لڑکی

بسلسلۂ گذشتہ

ماہرین نفسیات کا انکشاف ہے کہ انسان کے شدید ترین جذبات وہی ہو سکتے ہیں۔ جو بجلی کی سی سرعت کیساتھ کرشمہ ریزی کرنے لگیں۔ وہ لوگ خوب سمجھتے ہیں جنھیں ایسے واقعات کے دوچار ہونا پڑا ہے کہ کس طرح پہلی ہی نظر میں محبت پیدا ہو جاتی ہے اور درد محبت کی وہ کسک جو جگر میں ایک معصوم نگاہ کی پہلی چوٹ میں اٹھتی ہو۔ کسقدر لذیذ ہوتی ہے۔

رکمنی ایک غریب اچھوت کی لڑکی تھی وہ جوان اور حسین تھی لیکن مفلسی اور شدید ترین محنت نے لطیف جذبات کو اُس کے دل سے یکقلم مفقود کر دیا تھا۔ دن بھر محنت کر کے وہ اپنا و نیز اپنے بوڑھے چچا کا پیٹ پالتی یہی اُسکی زندگی کا مقصد تھا۔

ہرچند کہ تنگدستی اور افلاس کے سبب اُس کا حسن ایک مرجھائی ہوئی کلی کے مانند قبل از وقت خزان رسیدہ معلوم ہوتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ زندگی کی اُس منزل میں داخل ہو چکی تھی جو نہایت خوشنما اور دلکش ہوتی ہے جو انسان کو پریم اور محبت کا سرچشمہ بنا دیتی ہے۔

یہ سب کچھ تھا لیکن اُسے آج تک اس امر کے غور کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی کہ وہ جوان ہے یا سن رسیدہ وہ اپنے حسن کی کشش اور جاذبیت سے قطعاً بے خبر تھی۔ اُسے اسبات کا مطلق احساس نہ تھا کہ وہ صرف ایک مزدورنی تھی۔ رعنائیاں اور دنیا کی رنگینیاں اُس کے لئے نہ تھیں۔

لیکن گذشتہ موقع پر جب نوجوان منیجر نے اُسے طلب کر کے اس کے حالات دریافت کیے تو نہ جانے کیوں اُس نے اپنے دل کی ان تھاہ گہرائیوں میں دبی ہوئی کسی چنگاری کی سوزش محسوس کی۔ اور جس نے اب اُس کی زندگی میں ایک سرور انگیز انقلاب پیدا کر دیا تھا۔

وہ سوچا کرتی تھی کہ یہ کیا تھا۔ منیجر کی باتوں میں مجھے کیوں غیر معمولی حظ محسوس ہوا۔ وہ کس قدر شریف انسان تھا میرا دل اُسے کیوں چاہنے لگا ہے میں ایک اچھوت کی بیٹی ہوں اور وہ ایک شریف خاندان کا تعلیم یافتہ نوجوان ہے۔ میں اُس سے محبت کرتی ہوں لیکن میری محبت کو وہ کیوں کر قبول کر سکتا ہے۔ وہ اعلیٰ ذات سے تعلق رکھتا ہے وہ مجھ جیسی اچھوت مزدورنی سے بات کرنی بھی پسند نہ کرے گا۔ وہ تو کہو کہ اُس دن مزدوروں کا معاملہ تھا جو مجھے بھی بلا لیا ورنہ کون پوچھتا اگر اُسے میری محبت کا ذرا سا بھی پتہ لگ گیا تو وہ مجھے فوراً برطرف کر دیگا اور پھر میں اور میرا بوڑھا چچا بھوکوں مرجائیں گے۔۔۔۔

۔۔۔۔ وہ مجھے کئی مرتبہ کارخانہ میں ملا اُس نے میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہ کی

رکمنی کے دل میں محبت کی یہ دبی ہوئی چنگاری کئی ماہ تک سلگتی رہی۔ اور بالآخر وہ برداشت نہ کر سکی اُس کی تندرستی اُسے خراب کرنے لگی۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب اُسے بخار آنے لگا۔ وہ کارخانہ میں کام کرنے سے بھی معذور ہو گئی۔ ۔۔۔ ۔۔۔ بوڑھے چچا کی خوشامد اور اصرار پر ایک پڑوسی نے خیراتی اسپتال سے دوا لاکر دی۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

باقی آئندہ

دیسی ریاستیں

ریاست میسور صنعتی ترقی کی راہ پر

شیشہ و بجلی کے قمقمہ بنانے کی تجویز

میسورہ ۱۸ ستمبر۔ ریاست میسور کے صیغہ صنعت و کامرس کے ڈائرکٹر مسٹر ایس عبدالواحد ایک اہم اسکیم کے بارے میں معلومات فراہم کر رہے ہیں۔

حکومت میسور کی تجویز یہ ہے کہ ریاست کے اندر جو دھاتیں اور اشیاء موجود ہیں اُن ہی سے شیشہ بنایا جائے۔ چنانچہ اسکا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

حکومت بجلی کے قمقمہ بنانے کی تجویز پر بھی ایک عرصہ سے غور کر رہی ہے۔

میسور کا ٹاؤن ہال تیار ہو گیا

مہاراجہ کی تقریر

بنگلور میسور کے نئے تعمیر شدہ ٹاؤن ہال میں سب سے پہلا پبلک کام یہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے انسٹی ٹیوشن آف انجینئرز کی میسور شاخ کا افتتاح کیا۔

مہاراجہ صاحب نے افتتاح کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ دیوان بہادر اے این آئنگر کی رہنمائی میں انسٹی ٹیوشن اپنے مستقبل کے بارے میں اچھی توقعات قائم کر سکتی ہے۔

مہاراجہ کپورتھلہ جرمنی میں

نئی دہلی۔ ۱۷ ستمبر۔ نوربرگ سے پرائیوٹ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ کا جرمنی میں فوجی اعزاز سے استقبال کیا گیا۔ آپ کو افواج کی پریڈ دکھائی گئی۔ کل آپ کو باقاعدہ فوج دکھائی گئی۔ اور چانسلر سے آپ نے ملاقات کی۔

بندرگاہ کوچین کے متعلق سمجھوتہ

مدراس ۱۷ ستمبر یہاں کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بندرگاہ کوچین کے درجہ چہارم کے سلسلہ میں عنقریب ہی کام شروع ہونے والا ہے۔ جس کے متعلق حکومت ہند اور اور کوچین اور ٹراونکور کے دربار میں تصفیہ ہو چکا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ دربار کوچین کو بندرگاہ کے تمام علاقہ کے تمام رقبہ کا اختیار حکومت ہند کے حوالہ نہیں کرنا ہوگا۔

بندرگاہ سے جو مالی آمدنی ہوگی۔ اُس میں سے محصولات کی آمدنی میں سے ½ اور زیادہ سے زیادہ ۲۳ لاکھ روپیہ اور اس سے زائد پر دس فیصدی ریاست کوچین کو ملے گا ٹراونکور کو ½ اور زیادہ سے زیادہ ½ ۴۹ لاکھ روپیہ اور اس سے زائد پر ۶ فیصدی ملے گا۔

سری نگر ۱۷ ستمبر۔ مہاراجہ کشمیر آج بذریعہ ہوائی جہاز یورپ سے آگئے آپ کی آمد نیم پبلک تھی ہوائی مستقر پر وزیر اعظم اور اعلیٰ افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

قانون ضابطہ فوجداری

کے ترمیمی بل کی تصدیق ہو گئی

شملہ ۱۸ ستمبر آج کونسل آف اسٹیٹ نے صدر وائسرائے کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ کہ انہوں نے قانون ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کی جبر اسمبلی غور کرنیسے انکار کر چکی ہے تصدیق کر دی۔ کیونکہ وہ برطانی ہند کے امن و امان کے لئے اسے ضروری سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کونسل آف اسٹیٹ سے یہ سفارش کی ہے کہ وہ اس تصدیق شدہ بل کو منظور کر لے بل پر سوموار کو بحث ہوگی۔ صدر نے مسٹر پی ایس سپرو کو اس تحریک التوائے اجلاس کے پیش کرنے کی اجازت دیدی۔ جسے انہوں نے ٹرسٹ بورڈ کے اراکین کے انتخاب بارے میں پیش کرنیکا نوٹس، یا مگر بحث کی اجازت نہ ملی

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل اکبرپور ضلع کانپور۔

نمبر مقدمہ ۵۲۳

چونکہ بمقدمہ نالش سری ٹھاکر رام کرشن مہاراجی بنام تم نرائن دت کاشتکار موضع سنبرسا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری لقایا لگان بابتہ لقایا لگان کے بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ -/15/12 جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶	۸	۰
خرچہ نالش	۵	۴	۰
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۰	۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۱۲	۰
میزان	۱۵	۱۲	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم نرائن دت ولد گوپال ※

※ قوم برہمن ساکن شہر فرخ آباد محلہ لوہائی برمکان پادا جی مرحوم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زرمذکور یعنی مبلغ -/15/12 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں ۱۵ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم سے مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ لقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء

پرگنہ اکبرپور موضع سنبرسا محال فتح چند

۳۹۴ ۹ر

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

وزیر بلدیات یوپی آگرہ میں
دلت اقوام کی طرف سے اڈریس

آگرہ ۔ آگرہ کی پست اقوام کی جانب سے آنریبل نواب سر محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ یوپی کی خدمت میں ایک اڈریس پیش کیا گیا ۔ جس میں لوکل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے نمائندگی کے واسطے آپ سے درخواست کی گئی جس کے جواب میں آپ نے پبلک کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ آئندہ ضرور آپ کے نمائندے بھی نامزد کیے جائیں گے ۔

فری پریس جرنل کی ضبطی ضمانت
کے خلاف اپیل

بمبئی ۱۳ ستمبر ۔ فری پریس جرنل نے اپنی ۲۰ ہزار روپیہ کی ضبطی ضمانت کے احکام کے خلاف جو اپیل دائر کی ہے اُس کی سماعت سوموار سے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ویوایتا اور مسٹر جسٹس واڈیا پر مشتمل ہائیکورٹ کے مکمل بینچ کے سامنے پیش ہوگی ۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رہے کہ فری پریس جرنل کی ضبطی ضمانت ، زلزلہ کوئٹہ کے مضامین کی اشاعت کے سلسلہ میں ہوئی ہے ۔

جاپان کی کینیڈا کو پیش کش
تجارت میں مساوی سلوک کی خواہش

اوٹاوا ۔ ۱۳ ستمبر ۔ جاپان نے کینیڈا کو پیش کش کی ہے کہ اگر کینیڈا جاپانی برآمد کے خلاف سرٹیکس ہٹا لے تو جاپان کینیڈا کی اشیاء کے خلاف امتیازی محصولات کو ہٹا لے گا ۔ جاپان نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اُنکی برآمدی اشیاء کے ساتھ اُسی قسم کا سلوک کیا جائے جو کہ ریاست ہائے متحدہ کرتی ہیں ۔

یونان میں دور ملوکیت پر استصواب

ایتھنز ، یونان میں بادشاہ کو تخت پر بٹھائے جانے کیلئے ، ۲۷ اکتوبر کو عام رائے طلب ہوگی ۔

صدر و سکریٹری حلقہ بندی کمیٹی
ہندوستان روانہ ہو گئے

لندن ۱۳ ستمبر سر لاری ہمنڈ اور مسٹر جے لیتھویٹ چیرمین و سکریٹری حلقہ بندی کمیٹی (ہند) آج ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ۔ مسٹر آر اے بٹلر نے وکٹوریہ اسٹیشن پر ان کو الوداع کہی ۔ ان کے علاوہ مسٹر ایل ڈی ۔ ویکلی ۔ سر ڈبلو ڈاسن اور وزیر ہند کی جانب سے مسٹر ڈبلو ڈی کرافٹ نیز اے ایف ورلی موجود تھے ۔

اس کمیٹی کا کام ۲۸ ستمبر کو شروع ہو جائیگا ۔ سر ہمنڈ برما میں بھی خاص طور سے جائیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ ۱۹۳۶ء کے شروع میں پیش ہو جائے گی ۔

حبش اور سوڈان کا تجارتی معاہدہ

مکاتب ٹائمس متعینہ عدیس ابابا لکھتا ہے کہ حکومت حبش سوڈان میں تجارتی وسائل کی توسیع کے لئے نہایت اہتمام کر رہی ہے اور یہ اہتمام صرف جنگ کے زمانہ کی حد تک نہیں رہے گا ۔ بلکہ دوامی تجارتی فلاح و بہبودی کے لئے حکومت سوڈان نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ ادیس ابابا سے کرموک تک سڑک تعمیر کی جائے ۔

جمعیت اقوام کا چندہ
حکومت برطانیہ کی جانب سے امداد

لندن ۱۴ ستمبر۔ حکومت برطانیہ کی جانب سے جنیوا میں کہا گیا کہ حکومت برطانیہ چندہ میں اپنے حصہ کے علاوہ جمعیت اقوام کو ایک علیحدہ رقم بھی دیا کرے گی لیکن یہ رقم دو لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ سے کسی حالت میں بھی زیادہ نہ ہوگی

شملہ میں مسلم کانفرنس کا اجلاس
شہید گنج کے متعلق قرارداد

شملہ ۱۵ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج شام کو زیر صدارت حاجی عبداللہ ہارون ممبر اسمبلی ہوا۔ تقریباً ۱۲ ممبران اس اجلاس میں شامل تھے۔ بہت سے رزولیوشن پاس کیے گئے۔ سب سے زیادہ اہم وہ رزولیوشن تھا جس میں شہید گنج کے متعلق پیدا شدہ حالات کو خطرہ کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور یہ قرار پایا کہ غلام بھیک نیرنگ اور حاجی عبداللہ ہارون ممبر اسمبلی اور مولانا شفیع داودی سابق ممبر اسمبلی فوراً لاہور بھیجا جائے جو آئندہ پروگرام کا فیصلہ کرنے کے بعد پیر جماعت علی شاہ اور لاہور کے دیگر مسلم لیڈروں سے انٹرویو کریں اس کانفرنس نے پارلیمنٹری مجلس اور اس کے اغراض و مقاصد وضع کیے۔

ہندوستانی کرکٹ ٹیم انگلستان کو!

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایچ ایس ایس ملک جو ایک مشہور اور ہر نوع کے کھلاڑی ہیں۔ انہیں آئندہ سال انگلستان کو جانے والی ہندوستانی کرکٹ کی ٹیم کا لیڈر منتخب کیا گیا ہے اور مسٹر سی کے نیڈو کو وائس کپتان منتخب کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں یوم سرحد منایا جائے

لاہور ۱۴ ستمبر۔ آزاد مسلم کانفرنس لاہور کے جنرل سکرٹری نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ حکومت نے سرحدی قبائل پر جو بمباری کی ہے اُس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ۲۷ ستمبر کو تمام ہندوستان میں یوم سرحد منایا جائے۔ اور اس سلسلہ میں پبلک جلسے منعقد کیے جائیں۔ اور احتجاجی قرار دادیں منظور کر کے اخبارات کو روانہ کی جائیں۔

رانی صاحبہ کالاکانکر

پرتاب گڑھ ۱۴ ستمبر۔ پرتاب گڑھ میں یہ خبر زوروں سے پھیلائی جا رہی ہے کہ سورگیہ راجہ کالاکانکر کی رانی صاحبہ اس مرتبہ ریاست کالاکانکر کی کسی نشست سے ڈسٹرکٹ بورڈ کے کانگریس کے ٹکٹ پر کھڑی ہونگی

کلکتہ کی نئی جہازی کمپنی کا افتتاح

رنگون ۱۶ ستمبر۔ مسز ایچ کے سرکار منیجنگ ڈائرکٹر نیو انڈیا سٹیم نیویگیشن کمپنی لمٹیڈ کل یہاں سے کمپنی کے جہاز کیپ سینٹ فرانس میں سوار ہو کر کلکتہ کے لئے روانہ ہوئیں۔ یہ اس جہاز کا رنگون سے کلکتہ تک پہلا سفر ہے یہ کمپنی گذشتہ ماہ میں کلکتہ میں قائم ہوئی ہے۔

امریکہ کی قومی بحالی کی اسکیم

واشنگٹن۔ حکومت ریاست ہائے متحدہ نے قومی بحالی اور امداد کی اسکیم پر دو ارب پاونڈ صرف کیے ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس برائے ٹنڈر

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے سربمہر ٹنڈر تاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء یا قبل دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور میں لئے جاوینگے مفصل حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں خود آکر دریافت کیے جا سکتے ہیں خط و کتابت نہیں کیجاوے گی

سری نارائن رائے بہادر۔ آئی ایس۔ ای
چیف انجینیر:- کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نام کام	لاگت کام	زر پیشگی براہ ٹنڈر	قیمت ٹنڈر فارم	میعاد اختتام کام
۱۔ مغربی سیسہ متو میں (O) اُو روڈ معہ فٹ پاتھ۔ کرب چینل نالی۔ گندہ نالہ اور برساتی نالہ بنانے کے لئے	Rs. 43,171/-	Rs. 436/-	R. 1/-	آٹھ ماہ
۲۔ گیٹیا اسکیم میں گرانڈ ٹرنک روڈ سے کانپور بٹھور روڈ تک ۶۰ فٹ (E) ای روڈ کے نیچے برساتی نالہ بنانے کے لئے۔	Rs. 39,908/-	Rs 404/-	R. 1/-	آٹھ ماہ
۳۔ اے بلاک فکٹری ورک مین ایریا میں کالپی روڈ سے بی بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے حد تک اِن (N) روڈ معہ نالیوں کے بنانے کے لئے۔	Rs. 29,440/-	Rs. 299/-	R. 1/-	آٹھ ماہ
۴۔ مغربی سیسہ متو میں آر (R) روڈ پختہ۔ معہ فٹ پاتھ۔ کرب چینل نالی۔ گندہ نالہ اور برساتی نالہ بنانے کے لئے	Rs. 32,288/-	Ks. 328/-	Rs. 1/-	سات ماہ
۵۔ ہمیر پور روڈ کے نیچے جوہی سے میونسپل سیور تک دو فٹ گول برساتی نالہ بنانے کے لئے	Rs 16265/-	Rs. 168/-	R. 1/-	پانچ ماہ

پارلیمنٹ کا ضمنی انتخاب
لبرل نیشنل امیدوار کی کامیابی

لندن ۱۴ ستمبر۔ پارلیمنٹ کے لبرل ممبر ڈاکٹر جے ہنٹر کی وفات سے حلقہ انتخاب ڈمفریز میں نشست خالی ہو گئی تھی کل اُس کے انتخاب کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔

سر ہنری فلڈیس لبرل نیشنل ۷۵۵۰ ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہو گئے ان کے مخالف لیبر امیدوار مسٹر جے ڈونی کو کل ۱۰۹۷۱ ووٹ ملے۔

ولنگڈن ٹائم جاری ہوگا
حکومت ہند کا اعلان

شملہ ۱۵ ستمبر ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ دہلی میں گذشتہ سال کی طرح وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب سے یکم فروری ۱۹۳۶ء کی درمیانی رات تک گھڑیوں کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھا دیا جائے۔

لنکاشائر ڈیلی گیشن بھیجے گا

لندن ۱۴ ستمبر۔ لنکاشائر اور ہندوستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی تعلقات قائم کرنے والا کمیشن انڈین ٹیرف بورڈ کے روبرو اپنا معاملہ پیش کرنے کے لئے ایک وفد بھیجے گا۔

یو۔ پی پولیٹیکل کانفرنس
انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب

اناؤ ۱۲ ستمبر۔ یو پی۔ صوبہ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس اناؤ میں ۲ سے ۴ نومبر تک ہونے والا ہے استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس ۸ ستمبر کو ہوا جس میں انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب کیا گیا اور حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

پنڈت لکشمی دیال ترپاٹھی صدر۔ سوامی شنکر آشرم بابو بہاری لال نگم۔ ڈاکٹر بنواری لال چودھری اور پنڈت جیا شنکر شکل نائب صدر۔

بابو لیلا دھر استھانہ جنرل سکرٹری۔ بابو کرشن سہائے سرواستوا۔ پنڈت رام شنکر دکشت سکرٹری اور اناؤ کمرشل لیگ خزانچی ۳۶ ممبروں کی ایک کمیٹی بھی بنی ہے جو مختلف انتظامات کی دیکھ بھال کرے گی

سید عطاء اللہ شاہ کا مقدمہ
احمدیوں کیطرف سے درخواست نگرانی

لاہور ۱۳ ستمبر - شیخ بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ نے مسٹر کری کی عدالت میں آج سشن جج صاحب بہادر گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف درخواست کی ابتدائی سماعت ہوئی - اور ہز لارڈشپ صاحب نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کردیا - یہ درخواست نگرانی اس فیصلہ کے خلاف ہے جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف مقدمہ میں دیا گیا تھا - اور اس میں جماعت احمدیہ کے متعلق بعض ایسے کلمات استعمال کئے گئے تھے جو جماعت مذکورہ کے نزدیک توہین آمیز اور قابل اعتراض تھے -

حج کمیٹی کو سرکاری امداد

مراد آباد ۱۴ ستمبر - لوکل گورنمنٹ نے صوبہ کی حج کمیٹی کو ایک ہزار سالانہ گرانٹ اس شرط پر دینے کا وعدہ فرمایا ہے کہ کمیٹی مذکور اسیقدر چندہ پبلک سے جمع کرے -

"زمیندار" کی ۴ ہزار کی ضمانت ضبط

لاہور ۱۵ ستمبر لاہور کے روزانہ اخبار زمیندار نے گذشتہ ماہ جنوری میں اخبار زمیندار کے لئے تین ہزار روپیہ اور کریمی پریس کیلئے جہاں سے اردو اخبارات شائع ہوتے ہیں ایک ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں جمع ہوئیں تھیں وہ انڈین پریس "ہنگامی اختیارات" کے ماتحت چند مضامین کی اشاعت کی بناء پر ضبط کرلی گئیں جو شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ۱۴ اور ۱۵ ستمبر کی اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں -

پٹنہ یونیورسٹی کی کانووکیشن
۱۷ نومبر کو ہوگی

پٹنہ ۱۵ ستمبر - پٹنہ یونیورسٹی کی آئندہ کانووکیشن ۱۷ نومبر کو ہوگی - معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو کانووکیشن کا ایڈریس پڑھیں گے -

نازی جھنڈے کی توہین!

واشنگٹن ۱۵ ستمبر - ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت نے سرکاری طور پر اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ بروسکی نے نازی جھنڈے کے متعلق کچھ توہین آمیز کلمات کہے لیکن اس نے الفاظ کی ذمہ داری سے انکار کیا -

ٹریڈ یونین کانگریس کا مطالبہ

لندن ۱۴ ستمبر - آج گلاسکو میں اسکاٹش ٹریڈ یونین کانگریس کی جنرل کونسل کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ رائے ظاہر کی گئی کہ حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ جمعیت اقوام کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے حتی الامکان کوشش کرے کیونکہ جمعیت اقوام کے وقار کو ٹھیس پہونچنے سے اجتماعی امن و آشتی کا نظام جس پر تمام دنیا کے امن و امان کا دارومدار ہے سخت نقصان پہونچے گا -

نظام دکن کے چانسلر بننے کی خوشی

علی گڑھ ۱۱ ستمبر - نظام دکن کے مسلم یونیورسٹی کی چانسلری کو منظور کر لینے کی خوشی میں علی گڑھ یونیورسٹی اور ملحقہ اداروں

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پر توِ حق عزم مستقل میں رہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سمیعی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت [illegible] سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور یکشنبہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

نورِ جانانہ

از حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب نشور واحدی کانپور

یہاں سجدہ وہاں سجدہ معاذ اللہ دیوانہ — نہ کعبہ دیکھتا ہے اپنے عالم میں نہ بتخانہ

تو میرا ذکر میری یاد چھوڑ اے حسنِ فرزانہ — جلا دے داستاں میری بھلا دے میرا افسانہ

جفائے بے حسابانہ ادائے دلربایانہ — کوئی انداز ہو لیکن حجابانہ، حجابانہ

تری آنکھیں جمالِ یار پر ٹھہریں تو کیا ٹھہریں — نظر اک رشتۂ شبنم تجلّی آفتابانہ

ترے ظلمت نشین آرزو میں کچھ نہیں باقی — پیامِ زندگی لے جانِ نور اے نورِ جانانہ

دیارِ عشق کی دشواریاں العظمۃ للہ — سفر پہلا مسافر بے زباں اور ملک بیگانہ

مری دنیائے مے کو لوگ جانے کیا سمجھتے ہیں — کبھی پاک مسجد اور مرا ناپاک میخانہ

جنابِ اتقانیم نظر میں بھول جائینگے — یہ وضعِ مسجدانہ، یہ لباسِ خانقاہانہ

معاذ اللہ میخانہ کے اورادِ سحر گاہی — اذاں میں کہہ گیا ہیں ایکدن یا پیرِ میخانہ

نشورِ واحدی کی بھی غزل کیا خوب ہوتی ہے — تخیّل پاک بازانہ، مگر انداز رندانہ

۴ ملک الحجاز۔ امام یحیےٰ سیف الاسلام یمن۔ امان اللہ خاں۔ شاہ فواد۔ شاہ منیض احمد زوغو پاشا البانیہ خواجہ محمد نیاز توران ظاہر شاہ

ان کے علاوہ بعض اسلامی ممالک کے نمائندے بھی بے ضابطہ طور پر شامل کر لیے گئے ہیں جن میں صدر وفدی پارٹی اور جمعیت اسلامیہ ہند بھی شامل ہیں۔ موتمر کا اجلاس غالباً نومبر کے دوسرے ہفتہ میں بمقام طہران ہوگا۔

حکومت ایران کا فیصلہ

طہران ۔ ۷ ستمبر حکومت ایران نے ایک نئے فرمان کی رو سے جملہ غیر ملکیوں کو ایران میں نوکر ہونے یا آزاد پیشہ اختیار کرنے کی ممانعت کر دی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے غیر ملکی ایران سے ہجرت کر رہے ہیں۔

دنیائے اسلام

استنبول کی غیر ملکی ٹیلیفون کمپنی پر حکومت ترکیہ کا قبضہ!

استنبول۔ استنبول ٹیلیفون کمپنی (ایک بیرونی کمپنی) کے ساتھ حکومت جس طویل گفت و شنید میں مصروف ہے وہ آج ختم ہو گئی۔

حکومت اس کمپنی کو ہر سال ۴۰ ہزار پونڈ کی قسط ادا کیا کرے گی۔ اور ۲۰ سال تک ادا کرتی رہے گی اس کے عوض حکومت اس کمپنی پر قبضہ حاصل کرے گی اس ادائیگی میں اصل زر اور سود دونوں شامل ہیں۔

یہ انتظام کابینہ کی منظوری کے بعد فوراً عمل میں آجائے گا۔ فی الحال اس سے اگر فائدہ ہوگا تو صرف ٹیلیفون استعمال کرنے والوں کو سنٹرل پبلک ورکس اپنے پروگرام کے مطابق نرخ اور کرایہ میں تخفیف کر دیں گے۔

دوسری طرف سلسلہ آمد و رفت وسیع ہو جائے گا۔ جو حکومت کی آمدنی میں بہت حد تک اضافہ کا باعث ہوگا۔ ابھی ٹیلیفون کے نرخ بہت زیادہ ہیں اس سے صحیح طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

حجاز میں مٹی کے تیل کی کانیں

حکومت حجاز کو سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ احسار میں مٹی کے تیلوں کے لئے جو کھدائی ہو رہی تھی وہ نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے اور زمین کی تہ سے مٹی کے تیل کے چشمے پھوٹ پڑے ہیں۔ حکومت نے اب ان چشموں کی نگرانی کے لئے خاص اہتمام کیا ہے

حکومت دمشق میں تبدیلیاں

بیروت ۔ الاہرام کا مراسل خاص لکھتا ہے کہ دمشق کے جرائد توقع کر رہے ہیں کہ عنقریب یہاں کی حکومت میں اہم انقلاب ہونے والا ہے وزرائیں برخاست کر کے عظام معزز کیے جائیں گے جس طرح کہ ملتان میں ہیں اور حکومت کا مقدر اعلیٰ ایک حاکم رہے گا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ انقلاب شیخ تاج الدین اور مندوب سامی کی پیرس سے واپسی کے بعد رونما ہوگا

امام یمن مستعفی نہ ہونگے

لندن ۔ عدن سے ایک برقیہ آیا ہے کہ امام یمن تخت سے دست بردار نہیں ہوں گے جیسا کہ بعض انگریزی صحائف نے شائع کیا ہے۔

البتہ ولی عہد یمن امیر محمد سیف الاسلام اپنے والد ماجد کی طرف سے امور مملکت میں نیابت کریں گے کیونکہ امام صاحب کی صحت اچھی نہیں ہے

ایران میں مسلم بادشاہوں کی کانفرنس

امان اللہ خاں کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا ہے

بغداد۔ نامہ نگار اخبار البلاغ طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ پرسوں قصر شاہی میں سفرائے ممالک اسلامیہ کی ایک بے ضابطہ کانفرنس ہوئی جس میں حجاز ترکی افغانستان۔ عراق اور طوران کے سفرا بھی شامل تھے۔ اور یہ طے پایا کہ نظامت خارجیہ کا ایک افسر موتمر اسلامی کے دعوت نامے لیکر تمام مسلمان بادشاہوں کے پاس جائے اور باضابطہ موتمر عالم اسلام کی شرکت کے لئے مدعو کرے۔ اور پروگرام کا جو خاکہ تیار ہوا ہے وہ بھی بغرض اظہار رائے پیش کر دینے پر یہ طے پایا کہ مصطفےٰ کمال پاشا اتاترک سے درخواست کی جائے کہ وہ اس کانفرنس کی صدارت کریں۔ دعوت نامے حسب ذیل بادشاہوں کے نام جاری کر دیے گئے ہیں۔

" مصطفےٰ کمال پاشا اتاترک۔ سلطان عبد العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲ | ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء - کانپور | نمبر ۱۳

قانون ترمیم فوجداری

سنہ ۱۹۳۰ء میں ملک کی بدقسمتی سے سول نافرمانی اور قانون شکنی کی تحریک بڑے زور شور کیساتھ جاری تھی - اور اس تحریک کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے مجبوراً مختلف آرڈیننس جاری کیے اور پریس آرڈیننس بھی ان ہی آرڈیننسوں میں سے ایک تھا۔

پہلے یہ آرڈیننس صرف ایک سال کے لئے عارضی طور پر قانونی شکل میں نافذ کیا گیا تھا - اس کے بعد سنہ ۱۹۳۲ء میں قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت اس کی مدت میں مزید تین سال کی توسیع کی گئی - اور اب سنہ ۱۹۳۵ء میں اس پریس آرڈیننس کو مستقل قانون کی صورت دینے کی کوشش کیجارہی ہے۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں بھی پریس آرڈیننس کی توسیع کے خلاف آواز اٹھائی گئی تھی - مگر حکومت نے اس کا جواب یہ دیا کہ چونکہ ہندوستان کی نمایندہ اسمبلی نے اس کے حق میں فیصلہ کیا ہے اس لئے حکومت کیا کرسکتی ہے - اور ایک حد تک یہ جواب کافی تھا - مگر اب سنہ ۱۹۳۵ء کی حالت سنہ ۱۹۳۲ء سے بالکل مختلف ہے اس مرتبہ یہ قانون اسمبلی میں پیش ہوا تو اسمبلی نے اس کو نامنظور کردیا لیکن ہز اکسلنسی والسرائے کی اپیل کے بعد یہ قانون دوبارہ اسمبلی کے سامنے پیش ہوا مگر دوبارہ بھی اسمبلی نے اپنے سابقہ فیصلہ پر قائم رہتے ہوئے اس قانون کی منظوری دینے سے انکار کردیا۔

آئینی حیثیت ملحوظ رکھتے ہوئے حکومت کا فرض تھا کہ وہ اس قانون کو اسی جگہ ختم کردیتی - کیونکہ اسمبلی کے دو مرتبہ اس کو نامنظور کردینے کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان اس قانون کو ناپسند کرتا ہے۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت نے اسمبلی کے فیصلہ کو ٹھکرادیا - اور ہز اکسلنسی والسرائے نے اس بل پر مہر تصدیق ثبت کرکے اس کو کونسل آف اسٹیٹ کے پاس بھیجدیا ہے۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے اور غالباً کسی کو بھی اس میں کلام نہ ہوگا کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کا اگر کوئی جزو سوسائٹی اور آزادی کے لئے سب سے زیادہ منافی ہے تو وہ پریس کا جزو ہے اسی لئے ہندوستان کے تمام صوبوں کے صحیفہ نگاروں کی انجمنوں نے بیک آواز اس قانون کی تصدیق کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے - اور اس کو عملی صورت یوں دی گئی ہے کہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء کو ہندوستانی اخبارات ہڑتال منائیں گے یعنی ۲۷ ستمبر کو کوئی پرچہ شائع نہ ہو۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسوقت جب کہ تمام ہندوستان میں امن وامان کا دور دورہ ہے اور ملک کی تمام جدوجہد آئینی صورت میں منتقل ہوگئی ہیں تو حکومت کو کیا ایسی ضرورت پیش آئی کہ وہ اس قانون کی مدت میں اضافہ کرے یا اس کو مستقل قانون کی صورت میں منتقل کرے

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ کونسل آف اسٹیٹ کے ۲۵ ستمبر کے اجلاس میں قانون ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل پر غور ہوا اور بل مذکور ۱۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۵ ووٹوں سے منظور ہوگیا

اٹلی نے جنگ کا فیصلہ کرلیا

اٹلی اور حبش کے قضیہ کے متعلق جن پانچ طاقتوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اُس کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے۔

رپورٹ میں اٹلی اور حبش کے معاملہ کو طے کرنے کیلئے تجاویز کے علاوہ متنازعہ پارٹیوں کے جوابات بھی درج ہیں۔

رپورٹ کی سفارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

" سرحدی تنازعہ کے لئے غیر جانبدارانہ کمیشن بھیجا جاوے "

گفت وشنید کے لئے یہ تجویز رپورٹ میں درج ہے کہ پہلے حکومت حبش کونسل کی تیار کردہ اسکیم کو منظور کرے اُس کے بعد لیگ اُس کی امداد کرے گی

سرکاری ملازمتوں کے سلسلہ میں رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ غیر ملکی ماہرین کے کمیشن مقرر کیے جاویں جو پولیس اور فوج کی تنظیم کریں - اور وہی تمام سلطنت میں تعینات کی جاویں۔

شخصی غلامی کو قطعی طور پر بند کردیا جائے اور جو اشخاص فوج یا پولیس میں بھرتی نہ ہوں اُن کے لئے اسلحات کا رکھنا ممنوع قرار دیدیا جاوے اور جن علاقوں میں یوروپین آباد ہوں وہاں غیر ملکی فوج اور پولیس تعینات کیجاوے

یہ بھی تجویز ہے کہ عدالت، تعلیم، اور پبلک ہیلتھ کی تنظیم از سر نو کی جاوے یہ بھی تجویز ہے کہ ہر پانچویں سال ان مسائل پر نظر ثانی کی جاوے۔

رپورٹ کیساتھ ایک نوٹ بھی شامل ہے کہ جسمیں اٹلی اور حبش کے درمیانی علاقوں کی تقسیم کے تصفیہ میں سہولت بہم پہونچانے کے لئے اگر ضرورت ہو تو شمالی لینڈ کے ساحل کے علاقہ کا کچھ حصہ برطانیہ اور فرانس دینے کو تیار ہیں - اور حبش میں اٹلی کے خاص اقتصادی مفاد منظور کرنے کو بھی تیار ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت حبش نے بین الاقوامی لیگ کو تار دیا ہے کہ وہ تعاون کرنے کو تیار ہے

مگر اٹلی رپورٹ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتا اور گمان غالب ہے کہ وہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء تک اعلان جنگ کردے گا

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ کے کانگریسی امیدوار

ڈسٹرکٹ کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل امیدوار کھڑے کیے ہیں۔

کانپور تحصیل (۴) (کلیان پور) پنڈت لُی رام شرما (کنڈھیا) ٹھاکر جنگ بہادر سنگھ (سرسول) اچاریہ سب لال (نلسری) مسٹر بہکاری لال۔

گہاٹم پور تحصیل (۴) (سرلے) پنڈت لال سنگھ اوستھی (ٹپارا) پنڈت بنی سنگھ اوستھی (رسونا) ٹھاکر ساگر سنگھ۔ (سجیٔ) ٹھاکر بدری سنگھ

بلہور ایاں تحصیل ۴ (ملاسا) ٹھاکر شیورام سنگھ (بھوگنی پور) بابورام سروپ گپتا (سکندرا) مسٹر برج بہاری مہروترا (شاہجہاں پور) مسٹر چھیدی لال ورما

اکبر پور تحصیل - ۴ - (رانیا) ٹھاکر رام سنگھ (اکبرپور) ٹھاکر ہردیو سنگھ (اردرا) ڈاکٹر پرتھوی ناتھ چترویدی (شیولی) پنڈت ملکھا رام شوکل

ڈیرا پور تحصیل - ۴ - (دارا پور) پنڈت شمبھو ناتھ چترویدی (منگل پور) پنڈت رام جی پانڈے (رسول آباد) ٹھاکر رگھوراج سنگھ (باتی پارہ) مسٹر شیو دیال سنگھ

بلہور تحصیل - ۴ - (اٹا) مسٹر جگ جیت لال۔ (دھر سالار) پنڈت برج کشور مصر (ندیا) مسٹر کرشن پرشاد اگنی (سرپالی) پنڈت سکھ نارائن باجپئی۔

کانگریس میونسپل امیدوار

کانپور کی سٹی کانگریس کمیٹی کے میونسپل امیدواروں کا مسئلہ کسی طرح طے نہیں ہونے پاتا - چنانچہ الکشن بورڈ کے گذشتہ جلسہ میں بھی یہ مسئلہ طے نہ ہوسکا - البتہ الکشن بورڈ نے یہ طے کردیا ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کی بھیجی ہوئی فہرستوں ہی پر الکشن بورڈ غور کرے گا - اور کانگریس کمیٹیاں ہی الکشن کرائیں گی۔

الکشن بورڈ نے کانپور سٹی کانگریس کمیٹی سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ دوبارہ ترمیم شدہ فہرست میونسپل امیدواروں کی بھیجدے اور اُس کی منظوری کے لئے یکم اکتوبر کو لکھنؤ میں الکشن بورڈ کا جلسہ ہوگا۔

میونسپل کانفرنس

میونسپل بورڈ کانپور آئندہ بڑے دن کی تعطیلوں میں صوبجات متحدہ کی کل میونسپلٹیوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کررہی ہے جس کے لئے استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے جس کے چیرمین رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ اور سکریٹریال پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور منشی نرائن پرشاد نگم ایڈوکیٹ منتخب ہوئے ہیں کمیٹی استقبالیہ کی فیس ممبری ۱۰ر رکھی گئی ہے اور کانفرنس کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ہوگی۔

میوزک کانفرنس

کانپور میوزک کانفرنس کا ساتواں جلسہ ۲-۳-۴ نومبر کو ایڈورڈ میموریل ہال میں ہونا طے پایا ہے

حافظ ہدایت حسین

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا سی-آئی ای ایم ایل سی- آئندہ مسلم لیگ لکھنؤ کے اجلاس کے صدر منتخب ہوئے ہیں جو ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء کو ہوگی

تقریر کا مقابلہ

چودہویں یو-پی سکنڈری ایجوکیشن کانفرنس کے زیر اہتمام یو پی کے طلبا کی تقریر کا مقابلہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۶ء کو مارواڑی ودیالہ ہائی اسکول کانپور میں ہوگا۔

تقریر کا موضوع:-

" دیہات کی زندگی اور اُسکو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے"

مقابلہ میں یو پی کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کالج کے طلبا شریک ہوسکتے ہیں۔ ہر ایک درسگاہ مقابلہ کے لئے دو طلبا بھیج سکتی ہے۔ انگریزی اردو اور ہندی ہر ایک زبان میں تقریر کرنے کا اختیار ہے۔

ایٹ ہوم

مسٹر اے ہون بار ایٹ لا کی دختر نیک اختر مس اوشا کی شادی سابق ہر پیارے لال اٹل آئی ایم ایس کے صاحبزادے کپٹن ہیسر لال اٹل کے ساتھ قرار پائی ہے اور ۳ر اکتوبر کو شادی کے رسومات ادا ہوں گے

اس تقریب کے سلسلہ میں ۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء ۵½ بجے شام کو مسٹر اے ہون معززین شہر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دے رہے ہیں۔

ووٹر لسٹ

میونسپل ووٹر لسٹ ۲۴ر ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء کو شائع کردی گئی ہیں۔ تاکہ لوگ اس پر اعتراضات وغیرہ کرسکیں

میونسپل بورڈ

۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء کو میونسپل بورڈ کانپور کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں گذشتہ بورڈ کے بقیہ ایجنڈے کے مسائل طے ہوئے۔

زبردستی قبضہ!

گوبر گنج کے نتھوا بابا نے میونسپل زمین پر زبردستی قبضہ کر رکھا تھا۔ وہ میونسپلٹی نے پولیس کی امداد سے ہٹوادیا ہے اور سمادھ کے حصہ کو باقی رہنے دیا گیا ہے۔

قتل!

گرانڈ ٹرنک روڈ پر ایک بکس کے اندر ایک نوجوان کی نعش بری طرح قتل کی ہوئی ملی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ایک شخص مسمی ہری سنگھ سکھ کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

سبدگل

کونسل آف اسٹیٹ میں سر مارلیش برلیش نے ایک سوال کے جواب میں بیان فرمایا کہ ریل کے تیسرے درجہ میں پنکھے لگانے کا کام سردست نہیں کیا جاسکتا شاید اسوجہ سے کہ تیسرے درجہ میں مجمع کافی ہوتا ہے اور سب کا تنفس ملکر پنکھوں کی تلافی کرسکتا ہے فرسٹ اور سکنڈ کلاس میں تو اسے لئے پنکھے لگا دیے جاتے ہیں کہ ان میں کوئی مجمع نہیں ہوتا ہے اور پنکھے کی تلافی کی صورت ممکن نہیں ہوتی۔

بمبئی میں ایک فلم جوانی کی ہوا میں دو پارسی عورتوں نے پارٹ کیا ہے اُسپر ساری پارسی قوم نے آسمان و زمین سر پر اٹھالیا ہے اور اس فلم کو بند کرانے کی کوشش کی ہے۔

لیکن اگر کسی کو جوانی کی ہوا لگ جائے تو پھر اُس کی روک تھام مشکل سے ہوتی ہے۔

ایک معاصر کی سرخی ہے

"کیا یوریین الیوسی ایشن کو بھی خلاف قانون قرار دیا جائیگا"

اجی توبہ کیجئے۔ جس دن ایسا ہوگا۔ سمجھئے کہ ہندوستان میں قیامت آگئی۔ یا سوراج مل گیا۔

ایک متمول فرانسیسی ۲۰ لاکھ ڈالر کی جائداد کے متعلق وصیت کرگیا ہے کہ یہ اُس شخص کو ملے جوکہ عجوبہ روزگار ہو۔ یعنی مرد ہوکر بچہ جنے۔

آجکل لڑکے کی لڑکی اور لڑکی کے لڑکا ہوجانے کی خبریں بہت آیا کرتی ہیں۔ اس لئے اب وقت ہے کہ ناظرین اس کے لئے کوشش کریں۔

رویٹر کی ایک اطلاع ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ نے ہر ہٹلر سے جالبس سنٹ تک ملاقات کی لیکن ڈر کے مارے مہاراجہ موصوف نے اس امر کی وضاحت کردی کہ کوئی سیاسی مسئلہ زیر بحث نہیں آیا ہے۔

جانتے تھے کہ ہندوستان واپس جانا ہے۔

سنہ ۱۹۲۵ء کی ابتدائی ششماہی کی جو بیرونی رپورٹ شائع ہوئی تھی تجارت کے متعلق اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک سلطنت برطانیہ سے تجارت کا تعلق ہے اس میں ہندوستان کو برابر نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اور برطانیہ میں ہندوستانی کپاس کی خرید کم ہورہی ہے تو پھر سرجومی موڈی کو سر کا خطاب بالکل حق بجانب ملا۔

اسمبلی میں سر اکھل چندر دت کے ایک سوال کے جواب میں سر سرکار نے فرمایا کہ سرکار اپنی طرف سے اس بات کی زبردست کوشش کررہی ہے کہ صوبجات میں جلد از جلد اصلاحات نافذ کردی جائیں لیکن ابھی اس مرحلہ پر وہ نفاذ یا انتخابات کے متعلق کسی تاریخ کے متعلق وعدہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سر سرکار آخر اتنے محتاط کب سے ہوگئے کیونکہ انہیں تو اپنے سرکار کی پیروی اسی اصول پر عمل کرنا چاہئے کہ وعدہ وہی ہے جو ایفا کار ہین منت نہ ہو۔

ادب لطیف

محبت

ازجناب گردش لکھیم پوری

محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے

محبت ایک ایسی دنیا ہے جس میں سکون اور اطمینان کے بدلے۔ بےچینی اور اضطراب کا دور دورہ ہے لیکن اس بےچینی اور اضطراب میں ایسا کیف پنہاں ہے جو اس دنیا کے سکون اور اطمینان میں نہیں محبت کی بےچینی لطیف نہروں سے مشابہ ہے اور دل اُسکا دریا ہے۔

محبت گنہ گاروں کی اصلاح کردیتی ہے

محبت آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے باتوں سے نہیں

محبت کبھی برباد نہیں ہوتی۔ اس کی مقدس چنگاریاں ہمیشہ روشن رہتی ہیں۔ یہ جنت سے آتی ہے اور جنت کو چلی جاتی ہے۔

محبت عورت کی زندگی کی تاریخ ہے اور مرد کی زندگی کا افسانہ۔

محبت موت کی طرح انسان کی زندگی کی کایا پلٹ دیتی ہے

محبت کا دیوتا حاکم ہے کبھی محکوم نہیں بن سکتا۔

محبت دو روحوں کے باہمی اتصال کا نام ہے

کسی نے آجتک ہمت نہیں کی کہ محبت کے افسانہ کو مکمل طور پر بیان کرے۔

ہر چھوٹے بڑے ہندوستانی سے چند سوالات

۱۔ میاں بیوی آپس میں کیوں کر خوش رہ سکتے ہیں۔

۲۔ ہندوستانی انگریزوں کو کیونکر خوش رکھ سکتے ہیں

۳۔ اقوام ہند میں کیونکر اتحاد ہوسکتا ہے۔

۴۔ بیکاری اور بےروزگاری کیونکر دور ہوسکتی ہے

۵۔ لیڈروں میں خلوص کیونکر پیدا کیا جاسکتا ہے

جوابات

ہر فرد اور ہر درجہ کا ہندوستانی دے سکتا ہے ہر سوال کا جواب صرف ایک سطر میں دینا چاہیے یہ جوابات نام کے ساتھ میلادی جنتری میں شائع ہونگے۔ جوکہ پانچسو صفحات اور دو عکسی تصویروں کے ساتھ یکم نومبر کو شائع ہوگی۔ جواب ۱۵ اکتوبر سے پہلے درکار ہیں اس کے بعد بیکار ہوگا۔

جوابات بھیجنے کا پتہ حسن نظامی۔ دہلی۔

عالم نسواں

ٹرکی کی عورتیں

بسلسلہ گذشتہ

۲۔ عام عقل وفہم کے مطابق شادی کے قواعد میں تبدیلیاں کرنا۔

۳۔ گھروں میں عورتوں کی حفاظت کرنا۔

۴۔ ترک دیویوں کو جماعتی زندگی میں داخل کرنا۔

۵۔ اپنی روزی کمانے کے لئے عورتوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور موجودہ برائیوں کو دور کرنے کے لئے ان کی خاطر کام تلاش کرنا۔

۶۔ وطن کی ضروریات کے مطابق تعلیم دینے کے لئے مہا ودیالیوں کو قائم کرنا۔ اور موجودہ اسکول کو سدھارنا غیر ملکیوں کے اثر میں آگر جب پارلیمنٹ کے اجلاس ٹرکی کے سلطان نے بند کردیے تو سارے وطن میں بےچینی پھیل گئی۔ غیر ملکیوں کے چنگل سے وطن کو بچانے کے مصطفٰے کمال پاشا نے عوام سے امداد کی اپیل کی اس وقت مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی آکر اپنا نام والنیٹروں میں لکھا دیا کسانوں کی عورتوں نے لاکروں کے اندر ہتھیار وغیرہ رکھکر انگورہ پہونچائے۔ اونچے خاندان کی عورتوں نے وردیاں وغیرہ بنانا شروع کیں۔ اس کے علاوہ بیماروں کی تیمارداری کرنے کی تمام ذمہ داری اپنے سر لی۔

مصطفٰے کمال پاشا کی بیوی بڑی تعلیمیافتہ تھیں انہیں یورپ کی آزاد فضا میں گھومنے کا موقع مل چکا تھا وہ بڑے آزاد خیال کی مالکہ تھیں ٹرکی کی عورتوں کی مصیبت کے زمانہ میں انہوں نے بڑا کام کیا۔ وہ انگورہ کی سڑکوں اور دوکانوں پر گھوم گھوم کر اپنے بہنوں سے بڑے میٹھے الفاظ میں کہا کرتی تھیں کہ گھروں کی چاردیواری میں بند رہنا عقلمندی نہیں ہے۔ جبتک تم گھروں سے باہر نہ نکلوگی تب تک نہ تو تمھارا ہی کوئی بھلا ہوگا اور نہ ہی ملک کا فائدہ ہوگا۔

مصطفٰے کمال پاشا کی اہلیہ کے ان نصیحتوں سے متاثر ہوکر بہت سی دیویاں پردہ سے باہر آگئیں آپ نے اسبات کے لئے بھی بڑی جدوجہد کی عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق ملنے چاہیئں۔ عورتوں کی بری حالت دیکھ کر بڑے بڑے گھرانے کی عورتوں نے بھی آپ کا ساتھ دیا تھا۔ مصطفٰے کمال کی طرح آپ کی تقریروں میں بھی بڑا زور تھا۔ عورتوں کی تحریک کے بانیوں کا کیا مقصد تھا اسکا اندازہ ترکی نوجوان پارٹی کے صدر کے ایک بیان سے ہوسکتا ہے۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں اپنے پارٹی کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا کہ ان کی پارٹی کے مقاصد قریب قریب وہی ہیں جو یورپ کی دیگر زنانہ پارٹیوں کے ہیں۔ مگر ہمارے ذرائع بالکل نئے اور جداگانہ ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری تہذیب مغربی تہذیب سے بالکل مختلف ہے ہم ترک دیویاں صرف ان سیاسی اور مجلسی حقوق کو حاصل کرنا چاہتی ہیں جن کے ہم اہل ہیں۔ ملک کی آزادی کی لڑائی میں ہم جو کچھ قربانیاں کرسکتے ہیں اُن کے بدلے میں ہمیں ضرور کچھ حقوق ملنا چاہیئں۔

باقی آئندہ

بچوں کی دنیا

میں سب کو دیکھوں مجھے کوئی نہ دیکھے

گذشتہ سے پیوستہ

کیا ہوا موجود ہے! ضرور ہے! کیوں کہ تم درخت کی پتیوں کو ہلتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ لیکن اگر میں یہ سوال کروں کہ کیا تم نے ہوا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو تم کھلکھلا کر ہنس پڑوگے اور مجھے بیوقوف کہہ کر پکار اٹھوگے کہ کہیں ہوا بھی دیکھنے میں آسکتی ہے۔

مگر جناب میں آپ کی اس ہنسی سے دبنے والا آدمی نہیں ہوں میں آپ سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ ہوا کو کیوں نہیں دیکھ سکتے۔؟ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس سوال کو سنکر اپنا منہ نیچے لٹکا کر کہہ دیں گے کہ ہمیں نہیں معلوم۔!

اُسوقت میں آپ کو چھیڑ کر کہوں گا کہ عقلمند صاحبزادے ہوا آپ سے زیادہ عقلمند ہے وہ اسلئے نظر نہیں آتی کہ وہ روشنی کو نہ تو اپنے جسم سے روکتی ہے اور نہ ملٹتی ہے بلکہ اُس کو آسانی سے نکلجانے دیتی ہے اگر آپ ایسی ہوا بنادیں جو روشنی کو ذرا سا بھی روک دے تو میں آپ کو ہوا کا جسم فوراً دکھا دوں گا۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے کیا آپ نے ایسی ہوا دیکھی ہے۔

اہاہا! ذرا اپنے باورچیخانہ میں جاکر دیکھئے کہ یہ دھوئیں کے دل بادل چولھے سے نکلکر جو اوپر کو جارہے ہیں یہ کیا چیز ہیں۔ ہوا نہیں تو اور کیا ہیں۔

اب میں یہ فرض کرکے کہ آپ میری باتیں سمجھ گئے ہوں گے آگے چلتا ہوں۔ ہاں اُس انجکشن نے آپ کو بلور کی طرح بنادیا اور اُس کے بعد ایسی تبدیلی پیدا کردی کہ روشنی آپ کے جسم پر پڑکر نہ تو رکیگی اور نہ ملٹی بلکہ آر پار نکلگئی۔ بس آپ اُسوقت سب کی نظروں سے ہوا کی طرح غائب ہوجائیں گے۔ لیکن اس انجکشن کے استعمال کرنے کے بعد آپ اگر یہ چاہیں کہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجائیں تو یہ ناممکن ہے۔ آپ عمر بھر کے لئے مخفی آدمی بنے رہیے گے۔ لیکن میں اتنا یقین دلاتا ہوں کہ سوائے اس کے کہ یہ انجکشن آپ کو بلور کی طرح بنادے اور کوئی نقصان نہ کرے گا۔ آپ پہلے کی طرح کھائیں گے۔ پئیں گے۔ سوئیں گے۔ روئیں گے۔ اور ہنسیں گے۔

(۲)

ہاں جناب مخفی صاحبزادے! آپ تو نظر آتے ہی نہیں ہم کو آپ کی خیریت کا کوئی خط بھی نہیں ملا ذرا خدا کے لئے تشریف لائیے اور اپنی آواز سنا کر ہمارے تڑپتے ہوئے دلوں کو تسکین دیجئے۔ تمھارے ساتھی بچے بہت بےچین ہیں کہتے ہیں کہ جو وقت ہم بازار جاتے ہیں۔ اور چاندنی چوک کی دوکانوں پر مٹھائی کھلونے اور کتابیں رکھی دیکھتے ہیں۔ تو بیساختہ جی چاہتا ہے کہ اپنے مخفی دوست کو پکاریں تاکہ وہ چپکے چپکے جاکر چاندنی چوک کی دوکانوں کا سب سامان اٹھا کر ہمارے گھروں میں پہونچا آئیں کیا کریں ہمارے جیبوں میں اکنی اور دونی کے سوائے اتنی بڑی رقم نہیں کہ ہم ان تمام چیزوں کی قیمت ادا کرسکیں ورنہ ہم آپ کو تکلیف نہ دیتے۔

باقی آئندہ

پردہ فلم

ہندوستانی صنعت فلمسازی

ایک ماہر کے قابل قدر خیالات

لسلسلہ گذشتہ

ہندوستانی ٹاکی کا میدان!

اسوقت ہندوستان میں چھوٹے بڑے کم وبیش نوّے نگارخانہ ہیں ان میں سے ۳۰ ایسے آوازخانے (Sound Studios) ہیں جہاں نہ صرف فلم ساز اپنی فلمیں تیار کرتے ہیں بلکہ دوسری فلم کمپنیوں اور افراد کو بھی اپنے آلات اور نگارخانے اور ملازمین وغیرہ نگارخانے کرایہ پر دیدیتے ہیں - اور جو فلم کمپنیاں اپنا نگارخانہ تعمیر نہیں کرسکتیں وہ بھی ان نگارخانوں میں جاکر خاطرخواہ فائدہ اٹھاتی ہیں - اسوقت اس صنعت کے بڑے مرکز کلکتہ اور بمبئی ہیں -

تھیٹر کے جراثیم

ہمارے ٹاکی میں تھیٹر کی لاش کے جراثیم گھس آئے ہیں - اور کوئی توجہ نہیں کرتا کہ ان کو نکالدیا جائے یا حتی الوسع کم کردیا جائے - جب ٹاکی نئے نئے چلنے شروع ہوئے تو ہمارے تھیٹریکل افسانہ نویس بھی میدان میں کود پڑے انھیں اس صنعت کی سائنٹیفک معلومات کچھ بھی نہیں تھی وہ صدابندی کے اصول اور افسانہ و اداکاری سے اس کے تعلق کی بابت کچھ بھی نہیں جانتے تھے مگر انہوں نے ڈرامہ لکھ کر دیدیا اسٹیج ایکٹر و ایکٹریسیں انجنیر مصور و دیگر کارکن بھی تھیٹریکل معلومات اور تجربہ لے کر ٹاکی کے گنبد میں آ گھسے اور اپنے ساتھ ایسے لوگوں کو بھی لیتے آئے جنہیں نہ خاموش فلموں کا کچھ تجربہ تھا نہ خود تھیٹر کا بلکہ وہ دنیا نویس ماہر موسیقی تھے یا آرائش محفل قسم کی ایکٹریسیں جنہیں کبھی اداکاری اور آواز کی سائنٹیفک کاموں کا کچھ بھی تجربہ نہ تھا -

ان جراثیم نے اس صنعت کو ابھی تک نہیں چھوڑا ہے اور معدودے چند کو چھوڑکر تقریباً ہر نگارخانے میں تھیٹر کے یہ جراثیم پرورش پاتے ہوئے نظر آئیں گے -

آواز کی خرابیاں

ٹاکی کے میدان میں آنے سے جہاں اور لوگوں کو روزگار میسر آگیا وہاں ریڈیو کے کارکنوں کے لئے بھی اچھا میدان نظر آیا انہوں نے بھی ریڈیو کا کام چھوڑکر ساونڈ انجنیری صدابندی کے ماہر وغیرہ کے نام اختیار کر کے کام شروع کردیا - یہ لوگ نئے نئے کالجوں سے نکلے تھے ان کی سائنٹیفک معلومات کتابی تھی - ریڈیو کی انجنیری یا بجلی کے کاموں کی مہارت جس چیز کا نام ہے اس سے وہ بھی نابلد تھے - جدید آلات برقی - جدید آلات صدابندی - کا ان کو علم نہ تھا - اور نہ تجربہ - نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری صنعت کو صدابندی کی طرف سے سخت ضرب پہونچی - خودساختہ ماہران صدابندی آواز کی سائنٹیفک ترقی اس کے توازن اور فلمی تفریح کی نفسیات کو ہی نہ سمجھ سکے اگرچہ بعض کمپنیاں بڑے فخر کے ساتھ کہتی ہے کہ ان کے ہاں کی آوازیں بہت صاف اور دلکش ہوتی ہیں وہ کسی طرح بھی غیر ملکی فلموں کی صدابندی سے کم نہیں ہیں لیکن میری یہ رائے ہے کہ ہمارے یہاں ابھی آواز کی انجنیری نے ابتدائی مراحل بھی کامیابی کے ساتھ نہیں طے کیے ہیں - اگر یہ لوگ ان مقامات کی صدابندی کو دیکھیں تو خجالت سے گردنیں نیچی کرلیں اسی موجودہ سرمایہ سے ہندوستان میں بہت کچھ ترقی ہوسکتی ہے مگر ضرورت ہے کہ اسطرف فوری توجہ کی جائے - آواز بھدے کی عام خرابیاں ہیں - لیکن مرنے پر سو دُرے یہ ہوئے کہ تماشہ گاہیں ردی ہیں - زیادہ تر تھیٹر کی پرانی عمارتیں ہیں جن میں آواز کے آلات لگاکر ٹاکی گھر بنایا جاتا ہے - بنانے والوں کو کچھ معلوم نہیں کہ آواز کی درستی، ضبط و دلکشی اور بجلی کی لہروں اور جدید آرام دہ فرنیچر نیز دیگر اشیا کا آپس میں کیا ربط و تعلق ہے مگر یہ کہ ٹاکی گھر بنا دیا گیا - ایسے سینکڑوں ٹاکی گھر ہیں مگر آواز کو درستی کے ساتھ ادا کرنے کے لئے انہوں نے کوئی جدید ترقی نہیں کی بس پردہ جھکڑ وغیرہ لگاکر ٹاکی گھر بنا ڈالا اور کام شروع کردیا - ایسے سینما گھر اچھی خاصی صدابندی کو بھی خراب حالت میں سناتے ہیں اور رہا سہا روپیہ بھی جاتا رہتا ہے

ہندوستان کے ٹاکی گھر

ایک حساب سے چھ سو اور ایک حساب سے زائد از سات سو ٹاکی گھر مختلف شہروں میں ہیں جہاں امریکی مشینیں لگی ہوئی ہیں - بہت کم نئے تعمیر ہوتے ہیں بیشتر پرانے ہی ناٹک گھروں کو جدید رنگ دیکر ٹاکی گھر بنا لیا جاتا ہے جو بہت بڑا نقص ہے - (باقی آئندہ)

اقوال زریں

سانپ کو دیکھ

ہر جگہ بل کھاتا ہوا اور ٹیڑھا چلتا ہے - مگر جب اپنے گھر میں جاتا ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے -

کتے کو دیکھ

چاہے سڑکوں پر پڑا رہتا ہو - مگر جب کہیں بیٹھتا ہے تو دم سے اس جگہ کو صاف کرلیتا ہے -

پروانہ کو دیکھ

اپنے ہزارہا بھائیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھتا ہے پھر بھی طلب صادق کے لئے خود کو قربان کردیتا ہے

چیونٹی کو دیکھ

کیسی ننھی سی جان ہے مگر موسم گرما میں محنت کر کے اتنا جمع کرلیتی ہے جسکو سرما بھر کھاتی ہے -

مکڑی کو دیکھ

اپنی امکانی تدبیر (جال پھیلانے) کے بعد صبر و قناعت سے روزی کا انتظار کرتی ہے -

باز کو دیکھ

کہ اسکا مالک ہر وقت آنکھیں باندھے رکھتا ہے مگر آنکھیں کھلنے پر مالک کی طرف نہیں بلکہ شکار کی طرف دوڑ پڑتا ہے

اب حضرت انسان کو دیکھ جو اشرف المخلوقات ہو کر اور سب کچھ جانکر بھی اسقدر لاپرواہ ہے کہ اس سے جانور بہتر کہے جاسکتے ہیں

موج تبسم

ایک موکل - (وکیل سے) آپ کے دفتر کا کمرہ تو اس قدر گرم ہے جیسے تنور -

وکیل - ہونا بھی ایسی ہی چاہئے اسلئے کہ میں یہاں اپنی روٹیاں بناتا ہوں -

---

اخبار کا رپورٹر (سیاسی لیڈر سے) آپ اس مقام سے کہاں تشریف لے جائیں گے -

لیڈر - جس مقام کا نام آپ کے رپورٹ کی بنا پر شائع ہوگا وہیں چلا جاؤں گا -

---

مس روزا - میں ایسے شخص سے شادی نہیں کرونگی جس سے مجھے محبت نہ ہو -

مس فلاور (سہیلی سے) فرض کرو کہ کوئی لکھ پتی تم سے شادی کرنا چاہتا ہے اور تم کو اس سے محبت نہ ہو

مس روزا - مجھے لکھ پتی سے محبت نہ ہونے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے -

---

ڈاکٹر (مریض سے جسے زیادہ خربوزہ کھانے کی وجہ سے بدہضمی کی شکایت تھی) تم حلق میں انگلی ڈالکر قے کرنا اور پھر یہ دوا ------

مریض (بے صبری سے) ڈاکٹر صاحب حلق میں اگر انگلی ڈالنے کی جگہ ہی ہوتی تو خربوزہ کی ایک پھانک اور نہ کھا لیتا -

دلچسپ معلومات

انسانی بالوں کی درآمد و برآمد

ایشیائی ممالک میں عورتوں کے بال بہت لمبے لمبے ہوتے ہیں اور مغربی ممالک میں چھوٹے چھوٹے تماشوں ناچوں اور عام استعمال کے لئے یوروپین عورتیں مصنوعی گیسو اور چوٹیاں استعمال کرتی ہے انسانی بالوں کی ٹوپیاں بھی اسی مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں اس لئے افریقہ - اور ایشیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے بہت سے انسانی بال فروخت ہونے کے لئے یوروپین ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں اور باوجود گیسو بریدہ ہونے کے عورتیں ان ٹوپیوں کو پہن کر رقص کرنا پسند کرتی ہیں -

لڑائی اور غصہ کا درجہ حرارت

پروفیسر ڈکیٹر نے جو ایک امریکن یونیورسٹی میں انسان کی حرارت عزیزی کے علم پر تحقیق کر رہے ہیں بیان کرتے ہیں کہ انسان کو جب غصہ آتا ہے یا جب مارنے لڑنے یا حملہ کرنے پر تل جاتا ہے تو اس کے خون کا کھولاؤ ۱۰۵ درجہ فارن ہایٹ پر پہونچ جاتا ہے لیکن ۷۰ درجہ کے نیچے پارہ گرنے لگتا ہے - اور اسے غصہ ٹھنڈا ہوجانا کہتے ہیں - ڈاکٹر نے یہ بھی تحقیق کیا ہے کہ حملہ کرنے اور مارپیٹ کے واقعات زیادہ تر گرمیوں میں ہوتے ہیں جب کہ حرارت ویسے ہی زیادہ ہوتی ہے خودکشی کے واقعات بھی ان دنوں میں زیادہ ہوتے ہیں - جب کہ ہوا کا درجہ حرارت تیز ہو رہا ہو -

افسانہ

اچھوت کی لڑکی!

سلسلہ گذشتہ

— ۵ —

"آج کئی روز سے وہ لڑکی جسکا نام رکمنی ہے نہیں دیکھی گئی"

منیجر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

کیا وہ کام کرنے نہیں آئی۔؟

منشی۔ جی ہاں وہ ایک ہفتہ سے غیر حاضر ہے معلوم ہوا ہے کہ وہ بیمار ہے۔

منیجر:۔ وہ بیمار ہے؟

منشی۔ ہاں وہ بیمار ہے! اور شاید اُسے بخار آتا ہے

منیجر۔ غم آلود لہجہ میں۔ اگر وہ بیمار ہے تو اُسے مدد دینا چاہئے۔ کیا کارخانہ ایسے مصیبت زدہ مزدوروں کی کوئی امداد نہیں کر سکتا۔

منشی۔ یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔

یہ سننے کے بعد منیجر نے منشی کو اپنے ساتھ لیا اور اپنی کوٹھی کی طرف چلا۔ وہاں پہونچکر کپڑے بدلے اور موٹر میں سوار ہوکر شہر سے اپنے ہمراہ ایک قابل ڈاکٹر کو لے کر رکمنی کی جھونپڑی کی طرف چلدیا۔

شہر کے ایک بالکل غیر آباد حصہ میں جہاں چند پھوس کی جھونپڑیاں پڑی تھیں۔ منیجر کی موٹر رکی اور وہ ایک ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ جلدی سے موٹر سے اُترے منیجر کے منشی نے ایک جھونپڑی کے پاس پہونچکر آوازیں دیں۔ رکمنی کا بوڑھا چچا لاٹھی ٹیکتا ہوا باہر آیا تو منشی نے کہا:۔

منیجر صاحب رکمنی کو دیکھنے آتے ہیں اور اُن کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب بھی ہیں۔ تاکہ رکمنی کا علاج کیا جا سکے۔

یہ سنکر بڈھا بہت خوش ہوا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے سب کو اندر لے گیا۔

رنجیت، ڈاکٹر، اور منشی جھونپڑی کے اندر گئے ایک چارپائی پر رکمنی بے حس و حرکت پڑی تھی وہ بے حد کمزور و نحیف تھی۔ اسکا جسم ایک پرانی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے کپڑا اٹھایا۔ اُسکا چہرہ تقریباً مرجھا چکا تھا لیکن اُس کی آنکھیں اب تک پرنم تھیں۔ اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے بہنے کی لکیریں پڑی ہوئی تھیں ڈاکٹر نے تشویش انگیز لہجہ میں کہا۔

ایں! یہ روئی کیوں! معلوم ہوتا ہے کہ اس کے جسم میں کسی جگہ شدید درد ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے ان فقروں نے اُسے چونکا دیا۔ اُس نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا، "منیجر صاحب"

اور اس کے بعد اس نے اپنی آنکھیں پھر بند کرلیں اس کے بوڑھے چچا نے اسے ہوشیار کرنے کے لئے کہا۔

"بیٹی! منیجر صاحب تمھیں دیکھنے آئے ہیں آنکھیں کھولو۔ دیکھو وہ سامنے کھڑے ہیں۔

ایک مرتبہ اُس نے پھر آنکھیں کھولیں۔ منیجر صاحب اُس کی آنکھوں کے سامنے آکر بولے

"رکمنی گھبراؤ نہیں! میں تمھارے علاج کے لئے ڈاکٹر صاحب کو لایا ہوں۔ ایشور کی کرپا سے تم جلد اچھی ہو جاؤگی۔

رکمنی کچھ جواب نہ دے سکی البتہ اُس نے اپنی آنکھیں منیجر سے ملانا چاہیں لیکن وہ یہ سلسلہ چند لمحہ بھی قائم نہ رکھ سکی اسلئے کہ وہ بے حد کمزور ہو چکی تھی۔

ڈاکٹر نے اپنے آلات کے ذریعہ اس کے جسم کے بڑی دلچسپی سے معائنہ کیا اور اس کے بعد بولا!

منیجر صاحب! اسے کوئی خاص مرض نہیں ہے۔ کمزوری بے حد ہے میرا خیال ہے کہ مریضہ کو کوئی روحانی اذیت رہتی ہے۔ جس کے سبب سے کمزوری بڑھ گئی ہے بخار کے کہنہ ہوجانے کا اندیشہ تھا۔ لیکن اب بروقت طبی امداد پہونچ جانے سے اسکا امکان کم ہو گیا ہے میں ابھی دوکان پر پہونچکر اس کے لئے دوا بھیجوں گا۔ جو اسے ایک ایک گھنٹہ کے بعد دیجاتی رہے اور غذا میں صرف دودھ پلایا جائے۔

رنجیت نے اپنے منشی کو ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ دوا اور دودھ لانے کو بھیجدیا۔ اور خود رکمنی کے پاس موجود رہا وہ تیمارداری کی حیثیت سے رکمنی کی چارپائی کے پاس کھڑا تھا کہ معاً رکمنی نے آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ اس کے پاس اب صرف منیجر صاحب ہی ہیں۔ پھر اُسنے ایک لمبا سانس لیا اور بولی۔

باقی آیندہ

دیسی ریاستیں

حکومت کشمیر کا اعلان

سری نگر ۲۳ر ستمبر۔ حکومت کشمیر کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گلنسی کمیشن کی سفارشات کے پیش نظر ریاست کے مختلف محکمہ جات کے ۱۰ر اپریل ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۵ء کے ۱۰ر اپریل تک کے نظم ونسق کے متعلق بیانات سرکاری گزٹ میں شائع ہو چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو خاص نشستیں زیادہ حاصل ہیں۔

مہاراجہ کشمیر کی سالگرہ

سری نگر ۲۳ر ستمبر۔ ۲۱۔ اور ۲۲ر ستمبر کو مہاراجہ کشمیر کی یوم سالگرہ کی تقریب منائی گئی۔ ۲۱ر ستمبر کو تمام ریاست میں عام تعطیل منائی گئی تھی۔ صبح کو ریذیڈنٹ کشمیر نے ایک مبارکبادی پیغام ارسال کیا اور پونچھ اور چھنانی کے راجہ وزرا اور دیگر سرکردہ لوگوں نے مبارکبادیں پیش کیں۔

بعد دوپہر مہاراجہ صاحب جار و دیگر اصحاب کے ہمراہ میں دریائے جہلم میں کشتی کی سیر کرنے کے لئے گئے وہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد راج گڑھ محل میں ایک دربار ہوا جس میں ریاست کے بڑے بڑے افراد اور درباری شامل تھے۔ ۲۲ر ستمبر کو مہاراجہ صاحب نے ریاستی افسروں کو گلاب بھون محل میں ایک گارڈن پارٹی دی۔

ریاست لوہارو کا ایجی ٹیشن

شملہ ۲۳ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کپتان لالچند ممبر اسمبلی نے آج ریاست لوہارو کے جاٹوں کی پوزیشن کے بارے میں حکومت ہند کے پولیٹکل سکریٹری سے ملاقات کی ہے

امن عامہ کے تحفظ کے قوانین

نظام دکن نے مہر منظوری لگادی

حیدرآباد دکن ۱۲ر ستمبر۔ نظام دکن نے حال ہی میں نئے قوانین پر مہر منظوری ثبت کر دی ہے جن سے کمشنر سٹی پولیس حیدرآباد کو مزید اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ یہ قوانین فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے پیش نظر منظور کیے گئے ہیں۔

ان قوانین کا مقصد یہ ہے کہ جب کمشنر خیال کرے کہ کسی ہجوم یا جلوس سے امن عامہ میں شورش پیدا ہو جانے کا امکان ہے تو وہ اسے ایک عرصہ کے لئے ممنوع قرار دیدے جس کی میعاد ایک ہفتہ سے زائد نہ ہوگی امن عامہ کے لئے شورش کے انسداد اور تحفظ کو خطرہ میں دیکھ کر پولیس کمشنر کسی شخص یا اشخاص کے اجتماع کو تنبیہ کر سکتا ہے کہ وہ کسی جگہ ہتھیار لے کر جمع نہ ہوں اور نہ ایسے اشتہارات اور تصاویر استعمال کریں جس سے دوسرے لوگوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگے۔ اُسے اس بات کا اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی آدمی کو کسی پبلک جگہ میں داخل ہونے سے روک سکے جب کہ اُس کے پاس اس بات کا یقین کرنے کے کافی وجوہ ہوں کہ اُس شخص کا اس علاقہ میں داخل ہونا امن عامہ میں بدامنی پیدا کرے گا۔

جب کچھ آدمی یا آدمیوں کا گروہ اس شہر کے مینوسپل علاقہ جات میں داخل ہو اور کمشنر یہ خیال کرے کہ اُن سے امن عامہ میں بدامنی پیدا ہونیکا امکان ہے تو وہ اُن کو شہر کے مخصوص حصوں میں داخل ہونے سے روک سکتا ہے اور ان آدمیوں کو کمشنر کا حکم ماننا پڑے گا۔

جب کسی شخص کو کسی جائز وجوہات سے یہ کہہ دیا جائے کہ وہ شہر کو چھوڑ جائے اور اگر وہ اس حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو کمشنر پولیس اسے گرفتار کرنے کا حق رکھتا ہے۔







اسمبلی کی تازہ ترین کارروائی

شملہ ۲۵ ستمبر۔ آج اسمبلی کا اجلاس جب منعقد ہوا تو اُس کے روبرو بھاری ایجنڈا در پیش تھا

آج کامرس ممبر ظفر اللہ خاں نے اٹاوہ پیکٹ کے عملدرآمد کی رپورٹ بابت ۳۵ء و ۳۶ء ایوان کی میز پر پیش کر دی۔

فائننس ممبر نے صیغہ پرواز براڈ کاسٹنگ کی ترقی و توسیع اور چند دیگر امورات کے بارے میں کئی ضمنی مطالبات پیش کر دیئے۔ آج وہ پبلک اکاونٹس کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کی تحریک بھی پیش کریں گے

فائننس ممبر کے پیش کردہ ضمنی مطالبہ کو سر آصف علی کے یقین کے بعد ہوائی مستقر کی تعمیر میں ضرورت سے زیادہ صرفہ نہ ہو گا منظور کر لیا گیا۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ آج اسمبلی میں ضابطہ فوجداری کے ترمیمی ایکٹ بابت ۱۹۰۸ء کو منسوخ کرنے کے متعلق سٹر بی داس کے بل پر مزید بحث ہوئی۔

فائننس ممبر سر جیمز گرگ نے سوالات کے وقت یہ اعلان کیا کہ حکومت نے مرکزی حکومت کے ادنے ملازموں کی پنشنوں وغیرہ کے قواعد کو بہتر بنانے کی غرض سے ایک اسکیم مرتب کی ہے توقع کی جاتی ہے کہ حکومت اس بارے میں اپنے القطعی احکام موجود مالی سال کے دوران میں صادر کرے گی۔

اختیارات کا ناجائز استعمال

سٹر بارودلوئی نے بل کی حمایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ احاطہ بنگال کے ایگزیکٹیو افسران اور پولیس ان اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اس لئے اس قانون کے قائم رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہوم ممبر سر ہنری کریک۔ نے ان الزامات کی تردید کی جو کہ سٹر شیام لال نے سازش کے مقدموں کے سلسلہ میں لگائے ہیں۔ اور مجسٹریٹوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے خلاف عائد تھے ہوم ممبر نے اُن کو غلط اور مبالغہ آمیز قرار دیا ہے

مولانا شوکت علی کی نکتہ چینی!

مولانا شوکت علی نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ سرکاری ممبر بہت اکڑے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے کوئی بھی شخص اگر اسے مادر وطن سے ذرا بھی نسبت ہے گوارا نہیں کر سکتا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ ملک کی حالت سال بہ سال خراب ہوتی جا رہی ہے اور ہوم ممبر جیسے ہی لوگوں کی تقریریں نوجوانوں کو دہشت انگیز بنا دیتی ہیں۔

سٹر جیو یاد ھیا نے بل کی حمایت کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ بم کا فلسفہ حکومت کی پالیسی کے نتیجہ کے طور پر ہی وجود میں آیا ہے۔ اس لئے میں دہشت انگیزوں کو قاتل نہیں کہہ سکتا۔

قومی مفاد کے لئے مہلک

سٹر بھولا بھائی دیسائی لیڈر مخالف پارٹی نے بیان کیا کہ میں نے آج کی بحث میں اس لئے حصہ لیا ہے کہ اگر حکومت ممبران کو خوفزدہ کر کے اور اُن سے طرح طرح کے وعدے کر کے اُن کی امداد حاصل کر لیتی ہے قانون مذکور قومی مفاد کے لئے نہایت ہی مہلک ثابت ہو رہا ہے حتیٰ کہ پرارتھنا اور نماز کے لئے جو لوگ جمع ہوتے ہیں اُن کے مجمع کو بھی خلاف قانون قرار دیا جاتا ہے اندریں صورت حالات قانون قائم رہنے کے مستحق نہیں ہے۔

بعد ازاں بل پر غور کرنے کی تحریک ۶۰ کے مقابلہ میں ۶۵ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔ غیر سرکاری ممبران نے خوب خوشی کی تالیاں بجائیں بل پر کلاز بہ کلاز بحث ہو رہی تھی کہ اجلاس کل کے لئے ملتوی ہو گیا۔

پونہ ۲۲ ستمبر۔ بمبئی کونسل کا اجلاس آج سے شروع ہو گیا۔ اجلاس میں صوبجاتی حلقہ بندی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔ کل سندھ و حلقہ بندی کی کمیٹی پر بحث ہو گی اس کے بعد سرکاری بلوں پر غور ہو گا۔

معاہدہ اوٹاوہ کی برکات

چند دلچسپ اعداد و شمار

شملہ ۲۲ ستمبر۔ تازہ ترین اعداد و شمار مظہر ہیں کہ معاہدہ اوٹاوہ کے باوجود ہندوستان سے برطانیہ کی برآمد میں متواتر کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اور برطانیہ سے ہندوستان میں درآمد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ششماہی مختتمہ جون ۱۹۳۵ء کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ کی کل برآمد کا ۱.۰۹ فیصدی ہندوستان میں آیا اور جبکہ گذشتہ سال صرف ۹۷.۰ فیصدی تھی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۱۴ء کی ششماہی میں یہ تعداد ۱۱.۶۴ فیصدی تھی۔ ہندوستان سے برطانیہ کو برآمد کا جہاں تعلق ہے ۱۹۳۵ء کی اول ششماہی میں ۹۷.۴ فیصدی برآمد ہوئی جبکہ ۱۹۳۲ء میں ۴۸.۵ تھا۔ اور ۱۹۳۴ء میں ۶۵.۵ تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ معاہدہ اوٹاوہ سے کس کو فائدہ پہونچا اور ہندوستان کو نقصان ہو رہا ہے اور برطانیہ کو فائدہ پہونچ رہا ہے

اس سلسلہ میں برطانی ٹریڈ ریل کا تبصرہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا وہ لکھتا ہے کہ:

" برطانیہ سے برطانی ممالک کو اول ششماہی ۱۹۳۵ء میں جو برآمد ہوئی ہے وہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ اور ۱۹۲۴ء کی ششماہی کی نسبت بہت زیادہ ہے۔

ہندوستان کے آیندہ وائسرائے کی پیشینگوئی

ہندوستان میں زبردست تبدیلیاں کیجائینگی

لندن ۲۳ ستمبر۔ "میں جلد ہی ہندوستان میں زبردست تبدیلیوں کا آغاز کرنے جا رہا ہوں ان الفاظ میں لارڈ لنلتھگو نے جو ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہوئے ہیں بین الاقوامی کرانہ نمائش کے زیر اہتمام اپنی تقریر شروع کی اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں سالہا سال سے مختلف نسل۔ مختلف مذہب مختلف خیال اور مختلف سیاسی نظریہ رکھنے والے اصحاب جن کا مقصد صرف ایک ہی ہے کہ ایمانداری کے ساتھ کام کر کے مستقبل کے بارے میں نیک نیتی کو بڑھایا جائے جن کو ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات کی طویل تاریخ میں پختہ اعتماد ہے۔ جو کام اور کوشش کر رہے ہیں اور گذشتہ سالوں میں جو نشو و نما ہوئی ہے یہ تبدیلیاں اُن ہی کا نتیجہ ہیں۔ اصلی تجربہ رکھنے والے ایسے بھی اصحاب موجود ہیں جو ان تبدیلیوں کو اگر خوف کی نظر سے نہیں تو شبہ کی نظروں سے ضرور دیکھتے ہیں جہاں تک میرا تعلق ہے میں ان کو شبہ کی نظر سے قطعی نہیں دیکھتا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی اسپرٹ میں ہر ایک وہ تبدیلی جب کبھی اسکا موقع آئے اسکو ضرور کیا جائے پیچھے کی طرف ہرگز نہ ہٹا جائے اور مفاہمت کا ایسا راستہ نکالا جائے جس پر سب چل سکیں میں آپ سے بھی اس کی سفارش کرتا ہوں

عارضی گورنر ریزرو بنک کی روانگی

بمبئی ۲۳ ستمبر سر جیمز ٹیلر عارضی گورنر ریزرو بنک آج خرابی صحت کی وجہ سے یورپ کیلئے روانہ ہو گئے ہیں سر سکندر حیات نے ان کی جگہ کا چارج لے لیا ہے

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے مہر بند ٹنڈر بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء دو بجے دن تک امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور کے دفتر میں لیے جاوینگے مفصل حالات دفتر امپرومنٹ میں خود آ کر دریافت کیے جا سکتے ہیں خط و کتابت نہ کیجاویگی۔

(۱) رائے پوروہ سے ان N روڈ تک گرانڈ ٹرنک روڈ پر برساتی نالہ بنانے کیلئے لاگت تخمیناً Rs. 51497/-

(۲) فکٹری ورک مین ایریا جی (G) بلاک میں تیس فٹ کی سڑکیں اور ۱۰ فٹ کی گلیاں بنانے کے لئے لاگت تخمیناً Rs. 28380/-

(۳) پچھمی سیسہ مئو میں جے (J) روڈ پختہ معہ فٹ پاتھ کرب چینل نالیاں۔ گندہ نالہ اور برساتی نالہ بنانے کے لئے لاگت تخمیناً Rs. 16721/-

(۴) ہمیر پور روڈ کے نیچے جوہی سے میونسپل سیور تک ۲ فٹ گول گندہ نالہ بنانے کے لئے لاگت تخمیناً Rs. 16265/-

(۵) پچھمی سیسہ مئو میں الف (F) روڈ پختہ معہ فٹ پاتھ اور کرب چینل نالیاں بنانے کے لئے لاگت تخمیناً Rs. 13613/-

عدم ادائیگی لگان کیخلاف

حکومت کی پیشبندیاں

نینی تال ۲۲ ستمبر یو پی کونسل میں ۱۹۳۲ء میں سپیشل پاور ایکٹ پاس کیا گیا تھا جس کے ذریعہ ٹکس ادا کرنے سے انکار کرنے یا ادا نہ کرنے کی ترغیب دینے کے خلاف اختیارات دیے گئے تھے اور یہ قانون عدم ادائیگی لگان کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لیے بنایا گیا تھا اس قانون پر ایک سال تک عملدر آمد ہوتا رہا اور پھر اس کی میعاد میں دو سال کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس کی میعاد دسمبر ۱۹۳۵ء میں ختم ہو جائے گی۔ اور حکومت کا ارادہ ہے کہ گورنر جنرل کی اجازت سے اس میں ۵ سال کا مزید اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ کونسل کے اسپیشل اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے گا جو کہ لکھنؤ میں ۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو گا۔ اور جو صرف اسی غرض سے بلایا جائے گا۔

فرانس اور برطانیہ کی دوستی

دنیا کیلئے باعث تسکین ہے

جنیوا ۲۲ ستمبر۔ مسٹر ہیرٹ نے جنیوا میں ایک لنچ میں تقریر کرتے ہوئے فرانس اور برطانیہ کی دوستی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ فرانس اور برطانیہ کی دوستی دنیا کے سب سے زیادہ باعث تسکین امور میں سے ایک ہے۔

کسانوں کو قرض دینے کا قانون

گورنر مدراس نے منظور کر لیا

مدراس ۲۲ ستمبر۔ گورنر مدراس نے زرعی قرضہ کے قانون کو منظور کر لیا ہے جو کہ مدراس کونسل نے پاس کیا تھا۔

بل کے ذریعہ کسانوں کو قرضہ سے نجات دلانے کیلئے قابل کاشت اراضی کے مالکوں کو قرض دیا جائے گا۔

گورنر جنرل کی منظوری حاصل کرنے کے لئے درخواست دیدی گئی ہے۔

عرس شریف

علامہ اجل عارف اکمل عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین قطب العارفین امام ربانی الشہیر بالشیخ الاجم والملقب بالشیخ الکبیر بحر مواج معانی شیخ المشائخ محی الدین ثانی فانی فی اللہ باقی باللہ مقبول رسول اللہ حضرت شیخ محب اللہ قدس سرہ شارح فصوص و فتوحات صاحب ولایت صوبہ الہ آباد حسب دستور قدیم ۸ و ۹ رجب ۱۳۵۴ھ کو قرار پایا ہے وابستگان سلسلہ و عقیدتمندان کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔

المعلن

فقیر شاہ محمد نعمت اللہ۔ سجادہ نشین خانقاہ دائرہ حضرت شیخ محب اللہ الہ آباد۔

بحکم جناب مسٹر بی ڈی کنکن اسکوائر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۸۲ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

برج لال ولد چنی لال قوم کھٹک ساکن شہر کانپور محلہ کرنیل گنج انسالونٹ

نوٹس ڈسچارج

بنام مرزا خان برادر عبداللہ خان کابلی ساکن کرنیل گنج۔ شہر کانپور و دولت خان کابلی ساکن پوروہ ہیرامن شہر کانپور و حسین خان کابلی ساکن شفیع آباد بدکان محمد امین شہر کانپور قرضخواہان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں برج لال انسالونٹ متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشعر عطاء ڈسچارج داخل کی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا قرضخواہان مذکورہ بالا کو اطلاع دی جاتی ہے۔

المرقوم ۲۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

مہر عدالت

بحکم شیام بہاری

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

ریزرو بنک کے منیجر کا اعلان

مزید حصے فروخت نہ ہونگے

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ منیجر ریزرو بنک نے اعلان کر دیا ہے کہ ریزرو بنک کے مزید حصے جب تک دوسرا اعلان نہ ہو فروخت نہ ہوں گے۔

اصلاحات پر عملدر آمد کرنے کیلئے نئی پارٹی

سر چمن لال سیتلواد کا بیان

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ جدید انڈیا ایکٹ قانون کی کتاب میں شامل ہو گیا ہے۔ اب اس کے سوائے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ اس پر عملدر آمد کیا جائے۔ یہی وہ رائے ہے جو سر چمن لال سیتلواد لبرل لیڈر نے انگلستان سے واپسی پر ظاہر کی ہے۔

آپ نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ کانگریسی احباب کا ایک طبقہ اصلاحات کا پر عملدر آمد کرنے حتیٰ کہ عہدے قبول کرنے تک کو تیار ہے۔ لیکن آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ آئین کو برباد کرنے کے خیال سے کانگریسیوں کو عہدے نہیں قبول کرنا چاہیے بلکہ اسکا مطلب تو ملک کے اندر نفاق پیدا کرنا ہوگا۔ آپ نے یہ تسلیم کیا کہ جدید قانون سے پارٹی مطمئن نہیں ہے لیکن حکومت کو چاہیے کہ وہ بغیر تاخیر کے مکمل ذمہ داری ہندوستانیوں کے حوالہ کر دے اس سے رائے عامہ مطمئن ہو جائے گی اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ جہاں تک لبرلوں کا تعلق ہے وہ تباہ کرنے والی چالوں کے بارے میں کانگریس کے خلاف ہیں۔ لبرل حکومت کے ساتھ نہیں ہیں لبرلوں نے گزشتہ ایام میں اہم مسائل پر حکومت کی کھلے طور پر مذمت کی تھی۔ آپ نے یہ تسلیم کیا کہ ہندوستانیوں نے جنگ بڑی بہادری کے ساتھ لڑی ہے لیکن گول میز کانفرنسوں کے دوران میں نا اتفاقی ہونیکی وجہ سے اُن کو شکست ہوئی۔ اور اب افسوس کرنے کا وقت نہیں ہے۔ ۴

۴۔ اس لڑائی کے بارے میں اصلاحات پر عملدر آمد کرنے کے لئے نئی پارٹی بنانے کی تجویز کے متعلق آپ نے خیال ظاہر کیا ہے جس میں سر سیتلواد نے نئی پارٹی کے قیام کی حمایت نہیں کی ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب صرف کانگریس سے جنگ کرنا ہوگا۔

بحکم جناب حاکم صاحب بٹوارہ بہادر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

اشتہار حسب دفعہ ''(1) ایکٹ مالگذاری

اراضی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(۲) اطلاعنامہ حسب قاعدہ ۶ سرکلر ۲۱۔ مد ۲

تم سمیان شیام لال ولد جمنا پرشاد قوم کالیتھ ساکن موضع کاندھی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور کو کہ جو شریک مقابلصنت موضع ڈوبکی محال گنگا پرشاد پرگنہ بھوگنی پور کے ہو اور درخواست بٹوارہ موضع مذکور میں جو کہ عدالت میں گذری ہے شریک نہیں ہوتے ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو بٹوارہ میں کچھ عذر ہو تو پیش کرو اور بروز بدھ تاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے خود یا بذریعہ مختار مجاز کے بمقام کانپور حاضر عدالت ہو۔ اور بلا اجازت عدالت کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔ اگر مقدمہ ملتوی ہو گیا ہو تو بلا دریافت تاریخ پیشی کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔

۲۔ تم سے اس امر کی بھی رپورٹ طلب کی جاتی ہے کہ اگر بٹوارہ حلقہ کا پٹواری کرے تو بٹوارہ کے منظور کیے جانے کی حالت میں تم کو کچھ عذر تو نہ ہوگا۔

۳۔ اگر تم کو شریک بٹوارہ ہونا منظور ہے تو اپنی درخواست قبل تاریخ مذکورۂ بالا کے پیش کرو ورنہ تمھاری درخواست بیرون میعاد متصور ہوکر خارج کردی جاوے گی۔ اور تم شریک بٹوارہ نہ ہوسکو گے

مہابیر پرشاد نائب المد بٹوارہ

مہر عدالت

جے پور کے مندروں سے قیمتی جواہرات غائب

جے پور ۲۲ ستمبر۔ یہاں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کچھ عرصہ سے ریاست کے مندروں سے مورتیوں کے قیمتی زیورات کی چوری ہو رہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ چور ورنگوں کے بھیس میں مندر کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور موقع پا کر زیورات وغیرہ غائب کر دیتے ہیں۔

چونکہ کئی مندروں سے اس مطلب کی شکایات موصول ہو چکی ہیں اسلئے ایک پجاری نے چوروں کی دیکھ بھال کا کام اپنے ذمہ لے لیا چنانچہ وہ ایک شخص کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گیا جو کہ ایک مذہبی آدمی کی شکل میں مندر کے اندر داخل ہوا اور ایک مورتی کا چھتر اتار کر بھاگ جاتا تھا۔ پجاری اُس پر غالب آگیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۱۷۸ سنہ ۱۹۳۵ء

بعدالت مولوی خلیل الدین احمد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

بھول سنگھ ولد گیا پرشاد سنگھ ٹھاکر ساکن ... چور پرگنہ کانپور — مدعی

بنام ۱۔ راجیندر ولد سادھو رام برہمن ساکن سرائے مزرعہ محسن پور ۲۔ مسماۃ رانی بیوہ رام سہائے برہمن ۳۔ سورج پرشاد ولد رام نرائن برہمن ساکن سرائے مزرعہ موضع محسن پور پرگنہ و ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے فیصل ہوگا۔

بثبت میرے بدستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء جاری

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۵ - اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۵ - رجب المرجب ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

حسنِ خزاں

از جناب اقبال احمد سہیل

اب ضبط شوق کا متحمل نہیں رہا
وہ اضطراب بال و پرِ دل نہیں رہا

پاسِ ادب سے کر نہ سکا شرحِ آرزو
نکلے تو ہیں جنوں میں مگر گیا رنگے نالے

حسنِ خزاں کو دیکھنے والی نظر کہاں
رقصاں سرِ شہید کہ پائی حیاتِ نو

ابتک ہوائے نجد جنوں خیز ہے مگر
اب بھی دلوں میں جوشِ جنوں بیقرار ہے

تقلید وضع جامہ دری عام ہو گئی
چھایا ہوا ہے دیدہ و دل پر جمالِ حق

خونِ شہید ہے چمن آرائے صد حیات

دل جلوہ گاہ حسن کے قابل نہیں رہا
مشکل یہ ہے کہ عقدۂ مشکل نہیں رہا

میں بیخودی میں بھی کبھی غافل نہیں رہا
کانٹا اگر کوئی سرِ منزل نہیں رہا

گذری بہار - شورِ عنادل نہیں رہا
تیغِ ستم کو ناز، کہ بسمل نہیں رہا

مجنوں سا کوئی جوہرِ قابل نہیں رہا
زنداں میں گرچہ شورِ سلاسل نہیں رہا

اب تو جنوں بھی مشق کے قابل نہیں رہا
باطل بھی اب نگاہ میں باطل نہیں رہا

دھوکے میں ہیں جو کہتے ہیں بسمل نہیں رہا

کس کا کمال جلوہ فگن ہے کہ اے سہیل
خود تو بھی اب نگاہ میں کامل نہیں رہا

اس لئے انہوں نے حکومت عراق کی درخواست کو منظور کر لیا ہے - حکومت ان کیلئے سہولتیں مہیا کرے گی۔

حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت سویڈن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قاہرہ میں جدید سفارت خانہ قائم کیا جائے اس سفارت خانہ کے لئے جو سفیر مقرر ہوگا اس سے حبش کے مسائل بھی متعلق ہوں گے۔

مشرق قریب کے حالات کا نتیجہ

ایک اخباری پیغام مظہر ہے کہ مشرق قریب کے اہم سیاسی

دنیائے اسلام

طرابلس میں مسلم کانفرنس

قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ طرابلس میں ایک مسلم کانفرنس کا انعقاد ہونے والا ہے جس کی تیاریاں بڑے شد و مد کے ساتھ ہو رہی ہیں - اس کانفرنس کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہے نیز اس کانفرنس میں ٹریپولی کے مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کے ذرائع پر بھی غور کیا جائے گا۔

حجاز میں ایک اہم کانفرنس

جدہ - ریاض سے آئی ہوئی خبریں مظہر ہیں کہ عبد العزیز ابن سعود ایک بڑی کانفرنس طلب کرنے والے ہیں - تاکہ ولی عہد حجاز کی سیاحت بلاد خارجہ کے نتائج پر غور خوض ہو سکے - اور ممالک خارجہ کے ساتھ تعلقات پر از سر نو روشنی ڈالی جائے اس کانفرنس میں وزرا - قضاۃ - زعماء - حجاز - اور سرداران قبائل شرکت کریں گے۔

فلسطین پر جہازوں کی بمباری کا خطرہ!

جافہ - جریدہ - جامعہ اسلامیہ نے ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں فلسطین کی انگریزی افواج کے استحکامات پر بحث کی ہے - جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ اطالوی طیاروں کے ہوائی غارتگری کے احوال سے برطانیہ بخوبی واقف ہے یہ ناممکن نہیں کہ اگر برطانوی دفاع اور نہر سویز کی بندش کی کوششیں بارآور نہ ہوئیں تو ہندوستان تک جنگال خونریزی کی دسترس وقوع پزیر ہو جائے گی - مگر بحری اور بادی فوجوں کو ٹھیک ٹھاک کرنے سے ہوتا ہی کیا ہے - اگر زہریلی گیس کے روکنے کی کوشش نہ کی گئی -

بین الاقوامی طبی کانفرنس قاہرہ میں

تمام دنیا کے ڈاکٹروں کی ایک کانفرنس قاہرہ میں ہونے والی ہے مختلف ممالک کے ڈاکٹروں نے قاہرہ کی اس کانفرنس میں شرکت منظور کر لی ہے - حجاز کا بھی ایک نمائندہ شریک ہوگا۔

انتخابات عراق

عراق کے تمام انتخابات مکمل طور پر ختم ہو گئے ہیں پارلیمنٹ میں تمام پارٹیوں کو مناسب نمائندگی حاصل ہے لیکن وزارت پارٹی کو زبردست اکثریت حاصل ہے گی افکار عامہ اس کے موئد ہیں کہ آزادی عراق کے بعد یہ سب سے پہلی پارلیمنٹ ہے جس کی مقتدر پارٹی کو زبردست قوت حاصل ہوئی ہے -

عراق و شام کا معاہدہ

حکومت عراق اور شام کے فرانسیسی ہائی کمشنر کے درمیان بغداد سے حلب تک ریلوے لائن کے اجراء کی اسکیم پر جو بحث ہو رہی تھی وہ بیروت میں تکمیل پذیر ہو گئی ہے دونوں حکومتیں اسباب پر متفق ہیں اور لائن کے قیام کو ضروری سمجھتی ہیں -

یہ لائن ۴۰۰ کیلو میٹر طویل ہوگی - اور اس کی وجہ سے بغداد سے طرابلس اور بیروت کے سفر کے اوقات کم ہو جائیں گے۔

عراق کی پارچہ بافی کا دور جدید

حکومت عراق نے طرابلس کی صنعت پارچہ بافی سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے وہاں صناعوں اور مالکان کارخانہ کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے کارخانہ عراق میں آکر قائم کریں کیونکہ یہ لوگ بلا اس سے مسلطین بھی ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۵ر اکتوبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۴

نہر سویز کی قانونی صورت

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے حبش پر حملہ کر دیا ہے۔ اور یہ امر یقینی ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو عالمگیر صورت اختیار کر لے گی۔ ایسی صورت میں نہر سویز کی ایک خاص پوزیشن اور اہمیت ہے۔ لہذا ہم ناظرین کی معلومات کے لئے نہر سویز کی قانونی صورت کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔

اصل سوال یہ ہے کہ جنگ کی صورت میں نہر سویز کی پوزیشن کیا ہوگی۔ اور اس نہر کو افواج اور اسلحہ جات کی آمد و رفت کے لئے بند کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

بہرحال نہر سویز کی پوزیشن اور اہمیت مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی جا سکتی ہے:۔

سر ایڈورڈ گرگرے نے ۱۹۱۰ء میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ نہر سویز کی کمپنی کی رعایت کا معاملہ بہت پیچیدہ ہے جس کی وضاحت کی ضرورت ہے ان باتوں کو ۲۵ سال گذر چکے ہیں اور اب حالات تبدیل ہوگئے ہیں۔

سویز کینال کمپنی ایک بین الاقوامی کارپوریشن ہے جس کو ۹۹ سال کے لئے رعایت ملی ہوئی ہے قیام کے دو سال تک کمپنی نے منافع تقسیم کیا اور اسکا منافع ۳۷ فیصدی تک ہو پہنچ گیا۔ اور جن لوگوں نے کمپنی کے حصے خرید کئے تھے اُن کو زبردست منافع رہا۔ یہ تو اسکی تجارتی پوزیشن رہی اب سیاسی پوزیشن پر غور کرنا چاہیئے اس کی سیاسی پوزیشن کو قسطنطنیہ کے کنونشن ۱۸۸۸ء میں واضح کیا گیا تھا۔ جس کے ذریعہ سمندر میں لڑائی کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن نہر کو مخالف پارٹیوں کے جانے کا ایک راستہ قرار دیا تھا اس سے یہ مطلب نکلا کہ کمپنی کو بحیثیت کمپنی کے جنگ کے جہازوں اور افواج کو جانے کی اجازت دے دینا چاہیئے۔ لیکن وہ نیوی گیشن رول کے مطابق چند اسلحہ جات اور چند قسم کے سامان حرب کے لئے ممانعت کر سکتی ہے۔ گو اس قسم کے سامان کو نہر سے لیجانا خطرناک ہے لیکن کمپنی نے آج تک ایسا نہیں کیا۔

بالکل یہی صورت ۱۹۰۴ء میں روس اور جاپان کے درمیان جنگ کے وقت پیش آئی تھی جبکہ روس کی فوج مشرق بعید کو گئی تھی۔ اٹلی نے بھی اسی مثال کی تقلید کی ہے اور وہ بھی افریقہ میں اپنی فوج بھیج رہا ہے جنگ عظیم میں بھی یہی پوزیشن رہی ہے۔

سلطنت برطانیہ نے مختلف ممالک کو ملانے کیلئے ایک گرم جوشی تھی اور وہاں پر حکومت برطانیہ نے حملہ سے بچانے کے لئے چند قلعہ تعمیر کیے تھے۔ مگر کسی کی فوج کو گذرنے کی ممانعت نہیں کی گئی۔ دشمن کے جہاز نہر سے گذر سکتے تھے ۱۹۱۴ء میں جرمنی کے جہازوں نے وہاں پناہ لی تھی۔ ان پر نہ حملہ کیا گیا اور نہ ہی اُن کو پکڑا گیا بلکہ ان کو متنبہ کر دیا گیا کہ یہ جائے پناہ نہیں ہے۔

راہ سے آزادی کے ساتھ گذرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سے کوئی بھی گذر سکتا ہے اور جب جہاز نہر سے گذر گیا تب کمپنی والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ جنگ عظیم کے دوران میں شروع سے آخر تک نہر سویز سب کے لئے کھلی رہی۔ اور اسمیں کسی پر کسی قسم کا حملہ نہیں کیا گیا۔ کمپنی اُن سے وزن کا محصول لیتی ہے وقت کی لحاظ سے نہیں لیتی۔

البتہ یہ درست ہے کہ ان دنوں میں بین الاقوامی لیگ نہیں تھی۔ لیکن لیگ کے معاہدہ کا اطلاق صرف لیگ کے ممبران پر ہوتا ہے لیگ کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف لیگ کے ممبران جو چاہیں کر سکتے ہیں وہ تجارتی تعلقات منقطع کریں یا جنگ کریں لیکن کمپنی لیگ کی ممبر نہیں ہے وہ ایک تجارتی جماعت ہے اسلیئے یہ بات ثابت ہے کہ نہر سویز کو بند نہیں کیا جا سکتا۔ اگر بند کیا گیا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

بقیہ آئینہ کانپور

شادی کانپور کے مشہور بیرسٹر مسٹر اے موہن کی دختر مس او شا کی شادی کپتان ہیرالال اٹل کے ساتھ سول میرج کے طریقہ پر ۲ر اکتوبر کو ہوئی۔ اس شادی کی خوشی میں مسٹر موہن نے ۳ر اکتوبر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جسمیں شہر کے ہندو مسلمان۔ عیسائی پارسی یوروپین معززین نے شرکت کی۔

میونسپل انتخابات معلوم ہوا ہے کہ میاں محمد سعید صاحب آئندہ میونسپل انتخابات میں حصہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتے

قلی بازار کا فیصلہ معلوم ہوا ہے کہ قلی بازار اور سبزی منڈی کے باشندگان نے طے کیا ہے کہ وارڈ نمبر ۴ سے منشی عبدالشکور صاحب شاکر کو کھڑا کیا جائے۔

رام لیلا کا جلوس رام لیلا کا جلوس حسب معمول روزانہ نکل رہا ہے پولیس کا انتظام نہایت معقول ہے حکام بھی جلوس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔

مشاعرہ! منجانب شعبہ ادب مسلم کلب ایک بزم مشاعرہ کا انعقاد بتاریخ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم شنبہ بوقت ۸ بجے شب بمقام محلہ پٹکاپور بصدارت بابو کرشن سہائے صاحب وحشی ہوگا۔ امید ہے کہ شعرائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ مصرع طرح:۔

جوش مستی دیکھئے رقص تمنا دیکھئے تمنا قافیہ۔ دیکھئے ردیف

المشتہر
دانا شاہجہاں پوری
سکرٹری شعبہ ادب مسلم کلب کانپور

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۳ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین بورڈ منعقد ہوا جلسہ میں چند مسائل پر خوب گرما گرم بحث رہی۔ ایک تو لڑکیوں کی لازمی تعلیم کے سلسلہ میں جو لیڈی سپرنٹنڈنٹ مقرر ہونے کو ہے اُس کے لئے ممبران بورڈ کی خواہش یہ تھی کہ وہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ موجودہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ سے کم تنخواہ پر رکھی جاوے اور اسکے ماتحت رہے لیکن چیرمین صاحب نے اس مسئلہ کو اس بنیاد پر پیش ہونے نہیں دیا۔ اور کہا کہ چونکہ یہ اسکیم گورنمنٹ اور بورڈ سے منظور شدہ ہے اس لئے وہ اس کے خلاف کوئی رزولیوشن پیش نہ ہونے دیں گے۔

مانٹیسوری اسکول کیلئے میوزک ٹیچر رکھنے کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔ لیکن بعد کو یہ تجویز منظور ہوگئی آنند کلب پر مسٹ کو ۵۰ روپیہ ماہوار اور ۵۰۰ روپیہ کی یکمشت رقم دینا منظور ہوا۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ہر ایک میونسپل اسکول میں ملک معظم اور مہاتما گاندھی کی تصویریں لگائی جائیں۔

سردار اندر سنگھ کی تحریک پر بورڈ کے ہندو ممبروں نے یہ طے کر دیا کہ لاٹوش روڈ پر جھٹکا سلاٹر ہاؤس کھولا جاوے۔

بورڈ کے مسلم ممبران نے اس تجویز کے خلاف ہندو ممبران سے اپیل بھی کی اور سخت پروٹسٹ بھی اور لائل سے بھی اس تجویز کو غلط بتایا مگر ہندو ممبران نے مسلم ممبران کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے محض اکثریت کے زعم میں اس تجویز کو اپنے ووٹوں سے پاس کر دیا۔

ہم کو اس بات کے کہنے میں ذرا بھی تکلف نہیں کہ سردار اندر سنگھ کی یہ تجویز سخت فتنہ انگیز اور شر انگیز ہے۔ جسکو ہندو ممبروں نے بلا کافی غور و خوض کیے ہوئے منظور کرا دیا۔

کیا ہم بورڈ کے ہندو ممبران سے یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے وسط اور گنجان شہر میں اس قسم کا سلاٹر ہاؤس کھولنے کی اجازت کیوں دیدی اور اگر مسلمان بھی اس قسم کا مطالبہ کریں تو اُن کے پاس سوائے اسکے کہ ہماری مجارٹی ہے اور کیا معقول جواب ہو سکتا ہے ہمارا خیال ہے کہ سردار صاحب کی اس تجویز سے نہ صرف ہندو مسلم ممبران بورڈ کے تعلقات میں بدمزگی پیدا ہوگی بلکہ اس سے شہر کی فضا بھی خراب ہونے کا احتمال ہے لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ کے اس فتنہ انگیز تجویز کو شہر کے امن و امان کے خیال سے حکومت منظور نہ کرے گی۔

مرچنٹ چیمبر یو-پی۔ گورنمنٹ نے لوکل کونسل کی نشستوں کی تقسیم کیلئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اُس کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے اس کمیٹی نے یو-پی۔ مرچنٹ چیمبر کو کونسل میں نمائندگی کا حق نہیں دیا ہے۔ جس کے لئے ہمارا خیال ہے کہ لوگ اس کو افسوس اور رنج کے ساتھ سنیں گے۔

افتتاح ۴ر اکتوبر کو مسٹر لوس لانڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے یو-پی سکنڈری کانفرنس کی نمائش کا افتتاح کیا۔

یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بھارتی صنعتی دیالہ گلس ازار کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا حسرت موہانی نے ایک تقریر کی۔ جس میں اس کی ضرورت کو حاضرین کے ذہن نشین کیا

جلسہ ۶ر اکتوبر ۴ بجے شام کو یو-پی سکنڈری ایجوکیشن کانفرنس کے سلسلہ میں بالکا ودیالہ میں میوزک سکشن کا ایک جلسہ ہوگا۔

ہندو سبھا یو-پی پراونشل ہندو سبھا کی کارکن کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۹ر ستمبر کو آریہ سماج ہال میں زیر صدارت راجہ صاحب تروا منعقد ہوا۔ اور کانپور کے ہندو سبھا کے انتخابات کے جھگڑے کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر کے یہ طے کر دیا کہ اسی کمیٹی کے فیصلہ تک پرانی ہندو سبھا کام کرتی رہے۔

نمائش کانپور سٹی کانگریس کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ آئندہ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء کے اول ہفتہ میں سودیشی نمائش منعقد کی جاوے

عدالت سشن سے سزا عدالت سشن کے لائق جج مسٹر بنرجی نے منالال عرف ہوا بابو کو سات سال قید سخت کی سزا اور ایک نوجوان لڑکے مسمی شانتی کو ایک سو روپیہ جرمانہ اور ۵ اپیل کی سزا دی ہے درصورت عدم ادائیگی ۶ ماہ قید سخت کی سزا۔۔ ملزمان خلاف وضع فطری جرم کے مرتکب ہوئے تھے

فیصلہ سننے کے لئے تقریباً ۵۰۰ آدمی اکٹھا ہوگئے تھے۔ ہر ایک شخص فیصلہ کا منتظر تھا۔ اس کیس میں چار آدمیوں کی جوری بھی تھی۔ جنمیں سے تین نے فیصلہ کیا کہ جرم ثابت ہے ہر ایک شخص کی زبان پر فیصلہ کی تعریف تھی۔

سزا پرنسپل ہیرالال کھنہ کے مکان پر چوری کرتے ہوئے جو شخص گرفتار ہوا تھا اُس کو ۳ سال قید سخت اور اُس کے ساتھی کو چھ ماہ قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے

ہیڈ ماسٹر حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور غور کریں

"تجدید یونین" کے متعلق ہیڈ ماسٹر حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور کا اعلان مطبوعہ روزنامہ رہبر "حلقہ طلبائے قدیم" میں نہایت دلچسپی سے پڑھا گیا۔ اور ہم نے خیال کیا کہ موصوف اپنے اعلان کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن افسوس اس باب میں ابتک کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ ممکن ہے کہ موصوف اپنی مصروفیات کے باعث اسطرف توجہ نہ کر سکے ہوں لیکن ہم موصوف سے پر زور الفاظ میں اپیل کریں گے کہ جہاں آپ اور بہت سے کام انجام دیتے ہیں وہاں اس ضروری اور اہم کام کیلئے بھی تھوڑا سا وقت دیجئے۔ اور فی الحال مقامی قدیم طلباء کو طلب کر کے یونین کی تشکیل فرما دیجئے تاکہ یونین کے اراکین اس کے قیام و تجدید کا باقاعدہ اعلان کر سکیں

محمد عفیف صدیقی الہ آبادی
ناظم بزم ادب کانپور

سنبل گل

لیگ اقوام کے پنچوں نے اٹلی اور حبش کے معاملہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ منجملہ دیگر مراعات اور تجاویز کے حبش کا کچھ علاقہ اٹلی کے سپرد کردیا جائے لیکن سولینی کو یہ اعتراض ہے کہ مجھے بنجر علاقہ اور ریگستان دینا تجویز کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ کیا لیگ اقوام نے مجھے ریگستان کا جمعدار مقرر کر رکھا ہے۔

نہیں بلکہ شہر کا قاضی سمجھ رکھا ہے

ہندوستان کے آیندہ وائسرے لارڈ لنلتھگو نے ایک لنچ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں عنقریب ہندوستان میں عظیم الشان تبدیلیاں کرنے جارہا ہوں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان میں اس قسم کے لوگ بھی موجود ہیں جو وزن بھی رکھتے ہیں اور تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان تبدیلیوں کو خوف سے نہیں تو شبہ کی نگاہ سے ضرور دیکھتے ہیں۔ مگر مجھے نہ تو شبہ ہے اور نہ خوف۔

ظاہر ہے کہ خوف ہوتا تو آپ ادھر کا رخ ہی نہ کرتے اور شبہ ظاہر کرتے تو دوسرے یہ موقع نہ دیتے۔

لارڈ لنلتھگو کے متعلق ایک لندنی معاصر کا بیان ہے کہ وہ ہندوستان کے سب سے طویل القامت وائسرائے ہیں۔

خدا کرے "ظل طویل" ہو۔ ورنہ معاملہ بالکل غلط ثابت ہو۔

معزز معاصر "پیام حیدرآباد دکن" لکھتا ہے کہ اگر آیندہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی سیاسی توقعات کے اندازہ سے وائسرائے بھی ناپ ناپ کر بھیجے جائیں تو برطانیہ میں اتنے لمبے لمبے وائسرائے ہمیشہ کہاں دستیاب ہوں گے۔

کیونکہ لنکا میں سب باون گز کے نہیں ہوتے علاوہ ازیں حکومت ہند کو وائسرائگل لاج کے دروازے بھی اونچے کرانے پڑیں گے۔ کیونکہ بہرحال اونٹ کی دوستی آسان نہیں ہے۔

شاید ہمارے ناظرین کو یہ معلوم نہ ہو کہ لارڈ ارون کی جواب تک سب سے لمبے وائسرائے گذرے ہیں خاندانی عرفیت "لکڑی" تھی۔ اور لارڈ ولنگڈن کی عرفیت "آزاد انسان" ہے۔ اب لارڈ لنلتھگو جو آیندہ وائسرائے ہونے والے ہیں۔ ان کی عرفیت "امید" ہے۔

مانا کہ امید پر دنیا قائم ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آزادی کے بعد امید کیسی۔

موت ایک ایسی ہیبت ناک چیز ہے کہ اس کے سامنے بڑے بڑے غرور والے سر نیچے ہوجاتے ہیں۔

ہر ہٹلر نے حال ہی میں جو تقریر کی ہے اسے ان کی وصیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

"میں نہیں جانتا کہ کب میری آنکھیں بند ہوجائیں گی۔ بہرحال پارٹی بدستور برسر اقتدار رہے گی جو لیڈر میرے بعد منتخب ہو وہی پارٹی کا سردار اور فوج کا سالار ہونا چاہیئے۔"

دیکھیئے! سولینی بھی اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں یا نہیں؟

ادب لطیف

شکوۂ شباب

از جناب "درد" راولپنڈوی

اے شباب کیا تو چلا جائے گا۔

جس طرح بہار آئی اور چلی گئی اور جاتے چمن کو خزاں کے حوالے کر گئی

لیکن اے دوست بہار! وفا ہے۔ وہ چمن کی یاد میں مضطرب بیقرار رہیگی

عہد ازل اسکو واپسی کے لئے مجبور کرے گا۔

ہاں! وہ آئے گی۔ اور ضرور آئے گی چمن والوں کی پھر عید ہوگی۔ شادمانی کا دور دورہ ہوگا۔ وہ سب ملکر رنگ رلیاں منائیں گے۔

مگر ایک تو ہے جو گذشتہ واقعات کو بالکل بھولجائے گا

تو اور میں کتنے دنوں تک ایک ساتھ رہے!

ایک ساتھ ــــ ملکوں اور شہروں میں نشاط و سرود سے لطف اندوز ہوئے ایک ہی آسمان کے سایہ میں پھول چنے

یہ جملہ واقعات حرف غلط کی طرح تو اپنے دل سے مٹا دیگا۔

وہ دن کتنے خوشگوار تھے۔ جب بادنسیم کے جھونکوں۔ آبشاروں کی ترنم ریزیوں ــــ دریا کی دیوانی لہروں ــــ سمندر کی مستانہ موجوں۔ صاف و شفاف پانی میں آسمان کا عکس ــــ نیلگوں آسمان پر حسین و جمیل ستاروں کے پرکیف منظر۔ سرسبز و شاداب جنگلوں میں فطرت کی رنگینیاں ــــ فضا کی خاموش مسکراہٹ میں پیغام مسرت۔ کوپل کلیوں کی دوشیزگی۔ شگفتہ پھولوں کی عطر بیزی۔ بلبلوں کے چہچے۔ کوئل کی کوک۔ پپیہے کی پی کہاں۔ رقص و سرود کی محفلیں۔ کیف و سرور کی رنگینیاں۔

الغرض۔ دنیا کے ہر کام و ہر شے میں نشاط و سرود مسرت و شادمانی کی ایک لہر محسوس ہوتی تھی۔

اور ہر ایک آواز کیف آگیں موسیقی سنائی دیتی تھی

اے دوست کل تک مستقبل کی ناقابل تغیر۔ آزاد حد مسرتوں کے خواب میرے پیش نظر تھے۔

تو کیا؟ آج سے مجھے ماضی کے نشاط گم گشتہ کے خواب دیکھنے میں آئیں گے؟

مجھے اسکا علم نہ تھا کہ تو اسقدر بے وفا ہے۔ سلون اور جھوٹے وعدے کرنے کا عادی ہے۔

بہار نے چمن کو خزاں کے حوالے کیا مگر وہ واپسی کا عہد کر گئی

اسکا عہد سچا اور وعدہ اٹل ہے۔ وہ آئے گی اور ضرور آئیگی

لیکن! تو اسقدر بے وفا ہے۔ کہ جس کے خیال سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

بہار نے چمن کو خزاں کے سپرد کیا۔

خزاں نے بہار کو زبردستی باہر نکال دیا۔ مگر اس مجسم وفا نے اپنی کھوئی ہوئی عظمت واپس لینے کا جو عہد کیا تھا وہ پورا کیا

لیکن تجھ میں یہ طاقت اور مستقل مزاجی کہاں!

اے دوست! تو مجھے کس کے سپرد کر رہا ہے؟

کاش مجھے بھی غم سے نجات کی امید ہوتی۔

نہیں ــــ ہرگز ــــ نہیں

تو ــــ تو ہی ــــ بتا

کیا ــــ

یہی عہد وفا ہے۔؟

عالم نسواں

ٹرکی کی عورتیں

بسلسلہ گذشتہ

ہم ان مشکلات سے بھی ناواقف نہیں ہیں جو کہ ہمارے راستہ میں حائل ہوں گی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی بہنوں کو جگائیں اور ان کو تعلیم یافتہ بنائیں انہیں یہ سمجھائیں کہ ہماری زندگی کا کیا مقصد ہے۔ ہمارا فرض ہے ہمارا ایمان ہے کہ ٹرکی میں مردوں کو جو سیاسی۔ مجلسی اقتصادی حقوق دیئے جائیں وہ عورتوں کو بھی دیئے جائیں۔

سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم رائے دینے کا حق حاصل کریں ہم حقوق کو صرف اس لئے نہیں مانگ رہے ہیں کہ وہ ہمارے ہیں بلکہ ہم اس خیال سے مانگتے ہیں کہ آگے بڑھ کر ان کاموں کو کریں جن کی ذمہ داری ہمارے سر ہے حق رائے مل جانے سے ہمیں مردوں کی طرح پڑھنے لکھنے اور دھن دولت کی دیکھ بھال کرنے کا حق بھی مل جائے گا ہمارا یقین ہے کہ عورتوں کا میدان عمل گھر کی چہار دیواری میں محدود نہیں ہے گھر سے باہر نکل کر انھیں ملک و قوم کے کاموں میں حصہ لینا چاہیئے۔ اس حقیقت کو سامنے رکھ کر ہم بلامبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری حالت یورپ کے دیگر ممالک کی عورتوں سے بالکل مختلف ہے۔

جس جس بات میں اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس میں ہم اصلاح اور تبدیلی کرنا چاہتے ہیں مگر ہماری ہرگز یہ خواہش نہیں کہ ہم آنکھ بند کر کے مغربی تہذیب کی تقلید کریں۔ مغربی تہذیب سے ہم وہی باتیں لینا چاہتی ہیں جو اچھی ہیں۔ اور ہماری تہذیب میں موجود نہیں ہیں ہم اپنی پرانی تہذیب کے اس عنصر کو موجود رکھنا چاہتی ہیں۔ جو مغربی تہذیب میں نہیں پایا جاتا۔ ہماری دیہاتی بہنیں سونے کے زیور پہنتی ہیں۔ جن میں ملک کا بہت سا روپیہ بیکار پڑا ہے۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ زیور پہننا چھوڑ دیں۔ اور اس بیکار پڑے ہوئے دھن کو کسی اچھے کام میں لگائیں۔ دیش اور سماج کو عورتوں کی قابلیت کا فائدہ پہونچنا چاہیئے۔ اس طریقہ پر عورتوں کا میدان عمل گھر کے باہر بھی ہونا چاہیئے۔

ہمارے دیش کو کئی لڑائیوں میں حصہ لینا پڑا ہے اسلئے یہاں بہت سے یتیم دکھائی دیتے ہیں ان یتیموں کی تعلیم و تربیت کا بوجھ بھی ہمارے سر پڑ رہا ہے اپنے وطن میں سکول۔ یتیم خانے۔ اور دیگر ایسے مقامات جہاں ان یتیموں کی دیکھ بھال ہوسکے کھولنا چاہیئے ہماری پارٹی کے اعلیٰ مقاصد میں بھی شامل ہے کہ عورتوں کو سکولوں میں مدرسہ کے طور پر لگوایا جائے۔ اور اسکول کمیٹیوں میں بھی ان کو جگہ دی جائے۔

بیاہ اور طلاق کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داری کم نہیں ہے اس سلسلہ میں ہمارے ملک کی دیویوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے اسے دوسرے ممالک کے لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کچھ دن پہلے شادی کا سوال والدین کی مرضی پر منحصر تھا۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اپنی شادی کے سلسلہ میں ذرا بھی آزادی حاصل نہیں تھی۔ شادی سے پہلے میاں بیوی ایک دوسرے سے بالکل ناآشنا رہتے تھے خوشی کی بات ہے کہ اس سلسلہ میں اب ہم نے اپنی حالت بالکل تبدیل کرلی ہے۔ لڑکی اور لڑکے کو شادی سے پہلے یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر پسند کرلیں (باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

میں سب کو دیکھوں

مجھے کوئی نہ دیکھے

گذشتہ سے پیوستہ

آخر خدا خدا کرکے مخفی صاحبزادے ایک روز آئے اور ہچکیاں لے لے کر اپنی درد بھری داستان سنانے لگے ذرا غور سے سنیئے اور اس کے بعد مجھے بتایئے کہ آپ بھی مخفی صاحبزادے بننا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔

"میں انجکشن لینے کے بعد ٹہلتا ہوا دہلی کے اسٹیشن پر گیا۔ وہاں ذرا گرمی تھی اسلئے میں نے اپنی ٹوپی اوتار کر اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اے لیجیئے سارے اسٹیشن پر تہلکہ مچگیا۔ اسٹیشن ماسٹر۔ گارڈ۔ بابو۔ مسافر۔ عورتیں۔ بچے چیخیں مارتے ہوئے بلبلاتے چلاتے۔ ڈرپوک بھیڑوں کی طرح اسٹیشن کے باہر بھاگنے لگے۔ کئی تو بے ہوش ہوکر بھی پڑے۔ میں سمجھا شاید ڈاکو آ گئے۔ اس لئے میں بھی بھاگا۔ لیکن جس طرف گیا اس طرف کے آدمی مجھے اپنی طرف آتا دیکھ کر سہمے ہوئے آہوں کی طرح بے ہوش ہوکر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ لاحول ولاقوۃ اب میں سمجھا کہ یہ سب مجھ سے ڈرے ہیں۔ میں نے مسافر خانہ میں جاکر جب اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا تو واقعی میرے منہ سے بھی چیخ نکل گئی۔ ارے وہاں میرے جسم کا کوٹ تو نظر آرہا تھا لیکن میرا سر بالکل غائب تھا۔ اور شیروانی میں آستینوں سے باہر نکلے ہوئے ہاتھ بھی نظر نہیں آرہے ہیں۔ ایک سر کٹا آدمی اگر جامعہ ملیہ کے بی اے کلاس کی جماعت میں گھس پڑے تو وہی عالم ہوگا جو اسٹیشن پر ہوا۔

یہاں تو میں آئینہ دیکھنے میں مصروف تھا وہاں کیا ہوا کہ پولیس کا ایک دستہ آگیا اور اس نے جھانک جھانک کر مجھے دیکھنا شروع کیا ان میں سے کئی بہادروں نے بڑھ کر مسافر خانہ کے دروازوں میں چٹخنی لگادی۔ گویا مجھے قید کردیا۔ اب مجھے اپنی حماقت پر غصہ آیا۔ لیکن چونکہ میں ذرا عقلمند واقع ہوا ہوں اسلئے ڈرا نہیں بلکہ میں نے فوراً اپنا کوٹ اتار دیا۔ اس کے بعد قمیض بھی اتار دی اتنی ہی دیر میں کئی جوان اندر داخل ہوگئے۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ اب ان کے سامنے سر کٹا ہوا آدمی نہیں ہے بلکہ دو ٹانگیں پائجامہ پہنے کھڑی ہوئی ہیں۔ تو وہ بھی رام رام کرتے ہوئے بھاگے۔ میں نے ان کی اس بزدلی پر قہقہہ لگایا اور اپنا جوتہ اتار کر ان کی طرف پھینکا۔ وہ باہر ہو تجکر پھر بہادر بن گئے۔ اور اپنے ساتھ تماشائیوں کا ایک ہجوم لیکر مسافر خانہ کی طرف پلٹ پڑے ان میں سے ایک آدمی نے تو غضب کیا کہ لکڑی اوٹھاکر میری طرف بڑھا۔ قسم ہے اپنے سر کی اگر میں وہاں سے ہٹ نہ جاتا تو بھیجا پاش پاش ہوجاتا میں نے دوسرے کونے کی بڑھتے ہوئے اپنا پائجامہ بھی اتار پھینکا اے لیجیئے اب میں ان کی نظروں سے بالکل ہی غائب ہوگیا۔ وہ اندھوں کی طرح چاروں طرف ٹہل رہے تھے۔ لیکن اطمینان سے پلنگ کے نیچے دبکا ہوا تھا۔ آخر میں نے وہاں رکھی ہوئی ایک کرسی اٹھائی اور جب انہوں نے دیکھا کہ یہ کرسی خود بخود ہوا میں اڑتی ہوئی ان کی طرف آرہی ہے تو وہ سب کے سب وہاں سے باہر کی طرف بھاگے۔ اور میں ان کے پیچھے چلا اور ایک گلی میں غائب ہوگیا۔

باقی آیندہ

پردۂ فلم

ہندوستان کی صنعت فلمسازی

ایک ماہر کے قابل قدر خیالات

سلسلہ گذشتہ

ٹاکی کی نوعیت

ہمارے ہاں زیادہ تر نیم مذہبی فلم یا دربار اور دیوی دیوتاؤں کے فلم بنتے رہے۔ تاریخی فلم بھی مقبول ہوئے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی موضوع ہی نہیں نہ ملتا تھا۔ ہر پھر کر یہی چکر تھا جس میں ہمارے فلمساز گھوم رہے تھے۔ آخرکار کچھ فلم سازوں نے اس بندھن چکر کو توڑا۔ اور سوشل معاملات پر فلم بنانے شروع کر دیئے اس وقت دو تین مشہور اور بڑی کمپنیاں مجلسی معاملات اور خوش معاملات پر فلم بنانے کی طرف بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہی ہیں۔

مذہبی یا دیوی دیوتاؤں کے فلموں میں اس وجہ سے مقبولیت عام ہوئی کہ ایک تو اُن کے ساتھ مذہبی وابستگی تھی دوسرے یہ کہ اُن میں فوٹوگرافی اور اداکاری کے طلسم اور فریب دکھانے اور ترکیب کے کام ہو کہانے کا بڑا موقع ملتا تھا۔ اور عوام ان طلسم کاریوں سے بہت خوش ہوتے تھے لیکن ان فلمی طلسمات کو بنا کر ہمارے فلمساز اپنی جگہ پر بہت فخر کرتے ہوں گے۔ لیکن اگر اُن کو ہالی ووڈ وغیرہ ملکی نگار خانوں میں جا کر طلسمات کاریوں کے نمونہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اُن کو معلوم ہوا کہ اصلی حکمت اور طلسم اس فن کے کیا ہیں اور اس وقت تک ہم جن چیزوں کو دکھاتے رہے ہیں وہ بچوں کے کھیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ اور اُن کو اُن کاموں کے مقابلہ پر رکھ کر دیکھا جائے تو وہ ابتدائی چیزیں بلکہ ماقبل تاریخ کے آثار معلوم ہونے لگتے ہیں۔ ایک دو کمپنیوں نے کارٹون بنانے کی طرف بھی جرأت سے قدم بڑھایا پایا تھا۔ مگر سوئی نقالی اور بے ہودہ اچھل کود واہیات مذاق کے علاوہ وہ اور کچھ نہ دکھا سکے۔ جب تک ہم کسی معاملہ کی بابت پورے حالات سے آگاہ نہ ہو جائیں۔ اور اس پر عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمارے پاس ماہروں کی ایک جماعت اور جدید ترین آلات فراہم نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک ہم کو اس قسم کی کوششیں کرنا بیکار اور وقت کھونا ہے۔

فنی تجربہ کی عدم موجودگی کی وجہ

ہمارے ملک میں امریکہ کے معیاری آلات کیوں استعمال نہیں کیے جاتے۔ اور یہاں فنی معلومات و تجربات کی کمی کیوں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے آلات فلم سازی پر ہندوستان میں بہت محصول ہے بعض اوقات ۳۰ ۔ ۴۰ فیصدی تک ہے پھر حق شاہی بھی بعض کمپنیوں کے مال پر دینا پڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آلات وغیرہ ہندوستانی فلم کمپنیوں کے لئے بہت ہی مہنگے پڑتے تھے اور وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ چونکہ ہندوستان ان کی فلمی اشیاء کا گاہک نہیں ہے اسلئے امریکہ کے فلمی ادارے جہاں یہ چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے آدمیوں کو فلمی و فنی معلومات بھی بہم نہیں پہنچاتے نہ کسی کو ان علوم و ہنر کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں صحیح سائنٹفک معلومات اور عملی تجربہ و آگاہی کی کمی ہے بعض بڑی کمپنیوں نے امریکہ کے فل اسٹوڈیو وغیرہ کے آلات استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں مگر تجربہ کار اہل فن نہ ملنے کی وجہ سے وہ بہترین نتائج اور اطمینان بخش کمال ۴

۴ حاصل نہ ہوسکا۔ جو تجربہ اور عملی معلومات کے بغیر محال اور جس کے لئے ہمارے فلم ساز آرزومند رہتے ہیں۔

تجربہ کار لوگوں کی ضرورت!

ہندوستان میں سرمایہ کیوں اس صنعت کی طرف زیادہ سے زیادہ مقدار میں نہیں لگ رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر کہہ ومہ نے اس صنعت کو اپنی جائے پناہ سمجھ لیا ہے۔ خواہ وہ اس کے لئے اہل ہوں یا نہ ہوں۔ اسی وجہ تنظیم اور صحیح اور عملی قوتوں کا اجتماع مفقود ہوگیا۔ نتیجہ یہ کہ لوگ اُس سے بدظن ہوگئے اور روپیہ نہیں لگ سکا سب سے زیادہ ان بزعم خود غلط لوگوں نے نقصان پہنچایا جو غیر ملکی تعلیم و تجربہ یافتہ کا دم چھلا لگا کر آتے ہیں۔ اور سرمایہ دار انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں مگر انہیں آتا جاتا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور غیر ملکی تعلیم کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ صاحب ذوق لوگ اس فن کی سائنٹفک معلومات و تجربہ حاصل کرنے کے لئے نگار خانوں کے خرچ پر یا انفرادی طور پر مختلف نگار میں آ کر کام سیکھیں۔ اور پھر ہندوستان کو اپنے تجربات سے فائدہ پہنچائیں۔

ایک پندرہ سولہ ہزار فٹ لمبے ٹاکی پر کم و بیش دس بارہ ہزار روپیہ کے قریب خرچ آتا ہے۔ اور اسی قسم کی دیگر معلومات اور اعداد و شمار حاصل کرنے کی طرف ہندوستان میں کسی کو توجہ نہیں ہے اور جب تک یہ معلومات ہمیں حاصل نہ ہوں ہماری صنعت مستقل بنیادوں پر قائم نہیں ہوسکتی۔

امید افزا مستقبل

میں ہندوستانیوں سے بدظن نہیں ہوں نہ ہندوستانی ٹاکی کے مستقبل کی طرف سے مایوس ہوں کیونکہ ہندوستان کو ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہیں۔ افسانہ۔ قدرتی مناظر۔ تاریخی مقامات۔ اداکاران۔ موسیقی دان۔ ماہرین آرٹ وغیرہ کافی تعداد اور اچھی حیثیت سے ملتے ہیں۔

اقوال زریں

محبت میں شک کی گنجائش نہیں۔ اور خلوص میں امتیاز کو دخل نہیں۔

گھر کی دوست عورت، مسافرت کا دوست علم و ہنر اور آخرت کے دوست ایمان اور خیرات ہیں

نیکی کا بدلہ جلدی دو۔ مگر بدی کا انتقام لینے میں حتی الامکان دیر کرو۔

کم کھانے۔ کم سونے۔ کم بولنے کی عادت ڈالو

موج تبسم

" تم گرمی میں کس وقت اٹھتے ہو؟

" جونہی کہ آفتاب کی پہلی شعاع کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

" لیکن یہ تو بہت صبح کا وقت ہوتا ہوگا۔

" جی نہیں میرے کمرے کا رخ مغرب کی طرف ہے

میرا شوہر میری ہر چیز کی تعریف کرتا ہے۔ میری آواز کی۔ میرے ہاتھ کی۔ میری آنکھوں کی اور میرے قد کی۔

" اور تم کس بات کی قدر کرتی ہو۔

" اُس کے صحیح مذاق کی۔

ماسٹر۔ حامد! بتاؤ۔ چاند کس چیز پر ٹھہرا ہوا ہے۔

حامد۔ کرنوں پر جناب!

* ضرورت صرف آواز کی اور بجلی کی انجینری اور جدید آلات فلم سازی کی۔ اعلیٰ اور عملی تعلیم حاصل کرنے کی ہے۔ اگر ہم اپنے لڑکوں کو اس مقصد کے لئے ان ممالک میں بھیجیں تو یہ کام سیکھ کر ہمارے سب کام درست ہو جائیں گے۔ ہمارے ہاں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف تنظیم کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں کے فلموں میں بہت جان ہوتی ہے۔ اور مزید پیدا کی جا سکتی ہے۔

دلچسپ معلومات

جنت میں انگریزی بولی جاتی ہے

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے کہ جنت میں انگریزی بولی جاتی ہے۔ اور آدم و حوا کی زبان انگریزی سے ملتی جلتی تھی۔ اسپین کے باشندے کہتے ہیں۔ کہ فرشتوں کی زبان سوائے اسپینی کے اور کوئی نہیں ہو سکتی

سویڈن کا ایک مصنف انڈریو کیمپل لکھتا ہے کہ خدائے آسمانی نے سب سے پہلے سویڈن کی زبان ہمارے والدین (آدم و حوا) کو عطا کی تھی۔

فرانسیسی اہل الرائے کہتے ہیں کہ ہماری زبان سب سے پہلے پیدا ہوئی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی قسم کی ایک بولی بولا کرتے تھے۔ اور جنت میں جب سانپ سے حضرت حوا نے گفتگو کی تھی۔ تو وہ بھی فرانسیسی ہی زبان میں ہوئی تھی۔ سنسکرت کو تو دیوتاؤں کی زبان ہونے کا فخر حاصل ہی ہے۔

سنا ہے کہ وائنا کی بین الاقوامی فلمی نمائش میں ہندوستانی فلم امرت منتھن اور جیون ناٹک بھیجے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں اچھے فلم بنانے کی صلاحیت موجود ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اس کے عملی نقائص دور کرنے کے لئے ہم مناسب تدارک کریں۔ پھر ہمارے ٹاکی کا انجام درخشاں اور کامیاب ہے۔

افسانہ

اچھوت کی لڑکی

سلسلہ گذشتہ

پیارے منیجر صاحب ... اب جبکہ میں یہ اچھی ہوں کہ میرا جام زندگی لبریز ہوچکا ہے! میں جرأت کرکے تم پر اپنے دل کا راز ... ظاہر کردینا چاہتی ہوں ... بولو! اسے سنوگے؟

رنجیت نے رکمنی کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "پیاری رکمنی! میں تمھاری ہر بات سننے کے لئے تیار ہوں "پیاری" کے لفظ نے رکمنی کو چونکا دیا۔ اسکی آنکھوں میں ایک چمک سی پیدا ہوگئی۔ اور چند لمحہ خاموش رہنے کے بعد وہ بولی :-

"میں پریم کی داسی ہوں ... میں تم سے ... محبت ... کرتی ہوں ... ایک غیر فانی محبت۔ خود کو ناکام سمجھ کر اب اپنی زندگی سے مایوس ہوچکی ہوں ... میں ایک اچھوت کی بیٹی ہوں۔ اور سمجھتی ہوں کہ تم میری محبت کا جواب محبت سے نہیں دے سکتے۔

رنجیت پیارے ... ایک اچھوت کی بیٹی تم کو "پیارے" کے لفظ سے یاد کرتی ہے۔ اگر اس میں تم اپنی توہین سمجھتے ہو تو مجھے معاف کردینا۔ اب میں اپنی آرزوں کو لے کر اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے والی ہوں۔ صرف تسکین دینے والے اب مجھے زندہ نہیں رکھ سکتے"!

رنجیت نے نہایت سنجیدگی سے کہا!

"میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میں تمھاری ہر خواہش کو پورا کروں گا۔ اور تمھیں یاد رکھنا چاہیے کہ مجھے تمھاری محبت آج سے نہیں بلکہ اُس روز سے ہے جس روز سے کہ تمھیں مزدوروں کی شکایات کے سلسلہ میں طلب کیا گیا تھا رکمنی! میں کسی نہ کسی طرح تم کو دیکھ لیا کرتا تھا مجھے تم سے محبت ہے!"

اب رکمنی کے گالوں پر خون کا دوران تیز معلوم ہونے لگا اسکی آنکھوں سے شکریہ کے آنسو نکل رہے تھے۔

اس کے بعد منشی جی دوا اور دودھ لے آئے۔ دوا پلائی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد دودھ بھی۔ اب چونکہ شام ہوچکی تھی۔ اسلئے منیجر صاحب نے منشی کو واپس کردیا اور خود رات بھر مریضہ کی تیمارداری کرتے رہے

کارخانہ کا مالک سیٹھ کرم چند اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے بڑبڑا رہا ہے۔ مجھ سے اجازت چاہتا ہے ایک اچھوت اور مزدور لڑکی سے شادی کرنے کی ... اس معاملہ میں میں کیا رائے دوں۔ اسمیں شک نہیں کہ اب وہ کافی جوان ہے اُسکی شادی ہونا ضروری ہے لیکن کیا ایک اچھوت لڑکی کیا ٹھ ... اسمیں میرا کیا ہرج ہے۔ میرے معاملات پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑسکتا۔ لیکن وہ اپنی اس حرکت سے سوسائٹی کی نظروں میں ذلیل ہوگا۔ پھر بھی وہ ہوشیار اور عقلمند ہے اُس نے ان سب باتوں کو سوچ لیا ہوگا ـــــ میرا تو کوئی ہرج نہیں ـــ لہٰذا مجھے اجازت دیدینا چاہیئے سیٹھ کرم چند نئی روشنی کا آزاد خیال آدمی تھا اُسکا عقیدہ تھا کہ امیر غریب سب خدا کے بندے ہیں۔ کسی کو کسی پر فوقیت نہیں ہے۔ ذات پات کے جھگڑے بیکار ہیں ایشور دیالو ہے اُسکی دیا سب کیلئے ہے کسی خاص گروہ یا طبقہ کیلئے نہیں۔ خدا کی رحمت ایک چیونٹی کی بھی اُسی طرح رکھوالی کرتی ہے جیسے ایک قہار بادشاہ کی۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اُسے یہ بات پسند نہ کرنا چاہئے کہ کوئی ظالم کسی بیکس کو آزار پہونچائے کسی جماعت کو حقیر سمجھ کر اُسکو حقوق انسانی سے محروم کرنا انسانیت کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ دولتمندی اور اعلیٰ خاندانی شرافت کی ذمہ دار نہیں۔ یہ مقتدر اور ذی ثروت طبقہ کا جبر و ظلم ہے کہ غریبوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے ورنہ فطرتاً ایک برہمن اور ایک اچھوت میں کوئی فرق نہیں

سیٹھ جی نے اپنا خیالات کا تسلسل منقطع کرتے ہوئے لیٹر ہیڈ اٹھایا۔ اور لکھنا شروع کردیا۔

پیارے رنجیت! تم خوب جانتے ہو کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے میں تمھارا دل دکھانا نہیں چاہتا لیکن اس حقیقت کو ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ مجھے خود تمھاری شادی کی فکر تھی۔ یہ تمھاری شرافت تھی کہ رکمنی سے شادی کرنے کیلئے تم مجھ سے اجازت چاہتے ہو۔ مجھے تمھارے اس طرز عمل سے بہت خوشی ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اس معاملہ میں کوئی اعتراض نہیں۔ اگر تمھارے نزدیک رکمنی اس قابل ہے تو میں اس شادی سے بہت مسرور ہونگا۔

میں تم کو نہایت خندہ پیشانی سے اس مبارک رسم کی ادائیگی کی اجازت دیتا ہوں اگر تمھیں کسی امداد کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں فقط تمھارا کرم چند

لفافہ بند کرکے سیٹھ جی نے خط رنجیت کے پاس بھیجدیا رکمنی اپنی ریشمی رنگین ساڑھی کا آنچل سنبھالتی ہوئی رنجیت کے کمرے میں داخل ہوئی۔ آسمانی لباس میں اسکا چہرہ چاند کیطرح دمک رہا تھا۔ رنجیت جو پہلے ہی سے منتظر تھا بول اٹھا تم آگئیں"۔

رکمنی : رنجیت پیارے! ہاں آج ایک اچھوت لڑکی ✻

دیسی ریاستیں

نظام کی سالگرہ پر حیدرآباد میں جوش وخروش

حیدرآباد دکن۔ یکم اکتوبر۔ کل اعلیحضرت نظام کی سالگرہ کے اعزاز میں ریاست حیدرآباد کے فوجی سپاہیوں کی پریڈ ہوئی شہزادہ اعظم جاہ بہادر والاشان نے فوج کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے اعلیحضرت کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

ایڈریس میں بیان کیا گیا کہ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر ریاست نے جسقدر ترقی کی ہے اُتنی غالباً کبھی نہیں ہوئی۔ اعلیحضرت کے عہد دورِ حکومت میں ریاست و نیز اُس کے باشندگان کو ایک نیا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ چونکہ اعلیحضرت اپنے افسروں اور اپنی فوج کی بہبودی کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں اسلئے وہ سب بہت خوش اور مطمئن ہیں و نیز نظام کے بڑے وفادار بھی۔ فوج کی یہ صدق دلانہ خواہش ہے کہ اعلیحضرت بہت دنوں تک حکومت کریں۔

نظام کی تقریر

اعلیحضرت نظام نے ایڈریس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں فوجی سپاہیوں کی پریڈ اُن کی مستعدی و نیز اُن کے سپاہیانہ اطوار سے بہت متاثر ہوا ہوں میرا یہ پختہ خیال ہے کہ حیدرآباد کو فوج کے معاملہ میں بجا طور پر فخر ہوسکتا ہے۔ میری فوج آج سے نہیں بلکہ ایک زمانہ سے اپنے حکمران کی وفادار ہے وہ بارہا صلح اور جنگ کے دونوں موقعوں پر اپنی وفاداری کا ثبوت بہم پہنچا سکی ہے مجھے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اے کلاس کے سپاہیوں کی اہلیت کا ہندوستان کی کسی بھی فوجی دستہ کی اہلیت سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کمانڈر انچیف کی جو کہ اپنی فوج معاملات میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ و نیز اُن کے افسروں ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ جو کمانڈر انچیف کی امداد کرتے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے اپنی فوج کی وفاداری میں پورا اعتماد ہے اسلئے اس بات کا نگراں رہا ہوں اور رہوں گا کہ فوج کو کسی قسم کی شکایت نہ ہونے پائے۔ اور اس کی اہلیت میں ترقی ہوتی رہے۔

میری یہ صدق دلانہ خواہش ہے کہ میری فوج ہمیشہ خوش حال رہے۔ اور اُسے اپنے ملک اپنی قوم اور اپنے آقا کی خدمت کی سرانجام دہی کے لئے سنہری مواقع حاصل ہوں۔ اور ہوتے رہیں۔

میں آپ لوگوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کہ مجھے اپنی فوج کو مطمئن۔ وفادار اور قدیم ریاست کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے دیکھنے سے زیادہ اور کسی شے میں خوشی ہوسکتی ہے۔

✻ اپنے جیون کو تمھارے چرنوں میں ارپن کرنے کے لئے حاضر ہے۔

رنجیت :- رکمنی! جاں نواز رکمنی! میں تمھارا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ تم اچھوت نہیں بلکہ میرے دل کے مندر کی ایک پوتر اور اپچھسرا دیوی ہو۔ تم کو یقین کرنا چاہیئے کہ میں تمھارا سچا پجاری ہوں اس کے بعد رکمنی نے اپنی آنکھوں کو نشیلی جنبش دی اور رنجیت کے گلے میں باہیں ڈالکر کہا۔

پیارے رنجیت! میں نے تو سمجھ لیا تھا کہ اب میں زندہ نہ رہ سکوں گی۔ لیکن تمھاری وفاداری اور مروت نے مجھے دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ تمھارا یہ احسان میں زندگی بھر نہ بھولونگی۔

رنجیت زندگی اور موت پیاری رکمنی ایشور کے ہاتھ میں ہے اسمیں میرا کیا احسان ہوا۔

رکمنی سچ ہے لیکن اب میرے پران ایشور تمھیں ہو۔

کپڑے کی تمام اچھی دوکانوں سے مل سکتے ہیں

پنجاب کے زمینداروں کی کانفرنس

زمینداروں کی تنظیم کرنے کا فیصلہ

لائل پور۔ یکم اکتوبر۔ یہاں پر زمینداروں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی اُسکا اجلاس ختم ہو گیا۔ اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے۔

۱۔ یہ کانفرنس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتی ہے کہ مالگذاری کی حالت میں بھی زمیندار کی خالص آمدنی سے ۱۰ فیصدی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

۲۔ مالگذاری انکم ٹکس کے اصول کی بنا پر لگائی جانی چاہیئے۔

۳۔ اس صورت میں جبکہ افسر مال اور زمیندار کے خلاف مالگذاری لگانے کے بارے میں اختلاف ہو تو زمیندار کو اپیل کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔

۴۔ تحصیل جڑانوالہ میں مالگذاری لگانے کے متعلق جن مواضعات نے اعتراضات اُٹھائے ہیں ان کو منظور کر لینا چاہیئے۔

۵۔ آبیانہ تجارتی نرخ کے حساب سے نہیں لگایا جانا چاہیئے۔ اور پانی مہیا کرنے میں حکومت کا جو کچھ خرچ ہو اُس حساب سے لگایا جانا چاہیئے۔

۶۔ زمیندار لیگ کی تنظیم کی جائے اور اُس میں تیس ہزار ممبر بھرتی کیے جائیں۔

۷۔ مواضعات سے تعزیری پولیس کی چوکیاں ہٹا دینا چاہیئے۔

۸۔ کانفرنس منشی احمد دین پریذیڈنٹ پنجاب سوشلسٹ پارٹی کو گرفتار کرنے کے متعلق حکومت کے فعل کی مذمت کرتی ہے۔

مولانا مظہر علی اظہر ممبر کونسل نے اپنی تقریر کے دوران میں مطالبہ کیا کہ کونسل میں صرف قوم پرست امیدواروں کو بھیجا جائے۔

پیر فیاض حسین نے اپنی تقریر کے دوران میں زمینداروں کو آپس میں متحد ہونے کی تلقین کی اور کہا کہ تنظیم کر کے اپنی شکایات کا ازالہ کرانا چاہیئے آپ نے ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کی تصدیق کرنے کی مذمت کی جبکہ عوام کے نمائندوں نے اُسے ٹھکرا دیا تھا۔

ہندوستان سے افریقہ کو افواج بھیجی جا رہی ہیں

بمبئی۔ ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی افریقہ کی برطانی آبادیوں میں حفاظت کا مناسب انتظام کرنے کیلئے فوج کے چند دستوں کو حکم ہوا ہے کہ افریقہ کو جانے کے لئے تیار رہیں۔ اور بمبئی سے اُن کو وہاں بھیجنے کے لئے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

یہ انتظامات احتیاطاً کیے گئے ہیں کہ اگر اٹلی اور حبش کے درمیان جنگ چھڑ گئی تو فوجی نقل و حرکت کے وقت اندیشی ہو سکے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جو دستے وہاں بھیجے جائیں گے ان میں سمرولیٹ لائٹ انفنٹری بھی شامل ہے۔

آل انڈیا کھتری کانفرنس

لکھنو۔ ۲۹ ستمبر۔ آل انڈیا کھتری کانفرنس کے لئے جو کہ یہاں موسم سرما میں منعقد ہو گی زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ مسٹر کے سی پوری ایجنٹ سنٹرل بنک لکھنؤ استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری منتخب ہوتے ہیں۔

لیبر لیڈروں کی کانفرنس

مسٹر لانسبری اپنی پوزیشن واضح کریں گے

رگبی۔ یکم اکتوبر۔ مسٹر جارج لانسبری لیڈر لیبر پارٹی نے برائٹن میں گذشتہ رات تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ آیندہ ہفتہ پارلیمنٹ کے لیبروں کی ایک میٹنگ طلب کر رہے ہیں یہ بھی فرمایا کہ میں کانفرنس میں بحیثیت لیڈر اپنی پوزیشن کو واضح کروں گا کہ کیوں میں تعزیری کارروائی کرنے کے خلاف ہوں۔



بین الاقوامی کمرشل کانفرنس

رگبی۔ یکم اکتوبر۔ بین الاقوامی پارلیمنٹری کمرشل کانفرنس کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ اسمیں ۲۰۰ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے۔ کانفرنس شکر وار تک جاری رہے گی ہمیں کرنسی کے استحکام۔ بین الاقوامی تبادلہ اشیا اور یورپ کے زرعی مسائل پر غور ہوگا۔ سر نوائل چیمبرلن نے ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ سال کے اندر دنیا کے معاملات نے بہت پیچیدگی اختیار کر لی ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو دنیا کے معاملات ختم ہو سکتے ہیں

برطانیہ کی آمدنی میں اضافہ

چھ ماہ کے اعداد و شمار

لندن یکم۔ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ کی آمدنی اور خرچ کا مالی سال کے شروع چھ ماہ کا جو گوشوارہ شائع ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ چھ ماہ میں ۲۸۶۸۹۹۹۵۹ پونڈ کی آمدنی ہوئی۔ ۹ ۰۷۰، ۳۴ ۴۶ ۳ پونڈ خرچ ہوئے اور انکم ٹکس میں ۲۰۰ ۱۳ ا پونڈ کا اضافہ ہوا۔ کسٹم کی آمدنی ۴۰۰۰۰ ۴۴ پونڈ تک ہو چکی ہے۔

جوہی نوٹیفائڈ رقبہ میں پھلوں اور ترکاریوں کے بازار کے انتظام کے بائی لاز

زیر دفعہ ۲۹۸ الف (اے) (بی) (سی)

ڈرافٹ بائی لاز حسب دفعہ ۲۹۸ الف (اے) (بی) (سی) کے مطابق بابت بازار پھل و ترکاری اندر حدود جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے قواعد نافذ کیے جاتے ہیں۔ اسمیں جس کسی شخص کو کسی قسم کی عذرداری کرنا ہو یا کوئی ترمیم پیش کرنا ہو تو وہ اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر صاحب سکریٹری صاحب جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے دفتر میں اپنے عذرات واسطے سماعت کے پیش کریں۔

(۱) کوئی شخص جوہی نوٹیفائڈ رقبہ بازار (یعنی نوٹیفائڈ ایریا میں یا نزول کی زمین پر یا جوہی نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کی اجازت سے مقرر کی ہوئی) کے علاوہ پھلوں، ترکاریوں، معہ پانوں کی تھوک یا پھٹکر فروخت کے لئے پہلے سے لائسنس حاصل کیے بغیر یا ایسے لائسنس کی شرائط کے مطابق علاوہ کسی اور طریقہ پر جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں کوئی بازار نہ لگا سکے گا اور نہ قائم کر سکے گا اور نہ چلا سکے گا۔

نوٹ بازار میں کوئی ایسا مقام یا مقامات شامل ہیں جہاں پھلوں اور ترکاریوں معہ پان کی خرید و فروخت ہوتی ہو جہاں ایک ہی مالک یا مالکان کی زمین پر چار دوکانیں یا اسٹال لگتے ہوں یا جہاں ہیں من سے زیادہ ترکاریوں کی فروخت یا نیلام کے ذریعہ تھوک سودا کیا جاتا ہو۔

(۲) ان بائی لاز کے اغراض کے واسطے سکریٹری صاحب لائیسنس دینے والے افسر ہوں گے۔

(۳) کمیٹی کی پہلے سے منظوری کے بغیر کسی ایسے محلے کے لئے لائسنس نہیں دیا جاوے گا جہاں ان بائی لاز کے نافذ ہونے کی تاریخ میں کوئی ایسی بازار موجود نہیں ہوگی۔

(۴) وہ جگہ جہاں پھل اور ترکاریاں فروخت کے لئے رکھے جاویں سکریٹری صاحب کے اطمینان کے مطابق کھرنجہ اور نالیوں سے مناسب طریقہ پر آراستہ رہے

(۵) تمام ترکاری اور پھل وغیرہ جو فروخت کے لئے پیش کیے یا رکھے جاویں۔ سکریٹری صاحب کے اطمینان کے مطابق تازہ اور ذائقہ دار ہونا چاہیئے۔ اور دوکاندار کو سڑی ترکاریاں اور پتیاں وغیرہ روزانہ دور کرنا چاہیئے۔

(۶) وہ عمارت جسمیں پھل اور ترکاری وغیرہ فروخت کی جاویں چونہ کی پختہ سمنٹ شدہ ہونا چاہئے اور کمیٹی کے منظور کیے ہوئے نمونہ کی ہونا چاہیئے۔

(۷) سکریٹری یا کسی اُن کے مقرر کیے ہوئے اُس آدمی کے معاینہ کیلئے بازار کھلا رہے گا جس کو صفائی حاصل کرانے کا اور خطرناک اور نقصان دہ اثرات کو کم کرانے کیلئے ایسے احکام دینے کا اختیار ہوگا جس کو وہ ضروری خیال کرے اور اُن احکامات کی تعمیل اس شخص پر لازمی ہوگی جو کہ وہاں کاروبار کرتا ہے۔

(۸) میڈیکل افسر آف ہیلتھ کے اتفاق رائے سے سکریٹری کسی بیماری کی پھیلنے کی وجہ سے ہیلتھ کے لئے مضر خیال کی ہوئی کسی خاص ترکاری کی فروخت کو اُس وقت تک کے لئے ممانعت کر سکے گا۔

(۹) کوئی شخص کسی گندہ ٹوکری، بورڈ یا کپڑے پر یا اُسکے اندر فروخت کے لئے کسی پھل یا ترکاری کو پیش نہیں کرے گا۔

(۱۰) مذکورہ بالا شرائط کی کسی خلاف ورزی کے لئے لائیسنس افسر لائیسنس کو منسوخ کر سکے گا۔

سزا

ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ذریعہ طے ہوئے اختیارات کے استعمال کے لئے کمیٹی ہدایت کرتی ہے کہ ان بائی لاز کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کی سزا جرمانہ سے دی جاوے گی۔ جو ایک سو روپیہ -/Rs. 100 تک ہو سکے گا۔ اور جب یہ خلاف ورزی برابر ہوتی رہے گی تو مزید جرمانہ ہوگا۔ جو پانچ روپیہ -/Rs. 5 روزانہ ہر ایک دن کے لئے ہو سکے گا۔ جو پہلے دن سے ہوگا۔ جب سے یہ ثابت ہوگا کہ مجرم نے برابر خلاف ورزی کی ہے۔

بحکم سکریٹری صاحب بہادر
جوہی نوٹیفائڈ ایریا۔ جوہی۔ کانپور

جبش میں فوجی نقل وحرکت

عدلیس آبابا۔ اگر اٹلی کے ارادوں کے متعلق کوئی پختہ یقین نہ دلایا گیا تو حبش میں کل عام فوجی نقل وحرکت کا حکم دیدیا جائے گا۔

جنیوا میں ہلچل

جنیوا میں روم اور عدلیس ابابا سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی اور حبش کا معاملہ شدید صورت اختیار کر گیا ہے۔

دفتر لیگ میں شہنشاہ حبش کا تار موصول ہوا ہے کہ اٹلی کی افواج ماونٹ موسے اعلے کے قریب حبش میں داخل ہوگئی ہے تار کی نقل فوراً ہی لیگ کے تمام ممبروں کے پاس بھیجدی گئی ہے۔ اور پریذیڈنٹ کونسل۔ سکرٹری جنرل سے تبادلہ خیالات کیا۔

برطانوی کابینہ کا ہنگامی اجلاس

آج صبح مکمل کابینہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں معلوم ہوا ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ وزیر متعلقہ معاملات لیگ انتھونی ایڈن لیگ کونسل کے اجلاس میں برطانوی ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرنے کے کل صبح جنیوا واپس آجائینگے کابینہ کا اجلاس دو گھنٹہ رہا۔

اٹلی کی فوجیں حبش میں داخل ہوگئیں

روم ۳ر اکتوبر۔ اٹلی میں فوج کی اجتماعی نقل وحرکت شروع ہوگئی۔ شہریوں کے فوجی مظاہرہ کے لئے جکا عرصہ سے زبردست انتظار تھا۔ تین بجکر ۳۰ منٹ پر حکم دیا گیا اسوقت گرجوں میں خوشی کے گھنٹے بجائے گئے اور دوکانداروں نے فوراً ہی اپنی اپنی دوکانیں بند کر دیں۔ ملازمین کو وردی پہننے کے لئے صرف دو گھنٹے ملے۔ تمام ہوائی گروہ فوج کے وطنی راگ سے گونج اُٹھا۔ گھروں کے باہر جھنڈوں کے جھنڈ دکھائی دینے لگے۔

فوجوں کے درمیان مقابلہ

پیرس ۴ر اکتوبر۔ عدلیس ابابا سے اخبار سوئز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اٹلی کی فوج اور حبش کی عارضی فوج کے درمیان علی موسلی کے مقام پر تصادم ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند اشخاص ہلاک ہوگئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی فوج کے تین علیحدہ علیحدہ کالم جو کل ۱۲۰ افراد پر مشتمل تھے علاقہ موسیٰ علی میں داخل ہوگئے۔ ان کا حبش کی فوج سے تصادم ہوگیا۔

ولیعہد کی مقابلہ کے لئے روانگی

عدلیس آبابا۔ ولیعہد حبش اطالوی فوج کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ جو کہ علاقہ حبش میں داخل ہوگئی ہے۔

شہنشاہ حبش کا پروٹسٹ

شہنشاہ حبش نے بین الاقوامی لیگ کو تار دیا ہے جس میں اطالوی فوج کے سرحد کے حبش کو پار کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ تار میں مزید لکھا ہے کہ اٹلی علاقہ حبش میں مرکز قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے جہاں سے کہ حبش پر ایک دم حملہ کرنے کا ارادہ ہے تار میں تحریر کیا گیا ہے کہ مبصروں کا ایک کمیشن فوراً ہی بھیجدیا جائے یا اس کی تصدیق فرنچ شمالی لینڈ سے کر لی جائے۔

روم میں ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ اطالوی فوج نے سرحد حبش کو پار کر لیا ہے۔ حکومت حبش نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ اطالوی فوجیں حبش میں داخل ہوگئی ہیں۔ مگر لڑائی کی خبر ابھی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

جاپان حبش کی امداد پر

شنگھائی۔ عدلیس ابابا سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک سو جاپانی افسران حبش جانے کے لئے برطانی شمالی لینڈ پہنچے ہیں۔ اس خبر کی تصدیق شنگھائی کی ایک افواہ سے ہوئی ہے۔ کہ جاپانی فوجی افسروں کا ایک مشن خفیہ طور پر حبش پہونچ گیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ ممبر جنرل اسٹاف کی زیر سرکردگی اور ۱۶ جاپانی افسر شنگھائی سے گذرے اور اپنے ہمراہ بھاری مقدار میں گولہ بارود بھی لیگئے ہیں۔

سرحد میں برطانوی افواج اور مہمندوں میں جنگ

شملہ ۳۰ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاع بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوئی ہے کہ سرحد میں مہمندوں اور برطانوی افواج میں ایک ہنگامہ خیز لڑائی ہوئی۔ جس سے دو برطانوی افسر ہلاک اور دو شدید مجروح ہوئے۔ اور ۵ پ ۱۲ فرنٹیر فورس فوجی دستہ کے ۲۵ اسپاہی ہلاک و مجروح ہوئے مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

شمالی ہند تھیوسافیکل کانفرنس

بنارس ۲۹ ستمبر۔ ڈاکٹر جارج ایس ارندلے صدر تھیوسافیکل سوسائٹی مسز رکمنی اندلے اور اپنی پارٹی کے ہمراہ شمالی ہند کی تھیوسافیکل کانفرنس کی صدارت کرنے کے لئے ۳ اکتوبر کو بنارس تشریف لا رہے ہیں یہ کانفرنس مقامی تھیوسافیکل سوسائٹی کے دفتر کے صحن میں ۵ سے ۷ اکتوبر تک منعقد ہوگی۔ سرکردہ تھیوسافیکل لیڈروں کے لکچروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

زرعی ریسرچ کی گرانٹ

بنارس ۲۹ ستمبر۔ نیشکر اور گندم کی ریسرچ کے لئے زرعی ریسرچ کی حکومتی کونسل نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو ۵۲۰ ۶۵ روپیہ ۵ سال کے لئے دینا منظور کیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں فصلوں کی ریسرچ بنارس یونیورسٹی کے زرعی ریسرچ کے ادارہ میں ہوگی

تاجروں کی کانفرنس

احمد آباد ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے آخر میں بمبئی میں تمام ہندوستان کے مل کے مالکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اس مسودہ بل کے خاکہ پر بحث ہوئی جو ٹیرف بورڈ کے روبرو پیش کرنا ہے۔ خاص خاص باتوں پر اتفاق رائے تھا اگرچہ تفصیلات کے متعلق اختلاف تھا۔ آئندہ کانفرنس بمبئی میں ہوگی اس عرصہ میں بمبئی مدراس اور احمد آباد کی ایسوسی ایشن کی جانب سے اعداد و شمار جمع ہو رہے ہیں۔

شہید گنج سکھوں کا تاریخی مقام ہے واپس نہیں ہو سکتا

لاہور ۲۹ ستمبر۔ اسمبلی کے مسلم ممبروں نے وائسرائے کی خدمت میں جو میمورنڈم ارسال کیا تھا اس سلسلہ میں ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ سکھ کسی بھی قیمت پر یا کسی بھی سمجھوتہ پر مسلمانوں کو شہید گنج کی جگہ کا ایک بھی حصہ تک دینے کے لئے نہیں تیار ہیں۔ جس کے متعلق مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ وہ مسجد کا مقام ہے۔ سکھوں کی تاریخ کے مطابق یہی وہ مقام ہے جسے شہید گنج کہتے ہیں اور اور سکھ مسلمانوں کے کسی بھی مطالبہ کو ماننے سے انکار کر دیں گے۔ جس میں گوردوارہ شہید گنج کے کسی حصہ کے بھی استعمال کے متعلق شرط ہو۔ جس میں گوردوارہ شہید گنج کے کسی حصہ کے بھی استعمال کے متعلق شرط ہو۔

جرمنی کا حیرت انگیز طیارہ

برلن۔ جرمنی میں ایک بہت بڑا ہوائی جہاز موسوم ایل زیڈ ۱۲۹ زیر تعمیر ہے جو طیارہ گراف اعلیٰ سے دوگنا بڑا ہے اسمیں اس طیارہ کی نشستوں کی علاوہ ۵۰ مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ ان کے سونے بیٹھنے کھانے اور سیر کرنے کے تمام انتظامات نہایت عمدہ طریقہ پر کیے گئے ہیں۔ اس میں سگرٹ نوشی کا سیلون تک اور پڑھنے لکھنے کے کمرے بنے ہیں۔ یہ طیارہ چند ماہ کے اندر بن کر طیار ہو جائے گا۔ اور اس کو بحر اوقیانوس پر پرواز کرنے کیلئے استعمال کیا جائے گا۔

مدراس میں کانفرنس

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ بمبئی کے مشہور لبرل لیڈر مسٹر منا ہن کار مدراس پریذیڈنسی نوجوان کانفرنس کی صدارت فرمائیں گی۔

مشرقیات کی آل انڈیا کانفرنس

حیدرآباد ۲۹ ستمبر۔ مشرقیات کی آل انڈیا کانفرنس آئندہ دسمبر کے آخر میں میسور میں ہوگی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے





صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۱۲- اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲- رجب المرجب ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

جنونِ شوق

از جناب محمد رفیق صاحب نظر عابدی کانپور

بطرح نیک یا در صورت بدنام آتا ہے
اگر چاہوں تجھی بھی میں بنا سکتا ہوں دیوانہ
دیارِ عشق میں کہتے ہیں فرزانہ کو دیوانہ
جناب شیخ سمجھیں تو کہ ہے کیا چیز میخانہ
جسے کہتے ہیں دیوانہ جسے کہتے ہیں سودائی
محیطِ عالمِ ہوش و خرد ہے یار کا جلوہ!

یہ کیا کم ہے کہ اُنکے لب پہ میرا نام آتا ہے
مگر میرے جنونِ شوق پر الزام آتا ہے
اُسے کہتے ہیں ناکارہ جسے ہر کام آتا ہے
نظر آتی ہے جنت دور میں جب جام آتا ہے
تری محفل کی جانب پھر وہی بدنام آتا ہے
نفس کا ہمنفس بنکر کسی کا نام آتا ہے

نظر یہ ابتدائے شوق میں ذوقِ فنا کیسا!
یہ جذبہ تو کمالِ عشق ہی میں کام آتا ہے

جامعِ ازہر میں علم و تحقیق کا نیا پروگرام

استاذ الاکبر علامہ شیخ محمد مراغی صدر اعلیٰ جامعہ ازہر مصر عربی زبان اور شرعی علوم کی ایک ایسی جدید یونیورسٹی بنانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ جو اپنے علمی اور تحقیقی مقاصد کے اعتبار سے عدیم النظیر ہوگی۔

چند سال قبل ازہر کے ارباب انتظام اور وزارت اوقاف نے علامہ محترم کی اصلاحات کو پسند نہیں کیا تھا لیکن اب اُن کو دوبارہ جامعہ ازہر کی زمام دیدی گئی ہے اور وہ ازہر کو ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے لئے تبلیغ دین اور علم صحیح کا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔

جامعی تعلیم کے شرعی۔ دینی اور علمی شعبوں میں تحقیق کی کلاسیں قائم کی گئی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ تاکہ وہ مغرب و مشرق کی اہم زبانوں کی تعلیم کے متعلق رپورٹ کرے۔ کمیٹی نے اپنی سفارشات مکمل کر لی ہیں۔ جن کی رو سے جامعہ میں اہم ترین غیر ملکی زبانوں کی تعلیم لازمی قرار دے دی جائے گی۔

ذیلِ اسلام

تجدیدِ یمن

صنعا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جلالت الملک امام یحییٰ شاہ یمن نے اپنی علالت کی وجہ سے امیر سیف الاسلام کو نائب السلطنت کے عہدہ پر مقرر کر دیا ہے۔ امیر امام معظم کے بڑے بیٹے ہیں اور تمام ملک میں خاص طور پر ہر دلعزیز ہیں۔ امیر سیف الاسلام نے نظام ملک اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ لیکن وہ تمام امور مملکت اپنے والد محترم کے نام پر انجام دیں گے۔

نئی اصلاحات

امیر حکومت یمن کی تجدید و اصلاح کے لئے اہم خیالات رکھتے ہیں۔ اور اپنے ملک کو آزاد بنیادوں پر ترقی کے انتہائی مدارج تک پہنچانا چاہتے ہیں اسی ضمن میں انہوں نے پہلا اصلاحی پروگرام تیار کیا ہے۔ جو یہ ہے:-

۱۔ اعیان ملک کو حق دیا جائے گا کہ وہ حکومت کے کاموں میں ونہ دارانہ شرکت کریں۔

۲۔ ایک پارلیمنٹ قائم کی جائے گی جسمیں تمام ملکی اداروں کی نمائندگی ہوگی۔

۳۔ ایک مجلس سیاسی بنائی جائے گی جو ملک کی داخلی اور خارجی سیاست پر ضبط و نظم رکھے گی۔

۴۔ ملک کی انتظامی سیاست میں سید عبد اللہ الوزیر کو سب سے بڑا رکن تسلیم کیا جائے گا۔ اور ان تمام مجلسوں کی زمام اُن کے ہاتھ میں ہوگی۔

۵۔ خزانہ عامرہ بیت المال کے نام سے موسوم ہوگا اور اُسکا باضابطہ میزانیہ بنا کرے گا۔

۶۔ وزارت حرب کے ماتحت مجلس جنگ قائم کی جائے گی۔ اور فوجی امور بڑے بڑے جرنیلوں کے مشورے سے انجام دیے جائیں گے۔

۷۔ عدل و نظم کے محکمہ کی جدید تنظیم عمل میں آئے گی اور مجلس عالیہ کی تصدیق کے بعد اہم فیصلہ نافذ ہوں گے۔

۸۔ زیدی اور شافعی علما کی ایک مجلس قانون ساز بنائی جائے گی اور ایک مجلس نفاذ قوانین کے لئے تشکیل کی جائے گی۔

۹۔ صوبائی حکام کے اعمال پر نگرانی قائم کی جائے گی۔

۱۰۔ ایک مجلس بنائی جائے گی۔ جو عوام اور رعایا کی چھوٹی سے چھوٹی شکایات کو قبول کرے گی۔ اور اُس کی سماعت کے بعد تلافی کی کوشش کرے گی۔

۱۱۔ فوجی امور کی نگرانی کے لئے سرحدات اور اہم مقامات پر جبہ لاسلکی اسٹیشن قائم کیے جائیں گے۔

۱۲۔ فوج کو ہوائی اور بری قوائے جنگ۔ آہن پوش موٹروں۔ ٹینکیوں اور اسلحہ سے مسلح کیا جائے گا۔

۱۳۔ وزرا امام اعظم کے سامنے مسئول ہوں گے۔

۱۴۔ یمنی موٹر کمپنیوں کے قیام سے آمد و رفت میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

۱۵۔ ایک طبی کالج کھولا جائے گا۔ جدید مدارس کا قیام عمل میں آئے گا۔ اور اسلامی حکومتوں سے درخواست کیجائے گی کہ وہ یمنی مدارس کے لئے معلم ارسال کریں۔

۱۶۔ یمنی فوج کی جدید تنظیم عمل میں آئے گی اور اسلامی عربی ممالک سے اس مقصد کے لئے ماہرین جنگ کو بلایا جائیگا

۱۷۔ رعایا کا فرض ہوگا کہ وہ حکومت یمن کے مطابق شرع احکام کی پیروی کرے۔

۱۸۔ فوجی خدمت کو دینی اور قومی فرض کا درجہ عطا کیا جائیگا

۱۹۔ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور اسکو شریعت محمدیہ کا وقف سمجھا جائیگا۔

۲۰۔ رشوت کا شدت سے انسداد کیا جائے گا۔

ملک میں اس پروگرام سے عام اتفاق رائے کیا جا رہا ہے اور ملک کی نمائندہ جماعتیں نائب السلطنت کو مبارکباد دینے آرہی ہیں۔

روابطِ مصر و امریکہ

حکومت مصر نے اپنے جدید روابط کے پیش نظر مشہور ماہر سیاست استاذ محمد امین یوسف کو واشنگٹن میں سفیر مقرر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲ | کانپور دوشنبہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵

حبش اور اطالیہ میں جنگ

آج نہیں ! بلکہ تقریباً نصف صدی پیشتر سے اٹلی کی یہ دلی خواہش تھی کہ کسیطرح حبش کو ہضم کرلے اس کے لئے اُسنے کئی مرتبہ کوشش بھی کی۔ مگر بجائے کامیابی کے اُلٹی منھ کی کھانی پڑی۔ چونکہ اب اٹلی کی اندرونی حالت بہت کچھ درست ہوگئی ہے اور مسولینی جیسا فولادی انسان اٹلی کا ڈکٹیٹر ہے۔ لہذا اُس نے چند ماہ ہوئے کہ یہ طے کرلیا کہ حبش کا وہ حصہ جو اٹلی کے لئے ضروری ہے اسپر قبضہ کرلیا جائے۔ مگر اسکو گرمیوں کے اختتام اور موسم سرما کے شروع ہونے کا انتظار تھا۔ اس چند ماہ کے درمیان اٹلی کے اس ارادے پر خوب چہ میگوئیاں ہوتی رہیں۔ اور جنیوا میں لیگ اقوام بھی سرگرم مباحثوں میں منہمک رہی۔ اور یورپ کی تمام طاقتوں نے اسبات کی کوشش کی کہ کسی طرح حبش کا کچھ حصہ دلاکر اٹلی کو جنگ کے ارادے سے باز رکھا جائے۔ مگر اٹلی کے خونخوار اور فولادی انسان نے جو کچھ طے کرلیا تھا۔ اُس سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹا اور یورپ کی تمام طاقتوں سے صاف صاف کہدیا کہ ہمارا ارادہ اٹل ہے اور ہم بلا حبش کو ہضم کیے چین نہیں لیں گے۔ چنانچہ مشرقی افریقہ کے اطالوی ہائی کمشنر جنرل دیبونو نے ۳ اکتوبر کو ۳ بجکر ۱۱ منٹ پر باقاعدہ اعلان جنگ کردیا۔

حبش و اطالیہ کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ١٨٧٨ء میں جرمنی کے دارالسلطنت برلن میں ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ جس میں یورپ کی تمام سربرآوردہ اور مہذب قوموں نے ملک حبش کو آپس میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور ١٨٨٥ء میں اپنے اس فیصلہ پر عملدرآمد بھی شروع کردیا گیا۔ چنانچہ اس فیصلے کے بعد اٹلی نے بندرگاہ افریقہ "مصوع" پر قبضہ کرلیا۔ لیکن اس قلیل حصہ پر وہ مطمئن نہیں ہوا۔

١٨٧٨ء کے فیصلہ میں برطانیہ کو ۳۸ اور فرانس کو ۳۷ اور بقیہ ۲۵ فیصدی میں اور دیگر طاقتیں تھیں جنمیں سے ایک اٹلی بھی تھا۔ حالانکہ اٹلی کا یہ خیال تھا کہ چونکہ وہ حبش کے قریب ہے اسلئے زیادہ حصہ پانے کا وہی مستحق ہے۔ مگر اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اُسنے اس قلیل حصہ پر ہی مجبوراً قناعت کرلی۔ مگر اس کی خلش برابر قائم رہی۔

١٨٨٩ء میں مہدی سوڈانی نے شہنشاہ حبش یوحنا کو شکست دی۔ اور اسکے بعد اُسکے بیٹے شہنشاہ منگش کے دوران حکومت میں ایک شخص منلک نامی نے شہنشاہ یوحنا کے جانشین ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اٹلی نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور اُسنے دعوے دار شہنشاہیت کو امداد دے کر حبش کے شمالی حصہ پر قبضہ جمالیا۔ اور یہ بھی طے کرلیا کہ بقیہ حبش کے خارجی معاملات میں اٹلی کا اثر و اقتدار رہے گا۔

مگر یہ صورت عرصہ تک قائم نہ رہ سکی اور ١٨٩١ء میں منلک اور منگش دونوں میں مصالحت ہوگئی اور شہنشاہ حبش منلک قرار دیدیا گیا۔ شہنشاہ منلک نے اٹلی کو شمالی شرقی حصہ سے نکالنے کی کوشش کی اور بالآخر کئی سال کی جدوجہد کے بعد اطالوی جنرل بارٹیکاری کو شکست ہوئی۔

١٨٩٦ء میں اٹلی نے حبش پر پھر حملہ کیا۔ مگر اس مرتبہ اٹلی کو زبردست شکست ہوئی اور اس شکست کا نتیجہ یہ نکلا کہ اٹلی کا قبضہ حبش سے بالکل ہٹ گیا۔ اور حبش بالکل خودمختار ہوگیا۔ ان شکستوں نے اٹلی کو بےچین کردیا تھا۔ اور اُسکو اسبات کا قلق تھا کہ وہ ایک سیاہ قوم سے شکست کھاگیا۔

گذشتہ جنگ عظیم کے بعد یورپ و ایشیا کے اکثر ممالک میں انقلابات ہوئے۔ چنانچہ اٹلی میں بھی فیشزم کی تحریک کامیاب ہوئی اور مسولینی اٹلی کا ڈکٹیٹر بنگیا۔ اس کی رہنمائی میں اٹلی کا پراگندہ شیرازہ پھر مجتمع ہوگیا اور اٹلی ایک مضبوط اور طاقتور حکومت ہوگئی۔ اب مسولینی نے اٹلی کے جذبات کو عملی صورت دینا طے کردیا۔ یعنی حبش سے اپنی فاش شکستوں کا بدلہ لیا جائے۔ اور اُس کے ملک پر اپنا قبضہ جمایا جائے۔

اٹلی نے حبش سے جو جنگ چھیڑی ہے اُسکی اصل وجہ سالم دال وال نہیں بلکہ اٹلی کی ہوس ملک گیری پر مبنی ہے۔ اور اسکے ساتھ اٹلی کو حبش سے جو دیرینہ خصومت ہے اُسکا بھی بدلہ لینا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسولینی کی ڈکٹیٹر شپ اُسوقت مضبوط ہوسکتی ہے جبکہ وہ اٹلی کی بڑھتی ہوتی آبادی کیلئے رہائش اور خام پیداوار کے ذرائع مہیا کرے۔ اگر مسولینی کی تقریروں کو غور سے پڑھا جاوے تو ان خیالات کی پوری پوری تائید ہوگی۔

جمعیت اقوام کی بےبسی بھی قابل رحم ہے اگرچہ اس نے اس کی پوری کوشش کی کہ کسیطرح جنگ نہو مگر فولادی مسولینی نے لیگ کی مطلق پرواہ نہ کرکے اعلان جنگ کردیا۔ اور اب اٹلی کی فوجیں برابر حبش میں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ شہر پر شہر فتح ہورہے ہیں۔ توپوں کی گرج سے زمین و آسمان تھرارہے ہیں مگر لیگ اب بھی اجلاس کررہی ہے۔ اور بمشکل یہ طے کرسکی ہے کہ اٹلی حملہ کرنے کا ملزم ہے۔

اس کے بعد لیگ کو یہ طے کرنا ہے کہ خلاف ورزی کی صورت میں جو قانونی سزا دی جاسکتی ہے وہ دیجائے مگر بدقسمتی سے اٹلی کے خلاف تعزیری تدابیر اختیار کرنے کے متعلق فرانس و برطانیہ میں اختلاف ہے۔ فرانس کی رائے ہے کہ اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی بتدریج کی جائے اور شروع میں صرف اقتصادی بائیکاٹ تک ہی محدود رکھا جائے۔ بخلاف اس کے برطانیہ کی رائے ہے ✻

✻ کہ اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی بتدریج نہیں بلکہ موثر اور ایکدم ہونا چاہیئے۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو سخت سے سخت تدابیر بھی اختیار کی جاسکیں تعزیری تدابیر تجویز کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنادی گئی ہے تاکہ وہ فیصلہ کرے کہ کیا تدابیر اختیار کیجاویں اٹلی کے خلاف مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں :-

"اقتصادی بائیکاٹ ، وہ ممالک جو لیگ کے ممبر ہیں اپنی اپنی حکومتوں میں اسلحہ فروشوں پر یہ پابندیاں عائد کردیں کہ وہ اٹلی کے ہاتھ سامان حرب فروخت نہ کریں۔ اور سب سے آخر میں نہر سویز کا بند کردینا۔"

مگر لیگ کی یہ سب کارروائیاں اسقدر تاخیر کے ساتھ ہورہی ہیں کہ حبش کا خاتمہ ہوا جاتا ہے۔

اقتصادی بائیکاٹ کی تو اٹلی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا چنانچہ مسولینی اپنی ایک تقریر میں اسکا جواب بھی دیچکا ہے اسلحہ بھیجنے کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ حبش اطالیہ کے برابر کی طاقت نہیں اور حبش کے مقابلہ میں اٹلی کے پاس کہیں زیادہ سامان حرب موجود ہے۔ اور اس درمیان میں اُسنے اور بھی زیادہ سامان بہم پہنچالیا ہوگا۔ البتہ نہر سویز کے بند کردینے کی تدبیر بہت موثر ہے مگر اس کے متعلق یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب تک لیگ اس کا فیصلہ کرے گی اُسوقت تک اٹلی کسقدر سامان جنگ محاذ پر فراہم کردے گا۔ اور اس کے بعد اُسکو حبش کے فتح کرنے کے لیئے مزید سامان جنگ کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔

نہر سویز کا معاملہ البتہ بہت اہم ہے اور غور طلب ہے اور نہر سویز کے بند ہونے پر عالمگیر جنگ شروع ہونے کا امکان پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ اگر اٹلی کو مزید فوج ص

ص بھیجنے کی ضرورت پیش آئی تو اُسوقت تصادم لازمی ہے۔

اگر عالمگیر جنگ شروع ہوگئی تو کون کون طاقتیں کس کس طرف ہوں گی۔ اس کا اندازہ لگانا ذرا مشکل ہے۔

بہرحال اس اٹلی اور حبش کی جنگ کے موقعہ پر یہ امر ثابت ہوگیا کہ جمعیۃ اقوام محض ایک ڈھونگ ہے اور اگر کوئی حکومت طاقتور ہے تو یہ اُسکا کچھ بھی نہیں کرسکتی

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس جنگ کا خاتمہ محض حبش کی آزادی ختم ہوجانے پر ہوتا ہے یا یہ جنگ عالمگیر جنگ ہوکر دنیا کے امن وامان کو خطرہ میں ڈالنے کا باعث ہوگی۔

آئینہ کان پور

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی سالانہ رپورٹ شائع ہوگئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر اے ایم سوٹر سی۔ آئی۔ ای چیرمین اور رائے بہادر بابو سری نرائن آئی ایس ای چیف انجینیر کی کوششوں سے ٹرسٹ روز بروز ترقی پر ہے۔ اور شہر کو آرام دہ اور خوشنما بنانے کی کامیاب کوشش کررہا ہے۔

اس سال میں 997837/10/2 روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور کل اصلی خرچ -/531517 روپیہ ہوا امسال ناجگھر برہانہ اسکیم بی روڈ مال روڈ سے ملانے اور کوتوالی اسکیم کو پورا کرنا طے ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی مفید اسکیمیں تیار ہورہی ہیں۔ ہم ٹرسٹ کو مفید اور کارآمد اسکیمیں تیار کرنے اور اُنکو عملی جامہ پہنانے کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔

منیوسپل انتخابات

کانپور منیوسپل انتخابات کے سلسلہ میں ووٹر لسٹ میں اندراج و اخراج نام کے متعلق تقریباً دس ہزار درخواستیں گذری ہیں اس کے فیصلے کے لئے ۱۵ اکتوبر سے ۲۵ اکتوبر تک ریوائزنگ کمیٹی بیٹھے گی جسمیں ریوائزنگ افسر کے علاوہ دو بورڈ کے ممبر بھی ہوں گے۔

ریوائزنگ کمیٹی

ریوائزنگ کمیٹی کا الکشن ۱۰ اکتوبر کو ہوا۔ رائے بہادر بابو برجندر سروپ، حاجی قمرالدین۔ مسٹر ایس ایم بشیر۔ اور مسٹر رام نرائن گرگ کے ناموں پر ووٹنگ ہوا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اول الذکر دونوں اصحاب منتخب ہوجائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حاجی قمرالدین کے خلاف پٹیشن بھی داخل ہوا ہے۔

حکام !

مسٹر آر الیف موڈی۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ او۔ بی۔ ای۔ سی آئی، ای اپنی طویل رخصت ختم کرکے غالباً ۱۸ اکتوبر کو بمبئی پہنچ جائیں گے اور وہاں سے بذریعہ کار کانپور تشریف لاکر ۲۲ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لیں گے۔

مسٹر لوئس لائڈ آئی۔ سی۔ ایس ۲۲ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا چارج دیکر ۲۹ اکتوبر کو ۱۱ ماہ کی طویل رخصت پر ولایت تشریف لے جائینگے۔

گارڈن پارٹی

مسٹر لوئس لائڈ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نہایت خوش اسلوبی اور نیک نیتی سے اپنے فرائض ادا کیے ہیں جس کا ہر شخص کے دل پر اثر ہے اہل شہر کی طرف سے ۲۴ اکتوبر کو گرین پارک میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ایک گارڈن پارٹی دی جائے گی۔

افسوسناک موت !

۱۰ اکتوبر کو شہر کی مشہور لیڈی ڈاکٹر شریمتی کلسلے کا یکایک انتقال ہوگیا۔ موصوفہ نے شہر کی اچھی خدمات انجام دی تھیں۔ حال ہی میں آپ نے ۲۰ ہزار روپیہ کے اسپتال کے لئے دیے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ انکی روح کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

تعلیمی کانفرنس

یو۔پی سکنڈری کانفرنس کے سلسلہ میں گذشتہ ہفتہ کافی چہل پہل رہی۔ اور بہت سے جلسے مختلف تعلیمی شعبوں میں منعقد ہوئے۔

سریواستوا کانفرنس

۵-۶ اکتوبر کو گنگا ایڈورڈ میموریل ہال میں سری چترگپت بنسی سریواستوا دوسری کانفرنس کا افتتاح مسٹر رنبال آئی سی ایس سرکاری کاموں کی وجہ سے شریک نہو سکے۔ مسٹر مہیش پرشاد جنرل سکریٹری نے مختصر تقریر کے بعد مسٹر آر سی۔ سریواستوا سے کانفرنس کے افتتاح کی درخواست کی اسکے بعد جناب موصوف نے ایک مدلل اور پرزور تقریر کے ساتھ کانفرنس کا افتتاح کیا۔ کانفرنس نے کثرت سے موزوں اور ضروری رزولیوشن پاس کیے علاوہ اس کے یہ بھی طے کیا کہ سریواستوا ... صحیح النسب لوگوں ہی تک اس کانفرنس کو محدود رکھا جائے اور مشکوک لوگوں کو اسمیں شامل نہ کیا جائے۔

میوزک کانفرنس

میوزک کانفرنس کا ساتواں سالانہ اجلاس زیر صدارت مسٹر آر سی سریواستوا ۲-۳-۴ نومبر کو

سبد گل

جنش اور اطالیہ کی جنگ کے سلسلہ میں ایک خبر کا عنوان ہے
"حبش کی فوجیں اطالوی علاقہ میں - اور اطالوی فوجیں حبش کے علاقہ میں فتح کرتی ہوئی بڑھتی چلی جارہی ہیں"

نیاز و ناز کے جھگڑے مٹائے جاتے ہیں
ہم اُن میں اور وہ ہم میں سمائے جاتے ہیں

معاصر پیام حیدر آباد دکن میں کچھ عرصہ ہوا ایک دلچسپ بحث چھڑی تھی - کہ آیا بیوی حسین ہونا چاہیئے یا بدصورت؟

لیکن سوال یہ ہے کہ اپنے لئے یا دوسروں کیلیے؟ کیونکہ اپنے لئے تو ہر ایک کو اپنی بیوی حسین معلوم ہوتی ہے - اور دوسروں کے لئے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا

دوستی اگر ہو تو کم از کم اتنی تو ہو - جتنی کہ ایک انگریز سیاح اور ایک جرمن پروفیسر میں سیاحت کے دوران میں دوستی ہوگئی - کچھ عرصہ کے بعد دونوں ساتھ رہے اور جب ایک دوسرے سے باچشم نم جدا ہونے لگے تو جرمن پروفیسر کو خیال پیدا ہوا کہ اپنے سیاح دوست کو بطور یادگار کچھ تحفہ پیش کرنا چاہیئے - پہلے سے کچھ انتظام نہ کیا - یکایک خیال پیدا ہوا - آخر فوراً کے فوراً کیا کرتے ادہر اودھر دیکھا - اور اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر دوست کے ہاتھ میں دے دیا - کہ یہ حقیر تحفہ میری جانب سے قبول فرمایئے -

دوست نے بھی شکریہ کے ساتھ اسے قبول کرلیا لیکن اتفاق سے اس تحفہ کے دانت اُسے پسند نہ تھے گھر آکر اُس نے دندان ساز سے اس کے سب دانت نکلوا کر حسب منشا دوسرے دانت لگوا لئے اور بل اپنے پروفیسر دوست کی خدمت میں لغرض ادائی بھیجدیا کہ یہ رقم آپ کے تحفہ کی مرمت پر صرف ہوئی -

جرمن دوست نے بہ تقاضائے دوستی اسے ادا کردیا ہوگا - لیکن ہندوستانیوں کو یہ توقع نہ رکھنا چاہیئے کہ برطانوی حکومت بھی اپنے تحفہ رفارم بل کے چلانے کے اخراجات ادا کرے گی -

---

لیگ اقوام بھی بعض وقت بہت دلچسپ حرکتیں کرتی ہے - جرمنی کو لیگ چھوڑے ہوئے مدت ہوئی اب لیگ نے اسے نوٹس دیا ہے کہ ۵۰ لاکھ فرانک کا بقایا چندہ ادا کرو ورنہ تم لیگ کے ممبر تصور ہوتے رہوگے
یعنی مان نہ مان - میں تیرا مہمان

ایک ڈاکٹر نے یہ انکشاف کیا ہے کہ اگر عورتیں یہ چاہیں کہ اپنے حسن و شباب کو ہمیشہ برقرار رکھیں اور وہ ہمیشہ نئی نویلی بنی رہیں تو شیونگ کیا کریں
یعنی سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا کیا کریں -

اطالوی سفیر متعینہ بمبئی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ ہندوستانی لوگ مہذب عقلمند اور سمجھدار ہیں - ان سے اٹلی دوستی رکھتا ہے - لیکن ابی سینیا کے جاہل خونخوار اور وعدہ شکن حبشیوں کو وہ مٹا دینا چاہتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ سفیر صاحب موصوف کو روغن قاز ملنے میں بڑا ملکہ حاصل ہے -

ادب لطیف

وُہ نہایت حسین تھی

مترجمہ جناب احسن احمد آشفتہ

(۱)

جب کہ وہ محض ایک بچی تھی ... معصوم و بیگناہ
پھول سے زیادہ نازک ______
شبنم سے زیادہ صاف ______
فرشتے سے زیادہ پاک ______
اُسوقت میں نے اُسے دیکھا ... اُس کے نازک ہونٹوں پر ایک وجدانی تبسم رقصاں تھا - اُس کے دو گلاب سے رخسار شفق کو بھی شرما رہے تھے -
اور وہ اپنی سہیلیوں کے ایک ایک جنت فضا گلستان میں کھیل رہی تھی -

(۲)

میں نے اُسے پھر دیکھا
اب وہ مجسم شرم و حیا کی پُتلی بنی کھڑی تھی
اس کے چہرے پر شباب کی بدمستیاں نمایاں تھیں -
اُس کی نگاہوں سے مستی اداؤں سے دلفریبی ظاہر تھی
اور اُس کی سنہری اور گھنی زلفوں ہزاروں کے ارمان بھرے دل جکڑے تھے -
اُس کی سریلی آواز میں بلا کی تاثیر تھی
جسے سنتے ہی پتھر سا پتھر دل بھی موم کیطرح پگھل جاتا

(۳)

دن گذرتے گئے -
ہفتے اور مہینے سال میں تبدیل ہوگئے -
میں نے اُسے ایک بار پھر دیکھا -
اب وہ کلی کلی نہ تھی - بلکہ ایک شگفتہ پھول تھی -
لیکن نہیں ... میری آنکھوں نے مجھے دھوکا دیا -
کیونکہ وہ پھول اب پھل میں متبدل ہوچکا تھا -
یعنی وہ "چمن امید" بار آور نظر آیا!
اور وہ ایک ننھے معصوم بچے کو گود میں لیے ہوئے ایک باوقار ماں کیطرح کھڑی تھی -
اور پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہی تھی -

(۴)

میں نے اُسے پھر دیکھا -
اب وہ بستر مرگ پر پڑی تھی
اور خواب شیریں کے مزے لوٹ رہی تھی
بہشت کی نورانی روشنی اُس کے مردہ جسم پر پروانہ دار نثار ہورہی تھی -
خدا اُس کے سرہانے بیٹھا تھا
اور وہ نہایت حسین نیند سو رہی تھی
اسوقت مجھے محسوس ہوا کہ دنیا کی ایک حسین ترین چیز خاک میں مل گئی -
(شاعر لائٹ کا ایک شاہکار)

آل انڈیا سینما کانفرنس

لاہور - ۶ر اکتوبر - آل انڈیا سینما کانفرنس پنجاب موشن پکچرز اکادیمی لاہور کے زیر اہتمام آئندہ ۲۵ر اکتوبر کو بعد دوپہر شروع ہوجائے گی - کانفرنس کم از کم تین روز تک رہے گی -

عالم نسواں

ٹرکی کی عورتیں

بسلسلۂ گذشتہ

طلاق کا سوال شادی کے مسئلہ سے زیادہ مشکل اور اہم ہے - پہلے یہ پوچھا جاتا تھا کہ کن وجوہات سے تم اپنی عورت کو طلاق دینا چاہتے ہو مگر بعد میں پوچھنے کا رواج ہی اُٹھ گیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگ بن کی موج ہی میں اپنی عورتوں کو طلاق دینے لگے - ہم اس حالت میں تبدیلی کے خواہاں ہیں - ہماری منشا یہ نہیں کہ طلاق کا رواج اٹھا دیا جائے بلکہ ہم تو یہ چاہتی ہیں کہ اس معاملہ میں عورتوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں جو کہ مردوں کو حاصل ہیں - ایسے طلاق کو غیر قانونی قرار دیدینا چاہیئے جو کہ یک طرفہ ہوتے ہیں - طلاق کی منظوری ایک غیر جانبدار عدالت سے حاصل کرنی چاہیئے -

جہاں تک عورتوں کی مالی آزادی کا تعلق ہے ہمارا خیال ہے کہ ریشم دری اور دیگر کپڑوں کے کارخانوں میں عورتوں کی کافی کھپت ہوسکتی ہے ہم ایک ایسی کمپنی کی اسکیم بنا رہے ہیں - جس میں صرف عورتیں ہی کام کرسکیں - عورتوں کو ہر طرح سے یہ موقعہ ملنا چاہیئے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی روزی کما سکیں - اسطرح ہماری بہنوں کو زیادہ آزادی حاصل ہوجائے گی اور ساتھ ہی گھر کے اندر ان کی حالت بھی بہتر ہوجاتے گی حق وراثت کے قانون میں بھی عورتوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے تبدیلی ہونا ضروری ہے - ہم اپنی بہنوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیگر ممالک میں بھیجنا چاہتی ہیں

ٹرکی انجمن خواتین کے اغراض مقاصد کے سلسلہ میں یہ سب باتیں اُسوقت کہی گئی تھیں جب کہ ٹرکی میں عوام کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی - ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ٹرکی میں عوام کی حکومت کا اعلان کیا گیا - اور مصطفے کمال پاشا اس کے پہلے صدر منتخب کیے گئے - اس وقت سے اب تک کمال پاشا ٹرکی کے ڈکٹیٹر اور درحقیقت سب کچھ بنے ہوئے ہیں - جب سے آپ کے ہاتھوں میں عنان حکومت آئی ہے اُسوقت سے آپ نے بڑی بڑی اصلاحیں کی ہیں - کمال پاشا کی اصلاحات ہی کا یہ میٹھا پھل ہے کہ آج ٹرکی خواتین میں اعلےٰ قسم کی تعلیم پائی جاتی ہے

پردہ کا رواج

پردہ کرنے اور برقعہ اوڑھنے کا رواج اب ٹرکی سے اُٹھ گیا ہے - پہلے یہاں کی عورتیں گھروں کے اندر بھی پردہ کرتی تھیں اور گھر سے باہر نکلتے وقت سارے جسم کو برقعہ سے ڈھانک لیتی تھیں اونچے گھرانوں کی عورتیں جب گھروں سے باہر جاتی تھیں تو اُن کے ساتھ لونڈیوں اور خواجہ سراؤں کا ایک گروہ ان کی حفاظت کے لئے ہوتا تھا - ٹرام اور کشتی پر سوار ہونے کے لئے خاص انتظام ہوتا تھا - مردوں کی نظر سے اُن کو بچانے کے لئے ایک پردہ حائل ہوتا تھا - اب یہ سب باتیں ٹرکی میں نظر نہیں آتیں - آدھی سے زیادہ عورتوں نے پردہ کا رواج ترک کردیا ہے - آزادی اور بے خوفی کے ساتھ وہ سب جگہ جاتی ہیں - انگورہ اور استنبول میں رواج قطعی نہیں رہا - دیہاتوں میں بھی یہ رواج آہستہ آہستہ مٹتا جارہا ہے گاڑیوں اور کشتیوں پر اب عورتوں کے لئے خاص انتظام نہیں ہے (باقی)

بچوں کی دنیا

میں سب کو دیکھوں مجھے کوئی نہ دیکھے

بسلسلۂ گذشتہ

دہلی کی رات، الامان! سردی کڑاکے کی میں سڑک پر جارہا تھا - پریشان کیا کروں - کہ دانت تو الگ بج رہے تھے اور چھینک الگ آنے کا نوٹس دے رہی تھی - آخر آہی گئی ادہر میرا چھینکنا اور ادھر ایک سلمان برقع پوش عورت کا ہی کرکے بے ہوش ہوجانا - کیونکہ وہ بیچاری الگ چلی آرہی تھی - اور جب اُسنے اپنے قریب پیروں کی چاپ - دانت بجنے کی اور چھینکنے کی آواز سنی تو وہ سمجھی کہ یہ کوئی جن ہے -

مجھے بہت زور کی بھوک لگ رہی تھی - نان بائی کی دوکان سے گذرتے وقت جب میں نے تندوری روٹیوں کی سنکتے ہوئے دیکھا تو میرے منھ میں پانی بھر آیا اور ایک بھوکے بنگالی کیطرح چپکے سے دو روٹیاں اور ایک پیالہ اُٹھایا - اور چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ دوکان میں بیٹھے ہوئے آدمی اپنے اپنے کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرنے لگے اور سڑک کے چاروں طرف بھاگنا شروع ہوگئے میں بھی ایک طرف کو بھاگا - لیکن سارا مجمع اب میرے پیچھے ہوگیا -

آہ! اب مجھے خفتی آدمی ہونے سے نفرت ہونے لگی - اب آپ ہی بتایئے کہ ہر شخص جو دیکھے گا کہ ہوا میں دو روٹیاں اور ایک پیالہ اُڑا چلا جارہا ہے تو کیا کہے گا آخرکار میں ایک گلی میں مڑ گیا - اور وہاں بیٹھ کر جلدی جلدی وہ روٹی زہر مار کرنے لگا - اتنے میں چند آدمی اودھر سے گذرے اور اُنہوں نے جب دیکھا کہ روٹی خود بخود نوالوں میں تبدیل ہو رہی ہے - نوالے سالن کے پیالے میں جارہے ہیں - اور وہاں سے بوٹی کو اپنے ساتھ لپیٹ کر غائب ہوتے جاتے ہیں - تو انہوں نے الاللہ کا نعرہ لگایا اور بے ہوش ہوکر گر پڑے

اب کیا تھا اس آواز کو سنکر سارا مجمع میری طرف پلٹ پڑا - آخرکار میں روٹی چھوڑ کر پھر بھاگا لیکن اب میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جس طرف میں مڑتا تھا - اُسی طرف لوگ اشارہ کرکر کے پکار رہے تھے کہ وہ گیا ـــ وہ گیا!

اہا! اب میں سمجھا - میں نے روٹی کھائی تھی اور وہ میرے پیٹ میں نظر آرہی تھی - آہ اب جب تک کہ اس روٹی کا خون نہ بن جائے اور یہ خون میری رگوں میں نہ پہنچ جائے اُسوقت تک روٹی کے نوالے نظر آتے رہیں گے -

تمام دنیا کا رفتاری ریکارڈ مات

الہ آباد - ۷ر اکتوبر - اجمیر کے مسٹر ایل ڈی عزملانی بابا نے چلنے میں دنیا کا ریکارڈ قائم کیا - آپ ۴ر اکتوبر کو ۷ بجے صبح روانہ ہوئے تھے اور آج چار بجے سہ پہر تک مسلسل چلتے رہے - اسطرح آپ نے ۸۰ گھنٹہ مسلسل چلکر ایک امریکہ کا ۷۲ گھنٹہ کا سابقہ ریکارڈ مات کردیا ہے -

پردۂ فلم

ہندوستان کی دوسری فلم ساز کمپنی

انجمن علی حسن آئی اے

مجھے اپنے ذاتی تجربہ و نظریہ سے پہلے تھوڑا سا یہ لکھ دینا بیجا نہ ہوگا کہ بیس سال کے معمولی انقلاب نے فلمی دنیا کو اتنی ترقی دی کہ آج ہندوستان آماجگاہ سنیما نظر آرہا ہے۔ امیروں کا کیا ذکر۔ گر غریبوں کی دل بستگی اتنی معمولی رقم میں ہو جاتی ہے کہ جس کو وہ خوشی خوشی دینا پسند کرتے ہیں۔ بہر حال سینما کی ترقی اس کے تماشے پر منحصر ہے یہ مانی ہوئی بات ہے کہ فلم کے ناخدا اور اس کے موجد اہل مغرب ہیں۔ لیکن سب سے پہلے نیویارک ہی میں قدم بڑھایا گیا۔ اور وہاں پہلے پہل کئی فلم ساز کمپنیوں کا افتتاح ہوا۔ جسکی اتباع اٹلی والوں نے کی اور کئی چھوٹی چھوٹی فلم کمپنیاں کھول دیں۔ کیونکہ رقص و سرود کا گرم بازار دلچسپیوں سے خالی نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ امریکہ بھی بیدار ہوا اور اپنی عظمت و توقیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس نے بھی ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء میں ایک بہت بڑی فلم کمپنی کا افتتاح کیا۔ جس کے روح رواں مسٹر ہارسلے تھے۔ چنانچہ اسٹوڈیو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اسٹوڈیو ۱۹۱۷ء میں بنائی گئی۔ اس کمپنی کو چند سال گذرنے کے بعد ایک دوسری فلم ساز کمپنی قائم ہوئی۔ جسکا نام "اسپشل فلم کمپنی" تھا۔ اس نے سب سے پہلی خاموش فلم "دی اسکاٹ مین" بنائی تھی۔ امریکہ کی اس مزید ترقی کو دیکھ کر نیویارک کی بھی تمام کمپنیاں ہالی وڈ میں آپہنچیں۔

لیکن ہمیں اس بات کی سخت تفتیش ہے کہ ہندوستان میں فلم کی تمہید کس سنہ سے ہوتی ہے کیونکہ انیسویں صدی تک شاید ہی ہندوستان میں کوئی شخص فلم کے نام سے بھی واقف ہو۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں فلم کی ابتدا ۱۹۱۲ء سے ہوئی۔ مسٹر پھالکے جو ایک تجربہ کار فلم ساز کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے بمبئی میں پہلی فلم ساز کمپنی "دی ہندوستان فلم کمپنی" کے نام سے قائم کی تھی۔ مگر یہاں پر ہمارا مقصد ہندوستان کی دوسری فلم کمپنی سے ہے۔ جو اگست ۱۹۲۵ء میں قائم ہوئی تھی جسکا ابتدائی نام "اسٹار فلم کمپنی" تھا اور اب وہی کمپنی "امپیریل مووی ٹون" کے نام سے مشہور ہے اس کمپنی کے مالک خان بہادر مسٹر اردشیر ایم ایرانی ہیں لیکن مسٹر عبدالعلی یوسف علی بھی اس کمپنی کے ایک خاص رکن سمجھے جاتے ہیں۔ مسٹر عبدالعلی یوسف علی کی ذات قابل تشریح نہیں۔ آپ صنعت فلم سازی کے معاملات میں کافی سے زیادہ دخل رکھتے ہیں۔ بہر کیف کمپنی مذکور اپنی فلمی صنعت کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے

اس کمپنی نے بعض بعض ایسی فلمیں بھی بنائیں جو نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک میں بھی کامیاب ثابت ہوئیں چنانچہ کمپنی نے حال ہی میں اپنا خاموش فلم مدھوری یورپ بھیجا تھا۔ جہاں یہ فلم بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس کے علاوہ "دختر لر" جو کہ فارسی زبان کا متکلم فلم ہے ایران میں اس کی نمائش ہونے کے بعد بڑی مقبولیت ہوئی۔ متکلم فلم نورجہاں جو کہ اردو زبان میں تھی۔ لیکن یہ پہلی ہندوستان کی انگلش ٹاکی ہے جسکو اہل یورپ نے بہت پسند کیا۔ لیکن ع

ع ان کے علاوہ اور بھی فلمیں ایسی ہیں جو تمام ہندوستان میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ مثلاً انارکلی، مدھوری، ہیوارڈ کا موتی، تلوار کا دھنی، وغیرہ

اس کے بعد جب ناطقات کا دور شروع ہوا اسوقت بھی کمپنی مذکور نے سب سے پہلے اس بات کی کوشش کی کہ وہ ہندوستان میں پہلی ناطق فلم تیار کرے۔ چنانچہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئی۔ اور اس نے ۱۹۳۱ء میں پہلی ناطق فلم "عالم آرا" تیار کر کے ہندوستان کی تمام فلم ساز کمپنیوں پر فوقیت حاصل کر لی۔

اس کے بعد نورجہاں۔ مدھوری (متکلم) سلوچنا سبھاگیہ سندری، ڈاکو کی لڑکی، اور اندرا ایم اے وغیرہ قابل تعریف فلم تیار کیے۔ یہ ایسی فلمیں ہیں جنکا اب تک ہندوستان میں جواب نہ مل سکا۔

باقی آیندہ

اقوال زریں

زندگی کی وقعت پانی کے بلبلہ سے زیادہ نہیں تاہم دو چیزیں چٹان کی طرح قائم رہتی ہیں۔ اول دوسروں پر مشکل کے وقت مہربانی کرنا۔ دوم اپنی مصیبت میں حوصلہ نہ ہارنا۔

خدا اور اپنی قوت بازو کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو

جوں جوں ہماری زندگی کا آفتاب ڈھلتا جاتا ہے توں توں ہماری خواہشات سایہ کی طرح بڑھتی جاتی ہیں

شہزادہ کی حیثیت میں جینے کی نسبت بادشاہ بن کر مرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔

جوانی ایک نادانی ہے۔ درمیانی عمر ایک جدوجہد۔ اور بڑھاپا ایک پشیمانی۔

اگر تمھیں اپنی زندگی عزیز ہے۔ تو وقت کو بے فائدہ ضائع مت کرو۔ کیونکہ زندگی وقت ہی سے بنتی ہے۔

دیو کی سی طاقت رکھنا اچھا ہے۔ مگر اسے دیو کیطرح استعمال کرنا ظلم ہے۔

نازک اور گورے ہاتھ سخاوت سے کبھی ناپاک نہیں ہوتے۔ سخاوت تو انھیں پہلے سے بھی زیادہ سفید بنا دیتی ہے

موج تبسم

ہوٹل کا مہمان۔ ذرا مجھے اس میز سے چینی تو بڑھا دیجئے۔

نووارد (منھ بنا کر) خانساماں سے کہئے۔

ہوٹل کا مہمان۔ معاف کیجئے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔

نووارد۔ کیا آپ نے مجھے خانساماں سمجھ لیا تھا۔

ہوٹل کا مہمان۔ نہیں ایک شریف آدمی۔

لیڈی ڈاکٹر۔ (ماما سے) تم اپنی بیوی کو اس دوا کے پانچ چمچے ہر صبح کو پلا دیا کرو۔

ماما۔ (حیرت سے) پانچ چمچے۔ یہ تو بالکل ناممکن ہے۔

لیڈی ڈاکٹر۔ کیا کہا ناممکن ہے! کیوں

ماما۔ اس لئے کہ گھر میں تو صرف تین ہی چمچے ہیں۔

شوہر! میں کبھی فضول خرچی نہیں کرتا۔ میں نے آجتک کوئی ایسی چیز نہیں خریدی جس کی اشد ضرورت نہ ہو۔

بیوی۔ اے سبحان اللہ! سال بھر ہوا تم نے وہ آلہ خریدا تھا جس سے جلتے ہوئے گھر کی آگ بجھائی جاتی ہے۔ لیکن کمبخت آج تک بیکار پڑا ہے۔

دلچسپ معلومات

سرد ملک گرم بنائے جا سکتے ہیں

قطب شمالی دنیا کا سب سے سرد و خشک مقام ہے۔ لیکن یورپ کے ایک پروفیسر نے جو موسمی فن کے تغیرات کا ماہر ہے یہ دعوے کیا ہے کہ اس کرہ زمہریر کو صحرائے اعظم افریقہ سے زیادہ گرم اور تپیدہ بنایا جا سکتا ہے اس کے نزدیک اس کا بہترین ذریعہ "نور افشاں یعنی (ریڈیم) دھات کا استعمال ہے۔ اسکا خیال ہے کہ اگر ریڈیم کی ایک معقول تعداد قطب شمالی میں ڈالدی جائے تو وہاں کی آب و ہوا ہزاروں برس تک کے لئے بدل جائے گی۔ بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب وہ خود ریڈیم کی امداد سے قطب شمالی تک پہنچنے کی کوشش کریگا

مچھلی کے پھیپھڑے نہیں ہوتے

مچھلی کو اگر تھوڑے عرصہ پانی سے باہر رکھا جائے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ مر جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حیوانی زندگی کے لئے آکسیجن گیس نہایت ضروری ہے اس کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ انسان اپنے پھیپھڑوں کے ذریعہ ہوا میں سے آکسیجن حاصل کرتا ہے لیکن مچھلی کے پھیپھڑے نہیں جبڑے ہوتے ہیں۔ اور انہی کے ذریعہ وہ آکسیجن کھینچتی ہے جو چھن چھن کر اندر جاتی ہے۔ اس لئے وہ آکسیجن سے محروم ہو جاتی ہے اور یہی وجہ اسکی موت کی ہے۔

افسانہ

ریاست کا دیوان

از منشی پریم چند بی اے

مسٹر مہتا اُن بدنصیبوں میں سے تھے جو اپنے مالک کو خوش نہیں رکھ سکتے۔ وہ اپنا کام دل سے کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کی تعریف ہو لیکن یہ حقیقت اُن کے پیش نظر نہ تھی کہ وہ محض اپنے کام کے نوکر نہیں بلکہ مالک کے نوکر بھی ہیں۔ جب اُن کے دوسرے رفقائے کار اپنے مالک کے دربار میں حاضری دیتے تھے تو وہ دفتر میں دماغ پاشی کرتے رہتے تھے۔ اسکا نتیجہ یہ تھا کہ دوسروں کی ترقیاں ہوتی تھیں۔ انعام و اکرام ملتا تھا۔ لیکن مہتا جی کسی نہ کسی الزام میں نکال دیے جاتے تھے۔ چونکہ اس قسم کے تلخ تجربات اُنھیں اپنی زندگی میں کئی مرتبہ ہو چکے تھے۔ اسلئے اس مرتبہ جب اُن کو راجہ صاحب ستیہ نے ایک اچھے عہدے پر سرفراز کیا تو انہوں نے صاحب کی راس گری ہی کو اپنی نوکری کا ماحصل قرار دے لیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دو سال کے اندر ہی ریاست کے دیوان بنا دیے گئے تنخواہ تو صرف پانچسو روپیہ ماہوار ملتی تھی مگر اختیارات بہت وسیع تھے۔ رائی کو پہاڑ بناؤ۔ یا پہاڑ کو رائی کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ راجہ صاحب عیش و عشرت میں مگن تھے اور نظم و نسق کا سارا بار مسٹر مہتا کے ہاتھ میں تھا۔ ریاست کے تمام حکام ان کی پوجا کرتے۔ بڑے بڑے رئیس نذرانہ دیتے یہاں تک کہ رانیاں بھی ان کی خوشامد کرتی تھیں۔

گرمیوں کے دن تھے پولیٹکل ایجنٹ کا دورہ تھا ریاست میں ان کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں راجہ صاحب نے مہتاجی کو بلا کر کہا "میں چاہتا ہوں کہ صاحب بہادر یہاں سے میرا کلمہ پڑھتے ہوئے جائیں"

مہتاجی سر جھکا کر دست بستہ عرض کیا "ان داتا کوشش تو یہی کر رہا ہوں۔

راجہ صاحب نے بگڑ کر کہا کوشش تو سب ہی کرتے ہیں مگر وہ کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسا یقینی طور پر ہو جائے اور تم وعدہ کرو کہ ایسا ہی ہوگا"

"پربھو ایسا ہی ہوگا"

"روپیہ کی پرواہ نہ کرنا"

"جو حکم ان داتا"

"کوئی شکایت میرے کانوں تک نہ پہنچے ورنہ تم جانوگے"

"نہیں سرکار۔ صاحب بہادر حضور کا کلمہ پڑھتے ہوئے یہاں سے جائیں گے"

"ہاں! میں بھی یہی چاہتا ہوں"

"دین بندھو! جان لڑا دوں گا"

"اب مجھے اطمینان ہوا"

ادہر تو پولیٹکل ایجنٹ کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اور مہتاجی کا بیٹا جے کرشن گرمیوں کی چھٹیاں بسر کرنے اپنے باپ کے پاس آیا۔ کسی کالج میں پڑھتا تھا۔ اور حال ہی میں اُسے ایک سیاسی تقریر کرنے کے جرم میں چھ ماہ کی سزا ہو چکی تھی۔ مسٹر مہتا کی ملازمت کے بعد وہ پہلی مرتبہ ستیہ آیا تھا تو اُسے راجہ صاحب نے خاص طور سے بلایا تھا۔ اور اُس سے دل کھولکر باتیں کی تھیں جے کرشن پر راجہ صاحب کی روشن خیالی کا بہت اثر پڑا تھا اور وہ اُنھیں مزدوروں اور غریبوں کا ہمدرد سمجھتا تھا۔ لیکن اب جو آیا تو اُس نے کچھ اور ہی رنگ دیکھا۔ پولیٹکل ایجنٹ کی مہانداری کے لئے کسانوں سے جبراً چندہ وصول کیا جا رہا تھا رقم کا تعین دیوان صاحب کرتے تھے اور اُس کا وصول کرنا پولیس کا کام تھا۔ داد نہ فریاد۔ پولیس ڈنڈے کے زور سے گاؤں گاؤں چندہ وصول کرتی پھرتی تھی سرکاری عمارتوں کی صفائی اور سڑکوں کی مرمت کے لئے ہزاروں مزدور بیگار میں پکڑے گئے تھے۔ بنیوں سے جبریہ رسد فراہم کی جا رہی تھی۔ جے کرشن حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور راجہ صاحب کے خیالات میں اسقدر انقلاب کس طرح ہو گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ والی ریاست کو ان افسوسناک مظالم کی خبر ہی نہ ہو۔ اور سب کچھ ماتحت حکام کی کارگزاریاں ہوں

رات بھر تو جے کرشن نے کسیطرح ضبط کیا لیکن صبح ہوتے ہی اُس نے اپنے باپ سے کہا "ریاست میں یہ کیا اندھیر مچا ہوا ہے۔ آپنے مہاراج کو ان چیرہ دستیوں کی اطلاع نہیں دی۔

مہتاجی نے آہستگی سے جواب دیا "بیٹا جب مہاراج ہی کا یہ حکم ہو تو کیا کیا جائے"

"تو ایسی حالت میں آپ کو علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی تمام ذمہ داری آپ کے سر لادی جا رہی ہے رعایا آپ ہی کو قصوروار سمجھتی ہے"

"میں مجبور ہوں۔ ماتحت حکام کو متنبہ کر دیا ہے کہ سختی نہ کی جائے لیکن میں ہر جگہ تو موجود نہیں رہ سکتا۔ اگر میں حکام سے باز پرس کروں تو اندیشہ ہے کہ وہ میری شکایت مہاراج سے کر دیں۔ یہ لوگ تو ایسے موقعوں کی تاک ہی میں رہتے ہیں۔ انہیں تو رعایا کو لوٹنے کا کوئی بہانہ چاہیئے۔ میں کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ باقی آیندہ

دیسی ریاستیں

اودھ کی ایک وسیع ریاست

اویل و کیمہرہ راجیہ!

از:- حضرت گردش لکھیم پوری

ناسپاسی ہوگی اگر ہم قارئین "صداقت" کا تعارف ایک ایسی مسلم نواز ریاست سے نہ کرائیں جس کے لئے اپنی رعایا کے ساتھ رواداری کا سلوک ہمیشہ سے خاندانی طرۂ امتیاز رہا ہو۔ مسلم اداروں، مسلم عبادتگاہوں۔ مسلم تقریبات، و تیوہاروں پر ریاست کی ہمیشہ نظر کرم رہتی ہے۔ اور بہتیرے مواقعات پر مالی امداد دیکر مسلم نوازی کا روشن ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

ریاست "اویل و کیمہرہ" (ضلع کھیری) اودھ کی وسیع ترین ریاستوں میں سے ایک ہے۔ جس کے واحد اور جائز وارث عالیجناب راجہ یوراج دت سنگھ صاحب جیسے بیدار مغز، منصف مزاج، عاقبت اندیش، اور فرض شناس راجہ ہیں۔ جن کی اعلےٰ قابلیت اور وسیع اخلاق کا ہر کس و ناکس کو اعتراف ہے۔ اس کے علاوہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں پر آپ کے فیوض مساوی ہیں۔ چنانچہ آپ کی طرف سے آج تک کوئی ایسا فعل نہیں ظاہر ہوا جسے "مسلم آزاری" کے مکروہ نام سے یاد کیا جائے۔ آپ زبانی دعووں کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں اور اُن کے مذہبی اداروں کو مالی امداد بھی پہونچاتے ہیں۔ آپ کا یہ فعل یقیناً اس قدر مستحسن ہے جو دوسروں کے لیے خضر راہ کا کام دے سکتا ہے ہم آپ کی اس بے لاگ پالیسی پر بحیثیت ایک مسلم مصنف کے اپنے دل کے عمیق ترین جذبات کیساتھ ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔

آپ ایک راجہ ہونے کے باوجود نہایت سادہ اور معروف زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور شب و روز ریاست اور رعایا کی بہبودی کے ذرائع پر غور و فکر کے ساتھ عمل پیرا نظر آتے ہیں۔ آپ کو ریاست کے کام اور اُس کی اصلاح سے غیر معمولی شغف ہے ایک طرف آپ ریاست کے امور کی نگرانی بھی کرتے ہیں اور دوسری طرف رعایا کی تکلیف کا سدباب بھی۔ رعایا کی استدعائیں عذر و معذرت آپ براہ راست خود بھی سماعت فرماتے ہیں۔ آپ کا یہ طرز عمل آپ کے پہلو میں ایک حساس اور درد مند دل ہونے کا بین ثبوت ہے۔

بخوف طوالت ہم آپ کے بہت سے ذاتی حالات کو اس جگہ نظر انداز کرتے ہیں۔ اگر حالات نے مساعدت کی تو کبھی آیندہ اشاعت میں پیش کریں گے تاہم جو کچھ پیش کیا جا رہا ہے وہ حق و صداقت کا اعتراف ہے"

سلور جوبلی ملتوی کردی

حیدرآباد دکن ۱۰ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ نظام حیدرآباد نے تخت نشینی کی سلور جوبلی کی تقریب کو ملتوی کرنے کا حکم دیدیا۔ یہ سلور جوبلی ۲۸ر دسمبر سے منانا قرار پائی تھی۔ اس کو ملتوی کرنے کی خاص وجہ بیان نہیں کی گئی۔

کمیونل اوارڈ کی ذمہ داری

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ پنڈت مدن موہن جی مالوی نے اس بیان کی تردید میں ایک جواب شائع کیا ہے جو سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ایم ایل اے نے جالندھر ڈویژن کے اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں حال میں کیا تھا۔ کہ کمیونل اوارڈ کی ذمہ داری خود پنڈت جی پر عائد ہوتی ہے۔

جواباً آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوا کہ جالندھر کے انتخاب کے سلسلہ میں سر پٹیل اور اور ڈیسائی میرے متعلق غلط بیانیاں کر رہے ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ سردار پٹیل نے میرے متعلق یہ فرمایا کہ کمیونل اوارڈ میری دستخطی درخواست پر نافذ ہوا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کی خواہش پر اور مہاتما جی کے رضامندی سے میں نے چند حضرات کے ساتھ مسٹر میکڈانلڈ کو یہ خط ضرور لکھا تھا کہ وہ اس معاملہ میں ثالثی فیصلہ دیں۔ مہاتما جی نے اس تجویز کی حمایت کی۔ لیکن سکھ اور مسلمان ثالثی فیصلہ کے لئے راضی نہ ہوئے اور یہ تجویز یہیں ختم ہو گئی۔

چار ماہ بعد مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے نہیں بلکہ برطانوی کابینہ فرقہ وارانہ مسئلہ میں اپنا فیصلہ شائع کیا جسے ثالثی فیصلہ کہنا بالکل غلط ہے۔

ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کا جلسہ

شملہ۔ ۵ اکتوبر۔ انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کا ۳۳ واں اجلاس آج مسٹر ہیٹ کی تقریر کے ساتھ شروع ہوا۔

سر محمد ظفر اللہ نے زلزلہ کوئٹہ کے سلسلہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کی خدمات کا ذکر کیا۔ اور سریاب کے اسٹیشن ماسٹر کی خدمات کا بالخصوص ذکر کیا۔ جو اگرچہ ان کا خاندان زلزلہ میں تباہ ہو چکا تھا۔ ۴۸ گھنٹہ تک ڈیوٹی پر رہے۔

سر ظفر اللہ خاں نے فیڈرل ریلوے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے کی مالی بنیاد کو مضبوط بنایا جائے۔ اور ریلوے کے افسروں سے کہا کہ وہ ریلیں تجارتی اصول پر چلائیں اور وہ تجاویز پیش کریں۔ جن پر حکومت ہمدردی سے غور کرے گی۔

ریلوے ممبر نے ریلوے آمدنی کے خسارہ کا بھی ذکر کیا کہ یہ موٹروں کے مقابلہ کی وجہ سے ہوا ہے اسلئے ریلوے افسروں کو مسافروں کیساتھ زیادہ ہمدردانہ برتاؤ کرنا چاہئے۔

قانون وراثت پر مضمون

مہاراجہ بڑودہ کا اعلان

بڑودہ۔ مہاراجہ بڑودہ نے قانون وراثت کے موضوع پر بہترین مضمون لکھنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

مضمون لکھنے والوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ انہوں نے یا تو بمبئی یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کی ہو اور کم از کم دس سال تک وکالت کی ہو۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ١٩٠٨ء

نمبر مقدمہ ١٦٢٩

بعدالت مال مقام تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

جاگیشور — مدعی

بنام مساۃ زوجہ جودھانندن — مدعا علیہ

بنام مساۃ زوجہ جودھانندن قوم برہمن ساکن موضع اُوتون تحصیل بدھونہ ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باقی لگان کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ ١٨ ماہ اکتوبر ١٩٣٥ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام تحصیل ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ١٩٣٥ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

جسٹس پارٹی کی تنظیم کیلئے ایک کروڑ کا چندہ

گنٹور۔ ۱۰ اکتوبر۔ اندھرا ڈسٹرکٹ جسٹس پارٹی کانفرنس نے جو کہ راجہ آف بوبلی وزیر حکومت مدراس کی زیر صدارت منعقد ہوئی تھی۔ پارٹی کی تنظیم کے لئے ایک کروڑ روپیہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں سے ایک لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ کے لئے ڈیلی گیٹوں نے خود ہی وعدہ کیا ہے۔ راجہ صاحب موصوف نے ۱۵ ہزار روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے۔

چندہ جمع کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ راجہ آف بوبلی اُسکے چیرمین مقرر ہوئے ہیں۔

غازی آباد میونسپلٹی کی زبوں حالی

غازی آباد۔ ۵ اکتوبر۔ غازی آباد میونسپلٹی کے حسابات بابتہ سال ۳۵-۱۹۳۴ء کے بارے میں آڈیٹر نے معائنہ کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ آئندہ اسبات کا خیال رکھا جائے کہ اخراجات آمدنی سے زیادہ نہ بڑھنے پائیں۔ کیونکہ اخراجات کا بڑھنا دیوالیہ کی نشانی ہے۔

بورڈ کا حساب یہ ہے کہ یکم اپریل ١٩٣٤ء کو بورڈ کی کیش بک میں ۱۱۸۱۹ روپیہ ۵ آنے ۹ پائی باقی تھے۔ سال زیر رپورٹ میں ۴۳۰۱۰۴ روپیہ ۲ ر کی آمدنی اور ۷۰۲۵۰۶ روپیہ ار کا خرچ ہوا۔ سال کے آخر میں ۴۹۳۷ روپیہ ۴ ر ۷ پائی باقی رہے۔ مذکورہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اخراجات آمدنی بڑھ گئے۔ کل ٹیکس میں صرف ۷۷ فیصدی وصول کیا گیا۔ اور سال کے آخر میں ۵۲۱۴ روپیہ ۷ ر ۱۰ پائی کی وصولی باقی رہ گئی کرایہ کی وصولی میں بھی صرف ۷۶ فیصدی کرایہ وصول کیا جا چکا

نئے وائسرے ۱۱ اپریل کو آئینگے

بمبئی ۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۱ اپریل ١٩٣٦ء کو چارج لیں گے۔ حلف وفاداری ۱۱ اپریل کو بمبئی کا دکینش ہال میں اُٹھایا جائے گا۔ لارڈ ولنگڈن دو گھنٹے پہلے لندن کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

ہندوستان میں صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد لارڈ لنلتھگو جو رائے قائم کریں گے اُسپر فیڈریشن کے قیام کا انحصار ہوگا۔ آتے ہی آپ اپنے ہاتھ میں صوبجاتی آزادی شروع کرنے کا کام لیں گے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس

اُناؤ۔ ۲ اکتوبر آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا سولہواں سالانہ اجلاس ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو رائے بریلی (اودھ) میں ہوگا۔

عدووا اور عدیغراط کے قریب ابھی گھمسان لڑائی جاری ہے

تعزیری تدابیر کے متعلق برطانیہ اور فرانس میں اتحاد

جنیوا ۹ راکتوبر - ۱۱½ بجے رات - تعزیری تدابیر کے اطلاق کے بارے میں حکومت آسٹریا اور حکومت ہنگری نے تعاون کرنے سے انکار کردیا - اس سے اتحاد میں قدرے فرق پڑ گیا ہے - ممکن ہے کہ اس سے سوئٹزرلینڈ اور یوگوسلیویہ کے رویہ پر بھی قدرے اثر پڑے - لیکن اگر آسٹریا نے یہی رویہ قائم رکھا تو بھی عام پوزیشن پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا - اور آسٹریا اور ہنگری کے علاوہ اور کوئی حکومت مخالف رویہ اختیار نہیں کرے گی - معلوم ہوا ہے کہ کونسل ایک کمیٹی کا انتخاب کرے گی جو تعزیری کارروائی عملدرآمد کرنے کی تاریخ کا بھی فیصلہ کرے گی

برطانیہ اور فرانس میں اتحاد

فرانسیسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ تعزیری تدابیر اختیار کرنے کے بارے میں برطانیہ اور فرانس کے ماہرین میں قطعی سمجھوتہ ہوگیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ تعزیری تدابیر اس طریقہ پر اختیار کی جائیں گی جو زیادہ سے زیادہ موثر ہوں اور کم سے کم اشتعال دلانے والی - یہ تجویز کی جاتی ہے کہ اسلحہ جات کی فروخت کے متعلق پابندیاں اور سخت کی جائیں - حبش کے جانے والے عام مال پر سے پابندیاں اٹھائی جائیں - جو ہتھیار بارود اور اسلحہ جات بنانے کے کام آتی ہیں ان کی ممانعت کردی جائے گی اور اٹلی کے ساتھ تجارت کو بہت زیادہ محدود کردیا جائیگا -

سفارتی علاقہ پر بمباری نہ ہوگی

روم ۹ راکتوبر بیان کیا جاتا ہے کہ حبش میں سفارتی علاقہ پر بمباری کا خطرہ بے بنیاد ہے - کیونکہ ہوائی جہاز اس حصہ کو چھوڑ دیں گے اس کا بستہ جھنڈے سے لگایا جائے گا -

کیا عدووا پر ابھی قبضہ نہیں ہوا!

عدیس ابابا - بیان کیا جاتا ہے کہ عدووا اور عدیغراط پر دوبارہ قبضہ کرنے کی خبر بے بنیاد ہے لیکن دونوں شہروں کے قریب جنگ جاری ہے - اطالوی ہوائی جہاز اوپر گشت لگا رہے ہیں - حرار پر بم نہیں برسائے گئے -

جنگ بند نہیں ہوگی

روم ۹ راکتوبر - باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی فوج نے جو پوزیشن حاصل کی ہے اسکو مستحکم کیا جا رہا ہے - اور موجودہ جمود کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جنگ گفت وشنید کے ذریعہ ختم ہوگی -

برطانیہ کے رویہ کی مخالفت

جنیوا - ۹ راکتوبر - ایک کثیر اجتماع کی موجودگی میں اور ایک منتظر فضا میں ڈاکٹر بینس نے لیگ اسمبلی کے منعقد کردہ اجلاس کا افتتاح کیا - اجلاس شروع ہونے پر آپ نے پہلے وہ اسباب بیان کئے جن کی بنا پر اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرنے کے بجائے اجلاس جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا - آپ نے فرمایا کہ اس کی دو وجہ ہیں کہ فوجی حملہ کی وجہ سے نازک صورت حالات پیدا ہوگئی ہیں - دوم لیگ کونسل ایک ایسے مرحلہ پر پہونچ گئی ہے - جبکہ اسمبلی کے ساتھ اشتراک عمل ضروری ہو گیا -

اٹلی کے خلاف تعزیری تدابیر اختیار کرنے کے بارے میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان اختلاف ہے فرانس کہتا ہے کہ تعزیری کارروائی بتدریج ہونا چاہئے - اور شروع میں اسکو صرف اقتصادی دباؤ تک محدود رکھا جائے - اس کے برعکس کارروائی فوراً ہونا چاہئے اور موثر ہونا چاہئے -

حبشی عورتوں کا جذبہ حب الوطنی

عدیس ابابا - ۹ راکتوبر - اگرچہ حبشی علاقہ میں اطالوی فوجیں برابر بڑھتی چلی جارہی ہیں - لیکن حبشیوں نے بھی اطالوی علاقہ کو فتح کرکے اپنی کمی کو پورا کرلیا ہے اسی وجہ سے حبشی افواج میں ناامیدی و مایوسی نظر نہیں آتی - وال - وال اور اریٹریا میں جہاں حبشی افواج کا داخلہ ہوا ہے ان کا ڈسپلن قابل تعریف ہے سول آبادی کو انہوں نے کوئی نقصان نہیں پہونچایا - یہاں پر حکومت حبش کی جانب سے جو خبریں بہم پہونچائی جاری ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدووا اور عدیغراط کی فتح ہوجانے کی خبریں بالکل بے بنیاد ہیں - اکسم کی فتح کو کوئی حبشی فوجی یقین نہیں کرتا - چونکہ وہ ان کا مذہبی مقام ہے اور اسکے متعلق روایات مشہور ہیں کہ کوئی گوری قوم اسے فتح نہیں کرسکتی - حبشی عورتیں فوجوں کو برابر جوش دلاتی رہتی ہیں - اور ان میں اپنے وطن کی آزادی برقرار رکھنے کا زبردست جذبہ نظر آتا ہے -

روم - ۹ راکتوبر - جنگ کے متعلق سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ ۸ راکتوبر کو تمام مورچوں پر سکون رہا صرف گشتی کارروائی ہورہی ہے اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ گشت لگایا گیا - آخری صف کے سلسلہ رسل ورسائل قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے -

عدیس ابابا - ہوائی حملوں کے خلاف احتیاطی تدابیر کے طور پر دارالخلافہ میں سرشام سے سورج نکلنے تک بالکل اندھیرا رہے گا - سڑکوں کی تمام روشنی گل رہے گی اور موٹرکاریں بھی لگاکر نہیں چل سکیں گی - مکانات میں روغنی دریچہ روشنی رکھی جائے گی - اور کھڑکیاں بند رہیں گی -

خبروں کو سنسر کرنے کے لئے بلجین افسر مقرر کردیے گئے ہیں - اور فوجی کارروائی کے متعلق کوئی خبر بغیر سنسر کیے نہیں بھیجی جاتی ہے - گمنام امریکنوں نے شہنشاہ حبش کو دو ہوائی جہاز پیش کیے ہیں - ان لوگوں نے نیویارک سے حبش تک لانے کا خرچ بھی خود ہی دیا ہے - اطالوی وزیر کو آج پاسپورٹ دیدیا جائے گا -

اکسم پر حملہ کرکے جنرل ڈلبونو نے فرانس کو ناامید کردیا ہے کہ سائنور مسولینی عدووا کو فتح کرنے کے بعد گفت وشنید کرے گا - لیکن اعتدال پسند طبقہ کی رائے ہے کہ اکسم کی فتح کے بعد صلح پیشکش کی جائے گی -

بمبئی میں اثر

بمبئی ۹ راکتوبر - لیگ نے اٹلی کے خلاف تعزیری تدابیر اختیار کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے بمبئی کے اطالوی حلقوں میں جن میں بیوپاری فرمیں بھی شامل ہیں زبردست جوش وخروش پیدا ہوگیا ہے - اور یہ اندیشہ ہے کہ سفر کے ذریعہ اٹلی کو جو فائدہ پہونچتا ہے اس پر بھی کافی اثر پڑے گا - ابھی سے اسکا اثر شروع ہوگیا ہے اطالوی جہازوں سے یورپ کا سفر منسوخ کردیا گیا ہے اور ہر آن لوگ لیرا (اٹلی کا سکہ) منظور نہیں کررہے ہیں - اور بیوپاریوں نے بھی اٹلی کے مال کے آرڈر منسوخ کردیے ہیں -

معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے جہازران کمپنیوں نے یہ انتظام کرلیا ہے کہ ان کے جہاز ہنگامی صورت حالات پیدا ہونے پر بندرگاہ بمبئی کے بجائے اور بندرگاہوں پر کھڑے ہوجائیں -

سکھ مسلم زمینداروں کی کانفرنس

شیخوپورہ ۔ ۷ اکتوبر ۔ زمینداروں کی ایک عظیم الشان کانفرنس ۶ اکتوبر سے کاموں کے بارے میں شروع ہوئی روہ کل ختم ہوگئی ۔ اس کانفرنس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا تھا جس میں زمینداروں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ پیر جماعت علی کی اقتصادی بائیکاٹ کی تحریک سے مشتعل نہ ہوں۔ کانفرنس کی صدارت سردار کرم سنگھ ایک سرکردہ زمیندار اور رئیس نے کی۔

مسلم دیہاتیوں کو متنبہ کیا گیا کہ بیرونجات کے علاموں کو اپنے دیہات میں آنے کی اجازت نہ دیا کریں جو محض دیہات کی فرقہ وارانہ یگانگت میں بدامنی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تقریباً دس ہزار سکھ اور مسلمان کسان اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ اور اس کانفرنس میں بھی وہی رزولیوشن پاس کئے گئے جو ایک ہفتہ بیشتر لائلپور کی زمیندار کانفرنس میں پاس ہوئے تھے۔

میسورا اسمبلی کا اجلاس شروع

میسور ۔ ۸ اکتوبر ۔ میسور کی نمائندہ اسمبلی میں دسہرہ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر مرزا اسمٰعیل ۔ دیوان میسور نے اسمبلی کے ممبروں کا خیر مقدم کیا ۔ کہ وہ فیڈرل انڈیا کی ایک نئی اور عظیم سیاسی طاقت کے نمائندے ہیں آپ نے تمام برطانوی وزرا اور ہندوستان کے گورنر جنرل کو خراج تحسین ادا کیا ۔

مسٹر چنگالوریا ریڈی نے اسمبلی کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے مستقبل کے متعلق خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ میسور اس مستقبل کی ترقی میں کافی حصہ لے گا ۔

سر گلینسی سری نگر میں

سری نگر ۔ ۸ اکتوبر ۔ جے گلینسی پولیٹکل سکریٹری مختصر سے دورہ کے بعد سری نگر پہنچے

زعماء و علماء ہند و مشاہیر اسلام کا اہم اجتماع

مرکزی جمعیت علماء ہند کانپور کے سالانہ اجلاس کیساتھ

آل انڈیا پولیٹکل کانفرنس

بدایوں میں ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوگی !

مسجد شہید گنج ۔ دستور جدید سے استفادہ ۔ مسئلہ ٹھیکہ حجاز پر غور ۔ اور مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے یہ اہم و ضروری اجلاس زیر صدارت عالیجناب الحاج سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب ایم ایل اے منعقد کیا جارہا ہے۔

امید ہے کہ مسلمانان ہند ہر گوشہ سے شریک ہو کر اس اجلاس کو کامیاب بنائیں گے۔

الداعیان

صدر استقبالیہ (خان بہادر شیخ) سید محمد بیگ بیارئیس شیخوپورہ نائبین صدر مولانا خواجہ نظام الدین قادری مولانا عبدالواحد عثمانی (فاضل ادیب) شمس الاطبا حکیم ناصر الدین احمد رئیس ۔ شیخ احترام الدین حیدر (رئیس) مسٹر صبیح الدین بیرسٹر مولوی منعم بخش قادری ۔ مسٹر جواد بخش قادری ۔ سکریٹریاں مولوی محمد یحییٰ ایڈوکیٹ ۔ مسٹر نہال الدین وکیل ۔ مولانا عبدالصمد مقتدی ۔ مولانا یعقوب بخش راغب ۔ حافظ ظہور احمد میونسپل کمشنر ۔ مختار ۔ شیخ محبوب احمد آنریری مجسٹریٹ ۔ اراکین مجلس استقبالیہ مولوی محمد ابوالحسن قادری چیرمین میونسپل بورڈ ۔ مولوی ریاض الدین ایڈوکیٹ ۔ مولوی منصور علیخاں وکیل ۔ مسٹر علی مقصود وکیل ۔ مولوی عبدالصمد قادری ۔ مولوی حکیم مفضل الرحمن ۔ مولوی جلیل القدر میونسپل کمشنر ۔ مولوی سید ضیاء علی کاظمی (مولوی) عبدالواجد قادری

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

سکونِ دل

پروفیسر اکبر خان دہلی

یہ انساں کم نظر انساں زر و سیم و جواہر پر
نہیں معلوم آخر کیا سمجھ کر جان دیتا ہے
یہ وقر بے بہا یہ بیش قیمت آتشیں گوہر
یہ وہ چیزیں ہیں جن پر آدمی ایمان دیتا ہے

مگر اے کاش اس ناداں کو یہ معلوم ہو جاتا
سکونِ دل کبھی ان سے میسر ہو نہیں سکتا

زر و سیم و جواہر ہے ان انسانوں کا سرمایہ
جو سرمایہ پرستی ہیں سکونِ دل کے دشمن ہیں
وہ ایواں جن کے حصہ میں سکونِ دل نہیں آیا
زر و سیم و جواہر کے تباہی خیز خرمن ہیں

فنا ہوتی ہیں جب روحیں جہانِ زر پرستی میں
بپا ہوتا ہے اک محشر سکونِ دل کی بستی میں

میں شاعر ہوں مری دولت سکونِ دل ہے دنیا میں
توکل ہے مرا مذہب، تخیل ہے میرا ایماں ہے
میں جامِ جم کے ذرے دیکھتا ہوں خاکِ صحرا میں
انہی ذروں میں قیصر کا عظیم الشان ایواں ہے

گدائی میں شہنشاہی کا جوہر میرا حصہ ہے
جو آنکھوں سے ٹپکتا ہے وہ گوہر میرا حصہ ہے

یہ وہ گوہر ہے جس پر ابرِ نیساں رشک کرتا ہے
یہ وہ گوہر ہے جس میں راز دنیائے ہستی کا!
یہ وہ گوہر ہے جسمیں خون اپنا رنگ بھرتا ہے
یہ وہ گوہر ہے جسمیں زعم باطل خود پرستی کا

کبھی انساں کو مغرور ہونے ہی نہیں دیتا
غمِ انسانیت سے دور ہونے ہی نہیں دیتا

غروبِ مہر میں پنہاں طلوعِ ماہ میں عریاں
مری دنیا میں سیم و زر کا بھی اک خاص حصہ ہے
سکونِ دل مری دنیا سے لیجاتا ہے ہر انساں
سکونِ دل مری دنیا کا راحت خیز قصہ ہے

یہ وہ قصہ ہے جسکو اہلِ دولت کہہ نہیں سکتے
سکونِ دل کی دنیا میں یہ ظالم رہ نہیں سکتے

دنیائے اسلام

ترکی جرنیل محمد وہیب پاشا حبش کے میدانِ جنگ میں

حبشی افواج کے منظم دستے میدانِ جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں ہزاروں جوان محاذِ جنگ کی طرف نہ جاتے ہوں تازہ دم اور نئی سپاہ کے علاوہ پرانی منظم فوج کے سپاہی بھی تین محاذوں میں تقسیم کر دیے گئے ہیں ہرار اور اوگڈن کی طرف کئی ہزار فوجیں بھیجی گئی ہیں لگ متی کے گورنر بتیودو مکونن شمالی محاذ کی دس ہزار افواج کی قیادت کر رہے ہیں۔

فوجوں کی روانگی کے منظر کو سپاہیوں کے اہل و عیال اور بچوں کے جوش و خروش نے بہت اثر انگیز بنا دیا ہے جب سپاہی میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو وہ ایک آخری تصور کے ساتھ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں۔

شہنشاہ حبش نے ترکی جرنیل محمد وہیب پاشا کو جنوبی فوج کا قائد اعلےٰ مقرر کیا ہے وہ دو ہفتہ ہوئے اپنی منظم تربیت یافتہ اور اور عظیم الشان فوج کے ساتھ ہرار کے محاذ پر پہونچ چکے ہیں۔ انہوں نے ایک مزید فوج طلب کی تھی۔ چنانچہ اُن کو ایک اور زبردست فوج بھیجدی گئی۔ اس محاذ کو حبش کا بہترین محاذ تصور کیا جاتا ہے

اغلب خیال یہ ہے کہ اٹلی اس سرحد پر آغازِ جنگ میں پہل نہیں کرے گا۔ بلکہ اُس کو خوب سوچ سمجھ کر حملہ کرنا ہوگا۔ وہیب پاشا والوں کے قرب و جوار میں نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ ایک فوجی افسر کا بیان ہے کہ وہیب پاشا نے جنگی سرگرمیوں کے آغاز کے لئے بہت اہم مقام کا انتخاب کیا ہے اور یہ انتخاب اُن کی حربی فراست کی دلیل ہے۔

عدیس ابابا میں اس محاذ کے سلسلہ میں اطالوی نقل و حرکت کی جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کی فوجیں عصب میں جنگی لائن قائم کر رہی ہے۔

حبش کا ولیعہد واللو میں دفاعی تدبیر میں مصروف ہے حبش کے ولیعہد کی کمان میں دو لاکھ جنگجو سپاہی دلیری کے ساتھ احکام کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ محاذ اٹلی کے لئے بہت ہی دشوار ہوگا۔ کیونکہ اس طرف صحرائے دنکلی کے سخت جان قبائل آباد ہیں۔ اور راہیں دشوار و ناقابل عبور ہیں۔

شاہ حبش نے امیر کمبر انتوری کو جو حبشی رعایا میں داخل ہو چکے ہیں اور فوجی تربیت کے ماہر ہیں جدید فوج کی تعلیم و تنظیم کی خدمت پر مامور کیا ہے امیر کمبر قبائلی پہاڑی اور گوریلا جنگ کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ وہ فی الحال وال لاجا میں فوجی تنظیم میں مصروف ہیں۔

معاصر البلاغ کا نامہ نگار رقم طراز ہے کہ ذیلی ٹیلی گراف کے نامہ نگار سیاسی کے قول کے مطابق مسولینی برطانیہ کی عملی تدابیر کا مقابلہ کرنے سے غافل نہیں ہے۔ اس نے طرابلس میں اطالوی فوجیں جمع کرلی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ کی ستر ہزار فوج اور ۵۰۰ طیارے طرابلس میں موجود ہیں۔ مقامی فوجیں اس کے علاوہ ہیں۔

عرب میں انگریزی اثرات

امیر کویت اور حکومت برطانیہ کا معاہدہ

امیر کویت شیخ احمد جابر عراق و مصر کے دورہ سے واپس آگئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے واپسی میں برطانوی نمائندہ سے گفتگو کی جس کو بہت ہی مخفی رکھا گیا ہے۔

غالبًا یہ گفتگو کویت میں انگریزی طیارہ گاہ کے قیام کے متعلق ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۳   ۱۵ یوم دوشنبہ - ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء   نمبر ۱۶

جبش واطالیہ

جمعیت اقوام نے اب تک جو فیصلے کیے ہیں وہ اٹلی کے مالی و اقتصادی بائیکاٹ کے مختلف طریقوں پر مشتمل ہیں - مثلاً ابتدائی تدبیر یہ تجویز کی گئی ہے کہ اٹلی کی حکومت یا کسی پبلک جماعت یا افراد کو کسی ملک میں کوئی قرضہ نہ دیا جاوے - دوسری تجویز یہ ہے کہ کوئی ملک اپنی خام اشیاء کو اٹلی کے ہاتھ نہ فروخت کرے اور نہ اٹلی کی مصنوعات خریدا جاوے -

بخلاف اس کے جبش کو اس قسم کی تمام سہولتیں بہم پہونچائی گئی ہیں تاکہ وہ روپیہ بھی فراہم کر سکے اور اس سے سامان خورد و نوش اور سامان حرب خرید سکے

اس اقتصادی بائیکاٹ سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ اٹلی رفتہ رفتہ اقتصادی پریشانیوں میں مبتلا ہو کر مجبور ہوگا کہ وہ جبش سے صلح کرلے -

مگر فی الحال تو اٹلی پر جمعیت اقوام کے اقتصادی بائیکاٹ کا کوئی اثر نہیں ہے اور جنیوا - لندن پیرس اور روم سے جو خبریں آرہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بلا پس و پیش جبش کے اہم حصوں پر قبضہ کرتا جارہا ہے یہ خبریں بھی آرہی ہیں کہ جبش کے بعض نمک حرام سردار بغاوت پر آمادہ ہوگئے ہیں - چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ علاقہ میکالہ کا ایک سردار حکومت اٹلی کے ساتھ مل گیا - کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس ۱۲ ہزار فوجی آدمی اور ۲۰ ہزار رائفلیں ہیں - شمالی لینڈ اور جبش کی سرحدوں کے قریب اطالوی ہوائی جہازوں نے ایک قادر پر ۴۰ فٹ تک گولہ باری کی ہے

اطالویوں نے بعض ایسے حصوں پر قبضہ کرلیا ہے کہ جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ اٹلی کی اسکیم کا پہلا حصہ پورا ہوگیا ہے -

کہا جاتا ہے کہ اٹلی نے مشرقی افریقہ میں ۱۶۰۰ مربع میل کے علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے جس کے ۶ سرداروں نے بغاوت کی ہے - بہرحال اٹلی ملک جبش پر قبضہ کرتا جارہا ہے اور جمعیت اقوام اقتصادی بائیکاٹ کی دھمکیوں میں مصروف ہے - اور قانون داں قانونی نکتوں کے حل کرنے کی فکر میں منہمک اور اُن کی رپورٹیں تیار کرنے میں مصروف ہیں -

ابھی تک جبش و اطالیہ ہی آپس میں نبرد آزما ہیں - اور دوسری طاقتیں حالات کا اندازہ لگا رہی ہیں مگر یہ ناممکن ہے کہ یہ صورت حال عرصہ تک قائم رہ سکے - غالباً اٹلی عرصہ تک اس بات کو نہ برداشت کر سکے گا کہ تمام حکومتیں جبش کو سامان حرب وغیرہ پہونچائیں - اور وہ منھ تکتا رہے - یقینی طور پر اس میں ہیجان پیدا ہونا لازمی ہے -

اس صورت میں بہت زیادہ امید ہے کہ یہ جنگ صرف جبش و اطالیہ کی جنگ نہ رہے گی بلکہ عالمگیر صورت اختیار کرلے گی - اور اس کے جو کچھ ہولناک نتائج برآمد ہوں گے وہ ظاہر ہیں - کیونکہ اسوقت سارا یورپ اس جنگ میں شریک ہوجائے گا اور اُسوقت جو انجام ہوگا وہ پوشیدہ نہیں -

بہرحال دیکھیئے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے -؟

آئینہ کان پور

میونسپل بورڈ

۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا -

سب سے پہلے چیرمین صاحب نے ریوائزنگ کمیٹی کے لئے رائے بہادر بابو برجیندر سروپ اور حاجی فخرالدین صاحب کے باقاعدہ منتخب ہونے کا اعلان کیا -

مسز بھٹناگر کی یہ تجویز کہ گذشتہ بورڈ کے رزولیوشن کو منسوخ کرکے دوبارہ رزولیوشن پیش کیا جائے کہ ماڈرن اسکول میں دو مزید ٹیچر رکھے جائیں اسلئے منظور نہ ہوسکی کہ اس کے موافق صرف ۱۴ ووٹ آئے -

پنڈت رگھبر دیال بھٹ کا یہ رزولیوشن کہ نہر کی پٹری کے پاس ایک میونسپل بازار لگایا جائے منظور ہوا -

سردار اندر سنگھ کی تحریک پر رائے پوروہ میں ایک بم پولیس اور ہمیر پور روڈ نین نالیاں اور کالپی روڈ کی خراب حالت کی طرف محکمہ پبلک ورکس کی توجہ دلانے کے رزولیوشن پاس ہوئے -

صوبے کے تین ٹرسٹوں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی گورنمنٹ نے بنائی ہے اُس کے متعلق اگزیکٹیو افسر اور میڈیکل افسر آف ہیلتھ سے رپورٹ مانگی گئی ہے - جو آئندہ جلسہ میں پیش ہو کر گورنمنٹ کو بھیجی جاوے گی

بورڈ نے ٹیکسوں کی وصولی کیلئے بورڈ کے ملازمان کو انعامات دینے کی تجویز منظور کردی ہے -

مسلم لائبریری کو تین سو روپیہ کی گرانٹ دینا منظور ہوا ہے - اور سری گراند لائبریری کو ۵ روپیہ ماہوار اور دو سو روپیہ کی گرانٹ دینا منظور ہوا ہے -

اس جلسہ میں گورنمنٹ کے واٹر ورکس کے انجنیر صاحب نے ۲۴ گھنٹہ پانی برابر دینے اور پانی کی بربادی کو روکنے کے معاملہ میں مشورہ دیا -

انٹر کالجیٹ ٹورنامنٹ کو پانی کے کھیلوں کے لئے بورڈ نے ایک سو روپیہ دینا منظور کیا ہے -

امپروومنٹ ٹرسٹ

۱۱ر اکتوبر کو مسٹر ای - ایم سوٹر کی صدارت میں کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ ہوا - جس میں ایک سو انسٹھ ۱۵۹ پلاٹوں کے ۴ لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ میں فروخت کرنے کی منظوری دی - اسی طرح اس سال ۶ ماہ میں ۱۲ لاکھ روپئے کے پلاٹ فروخت ہوئے

جلسہ میں یہ بھی طے ہوا کہ انجنیرنگ سب جناموں کی رجسٹری مطالبات کے اصول اور ٹرسٹ کے رقبوں میں نئی عمارتوں کے بنائے جانے کی نگرانی وغیرہ کا کام زمینوں کی زیادہ فروخت کی وجہ سے چونکہ بڑھ گیا ہے اسلئے عملہ بھی بڑھایا جاوے - اور اس کے متعلق دوبارہ تنظیم کی جاوے اور اس اسکیم پر بہت جلد دوبارہ غور کیا جاوے

انجنیرنگ کے کام کے لئے ۲½ لاکھ روپیہ کے ٹنڈر منظور ہوتے ہیں -

۳۵-۱۹۳۴ء کی سالانہ رپورٹ بھی منظور ہوئی -

ٹرسٹ کے آئندہ ۵ سال کے پروگرام کی بابت ٹرسٹ انکوائری کمیٹی میں بھیجنے کے لئے تجاویز پر بھی غور کیا گیا - جن میں بہت بڑے بڑے رقبوں کی ترقی اور شہر کے بہت گنجان حصوں کی صفائی شامل ہے -

ٹرسٹ نے آئندہ ۵ سالوں میں زمینوں کے حاصل کرنے کا تخمینہ ۱۶ لاکھ روپیہ اور انجنیرنگ میں ۴۴ لاکھ روپیہ کے خرچ کا تخمینہ کیا ہے - اور آئندہ ۵ سال میں آمدنی کا اندازہ ۶۰ لاکھ روپیہ کیا ہے جس سے متذکرہ بالا مصارف ہوں گے -

فرسٹ ایڈ کے درجے

ڈاکٹر ایچ کے لودی میونسپل اسکول ہیلتھ افسر ۲۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ہر منگل و جمعرات کو ۴½ بجے شام کو فرسٹ ایڈ کے درجے بالغ آدمیوں کیلئے جاری کریں گے جس سے ٹیچر، اسکاوٹ ماسٹر - اور دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں - (باقی کالم ۲ پر)

امپروومنٹ ٹرسٹ کی تحقیقاتی کمیٹی کے سوالات

صوبہ متحدہ کی ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ کمیٹی کی طرف سے بغرض جوابات مندرجہ ذیل گشتی سوالات شائع ہوئے ہیں جو صاحب چاہیں اپنے جوابات سکریٹری کمیٹی مسٹر آر این رائے اسسٹنٹ اگزیکٹیو افسر امپروومنٹ ٹرسٹ لکھنو کے پاس بھیجدیں :-

۱ - کیا آپ صوبہ ہذا کے تین امپروومنٹ ٹرسٹوں کی مالی حالت - دین لین - کے بارے میں کوئی خاص مشورہ دینا چاہتے ہیں خصوصاً مندرجہ ذیل امور کے متعلق آپ کیا تجویز کرتے ہیں :-

الف - ٹرسٹیوں کے ذمہ سرکاری قرضہ جات باقی ہیں اور جن کی ادائیگی ہنوز نہیں ہوئی ہے اُن کی بابت آپ کی کیا رائے ہے -

ب - آئندہ ٹرسٹوں کو کس طرح مالی امداد دی جائے کوئی نیا ٹیکس لگا کر یا کسی اور ذریعہ سے -

۲ - کیا آپ کے نزدیک ٹرسٹیوں کی جاری کردہ اسکیمیں اچھی طرح مکمل ہوگئی ہیں اور وہ ہر لحاظ سے مفید عام ہیں -؟ اگر نہیں تو اُن کو ترقی دینے کیلئے آپ کیا صلاح دیتے ہیں -

۳ - تینوں ٹرسٹوں میں سے کسی کے آئندہ پنجسالہ پروگرام کے متعلق آپ کوئی خاص سفارش کرنا چاہتے ہیں؟

۴ - آپ کی رائے میں کیا گندے مکانات کو صاف کرکے مزدوروں اور طبقہ غربا کے لئے مکانات تعمیر کرنے کے بارے میں کوئی خاص تدابیر اختیار کیا جانا ضروری ہے اسکے بارے میں اپنی منصفانہ تجویز تحریر کیجیے

۵ - لکھنو، الہ آباد، اور کانپور کے امپروومنٹ ٹرسٹوں اور میونسپلبورڈوں کے موجودہ تعلقات کے بارے میں آپ کوئی خاص تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں -

۶ - کیا آپ کے نزدیک امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ مجریہ ۱۹۱۹ء کے عمل میں کوئی نقص ہے جو آپ کے خیال میں ایکٹ مذکور میں ترمیم کیے جانے سے رفع ہو سکتا ہے - کیا آپ کے خیال میں یہ ضروری ہے کہ قانون کی رو سے جو اختیارات ٹرسٹ کے چیرمین کو حاصل ہیں اُنمیں سے بعض ٹرسٹ کے اگزیکٹیو افسروں کو تفویض کردیا جائے تاکہ ایکٹ کا مقصد پوری طرح حاصل ہوسکے - اس بارے میں مفصل تجاویز پیش کیجیے

۷ - کیا آپ کوئی خاص سفارش پیش کرنا چاہتے ہیں جسکے سبب سے ٹرسٹ آئندہ موجودہ سے بھی بہتر کارگذاری انجام دے سکیں گے

بقیہ آئینہ کان پور

فری وارڈ - ۱۰ر اکتوبر کو مسٹر لوئس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پرنس آف ویلز ہسپتال میں سنی لال فری وارڈ کا افتتاح کیا -

افتتاح - ۱۰ر اکتوبر کو غازی خضر محمد صاحب نے پرتاب مڈل اسکول سیسا مئو کا افتتاح کیا -

مسز نرونا - آنجہانی مسٹر نرونا کی وصیت کے سلسلہ میں جو اپیل ہائیکورٹ میں داخل تھی وہ خارج کردی گئی اور وصیت کو ناجائز قرار دے دیا گیا ہے اور آنجہانی مسٹر رونا کے لڑکوں کو کل جائداد مل گئی -

ایٹ ہوم - مسٹر لوئس لائڈ آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے شریفانہ اخلاق سے اہل شہر بہت کافی متاثر ہیں - اور اسی وجہ سے آپ کو نہایت کثرت سے متعدد حضرات کیطرف سے ڈنر اور ایٹ ہوم دیے جارہے ہیں - اور غالباً یہ سلسلہ ۲۹ر اکتوبر تک جاری رہے گا -

اہل شہر کی طرف سے بھی اعلےٰ پیمانہ پر ۲۴ر اکتوبر کو ایک گارڈن پارٹی دی جانے والی ہے -

حکام - آر - ایف موڈی اسکوائر آئی، سی، ایس - او، بی، ای، سی، آئی، ای ۲۲ر اکتوبر کو لوئس لائڈ اسکوائر آئی سی ایس سے کانپور کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لیں گے

منشی حشمت علی صاحب رخصت پر تشریف لیگئے - سید احمد علی صاحب پرگنہ افسر اکبرپور سینما مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں اور مولوی حاجی ہنیر حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر کے ذمہ اخبارات کی نگرانی

گرفتاری

رائے بہادر پنڈت شمبھو ناتھ سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی اور رائے صاحب نیکا رام انسپکٹر سی آئی ڈی نے ایک شخص مسمی چھوٹے لال کو گرفتار کیا ہے - اس شخص نے اقبال کیا ہے کہ یکم وہ جولائی کو اُسی نے کوتوال صاحب کے مکان اور پولیس چوکی پر بم پھینکا تھا - ملزم نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے فلاں فلاں دوکانوں سے اسکا سامان خریدا تھا چنانچہ تحقیقات سے یہ اطلاع صحیح نکلی -

ریوائزنگ کمیٹی - ۱۷ر اکتوبر سے ریوائزنگ کمیٹی کی کارروائی سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس میں شروع ہوگئی اور غیر مسلم ووٹروں کے تقریباً ۶۰۰ سو کلیم و ابجکشن پیش ہوئے -

سبدِ گل

مدراس میں آل انڈیا خواتین کانفرنس کا ایک اجلاس ہوا جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

"اگرچہ یہ کانفرنس اس امر پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ انڈیا ایکٹ کے ماتحت عورتوں کو ناکافی اختیارات دیے گئے ہیں۔ تاہم یہ کانفرنس تمام عورتوں کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ جو کچھ ملا ہے اُس سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں"

واللہ کتنا فصیح زنانہ انداز ہے۔

سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور فرماتے ہیں کہ

"جیسے جیسے اصلاحات بڑھتی اور پھیلتی جائیں گی مجھے یقین ہے کہ ہم مطمئن ہوتے جائیں گے۔"

سچ کہا ہے ؎ بقول غالب

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں۔

لکھنؤ ریلوے اسٹیشن پر ایک انگلو انڈین عورت نے ستیہ گرہ کر دی۔ پولیس ناکام رہی اور فوجی امداد طلب کرنا پڑی۔

یہ اجتماع ضدین ملاحظہ کیجئے۔

بہر حال پولیس کی ناکامی پر کوئی بدظنی یا غلط فہمی پیدا نہ ہونا چاہیئے کیونکہ ستیہ آگرہ کے مقابلہ میں نہیں بلکہ انگلو انڈین کے مقابلہ میں ناکام رہی۔ یقین نہ آئے تو کوئی ہندوستانی صاحب ذرا ستیہ گرہ کر دیکھیں اگر چھٹی کا دودھ نہ یاد آجائے تو میرا ذمہ

ادبِ لطیف

محبوبۂ دل نواز

اپنی آنکھوں کو تہدید دفا کر! ان سے محبت کی لالی مفقود ہو رہی ہے۔ دیکھ! دیکھ یہ باز نہیں آتیں۔ سینکڑوں ناوک جفا میرے دل کے پار کر رہی ہیں۔ بعد میں انہیں افسوس ہوگا ندامت سے پلکوں کی چلمنوں میں چھپتی پھریں گی۔ معصوم دل بار بار ان دلفریب آہو شمائل آنکھوں پر نثار ہوتا ہے لیکن حسن کو بدنام کرنے والی بیوفا آنکھیں اس سے کام لئے بغیر نہیں رہتیں۔

تو خفا نہیں ہے! خفا تیری دلدوز آنکھوں میں بسنے والی دو فسوں ساز پتلیاں ہیں۔ جن کی بدولت نظر عنایت نگاہ خشمگیں سے مبدل ہو رہی ہے۔ ہاں! ٹھہر! اُس مجھے یاد آیا۔ کل جب آفتاب ساکنان عالم کو حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ زرد شعاعیں سر بلند عماروں سے بغلگیر ہونے کے لئے اُن سے ٹکرا رہی تھیں۔ میں نے ان دو بسیں آنکھوں کے سامنے تیرے سوگل حسن گیسو کو ہوا کی جنبش سے سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے روکا تھا اور تیرے نازک حنائی ہاتھوں کو بوسہ دیا تھا۔ شاید اسی لئے خفا ہے یہ راز مخفی نظر سے آشکار ہو رہا ہے کہیں سیف ابرو سے قتل عشاق نہ ہو۔ دیکھ! قالب عشاق کی روح مقدس میں خطا وار ہوں بدکردار ہوں لیکن کنور حسن کی شہزادیوں سے معافی کا خواستگار ہوں۔ میرے دلدار کی نرگسی آنکھو! نگاہ لطف سے دیکھو تمہاری ایک ایک نگاہ پر سو سو جان سے قربان ہونے کیلئے تیار ہوں۔

دیکھ دیکھ! اور ایک نگاہ ناز سے میری طرف دیکھ

عالمِ نسواں

ٹرکی کی عورتیں

بسلسلۂ گذشتہ

کئی بیویاں

پہلے وہاں مغرزی نہیں بلکہ عام لوگ بھی کئی بیویاں رکھتے تھے۔ جس سے گھریلو زندگی بدمزہ ہوگئی تھی۔ اب قانون کے ذریعہ اس رسم کو ختم کر دیا گیا ہے اور اب کوئی ترک ایک سے زیادہ بیوی نہیں رکھ سکتا۔

لڑکے اور لڑکیوں کو یہ آزادی دیدی گئی ہے کہ وہ اپنی آزادی کے مطابق جسکے ساتھ چاہیں شادی کرلیں شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کے متعلق کافی معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اسکے علاوہ جہیز میں بھی سادگی قائم رکھی جاتی ہے اناطولیہ کی میونسپل کونسل نے یہ پاس کر دیا ہے کہ دولہن کو دو سے زیادہ پوشاکیں نہ دیجائیں! سے سونے کا زیور نہیں دیا جا سکتا۔ تین سے زیادہ بالکیاں یا گاڑیاں اسکو تو پر استعمال نہیں کیجاتیں۔

طلاق

طلاق کے معاملہ میں اب عورتوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو مردوں کو ملے ہوتے ہیں۔ مناسب دلیل دینے کے بعد ایک دوسرے سے علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اس حق کے ملجانے سے عورتوں کی حالت اچھی ہوگئی ہے۔

تعلیم نسواں

تعلیم نسواں کی رفتار ترقی بڑے شور و زور سے جاری ہے۔ پرانے لوگ تعلیم نسواں کو اچھا نہیں خیال کرتے تھے اب یہ بات نہیں ہے۔ تعلیم لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے لئے لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ ملک بھر میں سکولوں کی درسگاہوں کا جال پھیل گیا ہے۔ طریقہ تعلیم مغربی ہے اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ تعلیم نسواں کا زور اسی ملک میں ہے۔ سکول کے علاوہ عورتوں کے بہت سے کالج بھی ہیں۔ ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء میں طالبات کی تعداد دو لاکھ سے زائد تھی۔ اور ان کی پڑھانے والی استانیوں کی تعداد پونے ۶ ہزار تھی سینکڑوں عورتیں غیر ممالک میں بھی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ عورتوں کے بہت سے اخبار

بچوں کی دنیا

دو فقیر گورنر

(از جناب مولوی عبد السلام قدوائی)

تم نے گورنروں اور حاکموں کے قصے تو بہت سنے ہوں گے۔ آؤ آج تمھیں ایسے دو حاکموں کے قصے سنائیں جو امیر ہو کر فقیروں کی طرح رہتے تھے۔

حضرت عمرؓ کو تو جانتے ہی ہو کہ کیسی سادی زندگی بسر کرتے تھے نہ کھانے میں مزا ڈھونڈھتے تھے نہ پہننے میں بھڑک چمک کی تلاش کرتے تھے۔ نہ رہنے سہنے میں ٹھاٹ باٹ کی فکر تھی۔ روکھا سوکھا جو کچھ ملا کھا لیا۔ پھٹا پرانا جو کچھ پایا پہن لیا۔ اور جہاں جگہ ملی سو رہے۔ بس ہر وقت اللہ ہی کا دھیان اور اُسی کے کام کی لگن۔

حضرت کے مزاج کا اثر ان کے ماتحتوں پر بھی پڑا تھا۔ صوبوں کے گورنروں یا فوجوں کے سردار سب کے سب اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ کسی کو اپنے آرام کا خیال نہ تھا بلکہ ہر وقت یہ فکر تھی کہ کسی طرح اسلام کا بول بالا ہو اور اللہ کے دین کا ڈنکا گھر گھر بجے۔

جب روم والوں سے لڑائی ہو رہی تھی تو ایک دن مسلمانوں کا رنگ ڈھنگ دیکھنے کے لئے رومی سردار نے ایک آدمی بھیجا کہ چھپ کر مسلمانوں کے لشکر میں جائے اور وہاں کا پتہ لے کر لوٹ آئے۔

یہ شخص بھیس بدل کر مسلمانوں کے لشکر میں پہنچا اور گھوم پھر کر اچھی طرح ان کی حالت دیکھی۔ وہ تو یہ سمجھ کر آیا تھا کہ یہاں بھی رومیوں کی طرح بڑی ٹھاٹ سے زندگی بسر ہوتی ہوگی۔ اور فوج کے سردار دنیا کے مزے لوٹ رہے ہوں گے۔ لیکن یہاں آکر کیا دیکھتا ہے کہ بڑے بڑے سردار نوکروں چاکروں سے بھی زیادہ معمولی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

یہ حال دیکھ کر وہ دنگ ہوگیا اور سیدھا اپنے لشکر میں آیا اور سردار سے کہا کہ ھم باللیل رھبان و بالنھار فرسان۔ وہ رات کو فقیر رہتے ہیں اور دن کو شہسوار (باقی)

---

۵ و رسالے بھی نکلتے ہیں اور بہت سی عورتیں مصنف اخبار نویس ایڈیٹر اور نامہ نگار ہیں۔

فیشن

جہاں تک فیشن اور پوشاک کا سوال ہے ٹرکی دیویوں نے مغربی عورتوں کی تقلید کی ہے۔ اور ان کی ساری پوشاک مغربی ڈھنگ کی ہوتی ہے۔ عورتیں اپنی گذر اوقات کے لئے مردوں پر بوجھ ہونا نہیں چاہتیں۔ وہ آزادی کے ساتھ نوکری اور دیگر کاروبار میں روپیہ کماتی ہیں۔ گھر کے اندر ہی اپنا تمام وقت ضائع نہ کرکے وہ دفتروں۔ اسکولوں۔ اور دوکانوں میں جاتی ہیں۔ یہاں کی عورتیں ڈاکٹری اور وکالت کرتی ہیں۔ عدالتوں میں ججوں کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ بنکوں اور بڑی بڑی کمپنیوں میں کام کرتی ہیں کمال پاشا کی کوشش سے سرکاری دفتروں میں ٹائپسٹ کا تمام کام عورتوں ہی سے کرایا جاتا ہے۔ جنرل پوسٹ آفس میں سینکڑوں عورتیں کام کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ امید کی جاتی ہے کہ نزدیکی مستقبل میں عورتوں کو کامل حق رائے دہی ملجائے گا۔ اور وہ میونسپل کونسلوں کی طرح پارلیمنٹ میں جاکر بھی ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں گی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کے متعلق غلط فہمی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے چیرمین ای ایم سوٹر سی آئی ای ایم ایل سی لکھتے ہیں کہ میری توجہ بعض اُن غلط فہمیوں کیطرف دلائی گئی ہے جو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے موجودہ دور حکومت کی بابت پھیلائی جارہی ہیں۔ نکتہ چین حضرات خوبی کیساتھ عمدہ خدمات انجام دینے کے لئے ٹرسٹ کی تعریف کرتے ہیں اور یہ شکایت پیش کرتے ہیں کہ مسلم مفاد نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔ اصل حالات مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے موجودہ دور حکومت میں جو اپنا کام کافی مستعدی ہوشیاری اور عمدگی کے ساتھ انجام دے رہا ہے اسمیں کمیونل تعصب کو دخل کسی جگہ حاصل نہیں ہے۔

۲۔ چپراسیوں کو علیحدہ چھوڑ کر ٹرسٹ کے عملہ میں ۲۱ مسلم اور ۴۲ غیر مسلم اشخاص موجود ہیں۔

۳۔ انمیں سے ۴ افسران ہیں ایک مسلم اور ۳ غیر مسلم معہ اُس افسر کے ہیں جو کہ ۳ ماہ کے لئے عارضی طور پر ملازم رکھے گئے ہیں

۴۔ افسران کی تنخواہ کو علیحدہ کر کے مسلم عملہ کو ۱۲۰۳ روپیہ ماہوار اور غیر مسلم عملہ کو ۲۳۶۱ روپیہ ماہوار تنخواہ دیجاتی ہے۔

۵۔ چھوٹے چھوٹے انجیرنگ کے کاموں میں مسلم اسٹاف کو ۲۸ روپیہ ماہوار اور غیر مسلم عملہ کو ۱۴۷ روپیہ ماہوار تنخواہ تقسیم کی جاتی ہے۔

۶۔ کسی دفتر میں بھی کمیونل بنیاد پر افسران کی تنخواہ کا توازن کرنا عام طور پر ناممکن ہے مثال کے طور پر اگر کسی ضلع کا کلکٹر مسلمان ہو تو اُسے کلکٹری کچہری سے زیادہ تر دوسرے غیر مسلم عملہ کو ہٹانا یا مسلم کلکٹر کو ملنے والی بھاری تنخواہ کو غیر مسلم عملہ کو ملنے والی تنخواہ کے برابر کرنے کیلئے جدید تقرریوں میں مسلم کا حصہ روکنا بھی ممکن نہیں ہے۔

۷۔ اگست ۱۹۳۵ء تک ٹرسٹ کے پلاٹوں کی فروخت سست اور رکی ہوئی رہی۔ اور ایک رقبہ کے تمام پلاٹوں کی فروخت میں کئی برس لگے اور اپنی اپنی ضروریات کے مطابق سب قوموں نے بڑی تعداد میں پلاٹوں کی خریداری کی اور مناسب مقابلہ حاصل کرنے کے لئے کسی خاص کارروائی کی ضرورت نہیں تھی۔

۸۔ حال میں زمین کے لئے مقابلہ کی مانگ پیدا ہوئی اور فروخت کے طریقہ کی فوراً ترمیم کر دی گئی۔

۹۔ نئے طریقہ کے مطابق منو پورہ اور ریل پورہ میں وکل اخبارات میں شتہری کے بعد فروخت شروع کیگئی اور اول روز چیرمین کی موجودگی میں نیلام کیا گیا ان رقبوں کے خریداروں میں مسلمانوں کی تعداد بھی کافی موجود تھی اور منو پورہ کی زمین کے نیلام کے وقت کلکٹر صاحب بھی موجود تھے۔

۱۰۔ ٹرسٹ نے کچھ تعداد میں مزدوروں کیلئے کوارٹر بنائے تھے الگن مل اور میونسپل بورڈ نے چند بلاک خرید کئے تھے۔ بقیہ کوارٹروں میں سے زیادہ تر اب بھی سب قوموں کو دستیاب ہو سکتے ہیں۔ مزدوروں کے مالکان کی تصدیق کیساتھ درخواستیں بھیجی جاسکتی ہیں اور انپر مناسب غور کیا جائے گا۔

۱۱۔ ٹرسٹ کے مسلم رقبوں میں پارکوں اور بازاروں کی تعداد کا تناسب بقیہ کے مقابلہ میں خراب نہیں ہے اس معاملہ میں اگر کوئی درخواست آئیگی تو اُس پر موقع کے لحاظ سے مناسب غور کیا جائیگا ۵

۵ بقیہ کالم ۲

۱۲۔ شفیع آباد کے نقشہ کیلئے موجودہ دور ذمہ دار نہیں ہے جو نہایت کم نرخ پر فروخت کے لئے سستی لائن پر بہت سال پیشتر کیا گیا تھا۔ جب خریداروں نے یہ پلاٹ خریدے تھے تو اس وقت رقبہ کی خرابیوں سے وہ لوگ واقف تھے۔ موجودہ دور حکومت نے اُس رقبہ کی نالیوں کی اصلاح کے واسطے کافی کام کیا ہے۔

۱۳۔ ٹرسٹ کے ممبران میں دو ہندو اور دو مسلم شامل ہیں جو ہر ایک دوسرے کیساتھ مکمل اتحاد کیساتھ شہر کی اصلاح کے لئے بڑے حوصلہ اور رواداری سے کام کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے پبلک ضروریات اور نیز اپنی اپنی قوموں کی ضروریات کو ٹرسٹ کے نوٹس میں بھی لانے میں کبھی کوتاہی نہیں کی ہے۔ اور مجھے اس بات کے کہنے میں خوشی ہے کہ اسوقت تک شاذونادر ہی میرے ساتھ کام کرنے والے ساتھیوں نے کسی اہم معاملہ میں مجھے شکست دی ہو۔ ان کے ذریعہ جو کوئی بھی عرضداشت بھیجی جاوے گی۔ اُس پر ہمیشہ ہمدردی کے ساتھ ٹرسٹ مناسب غور کرے گا۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی دوسری فلم ساز کمپنی

بسلسلہ گذشتہ

اس وقت بھی کمپنی مذکور مندرجہ ذیل تماشے بنانے میں مصروف ہے۔ مثلاً انارکلی سنگم - غلام ڈاکو - اور عورت وغیرہ وغیرہ۔ امپریل مووی ٹون کو ہم ناطقات کی دنیا میں صف اول میں جگہ دیتے ہیں۔ اور دوسرا نمبر مدن تھیٹرز کلکتہ کا ہے - جس نے دوسری ناطق فلم شیریں و فرہاد بنائی تھی۔

ہر نوع اب ہم یہاں پر آپ سے اور کمپنی مذکور کے اُن حضرات سے تعارف کراتے ہیں جو دنیائے فلم میں اپنی فطری ایکٹنگ کی بدولت تمام ہندوستان میں مشہور ہو چکے ہیں۔

امپریل کی جیت ایکٹرس مس سلوچنا جو نہ صرف امپریل مووی ٹون کی بلکہ فلمی دنیا کی روح رواں تصور کی جاتی ہیں اسقدر کثیر تنخواہ پاتی ہیں کہ ہندوستان میں شاید ہی کوئی ہندوستانی ایکٹرس یا ایکٹر اتنی کثیر تنخواہ کسی فلم کمپنی سے وصول کرتا ہو۔ سلوچنا کے علاوہ جیدا - ولاری - للتا دیوی اور مس زلیخا (حلو) بھی قابل ذکر ایکٹرسیں ہیں۔ جینٹیلمین نگاروں میں پہلا نمبر مسٹر ڈی بلی موریا کا ہے جو کہ محض اپنی پر خلوص اور جذباتی اداکاری کی وجہ سے دنیائے فلم میں ہر دلعزیز ہیں۔ علاوہ ازیں جیلبجی - سید احمد - دانار - پیر جان - وغیرہ کا بھی کمپنی کے بر اعلیٰ اداکاروں میں شمار ہے۔

اداکاروں کے علاوہ امپریل میں متعدد کیمرہ مین بھی اپنی خدمات کو بخوبی انجام دے رہے ہیں جیسے کہ مسٹر اے ڈی ایرانی - مسٹر سنیڈورنگ ایک - مسٹر ایم ایرانی - مسٹر اے کرنڈکار وغیرہ بھی ہیں۔

اس کے بعد دنیائے فلم کے قابل ترین ڈائرکٹروں کی فہرست بھی درج کی جاتی ہے - ہوسکی ماسٹر جو دنیائے فلم میں سب سے پرانے اور تجربہ کار ڈائرکٹروں میں سے ہیں۔ آپ نے ایک سو نو ٹاٹو خاموش اور نصف درجن سے زائد ناطق فلمیں ڈائرکٹ کی ہیں۔ بقیہ ڈائرکٹرز بھی جوہری کامیابی کے ساتھ اپنی خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔ مسٹر منڈلال - جسونت لال - اور مسٹر سی - ایم - دار ہیں۔

ہر کیف مسٹر ایم - ایرانی جو نہ صرف امپریل کے مالک کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ ان میں ایسی صفات بھی پوشیدہ ہیں جو کسی مالکان فلم کمپنیوں میں نظر نہیں آتی - جناب خان بہادر موصوف ایک نہایت ہی بے تعصب اور آزاد خیال انسان واقع ہوئے ہیں جبھی وہ اپنے ہم مذہبوں سے ملتے جلتے ہیں اسی طرح دیگر مذاہب کے افراد سے بھی پیش آتے ہیں۔

آپ کی کمپنی میں آج ہندو اور مسلمان دونوں نظر آرہے ہیں - اور ہر اداکار ایک دوسرے کو اپنا حقیقی مونس سمجھتا ہے - اور ہر وہ فرد جو کسی مذہب و قبیلے سے تعلق رکھتا ہو مستعد ہو کر اپنا کام نہایت ہی مستعدی سے انجام دیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ اسوقت امپریل مووی ٹون بھی کی تمام فلم کمپنیوں کی ممتاز حیثیت ✻

✻ رکھتی ہے۔ اور کمپنی مذکور روز بروز ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے۔ جسکا ثبوت یہ ہے کہ آئے دن کمپنی کے نگار خانوں اور اسٹاف میں اضافہ ہوتا ہی رہتا ہے۔

وقصہ مختصر! اگر امپریل فلم کمپنی کی طرح دیگر فلم ساز حضرات بھی اپنے دلوں میں سے فرقہ وارانہ تعصب کو نکال دیں گے۔ تو آج وہ بھی فلم امپریل فلم کمپنی کی طرح بام ترقی پر آسانی سے پہونچ سکتے ہیں - اور ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ امپریل مووی ٹون کے نقش قدم پر چلنے والی کمپنیاں دوسروں کے مقابلہ میں کبھی نیچا نہیں دیکھ سکتیں۔

اقوال زریں

انسان مرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے لیکن اگر وہ اپنی زندگی اپنے ہم جنس کے فلاح کے وزائع معلوم کرنے اُن کی پست ہمتوں کو ابھارنے اور اُن کی حالت کو سنوارنے میں بسر کرے تو وہ مر کر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔

دل دیکھنے میں ایک حقیر سی شے ہے ایک مضغہ گوشت لیکن اس کی دنیا بڑی ہے۔

اگر تم خدا کو پہچاننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو پہلے پہچانو اور اگر تم اپنے پر قابو پانا چاہتے ہو تو اپنے نفس پر قابو پالو

انسانی زندگی کا راز سچی محبت میں پوشیدہ ہے کیونکہ محبت کی بنیاد اتفاق ہمدردی اور اخوت جیسے ستونوں پر رکھی گئی ہے۔

تم کسی کتاب کو پڑھو تو اُس سے نتیجہ بھی اخذ کرو۔ ورنہ پڑھنا بیکار ہے۔

کسی کی عیب جوئی یا غیبت نہ کرو۔ ورنہ دوسرے تمھارے عیب گنائیں گے۔

اگر کوئی گدا سوال کرے اور تم سے کچھ ممکن نہ ہو تو جواب ہی نرمی سے دیدو۔ کیونکہ یہ بھی بڑی بھیک نہیں۔

اللہ نے کہا ہے کہ نیک کام کرنے میں نہ توقف کرو اور نہ اسے کرکے کسی سے خوف کھاؤ - پھر تم کیوں ڈرتے ہو۔

موج تبسم

خوبصورت نرس۔ ڈاکٹر صاحب! میں جو وقت مریض کی نبض پر ہاتھ رکھتی ہوں تو اُسمیں غیر معمولی سرعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکا کیا علاج ہے!

ڈاکٹر۔ مریض کی آنکھوں پر پاتو پٹی باندھ دو یا اپنی منھ پر نقاب ڈال لو۔

مریض۔ ڈاکٹر صاحب میرا حافظہ بہت خراب ہے اسکا علاج کیجئے۔

ڈاکٹر۔ تو مجھے تم سے اپنی فیس پیشگی وصول کر لینی چاہئے۔

مریض:۔ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسا مجرب نسخہ مرحمت فرمائیے کہ جس سے خون میں جوش پیدا ہو۔

ڈاکٹر صاحب! میں ابھی اپنی فیس کا بل پیش کرتا ہوں

ڈاکٹر۔ (صاحب خانہ سے) رات بھر مریض کی حالت کیسی رہی۔

صاحب خانہ۔ رات بھر بہکی بہکی باتیں کرتا رہا صرف ایک بات عقل کی کہی۔

ڈاکٹر:۔ وہ کیا؟

صاحب خانہ۔ کہتا تھا کہ یہ ڈاکٹر اوّل نمبر کا بیوقوف ہے صبح کو کوئی دوسرا ڈاکٹر بدلو۔

دلچسپ معلومات

نابینا بت تراش

ایک اطالوی سپاہی آرنسٹو میلی کی آنکھیں جنگ عظیم میں بالکل بیکار ہو گئی تھیں اُس نے نابینائی کا غم غلط کرنے کے لئے بت تراشی کا کام سیکھنا شروع کر دیا۔ اس خیال سے کہ لوگ اُسکا مذاق نہ اڑائیں وہ پوشیدہ طور پر بلا کسی استاد کی مدد کے بت تراشی کی مشق کرتا تھا سات سال کی محنت سے وہ بھدی بھدی مورتیں تراشنے لگا۔ اور اسوقت اسکا شمار یورپ کے بہترین بت تراشوں میں ہے۔ اور اس کے تراشے ہوئے کئی مجسمے فنون لطیفہ کی انٹرنیشنل نمائشوں میں اول درجہ کے انعامات حاصل کر چکے ہیں

سورج میں عظیم الشان داغ

اس سال اپریل سے جولائی تک جو تمام دنیا میں موسم متزلزل و متغیر رہا ہے۔ اسکا راز برطانیہ کے مشہور سائنسدان مسٹر جے رابنسن نے یہ دریافت کیا ہے کہ اس سال سورج پر ایک بہت بڑا داغ آگیا ہے جسکا رقبہ ۷۹ کروڑ میل مربع یعنی زمین کے حجامت سے ۳ گنا زیادہ ہے مسٹر رابنسن کے خیال میں آئندہ سال بھی دنیا کی حالت متغیر رہیگی۔

آپکا خون کتنا سفر کرتا ہے

پچھلے دنوں یورپین ڈاکٹروں نے خون کے سفر کا اندازہ کیا تھا اُنکی رائے ہے کہ ایک سال کے اندر قلب کی ضربات کے ذریعہ آپ کے خون کی رفتار ۱۰ ہزار میل ہوتی ہے۔

افسانہ

ریاست کا دیوان

بسلسلۂ گذشتہ

جے کرشن نے کہا! "تو آپ استعفا کیوں نہیں داخل کر دیتے ؟"

مہتاجی نے شرمندہ ہو کر جواب دیا " بیشک میرے لئے مناسب تو یہی تھا لیکن زندگی میں اتنی ٹھوکریں کھا چکا ہوں کہ اب برداشت کی قوت نہیں رہی - حلال و حرام، حق و ناحق کے جھمیلے میں پڑ کر میں نے بہت تکلیفیں جھیلیں میں نے دیکھ لیا کہ دنیا دنیا داروں کے لئے ہے جو موقع اور محل سے کام کرتے ہیں۔ یہاں اصول پسندی کی کوئی قدر و قیمت نہیں "

" تو میں مہاراجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں ؟"

"کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ باتیں اُن سے پوشیدہ ہیں "

" ممکن ہے کہ رعایا کی داستان غم سنکر اُن کو کچھ رحم آجائے "

مہتاجی ڈرے کہ کہیں جے کشن کی مہاراجہ صاحب کی خدمت میں حاضری ان کے لئے باعث نقصان نہ ثابت ہو - لیکن بیٹے کے اصرار سے مجبور ہو کر بولے " بیٹا یہ خیال رکھنا کہ تمھارے منھ سے کوئی بات ایسی نہ نکلے کہ مہاراج صاحب ناخوش ہو جائیں "

جے کرشن مہاراجہ ستیہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس کے سلام پر مسکرا کر بولے " تم خوب آئے - کہو ایم سی سی کا میچ دیکھا یا نہیں میں تو ان بکھیڑوں میں ایسا پھنسا کہ کہیں جانے کی نوبت ہی نہیں آئی - اب تو یہی دعا کر رہا ہوں کہ کسیطرح پولیٹکل ایجنٹ خوش خوش رخصت ہو جائے میں نے اپنی تقریر لکھائی ہے - ذرا تم بھی دیکھ لو - میں نے قومی تحریکوں کی خوب خبر لی ہے اور اچھوت ادھار پر بھی چھینٹے اُڑا دیے ہیں "

جے کرشن نے اپنے جذبات کو قابو میں کرتے ہوئے کہا " قومی تحریکوں کی آپ نے خبر لی یہ اچھا کیا لیکن اچھوت ادھار کو تو سرکار بھی پسند کرتی ہے - اسی لئے اُس نے مہاتما گاندھی کو بھی رہا کر دیا "

راجہ صاحب مسکرا کر بولے ! تم جانتے نہیں، یہ سب حکومت کی چالیں ہیں وہ دل میں خوب سمجھتی ہے کہ اچھوت بھی درحقیقت سیاسی تحریک ہے اور بغور اس کا مطالعہ کر رہی ہے -

اور اگر حکومت اچھوت ادہار کی تحریک سے بدظن نہ بھی ہو تب بھی کیا قباحت ہے - وفاداری میں حبقدر بھی غلو کرو رنگ چوکھا آتا ہے - اسیطرح ہم شاعروں کے مداحیہ قصائد سنکر پھولے نہیں سماتے چاہے شروع سے آخر تک جھوٹ کا پشتارہ ہی کیوں نہ ہو "

یہ کہہ کر مہاراجہ صاحب نے اپنی تقریر جے کرشن کے سامنے ڈالدی اور اُس پر اُسنے ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا " آپ اپنی مصلحتوں کو بہتر سمجھ سکتے ہیں - لیکن میرے خیال میں حکومت پر خوشامد کا کوئی اثر نہیں پڑتا - بلکہ اس سے آدمی اُس کی نظر میں اور بھی گر جاتا ہے - پھر میں تو جو کچھ عرض کرتا ہوں - رعایا کے زاویۂ نگاہ سے - ایجنٹ کی خوشنودی آپ کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے رعایا کو تو اُس سے نقصان ہی پہونچے گا "

مہاراجہ صاحب اپنے کام کی مخالفت گوارا نہیں کر سکتے وہ جے کرشن کو گرم نگاہوں سے دیکھ کر بولے " کیا نقصان پہونچے گا - ذرا میں بھی تو سنوں "

جے کرشن سمجھ گیا کہ غیظ و غضب کی مشین گن چکر میں ہے - اور حملہ ہونے والا ہے - سنبھل کر بولا " اسے آپ مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہیں "

" نہیں میری عقل اتنی تیز نہیں ہے "

" آپ بُرا مان جائیں گے "

" کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بارود کا ڈھیر ہوں "

" بہتر ہے کہ آپ اسے نہ پوچھیں "

" تمھیں بتلانا پڑے گا "

مہاراجہ صاحب مٹھیاں آپ ہی آپ بند ہو گئیں اور وہ پھر بولے۔

" تمھیں بتلانا پڑے گا ! اسی وقت "

جے کرشن یہ دھمکی کیوں برداشت کرنے لگا کرکٹ کے میدان میں وہ خود راجکماروں پر رعب جمایا کرتا تھا - اُسنے بیساختہ جواب دیا کہ :-

" ابھی آپ کے دلمیں پولیٹکل ایجنٹ کا خوف ہے اور آپ رعایا پر ظلم کرتے ڈرتے ہیں لیکن جب وہ آپ کے بار احسان سے دب جائیگا تب آپ بے فکر ہو جائیں گے اور رعایا کی فریاد سننے والا کوئی نہ رہے گا "

مہاراجہ نے قہر آلود نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا :-

" میں ایجنٹ کا غلام نہیں ہوں ! کہ اُس سے ڈروں کوئی وجہ نہیں ہے کہ میں اُسے ڈروں کہ اُسکی خاطر صرف اسلئے کرتا ہوں کہ وہ بادشاہ کا نمائندہ ہے - (باقی دارد)

دیسی ریاستیں

ریاست بڑودہ میں ایک افسوسناک واقعہ

احمد آباد - ۱۳ر اکتوبر دیہاتیوں میں کسقدر توہم پرستی پائی جاتی ہے اسکا ثبوت اس اطلاع سے ملتا ہے کہ موضع قصور (جو کہ ریاست بڑودہ میں واقع ہے) کے اعلیٰ ذات کے ہندوں نے اس خیال سے ہریجنوں پر حملہ کر دیا کہ مویشیوں کی وبائی بیماری کے لئے ہریجن ہی ذمہ دار ہیں ان ہریجنوں پر یہ شبہ ہے کہ انہوں نے جادو کے زور سے وبائی مرض کو پھیلایا ہے -

کہا جاتا ہے کہ اعلےٰ ذات کے ہندوں کے حملے سے پانچ ہریجن جن میں ایک عورت بھی شامل ہے مجروح ہو گئے - مجروحین کو فوراً اسپتال پہونچا دیا گیا ہے پولیس تحقیقات کر رہی ہے -

ریاست گوالیار میں ڈکیتی

جبل پور - ۱۲ر اکتوبر - ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ ہفتہ موضع قیام پور تحصیل منڈسر ریاست گوالیار کے ایک مالدار ساہوکار کے مکان میں مسلح ڈکیتی کی ایک سنسنی خیز واردات ہوئی - جس میں ۲۰ ہزار روپیہ کے مالیت کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوں کے ایک گروہ نے کلہاڑیوں اور بندوقوں سے مسلح ہو کر رات کو ۷ بجے کے قریب دیہات پر دھاوا بول دیا - اور دیہاتیوں کو ڈرانے کی خاطر ہوا میں خالی گولیاں چلائیں - اس سے دیہاتی خوف زدہ ہو گئے اور کوئی بھی اُن کے مقابلہ پر نہ آیا - چنانچہ وہ بے کھٹکے ایک ساہوکار کے مکان میں داخل ہو گئے اور لوٹنے کے بعد بہت سا مال غنیمت اُن کے ہاتھ لگا - جس کے بعد انہوں نے ایک اور ساہوکار کے مکان پر دھاوا بول دیا اور دس تالے توڑ کر بہت سے زیورات اور نقد روپیہ لوٹ لیا - اس کے بعد ڈاکوں نے مال غنیمت موٹر کار میں رکھا - اور رات کی تاریکی میں فرار ہو گئے - پولیس اطلاع موصول ہوتے ہی فوراً جائے وقوعہ پر پہونچی اور تحقیقات شروع کی - ڈاکوؤں کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا

سدہ پور ریاست بڑودہ میں ہندو مسلم کشیدگی

احمد آباد ۱۲ر اکتوبر ایک مقامی اخبار کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ سدہ پور ریاست بڑودہ میں ہندو مسلم کشیدگی ابھی تک جاری ہے - اور اکّے دُکّے حملے ہو رہے ہیں دیوان صاحب کو ایک تار ارسال کیا گیا ہے کہ تشریف لا کر موقعہ کا معائنہ فرمائیں -

راجہ سانبھر اپنے لڑکے کے حق میں دست بردار

شملہ ۱۱ر اکتوبر - آج مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے :-

سر بیر سنگھ بہادر راجہ سانبھر (وسط ہند) خرابی صحت اور بڑی عمر ہونے کی وجہ سے اپنے لڑکے راجہ راوہاچرن سنگھ کے حق میں دست بردار ہو گئے ہیں -

ملک معظم نے نئے راجہ کو مہاراجہ کے خطاب کے ہز ہائی نس کا خطاب جو سابق راجہ کو حاصل تھا برقرار رکھا اور گیارہ توپوں کی سلامی کا حق بھی دیدیا -

الہ آباد ہائی کورٹ کے نئے جج

الہ آباد - ۹ر اکتوبر - سر سمتھ جج اودھ چیف کورٹ

بعدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکچر بمقام الہ آباد

سول سائڈ۔ اوریجنل جورسڈکشن مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء

حسب الحکم آنریبل مسٹر جسٹس اقبال احمد

مقدمہ متفرقہ نمبر ۱۹۱ م ۱۹۳۵ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۳ء ۔ پنجاب سندھ فارمس لمیٹڈ کانپور

درخواست حسب دفعہ ۱۲ کمپنیز ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۳ء

ہرگاہ بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ایک درخواست حسب دفعہ مذکور الصدر مسٹر اے الیف ہارسمین ڈائرکٹر کمپنی مذکور نے معرفت ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو۔ و مسٹر ایس این کاٹجو۔ ایڈوکیٹان عدالت ہذا میں پیش کی ہے۔ کہ عدالت ہذا حسب منشائے دفعہ مذکور حکم بنابر منظوری ترمیم و تبدیلی ضمن ۲ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کمپنی مذکور صادر فرمائے یعنی لفظ "پنجاب" بجائے الفاظ "یو۔ پی آگرہ و اودھ" میمورنڈم کمپنی مذکور کے ضمن ۲ میں درج کیا جاوے۔ اور اسطور سے رجسٹرڈ آفس کمپنی مذکور بجائے یو پی آگرہ و اودھ کے پنجاب میں منتقل کردیا جاوے۔

لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان وڈبینچر ہولڈران وحصہ داران کمپنی مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر اون میں سے کسی کو استدعا درخواست مذکور کے متعلق کچھ عذر ہو تو وہ بتاریخ یکم نومبر سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعہ بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جو کچھ پیروی مناسب سمجھیں عمل میں لاویں۔ ورنہ درصورت عدم پیروی درخواست مذکور کی سماعت یکطرفہ کیجاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت ہذا کے جاری کیا گیا

حسب الحکم عدالت ہذا　Sd. S. E. J. Mills.

ڈپٹی رجسٹرار

مہر عدالت

کوئٹہ میں کھدائی کا کام

حکومت ہند کا اعلان

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ حکومت ہند نے کوئٹہ کے سانحہ پر اسمبلی میں بحث کے دوران میں اپنے وعدے کے مطابق مقامی حکام کو کھدائی کی امداد میں روانہ کرنے کے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک سب کمیٹی کا تقرر کیا ہے جو کہ حکام کو مشورہ دے سکے گی۔

ابھی یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ آیا کوئٹہ کو از سر نو آباد کرنے کے مسئلہ پر مشورہ دینے کا اختیار دیا جائے یا اس مطلب کے لئے دوسری کمیٹی کا تقرر کیا جائے۔

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون میونسپل کمشنر۔ ملک حاجی عبداللہ جان آنریری مجسٹریٹ۔ میونسپل کمشنر کوئٹہ سردار جبن سنگھ سیٹھ وائس چیرمین سنگھ سبھا کوئٹہ سر فدا علی آف سرز علی بھائی اینڈ سنز میونسپل کمشنر کوئٹہ سر غلام حسین ہدایت اللہ ممبر اسمبلی۔

دیوان چمپت رائے۔

چودہری کپتان لال چند ممبر اسمبلی رہتک

سردار کرتار آنریری مجسٹریٹ اور وائس چیرمین کوئٹہ میونسپل کمیٹی۔

رائے بہادر لالہ رام سرن داس ممبر کونسل آف اسٹیٹ

سرحدی قبائل اور حکومت میں صلح

شملہ ۱۶ اکتوبر۔ کل یوسف خیل میں جو درہ مخاق کے قریب ہے مہمند جرگہ نے گورنر صوبہ سرحد سے ملاقات کی اسوقت شمالی فوج کا کمانڈر بھی موجود تھا۔ جرگہ میں تمام قبیلوں کے نمائندے شریک تھے۔ تمام قبیلوں نے حکومت کی شرائط منظور کرلیں اور ان کا رویہ اطاعت پذیر تھا۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کا بیان

احمد آباد ۱۵ اکتوبر۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں فیض آباد سے واپس آگئے ہیں۔ آپ کا بیان ہے کہ آپ مختلف فرقوں کے لیڈروں سے جدید اصلاحات کی بابت ملے بیان کیا۔

فرقہ وارانہ صورت حالات پہلے سے بہتر ہوگئی ہے آپ ابتک ۱۲ اضلاع کا دورہ کرچکے ہیں۔ اور باقی اضلاع کا دورہ کریں گے۔ فرقہ وارانہ کشیدگی ختم ہوتی جاری ہے

نوٹس ثبوت قرضہ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مسٹر بی۔ ڈی کنکن صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۱۰۷ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۴ء

بمقدمہ کالیچرن ولد ننھے قوم دھوبی ساکن سول لائن شہر کانپور　انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں کالیچرن عدالت ہذا سے ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۵ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ اور اس کو عدالت ہذا سے ایک سال کی میعاد بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت ہذا نے ۵ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء بغرض ثبوت قرضہ قرضخواہان مقرر کی ہے۔ لہذا جس کسی کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو۔ بتاریخ معینہ ثابت کرے

المرقوم ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

مسلم لیگ کی پارلیمنٹری کمیٹی

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین ممبر لیجسلیٹو کونسل اور مسٹر خورشید علیخان نے جو کہ آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس کی پارلیمنٹری کمیٹی کے سکریٹریان ہیں مندرجہ ذیل اعلان بغرض اشاعت بھیجا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس کی پارلیمنٹری مجلس کا اجلاس ۱۹ اکتوبر کو بدایوں میں منعقد ہوگا اور اسمیں آئندہ انتخابات میں مقابلہ کے متعلق غور کیا جائیگا

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان

بابت تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور۔ باختیار انسالونسی

۷۲ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۵ء

بمقدمہ ہری ولد بھکن قوم لودھ ساکن بائے پروہ شہر کانپور سائل۔

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عدالت ہذا میں ہری سائل نے ایک درخواست انسالونسی بغرض قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

انتہا پسند نوجوانوں کی کانفرنس

مدراس ۱۳ اکتوبر۔ مدراس پریذیڈنسی کے انتہا پسند نوجوانوں کی کانفرنس یہاں آج منعقد ہوئی۔ جسمیں کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں نئے آئین کے ماتحت وزارتوں کی منظوری کی مذمت کی گئی۔ اور کانگریس کے عہدیداروں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ لیڈروں کی وزارتوں کی منظوری کے حق میں تحریک کے خلاف جدوجہد کریں۔ یہ کانفرنس شری نرائن کارا کی صدارت میں ہوئی آپنے کہا کہ صرف عوام ہی میں جو آزادی کی جنگ میں کامیابی کے ساتھ لڑ سکتے ہیں مہاتما یا چند لوگوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ اس جدوجہد کو نہیں

ہندوستان میں جنگ عظیم کی تیاریاں

برطانیہ کی جنگ میں شرکت کا امکان

بمبئی ۱۲ر اکتوبر۔ بمبئی سنٹینل اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ہندوستان کی لوہا اور فولاد تیار کرنے والی کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ فروری تک اپنی تیار کردہ اشیاء کے پرائیوٹ آرڈروں کی تعمیل نہ کریں۔ کیونکہ خیال ہے کہ اگر اٹلی اور حبش کے تنازعہ میں برطانیہ کو بھی شریک ہونا پڑا تو اسلحہ اور بارود کی تیاری کے مقصد کے لئے حکومت کو لوہا اور فولاد کی سخت ضرورت ہوگی۔

آل انڈیا کایستھ کانفرنس

کیلئے تیاریاں

بریلی ۱۶ر اکتوبر۔ آل انڈیا کایستھ کانفرنس کے چالیسویں اجلاس کے لئے جو کہ بریلی میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ آج مقامی کایستھوں کے ایک عام جلسہ میں استقبالیہ کمیٹی کے لئے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ حسب ذیل عہدیداران منتخب کیے گئے۔ بابو پوشا کی لال چیرمین۔ بابو کے ایس سہائے رائے صاحب تربینی سہائے۔ بابو من موہن لال ماتھر سی جی ایس پردھان۔ بابو امبا پرشاد۔ وجے بہادر استھانا چودھری جے نرائن۔ وائس پریذیڈنٹ۔ بابو نرائن داس جنرل سکریٹری۔ بابو جگدیش کمار پبلسٹی انچارج۔ بابو لکشمی پرشاد فائنانس سکریٹری۔ بابو گوپی ناتھ آفس سکریٹری۔ اور مسٹر آئی۔ این چودھری جوائنٹ سکریٹری۔

مدراس ۱۵ر اکتوبر
شریمتی سروجنی نائیڈو ۱۹ ماہ حال کو مدراس کی استری کانفرنس کا افتتاح کریں گی

گورنر یوپی کا دورہ!

الہ آباد ۱۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر ہیری ہیگ گورنر یوپی ۵ نومبر کو فیض آباد پہنچیں گے اور وہاں چار روز تک قیام کریں گے۔ آپ دیہاتی ترقی کے علاقہ کا دورہ کریں گے۔

یونان میں جمہوریت کا خاتمہ

ایتھنز ۱۱ر اکتوبر۔
یونان کی نیشنل اسمبلی نے اتفاق رائے سے فیصلہ ... کہ جمہوری طرز حکومت کو ختم کر دیا جائے اور شاہی خاندان کو پھر تخت نشین کیا جائے ۳ نومبر کو رائے عامہ معلوم کی جائے دریں اثنا جنرل کونڈلیس کو ریجنٹ کے اختیارات حاصل ہوں۔ بادشاہت کی بحالی کا حکم ہوتے ہی مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ تمام ملک میں ابھی تک امن ہے

بمبئی کونسل میں ہنگامی اختیارات

پونہ ۱۱ر اکتوبر۔ آج بمبئی کونسل کے اجلاس میں ایٹ بل ہوم ممبر نے بمبئی اسپیشل اختیارات ہنگامی بل کی دوسری خواندگی کی تحریک پیش کی۔ تو غیر سرکاری ممبروں بل میں دو ترامیم کرانے کی تحریک پیش کی۔ ایک تحریک تو یہ تھی کہ بل کو سلکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اور دوسری تحریک یہ تھی کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے بل کو دو ماہ تک مشتہر کیا جائے۔ لیکن غیر سرکاری ممبروں کی یہ دونوں کوشش ناکام رہیں جبکہ ان کی تحاریک مسترد کر دی گئیں اور اصلی تحریک یعنی بل کی دوسری خواندگی کی تحریک ۲۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۴ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔

اس کے بعد سر آر آر باکھلے کی ترمیم پر بحث ہوتی رہی کہ بل کے دائرہ اختیارات کو فینزم۔ نازی ازم کیونزم اور دہشت انگیزی تک محدود قرار دیا جائے۔ لیکن اس کے جواب میں بہت سی ترامیم پیش ہوئیں۔ جن میں سے ایک یہ تھی کہ اس بل کے دائرہ اختیارات میں سے نازی ازم اور فسیزم کو نکال کر سول نافرمانی بھی اس بل کے دائرہ اختیارات میں شامل کی جائے۔

تمام ترامیم مسترد کر دی گئیں۔

شاہان مغلیہ کے پسماندگان کی کانفرنس

لکھنؤ ۱۱ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے سابق شاہی خاندان (مغلیہ) کے ممبران کی ایک کانفرنس نومبر کے آخری ہفتہ میں لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ مغلیہ خاندان کے تقریباً ۱۵۰ افراد اس وقت ہندوستان کے مختلف حصوں میں آباد ہیں خیال ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہوں گے تاکہ نئے آئین کے ماتحت اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے کیلئے ذرائع مہیا کریں۔ شہزادہ سراج الدین بخت بنارس کی زیر صدارت ایک استقبالیہ کمیٹی مرتب کی گئی ہے اور ایک اور چھوٹی سی کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو کہ کانفرنس کے انتظامات کی دیکھ بھال کرے گی

سوا کروڑ بیکاروں کی بیکاری دور کرنے کیلئے اقدام

اٹلانٹک شہر ۹ر اکتوبر۔ امریکہ کی لیبر فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ کارخانہ جات میں ۲۴ گھنٹے کا ہفتہ مقرر کیا جائے

فیڈریشن کے صدر مسٹر گرین نے اعلان کیا کہ ہمارے اس مقصد کے حصول میں کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی خواہ ہمیں اس کے لیے اقتصادی طاقت یا مجلس آئین ساز کی امداد ہی حاصل کیوں نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک یا سوا کروڑ بیکاروں کا بوجھ زیادہ عرصہ تک نہیں اٹھا سکتے جو کہ ہمارے جمہوریت کے لئے لعنت ہے۔

مدراس کی استریوں کی کانفرنس

مدراس ۱۵ر اکتوبر شریمتی سروجنی نائیڈو ۱۹ ماہ حال کو مدراس کی استریوں کی کانفرنس کا افتتاح کریں گی۔

سندھ علیحدہ صوبہ بنا دیا جائیگا

شملہ ۹ اکتوبر۔ خیال ہے کہ سر نیسلٹ گراہم آئندہ ماہ نومبر میں تعطیل پر جا رہے ہیں۔ تاکہ آپ آئندہ سال ماہ اپریل میں سندھ کے نئے عہدہ کا چارج لے سکیں خیال ہے کہ سندھ کو آئندہ اپریل سے ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا۔ اسوقت تک سندھ ہائیکورٹ جس کے تمام انتظامات اب مکمل ہو گئے ہیں اپنا کام شروع کر دیگی

لڑکیوں کو پرواز کی تربیت

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ آج کل اہل بنگال لڑکیوں کو پرواز کی تعلیم دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ سردست صرف ایک لڑکی بنگال فلائنگ کلب ڈمڈم میں تربیت حاصل کر رہی ہے

داس رائے کمیٹی نے جو کہ مسٹر ڈی کے رائے کی یاد کو زندہ رکھنے کے لئے قائم کی گئی ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک سال ایک لڑکے کو اور دوسرے سال ایک بنگالی لڑکی کو کلب مذکور میں پرواز کی تربیت حاصل کرنے پر ایک ہزار روپیہ کا سالانہ وظیفہ دیا جائے۔

اس سال یہ وظیفہ ایک لڑکی کو دیا جائیگا جس کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہوگی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر داس اور مسٹر رائے دونوں گذشتہ اپریل میں دو دیگر مسافروں کے ہمراہ ہوائی مستقر ڈمڈم کے قریب پرواز کرتے ہوئے ہلاک ہو گئے تھے۔

پرواز کا ریکارڈ مات کرنی کی سعی

الہ آباد۔ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر چارلس کنگسفورڈ اسمتھ سر ز اسکاٹ اور بلیک کا پرواز کا ریکارڈ مات کرنے کی کی غرض سے آئندہ سنیچر کو انگلینڈ سے آسٹریا روانہ ہو جائیں گے

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۹۲۶ء

صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۲

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور بمقام کانپور

بچو سنگھ و درگا بخش سنگھ پسران سندر سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان موضع لسایک پور پرگنہ اکبر پور بنام سرجو سنگھ ولد ہزاری قوم ٹھاکر ساکن موضع بلٹی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور۔

چونکہ بمقدمہ نالش بیدخلی بچو سنگھ وغیرہ ڈگریدار بنام تم سرجو سنگھ مدیون کے عدالت میں فیصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ کے بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۱۰ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

اصل	۱۱۰ ۱۲/۶ پائی
خرچہ نالش	... ...
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	... ...
خرچہ اجرا ڈگری	... ...
سود بابتہ خرچہ اجرا ڈگری	... ...
میزان	۱۱۰ ۱۲/۶ پائی

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم سرجو سنگھ مدیون مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۱۰ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

موضع بلٹی پرگنہ اکبر پور پٹی بمبرہ ضلع کانپور

نمبر	رقبہ	لگان	نمبر	رقبہ
۲۲۱	بیگہ ۱۴ا۲	۱۳/۔	۲۲۴/۱	۵/۔ "
۲۲۲	۱۰ا۲	شامل	۲۲۴/۲	۵/۔ "
۲۲۳/۱	۵ا۲	"	۲۲۴/۳	۵/۔ "
۲۲۳/۲	بیگہ	"	قطعہ ۷	۱۳ا۲

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق نزمِ مستقل میں رہے — حسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سیمبھیؔ

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ	نمبر ۱۷

ادبیات

نوائے سروش

(از جناب عبدالخالق النقوی (فاضل آداب اللغۃ العربیہ) بھوپال

ہندوستان کے پیارو! عظمت میں تم بڑے ہو — بھارت ماہ پارو! عزت میں تم بڑے ہو
ملت کے ہونہارو! شوکت میں تم بڑے ہو — اے ملک کے ستارو! حشمت میں تم بڑے ہو

لیکن تمہاری فطرت حساس ہی نہیں ہے
عزت کا تم کو شاید کچھ پاس ہی نہیں ہے

خوابِ گراں سے پھر کیا بیدار تم نہ ہوگے؟ — کیا اپنی غفلتوں سے ہشیار تم نہ ہوگے؟
اغیار کے ستم سے بیزار تم نہ ہوگے؟ — خدمت کو اس زمیں کی تیار تم نہ ہوگے؟

احساس زندگی، کیا مفقود ہی رہیگا
دنیا میں آکے رہنا بے سود ہی رہیگا

غفلت کی نیند کیا تم سوتے یونہیں رہوگے؟ — ماضی کی عظمتوں کو کھوتے یونہیں رہوگے؟
تخم فساد دل میں بوتے یونہیں ہوگے؟ — کیا اپنی بیکسی پر روتے یونہیں رہوگے؟

آپس کے تفرقے کیا یونہیں رہینگے جاری
مہلک جمود آخر کب تک رہیگا طاری؟

اے کاش تم دلوں سے نقش دوئی مٹاتے — سوئی ہوئی ہی قسمت ملکر اسے جگاتے
ہیں اختلاف جتنے سب دفعتہً اُٹھاتے — اپنے وطن کے غم میں پھر اشک خوں بہاتے

اس طرح کرتے اپنے گلشن کی آبیاری
حب وطن کی نہریں ہر دلمیں ہوتیں جاری

پیارا وطن تمہارا اک فطرتی دلہن ہے — اور اس کی زیب و زینت یہ گنگ اور جمن ہے
صد رشکِ باغ جنت اس کا ہر اک دمن ہے — ہندوستاں نہیں ہے پھولا پھلا چمن ہے

اُلفت کا اس کی ہر دم لازم ہے دم بھرو تم
مرنا اُسی کے غم میں چاہے کہیں مرو تم

خاموش کس لئے ہو للّٰہ کچھ بتاؤ، — غمگیں دلوں کو اپنی جرأت سے پھر ہنساؤ
افسردہ دل ہیں اُن میں اک آگ سی لگاؤ، — شمع اُمید لاکر محفل میں تم جلاؤ

باطل کی طاقتوں کو یکبارگی اُلٹ دو
بگڑی ہوئی وطن کی قسمت ہو تم پلٹ دو

دنیائے اسلام

اٹلی کی تباہ کن جنگی سیاست

ترکی کا مشہور ترین اخبار جمہوریت جنوا میں اٹلی کی سیاسی روش پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے بین الاقوامی مجلس کے اجتماع میں اطالوی مندوب کا رویہ بہت ہی گرا ہوا رہا اور اطالوی وزیر نے اپنے اوچھے ہتھیاروں سے کام لیا۔ جمہوریت سوال کرتا ہے کیا سائنور مسولینی نے برطانیہ عظمیٰ کی اعلیٰ کوششوں کو غرور اور تکبر سے ٹھکرا کر کسی سزا اور فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ جمہوریت لکھتا ہے مسٹر ایڈن نے صلح کے لئے جو صداقت مندانہ کوششیں کی ہیں اور فرانس نے مجلس اقوام کے قانون کے احترام کیلئے جن مساعی سے کام لیا ہے ان کے مقابلہ میں اٹلی کا طرز عمل مناسب نہیں ہوسکتا۔

خلیج فارس اور برطانیہ

طہران کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت ایران خلیج فارس کے متعلق برطانوی سیاست کی شدید نگرانی کررہی ہے اور اس کے جواب میں ایک محکم سیاست کو اختیار کرنا چاہتی ہے۔

حکومت برطانیہ ایرانی دعاوی کے جواب میں عرب شیوخ کو وحدت عرب کا نام لیکر متحد کررہی ہے اور ایران اپنی جوابی حکمت عملی کو ترتیب دے رہا ہے۔

بغداد سے دمشق تک

حکومت عراق نے ملک کے دور دراز علاقوں کو ملانے کے لئے طول طویل سڑکوں کی تعمیر کا پروگرام بنایا ہے جسکی رو سے ایک بڑی سڑک صحرا کے علاقہ کو طے کرتے ہوئے بغداد سے شامی سرحد تک جائیگی۔ اس سڑک کی وجہ سے دمشق سے بغداد تک کل راہ ۱۶ گھنٹے میں طے ہوجائے گی۔

مجلس دفاع مصر کا فیصلہ

جمعیۃ شبان المسلمین مصر کے قائد اعظم استاذ عبدالحمید کی مساعی سے مصر میں حبش کی امداد کے لئے ایک مجلس دفاع قائم کی گئی تھی، اسکے ارکان شہزادہ امیر عمر طوسون، استاذ حامد ملیجی، توفیق دوس پاشا۔ مرزا مہدی بک سید خشبہ پاشا نے ایک اجتماع میں یہ فیصلہ کیا کہ زمانۂ جنگ میں حبش کی امداد کے لئے ایک وفد بھیجا جائے۔ اس وفد کی صدارت پروفیسر اسمٰعیل داؤد کو سپرد کی گئی ہے۔

روابط عراق و یمن

صنعا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ عراق اور یمن میں پہلی مرتبہ تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے براہ راست تدابیر اختیار کیجا رہی ہیں۔ ماہ رواں میں یمن کے دس طلبہ حکومت عراق کی خواہش پر بغداد جارہے ہیں جن میں پانچ طلبہ فوجی کالج میں تعلیم حاصل کرینگے اور پانچ مدرسہ لاسلکی میں۔ یہ صورت امیر غازی شاہ عراق کی تجویز پر عمل میں آئی ہے اور اس کے دور رس نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے مجلس وزراء سے اسکی منظوری لیلی گئی ہے۔

مصر پر بمباری کا خطرہ

مصر کے ملکی جرائد آئندہ جنگ کے سلسلہ میں بمباری کا خطرہ محسوس کررہے ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے اگر جنگ کا اثر حبش سے دوسرے مقامات پر پھیلا تو مصر اس سے علیحدہ نہیں رہ سکیگا۔ زیادہ خطرہ بمباری اور گیسوں کا ہے۔ کیونکہ اس سلسلہ میں عام تباہی اور بربادی کا مقابلہ کرنے کے لئے جن احتیاطی وسائل کی ضرورت ہے وہ مصر کے پاس نہیں ہیں۔ مصر فضائی طاقت اور ہوائی جہازوں کے لئے ایک بہترین ملک ہے۔ لیکن اس سے استفادہ کرنے کی صورتیں مفقود ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۲ کانپور۔ شنبہ۔ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء نمبر ۱۷

ایڈیٹوریل نوٹ

حبش کے سرکاری حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ جبتک اٹلی کے قبضہ میں حبش کا علاقہ ہے وہ کسی قسم کی گفت وشنید کرنے کو تیار نہیں ہے۔ حکومت حبش کا خیال ہے کہ اٹلی کے خلاف جو تعزیری تدابیر اختیار کی جارہی ہیں وہ طریقہ بہت سست ہے اور اس سے کوئی خاص فائدہ ہونے کی اُمید نہیں ہے۔ ادھر حکومت برطانیہ تنہا کوئی فوجی کارروائی کرنے کو تیار نہیں ہے نہ ہی نہر سوئز کے بند ہونے کی توقع ہے اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اٹلی آہستہ آہستہ تمام حبش کو ہڑپ کر جائے گا۔

شمالی لینڈ کے مورچہ پر اٹلی کی کامیابی کو بہت اہمیت دی جارہی ہے اس کامیابی نے حبشی کمانڈر راس نصیبو اور راس ڈسٹا کو پریشان کردیا ہے کیونکہ اب وہ دیکھتے ہیں کہ پہلے وار کرنے کا موقعہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تین ہزار شاہی فوج حرار سے شمالی لینڈ کے مورچہ پر پہنچ گئی ہے لیکن اٹلی والوں کا خیال ہے کہ اب ان کے مورچہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا ڈولو، مستحل اور غرلوگوبی پر قبضہ ہونے کی وجہ سے اٹلی کی فوج حبش کی فوج کو آگے نہیں بڑھنے دیگی۔ یہ بھی خیال ہے کہ حبش والوں کو شمالی لینڈ پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کرنا پڑے گا۔

راس گوگسا کی اطاعت سے اٹلی کو جو فائدہ پہنچا ہے وہ اسکی سرگرمی سے ظاہر ہے۔ علاقہ طگرے کے مختلف حصوں سے اسکے پاس روزانہ آتے ہیں ان سے جو حالات معلوم ہوتے ہیں وہ جنرل ڈی بونو کو پہنچا دیئے جاتے ہیں راس گوگسا نے مشرقی اور مغربی علاقہ میں بھی جاسوس بھیجے ہیں۔

غلاموں کی آزادی سے اس علاقہ میں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں پھیلی۔ صوبہ طگرے کی ایک لاکھ آبادی میں ۲۰ ہزار غلام ہیں رومانیا، یوگوسلیویا، اور زیکوسلویا نے لیگ کو مطلع کیا ہے کہ انہوں نے اٹلی کو اسلحہ جات سپلائی کرنے کی ممانعت کردی ہے اور اٹلی سے مالی تعلقات منقطع کرلئے ہیں اسوقت تک ۲۵ ممالک نے اٹلی کے خلاف اسلحہ جات کی سپلائی کے متعلق پابندی لگائی ہے اور ممالک نے مالی تعلقات منقطع کئے ہیں۔

حکومت حبش کے خیال میں اٹلی کے خلاف اقتصادی کارروائی کا طریقہ نہ صرف سست طریقہ ہے بلکہ اسکے خیال میں یہ غیر موثر بھی ثابت ہوگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ تنہا نہ فوجی کارروائی کریگا اور نہ وہ سوئز نہر کو بند کرسکتا ہے۔ یہاں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اب آخری وقت صلح کی کوئی اُمید نہیں ہے۔

لارڈ ہیم چیمبر آف کامرس کے ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے

برطانی مال پر ڈیوٹیاں کم کرانے کے لئے ہمیں اور فرائض اختیار کرنے چاہئیں۔ اُن ذرائع میں یہ بھی شامل ہونا چاہیئے کہ ہم ہندوستانیوں کو ترغیب دیں کہ دو ممالک کا اسی میں فائدہ ہے کہ دونوں ممالک ایک دوسرے سے تبادلہ کا سلوک کریں اور اسکے مواقع پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ معاہدہ اوٹاوہ کے نتائج کے طور پر فطرتیہ تناسب بہت زیادہ تبدیلی ہوتی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان اور برطانیہ کے کارخانہ داروں کے درمیان ذاتی تعلقات بھی پیدا ہونے شروع ہوگئے ہیں جس کا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ لنکاشائر میں ہندوستانی روئی کی کھپت بڑھتی جارہی ہے۔ ہمیں ایک بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ہندوستان سے جتنی زیادہ روئی خرید کرینگے اسکے ساتھ اچھے سلوک کے اُتنے ہی امکان بڑھتے جائینگے۔

وفات

ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ مسٹر ہیرالال کھنّا پرنسپل بی این ایس ڈی انٹرمیڈیٹ کالج کے بھائی مسٹر سوہن لال کا انتقال ہوگیا۔ ہم کو اس حادثہ میں کھنّاجی کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

مشاعرہ

سری ہند دیال سبھا سیہہ موکانپور کا سالانہ مشاعرہ ۹ر نومبر ۱۹۳۵ء کو ہر سہائے جگد مبا سہائے ہائی اسکول میں منعقد ہوگا مصرع طرح یہ ہیں:-

(۱) ہاتھ کسی کا ہے ضرور گردش روزگار میں"

(۲) اچھا اگر نہیں ہے تو بیمار بھی نہیں۔

۱۰ر نومبر کو کوی سمیلن بھی ہوگی

پریسیڈنٹ کانگریس کے نام تار

پریسیڈنٹ احرار کمیٹی کانپور نے بابو راجندر پرشاد پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس الہ آباد کے نام مندرجہ ذیل مفہوم کا ایک تار بھیجا ہے کہ:-

کانپور کی کانگریس کمیٹی میں شرمناک پارٹی بندی ہے اسکو دور کرنے کے لئے مشہور کانگریسی ورکر مسٹر ست سندھ نے ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۵ء سے بھوک ہڑتال شروع کردی ہے انکی ہمدردی میں قریب ایک ہزار کانگریس کے مسلم ممبر جو احرار پارٹی کے بھی ممبر ہیں، کانگریس کمیٹی سے استعفیٰ دینے کا اٹل ارادہ کرچکے ہیں۔ لہذا کانپور آپ کا آنا نہایت ضروری ہے۔

غازی خضر محمد خادم کعبہ وائس پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی وصدر جمعیتہ احرار کانپور

آئینہ کانپور

ٹرسٹ کی تحقیقاتی کمیٹی

امپرومنٹ ٹرسٹ کی دیل کمیٹی کا جلسہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں مسٹر جے۔ ایف سیل کمشنر لکھنؤ کی صدارت میں ۲۳ر اکتوبر کو شروع ہوا۔ مسٹر شیو پرشاد۔ کیپٹن کے۔ ایل۔ کپور ہیلتھ افسر۔ مسٹر بیکی چیف انسپکٹر بوائلر۔ خواجہ عبدالسلام مسٹر احمد حسن۔ مسٹر بی سریواستوا۔ ڈاکٹر ایس۔ این تواری ایگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ۔ خان بہادر سید بشیر الدین احمد وغیرہ نے شہادت دی۔ اور تقریبًا سب نے اس پر زور دیا کہ گندہ احاطوں کو صاف کیا جاوے اور غریب مزدوروں کے لئے سستی زمینیں مہیا کرنیکا انتظام کیا جاوے۔

کانگریس کے اُمیدوار

پراونشیل الکشن بورڈ نے کانپور میونسپل بورڈ کیلئے مندرجہ ذیل اُمیدواروں کو منتخب کیا ہے:-

وارڈ	اُمیدوار
وارڈ نمبر ۱	مسٹر جمیل بہاری کنٹک
وارڈ نمبر ۲	پنڈت ہری ناتھ شاستری
وارڈ نمبر ۳	سربمتی روپ کماری آغا
وارڈ نمبر ۴	بابو نراین پرشاد اروڑا
وارڈ نمبر ۵	ڈاکٹر جواہر لال
وارڈ نمبر ۶	پنڈت بالکرشن شرما
وارڈ نمبر ۷	بابو شیو نراین ٹنڈن
وارڈ نمبر ۸	پنڈت رگھبر دیال بھٹ
وارڈ نمبر ۹	ڈاکٹر مراری لال
وارڈ نمبر ۱۰	پنڈت دیوی سہائے باجپئی
وارڈ نمبر ۱۱	گرور گھبر دیال مصرا
وارڈ نمبر ۱۲	لالہ منوہر لال
وارڈ نمبر ۱۳	پنڈت شیو نراین وید
وارڈ نمبر ۱۴	مسٹر جی جی جوگ
وارڈ نمبر ۱۵	مسٹر شبن لال سکسینہ
وارڈ نمبر ۱۶	دیبی دین چمار
وارڈ نمبر ۱۷	بابو مکند چرن نگم

پراونشیل الکشن بورڈ نے پنڈت سرکارتن شکلا کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ وارڈ نمبر ۸ و ۹ کو چھوڑ کر جس وارڈ سے کھڑے ہوسکتے ہیں انکے کھڑے ہونیکی صورت میں اس وارڈ کا اُمیدوار الگ ہوجائیگا۔

اور سٹی کانگریس کمیٹی سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ انہی ۱۷ اشخاص کی ایک کمیٹی بنادی جاوے جو کہ الکشن کے تمام انتظامات کرے۔

دیبی دین چمار نے اُمیدواری سے انکار کردیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ۱۲ بجے دن کو دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ میں ہوگا۔

میوزک کانفرنس

کانپور میوزک کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲ر ۳ر ۴ر نومبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں زیر صدارت مسٹر ایس۔ پی۔ شاہ، آئی۔ سی۔ ایس منعقد ہوگا۔ اور مسٹر آر۔ سی۔ سریواستوا، استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین منتخب ہوئے ہیں۔ جمبیں پٹیالہ۔ کلکتہ۔ بنارس۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ دہلی۔ گوالیار۔ بمبئی، بڑودہ کولہاپور۔ پونہ۔ وغیرہ سے ماہرین فن تشریف لارہے ہیں۔ اُمید ہے کہ اہل شہر اس موقع سے پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرینگے۔

ہندو سبھا

کانپور پراونشیل ہندو سبھا کے دو جلسے ہونگے ایک جلسہ کانپور میں ۱۳ر اکتوبر کو ہوگا اور دوسرا جلسہ ۳ر نومبر کو لکھنؤ میں ہوگا۔ سبھا کے دونوں سکریٹریوں نے علیحدہ علیحدہ جلسے بلائے ہیں۔

رہائی

مسٹر پرکاش نراین سکسینہ مشہور کانگریس کارکن اپنی دوسال کی سزا پوری کرکے جیل سے رہا ہوکر ۱۲ر اکتوبر کو کانپور آگئے۔ موصوف کو ۱۹۳۳ء میں سول نافرمانی کے جرم میں ۲ سال کی سزا ہوئی تھی۔

پراونشیل مسلم لیگ

کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے صوبجاتی مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا ہے:- سید احمد حسین میونسپل کمشنر۔ پروفیسر خواجہ عبدالواحد گلزار احمد خاں وکیل۔ امیر حسن خاں وکیل مسٹر عبدالصمد میونسپل کمشنر۔ قاضی انعام اللہ

رجبی شریف

مولوی محمد عمر صاحب جس خلوص اور مستعدی کے ساتھ رجبی شریف کے جلسوں کا انتظام کرتے ہیں وہ قابل تعریف ہے چنانچہ امسال بھی حسب معمول تمام سابقہ انتظامات مکمل ہوگئے ہیں اور ۲۶ر رجب سے مولانا حاجی عبدالقدیر صاحب کی صدارت میں جلسے شروع ہوجائیں گے اور حسب معمول ۲۸ر رجب روز یکشنبہ کو پریڈ گراؤنڈ سے جلوس اُٹھایا جائیگا

شاندار گارڈن پارٹی

عمائدین شہر کی طرف سے ۱۹ر اگست ۵ بجے شام کو گرین پارک میں مسٹر ویس لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک شاندار الوداعی گارڈن پارٹی دی گئی پارک کو جھنڈیوں برقی قمقموں سے نہایت خوبی کے ساتھ سجایا گیا تھا اور سارا پارک بقعہ نور بنا ہوا تھا پولیس بینڈ بج رہا تھا۔ مسٹر ویس لائڈ اور مسٹر آر۔ ایف موڈی کا مع ہوسٹ کے ایک فوٹو لیا گیا اور اسکے بعد دونوں صاحبوں کے گلے میں سنہرے ہار پہنائے گئے۔ دیلویو اور کشمیری ہوٹل نے ایفر شمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا تھا جو ہر طرح قابل تعریف تھا۔ یہ پرلطف صحبت ۷ بجے شام کو ختم ہوئی۔

حکام

مسٹر آر۔ ایف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ۱۲ر اکتوبر کو اپنی طویل رخصت کا زمانہ ختم کرکے بمبئی سے بذریعہ کار تشریف لے آئے اور ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مسٹر ویس لائڈ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لے لیا۔

مسٹر ویس لائڈ ۳۰ر اکتوبر کی رات کو ایکسپریس ٹرین سے بمبئی تشریف لے جائیں گے۔

مسٹر این۔ اسٹور اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ آئی سی۔ ایس جوائنٹ مجسٹریٹ عارضی طور پر سشن و سب جج کانپور میں مقرر کئے گئے ہیں۔ اور آپکی جگہ مسٹر یکنل تشریف لارہے ہیں۔

مسٹر جی۔ پرسیس۔ ایس۔ پی ہوکر تشریف لارہے ہیں اور ڈبلیو کالول اڈیشنل ایس پی ہونگے۔

اولڈ بوائز کا سالانہ جلسہ

گورنراین کھتری ہائی اسکول کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

سبد گل

معاصر "پاونیر" پوچھتا ہے کہ کیا فوج کے ہندوستانی بنانے کے عمل کو ایک گئی گذری سی امید سمجھ لیا جائے؟ سوال یہ ہے کہ اس کو "امید" کا نام کس نے دیا تھا؟

مسٹر بالڈون نے برطانوی اخبار نویسوں کی کانفرنس کو پیغام بھیجتے ہوئے کہا ہے کہ "آج کل اخبار نویسوں کا اثر اور انکی ذمہ داریاں اتنی ہیں کہ ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا"۔

یہی پیغام اگر وہ سر ہنری کریک کو بھی بھیج دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا وہ بھی اخبار نویسوں کی "ذمہ داریوں" سے ضرور متفق ہوں گے۔ لیکن غالباً قانونی سزاؤں کے ساتھ!

اب آگے چلئے مسٹر رانس کہتے ہیں "پیرس کی آزادی ہر انگریز کی شہری، سیاسی، اور مذہبی حقوق کا مرکز ہے"۔

بجا و درست مسز جمیس مارگن، ننگا آر سب اس کے متفق ہوں گے لیکن اختلاف صرف اسی امر میں ہے کہ کیا یہی حقوق ہندوستانیوں کو بھی حاصل ہیں؟

جب سے جنگ حبش و اطالیہ شروع ہوئی ہے ہر قوم و ملک۔ ع۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ امن و امان قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں فرانس کی تجویز یہ ہے کہ علاقہ طغری عفادن اور حرار اٹلی کو دیدیا جائے اور یوں سمجھوتہ کر لیا جائے۔

غالباً حبش کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ مراکش اور انڈو چائنا امن کی خاطر اٹلی کو تفویض کر دئے جائیں۔

ممکن ہے اس سلسلہ میں جاپان یہ تجویز کرے کہ امریکہ اپنا علاقہ کیوبا اٹلی کو دیدے اور غیر جانبداری کے اظہار کے لئے فلپائن حبش کو دیدے اور افغانستان یہ تجویز کرے کہ جرمنی کی جانب سے میمل اور علاقہ سار کا تحفہ اٹلی کو پیش کیا جائے اور روس یہ تجویز کرے کہ السٹر کا صوبہ جو مسٹر ڈی ولیرا کے لئے سانپ کے حلق کا نوالہ ہو رہا ہے کہ نہ اگلتے بنتا ہے اور نہ نگلتے۔ اٹلی کے سپرد کر دیا جائے اور ترکی یہ تجویز کرے کہ برطانیہ "پاکستان" کا علاقہ اٹلی کو تفویض کر دے۔

امن و امان کی خاطر تجویز کی اگر یہی بھرمار رہی اور سارے ممالک نے حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ شروع کر دی تو اٹلی کو تو نو آبادیات کے رکھنے اور اٹھانے کی جگہ نہ ملے گی۔

ایک معاصر لکھتا ہے کہ چونکہ اٹلی اور حبش کا معاملہ ایک ایسی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے جو تیرہ اشخاص پر مشتمل ہے اس لئے امید ہے کہ اس کا نتیجہ منحوس ثابت ہوگا۔

اب غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ کس کے لئے منحوس ثابت ہوگا۔ اٹلی کے لئے؟ حبش کے لئے؟ جمعیت اقوام کے لئے؟ یا سب کے لئے؟

ادب لطیف

لڑائی پر جاتے وقت

(از جناب رفیق حسن زبیری علیگ)

میری پیاری! میرے اسطرح یکایک چلے جانے پر مجھ کو مورد الزام نہ بنا! مجھ کو بے وفا نہ ٹھہرا! یہ نہ کہہ کہ میرا دل فطرت کی گوناگونیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔ میری روح کے عمیق ترین حجاب میں چھپی ہوئی آرزوئیں اب ہمیشہ کیلئے منتشر ہو رہی ہیں۔

نہیں میرا دل تیرے لئے ویسے ہی مترنم کیفیات، ویسے ہی رقیق تاثرات سے لبریز ہے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے تھا!

میں تجھ کو چھوڑ رہا ہوں! اور شاید...

ہمیشہ کیلئے

مگر اسطرح کہ سکون قلب مجھ سے کوسوں دور ہے۔

اور شوق وصال ... ... ایک آرزوے پشیمان

یہ بالکل ٹھیک ہے کہ اب میں اپنے دل میں ایک بالکل نئے خیال کو جگہ دے رہا ہوں۔ اب میں ایک نئی ہستی کو تلاش کر رہا ہوں اور میری پیاری یقین رکھ! کہ تمام میدان جنگ میں کوئی ہستی ایسی نہ ہوگی جسکو میں پیام وصال نہ دوں!

خواہ وہ پیام میرے لئے پیام موت ہی کیوں نہ ہو!

اے میری حیات مضطر کی آرزوئے تنہا!

مجھکو اعتراف کرنے دے!

مجھے یقین ہے کہ میرے اس اعتراف کو تو قابل ستایش سمجھے گی۔ کہ محبت کی ... ...

ہاں محبت ہی کی ملک کی عزت کے لئے قربانی کی مزدور ہے

شام کو کھیتوں سے لوٹتے وقت میں نے قصبہ میں اعلان جنگ سنا! اور فوراً فرض اور محبت میں کشاکش شروع ہو گئی آخر فرض کی فتح ہوئی۔

محبت کی ساون کی اندھیری راتیں! ... دن کی مہیب تاریکی کے درمیان، تنہا جھلملانیوالے تارے کی دھیمی روشنی کی طرح میرے دل میں صرف ایک جھلک باقی رہ گئی۔

مگر آہ! ... ...

تجھ کو دیکھتے ہی میرے حواس انتشار سے ہمکنار ہو گئے میں گہرے غار کی تاریکی میں ہو نچگیا! مگر میرا استقلال اب بھی طوفان کے سب سے بڑے سمندر کو عبور کرنے پر کمر بستہ تھا!

آخر میں تیار ہو گیا! ... ...

اور اسوقت جبکہ رات کی ملکہ خاموشی کی دلوہی پونڈریں جرڈھائی جا رہی تھیں۔ جب سکون مطلق تمام کائنات پر طاری تھا۔ اور نوجوانی کی نیند سے مدہوش اور متوالی ہو کر سو رہی تھی میں نے تجھکو اور اس کے ساتھ ہی شگفتگی حیات کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہدیا۔

صرف اس خیال سے کہ میں تیری مشتعل نگاہوں کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ اس لئے تو اب مجھ پر الزام دے کہ میری ہمت میری طویل جد و جہد کا خاتمہ نہ کر دے۔

عالم نسواں

سیتا

عقیدت اکثر واقعات کو ایسی صورت دے دیتی ہے کہ حقیقت معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے مختلف ہستیاں جن کے ساتھ مذہبی عقائد وابستہ ہیں ایسی عقیدت کا شکار ہونے کی وجہ سے ہمیں اپنے اصلی روپ میں نظر نہیں آتیں۔ تواریخ کے ساتھ ساعری کے وابستہ ہو جانے سے اور بھی دشواری ہو گئی۔ جتنا ہی زیادہ وقفہ گذرتا ہے اتنا ہی حقیقت پر عقیدت اور شاعری کا پردہ پڑ جاتا ہے

ہندوؤں کے عقائد کے بموجب رام چندرجی اور سیتاجی کے زمانے کو کئی لاکھ برس گذر چکے لیکن موجودہ تواریخ کی رو سے انھیں ساڑھے تین ہزار برس گذرے ہیں۔ اگر یہی زمانہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی رامائن کے کسی کیرکٹر پر تواریخی اعتبار سے صحیح رائے زنی کرنا مشکل ہے پھر بھی زمانہ نامعلوم ہے جن ہستیوں کی پرستش ہندوؤں میں چلی آتی ہے ان کے چیدہ تر کے نمایاں پہلو آج بھی ہمارے پیش نظر ہیں۔

سیتاجی کی پیدائش ایک عجیب طریقہ پر بیان کی جاتی ہے یعنی راون کے عہد میں ٹیکسوں کا بہت زور تھا۔ چنانچہ اس نے کچھ رشیوں سے بھی ٹیکس طلب کیا ان کے پاس کیا تھا۔ جب اونھوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس سوائے ہمارے جسموں کے کچھ اور نہیں ہے تو اس نے ان کا خون طلب کیا۔ یہ خون انہوں نے ایک گھڑے میں بند کر کے راون کے پاس بھیجدیا اور یہ کہلا دیا کہ یہ ٹیکس نہیں بلکہ راون کی موت کا پیغام ہے راون نے اس گھڑے کو زمین میں ایک جگہ دفن کرا دیا اتفاق سے کچھ عرصہ بعد وہاں کاشت ہونے لگی ایک سال جب قحط پڑا تو رسم کے بموجب راجہ جنک سے ہل چلانے کو کہا گیا اور اونہوں نے جب ہل چلایا تو زمین میں سے یہ گھڑا نکل آیا جس میں ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی راجہ جنک کے چونکہ کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اونہوں نے اس لڑکی کو گود لے لیا اور اسکا نام سیتا رکھا بہرحال اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ سیتا راجہ جنک کی گود لی ہوئی لڑکی تھی

راجہ جنک آج رشی کہلاتے تھے وہ ایک اعلیٰ درجہ کے عالم باعمل اور فلسفی بالفاظ دیگر کرم یوگی تھے۔ ایسی ہستی کی تربیت کا قیاس کیا جا سکتا ہے سیتاجی کی خوبصورتی ضرب المثل تھی اور ان کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ وہ دھنش تو رامچندرجی نے توڑا تھا اور جو بہت راجاؤں سے اٹھائے بھی نہ اٹھتا تھا وہ پوجا کے چوکے میں ایک ہاتھ سے اٹھا کر رکھدیتی تھی

سیتاجی کا باغ میں سہیلیوں کے ساتھ پوجا کے لئے جانا اور وہاں رامچندرجی کو دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں آج کل کی طرح پردہ کی رسم نہ تھی جسے اب ہم نے اس انتہا کو پہنچا دیا ہے کہ عورتیں عورتوں سے پردہ کرنے لگیں ہیں سیتا اور رامچندرجی کا ایک دوسرے کو دیکھکر فریفتہ ہو جانا حسن و عشق کے اثرات کا ایک نہایت دلکش نقشہ ہے اور ان کے دل پر یہ کیفیت طاری تھی کہ دیوی جی کے گلے میں ہار ڈالتے وقت ہار زمین پر جا پڑا۔

(باقی آئندہ)

پچھلی دنیا

دو فقیر گورنر

سلسلہ گذشتہ

ویسے تو یہ رنگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں سب ہی کا تھا اور ان کے ماتحت اسی طرح اللہ کے کام میں لگے رہتے تھے۔ کہ کسی کو اپنے تن کا دھیان نہ رہتا تھا۔ لیکن آج ان کے دو ایسے گورنروں کا حال سنایا جاتا ہے، جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ تج دیا۔

حضرت سلمان فارسیؓ کا قصہ تو سنا ہی ہوگا کہ ایران کے گورنر تھے مگر نہ کوئی نوکر تھا نہ خدمتگار سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ حکومت کے کام سے چھٹی ملتی تو جنگل کیطرف چلے جاتے لکڑیاں کاٹ کر ان کا گٹھا بناتے اور اپنے سر پر لاد کر گھر لاتے۔ راستہ سے گذرتے اور بھیڑ ہوتی تو پکارتے جاتے "امیر کو راستہ دو۔ امیر کو راستہ دو"

ساری عمر اسطرح زندگی بسر کرنے کے بعد مرنے لگے تو پاس کچھ نہ تھا (شاید) وضو کا برتن۔ ایک لوٹا۔ اور دوات یہی کل سامان تھا جو گھر میں نظر آتا تھا۔ لیکن پھر بھی آنکھ سے آنسو بہے جاتے تھے۔ ایک صحابی دیکھنے آئے یہ حال دیکھ کر انہوں نے تسلی دی۔ لیکن حضرت سلمانؓ کا غم دور نہ ہوا کہ اتنا سامان جمع ہو گیا ہے۔

حضرت عمرؓ کے ایک اور گورنر حضرت سعد ابن عامر بھی اسی طبیعت کے تھے وہ بھی امیر ہو کر فقیروں کی سی زندگی بسر کرتے تھے تنخواہ ملتی تو ساری ساری غریبوں اور محتاجوں کو بانٹ دیتے اور اور خود روکھی سوکھی کھا کر مہینے گزار دیتے

ایکبار ان کے صوبہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے اور حضرت عمرؓ سے ملکر شکایت کی کہ آپ کے گورنر ویسے تو بہت اچھے ہیں لیکن ان میں تین سخت عیب ہیں ایک تو رات کو کیسی ہی آوازیں دیجائیں۔ لیکن جواب نہیں دیتے دوسرے دن چڑھے باہر نکلتے ہیں۔ تیسرے مہینہ میں ایک آدھ بار ایسا ہوتا ہے کہ دن بھر گھر کے اندر رہتے ہیں

حضرت عمرؓ کو دل سے تو یقین نہ آیا لیکن شکایت کا پتہ چلانا ضروری تھا۔ اسلئے فوراً سعد بن ابی عامر کو بلا بھیجا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوئے تو پوچھا کہ یہ شکایت کیسی ہے انہوں نے جواب دیا کہ امیر المومنین بات یہ ہے کہ میرے پاس کوئی نوکر چاکر تو ہے نہیں کہ وہ کام کرے مجھی کو سب کرنا پڑتا ہے صبح کھانے پکانے میں لگتا ہوں جب اس سے چھٹی ملتی ہے باہر نکلتا ہوں۔ کپڑوں کا بس ایک ہی جوڑا ہے جب میلا ہو جاتا ہے اتار اپنے ہاتھ سے دھوتا ہوں جب سوکھ جاتا ہے پہنکر باہر نکلتا ہوں اسمیں سارا دن لگجاتا ہے رہا رات کو جواب دینے کا سبب تو امیر المومنین میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی سے بیان کروں لیکن اب آپ پوچھ ہی رہے ہیں تو کہنا پڑتا ہے کہ دن میں نے ان لوگوں کیلئے رکھا ہے اور رات اللہ کے لئے حکومت کے دھندوں سے چھٹی ملتی ہے تو اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور ساری رات اسکی یاد میں گذار دیتا ہوں۔ ایسے میں لوگوں کی آوازیں بھلا کہاں سے سن سکتا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے یہ سارا قصہ سنکر لوگوں سے کہا کہ بتاؤ اب کیا کہتے ہو۔ لوگ اسپر کچھ کہہ ہی نہیں سکتے تھے۔ شرمندہ ہو کر رہ گئے۔

پردۂ فلم

ترکیب فلم سازی

(از جناب علی حسین صاحب آئی۔ ایم۔ سی ڈی۔ ٹی فلم رپورٹر لکھنؤ)

انسانی فطرت قابل تعریف ہے کہ اُس نے زمین سے ریشہ دار پودے حاصل کیے۔ اور جانوروں کی ہڈیوں اور کھالوں سے Gelatin تیار کیا۔ زمین سے دھاتیں اور نمکیات دستیاب کیے اور ان چیزوں کو جیتی جاگتی تصویروں کے کام میں لائی۔ جس سے کہ آج نسل انسانی میں صنعتی ترقی بتدریج بڑھتی نظر آتی ہے۔

نائٹریٹ جس کی فلم سازی میں بڑی ضرورت ہوتی ہے یہ ایک خاص قسم کی چاندی سے تیار کیا جاتا ہے جو Mexico سے لائی جاتی ہے۔ ہر ایک چاندی کی سلاخ میں سوراخ کر کے اسپر سلسلہ وار نمبر ڈالدیے جاتے ہیں۔ اور سوراخ کرنے وقت جو چاندی کا بکل برادہ نکلتی ہے اُس کی لیبوریٹری میں جانچ کرلی جاتی ہے ایسا بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ وہ چاندی خراب نکلجاوے کیونکہ اس کی خریداری کے وقت نہایت احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔

چاندی کی جانچ پرتال ہونے کے بعد اُس کی Nitrate بنایا جاتا ہے۔ اور چاندی نائٹرک ایسڈ میں Dissolve کی جاتی ہے۔ اس عمل سے چاندی گل کر شل پانی کے ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ جس نائٹرک ایسڈ میں چاندی حل کی جاتی ہے وہ بھی نہایت عمدہ اور قابل اطمینان ہوتا ہے۔ سلور نائٹریٹ کا سلوشن ناندوں میں بھر دیا جاتا ہے جہاں سے وہ شیشے کی نلیوں کے ذریعہ "Evaporating Rooms" میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں کچھ اشخاص ربر کے دستانے پہنے ہوئے اسلئے موجود رہتے ہیں کہ وہ اس سلوشن کو اُن پیالوں میں رکھیں جو بجلی کے ذریعہ گرم کیے گئے ہیں ایسا کرنے سے سلوشن کا سارا پانی غائب ہوجاتا ہے۔ اور ٹھنڈا ہونے پر Solid ہوجاتا ہے۔ لیکن اس عمل کے بعد بھی سلور نائٹریٹ کو متواتر اسلئے صاف کرتے ہیں کہ اُس میں سے باقیماندہ کثافت بھی نکل جاوے خیانچہ ایسا کرنے سے وہ بالکل برف کی مانند سفید اور چمکدار ریزوں کی شکل میں منتقل ہوجاتا ہے۔ اور اس کے بعد خشک کر لیا جاتا ہے۔

دنیا کی صنعتوں میں موشن پکچرز انڈسٹری سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جو افسانہ پردہ پر کھیلا جاتا ہے اُسکو ہزاروں کیا لاکھوں کی تعداد میں انسان دیکھتے ہیں۔ سینما کے ذریعہ حرکت کرتی ہوئی تصویریں اس خوبی سے دکھائی جاتی ہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے فلم بینوں نے اس کو ایک افسانہ تصور کر لیا ہے۔ اور دنیا اس ایجاد کو بڑی حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جیطرح تصاویر کا فلم میں لانا ایک تعجب خیز بات تھی اُسیطرح فوٹوگرافنگ فلم بنانے کا عمل بھی قیاس سے باہر تھا۔ باقی آئندہ

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ آج وائسرائے ہاؤس سے ایک کمیونک شائع ہوا ہے کہ وزیر ہند نے سر ہنری اسٹر کوس کو اُنکی سابقہ ۵ سالہ میعاد ختم ہونے پر پھر انڈین کونسل کا ممبر بنا دیا (دی۔ پ)

اقوال زریں

محبت انسان کو بہادر، باہمت، فیاض اور رحمل بناتی ہے۔

خاندان کی محبت وطن کی محبت ہے۔

اگر ہم محبت کا بدلہ محبت سے نہ دیں گے تو نا انصافی ہوگی۔

غصہ کی ابتدا انسان کی خودی سے شروع ہوتی ہے۔

جس کام کے کرنے کے بعد تمھیں فرحت حاصل ہو وہ اچھا۔ اور افسوس ہو تو اُس کو بُرا خیال کرو

غصہ اور غم لازم اور ملزوم ہیں

پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو

عقلمندوں کے نزدیک وہ شخص بہادر نہیں ہے جو ہاتھی کے ساتھ کشتی لڑتا ہے۔ بلکہ وہ آدمی بہادر ہے کہ جب اس کو غصہ آئے تو بُری بات منہ سے نہ نکلے

مراسلات

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "صداقت" تسلیم

آپ کے موقر اخبار کے ذریعہ مجھے ایک ضروری اور اہم امر کیطرف مسلمانوں کی توجہ منعطف کرانا ہے اس امر کا بارہا اشتہارات و اخبارات کے ذریعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ مدرسہ شمشادیہ نوماہی تعلیم القرآن اپنے قواعد و شرائط داخلہ کے مطابق انھیں بچوں کو لے سکتا ہے جنکی عمر ۴½ سال سے کم اور سات سال سے زیادہ نہ ہو لیکن سنا جاتا ہے کہ ایسی دو عورتیں شہر کے معزز علقوں میں گشت کرتی رہتی ہیں جو اپنے آپ کو مدرسہ نوماہی کا ملازم بتاتی ہیں اور مغالطہ دیتی ہیں کہ کم عمر لڑکیوں کو معلم نوماہی یعنی خاکسار اور زیادہ عمر کی لڑکیوں کو اہلیہ معلم نوماہی تعلیم دیتی ہیں لہذا آپکے موقر اخبار کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ عورتیں نہ مدرسہ کی ملازم ہیں اور نہ کسی نوع کا مدرسہ سے تعلق رکھتی ہیں نیز اطلاعاً عرض ہے کہ ہمارے مدرسہ میں آجکل داخلہ بھی جاری ہیں اور یہ کہ ہمارے یہاں تین چپراسی (دو مرد ایک عورت) ملازم ہیں جن کے پاس مدرسہ کی بیٹیاں (چپراس) ہیں جنپر مدرسہ کا نام وغیرہ لکھا ہوا ہے نیز مدرسہ کے تانگہ و یکہ پر بھی مدرسہ کا نام وغیرہ درج ہیں بہت ممکن ہے کہ کوئی صاحب ان چالاک عورتوں کے مغالطہ میں آجائیں لہذا مسلم پبلک کو اس قسم کی چالاک عورتوں و مردوں سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے"

خیر اندیش

سید شمشاد حسین شمشاد رضوی نہٹوری سکریٹری مدرسہ شمشادیہ نوماہی لاٹوش روڈ کانپور

الہ آباد ۲۴ اکتوبر آج مسٹر موہن لال گوتم کے مکان پر یو۔ پی سوشلسٹ پارٹی کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس ہوا ایک دوسری اطلاع مظہر ہے کہ کانفرنس ۲۱ نومبر کو منعقد ہوگی

موج تبسم

عاشق۔ اگر میں سگریٹ پیئوں تو کیا تمھیں کچھ اعتراض ہوگا۔

محبوبہ۔ نہیں اگر تمھارے منہ میں آگ بھی لگ جائے جب بھی مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

بیوی۔ پیارے اگر میں مرگئی تو تمھارا کیا حال ہوگا؟

شوہر۔ میں فرط غم سے پاگل ہو جاؤں گا

بیوی۔ دوسری شادی تو نہ کروگے؟

شوہر۔ نہائت اس قدر پاگل نہیں ہوں کہ دوسری شادی کروں۔

عورت۔ کیا آپ بھی حسن پرستی کو اچھا خیال کرتے ہیں۔

مرد۔ جب ہی تو میں آپ سے ملاقات کیلئے آیا ہوں۔

مجسٹریٹ۔ (ملزم سے) تمھاری عمر؟

ملزم۔ مجھے معلوم نہیں حضور۔

مجسٹریٹ تمھاری تاریخ پیدائش؟

ملزم۔ (حیران اور متعجب ہوکر) "کیا حضور میری سالگرہ منائیں گے۔

دلچسپ معلومات

آنکھوں میں عجیب و غریب قوت

انگلستان میں ایک عورت مسز ایبر سپارکس نظروں میں یہ حیرت انگیز قوت ہے کہ وہ جسم انسانی کی اندرونی حالت کا معائنہ کرسکتی ہے اسطرح وہ ایکس ریز کی مدد سے بالکل بے نیاز ہوگئی ہے۔ مسز اسپارکس کو اپنی اس غیر معمولی قوت کا احساس بالکل اتفاقیہ طور پر ہوا وہ ایک مرتبہ نرس کے فرائض انجام دیتے ہوئے ایک مریض کے جسم کی مالش کر رہی تھی۔ دفعتاً اسے محسوس ہوا کہ اس کی نگاہیں مریض کے گوشت اور ہڈیوں سے گذر کر براہ راست جسم کے اندر پیوست ہو رہی ہے اور وہ مریض کے عضلات و شرائن کو بخوبی دیکھ سکتی ہے۔ کئی سائنسدان مسز اسپارکس کا معائنہ کر چکے ہیں۔ لیکن وہ اب تک اس حیرت انگیز قوت کا راز دریافت نہ کر سکے۔

ڈاک کے لئے آبدوز!

"بمبئی" ناربیڈو کے مشہور برطانوی موجد اے بی برٹن نے ڈاک لیجانے کیلئے ایک چھوٹی سی ہوائی آبدوز کشتی تیار کی ہے جو یہ کشتی ہے ۶½ فیٹ لمبی ہے اور بیک وقت ۳۰۰ خطوط لے جاسکتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ اس تارپیڈو کی آزمائش ہوئی تھی۔ اس نے رود بار انگلستان کو صرف نصف گھنٹہ میں طے کر لیا۔ موجد کا دعویٰ ہے کہ اسکی آبدوز کشتی بحر اوقیانوس کو صرف چار گھنٹو نمیں عبور کر سکتی ہے۔

افسانہ

ریاست کا دیوان

بسلسلۂ گذشتہ

میرے اور شاہ جارج کے درمیان برادرانہ تعلقات ہیں ۔ اور پولیٹیکل ایجنٹ میرے بھائی کا سفیر ہے میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ کسی خوف سے نہیں ۔ بلکہ میں محض اخلاقی طور پر اگر میں انگلستان جاؤں تو ہز میجسٹی بھی میری خاطر و مدارات اسی طرح کریں گے ۔ میں ڈروں کیوں؟ میں اپنے راج کا خود مختار راجہ ہوں جسے چاہوں پھانسی دے سکتا ہوں میں کیوں کسی سے ڈرنے لگا ۔ میں خدا سے بھی نہیں ڈرتا ۔ ڈر کس چڑیا کا نام ہے ۔ میں تمھاری طرح کالج کا سنھ پھٹ چھوکرا نہیں ہوں جو انقلاب زندہ باد کے نعرے سڑکوں پر لگاتا پھروں ۔ تم نے صرف انقلاب کا نام سن لیا ہے تم کیا جانو انقلاب کیا چیز ہے ۔ ابھی بندوق کی آواز سن لو تو دل کانپ اٹھے ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ایجنٹ سے کہدوں کہ تمھارے آنے کی ضرورت نہیں ہے رعایا تباہ ہے میں احمق نہیں ہوں ۔ اندھا نہیں ہوں مجھے اپنی رعایا کا تم سے زیادہ علم ہے ۔ تم میری رعایا کو انقلاب کا سبز باغ دکھا کر گمراہ نہیں کر سکتے ۔ تم میری ریاست میں فتنہ و فساد کا بیج نہیں بو سکتے تمھیں اپنے منھ پر تالا لگانا ہوگا ۔ ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتے ۔ چوں بھی نہیں کر سکتے ۔

مہاراجہ کے غصہ کی بے پناہ آگ بھڑک اٹھی! اور اسطرح کھڑے ہو کر جیسے وہ جے کرشن کی گردن پر سوار ہو جائیں گے بولے ۔

"تمھیں میرے سامنے زبان کھولنے کا کوئی حق نہیں" جے کرشن نے بھی بگڑ کر جواب دیا "ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ہر ایماندار انسان کا حق ہے ۔ اور آپ مجھ سے یہ حق نہیں چھین سکتے ۔

مہاراجہ شیر کی طرح گرج کر بولے "میں سب کچھ کر سکتا ہوں تم کو عمر بھر کے لئے جیل میں بند کر سکتا ہوں"

اسی وقت مسٹر مہتا بدحواس کمرے میں آئے اور جے کرشن کیطرف غصہ سے دیکھ کر بولے کمبخت نکل یہاں سے ابھی میری نگاہوں سے دور ہو جا ورنہ چھاتی پر چڑھ کر خون پی لوں گا ۔ میں تجھ نا خلف کی تمام عمر صورت نہیں دیکھ سکتا ۔

نمک حرام! جس تھالی میں کھائے اسی میں چھید کرے ۔

جے کرشن نے ظلم کی حمایت کرنے والے باپ کو حقارت کی نظروں سے دیکھا اور اکڑتا ہوا غرور سے سر اٹھائے دیوان خانہ کے باہر نکلگیا ۔!

مہاراجہ صاحب نے کوچ پر لیٹ کر کہا بدمعاش آدمی ہے مسٹر مہتا نے ہاتھ جوڑ کر کہا "حضور پرلے سرے کا بدمعاش"

"میں نہیں چاہتا کہ ایسا خطرناک آدمی ایک سکنڈ کے لئے بھی میری ریاست کے اندر رہے ۔ تم اس سے جا کر کہو کہ اسی وقت یہاں سے چلا جائے ۔ ورنہ اس کے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔ میں تمھاری وجہ سے غم کھا گیا ۔ ورنہ اس بدمعاش کو آج ہی گستاخی کا مزا چکھا دیتا ۔ اب تم یا ریاست کی دیوانی سے دھو یا اپنے بیٹے سے اگر بیٹے سے محبت ہے تو اسی وقت ریاست سے نکلجاؤ تم یہاں سے کوئی چیز نہیں لیجا سکتے ایک پائی کی چیز بھی جو کچھ ہے وہ ریاست کا ہے

مسٹر مہتا یہ نہ سمجھتے تھے کہ معاملہ اسقدر طول کھینچ جائیگا وہ سناٹے میں آگئے ۔ سر جھکا کر سوچنے لگے مہاراجہ مجھے خاک میں ملا سکتا ہے میں یہاں بالکل بیکس ہوں ۔ کوئی رفیق نہیں کوئی فریاد سننے والا نہیں ۔ مہاراجہ انہیں بھکاری بنا کر نکالدیگا وہ کانپ گئے بولے ان داتا! میں اس کپوت کو آج ہی گھر سے نکالے دیتا ہوں

"آج نہیں اسی وقت"

"ان داتا! اسی وقت"

"ہمیشہ کے لئے"

"ہمیشہ کے لئے"

"اچھی بات ہے جاؤ اور آدھ گھنٹے کے بعد واپس آکر مجھے اطلاع دو"

مسٹر مہتا گھر کی طرف روانہ ہوئے غصہ سے اُن کے پیر کانپ رہے تھے ۔ اس لونڈے کی وجہ سے آج اُن کی اسقدر ذلت ہوئی ۔ بیوقوف چلا تھا اپنی آزاد خیالی کا رنگ جمانے اب معلوم ہو جائے گا کہ زبان قابو میں نہ رکھنے کا کیا نتیجہ ہے ۔ میں اسکے پیچھے اپنی زندگی کیوں خراب کروں ۔

گھر کے دروازے پر قدم رکھتے ہی پکارا "جے کرشن" سیتا نے کہا "جے کرشن تو تم سے پہلے ہی مہاراجہ صاحب پاس گیا تھا ابھی کہاں واپس آیا ۔

"ابتک نہیں آیا وہ تو مجھ سے پہلے ہی چلدیا تھا!

مہتا جی باہر نکلے نوکروں سے دریافت کیا لیکن کچھ پتہ نہ چلا سوچا ڈر کے مارے کہیں چھپ رہا ہوگا ۔ لیکن مہاراجہ نے آدھ گھنٹے کے اندر اطلاع دینے کا حکم دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے ساتھ مجھے بھی لے ڈوبے گا ۔ (باقی دارد)

دیسی ریاستیں

میسور میں سودیشی نمائش ہوگی

ٹریونڈرم ۱۷ اکتوبر آل انڈیا مہلا کانفرنس کا اجلاس ۲۶ دسمبر سے ۲ جنوری تک ٹراونکور میں مہارانی میسور کی زیر صدارت منعقد ہوگا

اسی سلسلہ میں ایک سودیشی نمائش کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے ۔ جس میں احاطہ مدراس ریاست میسور اور ریاست ہائے مدراس کی اشیاء کو خاص طور سے اہمیت دی جائے گی ۔

نمائش میں کئی غیر ملکی اصحاب کے آنے کی توقع کی جاتی ہے ۔

ہز ایکسلنسی وائسرائے کی مہاراجہ کشمیر سے گفتگو

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر ہز ایکسلنسی وائسرائے نے ٹیلیفون پر مہاراجہ کشمیر سے گفتگو کی کشمیر سے دہلی تک ٹیلیفون لائن کا افتتاح ہوگیا ہے ۔

مہاراجہ کوچین کی جانب سے دعوت

کوچین ۱۸ اکتوبر ہز ایکسلنسی گورنر مدراس اور لیڈی ارسکن نے کل شام یہاں ایوان تجارت کوچین کے ممبران کے ساتھ لنچ تناول فرمایا ۔ بعد کو مہاراجہ صاحب نے اُن کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی ۔

نظام دکن کا اظہار تشکر کا پیغام

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر سر محمد یعقوب ممبر اسمبلی کو وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری سے ذیل کا تار موصول ہوا ہے ۔

میں آپ کو یہ بتلانے کیلئے لکھ رہا ہوں کہ ہز اکسیلنسی کو ہز اکزالٹڈ ہائی نس سے ایک خط موصول ہوا ہے جسکا آخری پیراگراف اسطرح ہے ۔

میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ کونسل آف اسٹیٹ اور اسمبلی کے مسلمان ممبروں تک جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے میرا یہ اظہار تشکر یہ کا پیغام پہونچا دیں جنھوں نے میرے علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کی چانسلری کو منظور کرنے کے سلسلے میں میرے ساتھ ہمدردی کے جذبات کا اظہار فرمایا ہے اور انھیں اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ میں نے اپنے معمول کے خلاف اس عہدہ کو جو منظور کیا ہے اسکا مقصد میری وہ دلچسپی ہے جو مجھے مسلمانوں کی بہبودی کے کار خیر میں ہے ۔

مکمل اطاعت منظور کر لی

شملہ ۱۶ اکتوبر ۔ شمالی فوج کے کمانڈر کے سرماہ گورنر صوبہ سرحد نے کل یوسف خیل میں جو درہ ناحق کے قریب ہے مہمند جرگہ سے ملاقات کی وہ یہاں تک گنداب سڑک تعمیر ہو چکی ہے جرگہ میں بالائی مہمندوں کے تمام نمائندے سوائے کوڈا خیل اور کھوگا خیل شامل تھے ان دونوں جرگوں کی عدم شرکت کیوجہ یہ ہے کہ ان کا ضلع پشاور کی نسبت افغانستان کے مشرقی صوبہ سے زیادہ اقتصادی تعلق ہے ۔ لیکن بقیہ جرگوں نے ان دونوں جرگوں کے متعلق ذمہ داری لی ۔ مہمندوں کے تمام طبقوں نے حکومت کی شرائط منظور کر لیں اور بذریعہ تحریر اپنی منظوری کا اعلان کر دیا ۔ ان کا رویہ نہایت اطاعتی تھا اور اسطرح مہمند کی بدامنیوں کی تاریخ کے آخری باب کا خاتمہ بالخیر ہوگیا

حیدر آباد دکن ، کی خبر ہے کہ ہندوؤں کے مشہور جگت گرو جگت پرشاد شاستری کو کسی نے قتل کر دیا ہے ۔

ڈاکٹر امبیدکر کب مذہب تبدیل کریں گے

بمبئی ۱۵ ر اکتوبر ۔ پریس کے نمائندے نے آج ڈاکٹر امبیدکر سے ملاقات کی اور گاندھی جی کا وہ بیان دکھایا جو گاندھی جی نے موصوف کی تقریر ایولہ کے متعلق وار دھا سے شایع کیا ہے گاندھی جی کے بیان کو پڑھ کر ڈاکٹر امبیدکر نے کہا "ہمنے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ ہم کون سا مذہب اختیار کریں گے ہمنے ابھی یہ بھی نہیں سوچا کہ ہم اس کا کیا طریقہ اختیار کریں گے مگر ہم نے ایک بات کا فیصلہ کیا ہے اور وہ یہ کہ کامل غور و فکر بحث و مباحثہ کے بعد ہم اس مقصد پر پہونچے ہیں کہ ہندو ہمارے لئے مناسب نہیں ہو عدم مساوات اس کی بنیاد ہے اور اس کی اخلاقیات ایسی ہیں کہ اس میں رہ کر پست اقوام کبھی بھی کامل انسانی درجہ حاصل نہیں کر سکیں کسی کو بھی یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں نے یہ فیصلہ غصہ کی حالت میں یا کو ئیتھا اور دوسری مقامات پر پست اقوام کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس کے انتقام کے خیال سے کیا ہے میں کامل غور و فکر کے بعد اس فیصلہ پر پہونچا ہوں مجھے گاندھی جی سے اس بات پر اتفاق ہے کہ انسان کو مذہب کی ضرورت ہے مگر مجھے اس خیال سے اتفاق نہیں کہ اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ اس آبائی مذہب کے متعلق اس کے خیالات بالکل مختلف ہے یا وہ اپنی اور اصلاح و ترقی کے لئے جو چیزیں چاہتا ہے وہ اس میں نہیں ہیں تب بھی اپنے مذہب کو ترک نہ کریں

جب ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ مذہب کب تبدیل کریں گے اور یہ کہ یہ تبدیلی صرف انفرادی ہوگی یا بڑی جماعت کیساتھ یہ اقدام کریں گے تو آپ نے جواب دیا کہ میں اپنا مذہب تبدیل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں اگر عوام میرے ساتھ تو مجھے اس کے متعلق پرواہ نہیں ہو یہ فیصلہ کرنا ان کا کام ہے اگر وہ اسے اچھا سمجھیں گے تو میری تقلید کریں گے برخلاف اس کے اگر وہ میرے فعل کو اچھا نہ سمجھیں تو میری پیروی کریں گے میرا ذاتی مشورہ یہ ہے کہ گاندھی جی پست اقوام کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں تاکہ وہ اپنے لئے جو راہ عمل چاہیں تجویز کریں کوتھا کی مثال کوئی سادونا در پیش آنے والی چیز نہیں ہے بلکہ قدیم ہندو مذہب کی بنیاد ہی اس چیز پر ہے :-

اچھوتوں کیلئے نئے مذہب کی تلاش :-

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا ہے اور سکھوں نے بھی اپنے مذہب کی تعلیمات پیش کر دی ہیں ڈاکٹر صاحب قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے بعد فیصلہ کریں گے کہ وہ کون سا مذہب اختیار کریں بمبئی کے اچھوتوں میں سخت ہلچل پڑ گئی ہے آریہ اور دیگر ہندو سوشیل ورکر کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے دماغ سے مذہب کا خیال نکال دیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ان میں ڈاکٹر امبیدکر کے خیال کی گہری لہر سے پیدا کی گئی ہے عیسائی مشنریوں نے اس بارے میں باہمی مشورہ کیا ہے کہ کسی طرح وہ ان اچھوتوں میں کوشش کریں :-

ڈاکٹر امبیدکر کو دعوت اسلام

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے حسب ذیل برقی پیغام ڈاکٹر امبیدکر کے نام ارسال فرمایا ہے "آپ بنی نوع انسان کے لئے احسن عالمگیر مساوات اور احساس اخوت و ہمدردی کی تلاش کر رہے ہیں وہ اسلام میں بدرجہ اتم موجود ہے :- نیز آپکی دلی تمنا کے حصول کے لئے آپ کو اس دین فطرت کی طرف پر خلوص دعوت دیتا ہوں"۔

حکومت برطانیہ قرضہ لے رہی ہے

بمبئی ۱۹ ر اکتوبر لندن کے باخبر حلقوں سے یونائیٹڈ پریس کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانی حکومت ملکی حفاظت کیلئے ۲۵ کروڑ پاونڈ کا قرضہ لے رہی ہے

بمبئی ۲۴ ر اکتوبر عام انتخابات کی تیاریاں ہو رہی ہیں حکومت نے ۵۵ امید وار کھڑا کیا ہے

ہندو قوانین میں ترمیم کرانیکی تجویز

دہلی ۲۳ ر ستمبر ناگپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر گھنشام سنگھ گپتا ممبر اسمبلی نے اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں ہندو قانون کے بارے میں چار بل پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔ ہندو عورتوں کے حق وراثت کا قانون ہندوؤں کے مشترکہ خاندانوں کے روپیہ سے تعلیم حاصل کرنے کے متعلق قانون بنیت اور ہندووں کی جائیداد کی تقسیم کے متعلق قانون (ہما ۵۰)

مہاراجہ کشمیر کی ہوائی جہاز کی خصوصیتیں

لندن (بذریعہ ڈاک) آیندہ ماہ کے آخر میں دو نشستوں والے ہوائی جہاز کا سیلون جو کہ نہایت عمدہ طور پر آراستہ ہے مہاراجہ کشمیر کی استعمال کیلئے انگلینڈ سے روانہ ہونے والا ہے مہاراجہ صاحب نے انگلینڈ میں اپنے طویل قیام کے دوران میں ہوائی بندرگاہ ہیٹن میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ صرف کیا اور انھوں نے بہت سے جہازوں کا معائنہ کرنے کے بعد اس جہاز کی مشین کو پسند کیا۔ جہاز مذکور کا بیرونی حصہ چاندی کا بنا ہوا ہے جہاز کا رنگ سرخ اور زرد رکھا گیا ہے جو کہ ریاست کشمیر کے خاص نشانات ہیں اس کے دونوں جانب۔ ریاست کشمیر کے جھنڈے لہرا رہے ہیں اور اسمیں آرام کرسیاں پڑی ہوتی ہیں جہاز کے کمرے اس طریقے سے بنائے گئے ہیں کہ آسانی سے گفتگو کی جاسکے اس میں لنچ کے لئے بھی ایک کمرہ مخصوص ہے :-

اٹلی و ابی سینیا کی جنگ

عدیس ابابا ۲۳ ر اکتوبر تباہ کن جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں حبشی جنرل اس ڈسٹ کی فوج اور اطالوی فوج سے دب شبلی میں جنگ ہوئی

اسمارا ۲۳ ر اکتوبر اطالوی جنرل نے ریوٹر کے نمایندے سے بیان کیا کہ ہم دیہاتوں اور شہروں پر بم باری نہیں کرتے ہم پر امن باشندگان کو خوفزدہ کرنا نہیں چاہتے صرف دس پونڈ وزنی بم گرائے جاتے ہیں ہوائی جہاز ۳ سو فٹ کی بلندی سے بم گراتے ہوئے مشین گنوں سے گولیاں چلاتے ہیں

ریڈ کراس سوسائٹی کی امداد

پیرس ۲۳ ر اکتوبر سوئزرلینڈ سے ریڈ کراس سوسائٹی کا ایک وفد حبش جارہا ہے تاکہ میدان جنگ میں مجروحین کی مرہم پٹی کرے ہرار کے نزدیک مریضوں کے لئے ایک اسپتال بھی کھولا جائے گا۔

ہم ہندو مذہب ترک کر دیں گے

بمبئی ۲۳ ر اکتوبر پریس کے میدان میں اچھوتوں کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر امبیدکر منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ موجودہ حالت میں اچھوتوں کے لئے مذہب تبدیل کرنیکے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں جلسہ میں ڈاکٹر امبیدکر کے علاوہ دوسرے ہندووں نے بھی تقریریں کیں

باشندگان دلیل پوروہ کا فیصلہ

چودھری مہیشری پرشاد جی وارڈ میں نہیں بلکہ ہمارے شہر کے معتقد ہیں

باشندگان دلیل پوروہ کا ایک جلسہ ٹھاکر گنگا سنگھ جی کے مکان پر پنڈت بھگوتی پرشاد شکل کے زیر صدارت میں ہوا اور مندرجہ ذیل تجویزیں عام رائے پاس ہوئیں۔

ہم باشندگان دلیل پوروہ چودھری مہیشری پرشاد جی کے کاموں سے ہر شخص بھی مطمئن ہیں گذشتہ ، سالوں میں آپ نے جو خدمتیں ہمارے محلہ کی اپنا قیمتی وقت خراب کرکے کیں ہیں اس کے ہم لوگ ہمیشہ احسانمند رہیں گے اور آپ نے اس وارڈ کی اتنی خدمت کی ہے جتنی کسی بھی ممبر نے نہیں کی آپ کے کارناموں میں کچھ مندرجہ ذیل منتخب ہیں۔

دلیل پوروہ کے کوچہ بہ کوچہ میں کھرنجے اور نالیوں میں پتھر لگوا دینا صفائی کا نہایت ہی قابل تعریف انتظام کروا دینا پانی کا نل لگوا دینا اس کام کے لئے ہم لوگوں نے بہت تقریریں کیں مگر بے فایدہ گئیں آخر میں چودھری صاحب کی مہربانی سے یہ کام پورا ہوا تھا عام پبلک کے لئے پانی کے دو نل لگوا دینا اور ایک دو نل لگوانے کی تدبیر کرنا سڑک کی مرمت کروا دینا جانوروں کے پانی پینے کو ایک چرہی بنوا دینا بعد قانا مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے ایک خاص جگہ کی تعمیر کرا دینے کا انتظام شروع کر دینا یہاں کی نالیوں میں چار فلیگ کا کس لگوانے کی تدبیر کرنا وغیرہ وغیرہ اسی طرح کی آپ کی خدمتیں ہیں جن کا بیان نہیں ہو سکتا وارڈ میں نہیں بلکہ آپ ہمارے شہر کے معتقد شخص ہیں۔

چونکہ اب پھر میونسپل بورڈ کا انتخاب آرہا ہے ہم سب لوگ چودھری مہیشری پرشاد جی سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس مرتبہ پھر ممبری کے لئے کھڑے ہوں اور ہم لوگ صرف آپ ہی کی امداد کریں گے۔

بھگوتی پرشاد شکل صدر انجمن

اننت پرشاد ماسٹر۔ رام کھلاون شکلا۔ جوتی کمار باجپئی۔ گرو پرشاد مصر۔ جمنا پرشاد باجپئی۔ دیبی چرن۔ بنونت تمرسی ورما۔ سیارام۔ متھرا پرشاد تلسی مستری۔ چندر بہاری۔ بندسی گڈریہ۔ جوالا پرشاد۔ ساگیت رتن۔ گوامری تواری جگناتھ پرشاد۔ چندر سیکھر۔ جنگ بہادر سری واستو۔ بنولال۔ گنگا سنگھ۔ منوہر پرشاد۔ گر پرشاد۔ پورن پرشاد۔ برج بہاری لعل سری واستو۔ مکھن لال۔ لوکنی۔ پنا لال۔ بنواری لال۔ منگل پرشاد باجپئی۔ منی رام شکلا۔ جمنا پرشاد۔ سکھدیو پرشاد۔ آر کی شکلا منی لال سنار۔ بدلو رام راجپالی۔ برم سنگھ۔ منگل پرشاد۔ دینا ناتھ۔ ایس ایل ورما۔ کامتا پرشاد دیپال۔ کملا ہر و پہلوان۔ شارد اپرشاد۔

تباہ کن جنگ جاری ہے

عدلیس ابابا ۲۳ ر اکتوبر حبشی افواج اور اطالیہ کی فوج میں ڈیبی شیل محاذ جنگ پر تباہ کن جنگ ہو رہی ہے۔

حبشی جنرل کو بادشاہ کا حکم ۲½ لاکھ فوج کا اجتماع: عدلیس ابابا ۲۳ ر ۔ شہنشاہ حبش نے جنوبی فوج کے جنرل راس ڈسیٹا کو حکم دیا ہے کہ گورہائے کو اطالویوں سے محفوظ رکھو خیال ہے کہ تباہ کن جنگ اس مقام پر ہوگی اس وقت ۲ لاکھ حبشی اور ڈیڑھ لاکھ اطالوی فوج یہاں جنگ کیلئے موجود ہے اگر اطالویوں نے گورہائی پر قبضہ کر لیا تو ان کو کثیر فائدہ پہونچے گا۔

یوم صلح کی یادگار

نئی دہلی، ۱۰ اکتوبر۔ آج ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے جسمیں ملک معظم نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی کہ پچھلے برسوں کی طرح اس سال بھی ۱۱ نومبر کو یوم صلح کی یادگار ۱۱ بجے صبح دو منٹ کے لئے سب کاروبار بند کر کے منائی جائے۔ اور صرف ریل گاڑیاں اور بحری مسافت جاری رہیں ۱۱ بجے کا وقت ریلوے کے حساب سے ہوگا۔

مسٹر گابا بمبئی کو

لاہور۔ ۲۱ اکتوبر۔ مسٹر کے۔ ایل گابا ممبر اسمبلی ڈاکٹر امبیدکر سے ملاقات کرنے اور انھیں اسلام مذہب کی خوبیوں سے واقف کرنے کی غرض سے آج مولانا عبداللہ قصوری کے ہمراہ بمبئی تشریف لے گئے۔

کونسلوں کا بائیکاٹ کرنیوالوں کی کانفرنس

رنگون ۱۰ اکتوبر۔ اول اول جن سرکردہ اشخاص نے کونسلوں کے بائیکاٹ کی تلقین کی تھی اُن کی اب ایک خاص کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کے منتظم شوبہو اور منڈیلیائی ہیں۔

اخبار "بسومتی" کی پھر ضمانت ضبط

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ حکومت بنگال نے کلکتہ کے روزانہ ورنیکلر اخبار "بسومتی" کی پریس کے کیپر اور پرنٹر کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا ہے کہ انکی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت جسے اُنہوں نے پریس ایکٹ کے ماتحت داخل کیا تھا ضبط شدہ قرار دیدی گئی۔

میرٹھ میں نقلی پارلیمنٹ کا اجلاس

میرٹھ۔ نمائش کے میدان میں نقلی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ جسمیں کھادی بل پر بحث ہوئی۔

بعدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکچر بمقام الہ آباد

سول سائڈ اور یجنل جوریڈکشن بمورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء

حسب الحکم آنریبل مسٹر جسٹس اقبال احمد

مقدمہ متفرقہ نمبر ۱۹ء ۱۹۳۵ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء۔ پنجاب سندھ فارمس لیمیٹڈ کانپور

درخواست حسب دفعہ ۱۲ کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء

ہرگاہ بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ایک درخواست حسب دفعہ مذکور الصدر مسٹر اے الف ہارکین ڈائرکٹر کمپنی مذکور نے معرفت ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو۔ و مسٹر ایس۔ این کاٹجو۔ ایڈوکیٹان عدالت ہذا میں پیش کی ہے کہ عدالت ہذا حسب منشائے دفعہ مذکور حکم بنابر منظوری ترمیم و تبدیلی ضمن ۲ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کمپنی مذکور صادر فرمائے۔ یعنی لفظ "پنجاب" بجائے الفاظ "یوپی آگرہ و اودھ" میمورنڈم کمپنی مذکور کے ضمن ۲ میں درج کیا جائے۔ اور اس طور سے رجسٹرڈ آفس کمپنی مذکور بجائے یوپی آگرہ و اودھ کے پنجاب میں منتقل کر دیا جائے۔

لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان و ڈبینچر ہولڈران و حصہ داران کمپنی مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو استدعائے درخواست مذکور کے متعلق کچھ عذر ہو تو وہ بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۵ء یوم جمعہ بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جو کچھ پیروی مناسب سمجھیں عمل میں لائیں ورنہ درصورت عدم پیروی درخواست مذکور کی سماعت یکطرفہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت ہذا کے جاری کیا گیا۔

Sd. S. E. J. Mills

ڈپٹی رجسٹرار   (حسب الحکم عدالت ہذا)   مہر عدالت

شہید گنج ایجی ٹیشن کے مسلمان قیدی

اپیل پر تمام ملزم رہا ہو گئے

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ ان انیس مسلمانوں کی اپیل کی سماعت آج مسٹر ایس۔ ایل۔ سیل سشن جج لاہور کی عدالت میں ہوئی جنھیں شہید گنج مسجد کی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں سزائیں ہوئیں تھیں۔

اپیل کنندگان میں سے امیر بخش پہلوان اور محمد یعقوب کو ۸-۸ ماہ قید سخت کی سزائیں گذشتہ ۷ اگست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند نافذ کردہ احکام کے خلاف ورزی میں بادشاہی مسجد تقریر کرنے کے الزام میں ہوئی تھی اور عبدالکریم شورش اور شفیق اللہ کو گذشتہ ۶ جولائی میں بادشاہی مسجد میں تقریر کرنے کے الزام میں ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی تھی۔

بقیہ ۱۴۔ اپیل کنندگان کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور بیس بیس روپیہ جرمانہ یا ایک ایک ماہ قید مزید کی سزا اس الزام میں ہوئی تھی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُنہوں نے شہید گنج کو کوچ کیا۔

عدالت نے دلائل سننے کے بعد فیصلہ سنادیا اور اپیلوں کو منظور کرتے ہوئے قرار دیا کہ ملزم جس قدر سزائیں بھگت چکے ہیں وہی کافی ہیں اس لئے انھیں رہا کیا جاتا ہے اور انکے جرمانے بھی معاف کئے جاتے ہیں۔

لندن ۲۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم نے فرمایا کہ پارلیمنٹ کو منتشر کرنے کے لئے بادشاہ سلامت نے حکم دیدیا اور بروز جمعہ منتشر کر دیجائیگی

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

Regd No. A 1424



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۲ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

فریب ہستی

محبت دوستی اخلاص ہمدردی نکوکاری — یہ دولت لیکے میں آیا تھا انسانوں کی بستی میں
سمجھتا تھا کہ یہ چیزیں ہیں دُنیا کو بہت پیاری — بہت کچھ ان کی قدر و منزلت ہے بزم ہستی میں

یہاں حق دوستی کے سیکڑوں ارمان رہتے ہیں
یہ انسانوں کی دنیا ہے یہاں انسان رہتے ہیں

بہل جاتے ہیں غمگینوں کے دل دنیائے ہستی میں — مصائب میں یہاں انسان کو ہمدرد ملتے ہیں
خلوص دل نظر آتا ہے انسانوں کی بستی میں — جوانمردی کو جن پر ناز ہے وہ مرد ملتے ہیں

مرقع دلبری کا دوستی تیار کرتی ہے
محبت بے تکلف رات دن ایثار کرتی ہے

مگر افسوس میرا تجربہ کچھ اور ہی نکلا، — غلط فہمی پہ اپنی کسقدر اب میں پشیماں ہوں
میں کیا سمجھا تھا اس دنیا کو کیا نکلی ہے یہ دنیا — میں اس دنیا کے جلوے دیکھتا ہوں اور حیراں ہوں

نکوکاری کے پردے میں گنہگاری کے جلوے ہیں
مقدس بارگاہوں میں ریاکاری کے جلوے ہیں

محبت نام ہے دُنیا میں جسمانی تعلق کا — خلوص دل کے پردے میں ضرورت کارفرما ہے
غرض کا نام ارباب غرض نے دوستی رکھا — یہ ہمدردی حقیقت میں بہت رنگین دھوکا ہے

یہ وہ دھوکا ہے جسپر اہل باطل خوب ہنستے ہیں
یہ وہ دھوکا ہے جسمیں ہم سے سادہ لوح پھنستے ہیں

دُنیائے اسلام

بندرگاہ حیفا میں انگریزی مظاہرے

الاہرام کا مراسل خاص لکھتا ہے کہ گذشتہ روز اور آج کا دن بندرگاہ حیفہ میں برطانیہ کے بری اور بحری مظاہروں کے لئے مخصوص تھا اور حکومت نے ایک بیان جاری کیا تھا کہ یہ مظاہرے عادتی ہوں گے تاکہ افواج کو مشق رہے اور یہ کہ اس سے باشندوں کو خوف زدہ کرنا یا کوئی اور دور رس مقصد نہ ہوگا مگر گذشتہ روز جونہی یہ مظاہرے شروع کئے گئے کچھ نامعلوم اسباب کی وجہ سے ارباب بست وکشاد نے فوراً انکو بند کرنے کے احکام صادر کئے اور سارے جہاز عجلت کے ساتھ کسی مقام مجہول کی طرف روانہ ہوگئے۔

ترکی اور ہنگری کا معاہدہ

ترکیہ اور ہنگری کے درمیان تجارتی گفت وشنید شروع ہوگئی ہے تاکہ گزشتہ تجارتی معاہدے کی اساس پر جدید معاہدہ طے پاجائے۔ گذشتہ معاہدہ کی مدت یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء میں ختم ہوجائے گی۔

اس معاہدہ کی رو سے ترکیہ اپنے ملک سے فواکہات کی برآمد کریگا، اور ہنگری ۶۰۰ گھوڑے اسکے بدلے میں خریدے گا۔

انگورہ سے ٹیلیفون کا طویل سلسلہ

انقرہ:۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اہم تجارتی مقامات پر جلد از جلد لاسلکی اسٹیشن قائم کردیئے جائیں۔ چنانچہ اس ضمن میں قونیا، ازمیر اور اطنہ میں اسٹیشن قائم ہوچکے ہیں یہ مقامات بہت بڑی تجارتی اہمیت رکھتے ہیں۔ نیز ٹیلیفون اور لاسلکی کا سلسلہ تمام یورپ سے ملادیا گیا ہے۔ اور اب ہر جگہ کے حالات اور تجارتی خبریں آسانی سے حاصل ہوسکینگی،

ترکی یونانی تعلقات مستحکم ہیں

استامبول:۔ چند روز پہلے یونان اور ترکیہ کے تعلقات میں کہا جاتا ہے کہ قدرے تلخی پیدا ہوگئی تھی اور خطرہ پیدا ہوچلا تھا کہ یہ تلخی جنگ کی صورت نہ اختیار کرے مگر دونوں حکومتوں کی دانشمندی نے کوئی ناگوار صورت پیدا نہ ہونے دی،۔

یونان کا یہ خیال تھا کہ ترکیہ کی مقام تراقیہ میں فوجی سرگرمی معاہدہ لوزان کے خلاف ہے۔ یونانی اخبارات نے کسی قدر غیر مناسب طریقہ اختیار کیا تھا، ترکیہ نے اس موقع پر اپنی پالیسی کا اعلان کردیا، اس اعلان کا اثر اچھا ہوا اور حالات استوار ہوگئے۔

بعض یونانی صحائف نے اس موقع پر حکومت کا ایک تازہ بیان شائع کیا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ "ترکیہ اور یونان کے تعلقات دوستانہ مستحکم ہیں صرف قانونی پیچیدگی پیدا ہوگئی تھی اور اب وہ بھی دور ہوگئی۔ اب ترکیہ اور یونان میں کسی قسم کی کشیدگی نہیں ہے اور نہ کوئی قانونی پیچیدگی باقی ہے۔

جنگ حبش اور ترکی

استامبول:۔ ترکی اخبارات جنگ اٹلی اور حبشہ کے بارے میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اخبار جمہوریت لکھتا ہے اٹلی اور حبشہ کی جنگ درحقیقت کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ اسکی تہ میں دوسرے ہاتھ کام کررہے ہیں۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ جنگ اٹلی اور حبشہ کی نہیں بلکہ اٹلی اور برطانیہ کی جنگ ہے۔

"مسولینی درحقیقت قدیم روما کی شان وشوکت کو پھر دیکھنا چاہتا ہے۔ مسولینی کی آنکھوں میں روما کے قدیم جاہ وجلال کا نقشہ پھر رہا ہے۔ اور وہ پھر اسی قدیم قیصریت اور شہنشاہی کو زندہ کرنا چاہتا ہے یہی اخبار آخر میں لکھتا ہے:۔

"لیکن اطالیہ کی یہ رعونت اسے ندامت کے گڑھے میں دھکیل دیگی، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ برطانیہ کو بھی خوب معلوم ہے اور یہ حصول اقتدار کی جنگ خدا جانے کیا رنگ لائیگی،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

جلد ۲۲	کانپور چہارشنبہ نمبر (۲۱) ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۸

پراونشل مسلم لیگ کا خطبہ صدارت

یو پی پراونشل مسلم لیگ کے اجلاس لکھنؤ میں خان بہادر حافظ حاجی ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی نے خطبۂ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے مسلمانوں کی آئندہ حکمت عملی کے متعلق جن زریں خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

میں اس سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ مسلمانوں نے کسی وقت بھی اور کسی موقعہ پر بھی یہ کوشش نہیں کی کہ ہندوستان میں ایک اور السٹر قائم ہو جائے ملک کی بہبود کے لئے انھوں نے دوستی اور یکجہتی دیگر فرقوں سے قائم کرنے میں ہمیشہ اقدام کیا ہے میرے اس بیان کی شہادت آپ کو مختلف اتحاد کی کانفرنسوں اور ان کوششوں سے ملے گی جو گول میز کانفرنس میں کی گئیں تھیں آج اس صوبہ کی مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر میں اس امر پر زور دیتا ہوں کہ آیندہ نظام حکومت کے لئے جو جماعتیں قائم کی جائیں ان کی بنیاد فرقہ پرستی کے خطوط پر نہ رکھی جائے اس لئے کہ وہ وقت آ گیا ہے جب ہمیں دیگر فرقوں سے متحد ہو جانا چاہئے لیکن اس طرح کہ ہم ذاتی حیثیت اور اپنے مخصوص تدابیر و نظام عمل کو ہاتھ سے نہ دیں اور اس کے ساتھ ہی ملک کے مفاد کے لئے ملکر کام کریں میری رائے ناقص میں یہی ایک طریقہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اصلاحات موجودہ سے باوجود ان کے تمام نقائص اور عیوب کے زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہی نہیں بلکہ میں ایک اور قدم بڑھا کر یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے خیال میں ایک ایسی کمیٹی مقرر ہونا چاہئے جو غیر مسلم جماعتوں سے اسلامی تحفظات کے متعلق سلسلۂ گفت و شنید قائم کر کے تصفیہ کرے جدید نظام اساسی میں غیر ملکی یعنے خارجی حکومت نے کچھ تحفظات اور تخصیصات مسلمانوں کے مفاد کے لئے مقرر کر دئے ہیں اور کچھ جن کو میں ابھی بیان کر چکا ہوں ایسے بھی ہیں جنھیں ہمیں ہنوز حاصل کرنا ہے اور یہ بہت بہتر ہوگا اگر تمام فرقوں اور ملتوں کی منظوری سے ان سب کو استقلال کی صورت ہو جائے ثانیاً ہمیں یہ کوشش کرنا چاہئے کہ فرقہ واری معاملات کا فیصلہ ہر صوبہ میں جدا گانہ کر لیا جائے۔ اب تک کوئی فرقہ واری تصفیہ اس وجہ سے ممکن نہ ہو سکا کہ ہمیشہ اس امر کی کوشش کی گئی کہ جو کوئی بھی تصفیہ کیا جائے وہ پورے ہندوستان پر حاوی ہو اور ظاہر ہے کہ یہ حیطۂ امکان سے خارج ہے چنانچہ ایسی تمام کوششیں لاحاصل ثابت ہوئیں

اگر کوئی یہ کہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے جھگڑے مذہب پر مبنی ہیں تو میں اسے ملحد سمجھوں گا میری رائے میں تو ان جھگڑوں کے اسباب اگر ہمیں تلاش کرنا ہیں تو وہ جزؤا اقتصادی جزؤا دماغی اور جزؤا سیاسی معاملات میں ملیں گے جہاں تک کہ سیاسی اسباب کا تعلق ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے پاس ہو جاتے ہی وہ ناپید ہو جائیں گے اقتصادی اور دماغی اسباب کا مقابلہ بہترین طریقہ پر یوں ہی ممکن ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۳۴ء میں کم از کم ساٹھ فرقہ واری فسادات ان صوبجات میں واقع ہوئے حالانکہ ۱۹۳۳ء میں ان کی تعداد آٹھ سے زیادہ نہ تھی ہر محب وطن کا یہ مقدس فرض ہے کہ جدید نظام اساسی کی کشتی وہ امن و امان کے ساتھ مستوی کنہ پر دریائے عمل میں ڈال دے

اگر حم ، وطن حضرات جدید نظام اساسی کو اس طرح پر رواں فرمائیں گے اور ان صوبجات کی بااین ترقی میں معاون ہوں گے تو لازم ہوگا کہ وہ فرقہ پرستی کے اس زہریلے عنصر کو بھی فنا کر دیں جسنے بہت زمانہ نہیں گذرا کانپور، اجودھیا اور غازیپور کو مذبح اور مقتل کی شکل میں تبدیل کر دیا تھا

اگر اس موقع پر میں اپنے ہندو برادران سے کچھ عرض کرنے کی جرات کروں تو بیجا نہ ہوگا آپکی اکثریت بے حد و عد ہے اور کسی کو آپ کے اس حق سے انکار نہیں ہو سکتا کہ آپ ان صوبہ جات میں حکومت کریں جہاں آپ کی اکثریت ہے لیکن یہ بھی فراموش نہ فرمائیے کہ اقلیتوں کے پیچیدہ مسئلوں کا مستقل طور پر ہندوستان کے معاملات سے نہایت قریبی تعلق ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ایک دوسرے سے ملحق ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ اور مصالحانہ برتاؤ کیا جائے کیونکہ اکثریت کو حکومت کرنیکا اسی شرط پر حاصل ہے کہ وہ اقلیت کے احساسات کو گزند نہ پہونچائے اور اگر ایسا ہو جائے تو یہ قریب قریب یقینی ہے کہ آخر الذکر کو دفاعی جنگ و جدال پر اتر آنا پڑے گا لیکن اسکا خاتمہ یہاں ہی نہ ہو جائیگا اس لئے کہ کسی اقلیت کا محض اعلان جنگ کر دینا یا اپنی آمادگی ظاہر کر دینا ہمیشہ اکثریت کی طاقت اجتماعی کے لئے نقصان رساں ثابت ہوتا ہے یہ بات ہر ایسے ملک پر صادق آتی ہے جہاں قلیت اور اکثریت کا وجود ہو اور ہندوستان پر تو یہ اور بھی زیادہ صادق ہے اس لئے کہ یہاں اکثریت مستقل اور غیر متبدل تعداد کی اکثریت ہے جو کبھی اقلیت نہیں بن سکتی اور اسی طرح وہ اقلیت جو مسلمانوں کیطرح لیبا اوقات قومی مذہبی اور مستقل

بقیہ کالم ۳ پر

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء پیش ہو کر منظور ہو گیا۔ بورڈ کی کل سالانہ آمدنی ۲۷ لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ اور کل سالانہ خرچ ۲۶ لاکھ ۹۷ ہزار روپیہ ہے۔

ریوائزنگ کمیٹی

امسال ریوائزنگ کمیٹی کے سامنے تقریباً ۹ ہزار آبجکشن و کلیم پیش ہوئے۔ خاص بات یہ ہے کہ موجودہ دو ممبر صاحبان یعنی مسٹر عبد الصمد اور لالہ کروڑی مل کے ناموں پر بھی یہ اعتراض تھا کہ ان کا نام ووٹر لسٹ میں نہ ہونا چاہئے عدالت نے بحث کے بعد اس اعتراض کو منظور کر لیا ہے غالباً دونوں حضرات اپیل کریں گے۔

پراونشیل ہندو سبھا

۳۱ اکتوبر کو پراونشیل ہندو سبھا کا سالانہ جلسہ سناتن دھرم بھون میں پنڈت گوری شنکر مصرا کی صدارت میں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس جلسہ میں اضلاعوں سے تقریباً ۱۵۰ ممبران نے شرکت کی آیندہ سال کیلئے عہدہ داران کا انتخاب ہوا جس میں بالاتفاق رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ ایم۔ بی۔ اے ایم۔ ایل۔ سی۔ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

وائس پریسیڈنٹ۔ پنڈت گوری شنکر مصرا ایڈوکیٹ گورکھپور۔ راجہ سر رامپال سنگھ۔ رام کشن دت دوبے ایم۔ ایل۔ سی۔ جونپور۔ پنڈت رادھا کانت مالویہ الہ آباد پنڈت نانک چند شرما الہ آباد پنڈت جے دیال اوستھی لکھنؤ۔ پنڈت جوتی پرشاد ایم۔ ایل۔ سی۔ آگرہ۔ لالہ چھنگا مل کانپور۔ ٹھاکر بلونت سنگھ ایم۔ ایل۔ سی پنڈت بشمبھر ناتھ باجپیئی اناؤ۔

جنرل سکریٹریں۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا۔ پنڈت جگدمبا پرشاد ہتیشی۔ پنڈت سریش چندر شوکلا وغیرہ۔

خزانچی۔ پنڈت رامیشور مصرا وید اور لالہ گردھاری لال بزاز + علاوہ اس کے راجہ صاحب ترواکے طرز عمل پر سنسر کا ووٹ پاس کیا گیا +

حکام

مسٹر ویس لائڈ آئی۔ سی۔ ایس قائمقام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۹ اکتوبر کی رات کو جھانسی ایکسپرس سے بمبئی کیلئے روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر الوداع کے لئے مسٹر آر۔ ایف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و دیگر حکام اور یورپین و ہندوستانی معززین موجود تھے

خان منشی امتیاز محمد خاں صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کوتوال شہر نے ۱۰ روز کی رخصت لی ہے آپ کی جگہ منشی اطہر علی صاحب حلقہ انسپکٹر کوتوال شہر ہوئے ہیں

جانوروں کی کانفرنس

۹ دسمبر کو آل انڈیا ایس۔ پی۔ سی۔ اے کانفرنس کا اجلاس ہونے والا ہے۔ خبر ہے کہ اس کانفرنس میں ہز اکسلنسی وائسرائے بھی تشریف لائیں گے۔

میوزک کانفرنس

میوزک کانفرنس جو ۲ ، ۳ و ۴ نومبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں منعقد ہونیوالی ہے اسکے انتظامات بڑے زور کے ساتھ ہو رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مختلف مقامات سے متعدد ماہرین فن اس کانفرنس میں شرکت کرنے کیلئے آ رہے ہیں۔

پولیس کانسٹبل پر حملہ

بیان کیا جاتا ہے کہ بابو پربھو دیال انسپکٹر میونسپل بورڈ کو پولیس کانسٹبل پر حملہ کرنے کے جرم میں گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

بابو پوروہ میں مساۃ گلابی کے مکان پر پولیس نے دھاوا بول کر ناجائز شراب بر آمد کی۔ کہا جاتا ہے کہ مساۃ گلابی نے لاٹھی سے شراب کے برسوں کو توڑ ڈالا اور اسی لاٹھی سے ایک کانسٹبل پر بھی حملہ کیا۔ جو بعد کو گرفتار کر لی گئی۔

جواریوں کی گرفتاری

دیوالی تقریب کے سلسلہ میں جو جواری گرفتار ہوئے ہیں انکی تعداد تقریباً چار سو ہے جو ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں اور عدالت میں پیش ہو کر دو دو۔ چار۔ چار روپیہ جرمانہ کی سزا ہو رہی ہے۔

ڈاکہ

موضع دبولی میں ایک شخص کے مکان پر ڈاکوؤں نے حملہ کر کے اور جلتی ہوئی لکڑیوں سے مالک مکان کو زدوکوب کر کے مال دریافت کرنا چاہا مگر پتہ نہ ملنے پر جو کچھ سامنے تھا وہ لیکر فرار ہو گئے

پاگل نے ایک عورت کو مار ڈالا

موضع گردوھیرا پرگنہ بلھور میں ایک پاگل آدمی نے ایک عورت کو کلہاڑی سے حملہ کر کے مار ڈالا۔

(بقیہ کالم ۲ پر)

اقلیت کی صورت میں پائی جاتی ہو اور جو کبھی بھی اکثریت کی شکل اختیار نہیں کر سکتی جب وطن کا اقتضا ہے کہ مسلمانوں میں ملک کی آئندہ حکومت کے متعلق پورے اور کامل اعتماد اور اپنی محفوظیت و حراست کا اندرونی احساس پیدا کر دیا جائے یعنی وہ یہ محسوس کرنے لگیں کہ اکثریت کے ہاتھوں میں ان کے حقوق بالکل محفوظ ہیں

آخر میں جناب حافظ صاحب نے فرمایا کہ حضرات میں آخر میں ایک صاف و سادہ صداقت پر زور دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اسلامی ہندوستان کی اصلی اور سچی دلچسپیوں کے مرکز وہ معاملات ہیں جو خود ہندوستان سے متعلق ہیں نہ کہ وہ جن کا تعلق ہندوستان کے باہر سے ہے اگرچہ پان اسلامی تحریک کی اخلاقی اور تمدنی قدر و قیمت کو جس سے ہندوستان بحیثیت مجموعی بہرہ یاب ہوتا ہے کسی طرح بھی کم کر کے نہیں دکھایا جا سکتا ہندوستان کے مسلمان یہ ہمیشہ خوب سمجھتے رہے ہیں کہ ان کا مستقبل اسی ملک سے وابستہ ہے بدیں وجہ آج اس کی بہت بڑی ضرورت داعی ہو رہی ہے کہ ہندوستان کی دو بڑی ملتوں میں مفاہمت ہو جائے مسلمانوں کو یہ محسوس کرا دینا چاہئے کہ ہندوستان کی مستقبل کی ترقی میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے اس وقت اس کی ضرورت ہے کہ مذہبی رواداری کی روح پھونک دی جائے ہر شخص کو بلاقید مذہب اور ذات کی پابندیوں کے برابر کے موقع دئے جائیں صنعت و حرفت از سر نو تعمیر کیا جائے اور عوام الناس کو اقتصادی آزادی مل جائے یہی ایک طریقہ ہے جس پر عمل کر کے ہندوستان کو یہ موقعہ مل سکتا ہے کہ وہ دنیا کی ترقی کن اقوام میں جگہ پانے کا دعوےٰ کرے

(عدالت خفیفہ — مولوی محمد احمد صاحب انصاری … عدالت خفیفہ …)

سنگ و گل

مسولینی بہادر نے اپنی شرائط صلح فرانس کو بھیجدی ہیں اور برطانیہ ان پر غور کر رہی ہے۔

یہ مذاق بھی آپ نے ملاحظہ کیا کہ جنگ کس سے ہو رہی ہے اور شرائط صلح پر غور کون کر رہا ہے۔

اور شرائط صلح کیا ہے۔ وہ بھی سُن لیجئے کہ حبش کا جو علاقہ ہمنے فتح کر لیا وہ تو ہمارا اور ہمارے باپ کا۔ یعنی علاقہ طغرای تو گیا رو کھن میں۔ اب آؤ اس شرط پر صلح کر لیں کہ باقی حبش پر بھی ہمارا سایہ رہیگا۔

یعنی وہی مرغی کی ایک ٹانگ لیکن سوچنے کی بات ہے کہ اگر حبش کو یہ سرپرستی منظور ہوتی تو اسقدر جان و مال کی قربانی اور علاقہ طغری کی قیمت ادا کرنے کے بعد کیوں خریدتا پہلے ہی نہ منظور کر لیتا۔

بالفاظ دیگر اٹلی کی شرائط صلح یہ ہیں کہ پنچوں (لیگ اقوام) کا کہنا سر آنکھوں پر لیکن پرنالہ حبش ہی میں کرے گا۔ دیکھیں اب پنچ اپنے لئے کون علاقہ تجویز کرتے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اور نئے انتخابات کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ نیشنل گورنمنٹ پھر برسر اقتدار ہوگی۔ اور مسٹر بالڈون پھر وزیر اعظم ہوں گے۔

دیکھنا یہ ہے کہ اب وزیر ہند کون ہوگا۔ بہرحال اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ سر سمویل ہور وزیر خارجیہ کی حیثیت سے بہت کامیاب رہے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ وہ تو وہیں رہیں۔ انڈیا آفس کا اب رُخ نہ کریں۔ بخشو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔

بین الاقوامی لیگ کی کمیٹی کے صدر نے اُن حکومتوں سے جو اس لیگ کی ممبر نہیں ہیں اپیل کی ہے بین الاقوامی زندگی میں قانون کے احترام کے لئے اپنی اخلاقی تائید پیش کریں۔

ہندوستان اگرچہ بین الاقوامی لیگ کا ممبر ہے لیکن غالباً کرنیل لانمنڈ منٹ ایکٹ کو بین الاقوامی زندگی سے تعلق نہیں ہے۔

ایک اطالوی اخبار کہتا ہے کہ مسولینی کی عام مقبولیت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ جس جس مقام پر فتح حاصل ہوئی ہے وہاں کینوس پر اس کی بڑی بڑی تصویریں لگا دی گئی ہیں مگر یہ نہیں کہتا کہ فتح سے پہلے یہ پیشگی تصویریں تیار کیوں کی گئی تھیں۔

کراچی کا ایک اخبار کہتا ہے کہ پارلیمنٹ کے گورنمنٹ آف انڈیا بل پاس کر دینے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حکومت خود اختیاری تک پہنچنے کی سڑک پر ہندوستان نے بہت دور تک قدم بڑھایا ہے۔ لیکن خدا ہی کو معلوم ہے کہ یہ سڑک کتنی لمبی ہے۔

الہ آباد کا اخبار لیڈر پوچھتا ہے کہ اس کا کیا سبب ہے کہ جہاں ترکی میں وہیں کے باشندوں کو صنعت و حرفت میں لگا کر غیر ملکیوں کو خارج کیا جا رہا ہے۔ وہاں ہندوستان میں کیمیاوی اور معدنی تحقیق کا کام غیر ملکیوں کے سپرد کیا جا رہا ہے۔

ادب لطیف

غریب یاتری

ہم غریب یاتری ہیں ہم بیابانوں اور پہاڑی راستوں کو طے کرتے جا رہے ہیں ہم غریب ہیں لیکن ہمیں کوئی فکر نہیں ہمارے پاس اس قصر کی کنجی ہے جو جنگل کے اس جانب ایک سنسان گاؤں میں بسا ہوا ہے

ہم غریب یاتری ہیں سرد ہوا اور برفباری نے ہمیں درماندہ کر لیا ہے ہمارے قدم بھاری ہیں لیکن ہمارے دلوں میں امید کی کرن ہے شام کے دھندلے چاند کی روشنی میں ہم اس قصر تک پہنچ جائینگے جن کو فرشتوں نے منور کر رکھا ہے

ہم غریب یاتری ہیں ہمارے دل میں اب سرفروشی کی عادت نہیں رہی ہم ایک خاموش جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں کیا کوئی اس قصر حسن کی کنجی کو کام میں نہیں لائیگا آہ! ہم تھرتھراتے ہیں انجام آپہونچا وقت ختم ہوا اور ہم آزمائش سے لرز رہے ہیں ہم غریب یاتری ہیں

اب ہم امیر یاتری ہیں ہم خانقاہ کے نزدیک آپہنچے ہیں ہماری تمنائیں بر آئیں گی اور اس کی ایک نگاہ ہمیں ابدی فردوس عطا کرے گی

(ترجمہ از کنٹر بری ریویو)

ہندوستان کے ہریجنوں کی کانفرنس

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ ہریجنوں کے تبدیلی مذہب کے منصوبے کے بارے میں اہم واقعات کے رونما ہونے کی توقع کی جاتی ہے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر اس کے بارے میں ہندوستان کے تمام ہریجنوں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس سے قبل جو لکھنؤ میں ہونا طے پایا ہے۔ ناگپور یا بمبئی میں ایک آل انڈیا ہریجن کانفرنس طلب کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کے طلب کرنے سے اس کا منشا یہ ہے کہ وہ جو کچھ اس بارے میں فیصلہ کرے اس پر اجتماعی طور پر عمل کیا جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر اس اثنا میں دلت لیڈروں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ انہیں ہندو مذہب سے قطع تعلق کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

قیاس غالب ہے کہ مجوزہ کانفرنس اس امر کا فیصلہ کرنے کیلئے ہریجنوں کو کیا مذہب اختیار کرنا چاہیے ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جو کہ مذہب کے بارے میں فیصلہ کرنے کے علاوہ یہ بھی تجویز کریگی کہ ہریجن تبدیلی مذہب کیلئے کیا طریق کار اختیار کریں۔

دوسرکردہ سوشلسٹ لیڈروں کی گرفتاری

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ آج صبح خفیہ پولیس نے پنجاب کے ایک سرکردہ سوشلسٹ کارکن کے مکان کی تلاشی لینے کے بعد اسے گرفتار کر لیا۔ بعد ازاں ایک اور بھی سوشلسٹ کارکن گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو شہید گنج کے تنازعہ کے سلسلے میں تقریر کرنے کے الزام میں دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

عالم نسواں

سیتا

بسلسلۂ گذشتہ

سیتا جی کی شادی راجچندر جی کے ساتھ ہوئی کیونکہ راجہ جنک نے یہ عہد کیا تھا کہ جو اس کمان کا چلہ کھینچ سکیگا اس کے ساتھ اس کے ساتھ سیتا کی شادی کروں گا راجچندر جی ہی ایک ایسے شخص تھے جنہوں نے نہ صرف اس کمان کا چلہ کھینچ لیا بلکہ اتنا کھینچا کہ بالآخر کمان ٹوٹ گئی چونکہ یہ کمان شو جی کی تھی اور پرسرام شو جی کے چیلے تھے لہذا انھیں یہ بات ناگوار گذری ان کی آمد کے متعلق بالمیکی اور تلسی کرت رامائن میں اختلاف ہے بالمیکی رامائن میں تو انکا آنا اس وقت لکھا ہے جو راجچندر جی معہ سیتا کے واپس ہو رہے تھے اور تلسی کرت رامائن میں لکھا ہے کہ وہ دھنش یگیہ کے موقعہ پر یعنی شادی رچائی جانے سے پہلے ہی پرشرام جی آموجود ہوئے اور ان سے اور لکشمن سے سخت گفتگو بھی ہوئی کچھ عرصہ تک تو راجچندر جی معہ سیتا جی کے راج محل میں آرام کی زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب راج تلک کے موقعہ پر ان کی سوتیلی ماں کیکئی نے یہ ضد کی کہ راج بھرت کو دیا جائے اور راجچندر جی کو جنگل میں بھیجدیا جائے اور دشرتھ نے بادل ناخواستہ کیکئی کی یہ بات منظور کر لی تو یہ نقشہ بدل گیا راجچندر جی جنگل جانے کو تیار ہوئے اور ان کی ساتھ سیتا جی بھی تیار ہو گئیں اگرچہ راجچندر جی خود اور انکے رشتہ دار یہ نہ چاہتے تھے کہ یہ راج محلوں میں رہنے والی لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ جنگلوں میں ماری ماری پھرے اس موقعہ پر سیتا جی اور راجچندر جی میں جو گفتگو بالمیکی اور تلسی کرت رامائن میں درج ہے اس میں آسمان کا فرق ہے یعنی تلسی کرت رامائن ورامچرت مانس کی سیتا تو بڑی عاجزی سے راجچندر جی سے کہتی ہے کہ آپ کہیں مجھے نہ چھوڑ جائیے گا میرے تو آپ پران ہیں میں آپ کی داسی ہوں اور آپکی چرن سیوا کے لئے ہوں لیکن بالمیکی رامائن کی سیتا ویدک زمانہ کی استری کی طرح بات کرتی ہے اور کہتی ہے کہ شادی کے موقعہ پر ہمارے تمہارے جو قول و قرار کرائے گئے ہیں ان کی رو سے میرا حق ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور میری حفاظت کا بار لینا تمہارا فرض ہے آخر کار راجچندر جی کو ماننا پڑا اور وہ سیتا جی کو لے کر جنگل کے لئے روانہ ہو گئے

روایات سے قطع نظر جنگلوں میں کچھ عرصہ گھومنے پھرنے کے بعد ایک روز جب راجچندر جی شکار کھیلنے گئے ہوئے تھے تو لنکا کا راجہ راون سیتا جی کو اٹھالے گیا کیونکہ اس کے دل پر اس بات کی چوٹ تھی کہ اس کی بہن سروپ نکھا کی جس نے راجچندر جی سے شادی کی درخواست کی تھی راجچندر جی کے اشارے سے لکشمن نے زبردست توہین کی تھی

سیتا کے کیرکٹر کی عظمت دراصل اسی زمانہ میں پوری طرح ظاہر ہوتی ہے جب وہ راون کے یہاں ایک باغ (اشوک باٹکا) میں نظر بند تھیں راون نے مختلف طریقوں پر انھیں ڈرایا دھمکایا اور لالچ دیا مگر سیتا کا پتی برت دھرم اٹل تھا اسمیں کوئی فرق نہ آیا

(باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

مائیکل فیریڈے

از جناب محمد علیم صاحب جامعی

بجلی کو تو آپ جانتے ہیں یہی بجلی جو آپ کے گھروں میں چراغ اور لالٹین کی جگہ جلتی ہے یہ حال کی ایجاد ہے اور سچ تو یہ ہے اس وقت جتنا فائدہ عام خاص سب کو بجلی سے پہونچتا ہے اتنا فائدہ اس زمانہ کی کسی ایجاد سے نہیں پہونچتا مکان، دکانیں، بازار، سڑکیں ہر جگہ بجلی ہی بجلی نظر آتی ہے ہندوستان میں تو خیر اب بھی بہت سے شہر اور شہروں میں بہت سے گھر ایسے ہیں جن میں ابھی بجلی کا گذر نہیں ہوا مگر یورپ میں تو گاؤں گاؤں بجلی پہونچگئی ہے اور اس کی بدولت رات کیوقت یورپ کے سارے شہر اور دیہات بقعہ نور معلوم ہوتے ہیں بجلی سے ہمیں صرف روشنی ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں ہوا کے پنکھے، بیشمار کارخانے، ہزاروں فیکٹریاں ٹرام، بجلی کی ریل، ٹیلیفون، ٹیلی گراف، بے تار کی تار برقی، وغیرہ غرض کتنی چیزیں ہیں جن کا دارو مدار بجلی پر ہے اور جو بجلی کے ذریعے چلتی ہیں یہ سب فائدے ہمیں کس کی بدولت حاصل ہوئے؟ مائیکل فیریڈے کی بدولت جس کا حال ہم آگے بیان کرینگے یہ مائیکل فیریڈے ہی ہے جس نے اپنی عجیب غریب ایجادوں کے ذریعہ بجلی جیسی عظیم الشان طاقت کو انسان کا غلام بنا دیا ہے ڈائنمو (بجلی پیدا کرنے کا آلہ) برقی موٹر وہ مشین جو بجلی لیکر چلتی ہے اور جس سے کارخانہ وغیرہ چلائے جاتے ہیں اور ان جیسی بہت ہی اہم اور مفید ایجادوں کا سہرا فیریڈے کے سر ہے

مائیکل فیریڈے ۱۷۹۱ء میں انگلستان کے ایک ضلع سرے کے دیہات (نیونگٹن) میں پیدا ہوا اس کا باپ لوہار تھا اور بہت غریبی کی زندگی بسر کرتا تھا اس کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو اس کے ماں باپ شہر میں آرہے اور اسے بچوں کے مدرسہ میں داخل کرا دیا یہاں اس نے تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ۱۸۰۱ء میں انگلستان میں سخت قحط پڑا فیریڈے کے ماں باپ پہلے سے غریب تھے اب یہ مصیبت اور بھی سخت تھی یہاں تک کہ ایک دفعہ فیریڈے کے حصہ میں ایک ڈبل روٹی آتی تھی جسپر چھ دن اس سے گزر کرتا تھا

مدرسہ میں کچھ دنوں پڑھانے کے بعد اس کے باپ نے اسے ایک کتب فروش (کتاب بیچنے والے) کی دوکان پر نوکر رکھا دیا یہاں اسے کتابوں کی جلدیں بنانا پڑتی تھیں اور اخبار بیچنے کا کام بھی اس کے سپرد تھا بچوں میں تو ویسے بھی سوالات کرنے کی عادت ہوتی ہے مگر مائیکل فیریڈے میں یہ عادت بہت زیادہ تھی اسے اور کوئی نہ ملتا تھا تو اپنے آپ ہی سوال کرنے لگتا تھا ایک بار وہ ایک ایسے مکان کے قریب پہونچا جس کے دروازے میں لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں آپ کو نہ جانے کیا سوجھی کہ سلاخوں میں منھ ڈالدیا اور پھر خود ہی اپنے سے پوچھنے لگے کہ میں کدھر ہوں سینخچوں کے اندر یا باہر اتنے میں کسی نے دروازہ کھولا آپنے گھبرا کے جو سر نکالا تو جلدی میں ناک زور سے ایک سلاخ پر پڑی اور خون بہنے لگا (باقی آیندہ)

پردۂ فلم

ترکیب فلم سازی

از جناب علی حسین صاحب آئی ایم سی ڈٹا کی فلم لیبوریٹری لکھنو

بسلسلۂ گذشتہ

STALE سے لدی ہوئی روئی
CHILLY سے لایا ہوا مشورہ اور
TAXAS سے لایا ہوا گندگ اور
METICO سے لائی ہوئی چاندی

جسکا ذکر مذکورہ بالا سطور میں ہو چکا ہے یہی وہ چیزیں ہیں جو فوٹو گرافک فلم سازی میں استعمال کی جاتی ہیں یہ چیزیں ایسی ہیں جن کا شمار آج دنیا کے عجائبات عالم میں ہے ہر تماشہ کے تیار کرنے کے لئے جس میں لاکھوں فٹ لانبا فلم ہر سال بنایا جاتا ہے وہ واقعی قابل افسانہ ہے اور اس کے افسانے کو بڑے سے بڑے قابل و ہنرمند انجینیروں اور ان محققوں نے جن کے خیالات ہمیشہ اپنی آئیندہ SCIENTIFIC ترقیوں کی جانب لگے رہتے ہیں سچا کر دکھایا یہ صنعت ایسی ہے کہ اس کی لیبوریٹر میں ایسے ایسے نازک عملوں کو بڑے سے بڑے اجرا کی شکل میں منتقل کر دیا ہے

اب ہم دنیا کی اس مشہور و معروف کمپنی کا منظر آپکے سامنے پیش کرتے ہیں جو اپنی فلم سازی کے لئے دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتی وہ کوڈک کمپنی ہے یہ کمپنی کوڈک پارک (امریکہ) میں واقع ہے اس میں ۱۹۷ بڑی بڑی عالیشان عمارات چار سو ایکڑ زمین کے رقبہ میں ہیں اور ان میں ۶½ ہزار کارکنان موجود ہیں جو سب کے سب فوٹو گرافک فلمس تیار کرتے ہیں معائنہ کرنیوالے اشخاص اس پارک میں داخل ہونے سے پہلے ہی کچھ تعجب انگیز باتیں نظر آئیں گی سب سے پہلے تعجب خیز بات یہ ہے کہ جس طرح دیگر صنعتی کارخانوں میں شور و غل مچتا ہے وہ بات یہاں نہیں دوسری بات یہ کہ یہاں سبزہ زار اور اک عجیب قسم کی گھاس اور سنگ مرمر کی عمارات کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا جو آپ اپنی نظر ہیں یہ اک ایسا مظاہرہ ہے کہ اس میں اور دیگر کارخانوی صنعتوں میں بہت فرق نظر آتا ہے اور یہ منظر فلمسازی میں شروع سے آخر تک پیش نظر رکھتا ہے ان درختوں اور گھاس کا یہ مطلب ہے کہ گرد و غبار کارخانے کے اندر نہ جاسکے کارخانے کے اندر چپہ چپہ میں پختہ سڑک بنی ہوئی ہے جو ہر وقت پانی سے تر رہتی ہے آتشدان (چمنیاں) ۳۶۶ فٹ بلند ہیں جن کے ذریعے سے شعلہ اور دھواں فضا میں منتشر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بغیر آگ کی FIRE LESS STEAM LOCOWOTIVES مشینوں کا سلسلہ بھی دور تک چلا گیا ہے سفید پوشاکیں جو فلم کھولتے وقت زیب تن کی جاتی ہیں یہ چیزیں ایسی ہیں جو محض دلچسپ ہی نہیں بلکہ یہ ایسے پروگرام میں شامل ہیں جس سے کرۂ زمین کی صنعتی دنیا میں فلمسازی کا کام سب سے صاف و ستھرا مانا جاتا ہے فلمسازی کے وقت یہ جملہ عملیات ایک ہی ساتھ عمل میں لائے جاتے ہیں

(باقی آئندہ)

اقوال زریں

افسوس اس کے حال پر ہے جس کی خواہش نفسانی امیر ہے اور عقل اسیر

انسان کو لازم ہے کہ ہر روز صبح اٹھ کر آئینہ دیکھے اگر صورت اچھی ہے تو سیرت بھی نیک اختیار کرے اور اگر صورت خراب ہے تو عادت نیک اختیار کرے تاکہ وہ خرابیاں ایک جا باہم نہ ہوں

صاحب انصاف ہمیشہ زندہ ہے اگرچہ کسی زمانہ میں وہ مر گیا ہو حریص ہمیشہ مفلس ہے اگرچہ تمام جہان کی دولت اس کے پاس ہو قانع ہمیشہ تونگر ہے اگرچہ اس کے پاس کچھ نہ ہو

مجھے ایسے لوگوں پر سخت افسوس ہوتا ہے جو خوف مرض کے باعث غذائے بد سے پرہیز کرتے ہیں مگر کبھی عذاب آخرت کے اندیشہ سے گناہ و خطا نہیں چھوڑتے

تونگری مال میں نہیں ہے بلکہ قناعت میں ہے
لذت نعمتوں میں نہیں ہے بلکہ تندرستی میں ہے
رزق زمین پر نہیں ہے بلکہ آسمان پر ہے

تین چیزیں سب سے افضل ہیں
(۱) دشمن کو دوست بنانا
(۲) نادان کو دانائی سکھانا
(۳) گمراہ کو نصیحت سے راہ پر لانا

تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہو سکتیں
(۱) دولتمندی خواہشوں سے
(۲) جوانی خضاب سے
(۳) تندرستی دواؤں سے

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ

اسمارا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایتھوپیا نے بھی جنرل راس کستا کی ماتحتی میں اٹلی کی فوجوں پر حملہ کر دیا اٹلی کی فوجیں پیچھے ہٹ کر سرحد تک پہونچ چکی ہیں تاکہ دشمن سے اچھی طرح مقابلہ ہو سکے

روم ۳۱ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ شمالی سرحد پر اٹلی کی فوجیں ڈنکل کی طرف سے آگے بڑھ رہی ہیں جن کا مقابلہ کرنے کے لئے شاہ حبش معہ اپنے وزیروں کے ایک زبردست فوج لے کر ڈلیسائی کی جانب روانہ ہو گئے ہیں

روم ۳۱ / اکتوبر اطلاعات مظہر ہیں کہ حبش مقابلہ میں ناکام رہا اٹلی کے جنرل گر لوٹری نے ادماگرا کے قریب حبش کی فوجوں کو شکست دی اور بہت سے حبشی گرفتار کر لئے گئے

جینوا ۳۱ / اکتوبر ۱۴ دیگر اقوام نے لیگ کو مطلع کیا ہے کہ انھوں نے اٹلی کے خلاف بائیکاٹ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے

موج تبسم

عاشق:۔ اگر میں سگریٹ پیوں تو کیا تمہیں کچھ اعتراض ہوگا؟

محبوبہ:۔ نہیں اگر تمہارے منھ میں آگ بھی لگ جائے جب بھی مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا

بیوی:۔ تم میری بلی کو پیار کیوں نہیں کرتے؟

مصور شوہر:۔ خدا کی مار تمہاری بلی پر جب میں کسی طوطے کی تصویر بناتا ہوں تو اس کا رنگ چاٹ جاتی ہے

بیوی:۔ پیارے اگر میں مر گئی تو تمہارا کیا حال ہوگا؟

شوہر:۔ میں فرط غم سے پاگل ہو جاؤں گا

بیوی:۔ دوسری شادی تو نہ کرو گے

شوہر:۔ نہیں اس قدر پاگل نہیں ہوں کہ دوسری شادی کر لوں

"دو" دوست کسی خاص جگہ پر پہونچنے کے لئے ملاقات کا وقت مقرر کر رہے تھے

پہلا دوست:۔ اگر میں وہاں پہلے پہونچونگا تو دیوار پر ایک نشان بنا دوں گا

دوسرا دوست:۔ اگر میں وہاں پہلے پہنچونگا تو اس نشان کو مٹا دوں گا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ میں پہلے پہونچا

عجیب معلومات

مرغی کے انڈے سے جنگ کی پیشینگوئی

ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ریاست کولوریڈو میں گرولی ایک مشہور قصبہ ہے وہاں ایک کاشتکار کی مرغی نے ایک انڈا دیا جس پر ہلکے گلابی رنگ میں ایک توپ کا نقشہ بنا تھا چند روز بعد اسی مرغی نے دوسرا انڈا دیا اس پر توپ کے گولوں کی تصویر تھی تیسری مرتبہ مرغی نے ایک اور انڈا دیا جس پر گہرے سرخ رنگ میں حرف "ڈبلو" بنا ہوا تھا جو کہ لفظ وار (جنگ) کا پہلا حرف ہے اہل گرولی ان حیرت انگیز انڈوں کو اس بات کی غیبی علامت سمجھتے ہیں کہ امریکہ کو عنقریب جنگ میں شریک ہونا پڑے گا انڈے کولوریڈو کے سرکاری عجائب خانہ میں محفوظ ہیں

ٹیلیفون کے ذریعہ تصویریں

نیویارک ہرسٹ نیوز فوٹو سروس نے ایک ایسی مشین تیار کر لی ہے جس کی مدد سے ٹیلیفون کے ذریعے تصویریں ایک مقام سے دوسرے مقام تک بھیجی جاسکتی ہیں اس خرچ برائے نام ہوتا ہے نو ایجاد مشین بہت مختصر ہے اور ٹیلیفون میں باسانی نصب کی جاسکتی ہے اس میں روشنی کی خفیف شعاع ہے اور ایک فوٹو الکٹرک سل جس وقت نو ایجاد مشین سے روشنی نکلتی ہے تو منزل مقصود پر پہنچتی ہوتی ہے اور وہاں اس کی لہروں کو دوبارہ روشنی میں



ریاست کا دیوان

بسلسلۂ گذشتہ

اتنے میں ایک سپاہی نے ان کو جے کرشن کا خط لاکر دیا جس میں لکھا تھا "اب میں اس ریاست میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں رہ سکتا آپ کو اپنی دیوانی اور تنخواہ جان سے زیادہ پیاری ہے خوشی سے اس کے مزے لوٹئے میں پھر آپکو تکلیف دینے نہ آؤں گا ماتا جی سے پرنام کہدیجئے گا"

مہتا جی نے ستیا کو مختصر الفاظ میں سارا حال سنایا اور مہاراجہ صاحب کو اطلاع دینے چلے

ستیا تمام دن اپنے بیٹے کیلئے روتی رہی شام کو ماتا کے جوش میں وہ مہارانی کے پاس جے کرشن کی سفارش کے لئے گئی اتو اس میں جب پہونچی تو دیکھا کہ آج مہارانی کے تیور بھی بدلے ہوئے ہیں دیکھتے ہی بولیں "تمہارا لڑکا بہت بدتمیز اور اجڈ ہے ذرا بھی سلیقہ نہیں کہ راجاؤں سے کس طرح بات کرنا چاہئے آج مہاراج سے الجھ بیٹھا کہ ایجنٹ صاحب کا استقبال کرو بیگار بند کردو اتنی سمجھ نہیں کہ اگر ہم انگریز حاکموں سے بگاڑ کریں تو کے دن تباہ ہو گا کر دڑوں کی ریاست برباد ہو جائے گی اس کا کیا ہے کہیں تیس پچاس کی نوکری کرلے گا"

ستیا نے آنچل پھیلا کر کہا "مہارانی سچ فرماتی ہیں لیکن اب تو اس کا قصور معاف کر دیجئے بیچارہ شرم کے مارے گھر بھی پلٹ کر نہیں آیا، نہ جانے کہاں چلا گیا مہارانی میں آنچل پھیلا کر بھیک مانگتی ہوں اس کی معافی مجھے دان دیجئے آپ مہاراج سے سفارش کردیں ماں کے دل کو آپ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے"

مہارانی نے بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا اور اپنے رنگے ہوئے ہونٹوں پر انگوٹھیوں سے جگمگاتی ہوئی انگلی رکھ کر بولیں "کیا کہتی ہو ستیا دیوی میں مہاراج سے اس کی سفارش کروں جو ہماری جڑیں کھودنا چاہتا ہے میں اس کے بیچ میں نہیں پڑتی میرا لڑکا ایسا ناخلف ہوتا تو زندگی بھر اس کی صورت نہ دیکھتی" ستیا کے دل میں ماتا کی آگ بھڑک اٹھی لیے

اپنے افسروں کو خوش رکھنا نہیں ہے بلکہ رعایا کو پالنے کی ذمہ داری اس سے کہیں بڑھ کر ہے اتفاق سے اسی وقت مہاراجہ نے کمرے کے اندر قدم رکھا اور ستیا کیطرف اشارہ کرکے مہارانی سے بولے "یہ کون دیوی جی راجہ کے فرائض کا اپدیش دے رہی ہیں؟"

مہارانی نے کہا "یہ دیوان صاحب کی بیوی ہیں" مہاراجہ کی پیشانی پر بل پڑگئے بولے "جب ماں ایسی زہر کی بجھی ہوئی چھری ہے تو بیٹا کیوں نہ ہو دیوی جی میں تمسے اپنے فرائض کا سبق پڑھنا نہیں چاہتا یہ تعلیم مجھے کئی پشتوں سے ملتی چلی آرہی ہے بہتر یہ ہے کہ تم کسی سے یہ تعلیم حاصل کرو کہ ملازم پر آقا کے کیا حقوق ہیں اور نمک حراموں کے ساتھ آقا کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے"

مہاراجہ صاحب یہ کہکر غصہ میں باہر نکلے سامنے دیوان پر نظر پڑگئی بولے "تمہارا بیٹا تو رخصت ہوگیا لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی دیوی جی بغاوت کے میدان میں اپنے بیٹے سے بھی دو قدم آگے ہیں اب آپ الزام سے نہیں بچ سکتے آپ ہی نے گھر والوں کے کان میں یہ منتر پھونکا ہے"

مہتا جی نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا "دینا ناتھ میں بالکل بے قصور ہوں میری وفاداری پر شک نہ فرمائیے"

"محض زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوتا"

"دین بندھو میں تو اپنی وفاداری کا ثبوت دیچکا"

"نئی نئی دلیلوں کے لئے نئے نئے ثبوتوں کی ضرورت ہے میرا جو حکم آپکے بیٹے کے لئے تھا وہی آپ کی بیوی کے لئے بھی ہے میرے حکم کی تعمیل اسی وقت ہونا چاہئے"

"لیکن دینا ناتھ"

"میں ایک لفظ بھی سننا نہیں چاہتا"

"کیا مجھے عرض کرنے کی اجازت نہ ملے گی"؟

"ہرگز نہیں میرے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی"

مہتا جی دل ہی دل میں ستیا دیوی پر پیچ و تاب کھاتے ہوئے چلے کہ آخر اس پر کیا وحشت طاری تھی جو رتو اس میں پہونچی گھر جاکر بیوی سے بولے "آخر تمہیں کبھی سمجھ آئے گی کیا ساری دنیا کی اصلاح کا بیڑا تم ہی ماں بیٹے نے اٹھایا ہے مہاراج کا حکم ہے کہ یا تو تین گھنٹے کے اندر ریاست سے نکل جاؤ یا میں وزارت سے استعفا دوں بہتر یہ ہے کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ میں پوشیدہ طریقہ پر تمکو روپیہ بھیجتا رہوں گا"

۴ کہیں بھید کھل گیا تو تمہارے دین بندھو بگڑ جائیں گے میرا بیٹا سلامت رہے اور کچھ نہیں تو پاؤ بھر آٹا تو کما ہی لوں گا تمکو یہی وزارت مبارک رہے مہتا جی چلنے کہا تم آخر چاہتی کیا ہو کیا پھر سے پہلی کیطرح دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھروں" (باقی آئندہ)

ریاستی خبریں

ریاست رامپور میں تعلیم

رامپور ـ ۲۸ر اکتوبر ـ اورینٹل کالج رامپور رئیس خان بہادر مسعود الحسن چیف منسٹر نے تقسیم انعامات کے موقعہ پر صدارت کرتے ہوئے ریاست رامپور کی تعلیمی ترقی کا ذکر کیا۔ جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کو ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے۔ اور غیر ملکوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالبعلموں کو سرکاری خرچ سے بھیجا جاتا ہے۔ وزیر تعلیم مسٹر بی۔ ایچ زیدی نے اس بات پر اعتراض کیا کہ اب دار انتظامی میں صرف دینیات فارسی عربی اور فلسفہ وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ تعلیم علم مضامین کی ہونی چاہئے۔

نواب ڈیر کے محل میں آگ لگ گئی

نئی دہلی ـ ۳۰ر اکتوبر ـ ریاست ڈیر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ چند روز ہوئے اتفاق سے نواب ڈیر کے محل میں آگ لگ گئی ـ ابھی تک تفصیلات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ سامان اور جائداد کا زبردست نقصان ہوا۔ مگر جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مہاراجہ جودھپور کا مشغلہ

جودھپور (بذریعہ ڈاک) "ٹائیگر" نامی ہوائی جہازوں اور کئی انجنوں کے آجانے سے جودھپور کے ہوائی جہازوں کا بیڑہ اب مکمل ہوگیا ہے۔ اب وہاں ہوائی جہازوں کی تعداد ۱۶ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں تین مہاراجہ صاحب کے استعمال کے لئے مخصوص ہیں۔ باقی جہازوں میں سے ایک جہاز پر ریاست کے افسر سفر کرتے ہیں۔ اور دو جہاز ات کے پرواز اور پرواز کی ترتیب حاصل کرنے والوں کیلئے مخصوص ہیں

مہاراجہ صاحب نے جو کہ ماہر پرواز مسٹر مگاڈون سے رات کے پرواز کی ترتیب حاصل کررہے ہیں۔ نہایت کامیابی کے ساتھ تنہا پرواز کیا۔ اس وقت ان کو تقریباً دو سو گھنٹے کے پرواز کا تجربہ حاصل ہے۔ اب بغیر کسی تردید کے کہا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب پہلے والئے ریاست ہیں جنہوں نے رات کو تنہا پرواز کیا ہے۔

مہاراجہ ٹراونکور کی سالگرہ

ریونڈرم ـ ۲۷ر اکتوبر ـ مہاراجہ ٹراونکور نے اپنی ۲۳ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا۔ اور بہت سے اصحاب کو جن میں ریاستی ملازمین کثیر تعداد میں شامل ہیں خطاب دیئے۔ دیوان سر محمد حبیب اللہ کو نواب کا خطاب دیا گیا۔

اس موقعہ پر دربار کو بہت سجایا گیا تھا جب مہاراجہ صاحب آئے تو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ دیوان صاحب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور پھر ان کو مبارکباد پیش کی۔ مہاراجہ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ہر ایک افسر نے تخت کو جھک کر سلام کیا۔ اس کے بعد گانا وغیرہ ہوا۔

برطانیہ نے اٹلی کو صاف جواب دیدیا

لندن ـ ۳۱ر اکتوبر ـ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ برطانیہ کی جانب سے سنگر مسولینی کو صاف جواب دیدیا ہے کہ جب تک اٹلی و حبش کی حالت اطمینان بخش نہ ہو جائے گی اس وقت تک برطانوی جہازی طاقت کو بحر روم سے نہ ہٹایا جائے گا۔

امریکہ صلح کی کوشش میں ہے

واشنگٹن ـ ۳۰ر اکتوبر ـ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ امریکہ میں تمام جہازوں کی آمد و رفت کی بہت اچھی طرح نگہداشت ہو رہی ہے کہ وہ سامان حرب وغیرہ اٹلی کو نہ فراہم کرسکیں۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ لڑائی میں کوئی حصہ نہ لے گی۔ اور صلح کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ امریکہ کی گورنمنٹ بھی

سرحد کے نوابوں میں زبردست جنگ

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ باجوڑ سے تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پھر جنگ شروع ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پندرہ اکتوبر کو خان صاحب خار نے دیودار کے قلعہ پر قبضہ کرنے کیلئے ڈیڑھ ہزار فوج لیکر نواغئی پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے پانچ مرتبہ حملہ کیا۔ لیکن نواغئی کی فوج کے کمانڈر محمد یوسف نے زبردست مقابلہ کیا۔ اور خان خار کو واپس آنا پڑا۔ بعد کی اطلاع ہے کہ حملہ رات کے وقت کیا۔

لاٹ پادری گرام سدھار کے حق میں

لندن۔ ۳۰ اکتوبر۔ ہندوستان میں کرسچن کالجوں کی جانب سے اپیل کی حمایت کے سلسلہ میں لندن میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریر کرتے ہوئے کنٹربری کے لاٹ پادری نے مہاتما گاندھی کے کام کی تعریف کی جو کہ وہ ہندوستان کے دیہاتیوں کا معیار زندگی بلند کرنے اور مضبوط کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بہتر یہ ہوتا کہ للعر گزیٹ سے کام شروع کیا جاتا۔ اور دیہاتوں کے یونٹ قائم کر کے انکی بنا پر سیاسی سسٹم قائم کیا جاتا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اس سلسلہ میں اب بھی بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ جدید آئین کے شروع میں فرقہ وارانہ اختلاف کی وجہ سے جمہوری کانسٹی ٹیوشن جیسی کوئی چیز بنانا ناممکن ہوگا۔

استریوں کے کام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کی استریاں اس وقت بہت زیادہ کام کر رہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس واقعہ سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ فرقہ وارانہ اختلاف کو جگہ نہیں دیں گے۔ لارڈ ہیلیفکس نے صدارت فرمائی۔

اٹلی نے جنوبی مورچہ فتح کر لیا

روم ۳۰ اکتوبر۔ جنوبی مورچہ کے کمانڈر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی مورچہ پر حملہ کرنے کے لئے بمباری کرنے والے ہوائی جہازوں کے ساتھ ٹینک بھی بھیجے گئے۔ دائیں بازو پر شلدو کے سامنے مقیم حبشی فوج پر ٹینکوں کے ذریعے حملہ کیا گیا۔ اور اطالوی فوج دیبی شیسہ لیبی تک پہونچ گئی۔ بارش کی وجہ سے موسم کی حالت غیر موافق ہو گی۔ لیکن خیال ہے کہ حملہ کامیاب رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پہاڑیوں پر مورچہ بندی کرنے کے ارادے سے حبشی فوج اشماولن کے مورچہ سے پیچھے کی طرف ہٹتی جا رہی تھی۔

تعزیری تدابیر پر عمل
کس کس ملک نے جواب دیا

جنیوا ۲۹ اکتوبر۔ اٹلی کے خلاف تعزیری تدابیر پر عمل کرنے کے متعلق مختلف ممالک نے جو جواب دیا ہے اس سے یہ پوزیشن ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ۳۹ ممالک نے اٹلی کو اسلحہ جات بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔ ۲۵ ممالک نے اٹلی کا مالی بائیکاٹ کر دیا ہے۔ یعنی اسکو مال یا روپیہ اُدھار دینا بند کر دیا ہے۔ ۱۸ ممالک نے اٹلی سے مال منگانے پر پابندی لگا دی ہے۔ ۱۹ ممالک نے چند خاص خاص اشیاء اٹلی کو سپلائی کرنا بند کر دیا ہے۔ آسٹریا ہنگری اور البانیہ کے علاوہ جنہوں نے تعاون نہ کرنے کا اعلان پہلے کر دیا ہے۔ پرتگال صرف ایک ملک ہے جس نے ابھی تک جواب نہیں دیا ہے۔ غالباً وسط نومبر سے اقتصادی تعزیری تدابیر پر عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔

ایک لاکھ پونڈ کا نقصان
فلم سٹوڈیو جل گیا

لندن ۲۹ اکتوبر۔ آج ٹوئکنہم کے فلم سٹوڈیو میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے جنوبی الیکٹرک لائن پر ٹرین چلنی بند ہو گئیں۔ کیونکہ قریب کی عمارتوں کے جلنے کا خطرہ ہو گیا۔ اور دیواروں کے گرنے کا ڈر ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے۔

آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان کا نتیجہ

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ لندن میں انڈین سول سروس کے لئے جو کھلا امتحان کا مقابلہ ہوا تھا اس میں حسب ذیل یورپین اور ہندوستانی اُمیدوار کامیاب ہوئے۔ مسٹر ایس۔ ایم۔ ایم دتا۔ مسٹر ایس ڈبلیو غواسنکر۔ مسٹر پی۔ این ہیٹل۔ مسٹر ایچ سی پونٹ۔ مسٹر ڈی ایس ماتھر۔ مسٹر ایس۔ جی بارو۔ مسٹر ایم ایوب۔ مسٹر پی ایس گریوال۔ مسٹر ایل۔ ایف سنگھ۔ مسٹر این این۔ ایس راگھو آچاری۔ مسٹر ایل۔ پی سریواستو۔ مسٹر جی این کلارک۔ مسٹر ٹی سوامی ناتھن۔ مسٹر ایس جگناتھن۔ مسٹر ایچ۔ ایف کیتھ۔ مسٹر پی۔ این آچاریہ۔ مسٹر پی کے آچاریہ۔ مسٹر سے سی متھرانی۔ مسٹر ایم۔ ٹی راجو۔ مسٹر ایف ایف بیرسٹ۔ مسٹر ایچ۔ بی گرادون۔

حکومتِ چین کو جاپان کی دھمکی

ٹینٹسن ۲۹ اکتوبر۔ جاپانی قنصل نے چین کے فوجی اور سول حکام کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اُن کو متنبہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ چین نے وعدہ کیا تھا کہ جاپان کے خلاف تمام سرگرمیاں بند کر دی جائیں گی۔ اور کہ جو جماعتیں منچوکو کی شاہی حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کر رہی ہیں اُن کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔ لیکن حکومتِ چین نے اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ مراسلہ میں مزید لکھا ہے کہ اِن جماعتوں کے ذریعہ مختلف ناموں سے ابھی تک جاپان کے خلاف ایجی ٹیشن جاری ہے۔ اور حکام تک اِن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مراسلہ میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اس کی سرگرمیاں فوراً ہی بند ہو جانی چاہئیں۔ تاکہ زیادہ پیچیدہ صورت پیدا ہونے کی نوبت نہ آئے۔ جاپان کے فوجی حکام کا مطالبہ ہے۔ کہ مشرق میں امن اور چین کی بہبودی کیلئے ضروری ہے کہ حکومتِ چین بغیر کسی تاخیر کے اپنے وعدہ کو پورا کرے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر کا نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے مہر بند ٹنڈر بتاریخ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۵ء ۲ دو بجے دن تک دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور میں لئے جاویں گے۔ مفصل حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں خود آکر دریافت کئے جا سکتے ہیں خط و کتابت نہ کیجاوے گی۔

(۱) احاطہ دیبی دین (دلیل پوروہ اسکیم) میں چھوٹی گلیاں اور نالیاں بنانے کے لئے۔ لاگت تخمیناً۔/ Rs. 20,850-/-

(۲) فیکٹری ورکمن ایریا جی (G) بلاک میں کلیان پور رجبھا سے تیس فٹ سڑک نمبر ۶ تک۔ چالیس ۴۰ فٹ چوڑی۔ اور سی (C) روڈ معہ نالیاں اور گندہ نالہ بنانے کے لئے لاگت تخمیناً۔/ Rs. 13,652

کمال پاشا کو قتل کرنے کی سازش

کمال پاشا صدر ترکی۔ پبلک کو قتل کرنے کی مبینہ سازش کے سلسلہ میں دو بھائیوں آدم لیگ اور رشید بیگ کو گرفتار کیا گیا ہے۔

آدم بیگ ترکی کے انقلاب میں کمال پاشا کا دایاں بازو تھا مگر بعد کو انکا سخت دشمن ہوگیا تھا اور یونان کی جانب سے انکے خلاف لڑا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ترکی کی درخواست پر اس کو ایران سے نکال دیا گیا تھا۔ اس سازش کے سلسلہ میں یوروشلم میں ترکی فوج کے تین سابق افسر بھی گرفتار کرلئے گئے۔

آغاز سرما

پڑے گا پھر اب سب کو جاڑے سے پالا — ہے سامان سرما کا سب نے نکالا
رئیسوں کا کیا ذکر ہے پاس جن کے — رضائی و توشک لحاف اور دوشالا
مگر ہائے کیسے گذارے گا راتیں
جو ہے مفلسی میں بسر کرنے والا

حکومت اٹلی کا اعلان

روم ۲۷ر اکتوبر۔ سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ جہازوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے چالیس کروڑ ۸۰ لاکھ لیرا یعنی ستر لاکھ پونڈ مخصوص کئے گئے ہیں۔ ان میں کچھ رقم نئے جہازوں کی تعمیر پر صرف کی جائے گی اور کچھ پرانے جہازوں کو جدید طرز کے بنانے میں صرف کیا جائیگا جنگ کی وجہ سے اٹلی میں اشیاء خوردنی کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوگیا تھا۔ ان پر کنٹرول کے لئے زبردست کوشش کی جارہی ہے۔ مختلف اشیاء کے نرخوں کی ایک فہرست شائع کردی گئی ہے اور حکم دیا ہے کہ بھاؤ ان سے زیادہ نہ بڑھنے پائیں۔

بنگال کی صنعت پارچہ نزع میں

کلکتہ ۲۵ر اکتوبر۔ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے مالکان کارخانجات کی ایسوسی ایشن اعداد و شمار فراہم کرنے میں مصروف ہے تاکہ ٹیرف بورڈ کے روبرو برطانوی مقابلہ کے خلاف اپنے تحفظ کے حق میں ایک زبردست صورت حالات پیدا کر سکے۔

کہا جاتا ہے کہ بمبئی کے بعد اگر کسی صوبہ میں عمدہ سوتی اشیاء تیار ہوتی ہیں تو وہ بنگال کا صوبہ ہے اور ان اشیاء کا براہ راست سلطنت برطانیہ کی تیار شدہ چیزوں سے مقابلہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بنگال کی صنعت سوتی پارچہ پر اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر صنعت کے تحفظ کی موجودہ شرح کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی گئی تو یہ صوبہ کی اس جاں بہ لب صنعت پر مہلک ضرب ہوگی۔ جو کہ اسوقت زندگی اور موت کے درمیان لٹک رہی ہے اور بالخصوص عمدہ قسم کے پارچہ کی صنعت پر تو اس کا نہایت ہی بُرا اثر پڑے گا۔

فی منٹ ایک مقدمہ

عدالتی ریکارڈ

لکھنؤ ۲۷ر اکتوبر۔ غالباً عدالتی مقدمات کے فیصلہ کی کارروائیوں کے متعلق یہ چیز اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک ریکارڈ ہوگا کہ ایک مقدمہ کا فیصلہ ایک منٹ میں ہوتا رہا۔ واقعہ یہ ہے کہ میونسپل بورڈ اور پولیس کے چالانی بائی لاز کے مقدمات کی رفتار گزشتہ سہ ماہی میں نو ہزار سے تجاوز کرگئی تھی اور یہ تعداد روز بروز بڑھ رہی تھی۔ چنانچہ یہ تمام مقدمات خان صاحب حافظ محمد حسن کا اسپشل مجسٹریٹ کو فیصلہ کے لئے سپرد کردیئے گئے جنہوں نے ڈھائی ماہ کے اندر ان تمام مقدمات کا فیصلہ کردیا اور فیصلہ کی رفتار کا حساب لگانے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مقدمات ایک ایک منٹ میں فیصلہ کئے گئے۔ تقریباً ایک ہزار اور بقایا مقدمات باقی ہیں۔ امسال بائی لاز کے مقدمات کی تعداد ۲۶ ہزار تک پہونچ گئی ہے۔

لکھنؤ میں یو۔پی مسلم لیگ کا اجلاس

لکھنؤ ۲۷ر اکتوبر۔ یو۔پی پراونشل مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس کل زیر صدارت خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب شروع ہوا۔ راجہ صاحب نان پارہ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے جسکے لئے سب کو کوشش کرنا چاہئے۔ اسکے بغیر ملک کی ترقی نہیں ہوسکتی

ریزولیوشن

یو۔پی پراونشل مسلم لیگ کا آج اجلاس ختم ہوگیا جسمیں بہت سے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

سفارش کی گئی کہ ہر ایک ضلع میں مسلم لیگ کی شاخ کھولی جائے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مسلمانوں کی پولیٹکل سوشیل اور اقتصادی ورگنائزیشن قائم کرنے کی ضرورت واضح کیگئی والنٹیر بھرتی کرنے کی سفارش کی گئی۔ مسجد شہید گنج کو مسمار کرنے کی مذمت کی گئی۔

بحکم جناب بابو بنارسی داس کنگن صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

درخواست انسالونسی

بابت سماعت تاریخ اطلاع قرضخواہان

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۷۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۵ء

بمقدمہ گنگا رام ولد گجا دھر پرشاد قوم برہمن مصر ساکن محلہ گڈریہ محال صدر بازار شہر کانپور سائل

ہرگاہ کہ مسمی گنگا رام نے بذریعہ درخواست انسالونسی مورخہ ۲۳ر ستمبر ۳۵ء استدعا کی ہے کہ وہ دیوالیہ قرار دیا جاوے چنانچہ عدالت نے اسکی سماعت کے لئے پانچ ۵ دسمبر ۳۵ء مقرر کی ہے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ مرقوم ۲۲ر اکتوبر ۳۵ء

مہر عدالت

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

بحکم جناب ایم۔ او۔ قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر آگرہ
سمن بنا بر انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵۔ قاعدہ او ۵)

نمبر مقدمہ ۲۰۷۳ سنہ ۱۹۳۵ء
بعدالت خفیفہ آگرہ

لالہ جوتی پرشاد ولد لیکھراج قوم ویش ساکن فیروز آباد ضلع آگرہ ساکن محلہ چندوار دروازہ مدعی
بنام
دی انڈین انستال منٹ سپلائی کمپنی لمیٹیڈ واقعہ کانپور مسٹن روڈ بذریعہ ہندر نرائن کلرشیٹر منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی مذکور واقعہ سہارٹون پوسٹ آفس سہارٹون بی بی اینڈ سی آئی آر ریلوے۔ بی بی اینڈ سی آئی آر کو ضلع ایٹہ بر مکان اسٹیشن ماسٹر سہارٹون مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم چنی لال حوری
منصرم خفیفہ
آگرہ

مہر عدالت

بحکم جناب مولوی سید حسن کاظمی صاحب بہادر منصف شکوہ آباد ضلع مین پوری
سمن واسطے قرارداد اُمور تنقیح طلب
(آرڈر ۵۔ قاعدہ او ۵)

نمبر مقدمہ ۲۷۸ سنہ ۱۹۳۵ء
عدالت منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری

مسماۃ انوار فاطمہ دختر نصر اللہ خاں قوم پٹھان ساکن موضع حسن آباد پرگنہ مصطفےٰ آباد مدعی
بنام
یعقوب علیخاں ولد یوسف علیخاں قوم پٹھان ساکن مصطفےٰ آباد ضلع مین پوری
عبد المجید خاں ولد چھوٹے خاں قوم پٹھان ساکن مصطفےٰ آباد ضلع مین پوری مدعا علیہم

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت زر نقد للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں +

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم عبد الرؤف خاں
منصرم عدالت منصفی
شکوہ آباد ضلع مین پوری

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو
(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری
مقدمہ نمبر ۵۰۹ بابت سنہ ۱۹۳۴ء
۲۵۴ نمبر اجرائے سنہ ۱۹۳۵ء

لالہ رادھے لال ولد لالہ سکھ لال قوم ویش اگروال ساکن قصبہ شکوہ آباد ضلع مین پوری ڈگریدار
بنام
نبے پال سنگھ رگھبر سنگھ شیتپال سنگھ کوشل پال سنگھ پسران وارثان وقابضان جائداد چودھری شیو برن سنگھ متوفی اصل مدیون قوم اہیر ساکنان موضع بہاروی پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری مدیونان مدعا علیہ بنام نبے پال سنگھ رگھبر سنگھ شیتپال سنگھ کوشل پال سنگھ مدیونان مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفائے ڈگری کا بیت کیا جو آپ پر بتاریخ ۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء بمقدمہ نمبر ۵۰۹ سنہ ۱۹۳۴ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ 496/2/3 علاوہ خرچہ اجراء صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تاریخ پیشی مقدمہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا +

فرد تعلیقہ

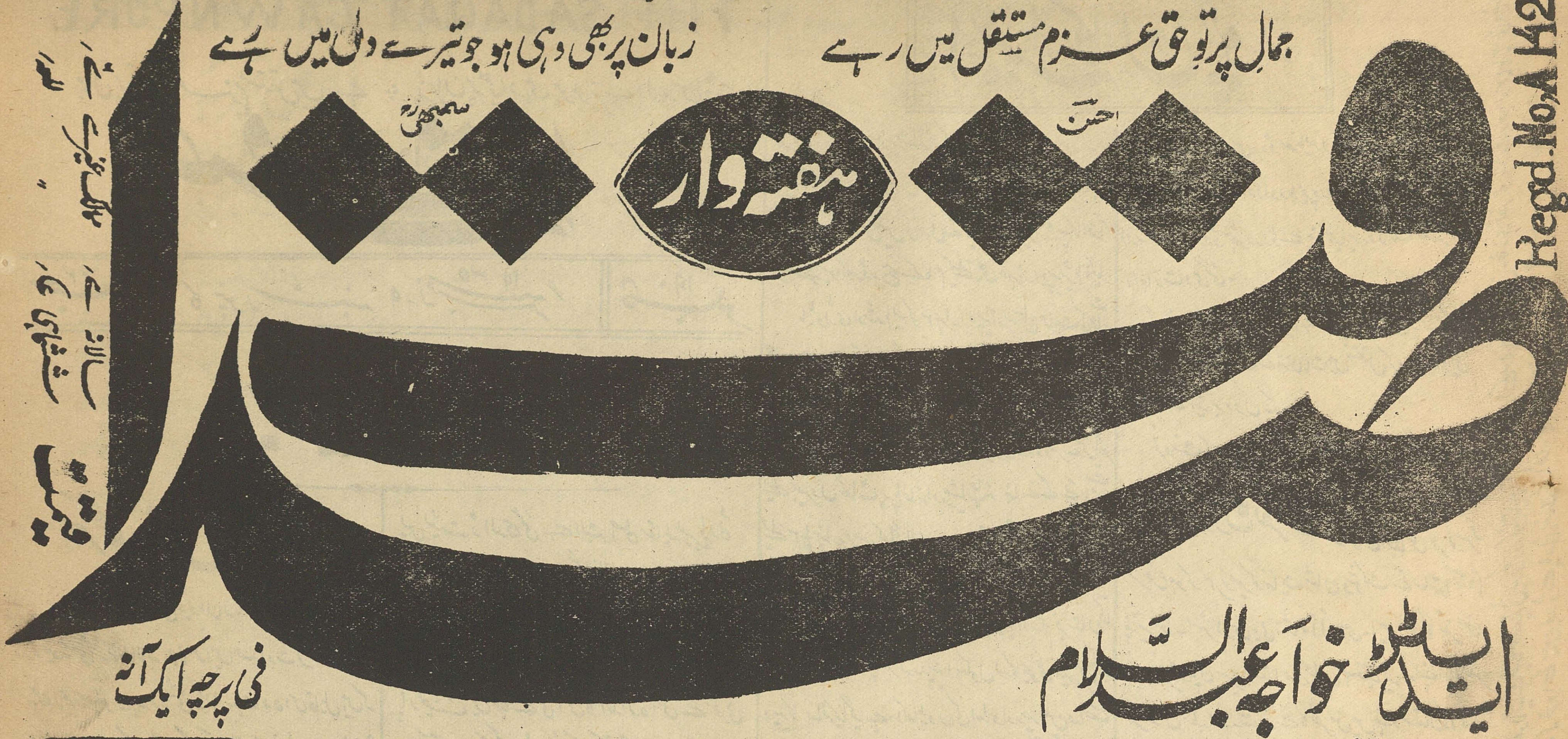
منجملہ ایک احاطہ واقع موضع بہاروی پرگنہ شکوہ آباد جسکے حدود ذیل وایک قطعہ مکان تعمیر پختہ وخام واقعہ موضع بہاروی پرگنہ شکوہ آباد اندرون احاطہ مذکور کل قیمتی مال متروکہ چودھری شیو برن سنگھ مدیونان متوفی۔
پورب راستہ عام بعدہ دکان لالہ رام پرشاد پچھم دروازہ صدر احاطہ مذکور اُتر زمین افتادہ دکھن راستہ عام حدود دکان ہیں۔ پورب دروازہ ودکان مذکور بعدہ چوک متعلق دکان مذکورہ پچھم مکان رام دیال اُتر گلی۔ اُتر مکان ۴

۴ چودھری پہیری سنگھ دکھن دروازہ احاطہ مذکور بعدہ چوک وراستہ عام ۴ منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری

مہر عدالت

بحکم عبد الرؤف خان منصرم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.





جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۹ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

سکون کی تلاش

(از حضرت بیدار)

جہاں نیکی بُرائی کی طرح رسوا نہیں ہوتی — شرافت آدمی کے نام پر دھبا نہیں ہوتی
جہاں مخفی نہیں ہوتی ریا پرہیز گاری میں — گھنی داڑھی نگاہوں کے لئے وجہ ہٰ[؟] نہیں ہوتی

مرے مالک! کہیں زیرِ فلک ایسا جہاں بھی ہے؟
تری آباد دُنیا میں کوئی دارالاماں بھی ہے؟

صنم خانے جہاں حرص و ہوا سے پاک ہوتے ہیں — "ہری پوجا" کے بدلے "استری پوجا" نہیں ہوتی
نہیں خونریز بے دینی جہاں مذہب کے پردے میں — میانِ خلق جنگِ رائیگاں برپا نہیں ہوتی

مرے مالک! کہیں زیرِ فلک ایسا جہاں بھی ہے؟
تری آباد دُنیا میں کوئی دارالاماں بھی ہے؟

غریبوں کے لئے جینا جہاں آسان ہوتا ہے — تہیدستی کی دنیا درد کی دنیا نہیں ہوتی
جہاں مزدور کی اوقات راحت سے گذرتی ہے — درِ ثروت پہ ناداری جبیں فرسا نہیں ہوتی

مرے مالک! کہیں زیرِ فلک ایسا جہاں بھی ہے
تری آباد دنیا میں کوئی دارالاماں بھی ہے

جہاں نام و نشاں معدوم ہوتا ہی غلامی کا — تملق پیشگی انسان میں پیدا نہیں ہوتی
جہاں احرار قید و بند کے صدمے نہیں سہتے — وطن کی خیر خواہی جرم نازیبا نہیں ہوتی

مرے مالک! کہیں زیرِ فلک ایسا جہاں بھی ہے؟
تری آباد دنیا میں کوئی دارالاماں بھی ہے؟

نہیں ہوتی جہاں بیداد بدلہ دادخواہی کا — جہانبانی ستم رانی کا اِک شیوا نہیں ہوتی
سکندر بھی جہاں خدمتگذار قوم ہوتا ہے — جہاں جمہوریت میں صولت دارا نہیں ہوتی

مرے مالک! کہیں زیرِ فلک ایسا جہاں بھی ہے؟
تری آباد دنیا میں کوئی دارالاماں بھی ہے؟



حجاز ریلوے کانفرنس

قدس (ڈاک کے ذریعہ) حجاز ریلوے کانفرنس کا افتتاح نمائندگان دول ثلاثہ فرانس۔ انگلستان اور حکومت عربیہ سعودیہ کی موجودگی میں ہوا۔ وفد سعودی کے اراکین فواد ہمزاد وکیل وزارت خارجیہ اور رخار بے حکیم مشیر ریلوے ہیں۔ فرانس کا وفد تین ارکان پر مشتمل ہے۔ جسکے صدر موسیو فاسلیہ مشیر امور عامہ ہیں۔ وفد برطانیہ کے صدر مسٹر ڈوب ناظم ریلوے فلسطین ہیں جو کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

انعقاد کانفرنس سے پہلے تینوں حکومتیں چند مسائل پر غور کریں گی جو یہ ہیں

(۱) حجاز لائن کا وقف ہونا (۲) حدود و فرانس اور حجاز کی لائنوں کا ایک ہوجانا اور وہیں ریلوے لائن کے لئے زمین کی اجازت۔ وہ اہم مسائل جن پر اس کانفرنس میں بحث ہوگی حسب ذیل ہیں۔

(۱) مدینہ منورہ اور معان کے درمیان جدید لائن کی تعمیر اس لائن کے متعلق سعودی وفد اپنی تحقیقات پیش کرے گا اس کی مسافت تقریباً ۷۰۰ کلومیٹر حکومت سعودیہ میں ہوئی۔

(۲) حجاز ریلوے کی اصلاح اور جدید لائن کی تعمیر کے مدات کا تعین۔

(۳) انکے مصارف کا موازنہ (۴) انکے مصارف کی سبیل اس مسئلہ میں یہ دیکھا جائیگا کہ آیا وہ سابقہ آمدنی جو انگلستان و فرانس کے ہاں جمع ہے اسکے لئے کافی ہوسکتی ہے یا نہیں اگر کافی ہوجائے تو فبہا ورنہ دوسرے ذرائع اختیار کئے جائیں گے یا تو سامان قرض لیا جائیگا یا ریلوے لائن کی کفایت پر رقم قرض لی جائے گی۔

بیت المقدس اور بغداد کے درمیان ٹیلیفون

بغداد اور بیت المقدس کے درمیان ایک ماہ کے اندر ٹیلیفون کا سلسلہ کی تکمیل کے بعد بغداد سے لندن تک ٹیلیفون سے گفتگو کرنا ممکن ہوجائے گا۔

عراق میں پٹرول کے کنوؤں کی کثرت

برطانوی پٹرول کمپنی نے مزید پٹرول کے کنوئیں کھودے ہیں یہ کنوئیں دریائے دجلہ کے غربی جانب واقع ہوئے ہیں اُمید کی جاتی ہے کہ ان کنوؤں سے بہت بڑی تعداد میں پٹرول نکلے گا۔ اندازہ ہے کہ روزانہ ۲۶ ہزار ٹن پٹرول ان کنوؤں سے نکالا جاسکے گا۔

شادی کرنے کا جبریہ حکم

انقرہ کی خبر ہے کہ ٹرکی میں ایک ضلع سیواس ہے جو اپنے نسوانی حسن کے اعتبار سے بہت مشہور ہے وہاں ایک نہایت حسین لڑکی رفیعہ رہتی تھی ایک شخص اس کو بیرون کے بین الاقوامی مقابلۂ حسن میں لیجانا چاہتا تھا۔ اس کی خبر سن کر اس کا منگیتر سلیم غصہ میں بھر گیا اور اس نے مصطفےٰ کمال پاشا کو لکھا ہے کہ ترکی کا قانون ہے کہ ترکی کی کوئی لڑکی اجنبی کے ساتھ غیر ملکی مقابلۂ حسن میں نہیں جاسکتی اس کے بموجب رفیعہ کا مقابلۂ حسن میں شریک ہونے کے لئے غیر ملک کو جانا قانون کے خلاف ہے اس لئے اس کو روک دیا جائے۔

چنانچہ مصطفےٰ کمال پاشا کے حکم سے اس لڑکی کو دو گھنٹے کے اندر گرفتار کر کے دارالحکومت بھیجدیا گیا۔ جہاں سلیم اور لڑکی کا چیف انتظار کر رہے تھے۔ اتاترک نے لڑکی کو حکم دیا کہ وہ غیر ملک کو مقابلہ حسن کے لئے نہ جائے اور دوسرے ہی روز سلیم سے شادی کروادی اور جب کہ یہ دونوں جانے لگے تو اتاترک نے لڑکی کے ہاتھ میں شادی کے تحفہ کے طور پر ۰۰۰ پونڈ رکھ دیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۹ - نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۰

اڈیٹوریل نوٹ

سر محمد اسمٰعیل کی نصیحت

سر مرزا محمد اسمٰعیل دیوان ریاست میسور نے انا ملائی یونیورسٹی کے سالانہ اجلاس میں صدارت کرتے ہوئے جن اہم مسئلوں پر روشنی ڈالی ہے وہ اس قابل ہیں کہ ہر نوجوان ان کا مطالعہ کر کے ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

موصوف نے یونیورسٹی کے تین فرائض بتائے ہیں اول یہ کہ آدمی کو مکمل تعلیم و تربیت دیجائے اور اسکی انفرادی ترقی کو تقویت دیجائے دوسرے یہ کہ یونیورسٹی کے تعلیمیافتہ نوجوان کو سوسائٹی کے اقتصادی نظام میں اپنی مناسب جگہ حاصل کرنے کے ذرایع مہیا کئے جائیں تیسرے یہ کہ یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ اچھا شہری ہو۔

مگر ہم کو افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کی اکثر یونیورسٹیاں شاید ان میں سے ایک فرض بھی اپنا مکمل طور پر پورا نہیں کر رہی ہیں۔

سر موصوف نے ورناکلر تعلیم دینے کی زبردست حمایت کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔ اگر تعلیم یافتہ نوجوان اپنے خیالات اور جذبات اپنے ہموطنوں کے سامنے خود ان کی زبان میں آزادی اور روانی کے ساتھ پیش نہیں کر سکتا تو عملی طور پر وہ اپنے ملک کے لئے بیکار ہے اپنے ملک کے ساتھ اتحاد کا یہ مضبوط رشتہ قایم رکھکر ہی وہ انمیں اثر و رسوخ پیدا کر سکتا ہے۔

موصوف کی اس اہم رائے سے کسی ہندوستانی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ آگے چلکر سر مرزا محمد اسمٰعیل نے نوجوانوں کو دو بڑے خطروں سے آگاہ کیا ہے یعنی کمیونیلزم (فرقہ پرستی) اور پراونشیلزم (صوبہ پرستی) فرقہ پرستی کے مظاہرے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اس سے ہندوستان کو جسقدر نقصان پہونچ رہا ہے اس سے کسی کو بھی انکار کی گنجائش نہیں، البتہ صوبہ پرستی کے خطرے عام نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ سر اسمٰعیل نے نئے آئین کے ماتحت صوباتی خود اختیاری کی ترویج کی طرف نوجوانوں کو خاص طور پر متوجہ کیا ہے۔

بہرحال فرقہ پرستی اور صوبہ پرستی دونوں ہندوستان کو نقصان پہونچانے والی چیزیں ہیں اور بجا طور پر سر مرزا محمد اسمٰعیل نے ان دونوں خطروں کی طرف نوجوانوں کو متوجہ کر کے انسے علیحدہ رہنے کا مشورہ دیا ہے۔

برطانوی انتخاب

برطانوی پارلیمنٹری انتخاب کے لئے ۵ نومبر کو مختلف پارٹیوں کی نامزدگی ہو گئی اس انتخاب میں لبرل پارٹی کا تو کہیں ذکر تک نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ وہ پس پشت ڈالدی گئی ہے البتہ اصلی مقابلہ لیبر پارٹی اور کنسرویٹو پارٹی میں ہے مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لیبر پارٹی بھی کنسرویٹو پارٹی کے سامنے ہیچ ہے اور کنسرویٹو پارٹی کی زبردست اکثریت منتخب ہو کر پارلیمنٹ میں جائے گی اس کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ کس پارٹی کے کتنے آدمی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں چنانچہ کل ۲۸ آدمی بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں جن میں سے ۱۳ لیبر پارٹی کے امیدوار منتخب ہوئے ہیں اور ۲ امیدوار کنسرویٹو پارٹی کے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام انتخاب میں بھی یہی اوسط رہے گا اور اگر واقعی عام انتخاب میں بھی یہی اوسط رہا تو لیبر پارٹی دیگر پارٹیوں سے تعاون کر کے بھی کنسرویٹو پارٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

کنسرویٹو پارٹی کو اپنی اکثریت کے انتخاب پر اسقدر یقین ہے کہ اس نے یہ سرگوشیاں شروع کر دی ہیں اگلا آیندہ کیبنٹ میں مسٹر چرچل کو امیر البحر بنانے کے ارادے ہو رہے ہیں۔

اگر برطانوی انتخابات کے لیل و نہار قیاسات کے مطابق نکلے تو اس میں شک نہیں کہ آیندہ نیشنل گورنمنٹ کے جامہ کو بھی اتار کر پھینکدیا جائیگا۔ اگرچہ جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے اس کے لئے دونوں پارٹیاں ایک ہی حیثیت رکھتی ہیں تاہم پھر بھی کنسرویٹو پارٹی کے مقابلہ میں لیبر پارٹی غنیمت ہے اور اگر اس انتخاب میں کنسرویٹو پارٹی کو زبردست اکثریت حاصل ہو گی۔ تو یہ امر اہل ہند کے لئے یقینی طور پر افسوسناک ہو گا

لکھنؤ کے اختلافات

لکھنؤ میں کانگریسی اصحاب کے اختلافات جس حد تک پہونچ چکے ہیں وہ یقینی طور پر ہمارے صوبہ کیلئے شرمناک ہیں چونکہ اختلافات ختم نہیں ہوتے اسلئے یہ خبریں اڑ رہی ہیں کہ کانگریس کا اجلاس بجائے لکھنؤ کے مدراس میں ہو گا، اور اگر کانگریس کا اجلاس بجائے لکھنؤ کے مدراس میں ہوا تو یہ امر صوبہ متحدہ کے لئے انتہائی شرمناک اور ذلت کا باعث ہو گا۔ صوبہ متحدہ کے با اثر لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اس موقع پر زیادہ جرأت و ہمت سے کام لیکر ان اختلافات کو مٹانے کی کوشش کریں ورنہ ان ذاتی اغراض و کشمکش کی صوبہ کے وقار کو کافی سے زیادہ نقصان پہونچیگا۔

یہ معلوم کر کے ہم کو اطمینان ہوا ہے کہ صوبے کے سربرآوردہ لیڈران نے اس کو محسوس کر کے مصالحت کی کوشش شروع کر دی ہے اور بڑے حد تک حالات امید افزا ہو گئے ہیں

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو میونسپل بورڈ کے موجودہ بانہ کے آخری ریوائزنگ کمیٹی پر غور کرنے کیلئے اب جلسہ ہوا جسمیں ہاؤس ٹیکس کی آمدنی کے تخمینہ میں ۵ ہزار روپیہ کا اضافہ کرنا منظور ہوا اور ڈرینیج کے کام کیلئے بھی ۵ ہزار روپیہ بڑھا گیا مارواڑی اوشدھالیہ کو ۲ ہزار روپیہ آریہ سماج عمارت کی عمارت کیلئے ۵ ہزار روپیہ۔ آیورویدک ودیالہ کو ۵ سو روپیہ کی بلڈنگ گرانٹ کے لئے روپیہ بڑھایا گیا۔ دس ہزار روپیہ مسلم قبرستان کی زمین حاصل کرنیکے لئے ۵ ہزار روپیہ۔ آریہ سماجیوں کے دوسرے کریاگھر کیلئے بھیروں گھاٹ پر پاخانہ اور پیشابخانہ بنانے کے لئے اور مرمت کیلئے ۲½ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اور ہندو مسلم یتیم خانوں میں اور پرنس آف ویلز اسپتال میں بم پولیس بنانے کے لئے بھی روپیہ رکھا گیا ہے کربلا کی اصلاح کے لئے ۷ ہزار روپیہ اور مسلم قبرستان کی چار دیواری کے لئے ۲½ ہزار روپیہ اسکول اور کالجوں کی ایڈ میں اکھزار روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اکھاڑوں کی امداد اور چرمین صاحب کے پورے قد کا فوٹو لگانے کیلئے ڈیڑھ ہزار روپیہ منظور رہا ہے۔

شیخ محمد ابراہیم صاحب کی تحریک پر مدرسہ جامع العلوم کی عمارت کیلئے ۸ ہزار روپیہ دینا منظور ہو رہا تھا مگر بعض مسلم ممبروں کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے یہ رقم منظور نہ ہو سکا صرف یہی مدرسہ ہے کہ جسکو اب تک میونسپل بورڈ سے کوئی امداد نہیں مل سکا۔ بہت عرصہ ہوا کہ بورڈ نے ۵۰ روپیہ ماہوار دینا طے کیا تھا مگر اس وقت کارکنان مدرسہ نے امداد لینے سے انکار کر دیا تھا۔

۷ نومبر ۱۹۳۵ء کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا جسمیں الکشن کی تاریخ اور مقامات کا تعین کیا گیا

نامزدگی تاریخ میونسپل الکشن کی نامزدگی کی تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء تک مقرر ہوتی ہے۔

الکشن کی تاریخیں میونسپل بورڈ نے طے کیا ہے کہ میونسپل انتخابات کی تاریخیں مندرجہ ذیل ہونگی:۔

غیر مسلم حلقہ کیلئے ۸ و ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء } مارواڑیوں کے لئے
مسلم حلقہ کیلئے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء } ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

الکشن کے مقامات غیر مسلم حلقوں کیلئے (۱) سناتن دھرم کالج (۲) تکشا نل اسکول (۳) ڈی۔ اے وی کالج (۴) کنگ ایڈورڈ میموریل ہال (۵) صدر بازار میونسپل اسکول (۶) ہندا پرشاد تلیا اسکول (۷) زنت رام دھرم شالا (۸) مارواڑی ودیالہ (۹) کلکٹر گنج پولیس چوکی (۱۰) میونسپل آفس۔ (۱۱) حلیم مسلم ہائی اسکول (۱۲) میونسپل فائر بریگیڈ اسٹیشن (۱۳) گجولال دھرم شالا (۱۴) ڈسٹرکٹ بورڈ آفس (۱۵) سناتن دھرم اسکول (۱۶) پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول (۱۷) ہرسہائے جگد مبا سہائے ہائی اسکول +

مسلم حلقوں کیلئے (۱) بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ انٹرمیڈیٹ کالج (۲) کنگ ایڈورڈ میموریل ہال (۳) سنٹرل دھرم شالہ (۴) ٹاؤن ہال (۵) حلیم مسلم ہائی اسکول (۶) کرنیلگنج میونسپل مڈل اسکول۔ (۷) گورنمنٹ ہائی اسکول (۸) پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول (۹) مولانا غلام حسین پارک (۱۰) سناتن دھرم اسکول (۱۱) مولانا محمد علی پارک + (مارواڑیوں کیلئے) (۱) مارواڑی اسکول +

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ۔ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں 12،832/- روپیہ کی زمینوں کی فروخت کی منظوری دیگئی یکم اپریل ۱۹۳۵ء سے آخر اکتوبر ۱۹۳۵ء تک 1،30،517/- روپیہ کی زمینیں فروخت ہو چکی ہیں ٹرسٹ نے مندرجہ ذیل کاموں کے بنانے کے لئے تخمینے منظور کئے ہیں۔ کلیانپور سے روڈ نمبر ۲ جی بلاک الیف۔ ڈی ڈبلو رقبہ میں ۴۰ فٹ سی روڈ معہ نالیوں اور زمین کے اندر سیور بنانے کیلئے + گیتا میں منا پور وا اور بابو پوروہ کیلئے واٹر مین لگانے کیلئے اور ۶۰ ای روڈ بٹھور روڈ سے بنیا جھابر روڈ تک نقشہ بنانے کی اجازت دی گئی۔

گورنمنٹ کا آخری حکم ہو گیا ہے کہ اب اسٹیشن نزول زمین میونسپل بورڈ کے انتظامات سے ٹرسٹ کے انتظامات میں منتقل کر دی جاویں معہ اسکے ایڈ بردوں کے۔

فروخت کی دستاویزات اب ٹرسٹ میں ہونگی۔

کانپور میوزک کانفرنس کانپور میوزک کانفرنس کا ساتواں اجلاس ۷ نومبر کو شروع ہو کر ۴ نومبر کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مسٹر ایس۔ بی۔ شاہ آئی۔ سی۔ ایس صدر کانفرنس اور مسٹر آر۔ پی سریواستوا صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے اپنے مختصر مگر مدلل خطبہ صدارت پڑھے کانفرنس میں ہندوستان کی مشہور ترین ماہران فن نے شرکت کی جنمیں سے مس شانتا ملاڈ سے آف بمبئی میں ششماڈ سے آف کلکتہ۔ مس آشا کماری رجھا آف الہ آباد، مس ایلا نندی آف کلکتہ کمار گندھرو آف بیلگام استاد فیض خاں آف بڑودہ۔ پرفیسر نارائن راؤ ویاس آف بمبئی۔ مس سو بھا گندو آف کلکتہ۔ کے کمالات سے حاضرین نہایت مسرور ہوئے اور تقریباً انہیں حضرات کو زیادہ انعامات ملے۔

کانفرنس نہایت کامیاب رہی اور تقریباً کل جگہ پر تھی ایک دن مسٹر آر۔ ایف لوڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی تشریف لائے تھے۔

کارکنان کانفرنس اس کامیابی پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کانگریس کے میونسپل اُمیدوار سٹی کانگریس کمیٹی نے میونسپل امیدواروں کی ایک فہرست شائع کی ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

وارڈ نمبر ۱۔ مسٹر چھیل بہاری ڈکیشٹ کنٹک
وارڈ نمبر ۲۔ پنڈت ہرناتھ شاستری۔
وارڈ نمبر ۳۔ شریمتی روپ کماری آغا بی۔ اے۔
وارڈ نمبر ۴۔ بابو نرائن پرشاد ارورا
وارڈ نمبر ۵۔ ڈاکٹر جواہر لال
وارڈ نمبر ۶۔ بابو شیو پرشاد
وارڈ نمبر ۷۔ پنڈت بالکرشن شرما
وارڈ نمبر ۸۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ
وارڈ نمبر ۹۔ ڈاکٹر مراری لال
وارڈ نمبر ۱۰۔ پنڈت دیوی سہائے باجپیئی
وارڈ نمبر ۱۱۔ پنڈت گنگا سہائے چوبے
وارڈ نمبر ۱۲ (زیر غور)
وارڈ نمبر ۱۳۔ پنڈت بابو لال مصرا
وارڈ نمبر ۱۴۔ مسٹر جی۔ جی جوگ۔
وارڈ نمبر ۱۵۔ بابو شبن لال سکسینہ
وارڈ نمبر ۱۶۔ للّو رام مہتر
وارڈ نمبر ۱۷۔ (زیر غور)

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء ۱۲ بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ میں منعقد ہو گا۔

حافظ ہدایت حسین خان بہادر حاجی حافظ ہدایت حسین صاحب بارایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ ایک پُرخلوص قومی لیڈر ہیں آپکی صحت اس طرف بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جلد صحت کلی عطا فرمائے۔

سبد گل

سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور نے ایک تقریر میں فرمایا کہ فرقہ وارانہ اور صوبہ وارانہ اختلافات ہماری دو زبردست قومی برائیاں ہیں اور ساری ریاستیں معصوم ہیں

زنانہ کانفرنس میں لیڈی مہاراج سنگھ نے فرمایا کہ ہم اس دنیا میں دیوتاؤں کی حکومت قائم کرنا چاہتی ہیں

کیا دیویوں کی حکومت کو شکست دیکر؟

یہ تو اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی اور فرانسیسی مدبرین اب بھی اس جستجو میں معروف ہیں کہ جنگ کو جلد از جلد ختم کرنے کے لئے مسولینی کے ساتھ افریقہ میں زیادہ سے زیادہ کیا مراعات کی جاسکتی ہیں

امید ہے کہ یہ تلاش و جستجو اور جنگ دونوں حبش کی آزادی کی قربانی کے بعد ایک ساتھ ہی ختم ہوں گی

جرمنی کے ڈاکٹر شخٹ فرماتے ہیں کہ نازی تحریک کا مفہوم "آزادی اور روٹی" ہے لیکن آزادی کو ہر صورت روٹی سے پہلے رکھنا چاہئے کیونکہ بغیر آزادی کے روٹی نہیں مل سکتی۔

گویا آزادی گھوڑا اور روٹی گاڑی لیکن ہندوستان والے اس گاڑی کو گھوڑے کے سامنے رکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ روٹی بھی یہ گھوڑا کھا جاوے گا۔

مسولینی بہادر فرماتے ہیں کہ تاریخ اس اقتصادی بائیکاٹ کو ایک احمقانہ جرم قرار دیکر مذمت کرے گی جس سے اقوام کے اندر بدامنی اور پریشان حالی کا بڑھنا لازمی ہے

لیکن شاید تاریخ اس وحشیانہ ملک گیری کو کار خیر قرار دیکر خراج تحسین ادا کرے گی جس کے ماتحت ایک ملک کی آزادی پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔

برما کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں سانپوں کی بہت کثرت ہو رہی ہے

یہ شاید کالوں کی مناسبت سے ہوگا لیکن ہمارے یہاں تو مار آستیں بڑھتے جارہے ہیں

انگلستان کی خفیہ پولیس کا اندازہ ہے کہ وہاں سے ہر سال پچاس ہزار عورتیں غائب ہو جاتی ہیں کہاں سے؟ جہاں ہر طرح کی آزادی ہے یعنی مغرب اور جاتی کہاں ہیں؟ اس جگہ جو قید و بند کے لئے بدنام ہے۔ بہر حال اس کا جواب تو "مادر ہند" مس میو دیں گی ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ اگر یہی رفتار رہی تو پچیس برس کے بعد انگلستان میں عورتوں کا بیج بھی نہ ملے گا۔

ادب لطیف

حسین صورت

از جناب سید شرف الحسن آردی

نوکیلے کانٹے بھی تھے آندھی بھی آوپر سے اندر دیوتا بارش بھی کر رہے تھے لیکن میں جارہی تھی کہاں؟ جہاں دل لئے جارہا تھا

کانٹوں کا راستہ ختم ہو چکا تھا اندر دیوتا کا غم بھی کچھ کچھ دور ہو چکا تھا لیکن اب بھی ہوا بہت سرعت سے چل رہی تھی مگر میں چلی جارہی تھی اپنے دل کی حسرت و ارمان پورا کرنے، من کی چاہ لئے ہوئے کہاں؟ - جانتی ہوں مگر منھ سے نہیں کہوں گی

اب ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تھی، سورج دیوتا بادلوں کیساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے کبھی سورج بھگوان جیت جاتے تھے کبھی بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ان کے آگے آ آ کر ان کی خوشی کو مٹا دیتے تھے میں کھیلتی ہوئی جارہی تھی بس جارہی تھی وہیں جہاں میرا خیال تھا

آخر میں پہونچ گئی اس مدھوبن میں جہاں تتلیاں میٹھے میٹھے پھولوں پھولوں پر بیٹھ کر ان کا رس چوس رہی تھیں اور خوشی میں مست ہو کر ناچ رہی تھیں اپنا میٹھا میٹھا گانا بھونرے چمپا کے پھولوں کو گلاب کے پھولوں پر بیٹھے گا رہے تھے چمپا بھی اپنی زندگی کی آندھی میں جھوم جھوم کر بھونرے کو پاس آنے نہیں دیتی تھی اور کہتی تھی "آوارہ گرد کہیں کے! جا مجھے تجھ سے نفرت ہے خبردار میرے پاس نہ آنا بے شرم مجھ سے دور ہی دور رہ" اور گلاب بھی یہی کہتا بھونرا یہ سب کچھ سنتا اور جھنجھناتا ہوا نرگس کے کومل کومل گال پر جا بیٹھتا نرگس ہنستی اور چمپا کو دیکھ دیکھ جھومتی اپنی خوشبو سے جنگل کے بھولے بسرے مسافروں کو خوش کرتی اور اونچی گردن کر کرکے راستہ بتاتی مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے مجھے ہی بلا رہی ہے میں اس کے پاس گئی دیکھا نرگس کے چہرے کو، خوبصورتی کو اور سونگھا اس کی مہک کو سچ سچ نرگس ہنس رہی تھی!

ہیں! یہ آواز تو میرے اسی نٹور کی ہے اس سندر بن میں ہاں! ہاں اسی کی ہے میں آواز کو پہچان کر دوڑتی ہوئی جارہی تھی آخر اس کدم کے پیڑ کو دیکھ ہی لیا جہاں موہن ـ شام ـ مرلی والا بیٹھا ہوا اپنی مرلی بجا رہا تھا اور نغمات اس پر قربان ہو رہے تھے مجھے دیکھتے ہی وہ نیچے آگیا میں نے اسے دیکھا اس نے مجھے دیکھا اس کے ہاتھ میں بانس کی پوری تھی میرے ہاتھ میں ایک گتھی ہوئی پھولوں کی مالا۔

"تیرے پاؤں میں کانٹے چبھے ہوئے ہیں دیکھ ری! خون بہہ رہا ہے"

"شیام! بہنے دو لو یہ پھول مالا پہن لو"

اس نے سر جھکا دیا میں نے ہاتھ بڑھایا بے اختیاری طور پر زبان سے نکلا "میری زندگی کے مالک سکھ کے جیون

عالم نسواں

سیتا

(بسلسلہ گذشتہ)

ادھر راجچندر جی راون کے خلاف جنگلی اقوام کی امداد سے صف آرا ہوئے اور موقعہ پاکر ہنومان کو سیتا جی کی خبر لینے کے لئے بھیجا راون کے بھائی کی امداد سے ہنومان کی رسائی سیتا جی تک ہوئی اور انہیں عالم ہجر میں آہ و بکا کرتے ہوئے دیکھا ہنومان کو دیکھ کر سیتا جی کو خیال ہوا کہ یہ بھی کوئی دوت ہے جو راون نے مجھے ڈرانے دھمکانے کے لئے بھیجا ہے لیکن جب ہنومان نے اپنا مشن بتایا تو سیتا جی بہت خوش ہوئیں اور انھوں نے وہ انگوٹھی پہچان لی جو راجچندر جی نے اپنی نشانی کی طرح پر دی تھی ہنومان نے یہ کہا کہ جلدی میں آپ کو راجچندر جی تک پہونچا دوں مگر سیتا جی نے جواب دیا کہ نہیں اس سے راجچندر جی کی مردانگی اور شجاعت پر حرف آئے گا بالآخر راجچندر جی نے راون پر فتح پائی اور سیتا جی کو واپس لے کر اجودھیا پہونچ گئے

کچھ بھی ہو سیتا پتی برت دھرم اور خودداری میں آپ اپنی مثال ہے اور جب تک دنیا قائم ہے اس کا نام مٹ نہیں سکتا۔

بقیہ کالم (۲)

"اری رادھا! او رادھا ری او رادھا اٹھ نیند میں یہ کیا بک رہی ہے نیند کو آگ لگا کس سے بات کر رہی ہے، کون ہے تیری زندگی کا مالک سکھ کا جیون؟"

"لیکن راتا وہ کہاں ہے؟"

"اری اکو......ن؟"

فرط مسرت رادھا کے منھ سے بے اختیار نکل گیا وہی حسین صورت!"

کہ میری خدمات کا سب سے بڑا صلہ یہی ہے کہ دنیا کے تمام لوگ مجھے اپنے دلوں میں جگہ دیتے ہیں

اسے بچوں کی تعلیم کا بھی سب سے بڑا خیال تھا بڑے دنوں کی چھٹی میں وہ بچوں کے لئے سائینس پر لکچر دیا کرتا تھا ان لکچروں کا سلسلہ اس کی یادگار میں اب تک قایم ہے

۱۸۵۸ء میں ملکہ وکٹوریہ نے اسے ہمپٹن کورٹ میں ایک خوبصورت مکان رہنے کو دیا اپنی عمر کا آخری حصہ اس نے یہیں گذارا اور یہیں ۱۸۶۷ء میں انتقال کیا دیکھئے ایک معمولی اور غریب لوہار کے لڑکے نے محض اپنے شوق اور ہمت کی بدولت کیسے کیسے کام کئے جن سے ساری دنیا کو نفع پہونچا اور پھر کیسی عزت اور مرتبہ حاصل کیا

خدا کرے آپ میں بھی یہ ہمت اور ولولہ پیدا ہو اور آپ سے بھی ایسے کام بن آئیں جو لوگوں کو فائدہ پہونچانے والے ہوں

بچوں کی دنیا

مائیکل فیریڈے

از جناب محمد علی صاحب جامعی

(بسلسلہ گذشتہ)

کچھ دنوں بعد دوکاندار نے اس کے شوق کو دیکھ کر اتنی رعایت کی کتابیں پڑھنے کی اجازت دیدی مائیکل صرف کتابیں ہی نہیں پڑھتا تھا بلکہ ساتھ ہی ساتھ سائینس کے تجربے بھی کرتا رہتا تھا روزانہ جو کچھ پیسے اس کے پاس بچ رہتے تھے وہ ان ہی تجربوں پر خرچ کرتا تھا اس نے سب سے پہلے جو بجلی کی مشین بنائی وہ ایک معمولی بوتل کی تھی۔

اس کے اس شوق کو دیکھ کر اس کے بھائی نے اس کی ہمت بڑھائی اس زمانے میں سائینس کے مضمون پر سائینس دانوں کی تقریریں ہوا کرتی تھیں اور ان کی فیس مقرر تھی مائیکل ان تقریروں میں شریک ہونا چاہتا تھا لیکن فیس نہیں دے سکتا تھا یہ کام جو اس کے بھائی نے جو لوہار تھا اپنے ذمہ لیا وہ اس کی فیس ادا کر دیتا تھا اسی طرح ایک اور شخص نے اس کی مدد کی اور اس زمانے کے مشہور سائینس داں سر ہمفری ڈیوی کی تقریریں سننے کا سامان کر دیا ان تقریروں کو وہ بہت غور سے سنتا اور گھر آکر ان کا خلاصہ لکھ لیتا اس کا یہ شوق دن پر دن بڑھتا ہی گیا

آخر ۱۸۱۳ء کے بعد اسے جلد سازی کے کام سے چھٹی ملی اور اپنی ہمت اور کوشش سے وہ سر ہمفری ڈیوی کا مددگار بن گیا گویا اس کی مراد پوری ہو گئی بڑے جوش و ولولے اور محنت سے کام کیا سر ہمفری کو بہت سے کاموں میں اس سے مدد ملی اس نے جب یورپ کے بہت سے ملکوں کا دورہ لگایا تو مائیکل یعنی اسکا نوجوان اور نوعمر مددگار بھی ساتھ تھا لندن میں واپسی کے بعد سر ہمفری ڈیوی کی سفارش سے اسے ذرا اور بڑا عہدہ ملا اور ڈیوی نے اسے آمادہ کیا کہ اب وہ خود اپنے طور پر تجربے کرتا رہے اس سے اس کی اور بھی ہمت بڑھی اور اس زمانے میں اسنے بہت سی نئی باتیں دریافت کیں ۱۸۲۵ء میں وہ اس دار التجربہ کا افسر مقرر کر دیا گیا ۱۸۲۳ء میں وہیں کیمیا کے علم کا استاد مقرر ہو گیا اور چون برس تک یہ خدمت انجام دیتا رہا اس عرصے میں اس نے وہ اہم ایجادیں کیں جن میں سے چند کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں اس کی یہ ایجادیں اتنی مفید تھیں کہ اگر وہ ان سے روپیہ کمانا چاہتا تو لاکھوں کروڑوں کا آدمی بن جاتا مگر اس نے اس بات کو گوارا نہ کیا اور ان ایجادوں کا نفع سب کے لئے عام کر دیا

حکومت نے ان کی خدمات کے صلے میں اسے سر کا خطاب دینا چاہا مگر اس نے یہ کہہ کر اس خطاب کے قبول کرنے سے انکار کر دیا!

(بقیہ کالم (۲) پر)

پردۂ فلم

ترکیب فلم سازی

از جناب علی حسین صاحب آئی ایم سی ڈاکی فلم رپورٹر لکھنؤ
(بسلسلہ گذشتہ)

اوّلا سنوات Film Base ہے اور اسکے بعد Gelatim سے املشن Emulsion تیار کیا جاتا ہے اسکے علاوہ کچھ اجزا ایسے بھی ہیں جو جلاٹن میں شامل کرکے ان کا بھی املشن بنا لیتے ہیں۔ فلم بیس جو آجکل رائج ہے جو قسموں کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ Cellulose nitras جو کہ سینما کی دنیا میں عام طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ۲۔ cellulase acetas جسے safety film بھی کہتے ہیں۔ اسکا استعمال محض دس سال سے ہو رہا ہے اور یہ Amateur cine film اور X-Ray کے کام میں آتا ہے۔ چنانچہ cellulose nitras کی بڑی تعداد آسانی سے استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔ southern state سے لائی ہوئی روئی کو نائٹرک اور سلفورک ایسڈ میں حل کرتے ہیں اسکے بعد حل شدہ کچھ دیگر اجزا کے Mixture میں دوبارہ حل کیجاتی ہے۔ ان اجزا میں My Thonet خاص چیز ہے۔ اور جب وہ بالکل پانی کے مانند ہوجاتی ہے تو اسمیں شہد کی سی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس چیز کا نام Dopes ہے۔ بڑے بڑے پہیوں کی پالش کی ہوئی سطح پر Dopes پھیلا دیا جاتا ہے۔ جو دن رات متحرک رہتے ہیں۔ گرمی پا کر رقیق مادہ Dope سے غائب ہو جاتا ہے اور ڈوپ کی شکل ایک شفاف تہ کی مانند ہو جاتی ہے جو پہیوں کی سطح پر نمودار ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں وہ مشین چکر کھا کر فلم Base کی ایک ایک پٹی (Reel) تیار ہو جاتی ہے۔ مشین مذکور میں اک Film Rolls بھی ہوتا ہے۔ جو اس تیار شدہ پٹی کو لپیٹا جاتا ہے۔

Emulsion (نشاستہ) میں جو نقرئی نمک (silver salts) ہوتے ہیں انکو علحدہ کرنیکے واسطے فلم بیس پر جلاٹن کا استعمال کافی مقدار میں کیا جاتا ہے۔ اور اسکو دھونے ابالنے اور چھاننے و جمانے اور دوائی مادہ علحدہ کرنے کے بعد جلاٹن Gelatin اس قابل ہو جاتا ہے کہ اسکو املشن ڈیپارٹمنٹ میں nitrate میں داخل کیا جا سکے املشن فلم کے اس حصہ کو بھی کہتے ہیں جس پر تصویریں بنتی ہیں لیکن اسکے بنانے کا عمل نہایت ہی نازک ہے نقرئی نمک کی طرح کے ریزوں میں دیگر خاص خاص اجزا ڈالکر املشن بنایا جاتا ہے خواہ وہ زیادہ طاقت کا ہو یا کم املشن بنانے کی ترکیب بھی اک ایسی ترکیب ہے کہ جس پر فلم لینے کا دارومدار ہے صرف یہی نہیں بلکہ فلم بنانے کے واسطے فلم بننے کے مقام پر ہوا کو بھی روکنا پڑتا ہے اور ہوا کا Temperature ایسے اعتدال پر رکھا جاتا ہے کہ جس سے تصویریں بہت عمدہ اور صاف تیار ہو سکیں۔

سینما کی فلم ۳۵ ملیمیٹر چوڑی ہوتی ہے۔ مشینوں کی نوعیت ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ فلم کی ۳۵ چوڑائی ہمیشہ ۳۵ ہی ملیمیٹر رہتی ہے یہ ایک خاص ایجاد ہے۔ بہت سی مشینوں میں فلم اندھیرے میں بنائے جاتے ہیں۔ استعمال کرنے والوں کے واسطے فلم کی چوڑائی کے اختتام پر سوراخ ہوتے ہیں اور فلم میں سوراخ کرنے والی مشینیں بھی علحدہ ہوتی ہیں۔ فلم میں سوراخ کرتے وقت اس امر کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ فلم کے سوراخوں پر میل یا چربی مطلق نہ آنے پائے۔ انھیں سوراخ سے ملی ہوئی اک ساؤنڈ لائن sound line آواز کی لکیر ہوتی ہے۔ جسمیں آواز بھری جاتی ہے۔

فلمی دنیا کو فلم کے موجد مسٹر ایسٹ مین کا رہین منت ہونا چاہیے۔ کوڈک کمپنی کی بنیاد بھی انھیں موصوف نے رکھی تھی جو فلم اور فوٹو گرافی کا سامان بنانے والی کمپنیوں میں خاص شہرت رکھتی ہے۔ فلم ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر سینما کا دارومدار ہے اگر فلم کی ایجاد نہ ہوتی تو نہ کہیں فلم کمپنیوں کا وجود ہوتا اور نہ سینما گھروں ہی کا۔

مسلم یونیورسٹی میں صنعتی تعلیم

علیگڑھ یکم نومبر۔ سالہا سال کے پیہم مطالبات کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اس قابل ہوگئی کہ فنی تعلیم کو شروع کر سکے پچھلے ہفتہ یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل نے اس مطلب کے لئے مبلغ دس ہزار روپیہ منظور کر لیا ہے اور مسٹر عبداللہ کو معلم کی حیثیت سے مقرر کر دیا ہے۔ اس سکیم میں بجلی اور فن انجینئرنگ کی تعلیم شامل کی گئی ہے۔ یونیورسٹی کو امید ہے کہ اس اسکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بعض قسم کی مالی امداد ملجائیگی۔

اقوال زرین

تمہیں ہمیشہ وہ چیز استعمال کرنا چاہئے جس کے تم مالک ہو یا جسکا تم کو حق حاصل ہے

ہمیشہ حق بات منھ سے نکالنا چاہئے

خدا ظالم کو ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اسکو پکڑتا ہے پھر نہیں چھوڑتا

وہ بات جس سے کسی کو ناداجب نقصان پہونچے یا کوئی اپنے حق سے محروم رہے ظلم کی شکل بن جاتی ہے

ظالم بدنام ہوتا ہے اور حقارت و نفرت سے یاد کیا جاتا ہے

انسان کو اس وقت تک کچھ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کوشش نہ کرے

کامیابی ہمیشہ کوشش سے ہوتی حاصل ہوتی ہے

ہر کام کی تکمیل کامیابی کی علامت ہے

تمنے درختوں پر بئے کا گھونسلا بھی دیکھا ہوگا کہ وہ حیوانی تکمیل کا کتنا اچھا ثبوت ہے بس اس انسان پر افسوس ہے جو باوجود عقل کے اپنے کاموں کی تکمیل نہ کرے

موج تبسم

بیوی:۔ اگر خدانخواستہ گھر میں چور آجائیں تو تم کیا کرو؟

میاں:۔ جو وہ کہیں گے وہی میں کرونگا کیونکہ ابتک مجھے اس گھر میں اپنی مرضی سے تو کچھ کرنا نصیب نہیں ہوا

نئی دلہن:۔ میں اپنے کنوارپنے کی ساری عادتیں ایکدم تو نہیں چھوڑ سکتی

شوہر:۔ بیشک مگر اپنے ابا سے جیب خرچ لینا تو تم نے ایک دم ہی چھوڑ دیا

ایک چور مسجد میں چوری کرنے کے الزام میں گرفتار ہو گیا عدالت میں دریافت کیا۔ کیوں تمنے چوری کیوں کی؟ ملزم نے جواب دیا۔ حضور میں نے چیز اٹھائی ہے چوری نہیں کی خدا کے گھر میں بھی کبھی چوری ہو سکتی ہے

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) تمہاری عمر کیا ہے؟

ملزم:۔ مجھے معلوم نہیں حضور

مجسٹریٹ:۔ تمہاری تاریخ پیدائش!

ملزم:۔ (حیران ہوکر) کیا حضور میری سالگرہ منائیں گے؟

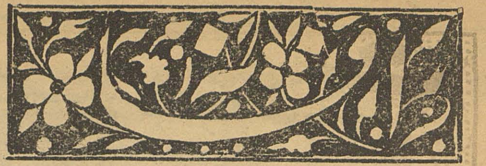
دلچسپ معلومات

آنکھوں سے بے نیازی

ان دنوں ہندوستانی عیسائی مسٹر کے بی ڈیوک نے لندن میں انگریز سائینسدانوں کو مبتلائے حیرت کر رکھا ہے ان کا دعویٰ ہے کہ وہ بغیر آنکھوں کی مدد کے سب کچھ دیکھ سکتے ہیں، چنانچہ اس دعوے کی آزمائش کے لئے ایک علمی ادارہ میں کئی سائینسداں جمع ہوئے اور انھوں نے مسٹر ڈیوک کی آنکھوں پر دبیز کپڑے کی پانچ چھ پٹیاں باندھ دیں اور اس کے بعد انھیں ایک خط پڑھنے کے لئے دیا گیا مسٹر ڈیوک نے خط ہاتھ میں لیکر اسے تیزی کیساتھ پڑھنا شروع کر دیا اور نہ کسی مقام پر رکے نہ پڑھنے میں غلطی ہوئی اس کے بعد مسٹر ڈیوک کے سامنے مختلف رنگوں کی چیزیں پیش کی گئیں جنھیں انھوں نے فوراً شناخت کر لیا مسٹر ڈیوک آنکھوں پر پٹی باندھ کر بلیرڈ بھی کھیل سکتے ہیں اور بائیسکل بھی چلا سکتے ہیں انکا بیان ہے کہ یہ حیرت انگیز کارنامہ کچھ بھی دشوار نہیں بلکہ محض قوت ارادی اور یکسوئی دماغ کا ادنیٰ کرشمہ ہے

خانگی استعمال کے برتن لکڑی کے

شہر نارفوک میں لکڑی کے برتن مثلاً جام طشتریاں قابیں ٹب وغیرہ بنائے جا رہے ہیں جو ٹوٹتے نہیں ہیں مگر دیکھنے میں بہت خوشنما اور گلاس کی طرح کے ہوتے ہیں۔



ریاست کا دیوان

لبسلسلہ گذشتہ

"نہیں، ہرگز نہیں اچھا میرے سفر کا انتظام کردو"
پولٹیکل ایجنٹ صاحب آئے کئی دنوں تک خوب دعوتیں کھائیں اور خوب شکار کھیلا راجہ صاحب نے ان کی تعریف کی انھوں نے راجہ صاحب کی تعریف کردی مسٹر مہتا کا دماغ آسمان پر تھا سب ان کے حسن انتظام کی تعریف کر رہے تھے ایجنٹ نے بھی بہت تعریف کی حکومت سے ان کو "رائے صاحب" کا خطاب ملا اور اختیارات میں مزید توسیع ہوئی مہاراجہ صاحب اب کم سے تیس سال کے لئے مطمئن ہوگئے جب پولٹیکل ایجنٹ خوش ہے تو پھر ڈر کس کا خوب ہاتھ پیر نکالے رعایا پر طرح طرح مظلم آزادی کے ساتھ ہونے لگے قرب وجوار کی خوب صورت لڑکیوں کے اغوا کے لئے ایک نیا محکمہ کھولا گیا ریاست میں کسی شریف النسان کی عزت محفوظ نہ رہی روزانہ نئی نئی لڑکیاں مہاراجہ کے لئے پھانس کر لائی جاتی تھیں اتفاق سے ایک لڑکی ایسی تھی جس پر مہاراجہ کے "محکمہ اغوا" کے کارکنوں کا داؤں نہ چلتا تھا آخر میں یہ طے ہوا کہ کسی طرح اس لڑکی کو اڑا لیا جائے اور اس خدمت کے لئے دیوان ریاست مسٹر مہتا منتخب کئے گئے مہاراجہ نے ایک دن ان کو بلا کر ان کی وفاداری اور حسن خدمت کی بہت زیادہ تعریف کی آخر میں پوچھا تحصیل خاص میں ایک گاؤں لگان پور ہے وہاں آپ کبھی گئے ہیں؟"

مہتا جی نے عرض کیا "ہاں ان داتا ایک مرتبہ گیا ہوں وہاں ایک بہت مالدار سیٹھ ہے اسی کے دیوان خانہ میں ٹھہرا تھا اچھا آدمی ہے"

"ہاں بظاہر تو اچھا آدمی ہے لیکن بباطن پکا بدمعاش ہے آپ کو شاید معلوم نہیں مہارانی کی طبیعت کئی ماہ سے خراب ہو رہی ہے میں انھیں علاج کے لئے سنے ٹوریم بھیجنا چاہتا ہوں لیکن رنواس میں ایک رانی کا رہنا ضروری ہے کیونکہ افسروں کیساتھ ان کی لیڈیاں بھی آتی ہیں اگر رانی نہ ہو تو ان کی خاطر و مدارات کون کرے گا اس لئے میں بدرجہ مجبوری دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں اس ساہوکار کی ایک تعلیم یافتہ خوبصورت لڑکی ہے ابھی حال میں جب میں اس گاؤں سے گزرا تو میری نظر اس پر پڑی تھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ رنواس میں آجائے تو رنواس کی رونق بڑھ جائے گی میں نے مہارانی کی رضامندی لیکر اس ساہوکار کے پاس پیام بھیجا لیکن میرے کچھ مخالفوں نے اس کو ایسی پٹی پڑھائی کہ اس نے میرا پیام قبول نہ کیا اور کہدیا کہ لڑکی کا بیاہ ہو چکا ہے میں نے کہلا بھیجا کہ کوئی مضائقہ نہیں میں تاوان دینے کو تیار ہوں لیکن وہ بدمعاش برابر انکار کئے جاتا ہے آپ جانتے ہیں کہ محبت کا آزار برا ہوتا ہے اب آپ سے پردہ کیا ہے مجھے اس کے بغیر آب و دانہ حرام ہو رہا ہے اگر چند روز یہی حال رہا تو میری جان پر بن جائے گی جب میں ہر طریقہ سے مجبور ہوگیا تو اس اصول کے مطابق کہ محبت میں سب کچھ جائز ہے میں اسے اغوا کرانا چاہتا ہوں میری خواہش یہ ہے کہ آپ میری جان بچانے کے لئے چند معتبر آدمی لیکر جائیں اور اسے کسی نہ کسی طرح اٹھا لائیں چاہے اس کے لئے آپ کو قوت کا استعمال ہی کیوں نہ کرنا پڑے دیوان صاحب! اس وقت میری زندگی آپ کے ہاتھ میں ہے اگر وہ لڑکی نہ ملی تو میں مرجاؤنگا"

یہ الفاظ سن کر مسٹر مہتا کی مردہ خودداری پھر ایک مرتبہ زندہ ہوگئی تیوری چڑھا کر بولے "تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں جرم اغوا کا مرتکب بنوں"؟

راجہ صاحب بولے "جرم کیسا میں اپنے راج کا مالک ہوں"، "معاف فرمائیے مجھ سے ایسا پاجی پن نہیں ہوسکتا"۔ "اپنے مالک کے حکم کی تعمیل پاجی پن ہے؟"

"جو حکم اپنے ایمان اور ضمیر کے خلاف ہو اس کی تعمیل بیشک پاجی پن ہے"

"کسی عورت سے شادی کا ارادہ ایمان اور ضمیر کے خلاف ہے"؟

"اسے آپ شادی کہہ کر لفظ شادی کو بدنام کرتے ہیں"

"تم اپنے ہوش میں بھی ہو"؟

"جی ہاں عرصہ کے بعد اب ہوش میں آیا ہوں"

"میں تمکو خاک میں ملا سکتا ہوں"

"مہاراج تو آپ کی گدی بھی سلامت نہ رہے گی"

"نمک حرام میرے احسانات کا یہی بدلہ ہے"؟

"اب آپ اخلاق و تہذیب کی حد سے بڑھ رہے ہیں مہاراجہ صاحب میں نے اب تک اپنے ضمیر کا خون کیا اور آپ کے ہر جا اور بیجا حکم کی بے چون و چرا تعمیل کی لیکن ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے آپ کی یہ حرکت کہ کسی شریف آدمی کی شادی شدہ لڑکی کا اغوا کریں سخت نازیبا ہے میں ایسی نوکری پر لعنت بھیجتا ہوں"

یہ کہہ کر وہ گھر آئے اور راتوں رات بوریہ بقچہ سمیٹ کر ریاست سے نکل گئے مگر اس سے پہلے سارے واقعات لکھ کر پولٹیکل ایجنٹ کے پاس بھیجدئے

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر

پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

حسب درخواست سید علی حیدر ولد سید جلال الدین قوم مسلمان ساکن موضع سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۵ء ہر خاص و عام کو ذریعہ مشتہری ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مسمی سید علی حیدر مذکور نے سید باقر علی ولد سید جلال الدین قوم مسلمان و سید صولت حسین عرف پیارے صاحب ولد سید باقر علی قوم مسلمان ساکنان موضع سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مختاران عام کو علیحدہ کردیا ہے اور مختاران عام مذکور کو اس امر کے بابت ذریعہ ڈاک رجسٹرڈ نوٹس بھی دیا جا چکا ہے اور کارروائی مشتہری موضع بھی عمل میں لائی گئی ہے لہذا کوئی شخص رقم باقی مسمی سید علی حیدر مذکور مختاران عام مذکور کو نہ ادا کرے خاصکر کاشتکاران مواضعات مندرجہ ذیل لگان مختاران عام مذکور کو نہ دیویں

نام مواضعات

(۱) موضع سکندرہ محال بی بی نوابن پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

(۲) موضع نہورا محال سید علی حیدر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

(۳) موضع اودھو پور پٹی نمبر ۳ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

سید علی بقلم خود ۲ نومبر ۱۹۳۵ء

بحکم منصف صاحب بہادر جھانسی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی جھانسی

نمبر مقدمہ ۱۵۷ بابت ۱۹۳۵ء

امر سنگھ ولد آتا سنگھ پنجابی سیپری بازار جھانسی — مدعی

بنام بجو ولد منو اہیر ساکن حال محلہ گھوسی پورہ ریاست گوالیار — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۹ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء وقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ اکتوبر ۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — بحکم کنہیا لال منصرم عدالت منصفی جھانسی

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ

روم - ۵ رنومبر بیان کیا جاتا ہے کہ عدیس ابابا میں بادشاہ حبش کے محل میں ایک بم پایا گیا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک امریکن منگر اس بم سے بادشاہ پر حملہ کرنا چاہتا تھا اس کی گرفتاری کے لئے پولیس کو اطلاع دیدیگئی ہے

اسمارا ۶ رنومبر کل صبح اطالیہ فوج محاذ جنگ پر آگے قدم بڑھائے گی اگولہ پر حملہ کیا جائیگا اڈگراڈ ہزین کے درمیان اطالیہ نے سڑک تیار کرلی ہے مکمیل کو فتح کرنے کے بعد حبشی جنرل راس گگسا کی فوج سب سے پہلے مکمیل میں داخل ہوگئی -

عدیس ابابا ۲ رنومبر اڈگراڈ کیجانب سے اطالوی فوج کا ایک دستہ شب میں مکمیل میں داخل ہوگیا مگر حبشی سپاہیوں نے انہیں مار بھگایا دونوں جانب جانی نقصان ہوا ہے

عدیس ابابا ۶ رنومبر راس گگسا باغی حبشی سردار کے عزیز و اقارب کے قتل کئے جانے کی اطلاع شائع ہوئی تھی مگر اب تک اس کی تصدیق نہ ہوسکی - بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی افواج مکمیل پر جبہ کو قبضہ کرے گی

اٹلی کا بائیکاٹ

جنیوا ۶ رنومبر مجلس بین الاقوام نے طے کر دیا ہے کہ جنگ میں جن چیزوں کی ضرورت ہے ان کی درآمد کی اجازت اٹلی کو نہ دیجائے اور اس سلسلہ میں تیل کوئلہ لوہا وغیرہ اٹلی نہ جانے دیا جائیگا

موٹروں کیلئے غیر ملکی پٹرول

روم کی خبر ہے کہ بغیر پٹرول موٹر کار چلانے کے تجربات توقع سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں اور اب بہت سی موٹریں گیسوگین کے ذریعہ چل رہی ہیں -

گیسوگین اس گیس کا نام رکھا گیا ہے جو لکڑی یا کوئلہ کو جلانے سے پیدا ہوتی ہے - غیر ملکی پٹرول کی بجائے ایک اور چیز تیار کی گئی ہے جس کا نام رودیر ہے یہ خالص اطالوی خام اشیا اور الکحل کے اجزا سے تیار کی گئی ہے -

آٹو ٹرانسپورٹس کے لئے میٹانو سے حاصل شدہ گیس استعمال کیجاتی ہے

الہ آباد ۷ رنومبر - الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا انتخاب ۴ ردسمبر کو ہوگا

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۷۹ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ ،

نمبر مقدمہ 579

بعدالت مال اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش بالا پرشاد ڈگریدار و نمبردار موضع کردم پرگنہ اکبرپور کانپور بنام تم گیدن لعل وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری لقایا لگان بابت تاریخ $\frac{9}{32}$ 24 صادر ہوئی اور مبلغ 9 /0/ 166 جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	120	8	9
خرچہ نالش	14	13	۰
خرچہ اجراء ڈگری	21	4	۰
سود بابت خرچہ اجراء ڈگری	3	3	۰
میزان	160	6	9
خرچہ مشتہری	۵	۱۰	۰
	166	۰	9

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا انفصال رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم گیدن لال و سوہن لال پسران چھوٹے لال کوری گنجھاری ولد گومتی و چھیلا ولد بدلو چمار چھوٹیاں ولد گھسیٹے چمار گوری ولد پوہکر کوری رامچرن و بھگوا چمار ساکن کاشتکار کردم اکبرپور کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 9/0/166 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہے اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت لقایا ڈگری واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ

تاریخ پیشی ۱۶ رنومبر ۳۵ مقرر ہے

تفصیل اراضی :- پرگنہ اکبرپور موضع کردم

نمبر کھیت	رقبہ کھیت کا	لگان
۳۹		
۳۶۲		
۳۶۵		

(مہر عدالت) ۱۹۳۵

سری ہندو بال سبھا سیسہ مئو کانپور

حسب معمول امسال بھی سبھا کا جلسہ ۹ و ۱۰ رنومبر سنہ ۱۹۳۵ء کو ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول میں ہونا طے ہوا ہے جلسہ کا پروگرام حسب ذیل ہے پبلک شعراء اور گویوں سے درخواست ہے کہ شریک ہوکر جلسہ کی زینت بڑھائیں اور طالب علم علمی مقابلوں میں شریک ہوں

پروگرام

۹ رنومبر سنہ ۱۹۳۵ء

جلسہ ۵ بجے سے ۷ بجے تک

مشاعرہ :- ۷ بجے شام سے

مصرع طرح (۱)

(ہاتھ کسی کا ہے ضرور گردش روزگار میں)

(۲) اچھا اگر نہیں ہے تو بیمار بھی نہیں

۱۰ رنومبر سنہ ۱۹۳۵ء بکجا اور جلسہ ۵ بجے سے ۷ بجے تک

کوی سمیلن ۷ بجے شام سے

سمسیا ہندی کی (۱) ہیرانی ہے

(۲) سو رہے ہیں

(کانتی سرن نگم)

سکریٹری سری ہندو بال سبھا کانپور

مدینہ کی مسجد میں بجلی لگوانے کی تجویز

حیدر آباد (دکن) نومبر اعلےٰ حضرت نظام دکن ایک بیان کے دوران میں فرماتے ہیں کہ اگر سعودی گورنمنٹ نے اعتراض نہ کیا تو حکومت حیدر آباد مدینہ کی مسجد نبوی میں بجلی لگوانے کا خرچہ برداشت کرنے کو تیار ہے نظام کی سلور جوبلی کے موقع پر جو خیرات کیجائیگی اس کے ساتھ ساتھ بجلی لگوانے کی اسکیم بھی زیر غور ہے

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر $\frac{131}{166}$ سنہ ۱۹۳۵ء

عدالت مسٹر عباس رضا صاحب بہادر منصف ضلع لکھنؤ

جگناتھ پرشاد ولد رگھبر دیال قوم کائستھ ساکن کٹھواڑہ پرگنہ مہونہ تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ وغیرہ — مدعی

لالہ گوپال داس وغیرہ — مدعا علیہ

بنام لالہ گوپال داس ولد پربھو دیال رستوگی ساکن

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت حق شفع دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ ارماہ نومبر سنہ ۳۵ء بوقت دس بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۲۹ رماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) بحکم غلام رسول منصرم عدالت منصفی ملیح

تنبیہ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئے کہ تم کو دیا کسی فریق کو یعنی جیسی کہ ضرورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۲ رماہ نومبر سنہ ۳۵ء تک گذرانو - وقت حاضری بدفتر منصفی ضلع لکھنؤ ۱۰ بجے سے چار بجے تک



گورنمنٹ کے حامیوں کا مخالف پارٹی کے امیدواروں سے سخت مقابلہ

لندن ۵ نومبر دار العوام کی ۶۱۵ نشستوں میں سے ۶۱۳ نشستوں کے لئے امیدواروں کیجانب سے کل کاغذات نامزدگی موصول ہو گئے

انگلش یونیورسٹیوں کے حلقہ سے ابھی تک کاغذات نامزدگی موصول نہیں ہوئے ہیں ان کیلئے آج موصول ہو جائیں گے۔

پوزیشن

پوزیشن کا مقابلہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ء کی نسبت اس مرتبہ دو بدو مقابلے کم ہونگے اس مرتبہ ۳۸۶ حلقوں میں دو دو امیدوار ہیں جبکہ گذشتہ انتخاب میں ۴۰۹ حلقوں میں دو دو امیدوار تھے مخالف پارٹیوں کی جانب سے ۷۷ امیدوار کھڑے کئے گئے ہیں جن میں لیبر پارٹی کی جانب سے ۵۵۲ امیدوار اور لبرل پارٹی کی جانب سے ۱۵۴ امیدوار ہیں، انڈی پینڈنٹ لیبر پارٹی کے ۱۶ انڈی پینڈنٹ ۳۶۔

حکومت کے حامیوں کی تعداد ۵۸۵ ہے جن میں ۱۱ کنزرویٹو ہیں۔ لیڈی امیدواروں کی تعداد ۵۸ ہے اور ۱۱ حلقوں سے کوئی مرد امیدوار کھڑا ہی نہیں ہوا۔ اس مرتبہ دو کمیونسٹ امیدوار ہیں جبکہ گذشتہ انتخاب میں ۲۵ امیدوار تھے۔

میجر ڈگلس سوشل کریڈیٹ اسکیم کے تین حامی نامزد کئے گئے ہیں۔

صدر سے مقابلہ

دار العوام کے صدر کے مقابلہ پر لیبر پارٹی کا امیدوار کھڑا ہوا ہے موجودہ وزیر اعظم مسٹر بالڈون کا لڑکا اور سابق وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا لڑکا اور سابق وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کا لڑکا اور لڑکی بھی انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ مسٹر چرچل، سر سیفورڈ کرپس اور مسٹر تھامس کے لڑکے بھی انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے ہیں

مسٹر آرتھر گرین ووڈ کی تقریر

انتخاب کے سلسلہ میں گذشتہ رات مسٹر آرتھر گرین ووڈ امیدوار لیبر پارٹی نے براڈکاسٹ تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت نے لیگ کی پالیسی اور اجتماعی تحفظ کے سسٹم پر عمل کرنا بہت تاخیر کی ہے۔ آپ نے اس سے بھی انکار کیا کہ ملک کی حفاظت کے لئے برطانیہ کی مسلح فوج ناکافی ہے یا لیگ کے ذریعہ اجتماعی تحفظ کی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لیبر پارٹی نے عہد کیا ہے کہ وہ اپنی مسلح طاقت کو ملک کی ضرورت کے مطابق قابلیت کے پورے معیار تک قایم رکھیگی

نئی دہلی ۶ نومبر وائسرائے کے کوئٹہ زلزلہ فنڈ میں اب ۴۴ لاکھ ۲۶ ہزار ۹ سو ۸۸ روپیہ ۵ آنہ ۶ پائی وصول ہو چکے ہیں (ای پ)

ہندوستان کے انکم ٹیکس پر نظر ثانی

نئی دہلی ۶ نومبر ۴ نومبر اپریل سنہ ۱۹۳۵ء کو ممبر مالیات نے مجلس لیجسلیٹو اسمبلی میں اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کے انکم ٹیکس سسٹم پر نظر ثانی کرنے کیلئے انگلستان سے دو ایک اکسپرٹ بلائے جائیں گے اور آئندہ موسم سرما سے ان کی تحقیقات شروع کر دی جائے گی ان کے ساتھ ہندوستان کے محکمہ انکم ٹیکس کا اسٹاف بھی ہوگا اب یہ دونوں اکسپرٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں ان کے نام مسٹر سی ڈی اپرس اور مسٹر ایس پی چیمبرس ہیں یہ دونوں افسر ہندوستان آ گئے ہیں ان کا کام صوبہ بمبئی سے شروع ہوگا بمبئی میں خان بہادر جے بی راجا سی آئی ای ہوں گے ان کے سامنے چیمبر آف کامرس کے ممبران بیان دے سکتے ہیں ان کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے

بمبئی	۲ سے ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء تک
ناگپور	۲۰ دسمبر ″
مدراس	۶ سے ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء ″
رنگون	۲۷ سے ۲۵ ″ ″
کلکتہ	۱۰ ″ ۱۵ فروری ″
پٹنہ	۲۸ فروری ″
کان پور	۹ سے ۱۱ مارچ ″
لاہور	۲۴ سے ۲۶ مارچ ″

اس بارے میں لوگوں کو مقامی انکم ٹیکس کمشنروں سے پہلے سے مراسلت کرنی چاہئے

نظربندوں کو کھیتی اور صنعتوں کی تعلیم

کلکتہ ۱۶ نومبر ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کی صنعتی اور زرعی ٹریننگ میں حصہ لینے کے لئے دو سو نظربندوں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان پر غور ہو رہا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا

بحکم جناب مولوی محمد منظور احمد خانصاحب بہادر منصف اکبرپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۶ ۱۹۳۵ء

عدالت منصفی اکبرپور کانپور

دولارے لال ولد کالکا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع نوادہ پنجم سنگھ مذرعہ رسول آباد پرگنہ دیراپور ضلع کانپور

بنام رام نرائن وغیرہ مدعا علیہ

بنام مساۃ بھگوانی کنور بیوہ شیو ناتھ سنگھ قوم ٹھاکر موضع جتیا پرگنہ بلہور ضلع کانپور بر مکان گرندی سنگھ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت شفع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی اکی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ تائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

بحکم
منصرم عدالت

حضور نظام پر ۲۶ کرور کا دعوی

دہلی کی خبر ہے کہ مسٹر زیدی کی منیجنگ ڈائرکٹر الیسٹ انڈیا کارپوریشن نے حکومت حضور نظام کو ۲۶ کرور روپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے اگر ۷ یوم کے اندر روپیہ وصول نہ ہوا تو قانونی کارروائی کیجائیگی مسٹر زیدی کے خلاف دہلی میں مقدمہ چلائے کے سلسلہ میں ان کو حکومت نظام نے روک رکھا تھا اور ان کے متعدد دفاتر کی خانہ تلاشی لیگئی تھی

ہوائی تعلیم کیلئے ۳ لڑکیوں کا انتخاب

کلکتہ کی خبر ہے کہ مس رام گپتا (سلہٹ) مس انڈو مولک (لاہور) کی ایک طالبہ اور مس انجولی داس لکچرار بیتھون کالج کلکتہ، وہ خوش قسمت لڑکیاں ہیں جنہیں میموریل فنڈ کمیٹی نے انتخاب پرواز کے لئے انتخاب کیا ہے مبلغ ایک ہزار روپیہ اور مبلغ پانچسو روپیہ کے دو وظیفے بنگال فلائنگ کلب کی طرف سے ان دو لڑکیوں کو دیئے جائینگے جو ان تینوں میں سے اپنے آپکو ہوائی امور کی تعلیم میں زیادہ مستعد ثابت کریں عنقریب وظیفہ عطا کرنے کے لئے ایک امتحان بھی لیا جائیگا۔ مندرجہ بالا لڑکیوں کے انتخاب کے وقت ۲۱ لڑکیوں کی درخواستیں وصول ہوئی تھیں جن میں سے ایک پنجابی اور دو لاہور کی لڑکیاں بھی شامل تھیں

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق سے نظم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۰	کانپور شنبہ ۱۶- نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

ادبیات

ناشناسی

ازجناب علی اختر صاحب

نہ سن اے ہمنشیں دردِ نہاں کا ماجرا مجھ سے — کہ ہے اس عہد میں شیرازۂ رنج و بلا مجھ سے
نہ جا اس پر کہ میری روح کے اجزا درخشاں ہیں — انھیں میں سینکڑوں باریک تر موجیں پرافشاں ہیں
نہ جا اس پر کہ ہے بینش فزا حسنِ بیاں میرا — ابھی دنیا سمجھ سکتی نہیں دردِ نہاں میرا
نہ جا اس پر کہ ہے مجھ سے دھمک نبضِ گلستاں کی — کہ میں ہوں اور صعوبت دل کے اجزائے پریشاں کی
نہ جا اس پر کہ ہے میری نوا پیغامِ بیداری — کہ ہے بیگانۂ احساس دنیا کی ستمگاری
نہ جا اس پر کہ میں نازِ عروسِ بزمِ دوراں ہوں — کہ اس ذوقِ نظر پر کیا کہوں کیا کیا پشیماں ہوں

تجھے کیونکر بتاؤں جو مرے دل پر گذرتی ہے
نہ جانے کس صداقت پر یہ دُنیا ناز کرتی ہے

جہاں ہر ذرۂ تاریک صرفِ خودنمائی ہو — جہاں دولت کی پیشانی پہ نازِ کبریائی ہو
جہاں ہر جنبشِ تعمیر ہو درسِ زیاں کاری — سمجھتے ہوں جہاں خوابِ گراں کو رازِ بیداری
جہاں قیمت نہ ہو کچھ بیکسوں کی آہ وزاری کی — جہاں نازِ جبیں ہوں ٹھوکریں سرمایہ داری کی
جہاں اک کھیل ہو بربادیٔ اوضاعِ انسانی — روا ہو پائے دولت پر جہاں روحوں کی قربانی
جہاں کانٹوں سے بچکر پھول چن سکتا نہ ہو کوئی — ضمیر و روح کی آواز سُن سکتا نہ ہو کوئی،

وہاں یہ دعوئے پاسِ حق و تکذیبِ باطل ہے!
یہ پندارِ صداقت کس قدر حیرت کے قابل ہے!!

مجھی پر کچھ نہیں اے ہمنشیں! شدت زمانے کی — کہ عادت ہوگئی ہے اس ستمگر کو ستانے کی
ہمیشہ اس نے اہلِ درد کو بیحال رکھا ہے — جنھیں بخشا گیا ہے دل اُنھیں پامال رکھا ہے
جنھوں نے خلوتِ اسرار کے پردے اُٹھائے ہیں — اُنھوں نے عمر بھر ناپرسیوں کے زخم کھائے ہیں
ہوئی جن کے سبب اس خاکداں کی جلوہ آرائی — وہی پائے گئے دنیا میں محرومِ پذیرائی
یہاں جس نے عروسِ حسن کی زلفیں بنائی ہیں — اُسی نے تیرہ روزی کی جفائیں بھی اُٹھائی ہیں

ازل سے ہے غرض یوںہی زمانے کی روش ہمدم — یہاں ہے سورۂ الماس زخمِ قلب کو مرہم
جو سرشارِ حقیقت ہیں ہوا کس کو خیال اُن کا — جبینِ دہرِ فانی پر نہیں کُھلتا جمال اُن کا
سکوت اُن کا عدوئے شورشِ عالم سمجھتے ہیں — سمجھتے ہیں اُنھیں دنیا میں لیکن کم سمجھتے ہیں
مگر ٹوٹا ہے اکثر یہ جوابِ تلخ مرنے پر — انھیں سمجھی ہے دنیا موت کے در سے گذرنے پر
جو مٹ سکتا نہیں ہرگز دیا جاتا ہے نام ایسا، — عطا کرتی ہے فطرت ان کو اک نقشِ دوام ایسا

سمجھتا ہوں کہ اس آئین کی تکمیل کرنا ہے
مجھے بھی موت کی تاریک وادی سے گزرنا ہے

دنیائے اسلام

دنیائے اسلام کی جدید آبادی

قاہرہ مصر کے مشہور قوم پرست جریدہ "البلاغ" نے لیگ آف نیشنز کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق مسلمانانِ عالم کی تعداد کے متعلق حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔ یعنی ان اعداد کے مطابق مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ تک پہنچ گئی ہے ملاحظہ ہو۔ مندرجہ ذیل تفصیل:-

شمالی افریقہ ۳۹۴۶۸۰۰۰ جاوہ اور بورنیو ۹۵۹۸۰۰۰۰ ہندوستان ۸۹۱۱۵۰۰۰ وسطی اور مشرق ایشیا ۳۱۲۲۰۰۰۰ چین ۲۹۸۰۰۰۰۰ مغربی افریقہ ۲۱۰۱۱۰۰۰ سویٹ روس ۱۳۱۲۵۰۰۰ مشرقی یورپ ۷۱۰۲۰۰۰ جزائر ملایا ۲۳۴۰۰۰۰۰-

ترکی اور بلغاریہ کے تعلقات

اتنہ بلغراد سے برقیہ کے ذریعہ "الاہرام" کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ ترکیہ توفیق رشدی آراس اور وزیر خارجہ بلغاریہ موسیو کیو سیفانوف کے مشترکہ بیان اخلاص و مودت کے باوجود یہاں ترکی اور بلغاریہ کے رشتے نازک ہوتے جارہے ہیں۔

بلغاریہ کے سیاسی دوائر کی رائے ہے کہ ترکی ایک آخری بار بلغاریہ پر قسمت آزمائی کرنی چاہتا ہے۔ اور اسکے ثبوت کے لئے "ستر وزا" نامی مقام کے ایک حادثہ کو پیش کیا جارہا ہے۔ یہ مقام ترکی اور بلغاریہ کی عین سرحد پر واقع ہے۔

اس حادثہ کے واقعات یہ ہیں کہ حکومت بلغاریہ نے یہاں کے بڑھتے ہوئے اثرات اور عسکری ارتکاز کے خلاف مجلس اقوام کو ایک احتجاج نامہ روانہ کیا اور اس کی نقول دول ہمسایہ کو روانہ کیں۔ اس اثنار میں ترکی پولیس کے چند عہدہ دار اراضی بلغاریہ میں مقاصد کی تبلیغ کے لئے آئے۔ بلغاری فوجوں نے ان کو گرفتار کرلیا اس پر ترکی فوجوں نے سرحد سے گولہ باری کی۔ بلغاری فوجوں کو نقصان پہنچا دو دو سپاہی دونوں طرف سے قتل ہوئے۔ دوسرے روز دن بھر جھڑپیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ بلغاریہ کی فوج کمک کے لئے سرحد پر پہنچ گئی۔ اس پر ترکی پاسبان اپنی سرحد کی طرف لوٹ گئے۔ اس واقعہ سے تعلقات طرفین میں ناگفتہ بہ ہو رہے ہیں۔ ترکی کی فوجیں شرقیہ غربیہ اور دوسری طرفین میں ناگفتہ بہ ہو رہے ہیں اس ترکی کی فوجیں غربیہ شرقیہ غربیہ اور دوسری سرحد پر مرتکز ہو رہی ہیں بلغاریہ کی فوجیں بھی بلغاریہ اور ترکی اور بلغاریہ اور یونان کی سرحدوں کے اہم نقطے جیسے ماسکوفو، سوملغیر، دیوبل کیر دجالی وغیرہ کو بسرعت بھیجی جارہی ہیں۔

آثار عربی کا تحفظ

مصر کی مشہور علمی جماعت مجلس آثار عربیہ نے عربی آثار قدیمہ کے تحفظ کے لئے نئی جدوجہد شروع کی ہے۔ مجلس نے اپنے ایک جلسے میں یہ طے کیا ہے کہ ماہرین آثار ہر ہفتہ جمع ہوا کریں۔ تاکہ عربی آثار کے تحفظ کے کام کو آگے بڑھایا جاسکے

ترکی ہوائی جہازوں کی پرواز

مجلس پرواز ترکی کے دس ہوائی جہاز ملک کے مختلف مقامات میں ہوبازی کا شوق پیدا کرنے کے لئے دورہ کررہے ہیں۔ یہ ہوائی جہاز طرابزون، سورمنی، ریزہ، ہوپا، قرہ سونڈ، جورل کا دورہ کرچکے ہیں اُن کی پرواز ایک خاص نظم کے ماتحت عمل میں آئی ہے اس لئے عوام اس سے بہت متاثر ہورہے ہیں اور اپنے ملک کی ہوائی قوت کی ترقی کو دیکھکر اطمینان کا اظہار کررہے ہیں۔

مصر میں عام فوجی مظاہرہ

البلاغ ناقل ہے کہ مصر میں موجودہ حالات کے پیش نظر ایک عام فوجی مظاہرہ کیا گیا جسمیں مصری اور انگریزی افواج نے بڑی تعداد میں شرکت کی

ایک خاص بات یہ تھی کہ اس موقع پر مصری پولیس بھی فوج کے ساتھ شریک مظاہرہ تھی۔ مظاہرہ کے وقت وزیر اعظم مصر، وزیر جنگ اور برطانوی ہائی کمشنر موجود تھے۔

پٹرول کا نیا معدن

برٹش پٹرول کمپنی نے دجلہ کے قریب ایک نیا معدن کھودنا شروع کیا ہے۔ اس معدن سے ۳۰ لاکھ ٹن پٹرول روزانہ نکالا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے ؛ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

جلد ۲۲ | کانپور چہار شنبہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۰

اقتصادی حالت

مسٹر ز نجن پرشاد نے ایک موقع پر دنیا کی اقتصادی حالت اور کساد بازاری پر بڑا عالمانہ تبصرہ کیا ہے اسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

میں نے دنیا کی اور ہندوستان کی اقتصادی حالت پر کافی روشنی ڈالی ہے چونکہ کوئی خاص حالات پیدا نہیں ہوئے ہیں لہذا میں ان خیالات کو دہرانا نہیں چاہتا البتہ حالت قدرے نازک ہوتی جاتی ہے اور کساد بازاری کا ہنوز دور دورہ ہے

چیزوں کی بین الاقوامی صحیح تقسیم مستقل کرنسی مضبوط قیمتوں اور اچھی ساکھ کی ضرورت ہے تجارتی پابندیاں بڑھ گئی ہیں روپیہ کی قیمت متزلزل ہے اور ساکھ پہلے سے بھی کم ہو گئی ہے علاوہ ازیں حکومتیں تجارتی کاروبار میں دخل دے رہی ہیں جب تک حکومت کا مقابلہ ہے کاروباری آدمیوں کی جان میں جان نہیں آسکتی ہندوستان کی بھی اقتصادی حالت اچھی نہیں ہے

۱۹۲۹ء سے جو کساد بازاری شروع ہوتی ہے اس کیوجہ سے ہندوستان کی قوت خرید میں زبردست قلل واقع ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے غلہ کی پیداوار کی قیمت ۱۹۲۹ء میں ۱۰ عرب ۱۸ کروڑ تھی اور ۱۹۳۳ء میں ۵ ارب ۴۳ کروڑ رہ گئی

کاشتکاروں کو مالگذاری ابواب قرضے اور سود کی ادائیگی روپیہ میں کرنی ہوتی ہے اور اس بوجھ سے وہ دبا جا رہا ہے تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کو بیکاری مارے ڈالتی ہے

ہندوستان کے سامنے اس وقت خاصکر دو اہم مسائل ہیں ایک تو مالیاتی معیار کی درستی دوسرے عوام کا معیار زندگی پہلا معاملہ تو دنیا کے معاہدے سے متعلق ہے اور اس بارے میں جس میں بین الاقوامی روئی کانگریس میں جو گذشتہ مئی میں روم میں ہوئی تھی بحث بھی ہو چکی ہے ہمیں دیکھنا ہے کہ حکومت اس بارے میں کیا رویہ اختیار کرتی ہے ہماری حکومت کا فرض ہندوستان کی دیہاتی صنعتوں کو فروغ دینا ہے تاکہ زراعت پیشہ طبقہ اپنی آمدنی میں امدادی اضافہ کر سکے حکومت نے اس بارے میں تھوڑا بہت کام بھی کیا ہے

ہمیں اپنے کچے مال کے لئے اپنے ملک کے باہر بھی بازار تلاش کرنا چاہئے ہر ملک اپنی ضرورتیں آپ پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور بین الاقوامی تجارت کی بنیاد باہمی معاہدوں پر ہے اس سلسلہ میں آپ نے معاہدہ اوٹاوہ اور اندو جاپانی معاہدہ کا ذکر کیا جو گذشتہ تین سال میں ہوا ہے

اس ملک پر نافذ ہوئے اور معاہدہ اوٹاوہ کو متنازعہ ٹھہراتے ہوئے موزی لیز معاہدہ کی حمایت کی آپنے کہا کہ زیادہ تر روئی کی کھپت جاپان اور ہندوستانی ملوں میں ہوتی ہے ہندوستان میں ۳۰ لاکھ گانٹھیں روئی کی صرف ہوتی ہیں جن میں ۲۶ لاکھ ہندوستانی ملوں میں کھپتا ہے جاپان میں ۱۶ لاکھ گانٹھیں یورپ میں پانچ لاکھ اور برطانیہ میں تین لاکھ گانٹھیں سالانہ جاتی ہیں گذشتہ سال ہندوستانی ملوں میں ۳۲ لاکھ گانٹھیں گئی تھیں اگر ملوں کا انتظام اچھا اور کفایت شعاری کا ہو اور ان کی امداد اور حوصلہ افزائی ہو تو اس سے بھی زیادہ کھپت ہو سکتی ہے ٹیرف بورڈ کو اس پر غور کرنا چاہئے آپنے امید ظاہر کی کہ لنکا شائر اور ہندوستان کی باہمی کوششوں سے روئی کی تجارت کو فروغ پہونچیگا آپ نے مسٹر شوری کی رپورٹ کا بھی ذکر کیا لنکا شائر کمیٹی کی طرف سے ہندوستان میں کمشنر مقرر ہو کر آئے تھے اور یہاں کے حالات کا معائنہ کیا تھا

روئی کی تجارت کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ سابقہ سال تو ۴۰ لاکھ گانٹھیں روئی کی تیار ہوئی تھیں لیکن سال زیر رپورٹ میں صرف ۴۰ لاکھ ہوئیں برآمد حسب سابق رہی ۱۹۳۴ء میں سندھ میں اضافہ رہا اور آئندہ سال اس سے بھی زیادہ اضافہ ہونیکی امید ہے قیمتوں میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا فروری تک ۵ فیصدی کا اضافہ معلوم ہوا بہر حال قیمت اچھی رہی آپنے کراچی پورٹ ٹرسٹ کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر اظہار پسندیدگی کیا کہ اس نے ساحلی ٹرانسپورٹ کی شرح کم کر دی ہے جس سے روئی کی تجارت کی حوصلہ افزائی ہوگی گودام اچھے بن گئے ہیں جس سے جمع شدہ روئی محفوظ رہے گی کراچی میں اوسطاً ۱۶ لاکھ کا متحول الکا سالانہ بیوپار ہوتا ہے آئندہ پانچ سال میں بیس لاکھ تعداد ہو جائے گی جس میں سے ۱۲ لاکھ گانٹھیں پنجاب سے آتی ہیں کیونکہ کراچی پنجاب کا قدرتی بندرگاہ ہے سندھ کی روئی کے بارے میں جو سب کمیٹی بنی ہے اسکا بھی آپنے ذکر کیا

آخر میں آپنے روئی کی قیمتوں وغیرہ اور اسکے صاف کرنے کا ذکر کیا جس کے متعلق بین الاقوامی روئی کمیٹی کو نہ صرف ہندوستان بلکہ امریکہ تک سے شکایت ہے اسکے لائسنس کے بارے میں حکومت بمبئی نے کونسل میں ایک بل پیش کیا ہے انڈین سنٹرل کمیٹی نے بھی گذشتہ فروری کے مہینہ میں اس پر غور کیا تھا پنجاب میں اس قسم کے لائسنس کا بل پیش نہیں ہو سکا اس کی اطلاع حکومت پنجاب نے انڈین کاٹن سنٹرل کمیٹی کو دیدی تھا آپنے بمبئی کونسل کی اس جلد بازی پر افسوس کا اظہار کیا کیونکہ جلد ہی سندھ کی ایک لیجسلیٹو اسمبلی بننے والی ہے جب یہ معاملہ ۱۰ سال سے پڑا ہے تو کیا ایک سال اور پڑا نہیں رہ سکتا کیونکہ فی الحال لائسنسنگ میں بہت سی عملی دشواریاں ہیں اور فیکٹری والوں پر اسکا برا اثر پڑے گا۔

آئینہ کانپور

تاریخ نامزدگی ۱۵ نومبر کو آخری تاریخ میونسپل الکشن کی نامزدگی کے لئے رقم ضمانت جمع کرنے کی ہے - آجکل الکشن کی دلچسپیاں کافی ہیں اور ہر طرف الکشن ہی پر بحث و مباحثہ رہتا ہے -

الکشن کی تاریخ میونسپل بورڈ نے ۸ و ۹ دسمبر غیر مسلم الکشن کے لئے اور ۱۰ دسمبر مسلم و مارواڑیوں کے لئے مقرر کیا ہے -

ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اسمیں اعتراض ہے اور اُنھوں نے اسکے متعلق بورڈ کو ایک خط بھی لکھا ہے - جسمیں یہ لکھا گیا ہے کہ بورڈ کا الکشن ہمیشہ دو دن ہوتا ہے یعنی ایک دن غیر مسلم اور دوسرے دن مسلم - اس لئے بورڈ اپنے اس فیصلہ پر دوبارہ غور کرے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے بعض پولنگ اسٹیشنوں پر بھی اعتراض کیا ہے اور اس پر بھی دوبارہ غور کرنے کیلئے لکھا ہے -

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ ۱۶ نومبر کو منعقد ہوگا جسمیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس خط پر بھی غور کیا جائیگا جو اُنہوں نے الکشن کی تاریخوں کے متعلق لکھا ہے

مسلم وارڈ نمبر ۱۰ جہانتک ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مسلم وارڈ نمبر ۱۰ سے شیخ وحید احمد کے مقابلہ میں کسی شخص نے زر ضمانت نہیں جمع کیا ہے -

ٹیکسٹائل اسکول ۹ نومبر کو گورنمنٹ ٹیکسٹائل اسکول کا سالانہ جلسہ بصدارت مسٹر ڈی - ٹی اسمتھ منعقد ہوا - پرنسپل صاحب نے رپورٹ پڑھی اور اسی اسکول کے طالب علموں کو سہولیت پہونچانے کے لیے لوکل ملوں کے مالکوں سے اپیل کی -

ہندو بال سبھا ہندو بال سبھا سیسہ مؤ کا جلسہ ۹ و ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا - اسی سلسلہ میں مسٹر گنگا دھر ناتھ نگم فرحت وکیل کی صدارت میں مشاعرہ اور مسٹر اور ہیش جی کی صدارت میں کوی سمیلن منعقد ہوئی جو بہت کامیاب رہی اور بعض غزلوں کو نہایت پسند کیا گیا -

تحقیقات بابو شیو پرشاد بابو مدن گوپال اور پنڈت بابو لال مصر کانگریس کی طرف سے میونسپل بورڈ کے امیدوار ہیں اسلئے لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ لوگ کانگریس کے امیدوار نہیں ہو سکتے اس کی تحقیقات کے لئے ڈاکٹر کرپلانی کانپور آئے ہوئے ہیں - اور اس کی تحقیقات کر رہے ہیں -

ڈاکٹر برادرز کا فیصلہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مرادی لال و ڈاکٹر جواہر لال اور بابو نراین پرشاد اروڑا کو پراونشل کانگریس کمیٹی کے فیصلہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ اس فیصلہ سے اس حد تک ناخوش ہو گئے ہیں کہ انھوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اب کانپور میونسپل بورڈ میں کانگریس کے امیدوار کی حیثیت سے نہ کھڑے ہونگے بلکہ ذاتی حیثیت سے کھڑے ہونگے -

ہندو سبھا کی کشمکش لوکل ہندو سبھا اور پراونشل ہندو سبھا کے انتخابات کے سلسلہ میں جو کشمکش جاری ہے اس کے طے کرنے کے لئے بھائی پرمانند پریسیڈنٹ ورکنگ کمیٹی آل انڈیا ہندو سبھا ۱۱ - نومبر کو کانپور تشریف لایے اور ہندو سبھا کی دونوں پارٹیوں سے گفت و شنید کرنے کے بعد لکھنؤ چلے گئے اور وہاں بھی بعض ممبران سے گفتگو کرنے کے بعد آپ اس امر کا فیصلہ کر دیں گے کہ کون سی پارٹی برسر اقتدار ہے -

مسٹن روڈ پر لاٹھیوں سے حملہ کہا جاتا ہے کہ مسٹن روڈ پر دش آدمیوں نے ایک یکہ کو روک کر ایک شخص پر لاٹھیوں سے حملہ کیا اور اسکو مجروح کر کے بھاگ گئے -

کانپور غنڈا شاہی کے لئے مشہور ہے غنڈا ایکٹ کی وجہ سے یہاں کی بدمعاشی اگرچہ بڑی حد تک کم ہو گئی ہے مگر ابھی اختتام پذیر نہیں ہوئی - کیونکہ اب بھی کافی تعداد میں یہاں غنڈے موجود ہیں - کانپور کے الکشن میں بھی کافی غنڈا شاہی ہوتی ہے اور اسوقت الکشن کا زمانہ ہے لہذا احکام کو چاہیئے کہ الکشن کے زمانہ میں کافی احتیاط اور مستعدی کے ساتھ غنڈوں کی نگرانی کی جاوے

میونسپل ایکٹ میں ترمیم لیڈی کیلاش سریواستو نے صوبہ کی کونسل میں میونسپلٹی ایکٹ کی ترمیم کے لئے ایک بل پیش کیا ہے جسکا منشا یہ ہے کہ لوکل بورڈوں کی مستورات ممبران کے لئے ۶ سال کی مدت مقرر کیجائے اس بل پر آئندہ کونسل کے سشن میں بحث ہونیوالی ہے

گرونانک ڈے گرونانک ڈے کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا اور رات کو جلسہ ہوا -

اچھوتوں کا فیصلہ چودھری شیو پرشاد صاحب کی صدارت میں آدلتوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر امبیدکار کی اس رائے سے اتفاق کیا گیا کہ آدلتوں کو دوسرا مذہب تبدیل کر لینا چاہیئے -

امدادی فنڈ کچھ سال پہلے گورنمنٹ ملازمان کے مصیبت زدہ خاندانوں کو امداد کے واسطے (جن کے کمانیوالے مر گئے ہوں) ایک فنڈ قایم کیا گیا تھا اس فنڈ میں ۲۰ ہزار روپیہ جمع ہو گیا ہے جس میں سے تقریباً ۱۱ ہزار روپیہ اس سال تقسیم کیا جائیگا - گورنمنٹ کے مختلف محکموں کیطرف سے ۴۴ درخواستیں موصول ہوئی ہیں جس کی رقم کی تعداد ۱۸۷۷۲ روپیہ ہوتی ہے -

دشمنی سی قتل ٹھاکر بلونت سنگھ زمیندار کو قتل کرنیکے جرم میں رامیشور پرشاد کو اور بابو رام کو عدالت میں پیش کیا گیا کہا جاتا ہے کہ ۱۹۳۲ء مقتول نے رامیشور پرشاد کو ایکسال کی سزا دلوائی تھی - بھکا اہیر نے عدالت میں بیان دیا کہ میں نے رامیشور اور بابو رام کو ایسی حالت میں دیکھا کہ جبکہ وہ مقتول پر حملہ کر رہے تھے -

گولڈن ٹاکیز ۱۶ اکتوبر کو گولڈن ٹاکیز کا افتتاح ہوگا اور بھائی کا پریم تماشہ دکھایا جائیگا -

سبد گل

مصر کے نسیم پاشا سے اطالوی سفیر نے ملاقات کے دوران میں کہا کہ اٹلی مصر کے اس فعل (یعنی اقتصادی بائیکاٹ کی شرکت) کو ہمیشہ یاد رکھے گا

بلکہ یوں کہنا چاہئے تھا کہ جب تک بدلہ نہ لے لے کلیجہ پر سانپ لوٹتا رہے گا

اطالوی قونصل مقیم اسکندریہ نے اطالوی باشندوں کو تاکید کی ہے کہ وہ برطانوی مال کا بائیکاٹ کر دیں

قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی رہائی ہے!

پنڈت جواہر لال جی نہرو کا ایک مضمون جو حال میں شایع ہوا ہے انھوں نے سر آغا خاں کی عجیب و غریب شخصیت پر حیرت استعجاب کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایک طرف تو وہ مذہبی رہنما بلکہ پیغمبر ہیں دوسری طرف سیاسی لیڈر ہیں تیسری طرف بین الاقوامی شخصیت ہیں اور چوتھی طرف گھوڑ دوڑ کے سب سے بڑے مربی اور مغربی فیشن پرستوں کے مجسمہ ہیں

اطلاع ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات کے لئے نامزدگی میں سب سے زیادہ مضحکہ انگیز واقعہ یہ ہوا کہ ایک امیدوار نے اپنے پیشہ کے خانے میں ایک ایماندار سیاست داں لکھا

بیشک مضحکہ انگیز ہے کیونکہ برطانوی سیاست دانوں کو ایمانداری سے کیا تعلق

سنا ہے کہ ہز ہائی نیس آغا خاں کے پیرووں نے طے کیا ہے کہ ان کی سالگرہ کے موقعہ پر ان کو سونے میں تول کر وہ سونا ان کو نذر دیں گے

پرانے زمانے میں بھی تلادان ہوتا تھا لیکن وہ سونا خیرات کیا جاتا تھا یہاں خیرات بھی ہو تو گھر ہی گھر میں رہے

جنگ کو ختم کر دیا اس کی مدت کو مختصر کر دو یہ ہے لیگ اقوام کا مطالبہ

ایک زمانہ تھا کہ مختلف حکومتیں حق کی حمایت میں عملاً شریک ہوا کرتی تھیں جیسے برطانیہ سنہ ۱۹۱۴ء میں بلجیم کی حمایت میں شریک ہوا کرتی تھیں لیکن اب زمانہ بہت ترقی کر چکا ہے اور جنگیں بھی مراسلت کے ذریعہ سے لڑی جا سکتی ہیں چنانچہ ملاخطہ کیجئے کہ لیگ اقوام زبانی جمع خرچ کی یہ جنگ کس خوبی سے لڑ رہی ہے

جاپان اس افواہ پر آتش زیر پا ہے کہ برطانیہ چین کو ایک کروڑ پونڈ دینے والی ہے لیکن امریکہ والے اس افواہ پر اعتبار نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ برطانیہ کے پاس خود اپنا قرض ادا کرنے کے لئے روپیہ نہیں ہے

وہ ناکامی رہتی ہے آخر کار ہمیں کامیابی حاصل ہوتی ہے ذہانت کی نسبت استقلال سب سے زیادہ ضروری ہے

(۳) ہم کسی کام کو سیکھیں تو اسے اچھی طرح دل لگا کر کرنا چاہئے خواہ ہم بار بار ناکام رہیں لیکن آخر ہمیں کامیابی ہوگی نہ صرف ہمیں کام آجائے گا بلکہ ایسا کرنے سے ہمارے اندر ہر ایک کام کو اچھی طرح کرنے کی عادت پڑ جائیگی

ادب لطیف

برہ کا گیت

از قلم جناب ثمر صدیقی رودولوی

میرا پریتم ——— میرے باغ تمنا میں ——— خزاں کی روح پھونک کر خدا جانے کہاں چلا گیا ——— سکھی میری حالت پر اسے ذرا بھی رحم نہ آیا برسوں گذر گئے ——— ہزاروں بہاریں آئیں اور گئیں! لیکن میری قسمت کا ——— ستارہ "خوشی و ابتہاج کے آکاش پر نہ چمکا؟

صبح کی دیوی نے چہرہ سے نقاب الٹا ——— سارا سنسار جاگ اٹھا ——— لیکن میری قسمت سو رہی ہے ——— شبنم نے کلی اور پھولوں کو غسل کرایا بھونرے ان پر منڈلانے لگے ——— پھولوں نے یہ دیکھا؟ ——— بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ——— میری آنکھوں سے دو بڑے بڑے قطرات اشک زمین پر گرے اور فوراً جذب ہو گئے ——— ہردے میں ایک ہوک اٹھی اور فنا ہو گئی

وقت ہوا کی طرح گذرا جا رہا ہے ——— یہ جوانی کی بہار جو آج میسر ہے ——— پھر کہاں نصیب ہو گی ——— کچھ دنوں کے بعد میرا رنگ روپ سب خاک میں مل جائیگا! ——— سکھی جاؤ ——— پریتم کو ڈھونڈھ لاؤ! ——— یہ جوانی کی بہار ——— اُن بن خزاں سے بدتر ہے؟ ——— آنکھیں ——— ان کے سندر مکھڑے کے لئے ترس رہی ہیں ——— پھول ان کے بغیر ——— خار نظر آ رہے ہیں ——— "بہار زندگی" ——— خزاں کی صورت میں تبدیل ہو گئی ہے! آہ ——— ایسی خزاں؟ جس کی صبح بہار اس جگ میں ممکن نہیں؟ ——— اس لئے کہ میرا پریتم ——— میرے باغ تمنا میں خزاں کی روح پھونک کر خدا جانے کہاں چلا گیا؟ ———

(بقیہ کالم چار)

جو شخص اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ میری مشکلات کوئی دوسرا آ کر حل کر دے وہ ہمیشہ انتظار کرتا رہیگا اور اس کی مشکلات حل نہ ہوں گی سب سے بڑی رکاوٹ سب سے بڑی مشکل ہمارے اندر رہے ہم تھک جاتے ہیں سست بن جاتے ہیں کام میں دلچسپی نہیں رہتی اور اپنے کام کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں یہ تمام مشکلات استقلال اور ثابت قدمی سے ہی حل ہوتی ہیں رنجیت سنگھ نے یہ کہہ کر جا کے من میں اٹک ہے وہی رہے اٹک دریائے اٹک میں گھوڑا ڈالدیا اور فوج سمیت پار ہو گیا معمولی سبق کی تیاری میں استقلال کی ضرورت ہے لکھنا پڑھنا حساب کا سیکھنا سب مشکل ہیں وہ خود بخود کسی کو نہیں آتے متواتر لگاتار سیکھنے اور مشق کرنے سے آتے ہیں ہماری بھی کوشش

عالم نسواں

جاپانی عورتوں کی مغرب پرستی

ایک جاپانی سیاح کے مشاہدات

جاپان نے اپنے دروازے مغربی علوم و فنون کے لئے کھول دئے ہیں وہ آج یورپ کا صرف شاگرد رشید ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بازی لیجانا چاہتا ہے لیکن جہانتک قومی تمدن مذہب اور روایات کا تعلق ہے وہ اپنی قدامت پرستی کے لئے مشہور رہا ہے اور دنیا کے بہت کم متمدن ممالک اس صفت خاص میں جاپان کا مقابلہ کر سکتے ہیں جاپان کو اپنی قدیم تہذیب و معاشرت پر ناز ہے اور اسے مغربی تہذیب کے شعلوں کی نذر کرنا نہیں چاہتا ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال جاپانی پوشاک پہن کر دفتر جاتا ہے لیکن سہ پہر کو جب وہ اپنے مکان واپس آتا ہے تو قدیم قومی پوشاک پہن لیتا ہے اور اس پوشاک میں سڑکوں پر آزادی کیساتھ گھومتا ہے ان حالات میں یہی خیال کیا جا سکتا ہے کہ جاپانی خواتین مغربی تہذیب کے اثرات سے بالکل محفوظ ہوں گی لیکن نہیں تہذیب فرنگ کے سیلاب کو روکنا آسان نہیں ہے دنیا کے دوسرے متمدن ممالک کی طرح جاپانی عورتیں بھی اس سے غیر معمولی طور پر متاثر ہو رہی ہیں اور اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ جاپانی عورتیں اپنے مردوں سے زیادہ تہذیب مغرب کی دلدادہ بن رہی ہیں

انگریزی پوشاک کا رواج تو جنگ عظیم کے بعد سے جاپانی عورتوں میں بڑھتا جا رہا ہے لیکن یہ پوشاک صرف اعلیٰ ترین سوسائٹی کی خاص محفلوں تک محدود رہتی تھی اور کوئی عورت نہ تو اپنے گھر میں مغربی پوشاک پہنتی تھی اور نہ اسے زیب تن کر کے پارکوں اور بازاروں میں گشت کر سکتی تھی

دس سال پیشتر جب ٹوکیو کی ایک تعلیم یافتہ دوشیزہ مس کفاگوا نے اپنے سر کے بال کٹا دئے اور وہ انگریزی پوشاک پہن کر سگریٹ پیتی ہوئی سینما میں گئی تو جاپانیوں نے مشتعل ہو کر اس پر حملہ کر دیا اور سینما کے منیجر کا "موگا" (فاحشہ) کو ہال سے نکالنے پر مجبور ہو گیا مس کفاگوا کا عام لقب "موگا" پڑ گیا تھا ہر طرف اس کا مذاق اڑایا جاتا تھا طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتی تھیں لیکن وہ دھن کی پکی تھی اس نے اپنی مغربی وضع ترک نہ کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکیوں کی متمدن تعلیم یافتہ لڑکیاں اس کی مقلد بن گئیں اور انھوں نے مغربی معاشرت اختیار کر لی رفتہ رفتہ جاپان کے دوسرے بڑے شہروں میں بھی یہ بدعت پھیلنے لگی اور جاپانی پریس نے عورتوں کے اس نئے رجحان یا ایسی تعلیمیافتہ "موگاؤں" کے خلاف زبردست احتجاج کیا آٹھ سال کی بات ہے کہ جاپان کے مشہور مفکر ائم شوتارو دواکامایا نے ایک اخبار میں لکھا تھا کہ۔

ہماری جو تعلیمیافتہ لڑکیاں مغربی تہذیب کے سیلاب میں بہی جا رہی ہیں انکی اخلاقی حالت بہت پست ہے اور وہ ہمارے عظیم الشان قومی تمدن کی تخریب کے درپے ہیں اگر "موگاؤں"، "فیشن ایبل لڑکیاں" کی روک تھام نہ کی گئی تو جاپانی النسائیت کی دلکشی اور عظمت خاک میں مل جائے گی۔"

(باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

استقلال!

از شریمت ماسٹر بہاری لال جی رام تالاب مہرولی دہلی

اگر طالب علم سے کوئی سوال حل نہ ہو تو بعض طالبعلم ہمت چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں بعض کسی ہوشیار لڑکے کی مدد سے سوال حل کرتے ہیں بعض استاد کے پاس دوڑے جاتے ہیں اور سوال سمجھتے ہیں بعض طالب علم ایسے بھی ہیں کہ ایک دفعہ سوال حل نہ ہو پھر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں بار بار کوشش کر کے سوال کو حل کر کے چھوڑتے ہیں جو لڑکے اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہم مشکل کو حل نہ کر سکیں ناکامی ہوئی یا کسی کام کو حل کرنے کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہیں اس لئے کون اسے حل کرے وغیرہ بلکہ بار بار اسے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے حل کر کے چھوڑتے ہیں ایسے طلبار کو مستقل مزاج کہتے ہیں۔ چیونٹی دیوار پر چڑھتی ہے گر پڑتی ہے پھر چڑھتی ہے بار بار کوشش کرنے سے دیوار پر چڑھ جاتی ہے بابر کا ٹوٹا ہوا دل چیونٹی کو دیکھ کر پھر بحال ہوا آخر کار اس نے کامیابی حاصل کی شہد کی مکھیاں محنت کر کے اپنا چھتہ بناتی ہیں مکڑی اپنا جالا تنتی ہے ٹوٹ جاتا ہے پھر تنتی ہے مگر اگر کام کو چھوڑ نہیں دیتی ایک ایک اینٹ رکھ کر مکان چنا جاتا ہے روزمرہ سبق کو پڑھ کر سال بھر کی تعلیم ختم کی جاتی ہے

استقلال کی ضرورت

ہر کام میں ہر موقع پر ہر ایک کام کو سرانجام دینے کے لئے استقلال کی سخت ضرورت ہے

(۱) ہر شخص کو کام میں مشکلات پیش آتی ہیں کسانوں کے لئے کئی مصیبتیں درپیش ہیں بارش کا نہ ہونا حد سے زیادہ بارش کا ہو جانا ٹڈی دل کا آجانا ملاح کے راستہ میں کئی مشکلات ہیں طوفان یا آندھی کا آجانا بیچ نکا تو وہ آگے آ جانا شیواجی کو اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے جگہ جگہ چھپنا پڑا قید ہونا پڑا دوست دشمن بن گئے لیکن مخالفوں کی پرواہ نہ کی گورو گوبند سنگھ کے لڑکو پھانسی چڑھایا گیا ان کے لڑکوں کو دیوار میں چنا گیا مگر انھوں نے ہمت ہار کر قدم پیچھے نہیں اٹھایا حسین کو پیاسا مارا گیا یزید نے بیعت کرنے پر مجبور کیا مگر وہ اپنے اعتقاد پر قائم رہے اور یزید کی بیعت قبول نہ کی کوئیں۔ کھودتے وقت بعض دفعہ سخت چٹانوں کو توڑنا پڑتا ہے بچے سبق کو نہیں سمجھتے بار بار سبق پڑھنے پر سمجھ میں آتا ہے گھر کا کام کاج شور و شر لڑکوں کی تعلیم میں رکاوٹ ڈالتا ہے بعض دفعہ بیماری کی وجہ سے کام رک جاتا ہے ان سب باتوں میں استقلال اور دیرنج کی ضرورت ہے

(۲) یہ مت انتظار کرو کہ مشکلات خود بخود حل ہو جائیں یا دوسرا شخص تمہاری مشکل کو حل کریگا رانا سانگا نے ابراہیم لودھی کو شکست دینے کے لئے بابر کو بلایا بابر نے اپنی ہمت اور عالی حوصلگی سے نہ صرف ابراہیم لودھی کو شکست دی بلکہ طاقت کے بڑھ جانے سے رانا سانگا کو بھی شکست دی جے چند نے پرتھی راج کو نیچا دکھانے کے لئے محمد غوری کو بلایا محمد غوری نے نہ صرف پرتھی راج کو شکست دی بلکہ جے چند کو بھی شکست دی جو لوگ دوسروں کی طاقت پر بھروسہ کرتے ہیں وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کرتے اپنی ہمت پر بھروسہ کرو تمہاری مدد کرنے والے ساتھی خود مل

[illegible]

پردۂ فلم

ایک تماشائی کے قلم سے

تمدنی نقطۂ نظر سے اگر دیکھیے تو ہندوستانی فلمیں مفید ہونیکے بجائے ضررساں ثابت ہونگی یورپ اور امریکہ میں فلموں کو ابتدائی درسی تعلیم کیلئے کافی حد تک ہر قسم کے کھیل ورزش اصول و قواعد حفظان صحت فوری امداد مجروحین، اخلاقیات، موسیقی، رقص اور معلومات عامہ کی تعلیم و تبلیغ کے لئے سراسر کامیاب ذریعے حصول مطلب بنا ڈالا گیا ہے۔ یہ کہنا صحیح ہے کہ ان ممالک میں فلم تشکیل سیرت اور تربیت عام کے لئے بڑی ہی خوش اسلوبی افادیت اور کامیابی کے ساتھ زیر استعمال ہے ہمارے بدقسمت ملک میں ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی فلم کی ذرہ برابر مرہون منت نہیں۔ تعلیمی کانفرنس نے اپنے اجلاس دہلی میں یہ تجویز منظور کی ہے کہ تعلیم کے سلسلہ میں سینما اور فلم کی امداد لیجائے خدا کرے یہ تجویز جلد سے جلد عملی جامہ پہن سکے۔

سطور بالا سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ فی الحال تمدنی فوائد میں سے کوئی سا فائدہ ہمیں فلم سے حاصل نہیں ہو رہا ہے نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ فلم کے عام معیار کے پست ہونے کے باعث مذاق جمہور میں ابتذال کی ترقی اور استحکام پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ہندوستانی فلموں کی اکثریت تجارتی اغراض کے ماتحت سراسر عوام پسندی کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہے اس لئے ان کا اخلاقی پہلو حد درجہ گرا ہوا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستانی فلمیں عموماً رکیک جذبات اور سفیہانہ خیالات کی تخلیق و اشتعال کا باعث ہوتی ہیں اس طرح ان کی نمائش فضائے اخلاق و تہذیب کو مسموم و ماحول تمدنی کو مکدر بنانی رہتی ہے یورپ میں عریاں ٹانگوں کی نمائش یا اجناس مخالف کا بے اندازہ اختلاط اپنے اندر کوئی بہت بڑی بد اخلاقی یا جذبات کے ہیجان پیدا کرنیوالا پہلو نہیں رکھتا اسلئے کہ اولاً تو یہ چیز ان کے معیار تہذیب و اخلاق کے منافی نہیں ہے۔ ثانیاً ان کی زندگی اسی ماحول میں گذرتی ہے اس لئے ان کے یہاں یہ چیزیں معمولات روزمرہ میں آجانے کے باعث کسی خاص تحریک کی حامل نہیں ہوتیں برخلاف اس کے ہمارا تمدن ہماری معاشرت، ہمارا اخلاق ہماری روزمرہ زندگی کے معمولات میں سے کوئی چیز بھی اسکو روا نہیں رکھہ سکتی اس لئے ہمارے لئے ان کی نمائش ایک ایسی خاص تحریک کا موجب ہوتی ہے جو ہمارے تمدنی نقطۂ نظر سے حد درجہ مضر ہے۔ یورپ اور امریکہ میں فلمیں اس ملک کے لوگوں کے لئے تیار کیجاتی ہیں ہندوستان کے لئے نہیں ہم مغرب کی فلموں کی اندھی تقلید کر کے اپنے اخلاقی تمدن کو سراسر نقصان پہونچا رہے ہیں۔ جس طرح وہ اپنی تمدنی اور معاشرتی زندگی کا صحیح نقشہ فلموں میں دکھاتے ہیں ہمیں بھی چاہیئے کہ فلموں میں ہندوستانی معاشرت و تمدن کی سچی تصویر دکھائیں نہ کہ وہ چیزیں جو مغربی فلموں سے متاثر ہو کر ہمارے دماغ پر مستولی ہیں۔ اور ہماری سماجی زندگی میں ان کا کوئی وجود نہیں ہندوستانی تمدنی و معاشرت پر اس غلط نمائش کا تمدنی حیثیت سے تباہ کن پہلو یہ ہے کہ عموماً تماشائی جدت میں لذت محسوس کرتے ہوئے پردہ پر دیکھتے ہوئے افعال و حرکات کی پیروی اپنی سماجی زندگی میں کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ماحول کے غیر مطابق اور فضا کو ناسازگار پا کر ایسی حرکتیں کر بیٹھتا ہے جو اسے مغربی نقطۂ نظر سے کم ظرف اور مشرقی زاویۂ نگاہ سے مجرم و مردود بنا دیتی ہیں اب یہ مرض وبائی صورت اختیار کر رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

اقوال زریں

کامیاب شخص وہی ہے جو اپنے اخراجات سے زیادہ آمدنی پیدا کرتا ہے۔

اگر تم حق پر ہو تو تمہیں غصہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر حق پر نہیں ہو تو غصہ آنیکا کوئی سبب نہیں۔

اگر کسی کو ملازم رکھو تو اسپر اعتبار کرو۔ اگر اعتبار نہیں کر سکتے تو اسے ملازم نہ رکھو۔

شوہر اور بیوی کی اکثر لڑائیاں غلط فہمی کے باعث ہوا کرتی ہیں۔

ایک مستقل ارادہ ہر چیز پر غالب آ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ زمانہ کی چال کو بھی پلٹ سکتا ہے۔

انتقام لینے والے کو صرف ایک دن کی خوشی ہوتی ہے لیکن معاف کرنیوالے کو ہمیشہ مسرت رہتی ہے۔

اگر لوگ دوسروں کے عیب کے بجائے خود اپنے عیب دیکھا کریں تو دنیا جنت ہو جایے۔

جو اپنے باپ سے نیکی نہیں کرتا وہ اپنے بیٹوں سے نیکی کا امیدوار نہ رہے۔

موج تبسم

بیوی کپڑا خرید کر لائی تہیں۔ اس کا بل دیکھکر میاں پریشان بیٹھے تھے۔ بیوی آکر کھڑی ہوگئیں اور بلند آواز سے کہا۔

بیوی۔ اب تو میں مرنیوالی ہوں تم میرے مرنے کا رنج بھی کروگے۔

خاوند۔ کیوں نہ کرونگا۔

بیوی۔ میری قبر پر بھی جایا کروگے؟

خاوند۔ تم خواہ مخواہ ایسے مہمل سوال کرتی ہو۔ جانتی نہیں کیا خرچ ہوتا ہے۔ قبرستان تو کلب کے راستہ میں ہے

بیوی۔ تم مجھپر یہ الزام نہیں لگا سکتے کہ میں تم کو بیوقوف بناتی ہوں۔

خاوند۔ میں تو کچھ جانتا نہیں جب میں نے تم سے شادی کرنے کو کہا تو تم نے اقرار کر لیا۔ کیا بیوقوف بنانیوالیکے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔

رامچندر کو معلوم ہوا کہ اس کا دوست ہسپتال میں ہے تو وہ دیکھنے گیا۔

رامچندر۔ ارے بھائی۔ تم تو کل روپ کمار کی سے باتیں کر رہے تھے۔ کیا ہوا۔ کیسے چوٹ لگی؟

کشن لال۔ ہوا یہ کہ بیوی کو معلوم ہو گیا کہ میں روپ کماری کے ساتھ تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما ادتما صدر ہندو سبھا نے غیر ممالک میں جانیکے لئے پاسپورٹ کیلئے درخواست دی تھی حکومت برما نے درخواست نامنظور کر دی۔

دلچسپ معلومات

پوشاک بغیر پہنے جسم پر

لندن شیفٹبری زینہ میں تیار شدہ گون اور فراکوں کی ایک مشہور دکان نے اپنی خاتون خریداروں کے لئے خاص انتظام کیا ہے جس کی وجہ سے وہ دکان میں داخل ہوئے بغیر سڑک ہی پر سے یہ معلوم کر سکتی ہیں کہ کوئی خاص فراک انکے جسم پر موزوں رہتی ہے یا نہیں، دروازے پر ایک شیشے کی بڑی سی الماری ہے جس کے اندر مختلف سائزوں کی فراکیں کھونٹیوں پر آویزاں رہتی ہیں۔ جب کوئی خاتون الماری کے قریب آکر کسی فراک کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو علم المرایا کے ایک اصول کے مطابق اس کا عکس شیشے میں اس طرح نمودار ہوتا ہے گویا وہ فراک اس کے جسم پر ہے اور اس طرح وہ فراک کو پہنے بغیر اسکے پسندیدہ یا غیر پسندیدہ ہونیکا اندازہ کر لیتی ہے۔

نو ایجاد ٹارچ

ایک امریکن موجد نے کیلفورنیا میں ایک ٹارچ تیار کر کے فلیش لائٹ بیٹری کی دنیا میں نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے نو ایجاد ٹارچ صرف ایک فٹ لمبی ہے اور اس میں معمولی ساخت کی چھہ سیل بیٹریاں استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن اسکی شفاف اور بہت تیز روشنی ایک میل تک پہونچتی ہے۔ ٹارچ کے شیشے اور بلب کی ساخت عام بیٹریوں سے مختلف ہے لیکن اسے روشن اور گل کرنیکا "تھری وے" سیفٹی سوئچ وہی ہے جو اکثر اچھی بیٹریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نو ایجاد ٹارچ ہوائی جہاز رانی اور فوجی ضروریات کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

یوپی کانگریس کونسل کا اجلاس

آگرہ ۱۳ / نومبر یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے اب تک ایک سو ممبر یہاں پہنچ چکے ہیں میٹنگ ہنگامہ خیز ہوگی

آگرہ ۱۳ / نومبر صوبجاتی کانگریس کمیٹی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس آج صبح ۸ بجے شروع ہوا اجلاس میں یوپی کے تقریباً تمام سرکردہ لیڈر آئے ہوئے تھے اجلاس کے سلسلہ میں بڑی چہل پہل پائی جاتی تھی ۳ گھنٹے تک گفت و شنید کے بعد ایگزیکٹو کا اجلاس ا بجے بیشتر دوپہر کو ختم ہوا ساڑھے بارہ بجے صوبہ جاتی کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہوگا کونسل کے اجلاس میں لکھنؤ کے گذشتہ اجلاس کی کارروائی کی تصدیق کی اور اس خط پر غور کیا جو ڈاکٹر مراری لال نے مسٹر بالکرشن شرما جنرل سکریٹری صوبہ جاتی کانفرنس کمیٹی کے خط کے جواب میں لکھا تھا جب صوبہ کے کانگریسی کارکنوں کے تنازعہ کو حل کرنے کے سوال پر بحث شروع ہوئی تو معلوم ہوا کہ مسٹر بالکرشن شرما نے تجویز پیش کی استقبالیہ کمیٹی کے انتظامات کے سلسلہ میں صوبہ کی کانگریس کی سرگرمیوں کا انتظام میں ڈکٹیٹروں پر مشتمل ایک پارٹی کے سپرد کیا جائے گا

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر شرما کی تجویز پر کونسل میں غور کیا جا رہا ہے اور مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن آچاریہ کرپلانی اور پنڈت گوبند ولبھ پنت سے درخواست کی گئی ہے کہ آپ اس تجویز پر غور کرنے کے بعد رپورٹ کریں

افسانہ

کفایت شعار بیوی

مشہور فرانسیسی فسانہ نگار پاسان کا ایک شاہکار

دنیا کی عورتوں کی طرح سوشیلا بھی بہت کفایت شعار تھی ایک ایک پیسہ پر نظر رکھتی تھی کوئی بال بچہ نہ تھا گھر میں میاں بیوی دُو دم اور ذاتی جائداد کی تین سو روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی لیکن اس نے اپنے شوہر کو ملازمت کے لئے مجبور کر رکھا تھا اور وہ تیس روپیہ ماہوار پر ایک دفتر میں کلرک تھا گھر میں کسی ملازم کی ضرورت نہ تھی سوشیلا تمام سامان خود بازار سے خریدتی تھی اور اگر کسی دن پانچ چھ آنہ بھی خرچ ہو جاتے تو اسے رات بھر نیند نہ آتی اس کا شوہر جب کبھی اس سے کہتا کہ تین سو روپئے ماہوار سے زیادہ کی مستقل آمدنی ہوتے ہوئے مجھے تیس روپیہ کی کلرکی نہیں ہوئی تو بگڑ کر کہتی تو پھر تمکو خدا نے مرد کیوں بنایا ہے چوڑیاں پہنکر گھر میں بیٹھ جاؤ اس کے شوہر کی چھتری بہت پرانی اور بوسیدہ ہو گئی تھی نہ وہ اسے دھوپ سے بچا سکتی تھی اور نہ بارش سے ایکدن اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ پرانی چھتری بالکل بیکار ہو گئی مجھے اس سے کوئی آرام نہیں"

اس نے جواب دیا "تمہیں چھتری کی ضرورت ہی کیا ہے ڈیڑھ میل پر تو دفتر ہی ہے"

"اور بارش جو ہوتی ہے"

"ذرا تیزی سے لپک کر چلے جایا کرو کیا نمک کے بنے ہوئے ہو جو پانی سے گھل جاؤ گے"

"گھل تو نہیں جاؤں گا لیکن میرے کپڑے خراب ہوتے ہیں اور تم جانتی ہو کہ کپڑے چھتری سے زیادہ قیمتی ہیں"

یہ دلیل بیوی کی سمجھ میں آ گئی اس چند منٹ سوچکر جواب دیا "ہاں تمہیں چھتری کی ضرورت تو بیشک ہے لیکن اسی چھتری سے کام کیوں نہیں چلاتے اسے خریدے ہوئے ابھی صرف چار سال تو گزرے ہی ہیں میں سوراخوں پر رفو کر دوں گی"

شوہر نے جواب دیا "میں چھتری لیکر دفتر ہرگز نہیں جاؤں گا"

"کیوں ؟"

"دفتر میں ہر شخص مذاق اڑاتا ہے"

"تو تمہیں ان کے مذاق اڑانے پرواہی کیا ہے"

"تمہیں پرواہ ہو یا نہ ہو لیکن مجھے تو پرواہ ہے میں دوستوں کا مذاق اور ان کے طعنے کہاں تک برداشت کروں"

"میں تمہارے لئے نئی چھتری کا انتظام نہیں کر سکتی"

"نہیں کر سکتی ہو تو نہ کرو میں کل سے دفتر نہیں جاؤنگا اور ملازمت ترک کر دوں گا"

شوہر کی یہ دھمکی کارگر ہو گئی معمولی چھتری کے لئے تیس روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی ہاتھ سے جائیگی! اس نے شوہر سے کہا "نئی چھتری روپئے بیس آنہ میں آ جائے گی"

شوہر نے جھلا کر جواب دیا "نہیں میں تو پانچ روپیہ سے کم کی چھتری ہرگز نہیں لوں گا"

سوشیلا کلیجہ پر پتھر رکھکر بازار گئی اور شوہر کیلئے تین روپیہ کی چھتری خرید لائی اس صرف بیجا پر اسکا چہرہ غصہ سے سرخ تھا اسنے شوہر سے کہا "میں تمہارے لئے چھتری خرید لائی اب تو دفتر جاؤ گے ؟"

اس نے جواب دیا ذرا دیکھوں تو چھتری کیسی ہے کتنے میں خریدی ہے ؟"

"چار روپے میں"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ چھتری پانچ روپیہ سے کم قیمت کی نہ ہو"، "تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے کیا گھر لٹا دوں یہ چھتری بہت عمدہ ہے تمکو آٹھ دس سال کی چھٹی ہو جائے گی"

صبح اس کا شوہر چھتری لیکر دفتر گیا دوستوں نے چھتری کی بہت تعریف کی شام کو جب وہ مکان واپس آیا اور اس نے چھتری ایک گوشہ میں رکھدی تو بیوی نے بگڑ کر کہا کیا غضب کرتے ہو اتنی قیمتی چھتری اور اس کی یہ قدر اسے کپڑے میں لپیٹ کر رکھو"

یہ کہکر اس نے چھتری اپنی ایک میلی ساڑھی میں لپیٹنے کے لئے اٹھائی دفعتاً وہ چیخ پڑی "ہائیں یہ یہ کیا غضب ہوا ؟"

شوہر گھبرا کر قریب آیا "پوچھا خیر تو ہے کیا ہوا ؟"

بیوی کے غصہ کا پیمانہ بہت بڑھا ہوا تھا اس نے انتہائی غیظ کے عالم میں کہا "تمہیں کچھ سوجھتا بھی ہے دیکھو یہ کیا ہے ؟" متحیر شوہر نے غور سے دیکھا چھتری میں ایک بہت ننھا سا سوراخ تھا سوشیلا نے کہا بھلا تم اس لائق ہو کہ تمہارے لئے ایسی قیمتی چھتری خریدی جائے تمنے ایک ہی دن میں ناس کر دی (باقی آئندہ)

دیسی باتیں

مہاراجہ کپور تھلہ کی فضول خرچی

مہاراجہ کپور تھلہ جو ان دنوں بوڈاپسٹ کی سیر کر رہے ہیں انہوں نے سینٹ گیلرٹ کی پبلک غسل خانہ جو موسم سرما میں بند کر دئے جاتے ہیں خاص اپنے اخراجات سے کھلواتے ہیں تاکہ آپ ان غسل خانوں کی مصنوعی لہروں میں نہا سکیں مہاراجہ صاحب ڈیلی ایکسپریس کے بوڈاپسٹ کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق ۵۰ پونڈ روزانہ ادا کرتے ہیں خواہ آپ ان غسل خانوں میں نہائیں یا نہ نہائیں اس وقت تک آپنے ان غسل خانوں میں غسل نہیں کیا آپ ہر روز گھنٹوں تک اور لوگوں کو اپنے اخراجات پر ان غسل خانوں میں نہاتے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں

مہاراجہ جودھپور کے مشغلے

جودھپور ۹ نومبر ہوائی جہازوں کے بیڑہ کی از سر نو تنظیم سے جودھپور کی پرواز کلب میں بڑی سرگرمی اور از سر نو زندگی پیدا ہو گئی مہاراجہ صاحب ہوائی جہاز چلانے کی خود بھی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں وزیر اعظم اور کلب کے دوسرے افراد بھی ہوائی جہاز چلانے کی تربیت حاصل کر رہے ہیں (ی پ)

حضور نظام کی جوبلی کے متعلق فرمان

نمائش جوبلی سے متعلق پیشکار خسروی سے فرمان واجب الاذعان مرمنہ ۱۲ رجب ۱۳۵۴ھ شرف صدور لایا ہے کہ جوبلی کے سلسلے میں کوئی تقریب یکم ذالحجہ سے قبل شہر دستانہ کی جائے اور نمائش جوبلی کی مدت ایک ماہ مقرر فرمائی گئی ہے یعنی یکم ذالحجہ تا ۲۹ ذالحجہ ۱۳۵۴ھ بیرونی کمپنی یا تماشے جن کے ساتھ ۴۰ روز کا معاہدہ ہو چکا ہے کہ تماشے باغ عامہ کے باہر دیگر مقامات پر عام قواعد کے تحت یکم ذالحجہ کے قبل دکھائے جا سکتے ہیں

لیکن اس سے زائد مدت کے تماشوں کا تعلق جوبلی سے نہ ہوگا لہذا نمائش جوبلی کا آغاز ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء کو اور اختتام ۲۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔

مسجد شہید گنج کے تحفظ کا سوال

پنجاب کونسل میں مسجد شہید گنج کے تحفظ کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ممبر مالیات نے بیان کیا کہ حکومت پنجاب نے قانون برائے تحفظ آثار قدیمہ کے ماتحت مسجد کے تحفظ پر غور کیا تھا لیکن موجودہ حالات میں تجویز کو مسترد کر دیا گیا

دہیلر کمیٹی

بمبئی ۱۲ نومبر دھیلر کمیٹی نے گورنر بمبئی ممبر مالیات ہوم ممبر اور صوبہ جاتی سکریٹریوں سے ملاقات کر لی ہے کام شروع کرنے سے پہلے حکومت ہند کے افسروں سے بھی ملاقات ہوگی

کلکتہ یونیورسٹی

۱۱ نومبر کلکتہ یونیورسٹی نے امتحانوں میں تبدیلیاں کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی سفارشوں کے نتیجہ کے طور پر امتحانات کے طریقوں میں بہت کچھ رد و بدل ہو جائیگی فی الحال دوسری یونیورسٹیوں کے طریقوں پر غور کیا جا رہا ہے

حلقہ بندی کمیٹی

کلکتہ ۱۲ نومبر حلقہ بندی کمیٹی کے صدر اور سکریٹری ۱۴ نومبر کی سہ پہر کو کلکتہ پہونچ جائینگے

الہ آباد میں آل انڈیا سودیشی نمائش

الہ آباد ۹ نومبر تقریب آٹھ ہزار اشخاص مقامی آل انڈیا سودیشی نمائش میں آئے نمائش کل رات کے وقت ختم ہوگئی ہے گذشتہ پندرہ روز میں تقریباً دو لاکھ روپے کی سودیشی اشیاء فروخت کی گئیں۔

الہ آباد سودیشی لیگ کے سٹال میں ۱۰ گز لمبا اور چھ گز چوڑا ململ کا ایک ٹکڑا جس کا وزن صرف پندرہ تولے تھا نمائش کی غرض سے رکھا گیا تھا یہ کپڑا دو سو کاؤنٹ کے دھاگوں سے بنا گیا تھا جن کو مسٹر برجیندر لال ساہانے کاتا تھا موخر الذکر صاحب ڈھاکے کے کپڑا بنتے ہیں اور آپ کو اس کپڑے کی بنائی میں چھ ماہ کا عرصہ لگا (ای پ)

ایک تاریخی قلعہ کی برآمد

کلکتہ ۱۰ نومبر بکسا تھا پڑ جنگل کے اندرونی علاقہ میں سے ایک تاریخی قلعہ کے کھنڈرات برآمد ہوئے ہیں یہ قلعہ بھوٹان اور برطانوی علاقہ کی سرحد کے نزدیک دریائے تارسا کے مشرقی کنارے پر واقع ہے قلعہ تقریباً تین میل کے علاقہ میں گھرا ہوا ہے

روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلعہ آخری صدی کے آخر میں بنگال کی بغاوت کے دوران میں استعمال کیا گیا تھا (ای پ)

ریزرو بنک کا ایک اور ڈائرکٹر

نئی دہلی ۸ نومبر گورنر یہ اجلاس کونسل نے مسٹر جے ڈبلیو کیلی کو ریزرو بنک آف انڈیا کا ایک ڈائرکٹر مقرر کیا ہے آپ جس تاریخ سے کنٹرولر آف کرنسی مقرر ہوں گے اسی تاریخ سے ڈائرکٹر بھی ہو جائیں گے

نمائشی ٹرین کا دورہ

بمبئی ۹ نومبر انڈین ٹریڈ ایگزیبیشن کمیٹی لمیٹڈ کے زیر اہتمام ۵ دین نمائشی ٹرین گذشتہ رات وکٹوریہ اسٹیشن سے ملک کے دورہ کے لئے روانہ ہوگئی سفر کرنے والی ٹرین میں اسی آدمی ہیں ٹرین حیدرآباد (دکن) شرقی ساحل بہار و اڑیسہ یوپی وسط اور گجرات کا دورہ کریگی

قہوہ پر ٹیکس لگانے والی کمپنی!

نئی دہلی ۹ نومبر گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قہوہ پر ٹیکس لگانے والی کمپنی کے ممبر مقرر کر دئے ہیں یہ کمپنی ریاست میسور اور حکومت ہند مختلف صوبجات کی حکومتوں کے مقرر کردہ بارہ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔

آل انڈیا اقتصادی کانفرنس

ڈھاکہ ۱۰ نومبر مسٹر منوہر لال سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ و سابق پروفیسر اقتصادیات کلکتہ یونیورسٹی آل انڈیا اقتصادی کانفرنس کے صدر مقرر کئے گئے جو کہ ۲ جنوری سے ۴ جنوری ۱۹۳۶ء تک ڈھاکہ میں منعقد ہوگی۔

مشہور جاپانی شاعر کلکتہ میں

کلکتہ ۱۰ نومبر مشہور جاپانی شاعر ہنے جیرو نوگوچی کو کلکتہ یونیورسٹی کی جانب سے جاپانی آرٹ پر لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا گیا ہے وہ آج سہ پہر کو "النکا" نامی جہاز سے کلکتہ پہونچ گئے

انھوں نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ میں یہاں آپ لوگوں کو کچھ سکھانے کے بجائے آپ لوگوں سے کچھ سیکھنے کے لئے آیا ہوں اگر کوئی شخص یہ سمجھنے لگے کہ ایک بچہ اپنی ماں کو کچھ سکھا سکتا ہے تو اس سے زیادہ احمقانہ خیال نہیں ہو سکتا ہے (ای پ)

اٹلی ۱۰ کھرب ۸ ارب لاکھ لیرا کا مقروض

بقول ہیرلڈ لندن اٹلی کے مشرقی افریقہ کی جنگ کے سلسلہ میں صرف ماہ ستمبر میں ۶۳ کروڑ ۳۰ لاکھ لیرا (ایک لیرا تقریباً ۴ کے برابر ہوتا ہے) خرچ ہوئے اطالوی سال کے پہلے تین ماہ میں (اطالوی سال یکم جولائی سے ہوتا ہے) جنگی اخراجات پر ۱۳۴ کروڑ ۵۰ لیرا صرف ہوئے ہیں یہ اخراجات اٹلی کے سال رواں کے بجٹ کے ضمنی مطالبات تھے اور عام ذرایع سے ان اخراجات کو پورا نہیں کیا گیا

عام بجٹ میں گذشتہ سال کے ۶۳ کروڑ ۳۰ لاکھ لیرا کے خسارہ کے مقابلہ میں ۲۴ کروڑ ۴۰ لاکھ لیرا کا نقصان ہے

ظاہر کیا گیا ہے لڑائی کی مد میں مزید روپیہ حاصل کرنے کے لئے عام اخراجات میں بہت تخفیف کی گئی ہے اٹلی نے اپنے ملک سے جو قرضہ لیا ہے اس کی مقدار ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء تک ۸ ۷ ۷ ۰۰ اکروڑ لیرا تک پہنچ گئی ہے ۳۰ ستمبر کو اٹلی کے بنک میں زیر رو سونا ۷ ۲ ۴ ۱۰ لاکھ لیرا کی مالیت کا تھا ۱۰ اکتوبر کو اس کی مالیت ۲۰ ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ لیرا سے زیادہ نہ تھی کرنسی نوٹ ۲۲ ۵ ۱ کروڑ ۰۰ لاکھ لیرا کی مالیت کے ہوگئے ہیں اس طرح سونا اور کرنسی نوٹوں کا توازن برابر ہے

برطانیہ سے جاپان بھڑک اٹھا

ٹوکیو ۹ نومبر جاپان کے دفتر جنگ نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جس میں برطانیہ کے چین کو مالی امداد دینے کے کام کو چین کی مالی طاقت پر حملہ سے تعبیر کیا گیا ہے

اس کمیونک کا تعلق اس افواہ سے ہے کہ برطانیہ چین کو ایک کروڑ سٹرلنگ قرض دے رہا ہے جس سے کہ برطانوی سفیر نے گذشتہ ۶ نومبر کو انکار کیا تھا اس کمیونک میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہ افواہ سچ ہے تو نانکنگ حکومت کے لیڈر اس نکتہ چینی نہیں پہنچ سکتے کہ وہ غیر ملکیوں کے ہاتھ اپنا ملک فروخت کر رہے ہیں۔

ہندوستانیوں نے آئین کی مدح سرائی

لندن ۱۰ نومبر گذشتہ شب گلڈ ہال میں تقریر کرتے ہوئے سر سیموئل ہور نے ہندوستان کے جنیوا میں مقیم نمائندوں کا ان کے تعاون اور امداد کے لئے شکریہ ادا کیا آپ نے کہا کہ وزیر ہند کے چار سالہ عہدہ کے بعد میں اپنے ہندوستانی دوستوں کا شکریہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا سال ۱۹۳۵ء تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جبکہ برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان میں فیڈریشن کی بنا رکھی ہے

ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اس نئے ہندوستان کو کامیابی حاصل ہو ہمارے نکتہ چینوں کے نظریات خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں لیکن اب جبکہ انڈیا بل آئینی کتاب میں مندرج ہو چکا ہے ہم تمام ہندوستانیوں اور یورپینوں کو اسے کامیاب بنانے کے لئے زبردست کوشش کرنا چاہئے۔

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ

لندن ۱۴ نومبر روم کی خبر ہے کہ حبشی فوج کی شکست کی ایک اطلاع جنرل ڈی بونو نے بھیجی ہے شمالی محاذ جنگ پر حبشی اور اطالوی فوج میں مقابلہ ہوا حبشیوں کو پسپا ہونا پڑا حبشی فوجی سپاہیوں کی ۳۳ نعشیں میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اطالیہ کو مشین گنیں اور دیگر فوجی سامان ملا ہے۔ اطالیہ فوج کے ۲ افسر اور متعدد سپاہی جان سے مارے گئے اور سیکڑوں مجروح ہو گئے۔

اسلحہ اور دیگر سامان جنگ کی آمد

عدیس ابابا ۱۴ نومبر مجلس بین الاقوام نے اجازت دیدی ہے کہ حکومت حبش کو جنگ کا سامان دیا جائے اسلئے مختلف ممالک سے کثیر تعداد میں سامان آرہا ہے ۵ ہزار رائیفل اور ہر سم کی کا سامان آگیا ہے زہریلی گیس سے محفوظ رہنے کے لئے ۵ لاکھ کنٹوپ آرہا ہے۔ ۱۸۰ بکسوں میں ایسا سامان آیا ہے جو مشین گن، توپ، رائیفل اور دیگر اسلحہ کی مرمت کرنیکے کام میں لایا جائیگا۔ اور باقی ماندہ متعدد مقامات پر مغربی انجنیروں کی نگرانی میں مرمت کرنیکا کارخانہ کھولا جائیگا۔

حکومت اٹلی کا احتجاج

روم ۱۴ نومبر حکومت اٹلی نے برطانیہ فرانس اور دیگر حکومتوں کو لکھکر بائیکاٹ کے خلاف احتجاج کیا ہے اطالوی قنصل متعینہ کلکتہ نے بھی حکومت ہند کو ایک خط لکھکر احتجاج کیا ہے اور نرم الفاظ میں دھمکی بھی دی ہے روم میں تمام دوکانوں سے غیر ملکی سامان خارج کر دیا گیا ہے۔

مسٹر راجہ کا اعلان

نئی دہلی ۱۴ نومبر مسٹر راجہ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک بیان دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اچھوتوں کو مذہب ترک نہ کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر امبیدکر کا مشورہ تبدیل مذہب غلط ہے ہم کو اصلاح کی کوشش کرنا چاہیئے۔

انتخابات شروع ہو گئے

۱۰ ہوائی جہاز ووٹروں کو لیجا رہے ہیں

لندن ۱۴ نومبر دار العوام کا جدید انتخاب آج ہو رہا ہے ۶۱۵ ممبروں کا انتخاب ہوگا جن میں ۴۰ بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں ۷ بجے صبح سے ۷ بجے شام تک ووٹ دیا جائیگا۔ ۲۳۲ حلقوں کا نتیجہ شب میں معلوم ہو جائیگا نیشنل گورنمنٹ پارٹی کے امیدواروں کا یہ جلسہ بالاتفاق طے کرتا ہے کہ وارڈ نمبر ۷ سے واجد حسین صاحب نائب صدر میونسپل بورڈ کا ممبر منتخب کیا جائے اور ووٹران نمبر ۷ سے درخواست ہے کہ وہ صاحب موصوف کو ممبر منتخب کر کے ایسوسی ایشن کو شکریہ کا موقع دیں اور الکشن بورڈ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی واجد حسین صاحب کو کامیاب بنانے میں اپنی پوری کوشش صرف کرے۔

صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل کی کارروائی

پشاور ۱۴ نومبر صوبہ سرحدی کی لیجسلیٹو کونسل کے آج کے اجلاس میں موٹروں پر ٹیکس لگانے کا بل پیش ہوا بل میں بہت سی ترمیمات پیش کی گئیں جنکے بعد دیگرے بحث کے بعد نامنظور کر دی گئیں۔ اسکے بعد بل پر کلاز وار بحث کیگئی اور بالآخر بل رائے شماری کرنے پر ۱۵ کے مقابلہ میں ۱۴ ووٹ سے نامنظور کر دیا گیا اس بل کے ذریعہ ٹیکس تجویز کیا گیا تھا وہ اس معیار سے کم تھا جو کہ دیگر صوبہ جات میں جہانکہ ایسا ہی ٹیکس موجود ہے رائج ہے بل کے مخالفین نے اس امر پر زور دیا کہ صوبہ سرحد میں میونسپلیٹیوں نے چھاؤنیوں ڈسٹرکٹ بورڈوں اور ایجنسی حکام نے جو ٹیکس لگایا گیا ہے اس کا متوازی کوئی ٹیکس برطانی ہند کے کسی صوبہ میں موجود نہیں ہے ممبر مالیات نے کہا کہ حکومت کرایہ پر چلنے والے موٹروں کے مالکان کی اس درخواست پر غور کرے گی جو کہ انہوں نے میونسپلٹی کے ٹیکس میں کمی کے لئے دی ہے۔

پراونشل کانگریس کمیٹی کا اجلاس

آگرہ ۱۳ نومبر پر جوش فضا میں یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت مسٹر رفیع احمد قدوائی جین دھرم شالہ میں منعقد ہوا تقریباً ۹۰ ممبران شریک ہوتے

رزولیوشن

قرار پایا کہ تین اصحاب یعنی بابو پرشوتم داس ٹنڈن پنڈت گووند ولبھ پنت اور مسٹر کربلائی پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کو صوبہ میں کانگریس کا کام چلانے جس میں نیشنل کانگریس کے اجلاس کے متعلق انتظامات بھی شامل ہیں کے بارے میں مکمل اختیارات حاصل ہوں اور کہ کمیٹی کو پورا اختیار حاصل ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کے تحت جو کمیٹیاں کام کر رہی ہیں ان کو توڑ دے یا انکی جگہ اور کمیٹیاں مقرر کر دے کمیٹی کو انڈین نیشنل کانگریس کے بارے میں بھی پورے اختیارات حاصل ہوں گے نئی یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کے قائم ہوتے ہی یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کے ماتحت کمیٹیوں کے بارے میں اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ یوپی کانگریس کمیٹی کانگریس استقبالیہ کمیٹی سے سفارش کرتی ہے کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے وہ کام کے بارے میں مذکورہ تجویز کو منظور کرلے۔ امید کیجاتی ہے کہ ڈاکٹر مراری لال جو کانگریس استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکریٹری کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں استقبالیہ کمیٹی سے اس تجویز کو منظور کرانے کے لئے فوری ذرائع اختیار کریں گے +

کوتانہ کے چماروں کے حق میں انصاف

ہائیکورٹ کے فیصلہ پر مہاتماجی کا سنتوش

میرٹھ ۱۲ نومبر مہاتما گاندھی کو کوتانہ کے چماروں کے معاملہ کے متعلق الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بارے میں لکھا گیا تھا جس کے جواب میں انھوں نے شری یت جی ایس پریمی اور پنڈت الگورائے شاستری کو علٰحدہ علٰحدہ چٹھیاں لکھی ہیں جن میں اس فیصلہ پر اظہار اطمینان کیا ہے

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب گذشتہ سال موسم سرما میں جب مہاتما گاندھی دہلی تشریف لاتے تھے تو ایک وفد نے ان کی سیوا میں حاضر ہو کر پرارتھنا کی تھی کہ وہ کوتانہ کے چماروں کی امداد کریں

مہاتما جی نے ان کے معاملہ میں بہت دلچسپی لی تھی

استعمال شدہ ریلوے ٹکٹوں کی فروخت

نئی دہلی ۱۲ نومبر ریلوے کے جعلی ٹکٹ فروخت کر کے کس طرح دھوکا دیا گیا اسکے بارے میں ریلوے بورڈ کے نوٹس میں ایک واقعہ پیش کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں خاص بات قابل ذکر یہ ہے کہ گروہ کے تمام ممبر امرتسر کے رہنے والے ہیں۔ اب تک گروہ کے ۱۵ ممبروں کا پتہ لگا ہے۔ ان میں ایک عورت۔ چار ٹکٹ کلکٹر (ای۔ آئی آر) اور لاہور اسٹیشن کا ٹکٹ کلکٹر بھی شامل ہیں۔ گروہ کے سرغنہ سندر سنگھ کے قبضہ سے چند دلچسپ کاغذات ملے ہیں۔ ریلوے ٹکٹ کلکٹر اور دیگر ملزمان گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

الفاظ چاہتے ہیں یا......

اگر آپ اچھے الفاظ چاہتے ہیں تو ہم معذور ہیں لیکن اگر فائدہ چاہتے ہیں تو چند سادے الفاظ میں سنئے سرتاج مقویات عالم آتنگ نگرہ گولیاں قبض بدہضمی خون کی خرابی دکھی جریان و احتلام سرعت انزال رقت منی کے لئے لاثانی علاج ہے ایک مرتبہ ضرور آزمایئے قیمت ۳۲ گولی کی ڈبیہ کی عہ/ ۵ ڈبی للعہ

بیرونی علاج :-

جو حضرات ناسمجھی سے بدعادات کا شکار ہو جاتے ہیں اور خلاف قدرت ذرائع عیش میں پڑ کر منی کو ضائع کر دیتے ہیں انکو علاوہ دیگر نقصانات کے عضو مخصوص کی رگیں موٹی پڑ جاتی ہیں اور رگوں میں گندہ پانی بھر جاتا ہے نامردی ہو جاتی ہے ایسی حالت میں طلاء واجی کرن بے خطر علاج ہے دو ہفتہ کے اندر ساری شکایتوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے صرف ایک شیشی سے مریض کو مکمل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی صرف عہ/ مزید آگاہی کیلئے مجلد مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب کیجئے۔ پتہ ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ہم ۱۸ نومبر تک حبش کا قلع قمع کر دیں گے

عدیس ابابا ۱۲ر نومبر اطالوی ہوائی جہاز عدیس ابابا تک منڈلانے لگے ہیں اور یہاں کی سول آبادی نہایت پریشان نظر آتی ہے اب تک حبشی سردار یہ دم دلاسے دیتے رہے کہ ہم محض ایک چال کی وجہ سے اٹلی کی فوجوں کو اندر آنے کا موقعہ دے رہے ہیں تاکہ بعد میں انھیں گھیر لیں لیکن اب اس بات کو کوئی یقین نہیں کرتا حبشی فوجی افسروں کے چہرے سے بھی پریشانی کے آثار نمایاں ہیں چند اطالوی ہوائی جہازوں نے عدیس ابابا میں چند پوسٹر برسائے جن میں حبشی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یوروپین قوموں نے ۱۸ نومبر سے ہمارا بائیکاٹ طے کیا ہے مگر ہم اس تاریخ سے پہلے ہی حبش کا قلع قمع کر دیں گے۔

یو۔پی تعلیمی کانفرنس کا ریزولیوشن

مراد آباد ۱۲ر نومبر یو۔پی مسلم تعلیمی کانفرنس کی سلسلہ میں یہاں پر تعلیمی نمائش بھی منعقد کی گئی جسکا افتتاح کل مسٹر نید رسول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مراد آباد نے ایک کثیر اجتماع کے روبرو کیا اس میں تین سو سے زائد اشیاء نمائش کی گئی تھیں

کانفرنس نے کل سہ پہر کو اجلاس ابتدائی تعلیم لازمی قرار دینے کے حق میں حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا گیا

کانگریس کی گولڈن جوبلی

دہلی ۱۳ر نومبر کل ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں لالہ دیش بندھو جی نے کانگریس کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں ایک اہم تجویز پیش کی جسے بہت پسند کیا گیا اس تجویز کا خلاصہ یہ تھا کہ اس جشن پر کانگریس کے سابق صدر اصحاب بابو راجیندر پرشاد اور مہاتما گاندھی کے پیغامات لیکر ہندوستان کے طول و عرض میں براڈ کاسٹ کئے جائیں گے۔

پردہ باغ میں مینا بازار

دہلی ۱۳ر نومبر کل شام سے دہلی وومنز کانفرنس کے زیر اہتمام پردہ باغ میں عورتوں کے مینا بازار کا افتتاح ہوا اور سینکڑوں کی تعداد میں عورتیں اور بچے بازار میں آئے جہاں ہر قسم کے مال کی نمائش کی گئی تھی پردہ باغ میں سینما وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا آج بھی یہ بازار رہے گا کل دو بجے کے بعد دو پہر مجسٹک سینما میں وومنز کانفرنس ہوگی۔



یہ ہی موسم ہے جبکہ لوگ اپنے لئے نئے جوتے خریدتے ہیں آجکل تمام فلیکس ایجنٹوں کے یہاں فلیکس کے نئے جوتوں کا اسٹاک موجود ہے جن میں سے آپ اپنی مرضی کے مطابق پسند کر سکتے ہیں۔

وہ لوگ جو اپنی پوشاک کی وقعت کرنا جانتے ہیں ہمیشہ فلیکس کے ہی جوتے پسند کرتے ہیں جو کہ مضبوط آرام دہ اور فرحت بخش ثابت ہو چکے ہیں۔

فلیکس کے جوتوں کے متعلق گارنٹی کیجاتی ہے کہ تمام تر چمڑے سے تیار ہوتے ہیں۔

چیف ایجنٹس

"بھلہ" کانپور

ایجنٹ کانپور

کشمیر ہوس مسٹن روڈ کانپور

فلیکس کے ایجنٹ حسب ذیل مقامات پر ہیں،

لکھنؤ۔ بریلی۔ فیض آباد۔ سیتاپور۔ اٹاوہ

بارہ بنکی۔ گورکھپور۔ مراد آباد۔ شاہجہانپور وغیرہ

اور

انڈیا کے تمام بڑے بڑے شہروں، برما اور سیلون میں

تیار کنندگان :- نارتھ ویسٹ ٹینری کمپنی کانپور

نئے آئین پر کب عملدرآمد شروع ہوگا

نئی دہلی ۱۳ر نومبر قیاس غالب ہے کہ جدید آئین اپریل ۱۹۳۷ء تک نافذ ہو جائے گا اس سلسلہ میں تیاریاں شروع ہو گئیں ہیں

اس ہفتہ کے آخر میں حکومت ہند کے مختلف محکموں کے سکریٹریوں اور ریفارم کمشنر کی ایک کانفرنس ہوگی اور جنوری میں مختلف صوبوں کے ریفارم افسروں اور چیف سکریٹریوں کی کانفرنس ہوگی اسکیم کے مطابق صوبہ جاتی کونسلوں کے انتخاب نومبر ۱۹۳۶ء میں ہوں گے لیکن جن صوبوں میں کونسلوں کے انتخاب ۱۹۳۶ء میں نہیں ہوں گے ان کے انتخاب فروری ۱۹۳۷ء میں ہوں گے۔

فیڈرل کورٹ اپریل ۱۹۳۷ء میں قائم ہو جائے گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — سبھی



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

عہدِ پیری

از حضرت جلال الدین حیدر دہلوی

ہستی میں ملی یہ ہمہ گیری ہم کو
الفت میں جوانی کے جھکائے تھے کنوئیں
درپیش ہے ہر وقت اسیری ہم کو
اب گور جھکائے گی یہ پیری ہم کو

کس طرح غم ہستیٔ فانی کہیئے،
ان جُھرّیوں کو جسم پہ وقتِ پیری
کیا ضعف کا احوال زبانی کہیئے
اک مرثیۂ مرگِ جوانی کہیئے

پیری میں سبب ہے یہی خاموشی کا
بالوں کی سپیدی یہ پتہ دیتی ہے
اب عزم ہی تربت سے ہم آغوشی کا
وقت آگیا نزدیک کفن پوشی کا

ہر عضو گراں ہے سرِ دوشِ پیری
ممکن نہیں اک بات کسی کی سُن لیں
ناقابلِ برداشت ہے جوشِ پیری
یہ کان ہیں اب حلقہ بگوشِ پیری

دنیا کی اداؤں پہ مٹے جاتے ہیں
پیری سے خمیدہ کہیں ہوتی ہی کمر
سامان تباہی کے کئے جاتے ہیں
ہم بوجھ سے عصیاں کے جھکے جاتے ہیں

محروم بصر ہوتی ہیں اور گھلتی ہیں
پیری ہی سجھاتی ہے سبیلِ عقبیٰ
تسبیح و مصلے کی طرف ڈھلتی ہیں
آنکھیں تو حقیقت میں جبھی کھلتی ہیں

آیا تھا احبّا کی دعائیں لیکر
ہوتی ہے موئے سر سے سیاہی کافور
چھایا تھا اُمنگوں کی ضیائیں لیکر
جاتا ہے شباب آج بلائیں لیکر

رخصت طلب اعضا سے توانائی ہے
بالوں میں سپیدی نہیں وقتِ پیری
آنکھوں پہ بھی ظلمت کی گھٹا چھائی ہے
بکھرا ہوا شیرازۂ بینائی ہے

دنیائے اسلام

اہل شام کی قومی جدوجہد

شامیوں میں مدت سے بیداری کے آثار پیدا ہو چکے ہیں، ترکوں کی عملداری میں جبکہ سلطان عبد الحمید کو تخت سے اُتار اگیا تھا۔ اس وقت شام کی قوم پرور پارٹی پوری سنعدی سے کام کر رہی تھی، انقلاب میں اُس نے انجمن اتحاد و ترقی کا پورا پورا ساتھ دیا لیکن انقلاب کے بعد شامیوں کی انتہا پسند جماعت کو ترکوں سے کچھ شکایت پیدا ہو گئی۔

یہ لوگ کامل حکومت خود اختیاری چاہتے تھے، اپنی زبان، اپنا لٹریچر، اپنی تہذیب، اور اپنا نظم و نسق اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے تھے،

ترکوں کو یہ صورت پسند نہیں آئی، ترک چاہتے تھے کہ ملک شام ترکوں کے ساتھ اسی طرح وابستہ رہے جس طرح دیگر عربی ممالک وابستہ تھے یا جس طرح خود ترک تھے۔

جھگڑا صرف اس بات کا ہے کہ شام کا نظام ترکی ہو یا عربی، عرب عربی تہذیب اور نظام کے قائل تھے ترک ترکی کے،

نزاع بہت بڑھ گئی۔ اور شامیوں نے محسوس کیا کہ ترک ہمیں عرب نہیں ترک بنانا چاہتے ہیں۔ ہماری تہذیب مٹا کر اپنی تہذیب رائج کرنے پر تُلے ہیں۔

عربوں کی اس ذہنیت نے انھیں ترکوں کا شدید ترین مخالف بنا دیا۔ ایک عرب عرصہ تک دونوں ملکوں کے اہل الرائے اور مفکرین میں کشمکش ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ شامی، عراقی، اور دیگر عرب سب ہی ترکوں کی اس حکمت عملی سے بیزار ہو گئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب خفیہ سازشیں کرنے لگے اندر ہی اندر بیرونی حکومتوں سے ساز باز کر بیٹھے خاصکر حکومتِ فرانس سے جو پہلے ہی اس فکر میں تھا،

شامیوں کی اس خوفناک حکمت عملی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ عظیم میں شامیوں نے فرانس کی خفیہ مدد کی۔ اور شام پر فرانس کا قبضہ ہو گیا۔

شامیوں کو یقین تھا کہ فرانس کے آتے ہی انھیں مکمل آزادی مل جائے گی، اور ترکوں کی غلامی سے نجات حاصل کر لیں گے۔

لیکن اُن کا یہ خیال خام سراب صحرا ثابت ہوا۔ فرانس نے پہلے تو بہت کچھ سبز باغ دکھایا لیکن جب پورے ملک شام پر اس کا قبضہ ہو گیا تو اُس نے شامیوں کی قومی اسپرٹ کو اُلٹی چھری سے ذبح کر ڈالا،

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا ترک شام سے الگ ہو چکے تھے، لوزان کانفرنس میں بھی ترکوں نے شامیوں کو یاد نہیں کیا ترک در اصل انکی خیانت سے متنفر تھے۔

شامیوں کو اپنی خوفناک غلطی کا احساس اس وقت ہوا جب اس کی تلافی کی ان کے پاس کوئی صورت نہ تھی چارو ناچار انھیں فرانس کے آگے جھکنا ہی پڑا۔

بعض غیر تمند شامی لیڈروں نے فرانس کا ہر طرح مقابلہ بھی کیا، متعدد بغاوتیں اور اندرونی جنگیں بھی ہوئیں لیکن فرانس نے ان تمام بغاوتوں کو فوجی قوت سے کچل ڈالا، اور شامیوں کو یقین ہو گیا کہ فرانس کی قوت کا وہ کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے، اُس وقت سے شامیوں نے اپنی حکمت عملی بدل دی۔ غیر آئینی جدوجہد سے آئینی جدوجہد پر اُتر آئے۔ سینکڑوں مرتبہ لیگ آف اقوام میں اپنے نمایندے بھیجے۔ فرانس ڈپوٹیشن روانہ کیئے گئے۔ لیکن اس خشک آئینی جدوجہد کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ اسوقت شامیوں کی حالت ازبس دردناک ہے، کوئی تحریک فرانس کی مخالفت میں کامیاب نہ ہو سکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE · SADAQAT CAWNPORE ·
جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے ✤ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۲

جدید اصلاحات اور وائسرائے

ہز اکسلنسی وائسرائے معہ لیڈی ولنگڈن ۲۸ نومبر کو لکھنؤ تشریف لائے جہاں آپنے میونسپل بورڈ و اودھ کے تعلقہ داران کے ایڈریس قبول فرمائے۔ اور ان دونوں ایڈریسوں کے جواب میں جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے اسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

میونسپل ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ہز اکسلنسی وائسرائے نے فرمایا کہ شہر کی ترقی کے لئے آپنے جو کوششیں کی ہیں اور شہر کی جو ضروریات آپنے پوری کی ہیں اسکے حالات سنکر مجھ کو بہت خوشی ہوئی۔ زنانہ پارک بناکر اور متعدی امراض کا ہسپتال کھولکر آپ لوگوں نے شہر کی صحت کی جانب خاص طور پر توجہ مبذول کی ہے۔ آپنے چنگی کی جگہ ٹرمینل ٹیکس جاری کرنے پر بجا فخر کا اظہار کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی تعلیم پر آپنے جو توجہ مبذول کی ہے اسپر آپکا فخر کرنا بجا ہے۔ یہ تندرست میونسپل زندگی کی علامتیں ہیں جن پر میں آپ کو پُرجوش مبارکباد دیتا ہوں ایڈمنسٹریشن میں آپ کو مشکلات اور دیگر پیچیدگیاں درپیش ہیں جیساکہ آپنے تسلیم کیا ہے لیکن آپ کو یہ سنکر اطمینان ہوگا کہ جس قسم کی مشکلات آپ کو پیش آرہی ہیں وہ ایڈمنسٹریشن کی زیادہ تر صورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ آپ ان مشکلات پر عبور حاصل کرلیں گے اور جو بڑی ذمہ داری آپ پر عائد کی گئی ہے جیساکہ آپنے تجویز کیا ہے۔ آپ کو خاص ضرورتیں اور تکالیف ہیں، مجھے اُمید ہے کہ لوکل گورنمنٹ آپکی میونسپل کمیٹی کی ہر طرح امداد کرے گی۔ یو۔پی لیجسلیچر کی یہاں پریسیڈنٹ ہونے سے آپ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ان ذمہ داریوں سے آپ کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ میری دعا ہے کہ آپ لوکل گورنمنٹ کی امداد سے اپنے ایڈمنسٹریشن کے معیار کو اعلیٰ پایہ کا بنانے کی کوشش کریں۔

آپنے اپنے ایڈریس کے آخر میں جو خیالات ظاہر کئے ہیں اب میں اُنپر اپنی رائے ظاہر کرونگا۔ آپکے بیان کے مطابق اب ہندوستان میں نیا سیاسی سسٹم شروع ہونیوالا ہے۔ مجھ کو بخوبی معلوم ہے کہ آنے والے اصلاحات سے بہت سے لوگ پورے طور پر مطمئن نہیں ہیں۔ اور وہ ان کی حسب منشا نہیں ہے لیکن اسمیں شک نہیں کہ جدید اصلاحات ترقی کا ایک بڑا قدم ہے اور اُنہوں نے ایک وسیع راستہ کھولدیا ہے جسکے ذریعہ اہل ہند بڑی زبردست ترقی کرسکتے ہیں اور اپنی قابلیت کا مظاہرہ کرسکتے ہیں میں آپکے اس بیان کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہوں کہ نئی لیجسلیچر کو حکومت اور رعایا کے درمیان تعاون کی اسپرٹ میں عملدرآمد کا اچھا موقع ملنا چاہئے۔ میں آپ کی اس امید میں شریک ہوں کہ جدید اصلاحات کے ذریعہ ہندوستان اور سلطنت کے باقی ملکوں کے درمیان تعلقات بڑھ جائیں گے۔ میری جن خدمات کا آپنے ذکر کیا ہے اور ہندوستان کی بہبودی کیلئے میری ادنیٰ کوششوں کا آپنے جو حوالہ دیا ہے اسکے لئے میں آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جسوقت ہندوستان میں نئے آئین کا نفاذ ہوگا اسوقت میں ہندوستان میں موجود نہیں ہونگا لیکن میرا دل یہیں ہوگا میں اصلاحات پر عملدرآمد اور ان کی ترقی کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کرونگا اور امید کرونگا کہ سلطنت برطانیہ کے دیگر ملکوں کے مساوی پوزیشن حاصل کرنے میں وہ آپ کی زبردست امداد کرینگے

اودھ کے تعلقہ داروں کے ایڈریس کے جواب میں آپنے فرمایا کہ آپنے اپنے ایڈریس میں اس دورُخہ کام کا ذکر کیا ہے جو میرے روبرو درپیش تھا جبکہ میں نے وائسرائیلٹی کا چارج لیا وہ دورُخہ کام ہندوستان کے اندر امن قائم کرنا اور جدید آئین کے لئے راستہ تیار کرنا تھا۔ اول الذکر کام کے لئے میں قانون کے پابند لوگوں کو ان کے تعاون پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ جدید آئین ہندوستان کے حالات کے مطابق ثابت ہوگا۔

تعلقداران نے اپنے ایڈریس میں جدید آئین میں خاص نمائندگی کا مطالبہ کیا تھا اسکا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ مجھے علم ہے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جسکے بارے میں آپ بہت زیادہ فکرمند ہیں۔ آپنے لوکل گورنمنٹ اور حلقہ بندی کی کمیٹی کے روبرو اپنا معاملہ اچھی طرح پیش کردیا ہے۔ آپ یقین رکھئے کہ جو کمیٹی سفارشات کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے وہ آپ کی درخواست پر اچھی طرح غور کریگی۔ اس مسئلہ کا خواہ کوئی خاص پہلو ہو لیکن آپ یقین رکھیں کہ جدید آئین سے ان لوگوں کو جو ہندوستان کی خدمت چاہتے ہیں کافی موقع مل جائے گا اور جدید آئین اودھ کے تعلقہ داروں کی خاص خدمت چاہتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تعلقہ دار اپنے فرض کو ادا کرینگے۔

اٹلی و حبش

تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اب حبشی فوجیں جیت رہی ہیں اور اٹلی کی فوجوں کو واپس ہونا پڑرہا ہے اس کامیابی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جنرل محمد وہب پاشا کے مشورہ سے جو اسکیم شہنشاہ نے بنائی ہے اسی اسکیم کے مطابق نقشہ جنگ بدلگیا ہے اور اب امید کی جاتی ہے کہ آیندہ اٹلی کی فوجوں کو سوائے واپس ہونیکے اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا اور اسکا یہ زعم باطل کہ میں حبش کو فتح کرونگا غلط ثابت ہوگا۔

بقیہ آئینہ کانپور (۴)

ہز اکسلنسی گورنر ۲۹ نومبر کو ہز اکسلنسی گورنر معہ لیڈی سرہیری ہیگ کانپور تشریف لائے اور ۲ دسمبر کی صبح کو الہ آباد تشریف لے جاویں گے۔

مندر کی واپسی پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے ستی گھاٹ کے سیواجی کے مندر کی واپسی کے متعلق بورڈ میں ایک رزولیوشن بھیجنے والے ہیں اسکے متعلق ملٹری حکام نے اسکا مندرجہ ذیل جواب دیا ہے:- " اس مندر میں کوئی مورت نہیں ہے اور غدر کے زمانہ کے بعد اسکو بطور پرستش گاہ نہیں استعمال کیا گیا ہے اور میموریل ویل کے ساتھ بطور یادگار کے اسکو قائم رکھا گیا ہے۔

ڈائمنڈ جوبلی تھیاسوفیکل سوسائٹی کے لوکل شاخ کی طرف سے سوسائٹی کی ڈائمنڈ جوبلی منائی گئی

سزا مہادیو پرشاد چوبے کو عورتوں کو بھگانے کے جرم میں ۲ سال قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

آئینہ کانپور

اُمیدواروں پر اعتراضات

میونسپل بورڈ کے اُمیدواروں پر امسال غیر معمولی طور پر اعتراضات ہوئے جنکی اپیل مسٹر آر۔ ایف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں ۲۵ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہوئی اپیلیں تقریباً ۳۰ تھیں۔ زیادہ تر اعتراضات کی بنیاد یہ تھی کہ اُمیدواروں کے اعزا میونسپل بورڈ میں ملازم ہیں۔ لہذا انکا نامینیشن نہ ہونا چاہئے۔ مگر قابل مجسٹریٹ نے سب اپیلوں و آبجکشن وغیرہ کو نامنظور کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ اگر عذرداریاں صحیح بھی مان لی جاویں کہ اُمیدواروں کے اعزا بورڈ میں ملازم ہیں تو بھی انکو انتخابات میں حصہ لینے سے نہیں روکا جاسکتا۔ البتہ اگر وہ ممبر منتخب ہوئے اور اُنہوں نے کمشنر صاحب سے اجازت نہ حاصل کی تو اس صورت میں یا تو وہ اپنے رشتہ دار سے استعفےٰ دلائیں یا خود ممبری سے مستعفی ہوں اور اگر اُنہوں نے یہ کوئی صورت نہ اختیار کی تو ان پر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ چلایا جاسکے گا۔

میونسپل انتخابات

میونسپل بورڈ کے الکشن کے سلسلہ میں ہر وارڈ سے متعدد نامینیشن ہوئے ہیں مگر جن لوگوں میں حقیقی مقابلہ ہے انکے نام ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

مسلم حلقہ انتخاب

وارڈ نمبر ۱ میں سید محمد رضا۔ نواب سید نواب علی اور مسٹر محمد سمیع میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۳ میں سید منظور علی اور بابو رحمت اللہ میں مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۴ میں مسٹر مصطفےٰ حسین نیر اور شیخ حمید احمد صاحب میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۵ میں مسٹر ایس۔ ایم بشیر و قاضی اکرم حسین میں مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۶ میں خان بہادر سید بشیر الدین احمد اور مسٹر محمد علی علیگ میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۷ میں نواب محمد ابراہیم۔ عبدالرزاق اور مسٹر واجد حسین میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۸ میں احمد شاہ۔ حاجی محمد حمزہ اور محبت حسین میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۹ میں حکیم ناطق اور مسٹر عبدالصمد میں مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۱۱ میں سید امجد علی۔ مسٹر محمد سمیع اور بابو محمد انور میں مقابلہ ہے۔

غیر مسلم حلقہ انتخاب

وارڈ نمبر ۱ میں بابو درگا شنکر مسوال او چھیل بہاری کسک میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۲ میں پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری اور مسٹر پی۔ ایس پکور میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۳ میں مسٹر بی۔ پی سریواستوا اور بابو نرائن پرشاد نگم میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۴ میں بابو کاشی ناتھ بھلہ اور پنڈت بالکرشن شرما میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۵ میں بابو بخت نرائن اور بابو بدن گوپال میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۶ میں ڈاکٹر پریم نرائن اور بابو شیو پرشاد وکیل میں مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۷ میں بابو گور پرشاد کپور عرف آنو بابو اور پنڈت چندر شیکھر عرف بھروسے بابو میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۹ میں رائے بہادر بابو بھگوان داس اور پنڈت سری رتن شکل میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۰ میں سردار اندر سنگھ و پنڈت دیبی سہائے باجپئی میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۱۔ میں چودھری مہیشوری پرشاد و بابو نرنجن پرشاد میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۲ میں پنڈت برہما نند مصرا و پنڈت ایم۔ جی مالویہ میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۳ پنڈت بابو لال مصرا و لالہ جواہر لال جین عرف چھبا بابو میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۴ میں بابو رام رتن مختار و پنڈت شیش نرائن تواری میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۵ میں بابو جنگ بہادر مہروترا۔ رام ناتھ ٹوپی والے بابو مکندی لال عرف مکندی بابو اور پنڈت راجہ رام صابر میں مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۱۶ میں بابو رام نرائن گرگ و بابو رام سروپ میں مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۱۷ میں لالہ کروڑی مل و لالہ شیام لال میں مقابلہ ہے مارواری وارڈ میں بشونا تھ برتیہ اور منی لال توٹیا کے ہونے کی پوری توقع کی جاتی ہے۔

غیر مسلم وارڈ نمبر ۱ الکشن کے سلسلہ میں خفیف سا جھگڑا ہو گیا تھا جسکی وجہ سے کئی شخصوں سے ضمانت اور مچلکہ مانگا گیا تھا جو داخل کردیگئی ہیں مگر کانگریس کے اُمیدوار پنڈت دیبی پرشاد باجپئی نے ضمانت اور مچلکہ دینے سے انکار کردیا، لہذا وہ گرفتار کرلئے گئے

مسلم الکشن بورڈ مسلم الکشن بورڈ نے وارڈ نمبر ۳ سے بابو رحمت اللہ صاحب کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔

اپر انڈیا چیمبر اپر انڈیا چیمبر نے آیندہ میونسپل بورڈ کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص کو منتخب کیا ہے۔ (۱) مسٹر رائن (۲) مسٹر پیکوڈ (۳) رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی

حکام ہم کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ شاہجہانپور کو ہوا ہے۔ سید صاحب موصوف نے نہایت قابلیت اور بے لوثی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے ہیں۔ اس لئے آپ کے تبادلہ کا تقریباً ہر شخص کو افسوس ہوگا۔ خبر ہے کہ سید صاحب موصوف کی جگہ مسٹر رفعت علی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔

یو۔پی چیمبر یو۔پی۔ چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ سے پبلک اور تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ بورڈ سے پانی کی قیمت میں رعایت کرانیکی درخواست کی ہے اسکا کہنا ہے کہ میونسپل بورڈ نے ۱۱ سال میں ۲۰ لاکھ روپیہ واٹر ورک سے منافع کیا ہے۔ چیمبر نے لکھا ہے کہ واٹر ریٹ ۱ر کے بجائے دو پیسہ ہونا چاہئے اور پانی کی قیمت بھی کم کرنا چاہئے۔ (ہم بھی اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس تجویز کو جلد منظور کراکے پبلک کی ہمدردی حاصل کرے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کے امیدواروں کی فہرست اس اخبار میں کسی دوسری جگہ شائع کی جا رہی ہے۔ مسلم حلقہ انتخاب تحصیل بلہور سے چودھری عزت حسین اور تحصیل بھوگنی پور سے مسٹر حامد علی صاحب اور غیر مسلم حلقہ انتخاب تحصیل ڈیرا پور دسارڈھ سے منی سنگھ د بھیتی سے ہدری سنگھ

سبد گل

دہلی کی زنانہ کانفرنس نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ زنانہ پولیس بھی قائم کرے اور عورتوں کو پولیس میں بنائے۔

اس پر ہمیں ایک برطانی ممبر پارلیمنٹ کا فقرہ یاد آگیا جو اس نے اس وقت کہا تھا جب وہاں بھی ایسی ہی تجویز پیش ہوئی تھی یعنی اسنے کہا تھا کہ پھر حکومت کو مزید پولیس مقرر کرنیکا بھی انتظام کرلینا چاہئے تاکہ وہ زنانہ پولیس کی حفاظت کیا کرے

ایک امریکن صناع مسٹر موفٹ نے ایک ایسا مکان بنایا ہے جو اپنے محور پر گردش کرتا ہے یہ مکان دو منزلہ ہے اور اس کا رخ چاروں طرف پھیرا جاسکتا ہے ان کا خیال ہے کہ آئندہ یہ مکان نہایت معقول ہوگا

ایک تو زمین کی گردش پھر ایام کی گردش اس پر طرہ یہ کہ ہر مکان بھی گردش کرے گا سچ کہا ہے کسی والس نے۔ (ایک چکر ہے مرے پاؤں زنجیر نہیں)

ایک پروفیسر صاحب نے ایسے برقی تار ایجاد کئے ہیں کہ اگر چوروں کو گرفتار کرنے والا ان کو اپنے ہاتھوں سے لگائے تو چور اس کا مقابلہ کرتے ہی بیہوش ہو جائیگا لیکن ساتھ ہی چور اور پولیس میں فرق کرنا بھی اس تار کو سکھا دیا جائے ورنہ اگر چور بھی یہی تار استعمال کرنے لگے تو کیا حشر ہوگا

لارڈ اسپیکروں کا رواج اب بڑھتا جا رہا ہے ہر بڑے جلسے اور تقریب کے موقع پر بھونپو صاحب کے یہ برادر خورد ضرور بلائے جاتے ہیں

اس سلسلہ میں مینچسٹر گارجین نے ایک بڑا عجیب تجربہ کیا یعنی ایک شخص کو دو مقرروں کے درمیان کھڑا کردیا جو مختلف دور دراز مقامات سے لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو پر بول رہے تھے ان دونوں مقرروں کی تقریر مل کر اس شخص کے جو کچھ پلے پڑا وہ اپنے ناظرین کے تفنن کے لئے پیش کردیا

تقریر اتنی دلچسپ ہے کہ ہم بھی اس سے اپنے ناظرین کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں لیکن انگریزی کا اردو میں ترجمہ کرنا عبث ہے اس لئے ہم خود ایک کوشش کرتے ہیں بشرطیکہ آپ داد دیں

مقرروں میں ایک سیاستداں اور ایک حفظان صحت کا ڈاکٹر تھا تقریر کا مضمون مرکب ملاحظہ ہو

"دنیا کے تمام ڈاکٹروں کے پاس...... مکھی... مچھر اور کھٹملوں کی فوجیں ہیں...... جن سے وہ کمزور اقوام کو دبلتے اور ان پر مظالم... کی بدبو سے صحت خراب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کی بیماریاں مثلاً سوشلزم فیسزم نازی زم وغیرہ آپ دیکھیں گے کہ کچھ عرصہ کے بعد ان کے بانی..... فنائل سے مرجائیں گے اور آپ اس حیرت انگیز تغیر کو دیکھ کر حیرت کریں گے کہ ان کے خیالات خود ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے اور تازہ ہوا کا نی دھوپ کی اہمیت کو تسلیم کریں گے بہر حال اب یہ جی بھن مس... مسولینی حبش میں مظالم توڑ کر مطمئن نہیں ہے اور اب وہ...... دق پر تقریر کریں گی

ادب لطیف

نا آشنائے حقیقت انسان

سندھی شاعری کا ایک شاہکار

اے نا آشنائے حقیقت انسان—!
تو اس کی تلاش میں سرگرداں ہے
کبھی مشرق میں ڈھونڈھتا ہے کبھی مغرب میں
کبھی اس کے جلووں کو پتھر میں تلاش کرتا ہے کبھی پانی میں
تیرا پائے جستجو تھک گیا ہے
تو اس کے دیدار سے مایوس ہو گیا
لیکن— اے نا آشنائے حقیقت انسان!
تجھے اتنی عقل نہیں کہ اگر اسے اپنا اخفا منظور ہوتا
تو تجھ کو اپنی ہی صورت پر ہرگز پیدا نہ کرتا
اس کے جلوے تو عام ہیں— اور تو خود اسکا جلوہ ہے
اے نا آشنائے حقیقت انسان—!
تو اپنے آپ کو خاک کا ناچیز پتلا سمجھتا ہے
تیری نگاہ میں اپنی حقیقت اس سے زیادہ نہیں
"میں خاک سے بنا ہوں اور خاک میں مل جاؤں گا"
تو اپنی کوتاہی فہم کا شکوہ کرتا ہے
تو کہتا ہے—
"مجھے رموز و اسرار قدرت پر وقوف حاصل نہیں ہو سکتا"
لیکن— اے نا آشنائے حقیقت انسان!
تجھے اتنی عقل نہیں کہ اگر وہ اپنے اسرار کھولنا نہ چاہتا
تو تیری روح کو اپنے نور سے نہ پیدا کرتا؟
تو خاکی نہیں نوری ہے اور تیرا پتلا اس کے نور سے بنایا گیا ہے
اے نا آشنائے حقیقت انسان—!
تو آتش فراق میں جل کر روتا ہے
تجھے اپنے مقدر کی نارسائی کا شکوہ ہے
تیرا دل خون کے آنسو روتا ہے
کیوں—؟
"مجھے حریم ناز میں باریابی کا شرف حاصل نہ ہو سکا"
لیکن— اے نا آشنائے حقیقت انسان!
اس نے تیرے سینہ میں لبریز محبت دل اس لئے رکھا
کہ فراق کے ذریعہ اصل کی صورت پیدا ہو دلپر محبت کے
سوا کسی کی حکومت نہیں چلتی اور قدرت کسی کو زبردستی دبانا نہیں چاہتی
اے نا آشنائے حقیقت انسان—!
تو اپنے کو بحر کائنات کا ایک ناچیز قطرہ سمجھتا ہے
تجھے اپنی عظمت کا احساس نہیں
تو فنا ہی کو اپنی منزل مقصود سمجھتا ہے
اپنی نگاہ میں تو حقیر ہے اور ابد تک حقیر ہوگا
لیکن— اے نا آشنائے حقیقت انسان!
تجھے یہ خبر نہیں کہ تیری تخلیق حسن کی تخلیق ہے اور اقلیم آفرینش کا تاج حسن کے سر ہے
اے نا آشنائے حقیقت انسان!
تو چار دن کی زندگی پر متاسف ہے تو اپنے وجود کو دنیا کے لئے باعث ننگ سمجھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ دنیا کی بہار ہمیشہ قائم رہے گی
لیکن تو نہ ہوگا
تیرے خیال میں دنیا باقی رہے گی
لیکن تو فانی ہے

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۲ دیکھئے)

عالم نسواں

عورت کے متعلق خیالات

(مرتبہ جناب بدر الدین احمد صاحب ایم)

(۱) عورت ایک غافل شیرنی ہے جب اس کی خوفناک قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں تو وہ سلطنت تک کو الٹ سکتی ہے

(۲) عورت اتحاد و علمبردار جنگ کی خوفناک تصویر اور وفا کی مکمل پتلی ہے

(۳) عورت کے سینہ میں محبت اور انتقام یہ دو قوتیں اپنی شان کمال کے ساتھ موجود ہوتی ہیں ان میں سے جو بھی ظاہر ہو جائے پھر دنیا میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا

(۴) عورت ایک ناگن ہے جب وہ کسی کو ڈسنا چاہتی ہے تو اس کو دنیا کی کوئی قوت نہیں روک سکتی

(۵) عورت جب کسی مرد کو اپنے دام محبت میں لاتی ہے تو مرد اس طرح پھنس جاتا ہے جیسے مکڑی کے جالے میں مکھی وہ ہزار ہاتھ پیر مار کر نکلنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جتنا وہ نکلنا چاہتا ہے اتنا اور پھنستا جاتا ہے

(۶) عورت کی کامیاب زندگی بچہ کو آغوش میں کھلانا اور محبت کی آغوش میں کھیلنا ہے

(۷) عورت اپنی زندگی میں صرف ایک مرتبہ محبت کرتی ہے ایک وقت میں کرتی ہے اور ایک شخص سے کرتی ہے

(۸) عورت اپنی ہر چیز بھول سکتی ہے لیکن محبت کرنے کے بعد محبت کو نہیں بھول سکتی

(۹) عورت محبت کے خمیر سے بنائی گئی ہے اور محبت سے محبت کرتی ہے

(۱۰) عورت بچہ کیواسطے ملال لوڑھے کیواسطے مددگار اور جوان کیواسطے سکون اور طمینان کی دنیا ہے

(۱۱) عورت کی ایک نگاہ لطف مرد کی زبردست سے زبردست مصیبت اور پریشانیوں کا خاتمہ کردیتی ہے

(۱۲) انتہا سے زیادہ بیوقوف عورت دنیا کی پیٹھ کا بوجھ ہے جس کو کوئی نہیں برداشت کرسکتا

(۱۳) سورج کے غروب ہونے کے بعد انسان کا سایہ اس سے جدا ہو سکتا ہے لیکن اگر کوئی عورت کسی سے محبت کرتی ہے تو اس کی محبت کی معصوم نگاہیں کبھی اس سے جدا نہیں ہوتیں

بقیہ کالم (۴) کہ وہ بے قصور ہے تو اس کی صفائی پیش نہ کرنا بے انصافی ہے

(۳) کسی کی جہالت کمزوری غیر حاضری سے فائدہ اٹھانا ناجائز بات ہے اگر ہمارا پڑوسی یا کوئی شخص ہمارے خلاف ہو تو بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے تمام امور سے فیض اٹھانیکے وہی مواقع عطا کریں جو ہمیں حاصل ہیں (۴) کسی آدمی سے اس کا مال اسباب لے لینا بے انصافی ہے یا کسی کو اسکے اسباب حاصل کرنے میں کاٹ ڈالنا ناجائز ہے **انصاف کا نتیجہ** (۱) جب نیکی کرنیوالے کو انعام ہے اور غلطی کرنیوالے کو سزا تو یہ مناسب بات ہے اس طرح نیکی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے (۲) منصف مزاج آدمی وہ ہے جو دوسروں کیساتھ مناسب برتاؤ کرتا ہے ہر جگہ عزت پاتا ہے انسان جھگڑوں میں فیصلہ کرنے میں اس کی رائے طلب کرتے ہیں اور معاملات میں اسپر اعتبار کرتے ہیں

بچوں کی دنیا

انصاف

(از شریمتی ماسٹر بہاری لال جی رام تالاب مہرولی دہلی)

جب کسی آدمی سے کوئی جرم سرزد ہوتا ہے تو پولیس اسے پکڑتی ہے اس کی تحقیق کرتی ہے اگر بعد تحقیقات ثابت ہو جاتا ہے کہ ملزم نے قصور کیا ہے تو پولیس اسی کا چالان کرتی ہے مجرم عدالت میں پیش ہوتا ہے عدالت ایکدم یہ یقین نہیں کرلیتی کہ ملزم نے ضرور قصور کیا ہے

عدالت کے روبرو گواہ پیش ہوتے ہیں جو حلف اٹھا کر شہادت دیتے ہیں کہ ہمنے فلاں بات دیکھی ہے عدالت ملزم کو موقعہ دیتی ہے کہ وہ گواہوں پر جرح کرے اگر وہ جرح میں جھوٹا ثابت ہو تو اس کی شہادت پر یقین نہیں کیا جاتا بلکہ حلف دروغی میں گواہ پر مقدمہ چلایا جاتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پولیس کے ڈر سے بعض گواہ پولیس میں واقعات کیخلاف گواہی دیتے ہیں اس لئے عدالت ان بیانات پر یقین نہیں کرتی جو پولیس کے روبرو دئے گئے ہیں صرف ان بیانوں پر یقین کیا جاتا ہے جو عدالت کے روبرو دئے جائیں اس قدر چھان بین کے بعد اگر یہ ثابت ہو کہ واقعی ملزم نے جرم کیا ہے تو عدالت اسے سزا دیتی ہے ورنہ چھوڑ دیتی ہے پس ہمیں چاہئے کہ ہر معاملہ میں انصاف کریں

(۱) گھر میں ہر ایک کو مساوی حصہ ملنا چاہئے بعض دفعہ مختلف اشخاص کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں اس لئے ہر ایک شخص کو ضرورت کے مطابق حصہ ملنا چاہئے ہمیں صرف اپنی طرف ہی نہ دیکھنا چاہئے بلکہ دوسروں کے حق کی طرف بھی دیکھنا چاہئے

(۲) ہمارے لئے واجب ہے کہ اسکول میں ہم استاد سے یکساں سلوک کی امید کریں اپنے لئے کوئی رعایت نہ چاہیں بلکہ دوسروں کا خیال رکھیں

(۳) روزمرہ کی زندگی میں جب کوئی چیز خرید کریں تو چیز کی ٹھیک ٹھیک قیمت ادا کریں کم قیمت ادا کرنے کی کوشش نہ کریں نہ فروخت کرتے وقت قیمت زیادہ وصول کریں اپنی چیزوں کو استعمال کریں اپنی چیزوں کو اپنے لئے استعمال کرنے کے حق کی حفاظت بھی کریں

(۴) اگر ہم پر کوئی الزام لگایا جائے تو اپنے حق میں آواز اٹھانے کے حق کی حفاظت کریں

(۵) اپنے برے کاموں کے لئے سزا بھگتنے اور نیک کاموں کی جزا حاصل کرنے کے لئے آمادہ رہیں اگر کوئی لڑکا سست ہے پڑھنے لکھنے سے جی چراتا ہے تو واجب ہے کہ اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جیسا کہ اس لڑکے کے ساتھ کیا جاتا ہے جو بہت محنت کرتا ہے اور دل لگا کر سبق یاد کرتا ہے جس قدر قصور برا ہو اسی کے مطابق سزا بھی ملنی واجب ہے

بے انصافی

(۱) **غیبت**:- پیٹھ پیچھے کسی کو ملزم ٹھہرانا جبکہ وہ اپنے حق میں آواز اٹھا کر اس کی تردید نہیں کرسکتا انصاف نہیں ہے بلا ثبوت کسی پر الزام لگانا بے انصافی ہے

(۲) اپنا قصور دوسروں کے گلے منڈھنا بھی بے انصافی ہے اگر ہمنے قصور کیا ہے تو ہمیں اپنا قصور تسلیم کرلینا چاہئے اور اس کے عوض میں سزا بھگتنے کے لئے تیار رہیں اگر کسی شخص کو سزا مل رہی ہے اور ہمیں معلوم ہے

(بقیہ کالم ۳ کے نیچے)

پردہ فلم

صورت طرازی یا میک اپ

از جناب علی حسین صاحب ... ایم ۔ سی

ایک ممثل یا ممثلہ کیواسطے صورت طرازی کے اصول سے آگاہ ہونا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انسانی زندگی کے لئے پانی اور ہوا لیکن افسوس اس وقت معلوم ہوتا ہے جبکہ بعض بعض اداکار فلموں میں اپنی ناتجربہ کاری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں اور اپنے چہروں پر کھریا لبوں پر کالا یا سرخ رنگ پھیر کر اپنا میک آپ پورا کر لیتے ہیں کوئی اداکار اس وقت تک فن میک اپ کا ماہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ خاص اس کے اصولوں سے اچھی طرح واقفیت حاصل نہ کرلے چونکہ اداکاری کی کامیابی کا دارومدار صرف دو ہی چیزوں پر منحصر ہے (۱) ایکٹنگ (۲) میک اپ

صورت طرازی کا کام کوئی آسان کام نہیں میرا خیال ہے کہ بعض وہ ایکٹرز جن کو فلمی لائن اختیار کئے ہوئے کافی عرصہ گذر چکا ہے شاید وہ ابھی تک اسکے سمجھنے سے بھی قاصر ہوں گے کہ کثرت میک اپ سے کیا کیا فلمی اور جلدی نقائص رونما ہو جاتے ہیں یہ مضمون انھیں ناتجربہ کار اداکاروں کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے حوالہ قلم کیا گیا ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ زیادتی ہر چیز کی نقصان دہ ہوتی ہے.... میک اپ کرتے وقت دو باتوں کا خاص لحاظ رکھنا ضروری ہے ایک ہلکا میک اپ اور دوسرے رنگوں کا انتخاب ناموزوں رنگ اور گہرے میک اپ سے چہرہ ہی بدنما نہیں معلوم ہوتا بلکہ اسکا جلد پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے اور زیادہ عرصہ تک میک اپ کا سلسلہ جاری رکھنے سے جسم کے مسامات پر بھی خراب اثر پڑنے لگتا ہے جس کے باعث سے وہ مسامات جسم کی نشو نما کے واسطے بیکار ہو جاتے ہیں اور اپنا کام انجام نہیں دے سکتے علاوہ ازیں چہرے کی جلد بھی بہت موٹی ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جلدی خوبیاں منسیت و نابود ہو جاتی ہیں اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد جسمانی جلد روغنی اور اس کی سطح ناہموار ہو جاتی ہے اور ایک مدت پورے ہونے تک وہ دوائیں مثلاً کریم وغیرہ بھی جلد کو ملائم کرنے سے قاصر رہتی ہیں یہاں پر ان چند باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جن پر عمل کرنے سے اک ناتجربہ کار اداکار کچھ نہ کچھ ضرور فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور جو خرابیاں غلط میک اپ سے پردہ فلم پر نمایاں ہو جاتی ہیں وہ ان تمام عیوب سے بھی بچ سکتا ہے میک اپ ہمیشہ توانا چہرے پر کھپتا ہے اور جس میں دلکشی اور جاذبیت کا مادہ بھی قدرتاً موجود ہو چہرے کی تازگی کو قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ جب اداکار اپنا کام ختم کر چکے تو وہ فوراً اپنے تشکیل شدہ حصص کو تین یا چار بار اچھے صابون سے دھو ڈالے اور اسکے بعد کوئی روغنی ادویہ یا کریم وغیرہ کا استعمال کرے اور اس کو پے در پے جلد میں جذب کرنیکے لئے ...

اقوال زریں

محبت شہروں میں نہیں دیہات میں بستی ہے

محبت انسان کی کمزوری بھی ہے اور اسکا جوہر بھی

محبت روحوں کے بیاہ کا نام ہے

مہربانی انسان کے لئے دروازہ کھولتی ہے مگر محبت اسے اندر پہنچا دیتی ہے

وہ کیا چیز ہے جو معمولی مکان کو محل میں معمولی عورت کو پری میں اور معمولی آدمی کو فرشتہ میں تبدیل کر دیتی ہے (محبت)

علمیت کی سرد روشنی میں محبت کا پودا کبھی نہیں لہلہا سکتا

دوسروں سے محبت کرنا اپنوں سے محبت کرنا ہے

محبت کی زبان آنکھوں میں ہے

سب سے پاکیزہ محبت وہ ہے جو کبھی ظاہر نہ کی جائے

محبت کبھی برباد نہیں ہوتی اسکی پاکیزہ چنگاریاں ہمیشہ روشن رہتی ہیں یہ جنت سے آتی ہے اور جنت کو چلی جاتی ہے

ادب لطیف

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳)

لیکن ـــــ اے ناآشنائے حقیقت انسان!
تجھے اتنی عقل نہیں کہ دنیا کو بہار آفریں تیرے طفیل میں حاصل ہوئی ہے دنیا کی رونق تیرے دم سے ہے تیرے فنا ہو جانے سے دنیا بھی فنا ہو جائے گی
اے ناآشنائے حقیقت انسان! تو سمجھتا ہے وہ مجھے خدا نے سب سے آخر میں پیدا کیا ہے
اگر میں کسی عزت کا مستحق ہوتا تو ـــ
خدا سب سے پہلے مجھے پیدا کرتا،،
لیکن ـــ اے ناآشنائے حقیقت انسان!
کیا تجھے یہ خبر نہیں؟ تو اشرف المخلوقات ہے
بادشاہ کی سواری ہمیشہ جلوس کے آخر میں ہوتی ہے
اے ناآشنائے حقیقت انسان ـــ!
اٹھ اور اپنی خداداد قوتوں سے کام لے
اپنی عظمت و توقیر کو پہچان
تو اس سرزمین پر خدا کا نائب ہے
تیری ذات میں ذات الٰہی کا جلوہ ہے
تیری قوت بے پناہ ہے
جو چیز اس سے ٹکرائے گی پاش پاش ہو جائیگی
اہرمن کی قوتیں پھر مجتمع ہو گئی ہیں
لیکن ـــ اے ناآشنائے حقیقت انسان!
تو خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتا
اٹھ اور صدق و خلوص کے حربہ سے شیطان کی فوجوں کو شکست فاش دیکر
دنیا میں اپنی عظمت کا ڈنکہ بجا دے
تیری عظمت خدا کی عظمت ہے

موج تبسم

رحیم :۔ مسٹر ندیم آپ یہاں تنہائی میں اتنی دیر تک کیا کرتے رہے؟

ندیم :۔ میں یہاں مرے ہوئے لوگوں کی روحوں کو بلانے کا عمل کیا کرتا ہوں

رحیم :۔ آج ذرا قارون کی روح کو بلا کر اسکا خزانہ معلوم کیجیے

ندیم :۔ مدت ہوئی معلوم کر چکا ہوں

رحیم :۔ جلد بتائیے کہ وہ خزانہ کہاں ہے؟

ندیم :۔ افسوس کہ وہ کسی دوست پر اس راز کو افشاں کرنے کی قسم لے چکا ہے

ایک بیرسٹر بہت بھلکڑ واقع ہوا تھا ایک دفعہ ایک مقدمہ میں اسے ملزم کی طرف سے پیروی کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا بیرسٹر نے بحث کرتے ہوئے کہا

میں اس ملزم سے خوب اچھی طرح واقف ہوں جو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہے اس کا کیریکٹر بہت خراب ہے یہ ایک مشہور و معروف بدمعاش ہے

بیرسٹر کا منشی آیا اور اس نے کان میں کہا

کہ ملزم ہی تو آپ کا موکل ہے

بیرسٹر نے مڑ کر فوراً عدالت کو مخاطب کیا۔

مگر مائی لارڈ دنیا کا ایسا کون سا شریف ہے جس کے متعلق لوگ اس قسم کے کلمات نہیں کہتے

دلچسپ معلومات

مسکراہٹ کی قیمت پچاس ہزار پونڈ

حال میں لندن کے ایک دولتمند ڈاکٹر ہارورڈ کا انتقال ہوا ہے اس نے اپنے وصیت نامہ میں پچاس ہزار پونڈ تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ کی رقم ایک خاتون مسز میڈف کے نام تحریر کی ہے اور اس وصیت کی وجہ یہ ہے کہ بیس سال پیشتر جبکہ مسز میڈف کی شادی نہ ہوئی تھی اور وہ مس ہیلن کے نام سے مشہور تھی ایک مرتبہ وہ دوران رقص میں ڈاکٹر ہارورڈ کو دیکھ کر مسکرا دی تھی ڈاکٹر مذکور نے اس کے ساتھ شادی کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی اور اس واقعہ کے بعد وہ کبھی ڈاکٹر ہارورڈ سے ملی بھی نہیں لیکن ڈاکٹر کے دل پر اس کے ایک تبسم کا اس قدر گہرا نقش مرتسم ہوا تھا کہ تمام عمر زائل نہ ہوا اور اس نے مرتے وقت پچاس ہزار پونڈ کی رقم اس عورت کو دیدی

رومانیہ میں ایک عجیب و غریب ٹیکس

رومانیہ کی تازہ اطلاع ہے کہ شہر لیوسا کے ایک عجیب کاشتکار نے سرکاری لگان ادا نہ کیا تھا قرق امین اس سے مطالبہ وصول کرنے گیا کسان بہت تباہ حال تھا قرق امین کو اس کے گھر میں کوئی چیز ایسی نہ مل سکی جسے وہ قرق کر سکے دفعتاً اس کی نظر کسان کی بیوی کے بہت خوبصورت اور لمبے بالوں پر گئی اس نے بال قینچی سے کاٹ کر دو قرق ،، کر لئے اور چلا گیا

افسانہ

کفایت شعار بیوی

(مشہور فرانسیسی فسانہ نگار ماپسان کا ایک شاہکار)

بسلسلہ گزشتہ

یہ کہہ کر اس نے دونوں آدمیوں سے سلسلہ کلام دوبارہ جاری کرتے ہوئے کہا "کمپنی آپ کو ساٹھ ہزار روپے سے زیادہ کا مستحق نہیں سمجھتی لیکن آپ ایک لاکھ روپیہ طلب فرما رہے ہیں حالانکہ آپ کے نقصان کا اندازہ" دوسرے شخص نے قطع کلام کرتے ہوئے

"اچھا تو اس کا فیصلہ عدالت سے ہو جائے گا کہ ہمیں ساٹھ ہزار روپیہ ملنا چاہئے یا ایک لاکھ اس مسئلہ پر اب زیادہ گفتگو بیکار ہے ہم عدالتی چارہ جوئی کریں گے"

آپ کو اختیار ہے"

دونوں آدمی رخصت ہو گئے منیجر اب سوشیلا کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا "آپ کیا فرماتی ہیں؟"

سوشیلا نے منیجر کی طرف چھتری بڑھاتے ہوئے مرتعش آواز سے کہا "میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں"

منیجر حیرت سے بت بن کر چھتری کی طرف دیکھا وہ نہ سمجھا کہ معاملہ کیا ہے سوشیلا نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے چھتری کھول کر اسے دکھائی منیجر نے کہا "یہ تو بہت جل گئی ہے" سوشیلا نے کہا یہ چھتری میں نے چھ روپیہ میں خریدی تھی"

"ہائیں چھ روپیہ میں"

"جی ہاں یہ نفیس چھتری تھی بازار میں اس کے مقابلہ کی چھتری نہیں مل سکتی"

"اچھا لیکن مجھ سے اس چھتری کا کیا تعلق ہے"

وہ محسوس کرنے لگی کہ شاید بیمہ کمپنیاں چھوٹی چھوٹی چیزوں کا معاوضہ ادا نہیں کرتی ہیں تاہم اس نے کہا "لیکن یہ جل گئی ہے"

"یہ تو میں بھی دیکھ رہا ہوں"

"میرا نام سوشیلا گنگولی ہے میں نے آپ کی کمپنی میں دو سال ہوئے آتش زدگی سے بیمہ کرایا ہے چھتری کا معاوضہ کمپنی کو دینا چاہئے"

منیجر کس قدر پریشان نظر آتا تھا اس نے کہا "شریمتی جی یہ تو بہت معمولی بات ہے ہم سے آج تک ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا معاوضہ کبھی طلب نہیں کیا گیا اور آپ خود خیال فرما سکتی ہیں کہ ہمارے پاس اس قدر وقت ہے کہ دستانوں رومالوں چھتریوں وغیرہ ایسی معمولی چیزوں کا معاملہ طے کرتے پھریں"

سوشیلا کی ہمت بندھ رہی تھی اس نے کہا "دو چار سال جاڑوں کے موسم میں ہمارے آتش خانے سے کمرہ میں آگ لگ گئی تھی لیکن ہمنے اس نقصان کا آپ سے مطالبہ نہیں کیا"

منیجر نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا "یہ تعجب ہے کہ آپ نے بڑا معاملہ چھوڑ دیا اور چھتری ایسی معمولی چیز کا معاوضہ طلب کرنے آئی ہیں"

"اس بڑے نقصان کا اثر براہ راست میرے شوہر کی جیب پر پڑا تھا اس نے آپ سے مطالبہ نہیں کیا لیکن چھتری میں نے خریدی ہے میں کیوں یہ رقم چھوڑ دوں"

منیجر کو معلوم ہو گیا کہ سوشیلا بآسانی پیچھا چھوڑنے والی نہیں ہے اور اس سے بحث کر کے وقت برباد ہو گا اس کہا "براہ کرم آپ یہ بتائیے کہ آپ کا نقصان کس طرح ہوا؟"

سوشیلا نے جواب دیا "ہمارے بڑے کمرہ میں ایک چھوٹی سی تپائی ہے جس پر چھتری باحتیاط رکھدی جاتی ہے قریب ہی ایک الماری پر وقت ضرورت کے لئے دیا سلائی اور موم بتیاں رکھی رہتی ہیں رات کو مجھے ایک کوٹھری میں کوئی چیز تلاش کرنے جانا تھا میں نے موم بتی روشن کرنے کے لئے دیا سلائی سلگائی اس کا مصالحہ جھڑ گیا میں نے دوسری سلگائی وہ بھڑک کر بجھ گئی تیسری کا بھی یہی حشر ہوا"

منیجر نے قطعہ کلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا "شاید دیا سلائی کسی ستیہ آگرہی کے کارخانہ کی بنی ہوئی ہوگی"

سوشیلا اس طنز کو نہ سمجھی اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "بہرحال چوتھی دیا سلائی جلنے لگی اور میں نے موم بتی روشن کر کے اسے پھینک دیا ذرا دیر بعد مجھے کپڑا جلنے کی بو محسوس ہوئی میں آگ سے بہت ڈرتی ہوں خاصکر سال گذشتہ جب سے میرے مکان میں آگ لگی ہے میں بہت زیادہ احتیاط کرنے لگی ہوں اگر ہمارے گھر میں آتش زدگی کا کوئی واقعہ ہو تو اس میں میری غفلت کو دخل نہیں ہو سکتا

خیر صاحب میں بستر سے اٹھی اور جا بجا ناک لگا کر سونگھتی پھری آخر میں معلوم ہوا کہ یہ بو بڑے کمرہ سے آرہی ہے

میری چھتری جل رہی تھی غالباً دیا سلائی اس پر گر گئی ہوگی"

منیجر نے قطع کلام کر کے پوچھا "آپکے خیال میں نقصان کا تخمینہ کیا ہے؟"

(باقی آئندہ)

دیسی ریاستیں

یوراج پٹیالہ

نئی دہلی ۲۵ نومبر یوراج پٹیالہ ہندوستانی ٹیم کا کپتان منتخب کیا گیا ہے

یہ ٹیم ۵، ۶، ۷ اور ۸ دسمبر کو بمبئی میں اسٹریلیا کی ٹیم کے ساتھ کھیلے گی۔

ملازمتوں میں استریوں کو بھرتی کیا جائیگا

بڑودہ ۲۶ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ریاست بڑودہ نے استریوں کو سرکاری ملازمت میں لینے کا فیصلہ کر لیا ہے پہلی مہلا جن کو ملازمت دی جائے گی پارسی لیڈی مس جی باٹلی والا ہیں جو لندن کے سوشل حلقوں میں کافی شہرت حاصل کر چکی ہیں

مس موصوف کو ملازم رکھنے کا فیصلہ مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ نے اپنی حال ہی کے دورہ لندن میں کیا تھا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کو جوڈیشل یا محکمہ تعلیم میں جگہ دی جائیگی

حیدر آباد کے کالجوں کی میچ

حیدر آباد دکن بذریعہ ہوائی ڈاک کل کھیلوں کی مقامی انجمن کے زیر اہتمام مختلف اسکولوں اور کالجوں کے درمیان میچیں ہوئیں

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے فتح حاصل کرنے والوں کو انعامات عطا کئے (اب)

بندرگاہ کوچین کے متعلق سرکاری کمیونک

ایرناکولم ۲۳ نومبر حکومت ہند نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جس میں بندرگاہ کوچین کے متعلق کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ۱۱ سے پندرہ نومبر تک دہلی میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں چوتھے درجہ کا کام شروع کرنیکا تہیہ کیا گیا کیونکہ اسکیم میں مدارج پہلے طے ہو چکے ہیں اس کانفرنس کے نتیجوں کے طور پر بندرگاہ کوچین پر ریاستی قبضہ میں کوئی فرق نہ آئے گا

نقشہ وقت افطار و سحری برائے کان پور

نومبر ۱۹۳۵ عیسوی	رمضان المبارک	ابتداء سحری گھنٹہ	ابتداء سحری منٹ	وقت افطار گھنٹہ	وقت افطار منٹ	
۲۸	۱	۴	۵۰	۵	۱۸	
۲۹	۲	۴	۵۰	۵	۱۸	
۳۰	۳	۴	۵۰	۵	۱۹	
دسمبر ۱	۴	۴	۵۱	۵	۱۹	
۲	۵	۴	۵۱	۵	۱۹	
۳	۶	۴	۵۱	۵	۲۰	
۴	۷	۴	۵۲	۵	۲۰	
۵	۸	۴	۵۲	۵	۲۰	
۶	۹	۴	۵۳	۵	۲۱	
۷	۱۰	۴	۵۳	۵	۲۱	
۸	۱۱	۴	۵۳	۵	۲۱	
۹	۱۲	۴	۵۳	۵	۲۲	
۱۰	۱۳	۴	۵۴	۵	۲۲	
۱۱	۱۴	۴	۵۴	۵	۲۲	
۱۲	۱۵	۴	۵۵	۵	۲۳	
۱۳	۱۶	۴	۵۶	۵	۲۳	
۱۴	۱۷	۴	۵۷	۵	۲۴	
۱۵	۱۸	۴	۵۷	۵	۲۵	
۱۶	۱۹	۴	۵۸	۵	۲۵	
۱۷	۲۰	۴	۵۹	۵	۲۶	
۱۸	۲۱	۴	۵۹	۵	۲۶	
۱۹	۲۲	۵	۰	۵	۲۷	
۲۰	۲۳	۵	۰	۵	۲۷	
۲۱	۲۴	۴	۵۹	۵	۲۸	
۲۲	۲۵	۴	۵۹	۵	۲۹	
۲۳	۲۶	۴	۵۸	۵	۲۹	
۲۴	۲۷	۴	۵۸	۵	۲۹	
۲۵	۲۸	۴	۵۷	۵	۲۹	
۲۶	۲۹	۴	۵۷	۵	۳۰	
۲۷	۳۰	۴	۵۶	۵	۳۱	

بقیہ آئینہ کانپور

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اُمیدوار

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کی ممبری کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص نے نامینیشن کرایا ہے۔ الکشن مسلم ۲ دسمبر کو اور غیر مسلم ۴ دسمبر کو ہوگا۔

مسلم حلقہ انتخاب

تحصیل بلہور چودہری عترت حسین (بلا مقابلہ منتخب ہوگئے)
تحصیل بھوگنی پور حامد علی صاحب (بلا مقابلہ منتخب ہوگئے)
(سکندرہ) (۱) روح اللہ خاں (۲) ہدایت خاں
(شاہجہانپور) (۱) عبد اللطیف (۲) حاجی قمر الدین
تحصیل کانپور (۱) محمد بخش (۲) حاجی قدرت
تحصیل گھاٹم پور (۱) ماجد علی (۲) بشیر علی
تحصیل اکبر پور (۱) شیخ سجاد حسین (۲) عبد السلام خان (۳) کفایت علی۔
تحصیل ڈیرا پور (۱) عمر خاں (۲) اشرف حسین خاں۔

غیر مسلم حلقہ انتخاب

(۱) تحصیل کانپور

(بدھنو) (۱) پنڈت کالی چرن (۲) دیس راج (۳) منوہر پرشاد (۴) جنگ بہادر عرف ننی سنگھ (۵) راج نراین (۶) ویرندر سنگھ
(سرسول) (۱) رام شنکر عرف بھولو (۲) مہابیر سنگھ (۳) حب لال (۴) دیبی پرشاد (۵) رادہا کرشن۔
(بالی) (۱) نین سنگھ (۲) دیو نراین سنگھ (۳) سرلا دیوی۔
(کلیان پور) (۱) رام کمار (۲) ست نراین سنگھ عرف مایا سنگھ (۳) منا عرف منی رام شرما (۴) بھگوان سنگھ

(۲) تحصیل اکبر پور

(اکبر پور) (۱) مہیش پرشاد (۲) ہردیو سنگھ (۳) اوجاگر سنگھ۔
(رنیا) (۱) شیو نانک سنگھ (۲) درشن سنگھ (۳) بھگوت سنگھ۔
(شیولی) (۱) بہارت سنگھ (۲) لکھے سنگھ۔ (۳) دیا شنکر۔
(رورا) (۱) کشوری لال (۲) کنور بہادر (۳) سندر لال (۴) چھیدا لال۔

(۳) تحصیل ڈیرا پور

(بنی پارہ) (۱) گلال چندر سنگھ (۲) اشیش پال سنگھ
(رسول آباد) (۱) لالہ سنگھ (۲) رگھوراج سنگھ (۳) دھرم پال سنگھ۔ (۴) رادہا کرشن
(ڈیرا پور) (۱) کنور گھنشیام سنگھ (۲) شمبھو دیال
(منگل پور) (۱) ٹھاکر شمبھو سنگھ (۲) راجیندر بہادر سنگھ (۳) لجا رام۔ (۴) شمبھو ناتھ

(۴) تحصیل بھوگنی پور

(بھوگنی پور) (۱) گوری شنکر (۲) پرتھی ناتھ (۳) رام سروپ گپتا ایم۔ اے۔
(ڈوتی) (۱) چودہری شیو ناتھ سنگھ (۲) شیو رام سنگھ
(شاہجہانپور) (۱) گنگا چرن (۲) چھیدی لال۔
(سکندرہ) (۱) پنڈت منوہر لال (۲) برج بہاری مہروترا (۳) پربھو دیال۔

(۵) تحصیل گھاٹم پور

(ساڑھ) نشی سنگھ (بلا مقابلہ منتخب ہوگئے)
(ریونہ) (۱) ست نراین (۲) بھگت ناتھ سنگھ (۳) صبح سنگھ۔
(سجیتی) بدری سنگھ (بلا مقابلہ منتخب ہوگئے)
(پتارا) (۱) لالہ سنگھ (۲) بینی سنگھ (۳) شیو نراین (۴) اچھے لال۔

(۶) تحصیل بلہور

(مریانی) (۱) دین دیال عرف مہاشے (۲) سورج پرشاد (۳) سوہن لال (۴) دیبی دین
(دھور سالار) (۱) رائے صاحب چودہری رام ادہین ایم۔ ایس۔ سی۔ (۲) برج کشور (۳) راج نراین شکل (۴) بابو لعل۔ (۵) بشمبھر ناتھ
(اوتھا) (۱) جگ جیون لال (۲) بسرام سنگھ (۳) رام ناتھ
(ندیہا) (۱) پنڈت ہری رتن شکل (۲) برج بھوشن لال (۳) چھیدی لال (۴) ہری بنس سنگھ (۵) کشن پرشاد۔

ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کانپور

"ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کانپور میں ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء کو بانی مدرسہ کا جشن سالگرہ منایا گیا۔ علی الصباح ہون کی مبارک کامیابی کے ساتھ ادا کی گئی اور جشن کا اختتام اسی روز شام کو ایک شاندار جلسہ پر ہوا جسکی صدارت شہر کے تقدر رکیل اور سرگرم سرپرست بابو کرشن سہائے صاحب ہنکاری وحشی نے فرمائی۔ جلسہ ابکی خود بانی مدرسہ کی علالت اور عدم موجودگی کی وجہ سے زیادہ بڑے پیمانے پر نہیں کیا گیا۔ اس لئے علاوہ اراکین اسکول کمیٹی کے صرف مخصوص اہل محلہ کو مدعو کیا جا سکا۔ شام کو ۵ بجے جلسہ شروع ہوا جس میں حمد و مناجات کے بعد ہیڈ ماسٹر نے اپنی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ اسکے بعد طلباء نے انگریزی۔ اردو اور ہندی میں عمدہ عمدہ نظمیں سنائیں اور مکالموں کا نہایت کامیابی سے مظاہرہ کیا اور اسکاؤٹس نے کھیل دکھائے جنکی حوصلہ افزائی حاضرین نے آٹھ دس تمغات کے اعلان سے فرمائی۔ آخر میں جناب صدر نے اپنی تقریر صدارت کے ساتھ ایک نہایت موثر نظم بھی پڑھی اور ہیڈ ماسٹر کے شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ ختم ہوا اور لڑکوں کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ حقیقتاً نہایت کامیاب ہوا مگر خود بانی مدرسہ بابو ہرسہائے صاحب سکینہ رٹائرڈ منصرم خفیفہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے جو بسلسلۂ علاج الہ آباد میں مقیم ہیں۔ کسی قدر بے لطفی و بے رونقی رہی۔ خدا موصوف کو جلد صحت مند کرے"

پنڈت مدن موہن مالوی بیکانیر میں

بنارس ۲۵ نومبر پنڈت مدن موہن مالوی آج بیکانیر کے لئے روانہ ہو گئے جہاں آپ ہندو یونیورسٹی کے سلسلہ میں مہاراجہ بیکانیر سے ملاقات کریں گے غالباً یہاں سے پنڈت جی بمبئی جاکر ڈاکٹر امبیدکر سے ملاقات کریں گے اور ہریجنوں کے سلسلہ پر ان سے تبادلہ خیالات کریں گے

صلح اور شانتی پر مضامین

کلکتہ ۲۵ نومبر مسٹر اینڈ ریوز کارنجی کے نام پر زیر اہتمام انٹرنیشنل ریلیشن کلب (کلکتہ یونیورسٹی) ایک انعام قائم ہوا ہے۔ جو ہر سال بین الاقوامی مفاہمت اور دنیا کی شانتی پر بہترین مضمون لکھنے والے کو دیا جائیگا مسٹر کارنجی نے اس موقعہ پر پیغام بھیجا ہے جس میں درج ہے کہ میرے شوہر کا آدرش صلح پسندی تھا اور اس کی ترقی کے تمام آثار نمایاں ہیں ایشور کرے کہ دنیا آپس میں ایسی ہو کہ مشرق و مغرب کی تمیز نہ رہ جائے اور ہم

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۱۔ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء
نمبر مقدمہ ۱۹۳۵ء منافعہ نمبر ایک
بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور مقام کانپور
مسماۃ سکھرانی دیوی　مدعی
بنام گیا پرشاد　مدعا علیہ

بنام گیا پرشاد ولد کدار پرشاد قوم برہمن ساکن بھیلہ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعا علیہ واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت منافعہ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء بوقت دس بجے دن بمقام سجیتی اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا
دستخط حاکم عدالت

جنیوا میں بحری کانفرنس کا اجلاس

دہلی ۲۶ نومبر حکومت ہند نے بحری اہمیت رکھنے والے خاص خاص ممالک کی کانفرنس میں جو کہ جنیوا میں منعقد ہو رہی ہے شرکت کی دعوت کو جو کہ بین الاقوامی لیبر آفس کی جانب سے اسے موصول ہوئی ہے منظور کر لیا ہے اس کانفرنس میں کئی اہم سوالات پر غور کیا جائے گا
مثلاً جہازوں پر کام کرنے والوں سے کتنے گھنٹے کام لیا جائے وغیرہ وغیرہ
کانفرنس میں حکومت ہند کی نمائندگی دو ڈیلی گیٹ کریں گے جن کو بین الاقوامی لیبر آفس کی انتظامیہ کمیٹی کے نمائندوں میں سے منتخب کیا جائے گا

پشاور میں رشوت ستانی کی تحقیقات

پشاور ۲۵ نومبر سرحد میں رشوت ستانی کے متعلق تحقیقات کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور چند سرکاری اور غیر سرکاری گواہوں کے بیانات لئے گئے سر جارج کننگھم ہوم ممبر صوبہ سرحد اس تحقیقاتی کمیٹی کے صدر ہیں

ڈاکٹر امبیدکر اسلام مذہب قبول کریں گے

لاہور ۲۵ نومبر ایک مقامی ورنیکلر اخبار رقمطراز ہے پیر جماعت علی شاہ کا بیان ہے کہ انھوں نے بمبئی میں ڈاکٹر امبیدکر سے ملاقات کی انھوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جلد ہی مذہب اسلام قبول کرنے والے ہیں

آئرلینڈ کے تنازعہ کے تصفیہ کا مطالبہ

ڈبلن ۲۵ نومبر یونائٹڈ آئرلینڈ پارٹی کا ایک اجلاس کاوانا میں ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انگلستان اور آئرلینڈ کے تنازعہ کا حل کرنیکے لئے گفت وشنید کی جائے مسٹر ڈبلن سرکاری نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قومی آزادی کے کاز [illegible]

بحکم جناب مولوی محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر

باختیار انسالوینسی

بعدالت جج خفیفہ کان پور

نمبر مقدمہ ۶۳ انسالوینسی ۱۹۳۵ء

بمقدمہ رام ناتھ ولد جگناتھ قوم ویش ساکن گوالٹولی شہر کانپور انسالوینٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رام ناتھ عدالت ہذا سے ۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو چھ ماہ کی میعاد بغرض ادخال درخواست ڈسچارج عطا ہوئی تھی۔ عدالت نے ۲۷ جنوری ۱۹۳۶ء بغرض ثبوت قرضہ مقرر کی ہے لہذا جسکو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا ثابت کرے مرقوم ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء

بحکم شیام بہاری منصرم

عدالت خفیفہ کان پور

مہر عدالت

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

برادران اسلامی! جس طرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں

اسی طرح اہل ایمان رمضان المبارک میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک دیکھنا پھر نصیب ہوا مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے

آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ **تبلیغ** بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے

آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے مخالفین اسلام آریہ سماجی وغیرہ انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپیہ کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں ہیں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لیکر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا آپ زکوٰۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بے شک کریں یا جن نیک کاموں کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں میں صرف یہ چاہتا ہوں اور اسقدر ضرور چاہتا ہوں کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں جو حصہ آپ **تبلیغ** کو

دیں گے وہ انشاء اللہ تعالیٰ بہ پابندی قواعد شرع شریف خرچ ہوگا

سید غلام بھیک نیرنگ بی اے

(ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

(انبالہ شہر)

بحکم جناب مولوی قاضی غلام نذیر صاحب بہادر منصف

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شرقی الہ آباد

مقدمہ نمبر ۵۱۸ بابت ۱۹۳۳ء

اجرار نمبر ۸۳۸ ۱۹۳۴ء

سزاول خاں ولد عباس خاں ساکن حال کٹرہ برگنہ چائل شہر الہ آباد مدعی

بنام فخر الدین مدعا علیہ

بنام فخر الدین ولد نعمت علی دوکان درزی صدر بازار حقیہ متواہتمہ پرگنہ سورام ضلع الہ آباد

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان سزاول خاں ڈگری دار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے

آج بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

بحکم تفضل حسین منصرم

عدالت منصفی شرقی الہ آباد

مہر عدالت

میکالے واپس نہیں دیا گیا

روم ۲۹ نومبر حکومت اٹلی کا بیان ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد اور مضحکہ خیز ہے کہ اٹلی والوں نے میکالے کو خالی کردیا ہے میکالے پر ابھی تک اٹلی کا قبضہ ہے

صوبہ متحدہ کے ریٹائر ہونیوالے ملازمین

الہ آباد ۲۱ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں یو پی پراونشل سروس کے حسب ذیل افسر تاریخہائے مندرجہ سے ریٹائر ہونے والے ہیں

بابو لچھمی نرائن ٹنڈن جج مین پوری ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء سے، بابو چارو دہب بنرجی جج عدالت خفیفہ مراد آباد ۱۶ اپریل ۳۶ء سے، خان بہادر سید امیر حسن ڈپٹی کمشنر رائے بریلی ۱۶ مارچ ۳۷ء سے، مولوی سید بشیر الدین حیدر ڈپٹی کلکٹر شاہجہانپور ۱۲ مارچ ۳۷ء سے، مسٹر سی تامس ڈپٹی کلکٹر دہرہ دون ۱۹ مارچ ۳۷ء سے، پنڈت گوبند اتمارام ڈپٹی کلکٹر فرخ آباد ۱۶ نومبر ۳۶ء سے، خان صاحب منشی ممتاز اللہ خاں ڈپٹی کلکٹر گڑھوال ۱۵ نومبر ۳۶ء سے، رائے صاحب پنڈت لالتا پرشاد شرما ڈپٹی کلکٹر آگرہ ۲۵ فروری ۳۷ء سے، بابو رام بھروسے سیٹھ ڈپٹی کلکٹر فتح پور ۱۲ اکتوبر ۳۶ء سے، خان بہادر منشی محمد یوسف خاں ڈپٹی کلکٹر بہرائچ ۲۶ مارچ ۳۷ء سے، بابو گوری پرشاد ڈپٹی کلکٹر خفتی ۳ جولائی ۳۶ء سے، سید محمد مختار ڈپٹی کلکٹر جھانسی یکم مئی ۳۶ء سے، پنڈت بال سروپ چوبے ڈپٹی کلکٹر اناؤ ۱۲ جولائی ۳۶ء سے، مسٹر عشرت حسین مجسٹریٹ و کلکٹر باندہ ۳۱ دسمبر ۳۵ء سے، خان بہادر مسٹر اعجاز علی مجسٹریٹ و کلکٹر بجنور ۳ جنوری ۳۶ء سے، رائے بہادر مسٹر کملاکر دوبے مجسٹریٹ و کلکٹر ایمیر پور ۱ فروری ۳۶ء سے، مسٹر افتخار حسین ڈسٹرکٹ جج ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء سے، مسٹر سی ٹابٹ ہیڈ ماسٹر آگرہ ۶ فروری ۳۷ء سے، بابو گیان چندر مکرجی ہیڈ ماسٹر مرزا پور ۱۶ اگست ۳۶ء سے، اور بابو راجندر نرائن مترا ہیڈ ماسٹر دیوریا ۱۶ جنوری ۳۷ء سے،

جدید نیشنل گورنمنٹ اور جدید وزراء

اس وقت برطانوی کابینہ وزارت کی تشکیل یہ ہے

وزیر اعظم	مسٹر بالڈون
وائز پریذیڈنٹ آف کونسل	مسٹر ریمزے میگڈانلڈ
چانسلر آف ایکس چیکر	مسٹر این چیمبرلین
وزیر داخلہ	سر جان سائمن
لارڈ ہائی چانسلر	لارڈ ہیلشم
وزیر جنگ	مسٹر الفریڈ ڈف کوپر
وزیر خارجہ	سر سموئل ہور
وزیر ہند	لارڈ زٹ لینڈ
وزیر مستعمرات	مسٹر میلکم میگڈانلڈ
وزیر نو آبادیات	مسٹر ملاس
وزیر ہوا	سر کنلف لسٹر
وزیر سکاٹ لینڈ	سر جی بی کالن
وزیر حفظان صحت	سر کنگسلے وڈ
وزیر تجارت	مسٹر السنی میں
وزیر بحری	سر بی آئرس مونسیل
وزیر تعلیمات	مسٹر اوسٹینلے
وزیر زراعت	مسٹر ایلیٹ
لیبر منسٹر	مسٹر براؤن
کمشنر آف ورک	مسٹر آرمینی گورز

وہ وزراء جو کابینۂ وزارت میں شامل نہیں

پوسٹ ماسٹر جنرل	میجر ٹرین
لارڈ پریوی سیل	وائی کونٹ ہیلیفیکس سابق وائسرائے ہند
وزیر معاملات انجمن اقوام	مسٹر ایڈن

فوٹو لینے کی اجازت دیدی گئی

لاہور ۲۶ نومبر مسجد شہید گنج کے مقدمہ میں ڈاکٹر محمد عالم ڈسٹرکٹ جج کے روبرو پیش ہوئے اور متنازعہ جگہ کا فوٹو لینے کی اجازت کے لئے دوبارہ درخواست کی

ڈسٹرکٹ جج نے ان کی درخواست منظور کرلی اور سینیر سب جج کے نام حکم جاری کردیا ہے کہ فوٹو کا انتظام کردیا جائے

اور ایک مدعی کو ہمراہ جانے کی اجازت دیجائے

بحکم جناب مسٹر جگنس کشور ٹنڈن صاحب ایڈیشنل منصف بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت ایڈیشنل منصف صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۸ بابت سنہ ۱۹۳۵ء

نمبر اجراء ۲۲ سنہ ۱۹۳۵ء

مسماۃ بلاس کنور بیوہ رام پرشاد کورمی ساکن بٹی حویلی پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعی

بنام

بکرماجیت سنگھ مدعا علیہ

بکرماجیت سنگھ ولد چودہری رادہاکشن کورمی ساکن بٹی حویلی پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

بنام بکرماجیت سنگھ ولد چودہری رادہاکشن کورمی ساکن بٹی حویلی پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مسماۃ بلاس کنور ڈگریدار نے واسطے نیلام حقیت زمینداری سولہ آنہ واقع موضع بادن جمالہ مظفر پور محال رادہاکرشن پرگنہ بلہور ضلع کانپور درخواست گزرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ دس ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر سنہ ۳۵ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم کالی سہائے سفرم

مہر عدالت

ڈویژنل منصف کانپور

بعدالت مسٹر اے ای امرسن صاحب بہادر مہتمم نیلام کانپور

نمبر مقدمہ ۱۱۹ / ۵۷

چودہری رام ادھین بنام مسماۃ بجے رانی کنور

اطلاعنامہ

بنام مسماۃ بجے رانی کنور نابالغ بولایت دیوان مہر سنگھ پدر خود ساکن موضع سراون پرگنہ وضلع جالون

چونکہ حاکم پرگنہ صاحب بہادر کانپور نے واسطے نیلام حقوق مرافق حقیت زمینداری موازی ۲ آنہ مدیون ڈگری واقع موضع نارامئو بانگر پرگنہ کانپور کے ہدایت کی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء واسطے سماعت آن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے

بتاریخ مقررہ بجویز حصہ حسب دفعہ ۱۰۱ ریونیو مینول ہوگا۔

اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائیگا اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائیگا

آج بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۳۵ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے ـ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن ـ سمبھی رح

صداقت



ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۳

ادبیات

مقصدِ حیات

از جناب ادیب لکھنوی

ایکہ تیری زیست وقفِ راحت و آرام ہے ـ اے کہ تو محوِ طرب دنیا میں صبح و شام ہے
اے کہ تجھ کو ہر نفس اک عیش کا پیغام ہے ـ اے کہ تو نا آشنائے گردشِ ایام ہے

فرشِ گل ہے تیرے حق میں خارزارِ زندگی
ہر طرح تجھ کو میسر ہے بہارِ زندگی

صبحِ خنداں دیتی ہے تجھ کو صبوحی کا پیام ـ شام کو ہے اک اشارہ ماہ تاباں سوئے جام
یاد ساقی کی دلاتی ہے نسیمِ خوش خرام ـ الغرض ہے تیری عشرت کیلئے سارا انظام

ہاں مگر قائم نہیں رہنے کے یہ لیل و نہار
رفتنی ہے باغِ عالم کا ہر انداز بہار

دہر کے ہر رنگ پر غالب ہے رنگِ انقلاب ـ چندروزہ ہے جہاں میں دولتِ عہدِ شباب
کر رہا ہے ہر نفس سعی و ریاضت کا حساب ـ دیگا مستقبل کو کیا تو عہدِ حاضر کا جواب

اے اسیرِ عیش اے مستِ ہوائے زندگی
چاہیئے کچھ تو خیالِ مدعائے زندگی

گرچہ یہ سچ ہے کہ عہدِ زندگی ہے مستعار ـ ہے مگر بے فائدہ گر دل ہو اس سے بیقرار
گلشنِ عالم کی ہے سعی و ریاضت سے بہار ـ ہے بقا تجھ کو رہے باقی جو تیری یادگار

تو لحد میں ہو، مگر تیری وفا باقی رہے
بعد تیرے کچھ تو نقشِ مدعا باقی رہے

دنیائے اسلام

عراق میں نئی انگریزی اسکیم

عراق کی بری اور ہوائی قوت کو دیکھتے ہوئے حکومت عراق کو خیال ہوا ہے کہ اس کے لئے ایک جنگی بیڑے کی بھی ضرورت ہے ـ

حکومت عراق کی ایک تجویز پر انگریز بہت مطمئن ہیں مطمئن اسلئے ہیں کہ یہ تجویز دراصل اُن کی اپنی ہے ـ انگریزوں کو اس عراقی بیڑے سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوں گے ـ پہلا فائدہ تو یہ ہوگا کہ جنگی جہازوں کا آرڈر انگریز سرمایہ داروں کو دیا جائے گا ـ انگریزی کارخانوں میں یہ جہاز تیار ہوں گے لوہا لکڑ سب انگریزوں کا ہوگا ـ اور مزدور اور کاریگر بھی انگریز ہوں گے ـ عراق کی حکومت روپیہ دے گی ـ کچھ زرِ نقد کچھ مواد خام، کچھ با قساط ان دونوں صورتوں میں ـ

دوسرا فائدہ انگریزوں کا یہ ہوگا کہ ایران کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مقابلہ میں ایک زبردست قوت کھڑی ہو جائے گی ـ مقابلہ کرے گی اور ہندوستان کے خطرہ سے انگریزوں کو جو خلیج فارس کی جانب سے آئندہ ہو سکتا ہے اس سے سبک دوش کرے گی ـ

پھر اس پر خود انگریزوں کی ایک پائی بھی صرف نہ ہوگی حکومت عراق اس کا بار اپنے سر لے گی کیونکہ یہ بیڑا بظاہر عراقیوں کا قومی بیڑا ہوگا ـ اگر انگریز اس سے کما حقہ فائدہ اُٹھا سکیں گے ـ

انگریزوں کو ادہر ایک عرصہ سے حکومت ایران سے بعض سیاسی اور جنگی خطرے پیدا ہو گئے ہیں جب سے کہ اعلیحضرت رضا شاہ پہلوی کی بیدار مغزی سے ایرانیوں میں نئی روح پیدا ہوئی ہے ـ اسوقت سے انگریزوں کو دن میں تارے نظر آنے لگے ہیں ـ اور ایرانیوں کے مقابلہ میں ایک سدِ سکندری بنانے کی ضرورت ہو گئی ہے ـ

عراق کی آزادی اگرچہ دنیائے اسلام کے لئے ایک قسم کی فالِ نیک ہے لیکن حقیقت میں عراقیوں کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ محض ایرانیوں کی وجہ سے ملا ہے ایرانیوں کی رقابت نے انگریزوں کو مجبور کیا ہے ورنہ مصر و فلسطین عراقیوں سے زیادہ حقوق اور آزادی کے مستحق تھے ـ لیکن یہاں انگریزوں کی یہ حکمت عملی نہیں ہے ـ

عراقیوں کو ایک قسم کی پوری حکومت خود اختیاری دیدی گئی ہے ـ پوری طرح پر عراقیوں کو مسلح کرنے کی کوشش ہو رہی ہے ـ ہوائی جہاز اور فوجی قانون لازمی قرار دیا گیا ہے ـ اور جنگی بیڑے کی بھی تیاریاں ہو رہی ہیں ـ ابھی عراق نے اس اسکیم پر پوری طرح غور بھی نہیں کیا تھا کہ انگریزوں نے سرمایہ کی طرف سے عراقیوں کو اطمینان دلا دیا ـ اور بجٹ کی تقسیم بھی بتادی ـ اور یہ بھی کہ اس روپیہ کی ادائگی کس شکل میں ہوگی ـ

انگریزوں کی یہ پالیسی حبِ علیؓ نہیں بغضِ معاویہؓ کا کرشمہ ہے ـ ایران آزادی کی نعمتوں سے متمتع ہے اب اس نے آنکھیں کھولی ہیں ـ دول یورپ سے معاہدہ کر رہا ہے تجارتی اقتصادی اور جنگی قوتوں کو ترقی دے رہا ہے ـ روس اس کی پشت پناہی کر رہا ہے ترکی اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہے ... جرمنی نظرِ عنایت سے دیکھ رہا ہے ماہرین سے امداد طلب کر رہا ہے ـ

نئے نئے کارخانے قائم ہو رہے ہیں ـ نئے نئے مشنریاں آ رہی ہیں ـ یورپ کی مختلف یونیورسٹیوں میں طلبا بھیجے جا رہے ہیں ـ فوجیں ترتیب دی جا رہی ہیں ہوائی جہاز منگائے جا رہے ہیں ـ

یہ ایسی چیزیں ہیں جس سے انگریزوں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ہیں ـ خاص کر ایران کا روس سے دوستی کا رشتہ ناتا انگریزوں کو بہت پریشان کر رہا ہے ـ اور اس پریشانی کا واحد ذریعہ اور علاج یہی ہے کہ عراقیوں کو مقابلہ کیلئے تیار کیا جائے ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲	کانپور شنبہ ۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۲۳

انکم ٹیکس کے قانون میں تبدیلی کی ضرورت

ہندوستانی صنعت و تجارت کے چیمبر کے فیڈریشن نے ہندوستانی انکم ٹیکس کے قانون میں تبدیلی کرنے کے لئے ایک میمورنڈم پیش کیا ہے جس میں انھوں نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے چند اہم سفارشیں کی ہیں کہ انکم ٹیکس کے قابل آمدنی کا معیار بلند کیا جائے

یہ سفارشیں ایسپرٹ کمیٹی کے روبرو پیش ہوں گی جس میں لکھا گیا ہے کہ ہندوستان میں قانون انکم ٹیکس اس لئے کافی مشہور ہے کہ اس میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے جسکے ماتحت ایک سال کے منافع کا اندازہ لگانے میں اس سے سابقہ برسوں کے خسارہ کا بھی لحاظ رکھا جائے

خساروں کو اگلی ہیات میں لیجانے کے مسئلہ کا ہندوستان کی تجارت اور صنعت کی ترقی سے قریبی تعلق ہے اور یہ امر اشد غیر مناسب ہے کہ ہندوستان کے تجارتی طبقہ پر ایک سال کے منافع پر بلحاظ اس امر کے کہ اس سے پیشتر کے سالوں میں اس کو کس قدر خسارہ ہوا ہے انکم ٹیکس لگا دیا جائے حکومت برطانیہ کے فائننس ایکٹ مجریہ ۱۹۲۶ء کی دفعہ ۳۳ میں یہ امر قطعی واضح کر دیا ہے کہ ٹیکس دہندہ کو اپنے خسارہ پورا کرنے کے لئے ۶ سال کا عرصہ دیا جانا چاہئے اس فیڈریشن کی کمیٹی حکومت ہند کے اس بیان کے جواز کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ وہ مالی مشکلات کے باعث اس تجویز کو منظور نہیں کر سکتی جبکہ خود حکومت برطانیہ نے اپنی ملک کی تجارت و صنعت کی ترقی کے لئے اس کو ضروری سمجھا ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ حکومت ہند خود یہ تسلیم کرتی ہے کہ ہندوستان میں انکم ٹیکس کا قانون حکومت برطانیہ کے قانون انکم ٹیکس کے نمونہ پر مرتب کیا گیا ہے

اس فیڈریشن کی کمیٹی کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ دیگر ممالک کے قوانین انکم ٹیکس کی روشنی میں اس ملک کے قانون انکم ٹیکس کی جانچ کرے لیکن وہ یہ بتانے سے باز نہیں رہ سکتی کہ اس اصول کو ریاستہائے متحدہ امریکہ جیسی اہم حکومت تک نے منظور کر لیا ہے

اس حکومت نے یہ قاعدہ اپنے قانون انتظام انکم ٹیکس میں شامل کر لیا ہے

جو کہ ۱۹۲۸ء میں منظور کیا گیا تھا

ہندوستان کے موجودہ قانون انکم ٹیکس کا بہت سی حالتوں میں یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ یہ ٹیکس اصل سرمایہ پر وصول ہوتا ہے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے ہندوستانی تجارتی طبقہ کی یہ شکایت قطعی جائز اور مناسب ہے اس سے زیادہ ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے

کہ اس کے جواز کو دو سابق ممبران مالیات یعنی مرحوم سر باسل بلیکٹ اور سر جارج سسٹر نے بھی تسلیم کر لیا ہے ٹیکسوں کا قیام مناسب ہونا چاہئے اور ان کا اثر ہر طبقہ پر مساوی ہونا چاہئے گورنمنٹ اس سلسلہ میں ہندوستانی تجارتی طبقہ کے مطالبہ کو نامنظور کر کے ٹیکس کی قائمی کے ابتدائی اصول کی بھی صریح خلاف ورزی کی ہے

قانون انکم ٹیکس کی دفعہ (۴) ضمن (۲) کے ماتحت ان منافعجات پر بھی جو کہ ہندوستان سے باہر حاصل کئے جاتے ہیں اور بعد میں ہندوستان میں وصول ہوتے ہیں ٹیکس وصول کر لیا جاتا ہے ہر آدمی ایسی رقموں پر ٹیکس دینے سے اس طریقہ پر بچ سکتا ہے کہ یہ رقم ہندوستان میں نہ لائی جائے

بلکہ ہندوستان سے باہر ہی خسارہ پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے کام میں استعمال کر لی جائے کمیٹی یہ پسند نہیں کرتی کہ ہندوستانی خزانہ کو اس آمدنی سے محروم کر دیا جائے جو کہ اسے بیرون ہند سے حاصل شدہ منافع یا ان کے ٹیکسوں سے ہوتی ہے اور وہ سفارش کرتی ہے کہ موجودہ قانون انکم ٹیکس میں ایسی مناسب ترمیم کر دی جائے

کہ ہندوستان سے باہر حاصل شدہ آمدنی پر اسی سال ٹیکس وصول کیا جائے

جس سال کہ یہ آمدنی ہو خواہ یہ آمدنی ہندوستان میں لائی جائے یا نہ لائی جائے اور ہندوستان سے باہر جو خسارہ ہو اس کو منافع پر ٹیکس لگانے سے قبل پورا کرنے کا موقع دیا جائے

کمیٹی نے جہاں ہندوستان سے باہر کی حاصل شدہ آمدنی پر ٹیکس لگانے کی تجویز کی سفارش کی ہے وہاں وہ اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔

کہ ہندوستان میں قائم شدہ در آمد کا بر آمدی تجارت کرنے والے چند فرم انکم ٹیکس کی ادائیگی سے بچ جاتے ہیں

---

۴ چار ریونہ) ست نرائن صاحب (سنجیتی) ٹھاکر بدری سنگھ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے (بتارہ) ٹھاکر بینی سنگھ

تحصیل بلہور (ریانی) پنڈت سورج پرشاد دوبے (دھولسلار) پنڈت برج کشور مصرا (اودیٹھ) جگ جیون لال (ندیہا) مسٹر اگنی جی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ غیر مسلم حلقہ سے کانگریس کے ۱۱ امیدوار منتخب ہوئے ہیں۔

پولیس کانسٹبل ٹیکاپور میں ایک پولیس کانسٹبل چوری کے مال رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

خزانچی نے غبن کیا مسٹر گنگا نرائن خزانچی تحصیل بلہور کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے دو ہزار روپیہ غبن کر کے فرار ہو گئے تھے اب پولیس نے گرفتار کر لیا ہے

قتل ٹھاکر درگا سنگھ زمیندار گھوری کو اپنے مکان میں سوتے ہوئے کسی شخص نے قتل کر دیا

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کے انتخابات

کانپور میونسپل بورڈ کے انتخابات ۸ر و ۹ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو ہوں گے جس کے لئے زبردست جد و جہد ہو رہی ہے اس مرتبہ غیر معمولی طور پر ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں کہ جن کے متعلق وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا نہ معلوم کیسے یہ امر ان کے ذہن نشین ہو گیا ہے کہ ہم کو بھی میونسپل کمشنر ہونا چاہئے۔

معلوم یہ ہوا ہے کہ ان اصحاب نے اس خیال کے آنے سے پہلے اس پر کبھی غور بھی نہیں فرمایا کہ ہم میونسپل بورڈ میں جا کر کیا کریں گے؟

حقیقت یہ ہے کہ میونسپل بورڈ سیلف گورنمنٹ کا ایک راستہ ہے اور اس کے لئے ایسے دل و دماغ کے اصحاب کی ضرورت ہے جو کہ شہر اور اہل شہر کی تمام ضروریات جو نہایت عمدگی سے چلانے اور سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہوں میونسپل بورڈ کے لئے اس کی ہرگز ضرورت نہیں کہ فلاں شخص فلاں برادری یا فلاں وارڈ کا رہنے والا ہے بلکہ اہل شہر کا قومی و ملکی یہ فرض ہے کہ وہ امیدواروں میں سے ان اصحاب کو منتخب کریں

جو کہ ملکی و شہری مسائل کو سمجھنے کی پوری اہلیت رکھتے ہوں تاکہ وہ بورڈ میں جا کر شہر کی تمام ضروریات کو بدرجہ اتم پورا کر سکیں

ہمکو اہل شہر سے پوری توقع ہے کہ وہ غلط اور خود غرضانہ پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہو کر اپنے اپنے وارڈ سے ایسے امیدوار کو منتخب کریں۔ جو کہ اچھا دل و دماغ اور قابلیت رکھنے والا ہو اور شہری ضروریات کو میونسپل بورڈ میں جا کر نہایت عمدگی سے پیش کرنے کی اہلیت رکھتا ہو

ہز اکسیلنسی گورنر

ہز اکسیلنسی سر ہری ہیگ گورنر صوبجات متحدہ مع لیڈی ہیگ صاحبہ ۲۹ر نومبر کو کانپور تشریف لائے اور ۲ر دسمبر کی صبح کو الہ آباد تشریف لے گئے

ہز اکسیلنسی گورنر نے دوران قیام میں پرنس آف ویلز اسپتال کا معائنہ فرمایا اور بعض مریضوں سے بھی گفتگو فرمائی امپرومنٹ ٹرسٹ کے بعض رقبوں کو بھی ملاحظہ فرمایا اور کانپور الکٹرک سپلائی کا پاور ہاؤس بھی ملاحظہ فرمایا اور کانپور کلب میں ٹینس میں بھی شرکت فرمائی اور سینٹ اینڈ ریوز دفتر میں بھی شریک ہوئے اور شہر کے بعض معززین کو بھی شرف ملاقات بخشا

میونسپل بورڈ

۴ر دسمبر کو کانپور

میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا پنڈت سری رتن شکلا نے یہ تجویز پیش کی کہ کانپور میونسپل بورڈ کو کانگریس کی گولڈن جوبلی میں روپیہ دینا چاہئے اس تجویز کی تائید میں پنڈت دکھر دیال بھٹ نے کہا کہ بورڈ کو اس طرح روپیہ خرچ کرنے کا حق نہیں ہے، اور مسٹر رائن نے تجویز پیش کی کہ یہ معاملہ آئندہ بورڈ کے لئے ملتوی کر دیا جاوے اس پر پنڈت سری رتن شکلا نے کہا کہ جوبلی ۲۸ر دسمبر کو ہو گی اور اس وقت تک ممکن ہے کہ نئے بورڈ کی میٹنگ نہ ہو مگر اس پر بھی بورڈ نے کثرت آراء سے مسٹر رائن کی تجویز کو منظور کر لیا

دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انتخابات کے سلسلے میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ پولنگ اسٹیشنوں کے حدود میں ۲ میل تک کوئی شخص لاٹھی وغیرہ لیکر نہیں آسکتا ہے

بغیر مقابلہ انتخاب غیر مسلم وارڈ نمبر ۱۶ سے لالہ رام نرائن گرگ بلا مقابلہ میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو گئے اسوقت تک پانچ مسلمان اور دو ہندو بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں

مسٹر پنتھ مسٹر گوبند راؤ پنتھ ایم ایل اے ۵ر نومبر کو کانپور تشریف لائے اور آپ کا شاندار جلوس نکالا تلک ہال میں کانگریسی امیدواروں کی موافقت میں آپ نے ایک تقریر بھی فرمائی

سخت سزائیں مسماۃ موہن و مسماۃ رادھا ساکن موہال لوٹی کو بھگانے کے جرم میں مہا دیو چوبے کو ۳ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے

سوری لال چمار کو آگ لگانے کے جرم میں ۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے

ملزم نے میکو چمار کے گھر میں آگ لگائی تھی جس سے ۱۲ مکانات جل گئے تھے

حکام مولوی سید رفعت علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور تشریف لے آئے ہیں۔

مسٹر گوپی کرشن ہنڈو ڈی ایس پی کا تبادلہ فیض آباد کو ہوا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات ۳ و ۴ دسمبر کو ہو گئے جسمیں مندرجہ ذیل اصحاب کے منتخب ہونے کی امید ہے:۔

مسلم حلقہ انتخاب بلہور اور بھوگنی پور سے چودھری عطرت حسین اور میر حامد علی بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں بقیہ حلقوں سے مندرجہ ذیل اصحاب کے منتخب ہونے کی امید ہے (سکندرہ) سے مسٹر روح اللہ شاہجہانپور سے حاجی قمر الدین (ڈانپور) سے مسٹر محمد بخش ڈگھام پور سے بشیر علی (اکبرپور) سے شیخ سجاد حسین اور ڈیرہ پور سے مسٹر عمر خاں

غیر مسلم حلقہ انتخاب

تحصیل کانپور (بدھنو) ٹھاکر جنگ بہادر عرف منی سنگھ (سرسول) پنڈت رام شنکر عرف بھلو (بالی) ٹھاکر نین سنگھ (کلیان پور) پنڈت رام کمار او ستھی وکیل

تحصیل اکبرپور (اکبرپور) بابو مہیش پرشاد نگم (رنیا) ٹھاکر شیو نانک سنگھ (شیولی) ٹھاکر بلکھے سنگھ (رگودا) پنڈت کشوری لال

تحصیل ڈیرہ پور (ابی پارہ) ٹھاکر گلال چند سنگھ (رسول آباد) ٹھاکر لالہ سنگھ (ڈیرہ پور) ٹھاکر گھنشام سنگھ (منگل پور) ٹھاکر راجندر بہادر سنگھ

تحصیل بھوگنی پور (بھوگنی پور) مسٹر رام سروپ گپتا ایم اے (ڈیہہ) ٹھاکر شیو رام سنگھ (شاہجہانپور) مسٹر گنگا چرن (سکندرہ) بیج بہاری مہرو تیرا تحصیل گھاٹم پور (ساڑھ) منشی سنگھ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں ۔ ۴ جو

سبد گل

اس سال امن کا نوبل پرائز کسی کو نہیں دیا گیا سخت بے انصافی ! سولینی بہادر اس کے مستحق تھے کیونکہ ان ہی کی بدولت دنیا میں امن کا چرچا رہا۔

ایک معاصر تجویز کرتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن کو ایک پرانے زخم پر اس طرح مرہم رکھنا چاہیئے۔ کہ چلتے چلاتے مہاتما گاندھی سے ملتے جائیں ؎

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

جاپانی اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ شمالی چین میں ایک حکومت خود اختیاری قائم کر دیں اور صوبہ جات چاہار شانتی۔ اور شان ٹنگ کو ایک سنٹرل ریشن کی شکل دیدیں۔

غالباً انہوں نے یہ ترکیب انڈیا ایکٹ سے سیکھی ہوگی

برطانوی پارلیمنٹ کے انتخاب میں ۶۵ عورتیں کھڑی ہوئی تھیں جن میں سے صرف ۹ کامیاب ہوئیں حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ وہاں عورت ووٹروں کی تعداد مرد ووٹروں سے کہیں زیادہ ہے۔

شاہ جارج (یونانی) دوبارہ تخت نشین ہوئے ہیں لیکن اس تخت کو پھولوں کی سیج نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ کانٹوں کا بچھونا ہے آپ نے سب سے پہلے تو اپنے بلانیوالے جنرل کونڈیلس کی مرضی کے خلاف اپنی مخالف پارٹی کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا اس کے بعد اعلان کیا کہ میں معاہدہ بلقان کا حامی ہوں گا یعنی یوگوسلاویہ یونان ترکی اور رومانیہ کے اتحاد کا علمبردار رہوں گا

پانچ دن کی بادشاہت کے یہ دو کارنامے !
اب بتائیے تازہ انقلاب تک اور کتنے کی کسر باقی رہی

معلوم ہوا ہے کہ انڈیا بل کی تیاری میں سر سیموئل ہور کو اتنا نقصان ہوا کہ بالآخر سر سیموئیل ہور کو بخار آ گیا اور وہ چھٹی لینے والے ہیں اگر سر سیموئیل ہور جیسی عظیم ہستی پر انڈیا ایکٹ کا یہ اثر ہوا تو پھر ہندوستانیوں کو اس ایکٹ کے نام سے بخار کیوں نہ آئے

سنگاپور کی ایک خبر ہے کہ ایک ہاتھی نے ریل گاڑی روک لی.... مغرب پر مشرق کی فتح۔

جدید اصلاحات کے ماتحت ایک نیا صوبہ اڑیسہ کا قائم ہونے والا ہے جس کے گورنر مسٹر ہبک ہوں گے اس صوبہ کے لئے ایک ڈائرکٹر تعلیمات کے تقرر کا مسئلہ زیر غور تھا چنانچہ گورنر صاحب موصوف نے چار ہندوستانی مستحقین کا حق نظر انداز کر کے ایک یورپین مقرر کر دیا

معلوم ہوا ہے کہ غلام قوم کے چار حاکم قوم کے ایک کے برابر بھی نہیں ہوتے۔

ایک تو زخم لگایا دوسرے اس پر نمک پاشی کی گورنر صاحب اس تقرر کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اڑیسہ والے ایک یورپین کو زیادہ پسند کرتے ہیں بمقابلہ ایک غیر اڑیسہ والے کے"

ادب لطیف

ایفائے وعدہ

از جناب نجم صدیقی رودولوی

آندھی کتنے زوروں میں چل رہی ہے۔
سمندر میں طوفان آرہا ہے۔
تاریک رات ہے۔
آسمان پر بادل کے ٹکڑے ہوا کے دوش پر اڑتے چلے جارہے ہیں۔
بجلی کڑک رہی ہے۔
ہوا میں بھی متلاطم سمندر کی سی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔

تارے بھی سب بادلوں کی آغوش میں روپوش ہو گئے۔
چاند کا پتہ نہیں۔
اُف کیسی تاریک رات ہے۔
سمندر کی خوفناک لہریں کلیجہ دہلائے دیتی ہیں۔
لیکن مجھے اپنے محبوب کی وعدہ گاہ پر جانا ہے۔

کشتی شکستہ ہے۔
ناخدا کا پتہ نہیں
طوفان بادوباراں زوروں پر ہے۔
لیکن میں اُس پار ضرور جاؤں گی ؟

سمندر کی ہولناک موجیں
طوفان بادوباراں
آندھی کا زور
بجلی کی کڑک
رات کی عالمگیر تاریکی
میری کشتی کو اُس پار جانے سے روک نہیں سکتی
اس لئے کہ
"محبت کا دیوتا" میری کشتی کا ناخدا ہے۔

حکومت پنجاب کا اعلان

لاہور یکم دسمبر حکومت پنجاب نے حکومت ہند کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ صورت حالات قابو میں ہے اکے دکے حملے جاری ہیں

اب تک دو اشخاص کے قتل ہونے کی اطلاع ملی ہے لیکن مجروحین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ابھی تک صحیح پتہ نہیں لگ سکا

شہر میں فوج کے دو دستے پہلے سے تعینات تھے انکی تعداد میں تین سو کا اضافہ کر دیا گیا ہے پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے آگ لگانے کا صرف ایک واقعہ ہوا ہے بھاٹی گیٹ میں ایک دوکان کو جو کہ مندر کے قریب ہے آگ لگادی گئی مگر پولیس نے جلد ہی صورت حالات پر قابو حاصل کر لیا یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ ایک ہجوم نے آریہ سماج گرودت بھون پر حملہ کر دیا اگر گرودت بھون کے کارکنوں سے لڑائی میں چھ اشخاص مجروح ہوئے چالیس اشخاص کے مجروح ہونے کی اطلاع ملی ہے تازہ ترین اطلاع ہے کہ شام کیوقت صورت حالات نمایاں طور پر بہتر ہوگئی ؏

عالم نسواں

ایک یورپین خاتون حبشی عورت بیوی کی حیثیت سے

تہذیب و تمدن کا جو مغربی معیار ہے اُس کے مطابق حبشی قوم کا پسماندہ اور غیر مہذب قرار دیا جاتا ہے لیکن دنیا کے مختلف ممالک کی سیاحت کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ حبشیوں کی ازدواجی زندگی سب سے زیادہ خوشگوار ہے۔ اور اُن کے گھر حقیقی اعتبار سے جنت کے نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ ان ازدواجی مسرتوں کا راز حبشی عورتوں کی حیرت انگیز وفاداری اور شوہر پرستی میں پوشیدہ ہے ایک حبشی عورت شوہر کو اپنی تمام امیدوں کا مرکز سمجھتی ہے اور اسے ہر وقت خوش رکھنا چاہتی ہے۔

ساتھ ہی جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ حبشی عورت اپنی تمام شوہر پرستیوں کے بعد اس قدر آزاد ہے کہ دنیا کی بہت کم عورتیں ان کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ تو ہماری حیرت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہر لڑکی منزل شباب میں قدم رکھتے ہی بالکل آزاد ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کے والدین بھی اس کو کہیں شادی پر مجبور نہیں کر سکتے۔ شوہر کے انتخاب کا حق عورت کو حاصل ہوتا ہے۔ بچوں کی ولایت عورت کو تفویض ہوتی ہے وہ اپنے دوستوں سے ملنے جلنے کے لئے بالکل آزاد ہوتی ہے وہ طلاق بآسانی حاصل کر سکتی ہے اور اپنی مال و اسباب کی خود ہی مالک قرار دی جاتی ہے۔ یہ تو ممکن ہے کوئی لڑکی خود ہی شادی سے انکار کرے لیکن جب اُس کی شادی ہو جائے تو وہ تمام حقوق حاصل ہونے پر بھی شوہر کی پرستش کو درجہ ایمان دیتی ہے۔ اور شوہر کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کو بھی حقیر سمجھتی ہے۔

حبشی عورت عام طور پر اپنے شوہر کو "تولیطا" (مالک) کہہ کر پکارتی ہے اور اُس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شوہر کو خوش رکھے۔ شام کو جب شوہر مکان واپس آتا ہے تو وہ سایہ کی طرح اُس کے ساتھ رہتی ہے اُس کے تفریحی مشاغل میں حصہ لیتی ہے پرلطف باتوں سے اُس کا دل بہلاتی ہے۔ اُس کی تفریح کے لئے اپنی سہیلیوں کو بلا لیتی ہے اور بات بات پر پوچھتی ہے "مالافیانی تولیطا" میرے مالک تم خوش تو ہو"۔ اگر شوہر کبھی اُس کے جواب میں "مالافیانی" مسکرا کر (بہت خوش) نہ کہدے تو وہ بچوں کی طرح منھ ڈھانپ کر روتی ہے۔ دو دو دن کھانا نہیں کھاتی۔ اور اپنی زندگی کو اسوقت تک ناکام سمجھتی ہے جب تک کہ اُسکا شوہر یہ نہ کہہ دے کہ میں بہت خوش ہوں۔

حبشیوں میں طلاق کی رسم بھی بہت پرلطف ہے بالعموم طلاق کی پہلی نشانی اسی بات کو سمجھا جاتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی سوال کے جواب میں اُس سے یہ نہ کہے کہ میں بہت خوش ہوں۔ اگر شوہر کی زبان سے بھوایہ "مالافیانی" کا فقرہ نہ نکلے تب تو خیر کوئی بات نہیں ہے وہ اپنی بیوی کو اشکبار دیکھ کر فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا ہے لیکن اگر درحقیقت شوہر اپنی بیوی سے ناخوش ہے تو وہ اُس کے بستر پر تیل کی ایک بوتل رکھ دیتا ہے بیوی تیل اپنی سر میں لگاتی ہے اور زار و قطار روتی ہوئی شوہر کے سامنے آکر دست بستہ وہی سوال کرتی ہے کہ میرے مالک تم بہت خوش ہو" اگر شوہر کا دل اب بھی نہ پسیجے تو وہ جواب میں منھ پھیر لیتا ہے اور عورت بغیر کسی مزید اصرار کے گھر سے رخصت ہو جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

دن رات کا ٹائم ٹیبل

از جناب نورالدین خاں

کسی ڈاکٹر کا قول ہے کہ "درندوں کے ساتھ سوؤ اور پرندوں کے ساتھ جاگو" یعنی جلد سویا کرو۔ اور جلد اٹھا کرو روزانہ علی الصباح اٹھ کر سب سے پہلے مقررہ وقت پر پاخانے جاؤ۔ ہاتھ منھ تازے پانی سے صاف کرو۔ دانتوں کے لئے نیب کی مسواک تمام منجنوں سے زیادہ مفید اور بہتر ہے اس مسواک کے کرنے سے بگڑا ہوا ہاضمہ درست ہو جاتا ہے قوت بینائی بڑھتی ہے اس کے سوا یہ دانتوں کے دق کے جراثیم کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اگر موسم گرما ہو تو سڑک یا باغ میں چہل قدمی کے لئے جاؤ۔ کسی کھلی ہوئی جگہ پر کھڑے ہو کر دس پندرہ منٹ خوب گہری سانسیں لو۔

سانس لیتے وقت اس امر کا ضرور لحاظ رکھو کہ سانس ہمیشہ ناک سے لو اور آہستہ آہستہ اندر کھینچو۔ اور آہستہ آہستہ خارج کرو۔ چہل قدمی کے واسطے کم از کم ایک میل ضرور جاؤ۔ اس کے بعد گھر واپس آکر معمولی کثرت کرو۔ مگر اسی قدر کہ تم کو تکان محسوس نہ ہو۔ اب اسکول کا دیا ہوا کام کرو تاکہ اس درمیان میں تمہارے جسم کا پسینہ خشک ہو جائے۔ اور کثرت کرنے سے تمہارے جسم میں جو زائد حرارت پیدا ہوگئی ہے وہ کم ہو جائے جب دیکھو کہ جسم کی گرمی حسب معمول حالت پر ہے تب تازہ پانی سے گرم اور بند غسل خانے میں غسل کرو کیونکہ کھلی ہوئی جگہ میں اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ غسل کرنے کے بعد جسم کو کسی کھردرے کپڑے سے پونچھ ڈالو۔

غسل کرنے کے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد کھانا کھاؤ۔

کھانا کھانے میں سب سے پہلے اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ غذا ثقیل نہ ہو۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ اور منھ کو خوب اچھی طرح سے صاف کرو۔ لقمہ چھوٹا بناؤ۔ ہر لقمہ کو کم سے کم ۳۲ مرتبہ چباؤ تاکہ غذا خوب باریک ہو جائے۔ اور اس میں قدرت کا عطا کیا ہوا لعاب دہن خوب مل جائے۔ شکر ملے ہوئے دودھ کو کھانے کے درمیان استعمال کرو۔ گوشت اور انڈوں سے پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ ان اشیا کے کھانے سے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے۔ جب ایک دو لقمہ کی اشتہا باقی رہ جائے اُسوقت کھانے سے ہاتھ کھینچ لو۔ یہ تندرست رہنے کا بہترین اصول ہے کھانے سے فراغت کر کے دانتوں کو خوب صاف کرو تاکہ اُن میں غذا کا کوئی ریزہ نہ رہ جائے۔ صبح کا کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کرنا چاہئے۔ اس کے بعد اسکول جاؤ۔ راستہ میں ہمیشہ اپنی بائیں جانب چلو۔ جسم بالکل سیدھا رہے ٹھوڑی نیچے کی جانب۔ اور بازو پیچھے کی طرف رہیں۔ جب بیٹھو تو ہمیشہ سیدھے بیٹھو۔

ہاف ٹائم میں ہمیشہ سیب سنگترہ وغیرہ پھل کھاؤ۔

اسکول ختم ہونے کے بعد کسی کھیل میں ضرور شریک ہوا کرو۔ اور خوب ہنسو۔ رات کا کھانا کھا کر کچھ دیر چہل قدمی کرو۔ اس کے بعد اسکول کا کام کرو۔ رات میں کم سے کم تین گھنٹے پڑھو۔ تاکہ تم کو دس گھنٹہ سونے کے لئے مل جائیں۔ جب بستر پر جاؤ تو لیمپ کو بجھا دو۔ تمام دروازے اور کھڑکیاں کھول دو۔ پہلے داہنی کروٹ۔ پھر بائیں کروٹ لیٹو۔ سوتے وقت سر ہمیشہ باہر رکھنا چاہئے اور پیروں کو اندر تاکہ سر سرد اور پاؤں ٹھنڈے رہیں۔

پردۂ فلم

صورت طرازی یا میک اپ

از علی حسین صاحب آئی ایم سی

بسلسلۂ گذشتہ

زیادہ عرصہ تک دھوپ میں کام کرنے کے بعد اداکار کا چہرہ پژمردہ سا ہو جاتا ہے اسکو تازگی بخشنے کیلئے جب اسکا کام ختم ہو جائے تو اُسکے آ . . . ALUM WATER (پھٹکری) سے منہ دھو ڈالنا چاہیئے۔ صورت طرازی کے وقت چہرہ ایک وصاف رکھنا چاہیئے۔ ایکٹر کو چاہیئے کہ ہر صورت میں ہلکا پینٹ کرے اور خوبصورتی بڑھانے کے لئے فیکٹرز گریس پینٹ استعمال کرنا چاہیئے۔

پینٹ کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پینٹ کرتے وقت انگلیوں کو آہستہ آہستہ حرکت دینا چاہیئے۔ جس اداکار کی جلدی ساخت خشکی مائل یا چکنی خشکی مائل ہوگی اُسپر میک اپ کا اثر مشکل سے ہوگا۔ ایسی پوست پر . . . پرونیشنگ کریم کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اسلئے کہ وہ خشکی میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔ اور ایسی جلد والے کو چاہیئے کہ وہ محض کولڈ کریم ہی کا استعمال کرے۔ (یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ پرونیشنگ کریم صرف ناک ہی پر لگایا جاتا ہے) جن لوگوں کے چہرے کی کھال چکنی ہو وہ حضرات پرونیشنگ کریم کا استعمال کر سکتے ہیں۔

ممثلائیں زیادہ تر خوبصورتی کے لئے پوڈر کا استعمال کرتی ہیں۔ لیکن بعض بعض اسکے خلاف بھی ہیں۔ وہ غازہ "WET PAINT" استعمال کرتی ہیں۔ لیکن پاوڈر کی بہ نسبت غازہ کا پینٹ زیادہ مشکل امر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے پینٹ نہ کریں بلکہ اس کام کو کسی ماہر فن اور تیز دست آدمی سے لینا ضروری ہے اگر وہ خود پینٹ کریں گی تو بجائے خوشنمائی کے چہرہ بدنما ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر دن کے وقت پوڈر اور رات کے وقت غازہ پینٹ کیا کریں تو زیادہ بہتر ہوگا گورے آدمی کے لئے سفید پوڈر اور کالے آدمی کے لئے "SUNLIGHT PAINT" زیادہ مفید ہوتا ہے۔

اگر جسم کے کسی عضو کو ابھرا ہوا دکھانا مقصود ہے تو ہائی لائٹ یعنی ہلکا رنگ استعمال کرنا چاہیئے۔ ان دونوں مذکورہ بالا عملوں کے واسطے GREY یا کالا رنگ یا DARK BROWN استعمال کرنا چاہیئے۔

ناک کو موٹی دکھانا مقصود ہے تو ہائی لائٹ اور اگر چوڑی دکھانا مقصود ہے شیڈ اور اگر پتلی اور نکیلی دکھانا مقصود ہے تو ناک کے بانسے پر ہائی لائٹ کلر بہت ہلکا ہلکا لگا لینے کے بعد اس کے گرد و نواح پر بھورے یا لال و بھورے (مرکب) رنگ کا شیڈ دیکر جلد کی سطح سے برابر کر دو۔ اگر بھوؤں کو بالکل اڑانا مقصود ہے تو اُن کے واسطے یہ کیا جائے کہ اُن کو استرے سے مونڈا جائے۔ بلکہ اس کے واسطے ایک خاص قسم کی نوزپٹی NOSE PATTI منگائی جاتی ہے اُسکو کاٹ کر بھوؤں پر چپکانے کے بعد اس کے اردگرد گراونڈ کلر لگا دینا ضروری امر ہے۔ اگر کسی اداکار کو پوپلا بننے کی ضرورت پڑ جائے تو اُس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی ڈاکٹر سے اپنے سارے دانت نکلوا ڈالے بلکہ اس مطلب کے لئے بھی ایک خاص قسم کا مرکب آتا ہے ※

اقوال زریں

اپنی جیب میں ایک پیسہ ہونا ملک میں ایک دوست کے ہونے سے اچھا ہے۔

سچے آدمی کو ہوشیار بھی رہنا چاہیئے۔

حق پرست کے لئے کوئی کتاب اور کسی کی رائے حجت نہیں ہوتی۔

قسمت جس چیز کو حاصل نہیں کر سکتی اُسے محنت حاصل کر لیتی ہے۔

انسانی فطرت میں یہ بات داخل کی گئی ہے کہ اس کا کوئی رفیق ہو۔ اسی لئے اُس کا دل ہمیشہ دوستوں کا متلاشی رہتا ہے

※ جسکا نام بدیک ٹوتھ انامل ہے۔ جس دانت کو غائب کرنا مقصود ہو تو اسپر نہایت احتیاط سے لگا دو۔ دیکھنے والا کبھی امتیاز نہ کر سکے گا۔ اگر کسی جوان مرد کو بوڑھے کا کیرکٹر کا انجام دینا ہے تو اُسکو چاہیئے کہ پہلے اپنے چہرے پر گراونڈ کلر لگا لے۔ اور اپنے ہونٹ اور رخسار دونوں کی کھال کو سکیڑ کر ایک بڈھے کی شکل بنا دے البا کرنے سے خود بخود اس کے چہرے پر جھریاں پڑ جاویں گی۔ بعد ازاں ان ہی مصنوعی جھریوں پر ڈرامالوگراف پنسل سے خط کھینچکر چہرے کو اصلی حالت میں تبدیل کر لے۔ اسیطرح مصنوعی ڈاڑھی و مونچھیں اور بھویں وغیرہ بنانے کے واسطے انگلش وضع کے CREPE HIAR بہتر ہوتے ہیں جو قریب قریب ہر رنگ کے مل سکتے ہیں۔ "کریپ ہیر" سیدھے اور چمکدار ہونا چاہیئے۔ ڈاڑھی مونچھ اور بھویں وغیرہ کا میک اپ اس شخص کا اچھا آئے گا جس کی قینچی کی تراش اچھی ہوگی۔ تراشتے وقت بالوں کی اونچان اور نیچان کا خیال رکھنا ضروری ہے اور بالوں کو زیادہ تر اسپرٹ گم سے چپکانا چاہیئے۔ مونچھیں لگانے کے بعد اگر اُن کو تاؤ دینا مقصود ہے تو اُسپر MUSTACH WAX لگانے سے مونچھیں کھڑی ہوتی ہیں۔ کالے بالوں کو سفید بالوں سے تبدیل کرنا چاہئے تو اس کام کے لئے وہائٹ ماسکو بڑی کارآمد چیز ہے جب اداکار یا اداکارہ کا کام ختم ہو جائے اور میک اپ کو صاف کرنا مقصود ہو تو اُسکو چاہیئے کہ تشکیل شدہ حصہ پر کولڈ کریم اچھی طرح لگا کر تولیہ سے خوب رگڑ کر پونچھ ڈالنے کے بعد صابن اور گرم پانی سے دھو ڈالے۔ اب میں اپنے مضمون کو چند مختصر الفاظ کیساتھ ختم کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ فن میک اپ وہ چیز ہے جس سے کہ علمی صنعت کی ابتدائی ایک وہ اداکار جو فن میک اپ سے اچھی طرح واقف ہے کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا یہ ایک ایسا فن ہے کہ جس سے تمثیل نگار کو پہلے ہی پہل سامنا پڑتا ہے اس فن میں انگریزی اداکار نہایت ماہر نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ان کو میک اپ کی اتنی ضرورت نہیں پڑتی جتنی کہ ایک ہندوستانی ایکٹر کو۔ کیونکہ وہ قدرتی طور پر خوبصورت ہوتے ہیں پھر بھی وہ فن میک اپ سے اتنی دلچسپی رکھتے ہیں کہ ان کا مقابلہ ایک ہندوستانی ماہر فن کبھی نہیں کر سکتا۔

موج تبسم

منیجم (سیٹھ سے) اگر آپ حکم دیں تو دفتر کے تمام ردی کاغذات جلا دوں۔

سیٹھ ۔ ہاں جلا دو! کیوں کہ بہت سی جگہ ان سے رکی پڑی ہے۔ مگر جلانے سے پہلے تمام کاغذات کی نقلیں لے لینا۔ ممکن ہے کہ کسی کاغذ کی ضرورت پیش آ جائے

داروغہ! تم نے صاحب بہادر کی جیب میں ہاتھ کیوں ڈالا۔

چور! حضور میں مارے سردی کے کانپ رہا تھا اس لئے میں نے مٹھی گرم کرنے کے لئے ان کی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔

"تم بہت پریشان نظر آتے ہو"

"ہاں! میں بہت پریشان ہوں"

"کیوں؟"

عینک گم ہو گئی ہے اب جب تک میں آنکھوں پر عینک نہ ہو۔ میں اُسے ڈھونڈھ بھی نہیں سکتا۔

کل ہمارے ہمسایہ کے گونگے بہرے میاں بیوی میں بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ مگر میرے شوہر نے پہنچتے ہی لڑائی بند کرا دی۔

کس طرح!

اُنہوں نے اُن کے گھر کی روشنی گل کر دی

دلچسپ معلومات

سمندر کے پانی میں سونا

سائنسدانوں نے تخمینہ کیا ہے کہ سمندر کے پانی میں تقریباً ۱۲ کھرب اونس سونا گھلا ہوا ہے۔ یہ مقدار اس قدر کثیر ہے کہ سونے کو کسی طریقہ سے علیحدہ کر کے روئے زمین کے باشندوں پر تقسیم کیا جائے تو ہر متنفس کے حصہ میں تقریباً ۶ اونس سونا آئے گا۔ لیکن سمندر کے پانی میں محلول شدہ سونے کو علیحدہ اب تک کرنے کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہو چکی ہیں۔ اس وجہ یہ نہیں کہ سونے کو پانی سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کوشش میں جو روپیہ صرف ہوتا ہے وہ خود سونے کی قیمت سے بہت زیادہ ہے۔

متکلم اخبارات

ہسپانیہ میں فونوگراف کی قسم کی ایک مشین تیار کی گئی ہے۔ جسکا نام "فوٹو لیٹو فون ہے" اسمیں اخبارات کے مضامین اور خبروں کے تازہ بتازہ رکارڈ بجائے جا سکتے ہیں۔ خبروں کے رکارڈ گراموفون کے عام رکارڈوں کی طرح محنت سے تیار نہیں کیے جاتے بلکہ فوٹو الکٹرک سل کے ذریعہ نہایت آسانی سے کوڑیوں کے مول چھاپ لیے جاتے ہیں۔ اس میں رکارڈ بجانے کے لیے سوئی استعمال نہیں کی جاتی بلکہ فوٹو لی ہوئی آواز پر ایک خاص قسم کی روشنی پڑتی ہے اور اس سے آواز پیدا ہو جاتی ہے۔

افسانہ

آئینہ

ایک فرانسیسی شاہکار ادیب

پوری سلطنت میں کہیں ایک بھی آئینہ نہ تھا دیواروں پر لٹکائے جانے والے دستی اور سنگھار دان والے غرضکہ تمام آئینے ملکہ کے حکم سے کچل کچل کر پھینک دئے گئے تھے اگر کسی کے مکان سے آئینہ کا ذرا سا ٹکڑا بھی مل جائے تو اس کے لئے سزائے موت مقرر تھی

اس عجیب و غریب حکم کا سبب یہ تھا کہ ملکہ اس قدر بدصورت تھی کہ اس کے سامنے چڑیل بھی جنت کی حور یا کوہ قاف کی پری معلوم ہوتی تھی نہ وہ آئینہ میں اپنی بھونڈی شکل دیکھنا گوارا کر سکتی تھی اور نہ اسے یہ منظور تھا کہ دوسری عورتوں کو اپنی خوبصورتی کا احساس ہو اور وہ اپنے آپ کو ملکہ کے مقابلہ پر حسین سمجھیں

جھرنوں اور سوتوں میں پتھریلی سرزمین کی وجہ سے منہ دیکھنا دشوار تھا اور کنوئیں اتنے گہرے تھے کہ چہرے کا عکس نظر نہ آتا تھا سلطنت کی خوبصورت لڑکیوں کے لئے یہ شاہی حکم مصیبت کبریٰ تھا یہ مانا کہ ملک میں حسن پرستوں کی کمی نہ تھی اور ان کے بناؤ سنگھار اور حسن و جمال کی تعریفیں ان کے عشاق کرتے تھے لیکن بغیر آئینہ کی مدد کے وہ خود اپنے حسن جانستاں کا نظارہ کسی طرح کر سکتی تھی اور سب سے بڑی دشواری یہ تھی کہ وہ اپنے نازک ہونٹوں پر سرخی اور بالوں میں گلاب کس طرح لگاتیں ؟ اپنی زیبائش و آرائش کے لئے اب انھیں اپنے عاشقوں کی امداد طلب کرنا پڑتی تھی اور یہ انسانی فطرت کا قانون ہے کہ عشاق اپنی خدمت کی کچھ نہ کچھ قیمت وصول کر لیں چاہے وہ ایک بوسہ ہی کیوں نہ ہو

اسطرح سلطنت میں آئینہ کا وجود مٹ جانے سے خوش جمال عورتوں کا کبر و ناز آہستہ آہستہ مٹ رہا تھا

وہ شہر کی ایک حسین دوشیزہ تھی لیکن اسے اپنے حسن کا حال صرف اپنے پرستاروں کی زبان سے معلوم ہوا تھا ایک نوجوان کو اس سے زیادہ محبت تھی اور وہ بھی اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی نوجوان اپنی محبوبہ کی نرگسی آنکھوں اور گلاب کی پنکھڑی کو شرما دینے والے ہونٹوں کے نقشے زبان سے کھینچ کھینچ کر جب آئینہ کے فرائض انجام دیتا تھا تو اسکا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا۔

اس لئے نہیں کہ اپنے عاشق کی درخواست نکاح پر اسے غصہ آتا تھا وہ مسکراتی تھی اس لئے نہیں کہ اسے اپنے عاشق سے انکار کی جرات نہ تھی بلکہ وجہ یہ تھی کہ ملکہ کے کانوں تک اس کے حسن کا شہرہ پہنچ چکا تھا ملکہ نے ایک مرتبہ اسے بلا کر دیکھا اور اس کی اور اس کی رعنائیوں کو ناپسند کیا۔

شادی کی معینہ تاریخ سے دو تین دن پیشتر کی بات ہے دوشیزہ نے اپنے منگیتر کی زبان کے آئینہ میں اپنے حسن کا جلوہ دل بھر کر دیکھا تھا وہ بادۂ شباب کے نشہ میں جھومتی ہوئی کہیں جا رہی تھی پیچھے سے ایک بڑھیا نے خدا کے نام پر اس سے کچھ طلب کیا وہ ٹھٹھکی بڑھیا لپک کر آگے آئی اور دوشیزہ کی صورت دیکھتے ہی چیخ مار کر اس طرح زمین پر گر پڑی جیسے اس کو سانپ نے ڈس لیا ہو

بڑھیا نے مرتعش آواز سے کہا "اے خدا میں یہ کیا دیکھ رہی ہوں" دوشیزہ نے گھبرا کر پوچھا "خیر تو ہے کیا بات ہے کیوں گھبرا رہی ہو تم نے ایسی کیا چیز دیکھی ؟"

بڑھیا نے منہ بنا کر جواب دیا "دنیا کی سب سے بدصورت لڑکی"

دوشیزہ نے حسرت سے پوچھا "کہاں ہے ؟"

بڑھیا نے جواب دیا "تم ہو"

دوشیزہ نے مسکرا کر کہا "بڑی بی شاید تمہیں نظر نہیں آتا میں تو بدصورت نہیں ہوں شہر میں ایک عورت بھی حسن و جمال میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتی"

بڑھیا بولی "بدنصیب لڑکی۔ تو کس مغالطہ میں گرفتار ہے میری اتنی عمر ہوئی آج تک میں نے تجھ سے زیادہ بدصورت لڑکی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی"

دوشیزہ نے جھلا کر کہا "بڑھیا تو سٹھیا گئی ہے اری مجھے بدصورت کہتی ہے۔ مجھے ؟"

بڑھیا نے حقارت سے ہنس کر اپنی راہ لی۔

دوشیزہ فرط غم سے رونا شروع کیا اور روتے روتے اس کی آنکھیں سوج گئیں

سب بیکار تھا...... دوشیزہ کو سمجھانا بجھانا سب بیکار تھا۔

"میں بدصورت ہوں"...... میں بدصورت ہوں"....

یہی آواز اس کے دل سے اٹھ کر اسے بےچین کر دیتی تھی ہر وقت لسے رونے سے کام تھا دن تڑپتے گزرتا راتوں کو نیند نہ آتی کھانا پینا چھوٹ گیا تھا

اسکے گھر والوں نے سمجھایا اس کے منگیتر نے سمجھایا کہ تم خوبصورت ہو اور درحقیقت نہایت خوبصورت ہو لیکن دوشیزہ کو کسی طرح یقین نہ آتا تھا شادی کی تاریخ گزر گئی تھی منگیتر جب اس سے نئی تاریخ کے تعین کے لئے کہتا تو وہ جواب دیتی۔

"کیا میں تمہاری بیوی بننے کے لائق ہوں"

منگیتر جواب دیتا "کیوں نہیں تمہارے ساتھ شادی کرنا میرے لئے باعث فخر ہے" (باقی آئندہ)

دیسی ریاستیں

نواب رامپور کا عطیہ

دہلی ۲ر دسمبر نواب رامپور نے اسلامیہ گرلز اسکول بریلی کو دو ہزار روپیہ دان دیا ہے

ریاست جودھپور

جودھپور یکم دسمبر جودھپور اسٹیٹ ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ اور سکریٹری کو بذریعہ نوٹس تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ آئندہ کسی اور ریاست کے بارے میں اظہار رائے کے لئے کوئی جلسہ نہ کریں انھوں نے جلسہ کر کے لوہارو کے واقعات کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے

اندور کے کوآپریٹو بنک کی عمارت کا افتتاح

اندور ۲۸ر نومبر کل مہارانی ہلکر نے معززین کے ایک بڑے مجمع کے روبرو جو کہ اندور لوا گیار راجپوتانہ و وسطی ہند کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کی کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اندور کے ایک بڑے کوآپریٹو بنک کی عمارت کا افتتاح کیا کوآپریٹو تحریک کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مہارانی صاحبہ نے بیان کیا کہ عالمگیر اقتصادی کساد بازاری کے باوجود بنک نے ایک بڑی ترقی کی ہے

سر برجور دلال کا نیا عہدہ

سرینگر و بذریعہ ڈاک آئندہ ماہ میں کرنل کالون وزیر اعظم رخصت پر ولایت تشریف لے جا رہے ہیں آپکی جگہ پر سر برجور دلال کام کریں گے آپ اس کے ساتھ چیف جسٹس اور صدر اسمبلی بھی رہیں گے کرنل کالون نے تین ماہ کی رخصت حاصل کی ہے

ریاست رامپور

ہز ہائی نس نواب سید رضا علی خاں بہادر والئی ریاست رامپور نے اپنی سالگرہ مبارک کے موقع پر بالآخر اس قانون ساز جماعت کے قیام کا اعلان بھی ہو گیا جس کی طرف رعائے رامپور کی نگاہیں عرصہ سے لگی ہوئی تھیں نواب صاحب ممدوح نے اس موقعہ پر ۲۶ ایک پرمغز تقریر کی آپ نے فرمایا کہ "میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ میری رعایا خوش حال اور فارغ البال رہے میں نے اپنی رعایا کو اسبات کا پورا پورا موقع دیا ہے کہ وہ اپنی رائے کا اچھی طرح اظہار کر سکیں نمایندگان رعایا کے مشوروں کے حاصل کرنے کے لئے شہروں میں پہلے سیلف گورنمنٹ کا سسٹم جاری کر دیا تھا اب میں قوانین مرتب کرنے میں ان کا تعاون حاصل کر رہا ہوں جنھوں کو حق رائے دہی حاصل ہے ان کو اپنی ذمہ داری کا جائز استعمال کرنا چاہئے

دوسری قسط

کفایت شعار بیوی

بسلسلۂ گذشتہ

سوشیلا نے کسی قدر تامل کے بعد کہا "میں یہ فیصلہ آپ ہی پر چھوڑتی ہوں"

"نہیں آپ کو کسی رقم کا مطالبہ تو کرنا چاہئے"

"اچھا میں یہ چھتری مرمت کے لئے بازار لے جاتی ہوں جو کچھ کپڑا بدلنے میں خرچ ہو آپ دوکاندار کی رسید دیکھ کر مجھ کو ادا کر دیجئے"

"اچھا منظور ہے"

منیجر نے اپنے خزانچی کے نام ادائے گا ایک پرچہ لکھ کر سوشیلا کو دیدیا۔

سوشیلا بعجلت تمام دفتر سے باہر نکلی کہ کہیں منیجر کی رائے تبدیل نہ ہو جائے اور چھتری بغل میں دبائے ہوئے شہر کی بہترین دوکان پر پہنچی اور اس نے دوکاندار سے کہا "اس چھتری پر بہت نفیس اور مضبوط ریشمی کپڑا چڑھا دو کپڑا بہترین ہو مجھے قیمت کی پرواہ نہیں ہے"

سوشیلا اس وقت کفایت شعار نہ تھی

یوپی صوبجاتی پولیٹیکل کانفرنس

اناؤ ۲۸ر نومبر یوپی کی اکثر کانگریس کمیٹیوں نے یوپی صوبجاتی پولیٹیکل کانفرنس کے اٹھائیسویں اجلاس کی صدارت کے لئے مسٹر رفیع احمد قدوائی کا نام تجویز کیا ہے اس سے وہ

تجاویز منظور کردۂ پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ

جو ۱۰-۱۱-۱۲- نومبر ۱۹۳۵ء کو مراد آباد میں منعقد ہوئی

رزولیوشن نمبر ۱-و-۲-و-۳-۱ور-۴- میں کانفرنس نے خان بہادر قاضی شوکت حسین ایس مراد آباد خان بہادر ربولوی ادریس احمد ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول بریلی سید محمد حسین شوق اور مولوی انوار احمد کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور ان کی قومی و تعلیمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔

نمبر ۵ یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے اس رویہ کو جو اس نے مسلم نمائندگان کی کانفرنس کے مرتب کردہ کم سے کم تعلیمی مطالبات کی بابت کوئی فیصلہ نہ کرنے میں اختیار کیا ہے نہایت مایوسی سے دیکھتی ہے کانفرنس مذکور جس نے مطالبات مذکورہ مرتب کئے تھے وزیر صاحب تعلیم صوبہ متحدہ نے فروری ۱۹۳۴ء میں منعقد کی تھی اور اس کے وہ خود صدر تھے۔

مزید براں یہ کانفرنس اس امر کا کہ بغیر مزید توقف کے مطالبات مذکور کے پورا ہونے کی اہم ضرورت ہے گورنمنٹ پر اصرار کیساتھ اظہار کرتی ہے اور ان کو مسلمانوں کی تمدن و تہذیب کی حفاظت اور تعلیمی ترقی کی رفتار کو بڑھانے کے لئے ضروری سمجھتی ہے

نمبر ۶ یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ ایک بورڈ کانفرنس کے نو ممبران کا اس غرض سے بنایا جائے کہ مسلمانوں کی ثانوی تعلیم کی کافی نگرانی کرے اور جو امدادی ہائی اسکول قائم ہیں ان کو تعلیمی انتظامی اور مالی معاملات میں مدد دے اس بورڈ کے ۹ ممبران میں کم سے کم ۳ ممبر کونسل صوبہ متحدہ کے ضرور ہوں اس بورڈ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ منیجران اسکول اور دیگر ماہرین تعلیم کو بورڈ میں شامل کرے بورڈ کے حسب ذیل نو ممبران کا انتخاب فی الحال ایک سال کے لئے کیا جائے اور اس کے کنوینر خواجہ غلام السیدین صاحب ہوں گے۔

نمبر (۱) خان بہادر حاجی عبدالرحمن خان صاحب

نمبر (۲) نوابزادہ لیاقت علی خاں صاحب

نمبر (۳) خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب

نمبر (۴) خواجہ غلام السیدین صاحب

نمبر (۵) پروفیسر حبیب الرحمن صاحب

نمبر (۶) خان صاحب سید محمد حسن صاحب مچھلی شہری

نمبر (۷) پروفیسر بشیر احمد صاحب ہاشمی

نمبر (۸) خان بہادر سید مہندی حسن صاحب

نمبر (۹) پریسیڈنٹ صاحب کانفرنس

نمبر (۷) چونکہ درسی تعلیم کیساتھ صنعتی تعلیم کی ضرورت کا اصول اب عام طور پر تسلیم ہو گیا ہے اور حلقہ بندی کے مدارس میں طلباء کو مقامی صنعت کے سکھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے یہ کانفرنس قدیمی عربی مدارس کے مہتمموں کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے مدرسوں میں مقامی صنعتوں اور مختلف پیشوں کی تعلیم کا انتظام کریں تاکہ فارغ التحصیل طلباء کو معاش کی طرف سے کچھ اطمینان حاصل ہو۔

نمبر (۸) یہ کانفرنس نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کو محسوس کرتی ہے کہ اس صوبہ میں خواندوں کی تعداد صرف ۱۷.۴ فی صدی ہے جو بجز صوبہ سرحدی و بلوچستان کے دیگر صوبجات ہند سے کم ہے اور اس کی رفتار اس قدر سست ہے کہ اگر اس کی یہی حالت رہی تو ہزاروں برس میں کل آبادی خواندہ ہو سکے گی اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ۱۹۳۱ء کی لٹریسی کمیٹی مقرر کردہ گورنمنٹ کی سفارشات پر جلد سے جلد عملدرآمد شروع کرے جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ اسی لاکھ روپیہ سالانہ مزید خرچ کرکے دس سال میں کل لڑکوں کو اور پندرہ سال میں کل لڑکیوں کو مدارس میں پہونچا دیا جائے

نمبر (۹) یہ کانفرنس ہذا کے گذشتہ اجلاس میں اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو انٹرمیڈیٹ کالج بنانیکے متعلق پاس ہوئی تھی گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے منظور کر لیا اور اسکول مذکور کی انتظامیہ کمیٹی نے اس کے لئے فراہمی سرمایہ کی کارروائی شروع کر دی یہ کانفرنس مسلمانوں سے اس امر کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ درسگاہ مذکور کی مالی امداد کریں اور اس کے لئے ایک سال کی مدت میں اس قدر سرمایہ فراہم کریں کہ یہ اسکول انٹرمیڈیٹ کالج بن سکے

نمبر (۱۰) یو پی مسلم ایجوکیشن کانفرنس کا یہ جلسہ صوبہ ہذا کی ان تمام میونسپلٹیوں کے جملہ مسلمان ممبران کو جہاں لڑکوں کی لازمی ابتدائی تعلیم کا اجراء ہو چکا ہے مشورہ دیتا ہے کہ مسلمان لڑکیوں کے واسطے لازمی ابتدائی تعلیم کے اجراء میں سرگرم کوشش فرمائیں اور دیگر اقوام کے نمایندگان سے اس مسئلہ میں پورا تعاون کریں

نمبر (۱۱) یہ کانفرنس مختلف قومی اداروں کو بالخصوص تمام مسلمانوں کو بالعموم اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ وہ ناخواندہ لوگوں کے لئے جو دنیوی کاروبار میں پڑ گئے ہیں شبینہ مدارس کا انتظام کریں اور مساجد میں مخصوص نمازوں کے بعد مسائل مذہبی کی تعلیم کا سلسلہ جاری کریں اور مسلمانوں کی آبادی میں دارالاخبار اور کتب خانے قائم کریں

نمبر (۱۲) اس کانفرنس کی رائے میں تحریک اسکاؤٹنگ کو اسلامیہ اسکولوں میں موجودہ حالت سے زیادہ بہتر طور پر ترقی دینے کی اشد ضرورت ہے چونکہ اس صوبہ کے مسلمان اسکاؤٹس کی تعداد قابل اطمینان نہیں ہے لہذا جملہ اسلامیہ اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس تحریک کو ترقی دینے میں کوشش بلیغ سے کام لیں

نمبر (۱۳) یہ کانفرنس چودھری عبدالرحمن صاحب مرحوم رئیس ضلع مظفر نگر کی فیاضی کا اعتراف کرتی ہے کہ جنھوں نے انتقال سے قبل قبول اسلام کا اظہار کرکے اپنی جائداد قیمتی ایک لاکھ روپیہ کو مسلمانوں کے مذہبی اور تعلیمی کاموں کے لئے وقف کر دیا اور مرحوم کے واسطے دعاء مغفرت کرتی ہے اور اس وقف کو برقرار رکھنے کے متعلق ماہ گزشتہ میں عدالت العالیہ الہ آباد کا جو فیصلہ ہوا ہے اوس پر اظہار طمانیت کرتی ہے

نمبر (۱۴) یہ کانفرنس صوبہ متحدہ کی تمام یونیورسیٹوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے کی وہ صحافت کی کلاسیں کھولیں

نمبر (۱۵) چونکہ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈ میں لڑکیوں کی لازمی تعلیم کی اسکیموں کا اجراء بتدریج ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ لڑکیوں کی تعلیم میں بالعموم توسیع کے انتظامات ہونے والے ہیں لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ مسلمان طالبات کے مخصوص مدارس ہیں ان کی مذہبی اور معاشرتی اور دیگر ضروریات کو پیش نظر رکھکر اسپیشل نصاب کا مرتب ہونا اور اس کا جاری ہونا منظور فرمائے اور نیز ان مدارس نسواں میں جن میں مسلمان طالبات پڑھتی ہیں مجوزہ خاص نصاب کی اجازت بصورت درخواست سرپرستان اجازت مرحمت فرمائی جائے

نمبر (۱۶) یہ کانفرنس گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے کہ درنیکلر اسلامیہ اسکول سکندرہ راؤ کے ہائی اسکول کے درجہ تک ترقی دینے کی درخواست کو جلد منظور کرلے اور ستائیس ہزار روپیہ بمد عمارت جسکے دیے جانیکی سفارش ہو چکی ہے جلد از جلد اس کی ادائے گی کرے تاکہ اس رقم میں سے کارکنان اسکول دس ہزار روپیہ کی رقم

برطانی پارلیمنٹ کا افتتاح

لندن ۳ر دسمبر ملک معظم اپنی ہمشیرہ کی وفات کی وجہ پارلیمنٹ میں تقریر کرنے کے لئے نہ آسکے اس لئے آپ کو عدم موجودگی میں آپ کی تقریر کو لارڈ چانسلر نے پڑھا ملک معظم نے اپنی تقریر میں فرمایا

غیر ممالک کی حکومتوں کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ ہیں میری حکومت کی غیر ملکی پالیسی بین الاقوامی لیگ کی پر زور حمایت پر مبنی رہے گی جیسے کہ اس سے پہلے رہی ہے میری حکومت دیگر ممبروں کے ساتھ ملکر معاہدہ لیگ کی شرائط کو پورا کرنے کے لئے تیار رہے گی اور امن برقرار رکھنے کے لئے میری حکومت نے اپنے پورے اثر و رسوخ کو بروقت استعمال کرنے کا عزم کیا ہوا ہے ان ہی شرائط کی پابندی کو مد نظر رکھتے ہوئے میری حکومت لیگ کی ممبر دیگر پچاس حکومتوں کیساتھ ملکر اٹلی کیخلاف چند اقتصادی اور مالی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میری حکومت ایسے سمجھوتہ کے لئے جو ہر سہ متنازعہ پارٹیوں اٹلی، حبش اور بین الاقوامی لیگ کو قابل قبول ہو کوشش جاری رکھے گی۔

میری حکومت نے دیگر ملکوں کی حکومتوں کو بھی دعوت نامے جاری کئے ہیں جو کہ واشنگٹن اور لندن کے بحری معاہدوں میں شریک تھیں اور اُن کو بحری کانفرنس میں بلایا ہے جو کہ اس ماہ لندن میں ہوگی تاکہ بحری اسلحہ جات کو محدود کرنے کیلئے کوئی بین الاقوامی معاہدہ کیا جائے۔ یہ مجھے معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ تمام حکومتوں نے دعوت نامے منظور کر لئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ کانفرنس کامیاب ثابت ہوگی۔

دار العوام کے ممبروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"بین الاقوامی معاہدوں کی شرائط کو پورا کرنے نیز میری سلطنت کی حفاظت کے لیئے یہ نہایت ضروری ہے کہ حفاظت کے لیئے فوجی طاقتوں میں جو کمی اور نقص ہیں ان کو دور کیا جائے۔ میرے وزراء آپ کے روبرو اپنی تجاویز پیش کرینگے جو کہ ان دونوں مقصدوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہونگی۔

اس کے بعد تقریر میں خانگی معاملات کا تذکرہ کیا گیا جہیں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ وزیروں کی پالیسی جہاں تجارت صنعت اور زراعت کی بحالی کی طرف راغب رہے گی وہاں ان علاقوں کی طرف خاص طور پر دھیان دیا جائیگا جہاں کہ بیکاری حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اور ایسی تدبیریں اختیار کی جائیں گی جو مفید ثابت ہونگی۔

کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کی ذریر لوگ پوری کوشش کر رہے ہیں اور یہ مسئلہ انکے زیر غور ہے اور موثر تدبیریں اختیار کی جائیں گی جو تدبیریں اختیار کی جائیں گی ان میں مزدوروں کا خاص طور پر خیال رکھا جائیگا بیکاروں کی امداد کیجائے۔

بیکاری کے لئے کھیتی کرنے والے مزدوروں کا بیمہ کیا جائیگا۔ سرکاری طور پر قرض لیا جائیگا تاکہ ریلوے کمپنیاں نئی نئی ریلیں جاری کر سکیں اور ملک اور سلطنت میں آمد و رفت کے ذرائع بڑھانے کے لئے بھی تدبیریں اختیار کی جائیں گی۔

جشیوں کی مسلسل فتح

عدیس ابابا۔ حبشی فوجوں کی مسلسل کامیابی کی وجہ سے یہاں حبشیوں میں بہت خوشی کا عالم نظر آتا ہے اور طرح طرح کی افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ حبشی قوم کا خیال ہے کہ اب برابر اٹلی کی پسپائی ہوتی رہے گی اور اس مہینہ کے خاتمہ تک تمام حبش کا علاقہ اطالویوں سے واپس لے لیا جائیگا۔ اٹلی کی جانب سے جو تردیدیں شائع ہوتی ہیں انھیں یہاں کوئی یقین نہیں کرتا۔ چونکہ شہنشاہ حبش عیسائی ہیں۔ اس لئے اگر حبشیوں کی مسلسل فتح کی یہی رفتار قائم رہی تو بڑے دن کا جشن بہت دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ حبشی قوم میں اپنے دیسی رواجوں کو عیسائی رسوم کے ساتھ شامل کر کے بڑے دن کا تہوار منایا جاتا ہے اس لئے بڑے دن کے موقعوں پر آگ کے گرد ناچ اور اسی قسم کے دیگر جشن ہونگے۔

اٹلی کی فوج پر حملہ

اسمارا ۴ر دسمبر۔ حبش کی بڑی بھاری فوج شہر میکالے کی جانب بڑھ رہی ہے جس کا ارادہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اٹلی کی صف پر حملہ کرے گی جو کہ شہر سے ۱۵ میل جنوب کی طرف ہے۔ فوج میں حبشی کمانڈر اس کا ساکی فوج کے علاوہ راس مولگیٹا کی فوج بھی شامل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فوج ہتھیار اور گولہ بارود سے پورے طور پر مسلح ہے۔ حکومت حبش نے اعلان کیا ہے کہ اطالیوں نے شہر غور ہئی اور غزلوگوبی کو خالی کر دیا ہے۔

ہیگ کی اطلاع ہے کہ وہاں سے ریڈ کراس یونٹ ۸ ڈاکٹر اور نرس وغیرہ عدیس ابابا کے لئے روانہ ہوئی ہے۔ واشنگٹن کی اطلاع مظہر ہے کہ سکریٹری اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اٹلی کو جانے والے تیل پر پابندی کی تجویز کی حمایت کے متعلق بیان سے انکار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میرے ۲۳ر نومبر کے بیان کو غلط سمجھ لیا گیا ہے۔ بیان میں اٹلی اور حبش کو جانے والے سامان پر اسلحہ پر پابندی تجویز کی گئی تھی۔

ملک معظم کی بہن کا انتقال

لندن۔ ۳ر دسمبر۔ شہزادی وکٹوریہ کا انتقال ہوگیا اس نے ملک معظم نے نئی پارلیمنٹ کا افتتاح نہیں کیا ان کے بجائے لارڈ چانسلر نے شاہی تقریر پڑھی۔

شہزادی وکٹوریہ جنکا انتقال ہوا ہے ملک معظم کی دو بہنوں میں سے تھیں آج صبح انکا انتقال اپنے مکان واقع بکنگھم شائر میں ہوا انکی طبیعت تین ہفتہ سے خراب تھی لیکن دو روز سے حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔

بھکشو اوتما کو حکومت برما کی تنبیہ

رنگون، ۳ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بھکشو اوتما پریزیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے ماہ اکتوبر میں مانڈے میں جو تقریریں کی تھیں اُن کے سلسلہ میں انھیں حکومت برما نے تنبیہ کی ہے۔ حکومت نے لکھا ہے کہ ان تقریروں کی بناپر آپ کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اگر آئندہ پھر اس قسم کی تقریریں کی گئیں تو حکومت قانونی چارہ جوئی کریگی۔

اصلاحات سے محروم رقبہ جات

نئی دہلی۔ ۳ر دسمبر۔ مسٹر ای۔ بی ملز آئی سی۔ ایس کو ریفارم آفس میں ہندوستان کے ان حصول کے متعلق جو اصلاحات سے محروم رکھے جائیں گے امداد دینے کے لئے حکومت آسام سے طلب کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ماہ دسمبر کے وسط میں انگلستان کو روانہ ہو جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ کے متعلق ایک کے سوائے باقی تمام صوبجاتی حکومتوں کی رائے موصول ہو گئی ہے اور اسپر حکومت ہند آجکل غور کر رہی ہے۔ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کے شروع میں اس معاملہ کے متعلق حکومت ہند اپنی رائے برطانی پارلیمنٹ کو روانہ کر دے گی۔ ان رقبہ جات کے نام اور تفصیل کے بارے میں ایک اعلان حکومت ہند ماہ جنوری کے آخر میں شائع کرے گی۔

ہندوستان و برما کا الگ الگ قانون

لندن۔ ۴ر دسمبر۔ وزیر اعظم مسٹر بالڈون نے دار الامرا میں ایک بل پیش کیا جسکے ذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو اس طریقہ پر دوبارہ چھپوانے کا اختیار دیا گیا ہے کہ ہندوستان اور برما کے متعلق قانون الگ الگ ہو جائے۔ مسٹر بالڈون نے امید ظاہر کی کہ بل کے دوبارہ چھپوانے کی تجویز میں اختلاف رائے ہونے کا خیال نہیں ہے۔ دار الامرا میں بل کی پہلی خواندگی پاس ہوگئی۔

چھ سو مزید کانسٹبل بھرتی کئے جائینگے

لاہور ۲۹ر نومبر۔ پنجاب کونسل میں امن عامہ کے لئے احتیاطی تدابیر پر بحث کا جواب دیتے ہوئے ممبر مالیات مسٹر ڈی جے بیرڈ نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ حکومت حملوں کو روکنے کے لئے ہر ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے اور پولیس کی تعداد میں چھ سو کانسٹبلوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

لاہور میں "شہیدی دن" کے موقع پر خونریز بلوہ

لاہور۔ ۳۰ر نومبر آج گرو تیغ بہادر کا "شہیدی دن" منانے کے سلسلے میں سکھوں اور ہندوؤں کا ایک مشترکہ جلوس ننگی کرپانوں اور تلواروں ڈانگوں اور ہاکیوں سے مسلح نکالا گیا۔

سکھوں اور ہندوؤں پر قاتلانہ حملوں کی مذمت کرنے اور صوبہ سرحد میں ہندی گور مکھی اڑا دینے کے خلاف پروٹسٹ کرنیکے لئے سکھوں اور ہندوؤں کی مشترکہ ٹولیوں نے شہر میں گشت کر کے ہڑتال کرا دی چنانچہ دوپہر تک تمام ہندو حلقوں میں ہڑتال ہوگئی۔

ایکبجے بعد دوپہر گوردوارہ شہید گنج سے ننگی تلواروں کرپانوں لاٹھیوں ڈانگوں اور ہاکیوں سے مسلح جلوس نکلا جس میں شرکت کے لئے مختلف اضلاع اور دیہات سے اکالی جتھے اور کیسری دل وغیرہ آئے ہوئے تھے

جلوس میں مختلف قسم کے ماٹو اور کیسری و سیاہ جھنڈے تھے جلوس نہایت ہی اشتعال انگیز نعرے اور گیت پڑھتا تھا اور خصوصاً مسلم حلقوں میں کھڑے ہو کر مسلم بائیکاٹ اسلام بائیکاٹ مسلمانوں کے لیڈر۔ بائیکاٹ کے اشتعال انگیز نعرے لگائے

بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شرارتی شخص جلوس پر پتھر برسائے جنکی وجہ سے جلوس مشتعل ہوگیا اور سکھوں نے ایک مسلمان مسمی منظور سائیس پر کرپانوں سے حملہ کیا اور اسے شدید مجروح کیا ہندوؤں نے مشورہ کیا کہ "مسلمانوں کو مارو" جیبرا اکالی سکھوں نے جو ننگی کرپانوں اور تلواروں سے مسلح تھے مسلمانوں پر ہلہ بول دیا اور مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لیں جب پولیس موقع پر آئی تو کیسری دل مہابیر دل

آل انڈیا اقتصادی کانفرنس

چدامبرم (بذریعہ ڈاک) ایسوسی ایٹ آل انڈیا اقتصادی کانفرنس ڈھاکہ میں ۲ سے ۴ جنوری تک ہوگی

آل انڈیا کو اپریٹو کانفرنس

لاہور ۲۸ نومبر آل انڈیا کو اپریٹو کانفرنس بنگلور میں ۱۰ سے ۱۲ اپریل تک ہوگی

آسام ہندو کانفرنس

لوآگاؤں ۲۸ نومبر آسام پراونشل ہندو کانفرنس بڑے دن کی تعطیلات میں یہاں پر منعقد ہوگی جس کے لئے زور وشور سے تیاریاں ہو رہی ہیں

الہ آباد ہائیکورٹ کے نئے جج

نئی دہلی ۲۹ نومبر گورنر جنرل بر اجلاس کونسل نے آنریبل مسٹر جسٹس او ماشنکر باجپئی اور مسٹر جسٹس گنگاناتھ کو ایک سال کے لئے الہ آباد ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا ہے

سی پی کے سیاسی مصیبت زدوں کی کانفرنس

ناگپور ۲۹ نومبر سکریٹری ناگپور صوبہ جاتی کانگریس کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں کہ مہاتما گاندھی نے سورگیہ ابھینکر کی پہلی برسی کے جلسہ اور سیاسی مصیبت زدگان کی کانفرنس کی صدارت منظور کرلی ہے کانفرنس اور جلسہ ۲ جنوری کو ہوگا

حکومت ہند قرضہ لے رہی ہے

بمبئی ۲۹ نومبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آج کل روپیہ آسانی کے ساتھ قرض پر مل سکتا ہے۔

حکومت ہند قریب مستقبل میں ۵ کروڑ روپیہ کا قرض لینے پر غور کر رہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قرض تعمیری کاموں اور ملک میں بیکاری کا مقابلہ کرنے کے لئے لیا جا رہا ہے

نیشنل لبرل فیڈریشن کا اجلاس

ناگپور ۲۹ نومبر مسٹر ٹی آر وینکٹ رام شاستری نیشنل لبرل فیڈریشن ناگپور کے سالانہ اجلاس کی صدارت فرمائیں گے

آسام پولیٹیکل کانفرنس

تیج پور ۲۹ نومبر آسام پولیٹیکل کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس بڑے دن کی تعطیلات میں ہونا قرار پایا ہے صدارت کے لئے سیٹھ جمنالال بجاج سردار سردول سنگھ کویشر اور مسز سیتہ مورتی کے نام تجویز کئے گئے ہیں

ہندوستانی فوج کی روانگی

نئی دہلی ۳ دسمبر ملک معظم کی حکومت کی درخواست پر حکومت ہند نے عدن کے ڈیفنس کو عارضی طور پر مضبوط کرنے کی غرض سے ہندوستان کی پیادہ سپاہ کا ایک دستہ وہاں بھیجنا منظور کر لیا ہے اس دستہ کو پنجاب رجمنٹ میں سے منتخب کیا گیا ہے اس کا ایک دستہ عدیس ابابا میں پہلے سے ہی موجود ہے (ی پ)

ہندوستان کے نئے والیسرائے کب آئینگے

نئی دہلی ۳ دسمبر گو ابھی تک سرکاری طور پر اعلان نہیں کیا گیا ہے تاہم یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے لئے نئے والیسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۷ اپریل کو بمبئی پہونچیں گے اور دوسرے روز دہلی پہونچ جائیں گے

اسمبلی کا اجلاس جو ۳ فروری سے شروع ہوگا نئے والیسرائے کی آمد تک جاری رہے گا اور والیسرائے ۲۰ اپریل کو شملہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے

آل انڈیا کائستھ کانفرنس

بریلی ۲ دسمبر آج یہاں آل انڈیا کائستھ کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں رائے بہادر رام کشور وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی کو کانفرنس کے آئندہ اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

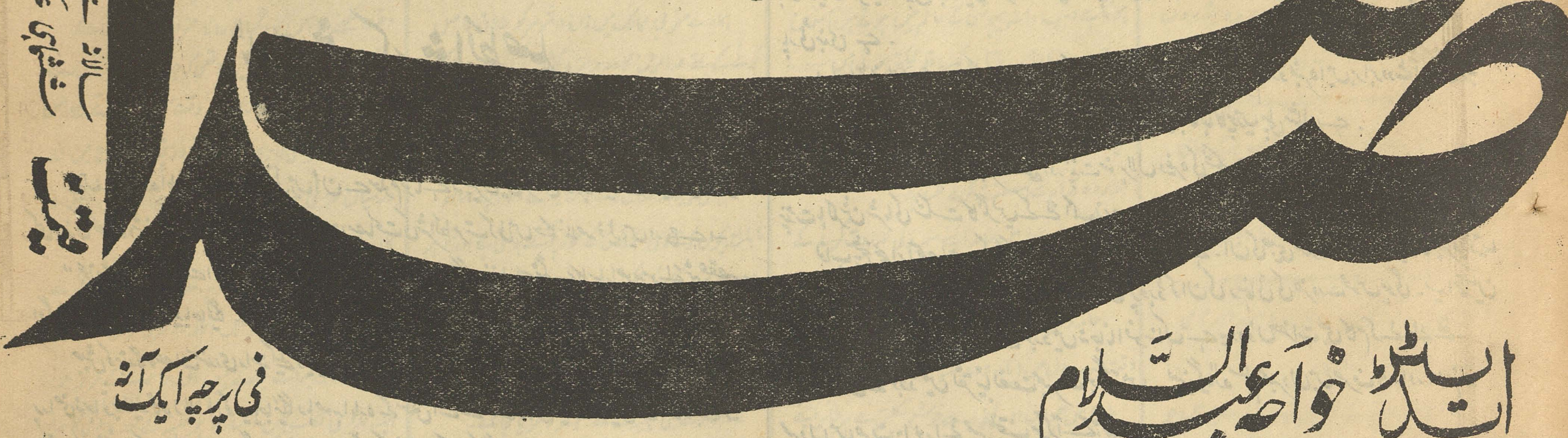
حسن　　سمبھی





هفتہ وار





صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱	کانپور شنبہ ۱۴- دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷- رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ	نمبر ۲۴

ادبیات

بادۂ حقیقت ساغرِ مجاز میں

از حضرت علامہ جلال الدین حیدر دہلوی

دین و دنیا سے الگ ہوش سے بیگانہ ملا
بڑی مشکل سے مزاجِ دلِ دیوانہ ملا

جلوہ کعبہ میں ملا کعبے سے بتخانہ ملا
کس جگہ سلسلۂ محفلِ جانانہ ملا

غمِ کونین کا حاصل دلِ دیوانہ ملا
مجھکو پیمانے سے نکلا ہوا پیمانہ ملا

کس مپرسی میں فسردہ گلِ ویرانہ ملا
حسن بھی اپنی جگہ حسن سے بیگانہ ملا

نہ زمیں تھی نہ فلک تھا نہ نمودِ شب و روز
ہو کا عالم تھا جہاں ہوش میں دیوانہ ملا

زینتِ چرخ یہ ذرے بھی کسی دن ہوتے
کسی عارف کی نگاہوں کا سہارا نہ ملا

عمر بھر محو رہا ہوش کی فرصت نہ ملی
جس سے بھی آنکھ ملا کر ترا دیوانہ ملا

ہر بگولہ وہ آسودۂ محمل ملتا
وقت فرصت ہی نہ ہم کو سرِ ویرانہ ملا

میں تو دورانِ رہِ شوق میں تھا صرف سجود
اس سے کچھ بحث نہیں کعبہ کہ بتخانہ ملا

بندگیِ چشم کے مارو پہ بھی کیا فرض ہوئی
آج کیوں سر بہ گریباں ترا دیوانہ ملا

عام نظروں سے پرے رسمِ زمانہ سے بری
جسکو ویرانہ ملا جو سرِ ویرانہ ملا

میں نے تکمیل کو پہنچائے محبت کے اصول
میری ترمیم کا محتاج ہر افسانہ ملا

بن گئی وجہ سکوں سوختہ سامانیِ شب
صبح کو شمع کے آغوش میں پروانہ ملا

عوضِ مشق فنا عمرِ ابد کیا معنی
خضر بھی رسم و رہِ عشق سے بیگانہ ملا

شمع خاموش رہی اور سرِ بزمِ نشاط
آگ میں کود پڑا خاک میں پروانہ ملا

غیرت کس سے زمانہ میں برتتا حیدر
سب برابر تھے مجھے سب سے فقیرانہ ملا

دنیائے اسلام

مصر کے قومی لیڈروں میں اتحاد کی تحریک

مصر کے اخبار الاہرام میں ابو یوسف القادی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ مصر میں وقتی طور پر موجودہ پارٹی بازی کا خاتمہ کر کے برطانی حکومت کے مقابلے کے لیے ایک متحدہ پارٹی قائم کرنے کے متعلق مصر کے لیڈروں میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس سے انگریز حکام میں بہت بےچینی پیدا ہو گئی مسٹر ڈبلیو لیمپسن برٹش ہائی کمشنر نے اس گفت و شنید کے بارے میں برطانی حکومت سے مشورہ کیا تھا اور ایسے اتحاد کو روکنے کے متعلق ہدایات طلب کی تھیں۔

یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ برطانی گورنمنٹ مختلف سیاسی پارٹیوں کے اس اتحاد کی تکمیل سے کیوں خائف ہے یہ امر قطعی یقینی ہے کہ اگر ۱۹۲۶ء کی مانند اگر حسب دلخواہ اتحاد قایم ہو گیا تو انگلستان کو پھر مصریوں کو مطمئن کرنے اور ان سے دوستی قائم کرنے کی پرانی پالیسی اختیار کرنی پڑے گی۔

علاوہ بریں اگر سیاسی پارٹیوں نے ۱۹۲۶ء کی صورت حالات کو اتحاد کے لئے کافی ضروری سمجھا تھا تو صورت حالات اب بمقابلہ اس وقت کے اور بھی زیادہ غور طلب بلکہ غیر معمولی طور پر غور طلب ہے آج سر پر جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں جس میں کہ اسے زبردست انسانی اور مالی قربانی کرنی پڑے گی اسے اندیشہ ہے کہ بندرگاہ اسکندریہ برطانی بحری جنگی بیڑے کا مستقل مرکز بنا دیا جائے گا اس کے علاوہ جب سے سر ڈبلیو لیمپسن قاہرہ کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں مصر کی آزادی کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے اب جبکہ مختلف سیاسی پارٹیوں نے ایک مشترکہ مقصد قائم کر لیا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔

کہ آج کل جو صورت حالات موجود ہے ایسی نازک صورت حالات ۱۹۲۶ء میں کبھی نہیں تھی۔

اگر مختلف مصری پارٹیوں میں چند ہفتوں کے اندر ہی اتحاد قایم ہو گیا تو مصر کو اپنا کھویا ہوا حق پھر سے حاصل ہو جائے گا۔

اور انگلستان کے ساتھ اس کے تعلقات فوراً ہی بہتر ہو جائیں گے باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم نسیم پاشا اور ہائی کمشنر میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے اتحاد کے امکانات پر کوئی گفت و شنید نہیں ہوئی ہے لیکن یہ اغلب ہے کہ برطانی حکام ہر ایک کام نسیم پاشا کی مرضی پر چھوڑ دیں گے اور تمام صورت حالات کا مالک و مختار ان ہی کو بنا دیں گے۔

مصری حکومت کے صدر اعظم کو حسب مرضی کارروائی کرنے کی مکمل آزادی دے دی جائیں گی اور اگر وفد پارٹی نے ان پر عدم اعتماد کی تحریک منظور کر دی تو اس سے پیدا شدہ حالات کا حسب مرضی مقابلہ کرنے کا اختیار دیدیا جائیگا۔

اس امر کی قوی امید ہے کہ ایک طبقہ یا پارٹی کے خیالات سے قومی مفاد کو فتح حاصل ہوگی۔

اور ہماری پارٹی بازی کے قصے عارضی طور پر ہی سہی لیکن فراموش ضرور کر دئے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں محمد محمود پاشا لیڈر دستور و سابق وزیر اعظم کی تقریر کا حوالہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ اس نازک موقعہ پر ہمیں اپنے تمام ذاتی معاملات کو نظر انداز کر کے آئندہ جنگ کے لئے متحد ہو جانا چاہیے قوم کے روبرو ایک بلا منڈلا رہی ہے ملک خطرہ میں ہے ہمیں مصر کی مکمل آزادی کی خاطر متحد ہو جانا چاہیئے۔

دیگر تمام چیزوں کو بھول کر صرف مصر۔ مصر کی آزادی اور مصر کی عظمت کا دھیان رکھنا چاہیئے۔

ترکی نے اٹلی کے لئے غلہ بند کر دیا

بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ حبش کے بعد سے ترکی
ترکی سے بہت بڑی مقدار میں غلہ کا نرخ بڑھ گیا تھا حکومت
ترکیہ نے اٹلی کے لیے غلہ کی برآمد بند کر دی ہے۔
اس سے نرخ پہلی حالت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲ شنبہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء نمبر ۲۴

اٹلی و حبش کی شرائط صلح

پیرس سے جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ پیرس میں فرانس اور برطانیہ کے نمایندوں نے بیٹھ کر کئی روز کی گفت و شنید کے بعد اٹلی اور حبش کے درمیان مصالحت کی شرائط مرتب کرلی ہیں جنکا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

"مجوزہ صلحنامہ کی رو سے اٹلی کو پہلے کی نسبت دوگنا ملک پیش کیا جائیگا۔ نیز اسے ٹیگرے کا سارا صوبہ سوائے شہر عقصم۔ اوگیڈن اور دناکیل کے دیدیا جائیگا۔ اٹلی کو اتنا علاقہ دیا جائیگا کہ اُسمیں ۵ لاکھ مہاجر بفراغت رہ سکیں۔

حبش کو بندرگاہ عصاب سمندری راستہ کیلئے دیدیا جائیگا اگر اٹلی نے اس صلحنامہ کو ماننے سے انکار کردیا اور بندرگاہ عصاب چھوڑنے پر راضی نہ ہوا تو برطانیہ گاہ زیلا اٹلی کو دیدیا جائیگا رہا صوبہ امارہ کے متعلق اسکے لیے شہنشاہ حبش لیگ کو لکھیں گے تاکہ وہاں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ جس پر لیگ کا نمایندہ معہ اٹلی کے نمایندہ کے غور کریگا"

معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور فرانس نے ان شرائط صلح کو منظور کرلیا ہے اور اب یہ شرائط صلح اٹلی و حبش کی حکومتوں کے زیر غور ہیں۔ دیکھیئے؟ یہ دونوں متخاصم حکومتیں ان شرائط صلح کے متعلق کیا رائے قائم کرتی ہیں آیا منظور کرتی ہیں یا نامنظور۔؟

اگر واقعی مندرجہ بالا شرائط پر اٹلی و حبش کے درمیان صلح ہورہی ہے تو پھر شکست کسے کہیں گے کیونکہ مندرجہ بالا شرائط کے مطابق حبش کے ایک بہت بڑے حصہ کو اٹلی کے حوالے کردیا جائیگا اگرچہ ان شرائط میں یہ بھی ہے کہ بندرگاہ عصاب حبش کو دیا جائیگا یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کیونکہ اس بندرگاہ پر اسکا قدرتی حق ہے۔ یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ فرانس شروع سے اٹلی کا ہمدرد ہے اور فرانس میں شرائط صلح کے طے ہونے سے یہ ہوسکتا ہے کہ خود اٹلی نے یہ صلح کی صورت نکالی ہو اور اس کے حسب منشاء یہ شرائط طے ہوئے ہوں بہرحال دیکھنا یہ ہے کہ حبش ان شرائط کو کن نظروں سے دیکھتا ہے؟

کانپور انتخابات کے نتائج

آئینۂ کانپور

امسال میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات میں زبردست جدوجہد ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ کافی ہلڑ بازی اور شور و شغب رہا۔

کانگریس نے بھی دونوں بورڈوں کے الکشن میں حصہ لیا ڈسٹرکٹ بورڈ میں تو البتہ گیارہ سیٹوں پر کانگریس کا قبضہ ہوگیا۔ مگر میونسپل بورڈ میں صرف ۴ سیٹوں پر بمشکل قبضہ ہوسکا۔ جس کی وجہ غالباً سٹی کانگریس کمیٹی کی پارٹی بندی ہے۔

مسلم وارڈ نمبر ۲ میں صرف ایک ووٹ سے شکست و فتح ہوئی ہے اور غیر مسلم وارڈ نمبر ۱۵ میں برابر ووٹ آنے کی وجہ سے قرعہ اندازی کی بدولت فتح و شکست ہوئی جو غالباً کانپور میں پہلی مثال ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ میں ٹھاکر لچھمن سنگھ اور پنڈت منوہر لال وغیرہ کی شکست نہایت افسوسناک ہے۔ میونسپل بورڈ میں پنڈت بالکرشن شرما کی شکست کانگریس کے لئے ایک زبردست دھکا اور افسوس ناک ہے۔

نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب کی شکست بھی بہت افسوسناک ہے۔ ان کی جیسی معلومات اور قابلیت کا ممبر بورڈ میں اب ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملسکتا۔ اور اکثر نازک موقعوں پر بورڈ کو ان کی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوگی۔ سید احمد حسین علیگ اور امجد علی وکیل کا بھی امسال بورڈ میں نہ جانا افسوسناک ہے یہ دونوں حضرات بھی کام کرنے والے تھے۔

امسال کے بورڈ میں تقریباً نصف ممبر نئے ہوگئے ہیں۔ یعنی گیارہ مسلم ممبروں میں صرف ۶۔ اور ۱۹ ہندو ممبروں میں صرف ۱۰ پورانے ممبر منتخب ہوکر آتے ہیں۔

ہم منتخب شدہ ممبروں کی خدمت میں اُن کی کامیابی پر ہدیۂ مبارک باد پیش کرتے ہوئے اُن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

میونسپل انتخابات کے نتائج

مسلم حلقہ انتخاب

وارڈ نمبر ۱ سید محمد رضا (۲۹۸)
(نواب سید نواب علی) (۲۱۴)

وارڈ نمبر ۲۔ حاجی قمرالدین (بلامقابلہ)

وارڈ نمبر ۳ سید منظور علی (۳۴۸)
(بابو رحمت اللہ) (۲۱۵)

وارڈ نمبر ۴۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر وکیل (۵۱۳)
(شیخ حمید احمد) (۵۱۲)

وارڈ نمبر ۵۔ ایس ایم بشیر بار ایٹ لا (۳۶۶)
(بابو عوض علی) (۱۱۲)

وارڈ نمبر ۶ خان بہادر سید بشیر الدین احمد (۲۹۲)
(شیخ زاہد حسین) (۲۵۸)

وارڈ نمبر ۷ شیخ عبدالرزاق (۴۲۵)
(نواب محمد ابراہیم) (۳۴۳)

وارڈ نمبر ۸ حاجی محمد حمزہ (۳۳۲)
(سید احمد شاہ مختار) (۳۰۲)

وارڈ نمبر ۹ مسٹر عبدالصمد (۵۶۷)
(حکیم ناطق) (۱۶۴)

وارڈ نمبر ۱۰۔ شیخ وحید احمد (بلامقابلہ)

وارڈ نمبر ۱۱ حاجی محمد سمیع (۳۸۱)
(مسٹر محمد انور) (۳۳۸)

غیر مسلم حلقہ انتخاب

وارڈ نمبر ۱ پنڈت سورج پرشاد اوستھی (۴۵۶)
(بابو درگا شنکر سیوال) (۳۸۹)

وارڈ نمبر ۲ پنڈت ہری ہرناتھ شاستری (۷۷۸)
(پی۔ سی کپور) (۳۵۵)

وارڈ نمبر ۳ مسٹر بی پی سریواستوا (۵۹۵)
(بابو نرائن پرشاد نگم) (۵۴۹)

وارڈ نمبر ۴۔ بابو کاشی ناتھ بھلا وکیل (۷۱۲)
(پنڈت بالکرشن شرما) (۴۲۵)

وارڈ نمبر ۵۔ بابو بخت نرائن (۴۱۲)
(ردو پہلوان) (۳۱۰)

وارڈ نمبر ۶ ڈاکٹر پریم نرائن (۴۲۷)
(بابو شیو پرشاد) (۵۲۹)

وارڈ نمبر ۷ بابو گور پرشاد کپور عرف الّو بابو (۶۹۱)
(پنڈت چندر سیکھرا) (۵۰۶)

وارڈ نمبر ۸ پنڈت رگھبر دیال کھٹ (بلامقابلہ)

وارڈ نمبر ۹ پنڈت سری رتن شوکلا (۴۹۱)
(رائے بہادر بابو بھگوانداس) (۴۷۲)

وارڈ نمبر ۱۰۔ پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۷۲۸)
(سردار اندر سنگھ) (۵۲۸)

وارڈ نمبر ۱۱ چودھری مہیشری پرشاد نگم (۱۰۰۲)
(بابو نرنجن لال) (۹۰۲)

وارڈ نمبر ۱۲ پنڈت برہمانند مصرا (۷۴۵)
(پنڈت مدن گوپال ماویہ) (۵۴۱)

وارڈ نمبر ۱۳۔ جواہر لال جین عرف چھبیا بابو (۵۹۰)
(پنڈت بابو لال مصرا) (۵۳۷)

وارڈ نمبر ۱۴ پنڈت شیش نرائن تواری (۵۳۳)
(بابو رام رتن) (۴۳۹)

وارڈ نمبر ۱۵۔ لالہ ہنکندی لال گرگ (۳۱۲)
(بابو شبن لال سکسینہ) (۳۱۲)

اسی وارڈ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قرعہ اندازی کی جسمیں لالہ ہنکندی لال کامیاب ہوئے

وارڈ نمبر ۱۶ بابو رام نرائن گرگ (بلامقابلہ)

وارڈ نمبر ۱۷۔ بہائی کروڑی مل (۳۸۷)
(بابو اوما شنکر سریواستوا) (۳۴۰)

مارواڑی وارڈ

لالہ بشوناتھ بھارتیا اور لالہ منی لال نوٹیا کامیاب ہوگئے ہیں۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

اپر انڈیا سے مندرجہ ذیل تین اصحاب کامیاب ہوئے ہیں
مسٹر جے جی۔ رائن ایم بی ای
مسٹر پیکوڈ
رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی

یوپی چیمبر آف کامرس

دو نمایندے منتخب ہونا باقی ہیں۔

گورنمنٹ نمایندہ گورنمنٹ کی طرف سے تین

بقیہ آئینۂ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ کے کامیاب امیدوار

مسلم حلقہ انتخاب

تحصیل کانپور — مسٹر محمد بخش صاحب
تحصیل اکبرپور — شیخ سجاد حسین صاحب
تحصیل ڈیراپور — مسٹر روح اللہ صاحب
تحصیل بھراپال — میر حامد علی صاحب (بلامقابلہ)
حاجی قمرالدین صاحب۔ محمد اشرف علیصاحب
تحصیل گھاٹم پور — مسٹر حامد علی صاحب مختار
تحصیل بلہور — چودھری عترت حسین صاحب (بلامقابلہ)

غیر مسلم حلقہ انتخاب

تحصیل کانپور (بدھنوں) ٹھاکر جنگ بہادر عرف منی سنگھ
(سرسول) پنڈت رام شنکر عرف ببلو
(پالی) ٹھاکر نین سنگھ
(کلیان پور) پنڈت رام کمار اوستھی
تحصیل اکبرپور (اکبرپور) بابو مہیش پرشاد مختار
(رنیا) ٹھاکر درشن سنگھ
(شیولی) پنڈت ملکھے رام شوکل
(رورا) مسٹر کشوری لال پالیوال
تحصیل ڈیراپور (بتی پارہ) ٹھاکر گوپال چندر سنگھ
(رسول آباد) ٹھاکر دھرم پال سنگھ
(ڈیرہ پور) ٹھاکر گھنشیام سنگھ
(منگل پور) ٹھاکر راجندر بہادر سنگھ
تحصیل بھراپال (بھوگنی پور) مسٹر رام سروپ گپتا ایم اے
(ڈبھہ) ٹھاکر سیوا رام (شاہجہانپور) پنڈت گنگا چرن شکلا۔
سکندرہ (بابو برج بہاری مہروترا۔
تحصیل گھاٹم پور (ساڑھ) ٹھاکر منشی سنگھ (بلامقابلہ)
(ربونہ) مسٹر ست نرائن (سجیتی) ٹھاکر بدری سنگھ (بلامقابلہ)
(پتارا) ٹھاکر بینی سنگھ۔
تحصیل بلہور (مرپانی) پنڈت سورج پرشاد دوبے۔
(دھول سلار) پنڈت راج نرائن شوکل۔
(اوترا) مسٹر جگجیون لال
(ندیبا) ٹھاکر ہربنس سنگھ

گورنمنٹ نمایندگی

حکومت کی طرف سے تین نمایندہ منتخب ہو کر آئیں گے۔

چیرمینی کا انتخاب! میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی

چیرمینوں کا انتخاب غالباً جنوری ۱۹۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اور ڈسٹرکٹ جج صاحب کی صدارت میں چیرمینوں کے انتخابات ہوں گے۔

چیرمینی کے امیدوار

خیال کیا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ کی چیرمینی کے امیدوار مسٹر بی۔ پی سریواستوا بابو دوارکا پرشاد نگم۔ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ۔ بابو رام نرائن گرگ۔ بابو رام رتن گپتا بابو گور پرشاد کپور عرف الّو بابو ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی کے امیدوار چودھری پیارے لال صاحب کٹیار۔ ٹھاکر راجندر بہادر سنگھ آف منگل پور اور مسٹر رام سروپ گپتا ایم اے ہیں۔

پھانسی کی سزا

ایک شخص مسمی تند سنگھ نے سیتا پور میں ۶ عورتوں اور مردوں کو قتل کیا تھا اسکو عدالت ڈسٹرکٹ جج سے پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔

سبد گل

معاصر پوری بندر لکھتا ہے کہ اس مرتبہ برطانوی پارلیمنٹ میں ۷۵ وکیل منتخب ہوئے ہیں

لہذا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ میں آج کل وکیل راج ہے

تعجب ہے کہ معاصر موصوف کو سات سو میں ۷۵ پر عرقہ ہے اور یہ ریکارڈ معلوم ہوتا ہے حالانکہ ہماری اسمبلی میں تو ۹۵ فیصدی شرطیہ وکیل ہیں علاوہ ازیں سابقہ اور موجودہ لیڈروں میں سے بھی ۹۹ فی صدی وکیل ہیں اور رہے ہیں

ایک سائنٹیفک نے تحقیق کیا ہے کہ جب پیٹ خالی ہوتا ہے تو دماغ صاف اور روشن ہوتا ہے۔

جب ہی ہندوستان میں بڑے بڑے روشن دماغ موجود ہیں

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ۷۰ سال کی عمر میں راجہ نامی تماشہ میں ایکٹ کرنے والے ہیں۔

آپ ان نوجوانوں کے طرز عمل کی تلافی کر رہے ہیں جو ۲۵ سال کی عمر میں بوڑھے ہونے کی شکایت کرنے لگتے ہیں

لبرلوں کا لہجہ کچھ بدلا ہوا معلوم ہوتا ہے کلکتہ میں لبرل صاحبان کہتے ہیں کہ ہم کانگریسیوں کے ساتھ ملکر ایک پلیٹ فارم پر کام کرنے کو تیار ہیں اور ادھر چنتامنی صاحب مہاتما گاندھی کی تعریف میں تمام لعنت ختم کئے دیتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ جاتی کونسلوں کے انتخاب کا زمانہ قریب ہے ع جزو یہ ہے تحریک ہوا تبدیل موسم کی

جی بوئی کی ایک اطلاع ہے کہ حال ہی میں حبشی فوج کی فتح کی جو اطلاعات سنی گئیں تھیں ان کی اصلی حقیقت یہ تھی کہ رات کے وقت فوج کے قریب ہی ایک جھاڑی میں کوئی جانور گھس آیا لہذا اس پر وحشت زدہ ہو کر کہ دشمن آپہونچا ساری فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔

عذر گناہ بدتر از گناہ یعنی اگر اطالوی فوج ہاری نہیں تو ڈرپوک ضرور ہے

سر تیج بہادر سپرو نے پٹنہ میں تقریر فرماتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم کے مسئلہ کو عملی نقطہ نظر سے حل کرنا چاہئے۔

ہندوستان میں یہ قطعی غیر ضروری ہے کیونکہ یہاں علم کو عمل سے کیا تعلق ؟ علم محض تہذیب نفس کے لئے ہے اور دال روٹی سے اسے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

یہ دنیا داری کی باتیں تو انگریزوں کو زیبا دیتی ہیں۔

اٹلی اور حبش کے معاملہ میں سر سیموئیل ہور اور ایم لاول میں گفت و شنید ہو رہی ہے سر سیموئیل ہور اسی غرض سے برطانیہ سے تشریف لے گئے ہیں

سنا ہے کہ ان کی طبیعت خراب ہوگئی تھی مگر شاید مصر میں حالات درست آگئے ہیں اور طبیعت رو بصحت ہے۔

لارڈ سنہا کے صاحبزادہ ابھی لارڈ نہ ہوسکے کیونکہ ان کی پیدائش کا دفتر نہیں ہے۔ گویا ہاؤس آف لارڈز کے نزدیک وہ پیدا ہی نہیں ہوئے

مسٹر چنتامنی نے وزاگاپٹم میں تقریر کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کی تعریف و توصیف کی مگر یہ کہا کہ ایسے سادھو آدمی کو سیاسیات میں پڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ بجا ارشاد ہے مہاتما جی بھجن کرنے کے لئے ہیں اور آپ وزارت کرنے کے لئے۔

ادب لطیف

تمہاری یاد

از جناب منظور احمد صاحب قادری بریلوی

آدھی رات کے وقت جب تمام دنیا پر سکوت طاری ہوتا ہے و نیب دار بیہوشی کے عالم میں ہوتے ہیں آسمان پر ستارے پوری آب و تاب کیساتھ چمکتے ہوتے ہیں.....

اس وقت خدا جانے تمہاری یاد مجھ کو کیوں ستاتی ہے

صبح صادق صبح کاذب پر چڑھائی کر کے غلبہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ آرام سے سلطنت کرنے لگتا ہے۔

عین اسی عالم میں عابد اپنے معبود کی عبادت کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔

حامد و محمود دیتے ہیں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں اس وقت میرے دل میں ایک درد محسوس ہوتا ہے۔

باغ میں پھولوں اور غنچوں سے خوشبو نکلتی ہے ہر طائر اپنے معبود حقیقی کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے .... جب شاعر حسن و عشق کے جذبات کے عمیق سمندر میں غوطے کھاتا ہوتا ہے

...... خدا جانے مجھے اس وقت تم کیوں یاد آتے ہو"

"پپیہا پی پی کر کے روتا ہے کوئی کا فرادا اچھوتا اکلی کے دل میں آرام کے ساتھ سوتا ہوتا ہے۔

جسوقت دنیائے محبت تصور میں نظر آتی ہے بلبل اور پھول میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں خدا جانے مجھے اس وقت تم کیوں یاد آتے ہو۔

جب سمندر کی تلاش میں قطرے مارے مارے پھرتے ہیں اور ذرے ہوا میں اڑ کر عجیب کشمکش پیدا کرتے ہیں میں جب قلب مضطر کی تسکین کرنا چاہتا ہوں تو درد کی گردش دل میں سما جاتی ہے۔

اس وقت میرے دل میں ایک آرزو پیدا ہوتی ہے

حکومت ہند کے مختلف محکموں کی کانفرنس

نئی دہلی ۹ دسمبر آج کل امپریل سکریٹریٹ کے مختلف محکمہ جات کی ضروریات پر غور کرنے کے لئے مسٹر ڈی جی مجل سکریٹری محکمہ صنعت دلیر کی زیر صدارت ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حکومت ہند کے تمام محکموں کے سکریٹری شریک ہوئے

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ جدید آئین کے ماتحت چونکہ اسٹاف میں اضافہ ہونے والا ہے اس لئے اسٹاف کے بیٹھنے کا کیا انتظام کیا جائے۔

اور فیڈرل کورٹ کسی جگہ قائم کی جائے۔

آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی

میرٹھ ۹ دسمبر آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بھرتی ہوگئے ہیں ۱۵ تاریخ کو عہدیداروں کا انتخاب ہوگا۔

کمبوہ دروازہ میں استقبالیہ کمیٹی کا دفتر ہے۔

افغانستان کے وزیر خارجہ جرمنی کو

پشاور ۹ دسمبر ہز ایکسلنسی سردار فیض محمد خاں وزیر محکمہ امور خارجہ افغانستان آج کابل سے پشاور پہونچے کل صبح براستہ بمبئی جرمنی کو روانہ ہو جائیں گے۔

جہاں وہ صحت یابی کی غرض سے جا رہے ہیں۔

آئندہ کونسلوں کا الکشن نئی دہلی ۹ دسمبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نئے آئین کے ماتحت آئندہ انتخابات جنوری اور فروری ۱۹۳۷ء میں ہوں گے۔

عالم نسواں

حبشی عورت بیوی کی حیثیت سے

(ایک یورپین خاتون کے قلم سے)

بسلسلۂ گذشتہ

ہمارے مغربی ممالک میں زن و شوہر کو طلاق حاصل کرنے کے لئے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے لیکن حبش میں طلاق کی قیمت صرف تین کی ایک چھوٹی سی شیشی ہے جس کی قیمت مشکل سے دو آنہ ہوگی

جس عورت کو طلاق دے دی جاتی ہے وہ اپنے ساتھ نابالغ بچوں کو قانونی استحقاق کے طور پر لے جاتی ہے اور شوہر مزاحمت نہیں کرسکتا کچھ تو اس وجہ سے کہ حبشیوں کی ازدواجی زندگی غیر معمولی طور پر خوشگوار ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ بیوی کو طلاق دینے کے معنی یہ ہیں

کہ اولاد سے بھی ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھویا جائے۔

حبش میں طلاق کے واقعات شاذ و نادر ہوتے ہیں۔

عیسائی حبشیوں میں تعدد ازدواج کو قانوناً ممنوع ہے لیکن مسلمانوں میں بھی اس کا رواج بہت کم ہے دولتمند گھرانوں میں کنیزیں رکھنے کا رواج ہے ان کے ساتھ باقاعدہ شادی تو نہیں ہوتی لیکن ان سے سلوک بیویوں ہی کی طرح کیا جاتا ہے اور اسلامی شریعت کے مطابق کنیزوں کی اولاد اور ناجائز بیویوں کی اولاد کی طرح اپنے باپ کی جائداد میں حصہ پاتی ہے اور اس کا سلسلۂ نسب صحیح سمجھا جاتا ہے۔

عیسائی حبشیوں کے گھروں میں بھی کنیزیں پائی جاتی ہیں لیکن ان کی اولاد قانون کی نگاہ میں جائز نہیں سمجھی جاتی

متمول خاندانوں میں بھی بیویاں خانہ داری کے تمام فرائض خود انجام دیتی ہیں وہ دن بھر ہاتھ پر ہاتھ رکھے نہیں بیٹھی رہتیں

اور اگر کوئی عورت اپنا زیادہ وقت سیر و تفریح میں بسر کرے تو اسے سوسائٹی میں "فرنجن" (فرنگن) کا لقب دے کر نفرت و حقارت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

چاہے گھر میں متعدد ملازم ہی کیوں نہ ہوں

لیکن شوہر کی تمام خدمت صرف عورت کرتی ہے اور کسی ملازم کو شوہر کا کوئی کام کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی

اگر بیوی کی موجودگی میں شوہر کسی ملازم یا خادمہ سے کسی کام کو کہدے تو بیوی اپنی ذلت محسوس کرتی ہے شوہر کے لئے ناشتہ تیار کرنا اس کے کپڑے سینا یا دھونا اس کے پیر دبانا جسم پر مالش کرنا غسل کے لئے پانی گرم کرنا

اس طرح چھوٹے چھوٹے کام متمول گھرانوں کی عورتیں خود انجام دیتی ہیں۔

میں نے ایک مرتبہ اپنی ایک سہیلی کو جس کا شوہر ایک صوبہ کا گورنر تھا اور جس کے گھر میں ملازموں اور خادماؤں کی ایک مستقل فوج تھی۔

اپنے شوہر کے جوتے پر پالش کرتے دیکھا تھا اور وہ اس فخر و ناز کے ساتھ پالش کر رہی تھی کہ مجھے دیکھ کر سخت حیرت ہوتی

برطانوی اخبارات پر پابندی

لندن ۸ دسمبر اخبار "ٹائمز" نے اپنے ایجنٹ مقیم اٹلی کا ایک خط شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔

کہ تمام انگریزی اخبارات بجز ڈیلی میل ڈیلی ایکسپریس، مارننگ پوسٹ، سنڈے "ابزرور" سنڈے "ڈسپیچ" "سنڈے ایکسپریس" اٹلی میں "ممنوع" قرار دے دئے گئے ہیں۔

بچوں کی دنیا

گھڑی کی تاریخ

از محمد احمد صاحب سبزواری نائب مدیر "نورس"

یہ تو اب تک معلوم نہ ہو سکا کہ انسان نے کس زمانہ میں وقت دیکھنے کا آلہ ایجاد کیا ہاں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ گھڑی کی ابتدائی شکل وہ تھی کہ جب کہ غاروں میں رہنے والے انسان درختوں کے سایہ سے وقت معلوم کیا کرتے تھے اس کے بعد ایک لکڑی کو بیچ میں لگا کر دو پتھر لگائے گئے جن کے درمیان لکڑی کا سایہ گھٹتا بڑھتا رہتا تھا اور اسی سے وقت کا اندازہ ہوتا تھا۔

گھڑی کی دوسری شکل دھوپ گھڑی ہے اب گول دائرے کے چاروں طرف ۸ سے ۱ تک اور دوسری طرف ۱۲ سے ۱ تک نشان بنائے جاتے ہیں اور دائرے کے مرکز پر ایک لکڑی لگاتے ہیں اس طرح ہر گھنٹہ کے بعد لکڑی کا سایہ ایک نشان پر پڑتا ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اسوقت کیا بجا ہے ہماری موجودہ گھڑی بھی اسی اصول پر بنائی گئی ہے

لیکن دھوپ گھڑی رات کے وقت کام نہیں دیتی اور سورج بادلوں میں چھپ جائے اس وقت بھی بیکار ہے ان ملکوں میں تو اس سے کام ہی نہیں چل سکتا جہاں سورج بہت کم نکلتا ہے رات کے وقت یا اندھیرے میں وقت دیکھنے کے لئے پانی کی گھڑی ایجاد کی گئی ایک بڑے برتن میں پانی بھرا جاتا ہے اور اس کی تلی میں سوراخ کر دیا جاتا ہے۔

یہ سوراخ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ پانی کا ایک قطرہ کچھ وقفے سے گرے۔

چنانچہ اس وقفہ کو منٹ کہا جاتا تھا برتن کے اندر نشان لگا دئے جاتے تھے اور یہ معلوم ہوتا رہتا تھا کہ اب کیا بجا ہے پرانے زمانے میں یونانیوں کے یہاں عام جلسوں میں تقریر کرنے والوں کو اس کے حساب سے وقت دیا جاتا تھا لیکن یہ گھڑی صرف گرم ہی میں استعمال ہو سکتی ہے

سرد ملکوں میں پانی جم جاتا ہے اور گھڑی بیکار ہو جاتی ہے صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ گھڑی جس میں کمانی سوئیاں اور پہیے وغیرہ ہوتے ہیں کب ایجاد ہوئی لیکن خلیفہ ہارون رشید نے ۷۶۳ء میں بادشاہ چارلی مگن کو اس قسم کی گھڑی تحفے میں دی تھی اس کے کچھ عرصہ کے بعد یورپ نے پے پن کو جو اس زمانے میں فرانس کا بادشاہ تھا اس قسم کی گھڑی پیش کی جس زمانے میں رچرڈ اول بادشاہ انگلستان فلسطین پر صلیبی (مذہبی) لڑائیوں میں مشغول تھا اسی زمانے میں سارا میں لوگوں نے مختلف قسم کی گھڑیاں ایجاد کیں۔

تیرھویں صدی کے آخر میں بہت سی گھڑیاں اٹلی میں تیار کی گئیں یہ نئی ایجاد بہت جلد دوسرے ملکوں میں پھیل گئی اور ۱۲۸۸ء میں ویسٹ منسٹر (جو لندن کا بہت بڑا گرجا ہے) کے مینار پر ایک گھنٹہ لگایا گیا جسے بعد میں مشہور گھڑی "بگ بین" سے تبدیل کیا گیا چودھویں صدی کے شروع میں اکثر انگریزی گرجاؤں کے اوپر اس قسم کی گھڑیاں لگائی گئیں جن میں سے اکثر آج تک کام کر رہی ہیں

تم نے بڑے اور چھوٹے گھنٹوں میں ایک چیز لٹکی ہوئی ہلتی ہوئی دیکھی ہوگی اس کو لنگر یا پنڈولم کہتے ہیں اس ایجاد کا سہرا اٹلی کے مشہور سائنسدان گلیلیو کے سر ہے اس کا مفصل حال ہم پھر بتائیں گے ایک دن یہ سائنسدان گرجا میں بیٹھا تھا کہ اس کی نظر چھت کے لٹکتے ہوئے ایک

پردۂ فلم

فلموں میں اصلاح کی ضرورت

از مسٹر اے۔ آر۔ رشدی بھوپال

یہ حقیقت روز روشن کی طرح آشکارہ ہے کہ آج جو فلم تیار ہو رہے ہیں ان میں زیادہ تعداد ایسے فلموں کی ہے جو حیا سوز اور غیر معیاری ہوتے ہیں۔

زیادہ تر کمپنیاں خود اس قسم کے فلم بناتی ہیں جس سے نوجوانان وطن کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے یہاں یہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سینما دیکھنے والوں میں زیادہ تعداد نوجوان طلباء کی ہوتی ہے ان فلموں میں عشق و محبت کی طول طویل داستانیں ہوتی ہیں بعض عریاں اور اخلاق سوز مناظر بھی ہوتے ہیں اور انہی کو ہمارے نونہالان وطن اور خواتین ملک دیکھتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ دردمندان قوم میدان عمل میں اتریں اور اس بڑھتی ہوئی وبا کے لئے کوئی موثر طریقہ اختیار کریں افسوس کی بات ہے کہ ہمارے فلمساز اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ آیا وہ جو فلم بنا رہے ہیں اخلاقی حیثیت سے پست تو نہیں ہیں یا ان میں کوئی مخرب اخلاق بات تو نہیں ہے ان کو تو اپنے پیسوں سے غرض ہے پردہ چاہے دوزخ میں جائے یا جنت میں خواہ اس سے ملک و قوم کو کوئی فائدہ پہونچے یا نہ پہونچے فلم اخلاقی معاشرتی نقطۂ نگاہ سے کیسا ہی بدتر کیوں نہ ہو وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایسے حیا سوز فلموں سے خواتین اور طلباء کے جذبات میں کس قدر تلاطم پیدا ہوگا کاش ہمارے فلمساز ان باتوں کو جانتے اور ایسی فلمیں تیار کرتے جس سے قوم و ملک کو فائدہ پہونچتا وہاں تو صرف یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ چار آنے والے خوش ہو جائیں ان کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ ان سینما بینوں میں تعلیم یافتہ طبقہ بھی ہوتا ہے۔

ان پر خرافات فلموں کی اصلاح کی تدبیر مندرجہ ذیل طریقہ سے ہو سکتی ہے :۔

(۱) پبلک کو چاہئے کہ اخلاق سوز اور لچر فلم نہ دیکھے (۲) فلمی رسالوں کو لازم ہے کہ فلموں پر اپنی بے لاگ رائے سے عوام کو آگاہ کریں (۳) سنسر بورڈوں کو چاہئے کہ وہ ایسے فلموں کو پاس نہ کرے (۴) فلمسازوں کو چاہئے کہ ملک کے اعلیٰ اور نامور ادیبوں کی خدمات حاصل کریں (۱) پبلک کو ایسے خراب فلموں کو دیکھنا ہی نہیں چاہئے

بلکہ ان کا بائیکاٹ کر دینا چاہئے کیوں ایسے فلموں سے محترز نہیں رہتی جس کا افسانہ نہایت بھدا ہوا اور جو کسی نااہل افسانہ نویس کا لکھا ہوا ہو جب ایسے فلم پبلک دیکھتی ہے اور اس سے دلچسپی کا اظہار کرتی ہے تو پھر فلمسازوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکائیں۔

یہ تو اس وقت ممکن ہوگا جبکہ ایسے فلموں سے قطعی دلچسپی نہ لے گی پھر یقیناً فلمساز مجبور ہوں گے اچھے اچھے اور اعلیٰ معیار کے فلم بنائیں گے حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ اچھے فلم خراب فلموں سے زیادہ مقبول عام ہوتے ہیں۔

(۲) جب سے متکلم فلموں کا دور شروع ہوا ہے اسوقت سے حشرات الارض کیطرح فلمی رسالے اور اخبار نکل آئے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے صنعت فلم سازی کی خدمت کرنا لیکن صنعت فلمسازی کی خدمت تو رہی دور........ بہت سے ایسے ضمیر فروش ہوتے ہیں جو فلم سازوں کی روپہلی زنجیروں میں پھنس جاتے ہیں مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوتا ہے کہ ایک رسالہ ایک فلم کے متعلق تو اپنے خیالات کچھ اور ظاہر کرتا ہے اور دوسرا کچھ اور۔ اور اس طرح سے ہر ایک جدا جدا اپنے خیالات ظاہر کرتا ہے ۴۴

۴۴ اس فلم کی تعریف میں ایک اگر زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے تو دوسرا اس کی برائیوں سے کالم کے کالم سیاہ کر دیتا ہے۔

غرض ایسے ہی لوگ ہیں جنھوں نے صحافت کو بدنام کر دیا ہے، ایسے رسالوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے بے لوث و بے لاگ خیالات سے پبلک کو آگاہ کریں جس سے عوام کو دھوکہ نہ ہو اور وہ ایسے فحش اور لغو فلموں کے دیکھنے سے محترز رہیں

(۳) سنسر بورڈ کو بھی اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہئے کہ وہ جو فلم پاس کریں اس میں کوئی حیا سوز شرمناک مناظر نہ ہیں اور جو بہت ہی لچر اور خراب فلم ہوں انکو پاس نہ کرے جس سے تہذیب و اخلاق کا خون ہوتا ہو۔

فلم بنیاد در اصل افسانہ پر ہوتی ہے جب افسانہ ہی کمزور ہوگا تو پھر فلم بھی ناقص ہی رہے گا لیکن اگر اچھے ادیبوں سے افسانے لکھوائے جائیں جو مسلم الثبوت ہیں تو پھر یقیناً کامیابی ممکن ہے اور اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو پھر ادب اردو کو ناتلافی نقصان پہونچے گا۔

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ آج کل فلموں میں ادب اردو کو کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہے۔

دہلی کمیٹی الہ آباد میں

:۔ الہ آباد ۹ دسمبر دہلی کمیٹی کل صبح الہ آباد پہونچی سب سے پہلے کمیٹی حکومت یوپی کے افسروں سے ملاقات کریگی اور اس کے بعد دیگر انجمنوں کی شہادت قلمبند کریگی

اقوال زرّیں

تمام انتخابوں سے عمدہ انتخاب سوسائٹی کا ہے جبکی سوسائٹی نیک ہے اس کا چلن بھی نیک ہے اور جس کی سوسائٹی بری ہے اس کا چلن بھی برا ہے :۔

اپنی جیب میں ایک پیسہ ہونا ملک میں ایک دوست سے اچھا ہے :۔

دوستی قائم رکھنے کے لئے ضبط و تحمل اور ایثار بڑی ضروری چیز ہے :۔

بے لوث اور بے تکلف دوستی دنیا کی بہترین نعمت ہے

دوستی سے انسان کی مسرت میں اضافہ ہوتا ہے اور مصیبت بھاگتی ہے :۔

حقیقی دوست کی بغیر دنیا ایک ویرانے کی مانند ہے

تیرا سچا دوست وہی ہے جو رشک و حسد کے داغ سے بری ہو

ایک وفادار دوست گنج قارون کے مرادف ہے

غرضمند دوست بے غرض دشمن سے زیادہ خطرناک بن جاتا ہے :۔

نیکی کا راستہ پہلے تو ناہموار اور دشوار گذار ہوتا ہے لیکن جب ہم اس پر چلتے ہیں تو زیادہ ہموار اور آسان ہو جاتا ہے :۔

ایک منٹ کا انصاف سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے

موج تبسم

ریل روڈ ایجنٹ :۔ لیجئے اب ایک دوسرے کسان نے بھی اپنی گائے کی بنا پر مقدمہ دائر کر دیا

افسر ریلوے :۔ ہماری کسی ٹرین سے گائے دبکر مرگئی ہوگی

ایجنٹ :۔ نہیں جناب اس کسان نے دعوی میں یہ ظاہر کیا ہے کہ ہماری گاڑی اتنی دھیمی رفتار سے چلتی تھی کہ مسافر کھڑکیوں سے جھک کر قریب سے گذرنے والی گائیوں کا دودھ دوھ لیتے ہیں۔

مسافر :۔ (اسٹیشن ماسٹر سے) جناب اگر گاڑی لیٹ ہی آنی تھی تو ٹائم ٹیبل بنانے کا کیا فائدہ تھا

اسٹیشن ماسٹر :۔ اگر ٹائم ٹیبل نہ ہوتا تو تم کو کیسے پتہ لگتا کہ گاڑی لیٹ ہے۔

ماسٹر :۔ (ایک لڑکے سے) تو بڑا اسٹوپڈ ہے۔

لڑکا :۔ (التجا آمیز لہجہ سے) ماسٹر صاحب بڑے تو آپ ہی ہیں

کلرک :۔ آپ نے کیا پاس کیا ہے؟

گریجویٹ :۔ بی۔ اے۔ **کلرک** :۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ نے بی۔ اے۔ پاس کیا ہے یا ایم۔ اے۔ مجھے تو آپ یہ بتلائیے کہ کیا آپ نے انٹرنس بھی پاس کر لیا ہے یا نہیں کیونکہ اس امتحان میں عام طور سے میٹرک پاس ہی شامل ہوتے ہیں

دلچسپ معلومات

اندھے عام کتابیں پڑھ سکتے ہیں

ابتک اندھوں کے لئے ابھرے ہوئے حروف میں کتابیں شائع کی جاتی ہیں جنھیں نابینا اشخاص انگلیوں سے چھو کر پڑھ سکتے ہیں لیکن حال ہیں آریون کرین کارڈ بیگ آف سائنس کے ڈائرکٹر پروفیسر اے جی گولڈ مین نے ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے نابینا اشخاص ہر قسم کی کتابیں پڑھ سکتے ہیں ٹائپ رائٹر کی طرح ایک چھوٹی سی مشین ہے جو کتاب کو سطر بسطر حرکت دیتی ہے اس میں ایک خوردبین لگی ہے جس کی مدد سے فوٹو الکٹرک پر زہ روشنی کو برقی لہروں میں منتقل کر دیتا ہے اور یہ برقی لہریں اندھوں کو ابھرے ہوئے حروف کی شکل میں محسوس ہوتی ہیں۔

سمندر کے نمک سے ریڈیم

ریڈیم اسوقت دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی دھات ہے اور اس کی قیمت دس ہزار پونڈ فی گرام ہے حال میں پروفیسر ارنسٹ لارینس ایک امریکن سائنسداں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس نمک سے جو سمندر کے پانی سے واصل کیا جائے ایک ایسا جوہر تیار کر سکتا ہے جس میں تمام خواص وصفات ریڈیم کے ہونگے سمندر کے پانی میں اس قدر نمک گھلا ہوا ہے کہ اگر اسے منجمد کیا جا سکے تو زمین کی سطح پر تیس فٹ موٹی چادر بچھ سکتی ہے اور نمک باسانی حاصل بھی کیا جا سکتا ہے اگر پروفیسر ارنسٹ لارینس کا دعویٰ تجربات سے صحیح ثابت [illegible]

افسانہ

آئینہ

ایک فرانسیسی شاہکار ادب

بسلسلہ گذشتہ

وہ کہتی "ہرگز نہیں میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔"

"کیوں کیا تم کو مجھ سے محبت نہیں ہے؟"

"محبت ہی کی وجہ سے تو میں تمہارے ساتھ شادی کرنا نہیں چاہتی ہوں۔"

"یہ کیوں؟"

"اس لئے کہ میں یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ جس نوجوان سے مجھے محبت ہے اس کی شادی مجھ جیسی بدصورت لڑکی کے ساتھ ہو۔"

"یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ تم بدصورت ہو۔ تم خوبصورت ہو اور ایسی خوبصورت کہ ملک میں بہت کم لڑکیاں حسن وجمال میں تمہارا مقابلہ کر سکتی ہیں؟"

"ہرگز نہیں۔ میں بدصورت ہوں اور دنیا میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اگر میں خوبصورت ہوتی تو اس دن وہ بڑھیا مجھے دیکھ کر نفرت نہ کرتی۔"

اب اس کا علاج ہی کیا۔ صرف یہ کہ دوشیزہ کو اس کا چاند سا چہرہ آئینہ میں دکھایا جائے۔

لیکن ـــــ تمام ملک میں کہیں بھی آئینہ نہ تھا۔ آئینہ رکھنا جرم تھا۔ آئینہ بنانا جرم تھا۔

دوشیزہ کا منگیتر سخت حیران و پریشان تھا کہ کیا کرے وہ کئی دن تک سوچتا رہا۔ آخر ایک تجویز اسکے ذہن میں آئی۔ اس نے فیصلہ کر لیا ـــــ میں ملکہ کے پاس جا کر اس سے آئینہ کے لئے درخواست کروں گا۔ آئینہ کا ایک ذرا سا ٹکڑا نہ ہونے کی وجہ سے میری زندگی برباد ہو رہی ہے۔ دوشیزہ کے بھی جان کے لالے ہیں وہ ہر وقت روتی رہتی ہے ایک دن روتے روتے مر جائے گی۔

میں ملکہ کی خدمت میں حاضر ہو کر روؤں گا۔ گڑگڑاؤں گا مجھے یقین ہے کہ ملکہ کو میری محبوبہ کی نوجوانی اور خوبصورتی پر ترس آ جائے گا۔ منگیتر اپنی محبوبہ کو لیکر راج محل

ملازموں نے جواب دیا "حضور ایک نوجوان شخص اپنی منگیتر کو لیکر حاضر ہوا ہے اور باریابی کی اجازت طلب کرتا ہے"

ملکہ نے جھلا کر کہا "اچھا بلاؤ"

دونوں اسکی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ملکہ نے ان کی جانب حقارت سے دیکھ کر پوچھا "تم لوگ کون ہو"

انہوں نے جواب دیا "دنیا کے بدنصیب ترین والبستگان والبستگان الفت"

تو تمہارے عشق و محبت کو مجھ سے کیا واسطہ؟ میرے پاس کیوں آئے ہو؟"

"سرکار ایک درخواست لیکر؟"

"خوب ترنگ کرنے کا اچھا بہانہ نکالا ہے۔ میں کسی کی درخواست سننا نہیں چاہتی۔ کہاں تک بھکاریوں کو خیرات دوں۔ کیا میرا خزانہ اسی لئے رہ گیا ہے۔

"ملکہ۔ ہم روپیہ نہیں مانگتے۔"

ملکہ نے حیرت سے پوچھا "اور کیا مانگتے ہو۔

نوجوان نے زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کیا۔ ایک آئینہ۔"

ملکہ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ نتھنے پھول گئے منہ سے کف جاری ہو گیا۔ وہ فرط غیظ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ بولی ـــ آئینہ ـــ! یہ لفظ تیری زبان پر کس طرح آیا۔ میں ابھی تیرا سر قلم کر دوں گی۔"

"رحم ملکہ عالم رحم۔"

"رحم اس باغی انسان کیلئے جو احکام سلطنت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ جو اپنے حکمران کے فرمان کو ٹھکرا کر اس کی توہین کرتا ہے۔"

ملکۂ عالم۔ میں وفادار و جانثار سلطنت ہوں۔ میرے خون کا آخری قطرہ بھی آپ کے ادنی غلاموں پر قربان ہے

تو جھوٹا ہے۔ تو باغی ہے۔ کیا تو جانتا نہیں کہ میری سلطنت میں شیشے کا نام زبان پر لانا بھی جرم ہے۔ اور اس کی سزا سوائے موت کے اور کچھ نہیں۔

نوجوان نے دست بستہ عرض کیا "ملکہ خدا کے لئے۔ اپنے جاہ و حشم کے صدقے میں میری فریاد سن لیجئے۔"

ملکہ نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالتے ہوئے جواب دیا او باغی انسان میں تیری فریاد کیا سنوں۔"

سرکار عالیہ۔ میری یہ منگیتر جو آپ کے سامنے

دیسی ریاستیں

ریاست جے پور کی پتھروں کی کانیں

جے پور ۸ر دسمبر جے پور کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مختلف ٹھکانوں کی جانب سے پتھر کھودنے کی اجازت لینے کے لئے جو درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔

ان کے سلسلہ میں مہاراجہ صاحب جے پور کی کونسل نے تمام جاگیرداروں اور ٹھکانہ داروں اور معافی داروں کو اپنے اپنے علاقوں سے پتھر کھود لینے کی عام اجازت دے دی ہے۔

ریاست کو بہ نسبت کی مانند ہر قسم کا پتھر ہر ایک گاؤں سے لینے کا حق حاصل ہوگا کھیتوں کے مالکان کا اگر کوئی نقصان ہوگا تو اس کی تلافی کر دی جائے گی

بڑودہ کے ماتحت چند ریاستیں

برطانی حکومت کے ایما سے کانٹھا ریواں ایجنسی کی متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستیں ریاست بڑودہ کے ماتحت رکھی جانے والی ہیں اس سلسلہ کی جو خبر آئی ہے اس کا بیان ہے کہ دجیرا مانڈوا ادیپامر اگار ناسوادی پلاسی ویرپور دودہ داستاپورہ چونگلا الوا مالیا چیر پیر اور ریواں کانٹھا ایجنسی کی چودہ دیگر ریاستیں ریاست بڑودہ کے حوالہ کر دینے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے عنقریب ہی ان ریاستوں کا انتظام ریاست بڑودہ کے سپرد کر دیا جائے گا۔

ریاست بڑودہ نے وعدہ کیا ہے کہ ان ریاستوں کو انکے موجودہ حقوق حاصل رہیں گے ان کی نگہداشت کا انتظام۔ دیوان ریاست بڑودہ کے سپرد ہوگا اور تنازعہ اور بے اطمینانی کی صورت میں ان ریاستوں کو حکومت برطانیہ کے روبرو اپیل کرنے کا حق ہوگا۔

اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد کا عطیہ

شانتی نکیتن ۹ر دسمبر اعلیٰ حضرت حضور نظام حیدرآباد دکن نے ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی وشو بھارتی یونیورسٹی کے جنرل فنڈ کو ۵ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے اعلیٰ حضرت نظام پہلے بھی شانتی نکیتن میں اسلامی تعلیم کا شعبہ قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ اور اسلامی تعلیم کے نظام پروفیسر کے رہنے کے لئے مکان کی تعمیر کے لئے ۹ر ہزار روپیہ عطا فرما چکے ہیں جو کہ وشو بھارتی میں قائم کیا گیا ہے

میسور مل پر پولیس کا پہرہ

مدراس ۱۰ر دسمبر میسور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کرشن راجندر ملز میں پانچسو استری مزدوروں نے اجرتوں میں تخفیف کیخلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی ہے۔

صورت حال پر امن ہے پولیس علاقہ کی حفاظت کر رہی ہے۔

آئینہ

(۲ قسط کا)

بقیہ صفحہ ۵

ہاں ملکہ اسے وہم ہوگیا ہے کہ میں بدصورت ہوں۔ اس غم میں رو رو کر جان دے رہی ہے اور اسکے ساتھ میری زندگی بھی برباد ہو رہی ہے۔ ملکہ عالم اپنی رعایا کے دو بدنصیب افراد پر رحم فرمایئے۔ اگر آئینہ کا ایک ذرا سا ٹکڑا عطا ہوجائے تو اس کا وہم دور ہو جائے گا"۔

ملکہ کا غصہ ذرا کم ہوا۔

اس نے کہا اگر یہ بات ہے تو اسے آئینہ ہرگز نہ دکھانا"۔

نوجوان نے حیرت سے پوچھا "کیوں"۔

ملکہ نے مسکرا کر جواب دیا "یہ کل کی مرتی آج مر جائیگی درحقیقت یہ لڑکی بہت بدصورت ہے اور میں نے آج تک اس سے زیادہ بدصورت لڑکی نہیں دیکھی"۔

دوشیزہ کی آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ بھارن نے بھی بدصورت بتایا اور ملکہ نے بھی۔ درحقیقت وہ بدصورت ہے اور اتنی بدصورت کہ دنیا میں کوئی عورت اس کا مقابلہ بدصورتی میں نہیں کر سکتی۔ وہ چیخ مار کر تخت کے سامنے گر پڑی۔

ملکہ کی گفتگو سے مشتعل ہو کر نوجوان نے کہا "یا تو ملکہ پاگل ہے یا اور کسی جذبہ کے ماتحت ایسی پریزاد دوشیزہ کو بدصورت کہتی ہے"۔

ملکہ اس توہین کو برداشت نہ کر سکی۔ اسنے قہر آلود نگاہوں سے اپنے ملازموں کی طرف دیکھا۔ لوگوں نے آگے بڑھکر نوجوان کو گرفتار کر لیا۔

ملکہ نے تالی بجائی اور جلاد دوسرے کمرے سے نکلکر آگیا۔ ملکہ نے نوجوان قیدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جلاد سے کہا۔ "تم اپنا فرض انجام دو"۔

دوشیزہ کے کان میں جو یہ آواز پہنچی کہ اسکا پیارا منگیتر موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھی۔ اتنے میں جلاد نے اپنا خنجر جو آئینہ سے زیادہ شفاف تھا کھینچ کر نیام سے نکالا دوشیزہ کو اپنے خوبصورت چہرہ کا عکس آئینہ میں صاف نظر آیا۔

وہ دفعتہً اپنا رنج و غم بھول گئی اور اسکے منہ سے مسرت کی چیخ نکلی وہ درحقیقت حسین تھی اور بہت زیادہ حسین۔

دوسری جانب ملکہ نے فرط غضب میں اپنی شمشیر آبدار نیام سے کھینچی۔ اس میں ملکہ کو اپنے مکروہ چہرہ کا عکس نظر آگیا۔ اور حسین دوشیزہ کو اپنے سامنے دیکھکر اسے اسقدر غصہ آیا۔ وہ اسقدر ر ح م

آل انڈیا یوتھ کانفرنس کا اجلاس

لاہور ۵ دسمبر سکرٹری استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا ہندو یوتھ کانفرنس لاہور رقمطراز ہیں کہ۔

مسٹر ایم اے اینے ممبر اسمبلی نے ہندو راشٹر یہ جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرنا منظور کر لیا ہے جسے مسٹر گینش داموددر ساور کر متوطن مہاراشٹر یہ نے تیار کیا ہے یہ جھنڈا آل انڈیا یوتھ کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس کے موقع پر جو کہ ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ جنوری کو بابو راما نند چٹرجی کی زیر صدارت بریڈلا ہال میں ہوگا لہرایا جائیگا۔

جنگ کیلئے ملکہ اٹلی کا تحفہ

ملکہ اٹلی نے سائنور مسولینی کو تار دیا ہے جسکے ذریعہ بخوشی اپنی اور شاہ اٹلی کی شادی کے وقت کی انگوٹھیاں جنگ فنڈ کے لئے پیش کی ہیں تار میں لکھا ہے کہ میری انگوٹھی مجھ کو سب سے زیادہ عزیز ہے کیونکہ یہ مجھ کو ۔۔۔ کی یاد دلاتی ہے جبکہ مجھے اطالوی بنتے کا سوچا گیا ہے یہ بہت ہوا تھا

پنڈت جواہر لال نہرو

لندن ۱۰ دسمبر برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو فروری میں ہندوستان جانیکا ارادہ کرتے ہیں اور یورپ کو ان کی دوبارہ واپسی کا انحصار ان کی بیوی کی صحت پر ہے اس وقت انکو بہت کم افاقہ

ہوا ہے اور آپ ابھی تک بستر علالت پر ہیں

ملک معظم کی ہمشیرہ کی وفات

دہلی ۵ دسمبر ملک معظم کی ہمشیرہ کی وفات کیوجہ سے ۳ دسمبر سے ۲۳ دسمبر تک ماتم منانے کا حکم دیا گیا ہے ۷ دسمبر کو والیسرا ریگل لاج اور تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے سرنگوں کر دیے جائیں گے۔

اسی روز شہزادی مرحومہ کی تجہیز و تکفین کی رسم ادا کی جائے گی۔

اپیلوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہیئے

لندن ۵ دسمبر پریوی کونسل میں ہائی کورٹ آسٹریلیا کے ایک فیصلہ کے خلاف اپیل پیش ہونیکی اجازت دیتے ہوئے لارڈ چانسلر نے اعلان کیا کہ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی یہ واضح کر دینے کی خواہاں ہے کہ وہ کسی نو آبادی کی اعلیٰ عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیلوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتی۔

ملک معظم کی سلور جوبلی کے ٹکٹ

نئی دہلی ۱۰ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی کی یادگار کے طور پر جو ٹکٹ وغیرہ جاری کیے گئے تھے ۳۱ دسمبر سے ان کی فروخت بند ہو جائے گی ہندوستان اور برما کے بعض ڈاکخانوں میں انکا تھوڑا سا اسٹاک

وہیلر کمیٹی الہ آباد میں

الہ آباد ۱۰ر دسمبر۔ وہیلر سکریٹریٹ کمیٹی سرہنری وہیلر کی عدم موجودگی میں جو ان دنوں میں دہلی میں ہیں بند کمرہ میں اپنا اجلاس کررہی ہے۔ سرسی۔ پی۔ راماسوامی آئرنے کمیٹی کی صدارت کنور مہاراج سنگھ ہوم ممبر مسٹر جے پی سری واستو وزیر تعلیم اور مسٹر سی ڈبلیو گنی افسر مالیات کی شہادتیں ہوئیں کمیٹی آج دیگر سکریٹریوں اور افسروں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرے گی اور اسکے بعد آج رات کو پٹنہ روانہ ہوجائیگی۔ جہاں سرہنری وہیلر بھی کمیٹی میں شامل ہوجائیں گے معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی پٹنہ پہنچ کر ایک کمیونک شائع کرے گی۔

جنوبی افریقہ میں حکومت ہند کا ایجنٹ

نئی دہلی ۱۰ر دسمبر حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنوبی افریقہ میں حکومت ہند کا ایجنٹ آئندہ سے ہندوستان کا ایجنٹ جنرل کہلائے گا۔

بمبئی کے نئے شریف

بمبئی ۹ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ غالباً آئندہ سال کیلئے روئی کے سرکردہ سوداگر مسٹر چنی لال بھائی چند کو بمبئی کا شریف مقرر کیا جائے گا۔

لنکا شائر کے وفد کی شہادت

بمبئی دس دسمبر اسپیشل ٹیرف بورڈ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ لنکا شائر کا صنعت پارچہ بافی کے متعلق جو ڈیلی گیشن ہندوستان آیا ہوا ہے وہ ۱۲ر دسمبر کو بورڈ ہذا کے روبرو زبانی شہادت دے گا۔

لارڈ اینڈ لیڈی ولنگڈن کی تصاویر

کلکتہ ۱۰ر دسمبر۔ وائسرائے ہاؤس سے ایک پریس کمیونک شائع ہوا ہے کہ مہاراج ادھیراج دربھنگہ نے وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن کی تصاویر وائسرائے ہاؤس کلکتہ میں لگانے کیلئے پیش کی ہیں۔

ہندوستانیوں کا خاص پیشوں سے اخراج
حکومت عراق کا بل

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر عراق میں آباد ہندوستانیوں کے بارے میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزدوروں کے تحفظ کے متعلق بل جو کہ لیجلیٹو اسمبلی میں درپیش تھا اور جس کے ماتحت صرف اہل عراق کو ہی تحفظ مقصود تھا ہنوز زیر بحث ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانیوں کے درخواست کرنے پر اس میں ترمیم کردی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ پیشتر بل میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ ہندوستانیوں کو چند پیشے اختیار کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

برطانی حکومت کی ناکامی پر اظہار افسوس

لندن ۱۰ر دسمبر مسٹر گرین فیں نے ملک معظم کی تقریر پر بحث کے دوران میں ۵ دسمبر کو مزدور پارٹی کی طرف سے بحث کی منظوری کے ریزولیوشن میں ایک ترمیم پیش کی ہے۔

جس میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ حکومت بحالی امن اور تخفیف اسلحہ کے متعلق کوئی مؤثر اور کارگر پالیسی پیش کرنے اور برطانیہ کی اقتصادی زندگی کو پبلک ملکیت کی بنا پر قائم کرنے کی اسکیم کی ضرورت کو تسلیم کرنے سے قاصر رہی ہے۔

سیریا کی سلطنتوں کا مطالبہ خود مختاری

انگورہ بذریعہ ڈاک اخبار گوہار رقمطراز ہے کہ سیریا کی حکومتوں کی آٹھ بڑی پارٹیوں نے جو فرانسیسی حکومت کے ماتحت ہیں فلسطین کے عربوں کی دیکھا دیکھی اپنا ایک مشترکہ محاذ بنا لیا ہے اور خود مختاری کا مطالبہ کیا ہے اور آئینی حکومت قائم کرنیکا ارادہ ہے اس بارے میں فرانسیسی وزیر خارجہ کو لکھا گیا ہے۔

کمانڈر انچیف کا ہندوستانی ایڈی کانگ

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف نے رسالدار میجر ٹیک چند لائٹ کیولری کو اپنا انڈین ایڈی کانگ مقرر کیا ہے۔

کوئٹہ کی از سر نو تنظیم

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر مسٹر ایف ڈبلیو دائی جیفس کوئٹہ کی از سر نو تنظیم کے متعلق مشورے دینے کے لئے بطور اسپیشل افسر مقرر کیا گیا لندن سے یہاں آئے ہیں۔

آپ آج کل نئی دہلی ٹھہرے ہوئے ہیں یہاں سے آپ کوئٹہ جائیں گے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا آئندہ اجلاس

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا بیسواں اجلاس جینوا میں ۴ر جون ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگا کانفرنس کے ایجنڈا میں مندرجہ ذیل امور بھی شامل ہیں جن پر غور و خوض ہوگا۔

(۱) مزدوروں اور کاریگروں کی بھرتی کے لئے خاص سسٹم مرتب کیا جائے۔

(۲) مزدوروں کو چھٹیوں میں بھی تنخواہ دی جائے۔

(۳) مکانوں کی تعمیر سول انجینیرنگ کی صنعت لوہے اور فولاد کے کارخانوں اور کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے الزامات کے گھنٹوں میں کمی کی جائے۔

(۴) مکانوں کی تعمیر میں کام کرنیوالے مزدوروں کے لئے مزید سہولیات اور تحفظات مہیا کئے جائیں۔

(۵) صنعت پارچہ بافی میں کام کرنے والے مزدوروں کے اوقات کے گھنٹوں میں کمی کی جائے۔

میونسپلٹیوں میں عورتوں کی حق نمائندگی

لکھنؤ ۱۱ر دسمبر یوپی گورنمنٹ گزٹ کی آج شام کی غیر معمولی اشاعت مظہر ہے کہ گورنر جنرل نے یوپی میونسپلٹی کے دوسرے ترمیمی ایکٹ منظور شدہ ۱۹۳۵ء کی تصدیق کردی ہے اس ایکٹ کی رو سے ۱۹۳۲ء کے یوپی میونسپلٹی کے دوسرے ترمیمی ایکٹ کی دفعہ ۱ کی ضمن ۲ اس وجہ سے منسوخ کردی گئی ہے اس دفعہ کے ماتحت میونسپل بورڈ میں عورتوں کو نمائندگی کرنے کا جو حق عارضی طور پر دیا گیا ہے۔

اسے آئندہ کے لیے مستقل بنا دیا جائے۔

چینی ایگزیکیٹو کونسل کے نئے پریذیڈنٹ

سنگھائی ۶ر دسمبر جنرل چانگ کیشک وانگچی نگوئی کی جگہ ایگزیکیٹو کونسل کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایگزیکیٹو کونسل کے پریذیڈنٹ کا عہدہ وزیراعظم کے عہدہ کے برابر ہے

لاہور کے ایک ایڈیٹر کی گرفتاری

لاہور ۱۰ر دسمبر مسٹر عبدالرحمن ایڈیٹر روزنامہ اخبار شوکت (جو ان دنوں بند ہے) کو قانون ضابطہ فوجداری پنجاب کی دفعہ نمبر ۳ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

یہ گرفتاری اس مضمون کے شاخسانہ کے طور پر ہوئی جو ملزم کے اخبار میں شائع ہوا تھا اور جس میں ڈپٹی کمشنر لاہور پر مسلم کش ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔

بیکاری کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد ۱۰ر دسمبر بیکاری کے مسئلہ کو حل کرنے کے متعلق یو۔پی میں جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی اس کا اجلاس سر تیج بہادر سپرو کے جائے رہائش پر ہو رہا ہے

ہندوستان اور آسٹریلیا کی باہمی تجارت

کراچی ۱۰ر دسمبر مسٹر ار۔ ایف سینڈرسن جو آسٹریلیا کے تجارتی وفد کے لیڈر ہیں اور ان دنوں کراچی میں مقیم ہیں انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور آسٹریلیا کی درمیان تجارتی تعلقات کو ترقی دینے کیلئے یہ ایک بہت اچھا موقع ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان کو بھی اس قسم کا ایک وفد آسٹریلیا بھیجنا چاہیے جو وہاں جاکر اپنے ذرائع اور امکانات تلاش کرے جس سے ہندوستان اور آسٹریلیا کی تجارت کو فروغ دی جاسکے۔

عراق میں ہندوستانیوں کیساتھ امتیازی سلوک

کراچی ۱۰ر دسمبر۔ عراق میں چند ہندوستانیوں کو ملک سے باہر نکل جانے کا جو حکم دیا گیا ہے نیز مزدوروں امید ہے کہ یہ معاملہ اسمبلی میں پیش کیا جائیگا سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون نے ایک رزولیوشن پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے جس میں ہندوستانیوں کے مفاد کی حفاظت کیلئے تدابیر اختیار کرنے کا مطالبہ کیا جائیگا۔ رزولیوشن حسب ذیل ہے۔

اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ عراق میں مزدوروں کی حفاظت اور چند پیشیوں پر پابندیاں لگانیکے متعلق قانون بنانے کی تجویز پیش ہے جس سے ہندوستانی تاجروں کو عراق چھوڑنا پڑیگا۔ یہ اسمبلی گورنر جنرل اجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ وہ عراقیوں کے خلاف ضروری تدابیر اختیار کرکے ہندوستانیوں کے مفاد کی حفاظت کرے

حکومت بہار کا میمورنڈم

پٹنہ ۱۰ر دسمبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبجاتی حکومتوں اور مرکزی حکومت کے درمیان مجوزہ مالی تقسیم کے سلسلہ میں حکومت بہار ایک میمورنڈم پیش کریگی جسمیں مطالبہ کیا جائیگا کہ صوبہ بہار کے ذریعہ آمدنی میں اضافہ کیا جائیگا جسمیں تقریباً ۷۰ لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی بڑھ جائے۔

میمورنڈم میں صوبہ کی مالی پوزیشن واضح کردیجائیگی اور اسمیں یہ بھی بتلایا جائیگا کہ جسوقت صوبہ بنایا گیا اسکے اخراجات بہت کم تھے مسٹن اوارڈ میں صوبہ بہار کیساتھ بے انصافی کیگئی کے تحفظ کے بارے میں وہاں پر جو قانون تجویز کیا جارہا ہے جس سے کہ ہندوستانیوں پر زبون اثر پڑے گا۔ اس سے ہندوستان میں زبردست ناراضگی پھیل گئی ہے





کمینوں کی ریلیں نہ رہیں!

میلاپور ۹ر دسمبر مسٹر دی دی گری ممبر اسمبلی نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے کہ جو ریلیں کمپنیوں کے قبضہ میں ہیں انھیں حکومت اپنے قبضہ میں لے لے۔

بنگال کا تعلیمی معیار

کلکتہ ۸ر دسمبر اسکاٹش چرچ کالج کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پرنسپل ارک ہارٹ نے اس رائے سے اختلاف کیا کہ ٹیکنکل تعلیم کو جنرل تعلیم پر ترجیح دی جائے۔

وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی مسٹر ایس پی مکرجی نے ان کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ بنگال سیاسیات اور تعلیم میں اور صوبوں سے پیچھے نہیں بلکہ بہت آگے ہے اسے اپنا معیار قائم رکھنا چاہئے

انگلستان سے واپسی پرمس صاحبہ کا عہدہ

بڑودہ ۸ر دسمبر مس شیتجو باٹلی ڈالا جو حال میں انگلستان سے واپس آئی ہیں کمشنر تعلیمات کی پرسنل اسسٹنٹ بن گئی ہیں۔

امریکہ سے دو سرکردہ مسلمانوں کی آمد

بمبئی ۸ر دسمبر مسٹر صوفی جو کہ امریکہ میں مذہب اسلام کا پرچار کرتے ہیں۔

اور ایڈیٹر "مسلم سن رائز"، جو کہ شکاگو سے شائع ہوتا ہے ۱۲ر ماہ حال کو ہندوستان آنے والے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ دونوں اصحاب ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کریں گے اور تقریریں فرمائیں گے۔

روہیلکھنڈ کے کلکٹروں کی کانفرنس

بریلی ۷ر دسمبر مسٹر جے ای پیڈے آئی سی ایس کلکٹر بریلی کی زیر صدارت روہیلکھنڈ ڈویزن کے کلکٹروں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کا نفرنس منعقد ہوئی جس میں موٹروں کے متعلق قانون پر غور کیا گیا۔

کانگریس کی جوبلی میں مسلمانوں کو پیچھے نہیں رہنا چاہئے

راجندر بابو اور مولانا ابوالکلام آزاد کی اپیل

کلکتہ ۹ر دسمبر بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس اور مولانا ابوالکلام آزاد نے قوم کے نام مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے جس میں مسلمانوں سے کانگریس کی گولڈن جوبلی میں شریک ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

حسن اتفاق سے اس سال مسلمانوں کی عید ۲۸ دسمبر کو ہوگی جو کہ تاریخی اعتبار سے ایک نہایت ہی اہم دن ہے کیونکہ اسی دن ۵۰ سال گذرے انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا تھا۔

اسی لئے اس دن کو کانگریس کی گولڈن جوبلی کے لئے منتخب کیا گیا ہے ہم بھی مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خواہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں انھیں دیگر فرقوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

اور سچے جوش و خروش کیساتھ کانگریس کی گولڈن جوبلی میں شریک ہونا چاہئے انڈین نیشنل کانگریس کا وجود درحقیقت ملک کی سیاسی بیداری اور اس کی ترقی کا مظہر ہے لہذا کانگریس کی گولڈن جوبلی میں شریک ہونا ہندوستان کی سیاسی ترقی کی خوشی منانے کے مترادف ہے مسلمانوں کو کسی فرقہ سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے یہ ایک سنہری موقعہ ہے جبکہ ہر ایک ہندوستانی قوم مذہب و ملت یا اور کسی خیال کے بغیر اپنے قومی جذبات کا مظاہرہ کرسکتا ہے۔

ہر ایک ہندوستانی کو اس موقع کی اہمیت محسوس کرنا چاہئے چونکہ جوبلی کی خاص تقریبیں بعد سہ پہر ہونگی اس لئے مسلمان نہایت آسانی سے عید بھی منا سکتے ہیں اور قومی تقریب میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سمجھ



صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۲۱ - دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ رمضان ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

دربارِ رسالت کا سپاہی

نقیب الہند سحبان الملت علامہ کیفی چریاکوٹی

سلیقہ شوق کا جب جذبۂ کامل میں ہوتا ہے — وہی آخر کو ہو رہتا ہے جو کچھ دل میں ہوتا ہے
حقیقت کچھ نہیں ہوتی ہے صحرا میں پتنگے کی! — چمک اٹھتا ہی حسن شمع جب محفل میں ہوتا ہے
سلیقہ بھی بقدر ظرف ہمت کا عطیہ ہے — میسر کب ہے وہ قاتل کو جو بسمل میں ہوتا ہے
فنا بحر محبت میں، بقا کی آب ہوتی ہے — وہ کیا جانے اسے جو دامن ساحل میں ہوتا ہے

بہت مشکل ہی کشتی کا جو موجوں سے گذر جانا
وہ آساں ہی حبابوں کیلئے اس میں اتر جانا

وہ سر، ہوتا ہے جو زانوئے پاک یار کے قابل — اسیکو ہمنے دیکھا اس جہاں میں دار کے قابل
بتائے حال کیونکر کوئی چشم اشک افشاں سے — کبھی ہوتا نہیں ہے دردِ دل اظہار کے قابل
اسے اہل ستم کیوں پھوڑتے ہیں سنگ خارا سے — بنایا تھا جبیں کو آستان یار کے قابل
اسی کا نقش پا یہ سر ہے جس کے سامنے خم تھا — نہ یہ شائستہ خنجر، نہ یہ تلوار کے قابل

قتیل تیغ الفت بندۂ قیوم غازی ہے
اٹھائے گا نہ سر سجدے سے پھر ایسا نمازی ہے

خدا کا نام لے کر نام احمدؐ پر فدا ہوگا — علم بردار خودداری شاہ کربلا ہوگا
سبک رو ہو کے جا پہونچیگا یہ آغوش جنت میں — جو اس کی زندگی پر بار تھا وہ حق ادا ہوگا
انھیں جانبازیوں کو آبروئے مرگ کہتے ہیں — بلا سمجھے ہیں سب جس کو وہ اس کا مدعا ہوگا
یہ سب کچھ ہو رہے گا اسکو تم بھی جانتے ہونگے — ادہر آؤ! بتاؤں تم کو! اس کے لبعد کیا ہوگا

قیامت میں خدا ہوگا! رسول ہاشمی ہونگے
ابوبکر و عمر ہوں گے، غنی ہوں گے علی ہونگے

رسول اللہ فرمائیں گے با آئین غمخواری — کہ اے مقتول تیغ جور بر جرم وفاداری
وفا کا نام تو نے رکھ لیا ہے مٹ کے دنیا میں — ہوئی ہے تیری جانبازی سے تازہ رسم دینداری
تری غیرت سبق آموز ہر احساس ملت ہے — فضائے حریت کا نور ہے تیری گرفتاری
تری حلقہ بگوشی وسعت گلزار جنت ہے — بنی ہے تاج فرق جاہ آئین پرستاری

تری جان مطہر روشنی دار دنیا تھی
وفاداری کی منزل میں بڑی شے تو نے قرباں کی

کہیگا دست بستہ آپ پر دنیا و دیں صدقے — مرا ایمان صدقے اور پھر میرا یقیں صدقے
تخیل میں ہے میرے جسقدر وہ آپ پر قرباں — مری جنت کی وسعت، رفعت چرخ بریں صدقے
پچھاور خاک پا پر لوٹے شہوار انجم کے — فلک کے تاج میں جو مہر و مہ کے ہیں نگیں صدقے
قیامت کی بھری محفل میں شرمندہ ہوں اے آقا — کیا کیا میں نے، جو کی آپ پر جان حزیں صدقے

یہی دین محبت ہے، یہی آئین ایمان ہے
کہ جو کچھ بس میں ہے کیفی وہ سب آقا پہ قرباں ہے

دنیائے اسلام

اتحاد ایران و افغانستان

وزیر خارجہ ایران کا بیان

محترم آقائی کاظمی وزیر خارجہ ایران ہندوستان آتے ہوئے کابل میں قیام پذیر ہوتے تھے۔ وہ افغانستان کی جدید ترقیات کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے ایک مقامی اخبار کے نمائندہ کو حسب ذیل بیان دیا:-

افغانستان کے خانمان سوز انقلاب کے بعد میں نے افغانستان میں جو مظاہر دیکھے ہیں اُن سے میں یہ نتیجہ اخذ کرسکتا ہوں کہ ہمارا یہ ہمجوار ملک نظم و نسق۔ انتظام ترقی اور پیش قدمی کے مناظر زندگی کے ہر شعبہ میں پیش کر رہا ہے میں یہاں کے حالات کو دیکھ کر فوق العادہ طور پر مسرور ہوں میں جس روز سے اس اسلامی خط میں داخل ہوا ہوں اب تک یہ محسوس نہیں کرسکا کہ کسی اجنبی ملک میں ہوں۔ یا ایران کے باہر ہوں انتہا یہ ہے کہ سفر کی بیگانگی اور عام صعوبتوں کو بھی محسوس نہیں کرسکا۔

میں نے افغانستان میں اپنے ہم عقیدہ اور ہم زبان بھائیوں میں خلوص اور محبت کے جو مناظر ہر جگہ دیکھے ہیں اُن پر اظہار سپاس کرتا ہوں۔ افغانستان کے رجال حکومت اور شرفائے مملکت نے جس وحدت و یکجہتی کے ساتھ مجھ اور میری حکومت سے اخوت و محبت کا اظہار کیا ہے وہ میری زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ ہے اور میں اس کو مدت العمر فراموش نہیں کروں گا۔

میں پر امید ہوں کہ ایران و افغانستان اعلیحضرت پہلوی اور اعلیحضرت محمد ظاہر شاہ اور دونوں مملکتوں کے کار آگاہ رجال کی سرپرستی میں معراج کمال، ترقی اور تعلی کے انتہائی مدارج پر فائز ہوں اور دونوں قومیں جوکہ عام طور پر مشرقیوں اور خاصکر عالم اسلام کے لئے موجب افتخار اور نامدار ہیں۔ آسودگی اور سعادت سے بہرہ اندوز ہوں۔

میں نے ہر مجمع میں کہا ہے کہ اور آپ سے بھی کہتا ہوں کہ ہمیں اپنی مملکتوں کی ترقی اور دوسرے امور کے لئے گفتار کی بجائے کردار کی ضرورت ہے دونوں ملکوں کے روابط کو درجہ کمال تک پہونچانے کے لئے بھی ہمیں باتوں سے زیادہ اپنے عمل کا ثبوت دینا چاہئیے

یمن کا دور جدید

ایک مغربی اخبار کا بیان

جب سے شہزادہ سیف الاسلام یمن کے نائب السلطنت مقرر ہوئے ہیں، اُسوقت سے اسوقت مملکت کی سیاسی حالت بدلگئی ہے ایک مغربی اخبار ریفارم کا بیان ہے کہ اگرچہ بظاہر حال امام نے اپنے لڑکے کو خوشی سے زمام اختیار عطا کی ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ امام کی طبیعت عرصے سے خراب تھی امیر سیف الاسلام اُنکی انتظامی حکمت عملی سے اختلاف رکھتا تھا وہ اس نظام سے متفق نہ تھا جو قدامت میں قرون وسطیٰ سے ملتا ہے چنانچہ امام نے اپنے لڑکے کو اختیارات دیدیے اور اُس نے ملک کی خواہش پر نیا نظام حکومت تیار کیا جسکے ماتحت فوجی تنظیم کو خاص استحکام عطا کیا جائیگا۔ اور تعلیم کو عصری طریقہ پر ترقی دیجائیگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۲۲ — شنبہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء — نمبر ۲۵

آہ! حافظ ہدایت حسین

یہ خبر نہ صرف کانپور بلکہ صوبہ متحدہ میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ خان بہادر حافظ حاجی ہدایت حسین بی اے بار ایٹ لا سی آئی ای۔ ایم ایل سی جو عرصہ سے بیمار تھے دہلی میں حرکت قلب کے بند ہو جانے سے ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

حافظ صاحب موصوف عرصہ سے قلبی عارضے میں مبتلا تھے اور آجکل ڈاکٹر مختار احمد انصاری کے زیر علاج تھے اور آپ کے مرض میں اس حد تک افاقہ ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر انصاری صاحب نے ۵ منٹ کے لئے چہل قدمی کی اجازت بھی دیدی تھی۔ حافظ صاحب موصوف ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو قریب ۱۲ بجے دن کے نئی دہلی کے ڈاک خانہ کے سامنے سے گذر رہے تھے کہ آپ یکایک گر گئے اور گرتے ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حافظ صاحب مرحوم کے عزیز مسٹر ظفر احمد کو فوراً ہی خبر ہوئی اور وہ ولنگڈن اسپتال سے گاڑی لے آئے۔ اور نعش کو دہلی سے کانپور روانہ کیا گیا جو ۱۸ر دسمبر ۹ بجے دن کو کانپور پہونچی۔ اسٹیشن پر لوگوں کا کافی مجمع تھا۔ اس روح فرسا خبر سے کانپور بھر میں رنج وملال کی ایک لہر دوڑ گئی اور آپ کے ماتم میں دیوانی وکلکٹری عدالتوں کے علاوہ تمام سرکاری دفاتر اور اسکول وکالج بند ہو گئے مسلمان دوکانداروں نے بھی بطور اظہار غم دوکانیں بند کر دیں۔

جنازہ حافظ صاحب مرحوم کے بنگلہ سے ۲ بجے دن کے قریب اٹھا۔ جسمیں شہر کے تمام حکام اور ہندو مسلم معززین نے بھی شرکت کی۔ جنمیں سے مسٹر آر ایف مودی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ مسٹر اے ایم سوٹر چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ۔ رائے بہادر بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ۔ بابو رام رتن گپتا مینجنگ ڈائرکٹر لکشمی کاٹن ملس رائے صاحب لالہ روپ چند جین آنریری مجسٹریٹ اور ڈاکٹر جواہر لال کے نام قابل ذکر ہیں فتح پور ولکھنؤ سے بھی اکثر حضرات شرکت کیلئے آئے تھے جنمیں سید حبیب اللہ صاحب ریٹائرڈ جائنٹ مجسٹریٹ ایم ایل سی اور مسٹر زین الدین ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر بھی تھے۔

۱۰ اپریل ۱۸۸۱ء آپ کی تاریخ پیدائش ہے اور اس حساب سے آپ کی عمر بہت زیادہ نہ تھی۔ حافظ صاحب موصوف کا شمار لیجسلیٹو کونسل کے ممتاز ممبروں میں تھا آپ یو-پی سائمن کمیشن وجیل کمیٹی وغیرہ کے ممبر بھی تھے۔ راونڈ ٹیبل کانفرنس کے بھی آپ ممتاز ممبر شمار کیے جاتے تھے۔ آخری وقت میں آپ نے مسلم وقف بل کو لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا اور اس کی پرزور حمایت کی۔

مرحوم مسلم لیگ کے پرانے اور سرگرم کارکن تھے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری وصدر بھی رہ چکے تھے اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔ مرحوم پراونشل اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ آپ مسلم یونیورسٹی کورٹ اور ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی تھے۔

حالت بیماری میں آپ نے گذشتہ ماہ اکتوبر میں بھی یو-پی مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کی تھی۔ بہرحال اسمیں کوئی شک نہیں کہ حافظ ہدایت حسین صاحب مرحوم نے مسلمانوں کی سیاسی اور تعلیمی ترقی کے لئے اپنے خیالات کے مطابق نہایت بے لوثی کے ساتھ جدوجہد کی اور وہ برابر مسلمانوں کی ترقی وبہبودی کے لئے کوشاں رہتے تھے حافظ صاحب موصوف ایک علمی وادبی انسان تھے وہ اس قدر زیادہ کام کرنے کے عادی تھے کہ بالآخر اسی کثرت کار نے ان کی صحت خراب کر دی۔ وہ ایک سادہ، مروت دار، اور شریف دل ودماغ رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی موت یقینی طور پر مسلمانوں کے لئے ایک افسوسناک موت ہے اور ان کی موت سے سارے صوبہ کے مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔

یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ اول تو یوں ہی قحط الرجال ہے اور جو دو چار آدمی کام کرنے والے ہیں ان کو قدرت ایک ایک کرکے اٹھائے لیتی ہے۔ بہرحال مرضی ایزدی میں کیا چارہ ہے۔

ہم اس حادثہ جانکاہ میں حافظ صاحب کے اعزہ کیساتھ دلی ہمدردی کرتے ہوئے خدائے تعالےٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آئینہ کانپور

تعزیتی جلسہ!

۱۹ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو بار ایسوسی ایشن کے ممبران کا ایک جلسہ رائے بہادر بابو کرما جیت سنگھ ایم ایل سی کی صدارت میں بار لائبریری میں منعقد ہوا۔ جسمیں خان بہادر حافظ ہدایت حسین کی وفات پر اظہار غم کیا گیا۔

جلسہ انعام

گرلس ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ ۱۹ر دسمبر کو مسز کینن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ بہت سی لڑکیوں کے والدین بھی شریک جلسہ تھے

کایستھ کانفرنس

آل انڈیا کایستھ کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بصدارت سر جوالا پرشاد سری واستوا منعقد ہوا اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ بریلی کی کایستھ کانفرنس کا جلسہ ملتوی کرنا طے ہوا۔ کیونکہ انتخاب صدر میں کچھ بے ضابطگی ہو گئی ہے اور کمیشن نے صدر کے انتخاب کے اعتراضات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنادی ہے۔

سیوا سمیتی کی امداد

۲۰ر دسمبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں مسز کیلاش سری واستوا کی سرپرستی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں چند معزز خاندانوں کی لڑکیوں نے ڈانس وغیرہ کیا۔ اور اس سے جو آمدنی ہوئی وہ سیوا سمیتی بوائے اسکاوٹ کو دی گئی۔

ہندو سبھا

آل انڈیا ہندو سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے دونوں یو-پی پراونشل سبھاؤں سے نصف تعداد ڈیلی گیٹوں کی طلب کی ہے۔

مگر پرانی ہندو سبھا نے اس کارروائی کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے پوری تعداد میں ڈیلی گیٹوں کے انتخاب کے حق میں زور دیا ہے۔

نئی ہندو سبھا نے اپنی نصف تعداد کے ڈیلی گیٹ لوپنہ کانفرنس کے لئے منتخب کر لیے ہیں۔ پونہ کانفرنس میں ان دونوں سبھاؤں کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگا۔

یو-پی چیمبر آف کامرس

یو-پی چیمبر آف کامرس نے اپنے ایک جلسہ میں بالاتفاق بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور لالہ ہری شنکر باگلا کو میونسپل بورڈ کے لئے اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔

پٹیشن

الکشن کے بعد اب پٹیشنوں کی وبا شروع ہوئی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اکثر ہندو اور مسلم واٹروں کے پٹیشن ہونے والے ہیں

تین مزدور ہلاک!

۱۴ر دسمبر کو بابو پوروہ تھانہ انور گنج کے دہاں گندے نالے کو مزدور کھود رہے تھے کہ اتفاقیہ ایک دیوار گر پڑی۔ جس کے نیچے تین مزدور دب کر ہلاک ہو گئے اور چار مزدوروں کے سخت چوٹیں آئیں۔

انتقال

ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ شیخ سجاد حسین صاحب رئیس ہاتہ اکبر پور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کا گذشتہ یکشنبہ کو انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم پرانی وضع کے ایک بامروت انسان تھے ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے

ایک لڑکی کا اغوا

گذشتہ ہفتہ خاتون نامی ایک ۱۴ سالہ لڑکی سکنہ چمن گنج کو چند بدمعاش اغوا کرکے بغرض فروخت مرادآباد لے گئے۔ مگر وہاں خریدار نہ ملنے پر اسکو صفی پور اناؤ واپس لائے۔ اور اس کے جسم پر جو ڈیڑھ سو روپیہ کے زیورات تھے ان کو اتار کر لڑکی کو ایک اندھے کنویں میں ڈھکیل دیا اور خود فرار ہو گئے۔

لڑکی کی آہ وبکا نے راہ گیروں کو مخاطب کیا اور انہوں نے اسے کوئیں سے نکالا۔ اور لڑکی کو کانپور پہونچا دیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے لڑکی کے پڑوس کے رہنے والے دو اشخاص مسمیان واجد اور منظور کو گرفتار کر لیا ہے۔

آتش زدگی

۱۷ر دسمبر کی رات کو رائے صاحب لالہ روپ چند جین آنریری مجسٹریٹ کے مکان میں آگ لگ گئی۔ دو دوکانوں کا مال جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ اور مکان کے اس حصہ کو بھی کافی نقصان پہونچا۔ نقصان کا اندازہ ۵ - ۶ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

جیل سے رہائی

مسٹر پورن چند گھوش کو باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں ۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ اب موصوف گورکھپور جیل سے اپنی سزا کی میعاد پوری کرکے کانپور آ گئے ہیں۔

پھانسی

سیسہ مئو میں جس سکھ نے ۶ مرد اور عورتوں کو قتل کیا تھا اسے پھانسی دیدی گئی۔

پنجر ونشا بنک گرفتار

بابو شیام لال کھتری منیجر ونشا بنک دفعہ ۴۰۸ کے ماتحت گرفتار کرکے ۱۰ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔ انپر دھوکا دہی کا مقدمہ کلکتہ میں چلایا جائیگا۔

اکبر سنگھ ڈاکو

مسٹر برج چرن اگروال ایڈیشنل سشن جج نے اس سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو ضلع کانپور کے مشہور ڈاکو اکبر سنگھ اور اسکے ساتھی رام چرن کلوار اور ٹھاکر سورج سنگھ کے مکان میں ڈاکہ ڈالنے اور اندر سنگھ کو قتل کرنے کے جرم میں چل رہا تھا۔ فاضل جج نے کافی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اکبر سنگھ کو رہا کر دیا اور رام چرن کلوار کو پھانسی کی سزا دیدی۔ اکبر سنگھ کو ضلع ہمیر پور کے مقدمہ کے سلسلہ میں تاحیات کالے پانی کی سزا ہو چکی ہے اب اسپر پرگنہ گھاٹمپور کے قتل کے سلسلہ میں بھی مقدمہ چلایا جائیگا

سنٹرل بنک آف انڈیا لیمیٹڈ

سنٹرل بنک آف انڈیا لیمیٹڈ ۱۹۱۱ء میں سر فیروزشاہ مہتہ جیسے قوم پرست رہنما نے قائم کیا تھا اور اس کے پہلے منیجر سر سہراب جی پوکھان والا تھے۔ مسٹر پوکھان والا اسوقت بنک کے مینجنگ ڈائرکٹر ہیں اور آپ ہی کی کوششوں کی بدولت بنک نے اسقدر نمایاں ترقی کی ہے کہ وہ آج سلور جوبلی کی تیاریاں کر رہا ہے۔ بنک کا سرمایہ ۲۵ کروڑ اور ادا شدہ سرمایہ پونے دو کرور کے قریب ہے ۷۰ لاکھ رزرو فنڈ ہے۔ سب سے بڑی خوبی بنک کی یہ ہے کہ اول سے آخر تک ہندوستانیوں کے انتظامات میں ہے ہم اس شاندار کامیابی پر مسٹر پوکھان والا و بنک کے دیگر

سبد گل

یورپ کے ایک پروفیسر صاحب کو بیٹھے بیٹھے ایک نئی بات سوجھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ریڈیم کے ذریعہ قطب شمالی جو دنیا میں سب سے سرد مقام ہے گرم کیا جا سکتا ہے۔

یوروپین ممالک کی ایجادات کا بھی کیا کہنا شیشہ کے استرے ایجاد ہونے والے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اول تو یہ کم خرچ ہوں گے دوسرے بار بار باڑھ رکھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

اس کا ایک اور قاعدہ غالباً موجد صاحب کے ذہن میں بھی نہ ہوگا یعنی جب چاہا تو آئینہ کا بھی کام استرے سے لے لیا۔

مسٹر ڈی ولیرا نے آئرش سینیٹ یعنی دارالامراء کا خاتمہ کر دیا آپ نے تحریک پیش کی اور وہ منظور ہو گئی دلیل یہ تھی کہ جب دارالعوام موجود ہے تو دارالامراء کی کیا ضرورت۔

غالباً ہندوستان کی کونسل آف سیٹ کے ممبر یہ وظیفہ پڑھ رہے ہوں گے:۔

ع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

سائینور مسولینی نے "جنگ کی بیواؤں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا" کہ اٹلی کا اقتصادی مقاطعہ اور محاصرہ نہایت شرمناک ہے"

"اب مسولینی کو چاہئے کہ" ہونے والی بیواؤں کا ایک جلسہ منعقد کر کے یہ کہیں کہ "اٹلی نے حبش کے جارحانہ حملوں کے لئے کیسی مدافعتی کارروائی کی ہے۔

یونان کے فرمانروا کنگ جارج نے تقریباً ایک ہزار قیدیوں کو رہا کر کے عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کی یوگوسلاویہ نے اس کی تقلید میں اس سے بھی زیادہ قیدی رہا کر دئے۔

غالباً یہ متعدی فرض کلکتہ تک نہیں پہونچ سکتا کیونکہ ایسا نہ ہو کہ گورنر بنگال سر جان اینڈرسن اپنے اس بیان کو واپس لے لیں کہ دہشت انگیزی کے قیدیوں کے ساتھ کوئی رواداری نہیں رکھی جائے گی:۔

وزیر اعظم مسٹر بالڈون نے کہا ہے کہ انگلستان ایسا کوئی موقع نظر انداز نہیں کرے گا جس سے جنگ کے بدلے صلح کی جا سکے۔

لیکن اگر صلح کی اس کوشش کے نتیجہ کے طور پر جنگ ہی حاصل ہو جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟

میجر ایٹلی (لیبر)

نے کہا ہے کہ مسٹر بالڈون کی تقریر کا اصلی جزو اصلاح اسلحہ کی تجویز تھی۔

باقی آرائش اور لباس تھا۔

ہاں ـــــــ لیکن مغرب میں اب آرائش اور لباس کے سوا باقی ہی کیا رہا ہے۔

ادب لطیف

"تیری گگری بھر گئی"

(بھاسکر راؤ تانبے کی ایک مرہٹی نظم کا ترجمہ)

عام اردو داں پبلک میں بھاسکر راؤ تانبے کا نام اب تک غیر متعارف ہے لیکن تانبے مرہٹی زبان کا وہ نامور شاعر ہے جسے اس وقت مہاراشٹر میں وہی حیثیت حاصل ہے جو پنجاب میں ڈاکٹر اقبال یا بنگال میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو اس نے مرہٹی زبان کی شاعری میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اسکا انداز بیان ڈاکٹر ٹیگور کی طرح نہایت سادہ دلنشیں اور جذبات سے لبریز ہے لیکن کہیں کہیں جذبات لطیف کی مرقع کشی میں یہ ٹیگور سے بھی بڑھ جاتا ہے اس خیال سے کہ ناظرین تانبے کے گلزار ادب کی بہار آفرینی کا اندازہ کر سکیں ہم اس کی ایک نظم کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں:۔

بھولی بھالی لڑکی! ـــ تیری گگری بھر گئی ـــــــ

کیا تو نہیں دیکھتی؟ گگری کے اندر بھرنے والے پانی میں حباب کا شور

کیا تو نہیں سنتی؟ تیرے سر سے آنچل ڈھلک کر ہوا میں اڑ رہا ہے

نسیم سحری تیری نازک زلفوں کو بکھیر رہی ہے ـــــــ

سیدھی سادی لڑکی! اپنے آنچل کو سنبھال کے

اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو سنوار لے

تو چشمے میں حیران و پریشان کیوں کھڑی ہے

ـــــــ تیری گگری بھر گئی ـــــــ

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے

تیری نئی گگری کی سوندھی سوندھی خوشبو ہوا میں پھیل رہی ہے

آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں

تیری سکھیاں اپنی اپنی گگریاں سروں پر رکھ کر چل دیں

لیکن ـــ تو یہاں کھڑی کیا کر رہی ہے؟ ـــــــ

ـــــــ تیری گگری بھر گئی ـــــــ

تجھے ایسی کیا چیز نظر آ گئی جو تو سامنے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہے،

تیری چشم نیم باز! کنول کی نیم شگفتہ کلیوں کی طرح

تیری لمبی لمبی پلکیں! دیر سے نہیں جھپکیں۔

تو نے کونسی دلفریب آواز سن لی ـــــــ

جو تیرے کان اسی جانب ہیں؟ تو پتھر کی مورت بنی کھڑی ہے

لیکن ـــ اے بھولی بھالی لڑکی! ـــــــ

تیری صورت سے اضطراب قلب ظاہر ہے!! ـــــــ

کیا تو کسی کی راہ دیکھ رہی ہے؟ کوئی نوجوان مسکراتا ہوا آئے ـــ اور گگری اٹھا کر تیرے سر پہ رکھ دے ـــ؟

آخر تو چشمے سے کیوں نہیں نکلتی ـــــــ؟

ـــــــ تیری گگری بھر گئی ـــــــ

یہ کسی کے قدموں کی آہٹ نہیں بلکہ ـــ کھیت میں سوکھی پتیاں کھڑکھڑا رہی ہیں ـــ! یہ کسی انسان کی آواز نہیں بلکہ محض ہوا ہے، تو سامنے دیکھ کر کیا چونکتی ہے؟ کوئی سیٹی نہیں بجا رہا ہے بلکہ ـــ ہوا کا جھونکا بانسوں سے گذر رہا ہے ـــ تجھے کس کا انتظار ہے؟ تو کس خیال خام میں مبتلا ہے؟ ـ

باہر نکل ـــــــ بھولی بھالی لڑکی ـــــــ باہر نکل

ـــــــ تیری گگری بھر گئی ـــــــ

چشمہ کا پانی ـــ تیرے خوبصورت گلابی قدموں کو چوم رہا ہے

غریب ہوا ـــ تیرے جسم رعنا کو چوم چوم کر مست ہو گئی ہے

کلیاں تجھے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی ہیں ـــ درخت تجھے دیکھ کر خوشی سے رقص کر رہے ہیں ـــ بھولی بھالی لڑکی!

تو اس محویت کے عالم میں کب تک رہے گی ـــــــ

ـــــــ تیری گگری بھر گئی ـــــــ

عالم نسواں

عورتیں کیسا شوہر پسند کرتی ہیں

(ایک جرمن خاتون کے قلم سے)

عورتیں کیسا شوہر پسند کرتی ہیں؟

اس سوال کا جواب انفرادی طور پر دینا غیر ممکن ہے دنیا میں کروڑوں عورتیں ہیں اور ہر عورت کا مذاق مختلف کسی کو خوبصورت شوہر پسند ہے کسی کو دولتمند علاوہ بریں دنیا کے مختلف ممالک میں خوبصورتی اور دولتمندی کا معیار بھی بالکل مختلف ہے:۔

میں اس کا جواب ملکی اور قومی زاویہ نگاہ سے دوں گی کیونکہ ہر ایک ملک کی معاشرت اور رسم و رواج کا عورتوں کے مذاق پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے متذکرہ بالا سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے میں نے دنیا کے تقریباً تمام متمدن اور بہت سے غیر متمدن ممالک کی سیاحت کی لاکھوں عورتوں سے زبانی سوالات کئے اور کم سے کم پندرہ ہزار عورتوں سے (جن میں دنیا کے تقریباً تمام ممالک کی عورتیں شامل ہیں) خط و کتابت کی مختلف ممالک کی عورتوں کے خیالات معلوم کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی کہ ہر ایک ملک کی عورت ایک خاص قسم کا شوہر پسند کرتی ہے اور میری طویل تحقیقات کا نتیجہ درج ذیل ہے

جرمن عورت

سب سے پہلے میں اپنے ہی وطن کی عورتوں کا خیال ظاہر کرتی ہوں مستثنیات ہر قوم میں ہوتے ہیں لیکن اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے تو ہم جرمن عورتوں میں نہ انگریز عورتوں کی قابل ملامت آزادی اور بے شرمی ہے اور نہ فرانیسی عورتوں کی طرح بد چلنی اور عیاشی جرمنی کی عورتیں عام طور پر شریف پارسا اور سیدھی سادی ہوتی ہیں شوہر جیسا بھی ہو وہ اپنی عصمت اور وفاداری سے اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتی ہیں ان کے دلوں میں وطن پرستی کا بے پناہ جذبہ ہے وہ پہلے اس شوہر سے بہت محبت کرتی تھیں جو اپنے قیصر کا جاں نثار ہو اور اب اس شوہر کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں جو بازو پر سواستکا کا نشان لگائے نازی پارٹی کا ممبر ہو اور روزانہ صبح اٹھ کر ہر ہٹلر کی تصویر پر پھول چڑھائے۔

فرانیسی عورت

درحقیقت اسے کوئی بھی شوہر پسند نہیں یہ آزاد رہنا چاہتی ہے اور جو مرد اسے پہلو میں بٹھا کر شراب پلا دے اس کو اپنا شوہر سمجھ لیتی ہے اور صرف اتنی دیر کے لئے سمجھ لیتی ہے جب تک مرد کا بازو اس کی کمر میں ہو اور شراب کا ساغر اس کے ہاتھ میں فرانیسی عورتوں کا تو ذکر ہی بیکار ہے:۔

انگریز عورت

انگریز عورت ایسے شوہر کو پسند کرتی ہیں جو بہت ہی مالدار اور ساتھ ہی زن مرید ہو وہ عورت کو قیمتی سے قیمتی کپڑے پہنائے غیر مردوں کے ساتھ غیر ممالک کی سیاحت کے لئے خوب روپیہ دے ہاتھ باندھ کر بیوی کے پیچھے پیچھے غلاموں کی طرح پھرے اور بیوی جب گھومنے جائے تو اس کے کتے کی خبر گیری کرے

جاپانی عورت

جاپان کی اولوالعزم عورت ایسے شوہر کو پسند کرتی ہے جو صناع ہو دستکار ہو اور سارے ملک چین پر جاپانی پرچم لہرانے کا خواب دیکھتا رہے ساتھ ہی ملک و قوم کے لئے کسی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے میں گر کر خودکشی بھی کر سکتا ہو

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

فرمانبرداری اور فرض

(از جناب ماسٹر بہاری لال صاحب رام تالاب بہر دلی ملی)

طلبہ کا ہڑتال کرنا کارخانے میں مزدوروں کا کام چھوڑ کر چلے جانا ملک کے اندر بغاوت پھیلا دینا نافرمانی کی مثالیں ہیں نافرمانی سے سخت نقصان ہوتا ہے۔

فرمانبرداری سے خوشی حاصل ہوتی ہے

زندگی میں قدم قدم پر فرمانبرداری سے کام چلتا ہے بغیر فرمانبرداری کے پبلک کی زندگی بیکار ہو جاتی ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے سے ماں باپ خوش ہوتے ہیں وہ ہمیشہ لڑکوں کا مفاد چاہتے ہیں نافرمانی سے والدین ناراض ہو جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں

والدین کی ناراضگی بچوں کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے جو بچے گھر میں ماں باپ کا حکم نہیں مانتے وہ اسکول میں استاد اور شہر میں حکام کی حکم عدولی کرتے ہیں اور اکثر ناکارہ ہستی بن جاتے ہیں:۔

ملازمت میں آقا کے حکم کی پوری طرح تعمیل نہیں کرتے سرکاری قوانین توڑتے ہیں۔

جو بچے فرمانبردار ہوتے ہیں وہ اپنا کام پورا کر لیتے ہیں استاد بھی ان سے خوش رہتے ہیں نافرمانبردار بچے اسکول کو ایک ناگوار چیز سمجھتے ہیں ان کا کام کبھی اچھی طرح مکمل نہیں ہوتا جو کچھ انھیں بتایا جائے وہ بھول جاتے ہیں اور ہمیشہ کسی نہ کسی قصور پر انھیں سرزنش ہوتی رہتی ہے۔

اگر مزدور ٹھیک طور پر کام نہ کرے گا اور مالک کی ہدایات پر پورا پورا عمل نہ کرے گا تو کام مکمل نہ ہوگا اور وقت ضایع ہوگا نافرمان کارندوں کو ملازمت سے الگ کر دیا جاتا ہے دیگر مقامات پر بھی یہی بات ظاہر ہوتی ہے مثلاً ملاح یا سپاہی کی حالت میں ملاح کی نافرمانی کے باعث جہاز غیر محفوظ ہو جاتا ہے سپاہی کی نافرمانی سے لڑائی میں شکست ہو جاتی ہے اور ملک مفتوح ہو کر غلام بن سکتا ہے ہمیں اپنی بہبودی اور دوسروں کی بہبودی کے لئے قوانین کی حفاظت نہایت ضروری ہے اور قوانین کی نافرمانی سے قید خانہ میں جانا پڑتا ہے جرمانہ ہوتا ہے۔

وہ اشخاص جو ہماری بہتری نہیں چاہتے ان کے حکم کی ہرگز تعمیل نہیں کرنی چاہئے۔

جو ہمسے ایسا کام کرانا چاہتے ہیں جسے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سراسر غلط ہے ہمارے اندر سے ضمیر آواز دیتی ہے یہ آواز صرف ہم سن سکتے ہیں ضمیر ہمیں بتاتی ہے کہ فلاں بات صحیح ہے اور فلاں غلط ہمیں ہمیشہ ضمیر کی تابعداری کرنی چاہئے جب ہمیں کسی کام کے متعلق شبہ ہو تو اپنے والدین اور استاد سے پوچھ کر کام کرنا چاہئے اور اگر والدین اور استاد موجود نہ ہوں تو ایسی حالت میں اپنے ضمیر کی پیروی کرنی چاہئے ضمیر ہماری صحیح رہنمائی کرتی ہے ضمیر کی نافرمانی ہمارے لئے تباہی کا باعث ہوتی ہے (ضمیر کی فرمانبرداری) مثلاً جھوٹ بولنے سے انکار کر دینا قسم نہ کھانا کھیل کے وقت دھوکہ نہ دینا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے لیکن اس سے ہماری ضمیر خوش رہتی ہے راجہ رامچندر جی نے باپ کے حکم کی تعمیل میں چودہ برس کا بن باس لینا پسند کیا۔ ڈاکٹر جانسن نے ایک دفعہ اپنے باپ کے حکم کی تعمیل میں بازار میں کھڑے ہو کر کتابیں بیچنے سے انکار کر دیا تھا بعد میں اسے اس نافرمانی کا بہت دکھ ہوا وہ اسی مقام پر گیا جہاں اس کے باپ کی دوکان

پردۂ فلم

کیمرے!

از جناب علی حسین آئی ایم سی لکھنو

۱۷۵۶ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک قریب قریب پونے دوسو برس کی تاریخی دنیا میں فن فلم سازی نے بہت بڑی ترقی حاصل کی ہے۔ (کیمرے) ویٹ لینڈر "Vaigtlander" کے کارخانے نے موجودہ زمانہ کے مطابق ۱۷۵۶ء کو دیکھتے ہوئے بہت بڑی ترقی کی۔ یہاں تک کہ اس کی صنعت دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اور بہترین مانی جاتی ہے۔ اس کارخانے میں چار فکٹریاں ہیں جو Brunswick. (برلن) اور Dresden. میں واقع ہیں۔ برلنوک میں کیمرے اور Lens دو علیحدہ فکٹریوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔ اور فوٹوگرافی کی اشیا بھی برنسوک میں تیار ہوتی ہیں اور نگیٹو کی چیزیں یعنی پلیٹ فلمس وغیرہ Dresden. میں بنتی ہیں کیمرہ بنانے والی ترکیب میں حسب ذیل کیمرے شامل ہیں:

(1) RollFilm Reflex Camras.
(2) Mirror Type Camras.
(3) Roll Film Cameras.
(4) Plate Camras.
(5) Strereascopic Reflex C.
(6) Vaigtlander Cameras.

مذکورۂ بالا کیمروں میں صرف ویٹ لینڈر لنس لگے ہوتے ہیں۔ ویٹ لینڈر لنس مختلف پیمانے کے ہوتے ہیں جو چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ہوتے ہیں۔ مگر زیادہ تر اس قسم کے ہوتے ہیں جو Amateurs کیلئے بھی موزوں ہوں ویٹ لینڈر Helelier کا لنس دنیا میں سب سے زیادہ مشہور ہے اسکو Master Lens بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں بصارت کا ہنر بہت خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ یہ پیشہ وری کے کام میں بھی برابر استعمال ہوتا ہے جسکا Focus 240 ڈگری تک ہوتا ہے۔ ویٹ لینڈر لنس حضوصاً زیادہ تر فوٹوگرافی پیشہ کے واسطے تیار کیے جاتے ہیں جنمیں سے Chromatic Collinear خاصکر مشہور ہے۔

ویٹ لینڈر کے فوٹو اتارنے والے کاغذات مختلف قسم کے خاص خاص کاموں کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ جن میں سے تین مشہور قسمیں درج ذیل کی جاتی ہیں:-

۱- Satrax یہ بہت مشہور گیس لائٹ پیپر ہوتا ہے اس کی ۵ قسمیں اور بھی ہیں جو وبازت کے لحاظ سے زیادہ مفید ہیں۔

۲- ErgoKontatic جو پیشہ ور اور عطائی دونوں کے واسطے بہت مفید ہے

۳- Ergorapid یہ فوٹوگرافروں اور انلاج کرنے والوں کیلئے نہایت ضروری چیز ہے۔

Chloro Bromide پیپر کہلاتا ہے اور چار مختلف شکلوں میں بنایا جاتا ہے فلم بنانے والوں کی خواہش کے بموجب Vaigtlander. Illustra Film. ایجاد کردی گئی ہے۔ اس کو گرم ملکوں میں بلا کھٹکے استعمال کر سکتے ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ اگر ہم فیڈلی ٹون ساونڈ مشین یعنی ص آواز بھرنے والی مشین کا تذکرہ بھی کردیں تو بیجا نہ ہوگا۔ یہ سادگی و کفایت شعاری اور بہت سی باتوں کے لحاظ سے فلم پر آواز یا گانا بھرنے کے لئے بہت اچھی ثابت ہوئی ہے۔ فیڈلی ٹون سسٹم ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے وزریعہ سے فلم پر گانا بھرا جاتا ہے۔ اور موجودہ رواج کے مطابق ایک علیحدہ Nigative پر آواز بھرلی جاتی ہے یہ نگیٹو اس سے علیحدہ ہوتا ہے۔ جسپر تصاویر بنائی جاتی ہیں۔

اس کے بعد دونوں نگیٹو یعنی آواز و تصویر والے ایک ساتھ ایک ہی Positive پر اوتارتے جاتے ہیں فیڈلی ٹون گانے بھرنے والے ریکارڈ کا طریقہ عمل بھی اسوجہ سے اچھا سمجھا جاتا ہے کہ اس عمل کو فیڈلی ٹون Laboratories میں مسٹر الیف کے کروتھر بی ایس سی کی تحقیقاتی کوشش سے ایجاد ہوا ہے۔ اور اس طرز عمل کو پیٹنٹ کرلیا گیا ہے اور یہ اس ایجاد پر مبنی ہے جس کے وزریعہ سے variable Area Records (بغیر گھومنے والے آئینوں کی امداد سے) تیار ہوجاتے ہیں V.A. Density Record کو اب V.A. Records پر ترجیح دیجاتی ہے۔ لیکن اسوقت تک موجودہ طرز عمل صرف آئینوں کی حرکت پر منحصر ہے۔

اقوال زریں

مرجھائے ہوئے درخت موسم بہار میں سرسبز ہوجاتے ہیں۔ لیکن جوانی نہیں لوٹتی۔

دشمن خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو اسکو حقیر مت جانو۔

دشمنی بھائیوں کو بھی جدا کردیتی ہے مگر محبت غیروں کو دوست بنادیتی ہے۔

اپنے کئے ہوئے پر نظر ثانی ضرور کرلیا کرو۔

سزا دینے کا حق اسی کو ہے جو محبت کرتا ہے۔

شاعر صرف خواب دیکھنے والا ہی شاعر نہیں ہے اس کا دل دنیا کے جذبات کا آئینہ ہے اس کے گیت دنیا کی محبت کی گونج ہیں اس کا رونا انسانیت کے آنسو ہیں۔

پرماتما یو جا کا نہیں محبت کا بھوکا ہے۔

محبت دنیا کی تمام تکلیفوں مصیبتوں اور برائیوں کا واحد علاج ہے اگر دنیا، محبت کے معنی سمجھلے تو یہ کل نہیں بلکہ آج ہی جنت بن جائے۔

ترکی اخبارات کی مصر سے ہمدردی

استمبول۔ مصر میں جیسے غم انگیز واقعات رونما ہوچکے ہیں ترکی کی عام رائے اس سے متاثر ہے اور مصر کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوگئی ہے۔

ترکی اخبارات حوادث مصر سے اس قدر متاثر ہوگئے ہیں کہ تمام اخبارات نے مقالات لکھے اور انگریزی حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ مصر سے مصالحت کرے اور اس بے چینی کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کرے

موج تبسم

زید:- کیا تم ڈاکٹر صاحب کی پارٹی میں جاؤ گے۔؟

بکر:- نہیں میں اس دن شہر سے باہر ہوں گا

زید:- بلاوا تو آیا ہے۔

بکر:- نہیں بلاوا کیوں آتا میں تو باہر ہونگا

ایک شخص ہوٹل کے اندر جاتے ہوتے اپنی چھتری برآمدہ میں چھوڑ گیا اور اس کے پاس ایک کارڈ چھوڑ گیا جس پر لکھا تھا کہ:

اس چھتری کا مالک ایک مشہور موون مکر باز ہے جو کئی انعام جیت چکا ہے ابھی دس منٹ میں واپس آتا ہے۔ جب وہ ہوٹل سے باہر نکلا تو چھتری غائب تھی لیکن ایک کارڈ پڑا تھا جسپر لکھا تھا۔

چھتری لیجانیوالا ایک نامی گرامی شخص ہے جو متعدد دوروں میں تیز رفتاری کے متعدد انعام حاصل کر چکا ہے وہ ابھی واپس آجائے گا۔

بیوی:- جس نوکر پر میں خفا ہوتی تھی وہ تمہارا پاؤں پکڑ کر کیا کہہ رہا تھا۔

خاوند:- وہ کہہ رہا تھا کہ میرا قصور معاف کرادیجئے

بیوی:- تو اس کے نزدیک آپ ہوم سکریٹری ہیں آیندہ میں آپ کو بھی سمجھوں گی۔

دلچسپ معلومات

عجیب وغریب چیزوں کی دوکان

لندن میں نوادر کی ایک دوکان ہے جس نے اپنی نوعیت کے لحاظ سے دنیا کی سب سے زیادہ عجیب وغریب دوکان کہا جاسکتا ہے اس کے خریدار زیادہ تر کالجوں کے پروفیسر اور سائینس کے طلباء ہیں اور وہ دیہات سے اپنی سائنٹفک تحقیقاتوں کے لئے مکھی کے پر سانپ کی کینچلی اور خرگوش کی ٹانگیں تتلیوں کے سر مچھلی کے سنہ وغیرہ اس قسم کی چیزیں خریدتے ہیں۔

خانگی استعمال کے برتن لکڑی کے

شہر نارفوک میں لکڑی کے برتن مثلاً جام طشتریاں تامیں ٹب وغیرہ بنائے جارہے ہیں جو ٹوٹتے نہیں ہیں مگر دیکھنے میں بہت خوشنما اور گلاس کی طرح ہوتے ہیں۔

امریکہ اور متحرک ناطق فلموں کی صنعت

متحرک وناطق فلمونکی صنعت وتجارت ولایت ہائے متحدہ امریکہ میں چوتھے درجہ پر ہے آجکل اس صنعت میں ایک ارب ۵ لاکھ ڈالر کا سرمایا لگا ہوا ہے امریکہ میں روزانہ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ٹکٹ فروخت ہوتے ہیں اور تقریباً ۷ لاکھ آدمی روزانہ فلم دیکھتے ہیں جن میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو ½ ا سے لیکر ۶ میل تک کا سفر طے کرکے سینما دیکھنے آتے ہیں ولایتہائے متحدہ امریکہ میں ۲۶ ہزار سے زیادہ سینما گھر ہیں ۳ لاکھ افراد ہر سال اس صنعت کیلئے ملازم رکھے جاتے ہیں جن کو تقریباً ایک کروڑ ڈالر مشاہرہ ملتا ہے۔ متحرک تصاویر کو فلم بند کرنے کیلئے جو کیمرے استعمال کئے جاتے ہیں انکی قیمت فی کیمرہ ساڑھے تیس ہزار ڈالر تک ہوتی ہے مشہور فلم ساز

معصوم کا خواب

(بقیہ صفحہ ۵)

جمیل سوچنے لگا اگر میرے پاس جوتے ہوتے تو میں دادا کو بلانے کے لئے خط ہی کیوں لکھتا اب تک کبھی کا اپنے گاؤں بھاگ گیا ہوتا مگر کیا کروں آج کل برف بہت پڑ رہی ہے اور میرے پاس جوتے نہیں۔

جمیل نے دادا محمود کو آگے لکھنا شروع کیا۔

"جب میں بڑا ہو جاؤں گا تو تمہاری بہت خدمت کرونگا اگر تم کو باورچی تنگ کرے گا تو میں اوس کو بہت ستاؤنگا محلہ میں جو عورت یا جو لڑکا بھی لڑے گا میں اس سے لڑوں گا میں تمہارے کتے کو بھی کبھی نہیں ماروں گا اور کتیا کو بھی پیار کروں گا۔

پیارے دادا اب تم مجھے ضرور بلالو میں وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی میں بھی تمہاری خدمت کروں گا اور جب تم مرجاؤگے تو میں تمہاری نجات کے لئے دعا کروں گا جس طرح اپنی ماں کے لئے دعا کرتا ہوں۔

پیارے دادا یہ بہت بڑا شہر ہے یہاں امیر آدمی رہتے ہیں اگر تم مجھے لینے آگئے تو کوئی نہ کوئی امیر آدمی تمکو بخشش میں کچھ روپیہ ضرور دے گا یہاں مٹھائی بہت عمدہ ملتی ہے اور تمباکو کا تو پوچھنا ہی کیا ناس جو تم سونگھتے ہو اس کی دکانیں بھی بہت ہیں یہاں مچھلی کا شکار کھیلنے کے لئے ایک سے ایک عمدہ بنسیاں ملتی ہیں اور دام اتنے کم ہیں کہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔

میرے اچھے دادا تم مجھے لینے ضرور آجاؤ تمہارا جی خوب بہلے گا اور تم یہاں سے خوشی خوشی گھر واپس جاؤگے۔

دادا محمود! تمکو تمہارا صاحب عید میں بخشش تو ضرور دیگا میرے لئے بھی پیسہ رکھنا میں گھر آکر تم سے ضرور لے لوں گا،"

جمیل کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے

وہ سوچنے لگا۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ محمود اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے جاتا تھا اور واپسی میں بازار سے کھلونے دلاتا تھا سہ پہر کو سب لوگ قصبہ سے باہر سیر کے لئے جاتے تھے اور بہت بہار رہتی تھی اس زمانہ میں جمیل کی ماں بھی زندہ تھی وہ اپنے بیٹے کو بہت پیار کرتی تھی لیکن ساتھ ہی لکھنا پڑھنا اور سو تک گنتی گننا بھی سکھاتی تھی۔

جمیل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے وہ زمانہ خواب وخیال ہوگیا نہ اس کی ماں رہی اور نہ اس کا دادا اسے شہر میں جوتے والے کی دوکان پر کام کاج کرنے اور مار کھانے کے لئے نوکر رکھاتا۔

جمیل نے ہتھیلیوں سے آنکھیں مل کر آنسو پونچھے اور دادا محمود کو اس طرح آگے لکھنا شروع کیا "دادا جی جلدی آؤ خدا اور رسول کے واسطے مجھے لیجاؤ یہاں بہت بری طرح مار پڑتی ہے میں ایسی مصیبت میں ہوں کہ بیان نہیں کرسکتا کل مالک نے میرے سر پر جوتے کا فرما پھینک کر مارا میرا چہرہ لہولہان ہوگیا اور میں بیہوش ہوکر گر پڑا مجھے دیر تک ہوش نہیں آیا دنیا میں اس وقت کوئی آدمی مجھ سے زیادہ بدنصیب نہ ہوگا گھر کا کتا بھی مجھ سے اچھا ہے اسے بھی اچھا کھانے کو ملتا ہے اور لوگ اس سے محبت کرتے ہیں میری طرف سے شبراتی کو جمن اور منو گھسیارے کو سلام کہدینا میرے دادا ذرا اتنا خیال رکھنا کہ ڈھنگلو چنے والے کا لڑکا کہیں میری بانسری اٹھا کر نہ لے جائے

نہ جانے تم نے میری بانسری بکس میں بند کی یا نہیں۔

اچھا اب خط بند کرتا ہوں خدا کرے میری بانسری کوئی نہ لے جانے پائے اور تم مجھے لینے جلد آجاؤ۔

"تمہارا پوتا جمیل،،

جمیل نے یہ خط لکھ کر اس لفافہ میں بند کیا جو وہ آج صبح موقعہ پاکر خرید لایا تھا۔ پھر ذرا سوچنے کے بعد اس نے قلم اٹھا کر لفافہ پر پتہ لکھا۔

"اس گاؤں میں پہونچے جہاں میرے دادا محمود رہتے ہیں"

پتہ لکھ کر اس نے دوات چپکے سے مالک کی الماری میں رکھدی اور جلدی سے دوکان بند کرکے سڑک پر بھاگا۔ اس نے ایک دن پہلے کسی دوکاندار سے دریافت کیا تھا کہ خطوط کہاں ڈالے جاتے ہیں۔

دوکاندار نے جواب دیا تھا کہ پوسٹ بکس میں ڈالدئے جاتے ہیں وہاں سے انھیں سرکاری آدمی دنیا کے کونے کونے میں پہونچا دیتے ہیں۔

جمیل بھاگا ہوا گیا اور اس نے پوسٹ بکس میں خط ڈال دیا ایک گھنٹہ بعد اسے نئی نئی امیدوں نے تھپکیاں دے کر سلادیا وہ بے خبر سو رہا تھا اور اس نے خواب میں دیکھا ــــ دادا محمود۔ جمن باورچی۔ شبراتی کوچبن۔ اور منو۔ گھسیارہ سب بیٹھے آگ تاپ رہے ہیں۔

دادا محمود خط پڑھ کر سب کو سنا رہا ہے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر کہتا ہے کہ میں اب اپنے جمیل کو جاکر لے آؤں گا

دادا محمود کا کتا دم ہلاتا ہوا چاروں طرف چکر لگا رہا ہے

ڈاکٹر ٹیگور کی شاعری کا فارسی ترجمہ

شانتی نکیتن بذریعہ ڈاک دلیشو بھارتی نے حال میں دو کتابیں شایع کی ہیں۔

جو ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی شاعری کی دو کتابوں کا اردو اور فارسی ترجمہ ہیں جو پروفیسر مولانا ضیاء الدین نے کیا ہے فارسی کتاب کا نام صد بند ٹیگور ہے۔

جس میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی سو نظمیں مختلف کتابوں سے لیکر جمع کی گئیں ہیں مثلاً گیت انجلی بالک کھیا وغیرہ یہ ترجمہ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی نظموں کا پہلا فارسی ترجمہ ہے۔

اور اردو کتاب کا نام کلام ٹیگور جس میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی موسیقی کی نظموں کے علاوہ شاہجہاں جیسی طویل نظمیں بھی ہیں اور اس کتاب میں پروفیسر ضیاء الدین کی ایک نہایت عالمانہ اور شاندار تمہید بھی ہے جسمیں ٹیگور کی نظم پر بحث کرتے ہوئے پروفیسر موصوف نے یہ بتایا ہے کہ دنیا کے آرٹ تمدن اور تعلیم میں ڈاکٹر ٹیگور نے کتنا اضافہ کیا ہے۔

موت کو ملتوی کیا جاسکتا ہے

نیویارک، ۱۵ دسمبر ڈاکٹر الیکسس کارل نے جن کو نوبل پرائز ملا ہے۔ اکاڈمی آف بیڈسین میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روز وہ آنے والا ہے۔

جبکہ سائنس کے ذریعہ موت کو ملتوی کیا جاسکتا ہے

آپ نے مزید فرمایا کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ چند اشخاص کو ایک طویل عرصہ تک ٹھنڈی جگہ رکھا جائے اور اس طریقہ پر ان کو صدیوں تک زندہ رکھا جائے۔

آپنے مزید فرمایا کہ اگر موت کو ملتوی کرنے کا طریقہ کامیاب ثابت ہوگیا تو موت سے بھی زیادہ بدبختی یہ ہوگی کہ اگر سو سال تک زندہ رہنے کی اسکیم کامیاب ہوگئی تو بوڑھے آدمیوں کی آبادی کے اقتصادی بار کو دنیا برداشت نہیں کریگی

برطانیہ نے صلح کی تجویزیں کیوں منظور کیں

لندن ۱۵ دسمبر برطانی کیبنٹ نے صلح کی تجاویز کو کیوں منظور کرلیا اس کے بارے میں ایک اہم انکشاف ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس اٹلی کے خلاف مزید تعزیری کاروائی کرنے کو تیار نہیں تھا فرانس کے وزیر اعظم موسیولاول نے سرہور کو صاف الفاظ میں کہدیا تھا کہ اگر اٹلی کو جانے والے تیل پر پابندی لگائی گئی تو جنگ چھڑ جائے گی جسکے لئے فرانس تیار نہیں ہے وہ اپنے بحری بیڑے کو دو ہفتہ کے اندر تیار نہیں کرسکتا اس لئے وہ اٹلی کے خلاف تیل پر پابندی نہیں لگا سکتا جب سرہور کے روبرو ایسی صورت پیش ہوئی کہ اٹلی کے خلاف فوری جنگ چھڑ جائے گی اور فرانس برطانیہ کا ساتھ نہیں دیگا تو وہ صلح کی تجویزیں منظور کرنے پر مجبور ہوں گے

ایران میں زبردست انقلاب لباس

اصفہان ایرانیوں کی زبان میں سخت انقلاب برپا ہو رہا ہے ہزاروں عربی لفظ جو وہاں عام طور سے مستعمل تھے لغت سے نکال دئے گئے ہیں۔

لباس کے لحاظ سے آج تمام ایران مغرب بن رہا ہے اور شاہ ایران نے یوروپین ٹوپی پہننے کا حکم دیا ہے آجکل کسی بھی ایرانی لڑکی کو برقع پہن کر اسکولوں کے اندر داخل نہیں کیا جاتا بڑی عمر کی عورتیں بھی اب پردہ نہیں کرتیں نوجوان

نوٹس
انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر
درجہ دوم ضلع کانپور
مقدمہ نمبری ۱۳ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء

(۱) مسماۃ سوہدرہ کنور بیوہ منول سنگھ و (۲) بابو سنگھ ولد گلاب سنگھ و گلاب (۳) سنگھ ولد گوکل سنگھ و ہمت سنگھ عمری تخمیناً ۱۶ سال نابالغ بولایت گلاب سنگھ پدر خود ولد گوکل سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع چھترو دا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور سائلان

بنام

(۱) گجراج سنگھ ولد گجودھر سنگھ ٹھاکر ساکن بری گڑھ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور - (۲) بجے سنگھ عمری تخمیناً ۱۳ سال نابالغ (۳) کیلاش سنگھ عمری تخمیناً ۱۰ سال نابالغ (۴) بالا سنگھ عمری تخمیناً ۷ سال نابالغ پسران نواب سنگھ مرتہن متوفی بولایت مسماۃ مورتی کنور مادر حقیقی بیوہ نواب سنگھ ساکنان موضع ہرادے پرگنہ وضلع کانپور - (۵) مسماۃ مورتی کنور بیوہ نواب سنگھ قوم ٹھاکر ولیہ قدرتی و مادر حقیقی نابالغان بجے سنگھ و کیلاش سنگھ و بالا سنگھ پسران خود ساکن موضع ہرادے پرگنہ وضلع کانپور فریق ثانیان -

مرتہن زمینداری موازی ۷ ۱۰/ ۱ پائی ۶ ففت منجملہ ۱۶ محال بھول سنگھ سکنہ موضع چھترو اپرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور -

ہرگاہ مسماۃ سوہدرہ کنور و بابو سنگھ و گلاب سنگھ و ہمت سنگھ نابالغ عمری ۱۶ سال بولایت پدر خود گلاب سنگھ سائلان نے درخواست دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء عدالت ہٰذا میں ذریعہ جناب صاحب کلکٹر بہادر کانپور گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کردیا ہے لہذا جملہ اشخاص کہ جنکا قرضہ ڈگری شدہ یا بغیر ڈگری شدہ متذکرہ بالا درخواست دہندگان کے ذات و جائداد پر ہو وہ اندر تین ماہ تاریخ شائع ہونے نوٹس گزٹ سے اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے داخل کرے ورنہ کوئی عذر بعد میں قابل سماعت نہ ہوگا - اور درخواست بعد حاضری قرض خواہان مسموع او رفیصل ہوگی -

آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم
رامیشور دیال منصرم اسپیشل ججی دوم
گورٹ کانپور

مہر عدالت

یو پی پولٹیکل کانفرنس ملتوی ہوگئی

اناؤ ۱۵ دسمبر یوپی صوبہ جاتی پولٹیکل کانفرنس کا اٹھائیسواں اجلاس جو کہ ۲۲ ، ۱۵ حال کو اناؤ میں ہونے والا تھا۔ اب ملتوی ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ جاتی سوشلسٹ کانفرنس بھی ملتوی ہوگئی ہے :-

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۴۶۹ ۱۹۳۵ء

بعدالت جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب بہادر منصف سیتاپور

منا شاہ ولد مرکا شاہ قوم کلوار ساکن حسین گنج پرگنہ خیرآباد ضلع سیتاپور پیشہ مہاجنی مدعی

بنام شکور وغیرہ مدعا علیہ

بنام شکور ولد غنی قوم قصاب ساکن صدر بازار سیتاپور وارد حال شہر کانپور محلہ بیگم پورہ برمکان محمد حسین ضلع کانپور پیشہ خود - (۲) ننھے (۳) منے (۴) چھدن (۵) مدارا پسران غنی اقوام قصاب ساکن صدر بازار پرگنہ خیرآباد ضلع سیتاپور پیشہ خود مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ ۳۲ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور تم

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم
ایشر پرشاد منصرم عدالت منصفی سیتاپور

مہر عدالت

بحکم جناب بابو بریا چرن اگروال صاحب سشن سب جج بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت جناب سشن سب جج بہادر مقام کانپور ضلع کانپور
مقدمہ نمبر ۱۲۵ بابتہ ۱۹۳۳ء اجراء نمبر ۱۵ ۱۹۳۵ء

جھوری لال و بہاری لال پسران اننتو اقوام تمبولی ساکنان بازار رام نرائن شہر کانپور ڈگریداران

بنام رمضانی و سلارو پسران لپوا اقوام شیخ ساکنان نوبچر طخانہ حوزہ مکان نمبری ۹۴/۱۸۸ شہر کانپور مدیونان -

بنام رمضانی و سلارو مدیونان ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان جھوری لال وغیرہ ڈگریدار نے واسطے نیلام قطعہ مکان مرہونہ درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۶ء واسطے طے کرنے شرائط نیلام کے مقرر ہوئی ہے -

آج بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم گور نرائن سہائے
منصرم عدالت سشن ججی کانپور

مہر عدالت

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

مقدمہ نمبر ۷۰

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ نالش ٹھاکر سیوراج سنگھ

بنام تم رگھوبر کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری لقایا لگان بابتہ لگان بتاریخ ۷ فروری ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ 41/6/3 جو اب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۷	۹	۶
خرچہ نالش	۴	۱۰	۰
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۱	۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۵	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۱۳	۹
گزٹ	۵	۲	۰
میزان	۴۱	۶	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رگھوبر ولد بھیا چوبے ساکن لالو پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 41/6/3 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ لقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاوٗ -

تاریخ پیشی ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء

پرگنہ ڈیراپور موضع دلوگاؤں چکر عرف نہو محال گجراج سنگھ

۱۵۸۹ بالا ۰ ۱۲۰

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت -

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سزایابی

دہلی ۱۴ دسمبر کل جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد میں مفتی کفایت اللہ صاحب کی زیر صدارت ایک عام جلسہ ہوا جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی سزایابی کے خلاف جنھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ورزی کرنے کے جرم میں چار ماہ قید سخت کی سزا ہورہی ہے۔ پروٹسٹ کیا گیا اور احرار پارٹی کے متعلق حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی۔

تمباکو کی فروخت پر فیس

ناگپور ۱۳ دسمبر سی - پی کونسل کے آئندہ اجلاس میں مسٹر کے - گارڈن ممبر مالیات ایک بل پیش کریں گے جس کا منشا یہ ہے - کہ تمباکو اور بیڑیوں کی فروخت پر فیس عاید کی جائے

الٰہ آباد یونیورسٹی

مسٹر اقبال نرائن گرٹو اس مرتبہ پھر الٰہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر منتخب ہو گئے ان کے مخالف امید وار سر چارلس ویر کو شکست ہو گئی مسٹر گرٹو کو ۲۸ ووٹ ملے اور سر ویر کو ۱۳ ووٹ ملے گورنر یوپی نے انتخاب کی صدارت کی۔

افسانہ

معصوم کا خواب

(روسی انشا پرداز چیخوف کا ایک افسانہ)

جمیل کی عمر دس سال کی تھی۔

وہ تین مہینہ سے ایک جوتے والے کے یہاں کام سیکھ رہا تھا۔ صبح عید تھی ایسے موقعوں پر بچے تو جلد سو جاتے ہیں لیکن جمیل نہ سویا وہ دوکان سے اپنے مالک اور دوسرے نوکروں کے چلے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

جب سب چلے گئے تو اس نے الماری سے ایک چھوٹی سی دوات نکالی اور ایک ہولڈر جس کا نب زنگ آلودہ تھا سامنے جوتے لپیٹنے کا کاغذ پڑا تھا جمیل نے اس پر لکھنا شروع کیا۔

پیارے دادا محمود۔

میں تمہیں خط لکھ رہا ہوں۔ عید مبارک ہو۔ نہ تو میرا باپ زندہ ہے اور نہ ماں۔ جو کچھ ہو سو تم ہو“

جمیل کی نگاہوں میں محمود کی صورت پھرنے لگی۔

محمود ایک چوکیدار تھا پستہ قامت دبلا پتلا ساٹھ برس کا بوڑھا مگر بہت خوش مزاج اور چست۔

جب دیکھو وہ ہنستا رہتا تھا اس کے بالعموم دو کام تھے۔ یا تو وہ تمام دن باورچی خانہ میں سوتا رہتا تھا یا باورچی سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھتا رہتا ہے رات کو اسے نہ سونے کی فرصت ملتی تھی اور نہ باورچی سے لڑنے کی ایک لمبا چوڑا لبادہ اوڑھ کر ڈنڈا کھٹکھٹاتا ہوا پہرہ دیتا تھا اس کی کتیا گردن جھکائے اس کے پیچھے پیچھے پھرتی تھی اور اس کا کتا چاروں طرف دوڑ لگاتا تھا کتا دیکھنے میں تو بہت سیدھا اور خاموش معلوم ہوتا تھا اور کسی اجنبی کو بھی اپنے مالک کیطرح سمجھتا تھا لیکن اس پر کوئی اعتبار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کو اچک کر پیر میں کاٹنے کا بہت شوق تھا اور کبھی کبھی باڑے میں گھس کر مرغی کا چوزہ لے بھاگنے میں بھی اسے خاص لطف آتا تھا کتے کو گھر والوں نے بھی کئی مرتبہ پیٹا اور محلہ والوں نے بھی اس کی پچھلی ٹانگیں تو قریب قریب توڑی جا چکی تھیں لیکن وہ کسی نہ کسی طرح پھر چاق و چوبند ہو جاتا تھا۔

اس نے سوچا...... دادا محمود اس وقت روئی کا بڑا سا لبادہ اور کنٹوپ پہنے دروازے پر کھڑا ہوگا اور سامنے سے جو شخص بھی نکلتا ہوگا اس سے مذاق کرتا ہوگا دادا محمود کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا بھی ہوگا اور وہ بار بار سوچتے ہوں گے کہ اگر باورچی کسی ضرورت سے باہر نکلے تو اس کی اچھی طرح خبر لیں اس نے آج کھانا بہت خراب پکایا تھا۔　　موسم اچھا تھا۔

سردی کی شدت تو ابھی کم نہ ہوئی تھی لیکن کئی دن سے جو بہت تیز ہوا چل رہی تھی اور اس نے سردی کو ناقابل برداشت بنا دیا تھا وہ بند ہو گئی تھی کہ کسی قدر کہر ضرور تھا لیکن ستاروں کی روشنی میں قصبہ کے مکانات اب بھی صاف نظر آ رہے تھے۔

جمیل نے آہ سرد بھر کر پھر ادھر ادھر دیکھا اور دادا محمود کے نام آگے خط لکھنا شروع کیا۔

کل رات کو مجھے بہت مار پڑی شیخ جی نے میرے بال پکڑ کر مجھے سارے صحن میں گھسیٹا میری کہنی چھل گئی سر میں بھی بہت چوٹ آئی۔ اگر سچ پوچھو تو میری خطا بس اتنی تھی کہ شیخ جی کے بچے کو جھولا جھلاتے جھلاتے ذرا میں بھی سو گیا جھولا ٹھہر جانے سے بچہ رونے لگا اس کا رونا تھا کہ میری شامت آ گئی۔

ایک دن شیخ جی کی بیوی نے مچھلی خریدی اور مجھے صاف کرنیکا حکم دیا میں نے مچھلی کو دم کیطرف سے صاف کرنا شروع کیا بس اتنی سی بات پر انھوں نے مچھلی میرے منھ پر کھینچ کر ماری۔ سارے نوکر مجھے بیوقوف بناتے ہیں اور مجھے چوری پر مجبور کرتے ہیں چیزیں تو چرا کر خود لیجاتے ہیں اور مار مجھ پر پڑتی ہے نوکروں کا تو یہ حال ہے کہ جو چیز ہاتھ لگتی ہے لیجاتے ہیں اور شیخ جی کا یہ حال ہے کہ جو چیز ہاتھ لگتی ہے اس سے مجھے مارتے ہیں۔

کھانے پینے کا ذکر ہی کیا...... ! اگر سچ پوچھو تو مجھے نام کے لئے کھانا ملتا ہے۔

دادا محمود تم ہی بتاؤ۔ بھلا یہ بھی کوئی کھانا ہے کہ سویرے روکھی روٹی دوپہر کو بھی اور رات کو پھر روٹی ذراسی ابالی دال یا پھیکی سیٹھی ترکاری کے ساتھ...... چائے یا گوشت کا تو ہم قیامت تک بھی تصور نہیں کر سکتے کیونکہ جب خود ہمارا مالک ہی ان چیزوں کے لئے ترستا ہے تو ہم کیا چیز ہیں، مجھے سونے کے لئے زمین پر دہلیز کے پاس جگہ ملتی ہے جب بچہ روتا ہے تو مجھے پالنا جھلانا پڑتا ہے اگر ذرا میری آنکھ لگ جائے اور بچہ رونے لگے تو پھر میری خیر نہیں کل پٹا بھی اس جرم میں گیا تھا کہ میں دن بھر کام کرنے کے بعد رات کو بھی کیوں ذرا دیر کے لئے سو گیا تھا۔

دادا تم خدا کے لئے مجھے آ کر لیجاؤ میں یہاں اب نہیں رہ سکتا اگر تم مجھے لینے نہ آئے تو میں بھی مر جاؤں گا۔“

جمیل کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ایک قطرہ کاغذ پر بھی ٹپک پڑا جمیل نے اپنی گندی کلائیوں سے آنکھ کے آنسو پوچھتے ہوئے، لکھنا شروع کیا...... ”دادا تم مجھے ضرور بلا لو میں تمہارا حقہ بھر دیا کروں گا تمہارے لئے چھالیا کترا کروں گا پان بنایا کروں گا اور سچ کہتا ہوں تمہاری جوتیں بھی میں بہت محنت سے دیکھا کرونگا اگر مجھ سے ذرا بھی غلطی ہو جائے یا کرتے میں کوئی جوں رہ جائے تو تم مجھے خوب پیٹنا میں ہمیشہ تمہارا کہنا مانوں گا اور شریر لڑکوں کے ساتھ کبھی نہیں کھیلوں گا تم نے مجھے ایک خط میں لکھا تھا کہ یہاں آ کر کیا کرو گے یہاں نوکری نہیں ملتی اگر در اصل مجھے وہاں نوکری نہ ملی تو میں لوگوں کے جوتے صاف کیا کروں گا جانوروں کو چرانے کے لئے جنگل لیجایا کروں گا“ میرے پیارے دادا جی خدا کے لئے مجھے اپنے پاس بلا لو اب میں مصیبتیں نہیں جھیل سکتا اگر تم نے مجھے نہ بلایا تو میں مر جاؤں گا،،

(باقی بر صفحہ ۱۶)

ریاستیں

مہاراجہ گائیکواڑ کا اظہار خیال

بڑودہ ۱۶ر دسمبر. بڑودہ ریلوے اسٹیشن کے مغرب کی جانب ایک نو آبادی قائم کی گئی ہے ۱۴ر ماہ حال کو وہاں بڑا جشن ہوا جبکہ مہاراجہ گائیکواڑ تشریف لے گئے انھوں نے نو آبادی اور اس مقام کے نام رکھنے کی رسم ادا فرمائی جہاں نو آبادی واقع ہے اس موقع پر جو اصحاب موجود تھے ان میں سر کرشنم آچاریہ دیوان شریمنت ادے سنگھ گائیکواڑ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

نو آبادی کا نام الاکہ پوری اور مقام کا نام سایہ غباگن رکھا گیا۔ ممبران سوسائٹی نے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا مہاراجہ صاحب نے ایڈریس کے جواب میں ایک مختصر تقریر کی انھوں نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ رائے ظاہر کی کہ عمدہ حکومت کے یہ معنی نہیں کہ وہ محض راجہ ہی راجہ پر مشتمل ہو بلکہ اسے ایک سپاہی جماعت سمجھنا چاہئے۔

جو کہ ضروری اجزا سے بنی ہوئی ہے ہمیں یہ اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس کے مختلف اجزا میں سے کسی ایک میں بھی کوئی نقص پیدا ہو گیا تو باقی اجزا پر اس کا اثر پڑنا لازمی ہے لہذا ہم سب کو چاہئے کہ ہم سوسائٹی کے بڑے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کامل اتحاد کے ساتھ آپس میں مل جل کر کام کریں۔

اور راجہ اور پرجا میں کوئی فرق نہ سمجھیں بلکہ یوں سمجھنا چاہئے کہ ان کا سیاسی وجود ایک ہی ہے اور ان کے دلوں میں ایک ہی حوصلہ موجزن ہے۔

ہمیں پارٹی بازی کے مظاہرہ سے بھی احتراز کرنا چاہئے

جودھپور میں نئے ٹیکس لگائے جائینگے

جودھپور ۵ر دسمبر مقامی میونسپل کمیٹی کو اس قابل بنانے کے لئے وہ اپنے اخراجات خود برداشت کر سکے حکام مختلف قسم کے ٹیکس لگانے پر پر وچار کر رہے ہیں کہ چنگی کی آمدنی بھی میونسپل کمیٹی کو منتقل کر دی جائے گی۔

کشمیر میں آرڈیننس

سری نگر ۱۲ر دسمبر حکومت ہند کیطرف سے اٹلی کے خلاف تعزیرات نافذ کرنے کے بعد سوال پیدا ہو گیا ہے کہ کیا ہندوستانی ریاستیں بھی حکومت سے تعاون کریں گی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ پر کشمیر کے حکام غور کر رہے ہیں امید ہے کہ برطانوی ہند کے آرڈیننس سے ملتا جلتا آرڈیننس جلد ہی کشمیر میں نافذ کر دیا جائے گا۔

ترکی میں کوئلہ کی کانیں

استمبول وزارت اقتصاد کا اعلان مظہر ہے کہ۔ کوئلہ ارزاں ہوگیا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ کوئلہ کی کانیں بہت سی دریافت ہوگئی ہیں جن سے بڑی مقدار میں کوئلہ نکل رہا ہے امید کی جاتی ہے کہ کوئلہ کی تجارت کو ترقی میں بہت فروغ حاصل ہوگیا۔

کپاس کی ریسرچ!

نئی دہلی ۱۵ ر دسمبر انڈین سینٹرل کاٹن کمیٹی آئندہ ماہ جنوری میں کپاس کی ریسرچ کے لئے دو سال کے لئے کسی موزوں امیدوار کو وظیفہ دے گی۔ (اے پ)

جاپان نے امریکہ کی تجویز ٹھکرا دی

ٹوکیو ۱۵ ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے بحری افسروں نے دنیا کے بحری بیڑہ میں ۲۰ فی صدی کی امریکی تجویز کی پرزور مخالفت کی ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر یہ تجویز منظور کرلی گئی تو جاپان کو ۸۰۰۰۰ ٹن جہاز توڑنے پڑیں گے اور برطانیہ کو صرف ۲۰۰۰۰ ٹن جہاز برباد کرنا پڑیں گے اور ریاست متحدہ ۴۳۰۰۰ ٹن جہاز بنا سکے گا اس کے مطابق جاپان کے پاس ۱۶۰۰۰۰ امریکہ کے پاس ۴۸۰۰۰۰ اور برطانیہ کے پاس ۱۶۹۰۰۰ جہاز رہ جائیں گے۔

آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس

بنارس آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی دوسری سالانہ کانفرنس میرٹھ میں ۱۹ ر اور ۲۰ ر جنوری کو ہوگی بجکٹ کمیٹی ۱۹ ر جنوری کو اور انتظامیہ کمیٹی ۱۵ ر اور ۱۶ ر ۷ ر جنوری کو ہوگی کانفرنس کی سابقہ تاریخیں منسوخ ہوگئی ہیں۔

صوبہ جاتی نمائندوں کی کانفرنس

مدراس ۱۳ ر دسمبر تمام صوبہ جاتی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس آئندہ ماہ جنوری میں دہلی میں منعقد ہوگی جس میں ان معاملات اور مسائل پر غور کیا جائیگا جو صوبجاتی خودمختاری کے نفاذ کے سلسلہ میں مختلف صوبجات کو پیش آئیں گے۔

حکومت مدراس کی طرف سے مسٹر جی ٹی ایچ برکین ممبر مالیات (جو اصلاحات کے انچارج ممبر ہیں) اور مسٹر پی آیونائر ڈپٹی سکریٹری پبلک ڈیپارٹمنٹ نمائندگی کریں گے

فجی میں مقیم ہندوستانی

نئی دہلی ۱۶ ر دسمبر فجی میں مقیم ہندوستانیوں کے مسئلہ کے متعلق نئی دہلی میں جو اطلاع موصول ہوئی ہے وہ اطمینان بخش نہیں ہے۔

گورنر فجی لیجسلیٹو کونسل کے گذشتہ اجلاس میں جو تقریر کی تھی اس سے ہندوستانیوں کی پیچیدگیوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ فجی میں مقیم ہندوستانیوں کی کچھ جماعتوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اور اس طرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ہندوستانی رائے عامہ انتخاب کی نسبت نامزدگی کو ترجیح دیتی ہے یہ امر واقع ہے کہ جب فجی لیجسلیٹو کونسل میں اس سوال پر بحث شروع ہوئی تو کچھ ہندوستانی ممبروں کو اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش کی گئی۔

کہ وہ اس معاملہ میں غیر جانبدار رہیں بمبئی کی امپیریل سٹیزن سب ایسوسی ایشن کو اس تازہ ترین صورت حالات کی اطلاع موصول ہوگئی ہے۔

اور وہ عنقریب ہی حکومت ہند سے ضروری تبادلہ خیالات اور گفت وشنید کرے گی۔

ایک تجویز یہ بھی کی گئی ہے کہ کوئی غیر سرکاری وفد یا مسٹر کے پی ایس جین جیسے ہندوستانی سرکاری افسر کو وہاں روانہ کیا جائے جو حالات کا معاملہ کرنے کے بعد ہندوستانی مفاد کے تحفظ کے لئے اپنی تجاویز کے متعلق رپورٹ کرے اس سلسلہ میں یہ یاد رہے کہ مسٹر ونکٹ پتی راجو کے ڈیپوٹیشن کے بعد جو یہاں دس سال پیشتر آیا تھا حکومت ہند کی طرف سے کسی آدمی کو فجی نہیں بھیجا گیا

افغانستان کے نئے وزیر خارجیہ

پشاور ۱۳ ر دسمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سردار محمد نعیم خاں سکریٹری محکمہ خارجیہ افغانستان نے اب قائم مقام وزیر خارجیہ کو افغانستان کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے کیونکہ ہز ایکسیلنسی سردار فیض محمد خاں افغانستان وزیر خارجیہ چھ ماہ کی رخصت لیکر یورپ جارہے ہیں۔

زنجبار کے ہندوستانیوں کا تنازعہ

نئی دہلی ۱۴ ر دسمبر معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ زنجبار میں مقیم ہندوستانیوں کے تنازعہ کا فیصلہ آئندہ ماہ مئی ۱۹۳۶ء تک ہو جائیگا جبکہ لونگ کا موسم شروع ہوگا معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ کے متعلق حکومت فروری میں ایک اعلان کرے گی کیونکہ اس وقت تک نوآبادی کے سکریٹری کا جواب حکومت ہند کو موصول ہوچکا ہوگا۔

سر تیج بہادر سپرو صدر یوپی بیکاری کمیٹی کا بیان

الہ آباد ۱۵ ر دسمبر سر تیج بہادر صدر بیکاری کمیٹی نے نمائندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں بیان کیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بیکاری کے مسئلہ کی نزاکت کو ہنوز محسوس نہیں کرتے ہیں گذشتہ بدھ کو جب کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی تو ایک مذکوری نے جس نے انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کیا تھا میرے پاس آکر بیان کیا کہ مجھے کل ۱۰½ روپیہ ماہانہ تنخواہ ملتی ہے مزید اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرا یہ پختہ خیال ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بہت زیادہ بیکاری پھیلی ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے ملک کو اقتصادی و نیز سیاسی خطرہ لاحق ہے میری رائے ہم لوگوں کو چاہئے کہ ہم اس مسئلہ کو وقت حاضرہ کا سب سے بڑا اور ضروری مسئلہ تصور کریں میرا خیال ہے کہ ایک سال کے اندر صوبجاتی مجالس آئین ساز کا انتخاب ہوگا تعلیم یافتہ بیکاروں کے لئے وہ ایک اچھا موقع ہوگا وہ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کسی قسم کے مدبرین انتخاب کے لئے کھڑے ہوں گے لیکن میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ میں کسی کو اس وقت تک ووٹ نہیں دوں گا جب تک کہ وہ یہ وعدہ نہیں کریگا کہ وہ مجلس آئین ساز میں جاکر بیکاروں کو دور کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کریگا الہ آباد ۱۴ ر دسمبر کہا جاتا ہے کہ یوپی کی بیکاری کمیٹی نے جو رپورٹ مرتب کی ہے وہ نہایت ہی دلچسپ اور اہم دستاویزات کی ہے اگرچہ رپورٹ ابھی تک شایع نہیں کی گئی ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ بیکاری مسئلہ پر جو کہ روبرو نازک حالت اختیار کرتا جارہا ہے تفصیل کے ساتھ بحث اور تنقید کی گئی ہے۔ رپورٹ میں صرف بیکاری کو روکنے کے لئے تجاویز پیش کی گئیں ہیں۔ بلکہ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ موجودہ بیکاری میں کس طرح کمی کی جاسکتی ہے:۔

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۷

بعدالت مال تحصیل کانپور مقام کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش شیودیال بنام تم راجہ ولد بندی قوم ولیش ساکن نوادہ بوسر پرگنہ و ضلع کانپور کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان بتاریخ ۲۵ رجولائی سنہ ۱۹۳۵ء صادر ہوئی اور مبلغ 12/11/6 جو ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۷	۱۴	۶
خرچہ نالش	۲	۱۰	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۴	۰
میزان	۱۲	۱۱	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم راجہ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 12/11/6 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں۔ اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاوٗ۔

تاریخ پیشی ۱۴رجنوری سنہ ۱۹۳۶ء مقرر ہے

پرگنہ کانپور موضع نوادہ بوسر

نمبر ۳۴ رقبہ ۱ بیگہ

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

راجہ صاحب جہانگیر آباد کی فیاضی

راجہ سر اعجاز رسول خاں آف جہانگیر آباد پریسیڈنٹ برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے لیڈی ولنگڈن کو پانچ ہزار روپیہ کی ایک رقم اسلیئے عطا کی ہے کہ وہ اسکو خیراتی کاموں میں صرف کریں

مسٹر فضل الحق مستعفی ہوگئے:۔

کلکتہ ۱۷ردسمبر آج دوپہر کو ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن مسٹر فضل الحق نے اپنا استعفاء داخل کردیا ناظرین کو یاد ہوگا کہ کارپوریشن کے مسلم ممبروں نے کارپوریشن کی ملازمت میں ۲۵ فی صدی مسلمانوں کے لیئے ۲ فیصدی کا مطالبہ کیا تھا لیکن اس رزولیوشن کو حمایت حاصل نہیں ہوئی اس پر مسلم ممبروں نے استعفیٰ دے دیا

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۱۴ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

فرم عاشق حسین نثار حسین ساکن گریلگنج کانپور — مدعی

بنام محمد احمد جعفری ساکن چمن گنج کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/۲۵ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ رماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں۔

اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر آپ کی حاضری کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم شام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

سونا جمع کرنے کے لئے زبردست تیاریاں

لندن ۱۵ دسمبر حکومت برطانیہ گذشتہ چند سال سے برابر ہندوستان کا سونا انگلینڈ لیجا رہی ہے لیکن اب سوال یہ ہے کہ وہ اسے رکھتی کہاں ہے کیا بنک آف انگلینڈ میں؟

بیان کیا جاتا ہے کہ بنک آف انگلینڈ ہندوستان کا سونا جمع کرنے کے لئے خاص انتظامات کر رہا ہے لندن شہر کی سب سے زیادہ کاروباری گلیوں میں دنیا کی مضبوط ترین اور محفوظ ترین عمارتیں بنائی گئی ہیں بنک آف انگلینڈ کا تمام سونا جس کی قیمت کا اندازہ ۱۵ کروڑ پونڈ سے بھی زائد کا لگایا جاتا ہے ان ہی عمارتوں میں جمع کیا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ تہہ خانوں کی تعمیر پر تقریباً چھ لاکھ پونڈ کا صرفہ آیا ہے یہ تہہ خانے حملہ آتشزدگی۔ بلوہ۔ اور بمباری۔ وغیرہ سے محفوظ ہیں صرف دو ہی آدمی ان کے راز سے واقف ہیں ان ہی کے پاس اس کی کنجیاں رہتی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ تہہ خانوں کے دروازے بجلی کا بٹن دبانے سے کھلتے ہیں کہا جاتا ہے کہ انگلینڈ گذشتہ دس سال سے تہخانے تعمیر کرانے میں مصروف ہے قیاس غالب ہے کہ آئندہ پانچ سال میں وہ مکمل ہو جائیں گے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس خفیہ طور پر اور جس بڑی رقم کے صرفہ سے یہ تہہ خانے بنوائے جا رہے ہیں، اس کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ لندن میں ایسا بڑا کام کبھی نہیں ہوا تقریباً ۵۰۷ مزدور اس کی تعمیر میں مصروف ہیں لیکن دن میں کام کا ذرا بھی شور و غل نہیں سنائی پڑتا ایسا کام جس سے شور و غل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ۷ بجے شام کو شروع کیا جاتا ہے اور صبح ۷ بجے ختم کر دیا جاتا ہے۔

جاپانی فوجی افسروں کا فیصلہ

ٹین سین ۱۴ دسمبر حال ہی میں جاپان کے اعلیٰ فوجی افسروں اور حکام کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں اہم فیصلہ جات کئے جن سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ جاپان کی افواج کا مقصد شمالی چین میں زبردست تسلط قائم کرنا ہے اس کانفرنس کے اہم فیصلہ جات میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں۔

نمبر ۱ جاپان کی فوج میں اضافہ کیا جائے نمبر ۲ ان معاملات کے سلسلہ میں جو شمالی چین پر اثر انداز ہوتے ہیں مرکزی حکومت کی چنداں پروا نہ کرکے صرف نئی کونسل سے تبادلہ خیالات اور گفت و شنید کی جائے نئی کونسل کی نقل و حرکت پر کڑی پابندی عائد کی جائے گی اور شمالی چین میں سوویٹ کی مداخلت اور دست اندازی کا تدارک کرنے کے لئے تمام جاپانی طبقوں میں تعاون پیدا کیا جاوے۔

مصر کے طالب علموں کا فیصلہ

قاہرہ ۱۵ دسمبر طلبہ کی کمیٹی نے اعلان شائع کیا ہے چونکہ ۱۹۲۰ء کے معاہدہ کو منظور کرنے کے متعلق قومی مطالبہ کا برطانوی ریذیڈنسی نے معقول جواب نہیں دیا ہے اس لئے برطانیہ کے خلاف مظاہرہ جاری رہیں گے۔

کمیٹی نے وزیر محکمہ تعلیم اور وزیر محکمہ انصاف سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔

دریں اثنا برطانیہ کے خلاف مظاہرے جاری ہیں اور طلباء برطانوی ریذیڈنسی کے آگے جمع ہیں اور آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

پونہ کے ایک سرکردہ تاجر کی فیاضی

پونہ ۱۵ دسمبر پونہ کے سرکردہ تاجر راؤ بہادر ہنومنت رام ناتھو نے جو کہ پونہ میونسپل کمیٹی کے چیرمین بھی رہ چکے ہیں مجوزہ کمرشل کالج کے لئے پچاس ہزار روپیہ دان دیا ہے۔

ترکی کے زخمیوں کا فیصلہ

استامبول ترکی کے دو جانباز سپاہی جو جنگ عظیم میں شریک تھے اور زخمی ہوکر بیکار ہوگئے ان کی انجمن نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام زخمیوں کی جائدادیں جب وہ فوت ہو جائیں تو قوم کی ملکیت ہوگی کوئی دوسرا شخص اس کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔

صنعت نمک سازی کا تحفظ

نئی دہلی ۱۵ دسمبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی صنعت نمک سازی کے تحفظ کے متعلق ایک اور وفد ۱۵ جنوری کو حکومت سے ملاقات کرے گا معلوم ہوا ہے کہ اس وفد نے سر جیمز گرگ ممبر مالیات کے روبرو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے جس میں انھوں نے اسبات کا زبردست مطالبہ کیا تھا کہ اس صنعت کو کم از کم مزید ۱۰ سال کے

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd. No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سمبھی رہ

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۲۸ - دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق یکم شوال المکرم ۱۳۵۴ھ | نمبر ۲۶

ادبیات

سرمایہ داروں کی عید

از جناب محمد رفیق صاحب نظر عابدی کانپور

ضیا بارِ مسرت، تابشِ خورشید ہوتی ہے — نویدِ روح پرور، عیش کی تمہید ہوتی ہے
خوشی و شادمانی، شاملِ امید ہوتی ہے — شمارِ فالِ بد، جب رنج کی تعقید ہوتی ہے
زر و دولت کی دنیا محوِ جشنِ عید ہوتی ہے

ہوس ناکی کے بندے، عیش و عشرت کے تمنائی — کیا کرتے ہیں دولت اپنی صرفِ بزم آرائی
بڑھاتے ہیں شرابِ آتشیں سے لطفِ یکجائی — غریبوں کو دیا جاتا نہیں شرفِ پذیرائی
فرامینِ خدا کی سر بسر تردید ہوتی ہے

کوئی دیکھے ذرا اُس وقت اُس نادار کا عالم — کہ جسکی جانفشانی ہی بنائے راحتِ عالم
جگر میں درد، چہرہ زرد، چشمِ خونفشاں پُرنم — جہاں کو محوِ عشرت دیکھ کر بڑھتا ہی اُسکا غم
نویدِ عیدِ تازہ رنج کی تمہید ہوتی ہے

فلک کی گردشیں غم سے کبھی مہلت نہیں دیتیں — زمانہ کی ستم آرائیاں راحت نہیں دیتیں
مصائب خیزیاں حالات پر قدرت نہیں دیتیں — پریشاں حالیاں جسکو کبھی فرصت نہیں دیتیں
وہ صیدِ رنج کیا جانے کہ کیسی عید ہوتی ہے

نظر حاصل ہے دنیا میں جنھیں ہر طرح آسانی — وہ ہو کر محوِ عشرت بھول بیٹھے فرضِ انسانی
کیا کرتے ہیں دیوِ نفس پر دولت کی قربانی — رہے تا یادگارِ دہر اُن کی عیش سامانی
غرض سرمایہ دارانِ جہاں کی عید ہوتی ہے

افغانستان میں کانکنی

ماہرین کا خیال ہے کہ افغانستان میں معدن موجود ہیں

لیکن حکومت افغانستان قلت آمدنی کی وجہ سے کھدائی کے تجربے نہیں کر رہی ہے - علاوہ بریں یہ کام غیر ملکیوں کی اعانت کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا -

دنیائے اسلام

ترکی کا پہلا سفیر حبش کے دار السلطنت میں!

جنگ عظیم کے بعد سے اسوقت تک ترکی اور حبش کے درمیان روابط قائم نہیں تھے - اب پہلی مرتبہ سفارتی تعلقات قائم ہوئے ہیں -

غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنے سفیر اسکندریہ کو حبش کے دار السلطنت اڈیس ابابا میں اپنا پہلا سفیر مقرر کیا ہے جو حبش پہونچ گیا ہے -

افغانستان میں نوٹ

پشاور - ۱۰ دسمبر - حکومت افغانستان نے حال ہی میں کرنسی نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا - اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ فی الحال ۵-۵ روپیہ (افغانی سکہ) کے بیس لاکھ نوٹ جاری جاری کئے گئے ہیں - نوٹوں کی قیمت کے مطابق چاندی کے سکہ جمع کر لئے گئے ہیں - اور کرنسی نوٹ افغان نیشنل بنک کے ذریعہ مشتہر کیے گئے ہیں - وزارت مالیہ اور افغانستان نیشنل بنک میں سمجھوتہ ہوا ہے اس کی رو سے بنک نے ۵ لاکھ ہندوستانی روپیہ جو ۹۱ لاکھ ۲۵ ہزار افغانی روپیہ کے برابر ہے - خزانہ میں جمع کرا دیا ہے - یعنی اسوقت تک افغانستان کی کرنسی ۹۱ فیصدی محفوظ ہے

دمشق میں صنعتی نمائش

دمشق میں "البلاغ" کا معاصر خاص لکھتا ہے کہ دمشق میں جو عظیم الشان عربی نمائش ہونے والی ہے اس میں اسوقت تک لبنان - فلسطین - شرق اردن حجاز اور ایران کی شرکت قبول کر لی ہے سوریہ اور مصر وغیرہ کی شرکت کی بھی توقع ہے -

جاپان میں ترکی سفیر

انگورہ - حکومت ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹوکیو میں ایک سفارت خانہ قائم کیا جائے - نائب پارلیمان ترکیہ کو وہاں کا سفیر مقرر کیا جائے گا -

ترکی ڈیپوٹیشن

ترکی اخبار "سیوم" رقم طراز ہے کہ کمال اتاترک اس تجویز پر غور کر رہے ہیں - کہ دوسرے اسلامی ممالک سے تجارتی و اقتصادی تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک ترکی وفد روانہ کیا جائے گا - یہ ڈیلیگیشن پہلے روسی مسلمانوں سے ملیگا - غازی کمال ترکی کے تمباکو اور کوئلہ بازار میں مقبول بنانا چاہتے ہیں -

ترکی علما ہندوستان آئیں گے

غازی کمال پاشا کی تجویز ہے کہ جدید ترکی علما و فضلا تمام ممالک اسلامیہ کے تعلیمی اداروں میں مقیم ہوں تاکہ افہام و تفہیم کے اصول پر بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں مختلف اسلامی ممالک سے خط و کتابت ہو رہی ہے اگر تفصیلات طے پا گئیں تو ہندوستان میں تین ترکی علماء آئیں گے -

غازی امان اللہ خاں کا عزم جنیوا

سابق تاجدار افغانستان غازی امان اللہ خاں کی پرسکون زندگی میں شاہ خانم کی علالت نے بڑا خلل ڈال دیا ہے - لیکن معلوم ہوا ہے کہ ملکہ ثریا اب اچھی ہیں - لیکن غازی امان اللہ خاں ابھی ان کی صحت کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں -

معلوم ہوا ہے کہ غازی ممدوح جنیوا میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں - تاکہ بین الاقوامی سیاسیات کا مطالعہ کریں - غالباً وہ مختلف ممالک کے مدبرین اور سفراء سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۲۲	کانپور شنبہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۲۶

کانگریس کی گولڈن جوبلی

۲۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو آل انڈیا نیشنل کانگریس کو قائم ہوئے پورے پچاس سال ہوجائیں گے ۔ لہذا کارکنان کانگریس کیطرف سے کانگریس کی پنجاہ سالہ گولڈن جوبلی منانے جلسے کے انتظامات بڑے زور شور کے ساتھ ہو رہے ہیں ۔ اسموقع پر تمام ملک میں کانگریس کی جد و جہد کی تاریخی یاد تازہ کی جائیگی ۔ جو گذشتہ پچاس سال سے ہندوستان کی آزادی کیلئے جاری ہے ۔ کانگریس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ۱۸۸۴ء میں مسٹر ہیوم جو ایک نیکدل انگریز تھے ۔ ہندوستانیوں کی کس مپرسی کو دیکھکر اُن کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اگر ہندوستانی ایک سالانہ کانگریس کیا کریں اور اُس میں سوشل معاملات پر غور کریں تو ممکن ہے کہ ان میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوجائے ۔ اور اس سے ہندوستانیونکو بہت کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے ۔ چنانچہ وہ اسی جذبہ کے ماتحت اسوقت کے گورنر جنرل لارڈ ڈفرن سے شملہ میں ملے ۔ اور بہت کوششوں کے بعد مارچ ۱۸۸۵ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہندوستان کے تمام صوبوں کے نمائندوںکی ایک کانگریس ماہ دسمبر ۱۸۸۵ء میں منعقد کی جاوے ۔ مسٹر ڈبلو سی بنرجی کانگریس کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور انہوں نے کانگریس کے مندرجہ ذیل مقاصد بیان کیے :۔

(۱) ملک کے مختلف ضلعوں میں اُن اصحاب کے اندر گہرے تعلقات پیدا کرنا جو ملک کی بھلائی اور بہبودی کے لئے کام کر رہے ہیں

۲۔ ملک کی بہتری چاہنے والوں کے روبرو اُن تمام برائیوں کو پیش کرنا جو مختلف فرقوں ، ذاتوں ، اور صوبوں میں پھیلی ہوئی ہے سوشل معاملات کے متعلق ہندوستانیوں کے تعلیمیافتہ لوگوں کی رائے کی وضاحت کرنا ۔ (۳) ان طریقوں کو معلوم کرنا جنکا مطابق سیاست داں مفاد عامہ کے کاموں کو انجام دے سکیں

اس اجلاس میں ۷۲ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے تھے ۔ کانگریس کا دوسرا اجلاس مسٹر دادابھائی نوروزجی کی صدارت میں ۲۸ر دسمبر ۱۸۸۶ء کو کلکتہ میں ہوا ۔ کانگریس کا تیسرا اجلاس مدراس میں مسٹر بدرالدین طیب جی کی صدارت میں ہوا جسمیں ۶۰۷ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے اور وزیٹرونکی تعداد ۳۰۰ تھی ۔ اس اجلاس میں ۴۵ کسان بھی شریک ہوئے ۔ کانگریس کا چوتھا اجلاس الہ آباد میں مسٹر جارج یول کی صدارت میں ہوا ۔ پانچواں اجلاس بمبئی میں سر ولیم ویڈربرن کی صدارت میں ہوا جسمیں ۱۸۸۹ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے اس اجلاس میں کل ۲۵ رزولیوشن پاس ہوئے جنمیں زیادہ تر مسائل کونسلوں کی درستی ۔ محکمہ انصاف اور اگزیکٹو کی علیحدگی اور سرکاری ملازمتوں کے امتحانات کو ہندوستان میں شروع کرنے وغیرہ کے متعلق تھے لیکن ایک رزولیوشن میں حکومت سے استدعا کیگئی تھی کہ وہ مالگذاری کے دائمی بندوبست کرنیکے مسئلہ پر غور کرے ۔ اس اجلاس میں پہلے پہل لوکمانیہ گنگادھر تلک اور پنڈت گوپال کرشن گوکھلے شریک ہوئے تھے ۔ کانگریس کا چھٹا اجلاس کلکتہ میں سر فیروز شاہ مہتہ اور ساتواں اجلاس ناگپور میں پنڈت آنند کی صدارت میں اور آٹھواں اجلاس الہ آباد میں مسٹر بنرجی کی صدارت میں اور نواں اجلاس لاہور میں دادابھائی نوروزجی کی صدارت میں اور دسواں اجلاس مدراس میں مسٹر الفریڈ ویب کی صدارت میں ۱۸۹۴ء میں ہوا جسمیں ۲۷ رزولیوشن پاس ہوئے اور اس اجلاس سے کانگریس نے ملک کی تمام تکلیفوں کو دور کرنا اپنا فرض تصور کرلیا ۔ چنانچہ دائمی بندوبست ، غریبی ۔ فوجی خرچ میں کمی اعلیٰ نوکریاں محکمہ انصاف اور اگزیکٹو کی علیحدگی ، دیسی ملوں کے کپڑے پر چنگی ۔ آبیانہ اور جنوبی افریقہ میں آباد ہندوستانیوں کے حقوق اور اختیارات کی حصول کے متعلق اظہار خیال کیا گیا ۔ کانگریس کا بائیسواں اجلاس کلکتہ میں مسٹر دادا بھائی نوروزجی کی صدارت میں ہوا جسمیں ڈیلیگیٹوں کی تعداد ۱۶۶۳ تھی اس اجلاس نے فیصلہ کیا کہ :۔

"کانگریس اب بالغ ہوگئی ہے اسلئے اب وہ اپنے بل پر کھڑا ہونا چاہتی ہے یعنی سوراجیہ چاہتی ہے"

اسکے بعد کانگریس میں نرم اور گرم دل پیدا ہوگئے ۔ اور اسکا پورا مظاہرہ ۱۹۰۷ء میں سورت کانگریس میں ہوا ۔ اور بالآخر گرم دل والوں کو کانگریس سے علیحدہ ہونا پڑا ۔ جسکے لیڈر لوکمانیہ گنگادھر تلک تھے گرم دل والوں نے اپنا اجلاس الگ ۱۸ و ۱۹ر اپریل ۱۹۰۸ء کو الہ آباد میں منعقد کیا ۔ جسمیں کانگریس کا نصب العین درجہ نوآبادیات اور آئینی طریقوں سے اس مقصد کو حاصل کرنے کا رزولیوشن منظور کیا گیا اکتیسواں ۳۱ اجلاس ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ میں مسٹر موزمدار کی صدارت میں ہوا ۔ جسمیں آٹھ سال کے بعد لوکمانیہ تلک کی سرکردگی میں نوجوان پارٹی نے بھی حصہ لیا ۔ ۳۳ واں اجلاس ہونیسے ۴ ماہ پہلے ۲۱ر اگست سے ۹ر ستمبر ۱۹۱۸ء تک مسٹر حسن امام کی صدارت میں اجلاس بمبئی میں ہوتا رہا ۔ جسمیں مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارم پر غور کیا گیا ستمبر ۱۹۲۰ء میں کانگریس کا ایک خاص اجلاس کلکتہ میں ہوا جسمیں آئینی ذرائع اور پرامن عدم تعاون کے ذریعہ سوراجیہ حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا ۔ اور ملک سے اپیل کی گئی وہ خطاب عدالتیں ۔ اسکول ۔ کالج ۔ اور کونسلوں میں جانا بند کردیں اور کھدر و چرخہ کو اپناویں ۔ اور ۳۵ ویں سالانہ اجلاس میں اس کلکتہ کے رزولیوشن کو منظور کرلیا گیا

(باقی بر صفحہ ۹ کالم ۱)

مبارک باد عید

دور طرب فزا کی تمہید ہو مبارک
اک عشرت کہن کی تجدید ہو مبارک
خالق سے ہے دعا گو اخبار کا ادارہ
ہر ناظر صداقت کو عید ہو مبارک

نظر عابدی

آئینہ کانپور

عید مبارک

کارکنان صداقت کی طرف سے ناظرین کی خدمت میں عید مبارک کے موقع پر ہدیہ مبارک باد پیش کیا جاتا ہے اور اُن سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ عید کے صحیح مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپس کے اختلافات مٹادیں اور باہم شیر و شکر ہوکر اسلام کا حقیقی مقصد پورا کریں ۔

اس موقع پر خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب مرحوم کی غیر موجودگی اہل شہر کے لئے بہت تکلیف کا باعث ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ یقین نہیں آتا کہ حافظ صاحب اس دنیائے فانی میں موجود نہیں ہیں ۔

کانگریس کی گولڈن جوبلی

کانگریس کی گولڈن جوبلی جو کہ ۲۸ر دسمبر کو منائی جارہی ہے اس کے متعلق کانپور میں بھی زور شور کے ساتھ انتظامات ہو رہے ہیں ۔ اتفاق سے کرسمس کا بھی یہی زمانہ ہے ۔ اور عید الفطر بھی ۲۷ر یا ۲۸ر دسمبر کو ہوگی ۔ اس لئے ہندو مسلمان اور عیسائی تینوں ہندوستان کی بڑی قومیں ہفتہ میں جشن منائینگی ہم مسلمانان کانپور سے اپیل کریں گے کہ کانگریس کی گولڈن جوبلی میں وہ بھی حصہ لے کر اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیں ۔

میونسپل الکشن کے بعد

امسال کے میونسپل الکشن میں بڑی زبردست جد و جہد کی گئی ۔ اور تقریباً ہر وارڈ میں بڑا زبردست مقابلہ ہوا ۔ اور یہ حالت ہندو مسلم و مارواڑی تینوں حلقہ ہائے انتخاب میں تقریباً یکساں رہی ۔

اس جد و جہد کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر ناکامیاب حضرات نے پٹیشن دائر کردیا ہے ۔ اور غالباً ابھی اور بھی دائر ہوں گے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک مندرجہ ذیل کامیاب امیدواروں کے خلاف پٹیشن گذر چکے ہیں :۔

مسز جواہر لال عرف جھیا بابو ۔ گور پرشاد کپور عرف اتو بابو ۔ پنڈت سری رتن شوکل ۔ پنڈت دیو سہائے باجپئی ۔ چودھری مہیشری پرشاد نگم ۔ پنڈت برہمانند مصرا لالہ مکندی لال گرگ اور بھائی گوردی مل ۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کچھ پٹیشن الہ آباد میں کمشنر صاحب کے یہاں داخل ہوچکے ہیں ۔

مسٹر مصطفےٰ احسن نیر ۔ سید محمد رضا ۔ خان بہادر سید بشیر الدین احمد وغیرہ کامیاب ممبروں کے خلاف بھی پٹیشن داخل ہونے کی افواہ ہے ۔

جو پٹیشن داخل ہوئے اور جن کے داخل ہونے کی افواہ ہے اُس پر نظر کرتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ پٹیشن منظور ہوجائیں تو گویا ایک دفعہ اور الکشن کی وبا اہل شہر پر مسلط ہوجائیگی ہم سمجھتے ہیں کہ ناکامیاب حضرات کو آیندہ موقعہ کے انتظار کے لئے صبر کرنا چاہیئے ۔ اور اہل شہر کو دوبارہ الکشن کی وبا میں نہ پھنسنا چاہیئے ۔ بہر حال ہمارا اغلب خیال ہے کہ شاید ہی کوئی پٹیشن کامیاب ہو اور یہی مناسب و موزوں بھی ہے

حافظ ہدایت حسین مرحوم کی یادگار

خان بہادر حافظ ہدایت حسین مرحوم نے اپنے عقائد و خیالات کے مطابق نہایت نیک نیتی اور بے نفسی کے ساتھ صوبہ کے مسلمانوں کی تعلیمی و سیاسی ترقی میں کافی حصہ لیا ۔ اور یہ اتفاق ہے کہ حافظ صاحب مرحوم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ۔ آپ نے اپنے وارثوں کے لئے کافی سرمایہ چھوڑا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حافظ صاحب مرحوم کی ایک یادگار قائم کی جائے ۔ ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ہمعصر روزنامہ قومی اخبار نے اس کی تحریک شروع کردی ہے ۔

ہم بھی اس تحریک کی پرزور تائید کرتے ہوئے حافظ صاحب کے برادر بزرگ خان بہادر عنایت حسین صاحب سے اپیل کرینگے کہ وہ حافظ صاحب مرحوم کے پسماندہ سرمایہ سے حافظ صاحب کی ایک یادگار قائم کرنے کے لئے ایک معقول سرمایہ نکالیں اور اگر اس میں کچھ کمی ہو تو اس کو عام مسلمان پورا کریں مرحوم سے اکثر تبادلہ خیالات کے موقعہ پر یہ ذکر آیا کرتا تھا کہ وہ اپنے سرمایہ میں سے کسی انسٹی ٹیوشن کو ضرور امداد کریں گے ۔ مگر یہ کسے معلوم تھا کہ اس قدر جلد موت آجائے گی ۔

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ حافظ صاحب مرحوم کے ورثا کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ حافظ صاحب مرحوم کے پسماندہ سرمایہ کا ایک حصہ نکالکر اُنکی یادگار قائم کریں ۔

انارکلی فلم

جگت ٹاکیز مال روڈ کانپور میں ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء سے امپیریل فلم کمپنی کا نہایت دردناک اور دلکش متکلم ڈرامہ انارکلی دکھایا جارہا ہے ممکن ہے کہ یہ ڈرامہ اُن لوگوں کو پسند نہ آئے جو کہ عامیانہ مضحکہ انگیز اور عریاں ڈراموں کے دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں البتہ اُن کیلئے یہ ڈرامہ ضرور جاذب نظر ہے جو کہ بوسہ بازی اور بے حیائی سے پاک صاف ٹریجک ڈراموں کو پسند کرتے ہیں ہم اس ڈرامہ کو ٹریجک ہونے کے لحاظ سے یقینی طور پر اردو کا "کلوپیٹرا" کہہ سکتے ہیں ۔

یہ ڈرامہ اگرچہ خاموش انارکلی فلم پر تیار کیا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس فلم کو انارکلی کہنا ہی بیجا ہے خاموش انارکلی اور اس متکلم فلم میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس متکلم انارکلی میں کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ جسمیں شہنشاہ اکبر جیسے ہر دلعزیز اور عادل بادشاہ پر کسی قسم کا کوئی الزام عائد ہوسکتا ہو

مولانا حسرت موہانی نے بھی اس ڈرامہ کو دیکھا ہے اور تبادلہ خیالات کے دوران میں اُنہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس ڈرامہ میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں ہے ۔ شہر کے دیگر معززا ور اہل الرائے حضرات کی رائے بھی اس فلم کے متعلق یہی ہے کہ اسمیں کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ جس سے اکبر جیسے ہر دلعزیز شہنشاہ کی شخصیت پر کوئی حرف آتا ہو

(باقی بر صفحہ ۹ کالم ۲)

سبد گل

مسٹر سیموئیل ہور کا استعفیٰ تو منظور ہو گیا مگر برطانوی کیبنٹ کے خلاف ملامت کی تحریک نامنظور ہو گئی دیکھئے طویلہ کی بلا کس کے سر گئی ہے۔

اٹلی کی ایک خاتون نے بلیوں کی پرورش کے لئے پانچ ہزار پونڈ وقف کئے ہیں معلوم نہیں کہ مسولینی نے اپنے کتوں کے لئے کیا وقف کیا ہے۔

مسٹر بالڈون فرماتے ہیں کہ میں مسٹر سیموئیل ہور کی پالیسی کے خلاف تھا لیکن چونکہ وہ موجود نہیں تھے لہٰذا کیبنٹ میں ہم نے ان کے نقطہ نظر کی حمایت کی اگر جناب کو اتنا ہمدردی کا خیال ہے تو پھر آپ ہی استعفیٰ کیوں نہیں دے دیتے۔

ایڈیٹر ٹریبون کو وزیر ہند کے خلاف دس روپیہ ڈگری مل گئی قانون سے مجبوری ہے ورنہ یہ رقم وزیر ہند کی شان کے خلاف ہے۔

سر سیموئیل ہور کا ستارہ آج کل بہت گردش میں معلوم ہوتا ہے۔ پہلے تو ناک ٹوٹی اب اپنے عہدے سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔

اب آپ صحیح معنوں میں وزیر خارجہ ہو گئے ہیں یعنی وہ وزیر جو عہدے سے خارج کر دیا جائے۔

یوراج پٹیالہ کو آل انڈیا کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا گیا ہے اس پر ایک صاحب نے ناراض ہو کر سلیکشن کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

اور لطف یہ کہ یوراج کی قابلیت صرف یہی ہے کہ وہ ایک مہاراجہ کے بیٹے ہیں کوئی مستعفی ممبر صاحب سے پوچھے کہ جناب مہاراجہ پٹیالہ کا بیٹا ہونا کیا کھلاڑی ہونے کی دلیل نہیں باپ نے بھی تو بڑے بڑے کھیل کھیلے ہیں۔

بوائے اسکاؤٹس کے ایک سالانہ جلسہ کے موقع پر چیف جسٹس پنجاب سر ڈگلس ینگ نے گورنر پنجاب کو یہ مشورہ دیا کہ جیل خانوں اور پھانسی کا سلسلہ موقوف کر دیا جائے اور پولیس کے مقابلے کلب ہاؤس بنا دئے جائیں ہم تو تجویز کرتے ہیں کہ آئندہ سال کانگریس کا صدر جسٹس ینگ کو بنا دیا جائے۔

نیویارک کے ایک تھیٹر میں پولیس نے پانچ عورتوں کو اس الزام میں گرفتار کیا کہ وہ ننگی ناچ رہی تھیں جرم میں یہ درج نہیں ہے کہ مس میو اس تھیٹر میں موجود تھیں یا نہیں اور اگر تھیں تو کس حیثیت سے۔

جاپانی شاعر نگوچی نے دہلی سے بوقت روانگی کہا کہ ہندوستانی باشندوں کی مہمان نوازی قابل رشک ہے اس میں کیا شک ہے صدیوں کی مسلسل غلامی اس کا ثبوت ہے۔

ادب لطیف

زندگی کا خواب

از جناب بھوپندر ناتھ گپتا بی اے جرنلسٹ

روز بروز اور سال بہ سال تبدیلی کی نئی لہریں سمندر میں چلتی ہیں انقلاب زمانہ کی تغیر میں انسانی زندگی کو تہ و بالا کرتی ہیں دن اور رات کی ہر ایک ساعت زندگی کی زنجیر کو طول کرتی ہے خوشی کی نازک گھڑیاں رنج کی سخت گھڑیوں سے بدل جاتی ہیں اور پھر ایک لمحہ کی خوشی انسانی جذبات کو ابھار دیتی ہے۔

نئی زندگی پانے والے جذبات اٹھتے اور ہماری آنکھوں کے نظر آنے والے آسمانوں کو چھپا دیتے ہیں اور اوقات رنج کے بادل راحت کی امید پر چھا جاتے ہیں اور انسان پاگل کی طرح اس جہان فانی میں اپنی زندگی کے دن بسر کرتا ہے حالات گردوں کے بدلتے ہیں ہر گھڑی پردہ غیب سے نکل کر نئی نئی الجھنیں اور پابندیاں سامنے آتی ہیں محبت اور فرض کی نئی نئی آہنی زنجیریں انسانی جذبات کو جکڑ دیتی ہیں۔

لیکن پھر ان کی زندگی میں انقلاب آتا ہے نئی نئی مسرت انگیز اور دلکش امیدیں لطافت کے رنگین لباس میں نمودار ہوتی ہیں آنکھوں سے نئے احساس کی نئی خوشی کے آنسو ٹپکتے ہیں اور رنج کے آنسوؤں کے تلخ تجربات پر پانی پھیر دیتے ہیں پرانے خیالات گزری ہوئی ساعتوں کی مانند اجنبی معلوم ہوتے ہیں پرانی تاریکی نئی اور مکمل روشنی میں گم ہو جاتی ہے۔ اسی بے ثبات جہاں میں انسان اپنی زندگی کے دن اس جہان فانی میں بسر کرتا ہے اور آخر لقمہ اجل ہو جاتا ہے۔ یہ ہے انسانی زندگی......

ہزاروں دن گزر گئے ہزاروں راتیں آئیں لاکھوں ہی زلزلے آئے اور رنج و راحت کی لہریں آئیں اور ساحل سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں۔

...... اور آخر انسان جہاں سے آیا تھا

وہیں چلا گیا

انسانی زندگی ایک ...... خواب تھی

اور خواب ثابت ہوئی

عیش و طرب کے جذبے خواب غفلت ہے ......

...... بیدار ہو

اور انسانی زندگی کو کچھ بہ...... اور کچھ نیک کام کر

تاکہ تیری یاد مرنے کے بعد بھی تازہ رہے ......

عالم نسواں

عورتیں کیسا شوہر پسند کرتی ہیں

ترک عورت

یہ عورت بہت بے ڈھب ہے اس سے شادی کرنا مذاق نہیں مسلمان عورتوں کو مہر کی رقم ملتی ہے ترک بھی مسلمان ہیں ان کی عورتیں بھی مہر کی مستحق ہیں ترک عورت کا مہر کیا ہے؟ دشمنوں کے سر اور شوہر کی زندگی ترک عورتیں صرف ایسے شوہر کو پسند کرتی ہیں جو میدان جنگ میں دشمنوں کو خوب قتل کرے اور قتل کرتے کرتے خود بھی قتل ہو جائے اگر عاشق مزاج شوہر اپنی بیوی کی محبت میں میدان جنگ سے منہ پھیر کر مکان واپس آ جائے تو اسے یقین رکھنا چاہئے کہ بیوی اس کو اسی طرح مار مار کر گھر سے نکال دے گی جس طرح مصطفیٰ کمال نے یونانیوں کو سمرنا یا انگریزوں اور ان کے رفیق فرانسیسی دوستوں کو قسطنطنیہ سے نکال دیا تھا۔

روسی عورت

روسی عورت تو بالکل گنوار ہوتی ہے اگر بہت بناؤ سنگھار کو جی چاہا تو چھ مہینہ بعد غسل کر کے سر میں چرا ہندہ بدبو دار تیل ڈال کر جسم پر چیتھڑا لپیٹ لیا اسے ناچ رنگ کا شوق ہے اور بہترین سینما ہے رقص روس کے مرد کسی قدر شگفتہ مزاج ہوتے ہیں لیکن گنوار عورتوں سے ان کو بھی گنوار رہنا پڑتا ہے عورت کو نہ نفیس لباس شوہر چاہئے اور نہ تعلیم یافتہ وہ ایسے شوہر سے محبت کرتی ہے جو دن کی کلاہ پاپانچ سو کا خوفناک لبادہ اور بہت بھاری بوٹ پہن کر صبح سے شام تک اپنے کھیتوں میں کام کرتا رہے اور جس کی داڑھی گرد آلودہ پریشان اور الجھی ہوئی رہے۔

ہندوستانی عورت

ہندوستانی عورت چاہے بدترین بیوی ہو لیکن اس کے بہترین لونڈی ہونے میں کوئی کلام نہیں ہر اس شوہر سے محبت کرتی ہے جس کے ساتھ اس کے والدین چار پانچ سال کی عمر میں روپیہ لیکر شادی کر دیں اور ایسے شوہر پر تو جان دیتی ہیں جو اس سے تڑکے سے آدھی رات تک کولہو کے بیل کی طرح کام لے اور آدھی رات سے صبح تک اپنے پیر دبوائے اور خدمت کے صلہ میں صبح اٹھ کر اسکے دو چار ڈنڈے لگا دے اگر سوء قسمتی سے شوہر مالدار ہو اور اسے دو چار سونے کے زیور بنوا دے تو ...... کسی غیر مذہب والے کے ساتھ بھاگ جائیگی اور ہندو مسلمانوں میں بلوہ ہو جائے گا۔

امریکن عورت

امریکن عورت ایسا مالدار شوہر پسند کرتی ہے جو ہر سال اس کے لئے بھی رقم دیگر شادی کرے ...... جلد طلاق دیدے۔ اگر شوہر طلاق نہ دیگا تو بیوی خود عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے گی۔

ایرانی عورت

ایرانی عورت کو شوہر سے زیادہ اپنے حسن و جمال سے محبت ہوتی ہے وہ ایسا شوہر پسند کرتی ہے جو دن رات اس کے پہلو میں بیٹھ کر اس کے حسن و جمال کی تعریف کرے اور سرو یا گلاب کے درخت کے پاس بیٹھ کر حافظ کی غزلیں اور عمر خیام کی رباعیاں سنائے اگر شوہر میدان جنگ میں جانا چاہے تو بیوی اسے خوشامد سے روک لیگی۔ ۴۴

۴۴ اور اگر وہ چلا ہی جائے تو سنئیے۔ تم قریب یاد رکھو کہ درگاہ میں جا کر اس کی واپسی کے لئے رو رو کر دعا کرتی ہے منتیں مانتی ہے اور عمر بھر اس کا ماتم کرتی ہے اس لئے نہیں کرتی کہ اسے اپنے شوہر سے غیر معمولی محبت ہے بلکہ صرف اس لئے کہ اس نے کئی دن سے اپنے حسن و جمال کی تعریف میں حافظ کی کوئی غزل یا عمر خیام کی کوئی رباعی نہیں سنی۔

چینی عورت

چینی عورتیں دو قسم کے شوہروں کو پسند کرتی ہیں یا تو شوہر بالکل کاہل مجہول اور بیکس اونگھنے والا ہو یا ملک فتنہ و فساد برپا کرے اپنے بہن بھائیوں سے لڑتا رہے اور ڈاکے ڈالے۔

بچوں کی دنیا

وقت کا استعمال

از جناب ماسٹر بہاری لال صاحب رام تالاب بھرو دہلی

زبان سے نکلے ہوئے الفاظ - کمان سے نکلا ہوا تیر - گذشتہ زندگی اور موقع کا چوک جانا یہ سب باتیں پھر واپس نہیں آتیں -

تمہارے مدرسہ میں گھنٹہ لگا ہوا ہے بعض طلباء کے پاس گھڑی بھی ہوگی ہر ایک لڑکے کی یہ خواہش ہوگی کہ اس کے پاس گھڑی ہو تاکہ ٹھیک وقت معلوم ہو سکے مختلف اوقات پر ہم مختلف کام کر انجام دیتے ہیں ہر ایک کام ٹھیک وقت پر سرانجام دینا چاہئے اس کا نام باقاعدگی ہے مقررہ وقت سے ایک منٹ دیر سے پہونچنا بے قاعدگی ہے ہمیں چاہئے کہ وقت مقررہ سے چند منٹ پہلے موقع پر پہونچیں دیر سے نہ پہونچنا چاہئے - سورج اپنے وقت پر نکلتا ہے اور چھپتا ہے چاند باقاعدہ گھٹتا بڑھتا ہے سردی گرمی اور برسات کے موسم اپنے وقت پر متواتر آتے رہتے ہیں طلبہ کی سال بھر کی ڈائری سے اس امر کا پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ کبھی ممکن نہیں کہ کسی روز دن نہ نکلے یا رات نہ آئے اسی طرح ہمکو بھی چاہئے کہ ہر کام وقت مقررہ پر کریں (۱) جو لڑکا ٹھیک وقت پر مدرسے آتا ہے وہ تعلیم سے پورا فائدہ اٹھاتا ہے اور جو دیر سے آتا ہے وہ پہلے گھنٹہ کی تعلیم سے محروم رہتا ہے اگر مدرس آدھ گھنٹہ دیر سے آئے تو تمام طلباء کا نقصان کرتا ہے ملازم جو دیر سے آتا ہے اپنے آقا کے وقت کا نقصان کرتا ہے اگر ریل پر ایک منٹ بھی دیر سے پہونچیں تو ہمکو دوسری ٹرین کا گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے (۲) باقاعدگی سے دن کا تمام وقت باقاعدہ استعمال میں آیا ہے اور اگر شروع میں وقت بے قاعدہ ہو جائے تو باقی تمام پروگرام کو جلدی جلدی پورا کرنا پڑتا ہے اس طرح سارے کام میں گڑبڑ پڑ جاتی ہے (۳) اگر ہم مقررہ وقت کے بعد تک کسی کو منتظر رکھیں تو وہ ہمارے وقت مقررہ تک انتظار کر کے چلا جاویگا وقت مقررہ پر تیار نہ رہنے کے باعث بہت سے موقع ہاتھ سے نکل جاتے ہیں بہت سے کارخانوں میں ایک منٹ کی دیری کی وجہ سے کئی کئی گھنٹے کارخانوں کے باہر کھڑا رہنا پڑتا ہے (۴) باقاعدگی سے ہمیں دلی تسکین حاصل ہوتی ہے مثل مشہور ہے کہ اچھی طرح کام شروع کیا جائے تو آدھا کام ختم ہونے کے برابر ہے دوڑ کے وقت تھوڑا سا آگے کھڑا ہونا بھی جیتنے کے برابر ہے اسی طرح اگر کام کو جلد اچھی طرح شروع کیا جائے تو دل کو بڑی تسلی رہتی ہے بے قاعدگی کام میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے (۱) بجائے فوراً کام شروع کرنے کے اپنے فرض کو آئندہ وقت پر ڈالدینا طلبہ اسکول میں جانے سے پہلے پھرنے یا کھیل کود میں بہت سا وقت ضایع کر دیتے ہیں اس طرح اسکول میں نے دیر سے پہونچتے ہیں جو لڑکے سورج نکلنے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر اسکول میں دیر سے پہونچتے ہیں اور باقاعدگی کے لئے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے بہت سے آدمی وقت معلوم کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور ان کو خیال بھی نہیں رہتا کہ وقت - گذر جاتا ہے ہمیں ہمیشہ باقاعدہ رہنا چاہئے ہم اس کے عادی بن سکتے ہیں اسکول میں یہ عادت بڑی اچھی طرح سیکھی جا سکتی ہے جو لڑکا اسکول میں باقاعدہ رہتا ہے وہ بعد میں بھی باقاعدہ رہے گا ہمیں بھی باقاعدہ رہنا چاہئے اور اسکی عادت ڈال لینی چاہئے یہ عادت اسکول میں حاصل کی جا سکتی ہے تجارت اور بیج بیوپار میں دوستوں سے ملاقات کرنے میں ۴۴

۴۴ رنج و راحت میں سیر و تفریح اور کھیل کود کے کاموں میں باقاعدگی کی ضرورت ہے دیر کرنے کی عادت ہمیشہ خراب ہوتی ہے کسی بادشاہ کا ایک وزیر تھا وہ ہمیشہ دیر سے آتا تھا جب اس سے پوچھا جاتا کہ کیوں دیر کی تو وہ جواب دیتا کہ میری گھڑی میں وقت درست تھا بادشاہ نے جواب دیا کہ یا تو تم نئی گھڑی خرید دو یا مجھے نیا وزیر رکھنا پڑے گا۔

پردۂ فلم

سینما کی اصلاح کی کیا تدبیر ہے؟

(از جناب ظفر قریشی ۔ بی ۔ اے ۔ دہلوی)

عورتیں اور بچے نوجوان طلبا اور نوجوان لڑکیوں کے لئے جو اسکولوں اور کالجوں میں پڑھتی ہیں یا ایسے لوگوں کے لئے جو فلموں کی اخلاقی نوعیت پر بہت نکتہ چیں رہتے ہیں:۔

کیسے فلم تیار جائیں اور یہ کہ موجودہ فلم سوسائٹی کے ان نمبروں کے لئے مفید ہیں یا نہیں ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جس پر سب فلمی وابستگان کو غور کرنا چاہئے:۔

ہندوستان میں ابھی تک بچوں اور طلبہ کے فائدہ کے لئے علیحدہ صورت میں کوئی کمپنی فلم تیار نہیں کرتی حال ہی میں ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے مشہور ادارہ فلمیہ ''فلم سٹی'' والے کچھ تعلیمی فلمیں بنا رہے ہیں:۔

اور وہ ہندوستان کے مختلف محکمہ ہائے تعلیم سے خط وکتابت بھی کر رہے ہیں نیز اسکولوں میں اپنے تعلیمی فلموں کو رائج کرنے کے لئے ضروری انتظامات کر رہے ہیں یہ کوشش اپنی جگہ بہت مفید ہے اور امید ہے کہ

نوجوان طلبہ کے لئے ان تعلیمی فلموں سے بہت فائدے اٹھائے جائیں گے لیکن ہمارے سوال کا زیادہ تعلق تفریحی فلموں سے ہے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے موجودہ فلم قابل اعتراض ہوتے ہیں یا نہیں اور اگر ہوتے ہیں تو کیونکر انہیں فلم دیکھنے سے باز رکھ سکتے ہیں اور فلمی اخلاق کی درستی کا کیا موثر عملی طریقہ ہے یہ ہے اصل مسئلہ جو اس وقت ہماری فوری توجہ کا محتاج ہے:۔

بمبئی سے آنے والی فلموں کی بابت یہ امر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ معیار اخلاق کی پوری پابندی نہیں کرتی سوائے دو چار بڑی کمپنیوں کے ہر چھوٹی بڑی فلم کمپنی میں نیم عریاں رقص اور جذبات انگیز حرکات سے کام لیکر ہر والے طبقہ کو خوش رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے گانوں اور مکالموں میں بھی بازاری رنگ دکھائی دیتا ہے جنہیں کوئی صحیح الذوق آدمی اپنی بیوی بیٹی یا بہن کے ہمراہ بیٹھ کر سینما ہال میں نہیں سن سکتا کیا ان کمپنیوں کا فرض نہیں ہے کہ وہ سنجیدہ گانے اور قابل اعتراض رقص فلموں میں رائج کریں اور ایسی چیزیں فلموں میں ہرگز نہ آنے دیں جنہیں اخلاق اور پاکیزگی پر حملہ کہا جا سکے اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے افسانوں میں جن کا تعلق کسی واقعہ حسن وعشق سے ہو کامل شستگی و پاکیزگی تصور عملی اظہار دشوار ہے لیکن ان معاملات محبت کو خوبصورتی کے ساتھ دکھانا اور انہیں بازاری رنگ اور لفنگے پن سے بچانا بھی فلمی افسانہ نویسوں اور فلم سازوں کے اختیار کی بات ہے ''دیوداس'' میں کیا اچھے عشق کی مثال نہیں ہے لیکن اس فلم میں کہیں بھی عریانی یا ہیجان انگیز ایکٹنگ یا بازاری رنگ عشق بازی نہیں دکھایا گیا حالانکہ معاملہ بہت پر درد اور سوز الفت سے معمور ہے لیکن دیکھنے والوں پر اطمینان نفسی اور پاکیزگی عشق کا تصور نقش ہو جاتا ہے برخلاف دوسرے فلموں کے عشقیہ مناظر و واقعات کے جنہیں دیکھ جذبات بھڑک سکتے ہیں اور ہم ان کے بازاری گانوں لغویت سے لبریز ایکٹنگ اور عریاں ناچوں بیہودہ مکالموں اور عشق بازی کے بے سرو پا نظاروں کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے

ایسے فلم ہمارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ایک)

اقوالِ زریں

غرض مند دوست بے غرض دشمن سے زیادہ خطرناک بن جاتا ہے:۔

بزرگوں نے نادان دوست کو دانا دشمن سے زیادہ خطرناک قرار دیا ہے:۔

منافق کو منافق ہی سمجھو اور منافق کبھی سچا دوست نہیں ہو سکتا:۔

ہمیشہ اپنے سچے دوست سے مشورہ کرو:۔

ایسے شخص کے ساتھ دوستی نہ کرو جس سے دشمنی ہو جانے کا اندیشہ ہو:۔

کسی کیساتھ دوستی کرنا تو ٹھیک اور درست ہے

موجِ تبسم

اگر تمہیں مجھ سے شادی کرنا ہے تو سگریٹ پینا اور کلب جانا ترک کرنا پڑے گا:۔

''اچھا''

اب یہ تو وہ چیزیں ہوئیں جو تم میرے کہنے سے ترک کرو گے خود اپنی طرف سے کوئی چیز پیش کرو جو ترک کرو گے:۔''

''ہاں ایک چیز میں اپنی مرضی سے بھی ترک کرونگا''

''وہ کیا؟''

''تم سے شادی کرنے کا ارادہ''

ایک شخص (ایک دوکان دار سے) میں نے اپنے لڑکے کے ہاتھ تم سے سیر بھر انگور منگاتے تھے مگر لڑکا صرف تین پاؤ ہی گھر لیکر پہونچا:۔

دوکاندار جناب میری ترازو تو بالکل ٹھیک ہے آپ اپنے لڑکے کو تولئے:۔

دلچسپ معلومات

مچھروں کو ہلاک کرنے کا نیا طریقہ

ریاست بھاؤ نگر میں مچھر کثرت سے ہوتے ہیں حکومت نے لوگوں کو اس عذاب سے نجات دلانے کے لئے ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے یعنی اس نے دو خاص قسم کی موٹریں بنوائی ہیں جنکی برقی روشنی بہت تیز ہوتی ہے اور ان میں ایک مخصوص طرز کی چمنی ہوتی ہے موٹر جب سڑک پر گشت کرتی ہے تو مچھر اس کی تیز روشنی سے کھینچکر چمنی تک پہونچتے ہیں اور وہاں

امریکہ میں آرائش حسن کی قیمت

امریکہ میں حسن کے ماہروں اور لوازم آرائش کے سوداگروں نے اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں امریکن عورتیں اپنے بناؤ سنگھار پر کم سے کم تین کروڑ پونڈ صرف کریں گی حسن وآرائش کے جو نئے لوازم ایجاد ہوئے ہیں ان میں ایسی بھویں پلکیں اور انگلیوں کے ناخن خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہیں بوقت ضرورت لگایا اور علیحدہ کیا جا سکتا ہے اس سال بالوں کے لئے ایسے کلپ بھی خاص طور پر تیار کئے گئے ہیں جن پر مونوگرام کندہ ہیں:۔

ڈاکٹر برمن کے ٹریڈ مارک کی نقل

پولیس نے کل سامان اور لیبل وغیرہ پر قبضہ کر لیا

ملزم کی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کیا گیا

مسرز پی۔ لوح اینڈ کمپنی کلکتہ ماہر ٹریڈ مارک کیسز کی جانب سے مسٹر سالگ رام بمقدمہ للت موہن۔ مونہ مدار فنٹ اسسٹنٹ منیجر ڈاکٹر ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ کلکتہ بحضور آنریبل ایس کے سنہا چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ حاضر ہوئے اور دعویٰ دائر کیا کہ میوا رام کارکن کارخانہ ایس آر سنڈین نے مدعی کے فرم کے بخار و طحال کی دوا اور اس کے لیبل کے اصلی حصے و ٹریڈ مارک اور دو شبیہوں کی جس میں ایک دبلے اور دوسرے تنومند شخص کی شکل ہے اور جس میں "قبل۔ استعمال دوا" اور "بعد استعمال دوا" لکھا ہوا ہے اور اسی قسم کے لیبلوں کی نقل اور استعمال کی ہے

سالگ رام کے استدعا پر فاضل مجسٹریٹ نے تمام قابل اعتراض لیبلوں۔ اور ان اشیاء جن پر وہ لیبل ہوں اسکاؤنٹ کی کتابیں و تمامی کاغذات و دستاویزات پر قبضہ کرنے کے لئے کئی وارنٹ جاری کئے

پولیس نے وارنٹ تلاشی کے ماتحت چند جگہوں کی تلاشی لی اور جملہ اشیاء لیبل و دیگر کاغذات ملزم کے قبضہ سے برآمد کیں

اور بلوک کے سانچے و جمع خرچ کی کتابیں "ہرکیولس پریس" اسے جہاں کہ ملزم کے لیبل چھپ رہے تھے ویز پر دف اور بلوک و جمع خرچ کی کتاب وغیرہ جو دھری کمپنی سے جنھوں نے کہ بلوک ملزم کے لئے تیار کیا برآمد کئے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۴۸۲ — ۴۸۳ — و ۴۸۶ انڈین پلینلکوڈ با جلاس چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ چہارشنبہ گذشتہ کو حاضری کے لئے

سمن جاری کیا گیا تھا۔ مسٹر منظور الحق وکیل سے ملزم نے استدعا کی کہ اوس کو اجازت دی جائے تا کہ اپنے موکل کو عدالت میں کل پیش کرے فاضل مجسٹریٹ نے اس استدعا کو رد کر دیا اور ایک وارنٹ گرفتاری ملزم کے خلاف جاری کیا تاکہ وہ حاضر عدالت ہو اور یہ بات ظاہر کی کہ اگر ملزم اپنے وکیل کے پاس گیا تھا تو اس کو اس کے حضور میں بھی حاضر ہونا تھا مقدمہ ملتوی ہا مسرز پی لوح اینڈ کمپنی کے کارکن مسٹر سالگ رام اور مسٹر ایم حسن وکیل مدعی کی طرف سے پیروکار تھے جبکہ ملزم کی وکالت مسٹر ایم حق نے کی۔

کونسل آف سٹیٹ کا آئندہ اجلاس

نئی دہلی ۲۱ دسمبر گورنر جنرل کا ایک حکم مظہر ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کا آئندہ ۱۷ر فروری ۱۹۳۶ء کو نئی دہلی میں شروع ہوگا۔

دریائے نربدا کے پل کا افتتاح

بھڑوچ ۲۰ر دسمبر بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے کی لائن پر دریائے نربدا کے سلور جوبلی پل کا آج بعد دوپہر افتتاح کرتے ہوئے لارڈ براؤبرن گورنر بمبئی نے کہا کہ اس پل سے ہندوستان کی ایک اہم ریلوے کی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

نیشنل ٹریڈ یونین فیڈریشن

ناگپور ۱۸ دسمبر نیشنل ٹریڈ یونین فیڈریشن کا دوسرا اجلاس میگزانل ٹاؤن ہال ناگپور میں ۲۹ر ۳۰ر و ۳۱ دسمبر کو منعقد کیا جائیگا خیال ہے کہ اس اجلاس میں مزدوروں سے متعلقہ بہت سے مسائل جیسے بیکاری اجرتوں میں تخفیف کی پالیسی کام کے گھنٹوں کی تعداد میں کمی تحریک ٹریڈ یونین کی جانب حکومت کی پالیسی اور نئے آئین کے متعلقہ چند اہم مسائل پر غور ہوگا تمام ملحقہ ٹریڈ یونینوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ڈیلی گیٹ فیڈریشن کے اجلاس میں بھیجیں:۔

بین الاقوامی زندگی میں اتحاد کی ضرورت

بمبئی بذریعہ ڈاک تمام مذاہب کی کانگریس کے آرگنائزنگ سکرٹیری مسٹر آرتھر جیکین نے جو کہ آج کل بمبئی میں قیام فرما ہیں نمائندہ یونائیٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں بیان کیا کہ کانگریس میں دنیا کی وہ عظیم ہستیاں شریک ہونگی جو کہ اس امر کی خواہاں ہیں کہ مذہب خواہ کچھ بھی صورت اختیار کرے لیکن بین الاقوامی زندگی میں اتحاد پیدا کیا جائے کانگریس

بعدالت اسپشل جج صاحب بہادر سکنڈ گریڈ الہ آباد

بمقدمہ نمبری ۱۲ سنہ ۱۹۳۵ء

سید قدر حسین ولد سید میر حسن ساکن موضع اگھوا پرگنہ سکندرہ ضلع الہ آباد مدعی سائل

بنام

۱۔ بابو ہیم چندر مکرجی ۲۔ رائے بہادر سر جوگندر مکرجی ساکنان کوپر گنج ڈاک خانہ ملس کوپر گنج پرگنہ چائل ضلع الہ آباد مدعا علیہم مسئول

تاریخ مقررہ ۳ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مقدمہ عنوان الصدر میں سائلان نے حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت ہذا میں درخواست بذریعہ کلکٹر صاحب بہادر الہ آباد گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری حسب دفعہ ۸ ایکٹ مذکور داخل عدالت کر دیا ہے۔ لہذا فریقین بیان مذکور الصدر و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ بمقابلہ ذات یا جائداد سائل متذکرہ صدر ہو وے وہ قرضہ مذکور کی بابت تاریخ اشاعت نوٹس ہذا سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے تمام و کمال واقف ہو داخل عدالت ہذا کریں و نیز ضروری کاغذات بھی بتائید بیان تحریری خود داخل کریں ورنہ بعد گذرنے میعاد کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۸ر دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا

بحکم تفضل حسین سرشتہ دار عدالت اسپشل جج صاحب سکنڈ گریڈ الہ آباد

مہر عدالت

سینما کی اصلاح کی کیا تدبیر ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

جبکی ایک بیشتر تعداد سینما ہالوں میں ہر صبح اور شام کو
جاتی ہے یقیناً مضر ہیں ہماری عورتیں جب اس قسم کے فلموں کی
عشق بازی ہمارے ساتھ بیٹھ کر دیکھتی ہیں :۔
تو ہم غیرت سے پانی پانی ہو جاتے ہیں کیا ہمارے فلم ساز
خواتین ہند اور نوجوانان وطن کے اخلاق کی حفاظت و
عفت و پاکیزگی کے تصور کو بڑھانے اور ترقی دینے کے
ذمہ دار نہیں ہیں جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ بیشتر فلمیں جنکا
تعلق کسی معاشرتی معاملہ سے ہو ان میں اس قسم کی بازاری
کشش ضرور رکھی جاتی ہے تاکہ جہلا اور عوام کی کثرت
سے فلم سازوں کو بھرپور رقمیں حاصل ہوں خواہ اخلاق
عامہ تباہ ہوتا رہے انھیں اس کی کیا پرواہ :۔
کلکتہ سے آنے والی فلمیں بھی نقائص سے پاک نہیں ہوتیں
وہاں چونکہ ہر کس و ناکس نے فلم کمپنی نہیں کھول رکھی
اس لئے بمبئی کے مقابلہ پر وہاں لغویات کا سیلاب کم دکھائی
دیتا ہے افسوس ہے کہ جتنے اچھے اور سنجیدہ فلمی کردار کلکتہ
کی دو چار چیدہ فلم کمپنیوں نے پیدا کئے تھے وہ بمبئی
میں جاکر بالکل اسی رنگ میں آگئے جو مالکان فلم کمپنی
انھیں بنانا چاہتے تھے فلم کمپنیوں کی شکایت کرنے کے
بعد اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم فلمی نقائص کی اصلاح
کیونکر کر سکتے ہیں اس کیلئے ضرورت ہے کہ ایک رائے عامہ
پیدا کی جائے اور بمبئی اور کلکتہ کے سنسر بورڈوں پر زور
دیا جائے کہ وہ کوئی فلم پبلک نمائش کے لئے پاس نہ کریں
جو اس قابل نہ ہو کہ باپ اپنی بیٹی کے ساتھ بھائی اپنی بہن
کے ساتھ اور شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایک ساتھ بیٹھ کر نہ دیکھ
سکیں اگر مالکان فلم کمپنی پر بھی تجاویز کے ذریعہ اثر ڈالا جات
پہونچائی جائیں نیز تعلیم کنندگان بھی ایسے فلموں کی تیاری
میں حصہ لیں جو ہمارے نوجوان مرد و زن کے لئے مفید
ہو سکتے ہیں تو بہت بڑی حد تک ان لغویات کا سدباب
ہو سکتا ہے دوسری طرف پبلک کا فرض ہے کہ جب وہ کسی فلم
کی اخلاقی نوعیت کے متعلق معلوم کرلیں کہ ان کا عورتوں
اور نوجوانوں کو دکھانا مضر ہے تو ایسے فلموں میں نہ جائیں اگر
اس طرح کوشش کی جائے تو بڑی حد تک فلمی خرابیاں دور
ہو سکتی ہیں یہ سمجھنا کہ صرف بازاری فلم ہی کامیاب ہو سکتے ہیں
غلط ہے ہندوستان کے مشہور اور کامیاب فلموں میں سے
کونسا ہے جس پر اخلاقی نقطۂ نظر سے شدید اعتراض کیا جاسکے
پورن بھگت یہودی کی لڑکی امرت منتھن سیتا دیو داس
چنڈی داس وغیرہ بہت سے کامیاب فلم ہیں جو بڑی حد تک
نقائص سے پاک ہیں اگر کوشش کی جائے تو حتی الوسع تمام
نقائص دور ہو سکتے ہیں اور جب تک ہم اپنے فلموں کو بچوں اور
عورتوں کے اخلاق و معاشرت کی درستی کا ذریعہ نہ بنائیں گے

نوٹس حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب پنڈت برج کشن ٹوپہ صاحب اسپشل جج بہادر
درجہ اول لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۷ سنہ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء

۱۔ سید عنایت علی ۔ ۲۔ سید سلطان حسین ۔ ۳۔ سید حسین
پسران سید الفت علی ساکنان قصبہ امیٹھی پرگنہ موہن لال
گنج ضلع لکھنؤ ۔ سائلان مدعیان
بنام نواب مرزا محمد سجاد علیخاں صاحب قرضخواہان مدعاعلیہ
بنام نواب مرزا محمد سجاد علیخانصاحب ولد نواب مرزا محمد جعفر
علیخانصاحب مرحوم ۔ ساکن شیش محل لکھنؤ ۔ قرضخواہ مدعاعلیہ
ہرگاہ سائلان مندرجہ عنوان نے درخواست بموجب دفعہ ۴
یو پی انکمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء بذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر لکھنؤ گذرانی ہے اور عدالت ہذا میں اپنا بیان تحریری داخل کیا ہے
لہٰذا جملہ قرضخواہان کہ جنکا قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ سائلان
مذکور کی ذات و جائداد پر ہو ۔ وہ نوٹس ہذا کی تاریخ مشتہری گزٹ
سے ۳ ماہ کے اندر یعنی بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء عدالت ہذا
میں اپنا بیان تحریری بابتہ قرضہ مذکور داخل کریں ۔
بصورت عدم پیروی درخواست مذکور کی یکطرفہ سماعت کی
جاویگی اور کوئی عذر بعد انقضائے میعاد مذکور مسموع نہ ہوگا ۔
آج بتاریخ ۱۴ ردسمبر سنہ ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت
سے جاری کیا گیا ۔
مہر عدالت
(بحکم بھیروں پرشاد منصرم عدالت جی لکھنؤ)

کوئٹہ از سر نو تعمیر ہوگا

نئی دہلی ۲۴ ردسمبر حکومت ہند کا ایک مفصل کمیونک
آج شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری کوئٹہ
حتی الامکان موجودہ مقام و محل پر از سر نو تعمیر کیا جائے گا
اور تمام مستقبل سرکاری ملازموں کے لئے سز لزلہ پروف عمارتیں
تعمیر کی جائیں گی پرائیویٹ لوگوں اور سول آبادی کو بھی
اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ ایسے پرانے مقامات پر از سر نو
مکانات تعمیر کر سکیں ماہرین کی رائے ہے کہ کوئٹہ از سر نو تعمیر کے لئے
محفوظ ترین علاقہ ہے :۔

پولینڈ میں ۲۷ ہزار قیدی رہا ہوں گے

وارسا ۲۲ ردسمبر نئے آئین پر عمل درآمد کرنے کی
یادگار منانے کے لئے پولینڈ کی سینیٹ نے قیدیوں کو عام معافی دینے
کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ کرسمس کی تعطیلات سے پہلے ۲۷۰۰۰ ہزار
قیدی یعنی کل قیدیوں کا ۶۰ فی صدی رہا کر دئے جائیں گے
۵۰۰۰ قیدیوں کی سزائیں تخفیف کرکے نصف کر دی
جائیں گی اور جن لوگوں کو سزائے موت دی گئی ہے ان کی
سزا عمر قید میں تبدیل کر دی جائے گی :۔

ہندوستانی سوداگروں کا فیصلہ

بمبئی ۲۹ ردسمبر ایوان تاجران ہند کی کمیٹی کے اجلاس میں
ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ کانگریس کی گولڈن جوبلی
کے موقعہ پر انڈین نیشنل کانگریس کو مبارکباد دیجائے اور بمبئی کے
سوداگروں سے اپیل کی گئی کہ وہ کانگریس کی جوبلی کو شاندار
(طریقہ پر منائیں)

اندھوں کی بہبود کیلئے ایسوسی ایشن

مدراس ۲۰ ردسمبر مدراس میں اندھوں
کی بہبود کے لئے جو ایسوسی ایشن قائم کی گئی ہے اس کے
سالانہ عام اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے گورنر مدراس
نے کہا کہ میں اندھوں اور بوڑھیوں کے لئے اس
پریذیڈنسی میں بہتر کام ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں :۔

نئی ریل کی تعمیر کی شرط

مدراس بذریعہ ڈاک
دکن لمیٹڈ پونے جو ریلوے بنانے کی
اجازت حکومت مدراس سے مانگی تھی اس کا جواب
حکومت کیجانب سے یہ ملا کہ اسے کوئی اعتراض نہیں ہے
بشرطیکہ اس ریل کا استعمال محض اعلےٰ ذات کے ہندوؤں ہی تک
(نہ رکھا جائے)

جگت ٹاکیز کی طرف سی مسلمانونکی خدمت میں ہدیہ مبارکباد

شاہان مغلیہ کے جاہ و جلال کا پرکیف نظارہ

جگت ٹاکیز کان پور

عید مبارک



دوسرا شاندار ہفتہ

عید مبارک کے دن سے

امپریل فلم کمپنی

کا

تازہ ترین اور لاجواب شاہکار

انارکلی

یاد رکھیے

کہ فلم ہذا کے تمام مناظر قلعہ آگرہ، فتحپور سیکری کے محلات اور شاہان مغلیہ کے باغات نہایت احتیاط واہتمام کیساتھ زر کثیر صرف کرکے تیار کیے گئے ہیں۔

مولینا شوکت علی نے ان ہی خصوصیت کے باعث اس شاہکار کو بہت پسند کیا

ڈی بلیموریا

غلام محمد

ملکہ حسن مس سلوچنا

آسو جی وغیرہ

ملکہ جذبات مس زتو

جس میں

عہد اکبری کی خاص روایات۔ ہندو مسلم اتحاد۔ قلعہ آگرہ میں دربار اکبری کی شان وشوکت۔ فتحپور سیکری کے محلات کے دل خوش کن مناظر۔ مغل اعظم کا تدبر۔ رعایا پروری۔ رحم دلی کے واقعات کیساتھ ساتھ حسن وعشق کی نامرادی وناکامی کی درد بھری داستان۔ یعنی انارکلی اور شہزادہ سلیم کی پہلی ملاقات۔ احساس فرض ومحبت کی کشمکش۔ راجپوت رانی کی بے قراری۔ انارکلی کا اعتراف جرم محبت۔ شہنشاہ اکبر کا معافی دینا۔ مگر انقلاب روزگار کے ہاتھوں وصل دائمی۔ یعنی جدائی کے ایسے یاس انگیز مناظر پیش کیے گئے ہیں کہ دیکھنے والوں کے آنسو نکل آتے ہیں۔

انارکلی

کے دیکھنے کے بعد اس اجڑے دیار کے ہندو مسلمانوں کی آنکھوں میں شاہان مغلیہ کے جاہ وجلال وشان وشوکت اور عدل وانصاف کا نقشہ کھنچ جائیگا اور وہ دیکھیں گے کہ کسطرح مادر وطن کے سپوت عہد اکبری میں شیر وشکر تھے

اسلئے

اس شاہکار کو دیکھ کر عہد ماضی کی یاد تازہ کیجئے

ملکہ حسن مس سلوچنا کی لاجواب اداکاری اور بنارس کی مشہور ملکہ موسیقی راجیشوری کے دلکش نغموں نے اور بھی چار چاند لگا دیے ہیں۔

یہ وہ دردناک فلم ہے کہ جسمیں ملکہ حسن مس سلوچنا کی نیچرل اداکاری سے پبلک بیچین ہو جاتی ہے

آنے والے تماشے

قیمتی آنسو۔ چاند بی بی۔ بھکارن جسمیں رتن بائی کام کرتی ہیں

افسانہ

افسانہ ہے کا عشق

از خالدہ ادیب خانم

چاند نے کہا کہ :-

جون کے مہینہ میں جبکہ ریگستان آتش وحیات سے متحرک ہوتا ہے میں ایک اس سنہرے ریت کے سمندر دل پر جس میں اہرام خوابیدہ ہیں ان ہلکے بادلوں میں جو نیلگوں آسمان پر چھائے ہوئے ہوتے ہیں مصر علیا سے مصر سفلی کی طرف ہوا جاتا ہوں دریائے نیل کی سبزی مائل سست خرام ناز کی سطح منور پر میرا چہرہ کنارے کی مند ارشاد ابیول سے لبریز ہوکر پھسلتا ہوا نظر آتا ہے اور میں خود اس کی سیر کرتا ہوں ہر سال مقررہ رات کو عشق کی تین عورتیں اسی جگہ سے نکلتی ہیں جو خرمے کے درختوں کی شاخوں سے ڈھکی اور چھپی ہوئی نیل کی ایک محرمیت ہے :-

اور جہاں وہ ہر سال غوطہ کھا کے غائب ہو جاتی ہیں ہر سال اسی رات کو اسی مقام سے نکل کر تینوں اپنے افسانہائے عشق بیان کرتی ہیں اس کے بعد تینوں میری آخری شعاع کے ساتھ سبزی مائل نیل میں ڈوب جاتی ہیں اور اپنے مستثنے! جسموں کو دریا کے نیم گرم پانی کی آغوش میں ڈال کر اپنے متفکر چہروں کو اور اپنی مغموم اور مکدر آنکھوں کو جو ان کے اضطراب آمیز عشقوں کا آئینہ ہوتی ہیں آسمان کی طرف متوجہ کئے ہوئے ماضی کی طرف جہاں سے آتی ہیں لوٹ جاتی ہیں سب سے اول زلیخا نکلتی ہے اس کے سیاہ بال نہایت شاندار طریقہ سے گندھے ہوتے ہیں جن پر ایک سفید سادہ اوڑھنی پڑی ہوتی ہے آنکھیں بڑی اور سیاہ ہیں جو اس طرح چمک رہی ہیں جیسے دو سیال آفتاب اس کی تمام حرکات ایک عمود اور معنی دار مقدس بھجن کی طرح پر آہنگ متوازی اور سنجیدہ ہیں وہ مصر کی سب سے پرانی عاشقہ اور تمام عالم ماضی کی سب سے زیادہ حسین عورت ہے :-

اس میں ایک ایسی پر عظمت ادا ہے جو صرف ان عورتوں میں پائی جاتی ہے جن کا قلب سوائے ایک منتخب آتش کے شعلے کے ہر چیز کے لئے بند ہو چکا ہے جو ایک یگانہ اور برگزیدہ عشق کی محشر زائیوں میں اپنی زندگی بسر کر رہی ہے وہ سال میں ایک مرتبہ اس بابرکت دار اور حاصل خیز زمین پر جو اس کی صحنہٴ عشق وحیات رہ چکی ہے۔ آتی ہے اور اس کے بازو اور شانے سادہ مگر پر ارمان حرکت حیات سے متحرک معلوم ہوتے ہیں بولتے وقت خرمے کے درختوں کی شاخوں کے نیچے ہوا میں اوپر تلے آتی جاتی ہے اور اس کی عظمت رفتار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین سے کسی بڑے سیارہ کی ملکہ ہے اس کی آواز میں گہرے صمیمی اور درد انگیز نغمے بھرے ہوتے ہیں وہ کہتی ہے :-

اے ارض مقدس! جس نے میری روح کو آتش وحرارت میں مبتلا پیدا کیا ہے اے! تیرے پر فیض حیات و فراوانی بخش سینہ پر تیری حقیقی بیٹی پھر آئی جس طرح تو اپنے سینے اور اپنے دل کی گہرائیوں میں سے آخری قطرہٴ محبت وفیض کسی کو دینے سے دریغ نہیں کرتی لیکن خاموش رہتی ہے میں بھی اپنے عشق کے درد و سوز کے بیان کرنے اور اس تصویر میں رنگ بھرنے سے احتراض کروں گی مگر یہ بھی نہ کہو؟ کہ تیری حقیقی اولاد یوسف نے ہی ،، میری اس عصمت ووقار کے باوجود میری روح میں یہ آگ بھڑکائی تھی وہ جب اس دنیا میں تھا اس وقت جس طرح میرا دل اپنی منفرد اور پوری قابلیت جوشیا

کیسا تھا اس پیارے چہرہ کے لئے تڑپتا تھا اب بھی اسی طرح تڑپتا ہے :-

تو اپنے فیض کو اپنی ٹھنڈی اور بے جان برکت کو آخری دم تک اپنی اولاد کو بخشے گی میں تیری یہی بیٹی کو بھی ابد تک اپنی روح کے آخری شعلے اپنی حرارت کو اسی کے لئے اسی لئے محفوظ رکھیں گی اپنے ایمان عشق کی اس طرح صمیمیت روح سے تکرار کرکے وہ اپنے لمبے اور شاندار بازوؤں کو اس متانت اور پر فیض زمین کی طرف اس طرح بڑھاتی ہے گویا اس سے لپٹنا چاہتی ہے اس کی تقدیس کرتی ہے اور آخر کار اس سبز رنگی موجوں میں جو اسے اپنی شیریں آغوش میں لینا چاہتی ہے ڈوب کر چلی جاتی ہے۔

اس کے بعد کلو پیٹرا اپنے تمام طنطنہٴ احتشام اپنی تمام شان وشوکت کیساتھ نکلتی ہے وہ اس سج دھج سے آتی ہے جو اس نے اپنے آخری سیاہی عاشق کو دکھائی تھی اس عاشق کو جس نے اس کے متلون اور ہرجائی دل کو موہ لیا تھا سواری کا بجرہ سونے کا ہے چپو چاندی کے ہیں بادبان ریشم کے جن میں سے وہ معطر خوشبوئیں نکل رہی ہیں جو

لذیذ آرزوؤں سے ہوا کو بھی مست کر رہی ہیں خود زرتار تکیوں سے کمر لگائے اپنی حسرت اور ارمانوں کو لئے طلبگار لیٹی ہے اس کے نازک نرم جسم کی ادنے حرکت میں لطیف اشارات احتراض پیدا ہوتے ہیں جنھیں بلیغ موسیقی سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے اور نہیں سمجھا سکتی اس کے سالونے نازک چہرے کے گرد اس کے چمکیلے اور نرم بال ایک ادائے شمیمیت سے اپنی پوری رونق کے ساتھ پڑے ہوئے ایک دل آویز تصویر کا چوکھٹا بنے ہوئے ہیں :-

اس کی دلکش پیشانی میں اس کی مخمور آنکھوں میں ان ہونٹوں میں جن کی ہر جنبش میں ایک داستان عشق پنہاں ہے اس کے حسین جسم کے ہر عضو میں غم الفت دیوانگی محبت استبداد مضطربیت جلوے دکھاتی ہیں اس عورت کا سیما اس عورت کی روح نامتناہی ہے اس کی زندگی ایک مدید لمحہ حرص ہی ہے جس میں وہ ہر آن ایک نئے جلوے ایک نئی روح سے ظاہر ہوتی ہے اس وقت کہ اس کا بجرہ نیل پر تیرتا ہوا جا رہا ہے اس کے چہرے کے گرد ہزار ہا روحیں جنھوں نے اس کے عشق کے عذاب اٹھائے ہیں اب بھی ان عذابوں سے آتش

زیر پا مگر پروانہ وار چکر لگا رہی ہیں ان پروانوں میں کون کون ہیں بڑے سنجیدہ دماغ والے عقلمند لوگ ہیں جو اس کی متلون مزاجی کبھی متواضع کبھی مغرور اداؤں کے شکار ہو چکے ہیں بڑے بڑے با اختیار محتشم شاہنشاہ ہیں یہ اس حسن کی کشش میں کھنچے چلے آئے ہیں جسے وہ زہرہ سے مانگ کر لائی ہے یہ بیچارے سب کے سب وہ اسیر ہیں جنھوں نے تھوڑی دیر کے لطف اور وجد کے بدلے میں اس کے بید رد ہاتھوں سے زہر کے پیالے پیے اور نیل میں ڈبوئے گئے یہ کہنا چاہیے کہ اس تماشہ گاہ عالم میں وہ ایک بڑی ایکٹرس تھی جو عشق کا کھیل کھیلنے ! نہیں نہیں بلکہ عشق کی زندگی بسر کرنے کو ہی آئی تھی۔

مگر آج کی رات جبکہ جون کی گرمی میں ریگستان آتش حیات سے متحرک ہے اور وہ زمین پر اپنا پرانا افسانہٴ عشق بیان کرنے کو آئی ہے اس کا ایک بھید ہے جسے میں ہی سمجھتا ہوں اور دنیا میں کوئی نہیں سمجھتا میں جانتا ہوں کہ یہ بظاہر ظالم عورت ایک کمزور عورت ہے جو تمام عمر عشق کے ہاتھوں ستائی گئی وہ ایک ملکہ ہے جس کی تمناؤں کا اتنا خون ہوا

کانگریس کی گولڈن جوبلی

بقیہ مضمون صفحہ اوّل

اور غیر ملکی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا گیا۔ کانگریس کے ۳۷ ویں سالانہ اجلاس ۱۹۲۲ء میں کونسلوں کا مکمل بائیکاٹ منظور ہوا۔ مگر پنڈت موتی لال نہرو اور سی آر داس کونسلوں کے بائیکاٹ سے مطمئن نہ تھے اسلئے انہوں نے سوراجیہ پارٹی قائم کی جسکی وجہ سے کانگریسی حضرات دو پارٹیوں میں تقسیم ہو گئے۔

بالآخر ۲۵ر مئی ۱۹۲۳ء کو دہلی میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں کانگریس کا ایک خاص جلسہ ہوا جسمیں طے ہوا کہ کانگریس کے ممبر کونسلوں میں جا سکتے ہیں۔

کانگریس کے ۳۹ ویں سالانہ اجلاس میں جو بیلگام میں مہاتما گاندھی کی صدارت میں ہوا انمیں سوراجیہ پارٹی اور مہاتما گاندھی کے درمیان مکمل سمجھوتہ ہو گیا۔ کانگریس کا چالیسواں سالانہ اجلاس کانپور میں مسز سروجنی نیڈو کی صدارت میں ہوا،

۱۹۲۶ء ہندوستان کے لئے ایک منحوس سال تھا جسمیں مولانا محمد علی وغیرہ مسلم لیڈر کانگریس سے علیحدہ ہو گئے اور خلافت کے بجائے مسلم لیگ پر زور دیا گیا۔

۱۹۲۷ء میں انگلینڈ میں رائل کمیشن مقرر ہوا۔ جسکا کام یہ تھا کہ وہ ہندوستان جا کر یہ دیکھے کہ ہندوستان سوراج حاصل کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ مگر چونکہ اس کمیشن میں کوئی ہندوستانی شامل نہیں کیا گیا اسلئے لبرل لیڈر نے بھی اسکا بائیکاٹ کر دیا۔ لیکن ان ہی ایام میں لارڈ برکن ہیڈ نے اعلان کیا کہ اگر ہندوستانی خود اپنے کو سوراجیہ کے قابل سمجھتے ہیں تو وہ ایک ایسی اسکیم تیار کریں جو ہندو مسلمان دونوں کو منظور ہو اگست ۱۹۲۹ء میں لکھنؤ میں سب پارٹیوں کی ایک کانفرنس ہوئی جسمیں نہرو رپورٹ منظور کی گئی۔ کانگریس کا ۴۳ واں اجلاس پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں کلکتہ میں ہوا جسمیں نہرو رپورٹ کو منظور کرنے یا مکمل آزادی کو منظور کرنے کا سوال پیش ہوا۔ اور بالآخر دونوں پارٹیوں میں مہاتما گاندھی نے سمجھوتہ کرا دیا۔ اور درجہ نو آبادیات ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۹ء تک دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

کانگریس کا ۴۴ واں اجلاس لاہور میں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں ہوا جسمیں کانگریس نے ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۹ء کی آدھی رات تک درجہ نو آبادیات کے انتظار کے بعد مکمل آزادی کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ اور ملک کو ستیہ گرہ کی اجازت دیدی۔ اور کانگریس نے ستیہ گرہ کرنے کی پوری ذمہ داری مہاتما گاندھی کے سپرد کر دی۔ حکومت نے نئے نئے آرڈیننس جاری کیے اور بڑے بڑے تمام لیڈروں کے علاوہ تقریباً ۶۰ ہزار ورکر جیل بھیجدیے گئے۔

سر سپرو اور مسٹر جیکر نے وائسرائے سے ملکر صلح کی کوشش کی۔ حکومت نے گول میز کانفرنس منعقد کی مگر کانگریس نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مولانا محمد علی اسمیں شرکت کیلئے گئے۔ اور وہیں اُن کا انتقال ہو گیا۔

بالآخر مہاتما گاندھی اور ہز اکسلنسی وائسرائے لارڈ اردن میں معاہدہ ہو کر حکومت اور کانگریس میں صلح ہو گئی۔

کانگریس کا ۴۵ واں اجلاس مارچ ۱۹۳۱ء میں سردار پٹیل کی صدارت میں کراچی میں ہوا اور گول میز کانفرنس میں جانے کے لئے مہاتما گاندھی کو واحد نمائندہ منتخب کیا گیا۔

۱۹۳۲ء میں کانگریس نے دوسری مرتبہ سول نافرمانی کی تحریک شروع کی مگر ۷ر اپریل ۱۹۳۴ء میں مہاتما گاندھی نے ایک اعلان کے ذریعہ کانگریسی کارکنوں کو تحریک سول نافرمانی کو قطعی بند کرنے کا مشورہ دیا۔

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں کانگریس کا ۴۸ واں اجلاس بمبئی میں راجندر پرشاد کی صدارت میں ہوا جسمیں کونسلوں میں داخلہ کی اجازت دیگئی اور پارلیمنٹری بورڈ مرتب کیا گیا۔

بقیہ آئینۂ کانپور

انجمن ہائے اسلامیہ سے اپیل

اراکین انجمن تبلیغ اسلام نے تمام انجمنہائے اسلامیہ سے اپیل کی ہے کہ اگرچہ ہر وقت مسلمانوں کا اولیں فرض ہے کہ وہ تبلیغ کریں۔ مگر اسوقت اسکی اشد ضرورت اور بھی ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر امبیدکار کے اعلان کے بعد کروڑ ہا اچھوت صحیح مذہب کے متلاشی ہیں اور چونکہ یہ قطعی امر ہے کہ اسلام سے زیادہ کسی مذہب میں حقیقی مساوات نہیں۔ اسلئے انکی بہبودی کیلئے اسلام سے زیادہ کوئی مذہب موزوں نہیں۔ لہٰذا انجمن تبلیغ اسلام طے کرتی ہے کہ بذریعہ ٹریکٹ اور مبلغین اچھوتوں میں تبلیغ کی جاوے مگر اسکے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے لہٰذا تمام انجمنہائے اسلامیہ عید کے موقعہ پر انجمن تبلیغ اسلام کے چندہ کی فراہمی میں امداد کریں۔ تاکہ یہ ضروری تجویز عملی صورت اختیار کر سکے۔

عید کا اجتماع

خان بہادر عنایت حسین صاحب برادر اکبر خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب مرحوم نے مسلمانان کانپور سے استدعا کی ہے کہ وہ حسب معمول عید کے روز تشریف لا کر ممنون فرماویں تاکہ حافظ صاحب مرحوم کی روح کو آرام ملے۔

افسانۂ عشق

(بقیہ صفحہ ۵)

اپنے ہاتھ کو نیل کی کیچڑ میں ڈالتی ہے وہاں اسے ایک چھوٹا سا سانپ ملتا ہے جسے وہ باہر نکال لاتی ہے اور اسے اپنے سینے پر رکھتی ہے پھر اپنے عبا کو اپنے اوپر ڈال لیتی ہے اور جسم کو جو موت میں بھی ایک طرف قیصر و کسریٰ کی شان یاد دلاتا تھا اور ایک طرف ایک پھول ایک ستارہ یعنی ایک عورت کا جسم تھا اس شاہانہ لباس سے ڈھک لیتی ہے اور نیل کے سنہری مائل پانی میں جو اپنے شیریں آغوش میں اسے لینے کے لئے منتظر ہے اپنے تئیں ڈال کے غائب ہو جاتی ہے:-

سب سے آخر میں وہ اشیا ء سبز موجوں کے پردے کو ہٹا کر یکایک نیل کے کنارے نکلتی ہے کہنیاں گھٹنوں پر رکھے سر ہاتھوں میں لئے ستاروں کی طرح روشن آنکھوں کی غدار نظریں نیل کی طرف کئے ہوئے وہ بڑی دیر تک نیل سے راز دل کہتی ہے میں اس حسین و متفکر چہرے کو بہت پیار کرتا ہوں اس نے مجھ سے کہا میں نے انسان کو قعر مذلت میں سے نکالنے اور ابھارنے کی کیا کیا جد و جہد نہ کی اے پیارے چاند تو اسکا شاہد ہے انسان جس وحشت و بہیمیت میں مبتلا ہے وہ نظارہ ابھی خون کن تجلیوں میں میری آنکھوں کے سامنے تھا گر میں اس وقت اس پاک و علوی خواب کو دوبارہ دیکھ رہی تھی جو افلاطون کی بزرگ روح نے انسانوں کے لئے دیکھا تھا میں چاہتی تھی کہ سب انسان آنکھ، روح اور فکر کے ذریعہ پردۂ حسن و خوبی ہوں نیچر کی خوبصورتی صنعت کی خوبصورتی ان کے چاروں طرف تبسم ریز ہو اور ان کے دماغ حسن سادی کیطرف بالا پرواز ہوں میں چاہتی تھی کہ انسان کے قوائے ذہنیہ اُس کے ذریعہ سے آراستہ ہوکر کہ قوائے ذہنیہ ہی انسان کی صحیح بلند ترین تجلی ہیں، وہ جسم سفلیت و تاریکی پر غالب ہوں آہ اس کے لئے میں نے کیسی کیسی کوششیں کیں مگر ہوا کیا؟ ادھر اس مولسن و روحانی مسیحا کی امت جو انسان کو بچانے کے لئے آیا تھا انسان کو عذاب و شکنجہ میں کھینچ کھینچ کر فکر اور دماغ کو تعصب و جہالت سے بھر بھر کے تاریک کر رہی تھی اور ظالم و خونخوار ہی میرے پاس خواب کو برباد اور میرے تمام مجاہدے کے مقابل میں دیوار آہن استادہ کر رہی تھی وہ مجھے گھسیٹ کر لے گئے اور بے گناہ عیسیٰ کی تصویر کے نیچے جو معموم نگر روحانی نظر سے انھیں دیکھ رہی تھی مجھے ذبح کیا اور میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے مجھے تو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا مگر میرے دماغ کے تخیلات کے ستارے اب بھی موتضع، اب بھی ضیا بار، اب بھی آسمان ابدیت میں درخشندہ ہیں اور رہیں گے اُسے جب یہ دل دوز تقریر ختم کی تو اس سوز و گداز کے ساتھ جو زلیخا اور کلوپیٹرا کے ماجرائے عشق نے مجھ میں پیدا کر دیا تھا وہ جب ہر سال اپنا فسانہ اپنی آنکھو لیسنے مجھے سناتی ہے میں سپید اور سنہرے بالوں سے نکل کر اور اپنی زرد اور ٹھنڈی شعاعیں اسکے محبوب چہرہ

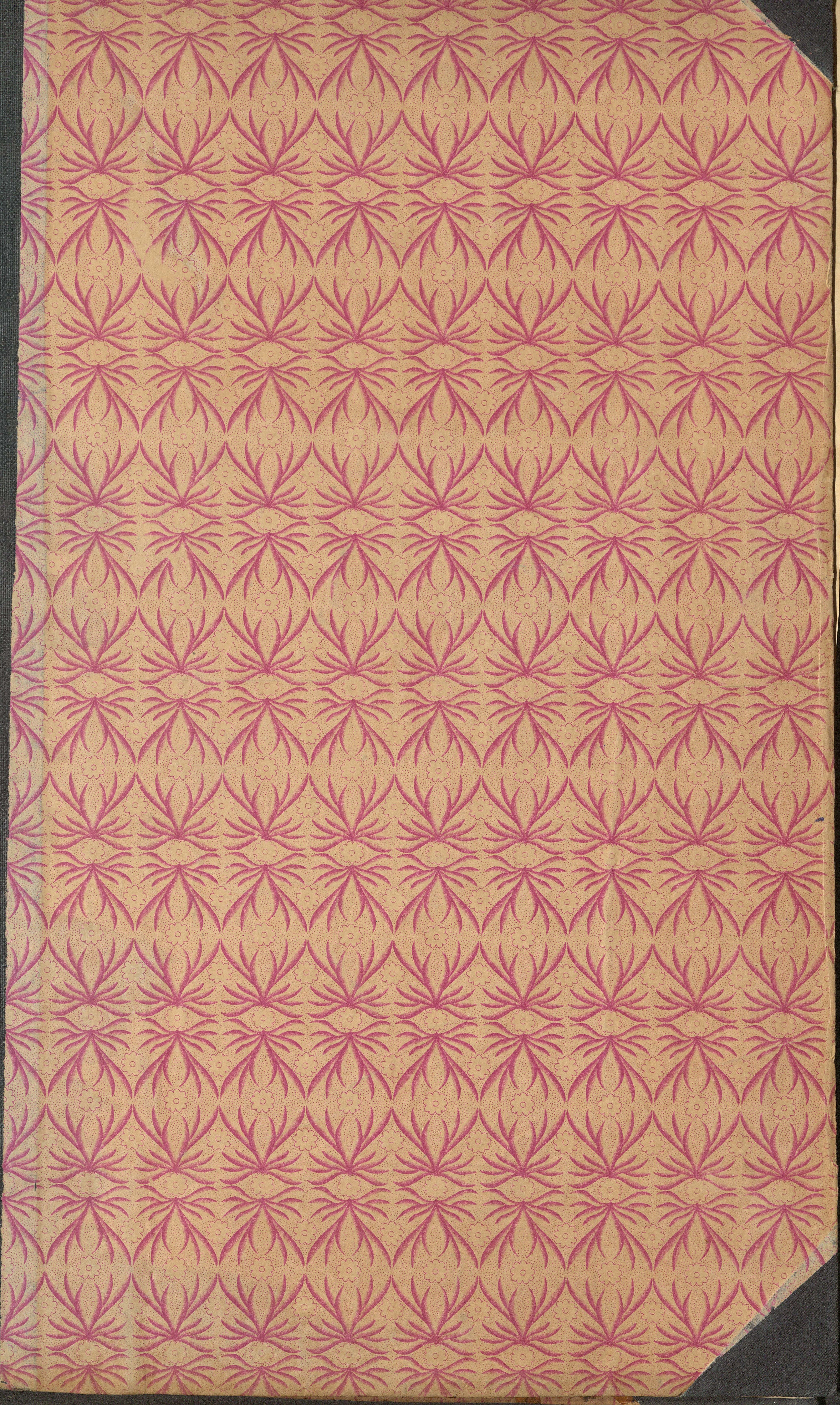
اخبارات کی نمائش

بنارس ۱۷ دسمبر اخبارات کی تیسری آل انڈیا نمائش وسط جنوری ۱۹۳۶ء میں اردھ کمبھ کے میلہ کے موقع پر الہ آباد میں ہوگی جس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں نمائش ودیا سندل سری رام باغ کے زیر اہتمام ہوگی آنریبل مسٹر پرکاش نرائن ہرو ممبر کونسل آف سٹیٹ نے نمائش کی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کرنا منظور فرمالیا ہے:-

روزانہ ہفتہ وار ماہانہ سہ ماہی اور دیگر اخبارات رسالوں اور خاص اشاعتوں نیز کارٹونوں کی نمائش کے لئے کوئی فیس نہیں ہے:-

ملک معظم کی جوبلی پھر منائی جائے گی

لندن ۱۸ دسمبر کنگ ایڈورڈ ہسپتال فنڈ جسکے لئے شہزادہ ویلز پریذیڈنٹ ہیں پھر ملک معظم کی سلور جوبلی منانے کا ارادہ کر رہا ہے اس نے اس مسئلہ میں ۱۲ لاکھ پونڈ تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے:-




CSDS
centre for the
study of developing
societies


BRITISH
LIBRARY